PAGES MISSING WITHIN THE BOOK ONLY

Brown Book

ترتیب اِن ابواب کے بجو بہائے ما لا کلام و حسن نظام ہو آرایش گری ماشطہ فکر رسا و طبع جودت انتما و دستیاری جنبش خامہ دبیر اُس صاحب قریحہ بالغ رس کے جلوہ فروش حسن دلفریبی کا ہوئی سامعین باد انش و تمکین پر واضح ہو کہ بیشتر مصنفین کتب تواریخ اور قصص کے بیچ بیان واقعات کے رعایت اس بات کی ملحوظ نہین رکھتے کہ بے مبالغہ اور اغراق کے کہ راست کو مشتبہ بدروغ کر دیتا ہی خیر تحریر مین لاوین یہ بات اگر بیچ بیان حالات دنیا دارون کے ظہور مین آوے بظاہر چندان موجب قباحت کا نہین ہی کہ اسواسطے اگر کسینے جانا کہ یہ جھوٹ ہی اس سے کچھ نقصان دروغ جاننے والے کو حال و مآل مین عاید نہین ہی اور اگر حال انبیا کا بطور وقائع سلاطین اور اہل دول کے ساتھ مبالغہ کے لکھا جاوے اور سننے والے کو مظنہ دروغ ہوکر منجر بہ بے اعتقادی ہووے اور یہ بات موجب خفت مرتبت انکی کا ہو تو نقصان ایمان ان لوگون کا اور سبب گنہگار ہونے اہل تاریخ کا متصور ہے اس نظر سے مورخین حقیقت مین بیچ بیان حالات انبیا علیہم السلام کے مبالغہ اور اغراق کو ہرگز دخل نہین دیتے اور جسقدر کہ آیات قرآنی اور احادیث رسول یزدانی سے ثابت ہوا اُسیکو درج کتاب کرتے ہین اور جو اِس کتاب مین قصص الانبیا کے بطور ایجاز و اختصار بموجب روایات صحیحہ کتب معتبرہ تفسیر و حدیث کے مثل کشاف و کبیر و دُرر و زاد المسیر و تبیان و جامع البیان و جلالین و قشیری و مدارک التنزیل و نیشاپوری و انوار التنزیل معروف بہ بیضاوی و معالم التنزیل امام بغوی و وسیط و کواشی و عرائس و بحر المواج و زاہدی و کشف الاسرار و تفسیر مولانا یعقوب چرخی و مواہب علیہ مشہور بہ حسینی و معنی و لباب و عین المعانی و ینابیع و عزیزی اور کتب معتبرہ ہجو بستان فقیہ ابو اللیث و معارج النبوۃ و شفای قاضی عیاض و حبیب السیر و شواہد النبوۃ و روضۃ الصفا وغیرہ سے رقم پذیر ہوئی اور احوال صفوت اشتمال حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو پیش از ولادت اور بعد ولادت باسعادت انکی کے واقع ہوا اور فضائل و شمائل جو قبل از بعثت آنحضرت صلوات اللہ علیہ کے ظہور مین آئے اور بیان معجزات کا کہ ہنگام رسالت سے ہجرت تک اور ہجرت سے رحلت تک اور جو بعد ممات اُس سرور کائنات علیہ افضل التحیات کے ظاہر ہوے اور حال وفات انکی کا لکھا ہی اسکا دیکھنا اور سننا مثمر ثمرات فوائد کا ہی ایک یہ کہ دریافت ہونا حال انبیا کا اور ظہور معجزات کا اُنسے کہ دلیل کمال قدرت حضرت رب الارباب کی ہی اور علو درجات اُن لوگون کا جو مطیع اور منقاد حکم خدا اور رسول اپنے کے ہوے اور نازل ہونا عذاب اور عقاب کا اُنپر اغواے شیطانی سے مصداق خَسِرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃَ کا ہوے اسکے جاننے سے خوف سخط خدا اور مخالفت اتباع رسول مجتبیٰ سے ہوگا اور بقدر امکان کے ہر امر مین پیروی رسول مقبول کی مقدم رکھین گے اور یہ موجب رستگاری عتاب ملک قہار سے اور وسیلہ وصول ریاض جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ کا ہوگا دوسرے یہ کہ ہر کسی کو دیکھنے اور سننے

قصص اور حکایات پاستانیون سے ایک طرح کی لذت آتی ہے اگر اِس خیال سے وہ کتب جس مین احوال راست و دروغ بادشاہون اور پہلوانون اور مبارزون کا یا حکایات اختراعی جیسے قصہ ممتاز اور گل و صنوبر اور فسانہ عجائب وغیرہ مین ہین لکھی ہون دیکھنے اور سننے سے سوائے ایک دم کی لذت ناپایدار کے غیر تضییع اوقات کرنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا اور اِس کتاب کا دیکھنا کہ احوال انبیا کا منجملہ تلمیحات آیات قرآنی مرقوم ہے موجب حسنات کا ہے تیسرے یہ کہ اِس سے معلوم ہوگا کہ اور نبیون کی امت نے جو اِنکا حکم نمانا دنیا مین غضب الٰہی مین گرفتار رہے اور آخرت مین مستحق خلود نار جہنم کے ہوئے اگر ہم بھی اپنے رسول کے خلاف حکم کے راہ اختیار کرینگے بیشک منجملہ اُن فریق کے ہونگے اور یہ خیال موجب اُنکی ہدایت اور اتباع رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہوگا چوتھے یہ کہ احوال انبیا علیہم السلام کا جسکے دیکھنے اور جاننے سے ہدایت ہو دیکھنا اور سُننا اُسکا ازجملہ عبادات ہے پانچوین یہ کہ جو کوئی ترجمہ کلام اللہ تحت لفظ اُردو یا فارسی دیکھے تو معانی الفاظ کے دریافت ہو جائینگے مگر بسبب اِسکے کہ اکثر آیات متعلق قصص سے ہین مفہوم کلی کلام اللہ کا سمجھ مین نہین آویگا اور جو یہ قصص معلوم ہونگے تو بخوبی مضامین قرآنی ذہن نشین ہو جائینگے اور مقرر ہے کہ تلاوت قرآن مجید کی بعد فرائض کی افضل عبادت ہے اور پڑھنا اِسکا ساتھ فہم معنی کے اجر بحساب رکھتا ہے چھٹے یہ کہ دیکھنا ایسی کتاب کا جس مین حصول اتنی موجبات کا ہو بجائے خود عبادت ہے اور اگر کسی کو پڑھاوے یا سنا دے تو اُسکو بھی یہ فوائد حاصل ہون اُسکا اجر پڑھانے والے اور سنانے والے کو ہے ساتوین یہ کہ احوال انبیا اور شمائل اور فضائل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جس مجلس مین مذکور ہون موجب نزول رحمت الٰہی کا ہوتا ہے آٹھوین یہ کہ اِس مین قصص اکثر انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے ہین اور قصہائے انبیا جمیع قصص و حکایات سے احسن اور افضل ہین اِسواسطے کہ جناب اقدس ایزد یگانہ نے قصہ حضرت یوسف کو بیچ قرآن مجید کے فرمایا ہے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ جب ایک نبی کے قصہ کو حضرت باری نے احسن فرمایا تو بہت سے نبیون کے قصص مین کسقدر محاسن ہووے پس اِن وجوہ سے دیکھنا اور سننا ہر کسی پر ذکور و اناث سے جو مشرف بشرف اسلام اور ایمان ہین لازم ہے کہ ذریعۂ استحصال اتنے فوائد کا ہے اور جو قصص کہ آیات قرآنی سے ثابت ہین مثل قصۂ ذی القرنین اور اصحاب کہف وغیرہ اور بعضے کہ جنکی نبوت مین اہل تاریخ کو اختلاف ہے جیسے حضرت کالوب اور جرجیس وغیرہ اُس کتاب مین کہ جسکا یہ ترجمہ ہے نہتھی قصص الانبیا اور روضۃ الصفا اور اور تاریخون سے دیکھکر اِس مین درج کیے ہین اور اِس کتاب برگزیدہ قصص کہ درج جواہر فوائد اور عوائد کی ہے بیچ ۱۲۶۵ھ ایکہزار دوسو پینسٹھ ہجری مطابق ۱۸۴۹ء اٹھارہ سو اونچاس عیسوی اور سال دوازدہم جلوس میمنت مانوس چار بالش اریکہ سلطنت جہانبانی زیب سریر مکنت و کامرانی شمع انجمن افروز خاندان عظمت نشان گورگانی چراغ دودمان فروغ صاحبقرانی

شاہ کیوان جاہ ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ وسلطانہ کے پیرایۂ ترتیب اور تالیف کا پہنا اور برعایت سال حال کے ترجمہ طاہرہ عجائب القصص کہ مادۂ تاریخ ہے اس کتاب کا نام رکھا امید شمائل عیب پوشی وہنر بینی ناظرین انصاف قرین سے وہ ہے کہ اگر بمقتضاے بشریت کے کسی جگہ بیچ طے طریق صعب المرور اداے مطلب کے لغزش پائے روانی خامۂ راقم دیباچہ اور مترجم سے قصور اور نقصان ملحوظ ہووے شبدیز زبان کو مطلق العنان قیانی لعنت کا نکرین اور جو دیکھنے اِس نسخۂ فیض انتما کے سے فائدہ مند ہووین حکمت مآب سابق الالقاب کو جو باعث تالیف کا ہوے ہین اور مترجم اور راقم سواد اِس دیباچہ کا کہ بذل اجتہاد سے بیچ اِس باب کے غیر از صلات ادعیہ آمرزش کے مطمح نظر نہین کیتے ہین دعاے خیر سے یاد کرین واللہ ولی التوفیق ومنہ المبداء والیہ المآب اور **پوشیدہ نرہے** کہ یہ کتاب مستطاب اوپر ایک مقدمہ اور تین باب اور خاتمے کے مشتمل ہے اور ہر باب مین کئی کئی فصلین ہین اور فہرست کتاب اس طرح پر ہے **مقدمہ** بیان اختلاف تعداد انبیا علیہم السلام اور ذکر نزول صحائف کرام مین کہ انپر نازل ہوئے اور بیان امتداد زمان از ابتداے خلقت حضرت آدم علیہ السلام تا ظہور حضرت خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کہ کتنے برس گذرے اور ما بین بعثت اور رحلت ہر نبی اور رسول کے کتنا کتنا فاصلہ ہوا **باب پہلا** بیان پیدایش نور سرور عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلقت تمام کائنات مین اُسی نور سے اور اِس باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی** آفرینش نور مذکور مین اور بعض کائنات کہ پیدا ہوئی اِس نور کے ظہور سے **فصل دوسری** خلقت ہفت آسمان اور زمین اور تفسیر تفصیل وغیرہ اُنکے مین **باب دوسرا** بیان خلقت بنی الجان یعنے جن اور ذکر عزازیل یعنے شیطان لعین مین اور اِس باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی** پیدایش بنی الجان اور اونکی سکونت مین زمین پر **فصل دوسری** احوال شیطان لعین مین **باب تیسرا** ذکر احوال ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام اور ذکر اولاد اُنکی مین اور اِس باب مین نو فصلین ہین **فصل پہلی** خلقت قالب حضرت آدم علیہ السلام مین **فصل دوسری** سکھانا باری تعالیٰ کا حضرت آدم علیہ السلام کو جنت الماویٰ مین نام ملائکہ وغیرہ کا اور پیدا ہونا حضرت حوّا رضی اللہ عنہا کا **فصل تیسری** نقل کرنا حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا کا جنت سے دنیا مین **فصل چوتھی** در پیش آنا مجنون کا حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا رضی اللہ عنہا کو وارد دنیا مین **فصل پانچوین** قبول ہونی توبہ حضرت آدم اور حضرت حوّا علیہما السلام کی **فصل چھٹی** توالد و تناسل حضرت آدم اور حضرت حوّا علیہما السلام مین اور ذکر مارنے قابیل کے ہابیل کو **فصل ساتوین** اخراج ذریت مین پشت حضرت

آدم علیہ السلام سے اور عہد و پیمان لینا خدائے تعالےٰ کا اُنسے **فصل آٹھوین** بعثت حضرت آدم علیہ السلام اور ذکر وفات اور مدت عمر اُنکی مین **فصل نوین** بعثت یعنے مبعوث ہونے حضرت شیث بن آدم علیہ السلام مین **باب چوتھا** بیان احوال حضرت ادریس علیہ السلام مین اور اِس باب مین چار فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت حضرت ادریس علیہ السلام مین **فصل دوسری** قصہ ہاروت و ماروت مین **فصل تیسری** جانا حضرت ادریس علیہ السلام کا آسمان پر **فصل چوتھی** عبادت اوثان اور آتش پرستی ہونی اونکی امت مین بعد آسمان پر جانے کے **باب پانچوان** قصہ حضرت نوح علیہ السلام اور اُنکے فرزندون کے احوال مین اور اِس باب مین چھہ فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت حضرت نوح علیہ السلام مین **فصل دوسری** پہونچنا فرمان کا حضرت نوح علیہ السلام کو ساتھ بنانے کشتی کے اور معاملہ کرنا قوم کا ساتھ اونکے بوجہ درشتی اور زشتی کے اور نازل ہونا طوفان کا اونکی قوم پر اور اسی فصل مین ذکر جسامت اور طول قامت عوج بن عنق کا **فصل تیسری** بیان رفع ہونے طوفان مین اور ذکر وفات اور مدت عمر حضرت نوح علیہ السلام مین **فصل چوتھی** ذکر یافث بن نوح علیہ السلام مین **فصل پانچوین** ذکر حام بن نوح علیہ السلام مین **فصل چھٹی** ذکر سام بن نوح علیہ السلام مین **باب چھٹا** حضرت ہود علیہ السلام کے احوال مین اور اِس باب مین تین فصل ہین **فصل پہلی** بیان نسب اور رسالت حضرت ہود علیہ السلام مین اور ہلاک ہونا اُنکی قوم کا **فصل دوسری** ذکر شداد بن عاد اور اوسکے بہشت مین کہ مشہور بباغ ارم ہے **فصل تیسری** بیچ بیان مدت عمر اور وفات حضرت ہود علیہ السلام کے **باب ساتوان** قصہ حضرت صالح علیہ السلام اور احوال ذی القرنین اکبر مین اور اِس باب مین تین فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت حضرت صالح علیہ السلام مین **فصل دوسری** ہلاک ہونے قوم حضرت صالح علیہ السلام مین اور اسی فصل مین ہے ذکر وفات اور مدت عمر **فصل تیسری** احوال ذی القرنین اکبر مین اور ذکر یاجوج و ماجوج اور صفت سد مین **باب آٹھوان** بیان احوال حضرت ابراہیم علیہ السلام مین اور ذکر بعضے اولاد امجاد اُنکی مین اور کچھ ذکر حضرت لوط علیہ السلام مین اور اِس باب مین تین فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب و رسالت حضرت ابراہیم علیہ السلام مین **فصل دوسری** ڈالنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرودی مین اور گلزار ہونا اوس آگ کا بزودی اور خواستگاری کرنی سارا خاتون کی اور ہلاک ہونا نمرود مردود کا ساتھ لشکر

سطر دوکے **فصل تیسری** ولادت باسعادت حضرت اسماعیل علیہ السلام مین اور خواب مین دیکھنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کہ اپنے فرزند دلبند کو قربانی کرین **باب نوان** قصہ حضرت لوط علیہ السلام مین اور کچھ احوال حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق علیہم السلام کا اور اس باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی** حضرت لوط علیہ السلام کے قصہ مین اور اسی فصل مین ہی ذکر ولادت حضرت اسحاق علیہ السلام کا اور مدت عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی **فصل دوسری** پیغمبر ہونا حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کا اور ذکر وفات اور مدت عمر ہر کدام کا **باب دسوان** قصہ حضرت یعقوب مکروب اور حضرت یوسف علیہما السلام مین اور اس باب مین چھہ فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور بعثت حضرت یعقوب علیہ السلام مین اور حسد لیجانا حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون کا اور کنوین مین ڈالنا حضرت یوسف علیہ السلام کو **فصل دوسری** نکلنا حضرت یوسف علیہ السلام کا کنوین سے اور ذکر عاشق اور شیفتہ ہونے زلیخا کا جمال عدیم المثال حضرت یوسف علیہ السلام پر اور خریدنا عزیز مصر کا مالک سے حضرت یوسف علیہ السلام کو **فصل تیسری** ارادہ کرنا عزیز مصر کا واسطے ہلاک کرنے حضرت یوسف علیہ السلام کے اور ظاہر ہونا دولت واقبال کا بسوے اوس حمیدہ خصال کے اور عزیز مصر کا ہونا انکا **فصل چوتھی** پہونچنا حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون کا ایام قحط عام مین بنابر طلب طعام کے **فصل پانچوین** ملاقات ہونی حضرت یعقوب علیہ السلام کی ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کے اور ذکر وفات اور مدت عمر ہر کدام **فصل چھٹی** ذکر اسباط یعقوب علیہ السلام مین **باب گیارھوان** بیان احوال حضرت ایوب علیہ السلام مین اور اس باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت حضرت ایوب علیہ السلام مین اور مبتلا ہونا انکا ساتھ طرح طرح کی محنتون کے **فصل دوسری** زائل ہونا ان محنتون کا حضرت ایوب مکروب سے **باب بارھوان** قصہ حضرت شعیب خطیب الانبیا مین اور اس باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت حضرت شعیب مین اور ہلاک ہونا انکی قوم کا کہ اہل مدین تھے **فصل دوسری** بیان احوال ہلاک ہونے اصحاب ایکہ کے کہ حضرت شعیب علیہ السلام انپر بھی مبعوث ہوئے تھے اور ذکر وفات اور مدت عمر انکی مین **باب تیرھوان** بیان احوال حضرت موسی اور ہارون علیہما السلام مین اور احوال یوشع اور کالوب اور حزقیل علیہما السلام مین کہ بعد حضرت موسی علیہ السلام کے مبعوث ہوئے ہین اور اس باب مین چودہ

فصل ہین فصل پہلی بیان نسب اور ولادت حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایام بادشاہی
فرعون بے عون مین اور صندوق مین رکھہ کر ڈالنا اُنکو دریاے رود نیل مین فصل دوسری
بیان احوال قبطی مین کہ حضرت موسے علیہ السلام نے اُسکو مارا تھا اور جانا حضرت موسی کا
شہر مدین مین اور دختر حضرت شعیب کو خواستگاری کرنی فصل تیسری بیان رسالت
حضرت موسی اور حضرت ہارون علیہما السلام مین اور دعوت کرنا اُنکا فرعون بے عون
کے تئین فصل چوتھی مقابلہ کرنا حضرت موسی علیہ السلام کا ساتھہ جادوگرون کے اور
غالب آنا حضرت موسی کے عصا کا اُنکے سحر پر اور ایمان لانا اُنکا وغیر ذلک فصل پانچوین
دعا کرنا حضرت موسیٰ کا فرعونیون پر اور مبتلا ہونا فرعونیون کا ساتھہ بلاؤن کے اور باوجود
اسکے ایمان نہ لانا اور آخر دریاے نیل مین غرق ہونا فصل چھٹی جانا حضرت موسی کا بنا بر
طلب کتاب کوہ طور پر اور چھوڑ دینا اُنکی قوم کا عبادت حضرت باری اور پرستش کرنی گوسالہ
کی بفریب سامری اور نسخہ کلمات عشر اور ذکر احداث صندوق الشہادت اور کچھہ احوال
بنی اسرائیل فصل ساتوین قصہ قارون ملعون مین فصل آٹھوین ذکر مارے جانے
ایک پیر کا بنی اسرائیل مین اور فرمانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بامر رب جلیل کہ ایک
گاے کو مارین تا اُنکا قتل معلوم ہووے فصل نوین ملاقات کرنی حضرت موسی
کی ساتھ حضرت خضر علیہ السلام کے فصل دسوین آنا حضرت موسی علیہ السلام کا
بنی اسرائیل کے ساتھہ بنا بر جنگ عمالقہ اور جاری ہونا پانی کے چشمون کا پتھر سے ساتھہ
مارنے عصا کے اور نازل ہونا من اور سلوی کا اور سرگردان ہونا بنی اسرائیل کا چالیس
برس تک تیہ مین بسبب نافرمانی ایزد متعال کے اور ذکر وفات حضرت ہارون وحضرت
موسی علیہما السلام مین فصل گیارھوین بیچ تعداد معجزات حضرت موسی علیہ السلام
کے فصل بارھوین احوال یوشع بن نون علیہ السلام مین فصل تیرھوین قصہ کالوب
بن یوقنا علیہ السلام مین فصل چودھوین قصہ حزقیل مین کہ با بن العجوزہ مشہور ہین
باب چودھوان قصہ حضرت الیاس اور الیسع بن اخطوت اور ذوالکفل اور اشموئیل
علیہم السلام مین اور اس باب مین چھہ فصل ہین فصل پہلی ذکر نسب اور بعثت حضرت
الیاس مین بعد نا امید ہونے اپنی قوم سے اسلام لانے سے اور اُنکو ترک کرکر کوہستان مین
چلے جانا فصل دوسری ظاہر ہونا حضرت الیاس کا بفرمان ملک العلام سات برس
کے بعد اُس گروہ شقاوت پژوہ پر اور یہ خبر بادشاہ قوم کو پہونچنی اور دوبارہ ایک جماعت
کو بنا بر لانے حضرت الیاس کے بھیجنا اور بمکر وحیلہ کوشش کرنی اور اپنی نیت پوشیدہ رکھنی

اور دونوں بار اُن پر آگ برسنی اور آخر ہلاک ہونا اور تیسری بار بہ فرمان حق بادشاہ پاس آنا
اور پھر کوہستان مین جانا **فصل تیسری** ذکر پھر آنے حضرت الیاس مین بہ حکم رب جلیل
اور مخفی ہونا گھر ایک نبی اسرائیل مین اور پھر وہان سے نکل کر کوہستان مین جانا اور پھر
سات برس کے بعد قوم پر دعا سے بدکرنی اور مبتلا ہونا خلائق کا تین برس تک اُنکی دعا سے
اور آخر اُن کی قوم کا ہلاک ہونا **فصل چوتھی** ذکر حضرت یسع بن اخطوب علیہ السلام مین
کہ حضرت الیاس علیہ السلام کے وصی تھے **فصل پانچوین** احوال ذاالکفل علیہ السلام مین
فصل چھٹی بیان اشموئیل علیہ السلام مین **باب پندرھوان** بیان حضرت داؤد
علیہ السلام مین اور اس باب مین چار فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور سبب خلافت
حضرت داؤد علیہ السلام مین **فصل دوسری** ذکر رسالت اور بعضے معجزون حضرت
حضرت داؤد علیہ السلام مین اور مبتلا ہونا اُسکا ساتھ ایک ذلت کے اور مسخ ہونا ان کی
قوم کا بصورت بندرون کے **فصل تیسری** ذکر شادم بن داؤد علیہ السلام مین **فصل**
چوتھی ولادت باسعادت حضرت سلیمانؑ مین اور رنج انتقال اپنے فرزند کے حضرت داؤد
علیہ السلام سے بسوے حضرت سلیمانؑ اور ذکر وفات اور مدت عمر حضرت داؤد علیہ
السلام **باب سولھوان** قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت لقمان مین اور ذکر شمہ
احوال کہ بعد حضرت سلیمانؑ کے اعدانے بنی اسرائیل کی طرف توجہ کی اور مخالف مغلوب
ہوے اور بعد غالب آنے کے انھون نے عصیان اختیار کیا اور خرابی بیت المقدس کی
اور آنا بخت النصر کا باشہر روایات بہ بیت المقدس اور ذکر عزیر پیغمبر علیہ السلام اور اس
باب مین سات فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور سلطنت اور رسالت اور بعضے معجزون
حضرت سلیمانؑ مین **فصل دوسری** نامہ بھیجنا ہُدہُد کا بلقیس پاس اور اطاعت کرنی بلقیس
کی بفرمان حضرت سلیمان علیہ السلام **فصل تیسری** گم ہونا نگین کا اور ہو جانا حضرت
سلیمانؑ کا بہیات سختین اور پھر ایک تقریب سے مچھلی کا پیٹ شگافتہ ہونا اور انگشتری
دستیاب ہونی اور اسی فصل مین ہے ذکر وفات اور مدت عمر حضرت سلیمان علیہ السلام
فصل چوتھی ذکر حضرت لقمانؑ مین **فصل پانچوین** ذکر ارمیا اور شعیا مین اور توجہ
کرنی اعدائی بطرف بنی اسرائیل اور مغلوب ہونا مخالفون کا اور عصیان اختیار کرنا بنی
اسرائیل کا بعد غالب آنے کے اور خرابی بیت المقدس مین **فصل چھٹی** آنا بخت النصر کا
باشہر روایات بیت المقدس مین **فصل ساتوین** احوال حضرت عزیز علیہ السلام مین **باب**
سترھوان قصہ حضرت یونس علیہ السلام مین اور اس باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی**

ذکر نسب اور رسالت اور دعوت حضرت یونس علیہ السلام مین **فصل دوسری** نگل جانا مچھلی کا حضرت یونس علیہ السلام کو اور پھر اُگل دینا صحرا مین **باب اٹھارہوان** احوال حضرت ذکریا اور یحیی علیہ السلام مین اور اس باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت اور بعض احوال اُنکے مین **فصل دوسری** شہادت حضرت ذکریا اور حضرت یحیی علیہما السلام مین کفار نابہنجار کے ہاتھ سے **باب انیسوان** احوال حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مین اور اس باب مین حنظلۃ الصادق اور قصہ اصحاب کہف اور ذکر برصیصا اور ذکر جریح راہب اور ذکر اصحاب اخدود اور ذکر جرجیس پیغمبر علیہ السلام اور ذکر شمعون عابد اور ذکر خالد بن سنان عیسی اور احوال سلطنت سکندر رومی اور اس باب مین بارہ فصل ہین **فصل پہلی** مناقب حضرت مریم اور ولادت حضرت عیسیٰ **فصل دوسری** بیان رسالت حضرت عیسی علیہ السلام مین اور ذکر بعضے اُنکے معجزون مین **فصل تیسری** جانا حضرت عیسی علیہ السلام کا آسمان پر اور نازل ہونا آخر الزمان مین **فصل چوتھی** ذکر حنظلۃ الصادق مین **فصل پانچوین** قصہ اصحاب کہف اور اُنکی صورت حال مین **فصل چھٹی** برصیصا کے ذکر مین **فصل ساتوین** ذکر جریح راہب مین **فصل آٹھوین** ذکر اصحاب اخدود مین **فصل نوین** ذکر جرجیس پیغمبر مین **فصل دسوین** ذکر شمعون عابد مین **فصل گیارھوین** ذکر خالد بن سنان عیسی مین **فصل بارھوین** احوال سلطنت سکندر رومی مین **باب بیسوان** ذکر بعضے احوال خاتم النبیین وسید المرسلین سرور انام محمد مصطفے علیہ الصلوٰۃ والسلام مین اور اس باب مین پانچ فصل ہین **فصل پہلی** بیان بارہ احوال فرخندہ مآل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہ پیش از ولادت باسعادت ظاہر اور ہویدا ہوا **فصل دوسری** بعضے فضائل اور شمائل مین کہ بعد از ولادت باسعادت اور قبل از بعثت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام وقوع مین آئے **فصل تیسری** بعضے معجزون مین کہ بعد از بعثت تا وقت ہجرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واضح اور لائح ہوے **فصل چوتھی** بیان بارہ حالات کہ بعد از ہجرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تا رحلت ظاہر ہوے اور بیان اس امور مین کہ کسی وقت کے ساتھ اُن وقتون مین سے خصوصیت نرکھے **فصل پانچوین** بیان بعضے معجزات مین کہ بعد از ممات آن خلاصہ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات ظہور مین آئے اور اسی فصل مین ہی ذکر مدت عمر اور وفات آن سید کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات **خاتمہ** بیان مدت خلافت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وآئمہ معصومین اور تابعین مین **مقدمہ** بیچ بیان تعداد انبیا کے اور ذکر نزول صحابہ کرام اور بیان امتداد زمان از ابتدائے خلقت آدم تا ظہور حضرت خاتم رائے حاکمان محکمہ روایت وتحقیق اور ساکنان وادیہ ہدایت وتوفیق پر پوشیدہ نرہے

کہ بموجب آیہ وانی ہدایہ لقد ارسلنا رسلا من قبلک منہم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص
علیک وما کان لرسول ان یاتی بآیۃ الا باذن اللہ فاذا جاء امر اللہ قضی بالحق وخسر ھنالک
المبطلون ۞ تعداد پیغمبرون مین محدثون نے اختلاف کیا ہی اکثر ارباب اخبار کہتے ہین کہ حضرت آدم
کے زمانہ سے تا وقت نبوت حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر
مبعوث ہوے ہین اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین اس قول کے ساتھہ اشارہ کیا ہی اور ایک جماعت
کا یہ عقیدہ ہے کہ انکے عدد آٹھہ ہزار سے زیادہ نہین ہین اور ابو یعلی موصلی اپنے جامع مین اس
قول کے موافق روایت کرتا ہی کہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوۃ والسلام نے اس طرح فرمایا ہی
کہ حق تعالی نے میرے تئین کہ محمد ہون آٹھہ ہزار پیغمبرون کے بعد مبعوث فرمایا ہی اور ان آٹھہ ہزار
پیغمبرون مین سے چار ہزار رہنمای ارشاد وہدایت بنی اسرائیل کے مامور ہوے تھے اور چار ہزار
مختلف امتون اور متباین فرقون پر اور عبداللہ ابن احمد حنبل نے کتاب تعریف الانبیا مین
یحیی بن سعید الاموی سے روایت کی ہی کہ حضرت مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
مین خاتم ہزار پیغمبر یا بیشتر ہون فریق اول کہتے ہین کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون مین سے تین سو
تیرہ مرسل ہوے ہین اور باقی غیر مرسل اور مرسل وہ ہی کہ وحی الٰہی اسپر بوساطت حضرت جبرئیل
علیہ السلام نازل ہو صاحب صحیفہ اور کتاب ہو یا نہ ہو اور نبی غیر مرسل وہ ہی کہ بنا بر الہام یا محض
رویاے صادقہ سے کسی قوم کی دعوت پر مامور ہووے پس مرتبہ پیغمبرون کا چار قسم مین منحصر ہے
نبوت اور رسالت اور اولوالعزمی اور خاتمیت پہلی قسم عام ہی اور دوسری اور تیسری خاص اور
چوتھی اخص الخاص اور کلمہ اولوالعزم کے معنی مین بھی بہت اختلاف ہی کہ اگر مشروحا اُن اختلافات
کو لکھا جاوے تو اطالت کلام لازم آوے لاجرم از روے ایجاز واختصار جو قریب تحقیق ہے رقم پذیر
ہوتا ہی چاہیے جاننا کہ ایک جماعت علما سواے حضرت یونس علیہ السلام کے سب پیغمبرونکو اولوالعزم
جانتے ہین اور آیہ کریمہ ولم نجد لہ عزما کہ حضرت آدم علیہ السلام کی شان مین واقع ہوا ہی
انکے اعتقاد کے باعتبار اول ہی اور ایک گروہ کہتے ہین کہ مقصود کل اولوالعزم سے واضعان شریعت
ہین اور اس تقدیر پر حضرت آدم اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت
عیسی اور حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وعلیہم السلام اولوالعزم ہین اور باقی نہین اور ایک
فرقہ کا یہ اعتقاد ہی کہ مراد اس کلمہ سے ناسخان شریعت ماقبل ہین اور اس تقدیر پر چاہیے کہ حضرت
آدم علیہ السلام اولوالعزم مین سے نہون اور پانچ اور مرسل کہ بعد حضرت آدم علیہ السلام کے مذکور ہو

[illegible]

اولوالعزم ہوں اور خاتم باتفاق اہل ملت ایک سے زیادہ نہیں ہی اور ایک جماعت کہتے ہیں کہ بعد آنسرور
کائنات صلوٰۃ اللہ علیہ فاضلترین پیغمبران حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہین اور اُنکے بعد حضرت موسیٰ
کلیم اللہ اور اُنکے پیچھے حضرت عیسیٰ روح اللہ اور پھر حضرت نوح نجی اللہ اور صاحب کتاب چار ہین اول
حضرت موسیٰ صاحب توریت دوسرے حضرت داؤد صاحب زبور تیسرے حضرت عیسیٰ صاحب انجیل
چوتھے محمد مصطفیٰ صاحب قرآن اور ایک گروہ کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام پر اکیس صحیفہ نازل ہوی
اور حضرت شیث پر اونتیس اور حضرت ادریس پر تیس اور حضرت نوح پر دس اور حضرت ابراہیم پر بندرہ
اور مستحفظان وقائع ایام اور مستخبران حوادث شہور و اعوام نے بہت اختلاف کیا ہی کہ ہنگام پیدائش
ابوالبشر علیہ السلام سے تا زمان حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ الی یوم الدین کتنا زمانہ ہوا اور زمانہ
بعثت اور رحلت ہر نبی کے اور رسول رب العالمین کے کتنی کتنی مدت گذری اس باب مین اپنی
تالیفات مین بسبیل اجمال و تفصیل مختلف روایتین لائے ہین شمہ اُن مین سے صورت تحریر کی پاتا ہی
اور ایراد بعض روایات مختلفہ پر اہتمام کیا جاتا ہی حبیب السیر مین لکھا ہی کہ محمد بن جریر طبری نے کہ تمام
سالکان مسالک سخنوری مین بزیور اعتبار مشہور اور معروف ہی ایک مقام پر اپنی تالیف مین بیان
کیا ہی چنانچہ شاہنامہ بزرگ مین منقول ہی کہ از ظہور آدم تا زمان حضرت خاتم علیہما السلام چھہ ہزار تیرہ
برس ہوے ہین اور پانچہزار نوسو بھی کہتے ہین اور دوسری جگہ لکھا ہی کہ بقول علماے یہود مبداے
روزگار حضرت آدم تا ایام ہجرت سید عالم علیہم السلام چار ہزار چالیس برس تین مہینے اور بروایت
اخبار نصیری پانچہزار ایکسو بہتر اور عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت آدم کے زمانہ سے
تا طوفان نوح دو ہزار دوسو چھپن سال ہوے اور طوفان سے تا وقت حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ
والتسلیم ایکہزار اناسی اور روزگار خلیل الرحمن سے تا ہنگام موسیٰ پانسو ہنسٹھہ اور ایام حضرت موسیٰ
سے تا زمان حضرت سلیمان علیہ السلام پانسو چھتیس اور حضرت سلیمان کے وقت سے تا زمان
ذی القرنین رومی سات سو ستر اور ہنگام اسکندر سے تا زمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام تین سو اونتھر
اس تقدیر پر روزگار حضرت آدم سے تا ایام حضرت عیسیٰ پانچہزار پانسو بائیس برس ہوے اور
ابوالفتح ناصر بن محمد الحنفی نے کہ مؤلف معارف ہی بروایت وہب بن منبہ روایت کی ہی کہ عمر حضرت
آدم علیہ السلام کی ہزار برس کی تھی اور ہنگام انتقال ابوالبشر سے تا وقوع طوفان دو ہزار دوسو بیاسی
سال اور طوفان سے تا وقت رحلت حضرت نوح تین سو پچاس برس اور وفات حضرت نوح علیہ
السلام سے تا انتقال حضرت ابراہیم علیہ السلام دو ہزار دوسو چھیالیس برس اور درمیان حضرت
ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے سات سو برس اور حضرت موسیٰ سے تا حضرت داؤد
علیہما السلام پانسو برس اور حضرت داؤد سے تا حضرت عیسیٰ علیہما السلام ایکہزار ایکسو برس اور

حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے سے تا ولادت حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام چھ سو بیس برس ہوئے
اس تقدیر پر پیدائش حضرت آدم سے تا زمان میلاد سید عالم علیہما السلام آٹھ ہزار سات سو اٹھاون سال
ہوئے اور حسین بن حمزہ اصفہانی کہ ناظمان و ناظم سخندانی مین بزبدیا عتبار شہرت رکھتا ہے روایت کی ہے
کہ از روز آفرینش حضرت آدم تا ولادت حضرت نوح علیہ السلام ایکہزار چھپن برس ہوئے اور ولادت حضرت
نوح سے تا میلاد حضرت ابراہیم علیہ السلام ایکہزار آٹھ سو بانوے برس اور تولد حضرت ابراہیم سے تا زمان
قدوم حضرت یعقوب علیہما السلام مصر مین دو سو نوے سال اور قدوم مصر حضرت یعقوب علیہ السلام کو
تا وقت وفات انکے سترہ برس اور وفات حضرت اسرائیل علیہ السلام سے تا بنا بیت المقدس چار سو
اسی برس اور بنا بیت المقدس سے تا ہنگام خراب ہونے اسکے چار سو دس برس اور خرابی بیت المقدس
سے اسوقت تک کہ عمر بن الخطاب نے اسکو مفتوح کیا ایکہزار پانسو چھپن برس اس روایت سے تا زمان
خلقت ابو البشر سے تا آوان ہجرت شفیع روز محشر علیہم الصلوٰۃ والتحیۃ پانچہزار چھ سو ننانوے برس ہوئے
اور افضل المتاخرین مولانا کمال الدین حسین خوارزمی نے مقصد اقصیٰ مین لکھا ہے کہ وقت ولادت
خاتم الانبیا سے تا حضرت عیسیٰ علیہما السلام چھ سو بیس برس اور حضرت عیسیٰ سے تا حضرت داؤد علیہ
السلام ایکہزار دو سو برس اور حضرت داؤد سے تا حضرت موسیٰ علیہما السلام پانسو برس اور حضرت
موسیٰ سے تا حضرت ابراہیم علیہما السلام سات سو ستر برس اور حضرت ابراہیم سے تا حضرت نوح
علیہما السلام ایکہزار چار سو بیس سال اور طوفان نوح سے تا حضرت آدم علیہما السلام دو ہزار دو سو
چالیس برس اس صورت مین حضرت خاتم سے تا وقت خلیفہ اعظم صلواۃ اللہ وسلامہ علیہما چھ ہزار
سات سو پچاس ہوتے ہین واللہ اعلم بالصواب۔

جدول تعداد سنین مدت عالم کون و فسادار از خلقت حضرت آدم تا ولادت باسعادت خاتم الرسالت صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین

روایت از عبد اللہ ابن عباس	ابو الفتح ناصر بن محمد الخجندی	حسین ابن حمزہ اصفہانی	مولانا جمال الدین حسین خوارزمی
از حضرت آدم تا طوفان نوح علیہما السلام ا م الصہ سال	عمر حضرت آدم علیہ السلام الـ سال	از پیدائش حضرت آدم تا ولادت نوح الصہ سال	از ولادت خاتم الانبیا تا حضرت عیسیٰ ماعـ سال
از طوفان نوح تا وقت حضرت ابراہیم ع الامعـ سال	از حضرت آدم تا وقوع طوفان اعمالعـ سال	از ولادت نوح تا ولادت ابراہیم ع الماعـ سال	از حضرت عیسیٰ تا حضرت داؤد ع الما سال
از حضرت ابراہیم تا حضرت موسیٰ ع حمادسہ سال	از طوفان تا وفات نوح ماصـ سال	از تولد ابراہیم تا زمان قدوم حضرت یعقوب ع در مصر مالعـ سال	از حضرت داؤد تا حضرت موسیٰ حما سال

از حضرت موسیٰ تا حضرت سلیمان علیہما السلام ۵۹۶ سال	از وفات حضرت نوح تا انتقال حضرت ابراہیمؑ ۱۰۸۱ سال	از قدوم حضرت یعقوب از مصر تا وقت وفات شان ۲۷۶ سال	از حضرت موسیٰ تا حضرت ابراہیمؑ ۱۱۴ سال
از حضرت سلیمان تا زمان سکندر ذی القرنین ۱۱۴۶ سال	درمیان حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ ۱۱ سال	از وفات حضرت یعقوب تا بنای بیت المقدس ۱۱۱ سال	از حضرت ابراہیم تا حضرت نوح ۱۱۴۲ سال
از اسکندر رومی تا حضرت عیسیٰ ۳۱۰۶ سال	از حضرت موسیٰ تا حضرت داؤد ۵۹ سال	از ابتدای بنای بیت المقدس تا خراب شدن او ۱۱۴۲ سال	از طوفان نوح تا حضرت آدم علیہما السلام ۱۰۸۱ سال
	از حضرت داؤد تا حضرت عیسیٰ ۱۱ سال	از خرابی بیت المقدس تا زمانیکہ مفتوح کرد او را عمر ابن الخطاب ۱۰۸۵ سال	
	از عروج حضرت عیسیٰ بآسمان تا ولادت خاتم المرسلین صلعم ۱۱۴ سال		
۳۵۴۶ سال	۳۱۰۶ سال	۵۳۱۰۴ سال	۳۱۱۵ سال

باب پہلا بیچ بیان پیدائش نور سرور عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور پیدایش تمامی چیزون کے اسی نور سے اور اس باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی** آفرینش نور مذکور مین اور ظہور بعضے کائنات مین اُس نور سے ارباب ضمائر اور اصحاب بصائر پر پوشیدہ نرہے کہ بیچ معارج النبوۃ کے لکھا ہی کہ چار حدیثین درمیان محدثون کے مشہور ہین ہر ایک انمین سے دلالت اس بات پر کرتی ہی کہ اول مخلوقات ایک چیز ان چار چیزون مین سے ہو چنانچہ پہلی حدیث یہ ہی اول ماخلق اللہ نوری یعنی پہلے وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے نور میرا تھا اور دوسری حدیث اول ماخلق اللہ روحی یعنی اول جو چیز کہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے روح میری تھی اور تیسری حدیث اول ماخلق اللہ العقل یعنی جو چیز کہ پہلے پیدا کی اللہ تعالیٰ نے عقل تھی چوتھی حدیث اول ماخلق اللہ القلم یعنی پہلے وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے قلم تھا ہر ایک ان حدیثون سے دلالت کرتی ہی کہ اول پیدایش ان چار چیزون مین سے تھی لیکن صورت تناقض اس صورت مین موجود کسواسطے کہ مرتبہ اول ہونیکا سوائے ایک چیز کے نہین ہو سکتا ہی پس موافقت درمیان احادیث کے بر تقدیر صحیح ہونے انکے تاویلا ہی اسطرح پر کہ اکثر محدث اوپر اِس امر کے ہین کہ اول پیدایش نور پیغمبر ہمارے کی ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اول ہونا روح اور عقل اور قلم کا اضافی ہی یعنے اول مخلوقات ارواحون مین روح محمد صلے اللہ علیہ وسلم تھی اور اول مجردات مین عقل تھی اور اجسام مین قلم تھا واللہ اعلم اور ابو موسیٰ مدنی نے روایت کی ہی کہ نور حضرت سید کائنات نو ہزار برس پہلے سب موجودات سے موجود تھا اور ایک مدت مدید پھرتا تھا

اُسوقت تک کہ ساتھ سجود حضرت معبود کے مامور ہوا سو برس تک کہ ہر دن اسوقت کا ہزار برس کے برابر تھا
بنسبت اِس زمانہ کے سجدے مین رہا اور تسبیح کرتا رہا پھر حق سبحانہ تعالی نے اُس نور سے ایک جوہر پیدا کیا اور
بیچ نظر قدرت اپنی کے منظور فرمایا پھر وہ جوہر ہیبت اُس نظر سے پانی ہوگیا اور ہزار برس تک جاری
رہا اور ایک لحظہ کسی جگہ قرار نہ پکڑا پھر اُسکے تئین اللہ تعالی نے دس قسم کیا پہلی قسم سے عرش پیدا کیا
اور اُسکے تئین چار لاکھ رکن عنایت کیے کہ ایک رکن سے دوسرے رکن تک چار لاکھ برس کی راہ ہی
تفسیر کشاف مین ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے عرش کے تئین جوہر سبز سے پیدا کیا کہ درمیان دو کونون
مین کونون اُسکے سے اسّی ہزار برس کی راہ ہی اور بیچ معالم التنزیل کے سورۂ غافر مین شہیر بن حاسب نے
نقل کی ہی کہ حاملان عرش آٹھ فرشتے ہین چار اُن مین سے کہتے ہین سبحانك اللهم وبحمدك لك الحمد
على حلمك بعد علمك اور چار دوسرے کہتے ہین سبحانك اللهم وبحمدك على عفوك بعد قدرتك
اور بیچ معالم التنزیل کے سورۃ الحاقہ مین ہی کہ آج حاملان عرش چار ہین قیامت کے دن آٹھ ہونگے
بکرے کی شکل کہ کھردن سے اُنکے گھٹنون تک پانسو برس کا راستہ ہی اور ہر ایک کے چار منھ ہین ایک
آدمی کا اور ایک گاؤ کا اور ایک شیر کا اور ایک کرگس کا اور بعضے کہتے ہین کہ حاملان عرش آٹھ صف
ملائکہ سے ہین اور مدارک التنزیل مین ہی کہ بعضون نے آٹھ جو کہے ہین حق کہے ہین کہ یہ اُٹھائے ہین
عرش کو اوپر کاندھون اپنے کے اور پانْوون انکے ساتوین زمین پر ہین اور بیچ کشاف کے ضمن اول
تحت آیہ الذین يحملون العرش کے ہی اور بیچ حدیث نبوی اور قول مصطفوی کے بھی آیا ہی کہ حق
سبحانہ تعالے نے جمیع ملائکہ کے تئین حکم فرمایا کہ ہر صبح وشام از روے اجلال واکرام ساتھ سلام حاملان
عرش کے قیام کرین اور ستر ہزار صف ہین کہ عرش کے تئین گھیرے ہوے ہین اور گرد عرش کے طواف
کرتے ہین اور تہلیل کرتے ہین اور انکے پیچھے لاکھ صف اور ہین کہ داہنے ہاتھ اپنے کو اوپر بائین ہاتھ کے
رکھے ہوے یعنے دست بستہ تسبیح کہتے ہین اور بیچ تفسیر قرطبی کے سورۂ غافر مین کعب الاحبار نے کہا ہی
کہ جب اللہ تعالی نے عرش کے تئین پیدا کیا اور عرش نے اپنے تئین ساتھ عظمت کے دیکھا کہا کہ خدا ے
تعالی نے کوئی مخلوق مجھسے بزرگتر نہ پیدا کی پس اللہ تعالی نے اُسکے تئین ساتھ ایک سانپ کے مطوق کیا
کہ ستر ہزار اُسکے بازو ہین اور ہر بازو مین ستر ہزار پر ہین اور ہر پر مین ستر ہزار چہرہ ہین اور ہر چہرہ مین
ستر ہزار منھ اور ہر منھ مین ستر ہزار زبانین کہ ہر منھ اور زبان سے تسبیحین بعدد قطرہ ہاے باران اور
عدد ریگہاے بیابان اور بشمار برگہاے درختان اور عدد ذرہ ہاے خاک اور شمار ایام دنیا اور
عدد ملائکہ کرتے ہین اور وہ سانپ عرش سے لپٹا ہوا ہی اور عرش اُسکے ساتھ زیب دیتا ہی بستان
فقیہ ابو اللیث مین مذکور ہی کہ بیچ حدیث کے آیا ہی کہ خدا ے تعالی نے نیچے عرش کے ایک مرغ پیدا کیا ہی
اُسکی دو بازو ہین جب اُنکو کھولتا ہی مشرق سے مغرب تک تجاوز کرتا ہی اور جب رات آخر ہوتی ہی دونون بازو اپنے

ہلاتا ہے اور ساتھہ کہنے تسبیح سبحان الملک القدوس کے مشغول ہوتا ہی اُسوقت تمام روے زمین کو مرغ
اپنے بازو کھولتے ہین اور یہ تسبیح آغاز کرتے ہین اور مروی ہی خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہے
مرغ سفید کو گالیان مدو اور برا نہ کہو کہ آدمی کو نماز کے واسطے ہوشیار کرتا ہی اور قسم دوسری سی قلم کو
پیدا کیا طول اُسکا پانچسو برس کی راہ ہی اور عرض اُسکا چالیس برس کی راہ اور قسم تیسری سے لوح محفوظ
کو پیدا کیا اور وہ ایک دانہ موتی سفید سے ہے اور کنارے اُسکے جواہر سے مرصع ہین اور غلاف اُسکا
یاقوت سُرخ سے ہے بیچ تفسیر تیسیر کے ہے کہ لوح کو ایک موتی سفید سے پیدا کیا اور کنارے اُسکے یاقوت
سرخ سے ہین سر اُسکا عرش سے ملا ہے اور منتہی اُسکا بغل فرشتہ مین ہی یعنے پھیلاوٹ اور چوڑائی اوسکی
زمین سے آسمان تک ہی تفسیر مدارک التنزیل مین ابن عباس نے روایت کی ہی کہ پیدایش لوح کی موتی
سفید سے ہے اور طول اُسکا زمین سی آسمان تک اور عرض اُسکا مشرق سے مغرب تک قلم نور ہی اور تمام
چیز اُس مین مسطور ہی پس قلم نے لوح پر لکھا جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہی اور قسم چوتھی سے چاند کو پیدا کیا
اور قسم پانچوین سی سورج کو پیدا کیا ریاض المذکورین مین لکھا ہی کہ میدان آفتاب کا دو ہزار اور چار
لاکھ فرسنگ ہی اور ہر روز اُسکو ایک نور عرش کا پوشیدہ کرتا ہی اور حرارت اُس نور کی اُسکو دیتا ہی
اور دوسرے دن اُس حرارت کو اُس سی کھینچکر جہنم مین ڈالتا جاتا ہی قیامت کے دن سبب نور جرم
آفتاب سے لیکر عرش کو دینگے اور تمام حرارتین جسم آفتاب مین رکھینگے کہ تاریکی بنہایت اور گرمی اُسکی
نہایت کو پہونچیگی اور بقول حکما عرصہ چاند کا تیسرا حصہ تمام روی زمین کا ہی اور عرصہ سورج کا ایکسو
چھیاسٹھہ حصہ زیادہ زمین سی ہے اور احیاء العلوم مین بھی اسیطرح سے ہی اور قسم چھٹی سے بہشت کو
پیدا کیا جو چھٹے آسمان پر یا ساتوین آسمان پر اور قسم ساتوین سے ونکے تکین پیدا کیا اور قسم آٹھوین سے
فرشتون کو پیدا کیا اور اُنکے انواع اور اقسام مختلف کیے اور طرح طرح کی صورتین بنائین بعضونکی
صورت گائے کی اور بعضونکی مانند بھیڑیونکے اور بعضے کرگسون کی اور بعضے مانند سانپونکے۔ بستان
فقیہ ابو اللیث مین ہی کہ بیچ حدیث کے آیا ہی کہ بعضون کا آدھا بدن اوپر کا برف ہی اور آدھا بدن نیچے
کا آگ سے پیدا کیا اور یہ تسبیح سبحان من الف بین الثلج والنار یعنی پاکی خاص اُس خدا کو کہ جسنے الفت
رکھی اور سازداری دی درمیان برف اور آگ کے اور بیچ قصص الانبیا عربی کے ہی کہ آسمان پہلا
زمرد سبز سے ہے اور فرشتے رہنے والے اُسکے گائے کی صورت ہین اور آسمان دوسرا یاقوت سرخ سے ہی
اور فرشتے رہنے والے اُسکے عقاب کی صورت ہین اور آسمان تیسرا یاقوت زرد سے اور رہنے والے
اُسکے کرگسون کی صورت ہین اور آسمان چوتھا چاندی سے ہے اور فرشتے رہنے والے اُسکے گھوڑون
کی صورت ہین اور آسمان پانچوان سونے سے ہے اور فرشتے رہنے والے اُسکے حور العین کی صورت ہین
اور آسمان چھٹا موتی سفید سے ہے اور رہنے والے اُسکے غلمان کی صورت ہین اور آسمان ساتوان

کے

ایک نور ہی جھلکتا ہوا کہ فرشتے رہنے والے اُسکے آدمیون کی صورت ہین بعضے قیام مین ہین یعنے کھڑے ہوے ہین
اور اگر وہ بیچ رکوع کے ہین اور بعضے سجدے مین ہین اور بعضے قعود مین ہین یعنے بیٹھے ہوے ہین یاد و تسبیح
اور بعضے ساتھ اور کامون اپنے کے مشغول ہین تفسیر بحر المواج مین ہے کہ بیچ تفسیر نسفی کے ابوہریرہ رضی سے نقل
کی ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے فرشتے اور شیطان اور جن اور انس کو پیدا کیا اور اُن سبکے دس جزو کیے نو جزو فرشتے
اور ایک جزو شیطان اور جن وانس پھر اس ایک جزو کے دس حصے کیے نو حصہ شیطان اور ایک حصہ جن اور
آدمی پیدا کیے پھر اس ایک حصہ مین جن اور آدمیون کو دس جزو کیا نو جزو جن اور ایک جزو انس پھر ایک
حصہ جنس آدمی کو پچیس جزو کیے اُن مین سے ایک جزو مسلمان اور چوبیس جزو کافر کہ اُس چوبیس جزو
کافرون مین سے بارہ جزو ہند مین ہین اور چھ جزو روم مین اور چھ جزو مغرب مین اور ایک جزو اہل
اسلام کے تہتر فرقے کیے بہتر گمراہ اور ایک ناجی اور قسم نوین سے کرسی کو پیدا کیا اور سات آسمان اور
زمینون کو اُسکے مقابل مین مانند حلقہ کے بنایا اور داہنی طرف اُسکے دس ہزار کرسیان رکھین اور بائین
طرف بھی اُسکے دس ہزار کرسیان رکھین کہ ہر کرسی پر فرشتہ بیٹھا ہوا آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اور ثواب اُسکا
نامہ اعمال آیۃ الکرسی پڑھنے والون امتیان محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین لکھا جاتا ہے اور قسم دسوین سے
روح محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیدا کی اور اُسکو اوپر داہنی طرف عرش کے رکھا اور ساتھ تسبیح اور تقدیس
الہی کے کئی ہزار برس مشغول رکھا بیچ سیر شیخ مفید کازرونی کے لکھا ہے کہ ظہور نور حضرت رسالت پناہ
بصورت مرغ سفید تھا دریاے رحمت مین نزدیک عرش کے چودہ ہزار برس غوطہ کھاتے رہا اور تسبیح
کہتا رہا اور اُسکے ایک لاکھ چوبیس ہزار بازو تھے جب اُس دریا سے باہر آیا تو ہر بازو سے اُسکے بوندین
ٹپکین اور ہر بوند سے ایک پیغمبر کی روح پیدا ہوئی اور ایک روایت مین ہے کہ جب وہ مرغ دریا سے
باہر آیا تو اُسنے ایک لاکھ چوبیس ہزار دم کھینچے اور اُنسے ارواحین انبیا کی موجود ہوئین پھر اُن
ارواحون نے نفس مارے تو صدیقون کی ارواحین پیدا ہوئین پھر اُنھون نے سانسین لین تو
ارواحین زاہدون کی پیدا ہوئین اور اُنسے ارواحین مطیعون کی اور اُنسے ارواحین عاصیون کی
چنانچہ اسی سبب سے مطیع اور عاصی سب حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہین
و معارج النبوۃ مین تفسیر بحر العلوم مین نجم الدین نسفی نے لکھا ہے کہ شیخ نجم الدین رازی نے بیچ مرصاد العباد
کے لایا ہے کہ جب وہ نور ظاہر ہوا حق تعالی نے نظر رحمت اور محبت سے اُسکو دیکھا حیا اوپر اُسکے غالب
آئی اور قطرے پانی کے اُس مین سے ٹپکے پس اُن قطرون سے ارواحین انبیا کی پیدا ہوئین اور
اُنسے ارواحین اولیا کی اور اُنسے ارواحین مومنون کی اور اُنسے ارواحین عاصیون کی اور اُنسے
ارواحین منافقون اور کافرون کی اور صاف ارواحون انسان سے ارواحین فرشتون کی اور اُنسے
ارواحین جنون کی اور اُنسے ارواحین شیطانون کی اور تلچھٹ ارواحون انسان سے ارواحین

طرح طرح کے حیوانون کی پیدا کین اُسوقت طرح طرح کے فرشتے اور درخت اور چارون عنصر ظاہر کیے پس جب پیدایش علویہ اور سفلیہ اور ملکیہ اور ملکوتیہ اُس نور سے ظاہر ہوئی حاصل یہ کہ تمامی جن اور آدمی اور جسم اور جان اور فرشتے اور سب طرح کے جانور اور وحوش اور درندے اور سب مخلوقات مور و مار اور دن اور رات اور زمان و مکین اور مکان اور کوہ اور کاہ اور ماہی اور ماہ طفیل وجود باجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیچ عالم کے ظہور مین آئے **فصل دوسری** بیچ پیدایش سات آسمانون اور زمین مین اور بیان کیفیت بروج اثنا عشر اور سبع سیارہ اور عناصر اربعہ کے مروی ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے اُس نور سے ایک دانہ مروارید پیدا کیا اور ساتھ نظر ہیبت کے اُسمین نظر کی وہ دانہ پانی ہوگیا پھر چار ہوائین پیدا کین ایک باد صبا یعنے پروا اور دوسری دبور یعنی پچھوا تیسری جنوب یعنی دکھنی اور چوتھی شمال یعنی اوترا پھر اُن ہواؤن کو حکم دیا کہ چارون طرف اُس پانی کے آوین بموجب حکم کے چارون گوشہ پانی پر وہ ہوائین آئین اور موجین اُس پانی مین اُٹھین پھر آگ پیدا کی کہ وہ پانی پر گئی اور ایک دھوان اُٹھکر ہوا مین معلق کھڑا رہا پھر وہ دھوان بفرمان ایزدی پارہ پارہ ہوگیا ایک پارہ پانی اور ایک پارہ تانبا اور ایک پارہ لوہا اور ایک پارہ چاندی اور ایک پارہ سونا اور ایک پارہ موتی سفید اور ایک پارہ یاقوت سرخ پانی سے پہلا آسمان پیدا کیا اور تانبے سے دوسرا اور لوہے سے تیسرا اور چاندی سے چوتھا اور سونے سے پانچوان اور موتی سے چھٹا اور یاقوت سرخ سے ساتوان اور معالم التنزیل مین سورہ ملک مین مولانا یعقوب چرخی علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر مین کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہ اول آسمان موج آب سے پیدا ہوا ہے اور دوسرا موتی سفید سے اور تیسرا لوہے سے اور چوتھا تانبے سے اور پانچوان چاندی سے اور چھٹا سونے سے اور ساتوان یاقوت سرخ سے اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ جواہر آسمان کے سوائے جواہر زمینون کے ہین پس معلوم ہوکر روایات ربیع بن انس اور سلیمان فارسی اور کعب الاحبار سے پایا جاتا ہے کہ آسمان دنیا ایک موج ہے معلق ایستادہ اور آسمان دوسرا چاندی سفید سے ہے اور آسمان تیسرا لوہے سے اور آسمان چوتھا تانبے سے اور پانچوان سونے سے اور چھٹا زمرد سبز سے اور ساتوان یاقوت سے یہ سب روایتین تشبیہ پر مبنی ہین یعنی اگر اُن جواہرون کو دنیا کے جواہر پر قیاس کرین تو یہ سب تشبیہ دے سکین گے اور اسیواسطے اِن روایات مین اختلاف بہت ہے اور یہی دلیل ہے کہ کلام تشبیہ پر مبنی ہے اور اہل حکمت نے بمقتضاے حرکات متفاوتہ کے اسطرح پر قرار دیا ہے کہ آسمان کو نو طبق ہین آسمان اول کہ سبکے اوپر ہے اسکو فلک الافلاک کہتے ہین اور اِس حرکت یومیہ کو کہ طلوع اور غروب آفتاب اور ستارے بسبب اُسکے ہر خاص وعام کو محسوس ہوتے ہین اسے فلک الافلاک کی ساتھ نسبت کرتے ہین اور طبقہ دوم کو فلک الثوابت کہتے ہین اور حرکت بطیہ کواکب کو بسبب اُن صورتون

اور برج اور منازل کے کہ پس و پیش ہوتی ہین اسکے ساتھ نسبت کرتے ہین اور سات آسمان اور واسطے سات ستارون کے ساتھ اس ترتیب کے کہ قمر ہے اور عطارد اور زہرہ اور شمس اور مریخ اور مشتری اور زحل ثابت کرتے ہین اور چونکہ دلیلین نقلی سب متضمن عدد ہفت آسمان ہین بنا بر تطبیق قرار داد اپنے کے دلیلون نقلی کے ساتھ اُن دونون آسمانون زائد کو شرع مین عرش اور کرسی کے ساتھ تعبیر کرتے ہین لیکن یہ سب معنی بہ تکلفات اور دور از کار معلوم ہوتا ہی کسواسطے کہ احتمال رکھتا ہی کہ ان سات آسمانون کو ایک ملک مدبر بحرکت یومیہ کہ شامل کل اجرام ہی حرکت دیتا ہو اور سب ستارے کہ فلک الثوابت پر مرکوز کہتے ہین پشت آسمان زحل مین مرکوز ہون اور زحل اُس آسمان کے سخن مین پس سات آسمانون سے زیادہ ثابت نہ ہوے اور جو کہ اوصاف عرش اور کرسی مین روایات شرعیہ وارد ہین اکثر ان دو فلک پر منطبق نہین ہوتے ہین پس ولی اور بہتر یہی ہی کہ عدد آسمانون کے اپنے اعتقاد مین سات قرار دیوے اور عرش و کرسی اسکے سواے ثابت کرے ابو الشیخ نے حضرت امیر المومنین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہی کہ نام آسمان دنیا کا رفیع ہی اور نام ساتوین آسمان کا براج ہی اور ابن المنذر نے ابن عباس سے روایت کی ہی سید السموات السماء التی فیھا العرش و سید الارضین الارض التی انتم علیھا یعنے سردار آسمانون کا وہ آسمان ہی کہ جس مین عرش ہی اور سردار زمینون کی وہ زمین ہی کہ اوپر اُسکے تم رہتے ہو اور ابن حاتم نے حبہ عرنی سے روایت کی ہی کہ سمعت علیا ذات یوم یحلف والذی خلق السماء من دخان وماء یعنے سُنا مینے علی کو ایکدن کہ قسم کھاتا تھا کہ قسم ہی اُس پروردگار کی کہ پیدا کیا آسمان کو دھوئین اور پانی سے اور بیہقی نے کتاب سماء الصفات مین ابن عباس نے روایت کی ہی کہ تفکروا فی کل شیٔ ولا تفکروا فی ذات اللہ فان بین السماء السابعۃ الی کرسیہ سبعۃ الاف نور وھو فوق ذلک یعنے فکر کرو ہر شی مین اور نہ فکر کرو ذات باریتعالی مین بدرستی کہ ساتوین آسمان سے اُسکی کرسی تک سات ہزار نور ہین اور وہ اوپر انکے ہے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ تعدد عرش اور کرسی یعنے جدا جدا ہونا انکا آج تک بدلیل قطعی ثابت نہین ہی بلکہ بہت دلیلون سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سات آسمانون کے اوپر بفاصلہ بسیار اور توسط انوار بیشمار ایک جسم ہے نورانی اُسی جسم کا کبھی عرش نام رکھتے ہین کبھی کرسی اور وہ جسم سب آسمانون اور زمینون کو محیط ہی وسع کرسیہ السموات والارض سے بھی اس معنی کی بو آتی ہی واللہ اعلم اور تفسیر قولہ تعالی والسماء ذات الرجع لکھا ہی کہ سب آسمانون کو اللہ تعالی نے ایک گردش دائمی کے ساتھ حرکت دوری کی بخشی ہی کہ گردش کر کر اپنی وضع متروک پر پھر آجاتا ہی اور ربیع ہر دورہ روز و شب کے ہر جزو اسکا اپنی جگہ پر رجوع کرتا ہے کہ بعضے کواکب بیچ ایک برس کے اور بعضے ایک مہینے مین اور بعضے زائد اس سے اپنی اوضاع متروکہ پر رجوع کرتے ہین اور صانع مطلق نے اپنی حکمت کاملہ سے طبقات

آسمانون کو ساتھ نو ستارون روشن کے کہ بمنزلہ قندیلون کے ہین منور کیا تا بسبب غروب ہونے آفتاب کے
انکی شعاع سے تاریکی زائل ہووے اور مسافر بحر و بر کو طی مسافت بسہولیت حاصل ہووے اور شر شیطان سے
آسمان محفوظ رہے کسواسطے کہ مادہ پیدائش شیاطین کا دھوان ہے اسلیے یہ فرقہ ظلمت تیرگی کو دوست
رکھتا ہے اور روشنی سے بھاگتا ہے اور وقوع ان ستارون کا متفق اور مختلف اور قریب و بعید آسمانون
مین اس طرح پر ہوا ہے کہ مشابہ بصورت بعض جاندارون کے دکھائی دیتے ہین چنانچہ مراد بروج آسمانی سے
کہ بیچ کلام ربانی کے ثابت ہوتا ہے یہی صورتین مجسمہ ہین اور سعادت اور نحوست اور نیکی اور بدی جو
نسبت کیجاتی ہے ساتھ آسمانون کے وہ اثر گردش آسمانی اور تاثیر نجوم اور بروج سے ہوتا ہے جیسا کہ تفسیر
عزیزی مین بیچ تفسیر وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ کے تفصیل لکھا ہے اور بے کم و کاست ترجمہ اسکا کیا جاتا ہے
وہ یہ ہے کہ بسبب گردش آفتاب بیچ آسمان کے ایک دائرہ پیدا ہوتا ہے کہ اسکو دائرۃ البروج کہتے ہین
اور خورشید اس دائرہ کو بیچ مدت ایک سال کے تمام کرتا ہے اور یہی دائرہ ہے کہ بارہ حصون برابر پر
رہتا ہے ہر حصہ اسکا موسوم ساتھ برج کے ہوا ہے اس حساب سے واضح ہے کہ زیادہ بارہ برجون سے
آسمان مین نہین ہین اور انحصار اس تقسیم کا اوپر بارہ قسم کے ہے کہ زیادہ ہونا کم علم غیبی نے بیچ
ذہنون جمیع بنی آدم کے القا کیا ہے کہ جمیع طوائف ہنود اور جملہ یونانی اور کل فارسی اور سائر عرب اور
ہم فرنگی اور حبشی قومین کہ وجود انکا اطراف عالم مین ہے اتفاق اسپر رکھتی ہین لہذا مدت ہونی
آفتاب کی بیچ چوتھے حصہ چارون مین سے فلک کے ایک فصل مقرر کی ہے کہ ہوا اور خاصیت اس کی
مخالف دوسرے کے ہے مانند ربیع اور خریف اور تابستان اور زمستان اور ہر فصل کو تین حالتین
ضرور ہین ایک ابتدا ایک توسط ایک انتہا کہ حکم اس فصل کا بیچ قوت اور ضعف کے مختلف ہوتا ہے
لاجرم تقسیم فلک کی ساتھ بارہ قسمون کے واجب ہوئی اور اس قسم کا ایک برج نام رکھا اور نیز آفتاب
بیچ عرصہ ایک دورہ تمام اپنے کے بارہ مرتبہ ساتھ ماہتاب کے اتفاق ایک جگہ ہونیکا پڑتا ہے اور
ہر اجتماع شمس و قمر تا آخر ماہ قمری ہے اسواسطے فلک کو بعد اجتماعات شمس و قمر بارہ حصہ کیا ہے اور
ہر حصہ کو ایک برج بنایا ہے اور ہر برج کو موافق اس صورت کے کہ بسبب جمع ہونے ستارون کے پیدا
ہوئی ہے اس برج کو ساتھ اسکے نامزد گردانا ہے مثل حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور سنبلہ
اور میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت اور ہر ایک کو ان برجون مین سے بمقدار ایام
حرکت آفتاب تیس قسم کیا ہے اور ہر قسم کا اس برج سے درجہ نام رکھا ہے اور ہر درجہ کو ساٹھ قسم کر کر
ہر قسم کا اس درجہ سے دقیقہ نام کیا ہے کہ لغت ہندی مین مدت قطع اس مقدار کو گھڑی کہتے ہین اور
ہر دقیقہ کو ساٹھ قسم تقسیم کر کر ثانیہ کہا کہ ہندی مین اسکو پل کہتے ہین اور ہر ثانیہ کو ساٹھ قسم کر کر ثالثہ
نام کیا کہ اسکو ہندی مین چھن کہتے ہین اور علی ہذا القیاس اور یہ بارہ برج باہم صورت اور احکام مین

اختلاف

اختلاف تمام رکھتی ہین پس حمل بصورت برہ گوسپند کہ دنبہ کے بچہ کی شکل ہو کہ سر جانب مغرب اور دم بطرف
مشرق رکھتا ہو اور منھ پیچھے کو کر کر کسی چیز کو دیکھ رہا ہو اور ستارے کہ اُسکی صورت مین واقع ہوے ہین
تینتیس ستارے ہین اور پانچ ستارے اور بھی اُسکی صورت کی ساتھ تعلق رکھتے ہین گو صورت سے خارج
واقع ہوے ہین اور ثور ایک گاؤ کی صورت ہو کہ سر اُسکا جانب مشرق ہو اور دم اُسکی جانب مغرب اور
صورت اُسکی بتیس ستارون سے مرکب ہو اور اور ستارے بھی مثل عین الثور اور ثریا کہ مثل خوشہ انگور ہو اور اور
ستارے بھی اُسکی صورت کی ساتھ تعلق رکھتے ہین اگرچہ اُسکی صورت سے خارج ہین اور جوزا بصورت دو آدمی
باہم آمیختہ اور چسپان کہ سر اُنکے بجانب شمال اور مشرق اور پانون بجانب جنوب اور مغرب ہین اور اٹھارہ
ستارے اس برج کی صورت مین داخل ہین اور سات خارج کہ ذراع اور نثرہ وغیرہ مین اور سرطان
بصورت ایک جانور معروف کہ اُسکو فارسی مین خرچنگ اور ہندی مین کیکڑہ کہتے ہین اور نو ستارون
سے اُسکی صورت نے ترکیب پائی ہو اور اور ستارے بھی مثل قلب الاسد اور زبرہ اُسکے ساتھ تعلق رکھتے
ہین اور اسد بصورت شیر ہے منھ بطرف مغرب اور پشت بجانب شمال اور یہ پینتیس ستارون سے مرکب ہی
ستائیس داخل اور آٹھ خارج اور ان ستارون مین کہ داخل ہین ایک ستارہ ہو کہ نہایت روشن اور
سُرخ ہی اُسکو قلب الاسد کہتے ہین اور سنبلہ ایک عورت کی شکل ہو اور اُسکے ہاتھ مین ایک خوشہ ہی سر
اُس عورت کا بجانب دنبال اسد اور پانون اُسکے بجانب میزان اور چھبیس ستارون سے مرکب ہی اور اور
ستارے بھی اُسکے ساتھ متعلق ہین اور متصل اُس ہاتھ کے کہ اُس مین خوشہ ہی ایک ستارہ ہی کہ اُسکو
سماک اعزل کہتے ہین اور میزان بصورت ترازو ہی آٹھ ستارون سے مرکب اور عقرب بچھو کی شکل اکیس ستارون
سے مرکب اور پھر قلب العقرب اور اکلیل ستارے بھی اُسکے ساتھ متعلق ہین اور قوس ایک مرد کی شکل ہی
کہ تیر و کمان ہاتھ مین ہو اکتیس ستارون سے مرکب ہو اور جدی بصورت بزغالہ یعنے بکری کے بچے کی
شکل اٹھائیس ستارون سے مرکب اور سعد رامح بھی اُسکے ساتھ متعلق ہو اور دلو بھی ایک مرد کی شکل ہو کہ
ایک ڈول کنوین مین سے نکال کر ہاتھ مین لیے ہوے اور اُس ڈول کو اُلٹا کیے ہوے زمین پر پانی گرا رہا ہو اور
صورت اُسکی بیالیس ستارون سے مرکب ہو اور حوت دو مچھلیون کی شکل ہو کہ باہم پشت اور شکم سے ملے ہوے
ہین بڑی ہین ایک کو اُن مین سے سماک مقدم کہتے ہین کہ جنوب کی جانب ہو اور ان دو مچھلیونکی صورت
چونتیس ستارون سے مرکب ہو اور پوشیدہ نرہے کہ ستارے دو قسم ہین ایک ثوابت جنکو بالذات حرکت
نہین ہو بلکہ بحرکت نویں آسمان کے بالعرض حرکت کرتے ہین اور شمار اُنکا بجز باری تعالی کوئی نہین
جانتا ہو اور دوسرے ستارے کہ وہ سات ہین اور بیان اوپر ہو چکا تفسیر آیہ ولقد زینا السماء الدنیا
بمصابیح یعنے اور تحقیق زینت دی ہمنے اِس مین دنیا کو کہ زمین کے نزدیک ہو کہ چاند اُس مین جڑا ہوا ہی
ساتھ چراغون بہت کی کہ اُس آسمان پر درجہ بدرجہ معلق ہین اِس طرح پر کہ ثوابت کرسی مین اور زحل

ساتوین آسمان مین اور مشتری چھٹے مین اور مریخ پانچوین مین اور آفتاب چوتھے مین اور زہرہ تیسرے مین اور عطارد دوسرے مین اور قمر پہلے مین کہ آسمان دنیا مراد ہی اور روشنی ان سب چراغونکی آسمان اسفل مین جمع ہوکر اسی نیچے کے آسمان کو کہ آسمان دنیا ہی زینت فراوان بخشتے ہین اور بیان اختلاف احکام بروج اس طرح پر ہے کہ حمل خانہ مریخ ہی اور وبال زہرہ اور شرف آفتاب انیسوین درجہ مین ہی اور ہبوط زحل بھی انیسوین درجہ مین ہی اور حمل مذکر اور نہاری اور حار یابس اور صفراوی اور برج منقلب اور ربیعی اور شمالی جانتے ہین اور ثور خانہ زہرہ ہی اور وبال مریخ اور شرف قمر تیسرے درجہ تک مین ہی اور اُسکو مونث اور لیلی اور سرد وخشک اور سوداوی اور ثابت گمان کرتے ہین اور جوزا خانہ عطارد ہی اور وبال مشتری اور شرف راس اور ہبوط ذنب اور اسکو مذکر اور نہاری اور گرم وتر اور دموی اور ذوجسدین کہتی ہین اور سرطان خانہ قمر ہے اور وبال زحل اور شرف مشتری اور ہبوط مریخ اور مونث اور لیلی اور برج منقلب و اسد خانہ شمس ہی اور وبال زحل اور اس مین شرف اور ہبوط نہین ہی اور ثابت ہی اور مذکر اور نہاری اور حار یابس اور صفراوی اور سنبلہ خانہ عطارد ہے اور شرف عطارد اور وبال مشتری اور ہبوط زہرہ اور ذوجسدین اور مونث اور لیلی اور سرد وخشک اور سوداوی اور میزان خانہ زہرہ ہی اور وبال مریخ اور شرف زحل اور ہبوط آفتاب و برج منقلب اور مذکر اور نہاری اور گرم وتر اور دموی اور عقرب خانہ مریخ ہی اور وبال زہرہ اور ہبوط قمر اور برج ثابت اور مونث اور سرد وتر اور بلغمی اور قوس خانہ مشتری ہی اور وبال عطارد اور شرف ذنب اور ہبوط راس اور ذوجسدین اور مذکر اور نہاری اور گرم وخشک اور صفراوی اور جدی خانہ زحل ہی اور وبال قمر اور شرف مریخ اور ہبوط مشتری اور برج منقلب اور مونث اور دلو خانہ زحل ہی اور وبال آفتاب اور کسی کوکب کو اس سے شرف اور ہبوط نہین ہی اور برج ثابت ہی اور ہوائی گرم وتر اور مذکر اور نہاری اور حوت خانہ مشتری ہی اور وبال عطارد اور شرف زہرہ اور مونث اور لیلی اور سرد وتر اور بلغمی اور ذوجسدین - اور بالجملہ خواص اور احکام ظاہرہ ان بروج سے کہ نسبت باذہان عوام خیلے روشن اور ہویدا ہی اختلاف فضول ہی کہ اُسکے ضمن مین عزت اور ذلت تمام عالم مین تعاقب و تبادل کرتے ہین اور ہر سال مین یہ انقلاب واقع ہوتا ہی اور پھر اور سال مین اُسی وضع گذر کر عزت مفقودہ اور ذلت معدومہ پھر عود کرتی ہی اور جاننا چاہیے کہ زینت دینی مکان کی چراغون کے ساتھ موقوف اس امر پر نہین ہی کہ وہ سب چراغ اُس مکان موضوع مین ہودین بلکہ یہ معمول بھی نہین طریق مکان کی زینت دینے کا چراغون کے ساتھ یہی ہی کہ اُس مکان کے اوپر دو ڈیوڑیون مین اور بلند طاقون مین لگا دیوین تا اُن چراغون کی شعاع سب مکان مین منتشر اور سرایت کرے اور اگر چراغون کو اُس مکان مین رکھین تو انتشار روشنی اُن چراغون کا اُس مکان مین نہین ہونیکا پس اس آیت سے ہونا

کواکب کا آسمان کے نیچے سمجھنا خلاف عرف ہی اور حقیقت مین مزین ساتھ جمیع انوار کواکب کی یہی آسمان ہی
کہ سب کے پائین ہی اور اس پر سے سب پر شعاع پڑتی ہی علی الخصوص ساکنان زمین کی نظر مین بسبب شفافت
آسمانون کے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ سب کواکب اسی آسمان مین ہین اور زینت مین وہی امر معتبر ہی کہ
موافق آدمیون کی نظر کے ہی نہ وہ کہ واقع مین ہی اور اسی واسطے چاندی کو زراندود کرکر طمع کرتی ہین
تا آدمیون کی نظر مین مزین معلوم ہووی اور ایک چراغ کو آئینہ ہزار بین مین دیکھتے ہین تا چراغ بیشمار نظر
آوین اور زینت حاصل ہووی اور آسمان دنیا کو اسواسطے نیچے رکھا ہی کہ آسمان دنیا بمنزلہ دروازہ عالم
علوی کے ہی کہ حکم ارک بادشاہی رکھے اور دروازے کی زیب و زینت کرنی اور نگاہبان اور چوکیدار
اُسپر متعین کرنے اور توپ اور علاوہ اُسپر ہتھیار رکھنا موافق توزک بادشاہی ہی قولہ تعالی وجعلنا رجوما
للشیطین یعنی اور گردانا ہمنے اُن چراغون کو بمنزلہ گولہاے توپ کہ ہوتے ہین رجوم واسطے شیطانونکے
یعنی سبب سنگسار کرنے شیاطین کے کہ بارادہ دزدی اخبار اور جاسوسی مدبرات عالم علوی کے جاتے ہین
تا اُن خبرون اور تدبیرون کو آدمیون مین پہونچادین اور انکے اعمال کو فاسد کرین اور اپنی تئین اونکے
نزدیک عالم الغیب اور شریک تدبیرات آلہیہ ظاہر کرین اور طریق رجم شیاطین کا کواکب کے ساتھ اس
طرح پر ہوتا ہی کہ فرشتے روشنی کواکب سے کہ آسمان دنیا مین جمع ہین ایک آتش روشن کرتے ہین اور اُس
آگ کو ہر شیطان پر مارتے ہین اور مروی ہی کہ نیچے آسمان کے ایک دریا ہی کہ عمق اُسکا تین فرسنگ ہی
اور ہوا مین معلق ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اگر وہ دریا آفتاب پر حائل ہوکر
حجاب نہوتا تو جو چیز کہ روی زمین پر تھی جل جاتی اور اگر چاند پر آفتاب نہ کھنچتا تو جو کوئی اُس کو دیکھتا
مفتون اور فریفتہ اُسکا ہوتا۔ کشف الاسرار مین ہی کہ ابر ایک جسم ہی خالی پانی سے جب اللہ تعالے
ارادہ کرتا ہی کہ مینھ برسائے اُس دریا سے وہ ابر پانی لاتا ہی اور برستا ہی معارج النبوۃ مین مذکور ہی کہ
تفسیر بحر العلوم مین امام نجم الدین نسفی نے لکھا ہی اور روایت مرصاد کی بھی اُسکے ساتھ متفق ہے کہ نور
حضرت سید السادات کا سب مخلوقات سے دس لاکھ اور ستر ہزار اور چھ سو برس پہلے موجود تھا اور اس نور
کے واسطے حجاب ترتیب دیے تھے اور ایک ایک حجاب مین محفوظ رکھا تھا چنانچہ ہر حجاب مین حجابون
قدرت اور عظمت اور منت اور رحمت اور سعادت اور کرامت اور منزلت اور ہدایت اور نبوت اور
رفعت اور ہیبت اور شفاعت مین کئی ہزار برس رکھا اور ہر حجاب مین تسبیح کہا کیا پھر دریا مین
دریاؤن نصیحت اور شکر اور صبر اور سخاوت اور انابت اور یقین اور حلم اور قناعت اور محبت مین
کئی ہزار برس غوطے دیے پھر کئی ہزار برس مقام توحید اور معرفت اور ایمان اور اسلام اور خوف و
رجا اور خضوع و خشوع اور انابت اور خشیت مین رہا اور بعد اسکے کئی قرن سجدے مین رہا اور ایک
عمر رکوع مین اور چند سال مشغول قیام اور تشہد اور سلام چنانچہ اُس نور کی نماز کے سبب سے سب

امت پر نماز فرض ہوئی جب فارغ ہوا تو خطاب آیا کہ ای نور حبیب میرے کے تو نے اچھی خدمت کی اب مجھ سے
کوئی خلعت چاہ نور نے کہا الٰہی ایسا جانتا ہون کہ تو نے میرے تئین مقتدا یعنے پیشواے امت کیا ہی اور اونکی
طاعت مین از روی بشریت انسی تقصیر واقع ہو گی پس مین یہ نماز بنیاز اپنی انکے حق مین کرتا ہون اور یہ خلعت
مغفرت انکے واسطے چاہتا ہون خطاب آیا کہ اے نور میرے حبیب کے اچھا خلعت تو نے چاہا یہ بھی تجھسے پسند آیا
جب نور نے یہ نوازشین اپنی حق مین مشاہدہ کین خوش ہوا اور چند قطرے اُس نور سے ٹپکے حق تعالےٰ نے
ایک قطرہ اُن مین سے بیچ نظر قدرت اپنی کے لیا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار قسم اُسکو کیا ہر قسم سے روح ایک
پیغمبر کی پیدا کی پھر ایک اور قطرے کو چند قسم کیا ایک سے جبرئیل کو پیدا کیا اور ایک سے میکائیل اور
ایک سے اسرافیل اور ایک سے عزرائیل اور ایک سے رضوان خازن بہشت پھر ایک اور قطرہ کو دس
قسم کیا ایک سے عرش پیدا کیا اور ایک سے کرسی اور ایک سے لوح اور ایک سے قلم اور ایک سے چاند
اور ایک سے سورج اور ایک سے ستارے اور ایک سے ہشت بہشت اور ایک سے ہشت خلیفہ رضوان
ساتھ ہر خلیفہ کے ستر ہزار فرشتے اور دسوین قسم سے ایک جوہر پیدا کیا کہ طول اُسکا چار ہزار برس کی راہ
ہی اور عرض بھی اُسکا چار ہزار برس کی راہ ہی پھر اُس جوہر کو دیکھا اور اُسکو اضطراب ہوا آدھا پانی
ہو گیا اور آدھا آگ اُس پانی سے دریا روان ہوے اور اُن دریاؤن سے موجین پیدا ہوئین اور موجونکی
حرکتون سے ہوائین چلین اور اُس آگ کو اُس پانی پر غالب کیا کہ پانی جوش مین آیا اور کف پیدا ہوے
اور اُن کفون سے بخار اوپر کو اُٹھا اُس بخارے آسمان پیدا ہوے اور اُن کفون سے زمین موجود
ہوئی اور اُن موجون سے پہاڑ پیدا ہوے اور کانین ظاہر ہوئین اور لوہے اور پتھر سے آگ روشن
ہوئی کہ اُس سے دوزخ نے وجود پکڑا اور اُس آگ کے شعلون سے ابوالجان پیدا ہوا چنانچہ بیان
ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ تفسیر مدارک مین سورہ حم سجدہ مین ہی کہ بیچ حدیث کے آیا ہی بدرستیکہ خدا تعالےٰ نے
اتوار اور پیر کے دن زمین کو پیدا کیا اور امام ابواللیث نے لکھا ہی کہ منگل کے دن پہاڑ پیدا ہوے اور بدھکے
دن درخت اور پانی اور جمعرات کو آسمان اور جمعہ کے دن کواکب اور چاند اور سورج اور فرشتون
کو ظاہر کیا اور بیچ ساعت اخیرہ روز جمعہ کے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی ساعت مین
قیامت قائم ہو گی اور بعض کتب احادیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ظہور قیامت کا درمیان صبح اور طلوع
شمس کے ہوگا چنانچہ مشکوٰۃ المصابیح اور مفاتیح مین لکھا ہی کہ کوئی چارپایہ سواے جن و انس کے نہین ہی
مگر یہ کہ منتظر ہی قیامت کا اور کان لگائے رہتا ہی جمعہ کو وقت صبح سے طلوع آفتاب تک قیامت کے
قائم ہونے کے ڈرسے اور مواہب علیہ مین بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم
کے مذکور ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ جب حق تعالےٰ نے زمین کو پیدا کیا زمین اوپر پانی کے متحرک اور بیقرار
تھی فرشتون نے عرض کی کہ یہ جاے قرار کسی کی نہین ہو سکتی اللہ تعالیٰ نے اُسپر ایک پہاڑ پیدا کیا

کہ اُسنے قرار پکڑا اور یہ بھی تفسیر مین آیا ہی کہ جب زمین پیدا ہوئی تو نہایت مضطرب اور متحرک یعنی ہلتی تھی حق
سبحانہ تعالی نے فرشتہ پیدا کیا اور فرمایا کہ وہ زمین برقرار ہو زمین کو اُسکے بوجھ سے قرار ہوا پھر اور پہاڑون کو
میخ زمین کیا اور تفسیر مواہب علیہ مین سورہ لقمان مین ذکر آیا ہے جگہ ضحاک سے نقل ہی کہ حق سبحانہ تعالی
نے انیس پہاڑ میخ زمین کے کیے جب کھڑی رہی کہ انھین مین کوہ قاف ہی اور ابوقبیس اور جودی اور
لبنان اور سنین اور سیر اور طور سینا اور سوا اِنکے عارف ہمدانی یعنی سیباے ہمدانی نے کتاب ذخیرۃ
الملوک مین بیان کیا ہی کہ حق تعالے نے ایک فرشتہ فرشتون مین سے زمین پر موکل کیا اور رگین اقلیمون
زمین کی اُسکے قبضہ مین دین جب کسی قوم کو خواب غفلت سے بیدار کرنا چاہتا ہی اُس فرشتے کو فرمات
ہوتا ہی کہ رگ اُس زمین کی ہلا دی اور آشوب اور زلزلہ اُس قوم پر ڈالے اور راو بعضی تفسیر و زمین بھی
اسیطح ہی اور مدارک التنزیل مین بیچ تفسیر آیہ اللہ الذی خلق سبع سموات و من الارض مثلھن
یعنی وہ اللہ کہ پیدا کیے سات آسمان و زمین بھی مثل انکے۔ لکھا ہی کہ زمین سی آسمان تک پانچسو برس کی
راہ ہی اور اسی طرح ہر آسمان سی دوسرے آسمان تک پانچسو برس کی راہ ہی اور زمینین بھی سات مین
مثل آسمانون کے پری مین اور مسافت مین اور بعضے ایک زمین کہتے ہین لیکن باعتبار اقلیمون کے
سات گنتی ہین اور بیچ تفسیر زاہدی کے لکھا ہی کہ زمینین مثل آسمانون کے ہین گنتی مین نہ صورت مین کسواسطے
طبقے زمینون کے آپس مین ملے ہوے ہین اور طبقے آسمانون کے فاصلے سے ہین اور ابن عباس اور قتادہ
کہتے ہین کہ زمینین مانند آسمانون کے ہین شمار مین اور صورت مین کسواسطے کہ بیچ ہر آسمان اور زمین
کی ایک پیدایش ہی پیدایشون سے اور ایک امر ہے امرون رب العالمین سے ایک زمین سے دوسری
زمین تک جیسے کہ ایک آسمان سی دوسرے آسمان تک ربیع بن انس کہتا ہی کہ پیدایش تین طرح کی ہی ایک
حصہ سانپ اور ایک حصہ چیونٹیان اور ایک حصہ تمامی خلق اور یہ بھی کہتا ہی کہ تہائی دنیا کی دریا ہی
اور بیابانی اور تہائی خراب اور تہائی معمور و آباد اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ فراز
زمین کا کوہ قاف سے ہے تفسیر کواشی مین لکھا ہی کہ قاف ایک پہاڑ ہی احاطہ کیے ہوے زمین ہی اور وہ
زمرد کا ہی یا زبرجد کا اور بلندی اُسکی پانسو برس کی راہ ہی اور گرد اُسکے دس ہزار برس کی راہ ہی اور
نیچے زمین کے ایک گاے ہے کہ زمین درمیان دونون سرن یعنے پٹھے اُسکے کے ہے اور اُس گاے
کے چالیس ہزار پٹھے ہین اور ایک پٹھے سے دوسرے پٹھے تک پانسو برس کی راہ ہی اور پانون اُس
گاے کا مچھلی کی پشت پر ہے اور مچھلی پانی پر ہے کہ گہراو اُسکا چالیس ہزار برس کی راہ ہی اور وہ پانی ہوا پر
ہے اور وہ ہوا اندھیری پر ہے اور وہ تاریکی دوزخ پر ہے اور وہ دوزخ ایک پتھر پر ہے اور وہ پتھر ایک
فرشتے کے سر پر ہے کہ پانون اُسکا ہوا پر ہے اور بعضون نے روایت کی ہی کہ زمین پانی پر ہے اور پانی مچھلی
پر ہے اور مچھلی ایک پتھر پر ہے اور پتھر اوپر دو شاخ ایک گاے کے ہے اور گاے ثرے پر ہے اور ثرے

ایک فرشتے کے سر پر ہے اور پانون اُس فرشتے کا ایک مچھر کے بال پر ہے اور وہ ایک دریا پر ہے اور وہ دریا ایک جنگل پر ہے اور وہ جنگل ایک ہوا پر ہے اور وہ ہوا اوپر ایک تاریکی کے ہے واللہ اعلم منتخب حیوٰۃ الحیوان مین ہی کہ وہب بن منبہ نے روایت کی ہی کہ زمین جب پیدا ہوئی مثل کشتی کے اُسکو قرار نتھا اللہ تعالی اسنے ایک بڑا فرشتہ پیدا کیا اور اُسکو حکم فرمایا کہ نیچے زمین کے جاکر زمین کو اپنے کاندھے پر اُٹھائے رہے اُس فرشتے نے نیچے زمین کے جاکر ایک ہاتھ مشرق کی طرف اور ایک مغرب کی طرف باہر کر کر اطراف زمین کو اُٹھا لیا تو دونون پانون فرشتے کے نہ ٹھہرے اور بیقرار ہوے پھر اللہ تعالے نے ایک بڑا پتھر یاقوت سرخ سے پیدا کیا کہ بزرگی اُسکی سواے اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا اُسکے درمیان مین ساٹھ ہزار سوراخ ہین اور ہر سوراخ سے ایک دریا نکلتا ہے کہ اُنکی عظمت بھی سواے اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا اور اُس پتھر کو حکم کیا کہ نیچے زمین کے جاوے جب وہ نیچے گیا تو اُس پتھر کو قرار نہوا پھر حق تعالی نے ایک بڑی گاے پیدا کی کہ اُسکی چار ہزار آنکھین اور چار ہزار کان اور چار ہزار ناک اور چار ہزار منھ اور چار ہزار ہاتھ اور چار ہزار پانون کہ درمیان ہر دو کے پانچسو برس کا راستہ ہے حکم ہوا کہ وہ گاے نیچے پتھر کے جاکر اُسکو اپنی پیٹھ اور سینگون پر اُٹھائے کہ نام اُس گاے کا کیوتا ہے پھر اُس گاے کے پانون کو قرار نہوا تو اللہ تعالی نے ایک مچھلی پیدا کی کہ کسیکو اُسکے دیکھنے کی قدرت نہین کہ عظمت اور چمکتی آنکھون سے اُسکو بزرگی اس مرتبہ ہے کہ اگر تمام دریا اُسکے ایک نتھنے مین ڈالین تو ایسے ہون جیسے رائی کا دانہ جنگل مین رکھدیا حکم کیا اُس مچھلی کو کہ اس گاے کو اُٹھائے رہے اور نام اُسکا حوت سموت ہی پھر خداوند سبحانہ تعالے نے مچھلی کے نیچے پانی پیدا کیا اور پانی کے نیچے ہوا اور ہوا کے نیچے پھر پانی اور پانی کے نیچے ظلمات اور ظلمات کے نیچے سواے اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا کہ کیا ہی تفسیر زاہدی مین ابن ابی کعب نے بیچ تفسیر الحمد للہ رب العالمین کے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ خداے تعالے نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا کیے فرشتے رہنے والے زمین و آسمان کے اور اُٹھانے والے عرش کے اور کروبی اور روحانی ساتھ کثرت اختلاف اجناس ترک اور ہند اور روم و حبش اور زنگی اور یونانی اور عربی و عجمی ایک عالم ہین اور سب پریان ایک عالم اور تمام دیو ایک عالم اور ابو سعید کہتا ہی کہ اللہ تعالی نے چالیس ہزار عالم پیدا کیے بیس ہزار دریا مین بیس ہزار جنگل مین دنیا سرسبز اُن مین سے ایک عالم ہے اور مقاتل بن حیان کہتا ہے کہ خداے عز وجل نے اسی ہزار عالم پیدا کیے چالیس ہزار جنگل مین اور چالیس ہزار دریا مین دنیا سرسبز مشرق سے مغرب تک ان مین سے ایک عالم ہے **باب دوسرا بیان خلقت بنی الجان یعنی جن اور ذکر عزازیل یعنی شیطان مین** اور اس باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی پیدائش جنون مین** معارج النبوۃ مین بیچ تفسیر آیہ والجان خلقنٰه من قبل من نار السموم کے یعنے اور جن پیدا کیے ہمنے اُسکو پہلے سے نار سموم سے نار سموم ایک بڑی آگ ہی کہ حق تعالی نے اُسکو پیدا کیا اور اُس آگ مین ایک نور تھا اور ایک ظلمت نور سے فرشتون کو پیدا کیا اور

ظلمت سے دیوون کو موجود کیا اور عین اُس آگ سے جان کہ کنیت اُسکی ابو الجن ہے اُسکو پیدا کیا اور چونکہ فرشتے
نور سے تھے اُنھون نے طاعت کی طرف خواہش کی اور گناہون سے معصوم ہوئے اور وجود شیاطین کا کہ
ظلمت سے تھا ناچار اور بے اختیار کفر اور ناسپاسی مین پڑے اور گناہگار ہوئے اور نور ایمان اور طاعت
ایزد منان سے کسیطرح کا بہرہ نہ پایا۔ اور جن کہ عین آگ سے تھا اور اُس مین بھی نور اور ظلمت تھی بعضے اُنکے
ساتھ نور ایمان اور طاعت کے مشرف ہوئے اور بعضے بقضاے الٰہی ساتھ کفر اور گمراہی کے مبتلا رہے چنانچہ
مروی ہے کہ جب اولاد ابو الجن کی توالد اور تناسل سے بہت ہوئی حق تعالیٰ نے اُنکو ساتھ ایک شریعت اور
طریقت کے تکلیف دی اور ساتھ طاعت اور عبادت اپنی کے حکم فرمایا اور اُنھون نے قبول کیا اور خوش
حال اور فارغ البال اِس جہان فانی مین زندگانی کرتے رہے تا اینکہ ایک دورہ ثوابت کا کہ نزدیک بعضے
حکماے کے چھتیس ہزار برس سے مراد ہے اور نزدیک بعضونکے پچیس ہزار اور دو سو برس سے ہے اور بعضونکے
نزدیک چوبیس ہزار رہے تمام ہوا پس چونکہ پیدایش آگ سے تھی اور آگ مین تجلی قہر کی ہے بعد ایک مدت کے
تمرد اور عصیان مین پڑے اور راہ عناد اور تکبر پر چلے حق تعالےٰ نے بعد اتمام حجت کے اُنکے تئین ساتھ
انواع عذاب اور عقاب کے ہلاک کیا۔ اور بعضے اُنکے کہ شریعت پر مقیم اور عبودیت پر مستقیم تھے سالم رہے پھر
اللہ تعالیٰ نے بنی الجان مین ایک شخص کو والی کیا اور ایک شریعت جدید عطا فرمائی جب دوسرا دورہ
کہ عبارت اُسی مقدار سے ہے بعضے اُنکے نے بحکم کل شئ یرجع الی اصلہ کے نافرمانی کی حکم الٰہی یا اُنکے فنا کرنے
کے واسطے صادر ہوا باقی نسل اُس طبقہ سے کہ راہ اطاعت اور بندگی پر سلامت رہے تھے ایک شخص اُنپر
حاکم ہوا جب تیسرا دورہ تمام ہوا تو پھر اُنھون نے فساد اُٹھایا اور بغضب الٰہی گرفتار ہوے کچھ نیک
اُن مین باقی رہے بعد ایک مدت کے اُنسے فوج کثیر پیدا ہوئی اور ایک شخص اُنمین سے کہ ساتھ زیور فضل
اور دانش کے آراستہ اور صلاح اصلاح کے پیراستہ تھا والی ہوکر ساتھ حلال اور حرام اور بیان احکام
شرع کے مستولی رہا اور یہ اُسکی اطاعت کرتے رہے یہان تک کہ اُنھون نے اِس جہان سے رحلت کی
پھر جو بدترین بنی الجان کہ جنھون نے کفران نعمت اور نافرمانی اختیار کی تھی اللہ تعالیٰ نے اُنکے واسطے
رسول بھیجے اور یہ اُنکی نصیحتون سے اصلاً آگاہ نہوے کہ اِس مین جو تھا دورہ بھی تمام ہوا تب ساتھ خواہش
ایزدی کے ایک جماعت فرشتون کی اُنکی لڑائی کے واسطے مقرر ہوئی اور آسمان سے نازل ہوکر اُنکے
ساتھ لڑے اکثر کو قتل کیا اور بقیۃ السیف جزیرون مین اور خرابون مین بھاگ گئے اور بعضے کہ تھک کر
رہ گئے تھے قید ہوے **فصل دوسری بیچ احوال شیطان لعین کے** خلاصہ یہ کہ اُن اسیرون مین سے
ایک عزازیل تھا کہ آسمان پر فرشتون کے ساتھ تربیت پائی تھی اور روز بروز اُسکے قصد مین ترقی
ہوئی تا بمرتبہ کہ یہ ساتھ تعلیم فرشتون کے مشرف ہوا اور ایک روایت سے آسمان پر جانیکا اِسکا سبب
یہ ہے کہ فساد بنی الجان کی جہت سے اُنسے جدا ہوکے ایک گوشے مین چھپ رہا اور ساتھ عبادت حضرت

معبود کے مشغول ہوا اور اتنی عبادت کی کہ نہایت رعایت طاعت اور آداب سے فرشتون نے حضرت
رب الارباب سے درخواست کی کہ ہونا ایسے شخص مطیع اور فرمانبردار کا ہم مین بہتر ہی اور دعا انکی قبول
ہوئی حق تعالی نے اُسکو آسمان اول پر حکم دیا ایک مدت آسمان دنیا پر اسی عبادت کے ساتھ گذری
کہ فرشتون مقربون آسمان دوم نے درخواست کی اور اُسکو آسمان دوم پر لیگئے اسیطرح ساتوین آسمان پر
پہونچا بعد اسکے رضوان رہا اور کہا الٰہی آسمان کی مقرب اُسکی بندگیون سی محظوظ ہوے اگر ایک مدت وہ
بہشت مین بھی رہے تو ہم بھی اُس سی بہرہ مند ہون حق تعالی نے اُسکو ساتھ دعاے رضوان کے جنت مین
بھیجا اور وہ اُسجگہ بھی ساتھ طاعت الٰہی اور تعلیم فرشتونکے مشغول رہا اور عرش کے نیچے یاقوت کی منبر پر
اگر ایک علم نور کا کھڑا کرکر مجلس وعظ کی برپا کیا اور اتنے فرشتے اُسکی مجلس مین جمع ہوا کیے کہ شمار اُنکا
سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہیں جانتا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ اصل مین جنس ملائکہ سے تھا نافرمانی کے
سبب سے لباس شیطان اُسکو پہنایا گیا اور ذلیل فرشتون سے اُسکو مردود کیا القصہ جب بنی الجان بہت
مدت مین جزائر اور خرابون سے باہر آئے اور ربع مسکون پر قابض ہوے اور اطاعت الٰہی اور طریق
خداشناسی سے دور رہوے عزازیل نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو مین جاکر اُنکو گناہون سے باز رکھون
اور راہ راست پر لاؤن دعا اُسکی باجابت مقرون ہوئی اور یہ ایک گروہ فرشتون کے ساتھ آسمان سے
زمین پر آیا اور اُنکو دعوت کی ایک گروہ قلیل نے عزازیل کی خدمت مین سرعت کی اور اُسنے ایک جو
اُنمین سی صالح اور نیکبخت تھا اُسکو ایلچی بناکر بنی الجان کے پاس بھیجا تا اُنکو دعوت کرے اور راہ خداشناسی
کی بتاے اُنھون نے غایت بیباکی اور ناپاکی سی اُس ایلچی کو شہادت کا شربت چکھایا اور عزازیل اس قصہ
سے غافل تھا جب ایک مدت تک اُس ایلچی کی خبر معلوم نہوئی تو عزازیل نے دوسرے کو بھیجا اُسکے ساتھ
بھی اُنھون نے یہی معاملہ کیا چنانچہ چند ایلچی اُسنے متواتر اسی طرح پر بھیجے اور اُن بدبختون نے سب کو
شہید کیا آخرالامر اُسنے ایک اور کو بھیجا اور گروہ بنی الجان اُسکی بھی جان کے دشمن ہوے مگر اُس ایلچی
نے کچھ مکر اور حیلہ سے اپنے امن وامان پاکر عزازیل کے پاس مراجعت کی اور صورت حال بیان کی
عزازیل نے حضرت احدیت سے عرض کرکر اور اُسنے رخصت لیکر اُنکے ساتھ مقابلہ کیا اور بہتون
کو قتل کیا اور باقی اطراف عالم مین بھاگ گئے حق تعالی نے تمام روے زمین کا ملک اور آسمان
دنیا کی خلافت اور خازنی جنت کی ابلیس پر تلبیس کو دی تو یہ کبھی زمین پر عبادت کرتا اور کبھی آسمان پر
بندگی بجا لاتا اور کبھی علم طاعت اور عبادت کا صحن بستان سراے جنت مین کھڑا کرتا جب اسکی
دانائی اور حکومت اور دیانت کمال مستقل ہوئی تو اسنے اپنے دل مین یقین کیا کہ اگر پھر اللہ تعالی
اس سلطنت کو اور کسیکو تفویض کریگا تو مین منع کرونگا اور نہین دینے کا کسواسطے کہ کمالات علمی مین اپنا
اپنا نظیر نہ جانتا تھا اور کسیکو امر خلافت مین اپنے ساتھ شائستہ نہ سمجھتا تھا اسی احوال مین ایک دن

ایک گروہ فرشتون نے لوح محفوظ پر نظر کی کہ اُسپر لکھا ہی کہ عنقریب ایک مقربان درگاہ صمدی سا تھہ لعنت کے گرفتار ہوگا جب یہ وہان سے پھرے تو عزرائیل نے اُس غم کا اثر اُنکی پیشانی پر دیکھا اور اُنسے اُسکا سبب دریافت کیا انھون نے جو دیکھا تھا بیان کیا اور التماس کیا کہ درگاہ حق تعالی مین دعا کیا چاہیے تا کوئی ہم مین سے اِس بلا کے ساتھہ نہووے شیطان نے کہا کہ یہ قصہ ہمارے تمھارے ساتھہ نسبت نہین رکھتا مین بہت برسون سے جانتا ہون مگر مین نے کسی سے کہا نہین انھون نے دعا کرنے مین مبالغہ کیا شیطان نے ہاتھہ اُٹھا کر کہا اللھم امنھم یعنی خداوندا انکو اِس بلا سے امین کر اور اپنے تئین کنا بھول گیا اور نہایت تکبر سے اپنے تئین اِس گرفتاری سے خارج جانتا تھا اور مطلق ساتھہ زاری اور عاجزی کی میل نکرتا تھا ناچار ساتھہ حرمان ابدی اور خسران سرمدی کے گرفتار ہوا نقل ہی کہ ایکدن شیطان بہشت کے دروازہ پر پہونچا اور بہشت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ ہمارا ایک بندہ ہی کہ اُسکو ہمنے طرح طرح کی نعمتون کے ساتھہ بزرگ کیا ہی اور آسمان پر سے زمین پر پہونچایا ہی اور وہان سے بہشت مین پہونچایا ہی ایک امر کے ساتھہ اُسکو تکلیف دینگے اور وہ ہمارے حکم کی مخالفت کریگا ہم اُسکو مردود کرینگے عزازیل نے جب یہ کلمہ پڑھا ہزار برس تک ہمیشہ اُس بندۂ بیفرمان اور شکنندۂ پیمان پر لعنت کیا کیا اور یہ نہ جانا کہ مین کسکو لعنت کرتا ہون اور ایک روایت مین ہی کہ لوح محفوظ پر لکھا ہوا تھا اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اسنے کہا اے خداوند کریم شیطان رجیم کون ہی فرمایا ایک بندہ ہی کہ ہمنے اُسکو بہت سی نعمتون کے ساتھہ مکرم کیا ہی بعد نافرمانی ہماری کریگا اور ہم اُسکو خوار کرینگے کہا الٰہی اُسکو مجھے دکھا کہ مین اُسکو مار ڈالون فرمایا جلد اُسکو تو دیکھیگا اور ایک روایت مین ہی کہ ہر جگہ ہزار سجدے کرتا تھا اور رکتا تھا لعن اللہ علی ابلیس یعنی لعنت کرے اللہ اُوپر ابلیس کے **باب تیسرا بیچ بیان احوال ابو البشر** حضرت آدم علیہ السلام اور انکی اولاد کے اور اِس باب مین نو فصل ہین **فصل پہلی بیچ** پیدایش حضرت آدم علیہ السلام کے معارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ علماء تفسیر اور مورخان پاکیزہ تحریر نے اِس طرح پر بیان کیا ہی کہ جب ارادہ الٰہی نے ساتھہ پیدایش حضرت آدم کے تعلق پکڑا خاک نمناک کو ایزد پاک سے وحی آئی کہ اے زمین ہم تجھسے ایک خلق پیدا کیا چاہتے ہین کہ بعضے فرمانبرداری میری کرین اور بعضے نافرمانی کرین فرمانبردارون کو بہشت مین لاؤن اور گنہگارون کو آتش دوزخ مین ڈالون زمین مسکین نے زبان عاجزی اور زاری بیچ درگاہ باری کی کھولی اور کہا اے پروردگار مین راضی ہون فرمان تیری سے جو تو نے فرمایا کہ بعضے میرے بہشت مین ساتھہ ناز و نعمت کے آرام کرین لیکن ڈرا ور خوف کرتی ہون اس سے کہ بعض میرے آگ مین جلین یہ کہکر اتنا روئی کہ آنسوؤن کی ندیان جاری ہو گئین کہتے ہین کہ یہ جو آنسو آنکھون سے نکلتے ہین زمین کے اُسی رونیکا نتیجہ ہی پھر خطاب مستطاب حضرت مسبب الاسباب کا حضرت جبرئیل کو پہونچا کہ اے ناموس اکبر اور اے طاؤس ناموس ہمارا حکم قبول کر اور کل اجزا

زمین سے ایک مٹھی خاک لاکہ باغبان قدرت بیچ بستان خلقت کے نہال کا جمال لویا چاہتا ہے جبرئیل امین ع
بفرمان رب العالمین طائر افلاک سے خطہ خاک پر آئے تا حکم الٰہی بجالاویں اور تمام روی زمین سفید اور
سیاہ اور سرخ اور زرد اور پاک اور ناپاک اور سہل و جبل سے ایک مٹھی خاک اٹھاویں زمین نے کہا مین
پناہ مانگتی ہون ساتھ عزت اُس خدا کے کہ جسنے تجکو بھیجا ہے تو مجھ مین سے کچھ نہ لے کہ قیامت کے دن
آگ مین ہونا پڑیگا جب زمین یہ عذر درمیان لائی تو حضرت جبرئیل کو اُسکے حال پُرملال پر رحم آیا اپنے
مقام پر خالی پھر گئے خطاب آیا کہ ای جبرئیل خالی ہاتھ آیا کہا الٰہی نہین تیرے امر کے ساتھ رجوع کی تھی
مینے لیکن تیری عفو پر تکیہ کر کر اُسپر رحم کیا پھر درگاہ رب جلیل سے حضرت میکائیل کو خطاب آیا کہ تو
جا اور تھوڑی سی خاک لے آ حضرت میکائیل گئے اور کہا ای خاک کچھ تجھے آرزو ہے کہ تجھسے کوزہ بنے
اور لوز کا گلاب تجھمیں بھرکا جاوی اور اُسکو آبحیات سے پر کرین زمین نے کہا چشم آرزو رکھتی ہون لیکن
ڈرتی ہون کہ تو یعنی کو نکالی بنا مین اور آگ مین ڈالین حضرت میکائیل نے بھی اُسکا عذر قبول کیا
اور پھر آئے خطاب آیا کہ ای میکائیل کسواسطے خالی ہاتھ پھر آیا تو کہا ای پروردگار میرے تین ایسی
بھوک پیاس بھیج کہ کتنے برسون سے محتاجگی کی راہ پر بیٹھی ہے اور ماری بھوک کے پتھر پیٹ پر باندھے ہی
اور رنج سے اُس مین پانی بھی نہین سکتا ہی مین حیران ہوا کہ ایسے بے یارے کیا لون پھر حضرت اسرافیل
اس حکم کے ساتھ مامور ہوی اُنسے بھی زمین نے عذر خواہی کی کہ ای اسرافیل میرے تئین معاف رکھ کہ اس
کام کے لائق نہین ہون حضرت اسرافیل نے بھی اُسکا عذر قبول کیا اور بعض روایتون مین حضرت اسرافیل
کا بھیجنا نہین آیا پھر فرمان حضرت ایزد منان حضرت عزرائیل کو پہونچا کہ جاؤ اور ایک مٹھی خاک کی
زمین سے لاؤ اور کچھ عذر اُسکا قبول نکرنا اور کسیطرح سے اُسکے ضعیف حال پر رحم نہ کھانا حضرت عزرائیل
زمین پاس آئے اور کہا کہ ای زمین بیہودہ عورتون کا رونا میرے آگے کچھ قدر نہین رکھتا اور یتیمون کا نوحہ
مین نہین سنتا غلام کو حکم بادشاہ مین کیا اختیار زمین نے کہا مین کیونکر نہ روؤن کہ میری مٹھی خاک سے
گنہگار پیدا ہونگے اور منہ کی کالا داغ انکی پیشانی پر رکھین گے حضرت عزرائیل نے کہا کہ ای زمین اولاد
کا گنہگار ہونا ماں باپ کی شامت اور بدبختی سے ہے تو نے آپ چاہا کہ مجھسے گنہگار ہون کہ تین دفعہ تجکو
بلایا اور تو نے قبول نکیا اگر پہلی دفعہ تو حکم مان لیتی تو تیرے سب فرزند مطیع اور فرمانبردار ہوتے اب
اور زبان درازی نہ کر کہ مین ایسی کام کے واسطے نہین آیا ہون ساتھ حکم پروردگار کے آیا ہون جبتک کہ
اُسکا حکم نہ بجالاونگا یہان سے قدم نہ اٹھاونگا القصہ زمین نے ہر چند عذر کیے مگر حضرت عزرائیل نے
کچھ نہ سنا اور مٹھی بھر لی اُسوقت زمین نے فریاد کی اُسکی تسکین کی خاطر خطاب آیا کہ ای زمین غم نکھا جو
کچھ تجھسے ہم نکالین گے اُنہین سے بہتر تجکو پہونچائینگے اور ایک روایت مین ہی کہ جب حضرت عزرائیل مٹھی
۱۸ خاک کی لیکر گئے تو درگاہ مستطاب سے خطاب آیا ای عزرائیل جسوقت تو نے مٹھی بھری تو زمین نے

مجھسے پناہ نہ مانگی عرض کی کہ خداوندا تیری ساتھ پناہ مانگی تھی فرمایا کہ پھر کسواسطے تجکو رحم اُسپر نہ آیا کہا خداوندا
اطاعت تیری فرمان قضا جریان کی رحم کھانے پر مقدم رکھی فرمایا کہ تیرے تئین ہمنے قابض ارواح کیا تا اجل کے
وقت ہر ایک کی تو ارواح قبض کرے ملک الموت رونے لگا اور کہا خداوندا فرزندان آدم مین سے نبی اور صفی
اور ولی ہونگے اور مخلوقات مین کوئی چیز مگر وہ تر موت سے نہوگی جب یہ گروہ برگزیدہ مجکو قابض ارواح
جانینگے البتہ مجھے دشمن سمجھینگے حقتعالی نے فرمایا موت کی واسطے ہم علتین اور سبب بناوینگے کہ اُنکے
سبب سے موت کو جانینگے اور تیرے تئین نہین دیکھینگے پھر ایزد پاک نے اُس خاک پر ایک ابر کا ٹکڑا معین
کیا کہ چالیس دن تک اور ایک روایت سے چالیس برس تک اُسپر برسا اور اُنتیس دن یا انتیس برس
دریاے غم سے کہ اُسکو بحر الاحزان کہتی ہین اور یہ ایک دریا ہی نیچے عرش کے کہ کثرت غم و اندوہ اور قلت
عیش و خوشی اِسی کے سبب سے ہے پانی لایا اُسوقت خداے کریم نے اپنے لطف عمیم سے مدت چالیس
صباح مین کہ عبارت چالیس برس سے ہے ساتھ دستیاری قدرت اپنی کے حضرت آدم کی مٹی کا خمیر کیا کہ
خمرت طینة آدم بیدی اربعین صباحًا اور ایک روایت مین ہی کہ ستر ہزار فرشتے مقرب چشمۂ رحیق
اور سلسبیل سے پانی لائے اور اُس مٹی پر ڈالا جب وہ گل یعنی گارہ ہوئی تو پھر ابر کو حکم ہوا کہ بحر الاحزان
سے پانی لا کر چالیس برس برسا کہ وہ مٹی سیاہ ہوگئی پھر آفتاب قدرت نے اُسکو خشک کیا تفسیر بحر المواج
مین ہی کہ اُسکو چالیس برس گلا یعنی گارہ کر کر رکھا اور چالیس برس خلیش ناک یعنی ٹھیکریان آوازدار
اور چالیس برس صلصال یعنی خشک مثل سفال کوزہ گران کے اور بعضے کہتے ہین کہ وقت طین یعنی مٹی کے
کے ترتیب اعضا کی پھر خشک کیا اور بعضے کہتے ہین کہ ترتیب اعضا نہین کی بلکہ اُس خشک مٹی پر صورت
حضرت آدم کی کھینچی اِس صورت مین کمال قدرت قادر بیچون کی ظاہر اور ہویدا ہوتی ہی اور بعضی
روایتون مین آیا ہی کہ ہر عضو حضرت آدم علیہ السلام کو ہر جگہ کی مٹی سے پیدا کیا یعنے سر مبارک خاک کعبہ سے
پیدا کیا اور گردن خاک بیت المقدس سے اور سینہ بکینہ زمین دہنا سے اور پشت زمین ہند سے اور ہاتھ
زمین مشرق سے اور پانون زمین مغرب سے اور حدیث مین آیا ہی کہ درازی قد کی ساٹھ گز کی تھی اور عرض
سات گز کا نقل ہی کہ قالب حضرت آدم کا چالیس برس مکہ اور طائف کے درمیان مین وادی نعمان پر
کہ متصل عرفات ہی زمین پر رہا اور اُس مدت مین فرشتے گروہ گروہ اُسپر گذرتے تھے اور صورت عجیب
اور ہیات غریب اُسکی سے تعجب کرتے تھے کسواسطے کہ پہلے کوئی چیز اِس صورت کی پیدا نہوئی تھی تفسیر
بحر المواج مین ہی کہ خوبصورتی کہ جنس آدم مین آئی ہی سو حصہ کیا تھا ایک کم سو حصہ حضرت آدم کو دی تھی
اور ایک حصہ تمام عالم کو اور اُس ایک حصہ کے سو حصے ہوے تھے ایک کم سو حضرت یوسف کو دیے اور
ایک حصہ باقی سب بنی آدم کو بحر المواج مین مذکور ہی کہ اِس فرصت مین شیطان آتا اور عیب جوئی آدم
کی کرتا اور کہتا کہ یہ ایک جسم خالی ہی بے پر ہونے کے کھڑا نہوگا اور سستی سے زمین پر گر پڑیگا اور بعد گرنے کے

کاہلی کریگا اور اِس جسم سی کچھ کام نہین ہو سکنے کا لیکن اسکے سینے مین بائین طرف ایک حجرہ ہے بے دروازہ
مجکو معلوم نہین ہوتا کہ اُس مین کیا چھپا ہوا ہی شاید لطیفہ ربانی کا یہی مقام ہی کہ بسبب اسکے خلافت بہم
پہونچاوے القصہ پھر ایزد منان نے خطاب فرمایا کہ یا روح یا رواح جب روح نے خطاب سُنا بجلد و بخی
تمام دوڑکر حاضر ہوئی حق تعالی نے فرمایا اس قالب مین کہ ہمنے اپنے دست قدرت سی پیدا کیا ہی گھس جا
روح نے جب دیکھا اور ایک سوراخ باریک اور تاریک اُسکو نظر پڑا عذر کرنے لگی اور گھسنے سے انکار
کیا پھر خطاب ہوا اور اُسنے عذر کیا اور پھر خطاب ہوا اور اُسنے پھر عذر کیا چوتھی مرتبہ خطاب ہوا کہ جا
اِس مین بکراہت اور نکل اس مین سی بکراہت تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ ہنوز روح حضرت آدم کی
سر مبارک مین آئی تھی کہ اُنھون نے ایک چھینک ماری اور بالہام حضرت ملک العلام کلمہ الحمد للہ
انکی زبان سی جاری ہوا اور حقتعالی نے جواب مین فرمایا یرحمک اللہ اور حاکم نے ابن عباس سی اور بیہقی نے
کتاب الاسمار والصفات مین ابن مسعود سی اور ایک جماعت نے صحابہ کرام سے روایت کی ہی کہ جب
روح حضرت آدم کی کمر تک پہونچی جست کرکر کھڑے ہو گئے ہنوز کہ روح انکی نیچے کے بدن مین نہ آئی پائی
تھی کہ زمین پر گر پڑے حق تعالی نے فرمایا کہ خلق الانسان من عجل اور بعد ازان کہ انکے بدن مین روح
نے سرایت کی بموجب حکم الٰہی فرشتون کی جماعت پر گذرے اور کہا السلام علیکم فرشتون نے کہا وعلیکم
السلام ورحمۃ اللہ حکم ہوا کہ انھین سلامون کو ہمنے تیرے اور تیری ذریت کے واسطے تحیت گردانا
اور مروی ہی کہ جب روح حضرت آدم کی قالب مین بکراہت آئی اور آنکھین حضرت آدم کی ساتھ نور
روح کے روشن ہوئین پہلے نظر عرش مجید پر پڑی اور ساق عرش پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ ہی امتہ مذنبۃ وانا رب غفور یعنے یہ امت گنہگار ہی اور مین پروردگار بخشنے والا
یہان سی دو چیزین سمجھین گئین یعنی ایک علو اور رفعت شان محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم اور ایک عصیان
اور نسیان امت انکی کا اور ان دونون اندیشہ مین حضرت آدم علیہ السلام متفکر ہوے اور پوچھا کہ
خداوندا یہ کون ہی کہ جسکا نام تیرے نام کے پاس ہی فرمایا کہ ایک پیغمبر ہے میرے پیغمبرون مین سی اور ایک
فرزند ہی تیرے فرزندون مین سے جب تجھ سے ایک حرکت واقع ہوگی اسکی شفاعت سی ہم درگذر ینگے
اور عقوبت یعنی سختی تیرے ساتھ نہین کرینگے خاطر عاطر حضرت آدم مین گذرا کہ مناسب ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ باپ شفیع بیٹے کا ہووے اور یہان برعکس ہی حقتعالی نے حضرت جبرئیل کو فرمایا کہ جا میرے بندہ پاس
اور یہ اندیشہ اسکے دل سی نکال ورنہ اس خطرہ سے ہلاک ہو جائیگا حضرت جبرئیل آئے اور حضرت آدم
کے سینہ کو چیرا اور آدھا کلیجہ نکال کر بہشت کی زمین مین دفن کیا وہ اندیشہ تخم اُس درخت کا کہ جس سے
حضرت آدم کو زلت ہوئی اور اُس سے گیہون کا درخت اوگا اور آدھا کہ سینہ مین حضرت آدم کی باقی رہا
اُس سے نفس امارہ پیدا ہوا کہ قیامت تک اولاد آدم مین سبب کلفت اور پشیمانی کا ہی القصہ جب روح ۴۰

نے حضرت آدم کے جسم مین قرار پایا ہر وقت ذوق قربت اور انس حضرت باری سے قفس تن مین تنگ ہونے لگی اور چاہا کہ اُسکو توڑ کر آشیانہ اصلی پر اپنے مراجعت کرے پھر جیسے کہ لڑکونکو چیزین رنگین اور میوون شیرین سے بہلاتے ہین حضرت آدم کو کبھی ساتھ شغلی فرشتون کے اور کبھی ساتھ سیر کرانے آسمانون کے اور دکھلانے باغ بہشت کے مشغول کیا اور ہر وقت سلام اور پیغام سے اور نوازشون ملوکانہ اور عطایای بادشاہانہ کے مخصوص فرمایا تا روح کاشانہ ویرانہ تن مین چند مدت رہی

فصل دوسری بیچ تعلیم یعنے سکھانے اسمار ملائکہ کے حضرت آدم کو اور سجدہ کرنا ملائکہ کا حضرت آدم کو اور رہنا حضرت آدم کا جنت مین اور پیدا ہونا حضرت حوا کا حضرت آدم سے اکثر مفسر اس امر پر ہین کہ جب سب فرشتون کے خیال مین آیا کہ جو کہ پیدایش ہماری سب سے پہلے ہے تو ہم سب کاملتر اور فاضلتر ہین پس انکی خود بینی کو اللہ سبحانہ نے پسند نہ کیا اور خطاب آیا کہ انی جاعل فی الارض خلیفة یعنی تحقیق کہ ہم پیدا کرنیوالے ہین زمین مین ایک خلیفہ کو معارج النبوة مین لکھا ہے کہ علمار تواریخ نے اسطرح بیان کیا ہے کہ جب شیطان ساتھ گروہ بنی الجان کے کہ مطیع اور فرمانبردار اسکے تھے زمین پر باستقلال رہنے لگا اور دل اس خاکدان مین قائم رکھا فرمان پہونچا کہ انی جاعل فی الارض خلیفة اس تقدیر پر مراد ملائکہ سے شیطان اور اسکے اعوان ہین کہ انکو خطاب آیا اور انھون نے کہا اتجعل فیها من یفسد فیها ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک یعنی خداوندا اُس شخص کو زمین پر پیدا کریگا کہ اُس سے فساد اور خون ناحق اُس مین ہونگے اور ہم تسبیح کرتے ہین ساتھ ستایش نیکی تیری کے اور تقدیس کرتے ہین ہم واسطے تیرے قال جواب آیا کہ اے ملائکہ تم زمین کو خالی کرو کہ ذہن پراگندہ تم مخلوقات کا ساتھ کُنہ اسرار ربوبیت ہماری کے نہین پہونچتا ہے انی اعلم ما لا تعلمون یعنی مین جانتا ہون اُس چیز کو کہ تم نہین جانتے بعضے علما کہتے ہین کہ فرشتے اس سوال کرنے سے پشیمان ہوے اور اُسکی صلاح کے تدارک مین رہنے لگے زین القصص مین ہے کہ جب حق تعالی نے فرمایا کہ انی اعلم ما لا تعلمون اُنھون نے اُس سوال کو گناہ سمجھا کہ کلام کیا اُس امر مین کہ ساتھ اسکے مامور نہ تھے پس ستر برس گرد کرسی کے طواف کیا کیے اور کہا کیے لبیک اللهم لبیک نعتذر الیک لبیک نستغفرک ونتوب الیک یعنے اے بار الٰہا زاری کرتے ہین ہم طرف تیرے بار خدایا طلب مغفرت کرتے ہین ہم تجھسے اور توبہ کرتے ہین ہم تیری طرف در المنتخب اور روضة العلما مین امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جسدن انی جاعل فی الارض خلیفة خطاب الٰہی سب ملائکہ کو پہونچا اور اُنھون نے سوال کیا اور اُسکا جواب سُنا بہت پشیمان ہوے اور غضب الٰہی سے ڈرے اور تدارک کے واسطے ہر روز تین ساعت ساتھ طواف عرش مجید کے مصروف رہا کیے اور زاری اور عاجزی درگاہ باری مین کیا کیے کہ حقتعالی کو اُنپر رحم آیا اور معاف فرمایا پھر اللہ تعالی نے حضرت آدم کو سب نام تعلیم فرماے کہ وعلم آدم الاسماء کلها یعنے اور سکھاے

آدم کو نام سب بعضے کہتے ہین مراد اسماء سے نام فرشتونکے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نام ذریت آدم ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد نام سب چیزونکے ہین ثم عرضھم علی الملٰئکۃ پھر اُن چیزونکو فرشتونکے روبرو حاضر کیا فقال پس فرمایا انبئونی باسماء ھٰؤلاء ان کنتم صٰدقین ۵ یعنے خبر دو مجکو ساتھ نامون ان چیزونکی اگر ہو تم سچے پھر فرشتون نے اپنے عجز کے ساتھ اقرار کیا قالوا اور کہا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم یعنے پاک ہے تو نہین علم ہمکو مگر جتنا کہ تو نے ہمکو سکھا دیا بتحقیق تو ہی جاننے والا دانا - پھر خدا تعالیٰ نے حضرت آدم سے انکا نام پوچھا قال یاٰادم انبئھم باسمائھم کہا اے آدم خبر کر تو انکو ساتھ نامون انکے فلما انباءھم باسمائھم پس جب خبر کی آدم نے انکو ساتھ نامون انکے اور حضرت آدم نے ایک ایک نام بموجب فرمانے ملک العلام کے فرشتونکے سامنے بتا دیا اور فرشتون نے حضرت آدم کی فضل و بزرگی پر اقرار کیا اور عذر خواہی کرنے لگے قال الم اقل لکم انی اعلم غیب السمٰوات والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون ۵ فرمایا کیا نکہا تھا مینے واسطے تمھارے تحقیق مین جانتا ہون پوشیدہ چیزین آسمانونکی اور زمین کی اور جانتا ہون وہ چیز کہ ظاہر کرتے ہو تم اور وہ چیز کہ تھے تم چھپاتے طبائع آفتاب شعاع مستخبران احوال عالم اور ضمائر فرخندہ مآثر مستحفظان آثار طواف بنی آدم پر روشن اور ہویدا اور ظاہر اور ہویدا ہووے کہ یہ آیہ وافی ہدایہ اور یہ قصہ دلیل واضح ہے اوپر فضیلت اور شرافت علم کے کسواسطے کہ اگر کوئی چیز سوائے علم کے ایسی شرافت رکھتی ہوتی تو مقام اظہار فضیلت حضرت آدم مین فرشتون پر وہی چیز پیش کیجاتی اور فی الواقع استحقاق خلافت فضیلت علم پر منحصر ہے چنانچہ علماء متبحر اور حکماء معتبر نے تفضیل علم مین بشرح و بسط اطالت کلام کی ہے کچھ اس مین سے موافق اس مقام کے تفسیر عزیزی مین لکھا جاتا ہے کہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی سے منقول ہے کہ حاضر ہونا عالم کی مجلس مین بے آنکہ اُس سے فائدہ حاصل ہووے یا کوئی مسئلہ دریافت کرے موجب سات کرامتونکا ہوتا ہے اول یہ کہ زمرۂ متعلمون مین گنا جاتا ہے اور جو ثواب کہ متعلمون کے واسطے موعود ہے اُس مین شریک ہوتا ہے دوسرے یہ کہ جبتک اِس مجلس مین حاضر رہے گناہون سے باز رہتا ہے تیسرے یہ کہ جب اپنے گھر سے بہ نیت طلب علم نکلتا ہے جو ثواب کہ طالب علمون کے واسطے مقرر ہے اُسمین داخل ہوتا ہے چوتھے یہ کہ حلقۂ علم مین ہنگام نزول رحمت شریک ہوتا ہے پانچوین یہ کہ جبتک مذکورات علمی سنتا ہے عبادت مین رہتا ہے چھٹے یہ کہ جب مسئلہ دقیق سنتا ہے اور اُسکی فہم اُس کنہ کو نہین پہونچتی تنگدل ہوتا ہے اور اُسکی خاطر شکنی ہوتی ہے تو زمرۂ منکسرت القلوب مین محسوب ہوتا ہے ساتوین یہ کہ عزت علم اور ذلت فسق اور جہل اُسکے خاطر نشین ہوتی ہے اور جاہلون اور فاسقون سے اُسکو نفرت پیدا ہوتی ہے یہی حال اُس کسی کا کہ مجلس علماء سے بے بہرہ ہے پس وہ شخص کہ فوائد بیشمار دینی اور اخروی اُنکی صحبت سے اُٹھاتا ہے قیاس کیا چاہیے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ علم کو مال پر سات وجہ سے فضیلت ہے اول یہ کہ علم میراث پیغمبرون کی ہے اور مال میراث فرعون اور ہامان اور شداد و نمرود کا دوسرے یہ کہ علم بسبب خرچ

کرنے کے ناقص نہین ہوتا بلکہ زیادہ ہوتا ہی اور مال صرف کرنے سے کم تیسرے یہ کہ مال محتاج نگاہبانونکا ہی
اور علم آپ آدمی کا محافظ ہی چوتھے یہ کہ جو آدمی مرتا ہی مال کو چھوڑ جاتا ہی اور علم قبر مین اسکے ہمراہ جاتا ہی
پانچوین یہ کہ وہ مال نعمت ہی خصوص الشر کا کہ مومن اور کافر کے ہاتھ آتا ہی اور علم نافع حاصل نہین ہوتا مگر
مرد با ایمان کو چھٹے یہ کہ کوئی فرقہ آدمیون مین سے نہین مگر کہ محتاج عالم کی طرف ہوتے ہین امر دین مین
اور بہت فرقہ ہین کہ مالدارونکی محتاج نہین ہوتے ساتوین یہ کہ علم پل صراط پر گذرنیکے وقت قوت دیگا
اور مال موجب ضعف کا ہوگا بعضے علما کہتے ہین کہ قرآن مجید مین حق تعالیٰ نے سات چیز کو فرمایا ہی کہ باہم
برابر نہین ہین بلکہ ایک دوسرے سے بہتر ہے اول هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون یعنے
کیا برابر ہین وہ لوگ کہ جانتے ہون اور وہ لوگ کہ نہین جانتے دوسری قل لا يستوي الخبيث والطيب یعنے
کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہین برابر ہی خبیث اور طیب تیسری لا يستوي اصحاب النار واصحب الجنة
یعنی نہین برابر اصحاب دوزخ اور اصحاب جنت چوتھی اور پانچوین اور چھٹی اور ساتوین لا يستوي الاعمى
والبصير ولا الظلمت ولا النور ولا الظل ولا الحرور وما يستوي الاحياء ولا الاموات ط یعنے
نہین برابر نابینا اور بینا اور نہ اندھیرا اور نہ روشنی اور نہ سایہ اور نہ دھوپ اور نہین برابر جیتا اور نہ مرا
اور مرجع اس تفصیل کا ان ساتون چیزون مین فضیلت دینی عالم کی ہی جاہل پر یہان سے معلوم ہوا کہ
ہر تفصیل رجوع کرتی ہی فضیلت دینی عالم کی جاہل پر اور اسیواسطے حدیث شریف مین عالم کو عابد پر
بار بار مختلف عبارتون کے ساتھ ترجیح دی ہی اور حق تعالیٰ نے بھی مقام تفصیل انبیا علیہم السلام مین
بعض کو بعض پر انہی صفت کی صفتون اور شعبون کے ساتھ ترجیح فرمائی ہی علی الخصوص سات پیغمبرونکو
انبیا مین سے سات علم کے ساتھ صریحاً فضیلت دی حضرت آدم علیہ السلام کو ساتھ علم لغت کے کہ وعلم
ادم الاسماء كلها یعنے اور سکھائے آدمؑ کو نام سب اور حضرت خضر کو ساتھ علم فراست کے کہ علمنه من لدنا
علما ط یعنے سکھایا ہمنے اسکو اپنے پاس سے علم اور حضرت یوسف علیہ السلام کو ساتھ علم تعبیر کے وعلمتني
من تاويل الاحاديث یعنے اور اسکو سکھایا تو نے مجکو تعبیر دینا خواب کا اور حضرت داؤد کو ساتھ علم
صنعت کے وعلمنه صنعة لبوس لكم یعنے اور سکھائی ہمنے اسکو خیاطی واسطے تمہارے اور حضرت سلیمان
کو ساتھ جاننے زبان جانورونکے وعلمنا منطق الطير یعنے تعلیم کیے گئے ہم زبانین جانورونکی اور حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو ساتھ علم توریت اور انجیل کے کہ ويعلمه الكتب والحكمة والتورىة والانجيل ط
یعنے اور سکھائی اسکو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ علم
اسرار کے وعلمك ما لم تكن تعلم اور سکھایا تجکو وہ کہ نہ جانتا تھا تو کہتے ہین کہ ان سات علمون
نے ان سات پیغمبرونکے حق مین ثمرات عجیب ظاہر کیے حضرت آدم علیہ السلام کو انکے علم نے مسجود ملائکہ کا
کیا اور حضرت خضر کے علم نے انکو حضرت موسیٰ کی استادی عنایت کی اور حضرت یوسف علیہ السلام کو

عمر حضرت سلیمان ۱۲

انکے علم نے زمین مصر کی بادشاہی پر پہونچایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو انکے علم نے عورت مانند بلقیس کے اُس دولت و جاہ اور اسباب و حشم اور مال کے ساتھ بخشی اور حضرت داؤد علیہ السلام کو انکے علم نے ریاست اور بادشاہت پر پہونچایا اور حضرت عیسیٰ کو انکا علم موجب زوال تہمت انکی ماں کا ہوا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انکے علم نے بخلافت کبریٰ اور شفاعت عظمیٰ سرفراز کیا اہل نکات کہتے ہیں کہ حضرت آدم کو جاننے ناموں مخلوقات نے کہ مسجود ملائکہ کردیا اور پروردگار کے ناموں اور صفاتوں کا جاننا حضرت کو کس حد پر پہونچائیگا اور حضرت خضر کہ علم فراست نے بصحبت حضرت موسیٰ کے مشرف کیا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو علم حقیقت اور شریعت اور طریقت اگرچہ صحبت انبیا علیہم السلام پہونچاوے تو کیا عجب اور بعید ہے اولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین اور حضرت یوسف علیہ السلام کو کہ علم تعبیر خواب نے قیدخانہ سے نجات بخشی اگر مفسران اس امت کو تاویل کتاب اللہ زندان شبہات اور آخرت سے نجات بخشے کیا دور ہے حکایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بوسیلہ محکم ایک بادشاہ ملازمت حاصل کی اور بادشاہ سے درخواست کی کہ بدستور اور خواصوں کے مجھے بھی خدمت حضوری پر مامور فرمائیں بادشاہ نے کہا کہ اول جا اور علم حاصل کر تا قابل میری خدمت کے ہو وہ شخص امام محمد غزالی کے پاس آیا اور علم کی تحصیل شروع کی جبکہ علم کی لذت پائی اور بادشاہ کی صحبت کی آفتوں سے آگاہ ہوا بادشاہ نے اسکو طلب کیا اور امتحان لیا بعد از امتحان کے کہا کہ اب تو میری خدمت کے قابل ہوا پس اب علم حاصل نکر اور میری خدمت میں مشغول ہو اُس شخص نے کہا کہ جب میں تیری خدمت کے قابل تھا مجکو قبول نکیا اب میں خدا تعالیٰ کی خدمت کے قابل ہوا ہوں تجکو قبول نہیں کرتا کہ اشعار سعدی شیرازی مناسب اس حال کے ہیں قطعہ صاحبدلی بمدرسہ آمد زخانقاہ + بشکست عہد صحبت اہل طریق را + گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود + تا اختیار کردی ازان این فریق را + گفت آن گلیم خویش بدر میبرد ز موج + وین سعی میکند کہ بگیرد غریق را + پھر حقتعالیٰ نے فرمایا کہ ایک تخت آدم کے واسطے بنائیں کہ اُس تخت کے تین سو پائے تھے ایک پائے سے دوسرے پائے تک کئی سو برس تک کا راستہ پھر حضرت آدم کو آراستہ کرکے گوشوارہ جواہر جنت سے کان میں اور دستانے بہشتی ہاتھ میں اور انگوٹھی بیش قیمت انگلی میں اور لباس سعادت کا بدن میں اور تاج کرامت کا سر پر تخت پر بٹھایا حضرت آدم علیہ السلام جب ہنسے تو دانت پر نور سورج جیسے چمکتے اور نہایت فضل اور کمال اور غایت حسن و جمال پر حضرت آدم کے شوق وصال کے ساتھ فرشتے انگشت حیرت دانتوں میں پکڑتے جب حکم ہوا تو فرشتوں نے تخت با بخت کو اپنے کاندھے پر رکھکر آسمان پر جلوہ دیا اور عرش مجید کے برابر رکھدیا حکم ہوا کہ اسجدوا لآدم یعنے سجدہ کرو آدم کے واسطے فسجد الملائکۃ کلہم اجمعون ۔ پس سجدہ کیا فرشتوں نے کل انکے نے سب نے پس فرشتے فرمان واجب الاذعان بجا لائے پہلے حضرت جبرئیل نے منہ اپنا زمین پر رکھا پھر حضرت میکائیل نے پھر حضرت اسرافیل نے

پھر حضرت عزرائیل نے بھی سب فرشتوں نے پھر ہر ایک کو خلعت درگاہ رب العزت سے عنایت ہوا حضرت جبرئیل
کو وحی کا امین کیا اور حضرت میکائیل کو کلید رزق عنایت ہوئی اور حضرت اسرافیل ساتھ نفخ یعنے پھونکنے
صور کے سرفراز ہوے اور حضرت عزرائیل کو سبب وصل الحبیب الی الحبیب یعنی سبب پہونچنے دوست کا طرف
دوست کی فرمایا اور باقی فرشتونکو ساتھ دولت عظمت کی ممتاز کیا اور جسنے کہ سجدے سے انکار کیا مردود
ہوا اور وہ سجدہ تحیت کا تھا نہ عبادت کا اور سجدۂ تحیت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے پہلے
جائز تھا چنانچہ حضرت یوسف کی بھائیون نے حضرت یوسف کو سجدہ کیا ہے مگر سجدۂ عبادت کہ سوا اللہ
تعالی کے اور کسی کے واسطے کسی شریعت مین جائز نہین ہوا جب فرشتون نے حضرت آدم سجدہ کیا
تو سو برس تک سجدہ مین رہے اور ایک روایت مین پانچسو برس تک جب سجدے سے اٹھایا تو شیطان
کو دیکھا کھڑا ہوا ہے اور منھ اسکا پھرا ہوا ہے اور صورت اصلی اپنی سے بصورت دیو ہے شکر گذاری کے واسطے
دوبارہ سجدہ کیا اور اور سبنے بھی سجدے کی تکرار کی اسی سبب سے ہر رکعت مین دو سجدہ ہین جب شیطان
علیہ اللعن نے دوسرے سجدے سے بھی انکار کیا حقتعالی نے فرمایا یا ابلیس ما منعك ان تسجد لما خلقت
بیدی استکبرت ام کنت من العالین یعنی اے ابلیس کس چیز نے منع کیا تجکو کہ سجدہ کرے تو واسطے اس
چیز کے کہ پیدا کیا مین نے ساتھ ہاتھون اپنے کے غرور کیا تو نے یا ہے تو بلند مرتبہ والون سے قال جواب دیا
انا خیر منه خلقتنی من نار وخلقته من طین یعنی مین بہتر ہون اس سے پیدا کیا تو نے مجکو آگ سے
اور پیدا کیا اسکو خاک سے اور جوہر آگ کا نورانی ہے اور جوہر خاک کا ظلمانی ہے تفسیر بحر المواج مین سورۂ
اعراف وغیرہ مین ہے کہ شیطان نے ساتھ اس حجت سقیم اور قیاس عقیم کے خطا ہے عظیم کی کہ باعتبار اپنی
اصل کے حضرت آدم کو بہتر نہ جانا اور لعین فضل و بزرگی خاک سے غافل رہا اور خوبی [illegible]
اور جتنی خوبیان کہ ہین نہ جانین اور اسکے فضائل دریافت نکر سکا کہ خاک بردبار ہے عالم کا بوجھ سہیگی اور
سر بار کشی سے نہ پھیریگی اور تمامی جہان کو فائدہ پہونچائیگی ہر چند کوئی کوئی اسکے ساتھ جفا کرے گا یہ
مزید وفا کریگی اور جو کوئی اس مین کسی طرح کا تخم رکھیگا بدلے مین بار ہیشمار دیویگی تواضع اور فروتنی
اسکی سب پر روشن او ظاہر ہے او رنار یعنی آگ سرکش اور تن آزار اور زیاں کار ہے یعنے آگ کسی کام کی نہین
ہر چند اس سے بعضی چیزون کو نفع ہے لیکن منافع اسکے ضرر بہت رکھتے ہین اور علو طبع اپنی سے اوپر جانا
چاہتی جو چیز کہ اسکو دیوین کبھی پھل نہ لاوے اور کوئی چیز تر و خشک ایذا اسکی سے خلاصی نپاوے اور
آگ اگرچہ روشنی افروز ہے لیکن ظاہر و باطن سوز ہے اثر فروتنی جوہر خاک کا ہے کہ حضرت آدم نے کہا
ربنا ظلمنا انفسنا یعنے اے رب ہمارے ظلم کیا ہمنے نفسون اپنون پر القصہ جب ابلیس کو سجدہ کرنے
حضرت آدم سے ننگ آیا قال فاخرج منها فانك رجیم کہا پس نکل جا تو اُن مین یعنی آسمانون مین سے
پس تحقیق کہ تو راندہ گیا ہے وان علیك لعنتی الی یوم الدین اور تحقیق اوپر تیرے لعنت میری ہے

دن قیامت تک پس لباس کرامت اور پیشوائی کہ پہنے ہوئے تھا اُتار لیا اور لباس لعنت و رسوائی اوسکو پہنا دیا اور فائدون اس جہان کے اور عنایتون ایزد منان سے محروم کیا اور مقام قرب اپنے سے اسکو نکال دیا اور بہشت سے زمین پر ڈالا اور زمین پر سے جزیرون دریاؤن مین پہنچا اور صورت ملکی مبدل کر ساتھ بری صورت کے بتلا کیا لکھا ہے کہ شیطان کا حسن اور جمال پہلے سب فرشتون سے زیادہ تھا اکثر اسکے یاقوت اور زمرد کے تھے اور بازو اسکے پُر نور اور ہر آسمان مین ساتھ ایک لقب کمال کے مشہور اول اسکو جبرئیل امین نے لعنت کی پھر حضرت میکائیل نے پھر حضرت اسرافیل نے پھر حضرت عزرائیل نے پھر اہل آسمان ساتوین اور آٹھوین نے آسمان اول تک روایت ہے کہ اسکو آسمان سے دریا مین ڈال دیا کئی برس اُس دریا مین غرق رہا جب سر اُسنے نکالا تو منہ اُسکا سیاہ تھا اور آنکھین اسکی نیلی کمال بدصورت اور نہایت بدہیات اگر اُس شکل کے ساتھ ظاہر ہووے تو خوف اور ڈر سے سب خلقت مر جاوے القصہ جب یہ سعادت دینیہ سے بے نصیب ہوا حق تعالی سے اسنے عمر دراز چاہی اور کہا رب فانظرنی الی یوم یبعثون ؎ یعنے خداوندا مہلت دے مجکو اور مار مجھے اُسدن تک کہ خلقت مبعوث ہووے قال فانک من المنظرین ؎ فرمایا پس تحقیق تو مہلت دیے گیون سے ہے پس اللہ تعالے نے پہلے نفخہ صور تک اُسکو مہلت دی اور اپنی درگاہ فیض بارگاہ سے نکال دیا اُسوقت اُسنے غل مچایا کہ فبعزتک لاغوینھم اجمعین یعنے تیری عزت کی قسم ہے کہ سبکو گمراہ کرونگا اور اطراف و جوانب سے انمین پہونچونگا الا عبادک منھم المخلصین مگر بندون تیرون کو کہ انمین سے پاک کیے گئے ہین انکو چھوڑ دونگا فرمان ہوا کہ اے لعین جو آدمی کہ جانورون کے مانند ہین انکو تو جان اور جو میرے خاص ہین اونکو کیا مجال اور کیا طاقت کہ تو گمراہ کرے قال فالحق والحق اقول لاملئن جہنم منک وممن تبعک منھم اجمعین ؎ فرمایا اللہ تعالی نے پس مین حق ہون اور حق کہتا ہون البتہ بھر دونگا مین دوزخ کو تجسے اور اُس شخص سے کہ پیروی کرے تیری انمین سے سب سے معارج النبوۃ اور تفسیر کبیر مین ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو باعزاز و اکرام اور تعظیم تمام بہشت عنبر سرشت کی طرف لیگئے تو اُسوقت ستر حلے بہشت کے انکو پہنائے اور تاج مکلل سر پر رکھا اور سونے اور یاقوت کا مرصع کمربند کمر سے باندھا کہ ہر حلہ اور کمربند پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ایک تخت بہشتی پر بٹھایا اور سات ہزار فرشتے داہنی طرف اور سات ہزار بائین طرف اور سات ہزار اوپر صلوۃ اور تحیات انکے سر پر نثار کرتے تھے اور آواز پر آواز دیتے تھے اور پکارتے جاتے تھے کہ اے رضوان بہشت کے دروازے کھول اور جنت کے مکانون کو فرش وغیرہ سے آراستہ کر رضوان نے دروازے بہشت کے کھولے اور خدمت کے واسطے کھڑا ہوا اور تخت بابخت انکے کو فرشتون نے اپنے کاندھون پر رکھکر بہشت مین پہونچایا خطاب جناب جل وعلا پہونچا کہ اے آدم مینے تجکو اپنی قدرت کے ہاتھ سے پیدا کیا اور روح خاص تجھ مین ڈالی اب بہشت مین آ اور میرے عہد کی رعایت کر

حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ اے پروردگار وہ عہد کونسا ہو کہ تا اُسکے استحکام اور اہتمام مین قیام
کرون فرمایا کہ شیطان کا کہنا نہ ماننا اور اس درخت سے کہ تجکو منع کیا جاتا ہو نہ کہانا بعضے علما کہتے ہین
کہ وہ درخت انجیر کا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ درخت انگور کا تھا اور یہ قول اور یہود و نصاریٰ مین مشہور
یہ ہو کہ وہ درخت گیہون کا تھا اور فرشتے اُسپر گواہ ہوئے اور بہشت مین لائے القصہ جب حضرت آدم صفی بہشت
مین آئے پہلے جو چیز کہ اُنکی زبان کی بتقول کہجور اور انگور اور انجیر اور خرما اور ... بہشتی مرغوب کہاتے
پہرتے تھے اور نخوتی تمام سیر باغ دیدار اور ... حور و قصور و منازل بہشتی جنت مین کرتے تھے اور آب دلکش
اور شراب بیغش اور طرح طرح کے کہانے مُہیا پاتے تھے بمقتضاے بشریت کے کہ آدمی ہزار شربت شیرین
اور میوے خوش اور رنگین کہاوے ہوئے چاہیے کہ اُسکے پاس کوئی انیس ہو کہ اُسکے ساتھ انس پکڑے
اور ایک جلیس کہ اُسکے ساتھ الفت کرے اِس فکر مین تھے کہ اُنکو نیند آئی اور سو گئے اور پہلو کی ہڈی
مین سے حضرت حوا پیدا ہوئین اور حضرت آدم علیہ السلام کو خبر ہوئی تفسیر کشاف اور انوار التنزیل مین
سورہ زمر مین ہو کہ حضرت حوا کو قصیرا آدم یعنے پیچھے کی چہوٹی ہڈیون بائین پہلو اور پیٹھ سے پیدا کیا اور
تفسیر لباب مین ہو بعضے کہتے ہین کہ حضرت حوا کو باقی مٹی آدم علیہ السلام سے کہ بچ رہی تھی پیدا کیا۔
اور معارج النبوۃ مین بھی مذکور ہو کہ ایک قول سے پیدایش حضرت حوا کی بہشت سے باہر ہوئی ہو اور
دونون کو اکٹھا تخت پر بٹھا کر بہشت مین لیگئے ہین لیکن بروایت ابن عباس اور ابن مسعود اور اہل سلف
سے اور اور اصحابون سے پیدایش حضرت حوا کی بہشت مین ہوئی ہو اور اس قول کو بزرگان نے ترجیح
دی ہو اور وہب سے روایت کی ہو کہ حضرت حوا کو حق تعالی نے بصورت حضرت آدم پیدا کیا چنانچہ رنگ
اور قامت اور حسن و جمال حضرت آدم کے ساتھ مشابہ تھا اور کئی چیزون مین فرق تھا ایک تو پوست
حضرت حوا کا زیادہ نازک تھا حضرت آدم علیہ السلام کے پوست سے اور رنگ زیادہ صاف تھا رنگ
سے اور آواز خوشتر اور آنکھین سیاہ تر اور ناک چھوٹی اور دانت سفید اور لطیف اور ہتھیلیان نرم اور
حضرت حوا کے سر پر سات سو گیسو تھے کہ یاقوت اور موتیون کے ساتھ مرصع تھے اور اُنمین سے مشک و زعفران
کی بو آتی تھی القصہ جب حضرت حوا پیدا ہو چکین اور حضرت آدمؑ نے اُنکو دیکھا پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان سے
آئی ہو حضرت حوا نے کہا کہ مین ایک ٹکڑا ہون تمھارے بدن کا اللہ تعالی نے مجکو تمھارے واسطے بھیجا ہو
اور تمھارے ساتھ نامزد کیا ہو اور ایک روایت مین ہو کہ حضرت آدم نے حق تعالی سے پوچھا کہ یہ کون ہو
کہ مجکو اسکے ساتھ انس و آرام دیا ہو اللہ تعالی نے فرمایا کہ میری لونڈی ہو اور تو میرا غلام مین نے تیرا
آدم نام رکھا ہو کہ تو میرے آدم یعنے زمین سے ہے اور اسکا نام حوا کیا ہو کہ حیوان سے پیدا کیا ہو اور تیرے
واسطے بھیجا ہے تا تجکو اسکے ساتھ تسکین ہو و اب تو اسکے ساتھ خواستگاری کر حضرت آدم علیہ السلام
نے بفرمان حضرت باری خواستگاری کی اور کہا کہ الٰہی مجھسے کیا چاہتا ہو تو فرمایا کہ پرہیزگاری اور عمل

ضائع اور یہ کہ اُسکو احکام دین سکھاوے حضرت آدم نے قبول کیا پھر اللہ تعالے نے کرسی جواہر پر حضرت آدمؑ کو بٹھایا اور سب فرشتے جمع ہوے اور حق تعالے نے حضرت آدم کا نکاح کیا اور اُنکے نکاح کو ساتھ اپنی حمد وثنا اور اپنے حبیب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ قرین کیا اور فرمایا کہ اب تم دونون یہان رہو اور جو چاہو کھایا کرو ولیکن گرد اس درخت کے نہ بھٹکو اور اگر ایسا کروگے تو ہوگے تم زیانکارون مین سے کہ اس آیہ والی ہدایہ سے ظاہر ہے قلنا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ وکلا منہا رغداً حیث شئتما ولا تقربا ہٰذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین چنانچہ انھون نے اقرار کیا اور عہد دیا اُسکے نہ کھانے کا اور فرشتے مقرب اُسپر گواہ ہوے پھر حضرت آدم اور حضرت حوا نے روضہ رضوان مین قرار پکڑا اور بہشت مین تعلیم سے بہرہ مند ہوے اور اُس درخت سے پرہیز کیا یہ عجب بات ہی کہ ہر قطعہ زمین بہشت مین کہ گھر بنا ہوا تھا شاخین اُس درخت کی گھر مین سے نظر آتی تقدیر روایت ہی کہ پانسوبرس دنیا کے کہ دوپہر لیئے آدھا دن اُس جگہ کا تھا توقف کیا جب دوپہر اول اُس دن کی گذری تو آفتاب دولت واقبال حضرت آدمؑ اور حضرت حوا کو زوال پہونچا کہ بہشت سے دنیا پر انتقال کیا **فصل تیسری** بیچ احوال نقل کرنے حضرت آدم اور حضرت حوا کے جنت کی دنیا مین معارج النبوۃ مین لکھا ہو کہ جب روضہ رضوان اور باغ جنان حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو تفویض ہوا اور انھون نے اُس جگہ ساتھ عیش وکامرانی کے زندگانی کی شیطان کہ بہشت کے جانے سے معزول ہوا تھا باطن مین ابوالبشر کے ساتھ کمال عداوت رکھنے لگا چاہا کہ کسی طرح کارخانہ انسان مین خلل ڈالے اور مفارقت انمین ڈالے جب اُسکو معلوم ہوا کہ حضرت آدم کو سب میوے کھانے کی جنت مین اجازت ہوئی ہو لیکن ایک درخت کی ممانعت ہو دل مین خوش ہوا اور زمین سے پرواز کرنی شروع کی تا آنکہ دروازہ بہشت پر پہونچا اور وہان بیٹھ رہا کہ اگر کوئی وہان سے باہر آوے تو اپنا مطلب حاصل کرے ایک مدت تک اس ارادہ مین وہان بیٹھا رہا مگر اندر سے کوئی باہر نہ آیا آخرالامر ایک مور کہ خزانہ بہشت مین تھا باہر آیا جب شیطان کی نظر اوسپر پڑی بہ خوش ہوا اور کہا ای طائر تو کون ہو اُسنے کہا مین مور ہون اے خالق تو کون ہو اسنے کہا مین ایک فرشتہ ہون کروبیون مین سے کہ ایک ساعت عبادت سے غافل نہین ہون چاہتا ہون کہ بہشت مین آؤن اور وہ نعمتین کہ واسطے دوستون کے مہیا ہوئی ہین اُنکو مشاہدہ کرون تا موجب زیادتی عبادت اور طاعت اور سبب ترقی درجات خوف ورجا کا ہو کچھ تو جانتا ہو اور تجھسے ہوسکتا ہو تو میری یاری اور مددگاری کر مور نے کہا اے فرشتے تو سچ کہتا ہی کہا ہان اور قسم کھائی کہا اے فرشتے میری قدرت اور طاقت نہین کہ مین تجکو بہشت مین لیجاؤن لیکن ایک میرا بھائی ہو کہ سانپ اُسکا نام ہے شاید کہ وہ تجکو لیجاوے شیطان نے کہا اچھا مور گیا اور سانپ سے کہا

مبارک ہو تجکو اے سانپ کہ ایک مقرب یہان آیا ہے اور اُسنے ہمارے ساتھ بھائی چارہ کیا ہی اور
تین کلمہ وہ ہمکو سکھاتا ہی بشرطیکہ بہشت کے لانے مین اُسکی معاونت کرے تو سانپ فی الحال اُسکے
استقبال کو باہر آیا اور ملاقات کی شیطان ساتھ وسوسہ سانپ کے مشغول ہوا اور ایسی چاپلوسی
کی کہ اُسکے افسون نے سانپ مین اثر کیا سانپ نے کہا اے فرشتے کیونکر تجکو لیجاؤن کہ رضوان اور
خازنان موجود اور حاضر ہین شیطان نے کہا منھ کھول سانپ نے منھ کھولا اور شیطان اُسکے منھ
مین گھس گیا اور وہ بہشت مین اُسکو لیگیا خازن اُسکے آنے سے آگاہ ہوا چاہا کہ اُسکو روکے
فرمان آیا کہ اُسکو آنے دو اور منع نہ کرو کہ اِس مین کچھ اسرار پوشیدہ ہین پھر شیطان منھ سے
نکل کر حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کے پاس آیا اور از راہ محبت نوحہ وزاری کرنے لگا حضرت آدم
اور حضرت حواؑ نے اِسکو نہ پہچانا پوچھا کہ تو کیون روتا ہے کہا میرے رونے کا سبب یہ ہی کہ اب تم
اِس باغ مین کمال عیش وطرب سے گذارتے ہو پھر آخر تمھارے تئین نکالدینگے اور نعمت حیات
کے ساتھ کربت ممات کے مبتلا کرینگے ایسی ایسی اُسنے باتین کین اور وہان سے چلا گیا حضرت آدم
علیہ السلام اُس ناپاک کے کہنے سے نہایت اندوہناک ہوے شیطان پھر اُنکے پاس گیا اور کہا اے
آدم اگر میرے قول پر اعتماد کرے تو مین ایک درخت تجکو بتاؤن کہ اگر تھوڑا بھی تو اُس مین سے کھاوے
تو ہمیشہ بہشت مین رہے اور تجکو موت کبھی نہ آوے اور دولت واقبال تیرا زوال نہ پاوے پھر
شیطان نے مور سے کہا کہ اے طاؤس مجکو وہ درخت بتا اور مور اُسکو اُس درخت کے پاس لایا
اور شیطان وہان بیٹھا اور یہ کلام حسرت انجام ساتھ مضمون نوحہ آمیز اور ترانہ شرارت انگیز کے آغاز
کیا کہ خداے تعالےٰ نے تمکو اِس درخت کی ممانعت کی کہ مبادا تم اِس مین سے کھاؤ اور فرشتہ ہو جاؤ
کسواسطے کہ فرشتون کو بقا ہی تا روز قیامت بحر المواج مین لکھا ہی کہ حضرت حواؑ اُس درخت کے پاس
تھین جب یہ نغمہ نوحہ آمیز اُسکے سُنے تو اُنکی خاطر نے اُدھر میل کی اور نزدیک گئین شیطان نے
قسمین کھانے شروع کین کہ مین نصیحت کرنیوالون مین سے ہون اور بہت مبالغہ کیا اور ستر دفعہ
قسمین کھائین اور اُنکو فریفتہ کیا مروی ہی کہ پہلے وسوسہ وافسون نے حضرت حوا مین اثر کیا اور
اُسکا سبب یہی تھا کہ خاص حضرت حواؑ کو کہا کہ کیا جو کوئی اِس درخت مین سے زیادہ تصرف کرے
دوسرے پر مسلط ہووی حضرت حواؑ درخت کے پاس گئین اور سات خوشے اُسکے لیے ایک کا
ذخیرہ کیا اور ایک کھا لیا اور پانچ حضرت آدم کے پاس لیگئین حضرت آدم نے اُسکے کھانے سے
انکار کیا حضرت حواؑ نے کہا مین نے اِس مین سے کھایا ہے اور بہت لذت اور تعریف اُنکی بیان کی
کہتے ہین کہ وہ شہد سے شیرین تر اور مسکہ سے نرم تر اور دودھ سے سفید تر تھے حضرت آدمؑ نے
حضرت حواؑ کو ملامت کی کہ تجکو کیا باعث ہوا کہ عہد پروردگار کو فراموش کیا اور اُس درخت سے

کہ منع کیا تھا نوش کیا مگر عقوبت سے اُسکی پرہیز نہ کیا حضرت حوا نے کہا اے آدم رحمت الٰہی فراوان ہے
اور دریاے مغفرت اُسکا بے پایان ایک روایت مین ہے کہ حضرت آدم ہنوز عذر نہ کر چکے تھے کہ حضرت
حوا ایک قدح شراب بہشتی کا حضرت آدم کے پاس لائین اور حضرت آدم نے اُس مین سے پیا چونکہ
پہلے بھی شراب سے مست تھے دوبارہ کے پینے سے مستی زیادہ ہوئی اور نہایت بیہوشی نے
فراموشی غالب ہوئی اور حضرت حوا نے ایک لقمہ اُنکے منھہ مین دے ہی دیا ہنوز وہ معدے
تک نہ اترنے پایا تھا کہ حلہاے بہشتی انکے بدن سے گر پڑے اور وہ حلے ان ناخونون کی شکل تھے کہ
ابتک اُنگلیون کے سرپر موجود ہین اور انکو انھین حلون کی یادگاری کے واسطے رکھا ہے کہ انکو
حضرت آدم دیکھتے تھے اور روتے تھے اور اسیطرح مدارک التنزیل مین ہے اور اسیجگہ نقل کیا ہے کہ جو
کوئی کسی خوشی سے خندان ہووے جب نظر ناخون پر پڑے تو ہنسی اُسکی تسکین پاتی ہے اور تاج کہ
حضرت آدمؑ کے سرپر تھا اُسنے مثال مرغ پرواز کی اُسوقت حضرت جبرئیل نے انکا کمربند انگلی پکڑ کے
کھول لیا حضرت آدم اور حضرت حوا نے جب اپنے تئین برہنہ دیکھا شرم کے مارے ہر طرف
اوجھل اوٹ مین چھپنے لگے جس درخت کے پاس پناہ کے واسطے جاتے تھے وہ اپنے سے دور
بھاگتا تھا اور بھاگنے کے وقت شاخ درخت عناب نے سر کے بال حضرت آدم کے پکڑے حضرت
آدم نے کہا اے درخت مجھے چھوڑ کہ مین بھاگ جاؤن کہا مجھے حکم ہے کہ تجھے اپنے مین لٹکاؤن اور
اگر خلاف حکم کرون تو تیری طرح گنہگار ہون فریاد نہاد حضرت آدم سے نکلی کہ الامان الامان
یا رب خطاب آیا کہ این انت ادم یعنے کہان ہے تو آدم کہا الٰہی یہان موجود ہون برہنہ در شاخ
درخت سے گرفتار ہون خطاب آیا کہ یہ حال پریشان نتیجہ تیرے عصیان کا ہے حضرت آدمؑ نے آہ
سرد دل پر درد سے کھینچی پھر حضرت جبرئیل اُنکو پکڑ کر باہر لائے جب دروازہ بہشت پر پہونچے
ندا آئی کہ اے جبرئیل آدم کو ٹھہرا اور اُسکے دشمنون کو بھی بہشت سے باہر لیجا حضرت آدم نے
بہشت کے درختون کو دیکھا اور اُن درختون سے پتے مانگے تا اپنی عورتین کو ڈھاکین درختون نے
انکار کیا حضرت آدم نے درخت انجیر سے مانگا تو اُسنے انکار نہ کیا اور حضرت آدم کو پتے دیے بعضے کہتے
ہین کہ وہ چار پتے تھے خطاب انجیر کے درخت کو آیا کہ اور درختون نے آدم عاصی کو پتے نہ دیے تو نے
کسواسطے دیے انجیر نے کہا الٰہی ہر چند اُس سے گناہ وقوع مین آیا لیکن مین انھین آنکھون سے آدم کو
دیکھتا ہون کہ روز اول دیکھتا تھا اور تمام بزرگی کہ تو نے اُسکو عنایت کی ہے جانتا ہون کہ ضائع
نہوگی خطاب آیا کہ اے انجیر ساتھہ اس نظر پسندیدہ کے کئی کرامت کے ساتھہ ہمنے تجھکو مخصوص
فرمایا اول یہ کہ تمام درخت پہلے ساتھہ شگوفہ کے دعوے ظاہر کرین اور پھر معنی دکھا دین ساتھ
میوون کے اور تو پہلے معنی ظاہر کرے بے دعوے کے لیکن جو تو نے بے حکم میرے آدم کو پتے دیے

جب تک تجکو گوشمالی ندین صوفی تجکو سمجھ مین نہ لیجائین اور باقی بزرگیان تفسیر بحر الدرر مین مذکور ہین
اور بعضے کہتے ہین کہ وہ درخت عود یعنی اگر کا تھا کہ جسنے حضرت آدم کو پتے دیے اُسکو خطاب آیا کہ اے عود
ہم ساتھہ نفس نفیس تیرے کے عالم کو معطر اور خوشبو کرینگے چونکہ تو نے بے فرمان میرے پتے دیے جب
تک کہ تجکو آگ پر نہ رکھین گے تجھسے بو ظاہر نہوگی عرائس ثعلبی مین لکھا ہو کہ اللہ جل وعلا نے حضرت
آدم کو بواسطہ ترک فرمان کے ساتھہ دس عقوبت کے مبتلا کیا اوّل ساتھہ عتاب کے کہ آیا تجھکو نہ
منع کیا تھا اُس درخت سے دوسرے سب لباس اُتار لیا اور عورتین کھولدین علما کو اتفاق
ہے اس امر مین کہ کشف عورت انکی نظر مین تھا اور نظر ملائکہ سے اُسیطرح مستور اور پوشیدہ تھا
تیسرے پوست حضرت آدم کا سست اور تاریک کیا اور پہلے روشن اور سفید اور مضبوط تھا مانند
ناخن کے کہ ایک نمونہ اُنگلیون کے سر پر چھوڑ دیا ہے چوتھے ایزد پروردگار نے اپنی جوار قرب سے باہر
کر دیا پانچوین درمیان حضرت آدم اور حضرت حوّا کے سو برس تک جُدائی ڈالی اور بعضے کہتے
ہین دو سو برس تک چھٹے درمیان شیطان کے اور حضرت آدم اور فرزندان حضرت آدم علیہ
السلام کے عداوت تا قیامت قائم کی ساتوین نام گنہگاری کا حضرت آدم پر جاری کیا آٹھوین
شیطان کو حضرت آدم اور حضرت آدم کی اولاد پر مسلط فرمایا نوین دنیا کو اُسکی اولاد کا قیدخانہ
کر دیا دسوین محنتون اور دردون مختلف کے ساتھہ مبتلا کیا پھر خطاب آیا کہ اے حوّا تو کہان ہے
اُسنے بہ آواز حزین جواب دیا کہ الٰہی اِس جگہ برہنہ اور بے ستر ہون خطاب آیا کہ یہ بواسطہ
گناہ کے ہے کہ تجسے ظہور مین آیا تیرے تئین کونسی چیز باعث ہوئی کہ آدم کو اِس خطا کی
رہنمائی کی کہ سبب برہنگی تیری اور اُنکی کا ہوا کہا خداوندا مجکو ہرگز گمان نتھا کہ تو نے
پیدا کی ہو کہ وہ تجکو جھوٹی قسمون کے ساتھہ یاد کرے فرمان ہوا کہ تو بھی بہشت سے
بیٹیون کو بھی بشومی اِس گناہ کے ساتھہ بندرہ بلاؤن کے ہمنے مبتلا کیا روز قیامت تک
یہ کہ نجاست انکے پیٹ اور فرج مین رکھی ہمنے کہ وہ خون حیض و نفاس ہو دوسری
تا گیارہ مہینے تک زیر بار کیا تیسرے شدت جننے کی کہ ہر مرتبہ طعمہ مرگ کے
کی پانچوین رہنا حکم خاوند مین چھٹے مہار اختیار مرد کے ہاتھ طلاق
میراث کا آٹھوین نقصان شہادت کا نوین نقصان عقل
گیارھوین محرومی نماز جمعہ اور جماعت سے بارھوین محر
چودھوین محرومی قضاۃ اور حکمت اور سلطنت سے
بغیر محرم کے اور اسی طرح شیطان کو بھی ساتھہ دس
سے اُسکو معزول کیا کہ تمامی روی زمین سے

دوسرے اپنے جوار و قرب سے اُسکو دور کیا تیسرے اُسکو مسخ کیا اور اُسکی صورت کو بدل دیا چوتھے نام
اُسکا عزازیل تھا ابلیس نام رکھا یعنے نا امید رحمت خدا سے پانچوین اُسکو مقتدا اور پیشوا تمام اشقیا اور
بدبختون کا کیا چھٹے تا ابد یعنے ہمیشہ اُسکو ملعون کیا ساتوین دولت معرفت کی اُس سے چھین لی آٹھوین
دروازہ توبہ کا اُسپر بند کیا نوین اُسکو خیر سے خالی رکھا چنانچہ ممکن نہین کہ کوئی نیکی اُس سے عمل مین آوے
دسوین خطیب اُسکو اہل دوزخ کا کیا تو آگ مین اُنکو رحمت الٰہی سے نا امید کرے پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے طاؤس کے سر کے بال پکڑ کر بہشت کے دروازے سے کھینچا اور اُس ہاتھ مین مور کے چھ سو بازو تھے
طرح طرح کے رنگ کے ساتھ ملائکہ اُسپر مسلط تھے وہ بازو اُس سے لے لیے اور یہ دو بازو اُس کو
چھوڑ دیے اور پانون اُسکے بشومی یا مردی لانے شیطان کے مسخ کر دیے اور اُسکو بہشت سے باہر کیا
پھر سانپ کو آگے لائے اور اُسوقت سانپ کے چار پانون تھے اونٹ جیسے زبرجد سبز کے ملون بالوان
رنگ سبز اور سرخ اور زرد ہر ایک رنگ اُسکا مانند آفتاب چمکتا تھا اور دانت اُسکے مانند خوشۂ مروارید
کے دمکتے تھے اور زبان مشک کی تھی اور پیٹھ چاندی کی اور پیٹ سونیکا اور گردن زبرجد کی اور سر
یاقوت کا حاصل یہ کہ تمام بدن اُسکا مسخ کر دیا اور شیطان کو کہ اسنے منھ مین لیا تھا اسمین زہر ہلاہل
بھر دیا اور اُسکو بھی بہشت سے نکالدیا اور فرمایا کہ جو منشا اِس گناہ کا تو ہوا تھا خوار و ملول نسار ہو اور
خاک کھایا کر پھر جناب ایزدی سے خطاب آیا کہ ای فرشتو آدمؑ کے سر کے بال شاخ درخت سے کھول دو اور
بہشت سے نکال دو جب حضرت آدمؑ نے سُنا تو کہا الٰہی تو نے مجھے تمکین اپنے ید قدرت سے پیدا
اپنی روح مجھ مین پھونکی اور ملائکہ کو میرے سجدے کے واسطے حکم فرمایا اور مجکو ساکن بہشت کیا
نکو میان کرامت فرمائین ایک ذلت کیساتھ کہ مجھسے ہوئی سب سے باز رکھتا ہے فرمان
اِس میرے بندہ آدم کو انکو کھینچتے لے چلے پھر حضرت آدم ایک درخت سے لپٹے اور کہا الٰہی
باہر کرتا ہے اور مجکو اسکی مفارقت کی طاقت نہین ہے پھر خطاب آیا کہ اسکو لیجاؤ پھر انکو
پھر ایک درخت مین ہاتھ ڈالی اور کہا الٰہی اوسنے وعدہ کیا تھا کہ تیرے فرزند دن
پیدا کرونگا اور زمین سے ادریس کو مقام عالی پر لاؤنگا اور نوح کو طوفان مین کشتی
کر اور میرے حال پر بخشش فرما خطاب آیا کہ یہی آدم کو لیچلے پھر حضرت
لیا اور دیدہ غمدیدہ اپنے سے آنسو بہانے لگے اور کہا خداوندا
پر لاؤنگا اور زمین سے ایک کو خلیل کرونگا اور اُسکے فرزندون
ہوگا اور اُسکے پھر کلام ہونگا واسطے اُنکی حرمت کی میرے ادب
پر چلے پھر حضرت آدم نے ایک اور درخت کو پکڑ لیا اور کہا
ہوگا کہ نام اُسکا محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہوئے

ہوگا اور اسکو اپنا حبیب کرونگا اور سب نبیون سے اسکا مرتبہ عالی ہوگا بحق اسکے میرے حال پر رحم کر خطاب
رب الارباب سے پہونچا کہ اے ملائکہ اس بندے کے ساتھہ نکوئی کرو اور اسکے ساتھہ ملایمت اور نرمی سے پیش آو
کہ اب اسنے ایسے شفیع سے شفاعت چاہی ہے کہ جو کچھ چاہے اسکی برکت سے پاوے پھر حضرت آدم علیہ السلام کو
ازروی لطف اور مہربانی کے فرمایا کہ اے آدم تو زمین پر جا کہ مینے تجکو واسطے خلافت اور امارت زمین
کے پیدا کیا ہے کہا یارب جاتا ہون اگر میری توبہ قبول کرے اور بہشت مین پھر پہونچا دے فرمایا ہان حضرت
آدم بہشت عنبر سرشت سے باہر آئے اور حضرت جبرئیل انکے ساتھہ آئے حضرت آدم نے پوچھا کہ زمین پر
میرے ساتھہ کون ہوگا حضرت جبرئیل نے اسوقت کہا کہ دہی درخت حضرت آدم کمال غمناک ہوے
کہ جدائی دوست پر وصال دشمن ور زیادہ ہوا پھر کہا اے جبرئیل مجکو چھوڑ کہ مین ساتھہ ملائکہ پروردگار
کے وداع کرون ڈرتا ہون کہ پھر انکے ساتھہ ملاقات میسر ہووے یا نہین پھر حضرت آدم نے ایکطرف
منھ کر کر کہا السلام علیکم یا ملائکۃ اللہ استودعکم واقرا علیکم السلام یعنی مین اب زمین پر
جاتا ہون اور تمکو خدا کو سونپا لیکن تمسے یہ میری درخواست ہے کہ عاصی عابد نہ کہنا بلکہ عاصی ناسی کہنا
کہ ازروی نسیان مجسے عصیان واقع ہوے پھر حضرت آدم اور حضرت حوا اور شیطان اور مور اور سانپ
کو جدا جدا زمین پر لائے چنانچہ حضرت آدم کو ہند مین سراندیپ پر اُتارا اور حضرت حوا کو جدے مین
اور وہ ایک پہاڑ ہے کہ بلندی اسکی ساتھہ آسمان کے سب پہاڑون سے زیادہ ہے اور تفسیر زاہدی مین ہے
کہ حضرت حوا جدہ مین دریا کے کنارے پر گرپڑین اور سراندیپ سے جدہ سات سو فرسنگ کی راہ ہے اور
شیطان کے مکان مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ آبلہ بصرہ پر اُتارا اور نفحات الانس مین ہے کہ آبلہ
بصرہ ایک شہر ہے بصرہ سے چار فرسنگ کی راہ پر اور بعضے کہتے ہین کہ شیطان منسان پر اُترا اور اغلب
یہ ہے کہ شیطان کے اُترنے کی جگہ معین نہین کسواسطے کہ جسم لطیف کو مکان کی حاجت نہین ہے اور مور
حبش کی زمین پر اور بعضے کہتے ہین کہ کابل کی زمین پر اور سانپ کو صفہان پر اور تا قیام قیامت
اور انسان اور سانپ کے درمیان مین عداوت ڈالی پھر جبرئیل نے قصد جانیکا کیا
السلام دل تنگ ہوے اور رونے لگے اور کہا تو اب مجھسے جدا ہوتا ہے نہین جانتا
یا نہین جبرئیل نے کہا تو بندہ گنہگار ہے مین فرشتہ فرمانبردار ہون حض
ہوگئے حضرت آدم کو غم پر غم اور الم پر الم ہوا مرتبہ کہ خاک اُٹھا
بن منبہ نے لکھا ہے کہ حضرت آدم پہاڑ پر کہ ہند کی روی زمین
سے ندیان سراندیب مین جاری ہوگئین لکھا ہے کہ اس م
اور روایت ہے کہ اضطراب نے اتنا انہین اثر کیا کہ گوشت
جاتا رہا اور ہڈیان نکل آئین پھر وحوش اور طیور اور

غذا پرسی کے واسطے جانور ہر نوع انمین سے حضرت آدم کے پاس آتے تھے اور غذا پرسی کرتے تھے اور حضرت
آدم بسیاری گریہ سے سر نہ اُٹھاتے تھے آخر الامر وحوش اور طیور انکے پاس سے بھاگ گئے اور کہنے لگے
کہ مبادا شومی عصیان آدم کی سے ہمکو کچھ آسیب پہونچے جب حضرت آدم علیہ السلام نے یہ بات سُنی
اندوہ گریہ اُنکا زیادہ ہوا اور کہا اے پروردگار مجکو سرزنش اور ملامت اہل آسمان کی کم نہ تھی کہ اہل زمین
کی اُسکے ساتھ جمع ہوئی الٰہی اب مجھے واسطے اپنی عزت کے خوار نہ کر اور ساتھ ذلت گناہ کے شرمسار
نہ فرما حضرت آدم کے اس کہنے سے اللہ تعالیٰ کو رحم آیا اور توبہ اُنکی قبول کی۔ حذیفہ اور ابن الیمان نے
حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب حضرت آدم زمین پر اُترے اُنکی عورت
سے جنت کے پتے لپیٹے ہوے تھے وہ دنیا کی ہوا سے خشک ہوکر گر پڑے اور ہوا نے زمین پر متفرق کر دیا
کہ اُن پتون کا اثر قیامت تک رہیگا چنانچہ اگر اور صندل اُنھین پتون سے ہے اور مشک جانور چوپایہ
سے نکلتا ہے کہ وہ جانور ختن کے مانند ہے کہ اُسنے اُن پتون کو چرا تھا حق تعالیٰ نے اُسنے اُسکی ناف
مین مشک پیدا کیا اور یہ خاصیت اسکی نسل مین باقی رہی جب فصل بہار مین جنگل مین چرتا ہی خاصیت
اُن برگ بہشتی کی اسکی اصل مین ظاہر ہوتی ہے اور وہ جانور ان تین جگہ کے سوا زمین چین مین اور
سعد مین اور تبت مین کسی نے کہا یا رسول اللہ عنبر بھی دریائی جانور مین سے پیدا ہوتا ہے فرمایا ہان
اس طرح سے ہے کہ پہلے وہ جنگلی تھا اور ہند مین چرا کرتا تھا اُسنے اُن پتون مین سے کھا لیا پھر
حضرت جبرئیل اُسکو جنگل سے دریا مین لیگئے اور وہ ایک بڑا جانور ہے دریائی چنانچہ بری اُسکی ہزار
گز کی ہے اور ہر بار کہ عنبر اُس سے نکلتا ہے ایک ہزار یا پنجسو رطل اُسکا وزن ہوتا ہے **فصل چوتھی**
در پیش آنا محنتون کا دنیا مین حضرت آدم اور حضرت حوا کو کشف الاسرار مین تحت آیہ حافظوا علی
صلوٰۃ الخ لکھا ہے کہ پہلے جسنے صبح کی نماز پڑھی حضرت آدم علیہ السلام تھے جب آسمان سے زمین پر
تھوڑا سا دن باقی تھا کہ روشنی دن کی دکھائی دیتی تھی اور ایک لحظہ آرام پایا تھا کہ آفتاب
حضرت کو اندوہ درد پیدا ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہرگز رات نہ دیکھی تھی اور
ندگی مشقت نہ کھینچی تھی یکایک جو اُس ظلمت کو دیکھا کہ تمام عالم مین پھیل گئی اور
تا ے ... راُس اندھیرے مین آہ آہ کرتے اور منھ آسمان کیطرف کر کر مناجات
ن غمخواران اور نخستین ہمہ گزندگان حضرت آدم تھے کہ بنیاد
نہ آدم نے رکھی اور درد مہاجرت سے نوحہ کرنا اور آدھی رات
ن قضا و قدر جریدہ صبح کو بر روے کار لائے اور بشارت
لے نورانی پہنائے حضرت جبرئیل نے حضرت آدم کو
کعت نماز شکریہ کی ادا کر ایک تقریب شکر گذری شب

ہجرت اور فرقت کے اور دوسری شکریہ ہونے صبح دولت وصلت کے حضرت آدم نے بزبان حال کہا
فرد وصل آمده از بیم جدائی رستم + با دلبر خود بکام دل بنشستم + اور اول نماز پیشین یعنی ظہر کہ جسنے ادا
کی حضرت ابراہیم خلیل تھے کہ جبکہ اُنکو فرمان ذبح فرزند کا صادر ہوا اور خواب اُنکو دکھائی دیا حضرت
ابراہیم نے اپنے تئین فرمانبردار کیا اور جان عزیز فرزند کو بحکم فرمان خداوند کے نثار کیا مالک العرش
نے اپنے فضل سے ندا دی اور حضرت اسمٰعیل کے واسطے فدیہ بھیجا اُسوقت آفتاب زوال سے گذر
ا حضرت خلیل اللہ نے دیکھا تو چار حال دیکھے ہر حال مین ایک خلعت اور ایک رفعت پائی اُس
کم شکریہ باندھکر ساتھ خدمت حضرت ربوبیت کی مشغول ہوے اور چار رکعت نماز گزارین
ر اُن چار خلعت کی ایک یہ شکر توفیق اور دوسری لشکر تصدیق تیسری لشکر ندا چوتھی لشکر خدا اور
ل جسنے کہ چار رکعت نماز عصر پڑھی حضرت یونسؑ تھے کہ اُس نور دیدہ بندہ نیک پسندیدہ نے بیچ
لم ماہی کے اور اُس مچھلی نے بیچ شکم اور مچھلی کے قعر دریاے عمیق مین فریاد کی کہ لا الٰہ الا انت
سُبحانك انی کنت من الظالمین یعنی نہین ہے کوئی معبود لائق پرستش مگر تو پاک ہے تو تحقیق مین تھا
ظلم کرنیوالون سی بفرمان الٰہی اُس تاریکی اور سیاہی مین جگہ اُس مچھلی کا مثل آئینہ کے ہوگیا اور کمال
صفائی کے سبب حیوانات دریا کو بصورتہاے عجیب دیکھا جب فضل ایزدی سے اُسکی مدد پہونچی اور
زندان دریاے صحرا مین خرامان ہوے اُس ساعت مین وقت نماز عصر تھا حضرت یونس نے اپنے
تئین دیکھا کہ چار تاریکیون سے مین نے رہائی پائی تاریکی ذلت سے اور تاریکی شب سے اور تاریکی آب
سے اور تاریکی شکم ماہی سے اس شکریہ مین چار رکعت نماز کی ادا کی اور اول جسنے کہ نماز شام گزاری
حضرت عیسےٰ علیہ السلام تھے کہ جب اُس پاک طینت پاک فطرت نے شکم مادر مین توریت اور انجیل پڑھی
اور گہوارہ مین کلام کیا اہل ضلالت اور بطالت کو اُس سے عجب آیا اور کہا فرزند بغیر باپ کے نہین
پیدا ہوتا ہے اور وجود مولود کا بغیر موجود ہونے مان اور باپ کی بعینہٖ ہے اور جو کچھ کہنا تھا سو کہا اور راہ
ضلالت اور گمراہی کی اختیار کی اور قوم مین جاکر ثالث ثلاثہ کے معتقد ہوے اور اس معنی سے غافل
کہ وہ بے پدر فرزند پیدا کرتا ہے اور طفل کو گہوارہ مین گویائی دیتا ہے حضرت جبرئیل آ
تیری قوم اسطرح کہتی ہے اور یہ خالق زمین و آسمان اس گفتگو سے پاک ہے اُس ساعت
تھا حضرت عیسےٰ علیہ السلام اُٹھے اور خداے تعالیٰ سے عفو اور رحم
ایک رکعت سے دعوے ربوبیت اپنے مین سے دور کیا کہ تو ہے
اور ساتھ دوسری رکعت کے نفی الوہیت کی مان سے کی کہ تو
اور ساتھ تیسری کے اقرار بوحدانیت کردگار کہ یگانہ اور
عشا پڑھین موسیٰ علیہ السلام تھے نواختہ بے عیب

انکی حضرت شیب کے ساتھ بسر ہوئی اور زمین مدین سے باہر آئے تو قصد مسکن اور اندیشہ وطن کیا
جب ایک منزل راہ چلے تو رات ہوگئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا اور خیال کیا کہ ظلمت کا
دامن آفاق مین کھنچا ہوا ہی اور باد عاصف اُٹھی ہوئی ہی اور مینھ اور گرجنا اور بجلی موجود ہی بھیڑ یا گلہ مین
پڑا ہی اور اُنکی عیال کو درد زہ شروع ہی تمام عالم انکے واسطے خروش مین آیا اور دریا جہان کی جوش مین
اُس شب مین آگ پتھر مین نرہی اور تمام روی زمین پر ایک چراغ روشن نہوا حضرت موسیٰ اُسوقت
عاجز تھے کہ کون بیٹھا ہی اور کون اُٹھا ہی اور کون آرام مین ہی اور کون گریان ہی سر زانو پر رکھے ہوے
نہایت حیران اور نہایت پریشان بیٹھے تھے ناگاہ نظر کی بجانب طور اور دیکھا ایک شعلہ نور اور سُنی
ندائے رب غفور کہ انی انا اللہ یعنی تحقیق مین اللہ ہون حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چار غم تھے غم عیال
اور غم فرزند اور غم برادر اور غم دشمن فرمان آیا کہ اے موسیٰ غم نہ کھا اور اندوہ مت لیجا کہ چھڑانیوالے
غمون کے اور دور کرنے والے اندوہون کے ہم ہین حضرت موسیٰ اُٹھے اور اس ساعت مین چار رکعت
نماز ادا کی اور تفصیل زائل ہونے اُن چار غمون کی کہ جسکے شکریہ مین چار رکعتین گزارین معارج النبوۃ
مین مذکور ہی ابن عباس نے روایت کی ہی کہ حضرت آدم بہشت کے آرام اور نعمتون کے جاتے رہنے سے
دو سو برس تک روئے اور سو برس تک حضرت آدم نے حضرت حوا کے ساتھ نزدیکی نہین کی اور چالیس
دن رات کھانا نہین کھایا ایک روایت سے چالیس برس تک کھانے پینے کی طرف رغبت نہ کی اور بعد
جاتے رہنے دولت وصال کے تین سو برس تک سر نہ اُٹھایا اور ایک مدت مدید برہنہ اور گرسنہ گزران
کی اور سبب اختلاف ہوا کے انکے بدن کو آزار پہونچتے تھے لیکن سبب اُسکا نہ سمجھتے تھے کہ بہشت کی خو کردہ
تھے ایکدن حضرت جبرئیل امین بفرمان رب العالمین زمین پر آئے اور حضرت آدم سے احوال پوچھا کہ
حضرت آدم نے کچھ برسبیل حکایت نہ بطریق شکایت بیان کیا حضرت جبرئیل نے کہا یہ بسبب عریانی اور تن
برہنگی کے ہے پھر یہ حال جاکر حق تعالیٰ سے عرض کیا حق تعالےٰ نے انکے واسطے دو جوڑے بھینسونکے اور
...ی کے اور دو دانٹون کے اور دو گایون کے بہشت سے بھیجے کہ اُنسے بچے پیدا ہوے پھر اُنکے ذبح
... مامور ہوے اور ایک اُنہین سے ذبح کیا اور اُسکی پشم کو حضرت حوا نے کاتا اور حضرت
... سطے ایک پیراہن اور حضرت حوا کے لیے ایک اوڑھنی درست کی اور جاتے رہنے
... الت کرتی ہی کہ پہننا لباس کا بعد ملاقات حضرت آدم اور حضرت حوا
... ایام جدائی مین ہوا ہو کہ حضرت جبرئیل نے پشم حضرت آدم سے
... مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور کہتے ہین کہ جب حضرت
... ت پائی حضرت جبرئیل نے کہا کہ مین تم مین کچھ اضطراب
... دم نے کہا ایسا گمان کرتا ہون کہ میرے پوست اور گوشت

مین چیونٹیان سی حرکت کرتی ہین حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ اسکو بھوک کہتے ہین حضرت آدمؑ نے کہا یہ کسطرح دفع ہووے کہا جاؤ اسکا علاج تجھپر روشن کرتا ہون یہ کہکر نظر سے غایب ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد پھر آئے اور لال گھانس اور ایک روایت سے سیاہ بھی اور لوہا اور ایک ہرن اور اسکی چوب اور خایسک یعنی ہتھوڑی اور زنبور یعنی دست پناہ لاکر حضرت آدمؑ کو دیے اور ایک چنگاری آگ کی جہنم سے لیکر جب حضرت آدمؑ کی ہاتھ مین دی وہ چنگاری اڑگئی اور دریا مین جا پڑی پھر حضرت جبرئیلؑ نے اسکو دریا سے نکالکر حضرت آدمؑ کے ہاتھ مین دیا پھر اوڑکر جا پڑی چنانچہ سات دفعہ حضرت جبرئیلؑ نے اسکو نکال نکال کر دیا اور وہ جا جا پڑی خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ آگ دنیا کی ایک جزو ہر ایک کم سو جزو اس چنگاری جہنم سے کہ سات دفعہ دریا مین دھوئی گئی تھی جب حضرت جبرئیلؑ نے ساتوین بار اس آتش جہنم کو حضرت آدمؑ کے ہاتھ مین دیا وہ آگ حضرت آدمؑ کے ہاتھ مین گویا ہوئی اور کہا کہ مین تیری تابعداری نہین کرنے کی بلکہ تیری اولاد سے گناہونکا بدلہ لونگی حضرت جبرئیلؑ نے کہا یہ سچ کہتی ہی لیکن مین اسکو بند کردیتا ہون تا تمکو اور تمھارے فرزندون کو اس سی نفع پہونچے پھر اس آگ کو لوہے اور پتھر مین قید کیا کہ قیامت تک آدمیون کو اس سی فائدہ ہوگا پھر حضرت آدمؑ نے بموجب بتلانے جبرئیلؑ کے آلے بنائے اور اول جسنے کہ پہننے کے کپڑے اور لوہے کے اوزار بنائے اور درست کیے حضرت آدمؑ تھے پھر حضرت جبرئیلؑ حضرت آدمؑ کے لیے ایک تھیلی لائے کہ اس مین تین دانے گیہون کے تھے اور کہا اس مین سے دو تمھارے واسطے ہین اور ایک حوّا کا ہو چنانچہ یہ نص باب میراث مین واقع ہوا کہ للذکر مثل حظ الانثیین ۵ یعنے مرد کے دو حصہ ہین اور عورت کے واسطے ایک حصہ اور وزن ہر دانہ گندم کا آٹھ سوا اٹھاسی درم کا تھا حضرت آدمؑ نے کہا اسکو کیا کرون کھالون کہا نہین رکھ چھوڑو کہ اس سی تمھاری بھوک دفع ہوگی پھر اس گائے کو ہل کے ساتھ جوڑکر زمین پر ہانکنے لگے تو زمین پھٹی گاؤ کہ چندین مدت بہشت مین راحت کے ساتھ چری تھی اور اس کام کی محنت نہ دیکھی تھی اور کسیطرح کا رنج نہ اٹھایا تھا چلانے لگی اور آنکھون سے آنسو بہانے لگی حضرت آدم علیہ السلام نے ایک لکڑی اسکو ماری گائے نے فریاد کی اور کہا مجکو تو نے کیون مارا حضرت آدمؑ نے کہا تو نے میری نافرمانی کی گائے نے کہا جو کہ نافرمانی کرے لکڑی کھائے سچ ہے حضرت آدمؑ نے جانا کہ اس مین اشارہ میری طرف ہو اس رو سے کہ بیہوش ہوگئے حضرت جبرئیلؑ آئے اور کہا حق سبحانہ تعالے فرماتا ہو کہ ابتدائی حال غایت عظمت اور جلال سے فرشتون نے تجکو سجدہ کیا آخر کار گائے نے تجکو الزام دیا اور وہ موافقت کے سبب تھا اور یہ مخالفت کے باعث حضرت آدمؑ جب اس اشارت سی خبردار ہوے گائے اپنی گفتار سے باز رہکر چلنے لگی اور زمین کو کھیتی کے قابل کردیا پھر وہ تخم والے حضرت آدمؑ کے حصہ مین گیہون پیدا ہوے اور حضرت حوا کے حصہ مین جو اسجگہ سے صاحب شریعت گیہون کو جو کی

نسبت فضل جانکر صدقہ فطر مین گیہون نصف پیمانہ اور جوایک پیمانہ کہتے ہین حضرت آدمؑ حق تعالےٰ کے آگے روے اور کہا الٰہی تخم ایک زمین ایک آب وہوا ایک میری کھیتی سے گیہون پیدا ہوے اور حوّا کی کھیتی سے جو فرمان آیا کہ پہلے مخالفت میرے امر کی حوا نے کی تھی کہ اطاعت فرمان شیطان سے گندم نما جو فروش ہوئی جزا اعمال کی موافق افعال کے ہے القصہ جب آتش گرسنگی نے شکم حضرت آدمؑ مین شعلہ مارا کہا اے جبرئیلؑ ان گیہون کو پیٹ بھر کھاؤن حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ باوجود اسکے کہ اس درخت کے واسطے یہ تمام محنت اور الم کھینچے اور درد وغم دیکھے اُسپر اتنی شتابی کرتے ہو صبر کرو کہ ابھی کام درپیش ہے حضرت آدم علیہ السلام بہت روے اور جانا کہ یہ مشقت نافرمانی کے سبب ہی صبر کیا تا آنکہ گندم کے خوشہ توڑے اور چاہا کہ کھاوین حضرت جبرئیل نے پھر کہا کہ ابھی صبر کرو کہ یہ خشک ہولین پھر حضرت آدمؑ نے ساتھ تعلیم حضرت جبرئیل کے اوکھلی بنائی اور گیہوان اکٹھے کر کر اُس مین کوٹے کہ دانے بھُس سے جدا ہوے پھر اُنکو چکی مین پیسا اور اُس آٹے کا خمیر کیا حضرت آدم ہر دفعہ کہ ایک صورت نور کی دیکھتے چاہتے تھے کہ کھاوین حضرت جبرئیلؑ انکو منع کرتے تھے پھر حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ گڑھا کھودو اور لکڑیان جمع کرو اور آگ جلاؤ حضرت آدمؑ نے یہ سب باتین کین پھر حضرت آدمؑ نے کملچے پیڑے بنا کر آگ مین ڈالے اور بعضے کہتے ہین کہ روٹیان بنا کر تنور مین پکائین کہ طول اور عرض ہر ٹکیا پانچسو گز کا تھا جب تنور سے باہر نکالین چاہا کہ کھاوین حضرت جبرئیلؑ نے کہا ذرا اور صبر کرو پھر کھانا حضرت آدمؑ نے کہا سبحان اللہ جب اتنی محنت اور مشقت کرے تو ایک لقمہ کھاوے اور رو دسنے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ اے آدمؑ تین ساعت دن باقی ہے اتنا تامل کرو کہ آفتاب غروب ہو جاوے اور روزہ کھولنے کا وقت آجاوے حضرت آدمؑ نے اسکے ثواب سے سوال کیا کہا خداے تعالےٰ اس عمل سے تین دولتین عطا فرمائیگا ایک یہ کہ تمکو بخش دیگا اور تمپر عذاب نکریگا دوسرے یہ کہ تمسے خوش ہوگا ہرگز تمھارے اوپر غضب و غصہ نہین کریگا تیسرے یہ کہ تمکو بہشت مین لائیگا پھر ہرگز باہر نہ کریگا حضرت آدمؑ نے پوچھا کہ یہ بزرگیان خاص میرے لیے ہین کہا جو تمھاری اولاد مین سے اسکے ساتھ عمل کریگا اسکو بھی یہ بزرگیان عنایت ہونگی جب شام ہوئی اور وقت آن پہونچا آدمؑ نے چاہا کہ کھاوین حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ حوا کا حصہ جدا کر دو تا مین اُسے پہونچا دون حضرت آدمؑ نے اُنکا حصہ جدا کر کر بھیجدیا اُسدن سے نفقہ عیال کا مردون کے ذمہ مقرر ہوا جب کہ آدمؑ نے کھانا کھایا اور اپنے باطن مین ایک دغدغہ دیکھا حضرت جبرئیل سے پوچھا کہ اسکا سبب کیا ہے کہا اسکو پیاس کہتے ہین کہا تسکین اسکی کیونکر میسر ہووے حضرت جبرئیلؑ گئے اور ایک چیز کھودنے کی انکو لا کر دی اور کہا کہ اس سے زمین کھودو حضرت آدمؑ نے کھنیون تک زمین کو کھودا پانی اچھا اور میٹھا اُسمین پیدا ہوا اور حضرت آدمؑ نے اُس مین سے پانی پیا جب حضرت آدم کو قرار آیا پھر اپنے باطن مین انکو کچھ معلوم ہوا

کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے کہ میرے اندر حرکت کرتا ہے حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ مین اسکو نہین جانتا حقتعالی نے ایک فرشتہ کو بھیجا کہ اسنے انکو انکو دونون پانون کے درمیان مین مسح کیا اس کیفیت سے وہ اذیت انسے دفع ہوئی اور انکے دماغ مین بدبو پہونچی کہتے ہین کہ اس بدبو کے غم سے ستر برس تک رویا کئے فصل پانچوین ذکر توبہ کرنے حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کے معارج النبوۃ مین نقل کیا ہے کہ جب حضرت آدم نے تین سو برس ساتھ گریہ وزاری کے گذارے اور کہا کیے کہ الٰہی تو آگاہ ہے کہ یہ عصیان از روے نسیان مجھسے واقع ہوا ملک العلام نے بطریق الہام کلمات طیبات اعلام فرمائے کہ سبب قبول توبہ انکی کے ہوے علما کو تعین ان کلمات مین چند قول ہین قدوۃ الاصحاب عمر ابن خطاب نے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ حضرت آدم نے کہا خدا وندا واسطے حرمت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے میرا گناہ بخش حق تعالی نے فرمایا اے آدمؑ تو نے محمد کو کہان سے جانا کہا الٰہی جسدن کہ تو نے مجکو پیدا کیا تھا اور میرے بدن مین تو نے روح ڈالی تھی اور مین نے آنکھ کھولی تھی تو ساق عرش پر لکھا دیکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین نے جانا کہ وہ گرامی ترین مخلوقات ہے کہ اسکا نام تیرے نام بزرگ کے پاس ہے خداے تعالے نے فرمایا قسم ہے عزت اور جلال اپنے کی کہ وہ آخر پیغمبرون کا ہے اور تیری اولاد مین سے ہوگا اگر وہ نہ ہوتا تو تجکو مین پیدا نہ کرتا اور اس وسیلے کے سبب مین نے تجکو بخشا اور گناہ تیرے سے درگذرا اور امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ کلمات یہ تھے لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک رب عملت سوء وظلمت نفسی فاغفر لی فانت خیر الغافرین لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک رب عملت سوء وظلمت نفسی فتب علی انک انت التواب الرحیم اور حسن بصری اور سعید خدری اور مجاہد اور عکرمہ کہتے ہین کہ وہ کلمات یہ تھے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین چنانچہ قرآن بھی اسکے ساتھ ناطق ہے یعنے اے پروردگار ہمنے ستم کیا اوپر نفسون اپنے کے ساتھ نافرمانی کے اگر نہ بخشے گا تو گناہ ہمارے اور نہ رحم کریگا ہمپر البتہ ہونگے ہم زیانکارون سے جب یہ کلمات حضرت آدم کی زبان پر جاری ہوے اور حضرت آدم علیہ السلام نے ان کلمون کو پڑھا حق تعالے نے ایک یاقوت سرخ جنت سے بھیجا تا اسکو خانہ کعبہ کی جگہ رکھین اور وہ یاقوت مقدار خانہ کعبہ کے تھا اسمین دو دروازے تھے ایک مشرق کی طرف اور ایک مغرب کی طرف اور اوسکے بیچ مین ایک نور کی قندیل

[illegible]

لٹکی ہوئی تھی کہ اُسکو بیت المعمور اور ضراح بھی کہتے ہین اور وہ ایسا صاف اور شفاف تھا کہ اندر سے اُسکے باہر اور باہر سے اندر سب معلوم ہوتا تھا اور اُسکے اوپر ایک خیمہ زبرجد کا برپا تھا اور طنابین اُسکی سونے کی تھین اور معارج النبوۃ مین عرائس سے نقل کی ہے اور تفسیر بحر المواج مین بھی مذکور ہے کہ جسوقت حضرت آدمؑ زمین پر آئے قد اُنکا آسمان تک تھا یعنے جب کھڑے ہوتے تو سر اُنکا آسمان کو لگتا اور تسبیح فرشتون کی سنتے تھے اور عجائبات آسمان کے دیکھتے تھے جب اُنکے قد کی درازی کم ہوئی اور بقدر ساٹھ گز کے اُنکا قد ہوا تو اُنکو فرشتون کی تسبیح سنائی دینے سے رہ گئی اُنھون نے دعا کے ہاتھ اُٹھائے اور اللہ تعالی سے اپنی وحشت کی شکایت کی حق تعالی نے ایک یاقوت کا گھر بہشت سے کہ اُس مین دو دروازے زمرد کے تھے اُتارا کہ اُسکی تمام تعریف اوپر ہو چکی ہے القصہ جب پھر وحی آئی کہ اے آدمؑ میرا ایک گھر ہے وہان جا اور اُسکا طواف کر چنانچہ میرے فرشتے اُس جگہ آتے ہین اور طواف کرتے ہین تا تیری دعا قبول ہووے اور ذلت تیری مغفور اور رنج تیرے خوشی کے ساتھ مبدل ہون پھر حضرت آدمؑ نے زمین ہند سے وہان کا قصد کیا اور اللہ تعالی نے ایک فرشتے کو بھیجا کہ حضرت آدم کو راہ بتاتا جاوے حضرت آدمؑ روانہ ہوے اور جس جگہ پر اُنکا قدم مبارک پڑتا تھا اور وہ آرام لیتے تھے وہ جگہ سبز خرم ہو جاتی تھی اور کہتے ہین کہ حضرت آدمؑ کے ایک قدم سے دوسرے قدم تک تین دن کی راہ ہوتی تھی اور ایک روایت سے پچاس فرسنگ جب آدم بہ تعلیم جبرئیلؑ اعمال حج اور زیارت خانہ کعبہ کی بجا لائے ساتھ اشارہ حضرت جبرئیلؑ کے حضرت آدم کوہ عرفات پر آئے اتفاقا حضرت حوا بھی جدے سے طلب آدمؑ مین چلی آتی تھین اور سالہا سال سے جدائی کی محنت دیکھی تھی اور شدت اشتیاق کی کھینچی تھی اور بواسطہ تصرف آب و ہوا اور تاب آفتاب کے اُنکے بشرۂ مبارک نے تغیر پایا تھا سو برس کے بعد باعتبار صحیح ترین اقوال عرفات مین ملاقات کی اور حضرت آدم نے حضرت حواؑ کو اور حضرت حواؑ نے حضرت آدمؑ کو پہچانا اسی سبب سے اُس مقام کا نام عرفات رکھا ہے اور اسدن کا نام روز عرفہ ہوا پھر دونون نے مراجعت کی فرشتون نے حضرت آدم سے سوال کیا کہ اب تمھاری کیا آرزو اور تمنا ہے کہا رحمت اور مغفرت خداے تعالی عز اسمہ اِس سبب سے اُس جگہ کا نام منی ہوا پھر ساتھ قبول توبہ اور مغفرت اور رحمت کے مشرف ہوے پھر اُنھون نے واسطے مراجعت سراندیپ کے خداوند مجیب سے درخواست کی جب اُنھون نے رخصت پائی تو اُسی جگہ بازگشت کی بروایت مجاہد چالیس دفعہ حضرت آدم ہندوستان سے کعبہ کی زیارت کے واسطے پیادہ پا تشریف لائے اور چالیس حج کیے مجاہد سے پوچھا کہ حضرت آدمؑ کے پیادہ چلنے کا کیا سبب تھا کہا کونسی سواری اُنکا بوجھ اُٹھا سکتی ہے قسم کھائی کہ ایک قدم اُنکا تین دن رات کی راہ تھی اُسوقت تمام روے زمین پر سواے بیت المعمور کے کہ مذکور ہوا کوئی گھر نہ تھا تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ علی ابن الحسین امام زین العابدین نے فرمایا ہے کہ حضرت آدم

تھے

ہند سے مکے کو چار سو بار گئے چالیس دفعہ حج کے واسطے اور باقی عمرہ کے لیے اور بعد دو سو برس کے
حضرت حوا کے ساتھ ملے اور تفسیر زاہدی مین اور تفسیر مدارک وغیرہ مین ہی کہ بیت المعمور
طوفان حضرت نوح کے تیسرے یا چوتھے یا ساتوین آسمان پر لے گئے اور اوسکو خانہ کعبہ کے مقابل
زمین پر بنا ہی رکھا ہے اور ہر روز ستر ہزار فرشتے نئے اُسکا طواف کرتے ہین جو کہ ایک بار طواف
کر چکتے ہین دوبارہ نہین آتے ہین اور عبد اللہ ابن عمر اور مجاہد نے نقل کیا ہی کہ دو ہزار برس پہلے
پیدائش زمین پر سے پانی پر مجوف کف یعنی درمیان سے خالی گھر کی شکل موجود تھے زمین کو نیچے
سے اُسکے بچھایا اور قتادہ کہتا ہی کہ دو ہزار برس پہلے زمین کے پیدا ہونے سے خانہ کعبہ کو بنایا تھا
اور طواف کرتے تھے اور انوار التنزیل مین تفسیر قول اللہ انّ اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ
مبارکاً وھدی للعٰلمین مین روایت کیا ہی کہ پیغمبر سے پوچھا اول گھر کہ واسطے عبادت کے بنا
کونسا ہی فرمایا کہ وہ مسجد الحرام ہے اُسکے بعد بیت المقدس تھوڑی مدت کے بعد پوچھا کہ ان دونوں کے
درمیان مین کتنی مدت کا فاصلہ تھا فرمایا کہ چالیس برس کا اور بعضون نے روایت کی ہی اول جسکو
حضرت ابراہیم نے بنایا ہی اور ابن عباس کہتے ہین پہلے وہ گھر بنا کہ جسکو حضرت آدم نے بعد گاری
بنا کیا پھر ایک مدت کے بعد جو وہ ٹوٹ پھوٹ گیا حضرت ابراہیم نے درست کیا دوبارہ پھر جو خراب ہوا
ایک قوم تھی قبیلہ جرہم سے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پہلی بی بی اُن مین سے تھی انھون نے
بنایا سہ بارہ پھر جو ویران ہوا عمالقہ نے ترتیب دیا پھر قریش نے پھر حجاج بن یوسف نے اور تفسیر
مواہب علیہ مین مفسرین لائے ہین کہ علامتین بزرگی اور شرافت کعبہ کی روشن اور ظاہر ہین جیسا کہ
جو کوئی اُسکو دیکھتا ہی اشکبار ہوتا ہی اور دل آدمیون کے خصوصاً حاجیون کے اُسکی طرف میل کرتے
ہین اور یہ کہ وہ خاص مومنون کا قبلہ ہے اور جو کوئی چاہے کہ اُسکو خراب کرے نہین کر سکتا ہے کہ
اصحاب فیل نے چاہا تھا کہ اُسکا احوال بالتفصیل معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور کوئی پرندہ اوپر
اُسکی چھت پر نہین بیٹھ سکتا اور ایک ساعت رات دن بے طواف کرنے کے خالی نہین رہتا اور اولیا
ہر شب جمعہ کو اُسکے گرد حاضر ہوتے ہین اور جن بھی اُسکے طواف پر میل کرتے ہین اور انوار التنزیل مین ہی
کہ جو پرندہ کہ اوپر کو اوڑتا جاتا ہی جب اُس مقام پر پہونچتا ہی تو منحرف ہو جاتا ہی اور درندہ جانور ہرن
حرم مین ساتھ تمام اور جانورون کے اختلاط کرتے ہین اور کسی کے مانع اور مزاحم نہین ہوتے ہین

فصل چھٹی بیچ توالد اور تناسل حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کے بعد محنت مفارقت
مہاجرت کہ ساتھ راحت مواصلت کے بہرہ مند ہوے بقیہ عمر بفراغت گزاری اور قبول احکام الٰہی
اور بطاعت فرمان شاہی جل ذکرہ مین کوشش کی تا بفرمان ربانی نوع انسانی جیسی کہ چاہیے خلق

بھی اور ساتھ زراعت اور عمارت زمین کے اشتغال کیا روایت مین آیا ہے کہ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو
بیس دفعہ حمل رہا اور معالم التنزیل مین ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے واتل علیهم نبأ ابنی آدم بالحق الخ
لکھا ہے کہ حضرت حوا نے چالیس فرزند بیس حمل مین جنے ہر دفعہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی جوڑوان اول
انکا قابیل اور توام اُسکی اقلیمیا اور آخر انکا عبد المغیث اور توام اُسکی امتہ المغیث پھر خدا تعالیٰ نے
نسل آدم مین برکت ڈالی ابن عباس نے روایت کی ہے کہ حضرت آدم کو موت نہین آئی جب تک
فرزند اور فرزند فرزند انکے چالیس ہزار نہوئے اور بیچ مولد یعنے جگہ پیدایش قابیل و ہابیل کے اختلاف
ہے بعضے کہتے ہین کہ حضرت آدم نے حضرت حوا کے ساتھ بعد گزرنے سو برس کے زمین پر آنے کے
نزدیکی کی کہ اُس سے قابیل اور توام اُسکی اقلیمیا ایک مرتبہ پیدا ہوے پھر ہابیل ساتھ توام اپنی لبودا
کے ایک دفعہ اور محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ حضرت آدم نے جنت مین پیشتر از وقوع ذلت
حضرت حوا کے ساتھ صحبت کی تھی اور حضرت حوا اُسجگہ قابیل اور اُسکی توام کے ساتھ حاملہ ہوئی تھین
اور وقت ولادت انکے کچھ رنج اور درد حضرت حوا کو نہوا تھا اور خون بھی نہ دیکھا تھا جب زمین پر
آئین اور حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت حوا کے ساتھ مجامعت کی اور حضرت حوا ہابیل اور اُسکی
توام کے ساتھ حاملہ ہوئین ہنگام ولادت انکے رنج اور دکھ ہوا اور درد لگے اور لہو بھی نکلا اور فاصلہ
درمیان دو حمل کے دو برس کی مدت ہوتا تھا بقول کلبی اور تفسیر زاہدی اور بحر المواج مین ہے کہ
حضرت حوا کو پانچ سو بار حمل رہا اور ہر دفعہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی جوڑوان پیدا ہوے مگر حضرت شیث
علیہ السلام کہ تنہا پیدا ہوے اور شریعت حضرت آدم علیہ السلام مین درمیان بھائی اور بہن کے نکاح
درست تھا لیکن اُس طریق سے کہ بعد بلوغ ایک بطن کی بیٹی دوسرے بطن کے بیٹے کو دیتے تھے اور اور
ہر لڑکے کو اختیار تھا کہ جونسی بیٹی چاہتا تجویز کر لیتا تھا مگر وہ بیٹی کہ توام اور ہمزاد اُسکی ہوتی تھی نکر سکتا
تھا جب قابیل اور ہابیل اور انکی بہنین بڑی ہوئین حضرت آدم نے اقلیمیا خواہر قابیل کو ہابیل
کے ساتھ نامزد کیا اور لبودا خواہر ہابیل کو قابیل کے ساتھ قابیل کی بہن کہ کمال خوبصورت اور حسینہ
اور جمیلہ تھی اور ہابیل کی بہن کہ چندان خوبصورت نتھی قابیل کو یہ بات ناخوش آئی اور کہا بہن میری
خوبصورت ہے اور میرے ساتھ رحم مین رہی ہے اور علاوہ اسکے یہ کہ مین اولاد جنت مین کا ہون وہ
یہ اولاد زمین مین کی پس مین اسکے ساتھ زیادہ سزاوار ہون کہ اسکو اپنے نکاح مین لاؤن حضرت
آدم نے کہا کہ حکم خدا تعالیٰ کا اسیطرح صادر ہوا ہے اس مین مجکو اختیار نہین قابیل نے کہا خیر تو ہابیل
کو مجھ سے زیادہ چاہتا ہے اسواسطے میری بہن کو کہ خوبصورت زیادہ ہے اُسکو تو دیتا ہے حضرت نے کہا
کہا اگر میرے کہنے کا یقین نہین ہے تو تم دونون قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہو وہ اقلیمیا کے ساتھ نکاح
کرے اور نشانی قبولیت قربانی کی یہ تھی کہ اُسکو ایک جگہ رکھ دیتے تھے اور اُس زمانے کا پیغمبر دعا

کرتا تھا ایک آگ آسمان سے اوترکر اُسکو جلا دیتی تھی پس ہابیل کے پاس بہت سے دنبے تھے اُس مین سے ایک جوان فربہ کہ اُسکو بہت دوست رکھتا تھا اور تھوڑا دودھ اور مسکہ لیکر ایک پہاڑ پر رکھا اور نیت کی کہ اگر میری قربانی قبول نہ ہووے تو مین اقلیما کو چھوڑ دون اور قابیل تورع کرتا تھا دو خوشہ گندم کے ہلکے اور کم دانہ لاکر اُسی جگہ رکھے اور اپنے دل مین کہا کہ یہ قربانی قبول ہووے یا نہ ہووے مین اپنی بہن سے دست بردار نہین ہونیکا اور اُسکو نہین چھوڑنیکا پس ایک آگ سفید بے دھوئی کی آسمان پر سے اوتری اور قربانی ہابیل کی کھا گئی اور قربانی قابیل کی چھوڑ گئی اور ساتھہ کھانے اُسکے کے التفات نکیا جب قربانی قابیل کی نہ ہوئی تو اُسکی زمین دل مین عداوت کا درخت پیدا ہوا اور آتش غصہ نے اُسکے سینہ مین شعلہ مارا کہتے ہین کہ جب ہابیل اپنی گوسفندون کے چرانے مین مشغول ہوا تو قابیل اُسکے پاس آیا اور کہا لاقتلنک یعنی تجھکو البتہ مین مار ڈالونگا ہابیل نے کہا کسواسطے کہا اسلیے کہ تیری قربانی قبول ہوئی اور میری قبول نہین ہوئی میری خوبصورت بہن تو لے لیگا اور تیری بہن بدصورت مجھکو سپرد کرینگے اور تیرے فرزند میرے فرزندون پر فخر کرینگے ہابیل نے کہا کہ میرا اس امر مین کیا گناہ ہے کسواسطے کہ اللہ تعالے سوائے پرہیزگارون کے کسی کی قربانی قبول نہین کرتا معالم التنزیل اور بحر المواج مین لکھا ہے ہرچند قابیل چاہتا تھا کہ ہابیل کو مار ڈالے لیکن صورت مارنے کی نہ جانتا تھا اس سبب سے نہ مار سکتا تھا شیطان لعین نے آدمی کی شکل بنکر ایک مرغ کو ہاتھہ مین لیکر اُسکا سر پتھر کے اوپر رکھا اور دوسرا پتھر اُسکے سر پر مارا تا اُسکا سر کچلا گیا اور وہ مرغ مر گیا ایک دن قابیل نے ہابیل کو سوتا پایا اور اُسکا سر ایک پتھر پر رکھکر ایک پتھر مارا کہ اُسکا مغز پھٹ گیا اور ہابیل مر گیا اُسوقت اُسکی بیس برس کی عمر تھی پھر قابیل حیران ہوا کہ اب اُسکو کیا کرون اُسکو بلے مین لپیٹ کر چالیس دن تک اپنی پیٹھہ پر لیے پھرا۔ اور ابن عباس نے نقل کیا ہے کہ ایک برس تک لیے پھرا یہان تک کہ اوس کے مردے مین بدبو پیدا ہوئی اور جانور درندا اور پرندنے قابیل پر غلبہ کیا جب کہ یہ کہین رکھہ دیتا تو جانور کھانے لگتے کمال تنگ ہوا اور جور فلک سے شکایت کرنے لگا پھر اللہ تعالے نے دو کوے پیدا کیے اور وہ دونون آپس مین لڑے اور ایک نے ایک کو مار ڈالا جو کوا کہ جیتا رہا اُسنے اپنی چونچ سے زمین کھودی اور اُس مرے کوے کو اُس مین ڈالکر اُسپر خاک ڈالی کہ وہ چھپ گیا اور یہ اس واسطے تھا کہ تا قابیل بھی اسی طرح دیکھکر ہابیل کو دفن کرے ابن عباس سے روایت ہے تفسیر زاہدی مین کہ جب حضرت آدم علیہ السلام حج کے واسطے گئے تو قابیل غائب تھا اور اُسکے عمل کی شومی سے بعضے درختون اور میوون نے نقصان قبول کیا اور بعضے درختون نے میوہ نہ دیا اور کانٹے کہ موجود نہ تھے پیدا ہوئے

اور جو وحش و طیور کہ آدمیون کے ساتھہ الفت کرتے تھے بھاگنے لگے اور اسکی بیوفائی سے ایک
آندھی آئی اور تمام عالم کو تاریک کیا اور ہول و ڈر دلون مین پیدا ہوا حضرت آدم علیہ السلام
نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اس تغیر کا سبب کیا ہے کہا یہ سبب شومی گناہ قابیل
پسر تیرے کا ہے کہ ہابیل کو مار ڈالا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے جب یہ سُنا نہایت
اندوہناک ہوے جب پھرے تو قابیل سے ہابیل کا حال پوچھا اُسنے کہا مجکو تمنے کچھہ اُسکا
نگہبان نہین کیا تھا حضرت آدم علیہ السلام نے اِس امر ناپسندیدہ سے بہت بہت رنج کیا
کہ اُسکے بعد حضرت آدم علیہ السلام پانچ سو برس تک نہ ہنسے کہتے ہین لقمہ حضرت آدم علیہ السلام
نے کہ اس درخت گندم سے کھایا تھا اُس لقمے سے قابیل کا مادہ حاصل ہوا تھا اور شومی
اس لقمہ حرام کے نافرمانی خدا اور اپنے باپ کی کرکر بھائی سے حسد کیا اور یہان تک بگڑگیا
کہ کفر اختیار کیا اور دین آتش پرستی کا تبدل کیا اور تمام بدن اوسکا سیاہ ہوگیا اور جو کوئی
اوسکو دیکھتا تھا اُس سے ڈرتا تھا کہ مبادا مار ڈالے اور کہتے ہین کہ ہر کوئی اوسکو دیکھکر پتھر
اُسپر مارتا تھا اور وہ زخمی ہوتا تھا تا آنکہ ایک دن اُسکے فرزند نے اوسکو پتھر مار کر مار ڈالا
اور بعضے کہتے ہین کہ خدا ے عزوجل نے اُسپر ایک ہوا تعینات کی تھی کہ اُسکو گرمی مین گرم تر
جگہ زمین پر اور جاڑے مین سرد ترین جگہ پر لے جاکر مبتلا اور گرفتار کرتی تھی قیامت تک
اسی بلا کے ساتھہ معذب رہے گا۔ امام ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ آدھا عذاب
دوزخ کا تمام و کمال خاص اُسی کو ہوگا اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی جہان مین مارا
جاتا ہے اوسکے قتل کے گناہ مین قابیل شریک ہوتا ہے کہ من سن سنتہ سیئۃ فلہ
وزرھا و وزر من عمل بھا یعنے جو شخص کہ اختراع کرے کوئی بُرائی پس واسطے اُسکے
گناہ اوسکا ہے اور گناہ اوس شخص کا کہ عمل کرے ساتھہ اوس بُرائی کے بعضون کے نزدیک
یاجوج اور ماجوج اُسی کی نسل سے ہین اور معارج النبوۃ مین نقل ہے کہ حضرت آدم اور حضرت
حوا علیہما السلام کے ساتھہ ایک جگہ پاک اور پاکیزہ مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ دریاے غیب سے
ایک ندی پانی صاف کی روان ہوئی اور وہ ندی بہشت سے آئی تھی اور حضرت جبرئیل علیہ
السلام ایک گروہ فرشتون کے ساتھہ ایک طباق میوہ بہشتی کا ہتھیلی پر رکھے ہوے آئے اور
السلام علیک یا ابا محمد یعنے تحفہ سلام اوپر تیرے اے ابا محمد یہ وہ نام حضرت آدم علیہ السلام
کا بہشت مین حضرت آدم علیہ السلام کو اس نام سے پکارتے تھے پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے کہا اس میوے کو پہچانتے ہو کہا ہان یہ میوہ بہشت کا ہے کہ حق تعالےٰ سے مین نے درخواست
کی تھی کہ پہلے مرنے سے مجھکو عنایت کرنا فرشتون نے کہا خدا ے تعالےٰ نے تیرا مقصد حاصل کیا

اب اِس میوے کو کھاؤ اور اِس پانی مین جلدی نہاؤ اور اپنے تئین پاک وصاف کرو اور پھر
حضرت حوا کے ساتھ صحبت کرو کہ آج یہان انتقال نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تمھاری پشت
مین انجام کو پہونچی حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا نے بموجب فرمان قضا جریان کے عمل
کیا اور حضرت حوا کو حمل رہا اور ایک مدت وہ نور سینہ مین حضرت حوا کے مانند آفتاب کے
چمکا کیا۔ اور روایت ہے کہ وقت نقل کرنے اُس مایۂ بہجت اور سرور کے تا روز ولادت
حضرت شیث علیہ السلام ابلیس لعین کو ساتھ ایک حجاب کے کہ درازی اُسکی چالیس برس کی
راہ تھی اور ایک قول سے سو برس کی راہ چھپا دیا اور ولادت حضرت شیث علیہ السلام کی
پانچ برس بعد مارے جانے ہابیل سے تھی بقول جمہور اور معالم التنزیل مین وارد ہے کہ اُس وقت
حضرت آدم علیہ السلام کی ایک سو تیس برس کی عمر تھی اور لفظ شیث سریانی مین معنی علم کے
ہین اُس واسطے کہ اول جنسے ساتھ تدریس اور تعلیم مسائل شریعت اور حکمت کے اشتغال کیا
حضرت شیث علیہ السلام تھے اور یہ فرزند ساتھ حسن وجمال اور فضل وکمال کے فرزندان
حضرت آدم علیہ السلام مین یگانہ زمان تھا اور نور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبین مبین
اُنکی سے تابان جب یہ فرزند حد بلوغ کو پہونچا حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام
پاس آئے اور کہا کہ کل شیث کو فلانی جگہہ حاضر کرنا کہ مین ساتھ جماعت فرشتون کے آؤنگا اور
عہد ومیثاق اِس نور کے واسطے لیا جاوے گا دوسرے دن حضرت ابو البشر بموجب اِس امر
کے حضرت شیث علیہ السلام کو اُسی جگہ لے گئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتون
کے ساتھ وہان آئے اور عہدنامہ تاکید کے ساتھ حضرت شیث علیہ السلام سے لیا اور ساتھ
یاقوت کے پارچہ حریر بہشتی پر لکھا اور ساتھ گواہی فرشتون کے حکم کیا اور اُسکو لپیٹا اور حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے اُسپر مُہر کی اور مضمون اُس عہدنامہ کا یہ تھا کہ اے شیث نور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی بہت حفاظت کرتا رہنا اور سوائے پاکیزہ ترین عورتون کے نہ پہونچانا اور تابوت
سکینہ بہشت سے لاکر حضرت آدم کو سپرد کیا اور وہ ایک صندوق تھا چوب شمشاد سے اور سونے
سے ملمع کیا ہوا تین گز کا لمبا اور دو گز کا چکلا اور تمام انبیا کی صورتین اُسپر نقش کی ہوئی تھین
اور تفسیر کشف الاسرار مین ہے کہ اِس مین بعدد ہر پیغمبر کے خانے بنے ہوے تھے اور آخرین سب
خانون کا خانہ پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا اور خانہ خاتم النبیین رسول رب العالمین
یاقوت سرخ کا تھا اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس جگہ بصورت نماز گزار کے کھڑے
ہوے تھے اور داہنی طرف ایک مرد اور اودھر کھڑا ہوا تھا اور اوسکی پیشانی پر لکھا ہوا تھا
ھٰذا اول من تبعه من امة ابو بکر یعنے یہ وہ شخص ہے کہ اول تابعداری کرے اوسکی امت

اسکی ہے ابوبکر ہے اور بائین طرف عمر بن الخطاب کھڑے ہوے اور اونکی پیشانی پر لکھا ہوا تھا لا یاخذ فی اللہ لومۃ لائم یعنے نہین پکڑنے کا اُسکو اللہ ساتھ کسی بُرائی کے اور پیچھے ذوالنورین اور اونکی پیشانی پر لکھا تھا ھذا بار من البررۃ یعنے یہ ایک مرد ہے نیک مردون مین سے اور آگے علی ابن ابی طالب علیہ السلام شمشیر حمائل کیے ہوے اور اون کی پیشانی پہ لکھا ہوا تھا ھذا اخی و ابن عمی یعنے بھائی اوسکا ہے اور بیٹا چچا اوسکے کا اور گرداگرد سب امام اور خلیفہ اور نقیب اور ایک بڑا لشکر مہاجرین اور انصار کا القصہ تابوت سکینہ حضرت آدم کو سپرد کیا اور مقرر کیا کہ وہ عہدنامہ اُس تابوت مین بحفاظت تمام رکھے اور اپنے فرزندون کو وصیت کرے کہ ہر ایک عہدنامہ اسی طرح لکھے اور اس تابوت مین رکھا جاوے اور جو کچھ کہ اس مین ہے بخوبی بجا لائے اور جاننا چاہیے کہ یہ عہدنامہ ہر زمانہ مین ہر شخص کو آبا و اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے وہ حضرت شیث سے تا روزگار عبداللہ بن عبدالمطلب تک کرسی بکرسی پہونچتا رہا اور اول یہ تابوت حضرت آدم علیہ السلام کے پاس تھا اور اونہوں نے شیث کو پہونچایا اور اونہوں نے تمامی اولاد کو یہانتک حضرت صالح اور بعد انکے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور اُنہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اور اونہوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اور پھر بنی اسرائیل کو تا آنکہ حضرت موسی علیہ السلام کو پہونچا اور اونہون نے توریت کو اُس مین رکھا پھر جمیع انبیاء بنی اسرائیل پاس پہونچا اشمویل تک پہونچا چنانچہ بیان اسکا آویگا انشاء اللہ تعالے القصہ اُس تابوت سکینہ مین ایک جانور تھا بلی جیسا اور اوس کی دم تھی اور دو بازو تھے یاقوت کے یا زبرجد کے اور منہ اُسکا آدمی کے منہ کے مشابہ تھا اور دو آنکھین تھین جیسے مشعل روشن اور آواز اوسکی شیر جیسی جب کافرون کے ساتھ لڑتے تھے تو اُس تابوت کو لشکر کے آگے آگے لیے پھرتے تھے اور سکینہ تابوت مین سے باہر نکل آتا تھا اور اُسکی آنکھون کی شعاع سے دشمنون کی آنکھین خیرگی کرتی تھین اور اوسکی آواز سے گھوڑے دشمنون کے بھاگتے تھے اور اونکے دل مین ڈر پیدا ہوتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ سکینہ ایک ہوا تند تھی کہ لڑائی کے وقت اُس تابوت مین سے نکل کر دشمنون کے منہ پر چلتی تھی اور انکو متفرق کر دیتی تھی اور بعضے کہتے ہین کہ سکینہ ایک روح تھی کہ جب ان مین کسی امر مین اختلاف ہوتا تھا تو وہ روح گویا ہو کر حکم کرتی تھی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ سونے کا طشت تھا کہ بہشت سے لائے تھے اور اُس مین پیغمبرون کے دل دھوئے ہوے تھے واللہ اعلم بالصواب **فصل ساتوین** پیدا ہونے ذریت آدم مین اُنکی پشت سے اور عہد و پیمان لینا خداے تعالے کا اُنسے قولہ تعالی واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورھم ذریتھم الخ صاحب معارج النبوۃ کہتا ہے کہ بیان قصہ مذکورہ کا معنی روایت صحیح اور عبارت صحیحہ کے کہ بیچ نقلوں کے گذری ہین اس طرح پر ہے کہ ابن عباس سے روایت کی

کہ جب حق تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ساتھ اُنکے خطاب فرمایا کہ اے آدم تجھ کو
کسنے پیدا کیا کہا یارب تونے فرمایا تیرا رب کون کہا تو ہے رب میرا فرمایا سجدہ کر میرے تئین
فی الحال حضرت آدم نے سجدہ کیا پھر خطاب آیا کہ اے آدم تجھسے اور تیری اولاد سے عہد
و پیمان لیتا ہون تا سبب استحکام قواعد خدمت اور موجب دوام عفو و محبت کا ہو حضرت نے
کہا سبحان منت رکھتا ہون مین حق تعالے نے فرمایا کہ حجر اسود بہشت سے لاؤ اور وہ یاقوت
جنت سے تھا برف جیسا سفید اور روشنائی اوسکی مانند شعاع آفتاب کے اب بسبب ہاتھ لگنے
ناپاکون اور مشرکون کے سیاہ ہوگیا ہے اور روایت کی ہے کہ اگر مشرکون کے ہاتھ نہ لگتے تو جو
مبتلا اور درد مند اوسکو چھوتا اللہ تعالے اوسکو شفا کرامت فرماتا القصہ حق تعالے ذریت
حضرت آدم کو اونکے صلب سے باہر لایا اور ساتھ اُنکے عہد باندھا اور عہدنامہ حجر اسود کو سونپا
اور تفسیر مدارک مین ہے کہ جمہور مفسرین اس امر پر ہین کہ لینا اسکا بعد پیدا ہونے حضرت
آدم علیہ السلام کے جنت مین جانے سے پہلے واقع ہوا بہشت کے دروازے کے میدان مین
اور عرض اُس میدان کا تیس ہزار برس کا راستہ ہے تفسیر معالم التنزیل اور مواہب مین ہے
کہ عبد اللہ نے اپنی صحیح مین ابن عباس سے نقل کی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے میثاق لیا حضرت آدم سے نعمان پر اور ایک جگہ ہے نزدیک
عرفات کے اور اوسکو نعمان سحاب بھی کہتے ہین اور ایک قول سے بطن نعمان بھی کہتے ہین
اور لباب مین ہے کہ اخذ میثاق دنیا مین ہوا اور وہ ایک زمین ہے ولایت ہند مین بعد نکالنے
حضرت آدم علیہ السلام کے بہشت سے اور معالم مین بقول امام کلبی روایت ہے کہ مکہ اور طائف
مین میثاق لیا گیا ہے تفصیل اسکی اس طرح پر ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ہر برس طواف کے
واسطے مکہ شریف مین آتے تھے اور اعمال حج کے بجا لاتے تھے تا آنکہ ایک بار کوہ عرفات
کے نیچے کہ اُسکو وادی نعمان بھی کہتے ہین سو گئے کہ حق سبحانہ تعالے نے دست قدرت اپنا
پشت آدم پر پھیرا فی الحال ذریت اُنکی چونٹیون کی طرح بہ ترتیب کہ دنیا مین پیدا ہوئی اور قیامت
تک پیدا ہونگی یعنے بیٹا باپ سے اور باپ دادا سے تا آدم طرفۃ العین مین عدم سے وجود مین
آئے اور سب نے لڑکپن کی عمر تمام کر کر بلوغ اور عقل حاصل کی اور ایک مدت ساتھ تکلیف
شرعی کے گزاری اور علامتین صنعت خداوندی کی دیکھین پھر اُنسے گواہی چاہی کہ الست بربکم
یعنے آیا نہین ہون مین رب تمھارا قالوا بلی سب نے کہا ہان جب دنیا مین آئے بعضون نے
بواسطہ تعلق اس جہان کے نہایت پریشانی سے غفلت کی روئی اپنے کانون مین رکھی اور اس
عہد کو فراموش کیا لیکن عارف مفرد کہ ماسوی اللہ کے مجرد ہین اُس دن کی آواز ابتک

انکے کان مین کہ نفحات الانس مین مذکور ہے کہ علی سہیل اصفہانی کو کہا روز بلی تجکو یاد ہے
کہا ہان کیونکر نہ یاد ہو کہ وہ ایک ہوا تھی روایت ہے کہ اول طائفہ کہ ذریت حضرت آدم علیہ
السلام سے ظاہر ہوا انبیا تھے اور اُن مین سے کہ جو پہلے باہر آیا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم تھے پھر خطاب آیا کہ اے محمد تجھ کو کس نے پیدا کیا ہے کہا خداوند تعالے نے تو نے فرمایا تیرا
پروردگار کون ہے کہا تو ہے رب میرا فرمایا سجدہ کر اپنے خداوند کو پس خواجہ عالم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے سجدہ کیا حق تعالے نے فرمایا اے محمد تجسے عہد و پیمان لیتا ہون مین کہ کہا بہتر
فرمایا اس حجر اسود پر ہاتھ رکھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اپنا اوسپر
رکھا ابتدا اس عہد و پیمان کی حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی پھر حضرت
نوح علیہ السلام سے پھر اور پیغمبرون سے قولہ واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن
نوح الخ اورون سے بھی اسی طرح سوال ہوا اور اونھون نے بھی سجدہ کیا اور لینا عہد
و پیمان کا اور ہاتھ رکھنا حجر اسود پر اسی طرح وقوع مین آیا پھر گروہ انبیا کو خطاب فرمایا کہ یہ
محمد بن عبد اللہ پیغمبر میرا ہے کہ آخر زمانے مین اسکو باہر لاؤنگا اور اسکی شریعت کا ذکر تم اپنی
کتابون مین مطالعہ کروگے اسکے ساتھ ایمان لاؤ قولہ تعالی واذ اخذ اللہ میثاق النبیین
لما اتیتکم من کتب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ و
لتنصرنہ الخ پھر تمامی ذریت حضرت آدم علیہ السلام کو چیونٹیون کی طرح باہر لائے اور ان سے
اپنی خالقیت اور ربوبیت کا سوال کیا اور اون سب نے اقرار کیا فرمایا سجدہ کرو تاکہ تم اپنے
اقرار مین تم سچے ہو سب نے سجدہ کیا مگر کافر اور منافق کہ اونکی پیٹھین سیدھی رہین سجدہ نکرسکے
محمد بن عتبہ کہتا ہے کہ جب مومنون نے سر سجدے سے اوٹھایا انھون نے انکو گروہ دیکھا کہ
انھون نے انکے ساتھ موافقت نہ کی پھر وہ گروہ ہوگئے بعضے کہ انکو توفیق رفیق ہوئی دوبارہ
سجدہ شکرانہ درگاہ یگانہ مین بجا لائے کہ بعضے لوگون کے نزدیک فرض ہونا دوسرے سجدے کا
نماز مین اسی سبب سے ہے اور بعضے سجدہ کرنے والون نے جب دیکھا کہ ایک جماعت نے سجدہ
نہ کیا یہ بھی سجدہ اول سے پشیمان ہوے اور سجدہ شکر دوبارہ نہ کیا پھر انھون نے کہ بالکل
سجدہ نہ کیا تھا اُن مین سے کہ بعضون کو دوسرا سجدہ کرتے دیکھا پھر وہ گروہ ہوگئے بعضے کہ
نہ کرنے سجدے پہلے سے پشیمان ہوے تھے دوسرے سجدے مین انکے ساتھ موافقت کی اور

البتہ ہم دینا اوسکو ۱۲ ساتھ اوس کے اور البتہ ایمان لاؤگے کہ ساتھ تمھارے ہے اور مدد کروگے پاس ایک پیغمبر پھر آوے تمھارے کتاب سے اور حکمت کہ البتہ جو کچھ دون مین اللہ تعالے نے پیغمبرون عہد و پیمان لیا [illegible]

بعضے اسی مخالفت پر قائم رہے اور ہرگز سجدہ نہ کیا حاصل یہ کہ تمام ذریت آدم علیہ السلام کی چار قسم
ہوئی ایک طائفہ کہ دونون سجدہ بجالایا مومن جیے اور مومن مرے اور دوسرے وہ گروہ کہ جنھون
نے دونون بار سجدہ نہ کیا کافر جیے اور کافر مرے اور تیسرے وہ فرقہ کہ پہلا سجدہ کیا اور دوسرا نہ کیا
یہ مومن جیے اور کافر مرے اور چوتھے کہ برعکس اسکے تھے یعنے پہلا سجدہ نہ کیا اور دوسرا بجا لائے
کافر جیے اور مومن مرے روایت مین آیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی ذریت مین
بعضون کو مانند چراغ کے نورانی اور روشن دیکھا اور بعضون کو مانند چمکتے ہوے ستارون
کے اور بعضون کو سفید نورانی اور بعضون کو سیاہ ظلمانی پوچھا خداوندا یہ کون ہین فرمایا جو
کہ مانند چراغ کے ہین پیغمبر ہین اور جو کہ مثل ستارون کے ہین عالم ہین کہ وارث انبیا کے
ہین اور وہ جو کہ سفید اور نورانی ہین اصحاب یمین اور نیک بخت تیری اولاد کے ہین اور
وہ جو سیاہ ظلمانی ہین اصحاب شمال اور بدبخت قابل عذاب تیری اولاد مین سے ہین اور
بعضے کہتے ہین کہ بعضے مانند آفتاب کے تھے اور بعضے مانند چاند کے اور بعضے مثل ستارون کے
اور بعضے مانند شمع کے اور بعضے مثل چراغ کے اور بعضے سفید رو اور بعضے سیاہ رو جو کہ آفتاب
کے مانند تھا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور جو وہ چاند اور ستارون جیسے تھے وہ انبیا تھے
اور وہ جو شمع کی طرح تھے عالم تھے اور وہ جو چراغ کی شکل تھے زاہد اور عابد تھے اور وہ جو سفید رو
تھے سب مومن تھے اور وہ جو سیاہ رو تھے کافر تھے پھر حق سبحانہ تعالے نے سعادتمندون
کے حق مین فرمایا ھٰؤلاء فی الجنۃ یعنے وہ لوگ جنت مین ہون گے پھر اہل شقاوت مین حق
مین فرمایا ھٰؤلاء فی النار یعنے یہ لوگ دوزخ مین ہون گے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا
الٰہی سب کو یکسان کیون نہ پیدا کیا فرمایا ہمارے ارادۂ ازلی مین یون ہین تھا کہ جو گروہ
مخصوص نعمتون کے ساتھ ہووے اور ساتھ شکرگزاری ہماری کے مصروف ہووے ہم بھی
ساتھ زیادتی نعمت اور افزونی فضل وکرم اُنکے کے مصروف ہووین اور کام اُنکا جیسا
کہ ہمارے فضل وانعام کا قاعدہ ہے انجام کو پہونچاوین اے آدم ہمنے آسمان کو پیدا کیا اور
اوس کے واسطے رہنے والے مقرر کیے اور زمین کو پیدا کیا اور اوس کے لیے رہنے والے
مقرر کیے اور بہشت کو پیدا کیا اور اوسکو ساتھ انواع لطائف اور عواطف کے آراستہ کیا اور
اوس مین رہنے کے لیئے ایک طائفہ نامزد کیا اور دوزخ کو پیدا کر کر ساتھ طرح طرح کے عذاب
اور عقاب کے خوفناک کیا اور اوس کے واسطے ایک جماعت معین کی منقول ہے کہ جب
حضرت آدم علیہ السلام پر اونکی اولاد کو عرض کیا تو نظر حضرت آدم علیہ السلام کی داہنی طرف
انھی لون مین سے ایک فرزند سعادتمند پر پڑی کہ سب مین نورانی اور صورت مین دلپذیر

اور سیرت مین دل پذیر تھا اور باوجود ان تمام ناز و اغزاز کے روتا تھا اوسکے رونے پر حضرت
آدم کا دل کڑھنے لگا اور حضرت جبرئیل سے اوسکا احوال پوچھا حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ ایک
پیغمبر ہے تیری اولاد مین سے کہ نام اوسکا داود ہوگا کہا یہ روتا کیون ہے جواب دیا ایک زلت
کے واسطے کہ وہ زلت چالیس برس اوسکو رلائیگی کہا اسکی عمر کتنی ہوگی کہا ساٹھ برس کی
پھر کہا کہ میری عمر کتنی ہوگی کہا ہزار برس کی حضرت آدم علیہ السلام نے کہا چالیس برس مین نے
اپنی عمر مین سے اسکو بخشے پھر دعا کی یارب چالیس برس میری عمر مین سے داود کو دے دعا
ان کی قبول ہوئی اور حکم ہوا کہ عمر داود کی سو برس کی ہووے اور ایک روایت مین اس طرح
پر ہے کہ اس مضمون کو لکھا اور ساتھ گواہی فرشتون کے محکم کیا بعد گذرنے نو سو ساٹھ برس عمر
حضرت آدم علیہ السلام کے جب ملک الموت آدم علیہ السلام کی روح قبض کرنے کو آیا کہا میرا
وعدہ اجل کا بعد ہزار برس کے مقرر ہوا ہے ابھی چالیس برس باقی ہین ملک الموت نے حضرت
داود علیہ السلام کا قصہ حضرت آدم علیہ السلام سے بیان کیا حضرت آدم علیہ السلام نے جان
کی دوستی سے اس امر کا انکار کیا اور رو دجا نہ کہا حضرت عزرائیل نے یہ سب قصہ حق تعالی
سے عرض کیا ایزد سبحانہ نے اپنی عنایت اور کرم سے عمر حضرت آدم علیہ السلام کی پوری ہزار برس
کی کردی اور حضرت داود کی بھی سو برس سے کم نہ فرمائی لیکن پھر حکم ہوا کہ کوئی آدمی اپنی عمر
مین سے دوسرے کو نہ دینے پاوے نقل ہے کہ اوسی دن خطاب پہونچا کہ میرے بندے گھر اور
مال اور پیشے اور کاریگرون مین سے جس کی آرزو ہو قبول کرے ہر ایک کو جو پسند آیا قبول
کیا ایک قوم نے ان مین سے منہ پھیر لیا اور اختیار کار و بار اور فکر درم و دینار سے فارغ
ہوے اور اُنسے جدا ہوگئے خطاب آیا کہ اے میرے بندو ان چیزون سے تمنے منہ کس واسطے پھیرا
اور کسی چیز کو نہ دیکھا اونھون نے کہا خداوندا دنیا کے ساتھ کیا کام اور بازار اندیشہ اور پیشہ
اسکے سے کیا غرض اسوقت خطاب ہوا کہ مجھ کو قسم ہے اپنی عزت اور جلال کی کہ کوئی بندہ اِن
چیزون سے میری بندگی کے واسطے فارغ نہ ہووے مگر اہل آسمان اور زمینون کو کہ انکے
رزق کا ضامن مین ہونگا اور وظیفہ شام اور صبح کا بے نقصان اُنکو پہونچاؤنگا آدمی
بُنتے ہین اور سیتے ہین اور ایک آدمی پہنتا ہے اور بوتے ہین اور وہ کھاتا ہے نقل ہے کہ جب
عہد و پیمان ساتھ ذریت حضرت آدم علیہ السلام کے باندھا اور سلسلہ عشق و محبت جانبین
سے آپس مین ہوا اور عہد نامہ اوسی مضمون کا لکھا اوس زمانہ مین حجر اسود کی کہ دو آنکھین اور
زبان اور منہ تھا بحکم الٰہی اوسنے منہ کھولا اور عہد نامہ کو اوسکے منہ مین رکھدیا اور فرمان ہوا
کہ جو کوئی ساتھ اس عہد و پیمان کے دنیا مین وفا کرے اور اللہ تعالی کی قسم کے بموجب اوس کو

بوسہ دیوے اور تعظیم کرے قیامت کے دن حجر اسود اُسکی وفاداری پر گواہی دیگا اور روایت ہی
کہ جب فرشتون کی نظر ذریت آدم پر پڑی کثرت اور بسیاری انکی نے تعجب کیا اور کہا خداوندا
اس خلائق کثیر کو جگہ اور گھر اور دکان اور باغ اور سرائے اور راغ چاہیے اور زمین اتنی نہین
کہ انکی گنجایش اس مین ہووے حق تعالے نے فرمایا کہ انکو دنیا مین ہمیشہ ثبات اور قیام نہوگا
ایک آئیگا اور دوسرا جائے گا اور ایک بوئے گا اور دوسرا کھائے گا فرشتون نے جب یہ
مضمون سنا کہا خداوندا مان اور باپ اور بھائی اور بہن اور یار آشنا ایک دوسرےکو دیکھینگے
اور ان مین محبت اور دوستی ہوگی جب یہ دار الفنا سے رحلت کرینگے اور رخت زندگانی کا باغ
کامرانی مین ساتھ باد خزان موت اور مرگ کے اوترے گا پراگندہ ہونگے اور عیش انکا بدمزہ ہوگا
حق تعالے نے فرمایا کہ غفلت درازی عمر کی انکے دلون پر غالب کرونگا تا یہ اپنے دوستون جانی
کو آپ خاک مین سونپین گے اور اوسکو ذرہ اعتبار نہ کرین گے **فصل آٹھوین** مبعوث ہونے
حضرت آدم علیہ السلام مین اور وفات اور مدت عمر انکی مین معارج النبوۃ مین وہب بن منبہ
نے روایت کی ہے کہ جب پانچ سو برس عمر حضرت آدم علیہ السلام سے گذرے اور اولاد انکی
بہت سی ہوگئی حق تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیغمبری عطا فرمائی اور انکے فرزندون
پر انکو رسول مقرر کیا اور انپر پچاس وقت کی نماز فرض کی اور روزہ اور غسل جنابت کا حکم
ہوا اور کھانے گوشت مردار اور سور اور خون اور شراب سے منع کیا قصص الانبیا مین آیا ہی
کہ روزے ایام بیض کے تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین ہر مہینے کے انپر فرض ہوے تھے
اور اونکے بعد بھی سب پیغمبرون پر تا زمانہ حضرت موسے علیہ السلام فرض رہے اور کشف الاسرار
مین ہے کہ اگلون پر روزہ عاشورہ اور ایام بیض واجب تھے اول جسنے کہ روزہ رکھا حضرت
آدم علیہ السلام تھے اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب
حضرت آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر آئے تو تابش آفتاب سے بدن انکا سیاہ ہوگیا حضرت
جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اے آدم تو چاہتا ہے کہ بامر الٰہی تیرا بدن سفید ہو جائے کہا ہان
کہا ہر مہینے مین تین روزے رکھ تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین حضرت آدم علیہ السلام
نے پہلا روزہ رکھا تو تیسرا حصہ انکے بدن کا سفید ہوگیا اور دوسرے روزے مین تمام بدن
اس جہت سے ان روزون کا روزہ ایام بیض نام رکھا ہے اور جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم مدینہ مین جب تشریف لے گئے تو اسی طرح روزہ ایام بیض اور روزہ عاشورہ رکھا کیے
جب سترہ مہینے گذرے تو روزے رمضان کے ساتھ آیت کتب علیکم الصیام کے واجب
ہوے اور اکتیس حرف تہجی حضرت آدم علیہ السلام پر بھیجے اور بعضے کہتے ہین کہ ایک کتاب

کہ اس مین چالیس صحیفہ تھے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوئی اور صاحب کشاف کہتا ہو کہ
دس صحیفہ حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوے کہ مضمون اونکا اسرار حکمت طبیعی اور رفر ردوا اون
اور کیفیت تسخیر کرنے جنون کی اور شیطانون کی اور ہندسہ اور حساب وغیرہ تھا نقل ہے کہ جب
قابیل نے ہابیل کو مارا مردود ہوا تو زمین مین مین گیا اور آتش پرستی اختیار کی مع اپنے فرزندون
کے اسوقت خداے تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ قابیل کے پاس جا اور
اوسکے فرزندون کو راہ راست پر لا اور اونکو مہمل نہ چھوڑ تمہید مین ابو شکور نے ایراد کیا ہے
کہ شرک حضرت آدم اور حضرت شیث علیہم السلام کے زمانہ مین نہ تھا بلکہ اخنوخ النبی یعنے
حضرت ادریس علیہ السلام کے زمانے مین ہوا لیکن کفر حضرت آدم کے زمانے مین تھا کہ قابیل
اور اوسکی اولاد نے کیا تھا کسواسطے کہ انھون نے امر خدا کو رد کر کر شرک کی بنا رکھی تھی اور
کفر اور شرک مین فرق یہی ہے کہ کفر چھپانا حق کا ہے اور شرک شریک کرنا خدا کے ساتھ ہی القصہ
جب حضرت آدم علیہ السلام نے انکو حق کی طرف دعوت کی تو انھون نے حضرت آدم سی معجزہ
چاہا اور حضرت آدم نے سنگ خارا سے بفرمان الٰہی آب خوشگوار جاری کیا اور درخت کو اپنے
پاس بلایا اور سنگریزون نے حضرت آدم کے ہاتھ مین انکی نبوت کے ساتھ بقدرت الٰہی گواہی دی
اور بہت معجزے حضرت آدم سے ظاہر ہوے چنانچہ کتب تواریخ مین بیان کیے ہین اور عارف صمدانی
میر سید علی ہمدانی نے کتاب ذخیرۃ الملوک کے پانچوین باب مین بیان کیا ہے کہ حدیث مین آیا ہے
کہ بیچ ایام حیات حضرت آدم کے چالیس ہزار اولاد پیدا ہوئی اور بیہ فرمان الٰہی اونکو پہونچا تے
رہتے اور ضبط قانون اور دستور انکی معاش کا بالسویہ تھا یعنے برابران مین اوقات گزاری کرتے
تھے اور کھانا پیٹ بھر کر نہ کھاتے تھے اور سیا ہوا کپڑا نہ پہنتے تھے اور ہنستے نہ تھے اور بات سواے
ضرورت کے نہ کہتے تھے اور بغایت ضعف اور بڑھاپے سے انکے پہلو کی ہڈیان سیڑھی کی طرح
ہوگئی تھین اکثر اوقات کہ مراقبے مین بیٹھے رہتے تھے مرد اور عورت انکی اولاد مین سے آتے تھے
اور انکی پسلیون پر سے کاندھون پر چڑھ کر سر پر بیٹھتے تھے اور دوسری طرف سے اسی طرح اوتر
آتے تھے یہ سر نہ ہلاتے تھے اور کچھ نہ کہتے تھے اور بعضے انکو کہ ملامت کرتے تھے یہ کہتے تھے کہ اے
فرزندو جو کچھ کہ مین نے دیکھا ہے تمنے نہین دیکھا اور جو رنج کہ مین نے اوٹھالے ہین تمنے نہین
مجکو ایک حرکت کے واسطے نعیم جنان سے از روے عتاب عالم پریشان مین ڈال دیا خوف کرتا
ہون کہ مبادا دوسری حرکت مجھسے ہووے تو اسفل السافلین مین قید ہو جاؤن القصہ اپنی
اولاد کے درمیان شریعت کا بیان کرتے تھے اور اونکو توحید اور خداشناسی کی راہ دکھاتے تھے
اور جو باتین کہ انکے درمیان مین خلاف واقع ہوتی تھین منع کرتے تھے اور اوراد مکتسبہ زبان مین

سکھائی تھین کہ ایک زبان کے آدمی دوسری زبان نہین سمجھتے تھے جب تک کہ ایک قوم دوسری سے تعلیم نہ پائی تھی اسی طرح اُن مین مرتے وقت تک رہا جب ہزار برس انکی عمر سے گذرے اور زبان حیات ساتھ فرمان ممات کے بدلا گیا تمام اپنی اولاد کو آپس مین جمع کیا اور انکو ساتھ طاعت الٰہی کے وصیت کی اور تابعداری شیطان سے اور حرام کاری سے منع کیا اور حضرت شیثؑ کو بہت سی وصیتون کے ساتھ مخصوص کیا اور کہا اے شیثؑ ان وصیتون کے ساتھ عمل کرتا رہنا اور اپنی اولاد کو بھی یہ وصیتین کرنا کہ اون مین سے پانچ وصیتین یہ ہین پہلے یہ کہ دنیا مین آرام سے نہ رہنا اور دل اوسپر نہ رکھنا کہ مین نے بہشت پر دل رکھا تھا اور بحسرت تمام اُس سے باہر نکالا دوسرے یہ کہ عورتون کے کہنے پہ عمل نہ کرنا کہ مین عورت کے کہنے سے اس بلا مین گرفتار رہا تیسرے یہ کہ جو کام کرے اُس کام کا آخر سوچ لینا کہ اگر مین بھی سوچ لیتا تو اس رتبہ کو نہ پہونچتا چوتھے یہ کہ جس کام مین تجھکو تردد ہووے اُس مین تامل کرنا اور چھوڑ دینا کہ وقت کھانے کے اُس درخت کے اگر مشتبہ نہ ہوتا مین تو کیون بلاے مصیبت مین گرفتار ہوتا پانچوین یہ کہ جو کام تجھکو درپیش ہووے اپنے دوستون کے ساتھ اُس مین مشورہ کر لینا کہ اگر اپنے امر مین فرشتون کے ساتھ مصلحت کرتا مین تو اس بلا کے ساتھ مبتلا نہ ہوتا اور پھر بمحافظت نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بہت مبالغہ کیا حضرت شیث علیہ السلام نے کہا اے پدر ذکر محمد علیہ السلام مین فضائل تجسے بہت سنے - مین چاہتا ہون کہ اس سے آگاہ ہون کہ مرتبہ اُسکا تیرے مرتبے سے زیادہ ہے یا بالعکس ہے حضرت آدمؑ نے جواب نہ دیا دوبارہ پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا تیسری بار کہ بہت مبالغہ سے پوچھا کہا اے فرزند شان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کمال بلند ہے کہ وہ سید انبیا اور سند اصفیا ہے اور کہا اللہ تعالے نے اُسکی امت کے ساتھ چھہ کام کیے ہین کہ میرے ساتھ نہین کیے اول یہ کہ مجھکو ایک ذلت کے واسطے جنت سے باہر کیا اور اونکے بہت گناہ ہونگے اور بہشت مین لاے گا دوسرے یہ کہ میرے تئین ایک ذلت کے ساتھ عالم مین آوارہ کیا اور میرا گناہ آشکارا اور ظاہر کر دیا اور اوسکی امت سے ہزارون گناہ ہونگے اور اونکا پردہ پوشیدہ رکھے گا تیسرے یہ کہ مجھکو ایک ذلت کے واسطے حوا سے جدا کیا اور اونسے سیکڑون گناہ صغیرہ اور کبیرہ ہونگے اونکے دوستون کو جدا نہین کرنے کا چوتھے یہ کہ ایک ذلت پر مین تین سو برس تک رویا اور عذر کیا تو میری توبہ قبول ہوئی اور انکو رونے کی حاجت نہین فقط یہ دل مین پشیمان ہووین انکے گناہون سے درگذرے گا کہ الندم توبۃ پانچوین یہ کہ مجکو ایک ذلت کے ساتھ ننگا کر دیا اور اسی طرح سے دنیا مین بھیجا اور اوسکی اُمت کو کسی گناہ کے سبب برہنہ نہین کرنے کا چھٹے یہ کہ مین عرفات پر گیا اور بہت رویا تب میری توبہ قبول ہوئی اور یہ اگرچہ قدم گھر سے باہر بھی نکالین گے اور اتنا کہینگے

کہ خداوند ہمنے بُرا کیا اور گناہ کیا اللہ تعالے کہے گا کہ بخش دیا پھر حضرت شیث علیہ السلام کو بہت سی نصیحتین کین پہلے توحید کے ساتھ اور شہادت لا آلہ الا اللہ کے ساتھ اور ساتھ اِن ساری کتابون پیغمبرون کے اور چاہا کہ سب پیغمبرون کو جدا جدا بیان کرین تو ایک صندوق نکالا اور اوسکا قفل کھولا اور اُس مین سے ایک صحیفہ شریفہ نکالا اور اوسکو کھولا کہ اُس مین سب صفات اور علامات نبوت اور معجزے اُنکے لکھے ہوے تھے اور اُنکی زبانون اور عطاؤن کا اور بلاؤن کا بیان کہ اُنپر نازل ہوئے سب کو آشکار کیا پیغمبرون مین سے اول اپنا ذکر کیا پھر شیث کا پھر ایک ایک کا جدا جدا تا آنکہ حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم کیا پھر پہلے ذکر نوش بن شیث کا کیا اور آخر صفات ابو بکر پھر عمر فاروق پھر عثمان پھر علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور پھر امام حسن اور امام حسین ہر ایک علحدہ علحدہ بیان کیا پھر اُس صحیفہ کو لپیٹا اور اوسی صندوق مین رکھا اور حضرت شیث علیہ السلام کی طرف دیکھا اور کہا اے فرزند جان اور آگاہ ہو کہ میری اجل آن پہونچی اور مین اِس دنیای فانی سے دار البقا کو رحلت کرتا ہون اب میرے بعد خلیفہ میرا تو ہے چاہیئے کہ قصر خلافت مین ساتھ تقوی اور پرہیزگاری کے سرداری کرنا اور ساتھ شریعت کے کہ حق تعالے نے میرے اوپر ظاہر کی عمل کرنا اور حبیب خداوند عزوجل کو یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو یاد کرنا اور وہ صندوق انکو سونپ دیا اور ایک انگوٹھی کہ سرمایہ دولت اور سرداری کی تھی انکو دی اور ایک روایت مین اسطرح پر ہی کہ جب مرض حضرت آدم نے غلبہ کیا تو اُنکی خاطر نے روغن زیتون کھانے پر خواہش کی حضرت شیث کو کہا کہ کوہ طور سینا پر جاؤ اور حق تعالے سے میری طرف سے روغن زیتون کی درخواست کرو حضرت شیث گئے اور کہا یا رب تیرا آدم بیمار ہے اور امیدوار ہی کہ روغن زیتون بہشتی سے بہرہ مند ہووے مقارن دعا ایک آواز آئی کہ ہات قصعتک یعنے کاسہ چوبین اپنا لا شیث نے اپنی لکڑی کا پیالہ بلند کیا عالم غیب سے اُس مین روغن زیتون آپڑا حضرت شیث نے مراجعت کرکر وہ حضرت آدم کو پہونچایا جب حضرت آدم نے تھوڑا سا اُس مین ملا اور ذرا سا چکھا بعنایت ایزدی وہ بیماری جاتی رہی لیکن ایک مدت کے بعد پھر اُسنے عود کیا جب بیماری نے غلبہ کیا تو اونکی طبیعت نے میوون کی طرف خواہش کی پھر اپنے فرزندون کو میوے کے واسطے بھیجا تھوڑی دور گئے تھے کہ رستے مین حضرت جبرئیل کو دیکھا کہ ایک گروہ فرشتون کے ساتھ کفن اور حنوط لیے چلے آتے ہین حضرت جبرئیل نے فرزندان آدم سے سوال کیا کہ تم کہان جاتے ہو انھون نے صورت حال بیان کی کہا پھر جاؤ کہ ہم بھی آتے ہین کہ اُسکو اُسکے مطلب کو پہونچا ہین یہ پھر گئے اور وہان آنکر دیکھا کہ حضرت جبرئیل اور سب فرشتون نے حضرت آدم کے پاس بیٹھکر پوچھا کہ کیا حال ہی حضرت آدم نے کہا کہ شدت اور محنت مرض کی اِس مرتبہ کو پہونچی ہی کہ عبادت سے

واسطے نہین اُٹھ سکتا ہون ناگاہ ملک الموت باادب واحترام ساتھ تحفۂ درود اور ہدیۂ سلام کے ملک العلام کے پاس سے آیا اور کہا السلام علیک یا آدم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ان اللہ تعالی یقرء بک السلام ویقرء ک فی ولدک اجمعین یعنے تحفۂ سلام اوپر تیرے اے آدم اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُسکی تحقیق اللہ تعالے تجکو اور تیرے سب فرزندون کو سلام فرماتا ہے حضرت آدم نے جلدی سے جواب دیا اور تعظیم اور تکریم الہی یعنے ملک الموت کی بجا لائے حضرت حوا پیچھے بیٹھی ہوئی روتی تھین حضرت آدم نے اُنکو کہا یہان سے باہر جاؤ اور مجکو ان لوگون کے پاس کہ پروردگار کے پاس سے آئے ہین چھوڑ دے کہ جو مصیبت مجپر گذری تیرے ہی سبب سے ہوئی اور اسیطرح مدارک التنزیل مین ہے پھر حضرت آدم نے حضرت جبرئیل کی طرف منھ کرکے کہا کہ اب تجسے ایک سوال کرتا ہون وہ یہ ہے کہ اب مین جسپندہ مرگ ہون اور خدا تعالے پاس جاتا ہون اُس امر سے کہ مجسے واقع ہوا ہے شرمندہ ہون اور چاہتا ہون کہ تو مجکو بتادے کہ آسمان مین مجکو عاصی کہتے ہین یا تائب ملک الموت اور تمام فرشتے رونے لگے اور حضرت جبرئیل مضطرب ہوئے پس ندا آئی کہ اے آدم سر اُٹھا حضرت آدم نے اپنا سر اُٹھایا اور بہشت کو آراستہ دیکھا اور جو کچھ اللہ تعالے نے اُنکے واسطے مہیا اور آمادہ کیا تھا اُنکو دکھایا حضرت آدم نے ملک الموت کی طرف منھ کرکر کہا کہ اے شحنہ کارخانہ ہیبت وسیاست واے سالار میدان حشمت وریاست عجل عجل یعنے جلدی کر جلدی کر میری جان مشتاق وصال جانان کی ہے اور اس نبد تن اور قید بدن سے روح نکال ملک الموت درپے قبض روح پرفتوح حضرت آدم کے ہوئے اور حضرت آدم ساتھ تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کے مشغول ہوئے حضرت جبرئیل نے ملک الموت سے کہا کہ اے قابض ارواح بنرمی اور آسانی روح مطہر ابو البشر کی قبض کرنا کہ احترام اور اہتمام اسکے امر کا دشوار ہے کسواسطے کہ یہ ساتھ ید قدرت خداوند جل وعلا کے پیدا ہوا ہے اور ارواح نازنین اسکی بشرف ارشاد ہدایت بنیاد ونفخت فیہ من روحی یعنے پھونکی مین نے بیچ اُسکے روح اپنی مشرف ہوئی ہے اور تمام افواج ملکی اور سکان الجنان فلکی اسکے سجدے کے واسطے مامور ہوئے ہین اور منزل اور ماوی اسکا حظائر قدس مین مقرر ہوا ہے ملاحظہ ان بزرگیون کا ضرور ہے جب ملک الموت اپنے کام سے فارغ ہوا حضرت شیث نے ساتھ تعلیم حضرت جبرئیل کے غسل دیا اور کفن کیا اور امامت کرکر نماز جنازے کی گزاری اور ایک روایت مین ہے جیسے کہ اب چار تکبیرین مشروع ہین کہین بہتر تک ہین کہ ایک غار ہے جبل ابو قبیس مین دفن کیا اور تفسیر بحر المواج مین مذکور ہے کہ جب حضرت آدم نے رخت ہستی اس جہان سے باندھا اور جان عزیز ملک الموت کو سپرد کی فرشتون نے اُنکو ساتھ بیری کے پتون کے غسل دیا اور حنوط کے ساتھ خوشبو کیا اور کفن مین

پہنچا اور بدفن کی طرف لے گئے اور انکے واسطے ایک قبر کھودی اور دفن کیا اور عمر انکی ہزار برس
کی تھی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا اور بستان فقیہ ابو اللیث مین بروایت وہب بن منبہ اس طرح
سے مذکور ہے اور کعب الاحبار سے نقل ہے کہ عمر حضرت آدمؑ کی وقت وفات کے نوسو تیس برس
کی تھی اور اسی جگہ دفن کیا تھا تا آنکہ زمان حضرت نوح علیہ السلام مین حضرت نوحؑ نے ایک
تابوت بنایا اور حضرت آدمؑ کی لاش کو تابوت مین رکھا اور اپنے ساتھ لے گئے جب طوفان نے
تسکین پائی تو اوسکو سراندیپ مین اوتارا اور وہین دفن کیا اور معارج النبوۃ مین ہی کہ سراندیپ
مین حضرت آدم علیہ السلام کے روضہ پر سرہانے ایک درخت ہے کہ ہر برس دو دفعہ پھل لاتا ہی
اور ہر پھول کے اسکے سات پتے ہین اور ہر پتے پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
وہان کے بادشاہ نے چند آدمی متعین کر رکھے ہین کہ ان پھولون کو لاکر اسکے خزانہ مین خزینہ دار
کو سونپ دیتے ہین کہ وہ دارو بیمارون کی ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر ایک پھول اندھے کی
آنکھون پر باندھ دیتے ہین تو بفرمان الٰہی اور برکت نام رسالت پناہی صلے اللہ علیہ وسلم
سے وہ نابینا بینا ہو جاتا ہی اور اگر کوئی پتا اُس درخت کا زمین پر گر پڑتا ہے تو زمین اوسکو نگل
جاتی ہے یا فرشتہ آتا ہے اور اوسکو اوٹھا لیجاتا ہے اور کسی چارپائے کی کیا طاقت کہ اُس پتے کو
کھا جاوے اور آگ کی کیا مجال کہ اوسکو جلا وے فصل نوین ذکر حضرت شیث علیہ السلام مین
معارج النبوۃ مین ہی کہ حضرت شیثؑ عقل کے ساتھ آراستہ اور حکمت سے پیراستہ اور اکثر طوائف
جن وانس پر بادشاہ تھے اور پیغمبری کے ساتھ مبعوث ہوے تھے اور شریعت انکی موافق شریعت
حضرت آدمؑ کے تھی اور پچاس صحیفہ انپر نازل ہوے اور اون صحیفون مین علوم حکمت اور ریاضی
اور ہندسہ اور حساب اور موسیقی اور علم الٰہی اور صنائع مشکلہ واکسیر اور کیمیاگری وغیرہ تھے
اور اکثر اوقات حضرت شیثؑ زمین شام پر رہتے تھے اور تولد بھی اُنکا اُسی زمین پر تھا اور
محافظت اور رعایت اُس نور مین مدام اہتمام تمام کرتے تھے تا آنکہ اونھون نے بامر حضرت باری
اور اشارت حضرت جبرئیل علیہ السلام اور بفرمودہ حضرت آدمؑ علیہ السلام اور ساتھ مشورہ
بھائیون اور بہنون کے خواستگاری کی اور ایک عورت کہ نہایت صاحب جمال اور بغایت
صاحب رائے تھی اور حضرت حوا کے ساتھ مشابہت تمام رکھتی تھی تزویج کی بعضے کہتے ہین کہ وہ
عورت حسینہ تھی اور عرائس مین ہی کہ حضرت شیث علیہ السلام کے واسطے ایک حور بن مان
باپ کی پیدا کی کہ اُنکے ساتھ جفت ہوئی القصہ جب وہ عورت حاملہ ہوئی تو ہر طرف سے ایک
آواز سنتی تھی کہ اُسکو کہتے تھے یہ نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیری پشت مین امانت ہی تجکو مبارک
ہو تا آنکہ اُس سے ایک فرزند مسمی بہ انوش پیدا ہوا اور انوش معنی سچے کے ہین وہ نور مایۂ سرور

اوسکی پیشانی مین چمکتا تھا پہلے جسنے کہ درخت خرما بویا انوش تھا جب انوش حد بلوغ کو پہونچا حضرت شیث نے اُسکو طلب کیا اور کہا اے فرزند میرے باپ نے اِس نور کی محافظت کے واسطے عہد و پیمان مجھ سے لیا تھا مین تجھ سے لیتا ہون انوش نے قبول کیا پھر حضرت شیث علیہ السلام دنیا سے رحلت کی اور بستان الفقیہ ابو اللیث مین وہب سے نقل کی ہو کہ عمر انکی سات سو برس کی تھی اور بعضے مورخ کہتے ہین کہ قبر انکی شہر ادوعہ ہند مین ہو القصہ جب انوش کی اوسے برس کی عمر ہوئی قینان اوس سے پیدا ہوا اور معنی قینان کے غالب ہین اور اُس سے بہت فرزند پیدا ہوے اور عمر اُسکی نو سو پانچ برس کی تھی اور جب قینان ستر برس کا ہوا مہلائیل اُس سے پیدا ہوا اور معنی مہلائیل کے ممدوح ہین اور عمر اُسکی سات سو چالیس برس کی ہوئی اور ایک روایت سے نو سو برس کی تھی اور اسکے زمانہ مین کثرت اولاد عام خلائق کا بہت ہوا تھا تا آنکہ اولاد حضرت آدم کی اطراف عالم مین پھیل گئی اور مہلائیل ساتھ اولاد حضرت آدم کے اور حضرت شیث کے اقلیم بابل مین آیا اور شہر سوس بنایا کہ پہلے اُس سے لوگ غارون اور جنگلون مین رہتے تھے جب مہلائیل کی پانچ اوپر ساٹھ برس کی عمر ہوئی ابرد پیدا ہوا اور معنی ابرد کے عربی مین ضابط کے ہین جب عمر اسکی ایک سو باسٹھ برس کی ہوئی ایک عورت کہ برد رہ نام تھا اُس سے ایک فرزند رفیع الشان عظیم البرہان پیدا ہوا کہ نام اُسکا اخنوخ تھا اور ایک روایت سے اخنوخ نام تھا کہ یہ دونون نام حضرت ادریس پیغمبر کے ہین اور عمر انکی نو سو باسٹھ برس کی ہوئی اور انکے زمانہ مین بت پرستی آدمیون مین پیدا ہوئی اور حضرت ادریس انکے ڈرانے کے واسطے مبعوث ہوے **باب چوتھا** ذکر احوال حضرت ادریس علیہ السلام مین اور اِس باب مین چار فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت انکی مین معارج النبوۃ مین ہے کہ ارباب تاریخ نے اس طرح بیان کیا ہے کہ تولد حضرت ادریس کا دریاے مصر پر ہوا ہے اور چھ پشت کے ساتھ حضرت شیث تک پہونچتے ہین اور اصل مین نام انکا اخنوخ یا اخنوخ تھا چونکہ یہ ہمیشہ ساتھ تدریس صحف اور شرائع آبا و اجداد کے اور بیان معارف الہیہ اور ذکر سنن انبیاے پہلے اور پچھلے کے عذاب البیان رہتے تھے اسواسطے انکا ادریس لقب ہوا اور خداے تعالے نے دس چیز کے ساتھ انکو مخصوص کیا پہلے یہ کہ انکو پیغمبر مرسل کیا دوسرے یہ کہ تیس صحیفہ ان پر نازل ہوے تیسرے اظہار علوم نجوم انھون نے کیا چوتھے اول قلم سے خط انھون نے لکھا پانچوین صنعت درزی گری کی انسے ظہور مین آئی چھٹے لڑائی کے واسطے ہتھیار انھون نے ترتیب کیے ساتوین سنت جہاد کی انسے ہوئی آٹھوین اسیر اور بند کرنا اولاد کفار کا انسے شروع ہوا نوین پہننا لباس کرباس کا انسے پیدا ہوا کہ پہلے حیوانون کا پوست اور پشم پہنتے تھے دسوین جانا بہشت مین انکا

میسر ہوا اور وحی کے آنے کا اونپر سبب یہ تھا کہ جب وفات حضرت شیث پر ایک مدت گذری اور بعضی اور دین توحید ناپدید ہوئین اور قابیل کی اولاد بفریب عزازیل گمراہ ہوئی حق تعالے نے انکو رسالت اور پیغمبری کے ساتھہ بھیجا تا انکو عذاب خدا سے ڈرائین اور اپنے دین پر دعوت کرین اور ایک روایت سے اس طرح پر ہے کہ شریعتین آبا و اجداد کی اونپر پوشیدہ تھین اور انکو یہ نہ جانتے تھے جب آسمان اور زمین پر نظر کرتے انکو اس بات پر یقین آتا کہ آسمان اور زمین اور جو کچھہ انمین ہے ضرور اسکے واسطے وجود صانع کا چاہیے لیکن عبادت کرنیکا طریق نہ جانتے تھے اور ہمیشہ منتظر رہتے کہ اسکی کیفیت معلوم کرین تا آنکہ ایک دن قوم اونہی مین سے ایک گروہ کو اختیار کیا اور انکو عذاب خدا تعالے سے ڈرایا اور اسکی عبادت کے ساتھہ رہنمونی کی چنانچہ سات آدمیون نے ساتھہ دین خدا کے انکے ساتھہ موافقت کی پھر ستر ہوگئے پھر رفتہ رفتہ ہزار ہوگئے حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا سو آدمی کہ اس ہزار مین بہتر ہون میرے ساتھہ آئین چنانچہ سو آدمی ہزار مین سے جدا ہوے حضرت ادریس علیہ السلام نے اون سو مین سے ستر اختیار کیے اور پھر اون ستر مین سے دس جدا کیے اور پھر دس مین سے سات الگ کیے اور کہا کہ مین دعا کرتا ہون تم آمین کہو تا اللہ تعالے ہمارے واسطے ایک شریعت بیان فرما دے پھر جنگل مین گئے اور سبھون نے اپنے ہاتھون کو زمین پر رکھا اور خدا تعالے سے شریعت کی درخواست کی غرضکہ انھون نے دعا کی قبول ہونی پھر انھون نے اپنے ہاتھہ آسمان کی طرف بلند کیے جب انکی دعا قبول ہوئی حضرت ادریس کے واسطے ایک صحیفہ کہ اوس مین شریعت کا بیان تھا نازل ہوا اور ساتھہ خلعت نبوت کے حضرت ادریس مشرف ہوے کہتے ہین کہ حضرت ادریس نے بہتر لغت کے ساتھہ دعوت اور ستو شہر بنائے اور ہر اقلیم مین اوسکے مناسب آدمی مقرر کیے اور زمین اور جزیرون کے رہنے والون کو ساتھہ اطاعت دین اور عبادت حق تعالے کے اخلاص کے ساتھہ کہ مقتضا انکی شریعت کے تھا راہ نمائی کی اور ہر مہینے چند دن معین روزون کے ساتھہ مخصوص کیے اور ساتھہ دینے زکوة مال اور غسل جنابت اور حیض اور نفاس کے اور ساتھہ اڑنے کافرون کے حکم فرمایا اور کھانے گوشت سور اور گدھے اور کتے وغیرہ سے جو کہ عقل اور دماغ کے واسطے مخل تھے منع کیا اور بیچ حال انتقال آفتاب کے ایک برج سے دوسرے برج مین اور وقت رویت ہلال کے اور وصول کواکب سیارہ کے بیت الشرف اپنے مین حکم ساتھہ ذبح قربانی کے کرتے تھے اور یہ ورد تھا انکا کہ ہر روز ہزار بار تسبیح کرتے تھے اور کہتے ہین کہ صائم الدہر تھے یعنے ہمیشہ روزے رکھتے تھے اور فرشتے انکی صحبت مین آتے تھے یہان تک کہتے ہین کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ مین بیس بار آسمانون پر گیا اور اسرار عالم بالا پر واقف ہوا اور شمار پیغمبرون کے کہ بعد انکے مبعوث ہونگے انکو

خبردی اور واقعۂ طوفان حضرت نوح علیہ السلام سے خبردار کیا اور کہتے ہین کہ واسطے محافظت ونگہداشت قبرون وستون کے تاراج امواج طوفان سے ایک عظیم اور بزرگ ارکان دولت کو فرمایا اور گنبد ہرمان مصر مین بنایا اور آپ مصر مین سے رحلت کر کر تمامی ربع مسکون مین پھرے اور سیر کی اور پھر مصر مین مراجعت کی پھر رفیع الدرجات جل وعلا نے بمقتضاے رفعناہ مکانا علیا یعنے بلند کیا ہمنے اُسکو ایک مکان بلند پر۔ اور منزل رفیع اور درجۂ عالی کرامت فرمایا اور ساتھ حیات دائمی کے جنت مین مخلد کیا چنانچہ تیسری فصل مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی

فصل دوسری قصہ ہاروت وماروت مین تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ قصہ ہاروت وماروت موافق روایات ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور حاکم اور اور مفسرون کے کہ ابن عباس اور حضرت امیر المومنین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ اور عبد اللہ ابن عمر اور مجاہد وغیرہ سے نقل کی ہو اس طرح پر ہے کہ جب حضرت ادریس علیہ السلام کے زمانے مین اعمال زشت بنی آدم کے زمین سے آسمان پر صعود کرنے لگے اور ملائک آسمانی مین قیل وقال اس امر کا بحث ہونے لگا اور فرشتون نے بنی آدم کے حق مین حقارت اور اہانت اور نفرین اور لعن کرنی شروع کی حق سبحانہ تعالے نے خطاب کیا کہ ترکیب بنی آدم مین شہوت اور غضب داخل ہو اس سبب سے انسے گناہ صادر ہوتے ہین اگر ہم تمکو بھی زمین پر نازل کرین اور شہوت اور غضب تم مین ڈال دین تو تمسے بھی گناہ اور معاصی صادر ہون فرشتون نے کہا اے پروردگار ہمارے ہر چند کہ شہوت اور غضب ہو ہم ہرگز تیری معصیت کے مرتکب نہون حق تعالے نے فرمایا کہ دو شخص اپنے مین سے چنکر اختیار کرلو تا حقیقت کار تمکو معلوم ہو دے انھون نے ہاروت اور ماروت کو کہ کمال عبادت اور صلاح مین فرشتون کے درمیان ممتاز تھے انتخاب کیا حق تعالے نے اِن مین شہوت اور غضب داخل کرکر فرمایا کہ زمین پر جاؤ اور آدمیون مین حکومت کرو اور موافق حق حکم کرتے رہو اور انکو شرک اور قتل اور زنا اور شراب سے منع کیا اور ارشاد کیا کہ تمام روز دنیا مین شغل قضا مشغول رہو اور شام کو اِس اسم اعظم کو پڑھکر آسمان پر چلے آیا کرو اور ہر صبح کو زمین پر نزول کیا کرو انھون نے ایک مہینے تک اسی طرح آمد ورفت کی اور آوازہ انکے انصاف کا آوازۂ گوش عالم ہوا کہ دو شخص نیک نہاد فلانی جگہ ہین کہ ہر واقعہ مین حکم درست دیتے ہین اور فیصلہ مقدمات متنازعہ بے رد وریا کرتے ہین کہ ناگاہ ایک عورت فاحشہ زہرہ نام کہ سب عورتون اُس زمانہ مین ساتھ حسن اور جمال کے ممتاز تھی اور روایت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ مین اس طرح پر وارد ہو کہ وہ عورت اہل فارس سے تھی اور لقب مشہور اُسکا اُس ملک مین بیدرخت تھا لباس فاخرہ اور پیرایۂ مکلف پہنکر اپنے خاوند پر دادخواہ ہوکر انکے پاس آئی کہتے ہین کہ دراصل اُسکو اسم اعظم کے سیکھنے کا شوق دامنگیر ہوا تھا لیکن چونکہ قدیم سے

اس شرب فاحش کی خوگر تھی اس روش کو اس امر کی تحصیل کا وسیلہ سمجھا بہرحال یہ دونون فرشتے
بمجرد دیکھنے کے اسکے حسن اور جمال پر فریفتہ ہوے اور فعل شنیع کی اس سے درخواست کی اسنے
کہا کہ تم اور دین پر ہو اور مین اور دین پر ہون بسبب اختلاف مذہب کے یہ معاملہ نہین ہوسکتا
ہے اور علاوہ یہ کہ میرا خاوند نہایت غیور ہے اگر وہ جانے گا کہ مین تمھارے ساتھ نشست و برخاست
رکھتی ہون مجکو مار ڈالیگا پس اول چاہیے کہ میرے بت کو سجدہ کرو پھر میرے خاوند کو قتل کرو
تب میری صحبت تمکو نصیب ہو انھون نے کہا معاذ اللہ کہ شرک اور قتل نفس نہایت قبیح ہے
ہم ہرگز نہین کرینگے وہ عورت اٹھکر چلی گئی لیکن انکے دل مین اسکی محبت کے قلق اور اضطراب
نے خیلے غلبہ کیا دوسرے دن انھون نے اسکے پاس پیغام بھیجا کہ ہم تیرے گھر مین مہمان آتے
ہین اوسنے کہا بسر و چشم پس اوسنے ایک مکان آراستہ کیا اور آپ کو زیب و زینت دیکر موافق
اپنی عادت کے شیشہ ہاے شراب حاضر اور موجود رکھے جب یہ اس مکان مین پہونچے اس فاحشہ
نے کہا اب مین تمکو چار چیزون مین اختیار دیتی ہون یا میرے بت کو سجدہ کرو یا میرے خاوند
کو مار ڈالو یا اسم اعظم مجکو سکھا دو یا ایک قدح شراب کا پی لو بالآخر انِ دونون نے مشورہ
کیا کہ شرک اور قتل نفس دونون گناہ عظیم ہین اور اسم اعظم سر الٰہی ہے کسی سے کہہ نہین سکتے
اور شراب پینا گناہ سہل ہے اسکو اختیار کیا چاہیے پس شراب کے پیتے ہی بسبب لایعقل ہو گئے
اور بموجب کہنے اس عورت کے بت کو سجدہ کیا اور اوسکے خاوند کو بھی مار ڈالا اور اسم اعظم بھی
اس عورت کو سکھا دیا اور بعضی روایت مین وارد ہے کہ وہ عورت ساتھ پڑھنے اسم اعظم کے
آسمان پر چلی گئی اور حق تعالے نے اوسکی روح کو زہرہ ستارے کی روح کے ساتھ متصل کرکے مسخ
کر دیا اور یہ فرشتے اسکے ساتھ نہ جا سکے اور اسم اعظم بھول گئے جب شراب کی مستی سے ہوش مین
آئے افسوس کیا اور پشیمان ہوے اور حق تعالے نے ملایک آسمانی کو انکے حال پر مطلع کیا اور
فرمایا کہ دونون فرشتے باوجودیکہ میری تجلیات سے غیبت نہ رکھتے تھے اور ہر وقت حاضر اور موجود
رہتے تھے بسبب شہوت اس معصیت مین گرفتار ہوے بنی آدم کہ حضوری سے غائب ہین اور
انکی طبیعت مین شہوت غالب ہے اگر مرتکب ہون تو کیا عجب پس سب فرشتون نے اپنی خطا پر
اقرار کیا اور بعد ساکنان زمین کے واسطے استغفار مین مشغول اور مصروف ہوے چنانچہ
حق تعالے فرماتا ہے والملائکۃ یسبحون بحمد ربھم ویستغفرون لمن فی الارض یعنے اور
فرشتے تسبیح کرتے ہین ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اور استغفار کرتے ہین واسطے اس شخص کے
کہ زمین پر ہے القصہ وہ دونون فرشتے اپنی حالت کو دگرگون دیکھکر نہایت مضطرب ہوکے
او حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس آئے اور اپنا حال عرض کرکے اپنے حق مین شفاعت چاہی

حضرت ادریس علیہ السلام نے وعدہ کیا کہ صبر کرو جمعہ کے دن جناب الٰہی مین تمھارے واسطے عرض
کرونگا جب روز جمعہ کا گذر گیا تو کہا اس جمعہ مین میری شفاعت تمھارے حق مین اجابت نہین ہوئی
جمعہ آئندہ تک منتظر رہو پس جب دوسرا جمعہ آیا تو حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا کہ حق تعالے
نے تمکو اختیار دیا ہی اگر چاہو عذاب دنیا اپنے حق مین قبول کرو اور اگر چاہو عذاب آخرت کے
واسطے آمادہ ہو دنیا مین تمھارے ساتھ کچھ مواخذہ نہوگا انھون نے آپس مین مشورہ کیا کہ
عذاب دنیا فانی ہی اور عذاب آخرت باقی فانی کو اختیار کیا چاہیے کہ منقطع ہووے پس انھون نے
عذاب دنیا اختیار کیا حق تعالے نے فرشتون کو فرمایا کہ زنجیر آہنی مین اُنکے سر اور بدن کے بال
سر سے پانون تک باندھکر سرنگون یعنے سر نیچے اور ٹانگین اوپر ایک کنوین مین کہ آگ شعلہ
مار رہی ہی لٹکا دین اور ایک ایک فرشتہ باری باری تازیانہ آتشین جبتک دنیا مین قائم رہے
بلا توقف مارا کرے کہتے ہین کہ جو فرشتہ تازیانے مارنے سے فراغت پاتا ہی پھر دوبارہ اُسکی نوبت
نہین پہونچتی ہی ہر نوبت نیا فرشتہ اس کام کے ساتھ مشغول ہوتا ہی اور انپر تشنگی اسقدر غالب
کر دی ہی کہ اونکی زبانین شدت سے پیاس کے منھ مین سے باہر نکل پڑی ہین اور ایک [illegible]
دور اُنکے منھ سے آب سرد اور خوشگوار دکھاتے ہین اور ہرگز انکا منھ اُس پانی تک نہین پہونچتا
ہے العیاذ باللہ من غضب اللہ اور یہ قصہ اگرچہ تفاسیر محدثین اور سنن بیہقی اور مسند امام احمد
اور کتب حدیث مین بروایات متعددہ اور طریق مختلفہ کہ بعضے اُن مین سے صحیح ہین مروی اور
ثابت ہی لیکن مفسرین متکلمین مثل امام رازی اور قاضی بیضاوی اس قصہ سے انکار کرتے ہین
اور کہتے ہین کہ نظم قرآن مین کوئی چیز کہ اس قصہ پر مشعر ہو نہین واتبعوا ما تتلوا الشیاطین
علی ملک سلیمان وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر اور پیروی
کرتے ہین اُس چیز کی کہ پڑھتے تھے شیطان اوپر ملک سلیمان کے اور نہین کفر کیا تھا سلیمان نے
ولیکن شیطانون نے کفر کیا تھا سکھلاتے تھے لوگون کو جادو اور واضح ہو کہ منطوق لازم الوثوق
کہ وما انزل علی الملکین ببابل ھاروت وماروت وما یعلمٰن من احد حتی یقولا انما نحن
فتنة فلا تکفر فیتعلمون منهما ما یفرقون به بین المرء وزوجه ط اور پیروی کرتے
تھے اُس چیز کی کہ اُتاری گئی اوپر دو فرشتون کے بیچ شہر بابل ہاروت اور ماروت کے اور نہین
سکھاتے وہ دونون کسی کو یہان تک کہ کہتے ہین سواے اِسکے نہین کہ ہم آزمایش مین ہین
پس مت کافر ہو پس سیکھتے ہین اون دونون سے کہ جدائی ڈالتے ہین ساتھ اُسکے درمیان
مرد اور جورو اسکی کے ۔ ناطق اوپر اس بات کے ہے کہ صانع مطلق نے بواسطہ کسی مصلحت
مناسب وقت کے علم سحر کامل اِن دو فرشتون کو بخشا ہے اور اثر اسکا ایسا قوی کیا ہے کہ

نہ شیاطین زمان حضرت سلیمان اور نہ ساکنین کلدانین کو کبھی میسر ہوا ہے پس واجب ہوا کہ حقیقت اقسام سحر اور کیفیت اثر اسکی بشرح اور بسط لکھی جاوے اب جاننا چاہیے کہ حقیقت سحر کی کیا ہے اور اقسام اسکے کتنے ہین اور کونسی قسم موجب کفر ہے اور کونسی سبب فسق ہی اور کونسی مباح ہی کہ شریعت مین جائز ہے تفصیل اس بحث کی طول چاہتی ہے مجمل یہ کہ حقیقتاً سحر حاصل کرنا قدرت کا ہے افعال عجیبہ پر بسبب خارق عادت بنا ولت اسباب خفیہ بے توسل بجناب الٰہی بوساطت دعا یا تلاوت اسماء اللہ تعالے اور بے نسبت کرنے اُن افعال کے بقدرت رب العزت اور چونکہ سبب خفی عالم مین چند قسم ہے سحر بھی چند قسم ہے اور ضبط اُن اقسام کا اس طرح ہے کہ سبب خفی یا تاثیر روحانیات کی ہی یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا روحانیات مطلقہ ہین مثل روحانیات کواکب اور افلاک اور عناصر یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مانند روحانیات امراض اور جن اور شیاطین اور نفوس مفارقہ بنی آدم کو کہ اِن نفوس کو بعد تسخیر کرنے کے اپنے کام مین لغت ہندی مین بیر کہتے ہین اور جسمانیات یا بسبب ترکیب اور اجتماع کیفیات تاثیر عجیب دکھاتے ہین یا بسبب خواص یعنے بمقتضاے صور نوعیہ بے توسط کیفیات مثل جذب کرنا مقناطیس کا لوہے کو بہر طریق تحصیل مناسبت کا ساتھ روحانیات کے اور جلب تاثیر اُنکا ساتھ ذکر کرنے اُنکے نام کے اور التجا اُنکی طرف ہے بشرائط معتبرہ یا تصویرین انکی صورتون کی حاصل کرنی اور استعمال کرنا اُنکے عملہاے مرغوبہ کا ہے یا تلاوت اُس کلام کی کہ مفردات اُسکے بے ملاحظہ ترکیب اشارہ کرتے ہین ساتھ عظمت کسی روح کے ارواحون مین سے یا کسی فعل عجیب اور غریب کے کہ اُس سے کسی وقت سرزد ہوا اور زبان خاص اور عوام کی ساتھ مدح اور ثنا کے جاری ہوئی ہے پس اقسام سحر نے نظر بہ شقوق مذکورہ کتنی طرحین پیدا کین اور لیکن جو کہ رائج اور معمول ہی چند قسم ہے ایک قسم اُس مین سے کہ عمدہ اقسام ہی سحر کلدانین اور سحر بابل ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بنا برد مذہب اور ابطال عقیدہ انکے مبعوث ہوے تھے اور اصل اس علم کی ہاروت و ماروت سے ماخوذ ہے کہ اہل بابل نے اُسکو اُنسے سیکھا اور غور اور خوض بہت سا کیا اور کلدانین کہ بابل کے رہنے والے تھے خیلے اس علم کے ساتھ مشغول رہے تواریخ معتبرہ مین لکھا ہی کہ حکماے بابل نے عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ اونکا تخت گاہ تھا چھ طلسم بنائے تھے کہ عقل اور وہم اُنکے ادراک مین حیران تھی اوّل یہ کہ ایک تانبے کی بط بنائی تھی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اُس شہر مین آتا تھا تو اُس بط مین سے آواز آتی تھی کہ تمام اہل شہر آواز اُسکی سنتے تھے اور جانتے تھے کہ مقصود اُسکا کیا ہے اور اُس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتے تھے دوسرے ایک طبل تھا کہ جس کسی کی کوئی چیز جاتی رہتی تھی وہ شخص اُس طبل پاس آن کر اُسپر چوب مارتا تھا اور

اُس نقارہ مین سے آواز آتی تھی کہ فلان چیز تیری فلان جگہ ہے اور بعد تلاش اور تفحص کے وہان سے دستیاب ہوتی تھی تیسرے ایک آئینہ حال کے دریافت کرنے کے واسطے بنایا تھا جب کوئی صاحب غرض اُس مین نگاہ کرتا تھا غائب کا حال اُس آئینہ مین نمودار ہوتا تھا اور شہر مین یا صحرا مین یا کشتی مین یا پہاڑ مین یا جہان کہ وہ غائب ہوتا تھا اُس مین مشاہدہ کرتا تھا اور اگر بیمار یا تندرست یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا تھا تو ویسا ہی نظر آتا تھا چوتھے ایک حوض تھا کہ ہر سال مین ایک دن اُس حوض پر ایک جشن ترتیب دیتے تھے اور اعیان اور اشراف شہر جمع ہوتے تھے اور ہر شخص جو چاہتا تھا شربت اور افشردہ یا اور جو کچھ لاتا تھا اور اُس مین ڈال دیتا تھا جب ساقی اُسیر آدمیون کے پلانے کے واسطے کھڑے ہوتے تھے ہر شخص کو ایک کاسہ اُس مین سے بھر دیتے تھے اُس مین وہی ہوتا تھا جو اُسنے ڈالا تھا بے آمیزش اور کسی چیز کے پانچوین ایک تالاب تھا کہ بنا بر قطع خصومات اور فیصل قضایا کے بنایا تھا اکثر دو شخص باہم جو کسی امر مین تنازع کرتے تھے اور حق باطل سے جدا نہوتا تھا تو اُس تالاب پر آتے تھے اور اُس مین اُترتے تھے جو کوئی حق پر ہوتا تھا تو تالاب کا پانی اُسکی ناف تک آتا تھا اور غرق نہوتا تھا اور جو کوئی باطل پر ہوتا تھا تو پانی اُسکے سر پر آجاتا تھا اور وہ غرق ہوجاتا تھا مگر جبکہ حق پر اقرار کرتا تھا اور دعوی باطل سے درگذر تا تو نجات پاتا چھٹے یہ کہ نمرود مردود کے گھر کے دروازے پر ایک درخت لگا تھا کہ اُسکے سایہ مین دربار کے آدمی بیٹھتے تھے اور جسقدر کہ آدمی زیادہ ہوتے تھے اُس درخت کا سایہ اُتنا ہی پھیلتا تا آنکہ ایک لاکھ آدمی ہوجاتے تھے اور سایہ بھی اُسی قدر بڑھ جاتا تھا اور اگر ایک شخص بھی لاکھ سے زیادہ ہوجاتا تھا تو وہ سایہ مطلق نرہتا تھا اور سب دھوپ مین بیٹھتے تھے اور نمرود کہ اُنکا بادشاہ تھا یہ بھی اُس کام مین بہت مہارت رکھتا تھا کہتے ہین کہ اِس طرح کا سحر سب انواع مین مشکلتر ہے اور نہایت صعوبت سے حاصل ہوتا ہی پھر جب کسی کو اِس صناعت کی حقیقت کماہی میسر ہووے جو کچھ چاہے مختلف یا موافق عادت ظاہر کرسکتا ہی چنانچہ معالجہ امراض کہ طبیب اُسکے علاج سے عاجز ہووین مثل برص اور جذام اور زمانات سب اِسنے کر سکتا ہی کسواسطے کہ وہ باستعانت روحانیات تدبیر کرتا ہے اور طبیب باستعانت جسمانیات کے اور کنہ اِس صفت کی یہ ہے کہ ہر جسم آسمان سے لیکر تا عناصر اور موالید ایک روح رکھتا ہے کہ مدبر اُسکا ہے اور تاثیرات تمام اجسام کی اُنکی ارواحون کے طفیل ہے اور جبکہ ارواح تمام عالم اُسکی تسخیر مین مسخر ہوئی گویا جہان کا مالک ہوا اِسلیے ممارست جنگ اور قتال قہر دشمنان اور قمع مفسدان اُس سے ممکن ہے چنانچہ ارسطو نے حکیم برماطوس اور بیدا غوس سے نقل کی ہے کہ شہر بابل مین اِن دو شخصون کے درمیان تنازع واقع ہوا بیدا غوس نے کہا کہ تجکو میرے ساتھ کیونکر

طاقت برابری کی ہوگی کہ مریخ اور زحل میرے مقابلے کرنے سے عاجز ہین برہاطوس نے جب کلیام سنا برنج آتشی بناکر استعانت بروج مریخ کی اور بیداغوس کو جلا دیا اور بیچ جنگ و قتال اُسکا شر اور فساد دفع ہوا اور شہردن ہین بھی اِس قسم کے قصے نقل کرتے ہین جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوے حق تعالے نے انکو اجسام اور ارواح دکھائی اور انھون نے سبکو از دست قدرت حق تعالے مجبور اور بے اختیار دیکھا اور سب سے روگردان ہوکر متوجہ بذات واحد حقیقی ہوے اور اِس طرح کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے شرائط اِس سحر مین کہ پندرہ شرطین لکھی ہین اول شرط یہ ہے کہ ارواحون کو دلون پر مطیع جانے اور ہرگز گمان تسخیر اور جہل اُنکے حق مین نکرے والا وہ ارواح اجابت نہ کرے اور مطلب کو نہ پہونچائے اور یہ کیفیت دعوت روحانیات مین لکھتے ہین کہ شروع بدعوت قمر کرے کسواسطے کہ وہ آسمان دنیا پر ہے اور عالم سفلی کے قریب ہے اور اِسکے وسیلہ سے عطارد کی دعوت اور علی ہذا القیاس ہیج سیارہ ساتوین فلک تک اور الفاظ دعوت مین لکھتے ہین کہ کہے ایہا الملک والکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ ومنزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین کہے کل ما حصل من الخیر فھو منک وکل ما ینزل من الشر منی فھو منک اور یہ بھی کہے ایہا السید الفاضل الناطق العالم بخفیات الامور المطلع علی السرائر اور اسیطرح ہیج دعوت اور کواکبون کے اور ظاہر ہے کہ یہ اعتقاد اور یہ قول منافی الاسلام اور توحید اور ملت حنفی کے ہے جاننا چاہیے کہ اہل بابل ساتھ تعلیم ہاروت اور ماروت کے طریق تسخیر اور استنزال ساتھ تمام روحانیات کلیہ اور جزئیہ اور علویہ اور سفلیہ اور فلکیہ اور عنصریہ اور بسیطہ اور مرکبہ جانتے تھے اور عمل مین لاتے تھے یہان تک کہ روحون امراض اور اہل مذاہب اور ادور روحون کی بھی تسخیر کرتے تھے اور باہم اِنکے اتصال پہونچاتے تھے اور اعمال عجیبہ پیدا کرتے تھے لیکن یونانیون نے اِنسے اوپر طریق تسخیر روحانیات علویہ کے اکتفا کیا اور ایسا سمجھا کہ جو روحانیات علویہ مسخر ہوئین تو پھر حاجت تسخیر روحون سفلی کی نہین رہتی کہ روحون سفلی کو سواے قبول اور تاثیر کے کچھ منصب نہین ہے اور فاعلیت اور تاثیر مخصوص علویات ہے اور اگلے ہندی تمام روحانیات تسخیر کرتے تھے اور ہر ایک سے جو کام اُس سے متعلق ہے لیتے تھے پس سحر بابل آج ہندیون مین موجود ہے اور یونانیون نے بعض پر اُن مین سے اکتفا کیا اور قسم دوسری اُس سحر سے تسخیر جن اور شیاطین ہے خاصۃً اور یہ سہل الحصول اور کثیر الرواج ہے اور اِس تسخیر مین ساتھ بڑے بڑے جنون کے مثل بھوانی اور ہنومان وغیرہ کے التجا کرنی اور تضرع اور الحاح عمل مین لانی اور نذر اور قربانی اِنکے واسطے گذراننی اور عطریات مناسبہ مواضع حضور اُنکے مین رکھنے ضرور ہوتے ہین اور کفر صریح لازم آتا ہے اور قسم تیسری اُس سے پیدا کرنا بیر کا ہے اور اِس سحر مین ضرور ہے کہ دل

ایک انسان کو کہ قوی القلب والجثہ مرگیا ہو تشخص کرین پھر اُسکی روح کو ساتھ پڑھنے بعض الفاظ کے
کہ مشتمل اوپر ذکر شیاطین بزرگ کے ہوتے ہین اور بہت سی تعظیم اُنکی نسبت اُس مین بیان کرتے
ہین اپنی طرف کھینچتے ہین اور بقوت اُن الفاظ اور رکھنے نذر اور ہدیہ کے اُس روح کو اپنے حکم
اور قابو مین لیتے ہین بحدیکہ وہ مانند نوکر یا غلام کے جس امر پر مامور کرین سرانجام کرے پس یہ
بھی یا مستلزم کفر ہے یا قریب بسرحد کفر پہونچتا ہے اور اکثر ارواح نہین پاک کہ بدکاری مین مشہور تھے
اور مغضوبہ متوجہ ہوتی نہین ہوتی ہین مگر بعض خبیثات سے مثل ہنود یا فساق پس مخالطہ خباثت
بھی اس مین لازم آتی ہے اور قسم چوتھی اس مین سے افساد وتخییل یعنے فاسد کرنا خیالات کا ہے
کہ بواسطہ بعضی ارواحون جنون کے کسی شخص کے خیال مین تصرف کرین یا جو شے کہ اُسکے پاس
موجود نہین ہے نظر آوے یا اُن صورتون سے کہ اُسکے خیال مین آوے اور اوسے اسکو خوف
اور ہول لاحق ہووے اور ڈرے یا حرکات غیر واقعہ گمان کرے اور اس نوع کو نظر بندی
اور خیال بندی کہتے ہین اور قصہ ساحران فرعون مین آیہ یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعےٰ
سے یہ بھی سحر کی قسم مفہوم ہوتی ہے یا مقابلہ اولیا مین انکے معارضہ کے واسطے عمل مین آوے
حرام اور کبیرہ ہے اور اسی طرح بسبب اس خیال بندی کے کسیکو دغا دیوین اور اُسکے مال مین
سے خیانت کرین یہ بھی کبیرہ ہوتا ہے اور یہ نوع سحر بنفسہ کفر نہین ہے لیکن جسوقت کہ کسی شخص کے
خیال مین تصرف کرتے ہین جنون کی ارواحون سے یا ساتھ ذکر نامون بڑے بڑے جنون کے
التجا کرنی ضرور ہوتی ہے اگر وہ التجا اور ذکر مقرون بہ تعظیم مفرط ہووے کفر لازم آوے اور قسم پانچوین
سحر اصحاب اوہام ہے کہ پہلے ہنود مین بہت رواج رکھتا تھا اور اب نام و نشان اُسکا موجود
نہین ہے اور اس قسم سحر کو تعلیق الوہم کہتے ہین اور طریقہ اسکا اسطرح ہے کہ صورت واقعہ
مطلوبہ کو تصویر مین لاکر اور پیش نظر رکھ کر وہم کو اسکے تحصیل کے واسطے متعلق کرین اور
شرطین اس تعلیق کی بہ تقلیل غذا کرین اور اختلاط آدمیون وغیرہ سے ترک کرین تا مطلوب
حاصل ہووے اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ اگر کوئی غرض مباح اُس قصد کے ساتھ کرین مثل تفریق
بین الزوجین یا ہلاک کرنا کسی ظالم کا مباح ہے اور اگر کوئی غرض ممنوع اسکے ساتھ قصد کرین مثل
تفریق بین الزوجین یا ہلاک کرنا کسی بیگناہ کا حرام ہے حاصل کلام یہ کہ حرمت اور حلت اسکی
موقوف ہے فعل پر فی نفسہ قبیح نہین ہے اور قسم چھٹی سحر نیرنج ہے یعنے بسبب خواص اشیا کے کوئی
فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص کسیکو معلوم نہوین مثل اسکے کہ جب چاہین انگلیون
سے آگ روشن کرین قدرے چونہ کابلی سرکہ سے تر کر کر قدرے کف دریا اُس مین ملا کر انگلیون مین
ملین اور رال اُس مقام پر ڈالین پس اگر کسی مجلس مین کہ شمع یا چراغ اُس مین جلتا ہے اوس

انگلی کو چراغ کے پاس لیجائین روشنی اُسکی لگ جاویگی اور انگلی نہین جلیگی اور قسم ساتوین سحر حیل ہی
کہ باستعانت آلات وعجیبۃ الصنعت امور غریبہ پیدا کرین اور لینا اُن آلات کا اکثر بہت سی ریاضت
سے حاصل ہوا ہے مثل حیل بنی موسیٰ اور آلات ساعت شناسی کہ فرنگی بناتے ہین اور قسم آٹھوین
سحر شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہی کہ مرد اور عورت اکثر بنابر استعجاب آدمیون کے عمل مین لاتے
ہین اور سبب خفی اس سحر نوع مین حرکات خفیہ اور تبدیل اشکال بسرعت ہی اور اس پیشہ والون
کو زبان ہندی مین بھان متی کہتے ہین اور یہ تینون قسمین نہ کفر ہین اور نہ حرام مگر جبکہ کوئی غرض
فاسد قصد کرین کہ اُس غرض کے ساتھ حرمت متحقق ہو گی اور اس مقام مین جاننا چاہیے کہ اکثر
اقسام سحر کو از کیا امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ نے اصلاح دیگر اور کفر اور شرک کو اُس
مین سے دور کر کر استعمال کیا ہے پس اصلاح قسم اول دعوت علوی ہی کہ ملائکہ علویہ کو اوسکے ساتھ
تسخیر کرتے ہین لیکن ساتھ استعانت اسماے عظام الٰہی اور آیات فرقانی کے اور اصلاح قسم دوسری
کی عظام عزائم اور دعوت سفلی ہی کہ موکلان ارضیہ اور جنون کو مسخر کرتے ہین لیکن ساتھ استعانت
اسماء اور آیات کے بے آمیزش کفر اور شرک یا لتعظیم اللہ بلکہ بحکومت اور غلبہ کے اور اصلاح قسم تیسری
کی ربط ساتھ ارواح طیبہ صلحا اور اولیا کے ہے کہ اکثر اویسی مشربان عمل مین لاتے ہین اور
انسے اور خلق کی حاجتون مین بہرہ مند ہوتے ہین اور اسکے طریق تحصیل مین بھی طہارت اور
تلاوت اور ارسال ثواب صدقات بنا بر اُن ارواح کے منظور رکھتے ہین اور اصلاح قسم چوتھی کی
عقد ہمت ہے کہ مشائخ کبار اور اولیاء ابرار سے واسطے حل مشکلات کے وقوع مین آئی ہی اور وہ
تعلیق وہم تکیف بہ کیفیت عظمیٰ ہے کہ بسبب استغراق بیچ ملاحظہ کسی اسم کے اسماء الٰہی سے حاصل
ہوتی ہے کہ سراسر نزہت روح پر مبنی ہے اور ترقی اُسکی عالم اناث اور الوث سے ہے اور عالم علوی
کے چنانچہ سلب مرض یعنی کھینچ لینا کسی بیماری کو کسی مریض سے اپنے جسم پر جو سلسلہ حضرات نقشبندیہ
مین مرسوم ہی اسی قبیل سے ہے اور اصلاح قسم پانچوین کی تعمق ہی خواص آیات اور اسماء مین
اور ارقام اور اعداد انکے مین اور ترکیب دینی بعضون مین ساتھ بعضون کے اور تقصیر ارقام
مبارکہ کو کاغذ مختلفہ اور الواح متفاوت النحوص پر مطالب محمودہ کو اُسکے ساتھ حاصل کرتے
ہین چنانچہ کتب تعویذات اور خواص اسماء اور سور قرآن مین مع شرطون اور قیدون کے اور
کتابون تکسیر مین مفصلاً اور مشرح خامہ رقوم ہے اور ساتھ اتباع اس امر کے اور اشیا کے خواص مین
عنصریات سے اور خواص بروج اور درجات اور شرف اور وبال کی بھی بعضے رعایت کرتے ہین
اور اس مین ذکر اللہ کو ملاتے ہین الغرض وجہ قبیح سحر یہی ہی کہ منجر بکفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر
کواکب اور ارواح مدبرہ ساتھ ارواح خبیثہ شیاطین کے ہوتا ہے اور موقوف اوپر التجا کے طرف

غیر اللہ کے اور استغراق دیکھنے اسباب مین ساتھ اس نہج کے کہ مطالعہ قدرت سبب سے غافل کرے ہوتا ہے جب یہ وجہ قبیح بالکل جاتی رہی پس مدار حلت اور حرمت کا اغراض مقصود پر پاتا ہی اگر نیک ہو نیک اور بد ہو بد پس پوشیدہ نرہے کہ فرق سحر ہاروت اور ماروت اور سحر کلدانین اور اہل بابل مین کہ انسنے سیکھا تھا یہ ہی کہ ہاروت و ماروت کو ایسی قدرت قادر مطلق نے بخشی تھی کہ بمجرد آمیزش کے بغیر کھینچنے مشقت اعمال سخت کے بیچ تسخیر ارواح کے اتصال ساتھ روح خبیث کے سیکھنے والے کو بسہولت حاصل ہو جاتا اور اثر اس اتصال کا جوہر روح طالب مین مستقر اور راسخ ہوتا تھا کہ کسی تدبیر سے زائل نہوتا تھا اور کلدانین اور اہل بابل بیچ حاصل کرنے مناسبت اور اتصال کے ساتھ ارواح مذکورہ کے مشقتین اور ریاضتین اور چلے کھینچتے تھے اسپر بھی رسوخ کامل جوہر روح طالب مین پیدا نہوتا تھا شاید یہ تاثیر قوی ہاروت اور ماروت سے ہو گی اور جیسا کہ حاکم نے ساتھ سند صحیح اور بیہقی نے بیچ سنن اپنی کے حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے فرمایا کہ ایک عورت دومۃ الجندل سے بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ڈھونڈھتی ہوئی حضرت کو میرے پاس آئی اور کہا کہ مجھے ایک بات اس جناب رسالت مآب سے ضرور پوچھنی تھی افسوس کہ بعد وفات کے یہان پہونچی مین نے پوچھا کہ بی بی تو حضرت سے کیا پوچھتی اسنے ظاہر کر کے بیان کیا کہ ایک میرا شوہر تھا کہ مجھ سے بہت بد سلوکی کرتا تھا اور کوئی صورت اصلاح کی نظر مین نہ آتی تھی اور مین اس بات سے بہت تنگدل رہتی تھی ناگاہ ایک بڑھیا ایک دن میرے گھر مین آئی اسکے روبرو مین نے شکایت اس ماجرے کی ظاہر کی اسنے کہا کہ اگر تو میرا کہا سنے اور میری بات پر عمل کرے تو تیرا خاوند مانند غلام کے فرمانبردار تیرا ہو جاوے مین نے بجان و دل اس بات کو قبول کیا وہ عورت اسوقت چلی گئی اور کہا رات کو مین پھر آؤنگی اور تجھے اپنے ساتھ لیجا کر اسکی تدبیر کرونگی چنانچہ آخر شب وہ عورت پھر آئی اور دو کتے سیاہ رنگ اپنے ساتھ لیتی آئی ایک پر آپ سوار ہوئی اور ایک پر مجھے چڑھایا اور ہم دونون روانہ ہوئے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ زمین بابل مین پہونچے وہان کیا دیکھتی ہون کہ ایک کنوئین مین دو مرد کہ پانون انکے اوپر اور سر نیچے لٹکے ہوئے ہین انھون نے پوچھا کہ تو یہان کیون آئی ہی بموجب تعلیم اس بڑھیا کے مین نے کہا کہ جادو سیکھنے ان دونون نے کہا کہ سحر کفر ہے اور اسکے سیکھنے سے کافر ہوتا ہی بہتر ہی کہ تو پھر جا مین نے مبالغہ کیا کہ ہرگز بے سیکھے اس علم کے نہین جانے کی غرضکہ جتنا انھون نے منع کیا اتنا ہی مین نے اصرار کیا آخر بعد منت و سماجت بسیار کے انھون نے کہا کہ یہ جو تنور یہان ہی اس مین جا کر پیشاب کر جب مین اس تنور کے پاس گئی تو مجکو خوف معلوم ہوا اور رونگٹے میرے بدن پر کھڑے ہو گئے ناچار الٹی پھر آئی اور انسے کہا کہ مین بول کر آئی انھون نے پوچھا کہ بتا تو نے وہان کیا دیکھا مینے کہا

مجھے کچھ نہین معلوم ہوا وہ کہنے لگے کہ تو جھوٹ بولتی ہے ہرگز تو نے پیشاب نہین کیا اب بھی یہی بہتر ہے کہ اپنے گھر کو پھر جا اور کافر مت ہو یہ بات مین نے قبول نہ کی پھر بموجب اشارہ اُنکے اُسی تنور پر گئی اور پھر خوف کھا کر بن پیشاب کیے پھر آئی اور اُنھون نے وہی کہا تا آنکہ تین مرتبہ یہ آمد و رفت واقع ہوئی چوتھی بار جرأت کرکے مین نے وہان پیشاب کیا اور دیکھا کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار زرہ پوش ہتھیار بند سر سے پانون تک لوہے مین غرق اُس تنور سے نکلا اور آسمان کو ہوا ہو گیا اور میری نظر سے غائب ہوا مین نے جا کر یہ سب حال اُنسے بیان کیا اُسوقت اُنھون نے کہا کہ تو سچ کہتی ہے یہ سوار زرہ پوش تیرا ایمان تھا کہ تجھ مین سے نکل کر آسمان پر اُڑ گیا اب جا کہ فن سحر مین کامل ہوئی مین نے اُس بڑھیا سے کہا کہ مین جادو سیکھنے کو آئی تھی نہ اُنھون نے کچھ بتایا اور نہ مین نے کچھ پایا یہ کیا بات ہے اُسنے جواب دیا کہ اُنکی تعلیم اسی طرح ہوتی ہے اب تو سحر پر قادر ہو گئی جس چیز پر جو تو چاہیگی سو ہوگا مین نے کہا یہ بات کیونکر باور کرون بڑھیا نے کہا ایک دانہ گندم زمین مین ڈال اور کہو کہ اُگ جو نہین مین نے ڈالا اور کہا کہ دراز ہوا اُسیوقت دراز ہوا پھر مین نے کہا کہ خوشہ لا خوشہ لایا پھر مین نے کہا خشک ہو وہین خشک ہو گیا پھر مین نے کہا کہ آٹا ہو جا آٹا ہو گیا پھر مین نے کہا نان پختہ ہو روٹی پک گئی جب مین نے یہ حالت دیکھی کہ جس چیز کو جو کہتی ہون وہی ہو جاتی ہے اُسکے کہنے اور اپنے فن جادوگری مین کامل ہو جانے پر یقین آیا ولیکن افسوس اور ندامت بہت اپنے ایمان جانے پر کرتی ہون اور خدا کی قسم کھاتی ہون اے مادر مومنان کہ اجتک مین نے کسی کے حق مین بدی نہین کی اور نہ ارادہ بُرائی کا رکھتی ہون اب اوصاف حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنکر حاضر ہوئی تھی کہ اُنسے کوئی تدبیر پھر اپنے ایمان رفتہ کی پوچھون جو کہ حضرت کو نہین پایا کمال حسرت مجھے حاصل ہوئی حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ حضرت کے یار موجود ہین تو اُنکے پاس جا اور پوچھ وہ عورت سب کے پاس گئی اور سارا اپنا حال بیان کیا کسیکو جرأت نہوئی کہ کوئی تجویز بازگشت اُسکے ایمان کی بتاوے مگر ابن عباس اور بعضے اور یارون نے کہا کہ اگر تیرے والدین یا ایک اُنمین سے بھی جیتا ہو تو اُنکی خدمت بجا لا کہ تیرا ایمان رفتہ تجھ مین عود کرے اور ابن المنذر نے اوزاعی سے روایت کی ہے اور یہ ہارون بن رباب سے نقل کرتا ہے کہ مین ایک دن عبدالملک بن مروان کے پاس کہ بادشاہ وقت تھا ملاقات کے واسطے گیا مین نے دیکھا کہ اُسکے پاس مسند پر ایک شخص تکیہ سے لگا ہوا بیٹھا ہے مین نے اہل دربار سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کہ بادشاہ کے برابر بیٹھا ہے اُنھون نے کہا کہ یہ ایک شخص ہے کہ ہاروت و ماروت کو دیکھ آیا ہے مین اُس شخص کے پاس گیا اور سلام کیا اور کہا کہ ایک بار میرے روبرو بھی ہاروت و ماروت کا قصہ نقل کر وکہ بمجرد اسکے کہنے کے اُسکی آنکھون سے آنسو جاری ہوے اور کہا کہ میرا قصہ اس طرح پر ہے کہ مین طفل نوجوان تھا

میرا باپ عالم صغیر سن مین مجھ کو چھوڑ کر مر گیا اور مال کثیر اور زر خطیر میری مان کے پاس چھوڑ گیا اور میری مان مجکو بہت چاہتی تھی کہ جو کچھ مین اُس سے مانگتا تھا مجھکو دیتی تھی اور مین اوسکو جا اور بیجا بی محا باصرف کرتا تھا اور وہ کچھ نہ پوچھتی تھی کہ تو یہ مال کیا کرتا ہی جب مدت دراز گذر گئی اور مین جوان ہوا میرے دل مین آیا کہ مین اپنی مان سی پوچھون کہ یہ مال فراوان میرے باپ نے کہان سی بہم پہونچایا تھا جب مین نے پوچھا اُسنے کہا کہ اے فرزند تجھکو اس پوچھنے سے کیا مطلب ہی کھا اور عیش کر اور جسقدر چاہے خرچ مین لا اور اس مال کے حال سے سوال نکر کہ اچھا نہو گا مین نے اس کلام کے سننے سے بہت سی الحاح اور زاری کی میری مان اُس گھر مین کہ تودہ تودہ مال وہان تھا لیگئی اور کہا کہ اس سب کا تو مالک ہی مین نے کہا مین نہین جانتا مجھکو بتا کہ اسقدر مال کثیر کیونکر جمع کیا اُسنے کہا کہ تیرا باپ جادوگر تھا یہ سب مال اپنی جادو سے جمع کیا تھا جب مین نے یہ بات سُنی اپنے دل مین فکر کی اور کہا کہ اس مال موروثی پر اکتفا کرنا بے ہمتون کا کام ہی چاہیے کہ مین بھی سحر سیکھون اور جس طرح میرے باپ نے یہ مال فراوان جمع کیا تھا مین بھی اپنی زور بازو اور بامردی سی جمع کرون پھر اپنی مان سی مین نے پوچھا کہ کوئی میرے باپ کے یارون اور رفیقون مین سی باقی ہے کہ میرے باپ کے اسرار پر واقف ہو اور جو عمل کہ میرے باپ کے پاس تھا اُسکے پاس موجود ہو کہا ہان فلان شخص کہ فلانے قصبے مین رہتا ہی مین سامان سفر مہیا اور درست کر کے اُس شخص کے پاس پہونچا اور با ادب تمام سلام کیا اور اُسکے آگے بیٹھ گیا اُسنے میرے تئین نہ پہچانا اور کہا تو کون ہی اور کہان سی آیا ہی مین نے کہا کہ مین فلانے شخص کا بیٹا ہون کہ تمہارا دوست تھا جب اُسنے میرے باپ کا نام سُنا گلے سے لگایا اور بہت سی شفقت کی اور مرحبا مرحبا کہا پھر پوچھا کہ تو کیا حاجت رکھتا ہی اور کسواسطے آیا ہے کہ تیرا باپ اسقدر مال چھوڑ گیا ہی کہ چند پشت تک تو کھاویگا اور کسیکا محتاج نہو گا مین نے کہا بسبب احتیاج مال نہین آیا ہون بلکہ جادو سیکھنے کے واسطے آیا ہون کہا اے میرے فرزند ہرگز اس امر کا خیال نکر کہ اس مین مطلق بہبود نہین ہی مین نے کہا کہ مین ہرگز اس امر سے دست بردار نہین ہونیکا اور تمہارا دامن نہین چھوڑنیکا جبتک کہ مجھکو میرا باپ جیسا نکر دوگے وہ ہر چند نصیحت کرتا تھا مین باز نہ آتا تھا آخر ناچار ہو کر کہا ٹھہر جا کہ فلان روز اور فلان ساعت آجانے جب وہ دن اور وہ ساعت آئی مین مستعد ہو کر گیا اور ایفائے وعدہ اُس سے چاہا تا آنکہ مضطر ہو کر اُسنے کہا کہ آ تجھکو ایک جگہ لیجاتا ہون لیکن خبردار وہان خدا کا نام نہ لینا پھر مجھکو لیکر ایک نقب مین کہ نیچی تھی اترا مین نے اپنے دل مین شمار کیا کہ تین سو چند زینے طے کیے تھے اور ہر گز روشنی آفتاب وہان گم نہوئی تھی جب اُن زینون کے نیچے پہونچے ناگاہ ہمنے دیکھا کہ ہاروت اور ماروت آہنی زنجیرون مین جکڑے ہوے ہوا مین معلق لٹک رہے ہین اور اُنکی آنکھین جیسے بڑی بڑی سپرین روشن ہین اور لمبے لمبے چوڑے چوڑے پر پھیلے ہوے ہین

جب میری نظر اونکی صورت ہولناک پر پڑی بے اختیار میرے منھ سے نکلا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه بمجرد سننے اِس کلمہ کے وہ اپنے پرون کو جنبش دینے لگے اور نعرے مارنے لگے تا آنکہ بعد ایک ساعت کے خاموش ہوے مین نے بنا بر امتحان دوبارہ کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پھر انکی یہی حالت ہوگئی تیسری بار پھر مین نے کہا پھر یہی حالت ہوئی پھر جبکہ ٹھہر رہا اُنھون نے میری طرف دیکھا کہ تو جنس آدمی سے ہے مین نے کہا ہان اور اُنسے پوچھا کہ تمھارا یہ کیا حال ہی اُنھون نے کہا جب سے کہ ہم عرش کے نیچے سے نکلے ہین اور اِس عذاب مین گرفتار ہین کبھی یہ کلمہ نہین سُنا ہی ایک تیری زبان سے ہمنے سُنا مقر اصلی اپنا ہمکو یاد آیا اور بے اختیار نالہ و فریاد ہمنے کی اب کہہ کہ تو کس اُمت مین سے ہے مین نے کہا امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنھون نے کہا آیا محمد مبعوث ہوئے ہین مین نے کہا ہان مبعوث ہوے ہین اور وفات بھی پائی اور اُسکے بعد اُسکے خلیفہ قائم مقام ہوے اور اُنھون نے بھی وفات پائی پھر اُنھون نے کہا اب اُسکی امت کے لوگ ایک شخص کے تابع ہین یا بہت سون کے مین نے کہا ایک شخص کے تابع ہین کہ اُسکو بادشاہ کہتے ہین اِس بات کے سنتے ہی ناخوش ہوے پھر پوچھا کہ باہم نفاق رکھتے ہین یا اتفاق مین نے کہا دلون مین باہم اتفاق رکھتے ہین اِس کلام سے بھی بدمزہ ہوے پھر پوچھا کہ عمارتین اور بنائین تا بحیرہ طبریہ پہونچین ہین مین نے کہا ابھی نہین اِس سخن سے بھی ملول ہوے اور خاموش ہوگئے پھر مین نے کہا سبب اتفاق امت محمدؐ کے ایک شخص پر کسواسطے ملول اور ناخوش ہوے کہا کہ حقیقت یہ ہی کہ ہم قرب قیامت سے خوش ہوتے ہین کسواسطے کہ عذاب ہمارا تا مدت دنیا ہی بعد قائم ہونے قیامت کے منقطع ہوگا اور جبتک کہ امت محمدؐ ایک شخص پر جمع ہوگی قیامت دور ہی جب متفرق ہوگی تو قیامت نزدیک ہوگی اور اسیطرح سے نفاق دلی اِس امت کا دلیل قرب قیامت ہی اور پہونچنا عمارات اور آبادی کا تا بحیرہ طبریہ بھی علامت قرب قیامت ہی مین نے کہا کہ مجھہ کو کچھ وصیت فرماؤ اُنھون نے کہا اگر تجھہ سے ہوسکے کہ تو خواب کرے نہ کر کہ کار مشکل درپیش ہی پس مین یونہین پھر آیا اور اُنسے سحر نہین سیکھا فقط یہ تھا حال ہاروت و ماروت کا اور سحر بابل کا مناسب اِس مقام کے کہ نقل کیا گیا تفسیر عزیزی مین ہی بقدر حاجت واللہ اعلم

فصل تیسری بیچ جانے حضرت ادریس کے آسمان پر معالم التنزیل مین تفسیر سورۂ مریم مین کعب وغیرہ سے نقل کی ہی اور بیچ معارج النبوۃ کے بھی لکھا ہی کہ عرائس ثعلبی اور قصص التنزیل مین مذکور ہی کہ ابن عباس نے روایت کی ہی کہ ایک دن حضرت ادریس علیہ السلام سیر کرتے تھے کہ حرارت آفتاب نے اُنپر اثر کیا حضرت ادریس نے اپنے دل مین کہا کہ باوجود اِس امر کے کہ آفتاب کئی سو برس کی راہ پہ چلتا ہی اور اُسکی طپش سے مجکو اتنا اثر پہونچتا ہی جو فرشتہ کہ اُسکو اُٹھائے ہوے ہے اُسکا کیا حال ہوگا دعا کی کہ خداوندا آفتاب کی گرمی اور گرانی مین تخفیف کر اور اُسکو اپنے سایۂ عنایت مین محفوظ رکھ ببرکت دعای حضرت ادریس

علیہ السلام ادسکو تخفیف حاصل ہوئی پھر اُس فرشتہ نے بدرگاہ قاضی الحاجات مناجات کی کہ یارب اس میری تخفیف کا سبب کیا ہی خطاب آیا کہ یہ ادریس کی شفقت کا نتیجہ ہی کہ تیری تخفیف تکلیف کیواسطے اُسنے مجھسے سوال کیا تھا اور دعا اُسکی مقرون باجابت ہوئی اُس فرشتہ کو اُنکی محبت غالب ہوئی اور اُنکے ساتھ بھائی چارہ کیا اور عقدت اخوت باندھا اور حق تعالے نے واسطے شرف زیارت اور ادراک مصاحبت کے اُس فرشتہ کو اجازت فرمائی ایک دن حضرت ادریس نے اُس سے کہا اے بھائی تجھکو ملک الموت کے ساتھ بہت محبت ہی اور تیری تعظیم و تکریم مین وہ اہتمام تمام کرتا ہی چاہتا ہون کہ تو اُس سے التماس کر کہ میری اجل مین تاخیر کرے کہ پھر جسطرح مجھسے ہوسکے باقی عمر خدمت اور طاعت کے ساتھ گذارون کہ پیدایش جن وانس کے واسطے عبادت اور کسب سعادت جانتا ہون اُس فرشتہ نے کہا یا نبی اللہ قضیۃ اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون مین تمکو یقین نہین ہی کہا ہان لیکن تو ملک الموت سے اس امر کی درخواست کر کچھ مضائقہ نہین فرشتے نے حق تعالے سے اذن چاہا فرمان آیا کہ ای فرشتے ادریس کو اُٹھا کر ملک الموت کے پاس لیجا کہ یہ اپنا حال اُس سے آپ کہلے اُس فرشتہ نے حضرت ادریس کو اُٹھا کر چوتھے آسمان پر آفتاب کے پاس چھوڑ دیا اور آپ ملک الموت کے پاس گیا اور کہا ای بھائی ایک حاجت رکھتا ہون چاہتا ہون کہ از روے برادری اور یاری میری حاجت روا کر ملک الموت نے کہا اگر مجھسے ہوسکیگا تو مین تیرا مقصد پورا کردونگا اُسنے کہا ایک جنس آدمی سے میرا یار ہی ادریس اسکا نام ہی یہ التماس ہی کہ اُسکی اجل مین تاخیر کر ملک الموت نے کہا یہ بات میرے احاطہ تقدیر سے باہر ہے اتنا مجھسے ہوسکتا ہے کہ اُسکو اجل کے وقت سے خبردار کردون جو کچھ اُس سے ہوسکے اپنی درستی کرلے کہا اتنا ہی سہی پس ملک الموت نے دیوان موت کو دیکھکر کہا اس دفتر مین اسطرح ثابت ہی کہ یہ شخص آفتاب کے پاس فوت ہووے اُسنے کہا مین اُسکو آفتاب کے پاس چھوڑ آیا ہون کہا جا غالب کہ وہ مرگیا ہو کسواسطے کہ اُسکی حیات سے کچھ باقی نہین رہا وہ فرشتہ پھر آیا دیکھا کہ اُسکے مرغ روح نے آشیانۂ قالب سے پرواز کی اور ساتون آسمان کے فرشتون نے اُسپر نماز کی اور بیت المعمور مین دفن کیا کہ اب تک اُسی جگہ مدفون ہین کہ ورفعناہ مکانا علیا اسی سے عبارت ہی کہ چوتھے آسمان پر مدفون ہین اور بعضے کہتے ہین کہ بعد وفات پھر حضرت ادریس ذی حیات پائی اور اب تک زندہ ہین اور آسمان پر آنیکا سبب یہ تھا کہ وہب ابن منبہ نے روایت کی ہی کہ حضرت ادریس علیہ السلام مدام تجرع جام مرگ سے اور توقف تحت ارض اور انتظار نفخ صور اور استداد بعث ونشور سے منقبض تھے عذاب جحیم اور ثواب نعیم سے بہت اندیشہ کرتے تھے اور فرصت غنیمت جانکر وظیفۂ زندگی اور عبادت ہر روز زیادہ کرتے کہتے ہین کہ جتنی عبادت اور طاعت تمام مطیعان روے زمین کرتے تھے حضرت ادریس اکیلے اسقدر کرتے تھے تا آنکہ حضرت عزرائیل مشتاق اُنکی ملاقات کے ہوے

اور حق تعالےٰ سے اذن لیکر ایک آدمی کی صورت بنکر زمین پر آئے اور اُنکے ساتھ تین راتدن مصاحبت
کی جب اُنھون نے حضرت ادریس علیہ السلام کے ساتھ کھانے اور پینے مین موافقت نہ کی حضرت ادریس نے
جانا کہ یہ آدمی نہین ہی اُنسے پوچھا کہ تم کون ہو کہا مین ملک الموت ہون پوچھا کہ میری روح قبض کرنیکو
آئے ہو اُنھون نے کہا نہین تمھاری زیارت کے واسطے آیا ہون کہا تمسے التماس ہی کہ جان میری قبض
کرو اور مجھکو شربت مرگ کا مزا چکھاؤ اُنھون نے بامر الٰہی روح اُنکی قبض کی خداے تعالےٰ نے پھر اُنکی
روح کو قالب مین ڈالا حضرت عزرائیل نے پوچھا کہ ای ادریس اس سے کیا مقصد تھا کہا اسواسطے
کہ تلخی موت سے آگاہ ہون اور جدائی کی محنت کھینچ کر اُسکی عبادت مین جس طرح سے کہ چاہیے مشغول
ہون ای عزرائیل اب میری ایک حاجت اور ہی اُسکو بھی روا کرو وہ یہ کہ مین چاہتا ہون کہ دوزخ
اور بہشت کو دیکھون اور پھر مقام خوف و رجا مین بیٹھون ملک الموت بفرمان الٰہی انکو دوزخ پاس
لیگیا حضرت ادریس نے کہا مالک سے درخواست کر دکہ دروازے اسکے کھولدے اور تمام طبقے اسکے
مجھکو دکھادے مالک نے ملک الموت کی درخواست سے دوزخ کے دروازے کھولدے جب حضرت
ادریس کی اُسپر نظر پڑی بیہوش ہوگئے ملک الموت نے اُنکو اُٹھا کر اپنی بغل مین لیا جب حضرت
ادریس کو ہوش آیا کہا ای ادریس مین اس امر مین مجبور ہون تمنے آپ یہ درخواست کی اور اس
بلا مین گرفتار ہوے حضرت ادریس نے کہا ای ملک الموت اب تمسے یہ آرزو ہی کہ مجھکو بہشت بھی دکھادو
تا جبر اس نقصان کا حاصل ہووے ملک الموت بفرمان الٰہی اُنکو بہشت کے دروازے پر لے گیا اور
رضوان نے بہشت کے دروازے کھولدیے حضرت ادریس نے بہشت مین آنکر تمام ازہار و اشجار
اور حور اور قصور اور ولدان اور غلمان اور عجائب اور غرائب وہان کے دیکھے اور ایک ساعت
دم لیا ملک الموت نے کہا ای ادریس سیر اور تماشا کر چکے چلو کہ تمکو تمھارے مکان پر پہونچا دون
حضرت ادریس نے کہنے ملک الموت پر کچھ التفات نہ کیا اُسنے پھر مبالغہ کیا کہ بس اب باہر آؤ حضرت
ادریس نے پھر انکار کیا اور کہا ای ملک الموت مین یہان سے ہرگز تیرے اور تیرے ابناے جنس کے
کہنے سے ایک قدم نہین ہٹنے کا تا وقتیکہ فرمان ایزد سبحان نہو گا تم مجکو اسی طرح پر یہان چھوڑ دو
اور تکرار نہ کرو حق تعالےٰ نے ایک فرشتہ کو حضرت ادریس اور ملک الموت کے پاس بھیجا تا اُن
دونون مین حکم ہووے اُس فرشتے نے حضرت ادریس سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو کہا خداے تعالیٰ نے
فرمایا ہی کہ کل نفس ذائقۃ الموت یعنے ہر نفس ذائقہ چکھنے والا موت کا ہی مین نے شربت مرگ
چکھ لیا اور ایک جگہ فرمایا ہی وان منکم الا واردھا یعنے نہین ہی تم مین سے اے آدمیو کوئی مگر
یہ کہ پہونچنے والا اور گذرنے والا اوپر دوزخ کے ہوگا لکھا ہی کہ جب مومن اُسپر گذرینگے تو اوسکی
آگ مردہ اور افسردہ ہو جائیگی مین دوزخ پر بھی گذر چکا ہون اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہی وما ھم

عنہا بمخرجین اور نہین ہونگے وہ آدمی نکلنے والے بہشت سے یعنے جب بہشت مین جائینگے تو ہمیشہ رہینگے اُنکا لے نہین جائینگے سواب بہشت سے مین کبھی نہین نکلنے کا مگر بحکم خداوند جل وعلا فی الحال ایزد متعال سے خطاب آیا کہ اے ملک الموت اس سے ہاتھہ اُٹھاؤ اور اسکو آزادہ نکر کہ میرے حکم سے یہانتک آیا ہے اور محبت اور دلیل سے کلام کرتا ہے اور حق اِسکی جانب ہے کہتے ہین کہ وہ ابتک بہشت مین ہین وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا عبارت درجات جنت سے ہے اور کہتے ہین کہ وہ کبھی چوتھے آسمان یا چھٹے آسمان پر آتے ہین اور فرشتون کے ساتھہ عبادت کرتے ہین اور معارج النبوۃ مین ہے کہ حضرت ادریس کی عمر وقت وفات حضرت آدم علیہ السلام کے سو برس کی تھی اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ تین سو ساٹھہ برس کی عمر تھی اور بعد دو سو برس کے مبعوث ہوے اور ایک سو پانچ برس نبوت کے ساتھہ گذارے جب آسمان پر انھون نے عروج کیا تو چار سو پانچ یا چھہ سو پینسٹھہ برس کی عمر تھی اور تیس صحیفے اُنپر نازل ہوے کہ اُن صحیفون مین اسرار آسمانی اور تسخیر روحانی اور علوم عجیبہ و فنون غریبہ اور معرفت طباع موجودات وغیرہ مندرج تھے اور یہ ایک مرد تھے خوبرو گندم گون بزرگ محاسن تمام قد مناسب اندام قوی استخوان اندک گوشت کم گو لبیا اوقات اکثر باتون مین خاموش رہتے تھے اور اُنکے کسی اعضا کو اضطراب نتھا اور راہ چلنے کے وقت نظر مبارک زمین پر رکھتے تھے اور اپنے تئین فکر سے خالی نچھوڑتے تھے اور کلام کرتے تھے تو انگشت کو حرکت دیتے تھے ایک شخص نے حضرت ادریس سے پوچھا کہ حسن اعتقاد خلق کا اپنے حق مین کیونکر حاصل کیا کہا ساتھہ نکوئی معاملہ کے اور ملاقات کرنے اُنکے ساتھہ وجہ احسن سے اور کہا کہ بہترین اشیا تین چیزین ہین راستی در غضب اور بخشش در عالم تنگدستی اور عفو در حالت قدرت اور عاقل وہ شخص ہے کہ تین طائفون کے ساتھہ استخفاف نکرے ایک بادشاہون کے ساتھہ دوسرے عالمون کے ساتھہ تیسرے دوستون کے ساتھہ کسواسطے کہ جسنے بادشاہون کے ساتھہ گستاخی کی اُسنے اپنا عیش منغص کیا اور جسنے عالمون کو خوار رکھا اپنے دین مین نقصان لایا اور جسنے دوستون کے ساتھہ استخفاف اختیار کیا نہال مروت جڑ سے اُکھاڑا اور عقلمند کو لائق ہے کہ طالب حکمت رہے اور جس مصیبت مین کہ عام ہووے جزع اور فزع نکرے اگرچہ مرتبہ اُسکا رفیع تر ہو اور تواضع بہت کرے اور جو شخص کہ ساتھہ عیب کے موصوف ہو ہمسرزنش اُسکو نہ کرے اور بسبب کثرت مال کے اپنے حال مین تغیر نہ دیوے اور جسکو کہ کمال عفت نہووے بکمال عقل ستایش نہ کرے اور جسکو کہ عقل کامل ہووے ساتھہ علم شامل کے موصوف نہ کرے اور نادان کو نظر بصیرت مین خرد جانے اگرچہ بزرگ ہو اور دانا کو بالعکس اور الفاظ گوہر بار حضرت ادریس کی موعظت اور حکمت مین بہت ہین اُن مین سے یہ چند کلمہ تیمنًا اور تبرکًا مرقوم ہوے اہل قصص کہتے ہین کہ حضرت ادریس پانچ اوپر ساٹھہ برس کے تھے کہ ایک عورت کہ نام اُسکا بر دخام تھا اُنکے ساتھ

نکاح کیا اور اُس سے ایک فرزند پیدا ہوا متوشلخ نام اور معنی اسکے عربی مین منشرح کے ہین اور نور محمد
صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ساتھہ انتقال کیا جب متوشلخ ایک سو ستر برس کا ہوا ایک عورت عربانا
اُسکے ساتھہ نکاح کیا اور اُس سے لمک نام ایک بیٹا پیدا ہوا اور معنی اُسکے بزرگ کے ہین جب متوشلخ نو
اُنتھر برس کا ہوا تو رحلت کی پھر جب لمک ایک سو بیاسی برس کا ہوا تو ایک عورت کے ساتھہ نکاح
کیا اور اُس سے حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوے **فصل چوتھی** ذکر عبادت اوثان ابتداے ظہور
رسوم مذموم آتش پرستی درمیان مردمان روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ ناقلان اخبار روایت کرتے
ہین کہ حضرت ادریس علیہ السلام کا آسمان پر جانے سے پہلے ایک دوست تھا کہ ہرگز انکی مجلس شریف
مین سے باہر نہ جاتا تھا اور مانند عرض کہ لازم جوہر ہے ملازمت آستانہ شریف انکی سے جدا نہ ہوتا
تھا بعد انکی وفات کے حرمان شرف صحبت انکی سے جزع اور فزع بہت کی اور اضطراب عظیم اُسکو
لاحق ہوا ابلیس پر تلبیس نے سبب مصیبت اُس سے دریافت کیا اُس شخص نے کہا یہ سب حزن
واندوہ میرا بواسطہ مہاجرت حضرت ادریس علیہ السلام اور فقدان علم مجلس اُنکی سے ہے ابلیس
نے کہا اگر تو کہے تو ایک صورت مشابہ اُسکے قالب کے تجھے بنا دون تا بواسطہ موانست اوسکے تجھکو
تسکین حاصل ہو دے اُس دوست نے کہا بہتر شیطان نے ایک صورت حضرت ادریس کی بنا دی
جب اُس محبت قدیم نے صورت کو ملاحظہ کیا غم واندوہ اُسکا کم ہوا اُس صورت کو اپنے گھر مین اسطرح
بحفاظت تمام رکھا کہ نظر کسی کی اُسپر نہ پڑتی تھی اور صبح و شام ساتھہ مشاہدہ اُس صورت کے زنگ
غم آئینہ دل سے دور کرتا تھا اتفاقاً وہ شخص اپنے گھر مین بمرگ مفاجات مر گیا اور کسیکو اسکا مرنا
معلوم نہوا جب آدمیون نے اسکو چند روز تک نہ دیکھا اُسکے گھر مین آکر اُس حجرے مین کہ جس مین
وہ بت تھا کھولا اور اُس شخص کو اُس بت کے پاس مرا پایا اس حالت کے دیکھنے سے نہایت تعجب کیا
اس اثنا مین ابلیس بصورت انسان اُس جماعت مین ظاہر ہوا اور کہا ادریس اور یہ شخص کہ
اُسکا مصاحب تھا اس صورت کو کہ خداے زمین ہے پوجتے تھے اور اسی جہت سے انکی دعا قبول
ہوتی تھی اور اس اغواے شیطان نے قلوب خلائق مین اثر کیا ہر شخص اُس صنم کی صورت بنا
تراش کر اسکی عبادت مین مشغول ہوا اور کیش بت پرستی جہان مین شائع اور ذائع ہوا اور ایک
گروہ کہتے ہین کہ ابتداے بت پرستی اُسوقت مین پیدا ہوئی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام فوت
پائی بنی آدم نے جسد شریف کو ایک تابوت مین بحفاظت تمام محفوظ رکھکر طواف مین اپنے ساتھہ
ہمراہ لیجاتے تھے اور بنا بر وصیت حضرت آدم اپنے سے جدا نکرتے تھے کہ مبادا نظر قابیل اور اُسکی
اولاد کی اُسپر پڑے تا آنکہ شیطان لعین کو مجال اضلال پیدا ہوئی کہ قابیل اور اُسکے فرزندون
پاس گیا اور کہا کہ اگر تم کہو اور مصلحت جانو تو مین تمھارے واسطے ایک صورت بناؤن کہ شبیہ

بعد آدم ہوا اور ہر وقت تمہارے پاس رہی اُنھون نے قبول کیا اور شیطان نے جس طرح کہ مذکور ہوا کیا تھا ایک صورت بنا کر حوالے کی اولاد قابیل اُسکو ایک تابوت مین رکھکر سفر اور حضر مین اپنے ہمراہ رکھتی تھی اور بعد ایک مدت کے ہر قوم نے اپنے واسطے ویسی ہی صورت بنا لی تھی اور بعد امتداد ایام اور انقضاے شہور و اعوام اُن صورتون کی پرستش کرنی شروع کی اور ایک گروہ کہتے ہین کہ بعد وفات حضرت ابو البشر اور قبل از ظہور حضرت ادریس علیہ السلام ایک جماعت صلحاے مستجاب الدعوات تھی کہ ایک کا نام اُن مین سے وَدّ اور ایک کا یغوث اور ایک کا سُواع اور ایک کا یعوق اور ایک کا نسر تھا جب ان مین سے ہر کسی کو رحمت الہی واصل ہوتا تھا تو اُسکے متعلق بنا بر تسکین کے اسکی شکل کی ایک صورت بنا کر اپنے گھر مین رکھتے تھے جب ایام حیات اہل صور پر ایک مدت گذر گئی شیطان نے اونکی اولاد اور اتباع سے کہا کہ یہ بت آلہ ہین اور سزاوار پرستش ہین قول شیطان کو اونھون نے قبول کر کے عبادت اصنام مشغول کیا اور وہ طوفان نوح علیہ السلام مین جاتے رہے اور ابلیس نے پھر اُن بتون کو پیدا کر کر ہر ایک کو دیا تا اپنا معبود کرین چنانچہ بنی کلب کو وَدّ اور بنی ہذیل کو سواع اور مذحج کو یغوث اور قضاعہ کو یعوق اور حمیر کو نسر پیشکش کیا اور اس رسم نے تا زمان ارتفاع اعلام اسلام استمرار پایا اور ابتداے عبادت نیران مین بھی اقوال وارد ہین ایک وہ کہ تفسیر قابیل مین مذکور ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ رسم آتش پرستی حضرت ابراہیم کے زمانے مین ظاہر ہوئی کس واسطے کہ شیطان نے لوگون کی خاطرون مین القا کیا کہ نہ جلانا آگ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس سبب تھا کہ وہ آتش پرست تھے اور بعضون کا یہ عقیدہ ہے کہ جب ایزد تعالے نے آدمیون کو رسولون کی زبانون سے عذاب آتش دوزخ سے ڈرانا شروع کیا شیطان نے اُنسے کہا تمکو چاہیے کہ آگ دنیا کی عبادت بجا لاؤ تا روز قیامت آتش دوزخ تمکو نہ جلاے لیکن اس تقریر سے معلوم نہین ہوتا کہ یہ مذہب مذموم کس زمانہ مین پیدا ہوا اور ایک طائفہ کہتا ہے کہ جب زردشت نے گشتاسپ کے زمانہ مین ایک کتاب ژند نام بنائی اور کہا کہ جو کوئی اسکے ساتھ معتقد ہووے اُسکو زندیق کہین اور اور خلقت کو آگ کی عبادت پر حریص کیا کہ جو کوئی دار دنیا مین آگ کی عبادت کرے آخرت مین حق تعالے اسکو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھے **باب پانچوان** قصہ بیان حضرت نوح علیہ السلام اور اونکے فرزندون کے احوال مین اور اس باب مین چھ فصلین ہین **فصل پہلی** نسب اور رسالت حضرت نوح علیہ السلام کے بیان مین انوار التنزیل مین تفسیر ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ مین کہا ہے کہ حضرت نوح دو پشت کے ساتھ حضرت ادریس تک پہونچتے ہین اور معارج النبوۃ مین ہے کہ نام اونکا سُریانی مین یشکر تھا اور عرب اُنکو نوح کہتے ہین اور لقب اونکا شیخ الانبیا اور نجیۃ اللہ مشہور ہے اور وجہ تسمیہ نوح مین چند قول ہین اُن مین سے چند قول قریب الاعتبار بیان کیے جاتے ہین اول یہ ہے کہ حضرت

نوح علیہ السلام ایک دن ایک زخمی کتے پر گذرے کہ تمام اعضا اُسکے مجروح تھے جب وہ کتا حضرت نوح
کے نزدیک ہوا حضرت نوح نے فرمایا دور ہو ای سگ قبیح وہ کتا حضرت نوح کے ساتھ گویا ہوا اور کہا
اگر تو طاقت اور قدرت رکھتا ہے تو مجھسے بہتر پیدا کر اور ایک روایت سے اسطرح پر ہے کہ اُس کتے نے
کہا نقش کو عیب دھرتا ہے یا نقاش کو اور پھر کہا ای نوح اپنی زبان کو تھام جسنے آدمیت کا نام تیرے
اوپر جاری کیا اور نقد نبوت کو تیرے کیسہ مین ڈالا اگر وہ چاہے تو عیب میرا مجھسے دور کر سکتا ہے اور اگر
داغ محرومی کا پیشانی آدمیون پر رکھے رکھ سکتا ہے مین نے اپنی صورت آپ نہین بنائی کہ مجکو نام
رکھے تو کہ برا کیا اور مجکو میری بدصورتی سے کیا کام حضرت نوح کو ان باتون سے ایک حالت پیدا
ہوئی اور نوحہ آغاز کیا اور اسواسطے کہ نوح نام مشہور ہوا اور قول دوسرا یہ ہے کہ جب حضرت نوح
بعد ٹھہرنے طوفان کے کشتی سے باہر آئے شیطان انکے آگے آیا اور کہا ای نوح میرے ذمہ ایک حق
عظیم تو نے ثابت کیا ہے حضرت نوح دل مین حیران اور مضطرب ہوئے اور کہا کہ ای لعین کونسا کام
کہ تیری مرضی کے موافق ہو مین نے اُسکا کرنا نہین چاہا اور رد کرنے اُسکے کے نہین ہوا وہ کیا کام
تھا جو تیرے پسند آیا کہا مین اور میرے اعوان تیری امت کے مستوجب دوزخ کرنے مین بہت رنج
کھینچتے اور تا بوقت مرگ انکی نگہبانی مجکو کرنی پڑتی تو نے ایک دعا کرنے کے ساتھ انکو ایک بار
ہلاک کر کے مستوجب آتش دوزخ کر دیا حضرت نوح اُس دعا سے پشیمان ہوئے اور کہا ای کاش مین
وہ دعا نہ کرتا اور اس قوم کی ایذا دینے پر صبر کرتا پھر غایت تاسف سے چالیس برس تک روئے
کہ انکا نام نوح ہو گیا اور قول تیسرا یہ ہے کہ جب حضرت نوح نے اپنے کنعان کے مقدمہ مین حق تعالی سے
کہا ان ابنی من اهلی یعنے تحقیق بیٹا میرا اہل میرے سے ہے اور حق تعالے سے از روے عتاب
خطاب ہوا انه لیس من اهلك انه عمل غیر صالح فلا تسألن ما لیس لك به علم یعنے تحقیق وہ
نہین ہے اہل تیرے سے بہ سبب اسکے کہ اُسنے برے عمل کیے پس ہرآئینہ سوال مت کر تو اُس چیز کا کہ نہین ہے
تیرے واسطے ساتھ اُسکے علم۔ یہ سبب نوحہ اور زاری انکی کا ہوا اور یہ تینون وجہ مبنی اُسکے قول پر
ہین کہ لفظ نوح کو عربی قرار دے اور اشتقاق لفظ عجمی سے مناسبت نہین ہے واللہ اعلم بالصواب اور
انکی رسالت کا سبب یہ ہے کہ جب حضرت ادریس اس عالم سے گئے اور ایک مدت اُنپر گذری آثار دین
اسلام اور شرائع واجب الالتزام مندرس اور محو ہو گئے اور روے زمین پر تمام کفر پھیل گیا خدا
تعالے نے حضرت نوح کو مبعوث کیا تا انکو دعوت کرین اور افعال ناپسندیدہ سے مانع آوین اور
عرائس مین ابن عباس نے نقل کی ہے کہ فرزندان حضرت آدم دو قسم تھے ایک قسم عمارات مین رہتی
تھے اور وہ بنی قابیل تھے اور دوسری قسم پہاڑون مین رہتے تھے اور یہ بنی شیث تھے اور بنی شیث
کے مرد صاحب جمال تھے اور عورتین انہین کی بدصورت تھین اور بنی قابیل برعکس انکے یعنے عورتین

انکی صاحب جمال اور مرد بدصورت شیطان ایک اہل عمارت کے مرد کے پاس صورت بشری مین آیا اور اپنے نفس کو اُسکے ساتھ اجارے مین دیا تا اُسکی خدمت کرے اِس ملعون نے ایک مدت کے بعد ایک مزمار بنایا اُسکو بجایا کرتا تھا اور اُسکی آواز آدمیون کے کانون مین پہونچتی تھی اور اُس مزمار سُننے کے واسطے بہت آدمی جمع ہوتے تھے شیطان نے ایک دن مقرر کیا کہ اُسدن مزمار بجاتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ برس مین ایک دن معین کیا کہ اطراف اور شہر کے آدمی اُسدن جمع ہوتے تھے اور اُس روز کو عید کہتے تھے اتفاقاً ایک دن ایک مرد پہاڑ کے رہنے والون مین سے یعنے بنی شیث سے اس مجمع مین پہونچا مرد اور عورت کو وہان جمع دیکھا اور اِن مین عورتین صاحب جمال مشاہدہ کین کہ اِنکے مثل اِن مین ایک نہ تھی وہان سے مراجعت کر کر اپنی قوم مین خبر دی اور وہ اکھٹے ہوکر دوسری عید کو اُس مجمع مین آئے پس اُس مجمع مین واسطے اجتماع مرد اور عورتونکے فحش ہونے لگا اور جب اُن سب نے فسق اور فجور پر اصرار کیا حق تعالےٰ نے حضرت نوح کو اِنکے ڈرانے کے واسطے بھیجا اور ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرزندان حضرت شیث کو وصیت کی تھی کہ فرزندان قابیل کے ساتھ نکاح اور اختلاط نہ کرنا اور حضرت شیث کے فرزند پہاڑون مین اور غارون مین رہتے تھے ایک دن سو نفر بنی شیث سے پہاڑ پر سے اُترے تا احوال اپنے بنی عم یعنے فرزندان قابیل کا معلوم کرین اور فرزندان بنی شیث ازبسکہ صاحب جمال اور فرخندہ حال تھے جب بنی قابیل نے اِنکو دیکھا ہر طرح سے اِن مین حیل کر اِنکو قید کیا پھر سو نفر اور پہاڑ سے اُترے اور اِن مین ملے اور اِنکے ساتھ اختلاط کرنے لگے اور نکاح کیے تا بحدیکہ بنی قابیل بہت ہوگئے اور تمام زمین گھیر لی اور اِنکے درمیان مین کفر اور بت پرستی ظاہر ہوئی جب حضرت آدم نے وفات پائی تو مومن کافرون کو زیارت کرنے حضرت کی سے مانع آئے ابلیس نے اُنسے کہا مین تمھارے واسطے ایک بت بنا دیتا ہون کہ تم اُسکی زیارت اور طواف کیا کرو اور تم بھی مومنون پر فخر کرو جیسے کہ یہ تم پر فخر کرتے ہین اِنکو شیطان کا کہنا پسند آیا اُس ملعون نے اِنکے واسطے پانچ بت بنائے وَدّ اور سُواع اور یغوث اور یعوق اور نسر چنانچہ یہ نام قرآن شریف مین مذکور ہین اور یہ ساتھ عبادت اِنکی کے مصروف ہوے ہرچند کہ اِنکو بتون کی عبادت کے واسطے منع کیا اُنھون نے نمانا اور اِس عمل ناپسندیدہ سے باز نہ آئے تا آنکہ مستحق عذاب طوفان ہوے مواہب علیہ مین بیچ سورہ نوح کے وارد ہی کہ وَدّ آدمی کی صورت بت تھا اور سواع ایک عورت کی صورت اور یغوث گاؤ کی صورت اور یعوق گھوڑے کی صورت اور نسر کرگس کی صورت اور مشہور یہ ہی کہ یہ پانچون نام آدمیون صالح کے ہین کہ درمیان زمانہ حضرت آدم اور حضرت نوح کے تھے۔ اور سب آدمی اُنپر کمال اعتقاد رکھتے تھے جب یہ پانچون مر گئے تو اُنھون نے اِنکی صورت پتھر اور لکڑی کے بت بنائے اور تعظیم

اور تکریم ان بتون کی کیا کیے اور بعد گذرنے چند روز کے ان بتون کی پرستش کے ساتھ مشغول ہوے پھر مشرکان عرب پانچ گروہ ہوے قضاعہ ساتھ عبادت ود کے مشغول ہوے اور ہذیل نے سواع کو اختیار کیا اور اعلی اور انعم نے یغوث کو پرستش کے ساتھ مخصوص کیا اور کہلان نے یعوق کو خدا سمجھا اور حمیر نے نسر کو اختیار کیا اور ساتھ پوجنے ان بتون کے اہتمام تمام کیا تا حق سبحانہ تعالے نے اس ظلمت آباد مین چراغ ہدایت کا ساتھ نور وجود باجود محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے روشن کیا اور علم نبوت بلند کیا کہ ان بتون کو توڑ کر جزیرہ عرب سے نکال کر پھینک دیا روایت مین آیا ہو کہ حق تعالے نے حضرت نوح کو ساتھ دس چیز کے مخصوص کیا ایک یہ کہ وہ اولوالعزم تھے یعنے شریعت انکی ناسخ شریعتون اگلی کی تھی حضرت شیثؑ اور حضرت ادریسؑ شریعت آدم کے ساتھ عمل کرتے تھے دوسرے یہ کہ سلسلہ آدمیون کے نسب کا ساتھ حضرت نوح کے منتہی ہوتا ہو اس معنی سے حضرت نوح کو آدم ثانی کہتے ہین چنانچہ اسکا بیان ہوگا انشاء اللہ تعالے تیسرے یہ کہ حضرت نوح سب اہل زمین پر مبعوث ہوے تھے چوتھے یہ کہ اول جس پیغمبر نے کہ کفر سے ڈرایا حضرت نوح تھے پانچوین یہ کہ حضرت نوح اول اُن پیغمبرون کے ہین کہ امت انکی دعا کے ساتھ ہلاک ہوئی چھٹے یہ کہ اول جو کوئی کہ بعد وفات رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاک سے اُٹھاویگا حضرت نوح ہونگے ساتوین یہ کہ کسی نبی نے ایسی زندگانی دراز اس جہان فانی مین نہین پائی مگر حضرت نوح نے آٹھوین یہ کہ باوجود اس کلان سالی کے کہ ہزار برس سے زیادہ انکی عمر تھی کہ ایک دانت انکا نہ ٹوٹا تھا اور کوئی ہڈی انکی سست نہین ہوئی تھی اور کوئی بال انکا سفید نہین ہوا تھا اور زور انکی قوت نہ گھٹی تھی نوین یہ کہ اسقدر عبادت کے ساتھ محبت رکھتے تھے کہ باوجود صرف کرنے اوقات کے ساتھ دعوت قوم کے رات دن سات سو رکعت نماز کی ادا کرتے تھے دسوین یہ کہ باوجود ازحد ایذا اور برائیون کے کہ انھون نے اپنی قوم سے کھینچین اپنے احسان انپر دریغ نرکھے اور ہمیشہ انپر مہربانی کرتے رہتے اور ہر روز ہر ایک کے دروازے پر جاکر ساتھ توحید کے انکی دعوت کرتے تھے اور اندھیری راتون مین انکے گھرون پر جاکر لا الٰہ الا اللہ کہا کرتے اور یہ انکو مجنون اور دیوانہ کہتے اور مرتے وقت ہر شخص ان مین سے اپنی اولاد کو وصیت واسطے انکی اہانت کرنے کے تاکید کیا کرتا تھا تا آنکہ نو سو پچاس برس اس طرح پر گذرے تھوڑے سے انکے ساتھ ایمان لائے اور بہتون نے کہ کافر و فاجر تھے ایذا بہت حضرت کو پہونچائی اور یہ صبر و تحمل کیا کیے اور کہا کیے اللھم اھد قومی انھم لا یعلمون یعنے اے بار خدایا ہدایت کر تو قوم میری کو کہ تحقیق وہ جاہل ہین کچھ نہین جانتے کہتے ہین کہ یہ حضرت کو اتنا مارتے کہ تمام اعضا ٹوٹ جاتے تھے اور یہ بیہوش ہو جاتے تھے پھر انکو ایک نمدے مین لپیٹ کر انکے گھر مین پہونچا جاتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ یہ مر گیا جب رات ہوتی تو شفا خانہ اُس درگاہ یگانہ سے انکی صحت کے واسطے دوا کرامت

ہوتی تھی اور اکثر اِس طرح پر یہ انکے مجمع مین آکر ساتھ دین اسلام کے دعوت کرتے تھے اور یہ لوگ انکو
پتھر مارتے تھے کہ انکے تمام اعضا ٹوٹ جاتے تھے اور یہ اُن پتھرون مین چھپ جاتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ مر گیا
جب رات ہوتی تو جبرئیل بفرمان رب جلیل وہ پتھر اُنپر سے اُٹھاتے اور صحیح و سالم انمین سے نکلتے اور
صبح کو پھر اپنی قوم کے پاس جاکر دعوت کرتے تھے نقل ہو کہ انکے رئیسون مین ایک بڈھا تھا اور اُسکا ایک
بیٹا تھا اُسکو وہ مردود وصیت کیا کرتا تھا کہ ایذا دینے نوح مین بہت کوشش کرنا اور جس قدر تجھسے اُسکی
اہانت ہوسکے حتی المقدور کمی نکرنا تا آنکہ ایک دن اُسکو حضرت نوح کے آگے لایا اور دکھا کر کہا اے فرزند
یہ ساحر و کاذب ہو کہ تجکو اسکی محافظت کے واسطے مبالغہ کرتا ہون زنہار اُسکے کہے پر عمل نکرنا اور راہ مین آبا
و اجداد اپنے سے منحرف نہونا اور جتنا ہوسکے اسکی اہانت اور ایذا مین سعی کرنا اُس پسر بد گوہر نے اپنے
باپ کے ہاتھ سے عصا لیکر ایسا حضرت کے سر مبارک پر مارا کہ خون بہنے لگا اُسوقت حضرت نوح درگاہ
حقتعالی مین روئے اور کہا خداوندا تو دانا و بینا ہو اور آشکارا و پنہان جانتا ہو کہ تیرے بندے میرے
ساتھ کیا معاملہ کرتے ہین مین انکو راہ راست کے ساتھ دعوت کرتا ہون اور یہ مجکو ذلت دیتے
ہین الٰہی اگر ان بندون پر نظر عنایت منظور ہو تو انکو راہ راست پر لا اور یا مجکو اِس بلا پر صبر عنایت
فرما کاش مجکو ایسا علم ہوتا کہ یہ سب ساتھ دولت اسلام کے مشرف ہوتے اور کوشش میری ضائع
نہوتی خطاب آیا کہ جو کوئی تیری امت مین سے ایمان لانیوالا تھا ایمان لاچکا کہا خداوندا انکی نسل
مین سے اور کوئی بھی ایسا ہو کہ ایمان لاویگا تا اِس امید پر محنت کرون اور سعی اور کوشش سے ہاتھ
نہ اُٹھاؤن خطاب آیا کہ نہین جب حضرت نوح اپنی قوم سے بالکل نا امید ہوئے تو انکے ہلاک ہونیکی
دعا مانگی اور وہ دعا بدرگاہ کبریا مقبول ہوئی اور فرمان آیا کہ انکو طوفان فنا مین غرق کرونگا اور
تجکو اور تیرے اہل کو بسبب ایک کشتی کے کہ ہم تعلیم کرینگے اور تو بناویگا اور آپ مع اہل و عیال اُسپر بیٹھیگا
طوفان فنا سے بچالینگے **فصل دوسری** بیچ بیان پہونچنے فرمان کی حضرت نوح کو ساتھ بنانے کشتی
کے اور معاملہ کرنے قوم کے ساتھ نوح کے بروجہ درشتی کے اور آنے طوفان اور ذکر جسامت اور عرض اور
طول عوج بن عوق مین روایت کی ہو کہ جب امر الٰہی ساتھ بنانے کشتی کے حضرت نوح علیہ السلام کو پہونچا
حضرت نوح نے کہا کشتی کیا چیز ہے خطاب ہوا کہ لکڑی کا گھر ہوتا ہو کہ پانی پر جاتا ہو کہا خداوندا میرے
میرے پاس لکڑی نہین ہو کہان سے لاؤن فی الحال ایزد متعال نے چند درخت سال کے جبرئیل کی ہاتھ
بھیجے تا کہ اُنکو بو دے چنانچہ وہ مدت بیس برس مین موافق روایت مواہب کے بڑھکر ساتھ کمال کے پہونچے
اور ایک روایت مین لکھا ہو کہ چالیس برس مین معارج النبوۃ اور معالم مین لکھا ہو کہ حضرت نوح کی
دعا نے اِس عرصہ مین بہت تاثیر کی کہ اُس قوم کی عورتون سے کوئی بچہ پیدا نہین ہوا اور جبتک مینھہ
نہین برسا اور حضرت نوح اُنکی دعوت سے باز رہے اور اُن لوگون نے بھی ایذا رسانی سے توقف کیا

بعد اسکے اُن درختون کو حکم الٰہی سی گرایا اور تختے بنائے اور رکن دوم کتاب معارج النبوۃ مین بیچ ذکر دلائل
حضرت رسالت پناہ صلواۃ اللہ علیہ کے واقعہ ہشتم مین لکھا ہی کہ جب حضرت علیہ السلام کشتی بنانے لگے حکم آیا
کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار تختے بنا اور اُنھون کے اوپر نام انبیا کے لکھ اُسوقت ساتھ تعلیم حضرت جبرئیل کی
حضرت نوح نے تمام نام انبیا علیہم السلام کے سارے تختون پر لکھے جب دوسرا دن ہوا انھون نے دیکھا
کہ تمام نام تختون پر سے مٹ گئے ہین یہ خاطر پریشان ہوی اور دوبارہ اپنے نام لکھے اسیطرح وہ پھر مٹ گئے
تب حضرت نوح کمال مضطرب ہوی اُسوقت وحی آئی کہ ان نامون بزرگ کو شروع ہمارے نام کے ساتھ
کر اور ہمارے حبیب کے نام کے ساتھ تمام کر تا کنف عصمت اور حیطۂ حمایت ہماری مین تراشنے اور مٹانے
شیطان کے سے امان مین رہی حضرت نوح نے بتعلیم غیب تمامی نام ترتیب اُن تختو پر ترقیم کیے کہ تختہ اول
بنام خدای عز وجل استوار کیا اور باقی تختے ساتھ مساہیر یعنی میخون اسامی انبیا علیہم السلام کی مرتب
کیے اور سمار آخرین کو بنام حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے زیب و زینت بخشی منادیان عالم
بالا نے غیب سے ندا دی کہ یا نوح الآن تمت سفینتک یعنی ای نوح اب تیری کشتی تمام ہو لی اور
رونق کار انجام کو پہونچی نقل ہی کہ جب تختے ساتھ نام انبیا علیہم السلام کے ترقیم کر کر کشتی مین لگائے
تو چار تختون کے موافق سوراخ باقی رہا اُسوقت حضرت نوح نے حضرت جبرئیل سے کہا کہ ای جبرئیل
اخیر تختہ ساتھ نام خاتم النبیین علیہ السلام کے لکھا ہوا ہی اب یہ چار تختے کیونکر لگاؤن جبرئیل نے
رب جلیل سے عرض کی فرمان آیا کہ یا شیخ الانبیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چار یار ہین کہ قصر اسلام ان
چار رکنون کے ساتھ مضبوط اور مستحکم ہو گا یہ چار تختہ ساتھ نام ان چار محتشم کے درست کر کر اپنی کشتی مین
لگا تو یہ کشتی ببرکت ان نامون بزرگ کے کنارۂ نجات پر پہونچے حضرت نوح اسیطرح کشتی بناتے تھے اور
بناتے وقت اُنکی قوم اُنکے پاس آتی تھی اور ہنسا کرتی تھی کہ ای نوح بعد منصب پیغمبری کے درودگری
یعنی نجاری کرنے لگا ظاہر تیرے دماغ مین خلل ہوا ہی اور دیوانہ بنا ہی کہ کہین پانی کے بوند کا نام
نہین اور تو بیٹھا ہوا کشتی بناتا ہی پھر حضرت نوح کو فرمان آیا کہ ای نوح یہ قوم لائق عذاب اور قابل
عتاب ہو چکی ہی کشتی بنانے مین جلدی کیا چاہیے تاخیر نکر حضرت نوح نے ساتھ دو بیٹون اور دو اور
کاریگرون کے کشتی بنائی اور معارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ مقدار طول اور عرض اور بلندی کشتی مین
روایتین مختلف ہین لیکن صحیح اور مختار یہ ہی کہ طول اُس کشتی کا چھ سو سات گز کا تھا اور عرض اسکا
تین سو ساٹھ گز کا اور اُس مین تین طبقے تھے نیچے کے طبقہ مین جانورون درند اور چارپایون کا مقام
تھا اور بیچ کے طبقے مین وحوش اور طیور کے رہنے کی جگہ تھی اور اوپر کے طبقے مین حضرت نوح اور
آدمیون کا مکان تھا اور ایک روایت سے بیچ کے طبقے مین کھانا اور پینا رکھا تھا اور تفسیر بحر المواج
مین ہی کہ بعضے کہتے ہین طول اُسکا تین سو گز کا تھا اور عرض پچاس گز کا اور بلندی تیس گز کی اور

بعضے کہتے ہین کہ طول اُسکا ایکہزار دو سو گز کا تھا اور عرض اُسکا چھہ سو گز کا اور روایت مین آیا ہی کہ حواریین نے
حضرت عیسیٰ سے چاہا کہ کسیکو زندہ کرین کہ حضرت نوح کی کشتی کی خبر لاکر پہونچا دے حضرت عیسے اُنکو ایک گوشہ
کے پاس لائے اور مٹھی خاک کی اُس پشتہ مین سے بھر کر کہا جانتے ہو کہ یہ کیا ہی اور کسکی خاک ہی اُنھون نے
کہا خدا اور اُسکا رسول خوب جانتا ہی اور کون جان سکتا ہی کہ یہ کیا ہی کہا کہ یہ خاک کعب بن حام بن نوح
کی ہی اور عصا اُس پشتہ پر مارا اور کہا قم باذن اللہ یعنی کھڑا ہو ساتھہ حکم اللہ کے ناگاہ وہ کعب کھڑا ہو گیا
اور ہاتھہ ہلانے لگا اور سر پر سے خاک جھاڑنے لگا جب اُسکو دیکھا کیفیت حضرت نوح کی کشتی کی پوچھی
اُسنے کہا طول اُسکا ایکہزار دو سو گز کا تھا اور عرض اُسکا تین سو گز اور اُس مین تین درجے تھے پھر حضرت
عیسے نے اُسکو ویسا ہی کر دیا جیسا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ طول اُسکا ایکہزار دو سو گز کا تھا اور عرض اُسکا
پچاس گز کا تفسیر مدارک اور معالم مین لکھا ہی کہ حضرت نوح نے دو برس مین سال کی لکڑی کی کشتی
بنائی کہ طول اُسکا تین سو گز یا دو ہزار گز کا تھا اور عرض اُسکا پچاس گز یا تین سو گز کا تھا اور بلندی
تیس گز تھی اور معالم مین اسی گز کا طول اور پچاس گز کا عرض اور تیس گز کا ارتفاع بھی آیا ہی اور
کہتے ہین کہ اُسکے تین بطن تھے نیچے کے بطن مین جای وحوش اور طیور کی تھی اور درمیان کے بطن مین
دواب اور چارپایونکا مقام اور بطن اعلی مین حضرت نوح اور اُنکے توابع کی جا تھی اور بعضے کہتے ہین
کہ اُس مین سات طبقہ تھے اول مین جای حضرت نوح اور آدمیون کی اور دوسرے مین تابوت آدم کا
اور تیسرے مین اُڑنیوالے جانور اور چوتھے مین درندے جانور اور پانچوین مین چارپائے اور چھٹے مین
دواب اور ساتوین مین کھانا پینا اور دانہ گھاس اور تمام میوے وغیرہ القصہ کشتی مرغ کی صورت تھی
اور سر اُسکا مور کا سا اور سینہ اُسکا بط کا اور ایک روایت مین ہی سینہ کبوتر کے سینہ کا سا اور دم
اُسکی مرغ کی دم کی سی اور پیوند اور درزین اُسکی رال وغیرہ کے ساتھہ بند کی تھین پھر وحی آئی کہ اے
نوح آدم کے قالب کے واسطے ایک تابوت بنا کہ ہنگام تواتر تقاطر اور تاراج امواج وجود مسجود اُسکے
کو آسیب نہ پہونچے حضرت نوح نے چوب شمشاد سے ایک تابوت بنایا اور اُسکے اوپر کے طبقے مین رکھا
اسطرح سے کہ مرد اور عورت کی اُسپر نظر نہ پڑے اور منتظر فرمان قضا جریان رہے تا آنکہ حکم پہونچا کہ ہر جنس
کے حیوانون مین سے ایک ایک جوڑہ کشتی مین رکھ لے کہا خداوندا روے زمین کے حیوانونکو کیونکر جمع
کرون اللہ تعالی نے چارون ہواؤن پروا اور پچھوا اور اُترا اور دکھنی کو فرمایا تا سب جانور جمع کر کر
زمین حضرت نوح کے آگے حاضر کرین اور تفسیر معالم التنزیل مین ہی کہ حضرت نوح نے ہر جنس کے حیوانونپر
ہاتھہ ڈالکر داہنے ہاتھہ مین نر پکڑ لیا اور بائین مین مادہ اور تفسیر جامع البیان مین ہی کہ بعضے کہتے ہین
کہ کل مچھر اور مکھی تک کشتی پر رکھ لیا پھر کہا الہی شیر کو گاو کے ساتھہ کیونکر جمع کرون اللہ تعالی نے فرمایا
کہ اُنکے درمیان عداوت کسنے رکھی حضرت نوح نے کہا یارب تونے فرمایا الفت بھی ہم ہی رکھدینگے کہ

تا ایک دوسریکو آزار نہین دینے کا اور روایت مین ہی کہ حق تعالی نے تپ کو شیر پر متعین کیا کہ تا کسی حیوان کو ضرر او ایذا نہ پہونچا سکے اور فرمان ہوا کہ کوئی جوڑا آدمیون اور حیوانون کا کشتی مین جماع نکرے کہ توالد اور تناسل موجب کثرت کا ہوگا اور کوئی آدمی اپنی عورت کے ساتھہ کھانا نہ کھاوے اور پانی نپیوے کہ مبادا جماع پر مائل ہووے اور ایک برس کی خوراک کشتی مین اپنے ساتھہ رکھہ لی جب حضرت نوح علیہ السلام نے ایک ایک جوڑا اسکا لے لیا پھر جب نوبت سانپ اور بچھو کی پہونچی کہا خداوندا یہ سانپ ہی اور یہ بچھو ہے کہ آدمیون کو انسے ضرر پہونچتا ہی اس بات مین کیا حکم ہی حق تعالی نے جبرئیل کو بھیجا کہ سانپ سے زہر نکال لے اور بچھو کے ڈنک توڑ ڈالے تا کوئی اسمین سی کسی کو آزار نہ دے سکے حضرت جبرئیل نے حضرت نوح کے ساتھہ عہد باندھا کہ ہر فرد افراد بنی آدم سے کہ نام مبارک تیرا زبان پر جاری کرے اور کہے سلام علی نوح فی العلمین انا کذلک نجزی المحسنین انہ من عبادنا المومنین سانپ اور بچھو کسی کو آزار نہین پہونچاینگے کہتے ہین حضرت نوح نے سب سے پہلے چیونٹیون کو لیکر اپنے ساتھہ طبقہ اعلی مین رکھا کہ مبادا ضعیف جانکر حیوانات پایمال کر ڈالین پھر تمام جانورون کے بعد دراز گوش یعنے گدھے نے دونون ہاتھہ کشتی مین رکھے تا اسپر چڑھے شیطان نے اسکی دم پکڑ لی ہر چند حضرت نوح آواز دیتے تھے اور گدھا چڑھنے کے واسطے سعی کرتا تھا لیکن نہ چڑھہ سکتا تھا آخر الامر حضرت نوح نے کہا ادخل وان کان معک الشیطان یعنی درآ اگرچہ تیرے ساتھہ شیطان ہی فی الحال گدھا چڑھہ آیا حضرت نوح علیہ السلام نے تمام اہل کشتی کا احوال دریافت کیا تو شیطان کو ایک کونے مین بیٹھا دیکھا کہا ای لعین تو کسکی اجازت سے آیا کہا تیری اجازت سے کہا مین تیرے آنے سے واقف نہین کہا واہ جب آخر تونے گدھے کو کہا تھا کہ اگرچہ تیرے ساتھہ شیطان ہو اسوقت مین گدھے کی دم پکڑے ہوے تھا اور اسکو چھوڑتا نتھا جب تونے اجازت دی تو مین اور وہ دونون باہم چڑھہ آئے حضرت نوح نے چاہا کہ اسکو کشتی سے باہر کرین وحی آئی کہ ای نوح اسکو رہنے دے اسمین بہت حکمتین ہین حضرت نوح شیطان کو نصیحت کرنے لگے اور کہا ای شیطان تونے اپنے تئین کسواسطے مردود بنایا اور برباد ایمان اور معرفت کی گرائی شیطان نے کہا اب کیا کرون اگرچہ کچھہ علاج ممکن ہو تو بجان ودل اُس مین کوشش کرنیکو حاضر ہون حضرت نوح نے کہا خداتعالی کیطرف رجوع کر اور توبہ کر کہا مین نہین جانتا کہ میری توبہ قبول ہوگی یا نہین حضرت نوح نے درگاہ الہی مین درخواست کی خطاب آیا کہ تابوت آدم کا حاضر اور موجود ہی اگر اسکو سجدہ کرے تو توبہ اسکی قبول ہووے حضرت نوح نے یہ پیغام اُسکو پہونچایا کہا جب یہ زندہ تھا اور تخت حیات پر بیٹھا ہوا تھا جب تو مین نے اسکو سجدہ نہ کیا اب کہ مر گیا اور اس جہان سے گذر کر ڈھیر خاک کا ہوگیا کیونکر سجدہ کرون حضرت نوح نے اُس سے منھہ پھیر لیا نقل ہی کہ حضرت جبرئیل ع نے آنکر حضرت نوح ع سے کہا کہ علامت آنے طوفان کی یہ ہوگی کہ پانی تنور گرم پر آتش سے نکلے گا اتفاقاً ایک دن حضرت نوح ع کی بی بی تنور مین

طوفان

روٹیان پکارہی تھی کہ یکایک پانی آگ مین سے نکلنے لگا اُسنے اُسکو دیکھتے ہی حضرت نوحؑ کو پاس دوڑکر خبر کی۔ تفسیر جامع البیان اور معالم مین ہی کہ وہ تنور پتھر کا تھا کہ حضرت حوّا اُسمین روٹیان پکایا کرتی تھین اور حضرت نوحؑ کو میراث مین پہونچا تھا اور روضۃ الصفا مین بیچ کلمۂ وفار التنور کے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے منقول ہی کہ مراد فور تنور سے ظہور فجر اور طلوع صبح ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مقصود جوشش آب روے زمین سے ہی اور قتادہ نے کہا ہی کہ تنور ایک جگہ بلند زمین تھی کہ پانی نے اُس سے جوش مارا اور اتفاق جمہور کا اسپر ہی کہ وہ تنور روٹی پکانے کا تھا بی بی امنہ حضرت نوح علیہ السلام کا اور بقول مقاتل شام مین ایک موضع ہی مشہور بعین الورد قریب بعلبک مضافات ہندوستان سے اور گمان ایک طائفہ کا یہ ہی کہ اتفاقا حضرت نوح ایک نان بائی کی دوکان پر کھڑے تھے اُسنے بر سبیل ہزل کے کہا کہ کہان ہی وہ پانی کہ جسکی طغیانی سے تم ہمکو ڈراتے تھے اور وہ کب آویگا اور کہان سے نکلے گا حضرت نوح نے کہا اسیوقت تیرے تنور مین سے یہ کلام انکی زبان سے نکلتے ہی قدرت قادر مطلق سے فی الفور اسی تنور سے جوشش آب شروع ہوئی اور معارج النبوۃ مین روایت کیا ہی کہ جب حضرت نوح اپنی اولاد اور اہلخانہ اور اور لوگون کو کشتی مین سوار کرتے تھے تو کنعان انکا بیٹا اپنی مان کے ساتھ کہ واعلہ نام اُسکا تھا سب الگ ہوکر دور سے انکو دیکھتے تھے اور ہنستے تھے کہ یہ دونون کافرون کے ساتھ تھے ہر چند حضرت نوح ازراہ شفقت اسکو کہتے تھے کہ ای فرزند ہمارے ساتھ کشتی مین آ اور کفار کے رفتار مین نرہ یہ جواب دیتا تھا کہ پہاڑ اور غار مین چلا جاؤنگا اور طوفان کا پانی مجھ تک نہین پہونچنے کا حضرت نوح نے کہا کہ طوفان سے کوئی بچانیوالا نہین ہی اِس گفتگو مین تھے کہ یکبارگی ایک موج اُٹھی اور اُسکو لیجا کر غرق کر دیا بمقتضای قول سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اولادنا اکبادنا یعنے فرزند ہماری جگر گوشہ ہمارے ہین خاطر نوح کی متالم ہوئی اور ازروی اخلاص مناجات کی اور کہا یہ میرا فرزند ہی اور اہل میرا ہی اور وعدہ تیرا میرے اور میرے اہل کی نجات کے واسطے وارد ہوا ہی اور تیرا وعدہ حق ہی اور خلاف ممکن نہین ہی فرمان آیا کہ وہ تیرے اہل مین سے نہین ہی کہ کافر کو تیرے ساتھ کیا نسبت ہی ایسا سوال مجھسے نکر اِس خطاب عتاب آمیز سے شعلہاے درد انگیز کا نون سینہ نوح مین اُٹھے اور مدارک مین مذکور ہی کہ اُس فرزند کا کنعان نام تھا کہ پسر صلبی نوح کا تھا بقول جمہور یا پسر انکی عورت کا بقول غیر مشہور اور بقول شیخ ابی منصور وہ پسر مذکور کفار کے ساتھ موافقت اور باپ کے ساتھ منافقت رکھتا تھا اور باپ اُسکو اپنے دین پر دعوت کرتا تھا اِس جہت سے رب ان ابنی من اہلی یعنے اے پروردگار میرے تحقیق میرا بیٹا اہل میری سے ہے کہا ورنہ اِس کہنی پر جرأت نکرتے اور معارج النبوۃ مین مذکور ہی کہ بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جب کنعان نے دیکھا کہ پانی غلبہ کرتا ہی اپنے واسطے ایک صندوق بنایا اور شگاف اور سوراخون مین رال بھری تا پانی

اُس مین دخل نکرے اُس صندوق مین اپنے تئین رکھا اور وہ صندوق پانی پر بہنے لگا حقتعالی نے ادرار بول اُسپر مستولی کیا کہ اُسی صندوق مین پیشاب مین غرق ہوکر مر گیا اور یوسف بن مہران ذابن عباسؓ سے روایت کی ہی کہ جب پانی آنے لگا عوج عنق کہ آدم کا پوتا تھا اور عنق اُسکی مان کا نام تھا کہ وہ حضرت آدم کی بیٹی تھی اور اُسنے اپنی مان کے نام کے ساتھ شہرت پائی تھی اور تفسیر زاہدی مین بروایت ابن مسعودؓ نام اُسکا عوج تھا اور بعضے کہتے ہین کہ عجج تھا اور بعضے عاج بن عوج کہتے ہین اور بحر المواج مین ہے کہ اُسکی مان کا نام عنق تھا اور بعضے کہتے ہین عناق تھا القصہ عوج حضرت نوح کے آگے آیا اور کہا کہ میرے تئین کشتی مین جگہ دے حضرت نوحؑ نے انکار کیا اور کہا معاذ اللہ اہل کفر کو میری کشتی مین راہ نہین ہی اور اُسکو کشتی مین نہ آنے دیا حاصل یہ کہ کسی نے روی زمین پر نجات نہین پائی مگر عوج بن عنق نے بسبب جسامت اور طول قامت لینے کے اور معالم التنزیل مین ہی کہ درازی اُسکے قد کی اس مرتبہ تھی کہ آب طوفان بلند ترین پہاڑون سے کہ چالیس چالیس گز چڑھا تھا اُسکے گھٹنون سے زیادہ نتھا اور اوپر کا اُسکا قد تین ہزار تین سو تینتیس گز تھا اور تفسیر زاہدی اور بحر المواج اور عرائس اور معارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ طول اُسکا تیس ہزار تین سو پچاسی گز تھا اور وہ گز ہاے عامہ خلائق سے ایک قبضہ زیادہ ہی کہ سمندر کا پانی اُسکی کمر تک رہتا تھا اور وہ دریای سمندر کی تہہ سے مچھلی ہاتھہ سے باہر نکالکر اور آفتاب سے بھونکر کھاتا تھا اور وہ کسی گھر مین نسماتا تھا اور مان اُسکی عنق یا عناق بھی بزرگ قد اور جسیم تھی چنانچہ جس جگہ بیٹھتی تھی قریب ایک جریب کے زمین گھیر لیتی تھی اور طول ہر اُنگلی کا اُسکی تین گز کا تھا اور عرض دو گز کا اور ہر انگلی مین دو ناخن تھے جیسے دو درانتیان تیز پس یہ اگرچہ حضرت آدم کی بیٹی تھی لیکن اول جسنے کہ بنیاد فسق اور فجور کی عالم مین رکھی تھی یہی تھی اور بحر المواج مین یہ بھی لکھا ہی کہ باوجود اس گرانی مقدار کے تین سو ساٹھہ کوس زمین پر پیادہ جاتا تھا اور اول جسنے کہ خون ناحق جہان مین کیا قابیل پسر آدم تھا اور اول جس سے کہ زنا واقع ہوا عنق مذکورہ دختر آدم علیہ السلام سے ہوا اور ساتھہ شامت اُس معاملہ کے اللہ تعالے نے اُسپر سانپ مانند ہاتھی اور بھیڑیون کے بصورت اونٹ اور کرگس گدھے برابر نازل کیے کہ وے اُسکو مار کر کھا گئے اور کہتے ہین کہ حکمت باقی رہنے اور نجات پانے عوج مین طوفان سے باوجود اسکے کہ حضرت آدمؑ کے زمانہ مین پیدا ہوا اور کئی پیغمبرون کے زمانہ سے حضرت موسےٰ کے زمانہ تک زندہ اور موجود رہا کہ عمر اُسکی تین ہزار تین سو برس کی تھی اور حضرت نوحؑ کی کشتی بنانے مین فی الجملہ مدد کی تھی اور حقیقت اُسکی اسطرح ہی کہ جب حضرت نوحؑ نے کشتی کے تختے تراش کر اوپر سب پیغمبرون کے نام لکھے اور کشتی بنائی تو کچھہ تختے اور چاہیے تھے حضرت نوحؑ نے حضرت جبرئیل سے کہا کہ ای جبرئیل تو نے کہا تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہین اور کشتی اُنکے نام کے تختے کے ساتھہ تمام ہوگی اب چار تختے اور تمام کشتی مین چاہیے ہین حضرت

جبرئیل نے کہا ای نوح محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چار یار ہونگے پس جبتک اور چار تختہ پیدا کر چار یارونکے نام کے ساتھ نہ بناوے گا کشتی تمام اور درست نہوگی پھر حضرت جبرئیل نے کہا دریای رود نیل مین ایک درخت ہی کسیکو بھیج کہ اُس درخت کو اکھیڑ لاوے اور اُس مین سے چار تختہ تراش لے حضرت نوحؑ نے عوج کو طلب کیا اور کہا اگر رود نیل مین ہی تو درخت مجھے لادے تو مین پیٹ بھر کے تجکو کھلا دونگا کہتے ہین کہ اُسنے تمام عمر مین کبھی پیٹ بھر نہ کھایا تھا اِسنے قبول کیا اور وہ درخت جڑ سے اکھاڑ کر حضرت نوحؑ کے آگے لاکر ڈال دیا حضرت نوح نے تین روٹیان جو کی اُسکے آگے رکھدین عوج ہنسا اور کہا ای نوح مین ہر روز اِتنا کھاتا ہون اور میرا پیٹ نہین بھرتا اِن تین روٹیون سے میرا پیٹ کیونکر بھریگا حضرت نوحؑ نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم تو کہکر کھا اِسنے بسم اللہ کہکر اُن روٹیون پر ہاتھ ڈالا ڈیڑھ روٹی کھائی تھی کہ اُسکا پیٹ بھر گیا اور نہ کھا سکا پھر حضرت نوحؑ نے اُس درخت مین سے چار تختہ تراش کر اول کو ساتھ نام ابوبکرؓ کے مزین کیا اور دوسرے کو عمرؓ کے نام کے ساتھ اور تیسرے کو عثمانؓ کے نام کے ساتھ اور چوتھے کو علی ابن ابیطالب کے نام کے ساتھ اور کشتی بنکر تمام ہوگئی اور بعضے کہتے ہین کہ عوج کے چھوڑنے مین یہ حکمت تھی کہ جو آفتین قصہ طوفان مین پیدا ہوئین اُنسے آگاہ کردے اور بعضے کہتے ہین کہ اِسکا بھید سوای علام الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور مواہب علیہ مین لکھتا ہی کہ حضرت نوحؑ اور جو کوئی اِنکے ساتھ ایمان لایا تھا دسوین ماہ رجب کو کوفہ سے یا ہند سے یا ایک باغ سے یا ایک گانون مین سے کہ وہ ایک جزیرہ مین ہی کشتی مین بیٹھے اور مدارک اور معارج النبوۃ مین روایت کیا ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ بیٹھنے ولے کشتی کے آٹھ نفر تھے حضرت نوحؑ اور انکی بی بی مومنہ اور تین اُنکے بیٹے مسمیان حام اور سام اور یافث اور اِن تینون کی بیبیان اور بعضے کہتے ہین کہ دس مرد تھے چار دن یہ اور چھہ اور اور دس انکی بیبیان کہ سب بیس آدمی ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ آٹھ اوپر ستر نفر تھے اور بعضے کہتے ہین کہ اسّی تھے القصہ جب یہ کشتی پر بیٹھ لیے اور طبقہ پوشش اُسپر رکھکر اُسکی درزین اور پیوندون کو رال وغیرہ کے ساتھ مضبوط کردیا پھر کوہ کوہ ابر سیاہ کہ اُس سے گرم ہوا عیاذاباللہ چلتی تھی فضاے عالم مین مشرق سے مغرب تک پھیل گیا اور چاند کا نور اور آفتاب کی روشنی دریای حجاب ابر مین پوشیدہ ہوئی اور دن اور رات نہایت تاریکی سے برابر و یکسان ہوگئے اور ساتون ستارے اور سیارے بفرمان الٰہی سرطان مین کہ ایک آبی برج ہی ایک درجہ مین بلکہ ایک دقیقہ مین جمع ہوئے اور بحکم حکیم علی الاطلاق جمیع آفاق مین باران عظیم برسنے لگا کہ ہر قطرہ ایک مشک کے برابر دریا باری آسمان سے سرنگون ہوتا تھا اور تمام روی زمین سے چشمون نے جوش پکڑا تا آنکہ چالیس دن رات ایک حال پر آب عذاب آسمان پر سحاب سے برسا اور زمین نے چشمونکا پانی اُگل دیا کہ تمام عالم دریا ہوگیا اور وہ کشتی کوفہ سے پانی پر روان ہوئی اور ساری روی زمین کی سیر کی جب حرم کعبہ پر پہونچی سات بار اُسکے گرد پھری اور ایک روایت سے ایک ہفتہ تک وہان پھرا کی اور کہتے ہین

جسجگہ کعبہ ہی وہان ایک پہاڑ کو بھیجدیا کہ اُس مین مبین کو پانی سی محفوظ رکھے اور جب بسبب تیرگی ہوا اور ابر اور دہواکے
سر کشتی کے اتنا اندھیرا ہوا کہ رات دان مین امتیاز نہوتا تھا حضرت نوحؑ نے روبقبلہ ہوکر درگاہ خدا تعالی سی
دعا مانگی حقتعالی نے دو گوہر نورانی بہت روشن بہشت سے بھیجے تا اُنکو کشتی کی دیوار مین رکھدیا ایک
موتی کہ وہ طولانی تھا قائم مقام آفتاب کے تھا جب روشنی اسکی ظاہر ہوتی تو سب ساکنان کشتی اُسکے
نور سی جانتے کہ دن ہوا اور جب دوسرا موتی کہ وہ اس مرتبہ مین تھا چمکتا تو تصور کرتے تھے کہ رات ہوئی اور
جبکہ نجاست کشتی مین بہت جمع ہوگئی اور اسکی بوسے سب ساکنان کشتی کو تکلیف پہونچی حضرت نوحؑ نے درگاہ
الٰہی مین عرض کی وحی آئی کہ ہاتھی کی دم پر ہاتھ پھیرو بعضے کہتے ہین کہ فرمان آیا کہ پیشانی پر ہاتھ پھیرو
اُسوقت حضرت نوحؑ نے ہاتھ پھیرا تو اُس سے دو سور ایک نر اور ایک مادہ پیدا ہوے اور وہ ساری
نجاست کھاگئے اور جب حضرت نوحؑ نے فرمایا کہ کوئی جانور اپنے جوڑے سے جفتی نہ کہائے چوہے نے کہنا
نمانا اور جفت ہوا پھر بہت سے چوہے ہوگئے اور کشتی مین سوراخ کرنے لگے پھر حضرت نوحؑ نے دعا کی حکم ہوا
شیر کی دونون بھوؤن کے درمیان مین سہلا حضرت نوحؑ نے اسیطرح کیا اور شیر کو چھینک آئی اُسیوقت ایک بلی
کا جوڑا اُسکی ناک مین سے گر پڑا اور وہ جوڑا سب چوہونکو کھاگیا **فصل تیسری** بیان دفع طوفان اور ذکر
وفات اور مدت عمر حضرت نوحؑ مین معارج النبوۃ مین ہی کہ چھ مہینے تک کشتی پانی پر پھرا کی اور ایک روایت
سے پانچ مہینے جب طوفان کی شدت نہایت کو پہونچی اور کافر غرق ہوگئے بموجب آیت وافی ہدایت قیل
یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی وقیل بعدا للقوم
الظلمین کے حکم ہوا ای زمین تو اپنا پانی پی لے اور ای آسمان تو اپنا پانی اُٹھالے زمین اپنا پانی پی گئی اور
آسمان اپنا پانی لیگیا اور فرمان ہوا کہ کشتی جودی پر قرار پکڑے اور انوار التنزیل مین لکھا ہی کہ جودی اسم
پہاڑ ہی موصل مین یا شام مین اُسوقت حضرت نوحؑ نے سرپوش کشتی سے اُٹھالیا اور باہر آئے اور ایک
روایت ہی کہ ایک مہینے تک اُس پہاڑ پر رہے پھر ایک کوے کو بھیجا تا کیفیت اُس مقدار پانی سے جلد خبر
لاوی وہ شوم بدنفس ایک مردار کے کہانیکے ساتھ مشغول ہوا اور خبر لانے سے غافل ہوگیا حضرت نوحؑ نے
اُسپر لعنت کی اور کہا کہ الٰہی یہ ہمیشہ ترسناک رہے اور اسکی روزی مردار اور ناپاک ہووے دعا اُنکی قبول
ہوئی پھر کبوتر کو بھیجا اُسنے جلدی سے کمر خدمت باندھی اور کشتی پر سے اُڑکر زمین پر اُترا اور جتنی سرخی
کہ اسکے پانون مین ہی پانی مین غرق ہوا اور روسطی نشانی جاتے رہنے پانی کے اپنے پانون اُس سرخ رنگ
سے آلودہ کیے اور ایک پتہ زیتون کا چونچ مین لیکر حضرت نوحؑ کے پاس آیا اور خبر پہونچائی حضرت نوحؑ
نے اُسکو دعا دی کہ الٰہی یہ ہمیشہ خوش آئندہ آدمیون کے دل مین رہے اور مقام امن وامان مین خوش
وخرم ہووے یہ دعا بھی مقرون باجابت ہوئی کہ ابتک ظاہر اور ہویدا ہی القصہ عاشورہ کا دن
تھا کہ حضرت نوحؑ اور سب کشتی سے باہر آئے اور اُسدن کو مبارک اور مسعود جانکر روزہ رکھا پس چونکہ

اور ایک روایت ہے سو برس تک گریہ وزاری درگاہ باری مین کیا کیے پھر حضرت نوحؑ ساتھ بنانے آبخورہ اور ٹھلیان اور مٹکے وغیرہ کے مامور ہوے اور ایک مدت انکے بنانے مین صرف کی پھر ساتھ توڑنے انکے کے مامور ہوے اور ایک ایک کو توڑ ڈالا اور غمناک ہو کر ایک گوشہ مین بیٹھکر کہا الٰہی اتنی مدت مین محنت کر کر مین نے انکو بنایا تھا اور اب ان سبکو ضائع دیکھتا ہون فرمان آیا کہ چند روز مین مٹی سے چند باسن بنا کر باوجود اس بات کی کہ نہ انمین حس تھی نہ حرکت نہ جان تھی نہ بدن نہ عیال تھا نہ گھر بار نہ فرزند تھا نہ پیوند توانکو توڑ کر ناخوش ہوا ہمکو ہلاک کرنا اس قوم کا کہ جس مین ہر ایک گل گلزار امانی کنارۂ جویبار زندگانی مین مانند سرو بستان کے قامت رکھتا تھا اور اتنی مدت مین ساتھ انواع نعمتون کی ہمنے پالا تھا سبکو تیری دعا کی ساتھ ہلاک کر دیا کیونکر پسند آیا اب اپنے عزت اور جلال کی قسم کھاتا ہون کہ پھر کسی قوم کو ساتھ عذاب طوفان کے ہلاک نہ کرونگا اس جہت سے حضرت نوحؑ کو پشیمانی زیادہ ہوئی اور غم اور اندوہ خاطر عاطر پر غالب آیا اور اسی غم مین رہتے رہے تا آنکہ وفات پائی کہتے ہین کہ جب حضرت نوحؑ کی وفات نزدیک پہونچی اپنے فرزندون مین سے سام کو طلب کیا اور اسکو اپنا ولیعہد گردانا اور وصیتین کین اسوقت مین سام چار سو اڑتالیس برس کا تھا کعب الاحبار سے نقل ہے کہ حضرت نوح ایک پہاڑ پر بطریق سیر گئے تھے ملک الموت آگے آیا اور انکو پہونچنے موت سے آگاہ کیا حضرت نوح نے سُنتے اس حال کے ایک نعرہ مارا کہ انکی آواز سے تمام جانوران صحرائی جمع ہو گئے پھر حضرت نوح نے کہا اے ملک الموت مجکو اتنی مہلت دے کہ مین جا کر اپنے فرزندون کو وداع کر آؤن ملک الموت نے کہا یا نبی اللہ مجکو اجازت نہین ہے پھر حضرت نوح نے کہا اس جنگل مین مجھپر نماز کون کریگا کہا یہ سب فرشتہ مقرب کہ میرے ساتھ ہین نماز کے واسطے آئے ہین حضرت نوحؑ نے مرنے پر اقرار کیا اور بجان و دل مرنیکے واسطے حاضر اور مستعد ہوے تفسیر معالم التنزیل مین سورۂ اعراف مین لکھا ہے کہ بقول بعضے حضرت نوح جب مبعوث ہوے تو چالیس برس کی عمر تھی اور بقول بعضے پچاس برس کی عمر تھی اور مواہب علیہ و معالم التنزیل مین تفصیل سورۂ ہود مین ہے بقول ابن عباس حضرت نوح علیہ السلام چالیس برس کی عمر مین مبعوث ہوے اور نو سو پچاس برس خلق کو بخدای عزوجل دعوت کی فلبث فیھم الف سنۃ الا خمسین عاما یعنے زندگانی کی حضرت نوحؑ نے انمین ہزار برس مگر پچاس برس تک مبعوث نہین ہوے تھے اور طوفان کے بعد ساٹھ برس اور زندہ رہے کہ عمر انکی ایکہزار ساٹھ برس کی تھی اور بقول مقاتل دو سو پچاس برس کی عمر مین مبعوث ہوے اور نو سو پچاس برس زندگانی کی اور عمر انکی ایکہزار چار سو برس کی تھی اور تفسیر مواہب علیہ مین سورۂ عنکبوت مین لکھا ہے کہ اسحاق نے وہب سے نقل کی ہے کہ عمر انکی ایکہزار چار سو برس کی تھی اور صاحب عین المعانی کہتا ہے کہ تین سو ستر برس کی عمر مین مبعوث ہوے اور نو سو پچاس برس دعوت کی اور تین سو پچاس برس طوفان کے بعد پھر دعوت کی اور زندہ رہے کہ وفات کے وقت ایکہزار تین سو ستر برس کی عمر تھی اور معارج النبوۃ مین ہے کہ ایکسو پچاس برس کی عمر مین مبعوث ہوے اور

اور نوسو پچاس برس تبلیغ رسالت کی اور طوفان کی بعد تین سو برس اور زندہ رہی چنانچہ کل عمر انکی ہزار سات سو برس کی تھی اور ایک ہزار پانچسو برس بھی روایت مین آئی ہین القصہ حضرت جبرئیل یا حضرت عزرائیل نے اس حال مین حضرت نوح سی سوال کیا کہ ای دراز ترین پیغمبران از روی عمر دنیا کو کسطرح پایا کہا مثل سرای دو در کے کہ ایک دروازہ سے داخل ہوا اور دوسرے دروازے سے نکل آیا اُسوقت جان عزیز حضرت نوح کی حضرت عزرائیل نے قبض کی اور فرشتون نے انکو غسل دیا اور نماز پڑھی اور اہل ہفت آسمان و زمین کسی کے مرنے پر اتنا نہین روئی جتنا کہ حضرت نوح کے مرنے پر

فصل چوتھی ذکر یافث بن نوح علیہ السلام مین اور احوال اصول قبائل ترک مین کہ انکی نسل سے ظاہر ہوے روضۃ الصفا مین لکھا ہی بعضے کہتے ہین کہ یافث پیغمبر ہین اور جب حضرت نوح نے یافث کو کوہ جودی پر پہونچنے کے بعد رخصت کیا تا بجانب شمال و مشرق کہ نامزد اُنکے تھے توجہ کرین یافث نے پدر بزرگوار سے التماس کیا کہ حضرت مجھے ایک دعا سکھا دین کہ جب چاہون مینہ برسنے لگے حضرت نوح نے بموجب انکی التماس کے بدرگاہ حق سبحانہ تعالی مناجات کی اور دعا انکی قبول ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک اسم بزرگ لا کر حضرت نوح کو دیا اور حضرت نوح نے اُسکو ایک پتھر پر نقش کر کر یافث کے حوالہ کیا اس پتھر کو یدہ اور حجر المطر کہتے ہین اور ترک اسکو جیدہ تاش بولتے ہین پھر یافث سوق الثمانین سے باہر آکر منازل اور مراحل طی کر کے اپنی مملکت مین پہونچے اور بطریق صحرا نشینان ایک مدت بسر کی اور رسمہاے نیک وسیا لائے جب انکی نسل بہت ہوئی تو انھون نے وفات پائی اور بعضے کہتے ہین کہ شہرہاے بزرگ اقلیم چین کو اُس سرزمین مین بنیاد رکھی کہتے ہین کہ حضرت واہب العطیات نے انکو گیارہ فرزند عطا فرمائے چین و صقلاب و منسج و کماری و ترک و خلج و خزر و روس و سدسان و غوبان و ریح اور انھون نی ہر ایک فرزند کا اپنی ذریت کی لڑکیون کی ساتھہ نکاح کر دیا اور تعمیر بلاد اور تکثیر عباد وصیت کی اور پہلے ترک بن یافث کہ ولیعہد اور ارشد اولاد اور بغایت دلیر اور فرزانہ اور ہنرمند اور مردانہ تھا اور اسکو یافث اغلان بھی کہتے تھے اُس نواح مین سیر کرتا ہوا ایک مقام پر پہونچا کہ ترکی مین اُسکو اسلوک کہتے ہین اور وہان ایک دریاے مختصر اور آب سرد اور چشمہ ہاے خوشگوار اور مرغزار بیشمار تھے اور ترک کو وہانکی آب و ہوا موافق تھی مع اپنے یارون کی سکونت اختیار کی اور لکڑی اور گھانس کے گھر بنائے اور بعد از چند مدت خرگاہ وغیرہ کا اختراع کیا اور گوسفند اور حیوانون کی پوست کی قبا اور طاقیے سے الغرض چونکہ حضرت یافث بادشاہ عادل اور فاضل تھے در باب سیاست کوئی دقیقہ مہمل اور نامرعی نہ چھوڑتے تھے اور بندگان آلہی کو اپنے ظل حمایت مین مرفہ اور آسودہ رکھتے تھے بخشندۂ بے منت نے انکو کئی فرزند شایستہ کرامت فرمائے کہ ایک انمین تودک نام کہ شکار دوست تھا ایکدن صحرا مین نخچیر کے گوشت کے کباب کر کر کھا رہا تھا کہ ناگاہ ایک لقمہ اُسکے ہاتھہ سے نمکزار مین گر پڑا اور تودک نے اُس نوالہ کو اُٹھا کر اپنے منھہ مین رکھا پہلے نوالے سے اُسکو لذیذتر پایا پھر نمک کو کھانے مین ملا کر شاد کیا اور یہ رسم اُس روز سے معتاد طبیعت خلائق ہوئی اور اتراک اصلی اسکی ذریت کو کہتے ہین اور یافث کی

فرزندون مین خزر تھا کہ بعد سیاحی مملکت شمال کنار آب اتل پر پہونچا اور وہ ساحل اُسکو پسند آیا اور وہان ایک شہر بنا کیا اور اُسکے فرزندون نے رسم روباہ گرفتن جہان مین ظاہر کی اور باشارہ پدر لومڑی کی پوست کا ملبوس درست کیا اور ایام زندگانی خزر مین جب اُسکا ایک فرزند مر گیا چند مدت خزر نے نہ جانا کہ اِس مردے کو کیا کرون آخر کار چونکہ یافث مع اپنے بعضے متعلقون کے دریا مین غرق ہوے تھے اِسنے آگ کو پانی کی ضد جانی اور اپنی قوم کے لوگون کو کہ حاضر تھے حکم کیا کہ اُنھون نے طنبور اور آلات لہو مہیا کر کر گاتے بجاتے اُسکی لاش کو لیجا کر اِس آگ مین ڈالدیا کہتے ہین کہ ابتک رسم مذموم اُن شہرون مین باقی ہی اور نقل کرتے ہین کہ اول بھیڑون کے چھتے شکار پہاڑون مین سے اُنھون نے پائے اور اُنمین سے شہد نکال کر حلوا بنایا اور بعد ازین روس حوالی بابا و خزر مین آیا اور ایک ایلچی بھیجکر ایک گوشہ زمین کا التماس کیا کہ تا وہان سکونت اختیار کرے خزر نے اُسکے ایلچی پر بہت نوازش کی اور اُس نواحی مین چند جزیرے کہ ہوا خوش اور زمین دلکش رکھتے تھے اُسکو تفویض کیے جب یافث کے فرزندون نے جابجا گوشون مین قرار پکڑا غوبان بن یافث کنار زمین بلغار پر آیا اور وہان عمارت بنا کر متمکن ہوا اور یہ نہایت مکار اور حیلہ گر تھا اُسکو اُسکے بھائی کے ساتھہ کہ ترک بن یافث تھا ایک جنگ عظیم پیش آئی اور اُس لڑائی کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت یافث کسی دریا مین بہ مع مفاجات غرق ہوگئے وہ پتھر کہ حضرت نوحؑ نے بارش باران کے واسطے اُنکو دیا تھا غوبان بن یافث کے ہاتھہ آیا اور ہر ایک بھائی نے اُس سنگ کو طلب کیا غوبان نے از روے مکر و حیلہ اور ایک پتھر ویسا ہی پیدا کر کے وہی اسم بزرگ اُسپر نقش کیا اور سرانجام مہم کو قرعہ پر قرار دیا جب قرعہ بنام ترک بن یافث کے پڑا اور وہ پتھر دینا ضرور ہوا غوبان نے جو پتھر کہ جعلی بنا یا تھا ترک کے حوالہ کیا اور ترک صادق بے آنکہ اُس پتھر کا امتحان کرے خوش ہو کر لیگیا اور عزیز اور محفوظ رکھا کیا چند سال کے بعد کہ ترک کو آب باران کی احتیاج ہوئی ہر چند اُس پتھر سے مطلب طلب کیا مفید نہ پایا جانا کہ غوبان نے اِس باب مین مکر کیا ہی مجبور ہو کر ایک لشکر فراوان کہ جو وہان اُسکی گنجایش رکھتے تھے فراہم کر کے اپنے بھائی کے مقابلے پر توجہ کی تا وہ پتھر اُس سے لیوے غوبان نے بھی سپاہ اور فوج آمادہ اور آراستہ کر کے بغیور کو کہ اُسکی اولاد مین سے بہادر اور دلیر تھا بشیمہ جلادت و فرزانگی اور شیوہ شجاعت و مردانگی سے آراستہ تھا ترک کے مقابلے کے واسطے بھیجا اور بعد از ملاقات فریقین جنگ سخت واقع ہوئی اور بغیور اُس لڑائی مین مارا گیا اور ترک پھر گیا کہتے ہین کہ ابتک بنی اعمام مین وہی خصومت باقی ہی اور صقلاب بن یافث نے قصد کیا کہ کہین عمارت بنا کرے کسواسطے کہ اُسکے بھی عیال اور اطفال بہت ہو گئے تھے چین مین اِسکے ہان ایک لڑکا پیدا ہوا اُسکی مان جننے کے بعد مر گئی اتفاقاً ایک کتیا شکاری بھی جنی تھی اُس لڑکے کو اُس کتیا کے دودھ سے پرورش کیا جب وہ فرزند بڑا ہوا تو کتون کی طرح آدمیون مین کودتا پھرتا تھا اور اُسکے باپ نے ایک عورت اپنے کنبے مین سے اُسکو بیاہ دی اور اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا اُسکا بھی صقلاب نام رکھا اور ایک مدت کے بعد معہ اپنے اتباع

اور اشباع کے دیار روس کیطرف عزیمت کرکر ایک مقام لائق حال اپنے کے روس سے طلب کیا روس نے کہا
یہان کی جگہ نہایت تنگ ہی اور تمھارے واسطے زمین وسیع چاہیے کسواسطے کہ تم کثرت سے ہو یہ روس سے مایوس
ہو کر کمارہی اور خزر کے پاس گیا اور اسی امر کی درخواست کی اُسنے بھی یہی جواب سنایا بنابرین آتش محاربہ نے
اُنمین اشتعال پایا آخر الامر صقلابہ بھاگ کر ایک موضع مین جا پڑے غرض جو نسٹھ درجہ مین کہ جسکو ماوراء اقلیم
سابع کہتے ہین شدت برودت سے زمین کے تہیچے گھر بنا کر مقیم ہوے اور کمارہی بن یافث کہ مرد عیاش تھا اور
صید و شکار پر میل تمام رکھتا تھا اثنائی شکار مین حدود بلغار مین جا پہونچا ایک مکان پر ایک صحرا خرم اور چند موضع
با نزہت اور ہواے معتدل پائی وہان سکونت اختیار کی اسکو خداوند عز اسمہ نے دو فرزند کرامت فرمائے
ایک کا بلغار اور دوسرے کا برطاس نام رکھا جب وہ دونون فرزند سن تمیز کو پہونچے تو وہ ایک ایک موضع اختیار
کرکر ترتیب عمارت مین مشغول ہوئے اور روباہ اور سمور اور قاقم اور سنجاب بہم پہونچا کر اُنکے پوست کی ملبوسات
پہنا کیے اور اب تک جو جماعت اُن بلاد و امصار مین ہین اُنکی نسل سے ہین اور چین بن یافث بغایت عاقل
اور باتمیز اور مُدبر تھا اُسکے باپنے اپنی مملکت مین ایک شہر بنا کر اُسکے نام کے ساتھہ موسوم کیا چنانچہ سابق
مذکور ہوا اور چونکہ چین بلند طبیعت تھا اور جمیع امور مین غور قوی رکھتا تھا صورتگری اور نقاشی اور
جامہ ملون بُنی اور اختراع کرکر اپنے فرزندونکو سکھائے اور ابریشم مفتول بہم پہونچا کر اور اکثر صناعات کہ اہل
عالم مین متعارف اور مشہور ہین اُسکے ذہن وقاد کی نتائج سے ہین اور اسی اثنا مین کہ ایک پسر فرخندہ اختر
پیدا ہوا اُسکا ماچین نام رکھا جب ماچین مرتبہ رشد اور سن تمیز کو پہونچا ازدواج کی طرف میل کی اور بعد مرور
ایام اُسکی نسل بہت ہوئی اور اس فرزند رشید نے اپنے پدر حمید کے ساتھہ مشورہ کرکر کہا کہ اولاد اور اعقاب
اور اقارب اور عشائر ہمارے اس حدود مین سر حد شمار سے باہر ہین یہ مقام اُنکی سکونت کے واسطے وفا
نہین کرتا ہی اگر اجازت ہو تو یہان کہین قرب جوار مین ایک شہر تعمیر کرون تا کثرت و ازدحام سے نجات پاؤن
چنانچہ چین نے اجازت دی ماچین نے دار الملک مین ایک شہر بنا کیا اور اسکو اپنے نام کے ساتھہ موسوم
گردانا اور وہان مقیم ہوا برکت عظیم اُسکی ذریت مین ظاہر ہوئی اور ماچین نے اپنی اولاد کو دنبونکی پشم
بنی سکھائی اور اُس سے انواع طرح کے لباس مہیا کیے اور پھر صید و شکار کیطرف مائل ہوکر عشاد رکہ ایک
جانور ہی پرندون مین سے خوبصورت اثنائے شکار مین پکڑ کر اُسکے پر بنا بر زینت حرب اختیار کرکر حکم دیا کہ
ہنگام جنگ و جدال مردان مبارز اور دلاور اپنے خود اور عمامون پر نصب کرین اور پھر دوسری نوبت
شکارگاہ مین ایک ہرن پکڑا اور جب اسکو ذبح کرکر پوست مین سے باہر نکالا تو خون سیاہ اور خوشبو اسکی ناف مین سے
روان ہوئی ماچین نے کہا اسکو ضبط کرکر خشک کرین جب دوبارہ اُس خون کی عمل احتیاط مین آئی خوشبو اُسکی
مرتبہ اول سے اُسکے دماغ مین دوچند معلوم ہوئی حکم کیا کہ من بعد جہان ایسا آہو نظر آوے اُسکے نافہ کی بہت
محافظت کرین کہتے ہین کہ مشک اسطرح آدمیون کے ہاتھہ آیا پھر مرور مدت کہ اولاد اور اقارب یافثؑ کی

بہت ہو گئی لغات مختلف انکی بیان مین ظاہر اور پیدا ہوئی اور انکی زبانون ہی اپنے کلام معہودہ سے انحراف پایا چنانچہ چھتیس لغت انکی زبانون پر جاری ہوئی کہ کوئی فرقہ دوسری فرقہ کا کلام نہ سمجھتا تھا اس سبب سے سب نے متفرق ہو کر ایک دوسرے سے مفارقت کی اور اطراف دیار اور قصبات مین توطن کیا اور بعضے انمین سے کہ صحرانشینی کے معتاد ہوے تھے اسی طریقہ پر رہے کہ آجتک نسب جمیع اتراک اور مغول اور تاتار اور قبچاق وغیرہم کے یافث کے ساتھ منتہی ہوتے ہین اور سلاطین اور خانان ترکستان اور بلاد شمائل یافث کی ذریت مین سے ہین

فصل پانچوین ذکر حام بن نوح علیہ السلام مین روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ بعض تواریخ مین ثابت ہے کہ حام بھی انبیاء و مرسل مین سے تھے محمد بن کعب القرظی نے انکی سبب تبدیل ہیأت مین نقل کیا ہے کہ جب فرمان قضا جریان باریتعالی کا صادر ہوا کہ کشتی نوح مین کوئی اپنی منکوحہ کے ساتھ مجامعت نکرے جبتک کہ غلیان آب تسکین نپاوے اور تراکم سحاب اور تلاطم امواج فرو نہووے اور کشتی خشکی مین قرار نپکڑے آور ان ممانعت اثنا ان طغیان آب مین شہوت حام نے غلبہ کیا لاچار اپنی حرم کے ساتھ انھون نے خلوت کی اور رنگ انکا متغیر ہو گیا اور بعض آئمہ تاریخ اس قول کو ضعیف جانتے ہین بلکہ اُس روایت کو بھی کہ نظر اوپر شرمگاہ پدر کی ڈالی اور پوشیدہ نکیا بہر تقدیر بعد تسکین طوفان منزل نوحؑ سے اُنھون نے سفر اختیار کیا اور منازل طی کر کر ساحل بحر محیط پر نواحی جنوب مین اقامت کی اور حق سبحانہ تعالے نے نو فرزند انکو کرامت فرمائے ہند و سند و زنج و نوبہ و کنعان و کرش و قبط و بربر و حبش اور انکی ذریت سودان مغرب و بلاد حبشہ اور زنگبار اور ہندوستان مین پھیل گئی اور فرزندان حام مین اٹھارہ نوع کے لغت پیدا ہوئی ہر فرقہ ایک لغت کے ساتھ متکلم تھا اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی زبان نہ سمجھتا تھا مجبور اُس نواحی مین پراگندہ ہو کر ہر گروہ نے ایک شہر بنایا اور کہتے ہین کہ جانب جنوب خط استوا کی چودہ درجون تک کہ عمارتین اور بنائین واقع ہین بعض اولاد حام اُن مواضع مین متوطن ہین

فصل چھٹی ذکر سام بن نوح مین روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ مقدسی اپنی تاریخ مین لایا ہے کہ سام بن نوح بھی کبار انبیاء و مرسل مین ہوئی ہین حضرت نوحؑ نے جب انکو بوفور خردمندی اور کمال ارجمندی اور کثرت دانش اور فراست اور شدت صلاحیت نفس اور نجابت نسبت اور فرزندونکی مستثنے اور ممتاز پایا مرتبہ ولیعہدی اور خلافت اِنکو تفویض کیا اور اسرار نبوت اور غوامض رسالت سپرد کیے اور اپنی اولاد کو اُنکی متابعت اور فرمانبرداری کے ساتھ وصیت کی اور معمورہ عالم اور وسط اقلیم کہ بہترین مواضع ربع مسکون ہین انکی ساتھ مخصوص گردانے اور حضرت عزت جل شانہ سے مسئلت کی کہ اکثر انبیا اور اولیا اور حکما اور سلاطین اور امرا اور طوائف صلحا اسکی نسل مین سے ہون اور سام نے پانسو برس تک زندگانی پائی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یعقوبؑ کے زمانہ تک قید حیات مین تھے لیکن قول اول صحیح تر ہے اور قادر بیچون نے نو فرزند انکو عطا فرمائے ارفخشد کہ ابو الانبیا ہین اور کیومرث کہ ابو الملوک ہے اور اسود اور یفعین اور یلوج اور لاود اور عیلیم اور ارم اور بودر اور سام نے ہر ایک

لوان فرزندون مین سی ایک قطعہ مین اپنی اقطار ولایت سی بھی اور بعض کتب تواریخ مین مرقوم ہی کہ بنابر
آنکہ اولاد سام کی زبانین مختلف ہوگئین تھین کہ ساتھ انیس لغت کی کلام کرتے تھے اور کوئی قوم دوسری
قوم کا کلام نہ سمجھتی تھی ہر ایک نے ایک مقام علحدہ ڈھونڈھکر عمارت اور زراعت کی ساتھہ اشتغال کیا
اور کیومرث تمام ذریت سام مین بادشاہ ہوکر رسوم سلطنت اور آئین حکومت مین مصروف ہوا اور
ہر ایک کو اعیان مملکت سے مناسب حال اور مرتبہ کے ایک منصب مقرر کیا اور جبکہ اولاد سام اقلیم بابل
اور یمین اور حضرموت اور عمان اور عمرا مین اور فارس مین بہت ہوگئی بعضون نے انمین سی بطرف مشرق
اور تھوڑون نے بجانب مغرب رحلت کرکر اولاد یافث اور حام کے ساتھہ اختلاط کیا اور شہر اور قصبات
بنائے **باب چھٹا** بیان احوال حضرت ہود اور احوال شدید اور شداد پسران عاد اور صفت باغ ارم
مین اور اسمین تین فصل ہین **فصل پہلی** نسب اور رسالت اور ہلاک ہونے قوم انکی مین روضة الصفا
مین لکھا ہی کہ اکثر اہل تاریخ اس امر پر ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کی بعد سے تا زمان حضرت ابرہیم علیہ السلام
کہ مدت ایکہزار دو سو برس کی تھی سوای ہود اور صالح کے کوئی اور پیغمبر مبعوث نہین ہوا اور ایک جماعت
کہتی ہی کہ ہود پسر عبد اللہ رباح بن حارث بن عاد بن عوض بن ارم بن سام بن نوح ہین اور بعضی کتب
تواریخ اور تفاسیر مین کہتی ہین کہ عاد بن شالح بن ارفخشد بن سام عبارت حضرت ہود ہی سے ہے اور
معالم التنزیل اور مواہب علیہ مین ہی کہ ہود بن سام بن نوح دو پشت یا چھہ پشت کے ساتھہ حضرت آدم
کو پہونچتی ہین اور معارج النبوة مین ہی کہ ایک پشت کے ساتھہ بہر تقدیر حق تعالی نے انکو قوم عاد پر بھیجا
تا انکو شریعت کی راہ بتائین اور افعال ناپسندیدہ سے منع فرمائین اور تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ عاد
دو فرقون کا نام ہی ایک عاد اولی کہ اسکو عاد قدیمہ بھی کہتی ہین کہ اولاد عاد بن عوض بن ارم سے ہی
اور شداد بھی انھین مین سی تھا کہ شہر ارم بنام اپنی جد کے بنایا تھا اور گھر انکے متصل عمون کی تھے اور مقدم
ہونے اس فرقہ پر قرآن مجید بھی ناطق ہی کہ حق تعالے نے سورہ والنجم مین فرمایا ہی کہ اهلك عادا الاولی
اور دوسرا فرقہ ایک شخص کی اولاد مین سی تھا اسکا بھی نام عاد تھا اور عاد اولی کی نسل مین سے تھا
ولیکن یہ زمین احقاف مین حضرموت کے متوطن تھے اور فرزند انکے اطراف اس ملک مین منتشر اور
پراگندہ تھے اور قوم عاد اولی کمال دراز قامت ہوتے تھے تفسیر بحر المواج مین ہی کہ بعضے کہتے ہین قد انکا
بارہ گز کا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اکثر انکے بارہ گز کے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ اطوال انکے ساٹھہ گز کے اور
اقصر انکے سوا گز کے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ دراز قامت سو گز کے تھے اور کوتاہ قد ساٹھہ گز کے اور بعضے
کہتے ہین کہ ایکسو بیس گز کے تھے اور ٹھنگنے اسی گز کے القصہ معارج النبوة مین ہی کہ تمام روی زمین مین
انسے عظیم [illegible] کوئی قبیلہ نتھا اور یہ بہت آدمی تھے اور مال سب کھیتی تھے اور شہر انکے حضرموت سی عمان تک
تھے اور قوت [illegible] اور طاقت انمین اس مرتبہ تھی کہ جب لات پتھر مین مارتے تھے تو انکے پانون گھٹنون تک

وھن جاتی تھے اور اپنے قد کے برابر پتھر کے ستون بنا کر انپر رفیع الشان عمارتین بنائی تھین جب کون
کسی پر غضب ہوتا تھا تو اُس شخص کو اُس قصر پر سے گرا دیتے تھے اور سب بت پرستی کرتے تھے اِس قوم کے
بتون مین سے ایک صمود اور دوسرا صمدا نام رکھتا تھا اور مدت سے بعبادت اصنام اور ارتکاب فواحش اور
مناہی منکرات مین مصروف رہتے تھے جب انسے بتون کی پرستش اور تمامی فسق و فجور نہایت ہو گئی
حضرت ہود کہ انکے خویش اور یگانون مین سے تھے انپر مبعوث ہوئے اور پچاس برس تک اُس گروہ باشکوہ
کو ساتھ ایمان اور توحید کے دعوت کیا کیے اور عذاب ظلم اور فساد اور فسق اور عناد سے ڈرایا کیے اور
کہا کیے کہ دائرہ شریعت سے باہر نہ آؤ اور معاصی مین سعی نہ کرو اُنھون نے اپنے حول و قوت پر گھمنڈ کر کر
حضرت ہود کے کہنے پر زور التفات نہ کیا اور چند آدمی کہ انکے ساتھ ایمان لائے تھے وہ بھی بخوف ضرر
کفار ناہنجار کے ظاہر نہ کرتے تھے جب حضرت ہود نے انکو مبالغہ سے فرمایا اور قوم مردود نے ایذا اور
قتل کا ارادہ کیا فرزندان حضرت ہود نے انکے اس قصد نافرجام کو حضرت ہود سے عرض کیا اور
اُنھون نے سلامتی اہل ایمان کی اور ہلاکت صاحب کفران کی درگاہ ایزد منان سے چاہی اور دعا
اُنکی قبول ہوئی آسمان سے مینہ برسنا موقوف ہوا اور انکے کنوؤن مین پانی کم ہو گیا اور باغ انکے خشک
ہو گئے اور معالم التنزیل مین لکھا ہو کہ تین برس تک اسی طرح پر رہا اور ایک روایت سے سات برس
تک وہ گروہ ناہموار قحط اور تنگی کے ساتھ گرفتار رہی ہر چند حضرت ہود انکو نصیحت کرتے تھے کہ خدا
عز و جل کے ساتھ ایمان لاؤ تا اس بلاے نجات پاؤ یہ کہتے تھے کہ تیرے کہنے سے ہم اپنے بتون کی عبادت
نہین چھوڑینگے آخر الامر ان بدکرداروں نے ایک جماعت اہل شقاوت کو طلب باران کے لیے مکہ
معظمہ مین بھیجا کہ قیل بن عنز اور لقمان بن عاد اور مقیم بن ہزال اور مرثد بن سعد بن عفرا اور رحلہ
بن الجبیری معاویہ بن بکر کا خالو وغیرہ ستر آدمی تھے اور قیل مذکور انکا سردار تھا اور اس زمانہ مین رسم
تھی کہ جس کسی مومن یا موحد یا کافر ملحد کو مشکل و پریشانی آتی تھی تو وہ مکہ مین جا کر اُسوقت مین بجای
کعبہ ایک سرخ ٹیلہ تھا دعا کرتا تھا اور اُسکی دعا قبول ہوتی تھی روضۃ الصفا مین مذکور ہی کہ اُسوقت
ساکنان مکہ کہ ایک جماعت تھی فرزندان عملاق سے کہ عملیق بن لاود بن سام کہ انکو عمالقہ کہتے تھے اور
شریف مکہ اور رئیس اُس قوم کا معاویہ بن بکر نام تھا اور اُسکی مان کل جہرہ بنت جبیری قبیلہ عاد سے تھی
معالم اور معارج المعراج مین لکھا ہی کہ معاویہ بن بکر نے انکو مہمان کیا اور بانواع ضیافت انکے ساتھ مشغول و
مصروف ہوا چنانچہ ایک مہینے تک طعام و شراب کے ساتھ یہ مصروف رہی اور دعا سے غافل ہو گئے پھر جب
اُنھون نے حرم مین آنیکا قصد طلب باران کے لیے کیا اور کعبہ کی طرف جانے لگے مرثد بن سعد کو کہ مسلمانون
مین سے تھا اور اپنے ایمان کو چھپائے ہوے رکھتا تھا اُسنے کہا تم جبتک ایمان نہین لاؤ گے مینہ نہین
برسنے کا انکو اسکے کلام سے معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہو اُس سے جدا ہوے اور قربانیان ذبح کین اور بعضے

کہتے ہین کہ جو اُنمین بہتر تھا وہ آگے بڑھا اور کہا یا رب طلب باران کو لیئے آیا ہون اگر ہود راستگو اور سچا ہی تو مینھہ کو بھیج اور معالم التنزیل مین اور بحر المواج مین یہ بھی ہی کہ ان مین سی لقمان نے ہستیمین و درازی عمر کی درخواست کی چنانچہ اسکی عمر ساتھہ کرگسون کی کہ ہر کرگس اسی برس زندگانی کرتا ہو ہوگئی اور مرثد کہ مسلمان تھا اور انسے علیحدہ تھا یہ دعا کیا کرتا کہ الٰہی مین بھوک کی طاقت نہین رکھتا ہون مجکو دنیا مین ناز و نعمت کے ساتھہ رکھو آواز آئی کہ رکھونگا اور فی الحال بقدرت ایزدمتعال مین ابر کے ٹکڑے ہوا مین پیدا ہوئی ایک سفید اور ایک سرخ اور ایک سیاہ اور آواز سنی کہ ای قیل ایک ابر ان تینون ابرون سے اپنے اور اپنی قوم کے واسطے اختیار کرے قولہ تعالیٰ فلما راؤہ عارضا مستقبل ادیتھم قالوا ھذا عارض مطرنا یعنے پس جب دیکھا انھون نے اُسکو بادل سامنے آئیوالا انجنگلُ انکے مین کہا اُنھون نے یہ ابر ہی مینھہ دینے والا ہمکو اسنے کمال خوش ہوکر کہا کہ سیاہ ابر کو اس مین مینھہ بہت ہوتا ہی اختیار کیا مین نے اُسوقت وہ ابر منہ لگاہ عاد پر چلا جب قیل اور اُسکے تابعون نے یہ حال مشاہدہ کیا خوشیان کین اور ایک دوسرے کو بشارت اور مبارکبادی دینے لگا کہ یہ وہ ابر ہی کہ اس سی بوستان امانی اور چمن زندگانی ہمارے سبز اور خرم ہونگے یہ نہ جانا کہ یہ ابر آبدار نہین ہی بلکہ باد آتشبار ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی بل ھو ما استعجلتھم بہ ریح فیھا عذاب الیم یعنے بلکہ وہ چیز ہی کہ جلدی کرتے تھے تم ساتھہ اُسکے ہوا ہی کہ بیچ اُسکے عذاب ہی درد دینے والا اور معارج النبوۃ مین وہب بن منبہ سے روایت ہی کہ چوتھی یا ساتوین زمین مین ایک ہوا ہی کہ اُسکو ستر ہزار مہار آہنی کے ساتھہ باندھہ کر رکھا ہی اور ہر مہار کو ایک ایک فرشتہ اور ایک روایت سی ہر مہار کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوے ہین جب قیامت کا دن قایم ہوگا تو اُس ہوا کو چھوڑ دینگے کہ تمام پہاڑ سنگین مانند پشم رنگین کے اُڑجاوینگے اور سارے آسمان پھٹ کر جدا ہو جاوینگے فرمان الٰہی پہونچا کہ اس مین سی ذرہ سی ہوا قوم عاد پر بھیج دو بفرمان الٰہی مقدار حلقہ انگشتری اور ایک روایت سے مقدار سوراخ سوئی کے چھوڑدی جب وہ ابر سیاہ اُٹھا قوم عاد خوش ہوئی اور کہا کہ یہ ابر ہمکو باران دیگا حضرت ہود نے فرمایا کہ یہ عذاب ہی جسکو تم جلدی طلب کرتے ہو اول جسنے کہ انین سی باد عذاب کو اُس ابر مین مشاہدہ کیا کہ وہ ایک عورت تھی مہرونام جب اسنی یہ حالت دیکھی ڈر کر ایک نعرہ مارا اور بیہوش ہوکر گر پڑی جب اُسکو ہوش آیا تو اُس سی پوچھا کہ تو کیا دیکھہ کر ڈر گئی اُسنے کہا مین نے ایک ہوا دیکھی کہ اُسمین دوزخ کی آگ کے شعلے ہین اور آگے آگے اُس ہوا کے ایک گروہ بصورت مردان قوی نہاد دیکھا کہ اُس باد عذاب کو ہماری طرف کھینچے ہوے لاتے ہین جب حضرت ہود نے اس ابر کو دیکھا جانا کہ علامت عذاب کی ہی فرمان آیا کہ تو اپنے لوگون کو اس قوم مین سی نکال کر باہر چلا جا حضرت ہود علیہ السلام نے مع چار ہزار آدمیون کے اس قوم سے جدا ہو کر ایک گوشہ مین اپنے اور مسلمانون کے گرد ایک خط بشکل دائرہ کھینچکر سب سے کہا کہ اس دائرہ سے قدم باہر نہ رکھنا لاجرم حضرت ہود کے ہاتھہ کی برکت سے وہ دائرہ بطور

قلعہ کے محکم ہو گیا اور سبب امن و امان اہل ایمان کا ہوا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ہود سب
مسلمانون کو لیکر جزیرہ مین چلے گئے وہ ہوا اُنپر مثال نسیم اور مانند رائحہ عنبر شمیم کے چلتی تھی اور موجب اُنکی
آرام و راحت کا ہوتی تھی اور کافرون پر داغ جراحت کا قوم عاد نے اپنی عورتون اور فرزندون اور
مال کو جمع کر کر بھاگنے کا قصد کیا حق تعالی نے سانپ اور بچھو بھیجے کہ انھون نے اُنکی راہ روکی اور وہ
نہ جا سکے ناچار پہاڑون مین گھس کر اپنے لڑکون اور جانورون کو درمیان مین کر کر مرد گرداگرد اُنکے
ایک کا ہاتھ ایک پکڑ کر اور دامن سے دامن کو باندھکر صفین باندھ لین اور کہنے لگے ہوا ہمارے ساتھ
کیا کر سکیگی اول وہ ہوا اُنکی عورتون اور لڑکون اور چارپایون کو اُن مین سے اوپر اوڑا لیگئی اور ٹکڑے
ٹکڑے کر کر زمین پر ڈال دیا اور اُنکے مکانات زمین سے اکھڑ کر اور ہوا مین غبار ہو کر اُنکے سرونپر گرتے تھے
قوم عاد نے جب یہ واقعہ ہولناک مشاہدہ کیا وہان سے بھاگ کر اپنے اپنے گھرون مین گھس گئے پھر ہوا نے
بعضون پر دیوارین گرا گرا کر ہلاک کر دیا اور بعضون کو گھر سے نکال کر اُڑا لیجاتی تھی اور اُنکے پوست تن
سے جدا جدا کر کر اور رگین توڑ کر اوندھا زمین پر ڈال دیتی تھی۔ اور بعضے کہ گھرون مین اور غارون مین
چھپے تھے اُنکو وہان سے نکال کر اور بلندی پر لیجا کر زمین پر ہلاک کر دیتی تھی ایک رئیس مع اپنی قوم
کے کہ ایک گڑھے مین چھپ رہا تھا چار دن تک اُنکو کچھ آفت نہ پہونچی تھی پانچوین دن حضرت ہود نے
اُسکے پاس آکر کہا دیکھا تو نے کہ خدا تعالی نے عادیون کے ساتھ کیا کیا اگر اب بھی تو ایمان لاوے تو اس
بلا سے نجات پاوے اُس مردود نے سخن حضرت ہود علیہ السلام پر کچھ التفات نکیا چھٹے دن صبح کو ہوا
اُس غار مین گھس گئی اور ایک کو دوسرے سے ٹکرا کر مار ڈالا تا آنکہ رئیس تنہا باقی رہگیا ساتوین دن حضرت
ہود علیہ السلام پھر اُسکے پاس آئے اور کہا کہ دیکھا تیرے گروہ پر کیا گذرا اب بھی توبہ کر اور ایمان لا کہ
یہان سے تو سلامت نکلے اُسنے کہا اگر ایمان لاؤن تو تیرا خدا مجکو کیا دے حضرت ہود نے کہا بہشت تجکو
عطا کرے اُس مردک نے کہا کیا فائدہ کہ اب عادی تو مر گئے فرمایا کچھ جواب باقی ہین اگر تو اُنکے ساتھ
موافقت کرے تھوڑی مدت مین ہر ایک سے سو فرزند پیدا ہووین کہ پھر تیری قوم بڑھ جاوے کہا اے
ہود اس ابر مین یہ لوگ کہ مثال شتران بختی کے نظر آتے ہین کون ہین فرمایا کہ یہ فرشتے ہین کہ اس امر پر
موکل ہین کہا اگر مین ایمان لاؤن تو تیرا خدا اِنسے قصاص لیگا فرمایا واے اوپر تیرے کبھی تو نے
دیکھا ہے کہ جو کبھی کوئی بادشاہ کسی سپاہی کو کسی باغی اور طاغی کے مارنے کے واسطے بھیجے اور وہ سپاہی
اُسکو مار ڈالے پھر بادشاہ اُس سپاہی سے قصاص لیوے جب حضرت ہود اُسکے ایمان لانے سے ناامید
ہوئے تب ہوا نے اُس غار مین گھس کر وہین اُٹھا کر دے پٹکا اور مار ڈالا کہتے ہین کہ تسخیر باد بر قوم عاد
آخر ماہ شوال مین ہوئی تھی سات شب اور آٹھ دن متواتر وقت صبح بدھ کے دن سے دوسرے بدھ
کی شام تک اور حصر مدت چلنے اس باد تند کا کلام الہی سے ظاہر ہے کہ سورۃ الحاقہ مین فرمایا ہے وَاَمَّا

عاد فاهلکوا بریح صرصر عاتیة سخرها علیهم سبع لیال وثمانیة ایام حسوما فتری القوم فیها صرعی
کانهم اعجاز نخل خاویة فهل تری لهم من باقیة یعنی اور جو تھے عاد بس ہلاک کیے گئے ساتھ باد تند حد سے
نکل جانیوالی کے کہ لگا دیا اُس باد کو اُوپر اُنکے سات رات اور آٹھ دن برابر پس دیکھتا تو اُس قوم کو بیچ
اُسکے گرے ہوے گویا کہ وہ لکڑی ہین کھجور کی کھوکلی پس کیا دیکھتا ہی تو اُنمین کوئی باقی اور روضۃ الصفا
مین منقول ہی کہ ایام عجوز کہ اہل تنجیم انکو آخر زمستان مین درج تقویم کرتے ہین انھین دنون سے عبارت ہی
اور ان دنون کا ایام عجوز اسواسطے نام ہوا ہی کہ ایک عجوزہ یعنے بڑھیا اس قوم مین سے خوف تندی ہوا سے
تہخانہ مین چھپ رہی تھی آٹھوین دن وہان بھی وہ ہوا پہونچی اور اُسکو ہلاک کر دیا القصہ قوم عاد سے اُسدن
کوئی بھاگنے والا زندہ نرہا مگر وہ لوگ کہ مکہ مین دعا کے واسطے گئے تھے اور یہ وہین تھے کہ ناگاہ ایک مرد
شتر سوار شب مہتاب مین پیدا ہوا کہ تین راتین واقعہ ہلاک قوم عاد سے گذری تھین انھون نے اُس سے
پوچھا کہ تو کون ہی اور کہان سے آیا ہی اور کہان جائیگا اُسنے کہا مین ایک امت حضرت ہود سے ہون اور
شہر عاد سے آیا ہون اور ولایت مصر کو جاؤنگا انھون نے اپنی قوم کی خبر پوچھی کہا انکا خرمن زندگانی
ساتھ باد خزانی موت کے پریشان ہوگیا پھر اُنھون نے حضرت ہود اور اُنکی امت کے حال سے سوال
کیا کہا وہ سلامت ہین قیل اور اُنکے یارون نے جب اپنے دوستون کی ہلاکت اور اپنے دشمنون کی سلامتی
سنی کہا ای پروردگار اُس شربت ہلاکت سے کہ ہمارے دوستون کو تو نے چکھایا اُس مین ہمکو بھی نصیب کر
کہ ہماری زندگانی بغیر دوستان جانی کس کام کی ہی اور بعضی روایتون مین قصص التنزیل مین ابو مطیع
وغیرہ نے روایت کی ہی کہ انھون نے بعد سننے اِس واقعہ کے خداے تعالے سے بقاے ابدی کی درخواست
کی ندای ہاتف غیبی سنی کہ ہمیشہ رہنا اِس جہان مین جملہ محالات سے ہے انھون نے کہا تو ہمکو ہلاک کر کر
ہماری قوم کے ساتھ واصل کر حق تعالے نے ہوا کو بھیجا کہ انکے ساتھ بھی اسیطرح پیش آئی **فصل دوسری**
ذکر شدید اور شداد پسران عاد اور صفت بہشت شداد مین کہ بہ باغ ارم مشہور ہی کہ ذکر ان دونون بادشاہون
جبار کا لائق ذیل سلاطین نامدار کتب تواریخ مین مناسب باقی تحریر تھا ولیکن چونکہ سیر نویسان معتبر
نے کہ ہمسے بیش اور دانش و فرہنگ مین بیش تھے بسبب رعایت منطوق لازم الوثوق ارم ذات العماد
التی لم یخلق مثلها فی البلاد کہ ناطق توصیف عمارت عالیہ شداد کی ہی کتب سیر مین حضرت ہود علیہ
السلام کے بعد لکھا ہی اور اُنکے قصہ کو منجملہ قصص قرآنی محسوب کیا ہی لاجرم قلم مشکین رقم بیان ان دونون
بادشاہون مین متابعت سلف بجا لاتا ہی مدارک اور مغنی اور مواہب علیہ اور قصص الانبیا مین باختلاف
اقوال بطریق اجمال بیان کیا ہی کہ عاد مذکور کے دو بیٹے تھے شدید اور شداد یہ دونون بادشاہ تھے کہ
تمام اہل مشرق اور مغرب کو قہر اور غلبہ کے ساتھ مطیع اور فرمانبردار اپنا کیا اور روضۃ الصفا مین لکھا
ہی کہ شدید اگرچہ مشرک تھا لیکن ایسا بادشاہ عادل تھا کہ اداے قانون عدالت جمشید وار سے جام جہان نما

عقل کو آئینۂ روزگار بنایا تھا اور بملاحظہ قاعدۂ اسکندری سے چشمۂ حیات کا ہمیشہ طالب تھا کمند ملاطفت مین دل خلق اللہ کو کھینچتا تھا اور بدانۂ احسان و کرم سے مرغ جان خاص و عام کو دام محبت مین لاتا تھا اسکے غایت عدل سے بھیڑیا گائے بھینسون مین تمام ہمشیرگی مین ہوتا تھا اور اُسکی کمال سیاست سے باز تعرض کنجشک سے پہلوتہی کرتا تھا کہتے ہین اسنے اپنی مملکت مین ایک شخص کو عہدۂ قضا پر منسوب کرکر اُسکا کچھ مشاہرہ مقرر کیا تھا وہ قاضی ایک برس تک محکمہ مین بیٹھا کیا لیکن ایک حکم بھی اُس سے صادر نہ ہوا اور کوئی جھگڑا اور قصہ اُسکے پاس نہ آیا ناچار و مجبور بر برس دن کے بعد قاضی نے بادشاہ سے کہا مجکو روا نہین کہ قضا کی اجرت لون کسواسطے کہ اتنی مدت مین کوئی قضیہ مجھ تک نہین آیا اور مین نے کسی امر مین کوئی حکم نہین کیا کہ اُسکے سبب سے مستحق اُجرت ہون اور شدید نے کہا قضاۃ کی اجرت لینی چاہیے کہ جو اس مہم کا وظیفہ ہے اُسپر تو نے قیام کیا ہے القصہ بعد ازین دو شخص اس قاضی کے محکمہ مین آئے ایک نے اُن مین سے کہا کہ ایک زمین مین نے اس شخص سے خریدی ہے اور اُس مین سے ایک خزانہ پایا ہے ہر چند کہ مین اس بائع کو کہتا ہون کہ اس گنج کو اپنے تصرف مین لا کہ فقط زمین مین نے خریدی ہے نہ خزانہ یہ اس مین تصرف نہین کرتا بائع نے جواب دیا کہ مین نے زمین مع اُس چیز کے کہ اُس مین تھی اُس مشتری کے ہاتھ بیچا ہے قاضی نے دونون کا حال تحقیق اور تفتیش کیا معلوم ہوا کہ ایک ان دونون مین بیٹا رکھتا ہے اور دوسرا بیٹی حکم کیا کہ یہ دونون باہم اپنے فرزندون مین شادی کر دین اور یہ خزانہ اپنی بیٹی کے جہیز مین دیکر ایک دوسرے کے حوالہ کر دے۔ کہتے ہین بعد سات سو برس کے شدید مر گیا اور شداد نے ثروت اور مکنت زائد از حد بہم پہونچائی چار سو چند بادشاہ اسکے زیر حکم ہوے اور کسی کو بادشاہان روی زمین سے اسکے ساتھ مجال مقاومت کی نہ ہی اس تبختر کے سبب سے یہ خدائی کا دعوی کرنے لگا واعظون اور داناؤن نے کہ میراث انبیا مین سے علم باقی رکھتے تھے اس لعین کو پند و نصیحت کر کر عذاب سے خدا کے ڈرایا اور بعبادت حق تعالی دعوت کی یہ مردود ابدی باز نہ آیا تا آنکہ خدائے عز و جل نے حضرت ہود علیہ السلام کو شداد کی دعوت کے واسطے بھیجا حضرت ہود نے اسکے پاس آکر کہا خدائے تعالے نے تجکو ہزار برس کی عمر دی ہے اور ہزار خزانے تو نے جمع کیے اور ہزار دختران خوبرو کی تو خواستگاری کر چکا اور ہزار لشکر کو شکست دی یہ نعمتین کہ تجکو اللہ تعالے نے عطا فرمائین اب اسکے شکرانے مین ایمان لاؤ اسنے کہا اس دولت و نعمت اور جاہ اور ثروت سے زیادہ مجکو اسکی عبادت مین کیا حاصل ہوگا جو کوئی کسی کی خدمت بجا لاتا ہے تو بنابر طمع ترقی منصب و حصول دولت کے بجا لاتا ہے مجکو سب چیز حاصل ہے مین کسی کی خدمت کی حاجت نہین رکھتا ہون حضرت ہود نے کہا یہ تمام ملک اور دولت دنیا زائل و فانی ہے حق تعالے اپنی عبادت کے ثواب مین تمام دنیا سے بہتر ایک چیز عطا فرماتا ہے کہ نام اسکا بہشت ہے تجکو چاہیے کہ پیش از نزول موت اور حلول فوت اعمال نیک کرے تا موجب نجاح دو جہانی

اور واسطے فلاح جاودانی کا ہودی اُسنے کہا بہشت کیا چیز ہے اور کیسی ہے حضرت ہود نے بہشت کے اوصاف
بیان کیے اُسنے کہا مجکو ایسی بہشت کی حاجت نہیں ہے کسواسطے کہ دنیا مین ایسی بہشت بنا سکتا ہون اور
اُسکے بنانے پر مستعد ہوکر ایک ایلچی روانہ کیا اور ضحاک تازی کو کہ اُسکا بھانجا تھا اور اُسوقت مین مملکت
حمید پر مستولی تھا لکھا بھیجا کہ اسقدر زر وسیم اور جواہر بنابر صالح بہشت کی ضرورت ہو روانہ کیا چاہیے
ضحاک نے بموجب فرمان شداد خزانہ فراوان بلاد شام مین بھیجا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ اُسنے سو
شخصون کو اپنے معتبر سردارون مین سے معین کیا اور ہزار ہزار آدمی ہر ایک کے ہمراہ مقرر کیے تا اشتغال
تعمیر عمارت مین مددگاری اُن سردارون کی کرین اور سبکو ہر ایک کام پر متفرق کیا اور جمیع ممالک
ربع مسکون مین حکم بھیجے کہ چاندی اور سونے کی کانون سے اینٹین نقرئی اور طلائی بنا کر جلد ارسال
کرین اور خزانے کہ زمین مین مدفون تھے اُنکو نکالا اور متصل کوہ عدن کے کہ دیار عرب مین واقع ہے
ایک شہر پاکیزہ اور مربع الجوانب کہ دور اُسکا چالیس کوس تھا بہشت بنانے کے لائق پایا اور تین ہزار
اُستاد ہنرمند اور معمار دانشمند بہشت کے بنانے کے لیے مقرر کیے کہ اُنھون نے اُس شہر کی ہر جانب
دس کروہ بنیاد رکھی اول اُسکی بنیاد کو کھود کر پانی تک پہونچایا اور سنگ سلیمانی سے اُسکو بھر دیا جب
اساس زمین پر نمودار ہوئی چاندی اور سونیکی اینٹون سے اُسکی چاردیواری بنائی اور بلندی اُن
دیوارون کی پانسو گز متعارف اُسوقت کے رکھی اور کنگرے مروارید اور مرجان کے مرصع کاری سے
آراستہ کیے کہ وقت طلوع آفتاب اور اُسکے اشراق شعاع عالمتاب سے آنکھین اُن دیوارون کے دیکھنے
سے خیرگی کرتی تھین پھر اُس چار دیواری شہر مین ہزار محل چاندی اور سونے کے اور زبرجد کے کہ ہر ایک
ہزار ستون پر مشتمل تھے بنائے اور ستون بھی زبرجد اور یاقوت سے درست کیے اور محلون کے اوپر کھڑکیان
اور دریچے بطور خانہ باغ روشہای خوب اور چمنہای مرغوب ترتیب دیے اور اُس شہر کے وسط مین ایک نہر
جاری کی اور اُس نہر سے چھوٹے چھوٹے حوض محاذن اور مٹھیکون مین روان کیے اور اُس نہر کے صحن کو
سنگریزہ ہای یمنی اور یاقوت اور جواہر سے پر کیا اور نہر کے کنارون پر طرح طرح کے درخت نصب کیے کہ تنے
اُنکے سونے کے اور ٹہنیان زمرد کی اور بجای شگوفہ یاقوت اور مروارید لگائے تھے اور دیوارین کانون
اور دوکانون کو اندر سے مشک اور عنبر سے کہ گلاب مین گارا کیا تھا کہگل کیا اور جانوران خوش آواز اور
خوش منظر ودلکش صورتون یاقوت اور جواہر سے بنا کر درختون پر تعبیہ کیے اور گرداگرد شہر ہزار مینار زر
اور جواہر کے بلند بنائے اور اُن منارون پر چوکیدار مقرر کیے تا نوبت بنوبت نگہبانی کرین اور در دروازہ
بہشت پر چار میدان آراستہ کیے اور میوہ دار درخت اُنمین لگائے اور ہر میدان مین لاکھ کرسیان
چاندی اور سونیکی رکھین جب یہ شہر مع منازل اور قصور تیار ہوا تو حکم کیا واسطے تمام شہر کے قالین
اور فرش ریشمی زرتار بناوین اور چاندی اور سونے کے باسن اُس شہر کے مکانات مین بترتیب چنین

اور بعضی نہرون مین آب شیرین اور بعضی مین شراب اور بعضی مین دودھ اور بعضی مین شہد اور شربت جاری کیا اور بازارون اور دکانون کو بھی پردہ ہای زرتار منقش سے آراستہ کیا اور پھر اہل حرفت اور صنعت کو انمین بٹھا دیا تا اپنے اپنے کامون مین مشغول رہین اور انواع اور اقسام کے کھانے اور حلوے باورچی خانون مین پکنے کے واسطے مہیا کیے تا برسم اولش سرکار بادشاہی سے تمام اہل شہر کو پہونچین چنانچہ تین برس تک رات دن اتمام اور اہتمام اس شہر مین مصروف اور سرگرم رہے اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہو کہ بارہ برس کی مدت مین شہر اس کیفیت کے ساتھ تیار ہوا پھر لڑکیان خوبصورت اور لڑکے خوبرو شہر اور اطراف عالم کے منگوا کر بجاے حور وغلمان وہان چھوڑ دیے اور نام اس عمارت کا ارم رکھا بسبب مناسبت نام دادا کے کہ اسلئے کہ شداد نسل اُس عاد اولی سے تھا کہ عاد بن عوض بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام اور معروف بعاد قدیم اور ساکن متصل عدن کے تھے چنانچہ اوپر بیان ہو چکا۔ پھر حکم کیا کہ جمیع امراء عظام با کمال تجمل اور احتشام اُس شہر مین داخل ہووین اور آپ بھی مع لشکر بیقیاس واسطے سیر و تماشے اُس جاے دلکشا کے کمال تبختر اور غرور سے روانہ ہوا اور بطریق استہزا اور تمسخر لاف و گزاف کرنے لگا کہ دیکھا بنا بر قول اس رسول الہی بہشت کے مجکو تکلیف دیتے تھے کہ اپنے سر کو کسی کے روبرو خم کرون اب میری قدرت اور ثروت دیکھی اور استغنا اور بے نیازی میری مشاہدہ کر لی کہتے ہین جب اُس شہر کے متصل پہونچا اُس شہر کے آدمی جوق جوق اور فوج فوج اُسکے استقبال کے واسطے آئے اور زر و جواہر اُس پر نثار کیا ہنوز اُسکا ایک قدم شہر کے دروازے پر تھا اور ایک قدم اندر رکھا کہ ایک آواز تند آسمان پر سے پیدا ہوئی کہ تمام خلائق ہلاک ہو گئی اور بادشاہ دروازے پر گر پڑا اور جان نکل گئی اور حسرت دیکھنے اُس شہر کی کہ شداد اس مشقت اور تلاش سے درست کیا تھا مصرع دل کی دل ہی مین رہگئی افسوس ہے اور ایک روایت مین اسطرح پر ہے کہ یہ مردود دو سو غلام زرین لباس کے ساتھ واسطے سیر اُس باغ کے روانہ ہوا جب نزدیک پہونچا تو سب غلامون کو اُس چار دن میدانون مین چھوڑ دیا اور آپ ایک غلام کے ساتھ دروازہ بہشت پر گیا ایک پانون رکاب مین سے نکال کر دروازے کی چوکھٹ پر رکھنے پایا تھا کہ ایک شخص وہان کھڑا دیکھا پوچھا کہ تو کون ہے وہ بولا ملک الموت کہا کیون آیا ہو کہا تیری جان لینے کو کہا مجکو اتنی مہلت دو کہ مین ایک بار اس بہشت کو دیکھلون کہا مجکو حکم نہین پھر کہا اتنی فرصت دو کہ گھوڑے پر سے اتر آؤن کہا یہ بھی اجازت نہین ایک پانون رکاب مین اور ایک پانون چوکھٹ پر تھا کہ ملک الموت نے جان اُس ناپاک کی قبض کی اور پھر حضرت جبرئیل نے ایک آواز ہولناک ماری کہ تمام غلام اُسکے کہ چار دن میدانون مین تھے ہلاک ہو گئے اور اُس بہشت کو زمین مین لیکر اُتار دیا کہ اُسکا کچھ اثر باقی نہ رہا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہو کہ بعض کتابون مین روایت لکھی ہو کہ ملک الموت سے حق تعالی نے پوچھا کہ تجکو قبض کرنے روح

کسی مخلوق مین رقت بہم پہونچی یا نہین ملک الموت نے عرض کیا بار خدایا دو شخصون کی روح قبض کرنے مین مجکو نہایت رقت دامنگیر ہوئی ہے اگر حکم تیرا نہوتا تو مین ہرگز انکی روح قبض نکرتا - ایک اُن شخصون مین ایک لڑکا تھا نو تولد کہ اپنی مان کے ہمراہ کشتی کے تختے پر کہ دریاے شور مین بہتا جاتا تھا مجکو حکم ہوا کہ اُسکی مان کی جان قبض کرون اُسوقت مجکو اُس لڑکے کے حال پر رقت دامنگیر ہوئی کہ خبرگیراس طفل کا سواے اُسکی مان کے کوئی نتھا دوسرے وہ بادشاہ کہ جسنے بکمال آرزو ایک شہر بنایا کہ کوئی شہر دنیا مین ویسا نہین بنا ہے جب اُس بادشاہ نے بنا بر دیکھنے اُس شہر کے دروازے پر قدم رکھا حکم ہوا کہ روح اُسکی قبض کرون اسوقت بنظر حسرت کے کہ وہ بادشاہ اپنے دل مین لیگیا مجکو رقت ہوئی تھی ارشاد ہوا کہ یہ بادشاہ وہی لڑکا تھا کہ اسکو بواسطہ پرورش مادر و پدر اِس قوت اور ثروت پر پہونچایا تھا جب وہ اِس مرتبہ کو پہونچا تو ہمارے فرمان قضا جریان سے سرکشی کی اور تکبر اختیار کیا اور اپنے اعمال ناشایستہ کی خبر پائی راویان انجمن حکایت اور ناقلان چمن روایت کرتے ہین کہ وہ تختہ کشتی کہ جسپر وہ لڑکا رہگیا تھا بحر بلیا بادکنارے پر دریا کے پہونچا وہان اُس گانون کے دھوبی کپڑے دھو رہے تھے اُنھون نے جب دیکھا کہ ایک لڑکا تختے پر ایک مردے کے ساتھ بہتا جاتا ہے دریا مین اُترے اور اُس تختے کو کھینچکر کنارے پر لائے مردے کو تو دفن کر دیا اور بچہ کو اپنے مہتر کے پاس لے گئے مہتر گانون بچہ خوشرو اور خوش قیافہ دیکھکر فریفتہ ہوا چونکہ اُسکی اولاد نتھی اسکو فرزندی مین لیا اور پرورش کرنی شروع کی تا آنکہ یہ لڑکا سترہ برس کا ہوا اور آثار بزرگی اور دانشمندی اِس مین لڑکپن ہی مین نمودار ہوئے ایک دن گانون کے باہر لڑکون مین کھیل رہا تھا کہ ناگاہ شور اور غل ہوا کہ بادشاہ کی سواری آتی ہے اور لشکر آنا شروع ہوا اور سارے لڑکے ڈر کر اور ہیبت کھا کر بھاگ گئے اور یہ طفل بجرأت تمام ایک ٹیلہ پر کھڑا ہوا سواری کے گذرنیکا تماشا دیکھا کیا تا آنکہ جتنا لشکر تھا اُسکی نظر سے گذر گیا اور پیادہ بادشاہی کہ عقب لشکر بنا بر محافظت گرے پڑے کے متعین تھے گذرنے شروع ہوے اُن پیادون مین سے ایک نے دیکھا کہ ایک پڑیا کاغذ کی رستے مین پڑی ہوئی ہے اُسکو اُٹھا لیا اور کھولا تو دیکھا کہ اُس مین سرمہ ہے اُس پیادے نے اپنے یارون سے کہا کہ یہ سرمہ پایا ہے اور مجکو ضعف بصارت ہے اگر تم کہو تو اِس مین سے مین اپنی آنکھون مین دون شاید فائدہ بخشے اُنھون نے کہا کہ راہ مین سے گری ہوئی چیز اُٹھانی نہین چاہیے تھی اور اگر اُٹھائی ہے بے امتحان اپنی آنکھون مین دینا روا نہین چاہیے پہلے اُسے اور کسی کی آنکھ مین استعمال کرو اگر مضر نہو تو تو بھی استعمال کرنا اُس پیادے نے داہنے باہنے دیکھا کوئی اُسکو معلوم نہوا مگر یہ لڑکا ایک ٹیلہ پر کھڑا ہوا سیر دیکھ رہا تھا اُس پیادے نے کہا اے لڑکے یہان آ تیری آنکھون مین سرمہ دون تا مجھکو زیب و زینت حاصل ہووے لڑکا دوڑا ہوا پیادے کے پاس گیا اور سرمہ کی پڑیا اُس پیادے کے ہاتھ سے لیکر اور ایک انگلی اُس سرمہ سے بھر کر اپنی آنکھ مین کھینچی بمجرد کھینچنے کے خزینے اور دفینے زمین کے اُسکی

نظر مین ظاہر ہونے شروع ہوئی سطح سے کہ جیسے کوئی چیز پانی کی تہہ مین سی معلوم ہوتی ہو لڑکے نے ازراہ عیاری اور عقلمندی فریاد کرنی شروع کی کہ ای ظالمو نا انصاف تمنے میری آنکھ اندھی کردی مین بادشاہ کی پاس جاکر فریاد کرتا ہون اور تمکو سزا دلواتا ہون بیادے یہ کلام سُنکر افتان و خیزان سراسیمہ و حیران بھاگے یہ لڑکا مہرہ کا کاغذ لیکر اپنے گھر آیا اور دھوبیون کے ہاتھ سے خلوت مین یہ اسرار بیان کیے ہوتھ نے کہا کہ گدھے اور خچر میرے موجود ہین رات کو جب سب سو رہین تو کدال پھاوڑا ہمراہ لیکر جہان کہ تجھکو خزانہ معلوم ہوتے ہین لیچا اور معتمد فرد ور کہ برسون سے میرے رفیق ہین انکو ساتھ لے اور جسقدر کہ کھنچ ہو سکے اُٹھا لے آ اُس لڑکے نے اسی طرح یہ عمل کرنا شروع کیا اور مال کثیر لایا گیا اور تمام گانوکے آدمیونکو اپنے ساتھ متفق کر کر وہان کے رئیس کو مار ڈالا اور آپ اسکی جگہ متصرف ہوا اور رفتہ رفتہ یہ خبر حاکمون اور فوجدارون کو پہونچی وہ سب درپے انتقام ہوے اُس لڑکے نے بھی فوج نگہداشت کی اور مقابلہ کیا اور غالب آیا تا آنکہ وہ بادشاہ مرگیا اور اُس لڑکے نے خروج کیا اور بادشاہ ہوا اور رفتہ رفتہ اقالیم دور دراز پر بھی دستیاب ہوا اور تمام بادشاہ روے زمین اُسکے زیر فرمان ہوے اب جاننا چاہیے کہ وہ شہر اسنے بنایا تھا کیا ہوا۔ تفاسیر معتبر مین لکھا ہوا ہی کہ بعد ہلاک ہونے اُس بادشاہ اور اُسکے لشکر کے اللہ تعالےٰ نے اُس شہر کو آدمیون کی نظر سے پوشیدہ کر دیا مگر یہ کہ بعضی اندھیری راتون مین گرد نواح عدن کے آدمیون کو کچھ تابش اور درخشندگی وہان نظر آتی ہو کہتے ہین کہ یہ تابش اسی شہر کی دیوارون کی ہے۔ اور عبد اللہ بن قلابہ کہ ایک شخص ہو اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے ایک دن اُس نواح مین وارد ہوا تھا ایک اونٹ اُسکے اونٹون مین سے کہ وہان چر رہے تھے بھاگ گیا اُس اونٹ کی طلب مین ڈھونڈھتا ہوا اُس شہر کے متصل پہونچا پھر دیکھنے مینارون اور دیوارون اُس شہر کے مدہوش اور بہوت ہو گیا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ شہر بعینہ اُس بہشت کی صورت ہی کہ ہمارے پیمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا ہو شاید در عالم معاملہ مجکو بہشت دکھائی ہو القصہ جب شہر کے دروازے پر پہونچا اور اندر گیا دیکھا کہ محل اور درخت اور نہرین مشابہ بہشت موعود کے ہین اور شہر مین کوئی نہین ہی کچھ جواہر اور یاقوت کہ صحن کو شکون مین پڑے ہوے تھے اپنی چادر مین اُٹھالیے اور بسبب خوف تنہائی باہر آکر دمشق کی راہ لی اور معاویہ بن ابی سفیان سے کہ بادشاہ وقت تھا تمام ماجرا کہا معاویہ نے اُس سے پوچھا کہ اُس شہر کو خواب مین دیکھا ہی یا بیداری مین اُسنے کہا بیداری مین اور اُس شہر کی علامتین یہ ہین کہ وہ عدن سے وہان تک اسقدر فاصلہ ہو اور فلان جگہ فلان درخت ہو اور فلان مقام پر فلان کنوان ہو اور یہ جواہر اور یاقوت کہ وہان ہو اُٹھا لایا ہون موجود ہی معاویہ اِس حال کے سُنے سے متعجب ہوا اور اسوقت کے جو علما تھے اُنسے دریافت کیا کہ آیا دنیا مین کوئی شہر ہو کہ چاندی سونے کا بنا ہوا ہو اور ایسی خوبیون کے ساتھ موصوف ہو علما مومنین نے کہا ہان ہی

کہ قرآن مجید مین اُس شہر کا ذکر آیا ہی اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ یعنی ارم ستون والی کہ نہین پیدا کیا گیا مانند اُسکے شہرون مین اور اُس شہر کو حق تعالے نے آدمیون کی نظر سے پوشیدہ رکھا ہی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ایک شخص میری امت مین سے اُس شہر مین جاویگا کہ سرخ رنگ اور کوتاہ قد اور اُسکی بھوؤن پر اور گردن پر تل ہوگا اور اپنے اونٹ کو تلاش کرتا ہوا اُس شہر مین پہونچے گا اور عجائب غرائب اُسکے مشاہدہ کریگا جب معاویہ نے یہ اوصاف عبد اللہ بن قلابہ مین ملاحظہ کیے مطابق نکلے کہا واللہ یہ مرد وہی شخص ہی صدق اللہ ورسولہ

فصل تیسری بیان مدت اور وفات حضرت ہود علیہ السلام مین

معارج النبوۃ مین مذکور ہی کہ بعد ہلاک ہونے اُس قوم مردود کے حضرت ہود نے اپنے مومنون کے ساتھ ایک طرف حضرموت مین عمارتین اور منزلین بنائین اور با امن وامان اُن مکانون مین رہنے لگے آخر بقضاے الٰہی حضرت ہود نے اِس عالم سے رحلت کی اور بعض روایات مین حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے مروی ہی کہ حضرموت کے پہاڑون مین ایک پہاڑ ہی اور اُسپر ایک گنبد عالی ہی اور آگے اُسکے سنگ رخام کی تختی ہی کہ حضرت ہود علیہ السلام نے اُسپر چند سطرین بطریق وصیت لکھی ہین کہ ابتدا اُسکے یہ لکھا ہی بِسْمِ اللهِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰے اَنَا هُوْدُ النَّبِیُّ رَسُوْلُ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ اِلَی الْمَلَاءِ مِنْ عَادٍ فَدَعَوْتُهُمْ اِلَی الْاِیْمَانِ وَخَلْعِ الْاَصْنَامِ وَالْاَوْثَانِ فَعَصَوْنِیْ فَاَهْلَكَهُمُ الرِّیْحُ الْعَقِیْمُ فَاَصْبَحُوْا كَالرَّمِیْمِ یعنے شروع کرتا ہون مین بنام خداے بلند وبلند ترین ہون ہود نبی بھیجا ہوا پروردگار زمین اور آسمان کا طرف ایک جماعت کی اولاد عاد سے پس بلایا مین نے اُن اولاد عاد کو طرف ایمان کی اور چھوڑ دینے اصنام اور بتون کی پس نافرمانی کی میری اُن کافرون نے پس ہلاک کیا اُن لوگون کو بڑی تند آندھی نے پس ہو گئے وہ عادی مانند استخوان بوسیدہ کی اور بروایت مقیلان ثوری اور عطا بن محلب اور عبد الرحمن بن ثابت اِسطرح پر ہی کہ بعد خراب ہونے شہرہاے عاد کے حضرت ہود مکہ مین آئے اور وہان تا زمان وفات رہا کیے اور قبر شریف اُنکی مع اٹھانوے اور پیغمبرون کے کہ صالح اور شعیب وغیرہ ہین وہان موجود ہی اور معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ قبر مبارک حضرت ہود کی ساتھ ایک کم سو پیغمبرون کی کہ اُنہین سی صالح اور شعیب اور اسمٰعیل ہین درمیان رکن اور مقام زمزم کے ہے اور بروایت وہب بن منبہ اِسطرح پر ہی کہ جب حضرت ہود مکہ معظمہ مین افعال حج بجالائے تو ملک الموت بصورت ایک مرد اُنکے پاس آیا اور ایک حلہ بہشت کے حلون مین سی حضرت ہود کے ہاتھ مین دیا حضرت ہود نے کہا یہ کیا اچھا حلہ ہی اگر اجازت ہو تو مین لون کہا پہن لو حضرت ہود نے پہن لیا ملک الموت نے کہا یہ تیرا کفن ہی اور مین تیری روح قبض کرنے کو آیا ہون حضرت نے کہا ذرا فرصت دے کہ مین اپنے گھر جاکر اپنے لڑکون بالون کو وداع کر لون کہا حکم نہین کہ ایک قدم تو یہان سے اُٹھانے پاوے اور وہین جان قبض کی اور حضرت جبرئیل حنوط لائے اور اور فرشتہ مقرب آئے اور اُنپر نماز کی اور صفا اور مروہ

کے مابین دفن کیا اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ قبر حضرت ہود کی درمیان دار الندوہ اور باب بنی سہم کے اور حلیۂ شریف یہ ہی کہ صباحت یا ملاحت کمال رکھتے تھے اور دراز قد اور بسیار مو لی اور حضرت آدم علیہ السلام کی ساتھ نہایت مشابہ تھے اور اسم اور لقب انکا یہ تھا کہ زبان عبرانی مین انکو عابر کہتے ہین اور عربی مین ہود نبی اللہ اور کمال زاہد اور عابد اور سخی اور مشفق تھے اور تصدق بہت کرتے تھے اور کبھی کبھی تجارت کیطرف میل کرتے تھے اور شریعت انکی حضرت نوح علیہ السلام کی شریعت کی ساتھ مطابق تھی اور عمر بقول صحیح ایکسو چونسٹھ برس کی تھی اور بروایت علمار نصاری کے تین سو ننیتالیس اور بقول اکثر مفسر ایکسو پچاس اور ایک قول سے چار سو اسی اور بستان فقیہ ابو اللیث مین مذکور ہی کہ دو سو چھیسٹھ برس کی عمر تھی۔

باب ساتوان بیان قصہ حضرت صالح علیہ السلام مین اور اس باب مین تین فصل ہین فصل پہلی ذکر نسب و رسالت انکی مین تفسیر معالم اور مدارک اور انوار التنزیل اور مواہب علیہ مین سورہ اعراف مین لکھا ہی کہ حضرت صالح نوپشت کے ساتھ حضرت نوح کو پہونچتے ہین اور تفسیر مولانا یعقوب چرخی مین سورۃ الحاقہ مین بیان کیا ہی کہ پانچ پشت کے ساتھ اور حق تعالے نے انکو قبیلہ ثمود پر پیغمبری کے ساتھ بھیجا اور اولاد اور قبیلہ ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح کو ثمود بھی کہتے تھے اور یہ بنی اعمام عاد بن عوص بن ارم ہین اور طبقہ ثمود قبل از واقعہ قوم عاد ولایت حجر مین کہ درمیان دیار حجاز اور بلاد شام واقع ہی رہتے تھے اور جاڑے گرمی کے واسطے کوہستان مین پہاڑون کو تراش کر گھر بنائے تھے اور حجر تا وادی القریٰ کہ جسکو بارہ تیجا لے نے سورہ فجر مین وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ارشاد کیا ہی ایکہزار سات سو شہر آباد سنگین تصرف مین رکھتے تھے اور ہر شہر مین عمارتین بلند کہ جنکے در و دیوار تراشے ہوئے پتھر کے تھے اور تصویرین پھولون کی اُسمین بنائی تھین بنا کیے تھے انہین وادعیش کی ذکر تھے اور بت پرستی کرتے تھے اور وادی القریٰ مخصوص نام ایک شہر کا ہی انہین سے کہ طول اور عرض اُسکا برابر مکہ معظمہ کے ہے اور میوہ دار درخت مانند خرما وغیرہ اور چشمہ ہای آب روان بہت ہین اور آبادی اُسکی تا زمانۂ نبوت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برقرار تھی چنانچہ وہ شہر مع جمیع متعلقات اُسکے بعد فتح خیبر کے بیچ قبضہ قدرت رسالت کے آیا اور ہر چند کہ بہت عمارتین اور باغات بنا کیے ہوے ثمودیون کے حجر مین اور اُسکے نواح مین بھی موجود تھے ولیکن ذکر خاص وادی القریٰ کا بیچ کلام باری تعالے کے اس جہت سے واقع ہوا ہی کہ یہ مکان انتہا انکے شہرون کے اور متصل سرحد حجاز کے واقع ہی اور ہنوز آباد ہی۔ بخلاف حجر کے کہ وہ قریب تر بلاد شام کے ہے اور حجاز سے دور ہی اور میدان لق و دق اور ویران پڑا ہوا ہی پس مردم حجاز اُسکے حال سے آگہی نہ رکھتے تھے اور تفسیر مدارک التنزیل مین ہے کہ عمرین انکی تین سو برس سے ہزار برس تک ہوتی تھین حضرت باری عز اسمہ نے طوالت عمر اور کثرت مال اور اولاد بسیار انکو عطا فرمائی بمقتضاء اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى مخالفت احکام الٰہی کی

پیش بنا کر کر اطاعت اصنام اور عبادت اوثان مین مشغول ہوئی اور عصیان و فساد اختیار کیا لاجرم جناب جل جلالہ نے بنا بر تنبیہ اُس گروہ شقاوت پژوہ کے صالح بن جابر بن ثمود کو کہ بوفور مال و کثرت ثروت موصوف تھے عنفوان شباب اور شروع جوانی مین اور بعضے کہتے ہین بعد انقضاے چالیس سال کے عمر اُنکی سے بنا بر دعوت کرنے انکے مبعوث کیا اور آنحضرت نے بشرائط نبوت اور رقواعد رسالت قیام فرمایا اور اُس طائفہ باغیہ کو نصیحت کی اور صراط مستقیم اور منہج قویم پر دعوت فرمائی کہ بتونکی پرستش چھوڑدو اور عبادت الٰہی کیا کرو یہ قبول نکرتے تھے اور معجزے طلب کیا کرتے تھے اور اُنھون نے ایک دن عید کا مقرر کیا تھا کہ اُسدن باہر آکر عیدگاہ مین بتون کو سجدہ کرتے تھے ایک روز حضرت صالح کو کہا کہ تو بھی ہماری عیدگاہ مین آ تو اپنے خدا کو پکار اور ہم اپنے خداؤن کو پکاریں جسکا خدا جسکی عرض قبول کرے سب اُسکی تابعداری کرین اور کہنے پر اُسکے چلین چنانچہ یہ قول اور اقرار باہم کر کے دوسرے روز کہ اُنکی عید کا دن تھا اپنے بتون کو آراستہ کیا اور عیدگاہ مین گئے ہر چند کہ اُنھون نے اپنے بتون سے کچھ چاہا اثر اجابت ظاہر نہوا اسلیئے سب شرمندہ اور ذلیل ہو کر ملول اور غمگین ہوئے ایک شخص جندع نام کہ اشراف قبیلہ ثمود مین سے تھا اُسنے ایک پتھر کہ اُنکی عیدگاہ مین تھا اُسکی طرف اشارہ کر کر حضرت صالح سے کہا کہ اگر اس پتھر مین سے ایک اونٹنی کہ اُسکی سیاہ پیشانی اور سفید پشم ہو اور دس مہینے کے پیٹ سے ہو نکلے اور اسی ساعت بچنے تو ہم تیرے خدا کے ساتھ ایمان لاوین اور بتون کا پوجنا چھوڑ دین اور اگر تو نہ نکال سکیگا تو ہم تجکو ایذا پہنچاوینگے اور قصص الانبیا مین مذکور ہے کہ وحی آئی کہ اے صالح ہمنے چار ہزار برس پہلے سے تیرے واسطے ایسی اونٹنی اس پتھر مین پیدا کر رکھی ہے کہ تجھے معجزہ ہووے لیکن تو اُنسے عہد لے اور اقرار کر دا کہ یہ اسکو مار نہ ڈالین اور اسکا دودھ پیوین حضرت صالح نے اُنسے عہد لیا اور اقرار کروایا پھر دو رکعت نماز پڑھی اور حضرت رب العزت سے اُس معجزے کے اظہار کی درخواست کی اور مومنین نے آمین کہی وہ پتھر ہلنے لگا اور رونے لگا اور اُس مین سے اونٹنی جیسی اُنھون نے درخواست کی تھی باہر نکلی اور وہ اتنی بڑی تھی کہ ایک پہلو سے دوسرے پہلو تک دو سو گز کی تھی اور روان ہوئی اور آدمیون مین اگر لیٹ گئی اور جنی اور بچہ بھی مان کے برابر تھا پھر دونون جنگل کیطرف جاکر چرنے لگے جندع فی الحال ایمان لایا مگر تمام اشراف ثمود با وجود دیکھنے اس معجزے کے بھی ایمان نہ لائے اور کہا کہ صالح جادوگر ہے اور یہ سات قبیلے تھے اور ایک کنوان تھا کہ عمق اُسکا لمبے گہراؤ سات قد تھا اُس مین سے روز پانی پیدا ہوتا تھا اور یہ ساتون قبیلے اُس مین سے پیا کرتے تھے اور وہ پانی کم ہوتا تھا جب اونٹنی اُس کنوین پر آئی منہ ڈال کر سب پانی پی جاتی حضرت صالح نے بفرمان الٰہی وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ اُس پانی کو تقسیم کیا اور کہا کہ ایک دن یہ پانی اونٹنی پیا کرے اور ایک دن ساری قوم وہ اونٹنی ایکدن سب پانی پی جاتی تھی اور جتنا پانی پیتی تھی اُتنا ہی دودھ دیتی تھی اور ساتون قبیلے اُسکا دودھ دوھکر

اپنی مشکون مین بھر لیتے تھے اور ایکدن انکی باری کا ہوتا تھا آپ پیتے تھے اور اپنے جانورونکو پلاتے تھے
اور دوسرے دن کہ اونٹنی کی باری ہوتی تھی پہاڑون پرسے پانی لاکر پیا کرتے تھے اور اس دودہ کا دہی
اور پنیر بناکر شہرون مین تجارت کے واسطے لیجاتے تھے اور ریشم اور رومال جو چیز چاہیے ہوتی تھی لیا کرتے تھے
تا آنکہ بہت تونگر ہوئے اور چار برس اسی طرح پر گذرے آخر الامر کفران نعمت کو اپنا پیشہ کر کر اپنے تئین ورطہ
ہلاکت مین ڈالا فصل دوسری ہلاک ہونے قوم حضرت صالح مین اور ذبح ہونے ناقۃ اللہ
کے تفسیر آیہ کریمہ کذبت ثمود بطغویٰھا اذ انبعث اشقٰھا فقال لھم رسول اللہ ناقۃ اللہ
وسقیٰھا فکذبوہ فعقروھا فدمدم علیھم ربھم بذنبھم فسوّٰیھا ولا یخاف عقبٰھا
یعنے جھٹلایا ثمود نے بسبب سرکشی اپنی کے جب اُٹھا بڑا بدبخت اُسکا پس کہا تھا واسطے اُسکے پیغمبر خدا
کے نے محافظت کرو اونٹنی خدا کی کو اور پانی پلانے اُسکے کو پس جھٹلایا اُسکو پس پاؤن کاٹے اُسکے پس
بلا کی ڈالی اوپر اُنکے رب اُنکے نے بسبب گناہون اُنکے کے پس خاک برابر کر دیا اُنکو اور نہین ڈر پیچھا چھوڑنے
اُنکی سے تفسیر مولانا یعقوب چرخی مین لکھا ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی شکل عجیب و ہیات مہیب اور
صورت غریب رکھتی تھی کہ بعضے اُسکی صفت مین کہتے ہین کہ طول اُسکے ڈیل کا سو گز تھا اور عرض بھی اُسکا
سو گز اور مقدار درازی ہر پاؤن کی ایکسو پچاس گز اور وہ اونٹنی گرمی کے موسم مین پہاڑون پر رہتی تھی
اور اونٹ اور چارپائے اُس سے ڈر کر بھاگتے پھرتے تھے اور نیچے نہ اترتے تھے اور دبلے ہوکر مرجاتے تھے
اور جاڑے کے موسم مین برعکس اسکے انکا حال پانی کے واسطے خراب تھا اور قبیلہ ثمود مین ایک بڑھیا
تھی قبزہ نام کہ مال بسیار اور دختران خوبصورت شیرین گفتار اور مواشی اور اغنام بیشمار رکھتی تھی بسبب
مزاحمت اور رشک رکھتی اونٹنی سے کہ اُنکے چوپایون کو آب و کاہ سے تکلیف ہوتی تھی اور ایک عورت تھی
صدوف نام نہایت جمیلہ اور مالدار یہ دونون عورتین حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی دشمن تھین کہ اُسکے
مارنے مین سعی کیا کرتی تھین اور قدار بن سالف اور مصدع بن وابرتھیہ دونون مرد اُن پر عاشق تھے
اور یہ بھی دونون مالدار تھے اور اُنکی خواستگاری کیا کرتے تھے ایک دن یہ دونون مرد اُن دونون عورتین
کے گھر مین مہمان ہوئے ایک عورت نے کہا ہمارے گھر مین پانی نہین ہے کہ تمھاری مہمانی کرین کسواسطے
کہ آج حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی باری ہے اور دوسری نے کہا اگر ہمارے درمیان مین کوئی مرد ہوتا تو
اس اونٹنی کو مار ڈالتا اُن دو عاشقون نے کہا اگر ہم اُسکو مار ڈالین تو ہمکو کیا دو اُن دونون نے
جلدی سے اپنے منہ پرسے نقاب اُٹھائی اور کہا ہم اور ہمارا سب مال تمھارے واسطے ہین ہوجاوے اُنھون نے
بہت سی شراب پی اور مست ہوگئے اور سات آدمی اور اُنکے ساتھ ہوگئے ان نا کافرون نے اُنکو
بھی اپنا شریک کیا وہ نو آدمی جمع ہوکر اُس رستہ مین کہ جس راستہ سے اونٹنی پانی پی جایا کرتی تھی
چھپ رہے جب اونٹنی اُنکو دکھائی دی تو اُنھون نے تلوارین پکڑ کر اُسپر حملہ کیا چاہا کہ مار ڈالین اونٹنی

نے بھی حملہ کیا اور یہ سب بھاگ گئے جب اونٹنی نے پانی پینے کے واسطے اپنی گردن جھکائی ایک نے اُن دونون
عاشقون مین سے کہ پیچھے چھپے تھے اُٹھکر داہنا پانون اُسکا کاٹ ڈالا اور دوسرے نے بایان پانون فعقروا
النّاقة وعتوا عن امر ربّهم یعنے ناقہ کو پے کیا اور سرکشی کی امر پروردگار اپنے سے اونٹنی منھ کے بل گر پڑی
پھر اور ون نے اُسکو دوڑکر مار ڈالا اور اُسکا گوشت بانٹ کر اپنے اپنے گھر لے گئے جب اُسکے بچے نے یہ حال
دیکھا بھاگا اور حضرت صالحؑ کو یہ خبر پہنچی حضرت صالحؑ اور مومن آئے جب اُسنے حضرت صالحؑ کو دیکھا رویا
اور تین بار کہا افسوس میری مان اور روتے دوڑتے اُس پتھر کے پاس گیا کہ جس مین سے اُسکی مان نکلی تھی
وہ پتھر پھٹ گیا اور بچہ اُس مین سما گیا اور بیچ مواہب علیہ کے تفسیر سورہ القمر مین لکھا ہے کہ بچہ اُسکا پہاڑ
پر آیا اور تین آوازین دیکر آسمان پر چلا گیا اور بعضے کہتے ہین کہ اُسکو بھی مار ڈالا اُسوقت حضرت صالحؑ
نے کہا کہ حق تعالے نے وعدہ کیا ہے کہ تین دن کے بعد تمپر عذاب نازل ہوگا پہلے دن تمھارے منھ زرد
ہو جائینگے اور دوسرے دن سرخ اور تیسرے دن سیاہ اور پھر ہلاک ہو جاؤگے اور وعدہ اُسکا ہرگز
خلاف اور جھوٹا نہین ہے جب حضرت صالحؑ نے اسطرح پر کہا بعضون نے قصد کیا کہ حضرت صالحؑ کو مار ڈالین
جب مارنے کے قصد پر روانہ ہوے تو فرشتون نے اُنکو رستے مین پتھرون سے مار ڈالا اور مواہب علیہ مین
سورہ نمل مین لکھا ہے کہ ایک غار مین حضرت صالحؑ کی مسجد تھی کہ راتون کو وہان نماز پڑھتے تھے اُنھون
نے کہا ہمپر تو تین دن کے بعد عذاب نازل ہوگا پہلے عذاب نازل ہونے سے حضرت صالحؑ کو مار ڈالا چاہیے
پس اول شب اُس غار کے پاس جا کر کھون مین چھپ رہے کہ جب حضرت صالحؑ آوین تو مار ڈالین ناگاہ
بفرمان الٰہی ایک پتھر اُنپر اُترا اور یہ اُسکے نیچے دب گئے اور دروازہ غار کا اُس پتھر سے ڈھپ گیا اور یہ
وہین ہلاک ہو گئے تب اور کافرون نے آپس مین کہا کہ حضرت صالحؑ نے اُنکو مار ڈالا ہم بھی اُسکو مار ڈالین
سب نے لشکر جمع کیا اور یہ کور دل مطلق حقیقت کار سے آگاہ نہوے کچھ لوگ کہ حضرت صالحؑ کے موافق تھے
اُنھون نے اُنکو نکلنے دیا اور کہا صبر کرو اگر تین دن کے بعد عذاب آویگا تو تمکو ہلاک کر دیگا اور اگر نہ آویگا
تو تم حضرت صالحؑ کو مار ڈالنا اور یہ اُنکے کہنے سے باز رہے صبح کو جمعرات کے دن اُنکے منھ زرد ہو گئے اور
جمعہ کے دن سرخ اور ہفتہ کے دن سیاہ اتوار کے دن حضرت جبرئیلؑ نے آنکر اُنکے شہر کی دیوارین
ہلائین کہ یہ سب بھونچال جانکر اپنے گھرون مین سے بھاگے اور رونے لگے پھر ایک آواز آئی پیاری و
آگ آسمان پر سے پیدا ہوئی کہ سب جلکر راکھ ہو گئے اور ایک روایت سے اسطرح پر ہے کہ اُنھون نے حضرت
صالحؑ سے پوچھا کہ ہم کس چیز سے ہلاک ہونگے حضرت صالحؑ نے کہا جبرئیلؑ کی ایک آواز کے ساتھ اُنھون
نے بڑے بڑے کنوئین کھودے اور اپنے عیال اور اطفال کو اُس مین رکھا اور اپنے کانون مین روئی بھر
اور بڑے بڑے کپڑے سرون سے لپیٹے تا حضرت جبرئیلؑ کی آواز اُنکے کان مین نہ پہونچے جب یہ سب بند
کر چکے تو حضرت جبرئیلؑ نے آنکر زمین کے نیچے سے ایک ایسی چیخ ماری کہ یہ سب مر گئے اور تفسیر مدارک مین

لکھا ہی عقر ناقہ بدھ کے دن ہوا تھا اور ہلاک ہونا اُنکا ہفتے کے دن ہوا اور تفسیر زاد السیر مین سورۂ ہود
مین لکھا ہی کہ اُن تین دن مین کہ اُنکے زندہ رہنے کا وعدہ تھا اُنھون نے اپنے گھرون مین قبرین
کھودین اور پاس مین بیٹھکر منتظر عذاب رہی جب چوتھا دن ہوا اور آفتاب نے طلوع کیا عذاب نازل
نہ ہونے پایا تھا کہ یہ سب اپنے گھرون مین سے نکلے اور یہ ایک دوسرے کو پکارنے لگا کہ ناگاہ حضرت
جبرئیل اپنی صورت اصلی سے پانون زمین پر اور سر آسمان پر اور پانون مشرق سے مغرب تک پھیلے
ہوے کہ پانون اُنکے زرد اور بال سفید اور پیشانی نورانی اور رخسارہ روشن اور سر کے بال سرخ برنگ
مرجان اُنپر نمایان ہوی جب اُنھون نے یہ حال دیکھا اُنکی ہیبت سے اپنے گھرون مین گھس کر قبرون مین
بیٹھ گئے حضرت جبرئیل نے نعرہ مارا کہ مُوتُوا عَلَيْكُمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ یعنے مرو تم اور پر تمھارے لعنت خدا کی
یکبارگی سب مر گئے اور بھونچال اُنکے گھرون پر آیا اور چھتین مکانون کی اُنپر گرپڑین حضرت صالحؑ نے
گروہ مسلمانون سے بعد سُننے اس خبر کے کہا کہ تم اس شہر کو چھوڑ دو کہ جاے نزول غضب الٰہی ہی اور حرم
مکہ کا احرام باندھو اور وہین رہو چنانچہ اسی طرح عمل مین آیا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ حدیث صحیح
مین وارد ہی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شہر حجر پر سفر تبوک مین گذر فرمایا اپنے یارون کو
ارشاد کیا کہ چاہیے کوئی تم مین سے اس شہر مین نہ آوے اور پانی اسکا نہ پیوے اور اس گروہ عذاب رسیدہ
پر نہ گذرے مگر آنکہ گریہ کنان اور عبرت گیران ہووے کسواسطے کہ ار واحین اُن شقیون کی اسی سفر مین
معذب تھین اور جہان کہ عذاب الٰہی ظاہر ہووے اُس مسکن سے دور رہنا خوب ہی اور تفسیر وسیط مین
آیا ہی کہ خداے تعالے نے اُس ایک آواز کے ساتھ ہلاک کیا اُن لوگون کو کہ قوم ثمود مین سے تھے مشرق مین
اور مغرب مین اور زمین پر اور پہاڑون پر مگر ایک شخص کہ اُسکو ابو رغال کہتے تھے کہ یہ کسی تقریب سے حرم
مکہ مین وارد تھا جب تک کہ حرم مین تھا محفوظ رہا اور جبکہ حرم کے باہر آیا اور طائف کی طرف روانہ ہوا
اثناے راہ مین اُسکو بھی وہی پیش آیا جو کہ اُسکی قوم کو آیا تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت
توجہ مہم طائف کے اُسکی قبر پر پہونچے اور اُس شہر کے لوگون کی عادت تھی کہ جو کوئی اُسکی قبر پر گذرتا
تو سنگسار کرتا آپ نے یارون سے فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو یہ کسکی قبر ہے یارون نے عرض کیا ہم نہین جانتے
خدا اور رسول اُسکا خوب جانتا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا تمام قصہ بیان کیا اور فرمایا
کہ علامت میرے صدق کی یہ ہی کہ اس شخص کے ہمراہ ایک سونیکی جرید مدفون ہوئی ہی آدمیون نے
جب یہ ماجرا سُنا دوڑے اور اسکی قبر کو تلوارون سے کھودا وہ جرید زرین نکلی اُٹھا لاے اور اسکی قبر
کو پھر بند کر دیا اور حضرت رسالت پناہ سے پوچھا کہ ابو رغال کون تھا فرمایا کہ پدر قبیلہ ثقیف اور
صاحب مواہب علیہ مین تفسیر سورۂ ص مین لکھا ہی اور نکت اور عیون مین وارد ہی کہ جھٹلانا
حضرت صالح کا انکی قوم سے وقت دعوت ثانی کے ہوا ہی کسواسطے کہ جب پہلے حضرت صالحؑ نے اپنی قوم کو

دعوت کی تھی تو سب ایمان لائے تھے اور جب حضرت صالح نے وفات پائی تو مرتد ہو گئے حق سبحانہ تعالی نے اُنکو
پھر زندہ کر کر انپر بھیجا اور اُنھون نے اُنکو نہ پہچانا اور معجزے طلب کیے اور اخراج ناقہ کا ہوا بعضے ایمان لائے اور
اکثر نے تکذیب کی اور بسبب عقر ناقہ کے ہلاک ہوے حضرت صالح اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تھے سلامت رہے
اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ ابن عباس سی منقول ہی کہ جب حضرت صالح ایمان لانے قوم کے سے نا امید ہوے
مغموم ہوکر مناجات کی اور کہا الٰہی مجکو سفر کی رخصت فرما تا سفر کرون شاید تیرے بندون مین سے کوئی
بندہ بزرگوار پاؤن اور کوئی لحظہ اُسکی مصاحبت سے اُنس حاصل کرون حضرت باریتعالی نے شرف اجابت
ارزانی فرمایا حضرت صالح نے اطراف اور جوانب مین سیر کرنی شروع کی تا آنکہ ایک شخص کے پاس پہونچے
کہ بعبادت پروردگار مشغول تھا حضرت صالح نے اُس سے تنہائی کا سبب پوچھا اُس شخص نے کہا مین
ایک مقام مین تھا کہ بدترین خلق خدا وہان مقیم تھی اور کوئی شخص سوائے میرے خدائے عالم کی پرستش کرتا
تھا آخر الامر بارگاہ جلال احدیت سے حکم اُنکی ہلاکت کیواسطے صادر ہوا بجز میرے کسی نے خلاصی نپائی ناچار
اب بنا برادای لوازم شکر نعمت کے پیوستہ بمراسم عبادت حضرت رب الارباب مشغول ہون حضرت صالح
بھی شکر منعم علی الاطلاق بجا لاتے اور بجانب دریا متوجہ ہوے تا آنکہ ایک جزیرے مین پہونچے اور وہان
ایک شخص کو دیکھا کہ نماز ادا کر رہا ہی حضرت صالح نے بعد فراغ نماز کے اُسکی سکونت اور اقامت سی اُس
جزیرے مین پوچھا اسنے کہا ایک جماعت خبیث ترین خلائق کے ساتھ مین کشتی مین تھا اور اُنمین سے سوائے
میرے پرستش معبود حقیقی مین کوئی مشغول نتھا آخر الامر حق سبحانہ تعالے کا غضب اُس گروہ فساق و
فجار پر نازل ہوا اور وہ سب اُس دریا مین غرق ہوے اب بجلدوے نعمت ایزدی عبادت مین مصروف ہون
پھر حضرت صالح اُسکو رخصت دیکر اور مراحل طے کر کر ایک شہر مین پہونچے کہ وہان سب لوگ کافر تھے تمام
اُس شہر مین دو مرد صالح پائے کہ ہر روز بکسب مشغول ہوکر جو کچھ کہ اُنکی قوت سے زیادہ رہتا تھا راتون کو
تصدق کرتے تھے ایکدن حضرت صالح اُنکے پاس جا کر بیٹھ گئے جب شام قریب ہوئی ایک آواز ہولناک اُنکی
کان مین پہونچی حضرت صالح نے اُسکی کیفیت دریافت کی اُنھون نے کہا کہ یہ ایک جانور کی آواز ہی کہ ہر روز
اِس جگہ دریا مین سے باہر آتا ہی اور جسکو پاتا ہی مار ڈالتا ہی حضرت صالح نے کہا اگر مین اس جانور کو مار ڈالون
تو اس شہر کے آدمی مجکو کیا دین اُن دو شخصون نے اِس بات سے خلائق کو آگاہ کیا اُنھون نے کہا اگر صالح
اِس جانور کو ہلاک کرے تو ہم اپنا آدھا مال اُسکو دین حضرت صالح نے اُنکا وعدہ سنکر درگاہ احدیت سے
اُس جانور کی ہلاکت طلب کی اور دعا بشرف اجابت مقرون ہوئی اور وہ جانور دو ٹکڑے ہوکر مر گیا اُس
شہر کے آدمیون نے اپنے وعدہ پر وفا کر کر اپنا آدھا مال حضرت صالح کو دیا اور حضرت صالح نے اُن دو
شخصون سے التماس کیا کہ اِس مال کو قبول کرو اُنھون نے اُسکے لینے سے انکار کیا اور کہا جو کچھ کہ ہم اپنے کسب سے
حاصل کرتے ہین ہمکو کفایت کرتا ہی اُسوقت حضرت صالح نے اُس مال کو جنسے لیا تھا اُنکو واپس کر دیا

اور کہا الٰہی شکر کرتا ہون تجکو کہ اپنے عالیمقدار بندونکو مجکو دکھایا اور مقارن اس حال کے وحی آئی کہ تو نہین جانتا ہم کہ میرے ایسے بندے ہین کہ نظام دنیا اُنکے ساتھ منوط اور مربوط ہی اگر میرے اہل طاعت نہون تو ایک طرفۃ العین نظر کرم اہل عصیان پر نہ ڈالون پھر حضرت صالح نے بعد حصول سیر و سلوک اپنے وطن مالوف کی طرف مراجعت کی اور انکی قوم پر جو کہ اُنکے نصیب مین ہونا تھا سو ہوا اور تفسیر جلالین مین بیچ سورہ ہود کے اور معالم مین بیچ سورہ اعراف کے لکھا ہی کہ چار ہزار آدمی مومن تھے حضرت صالح نے اُنسے کہا کہ یہان قہر خدا نازل ہونے والا ہی یہان سے چلے جانا چاہیے ایک روایت ہی کہ یہ شام کو چلے گئے اور شہرستان عجج مین پہونچکر وہان مقام کیا روایت ہی کہ جب حضرت صالح کی مدت عمر ہو چکی اور اس عالم سے برحمت الٰہی واصل ہوے تو انکو جامع مسجد مین دفن کیا اور ایک روایت ہی کہ حرم مین آنکر مقیم ہوے اور اسی جگہ وفات پائی اور صفا اور مروہ کے درمیان مین قبر ہی اور بقول بعضے وفات حضرت صالح کی حضرموت مین ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ مکہ مین اور عمر انکی اٹھاون برس کی تھی اور مواہب علیہ مین سورہ حج مین قبل آیہ کریمہ وبئر معطلۃ وقصر مشید کے آیا ہی کہ جب قوم ثمود ہلاک ہوئی حضرت صالح چار ہزار مومنون کے ساتھ شہر مین آئے بعضے منازل اُس ولایت مین اُنکی موت حاضر ہوئی اور اُس جگہ کا حضرموت نام رکھا اور بستان فقیہ مین بروایت کعب الاحبار عمر انکی دو سو اٹھاون برس کی تھی اور بروایت صحیح بزعم مورخان دو سو اسی اور بقول مشہور پچاسی اور ایک روایت سے دو سو برس کی تھی اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہی کہ حضرت صالح نہایت صبیح الوجہ تھے اور انکے رخسار کا رنگ سفید تھا اور سرخ مو اور بلند قامت اور عریض الصدر اور کشیدہ محاسن اور ضخیم البدن تھے واللہ اعلم **فصل تیسری احوال ذی القرنین اکبر مین** اور حقیقت یاجوج اور ماجوج اور صفت سد سکندر مین مترجم کہتا ہی کہ یہ قصہ عجائب القصص مین نہ تھا لیکن چونکہ منجملہ قصص قرآنی ہی لہذا قصص الانبیا اور حدیقۃ الاقالیم اور حبیب السیر اور روضۃ الصفا سے اس ذخیرہ مین نقل کیا گیا حبیب السیر مین مرقوم ہی کہ بروایت مشہور بلکہ عند الجمہور اسم شریف ذی القرنین کا اسکندر ہی اور یہ اسکندر بقول بعضے مفسر اور اکثر اہل خبر غیر اسکندر فیلقوس رومی ہی اور ایک گروہ یہ کہتے ہین کہ ذی القرنین سوائے اسکندر رومی کے کہ بادشاہ کل ممالک دنیا ہو گذرا ہی اور کوئی نہین ہی بالجملہ نسبت ذی القرنین مین بہت اختلاف ہی ایک طائفہ کہتا ہی کہ ایک عجوز وفقیرہ کے فرزند تھے بخشندہ بے منت نے انکو بدرجہ سلطنت پہونچایا اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہی کہ بزعم اکثر مورخین اسطرح پر ہی کہ بعد حضرت نوح وقبل از ابراہیم علیہ السلام سوای حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام کے کوئی پیغمبر نہین ہوا لیکن اہل تاریخ کا کلام خبر دیتا ہی کہ ذوالقرنین اکبر حضرت صالح علیہ السلام کے بعد اور حضرت ابراہیم سے پہلے برتبہ رفیعہ رسالت فائز ہوے اور بروایت صحیح تاریخ ملوک عجم مین مذکور ہی کہ نسب ذوالقرنین اکبر کا ساتھ یافث بن نوح علیہما السلام کے منتہی ہوتا ہی اس روایت سے بھی ظاہر اور ہویدا ہی

کہ ذی القرنین اکبر غیر اسکندر رومی ہی کسواسطے کہ اسکندر رومی عقاب عیص بن اسحاق سے ہے کہ یہ فرزندان سام بن
بن نوح علیہما السلام سے ہین اور حدیقۃ الاقالیم مین لکھا ہی کہ بعضے کہتے ہین کہ ذو القرنین حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے وقت مین تھے اور بعضے کہتے ہین کہ موسی علیہ السلام کے بعد تھے اور بعضے کہتے ہین حضرت عیسے علیہ السلام
کے پیچھے تھے اور جمہور اہل تاریخ اس امر پر ہین کہ قریب وقوع طوفان یعنی حضرت ہود اور حضرت صالح علیہ
السلام کے بعد ہوے ہین اور اولاد یافث بن نوح علیہ السلام مین سے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ پیغمبر
تھے بادشاہ تھے اور بعضی روایت مین ہی کہ نہ بادشاہ تھے نہ پیغمبر ایک مرد زاہد تھے اور اسی طرح انکی وجہ تسمیہ
مین اختلاف ہی کہ ذو القرنین کیون نام ہوا حبیب السیر مین لکھا ہی کہ بعضے کہتے ہین چونکہ ذو القرنین نے
طرفین دنیا کو کہ عبارت مشرق او مغرب سے ہے طواف کیا اس لقب کے ساتھ ملقب ہوے او بعض کا
یہ عقیدہ ہی کہ یہ کریم الطرفین تھے ابا وامّا اس سبب سے انکو ذو القرنین کہا اور صاحب متون الاخبار
کہتا ہی انکا ذو القرنین اسواسطے نام ہوا کہ انکے سر پر تانبے یا لوہے یا سونے کے دو صفیرہ گیسو تھے اور
سا لک ممالک ولایت علی المرتضی علیہ السلام سے تفسیر مدارک مین مروی ہی کہ انہ لیس ملک ولکن
کان عبدا صالحا ضرب علی قرنہ الایمن فمات نبعثہ اللہ وفسمی ذی القرنین انتہی کلامہ
یعنی بدرستیکہ تحقیق وہ بادشاہ نتھا ولیکن تھا بندہ صالح ضرب پہونچی داہنے قرن پر اسکے عبادت خدا
مین پس مرگیا پھر زندہ کیا اسکو اللہ نے پس ضرب پہونچی بائین قرن پر پس مرگیا پھر زندہ کیا اسکو اللہ
نے پس نام ہوا ذی القرنین اور صاحب متون الاخبار نے اس مقتدائے اخیار سے نقل کیا ہی کہ انہ
کان مبینا بعثہ اللہ الی قوم فکذبوہ وضربوہ الی قرن راسہ ففتلوہ فاحیاہ اللہ تعالے
فسمی ذی القرنین یعنی بدرستیکہ وہ تھا نبی مبعوث کیا اسکو اللہ نے طرف ایک قوم کے پس جھٹلایا
انھون نے اسکو او ضرب پہونچائی اسکو طرف دونون قرنون سر اسکے کے پھر قتل کیا اسکو پس زندہ کیا
اسکو اللہ تعالی نے پس نام ہوا ذو القرنین بنابرین دونون حدیثون کے ذو القرنین کی نبوت مین بھی
اختلاف ہی اور روضۃ الصفا مین مذکور ہی کہ مجاہد نے عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ ذو القرنین اکبر
انبیا و مرسل مین تھے کسواسطے کہ حق تعالے نے انکو اپنی طرف سے خطاب فرما کر ارشاد کیا کہ قلنا یا ذا القرنین
الآیہ اور یہ خطاب سوای ذوات کامل الصفات انبیا عظام علیہما السلام کے مخصوص نہین ہو سکتا اور
مؤلف مدارک نے تفسیر آیۃ کریمہ مذکورہ مین لکھا ہی کہ ان کان نبیا فقد اوحی بھذا والا فقد وحی الی
نبی فامرہ النبی بہ یعنی اگر یہ تھا نبی پس تحقیق وحی کی اللہ نے ساتھ اسکے اور اگر نبی نتھا پس تحقیق
وحی کی اللہ نے طرف نبی کے پس حکم کیا اسکو نبی نے ساتھ اسکے اور روضۃ الصفا مین مذکور ہی کہ
سنان بن ثابت الاصبحی نے اپنی کتاب جامع مین نقل کیا ہی کہ ذو القرنین اکبر حضرت صالح علیہ السلام کے
بعد مبعوث ہوی اور محل اقامت انکا دیار فرنگ تھا اور سلطنت عظیم اور مملکت وسیع رکھتے تھے

اور پیوستہ بجہاد کفار مصروف اور مشغول رہتے تھے تا آنکہ اُنھون نے ہمت ہمایون بسیر اطراف بلاد و بقاع
و تفرج امصار و اقطاع متوجہ کرکر پہلے عزم دیار مغرب کا کیا اور چونکہ اُن مواضع مین اصناف کفار متوطن
تھے اور ہر چند کہ اُنکو اسلام کیطرف دعوت کی کفر اور افعال ناشایستہ سے باز نہ آئے القصہ ایک برس تک
ذوالقرنین وہان رہے پھر اُنکے ساتھ محاربات عظیم واقع ہوئی اور بہ تیغ بیدریغ اُس قوم اہل ضلالت
اور بطالت کو قتل کیا اور طائفہ مسلمین کہ اُنکے ہمراہ تھے وہان متوطن کیے اور آپ وہان سے مراجعت
کرکر زمین بیت المقدس مین آئے اور بعد چند مدت وہان سی بافصلے دیار مغرب توجہ کی اور قصص الانبیا
مین بیچ تفسیر قولہ تعالے انا مکنا لہ فی الارض واتیناہ من کل شئ سببا ثم اتبع سببا یعنی تحقیق ہمنے
جمایا تھا اُسکو ملک مین اور دیا تھا ہر چیز کا اسباب پھر پیچھے پڑا ایک اسباب کے لکھا ہے کہ خدائے تعالی نے
اُنکو از قاف تا قاف مملکت عطا فرمائی تھی اور تمام راہین اُنکو بتا دی تھین یہ تمام شہر و زمین پھر کر
اور عجائبات بہت دیکھے اور تمام جہان کی سیر کی تا آنکہ پہونچے مغرب کیطرف وہان ایک شہر تھا کہ اُسکا
بازوی روئین نام تھا کسیطرف اُسمین جانیکا رستہ نظر نہین آتا تھا اپنا لشکر اُس شہر کے گرد اُتارا اور
کہا کہین رستہ نہین ملتا اُس شہر مین کیونکر جاوُن پس سب نے حیلہ گر ہو کر رسیان اور کمندین اُسکی ایک
دیوار پر ڈالین اور ایک شخص کو اُس دیوار پر چڑھایا جب وہ شخص دیوار پر پہونچا ہنسکر اُس جانب
دیوار کے گر پڑا اور پھر نہ آیا اُنھون نے پھر ایک شخص کو اُسپر چڑھایا اور اُس سی عہد لیا کہ جب تو دیوار پر
پہونچے تو اپنے تئین اُسپر سے اُدھر نہ گرا دینا جبتک ہمکو آگاہ نہ کردے کہ وہان کیا ہے وہ شخص بھی
جب چڑھ چکا تو اُسنے بھی اپنے تئین اُس جانب گرا دیا اور پھر نہ آیا تب ذوالقرنین نہایت اندیشہ ناک
ہوے کہ جسکو مین بھیجتا ہون وہ کچھ خبر نہین دیتا اور اُدھر کو کود پڑتا ہے روایت کرتے ہین کہ وہ شہر سبز
تھا اور اُسمین میوہ ہائے بوقلمون اور آب روان دائم اور جاری رہتا تھا اور وہان نہ گرمی تھی نہ
سردی کفران نعمت کہ وہانکے لوگون نے کیا تھا حق تعالے نے سبکو ہلاک کر دیا تھا پس ذوالقرنین وہان
سے گذر کر مشرق کیطرف متوجہ ہوے تا آنکہ متصل ایک جزیرے کے پہونچے کہ اُس جزیرے مین کئی شہر آباد تھے
اور اُنمین حکیم رہتے تھے اور اُن شہرون مین بغیر کشتی اور زورق کوئی نہ جا سکتا تھا جب وہانکے لوگ
ذوالقرنین کے آنے سے آگاہ ہوے اپنی کشتیون کو جزیرے کے اندر لیگئے تا یہ نہ آسکین اور ذوالقرنین
کئی دن تک کنارہ دریا پر رہے اور پھر کچھ حیلہ کرکر یہ بھی اُس شہر مین گئے اور وہان دُبلے دُبلے نیلے
آدمی دیکھے ذوالقرنین نے پوچھا کہ یہ کیا ہے کہا یہ ایک عذاب ہے کہ ہمنے بحکمت بنایا ہے پھر اُنھون نے
ذوالقرنین کی مہمانی کی اور حکیم جمع ہوے اور ہر ایک نے کلمہ حکمت کہا جب ذوالقرنین کی نوبت
پہونچی تو اُنھون نے بھی ایک کلمہ حکمت کا کہا اُنھون نے ایک خوان آراستہ کرکر ذوالقرنین کے روبرو
رکھدیا اور آپ دور ہو گئے ذوالقرنین نے کہا تم کسواسطے اِسمین سے کچھ نہین کھاتے اُنھون نے زرین

خوان پر سے سرپوش اُٹھا لیا ذوالقرنین نے دیکھا طاس اور چند کاسۂ زرین یاقوت اور موتیون سے بھرے
ہوے اُسمین دھرے ہین ذوالقرنین نے کہا یہ کھانے کی چیز ہے اُنھون نے کہا یہ وہ چیز ہی کہ جسکی طلب مین
تو اتنی دور سے آیا ہی لیکن تیری بھوک کو نفع نہین کرینگی پھر ذوالقرنین وہان سے ہندوستان کیطرف
روانہ ہوے جب سرحد اُس کشور پر پہونچے تو ایک ایلچی وہان کے بادشاہ کے پاس بھیجا اور کہا انکو کہنا کہ میری
اطاعت اور فرمانبرداری قبول کرو کہ میرے ساتھ بہت لشکر ہے اور مین نہین چاہتا کہ لڑکر تمھاری
شہر مین داخل ہون اور فساد عظیم ہو کہ تمھارا شہر خراب ہوجاوے اور وہ ایک ولایت تھی آب و ہوا خوب
اور درختان بسیار مرغوب جب ذوالقرنین کا ایلچی وہان گیا اور شاہ ہند کو انکا پیغام پہونچایا اُسنے بھی
اپنا سفیر انکے پاس بھیجا جب وہ حاضر بارگاہ ذوالقرنین ہوا اُنھون نے حکم دیا کہ اسکو اچھی جگہ اُتارو تا
آرام و راحت لیوے الغرض تیسرے دن اُسکو ذوالقرنین کے روبرو لیگئے جب ذوالقرنین نے اسکو
دیکھا سر جھکا دیا اور رسول ہند نے ناک مین اُنگلی کی اور پھر نکال لی اور بے سخن اور کلام باہر چلا گیا
خاصان ذوالقرنین نے پوچھا کہ جب رسول ہند کو تمنے دیکھا تو سر کیون جھکایا اور اُسنے اپنی اُنگلی ناک
مین ڈال کر کیون نکال لی اور بے عرض معروض کیون چلا گیا۔ ذوالقرنین نے کہا جب وہ آیا تو مین نے
دیکھا کہ مرد طویل القامت ہی مین نے سر نیچے کیا کہ کہتے ہین دراز قد آدمی بے عقل ہوتے ہین اُسنے ناک مین
اُنگلی کی اور کچھ نہ کہا اور باہر چلا گیا یعنے مجھ مین خیر اور صلاح ہی پھر ذوالقرنین نے اسکی مدارات بہت
کرنی چاہیے اور خاص میرے مکان مین اُتارو کہ مرد بزرگ اور عقیل معلوم ہوتا ہی چنانچہ اوسکی بہت
خاطر داری اور مدارات عمل مین آئی۔ پھر ذوالقرنین نے ایک روغن سیاہ کی ٹھلیا اُسکو بھیجی اُسنے تیل
مین سوئیان ڈال کر اُلٹی بھیجدی مقربان بارگاہ متعجب ہوے پوچھا کہ یہ حضرت نے کیا کیا تھا کہا کہ مینے
روغن کی ٹھلیا اُسکو بھیجی تھی اور اُسمین یہ حکمت تھی کہ ہمارے پاس ایک شخص پر حکمت آیا ہی جیسے
یہ ٹھلیا اُسنے اُسمین سوئیان ڈال دین یعنی علم اور حکمت تمھارا تیرہ اور تاریک ہی اور ہمارا علم روشن
مثل آئینہ یعنے لوہے اور فولاد سے بعد صیقل آئینہ بنتا ہی چونکہ اس ایلچی نے مدت دراز تک پیشگاہ ذوالقرنین
سے رخصت نپائی بادشاہ ہند نے ایک اور ایلچی کی زبانی کہلا بھیجا کہ سفیر اول کو رخصت کردیا چاہیے
کہ انتظام مملکت اُسپر موقوف رہا اور اِس ملک مین سواے اُسکے اور کوئی لائق سرانجام مہام سلطنت
نہین ہی ہنوز اِس سفیر کو رخصت نہ دی تھی کہ بحسب الاتفاق ذوالقرنین طہارت خانہ مین گئے اور وہان
ایک شکل مہیب دیکھی کہ شدت خوف سے انکا رنگ متغیر ہوگیا جب یہ باہر آئے سفیر ہند نے انکے
بشرے سے آثار پریشانی اور خوف دریافت کیے اور اُسنے پوچھا کہ اِسکا کیا سبب ہی انھون نے صورت
حال بیان کی اُسنے کہا میرے پاس ایک دارو ہی کہ اُسکے ساتھ تمھارا علاج کرتا ہون چنانچہ وہ دوا
انکے استعمال مین لایا ذوالقرنین پھر دوبارہ پاےخانے مین گئے اور وہی صورت پھر انکے سامنے آئی

انھون نے چاہا کہ اُسکو مار ڈالین لیکن نہ مار سکے اور بانخانہ مین سے باہر نکل آئے تو گویا انکا رنگ بحال ہوا
سفید ہند اُنکو دیکھکر خوش ہوا اور کہا بڑا افسوس ہوتا اگر تمھارا علاج نکرتا تاکہ یہ صورت تمکو ہلاک کر دیتی وہ
ایک جادوگر تھا کہ بقصد تمھارے ہلاک کرنے کے آیا تھا پھر ذوالقرنین نے ایلچی مذکور کو رخصت کیا اور
بہت سی عذرخواہی کی۔ پھر بعد سیہ ممالک مغربی گذرا انکا زمین مشرق مین ایک ایسی قوم پر ہوا کہ وہ چٹیل
میدان اور ریگستان مین رہتے تھے اور مطلق گھر اور دیوار انکو میسر نہ تھا اور جو کہ زراعت پنبہ اور
غلات وہان تھوڑی تھی سب مرد عورت ننگے رہتے تھے اور کھانا اور شہرون سے لاتے تھے اور مانند
حیوانات کچھ حیا و حجاب اُنمین نہ تھا بول اور براز اور جماع ایک دوسرے کے سامنے کرتا تھا اور دن کو
موسم گرما مین شدت گرمی سے اور رات کو افراط سردی سے جاڑے مین نہایت تکلیف اُٹھاتے تھے
ولیکن سکونت اور توطن اُس مقام کا ترک نہ کرتے تھے ذوالقرنین نے اُنکے مشاہدہ اِس حال سے
کمال تعجب کیا اور آگے روانہ ہوئے ہر گاہ انکا ورود اقصائے دیار مشرق پر ہوا تو متصل دو پہاڑون
بلند کے ایک نہایت آبادی دیکھی وہان انھون نے مقام کیا چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے حتیٰ اذا بلغ
بین السدین وجد من دونہما قوما لا یکادون یفقہون قولا ۔ یعنے یہان تک کہ جسوقت پہنچے
درمیان دو دیوارون کے پایا ورے اُن دونون کے ایک قوم کو نہ نزدیک تھے کہ سمجھین بات کو مراد
سدین سے دو پہاڑ ہین کہ ارمنیہ و آذربایجان کے بیچ مین ہین اور اُن دونون پہاڑون کے پیچھے
یاجوج ماجوج رہتے ہین کہتے ہین وہان ایک قوم تھی اُنکے اتنے بڑے بڑے کان تھے کہ ایک کان اوڑھتے تھے
اور ایک بچھاتے تھے اور اُنکو مکان بنانا نہ آتا تھا عمر بن مالک کہتا ہے کہ مین وہان گیا جہان سے
آفتاب نکلتا ہے کہتا ہے مین نے آواز اُسکے نکلنے کی ایسی سُنی جیسی زنجیر کی جھنکار اور اُسکی ہیبت سے
بیہوش ہو گیا۔ کہتے ہین یاجوج ماجوج دو قومین ہین۔ اولاد یافث بن نوح علیہ السلام سے جناب
امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ بعضون کے قد یاجوج ماجوج مین سے ساٹھ
گز کے ہین اور بعضون کے اس سے بھی زیادہ ہین اور ایک اُن مین سے ایسے ہین کہ جتنے لمبے ہین
اُتنے ہی چوڑے یعنے طول اور عرض مین برابر ہین اور بعضے ایسے ہین کہ ایک کان اوڑھتے ہین
اور ایک کان بچھاتے ہین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چار لاکھ لوگ ہین اور
ایک روایت مین ہے کہ دس لاکھ آدمی ہین اور اُنمین کوئی نہین مرتا جب تلک کہ اپنی نسل مین
ہزار جوان لڑنے والے نہ دیکھ لے ایک گروہ کا نام اُنمین سے ناسک اور ایک کا منسک ایک کا جاویل
اور ایک کا ہاویل تھا القصہ کہا اُنھون نے یا ذالقرنین ان یاجوج وماجوج مفسدون فی
الارض فہل نجعل لک خرجا علی ان تجعل بیننا وبینہم سدا ۔ یعنی اے ذوالقرنین تحقیق یاجوج
اور ماجوج فساد کرنے والے ہین بیچ زمین کے پس آیا ہم ٹھہراوین واسطے تیرے کچھ محصول اور اس

بات سے کہ بنا دیوے تو درمیان ہمارے اور درمیان اُنکے روک اور حدیقۃ الاقالیم مین لکھا ہی یہ لوگ کہ وہان
رہتے تھے اور یاجوج اور ماجوج نے حیران کر رکھا تھا اولاد سقلاب مین سے تھے اور ایک شہر مین کہ دارالملک
سقلابیان تھا رہتے تھے اور ان مین ایک بادشاہ تھا ذوالقرنین کے پاس آیا اور ذوالقرنین نے اُسکو
اپنی شریعت پر دعوت کی رئیس سقلاب نے قبول کی اور کہا ہم یاجوج ماجوج کے ہاتھون نہایت تنگ ہین
کہ ہمکو تباہ کر رکھا ہی اگر ہمارے اُنکے درمیان مین کسیطرح سے ایسی سد باندھی جاوے کہ اُنکے آنیکی روک
ہو جاوے اور کوئی اُنہین سے اِدھر نہ آسکے تو کمال باعث استحکام اطاعت اور فرمانبرداری کا ہو ذوالقرنین
نے قبول کیا قولہ تعالیٰ قال ما مکنی فیہ ربی خیر فاعینونی بقوۃ اجعل بینکم وبینہم ردما آتونی
زبر الحدید حتی اذا ساوی بین الصدفین ط کہا جو کچھ قدرت دی ہی مجکو بیچ اُسکے پروردگار میرے
نے بہتر ہی پس مدد کرو تم میرے ساتھ محنت مین بنا دون مین درمیان تمھارے اور درمیان اُنکی دیوار
موٹی لادو تم مجکو تختے لوہے کے یہان تک کہ جب برابر کر دیا درمیان دونون پہاڑون کے۔ القصہ
روپیہ دیا ذوالقرنین نے اور ہاتھ پانون سے مدد کی اُس قوم نے تو درمیان اُن دونون پہاڑون کے
کہ جہان سے یاجوج ماجوج آتے جاتے تھے بڑی گہری بنیاد کھدوائی تا آنکہ پانی نکل آیا پھر اُس مین بڑے
بڑے پتھر ڈال کر اور نیو اُٹھا کر زمین کے برابر کیا پھر لوہے کی انیٹین برابر اوپر تلے رکھکر چنین اور اُتنا
بلند کیا کہ اُن دونون پہاڑون کی چوٹیون کے برابر وہ دیوار ہو گئی کہتے ہین کہ اُن دونون پہاڑون
کے درمیان مین چار ہزار قدم کا فاصلہ تھا کہ سد کھنچی اور عرض ساٹھ گز اور ایک قول سے پانچ
کوس اور طول ڈیڑھ سو فرسخ اور ارتفاع دونون کا دو ہزار چھ سو ارش پھر بموجب کہنے ذوالقرنین
کے کوئرین یعنی دھونکنیان اُسمین رکھکر پھونکا کہ وہ آہنی انیٹین سرخ ہو گئین پھر اُسپر سیسہ اور رانگ پگھلا کر
ڈالا کہ وہ سوراخ کہ اُسمین کیے تھے بند ہو کر مضبوط ہو گئے اور اُس دیوار نے استحکام پایا اور بقول مؤلف
ہفت اقلیم اُس سد مین ایک دروازہ رکھا ہی کہ اُسکے دو کواڑ ہین ہر کواڑ ساٹھ گز کا عریض اور ستر گز
کا طویل اور پانچ گز کا ضخیم اور کواڑون کو بند کر کر ایک قفل اُسمین لگا دیا ہی کہ طول سات گز کا ہی اور کنجی
بھی سات گز کی ہی کہ اُس مین لٹکا دی ہی اور اُس کنجی مین چوبیس دندانہ ہین ہر دندانہ جیسے دن دستہ
اور وہان کے بادشاہ نے مقرر کر رکھا ہی کہ ہر جمعہ کے دن مع ایک جماعت کثیر اُس دروازے پر آنکر
گرزہای گران اُسپر مارتے ہین تا اِس بات سے اُنکو معلوم ہو کہ اِس دروازے پر نگاہبان دربان
حاضر اور موجود ہین پس یاجوج ماجوج نہ اُسپر چڑھ سکتے نہ سوراخ کر سکتے ہین اور اُنکی عادت یہ ہی کہ
جو چیز پاتے ہین کھا جاتے ہین آدمی ہو یا جانور یا کھیتی اور یہ نسب مین ترکون کے بھائی بند ہین
القصہ جب یہ سد تیار ہو چکی تو ذوالقرنین نے سجدۂ شکر ادا کیا اور کہا یہ ایک بخشش ہی میرے پروردگار
کی طرف سے پس آویگا جب وعدۂ آفریدگار ہو جائیگی یہ سرزمین ہموار ترجمہ قرآن مجید مین در ذیل آیہ کریمہ

فاذا جاء وعد ربی جعلہ دکاء وکان وعد ربی حقاً یعنی پس جب آوے وعدہ پرورگار میرے کا کرادے اُسکو ڈھاکر اور ہے وعدہ رب میرے کا سچا کہتے ہین اُس دیوار مین ایک چھید ہوگیا ہے صبح ہوتی ہے تو یاجوج ماجوج اُسے توڑنے کو آتے ہین جب شام ہوتی ہے تو کہتے ہین کہ کل توڑینگے اور انشاء اللہ تعالے نہین کہتے ہین جب انکے نکلنے کا وقت برابر آویگا اُس روز کہین گے کہ انشاء اللہ تعالی کل کو توڑینگے پس دوسرے دن توڑکر چلے آوینگے اور سب عالم مین عمل کرینگے پھر قصد کرینگے آسمان کا اور آسمانپر تیر مارینگے وہ تیر خون آلودہ ہوکر گریگا پھر حق تعالی انپر گرمی غالب کریگا کہ یہ سب اپنے چارپایون کو کھاجاوینگے اور تمام پانی پی جاوینگے اور پھر بھی پیاس نہ بجھے گی تو مرجاوینگے ولیکن مکہ اور مدینے مین عمل نکرسکین گے حدیقۃ الاقالیم مین لکھا ہے کہ کتاب سالک المسالک سے نقل کیا ہے کہ واثق باللہ خلیفہ عباسی نے خواب مین دیکھا کہ سد یاجوج ماجوج کھل گئی ہے اور ایک قول ہے بآنکہ بغیر خواب دیکھنے کے چاہا کہ احوال سد پر مطلع ہووے بنابران سلام ترجمان کو پچاس آدمیون کے ساتھ تحقیق کیواسطے بھیجا سلام ترجمان سامرہ سے ارمنہ اور ارمنہ سے بلاد ایران مین اور وہان سے باب الابواب مین اور وہان سے ولایت خرز مین گیا اور بادشاہ خرز نے کہ مرجان نام رکھتا تھا چند شخصونکو اسکے ہمراہ کردیا سلام وغیرہ نے ولایت خرز سے نکل کر اٹھائیس دن تک راہ طے کی تا آنکہ ایک زمین پر پہونچے کہ وہان ہمیشہ بدبو انکے دماغ مین پہونچتی تھی اور اُس دن اور راہ قطع کی کہ پھر ایک مقام پر انکو ایک پہاڑ نظر آیا کہ وہانکے لوگ خصی تھے لیکن چندان آبادی نہ تھی سلام وہان سے بھی گذر کر سات منزل اور گیا حتی کہ بعض ایسی بلند مکانون مین کہ اُنکے نزدیک سد یاجوج و ماجوج ایک گڑھے مین واقع ہے پہونچا پس اگرچہ شہر اُسکے تھوڑے سے تھے لیکن تمام اماکن اور صحاری اُسکے نہایت سہناک تھے اور اُس سرزمین مین ایک حصن تھا نہایت مستحکم کہ محافظان سد وہان رہتے تھے اور دین اسلام رکھتے تھے اور زبان عربی اور فارسی جانتے لیکن خلفای بنی عباس کے ہونے سے بیخبر تھے پھر تقدیر دوسرے دن سلام کو سد کے نزدیک لیگئے سلام نے ایک پہاڑ دیکھا اور ایک رود بزرگ کہ دوسو پچاس گز اُسکا عرض تھا تخمیناً اور وہان پانی تھا اور اُس پہاڑ پر کوئی گھانس اور کوئی ذیحیات نتھے ایکبارہ اُسکو نظر آیا کہ پختہ اینٹون سے اُس رود مین بنا ہوا تھا اور ایک قلعہ بھی اُس رود مین تعمیر کیا ہوا تھا اور اُس قلعہ کی دیوارین اور سد اسقدر بلند تھی کہ اُس سے زیادہ کوئی عمارت بلند نہوگی پھر سلام نے وہان سے مراجعت کی مدت جانے اور آنے سلام کی کہ روز روانگی سے پھر آنے تک منزل بمنزل مع مشاہدہ عجائب و غرائب کہ اُسنے اپنے رسالہ مین تفصیل لکھی ہے دو برس اور چار مہینے تھے ۔ الغرض ذوالقرنین بعد پھرنے گرد اگرد اطراف جہان اور باندھنے سد کے اراضی اسکندریہ مین پہونچے اور شہر مقدونیہ کی عمارت بنائی کہ یہ عمارت شہر دو سو پچاس برس مین تمام ہوئی پھر ذوالقرنین نے حکم دیا کہ اس شہر کے

گرد چار دیوارین پختہ بناوین اور اُسکو ایسا شفاف اور سفید کیا کہ وہانکے رہنے والے بنابر محافظت نور بصر
کے نقاب باندھے رہتے تھے اور اُس شہر کے ایک کونے مین ایک مینار تھا چھہ سو گز کا بلند اور اُسمین سوراخ رکھے تھے
اور آبگینہ اُسمین لگائی تھے کہ اُنمین سے دریا کی سیر کرتے تھے جبکہ کوئی لشکر اُس شہر کیطرف آتا تھا تو وہانکے
اہالی اور موالی مطلع ہوکر سامان جنگ درست کرتے تھے اور وہ شہر ایکہزار اور پانچ سو برس آباد رہا بعد
ازان ہزار برس خراب رہا پس اسکندر ثانی نے کہ عبارت ذوالقرنین اصغر سے ہے پھر اُسکو تعمیر اور
آباد کیا اور اسکندریہ نام رکھا مصنف حدیقۃ الاقالیم لکھتا ہی کہ یہ شہر واقع کنار رود نیل ہی اور سب عمارت
اُسکی سنگ رخام رنگا رنگ کے ہے اور حصار اُسکا چار دروازے رکھتا ہی ایک جو ہمیشہ مسدود رہتا ہی اُسکو
باب السد اور دوسرے کو باب الرشید اور تیسرے کو کہ بجانب دریائے شور ہے باب البحر اور چوتھے کو باب
سدرہ بسبب ہونے درخت بیری کے روبرو اوسکے کہتے ہین اور صحیح یہ ہے کہ وہ مینار رفیع بھی اُسکے
وقت کے بلیناس حکیم یونانی نے بنایا ہی - اور مؤلف ہفت اقلیم نے رقم کیا ہی کہ جو کشتی قسطنطنیہ مین
مخالفین کی آتی تھی اُس آبگینہ مینار سے معلوم ہوتی تھی اور اہالی شہر مستعد بقتال اور جدال
ہوا کرتے تھے اور کام اُس سے یہ تھا کہ ہوام اور موذیات مثل مار و کژدم وغیرہ مطلق وہان پیدا نہوتے
تھے اور ہر صباح سب رہنے والے اپنے مکانون کو پاکیزہ اور مصفا رفت اور روب کیے ہوئے پاتے
تھے اور دھوان کہ صعود کرتا تھا بلند ہوتے ہی اثر اُسکا ناپدید ہو جاتا تھا اور اکثر اہل تاریخ نے
لکھا ہی کہ اہل فرنگ بسبب مطلع ہونے سنگہائے اسکندریہ کے اوپر قرب جہازات انگلستانی بسبب
آبگینہ ہای مینار کے دیر لی دریافت اُسکی حقیقت کی ہوی اور بعد مشورہ ہمدگر کے بعضے اعیان فرنگ کو
از روی نیرنگ و تلبیس بصورت صاحبان زہد و تقوی بنایا اور اسکندریہ مین بصورت مساکین اور
فقرای باخدا بھیجا یا تا آنکہ سکنان وہان کے اہل اللہ جانکر معتقد ہوی اور ان زاہدان لباسی نے از روی
مکاشفہ ظاہر کیا کہ اسکندر رومی نے اُس مینار مین گنج فراوان رکھا ہی اور اُنکا کہنا لوگون نے باور کیا
حتی کہ عمر خاص باوصف کمال دانش اور عقل رسا فریفتہ اس قول کا ہوا اور آبگینہ کو دی خزینہ اُکھڑوایا
جو کہ کچھ دفینہ سی اُس مین نپایا تو پھر بدستور نصب کروایا ولیکن اس نقل و تحویل سے وہ خاصیت
رویت سفائین مسافت دور دراز بالکل زائل ہو گئی - القصہ ذوالقرنین نے بعد از فراغ سیر اور
سیاحت اپنی سپاہ کو رخصت کیا اور آپ عبادت الٰہی مین مشغول ہوا تا آنکہ جہان فانی سی بدار جاودانی
رحلت کی اور مدفن اُنکا ایک قول سی جبال تہامہ ہی اور مدت مملکت ایک قول سی چالیس برس اور بروایت
صحیح چھہ سو برس اور یہ زنبیل بُنتے تھے اور اپنا قوت حاصل کرتے تھے اور جو کچھ زیادہ رہتا تھا تصدق
کر دیتے تھے اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہی کہ رنگ ذوالقرنین سرخ اور سفید تھا اور میانہ قد اور عظیم الراس
اور العینین اور گیسو سیاہ رکھتے تھے اور اسم اور لقب اُنکا مسعودی نے کتاب اخبار الزمان مین لکھا ہی کہ اصل نام

انکا ہمسر ہی اور ہر گاہ کہ منتہائی مغرب اور مشرق عالم تک پہونچے اور نشیب او رفراز جہان کا مشاہدہ کیا لقب
یہ ذی القرنین اور خلیق اور متواضع بہت تھے اور جہاد پر بکمال راغب رہتے تھے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال باب آٹھوان
بیان احوال حضرت ابراہیم علیہ السلام مین - اور حالات بعضے اولاد امجاد انکی مین اور اس باب مین فصل ہین
فصل پہلی بیچ نسب اور ولادت اور رسالت حضرت ابراہیم علیہ السلام مین - معارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ حضرت
ابراہیم پانچ پشت کی ساتھ حضرت ہود تک پہونچتے ہین اور ولادت باسعادت انکی زمانہ نمرود مردود مین ہوئی
اور نمرود چھہ پشت کی ساتھ سام بن نوح کو پہونچتا ہی اور نمرود ان چار آدمیون مین سی تھا کہ بادشاہ تمام دنیا
کی ہوئی تھے دو مسلمان کہ ایک کو سکندر ذوالقرنین کہتے تھے اور دوسرے حضرت سلیمان تھے اور دو کافر کہ
ایک نمرود اور دوسرا بخت نصر - اور بعضی شداد اور عاد کو کہتی ہین تفسیر بحر المواج مین بیچ آیہ الم تر الی الذین
حاج ابراہیم فی ربہ ان اتٰہ اللہ الملک یعنی کیا نہ دیکھا تو نے طرف اُس شخص کے کہ جھگڑا ابراہیم سی بیچ پروردگار
اُسکے کے یہ کہ دی اسکو اللہ نے بادشاہت - لکھا ہی کہ اول ظالم جبار کہ بیچ جہان کی پیدا ہوا اور تمام عالم
اپنی تحت حکومت مین کیا تھا اور بہت سی طلسم بنائے تھے کہ جیسا انمین سی سحر کلدانین مین مذکور ہوئی نمرود مردود
تھا القصہ وہ ناپاک بے ادراک دعوی خدائی کا کرتا تھا اور اپنی صورت کی بت بنوا کر اطراف عالم مین بھیجے تھے
اور تمام آدمی انھین پوجتے تھے اور اس بات سی غافل اور جاہل تھی کہ یہ کفر اور شرک ہی اور یہ نسبت حضرت
رب العزت سراسر نالائق اور ناسزا ہی کہتے ہین کہ نمرود بن کنعان کہ بادشاہ روی زمین تھا شہر بابل مین ایک
رات اُسنے خواب مین دیکھا کہ افق شہر سے ایک ستارے نے طلوع کیا کہ اُسکے جمال کی روشنی سے آفتاب اور
مہتاب کا جاتا رہا گھبرا کر بیدار ہوا اور کاہنون اور منجمون کو جمع کر کر اس خواب کی تعبیر پوچھی اُنھون نے کہا
ولایت بابل مین ایک لڑکا خجستہ طالع خلوتخانہ عدم اور نابود سے فضائے صحرائے وجود مین منصۂ شہود پر جلوہ گر
ہوگا کہ وہ تجکو اور اہل مملکت کو ہلاک کریگا اور ابھی یہ مولود اپنی باپ کے صلب سے مان کی رحم مین نہین پہونچا ہی
لیکن بالیقین اسی سال مین پیدا ہوگا اور بڑا ہو کر خلقت کو دعوت کریگا جب یہ بات اُس مردود نے سنی تو
ایک جماعت کو اپنی مملکت مین مقرر کیا کہ تمام مردونکو عورتونکی صحبت کرنے سے باز رکھین اور جن عورتونکو
کہ حمل رہ چکا ہی حسب وقت کہ وہ جنین اگر بیٹی پیدا ہو تو چھوڑ دین اور اگر لڑکا پیدا ہو تو اسکو مار ڈالین چنانچہ
بفرمان اُس ملعون کی ہزار ان اور لاکھون لڑکے مار ڈالے لیکن کچھ فائدہ نہوا جب وہ ساعت نزدیک پہونچی
کہ یہ مرکز نطفہ دائرہ رحم مین قرار پکڑے اور کاہنان موزون قیاس و منجمان اختر شناس نے نمرود مردود کو کہا
کہ وہ نطفہ کہ جس سے ایسا فرزند پیدا ہوگا فلانی شب مین اپنی باپ کی صلب سی شکم مادر مین قرار پکڑیگا نمرود نے
حکم دیا کہ ایکدن پہلی اُسدن سی تمام مرد اپنی عورتونکی پاس سی دور شہر سی باہر چلے جاوین اور معتمدونکو دروازونپر شہر کی
بٹھایا کہ کوئی مرد اندر نجانی پاوی اور کوئی عورت باہر نہ نکلنے پاوی چنانچہ ایک دروازے پر آزر کو کہ رفیق اور
ملازم قدیم اور اسکی مقربون اور محرمون مین سی تھا بٹھایا اور آپ ساتھ ایک جماعت خواص کی باہر چلا گیا اور

رات کو عورتین سیر کرتی ہوئین اپنی اپنی گھرونین سی باہر نکلین اور ہر طرف پھرنی لگین اتفاقاً انکی بی بی یعنی حضرت
ابراہیم کی مان کا گذر اُس دروازے پر ہوا کہ جہان آزر حفاظت کیواسطی بیٹھا ہوا تھا جب اُسکی نظر اُس عورت خجستہ
صورت پر پڑی آتش عشق کا نون دل مین روشن ہوئی اور شعلہ شمع شہوت نی غلبہ پکڑا آزر نی اُس خاتون جلیلہ کی
ساتھ خلوت کی اور اُس دغدغہ باطن سی فارغ ہوا منتسبان قضا و قدر نی باجرای قضای ویلقاھم فی اعینہم
لیقضی اللہ امرا کان مفعولا اور تھوڑا دکھلاتا تھا تمکو بیچ آنکھون اُنکی کی تو کہ تمام کری اللہ کام کہ تھا کرنا۔
اُسوقت قطرۂ نطفہ کو سحاب صلب آزر سی صدف رحم مادر مین کہ منتقل اُس گوہر اہر کا تھا قرار دیا۔ ابن عباس
کہتے ہین کہ صبح کو کاہنون اور منجمون نی فریاد کی کہ ای بادشاہ حمل مادہ اُس فرزند نے کہ اُس سی اندیشہ تھا اور اُسکی
دفع کرنیمین اتنی کوشش ہوئی رحم مادر مین قرار پکڑا۔ نمرود اس حال کی سنتے ہی کمال خفا ہوا اور پھر تاکید تمام
حکم دیا کہ جو لڑکا پیدا ہو اُسکو مار ڈالو۔ القصہ جب حضرت ابراہیم کی مان نے اپنے حمل کو آزر سی چھپایا اور اُسکی
پوشیدہ رکھنی کی حد گذر گئی تو بنا بر ضرورت آزر سی اطلاع کی اور کہا کہ اگر یہ فرزند لڑکا ہوگا تو بادشاہ پاس
لیجانا مواہب علیہ مین تفسیر سورۂ انعام مین لکھا ہی کہ جب زمان ولادت حضرت ابراہیم نزدیک ہوا تو اُنکی
مان کسی بہانے سے شہر کے باہر گئین اور دو پہاڑونکی درمیان مین کہ ایک غار تھا وہان حضرت ابراہیم کو جنا اور
ایک کپڑے مین لپیٹ کر وہین چھوڑ دیا اور اُس غار کی منہ پر ایک پتھر لگا دیا اور آزر سے آنکر کہا کہ مین نی بخوف
گماشتگان نمرود جنگل مین جا کر ایک لڑکا جنا اور اُسیوقت وہ مر گیا مین نے اُسکو وہین خاک مین دفن
کر دیا آزر نی اُسکا کہنا باور کیا۔ اور معارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ پیش از وقت ولادت حضرت ابراہیم کی مان
نے آزر سے کہا کہ عورتونکو جننے کے وقت ہلاک ہونیکے خطرہ ہوتے ہین چاہیے کہ تو بتکدے مین جا کر صنم اعظم کے
پاس اعتکاف کرکے التماس کر کہ مین اس ورطۂ ہولناک سے سلامت رہون آزر چالیس رات دن وہان رہا اور
اس مدت مین حضرت ابراہیم کی مان نے اپنے گھر مین درستی کر کرا اور جو کچھ چاہیے تھا رکھ کر وضع حمل کیا یعنے
جنی جب آزر گھر مین آیا اور حال دریافت کیا حضرت کی مان نے کہا تو جیتا رہو تیرے گھر مین ایک فرزند پیدا
ہوا اور اُسیوقت مر گیا آزر نی سچ جانا اور اپنی بی بی کی خلاصی پانی پر خوش ہوا پھر تقدیر جب آزر باہر جاتا تو
حضرت ابراہیم کی خبر لیتی اور جو دیر مین پہونچتی تو دیکھتی کہ اپنے انگوٹھے چوس رہے ہین اور اُنسی دودھ ٹپکتا ہی تفسیر
تیسیر مین لکھا ہی کہ ایکدن حضرت ابراہیم کی مان نی دیکھا کہ حضرت کی ایک اُنگلی سی پانی اور ایک سی دودھ
ایک سی شہد اور ایک سی شراب اور ایک سی روغن نکلتا ہی اور عبداللہ بن عباس سی روایت ہی کہ حضرت ابراہیم
ایکدن مین ہفتہ کی برابر بڑھتے تھے اور ہفتہ مین مہینہ کی برابر اور مواہب علیہ مین لکھا ہی کہ ایکدن مین مہینہ کی برابر اور
مہینہ مین برس کی برابر نشو و نما کرتے تھے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نو مہینے تک اُنکی مان نی شہر کے باہر
غار مین رکھا ہر ہفتہ مین ایکدن اُنکی خبر لیتی تھی اور جب غار مین سی باہر جاتی تھی تو ایک پتھر ہوا مین سی آنکر
غار کی منہ پر قرار پکڑتا تھا اور جب اُنکی مان پھر غار پر آتی تھین تو وہ پتھر دور ہو جاتا تھا اور مواہب علیہ مین

تفسیر سورہ انعام مین لکھا ہی کہ جب حضرت ابراہیم پندرہ مہینے کے ہوی تو مانند پندرہ برس کے جوان نظر آتے تھے غار سے باہر آئی کہتے ہین کہ سات برس یا تیرہ برس یا سترہ برس اسیطرح علی اختلاف الاقوال غار مین رہی اور جبکہ حضرت ابراہیم غار سے باہر آئی اور انھون نی ستارے روشن اور ماہ تابان اور آفتاب درخشان دیکھا ہر ایک پر بتفریق گمان پروردگار ہونیکا کیا اور پھر بسبب زوال و تغیر حال ہر ایک کے خالق لم یزل پر اعتقاد درست باندھا یعنی سبکو چھوڑکر اُسی ایک کو پکڑا چنانچہ باریتعالی کلام مجید مین اسیطرح فرماتا ہی وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین۔ فلما جن علیہ اللیل رأی کوکبا قال ھذا ربی فلما افل قال لا احب الافلین۔ فلما رأی القمر بازغا قال ھذا ربی فلما افل قال لئن لم یہدنی ربی لاکونن من القوم الضالین۔ فلما رأی الشمس بازغۃ قال ھذا ربی ھذا اکبر فلما افلت قال یقوم انی بریٔ مما تشرکون۔ انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔ یعنے اور اسیطرح دکھاتے تھے ہم ابراہیم کو بادشاہی آسمانونکی و زمینونکی اور تاکہ ہو یقین لانیوالون سی پس جب ڈھانپ لیا اُسکو رات نی دیکھا ایک تارے کو کہا یہ ہی پروردگار میرا پس جب چھپ گیا کہا نہین دوست رکھتا مین چھپ جانیوالی کو پس جب دیکھا چاند کو روشن کہا یہی ہی پروردگار میرا پس جب چھپ گیا کہا اگر نہ ہدایت کریگا مجکو پروردگار میرا البتہ ہو جاؤنگا مین قوم گمراہونسی پس جب دیکھا سورج کو روشن کہا یہی ہی پروردگار میرا یہی ہی سب سے بڑا پس جب چھپ گیا کہا ای قوم میری تحقیق مین بیزار ہون اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہین تحقیق مین نے متوجہ کیا منھ اپنے کو واسطے اُسکے جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو توحید کرنیوالا اور نہین ہون شریک کرنیوالونمین سی القصہ جب حضرت ابراہیم بزرگ اور بڑے ہوی انکی ماں نے آذر سے کہا کہ تیرا فرزند کہ اُسدن جھوٹ تجکو اُسکے مرنیکی خبر دی تھی اب جوان ہوا ہی اور کمال خوبرو اور نیکخو ہی پھر ایک بار آذر کو غار مین لاکر حضرت ابراہیم کو دکھایا آذر دیکھنے جمال فرزند ارجمند سی نہایت خوش ہوا اور انکی ماںسی کہا کہ انکو گھر لے چلو تا انکو ملازمت نمرود مین لیجاؤن آذر گیا اور اُسکی بی بی نے حضرت ابراہیم کو غار سے باہر نکالا تو شام کا وقت تھا غار کے گرد و پیش گھوڑے اور اونٹ اور گوئین جمع تھے حضرت ابراہیم نے اپنی ماں سے پوچھا کہ یہ کیا چیزین ہین اُسنے ہر ایک کو بتادیا حضرت ابراہیم نے کہا انکا کوئی پروردگار ہے کہ جسنے انکو پیدا کیا ہی اور روزی پہونچاتا ہی انکی ماں نے کہا کہ کوئی مخلوق خالق سے خالی نہین ہی کہ وہ اُسکو پیدا کرتا ہی اور وہ اُسکی پرورش کے ساتھ تربیت پاتا ہی حضرت ابراہیم نے کہا میرا پروردگار کون ہی کہا مین کہ تیری ماں ہون کہا تیرا پروردگار کون ہی کہا آذر کہا اُسکا پروردگار کون ہی کہا نمرود کہا نمرود کا پروردگار کون ہی وہ اس بات پر خفا ہوئی کہ ایسی باتین نکہو کہ اسمین خوف و خطر ہین اور معارج النبوۃ مین ہی کہ اُنھون نے کہا خاموش کہ وہ رب عظیم ہی اور ایک روایت سی کہ حضرت ابراہیم کی ماں نے کہا کہ پروردگار بادشاہ کا کوئی نہین ہی کہا پروردگار انکا کون ہی پس انکی ماں شرمندہ ہوگئی اور کچھ نہ کہہ سکی اور روایت ہی کہ حضرت ابراہیم نے اپنی ماں سے پوچھا کہ میرا منھ اچھا ہی یا تیرا کہا تیرا منھ پھر کہا تیرا حسن زیادہ ہی یا میرے باپ کا حسن کہا میرا حسن پھر کہا میرا باپ صاحب جمال ہی یا بادشاہ کہا تیرا باپ حضرت ابراہیم نے کہا اگر پروردگار میرے باپ کا بادشاہ ہی تو

اُسنے اُسکو اپنی سے اچھا کیون پیدا کیا اور جو تو میری پروردگار ہی تو نے مجکو اپنی سے اچھا کیون پیدا کیا حضرت ابراہیمؑ کی
مان جواب ندیسکی اور پریشان ہوکر آذر کی پاس آئی اور کہا وہ لڑکا کہ جسکا وعدہ ہوا تھا کہ دین نمرود کو متغیر کریگا
قیاس چاہتا ہی کہ تیرا ہی بیٹا ہی آذر نے حیران ہوکر کہا کہ میرا بیٹا کو نسا ہی اسنے تمام حال اُسکی چھپانیکا اور پرورش
پانیکا تہخانہ مین اور پہاڑ مین اور بحث اور حجت کرنی اُسکی اُس سے بیان کی آذر نہایت خشمناک ہوکر اور اُنکے
مارنے کے قصد پر بسوی غار روانہ ہوا اور وہان جاکر حضرت ابراہیم کو دیکھا مقلب القلوب نے اُسکے دل مین محبت
پیدا کی کہ اپنی فرزند کو کچھ ضرر نہ پہونچا سکا اور حضرت ابراہیم نے اپنے باپکی ساتھ بھی وہی کلام اور جواب سوال کیے
جو اپنی مان کی ساتھ کیے تھے آخر جب حضرت ابراہیم نے کہا کہ نمرود کا خدا کون ہی آذر نے ایک طمانچہ مارا اور کہا
ای لڑکے خرد سال بزرگ مقال چپ رہو چھوٹا منھ بڑی بات منھ سے نہ نکال اور مواہب علیہ مین تفسیر سورۂ انعام
مین لکھا ہی اور تفسیر منیر مین بھی مذکور ہی کہ جب حضرت ابراہیمؑ شہر کے اندر آئے تو انکے والدین انکو نمرود مردود کے
پاس لے گئے وہ آدمی نہایت بدشکل تھا حضرت ابراہیمؑ نے اُسکو دیکھا کہ تخت پر بیٹھا ہی اور غلامان ماہ منظر اور
کنیزیں پری پیکر گرد تخت اُس بدبخت کی صف باندھے ہوے ہین حضرت ابراہیم نے اپنی مان سے پوچھا کہ یہ کون ہی
جسکے دکھانیکے واسطے مجکو لائی ہو کہا یہ سبکا خدا ہی حضرت ابراہیم نے کہا کہ یہ ملازمان کہ گرد تخت کی ہین کون
ہین کہا یہ سب اُسی کے پیدا کیے ہوے ہین حضرت ابراہیم نے تبسم کیا اور کہا ای امان یہ تمھارا خدا کس طرح کا ہی کہ اور ونکو
اپنی سے اچھا پیدا کیا ہی بلکہ چاہیے تھا کہ یہ سب سے اچھا ہوتا القصہ حضرت ابراہیم بتون کی خدمت کیا کرتے اور
جو لوگ کہ پوجتے تھے اُنکو برا کہا کرتے اور وہ لوگ اِنکے ساتھ مجادلہ کیا کرتے اور تفسیر مواہب علیہ مین ذیل آیہ
اذ قال لابیہ وقومہ ما ھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون کہ جسوقت کہا حضرت ابراہیم نے واسطے
باپ اپنی کے اور قوم اُسکی کے کیا ہین یہ پتلے کہ تم واسطے اُنکے گرد بیٹھنے والے ہو اور معالم مین لکھا ہی کہ وہ بہتسے
صورتین تھین بعضی سونیکی اور بعضی چاندیکی اور بعضی لوہے کی اور بعضی بھرت کی اور بعضی لکڑی کی اور بعضی پتھر کی اور
تیسیر مین لکھا ہی کہ نوے بت تھے جو سب مین بڑا بت تھا وہ سونیکا تھا اور اُسکی دو آنکھین جای دو گوہر شاہوار
جڑے ہوے تھے اور تبیان مین لکھا ہی کہ وہ بت جانورون درند اور پرند اور چارپایون اور انسان کی صورت
تھے اور بقول بعضی کواکب کی صورت تھے بہر تقدیر انھون نے حضرت ابراہیم کو جواب دیا کہ ہماری بزرگ اُنکو
پوجا کیے ہین ہم بھی اُنکی تقلید کرتے ہین حضرت ابراہیم نے کہا بخدای عزوجل کہ بزرگ تمھارے گمراہی روشن
اور ضلالت مبین پر تھے اور تم خطا پر ہو اور گمراہ ہو تا آنکہ نمرودیون نے ایکدن عید کا مقرر کیا تھا اُس
دن جنگل مین جایا کرتے تھے اور شام تک تماشا کیا کرتے تھے شام کو وہان سے پھر کر بتخانہ مین آنکر اور بتون کو
آراستہ کرکر باجے بجایا کرتے تھے اور پھر زمین پر سر رکھ کر رسم پرستش کی بجا لاکے اپنے اپنے گھر جایا کرتے تھے
جب حضرت ابراہیمؑ نے درباب تماثیل اُنکے ساتھ مناظرہ کیا انھون نے کہا کل عید ہی ہماری ساتھ تو بھی
چل اور دیکھ کہ دین اور آئین ہمارے کیسے اچھے ہین حضرت ابراہیمؑ نے کچھ ہان نا کا اِنکو جواب نہ دیا دوسرا

دن کہ عید کا ہوا اور یہ جانے لگے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو بھی ساتھ لیجاوین حضرت ابراہیم نے بیماریکا بہانہ کرکے
عذر کیا کہ یہ انکے لیجانے سے باز رہے اور آپ چلے گئے انکے جاتے وقت حضرت ابراہیم نے چپکے سے کہا خدا کی قسم جب
تم تماشا گاہ مین جاؤ گے تو مین ان بتونکو توڑ ڈالونگا ایک نے اُنمین سے یہ بات سُن لی لیکن کسی سے کچھ نکہا پس جب
یہ چلے گئے خلیل رب جلیل نے ایک پتھر سے سب بتون کو توڑ ڈالا ایک بت کہ سب مین بڑا تھا اُسکو چھوڑ دیا اور
تیر و کمان اُسکی گردن پر رکھدی کہ شاید نمرودی آنکر اُس بڑے بت سے پوچھین کہ بتون کو کسنے توڑا کسواسطے کہ
معبود کی شان سے ہوتا ہے کہ حل مشکلات مین اُسکے ساتھ رجوع کرتے ہین اور غرض حضرت ابراہیم کی اس
عمل سے الزام دینا قوم کا تھا۔ القصہ جب نمرودی وہانسے پھر کر بتخانہ مین آئے اپنے بتون کو ٹوٹا دیکھ کر حیران
ہوے اور کہا یہ کام ہمارے خداؤن کے ساتھ کسنے کیا ہے اور اس امر مین تفحص اور تجسس کرنے لگے کہ کسی طرح
بت شکن کو پیدا کرین جس شخص نے کہ بت توڑنے کے کلام حضرت ابراہیم سے سُنے تھے دوسرے سے کہدیے
اور فی الحال زبان بزبان ایک سے ایک کو تمامی امرا اور نمرود تک معلوم ہوگیا اور معارج النبوۃ مین لکھا ہے
کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم کے حاضر کرنیکا حکم دیا اور اُنمین رسم تھی کہ جو کوئی بادشاہ کے پاس آتا تھا تو پہلے
سجدہ کرتا تھا پھر گفتگو کرتا جب حضرت ابراہیمؑ آئے رسم سجدے مین کہ اُنکی عادت تھی رعایت نکی اور بسجود ان
متکبران مردود کی قیام نکیا پوچھا کہ تونے مجکو سجدہ کیون نہ کیا حضرت ابراہیم نے کہا مین اپنے پروردگار کے سوا
کسیکو سجدہ نہین کرتا نمرود مردود نے کہا تیرا پروردگار کون ہے حضرت ابراہیم نے کہا ربی الذی یحیی ویمیت
یعنی پروردگار میرا وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے نمرود نے کہا انا احیی وامیت مین ہون وہ شخص کہ
زندہ کرتا ہون اور مارتا ہون۔ اور پھر کہا کہ دو آدمی قیدخانہ مین سے لے آؤ چنانچہ اُسی وقت دو آدمی اسکے ملازم
لے آئے ایک کو مار ڈالا دوسریکو چھوڑ دیا جسکو چھوڑ دیا اسکو احیا اور جسکو مار ڈالا اُسکو اماتت تصور کیا یہ نجانا
کہ احیا عبارت پیدایش اور حیات سے ہے نہ اُسکے چھوڑ دینے سے اور اماتت عبارت نکالنے روح سے بغیر عمل قتل
وغیرہ کی حضرت ابراہیم اگرچہ اس مقدمہ کو بخوبی جانتے تھے لیکن چونکہ اُن گمراہونکی ذہن قاصر ایسے امور کے ساتھ
نہ پہونچ سکتے تھے اور دلیل کی ساتھ کہ اس سے روشن تر تھی تمسک کیا اور کہا فان اللہ یاتی بالشمس من المشرق
فات بہا من المغرب یعنی اگرچہ دعوی خدائی کا کرتا ہے پس تحقیق اللہ جل وعلی لاتا ہے آفتاب کو ہر روز اس فلک
فیروزہ پر مشرق سے پس لا تو اے نمرود اُسکو مغرب سے فبہت الذی کفر واللہ لایہدی القوم الظلمین یعنے
پس ہوچکا ہوا وہ جو کافر تھا اور اللہ نہین منزل مقصد کو پہونچاتا کافرون کو پس نمرود کہ کافر تھا دم بخود اور
متحیر رہ گیا حق سبحانہ تعالی نے حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ قسم ہے مجکو اپنی عزت اور جلال کی کہ قیامت قائم نہین
ہونیکی جب تک کہ خورشید کو ایک دفعہ مغرب سے نہ نکال لونگا تا قدرت اور کمال میرا ظاہر ہووے جیسے کہ اِس
مردود اور مطرود کی عاجزی اور بے قدرتی ظاہر ہوئی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حق تعالی نے حضرت
جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور فرمایا تھا کہ اگر یہ لعین حضرت ابراہیم کو کہے کہ تو آفتاب کو مغرب سے نکال تو فی الحال

آفتاب کو مغرب سے نکالدینا اور کیا عجب ہی کہ واسطے حضرت سلیمان علیہ السلام کی آفتاب کو نکالا حضرت ابراہیم کہ جنکی مرتبہ اون بلند تر ہین انکی واسطے بھی نکال دیتا لیکن چونکہ نمرود مردود نی اس امر پر تعرض نکیا قیامت پر موقوف رہا پھر نمرود اور اوروں نی حضرت ابراہیم سے پوچھا ءانت فعلت ھذا بالھتنا یا ابراھیم یعنے آیا کیا تو نی کیا ہی یہ ساتھ خداؤن ہمارے کی اے ابراہیم یعنے توڑا ہی بتون کو حضرت ابراہیم نے کہا تو تمہی پوچھو اُنھون نی کہا بت کلام نہین کرتی اور کسیکا کلام نہین سنتی حضرت ابراہیم نے کہا جو کہ نہ کہے اور نہ سنے خدا ہونیکی قابل نہین ہی سب جواب دینی سے عاجز اور شرمندہ ہو کر سر نگون ہوی اور جب اُنکی کوئی حجت اور دلیل باقی نرہی تو انھون نے حضرت ابراہیم کے مار ڈالنے پر کمر باندھی اور کہا کہ ہم اِسکو جلا دینگے

فصل دوسری ڈالنا حضرت ابراہیم کا آتش نمرودی مین اور گلزار ہو جانا اُس آگ کا بزودی اور خواستگاری کرنی حضرت ابراہیم کی سارا خاتون کو اور ہلاک ہونا نمرود مردود کا ساتھ لشکر مطرود کی

قصص الانبیا مین لکھا ہی کہ سرکار نمرود مین ایک تنور تھا آہنی جب نمرود کسی پر بہت خفا ہوتا تھا تو اُس تنور کو آگ سی بھر کر اُس شخص کو اُسمین ڈالدیتے تھے کہ وہ جل جاتا تھا جب یہ نمرود حضرت ابراہیم پر خفا ہوا کہا حضرت ابراہیم کو بھی اُس تنور مین ڈالدو چنانچہ حضرت ابراہیم کو اُسمین ڈالدیا لیکن بحکم خدای تعالے آگ نے حضرت ابراہیمؑ کو کچھ ضرر نہ پہونچایا پھر نمرود مردود نے کہا اِسکو نکالو جب حضرت ابراہیمؑ کو باہر نکالا دیکھا کہ بال تک بھی اُسکا نہ جلا پھر اہل مملکت کو جمع کر کر کہا اب ابراہیم کی حق مین کیا کہتے ہو کہا اب یہ مصلحت ہی کہ اِسکو قید کر دو اور ایک جگہ صحرا مین بہت سی لکڑیان جمع کر دو اور اُنکو روشن کر کر اُسکو اُس آتش مین ڈالدو ناچار اور بی اختیار اُس آتش بسیار مین جل جائیگا اور اپنے جادو سی اُسکو بجھا نہین سکیگا اور معارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ چالیس دن تک اور بعضے کہتے ہین کہ زیادہ یعنی سات برس تک قید خانہ مین حضرت ابراہیم کو قید رکھا پھر نمرود نے حکم دیا کہ قریب ایک قریہ کی کوفہ کے گانؤن مین سی کہ اُسکو کوثی کہتے ہین ایک چار دیواری چار کوس زمین مین بنائین اور بلندی اُن دیوارونکی سو گز کی کرین اور مواہب علیہ مین لکھا ہی کہ ارتفاع اُن دیوارونکا ساٹھ گز کا تھا اور بروایت مدارک طول اُنکا اسی گز کا تھا اور عرض بیس گز کا اور معالم مین تفسیر سورۂ انبیا مین لکھا ہی کہ بعضے مرد ان مین کہ بیمار تھے وہ کہتے تھے کہ اگر ہم اِس مرض سی شفا پاوینگے تو حضرت ابراہیم کی جلانیکے واسطے ہم بھی لکڑیان لائینگے اور بعضے وصیت کرتے تھے اپنی بیماری مین کہ لکڑیان خرید کر اُس چار دیواری مین ڈالنا اور بعضی عورتین نذر مانتی تھین کہ اگر ہماری فلان حاجت بر آوی تو ہم بھی لکڑیان اُسمین جمع کرین اور شاگرد پیشہ اور دوکاندار ثواب جانکر لکڑیان خرید کر اُسمین ڈالتے تھے۔ القصہ مہینے بھر تک اُسمین لکڑیان جمع کیا کیے کہ اُن دیوارونکی اوپر تک لکڑیان بھر گئین تو پھر تیل بہت سا اُنپر گولین کی گولین ڈالین اور پھر اُسمین آگ دی تب آگ اُسمین بھڑک گئی اور ایسی شعلہ افروز ہوئی کہ اُسکے نزدیک کوئی نہ جا سکتا تھا تو حیران ہوی کہ حضرت ابراہیمؑ کو اُس مین کیونکر ڈالین ابلیس پر تلبیس نے اُنکو تعلیم کیا کہ ایک منجنیق یعنے ڈھینکلی بنا کر اور اُسپر ابراہیمؑ کو بٹھا کر دور سی آگ مین پھینک دو اُسوقت نمرود

کی وزیر نے کہا ای نمرود اپنا پیراہن ابراہیم کو پہنا دیا چاہیے اگر یہ جل جاوے تو فہو المراد و اگر نہ جلے تو کہنے مین آوے کہ
برکت پیراہن بادشاہ کی نہ جلا پس بادشاہ نے اپنا پیراہن حضرت ابراہیم کو پہنایا اور گردن مین طوق اور ہاتھون مین
ہتھکڑیان اور پانوٴن مین بیڑیان ڈالکر اور منجنیق پر بٹھا کر دور سے آگ مین ڈالدیا فی الحال بحکم ایزد متعال
حضرت جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتون کے ساتھ ہوا مین حضرت ابراہیم کے پاس پہونچے اور کہا اگر تو کہے تو ایک
اپنا پر اس آگ پر مارون اور اُسکو دریای محیط مین ڈال دون حضرت ابراہیم نے کہا خدا تعالے نے تجکو اس طرح
حکم کیا ہی کہا نہین حضرت ابراہیم نے کہا جسطرح خدای عز وجل نے فرمایا ہی اسیطرح کر جبرئیل نے کہا آیا تجکو کوئی
حاجت ہی حضرت ابراہیم نے کہا مجکو حاجت ہی لیکن تیرے ساتھ نہین ہی حضرت جبرئیل نے کہا پھر جسکے ساتھ
ہی اُس سے اپنی حاجت چاہ حضرت ابراہیم نے کہا وہ میری حاجت جانتا ہی کہنے کی حاجت نہین پس جو کہ
توکل خلیل خدای جلیل پر اور انقطاع اُسکا ماسوای اُسکے سے درست تھا خدای تعالے نے فرمایا قلنا یا
نار کونی بردا و سلاما علی ابراھیم یعنی ای آگ ہو تو خداوند برودت اور سلامت اوپر ابراہیم کے اور ابن
عباس کہتے ہین کہ اگر نہ فرماتا برودت کے ساتھ سلامت کا لفظ ابراہیم برف مین گل جاتے۔ القصہ جب حضرت
ابراہیم آگ مین پہونچے طوق اور ہتھکڑیان اور بیڑیان اور جامہ نمرود سب جل گئے اور حضرت ابراہیم کو کچھ
آسیب نہ پہونچا اور بفرمان حضرت یزدان آگ سرد ہو گئی اور چشمہ آب شیرین اُسمین پیدا ہوا اور حضرت
جبرئیل نے علے الفور ایک تخت بلور اور حلہ بہشتی حاضر کر کر حضرت ابراہیم کو اُسپر بٹھا دیا اور وہ حلہ پہنا دیا
اور کہا ای ابراہیم مین قدرت اُس رب قدیر سے تعجب نہین کرتا ہون لیکن تیرے صبر سے مجکو عجب آتا ہی کہ
اس حال مین تو نے سواے خدا کے کسی سے حاجت نچاہی کہتے ہین کہ جب آگ ٹھنڈی ہو گئی اور لکڑیان کہ
کچھ جل گئین تھین درختون کی جڑین بنگئین اور اُسمین سبز شاخین پیدا ہوئین اور اُنمین پھل پھول ظاہر ہوی اور
چارون جانب کو گوشہ تخت پاکبخت کی نرگس اور بنفشہ اُگے۔ کواشی نے از روی روایات کی لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم
نے کہا کہ مین ہرگز خوش عیش تر اُن دنون سی کہ جن دنون آگ مین تھا نہین رہا۔ اور جب حضرت ابراہیم کو آگ مین
ڈالا تھا تو نمرود ایک منارہ پر جا کر دیکھ رہا تھا جب یہ حال دیکھا کہا دریغا میری محنت ضائع ہوئی اور پھر
کہا کہ پتھر منجنیق پر رکھ کر اُسپر ڈالو جب وہ مردود پتھر پھینکتے تھے تو وہ ہوا مین معلق جمع ہو کر مثل ابر باران کی
آگ پر برستے تھے تا آنکہ اُنسے سب آگ بجھ گئی۔ نمرود کا وزیر کہ اس مردود کی پاس منارہ پر کھڑا تھا کہا ای ابراہیم
تیرا خدا کیا اچھا ہی کہ تجکو اتنی آگ مین محفوظ رکھا اور تفسیر معالم اور مواہب مین لکھا ہی کہ جب حضرت ابراہیم
درمیان آتش نمرود کی اُترے فی الحال طوق اور زنجیر انکا جل گیا اور گرد انکے گل نرگس اور نسترن اور گلدستہ
بنفشہ اور یاسمین شگفتہ ہوی اور چشمہ شیرین پیدا ہوی اور سات دن تک اُس آگ مین رہے اور نمرود بالای
قصر سے دیکھا کیا کہ حضرت ابراہیم ایک بوستان خوش اور گلستان دلکش مین بیٹھے ہوے ہین اور ملک الظل
کی ساتھ باتین کر رہی ہین معالم مین لکھا ہی ملک الظل بصورت ابراہیم تھا جب نمرود نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم

ایک گلشن پر بہار اور چمن لالہ زار مین خوش و خرم بیٹھے ہوئے ہین اور گرد اگرد انکے آگ شعلہ مار رہی ہی آواز دی کہ اے ابراہیم خدا تیرا کہ جسکی قدرت اس مرتبہ کی ساتھ ہی دیکھتا ہون کہ بہت بزرگ خدا ہی مین اُسکی قربانی کرتا ہون۔ حضرت ابراہیم نے کہا میرا خدا تیری قربانی قبول نہین کریگا جبتک کہ تو اپنے کیش اور ملت پر رہیگا اور حدیث مین آیا ہی کہ نمرود نے ہزار گائین قربانی کین اور حضرت ابراہیم کی ایذا دینے سے باز رہا اور چندروز تک تردد مین رہا اور تدبیر کیا کیا کہ کسیطرح مسلمان ہوجاوے لیکن بخوف اس امر کہ اگر مسلمان ہوجاؤنگا تو میری بادشاہت کو نقصان پہونچیگا ہوا جب وروزن نے یہ حال مشاہدہ کیا جسکے جی مین آیا حضرت ابراہیم کے پاس آنکر مسلمان ہوا اور ایمان لایا ازانجا کہ ایک دختر نمرود تھی اور اُسوقت مین حضرت ابراہیم کی سولہ برس کی عمر تھی۔ معارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ جب حق تعالی نے آتش نمرود کو حضرت ابراہیم پر سرد کیا اور وہ اُس آگ مین سے صحیح او رسالم باہر آئے بہت بندگان خدا کہ مقر اپنی عبودیت پر تھے حضرت ابراہیم کے ساتھہ ایمان لائے چنانچہ انھین ایک لوط برادرزادہ حضرت ابراہیم تھے یعنے لوط بن ہاران بن تارخ کہ آذر ہی۔ اور حق تعالے نے انکو بھی دولت نبوت کے ساتھہ مشرف کیا ہی اور ایک سارا دختر عم حضرت ابراہیم تھی یعنے سارا بنت ہاران الاکبر اخ آذر عم حضرت ابراہیم اور ہاران پدر حضرت لوط حضرت ابراہیم کے بھائی اور ہاران پدر سارا حضرت ابراہیم کے چچا دونون کا ایک نام تھا اور ایک رعضہ خاتون بنت نمرود کہ نہایت عقلمند اور بغایت ہوشمند تھی جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تو اُسنے بمبالغہ بسیار اپنے پدر نابکار سے اجازت چاہی کہ اُس منارہ پر آنکے حضرت ابراہیم کو دیکھون اور اوسکے حال سے واقف اور آگاہ ہون جب اُسنے دیکھا کہ آگ مین حضرت ابراہیم کے واسطے گلستان پر بہار اور چمنستان لالہ زار بنے ہوے ہین اور بناز و اعزاز ایک تخت بہشتی پر بیٹھے ہوے ہین کہا اے ابراہیم تیرا کیا حال ہی کہ تو آگ مین جلوہ افروز ہی اور آگ تیرا اوپر رونق افروز ہی حضرت ابراہیم نے وہین سے جواب دیا مَن کَانَ فِی قَلبِہٖ مَعرِفَۃُ اللّٰہِ لَم یَحرِقہُ النَّارُ یعنے جو شخص کہ ہو دل اُسکے مین معرفت اللہ کی نہین جلاتی اُسکو آگ رعضہ نے کہا اگر تو اجازت دے تو مین بھی اس آگ مین تیرے پاس آؤن حضرت ابراہیم نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبرَاہِیمُ خَلِیلُ اللّٰہِ کہکر اس آگ مین بیخوف و خطر چلی آ رعضہ خاتون نے وہان سے اوترکر کلمہ توحید پڑھا اور آگ مین قدم رکھا اور آگ اُسکے قدم کے نیچے کھلا کر افسردہ ہولی اور یہ حضرت ابراہیم کے پاس صحیح او رسالم چلی آئی اور پھر حضرت ابراہیم کے ساتھہ اپنا ایمان تازہ کیا اور وہان سے سلامت بی ملامت اپنے باپ کے پاس پھر آئی جب اُسکے باپ نے امان اور ایمان اسکا مشاہدہ کیا اسکو تعجب بر تعجب ہوا لیکن ترس ملامت اور نقصان مملکت سے اپنے دین باطل پر قایم رہا اور اپنی بیٹی کو راہ ارتداد پر دلالت کرنے لگا اور از روے شفقت سخنان نصیحت آمیز کہتا تھا اُسنے اُسکے کلام ضلالت التیام پر کچھ التفات نہ کیا پھر اُسنے تخویف و تعذیب کی یہ بھی اُسکو موثر نہ ہوا تا آنکہ رای صواب اُس بد اختر نے اُسپر قرار پکڑا کہ اُس پاکیزہ سیر کو سیاستگاہ و زندان

مین چاہون ہاتھ پانون مین ہتھکڑین جکڑ کر آفتاب سوزان مین دردمند کری حق تعالی نی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا کہ ای جبرئیل کنیزک رب جلیل کی پاس جا اور اُسکو دشمنون مین سی نکالکر ابراہیم کے پاس لیجا حضرت جبرئیل نے رعفہ خاتون کو اس مہلکہ سے نجات دیکر حضرت ابراہیم کے پاس پہونچایا اور پھر وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی محنت اور مسافرت مین ہمراہ رہی اور حق سبحانہ نے اُس دختر نیک اختر سے بیس فرزند بطنا بعد بطن پیدا کیے اور سبکو مسند نبوت پر جلوہ افروز کیا واللہ الموفق۔ القصہ جب حضرت ابراہیم آتش سوزان سی سلامت باہر آئے اور چند گروہ انکے ساتھ ایمان لائے یہ قصہ افواہ عالم مین مشہور ہوا اور رفتہ رفتہ اہل عالم کی دلون مین انکا اعتقاد بڑھتا گیا اور اعلام دین اسلام روز بروز بلند تر ہوئی اور نمرود مردود کو باطن مین دہشت اور وحشت پیدا ہوئی ایک دن حضرت ابراہیم کو خلوت مین طلب کیا اور کہا تیری دین محدث اور دعوت کی سبب میری امور مملکت مین خلل عظیم پیدا ہوا اور تمام امور ملکی مین قصور اور فتور نمودار ہوئی بہتر یہ ہی کہ تو اپنی اصحابون کو لیکر ہماری دار الحکومت سے باہر چلا جا کہ تیرا پروردگار تیری حفظ و حمایت اور مصالح اور کفالت مین ناصر و معین ہوگا حضرت ابراہیم نے یہ امر قبول کیا اور اقلیم بابل سی شام مین ہجرت کی اور ایک روایت مین اس طرح ہی کہ جب حضرت ابراہیم لوگون کو دعوت کرتے تھے نمرود اور نمرودیون پر کمال دشوار گذرتا تھا اور وہ انکے مار ڈالنے کا قصد کرتے تھے بعضے کہتے تھے اسکا قتل میسر نہین ہونیکا جبکہ جلانا پیش رفت نہ گیا بہتر یون ہی کہ اسکو اس ملک سے نکال دیجیے جب حضرت ابراہیم کو ارادہ اُس قوم کا ایسا معلوم ہوا حضرت لوط اور سارا خاتون کو لیکر وہان سے ہجرت کی ایک منزل چلے تھے کہ حکم الٰہی صادر ہوا کہ ای ابراہیم سارا خاتون کو اپنے نکاح مین لا اور بعضون سی روایت ہی کہ اول وحی حضرت ابراہیم کو یہی آئی تھی۔ اور سارا خاتون نہایت حسین اور بغایت جمیل تھی چنانچہ بعضی روایات مین آیا ہی کہ حضرت یوسف کا حسن دوچند سارا خاتون سے تھا کہتے ہین کہ سارا خاتون بصورت حور عین تھی لیکن یہی ایک تفاوت تھا کہ اُسکے پاس حلہ ہاے بہشتی نہ تھے۔ اور حیض سے پاک نہ تھی غرض یہ مقرر ہے کہ تمام عالم مین ایسا حسین دوسرا نہ تھا۔ پھر حضرت ابراہیم نے بیس درم کو ایک خچر خریدا اور سارا خاتون کو اُسپر سوار کیا اُسوقت حضرت ابراہیم کی عمر اڑتیس برس کی تھی۔ تا آنکہ یہ حیران مین پہونچے اور وہان چندے روز رہی پھر حضرت ابراہیم نے شہر مصر کا قصد کیا اور بعضے کہتے ہین کہ سارا ملک حیران کی بیٹی تھی جب حضرت ابراہیم نے بجانب حیران ہجرت کی تھی تو اُسکو اپنے نکاح مین لائے تھے واللہ اعلم بالصواب اور صاحب کشاف نے تفسیر سورۂ عنکبوت مین لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم کی ہنگام ہجرت پچھتر برس کی عمر تھی اور اسی سال مین ایزد متعال نے حضرت ابراہیم کو شکم ہاجرہ کنیزک سارا خاتون سے حضرت اسمٰعیل عطا فرمائے اور قصص الانبیا مین لکھا ہی کہ سارا بادشاہ کی بیٹی تھی کہ حضرت ابراہیم نے اثناء راہ مین اُسکی خواستگاری کی تھی اور اُسکی حقیقت اسطرح پر ہی کہ جب حق تعالے نے حضرت ابراہیم کو آتش نمرود سی

خلاص کیا اور یہ شہر شام کی طرف روانہ ہوئے اثناے راہ مین ایک شہر مین وارد ہوکر دیکھا کہ وہان آدمی اچھے اچھے کپڑے پہنے ہوے ہین ایک میدان مین چلے جاتے ہین اُنسے پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو انھون نے کہا یہان کے بادشاہ کی ایک بیٹی ہے کہ خوبصورتی مین اپنا نظیر نہین رکھتی ہر چند اطراف اور جوانب کے بادشاہزادے اُسکی خواستگاری کرتے ہین اور عاشق اور فریفتہ اسیر ہوتے ہین وہ قبول نہین کرتی کہتی ہے کہ جو پسند آویگا اُسکی وصلت قبول کرونگی سات دن ہو چکے ہین کہ لوگ صحرا مین جمع ہوتے ہین اور وہ سبکو دیکھتی ہے لیکن کسی کو قبول نہین کرتی ہے حضرت ابراہیم بھی اُنکے پاس جاکے ایک کونے مین بیٹھ رہے وہ دختر ستر لونڈیون کے ساتھ منھ پر نقاب ڈالے ہوے اور ترنج زرین مرصع ہاتھ مین لیے ہوے تمام میدان مین لوگونکو دیکھتی پھرتی تھی جب حضرت ابراہیم کے نزدیک پہونچی اور نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبین حضرت ابراہیم سے تابان اور درخشان دیکھا اُنکے جمال عدیم المثال پر عاشق ہوئی اور وہ ترنج اُنکی گود مین ڈال دیا اور آپ جاکر تخت پر بیٹھ گئی پھر حضرت ابراہیم کو اُسکے باپ کے پاس لائے اُسنے دیکھکر اپنی بیٹی سے کہا کہ تجکو اچھا خاوند ملا لیکن مسافر ہے پھر تمام شہر کے بزرگ جمع ہوے اور اُنکی شادی ہوئی اور دختر بلند اختر کا سارا خاتون نام تھا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے آتش نمرودی سے نجات پائی اور ایمان لانے سے اپنی قوم اور باپ سے مایوس ہوے وطن چھوڑ کر بسمت حران اپنے چچا کے پاس کہ ہاران نام تھا تشریف لیگئے ہاران نے اپنی بیٹی کو کہ سارا خاتون نام تھا اُنکے نکاح مین کر دیا اور بکمال دلجوئی اور خاطرداری اپنے پاس رکھا اور غرض ہاران کی اِس امر سے یہ تھی کہ حضرت ابراہیم بطمع مال و متاع دنیوی اور زن و فرزند اپنے دین سے پھر جاوین معاذ اللہ عن ذلک جب حضرت ابراہیم نے توحید پر اصرار کیا اور سارا خاتون بھی اُنکے ساتھ متفق ہوگئی اور کیش بت پرستی کو نام دھرنے لگے ہاران نے آشفتہ ہوکر اثاث البیت اُنسے چھین لیا اور اِن دونون کو اپنے گھر مین سے نکال دیا حضرت نے سارا خاتون کو ہمراہ لیا اور سارا خاتون نے اُنسے کہا کہ تم میرے ساتھ عہد کرو کہ مین ہرگز تمھاری نافرمانی نہین کرونگی بشرطیکہ تم بھی میری فرمانبرداری مین رہوگے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اِس بات پر عہد کیا اور وہان سے روانہ ہوے اور سواے حضرت لوط کے کہ برادر زادہ اُنکے تھے کوئی اور ہمراہ نتھا۔ القصہ حضرت ابراہیم نے مصر کیطرف جانے کا قصد کیا اتفاقاً وہان ایک بادشاہ جبار نہایت ظالم اور بکمال خونخوار مسلط تھا اگر مردم آزاری اُسکی عادت تھی اور جو عورت خوشرو ہوتی تھی اُسکے مالک اور وارث سے چھین لیتا تھا اور اگر اُسکا خاوند ہوتا تھا تو اُسکو قتل کر ڈالتا تھا اور اگر بھائی یا کوئی اور وارث ہوتا تھا تو اُسکو قتل نکرتا تھا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اُس شہر مین داخل ہوے اور یہ حقیقت سنی اُنکو اضطرار اور تردد لاحق ہوا اسواسطے کہ سارا خاتون حسن اور جمال مین عدیم المثال تھین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو حسن اور جمال ایزد متعال نے حضرت آدم علیہ السلام کو عطا فرمایا تھا نصف اُسکا حضرت یوسف علیہ السلام کو

دیا تھا اور چھٹا حصہ سارا خاتون کو اور باقی جمیع بنی آدم کو۔ القصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارا خاتون سے
کہا کہ یہان کے بادشاہ کی اسطرح پر عادت ہے اگر اس ظالم کے پیادے تمھارے لیجانے کے واسطے آوین تو تم یہ ظاہر
نہ کرنا کہ مین تمھارا شوہر ہون بلکہ کہنا کہ یہ میرا بھائی ہے کس واسطے کہ مین باعتبار دین اسلام کے تمھارا بھائی بھی
ہو سکتا ہون حق تعالی تمکو اس ظالم کے ہاتھ سے محفوظ رکھے گا اور میرے ناموس کو ضائع نکریگا۔ ناگاہ
اس بادشاہ کے آدمیون نے حسن اور جمال سارا خاتون کا سنکر بادشاہ سے عرض کیا کہ اس شہر مین ایک عورت
وارد ہوئی ہے کہ حسن مین بے نظیر ہے اس ظالم نے کہا اسکو جلد لے آؤ اور اگر شوہر رکھتی ہو تو اسکو مار ڈالو پیادے
حضرت ابراہیم کے پاس آئے اور پوچھا یہ عورت کہ تمھاری ہمراہ ہے تمسے کیا علاقہ رکھتی ہے حضرت ابراہیم نے کہا کہ
یہ میری دینی بہن ہے انھون نے حضرت ابراہیم کو تو چھوڑ دیا اور سارا خاتون کو زبردستی سے لے گئے حضرت
ابراہیم نے جب یہ حال دیکھا نماز کے واسطے کھڑے ہو کر مشغول بدعا ہوے اور جب سارا خاتون اس ظالم
کے پاس پہونچین بمجرد انکے دیکھنے کے وہ ملعون فریفتہ حسن اور جمال اس خاتون کا ہوا اور چاہا کہ بے ادبی
کرے سارا خاتون نے کہا کہ مجکو مہلت دے کہ ابھی غبار راہ مجھپر پڑا ہوا ہے ذرا دھولون اور اپنی رسم عبادت
کر لون پھر جو کچھ تیرا دل چاہے سو کرنا اس نابکار نے کہا کہ جلد آفتابہ اور طشت حاضر کر دو اور یہین ہاتھ منھ
انکا دھلاو سارا خاتون نے وضو کیا اور نماز کے واسطے کھڑی ہوئین اور نماز کو طول دیا اور دعا مین
مشغول ہوئین اس ظالم نے دیکھا کہ نماز سے کسی طرح فراغت نہین کرتی چاہا کہ عین نماز مین انکے ساتھ
بے ادبی کرے سبکو اس مکان مین سے ہٹا دیا اور خلوت کی اسی ارادے سے کہ اپنا دست درازی کرے
فوراً اسکے دونون ہاتھ خشک ہو گئے اور مرگی مین آنکر گر پڑا اور دم بند ہو گیا اور کف منھ سے جاری ہوے
جب سارا خاتون نے دیکھا کہ اس ظالم کا یہ حال ہو گیا انکو خوف ہوا کہ مبادا اس سبب اسکے گھر کی آواز
سے چوکیدار خبردار ہو کر چلے آوین اور مجکو اسکے قتل کے ساتھ تہمت لگا کر مار ڈالین جناب الٰہی مین دعا کی
کہ بار خدایا اس ظالم کو نجات دے کہ اسکو عبرت حاصل ہووے جب یہ ہوش مین آیا اسنے پھر وہی ارادہ
کیا اور پھر وہی مرض لاحق ہوا چنانچہ تین مرتبہ اسی طرح یہ امر ظہور مین آیا آخر کو تیسری دفعہ اسنے کہا
اس عورت کو لیجاو کہ یہ آدمی نہین ہے جنیہ ہے یا ساحرہ اور اس شہر سے نکال دو اور اسی قسم کی میری پاس
ایک اور عورت ہے ہاجرہ نام کہ اسکو قبطیون سے مین نے لیا تھا اور اسپر بھی قادر نہین ہوا اسکو بھی اسکے
حوالہ کرو۔ القصہ سارا خاتون ہاجرہ کو لیکر اسکے پاس سے صحیح اور سلامت بے ملامت اپنے مقام پر آئین
اسوقت حضرت ابراہیم نماز مین مشغول تھے جب سارا کو دیکھا سلام پھیر کر پوچھا کیا حال ہے سارا خاتون نے کہا
خیریت ہے حق تعالے نے اس ظالم کا ہاتھ کوتاہ کیا اور ایک لونڈی ہمکو دی ہے کہ ہاجرہ نام ہے حضرت ابراہیم
خوش ہوے اور تفسیر بحر المواج مین ہے کہ بروقت بخشش اس لونڈی کے یہ کہا کہ ہا اجرک یعنے یہ اجر تیرا ہے
اسواسطے اسکا نام ہاجرا ہوا تھا۔ القصہ خاتون نے بتفصیل بیان ہونا اس بادشاہ جبار کا ظاہر کیا حضرت

ابراہیم نے فرمایا کہ تم اندیشہ نکرو جو ہاجرا کہ وہان گذرا حق تعالی نے بسبب اٹھا دینے حجاب کے سب مجکو دکھا دیا تھا
اُسوقت سارا خاتون نے ہاجرہ کو برضا و رغبت حضرت ابراہیم کی خدمت محرمیت مین دیا پھر باتفاق ہاجرہ کے
وہان سے کوچ کیا اور زمین فلسطین مین کہ وسط شام مین ہے اقامت کی اور حدیقۃ الاقالیم مین لکھا ہے کہ وہ مقام
بیت المقدس سے تیرہ میل ہے اور بعضو نکے نزدیک دو فرسخ دور ہے اور وہ ایک گانون ہے کہ بسبب توطن حضرت
کی مشہور بمقام خلیل ہے اور معروف بناصرۃ الخلیل ہوا ہے اور وہانکے آدمیون نے اُنکے قدوم میمنت لزوم کو غنیمت
جانکر زمین اُنکی نذر کی کہ اُسکا محصول اُنکو پہونچتا تھا اور حضرت ابراہیم کو اُس زمین کی زراعت فراوان سے
وسعت بیشمار حاصل ہوئی اور بہت غلام خریدے اور مواشی بے پایان بہم پہونچائے اور رسم ضیافت اور
لنگر خانہ برپا کیے اور حضرت لوط کو برسم رسالت سدوم اور اور شہرون کی طرف بھیجا۔ القصہ جب حضرت
ابراہیم بیت المقدس مین پہونچے تو حضرت جبرئیل آئے اور کہا ای ابراہیم زمین مین نگاہ کر کہ جہان تک تیری
نظر خجستہ اثر پڑیگی نعمتین ظاہر ہونگی چنانچہ جہان تک حضرت ابراہیم کی نظر پہونچی وہان تک آبہاے
روان اور درخت میوہ دار پیدا ہوگئے پھر حضرت ابراہیمؑ نے وہان کے آدمیون کو شریعت سکھائی اور حضرت
جبرئیل بہشت مین سے ایک پتھر لائے اور جہان کہ بیت المقدس ہے وہان رکھا اور کہا کہ یہ تیرا قبلہ ہے اور تمام
انبیا کہ تجھ سے پیدا ہونگے اُنکا قبلہ ہوگا قولہ تعالے وقد مکروا مکرھم وعند اللہ مکرھم وان کان مکرھم
لتزول منہ الجبال یعنی تحقیق کہ مکر کیا اُن کفار نے حق مکر کرنیکا اور نزدیک خدا کے اور جزا اُنکے مکر کی اگرچہ تھا
مکر اُنکا کہ ٹل جاوین اُس مکر سے پہاڑ۔ معالم مین حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب سے نقل ہے کہ یہ آیہ قصہ
نمرود مردود مین ہے کہ جب اُس مردود نے سلامتی حضرت ابراہیم کی آگ سے مشاہدہ کی اپنی قوم سے کہا ابراہیم
بزرگ خدا رکھتا ہے کہ اُسنے اُسکو آگ سے محفوظ رکھا چاہتا ہون کہ اُسکو آسمان پر جاکر دیکھون اُنھون نے کہا
آسمان نہایت بلند ہے اُسپر جانا آسان نہین ہے اُسنے اُنکا کہنا نہ سنا حکم دیا کہ ایک صرح یعنے منارہ بناؤ چنانچہ
تین برس کی مدت مین ایک منارہ بغایت بلند تیار ہوا جب اُسپر گیا آسمان ویسا ہی دور دکھائی دیا جیسا
زمین پر سے دکھائی دیتا ہے اور دوسرے دن وہ منارہ گر پڑا اور مواہب علیہ مین تفسیر آیہ قد مکر الذین
من قبلہم فاتی اللہ بنیانہم من القواعد فخر علیہم السقف من فوقہم واتہم العذاب من حیث
لا یشعرون تحقیق کہ مکر کیا جنہمانے خدا سے اُن لوگون نے جو پیش از قریش کفار تھے پس لایا اللہ تعالے
مکانون اُنکے کو ستونون اور قواعد سے پس گر پڑی اوپر اُنکے چھت اوپر اُنکے سے پس آیا کفار متقدمین کو
عذاب جہان سے نہ جانتے تھے لکھا ہے کہ بعضے اس امر پر ہین کہ مراد اس بنا سے ایک قصر ہے کہ اُس مردود
نے بابل مین بنایا تھا پانچ گز کا اونچا اور عرض اُسکا اتنا تھا کہ اُسپر چڑھ جا سکے تا اُسپر امور آسمانکو مشاہدہ
کرے اور خدا ے ابراہیم پر مطلع ہووے اور اوسکے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کرے جب وہ صرح یعنی قصر بن چکا
تو ایک ہوا تند مہیب الٰہی سے چلی اور وہ قصر جڑ سے اکھڑ کر گر پڑا اور تفسیر ثعلبی اور معالم مین ہے کہ سر اُس

قصر کا دریا مین گرا اور باقی نمرودیون کی گھرون پر آرہا اور ایک آواز مہیب اُسمین پیدا ہوئی کہ ساری قوم کی زبان متبلبل یعنی درہم اور برہم ہوگئی اور انکی کلام اور سخن مختلف ہوگئے اور وجہ تسمیہ اس شہر کا کہ کوثا نام تھا بابل ہوگیا یہی ہی اور محمد جریر طبری نے لکھا ہی کہ تمام آدمیون کی زبان نمرود کی زمانہ مین سریانی تھی جب وہ صرح گر پڑا تو انکی زبانین مختلف ہوگئین اور ہر قوم ایک زبان خاص کی ساتھ کلام کرنے لگی کہ دوسری قوم اُسکو نجانتی تھی اور نہ سمجھتی تھی اور بہت خلقت ہلاک ہوگئی۔ نمرود مردود نہایت خفا ہوا اور کہا کہ آسمان پر جاتا ہون اور خداے ابراہیم کے ساتھ کہ اُسنے میرا منارہ گرا دیا ہی جنگ کرتا ہون پھر چار کرگسون کو پرورش کیا جب وہ کمال قوی ہوی تو ایک صندوق چہار گوشہ بنایا اور اُس مین ایک دروازہ اوپر اور ایک نیچے رکھا اور اسکی چارون طرف چار نیزے کلدار کہ جاہے اُنکو اوپر اور جاہے اِنکو نیچے کرکے لگائے پھر اُن کرگسون کو کئی دن بھوکا رکھا اور چار مردار جانور اُن چار نیزون پر پروکر اطراف صندوق کو اُن کرگسون پر باندھا اور آپ اور ایک شخص اور اُس صندوق مین بیٹھ گیا چارون کرگس نہایت بھوک سے اوپر کو مردارون کی جانب میل کرکر صندوق لیکر اُڑے تین رات دن کی بعد نمرود نے اوپر کا دروازہ کھول کر نگاہ کی آسمان کو اتنا ہی دور دیکھا جتنا زمین پر سے دیکھتا تھا پھر اپنے رفیق کو کہا کہ تو نیچے کا دروازہ کھولکر دیکھ کہ کیا دکھائی دیتا ہی اُسنے دیکھکر جواب دیا کہ پانی کے سوا کچھ نظر نہین آتا پھر ایک رات دن کی بعد اوپر کا دروازہ کھولکر دیکھا وہی نظر آیا جو پہلے دیکھا تھا اور اُسکے رفیق نے نیچے کا دروازہ کھولکر دیکھا سوائے تاریکی کے کچھ نظر نہ آیا۔ نمرود کو خوف ہوا اور ڈرنے لگا نا چار اُن نیزون کو مُردارون کے ساتھ اُلٹا کیا کرگسون نے نیچے کو میل کی اور نیچے آنیکے وقت ایسی آواز مہیب کرگسون کے پرون سے ظاہر ہوئی کہ یقین ہوا کہ اب پہاڑ اپنی جگہ سے اُکھڑ جاینگے منتخب حیوۃ الحیوان مین لکھا ہی کہ کرگس ایک جانور ہی تمام جانورون سے عظیم الجثہ اور سریع الطیران اس مرتبہ کہ ایک دن مین مشرق سے مغرب تک طی کرتا ہی اور قصص الانبیا مین ہی کہ نمرود کے دل مین جب یہ داعیہ پیدا ہوا کہ آسمان پر جائے تو بہ تعلیم ابلیس پر تلبیس اسنے حکم دیا کہ چار کرگس لاکر پرورش کرین اور ایک صندوق بنائین کہ دو آدمیون کے بیٹھنے کی گنجایش رکھتا ہو وے اور اُس مین دروازے ہون ایک اوپر اور ایک نیچے اور اُسکے چارون کونون مین چار چوبین نصب کرین اور ہر چوب پر گوشت کا ٹکڑا لٹکا دین اور پھر ایک شبانہ روز اُنکو بھوکا رکھ کر اُس صندوق کو اُنپر باندھ دین کہ یہ گوشت کی طرف قصد کرکر اوپر کو اُڑین۔ جب یہ صندوق تیار ہو چکا تو آپ اور ایک اور خواص اُس مین بیٹھا اور کرگس صندوق کو لیکر اُڑے تین دن کے بعد نیچے کا دروازہ کھولا تمام روی زمین پر پانی پانی نظر آیا پھر اوپر کا دروازہ کھولا اور تیر کمان مین جوڑا خواص سے کہا یہ تیر کسکو ماریگا کہا خدا کو خواص نے کہا یہ وہ خدا ہی کہ یہ سبکو مقہور کرے نمرود اُسپر غصہ ہوا اور اُسکو نیچے گرا دیا خداتعالے بے حساب اُسکو بہشت مین لیگیا۔ پھر نمرود نے وہ تیر آسمان کی طرف چھوڑا خداتعالے نے اُس تیر کو ایک مچھلی کے خون مین آلودہ کرکر نمرود کی پاس

لیا اُسنے خوش ہو کر اُس گوشت کو کہ اوپر تھا نیچے کیا کرگسون نے نیچے کا قصد کیا جب زمین پر آیا تو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اُسکے پاس گئے اور کہا ایمان لا اُسنے کہا مین نے تیرے خدا کو مار ڈالا یہ تیر خون آلودہ موجود ہی حضرت ابراہیم نے کہا میرے خدا کو کوئی نہین مار سکتا کہا تیرے خدا کا کتنا لشکر ہی حضرت ابراہیم نے کہا اُسکے لشکر کا شمار سوائے اُسکے کوئی نہین جانتا کہ وما یعلم جنود ربک الا ھو یعنے اور کوئی نہین جانتا لشکرون پروردگار تیرے کو مگر وہ آپ ہی نمرود نے کہا مین اپنا لشکر جمع کرتا ہون تو خدا کا لشکر جمع کر کہ تیرے ساتھ کرونگا پھر اُس مردود نے اپنی تمام سپاہ کو زمین پر جمع کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مناجات کی کہ ای احد بیچون یہ ملعون تیرے لڑنیکے واسطے آیا ہے اُسکو ہلاک کر حضرت ابراہیم کی دعا قبول ہوئی اور فرشتون کو حکم ہوا کہ ایک سوراخ کوہ قاف مین سے کھول دو اور بعد دہر سوا نمرود کا ایک ایک مچھر بھیجدو وہ مچھر جمع ہو کر ابر کے مانند ہوا مین آئے حضرت ابراہیمؑ نے کہا دیکھ یہ ہی خدا کا لشکر نمرود نے کہا علم کھڑے کرو اور نقارہ بجادو آدمی غل مچانے لگے اور رودق پھونکنے لگے تا مچھرون کا لشکر متفرق ہوجائے لیکن کچھ فائدہ نہوا ہر سوار پر ایک مچھر بیٹھ گیا اور ہر ایک مچھر اپنی خرطوم سے ہر ایک کا مغز اور گوشت اور رگ و پے کھا گیا اور ایک ذرہ اُنکے بدن کو باقی نہ چھوڑا۔ ان مچھرون مین ایک انکا مہتر تھا کہ وہ ایک پانون سے لنگڑا اور ایک آنکھ سے کانڑا اور تمامی اعضاؤن مین سے ایک اعضا سے زیادہ نہین رکھتا تھا اُسنے خدای تعالےٰ سے درخواست کی کہ یا الٰہی نمرود کا ہلاک میرے ہاتھ ہووے چنانچہ اسکی دعا قبول ہوئی نمرود مردود اپنی محل مین بیٹھا ہوا فکر کر رہا تھا کہ وہ لیشہ لنگ بیدرنگ اسکے زانو پر آن بیٹھا اسنے اپنی جوروسے کہا ایسے جانور تھے کہ جنھون نے میرے لشکر کو ہلاک کیا اور انہین سے ایک کو نہ مار سکا فی الحال وہ مچھر وہان سے اُڑ کر ناک کے رستے سے اسکے دماغ مین گھس گیا اور اسکا مغز کھانے لگا یہ درہم و برہم ہوتا تھا کبھی کھڑا ہوجاتا تھا اور کبھی بیٹھ جاتا اور گاہے لیٹتا اور لوٹتا غرض کچھ علاج نبن آتا تھا لیکن اگر کوئی کچھ اسکے سر پر مارتا تو کاوش اُس مچھر کی کم ہوجاتی اور اُسکو تسکین ہوتی ورنہ پیچ و تاب کھایا کرتا پھر بامر الٰہی چالیس دن کے بعد حضرت ابراہیم نمرود کے پاس آئے اور کہا کہہ لا الہ الا اللہ ابراہیم رسول اللہ نمرود نے کہا کون ہی کہ گواہی دے کہ خدا ایک ہی اور تو رسول ہی پس جو کچھ کہ وہان اثاث البیت سے تھا فرش اور ہتھیار وغیرہ سب نے بزبان فصیح اور بیان صحیح کہا لا الہ الا اللہ ابراہیم رسول اللہ اُس مردود نے کہا سب اسباب جلادو اور دریا مین ڈالدو۔ پھر کہا اب کون ہی کہ گواہی دیوے پھر دیوارین اور ستون اور دروازے کلمہ توحید اور رسالت کے ساتھ گویا ہوے ملعون نے کہا انکو بھی اُکھاڑ ڈالو اور جلادو اور کہا اب کون ہی کہ گواہی دیوے حضرت ابراہیم نے کہا کہ اب تیرے بدن کے کپڑے انھون نے بھی اسی طرح گواہی دی۔ اور اسنے خفا ہو کر انکو بھی اوتار ڈالا اور جلا دیا اور کہا اب کون ہی گواہی دیوی اُسوقت حضرت جبرئیل آئے اور کہا ای ابراہیم کافر بوقت مرگ خدا سے ڈرتے اور ایمان

لے آتے ہین لیکن یہ اور زیادہ کفر کرتا ہو اب اسکے ہلاک ہونے مین دیر نہین چاہیے فی الحال مچھر اُسکی ناک مین سے باہر نکل آیا اور نمرود مر گیا اور ایک روایت مین ہو کہ نمرود کا ایک نوکر تھا وہ اُسکے سر پر موگری لکڑی کی مارتا تھا جب اُسکو قرار ہوتا تھا تا آنکہ چالیس رات دن اسی طرح پر گذرے اور وہ عاجز ہوا ایکدن خفا ہوکر ایک مرتبہ ایسے زور سے وہ موگری اُسکے سر پر ماری کہ سر اُسکا پھٹ گیا اور اُسیوقت مر گیا اور وہ مچھر مرغ کے مثال اُسکے مغز مین سے نکلکر اُڑ گیا اور لباب مین لکھا ہو کہ خدا تعالے نے نمرود کو مبتلا کیا ساتھ ایک مچھر کے کہ اُسکی ناک کے رستے دماغ مین چلا گیا اور ام الدماغ مین رہنے لگا اور بڑا ہو گیا اور چار سو برس تک اُسکے دماغ مین رہا اِس مدت مین جب اُسکے سر پر لکڑیان مارتے تھے تو اسکو ذرا تسکین ہوتی تھی پھر جو آدمی کہ قوم نمرود مین سے باقی رہے تھے وہ ایمان لائے اور حضرت ابراہیم کے ساتھ شام کو گئے اور راہ مین اکثر لوگ اور شہرون کے بھی ایمان لائے اور مسلمان ہوے

فصل تیسری ولادت حضرت اسمٰعیل اور اقامت کرنی اُنکی حریم حرم محترم مین روضۃ الصفا مین مذکور ہو کہ جب حضرت وہاب بے اخذ منت اور معطی ذی عظمت تعالت صفاتہ و تنالت عطیاتہ نے حضرت ابراہیم کو بکثرت حواشی و خدم و خیل و حشم و دواب و انعام اور مواشی اور اغنام اور مزارع و ضیاع اور بیوت اور بقاع مستظہر فرمایا تو انکی خاطر مبارک مین آیا کہ حضرت الوہیت نے الطاف بے غایت اور اعطاف بے نہایت ارزانی فرمائی ہین اور نعمت دنیا و آخرت تمام عنایت کی ہو اگر ایک فرزند بھی کرامت فرمائے کہ وارث منصب نبوت اور رسالت اور خلق اللہ کو مسالک شریعت قویمہ اور منہج مستقیم داعی ہو تو سلسلہ ہدایت میری نسل مین جاری رہے چنانچہ اسکا مذکور از روی تاسف اکثر فرماتے اور دعا مانگتے تھے اور چونکہ ابتک سارا خاتون بتقدیر ربانی اور قضائے سبحانی علیہ انتاج سے معطل اور عاری تھین یعنے انکے کوئی لڑکا بالا پیدا نہ ہوا تھا بسبب فرط رغبت حضرت ابراہیم علیہ السلام بوجود فرزند دوام خیال کرتی تھین کہ اِس باب مین کوئی تدبیر کیا چاہیے آخر الامر باشارۂ ملہم توفیق ہاجرہ کو انکی خدمت مین دیا اِس نیت سے کہ شاید آنحضرت کی تمنا حاصل ہووے اور اِس سے کوئی فرزند پیدا ہو اور چونکہ ہاجرہ بغایت جمیلہ اور خردسال تھین بشرف مصاحبت اور مضاجعت آنحضرت کے مشرف ہوئین اور اُسیوقت اِنکا قالب مطہر صدف گوہر وجود اسمعیل ہوا پھر بعد انقضائے مدت حمل ایک فرزند ارجمند پیدا ہوا کہ ہرگز دیدۂ مادر دہر نے اِس طرح کا چہرۂ نورانی نہ دیکھا تھا اور قابلۂ روزگار نے ایسا طفل بے مثل پرورش نہ کیا تھا۔ اور اِنکا نام بزبان عبرانی اشموئیل رکھا کہ آخر کو بسبب کثرت استعمال اسمٰعیل ہو گیا حضرت ابراہیم کو اِنکے ساتھ محبت عظیم پیدا ہوئی اکثر اوقات اِنکو گود مین لیتے تھے اور سارا خاتون کو مشاہدہ اس حال سے رشک آتا تھا۔ بنابرین اُنھون نے قسم کھائی کہ تین عضو اعضاء ہاجرہ سے قطع کرین جبکہ ہاجرہ اِس حال سے مطلع ہوئین بارادہ فرار روپوش ہو گئین اور حضرت ابراہیم نے سفارش کر کر التماس کیا کہ اِنکے کانون کی لوین چھید کر کچھ اندام نہانی اِنکے سے قطع کرین تا اِنکی قسم راست ہووے

سارا خاتون نے اس امر کو قبول کیا حضرت ابراہیم نے انکو بیدا کیا اور جس طرح سے کہ قرار پایا تھا ہاجرہ کی ساتھ عمل مین آیا اس سبب سے کانون مین سوراخ اور عورتون کا ختنہ کرنا سنت ہوا۔ اور باوجود اس گوشمالی کی بھی عرق حمیت سارا نے تسکین نپائی اور پیوستہ رشک ہاجرہ اور اسمٰعیل سے اندوہگین رہتی تھین اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم بخوف ملول ہونے سارا خاتون کے اسمٰعیل کو بظاہر نظر محبت نہ دیکھتے تھے ایک دن بحکم جبلت بشری ایک مکان مین تنہا اسمٰعیل کو ہاجرہ کی گود مین دیکھا اور مہر پدری نے غلبہ کیا اپنی گود مین لیکے انکے رخسارون پر چند بوسے دیئے ناگاہ سارا خاتون نے دیکھ لیا اور انکو نہایت رشک آیا کہا کہ اسمٰعیل کو اور اسکی مان کو جہان کہ عمارت اور زراعت نہو دی لیجا کر چھوڑ آؤ اور حضرت ابراہیم کہ کثرت حقوق سارا سے ممنون اور مرہون تھے انکی مخالفت کو قرین مروت نجانتے تھے بلکہ حضرت رب الارباب سے بھی باب موافقت اور دلجوئی مین مامور ہوئے تھے فوراً ابراق برق رفتار پر سوار ہوکر اور ہاجرہ اور اسمٰعیل کو ایک اور سواری پر سوار کرکے بدلالت اور ہمراہی حضرت جبرئیل مکہ معظمہ کیطرف متوجہ ہوئے اور بعد از طے منازل اور قطع مراحل زمزم کے قریب پہونچے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم سے کہا امر الٰہی اس طرح پر ہی کہ ان دونون مان بیٹون کو یہین چھوڑ دو بعد ازان ہاجرہ اور اسمٰعیل باشارہ حضرت ابراہیم زیر سایہ درخت کہ قادر مختار نے اس مکان بے آب مین محض اپنی قدرت سے سرسبز فرمایا تھا اُترے اور اُس وقت مین طائفہ عمالقہ خارج حرم محترم مین اقامت رکھتے تھے الغرض حضرت ابراہیم نے تین شبانہ روز اُس مقام مین انکے ساتھ بسر کی اور وہ موضع کہ بغایت خشک اور سنگلاخ خالی از منظر و کاخ تھا اور اُسکی ہوا گرمی اثیر سے مشعر اور پیوستہ زمین اُسکی معدن کبریت سے مخبر گویا کہ خاک سوختہ اسکی آتش طبیعت اور ریگ تفتہ اُسکی برنگ یاقوت احمر تھی۔ القصہ جب حضرت ابراہیم نے وہان سے پھرنے کا قصد کیا ہاجرہ نے تضرع وزاری کرنی شروع کی اور کہا مین عاجزہ اور ضعیف و زار اور یہ طفل شیرخوار اور دشت پرخس وخار اور کوہسار سراسر آزار ہمکو کسکو سونپے جاتے ہو حضرت ابراہیم نے رو کر کہا کہ تمھین خدائے تعالےٰ حافظ حقیقی کو سونپا کہ اُسکا حفظ تمکو کامل اور مقصد تمھارا اُسکے الطاف سے حاصل ہوگا ہاجرہ نے کہا رضیت باللہ ربا حسبی اللہ وعلیہ توکلت اور حضرت ابراہیم اس مکان سے روانہ ہوئے اور اعلاے ملکہ پر پہونچکر بجانب اسمٰعیل اور ہاجرہ نگاہ کی اور انکو بے خانمان اور بے آب و نان اور بے یار و غمگسار اُس بیابان کوہسار مین تنہا دیکھا اور دست دعا اُٹھا یا ربنا انی اسکنت من ذریتی بوادٍ غیر ذی زرعٍ عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون ۝ یعنے اے رب میرے تحقیق مین نے بسائی ہی اولاد اپنی بیچ میدان بن کھیتی کے نزدیک گھر تیرے باحرمت کی اے پروردگار میرے تو کہ قایم رکھین نماز کو پس کر دل کتنے لوگون کے کہ جھکتے ہون طرف انکے اور رزق دے انکو میوون سے تو کہ وہ شکر کرین۔ القصہ حضرت ابراہیمؑ باچشم پرآب محزون اور غمگین مقام

شام کو روانہ ہوی اور جب ہاجرہ کے پاس آب وطعام ہو چکا تو حضرت اسمعیل اور انکی ماں پر تشنگی غالب ہوئی
اور ہاجرہ کا دودھ خشک ہوگیا تو انکو گمان ہوا کہ اب بجز مرگ کے چارہ نہین معلوم ہوتا اور حضرت اسمعیل
اضطراب اور بیطاقتی کرنی شروع کی ہاجرہ مشاہدہ اس حال سے تاب بیتابی فرزند دلبند نہ لاسکی اور نہایت
اضطراب سے تلاش آب مین کوہ صفا پر چڑھین تا دیکھین کہ کہین پانی یا آبادی نظر آتی ہی یا نہین ایک لحظہ
وہان ٹھہر کر اطراف وجوانب کو دیکھا کہین دور و نزدیک کوئی مقام آباد نظر نہ آیا اور کوئی فریاد رس
نہ دکھائی دیا مجبور وہان سے اوترکر اور کپڑے سنبھال کر جلدی جلدی چلنا شروع کیا تا آنکہ اُس وادی
سے گذر کر کوہ مروہ پر آئین اور وہان بھی قدرے توقف کیا اور پانی کا کچھ پتہ نہ پایا چنانچہ سات مرتبہ اسی
طرح سعی کی کہ اُسی دستور سے ابتک حاجی اُسکے ساتھ عمل کرتے ہین اور ہر دفعہ مین اپنی جگر گوشہ کی خبر لیتی
تھین کہ تا کوئی جانور درندہ ضرر نہ پہونچائے آخر کار جانب صفا سے انکے کان مین ایک آواز آئی اُسطرف
دہیان کیا اور خوب طرح سے دیکھا کچھ نظر نہ آیا پھر اُس مکان کی طرف کہ جہان حضرت اسمعیل کو چھوڑ آئی
تھین ایک جانور درندہ کی آواز سنی گھبرا کر جلدی سے اُسکے پاس آئین دیکھا کہ چشمہ آب خوشگوار انکے
روبرو جاری ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اُسوقت حضرت اسمعیل کو ایڑیان رگڑتے اور انکے پانون کے نیچے
سے پانی اُبلتے دیکھا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل کی پاشنہ سے زمین شگافتہ ہوئی اور چشمہ آب
جاری ہوا اور ان دونون نے پانی پیا اور محنت گرسنگی اور زحمت تشنگی سے نجات پائی اور ہاجرہ نے
چاہا کہ مشک آب زمزم سے بھرلین حضرت جبرئیل نے کہا کچھ حاجت نہین کہ یہ پانی ہمیشہ رہیگا کہتے ہین کہ
ہاجرہ کنکر پتھر اور خاک نمناک چشمہ مین سے سوت سوت کر نکالتی تھین تا پانی زیادہ آوے اور چشمہ کے گرد
تھالہ بناتی تھین تا ضائع نہووے اس اثنا مین ایک آواز جانب آسمان سے سُنی کہ پانی کے بہنے سے خوف
نکر کہ فیاض وہاب نے اِس چشمہ کو تیرے فرزند کے واسطے جاری کیا ہی اور یہ کبھی خشک نہین ہونے کا
اور اللہ تعالی اِس سعادت مند کو بشرف نبوت مشرف فرمادیگا اور بتوفیق الٰہی اِس مقام متبرک مین
باتفاق خلیل الرحمن کے بنائے خانہ خدا مین شریک ہووےگا اور خلق اللہ اقطار عالم سے بزیارت وطواف
آویگی اور اِس پانی کو پیویگی ہاجرہ سننے سے اِس حکایت کے خوشدل ہوئین اور اُنکی خاطر جمع ہوئی اور
حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ فرمایا ہی رحم اللہ ام اسمعیل لو ترکت الماء علے
حالہ لکان زمزم ماء مبیناً یعنے رحمت کرے خدای تعالی مادر اسمعیل کو کہ اگر چھوڑ دیتی زمزم کو بحال خود ہر آئینہ
چشمہ آب روان ہوتا زمین پر ظاہرا القصہ قبیلہ جرہم کہ ایک قوم تھی نبی اعمام حضرت ابراہیم سے ولایت یمن
کے ساکن تھے اور برسم تجارت پیوستہ راہ مکہ سے بلاد شام مین جاتے تھے ایک طائفہ انہین سے بعد پیدا ہونے
زمزم کے اسی آمد و رفت مین حرم محترم پر پہونچا ہجوم جانوران پرند خلاف عادت وہان پا یا دو آدمی
بھیجے تا معلوم ہووے کہ ان جانورون کے یہان جمع ہونیکا کیا سبب ہی جب یہ اُس مقام پر پہونچے دیکھا کہ ایک

عورت ایک لڑکے کو لیے ہوی چشمۂ آب پر بیٹھی ہوئی ہی انھون نے پوچھا تم انسان ہو یا جن ہاجرہ نے صورت حال بیان
کی اور کہا کہ یہ ایک کرامت ہی کہ باری عز اسمہ نے مجھے اور اس لڑکے کو عطا فرمائی ان دونون نے کہ اس
پانی مین سے پیا نہایت شیرین اور خوشگوار پایا اور پھر پوچھا کہ آیا تمھاری سوا اور کوئی بھی اس پانی مین
حقدار ہی کہا نہین اور انھون نے وادی حرم کو ملاحظہ کیا تو بنا بر چرانے مواشی کے پسند آیا پھر ہاجرہ سے اس
قوم کے آنے کے واسطے اجازت حاصل کی اور مراجعت کر کر انکو کیفیت حال سے مطلع کیا اور اس جماعت
نے یمن مین جا کر اپنے اہالی اور توابع کو ہمراہ لیکر مع ایک اور قبیلہ کے اپنی بنی اعمام مین سے کہ انکو قطورا
کہتے ہین مکہ مین آئے اور سید بنی جرہم مضاض بن عمر اعلای مکہ مین اترا اور مہتر قطورا سمیدع بن عامر نے
اسفل اس بلدۂ مبارک مین نزول کیا اور اس مقام کریم مین عمارتین بنا کر بدلجوئی اور رعایت ہاجرہ و
اسمعیل مشغول اور مصروف ہوے اور انکو بسبب اختلاط بنی جرہم ایک جمعیت حاصل ہوئی تو سب وحشت
تنہائی انکی جاتی رہی اور حضرت اسمعیل نے اس قبیلہ مین نشو و نما پایا اور زبان عربی اسنے سیکھی حضرت جبرئیل
نے حضرت ابراہیم کو انتظام حال ہاجرہ اور اسمعیل سے آگاہ کیا انکو اپنے فرزند کے دیکھنے کی آرزو ہوئی سارا
خاتون سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ اسمعیل کو دیکھون کہا بہتر لیکن اس شرط سے کہ جب وہان پہونچو تو
سر سواری ملاقات کر آؤ حضرت ابراہیم نے قبول کیا اور روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو ہاجرہ نے انکو دیکھا
فی الحال انکے استقبال کے واسطے آئین اور انکو اپنے گھر کے پاس لائین اور چاہا کہ یہ سواری پر سے اترین
اور انکا سر دھووین حضرت ابراہیم نے کہا مین نے سارا سے عہد کیا ہی کہ سر سواری تمسے ملاقات کرون ہاجرہ
ایک پتھر لائین اور حضرت ابراہیم نے اونٹ کو بٹھایا اور ایک پانون اس پتھر پر رکھا اور اس طرف جھکے
اور ہاجرہ نے انکا آدھا سر دھویا پھر اس پتھر کو دوسری طرف رکھا اور انھون نے دوسرا پانون اوسپر
قایم کیا اور ادھر کا آدھا سر دھویا گیا۔ پھر حضرت اسمعیل کو دیکھا بڑے ہو گئے تھے انکو دیکھکر بہت خوش
ہوے اور کہتے ہین کہ انکے دونون قدمون کے اس پتھر مین نقش ہو گئے کہ ابتک وہ پتھر موجود ہی اور حاجی
اسپر نماز پڑھتے ہین اور اسکو مقام ابراہیم کہتے ہین پھر انسے رخصت ہو کر سارا کے پاس آئے اور عبادت
خدا مین مشغول ہوے۔ روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیم عبادت مین قرأت کرتے تھے تو کوس بھر تک آواز
خوش الحان جاتی تھی اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ ہر سال حضرت ابراہیم باجازت سارا خاتون حضرت
اسمعیلؑ کے دیکھنے کو شہر شام سے مکہ مین آتے تھے اور سر سواری ملکر اسی دن پھر جاتے تھے مفسرین نے لکھا ہی
کہ حضرت ابراہیم نے نذر کی تھی کہ جب حضرت کبریای ذوالجلال انکو فرزند عطا فرماوے تقربًا الی اللہ اسکو
قربانی کرین ہر گاہ کہ حضرت اسمعیل پیدا ہوے حضرت ابراہیم اس کلام کو بھول گئے تا آنکہ حضرت اسمعیل بڑے
ہوے ایک شب حضرت ابراہیمؑ قربانگاہ مکہ مین سوتے تھے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہی فرمان الٰہی
نافذ ہوا ہی کہ اپنے فرزند کو قربانی کر حضرت ابراہیمؑ خواب سے بیدار ہو کر متفکر ہوے کہ آیا یہ خواب رحمانی ہی

یا شیطانی دوسری رات پھر وہی خواب دیکھا اور بہ مضطر ہوئے تیسری شب اُسی دستور سے پھر خواب ہوا اور ندا سُنی کہ ای ابراہیم شیطان تجکو اطاعت حکم پروردگار نہین کرنے دیتا اُٹھ جس امر کہ مامور ہوا ہے بجالا اور عجائب القصص مین لکھا ہی کہ انھون نے آٹھوین شب ذیحجہ کو خواب مین دیکھا کہ انکو کوئی کہتا ہی کہ اُٹھ قربانی کر انھون نے صبح کو دو سو اونٹ قربانی کیے نوین شب کو پھر وہی خواب مین دیکھا پھر دو سو اونٹ قربانی کیے اور چوتھی رات خواب مین دیکھا کہ انکو کہتے ہین کہ اُٹھ اور اپنے فرزند کو قربانی کر کہ پیمبرون کا خواب بمنزلہ وحی واجب التعمیل ہوتا ہی پس صبح کو حضرت ابراہیمؑ سارا خاتون سے اجازت لیکر ہاجرہ اور اسمٰعیل کے پاس آئے اُسوقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نو برس کی عمر تھی اور انوار التنزیل اور مدارک مین لکھا ہی سورہ والصافات مین کہ تیرہ برس کی عمر تھی اور معالم مین لکھا ہی کہ بقول بعضے سات برس کا سن تھا۔ پھر حضرت ابراہیم نے ہاجرہ سے کہا کہ اسمٰعیل کی زلفون مین کنگھی کر اور اُسکی زلفون کو مشک اور عنبر سے آلودہ کر کے گوندھ اور آنکھون مین سرمہ دے اور اچھے کپڑے پہنا کہ ایک جگہ اُسکو مہمان لیجاؤنگا ہاجرہ نے بموجب کہنے حضرت ابراہیم کے حضرت اسمٰعیل کو آراستہ کیا حضرت ابراہیم ایک چھری اور ایک رسی اپنی آستین مین رکھ کر روانہ ہوئے اور حضرت اسمٰعیل پیچھے پیچھے۔ شیطان بصورت ایک پیر مرد حضرت ابراہیمؑ کے پاس آیا اور پوچھا کہان جاتے ہو حضرت نے کہا اِس شعب مین ایک مہم درپیش ہی ابلیس نے کہا واللہ کہ شیطان نے تجکو اسمٰعیل کے ذبح کے واسطے کہا ہے انھون نے اسکو پہچانا اور کہا دور ہو اے دشمن خدا کہ اپنے پروردگار کے حکم پر عمل کرونگا شیطان اُنسے مایوس ہوکر ہاجرہ کے پاس آیا اور کہا ابراہیمؑ تیرے بیٹے کو اسواسطے لے گیا ہے کہ اُسکو مار ڈالے ہاجرہ نے کہا کوئی باپ اپنے بیٹے کو بے گناہ نہین مار ڈالتا کہا خدا نے اُسکو اِس طرح پر کہا ہے ہاجرہ نے کہا اگر خدا نے کہا ہی تو رضینا برضاء اللہ پھر وہ ملعون حضرت اسمٰعیل کے پاس آیا اور کہا تیرا باپ تجکو اسواسطے لیے جاتا ہی حضرت اسمٰعیلؑ نے کہا کوئی باپ بیٹے کو نہین مارتا کہا خدا نے اِس طرح کہا ہی حضرت اسمٰعیل نے کہا میری جان خدا تعالے پر فدا ہی جو میری قربانی خدا کیواسطے ہے تجکو اے لعنتی میرے ساتھ کیا کام ہی اور جب آگے چلے تو پھر حضرت اسمٰعیل نے اپنے باپ سے پوچھا کہ ای پدر مہربان مجکو کہان لیے جاتے ہو حضرت ابراہیم نے کہا یا بنی انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ یعنے اے چھوٹے بیٹے میرے تحقیق مین دیکھتا ہون بیچ خواب کے تحقیق مین ذبح کرتا ہون تجکو پس دیکھ کیا دیکھتا ہی تو حضرت اسمٰعیل نے کہا دوستان خدا شب کو خواب نہین کرتے اور تو اُسکی دوستی کا دعوی کرتا ہی اگر رات کو نہ سوتا تو یہ خواب نہ دیکھتا خواب کو دیدۂ عشاق مین کیا کام اور عاشقون کی آنکھون مین خواب کا کیا مقام پھر کہا یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین ۵ یعنے اے باپ میرے جس امر کے ساتھ کہ تو مامور ہوا ہی اُسکو عمل مین لا کہ مجکو انشاء اللہ تعالی صبر کرنیوالون مین سے پاویگا اور خبر نکر کہ شیطان چاہتا ہی کہ مجکو اس راہ نیک سے پھیرے پھر دونون ابلیس کیطرف پتھر پھینکنے لگے کہ جا جیونہ

کا چہرہ اسی سبب سے متغیر ہوا ہی پھر حضرت ابراہیمؑ نے کہا ای فرزند اب کیا کہتا ہی کہا ہزار جان میری خدا پر فدا ہی اور معالم مین ہی کہ حضرت اسمعیل نے کہا ای پدر تجھکو تین وصیتین کرتا ہون اول یہ کہ میرے ہاتھ پانون مضبوط باندھ دینا کہ مبادا اُس وقت مجکو جنبش ہووے اور صبر نہ کر سکون اور گنہگار ہوون یا اضطراب کرون اور تڑپون اور تیرے کپڑے لہو مین بھر جاوین اور مین بے ادبی کے ساتھ منسوب ہون دوسرے یہ کہ منھ میرا خاک پر رکھدینا کہ تو میرا منھ نہ دیکھ سکے اور مین تیرا منھ نہ دیکھ سکون مبادا مہر پدری اور فرزندی جوش مین آوے اور فرمان خداوندی مین تقصیر یا تاخیر واقع ہووے تیسرے یہ کہ جب تم گھر مین جاؤ تو میری طرف سے سلام اور دعا بیان میری مادر دلفگار کو پہونچانا اور جامہ خون آلودہ میرا اُسکو دیدینا کہ میری نشانی اُسکے پاس رہے اور وہ اُسکے دیکھنے سے تسکین پاتی رہے کہ میرے سوا اور فرزند نہین ہی پھر حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمعیل کے ہاتھ پانون رسی سے مستحکم باندھے اور چھری انکے حلق پر پھیری چھری نے کام نہ کیا کہا ای پدر شاید تو چھری کی پشت پھیرتا ہے چاہیے کہ کچھ دغدغہ اپنی خاطر شریف مین نہ لاؤ کہ مین نہایت خوش ہون حضرت ابراہیم نے بقوت تمام چھری کو کھینچا پھر بھی چھری نے نہ کاٹا حضرت اسمعیل نے کہا ای پدر چھری کی نوک میرے حلق مین اُتار دو حضرت ابراہیمؑ نے چھری کی نوک حلق پر رکھکر زور کیا یہان تک کہ پھل دستہ مین گھس گیا حضرت ابراہیم نے خفا ہوکر چھری کو زمین پر پھینک دیا چھری نے گویا ہوکر کہا اے ابراہیمؑ جسنے تجکو ایک بار کہا کاٹ مجکو ستر بار کہا مت کاٹ اور کشاف مین لکھا ہی کہ حق تعالے نے تانبے کے خار بشکل حلقہ اسمعیل کے حلق پر ظاہر کر دیے تھے کہ وہ چھری کو کاٹنے سے باز رکھتے تھے اور یہ بھی لکھا ہی کہ حلق انکا کٹتا تھا لیکن پھر درست ہو جاتا تھا اسی وقت تکبیر سنی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اور مدارک مین لکھا ہی کہ ذبح کرنیکے وقت حضرت جبرئیل نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر حضرت اسمعیل نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر حضرت ابراہیمؑ نے کہا اللہ اکبر وللہ الحمد اور یہ سنت ذبح کے وقت باقی رہی اور اسی ساعت مین خدا تعالے نے فدائے حضرت اسمعیل ایک گوسفند ابلق بھیجا کہ رنگ اُسکا سیاہ اور سفید تھا اور ایک روایت سے تمام بدن سفید تھا اور سر اُسکا سیاہ معالم مین ہی کہ بقول اکثر مفسرین وہ بکرا تھا کہ چالیس برس جنت مین چرا تھا اور بقول ابن عباس اور مدارک مین بھی ہی کہ وہ گوسفند قربانی ہابیل تھا کہ خدائے تعالے نے اُسکو فردوس اعلیٰ مین پرورش کر کر حضرت اسمعیل کا فدیہ کیا کہ وفدیناہ بذبح عظیم یعنے فدیہ کیا ہمنے اُسکا ایک مذبوح عظیم فرمایا ہی اور اگر حضرت اسمعیل ذبح ہو جاتے تو یہ سنت باقی رہتی اور آدمیون پر اپنے فرزندونکا ذبح کرنا واجب ہوتا اور روضۃ الصفا مین ظاہر ہونے گوسفند کو اسطرح پر لکھا ہی کہ چھری نے حضرت اسمعیل کے گلے پر کام نہ کیا اور ابراہیم متعجب ہوے اس اثنا مین ندا غیب سے آئی کہ یا ابراھیم قد صدقت الرویا یعنے اے ابراہیم تحقیق کہ راست کیا تو نے اپنے خواب کو اور دوبارہ پھر انکے کان مین ندا آئی کہ اپنے پیچھے نگاہ کر جو کہ تجکو دکھائی دیوے

اسکو ذبح کر کیونکہ یہ فرزند کا فدیہ ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پھر کر دیکھا کہ ایک گوسفند پہاڑ کی طرف سے
آتا ہی حضرت اسمعیل کو بسبب اضطراب حضور کے اُس گوسفند کیطرف متوجہ ہوئے اور وہ انکی طرف سے بھاگا اور یہ اُسکے پیچھے
روانہ ہوئے اور نزدیک پہر جمرہ کی جمرات سے کہ عبارت جمرۂ اولی اور وسطی اور کبریٰ سے ہی سات پتھر اُس گوسفند
کی طرف پھینکے تا آنکہ جمرۂ کبریٰ مین اُسکو پکڑا اور منا مین کہ قربانگاہ مکہ ہی لا کر ذبح کیا اور اِس اثنا مین حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے ہاتھ پاؤن ذبیح کے کھول کر کہا کہ اے اسمعیل اسوقت حضرت قاضی الحاجات سے دعا مانگو
اور اپنا مطلب چاہو کہ یہ وقت اجابت دعا ہی حضرت اسمعیل نے دست نیاز بدرگاہ کارساز بے نیاز اٹھایا
اور کہا یا رب جمیع اپنی بندون کو کہ مومن اور موحد ہو گذرے ہین بخش اور عفو کر جب خلیل الرحمن اپنی فرزند کی
طرف متوجہ ہوئے اور حضرت جبرئیل کے ہاتھ پاؤن کھولنے اور کیفیت دعا سے مطلع ہوئے کہا اے فرزند تو
مؤید ہی تائید ربانی اور موفق ہی بتوفیق سبحانی اور انکو ہاجرہ کے سپرد کیا اور سارا پاس گئے اور ہر سال
مین ایک مرتبہ سارا سے اجازت لیکر بسواری براق برق رفتار صبح کو روانہ ہوتے اور بوقت چاشت مکہ
مین پہونچتے تھے اور اہل و عیال کو دیکھ کر اُسی وقت مراجعت کرتے تھے۔ القصہ جب گیارہ برس سن
مبارک حضرت اسمعیل کے گذرے ہاجرہ نے کہ بانی قصر حیات انکی تھین تولیت ولایت عمر سے معزول
ہو کر عالم قدس علوی پر عروج کیا اور بنی جرہم نے باتفاق فرزند ارجمند کے تجہیز و تکفین مین مشغول ہو کر
انکے جسد مبارک کو مکہ معظمہ مین قریب حجر اسود مدفون کیا حضرت اسمعیل نے شدت حزن اور مفارقت والدہ
ماجدہ سے چاہا کہ اُس سرزمین مین رحلت کرین خلان و احباب اور اخوان و اصحاب کہ بدیدار ہمایون انکے
انس تمام رکھتے تھے مانع آئے اور بنا بر رفع وحشت او تنہائی ایک دختر نیک اختر قبیلہ اشراف اپنی سے انکے
نکاح مین دی اور انکو سواری اور شکار پر رغبت تمام پیدا ہوئی اکثر اوقات کوہ و صحرا مین پھرتے تھے اور
تفسیر معالم التنزیل اور بحر المواج اور زاہدی مین لکھا ہی اور ابن عباس نے نقل کی ہی کہ بعد انتقال ہاجرہ
حضرت خلیل الرحمن بحسب معمول مکہ مین تشریف لائے اور ہاجرہ کی وفات پر مطلع ہوے اور سنا کہ
اسمعیل خانہ دار ہوئی ہین انکے دروازے پر آئے اتفاقاً اسوقت یہ بنا بر شکار صحرا مین گئے تھے اور معیشت
انکی یہی تھی کہ تیر و کمان سے حلال جانورون کو شکار کر لاتے تھے اور آب زمزم مین پکا کر کھاتے تھے اور
حق تعالی انکو اُسی قدر پر قناعت دیتا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت اسمعیل کو نپایا انکی
بی بی کو دروازے پر بلایا اور پوچھا کہ تیرا خاوند کہان گیا ہی اور کب آویگا اُسنے کہا بنا بر تلاش معاش صحرا
مین گیا ہی اور شام کو آویگا حضرت ابراہیم کو اندیشہ ہوا کہ اگر مین شام تک یہان توقف کرونگا اور حضرت
اسمعیل آوینگے تو مجکو جانے نہین دینگے اور شب کو رہنا پڑیگا اور خلاف شرط او وعدہ لازم آویگا
او مدعا احوال پرسی سے تھا بہتر یہ ہے کہ انکی بی بی سے احوال پوچھکر مراجعت کرون دروازے پر کھڑے
ہو کر انکی بی بی سے احوال پوچھنا شروع کیا تا آنکہ گذران اور معیشت انکی دریافت کی اُس عورت نے

بنہایت تنگی اور مشقت سے گذرتی ہے اور بہت سی شکایت کی حضرت ابراہیمؑ نے سنکر فرمایا کہ جب تیرا خاوند
آوے تو میری طرف سے اسکو سلام کہنا اور یہ کہدینا کہ اپنے دروازے کے چوب سردل بدل ڈالے کہ یہ
سردل لائق تیرے نہین ہے پس یہ کہکر مراجعت کی جبکہ شام کو حضرت اسمعیل گھر مین آئے کچھ آثار انوار برکات
نبوت کے انکو محسوس ہوے اپنی بی بی سے پوچھا کہ کوئی شخص یہان آیا تھا کہا ہان ایک پیر مرد کہ گھوڑی پر
سوار ایسی شکل تھی اور ایسا رنگ اس دروازے پر کھڑے ہوکر مجھکو بلایا اور تمھارے حالات سے پرسان ہوا
حضرت اسمعیل علیہ السلام نے اپنے دل مین جانا کہ یہ پیر مرد حضرت ابراہیمؑ تھے کسواسطے کہ اپنی والدہ سے
حلیہ اور شمائل حضرت کے سُنے تھے ۔ القصہ حضرت اسمعیل کی بی بی نے تمام ماجرا بیان کیا اور کہا کہ مجھ سے
وجہ معیشت پوچھتے تھے مین نے کہا ہم بکمال فقر اور تنگی مین گذرتا رہین حضرت اسمعیل نے پوچھا کہ پھر وہ پیر مرد
کیا کہہ گیا کہا یہی فرما گیا کہ اپنے خاوند کو بعد سلام کے کہنا کہ اپنے گھر کی دہلیز بدل ڈالے حضرت اسمعیل نے کہا
کہ وہ میرے باپ تھے کہ تیرے بدلنے کو کہہ گئے ہین پس اب تو اپنے باپ کے گھر جا اور مجھسے کچھ سروکار نرکھ
الغرض جب حضرت اسمعیل نے اس بی بی کو جدا کیا ایک اور شخص نے فرقہ جرہم سے اپنی دختر نیک اختر کا
انکے ساتھ نکاح کردیا تا آنکہ بعد از مدت معہود حضرت ابراہیمؑ پھر سارا خاتون سے اجازت لیکر حضرت اسمعیل
کے دیکھنے کے واسطے روانہ ہوے جب گھر پر پہونچے تو اتفاقًا پھر انکو نہ پایا پوچھا کہ اسمعیل کہان ہے انکی نئی
بی بی دروازے پر آئی اور کہا کہ مرحبا یا حضرت آئیے اور اتریے اور فرمائیے کہ مین سر مبارک دھوؤن کہ غبار
راہ سے بہت گردآلودہ ہے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ مجکو سواری پر سے اترنے کی اجازت نہین ہے وہ بی بی ایک
بڑا پتھر لائی اور انکی رکاب کے متصل رکھا اور پاسیر حرمی اور حضرت ابراہیمؑ نے بھی اپنے پانوں سے اس
پتھر پر زور دیا اور سر کو جھکایا اُس بی بی نے انکے سر کو خوب دھویا اور شانہ کیا اور حضرت ابراہیمؑ احوال بیبی
حضرت اسمعیل کی کرتے تھے اور وہ شکر گذاری انکے اخلاق اور اوضاع کی کرتی تھی تا آنکہ پوچھا معیشت
اور گذران کس طرح پر ہے کہا الحمد للہ بکمال رفاہیت سے اوقات گزرتی ہے حق تعالے نے ہمکو کسیکا محتاج
نہین کیا حضرت اسمعیل صحرا سے گوشت شکار لاتے ہین اور آب زمزم ہمارے پاس موجود ہے اُس گوشت اور
اُس پانی سے بخوبی گذرتی ہے حضرت ابراہیم نے انکے حق مین دعاے خیر کی اور کہا کہ حق تعالی تمکو اس
گوشت اور پانی مین برکت عطا فرمائے حدیث شریف مین آیا ہے کہ خاصیت انکی دعا سے یہ ہوا کہ جو کوئی
مکہ معظمہ مین گوشت اور پانی پر اکتفا کرے اُسکو قسم غلہ سے حاجت نہ پڑے اور قوت اُسکی برقرار رہے اور اور
شہرون مین یہ خاصیت نہین ہے القصہ جب حضرت ابراہیمؑ نے بخوف شب باشی زیادہ توقف نہ کیا اور
قصد مراجعت کر کر اُس بی بی سے فرمایا کہ جب تیرا خاوند آوے تو میری طرف سے اُسکو سلام پہونچانا اور کہنا کہ یہ
دہلیز تیرے گھر کے دروازے کی بہت خوب ہے اسکو غنیمت جان اور نگاہ رکھ شام کو جب حضرت اسمعیل آئے
انوار و برکات اپنے باپ کے آگے سے دریافت کر کر اپنی بی بی سے پوچھا کہ آج کوئی شخص یہان آیا تھا

اُنکی بی بی نے کہا ایک پیر روشن ضمیر متصف باوصاف حمیدہ واخلاق پسندیدہ آیا تھا مین نے اُسکا سر دھو
اور خدمت کی لیکن وہ سواری پر سے نہ اُترا اور ہماری معیشت کا بہت حال پوچھا اور ہمارے واسطے دعائے
خیر کی اور چلا گیا حضرت اسمٰعیل نے کہا کہ سوائے اِسکے اور کیا فرما گیا کہا کہ بعد اسلام کے تمکو بنا بر حفاظت دہلیز خانہ
کی حکم دیا ہی حضرت اسمٰعیل نے کہا کہ وہ پیر مرد میرے پدر بزرگوار حضرت ابراہیم تھے کہ تیرے حق مین سفارش
کر گئے ہین کہ باحسن سلوک تجسے پیش آوُن - الغرض جب ایک مدت گذری پھر حضرت ابراہیم کو حضرت اسمٰعیل کے
دیکھنے کا اشتیاق ہوا سارا خاتون سے کہا کہ مین دو بار اسمٰعیل کے دیکھنے کے واسطے گیا لیکن اُسکو نہ دیکھا اگر اجازت
دو تو اب کی بار چند روز وہان رہون کہ تسلی حاصل ہووے حضرت سارا نے بخوشی رخصت دی اور حضرت ابراہیم
روانہ ہوئے اور جب وہان پہونچے دیکھا کہ حضرت اسمٰعیل ایک درخت کے نیچے زمزم کے متصل بیٹھے ہوئے تیرون کو
درست کر رہے ہین بمجرد دیکھنے کے حضرت اسمٰعیل نے پدر بزرگوار اپنے کو دیکھا اور پہچانا اور بے اختیار اُٹھکر معانقہ
کیا اور جو کچھ کہ فرزند سعادتمند کو پدر بزرگوار کی ساتھ چاہیے عمل مین لائے اور حضرت ابراہیم چند روز وہان
رہے - ایک دن حضرت جبرئیل آئے اور کہا خدائے تعالےٰ تمکو بعد سلام فرماتا ہی کہ ایک مکان بناؤ کہ وہ طواف گاہ
خلائق ہووے پوچھا کہان بناؤن کہا روانہ ہو تاکہ تمکو معلوم ہووے پھر حضرت ابراہیم اونٹ پر سوار ہوئے اور ایک
ابر پیدا ہوا کہ وہ موافق اندازہ خانہ کعبہ تھا وہ ابر بھی حضرت ابراہیم کے برابر جاتا تھا پھر جبرئیل نے کہا جہان
یہ ابر ٹھہر جاوے اُسکے سایہ کے نیچے کی زمین پر بناکر جب وہ ابر کعبہ کی جگہ پر پہونچا وہان کہ ایک ٹیلہ ریگ سرخ
کا تھا ٹھہر گیا اور ایک روایت ہی ایک سانپ آیا اور کعبہ کے اندازہ کے موافق اُسنے کنڈلی ماری اور بعضے
کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل نے حضرت ابراہیم کو بتایا کہ اِسقدر بنا اور ایک خط مدور برابر سایہ ابر کے کھینچا اور معالم
مین سورہ انبیا مین لکھا ہی کہ بقول بعضے حق سبحانہ تعالے نے ہوا چلائی کہ وہ اُس جا گئی اور گرد اگرد کعبہ کے
جگہ کو جھاڑ دیا اور بقول کلبی اُس ابر مذکور مین ایک سر تھا کہ وہ حضرت ابراہیم کے ساتھ کلام کرتا تھا
کہ برابر میرے گھر بنا بہر تقدیر حضرت ابراہیم کندید کی اطراف ٹیلہ مذکور مین مصروف ہوئے اور تہ زمین سے ایک
بنیاد سنگین مستحکم نکلی کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت کی بھری ہوئی تھی اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ
قبل از نازل ہونے بیت المعمور کے اِس جگہ پر ابو البشر کو حکم ہوا تھا کہ بنیاد اسکی بھر دی چنانچہ حضرت جبرئیل نے
ایک پر اپنا مارا اُسکے صدمے سے طبقہ ساتوان سفلی زمین کا ظاہر ہوا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک بنیاد
موجود ہی اُسپر فرشتون نے سنگہائے کلان کہ ایک ایک ایسا بھاری تھا کہ تیس آدمی قوی ہیکل اُسکو نہ اُٹھا سکین
وہان ڈالے اور اُس بنیاد مضبوط کو تا بطبقہ اعلے اور سطح ظاہر زمین تک پہونچایا کہتے ہین کہ وہ پتھر ان پانچ
پہاڑون کے تھے کہ کوہ لبنان اور طور زیتا اور طور سینا اور جودی اور حرا ہی پھر اُسوقت بیت المعمور کو کہ
صفت اُسکی بیچ قصہ حضرت آدم علیہ السلام کے مفصل مذکور ہوئی وہان رکھا تھا جو کہ وہی بنیاد آپ نکل آئی
تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُسپر دیواریں بنانی شروع کین تفسیر بحر المواج مین لکھا ہی کہ حضرت جبرئیل

علیہ السلام پتھر لاتے تھے اور حضرت ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام بناتے تھے اور بعضی روایتوں مین چنا عمارت
کا کام حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اور پتھر لانے کوہ ابوقبیس و حرا اور ورقان سے عہدہ حضرت اسمعیل علیہ السلام
کا تھا اور ارتفاع عمارت حضرت ابراہیمؑ نے اُسوقت مین نو گز کا کیا تھا اور دور اُسکا حجر اسود سے تا رکن شامی
بتیس گز اور رکن شامی سے تا رکن غربی بائیس گز اور رکن غربی سے تا رکن یمانی اکتیس گز اور رکن یمانی
سے تا حجر اسود بیس گز اسی ہیات کعبہ معظمہ کی اُس زمانہ مین شکل طولانی کہ درازی اُسکے عرض سے زیادہ تھی
اور درمیان طول شرقی اور غربی کے بھی اختلاف ہی مگر کم کہ بدون غور کامل نظر نہین آتا اور ایسا ہی عرض
جانب جنوب و شمال بھی مختلف ہی اور اُسوقت خانہ کعبہ پیوستگی زمین سے رکھتا تھا یعنے کرسی دار نہ تھا بلندی
اُس مین نتھی اور فضا محض تھی مگر بادشاہ تبع حمیری نے اُس مین کواڑ لگائے اور زنجیر و قفل واسطے اُسکے بنائی
اور حضرت ابراہیمؑ نے اندرون خانہ کعبہ جانب راست مین ایک گڑھا کھودا تھا بمنزلہ خزانہ کے کہ نذر اور ہدایا
جو آوے تو اُس مین رکھا جاوے اور جب دیوار برابر قد انسان بلند ہوئی تو حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو
فرمایا کہ میرے واسطے ایسا پتھر لاؤ کہ اُسپر کھڑا ہو کر دیوار کو بلند تر بناؤن یہ اُسکی تلاش کو کوہ ابوقبیس پر گئے
تھے کہ حضرت جبرئیلؑ سے ملاقات ہوئی اُنھون نے کہا کہ دو سنگ بزرگ حضرت ابوالبشر کے ساتھ بہشت
سے روے زمین پر آئے ہین اور بہت برکت عظیم رکھتے ہین کہ اُسکو حضرت ادریس علیہ السلام نے خوف ظہور
طوفان نوح سے پہاڑ مین مخفی دفن کر دیا ہی ایک کو حضرت ابراہیمؑ کے کھڑے ہونیکے واسطے لیجاؤ اور دوسرے
کو جانب گوشہ خانہ کعبہ پر جانب راست دروازے کے رکھو تاکہ جو کوئی طواف کرے پہلے اُس پتھر کو چومے حضرت اسمعیل
دو مرتبہ مین دونون کو اُٹھا لائے اور حضرت جبرئیلؑ بھی ہمراہ اُنکے آئے اور سنگ سیاہ کو کنج خانہ کعبہ پر رکھنے کو
کہا اور دوسرے پتھر پر حضرت ابراہیمؑ کو کھڑے ہونے کو اشارہ کیا اِس سنگ مین یہ خاصیت ظاہر ہوئی کہ بقدر
ارتفاع عمارت کے یہ بھی بلند ہوتا جاتا تھا اور اثر نقش انگلیون کا ہر دو قدم حضرت ابراہیمؑ اُسمین منقش ہوا
اور سنگ دوسرا جو سیاہ تھا اُس سے ایک روشنی ایسی ظاہر ہوئی کہ چارون طرف کعبہ معظمہ کی مسافت بعید تک نور
اُسکا پہونچا تھا چنانچہ حد حرم انتہاے اسی نور تک مقرر ہوئی ہی کہ بعد فراغ اور اتمام تعمیر کعبہ کے وہین تک حد حرم
تعین کی ہی اور لکھا ہی کہ اختتام تعمیر ابراہیمی پچیس دن مین ہوئی تھی یعنی غرہ ذیقعدہ کو بنانا شروع کیا اور اُسی
مہینے کی پچیسوین کو تمام ہوا اور حدیث صحیح مین وارد ہی کہ حجر اسود ابتدا مین سفید تھا اور نورانی اب بسبب مس
کرنے گنہگارون کے کالا اور بے نور ہو گیا ہی اور قتادہ سے مروی ہی کہ ہاتھ لگانا اور مس کرنا اُس پتھر کو کہ جس پر نقش قدم
حضرت ابراہیم تھا قبل از امت محمدی رواج تھا لہذا بسبب ہاتھ پہونچنے ہزارون آدمیون کے اب نشان قدم
فرسودہ ہو گیا ہی اور عبداللہ بن زبیر سے نقل کی ہی کہ اُنھون نے ایک گروہ کو مسح کرتے ہوئے اُس سنگ کو
دیکھا کہا اُنکو کہ خداے تعالے نے مسح کرنیکو حکم نہین کیا بلکہ نماز پڑھنا متصل اُسکے فرمایا ہی اور در حقیقت یہ سنگ
بزرگ عہد آنحضرت صلعم اور خلافت خلیفہ اول مین متصل خانہ کعبہ تھا مگر بیچ زمان خلافت خلیفہ ثانی بسبب

طغیانی آب سیل عظیم معروف بسیل ام نہشل اکھڑ کر دور جا پڑا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے خود جا کر اسکو اپنے مکان بلند پر رکھا اور گرداگرد اسکے فرش سنگین کیا تا بزور آب سیل پھر نہ اکھڑ جاوے چنانچہ اس روز سے اب تک اسی مقام پر قایم ہے اور کتاب و سنت صحیحہ سے ثابت ہے کہ بنیاد کعبہ کی حضرت ابو البشر کے وقت مین رکھی گئی تھی اور اول تعمیر مسطح ظاہر نہ ہین بنا اس حضرت ابراہیم نے کی ہے ولیکن اور کتب تواریخ معتبرہ سے پایا جاتا ہے کہ اول حضرت ابراہیم کے بنانے سے اور بعد بھی تعمیر اور ترمیم ہوئی ہے چنانچہ حدیقۃ الاقالیم مین تصریح مذکور ہے کہ ابتدا سے انتہا تک دس دفعہ کعبہ بنا ہوا ہے پہلے سب سے ملائکہ نے زمین پر بہ فرمودہ رب العالمین محاذی بیت المعمور اسی جگہ پر ایک گھر بنایا تھا اور بیت الحرام اسکا نام رکھا تھا جیسے ملائکہ آسمانی بیت المعمور کا طواف کرتے تھے ملائکہ ارضی اس گھر کے گرداگرد پھیرتے تھے اور مدت اس بنا کی زمین پر بیت المعمور کے چالیس برس پہلے ہوئی تھی دوسری بنا حضرت آدم کی کہ بتعلیم حضرت جبرئیل اور باتفاق حضرت حوا ایک خانہ گلی یہان بنایا تھا اور فاصلہ درمیان اس عمارت اور بنا ملائکہ کے بارہ ہزار برس کا تھا تیسری بنا حضرت شیث کی کہ انھون نے مٹی اور پتھر سے بنایا تھا کہ تا زمان طوفان نوح علیہ السلام قایم رہا چوتھی بنا حضرت ابراہیم کہ مذکور ہوئی پانچوین اور چھٹی ترمیم جرہم اور عمالقہ ہے ساتوین بنا قصی اور کلاب ہے کہ انھون نے ساتھ چوب مقل کے سقف کیا اور چوب خرمائے تختہ بندی کی آٹھوین بنائے قریش ہے اور یہ اس وقت مین ہوئی تھی کہ حضرت رسول خدا صلعم کی پچیس برس کی عمر تھی اور سبب انکی تعمیر کا یہ ہوا ہے کہ بسبب پہونچنے آب سیل عظیم کے چند جگہ سے دیوارین دراڑین پڑ گئی تھین اور سوا اسکے ایک عورت دھونی خوشبو پوشش کعبہ کو دیتی تھی کہ ایک پتنگا اسکا اڑا اور اگر چوب خانہ کو جلا دیا اور انکے بنانے مین تغیر اور تبدل بہت واقع ہوا اسواسطے کہ انھون نے یہ انتظام کیا تھا کہ مال حلال خالص اس مین لگاوین اور ایسا مال بسبب سود خور ہوئے امت دولتمندونکے پاس کم جمع ہوا اور تصرف ظاہر عمارت مین ایک تو یہ ہوا کہ عرض کعبہ چند گز بنسبت اول کے کم کیا اور بقیہ اسکا داخل حطیم ہوا دوسرے یہ کہ دروازہ کو بہت بلند بنایا تا جسے چاہین آنے دیوین اور جسکو روکین نہ آنے پاوے تیسرے یہ کہ اندر خانہ کعبہ کے ستون دو صفہ کھڑے ہوئے ہر صف مین تین تین ستون چوتھے یہ کہ ارتفاع خانہ دوگنا کیا یعنی نو گز پہلے تھا اب اٹھارہ گز بنایا پانچوین یہ کہ اندرون کعبہ متصل رکن شامی کے زینہ بنایا کہ بام خانہ پر جایا کرین اور جبکہ یہ بنا تمام ہو چکی اور نوبت رکھنے حجر اسود کی اسکے مقام پر پہونچی درمیان قریش کے لڑائی اور تکرار اسبات پر واقع ہوئی کہ ہر فرقہ یہ چاہتا تھا کہ اس سنگ بزرگ کو اپنے ہاتھ سے اٹھا کر وہان رکھین بعد تکرار بسیار کے یہ امر قرار پایا کہ جو شخص اول اس مسجد مین آوے اسکو حکم اور منصف مقرر کرین اور جو اس باب مین وہ کہے عمل مین لاوین بحسب اتفاق ناگاہ سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ دروازہ بنی شیبہ سے تشریف لائے سبھون نے موافق قرار اپنے کے حکم کیا حضرت نے فرمایا کہ ایک چادر لاؤ اور اسکو بچھاؤ اور حجر اسود آپنے دست مبارک سے اٹھا کر اس چادر پر رکھا اور سردارون ہر فرقہ قریش

ارشاد کیا کہ کونے اس حجر کو پکڑ کر اٹھاؤ جب وہ حجر متصل اس مقام کے پہونچی حضرت نے اپنے دست حق پرست سے اٹھا کر وہان رکھدیا اور پتھرون کے ساتھ وصل کیا چنانچہ آج تک اسیطرح پر ہے اور رہیگا اہل اسلام مین سے ہوگا اور نوین بنا عبداللہ بن زبیر کی ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے بسبب سننے اس حدیث کے حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بناے خانہ کعبہ مثل قدیم کی صحیح بخاری اور صحاح معتبر مین اسطرح پر مروی ہے کہ رسول خدا نے ایک دن حضرت عایشہ صدیقہ رض کو متصل خانہ کعبہ کے لیجا کر فرمایا کہ دیکھو تمھاری قوم قریش نے بوقت بنانے خانہ کعبہ مین قواعد ابراہیمی سے کمی کی ہے انھون نے عرض کیا کہ آپ اسکو پورا کر دین آپنے فرمایا کہ ہنوز تمھاری قوم تازہ دایرہ اسلام مین آئی ہے اگر مین اسکو توڑ کر وضع بناے ابراہیم ع پر بناؤنگا تو یہ لوگ ازروی طعن کہین گے کہ انھون نے زیادہ زمین آپ اسمین ملادی ہے اس لحاظ سے بنانا مناسب نہین جانا اگر مین بناتا تو دروازہ اسکا زمین کے متصل رکھتا اور دو دروازے بناتا ایک جانب شرق اور دوسرا طرف غرب چاہیے جاننا کہ خانہ کعبہ کے چار کنج ہین دو کو کنج یمانی کہتے ہین ایک وہ کہ جانب شرق ہے اور حجر اسود اسمین لگا اور دوسرا طرف غرب اور دو کنج کو رکن شامی کہتے ہین وہ جانب شرق ہے برکن عراق ملقب ہے اور دوسرا کہ جانب غرب ہے ملقب برکن غربی ہے اہل قریش نے وقت بناے کعبہ دونون رکن شامی کو قواعد ابراہیمی سے پست کیا اور قدری زمین خانہ کعبہ خارج کر کر اس زمین کو داخل حجر کیا اور وہ دیوار کہ کنج حجر اسود سے تا رکن عراقی تھی اسکے آثار کو بھی آثار اول سے کمتر کیا اس جہت سے اس جانب قدری بنیاد ابراہیمی سے مانند چبوترہ دکان زمین سے بلند تر رہگیا کہ اسکو شاذروان کعبہ کہتے ہین غرضکہ عبداللہ بن زبیر نے جو جو بدعات کہ جاہلیت مین ہوئی تھین سبکو موقوف کیا اور ہر کلابہ و رسن کہ کل خشبہ مین ہوتی ہے برابر گنج کے مضبوط اس سے بنایا اور حطیم کو خانہ کعبہ مین ملادیا اور دو دروازے اسمین رکھے ایک جانب شرق اور دوسرا جانب غرب اور مشک و عنبر سے کہگل کی اور دیبای قیمتی سے پوشش بنائی یہ تعمیر بست و ہفتم رجب سنہ ۶۴ ہجری مین واقع ہوئی اور دسوین ایام حکومت حجاج مین بنا ہوئی مگر اسی قدر کہ جانب رکن شامی کو توڑ کر بنیاد قریش پر بند کیا اور زمین کو سنگہاے کلان سے پر کیا اور دروازہ شرقی کو بلند تر بنایا اور دروازہ غربی کو بند کر دیا اور سب جانب کعبہ کو بدستور رکھا اور یہ تصرف اور ترمیم سنہ ۷۴ مین ہوئی اور کسی بادشاہ نے تا وقت سلطان مرادین احمد خان کچھ تعمیر نہین کی مگر اسی بادشاہ نے تمام عمارت کو ڈھا کر بر وضع حجاج تعمیر جدید کی سوائے حجر اسود کے کہ اسکو اسی جگہ رہنے دیا اور یہ بنا سنہ ایک ہزار چالیس برس ہجری کے ظہور مین آئی اور اب تک اسی طور پر ہے اور اکثر کتب تواریخ مین مذکور ہے کہ ہارون رشید نے اپنے عہد سلطنت مین حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے استفتا کیا تھا کہ اگر فرماؤ تو مین خانہ کعبہ پھر بطور بناے ابن الزبیر اور موافق خواہش دلی آنحضرت صلعم بنا کرون انھون نے کہا ہر چند کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسکے موافق عمل کرنا اتباع مرضی آنحضرت ہے لیکن قرین مصلحت نہین کہ بار بار کعبہ کو ڈھائین اور اسکی بنا مین تغیر اور تبدیل کرین کسواسطے کہ اس صورت مین بناے کعبہ بازیچہ

بادشاہان ہوجاویگا کہ پہر بادشاہ اپنے طور پر بنانا چاہیگا اور اُسکو رسوم بادشاہت سے جانکر اُسپر اقدام کریگا
مفسدہ عظیم عائد حال ہوگا پس جہان کہ مصلحت مفسدہ کے ساتھہ تقابل پیدا کرے دفع مفسدہ کی رعایت
رکھنی چاہیے اور مصلحت سے دست بردار القصہ جب حضرت ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ تعمیر اور بناے کعبہ سے فارغ ہوئے
حضرت جبرئیل نے حضرت ابراہیم کو کہا کہ اب آدمیون کو ندا دو کہ حج کرین حضرت ابراہیم نے کہا کیونکر ندا دون
اور کسطرح وہ ندا خلائق کے کان تک پہونچیگی مین کوہستان مین اور خلق اطراف جہان مین غربان آیا کہ تو ندا کر
سنوا ہم دیوینگے پہر حضرت ابراہیم کوہ ابوقبیس پر آئے اور ایک پتھر پر کہڑے ہوئے اور وہ پتھر خود بخود بلند ہوا
تا آنکہ سب پتھرون سے بلند ہوگیا اور خداے تعالے نے تمام روے زمین کی خلق کو مانند سفرۂ طعام کے جمع کرکر
حضرت ابراہیم کے آگے کر دیا پہر حضرت ابراہیم نے ندا کی کہ اے جماعۂ مسلمانان خداے تعالے نے تمہارے
واسطے گہر بناکر درست کیا ہے اسکی زیارت کا قصد کرو اور حج بجالاؤ حق سبحانہ تعالیٰ نے انکی آواز ذرات اور
ذریات کو پہونچائی اور سب کو دعوت کی صدا سنوائی اور جنکو کہ اللہ تعالیٰ جانتا تہا کہ حج کرینگے باوجودیکہ ہنوز
پشت پدران اور شکم مادران مین تہے انہون نے بہی قبول کیا اور تلبیہ کہا یعنے لبیک اللّٰہم لبیک آخر
سب کی زبان پر جاری ہوا اسی سبب سے تلبیہ کہنا حاجیون کو سنت ہوا اور تا قیامت عمل مین آویگا پس جسنے
اُسوقت ایکبار کہا تہا ایکبار حج کریگا اور جسنے دس مرتبہ کہا تہا دس دفعہ حج بجالاویگا ولیکن جو ایک مرتبہ
بہی کیسی ہی تکلیف اور صعوبت طی مسافت اُٹھاکر سعادت زیارت اس خانۂ متبرک سے بہرہ مند ہوگا پہر بہت
الم مشتاق مراجعت رہیگا کسواسطے اللہ تعالے نے قطع نظر اس بات کے کہ وعدہ اجر ثواب بسیار حجاج
و زوار کیلیے فرمایا ہے خاصیت خاص اس جاے مبارک مین ودیعت کی ہے کہ بے اختیار دل خلائق کا
اُدہر راغب اور مائل ہوتا ہے جیسا آہن قوت جاذبہ سنگ مقناطیس سے اُدہر کہنچتا ہے چنانچہ آیہ وافی ہدایہ
واذ جعلنا البیت مثابة للناس ناطق اسپر ہے حتی کہ سوا اکثر ذریات حضرت آدم کے کفار بہی ہمیشہ اسکی تعظیم
تبجیل بجالاتے رہے ہین بلکہ لکہا ہے کہ حیوانات نے بہی کوتاہی اسکی بزرگی مین نہین کی چنانچہ ازرقی
بروایت طلق بن حبیب نقل کرتا ہے کہ ایکدن ہم عبداللہ بن عمر کے ہمراہ سایۂ کعبہ مین بیٹہے ہوے تہے
تا آنکہ سایہ بسبب بلند ہونے آفتاب کے جاتا رہا اور آدمی مجلسون مین سے اُٹہے کہ ناگاہ ارزق شدید یعنے
ایک مشک مسجد الحرام کے ایک دروازے کی طرف سے ظاہر ہوئی ہمنے دیکہا کہ ایک سانپ نکلتا ہے تمام
حاضر الوقت اُس سانپ کی طرف دیکہنے لگے وہ سانپ سیدہا خانہ کعبہ کیطرف آیا اور سات سو طواف ادا
کیے پہر مقام ابراہیمؑ کے پیچہے گیا اور دو رکعت نماز گزارین عبداللہ بن عمر اور کبار مجلس اُس مار کے پاس گئے
اور کہا اے عزیز طواف تیرا ادا ہوا لیکن اس شہر مین ناواقف لوگ اور غلام اور خدمتگار بہت ہین بہتر
یہی ہے کہ تو اپنے کو آدمیون کی نظر سے پوشیدہ رکہے کہ مبادا تجکو ایذا پہونچا مین بمجرد سُننے اس کلام کے وہ سانپ
اپنا سر دم مین رکہکر بسوے آسمان اُڑکر ہماری نظر سے غائب ہوگیا اور ابوطفیل سے نقل ہے کہ ایک نوجوان

الحاصل جن سی کہ مقام ذی طوی مین رہتا تھا اکثر بصورت سانپ بنکر خانہ کعبہ کی طواف کیواسطے آتا تھا
اور عقب مقام ابراہیم نماز گزارتا تھا اور اپنی مان کو کہ وہ بھی جنیات سی تھی اور بنا بر طواف آیا کرتی تھی اُسکو
اِس کار سی منع کرتا تھا اور ڈرتا تھا کہ مبادا اُنکو آدمی سانپ جانکر مار ڈالین وہ باز نہ آتی تھی تا آنکہ جماعۂ بنوسہم
نے اُسکو مار ڈالا بجرد اُسکے مارنے کے ایک غبار عظیم مکہ مین پیدا ہوا اور ایک گردباد شدید یعنی بگولا آیا اُس
جماعت کو بنوسہم نے اپنے گھرون مین مردہ پایا اور بھی تواریخ مکہ مین حکایت جمل طائف مشہور ہی خلاصہ اسکا
یہ کہ سنہ آٹھ سو پندرہ ہجری ماہ جمادی الثانی مین ایک اونٹ جمال فاروقی کے اونٹون مین سی بھاگ کر مکہ
معظمہ کیطرف جاکر مسجد الحرام مین داخل ہوا ہرچند کہ بہت سے آدمی اُسکے گرداگرد دوڑے اور چاہا کہ اُسکو پکڑین
وہ کسی کی طرف ملتفت نہوا تا آنکہ گرد خانہ کعبہ کے سات شوط طواف بجالایا اور پھر حجر اسود پاس آنکر بوسہ دیا
اور پھر بجانب مقام حنیفہ متوجہ ہوا اور مقابل میزاب الرحمۃ کے کھڑا ہوکر رونا شروع کیا اور اشک بی شمار
اُسکی چشم خونبار سے روان ہوی اور اسی حالت مین آپکو زمین پر گرا دیا اور جان بجان آفرین تسلیم کی اور
آدمی تماشا دیکھا کیے جب وہ مر گیا تو اُسکو اُٹھا کر درمیان صفا اور مروہ کے دفن کیا اور ایک سبب
اسباب رجوع کرنے خلائق کے خانہ معظم اور محترم کی طرف یہ ہی کہ چند جا اُس مقام ذوالاحترام پر دعا مستجاب ہوتی
ہی اور اکثر آدمیون نے تجربہ کیا ہی اور بنا بر حصول مقاصد اور مطالب دینی اور دنیوی اپنے اُن مقامون
کی دعا کو بہترین وسائل جانتے ہین چنانچہ حسن بصری سی بروایت صحیحہ ثابت ہوا ہی کہ مکہ معظمہ مین گیارہ مکان
ہین کہ وہان دعا قبول ہوتی ہی۔ ملتزم کے قریب اور زیر میزاب اور نزدیک رکن یمانی اور صفا اور مروہ
پر اور مابین ان دونون جبل بزرگ کے اور درمیان رکن اور مقام اور جوف کعبہ مین اور منا اور مزدلفہ مین
اور عرفات مین اور متصل جمرات ثلثہ اور وقت پینے آب زمزم کے اور تصنیف ابن ابی شیبہ مین مذکور ہی
کانت الانبیاء اذا اتت علو الحرم نزعوا نعالهم یعنے تھے انبیا علیہم السلام جبکہ آتے تھے قریب جھنڈے
حرم کے اُتار لیتے تھے نعلین اپنی اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین مجاہد سے روایت کی ہی کہ بعضے اوقات
لاکھ لاکھ آدمی بنی اسرائیل مین سی حج کو آتے تھے اور جب حد حرم مین پہونچتے تھے تو پا برہنہ ہوتے تھے
اور ازرقی اور ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ حواریین نے بھی اِس خانہ معظم کا حج کیا ہی
اور جب حرم مین داخل ہوے ہین تو سواری سے اُتر کر پیادہ روی اختیار کی ہی اور ازرقی نے حویطلب
ابن عبدالعزی سے روایت کی ہی کہ ہم ایک دن ایام جاہلیت اپنے مین کعبہ کے سایہ مین بیٹھے ہوے تھے
ناگاہ ایک عورت آئی اور اُسنے کعبہ کا پردہ ہاتھ مین لیکر فریاد کی کہ بار خدایا مین اپنے خاوند کے ہاتھ
سے نالان ہون کہ مجکو بے موجب مارتا ہی بمجرد اِس دعا کرنے کے اُسکے خاوند کے ہاتھ خشک ہو گئے
مین نے اسکو اسلام مین بھی شل اور معطل دیکھا اور تواریخ مین ثابت ہی کہ اساف و نائلہ دونون انسان
تھے ایک مرد اور ایک عورت جبکہ عورت کعبہ مین آئی تو مرد نے عورت کا بوسہ لیا دونون بصورت

سنگ مسخ ہوگئے آدمیون نے اُنکو کعبہ مین سے نکال کر بنا بر عبرت کعبہ کے باہر کھڑا کر دیا اور ابن ابی شیبہ عبد اللہ بن سابط سے روایت کرتا ہی کہ آدمی موسم حج مین باہر آتے تھے ایک چور نے مکان کو خالی پا کر سونیکا ٹکڑا کسی کے گھر مین سے لا کر کعبے کے اندر رکھدیا جب ہنگام مراجعت کعبہ مین اُس قطع زر کے لینے کو واسطے گیا ہنوز سر اُسکا کعبے کے اندر تھا اور باقی اعضا باہر کہ خانہ کعبہ نے اُسکو اس طرح دبوچا اور بھینچا کہ اُسکا سر تن سے جدا ہوگیا آدمیون نے اس واقعہ عجیب کو دیکھکر اُسکی نعش کو نکال کر کتون کے روبرو ڈال دیا اور نیز ازرقی اپنی تاریخ مین بسند صحیح لایا ہی کہ ایک عورت تھی زمان جاہلیت مین ایک لڑکا اپنے اقربا مین سے اُسنے پرورش کیا تھا اکثر وہ عورت بنا بر کسب معاش اپنے گھر سے باہر چلی جاتی تھی اور وہ طفل تنہا رہتا تھا ایک دن اُسنے اپنی تنہائی کی شکایت اُس سے کی اُس عورت نے کہا ای فرزند اگر کوئی ظالم حالت تنہائی مین تجھپر ستم و تعدی کرے تو دوڑکر خانہ کعبہ مین جانا اور فریاد کرنا کہ اُس گھر کا ایک صاحب فریادرس ہے اتفاقاً اُس لڑکے کو ایک ظالم تنہا پا کر اسیر کر لیگیا اور ایک مدت تک اپنے ساتھ رکھا بعد مدت دراز بتقریب تجارت مکہ مین وارد ہوا وہ لڑکا بھی اُسکے ہمراہ تھا اُس لڑکے نے خانہ کعبہ کو دیکھا آدمیون سے پوچھا کہ یہ گھر کسکا ہی لوگون نے کہا یہ خانہ خدا ہی اُسکو کلام مادر یاد آیا اُس ظالم کے پاس سے بھاگ کر اور خانہ کعبہ مین آنکر اُسکا پردہ مضبوط پکڑ لیا اور پیچھے سے مالک پہونچا اور چاہا کہ کھینچکر لیجاوے اپنا داہنا ہاتھ اوس لڑکے کے پکڑنے کے لیے دراز کیا خشک ہوگیا پھر بایان ہاتھ پھیلایا وہ بھی خشک ہوگیا جب حال اس منوال پر دیکھا سرداران قریش پاس گیا اور کہا مین اس آفت مین گرفتار ہوگیا ہون مین نے اس طفلک کو چھوڑا کبھی اسکے ساتھ کسیطرح سے متعرض اور مزاحم نہین ہونگا جہان چاہے جاوے لیکن میرے دونون ہاتھون کا علاج کرو اکابر قریش نے کہا کہ اپنے ہاتھ سے ایک ایک اونٹ قربانی کر اُسنے اسی طرح کیا دونون ہاتھ اُسکے اُسی وقت اچھے ہوگئے اور ایضاً ازرقی نے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث سے روایت کی ہی کہ ایک شخص بنی کنانہ سے اپنے چچا کے بیٹے پر بہت ظلم کرتا تھا ہر چند کہ وہ بخدا اور بقرابت پناہ چاہتا تھا وہ ظالم اُسکی ایذا سے باز نہ رہتا تھا ناچار ہوکر وہ بخانہ کعبہ پناہ لیگیا اور دعا کی بار خدایا فلان شخص میرے اوپر ظلم ناحق کرتا ہی مین تیرے گھر کے ساتھ پناہ لایا ہون اُسکو ایسے درد کے ساتھ مبتلا کر کہ لا دوا ہووے یہ دعا کی اور چلا گیا جاکر دیکھا کہ اُسکا پیٹ پھول کر مثل مشک پرآب ہوگیا ہی ہر چند کہ دوا کرتے ہین سودمند نہین ہوتی تا آنکہ وہ شخص پیٹ پھٹ کر مرگیا عبد المطلب کہتا ہی کہ مین نے اس قصہ کو ابن عباس کے روبرو نقل کیا اُسنے کہا مین نے بھی ایک شخص کو دیکھا کہ خانہ کعبہ کے مقابل کھڑے ہوکر اپنے ظالم پر دعا کی کہ الٰہی یہ اندھا ہوجاوے فی الفور وہ کور ہوگیا اور آدمی اُسکو کھینچکر باہر لیگئے اور ایسی ہی کرشمے تھے کہ یہ مکان تقدس بنیان جای امن رہا ہی کیواسطے کہ آدمی بخوف عقوبت عاجلہ خلایق اس شہر سے اور ہتک حرمت اُسکی سے اجتناب اور احتراز کیا کیے اور با ہمہ اگر اُس مکان مین بنا فتنہ نہین کیا اور

اسباب امن اسکے سے یہ ہے کہ ہمیشہ قلم و بادشاہون سے خارج رہا ہو تا آنکہ نوبت اسلام کی پہونچی اور جن لوگون نے کہ اس مکان کی تعظیم بہت سی کی بمرتبہ سلطنت اور مالک ہو پہنچے۔ اور نقل ہی کہ بعد تمام ہونے بنائے خانہ کعبہ کے حضرت ابراہیم نے کہا شکر اور احسان خاص اُس خدا کو کہ جسنے یہ خانہ بزرگ میرے ہاتھ سے بنوایا اور اتمام کو پہونچایا حضرت جبرئیل آئے اور کہا خدا تعالے نے فرمایا ہو کہ یہ میرے آگے چندان قدر نہین رکھتا اگر کسیکا مطلب پورا کردے یا بھوکے کا پیٹ بھر دے یا ننگے کو پہنا دے تو وہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے بعد اسکے حضرت ابراہیم نے نذر کی کہ بغیر از مہمان طعام نہ کھاؤنگا اور ایک مہمان خانہ بنایا کہ اُس مین خلقت کی دعوت کرتے تھے اور کھانا کھلاتے تھے قولہ تعالی واذ قال ابراهیم رب ارنی کیف تحی الموتی یعنے جسوقت کہا ابراہیم نے اے رب میرے دکھا تو مجکو کیونکر زندہ کرتا ہو تو مردونکو اور تفاسیر مین آیا ہو کہ ایک دن حضرت ابراہیم نے کہا خدایا پیدا کرنیوالا اور زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا تو ہو لیکن مجکو دکھا کہ مردہ کیونکر زندہ کرتا ہو قال اولم تؤمن یعنے کہا پروردگار نے کیا نہین ایمان لایا تو قال بلی کہا بلکہ ہان لایا ہون ولکن لیطمئن قلبی ولیکن کہ تو آرام پکڑے دل میرا اور یقین زیادہ ہو وے مواہب علیہ والا لکھتا ہو کہ حضرت ابراہیم نے واسطے دیکھنے کیفیت زندہ کرنیکے یہ سوال کیا نہ اسواسطے کہ اصل زندہ کرنے مین انکو شبہ تھا معاذ اللہ عن ذلک معالم اور مواہب مین تفسیر آیہ قال فخذ اربعة من الطیر فصرهن الیک ثم اجعل علی کل جبل منهن جزءا ثم ادعهن یاتینک سعیا واعلم ان اللہ عزیز حکیم یعنے کہا پس لیجا چار جانورون سے پس صورت پہچان رکھ طرف اپنے لیکر ٹکڑے کر دے اور پہاڑ کے اُن مین سے ایک ٹکڑا پھر بلا اُنکو چلے آوینگے تیرے پاس دوڑتے اور جان کہ اللہ غالب ہی حکمت والا۔ اور لکھا ہو کہ ابلیس پر تلبیس ایک دریا کے کنارے پر چلا جاتا تھا ناگاہ ایک مُردار پر اسکی نظر پڑی دیکھا کہ مرغان ہوا اور جانوران دریا اور وحشیان صحرا ہر ایک اُس مین سے پارہ پارہ لیے جاتے ہین شیطان نے اپنے دل مین کہا اچھا دام حیلہ میرے ہاتھ لگا جماعت کوتہ نظران سبکسار کج طبع کو فریب دیتا ہون کہ آخر اس اجزا متفرقہ کو جانوران درند اور پرند کے پیٹ مین ہی اور نہنگ و مچھلیون کی انترٹون مین سے نکالکے کیونکر زندہ کریگا حق سبحانہ تعالے نے حضرت ابراہیم خلیل کو وحی بھیجی کہ فلانے کنارے دریا پر آ اور جس امر کی تونے درخواست کی ہو دیکھ کہ میرے دشمن نے مکر کا جال بچھایا ہو اِس اثنا مین خلیل اللہ اُس دریا پر آئے اور ابلیس نے حیرت زدہ ہو کر اپنے شبہ کو القا کیا حضرت ابراہیم نے کہا یہ کیا مقام تحیر ہے جو شخص اِن اجزا کو کتم عدم سے فضائے صحرائے وجود مین لایا ہو قدرت رکھتا ہو کہ دوبارہ وہ زاویہ تفرقہ سے جمع کر دیوے کسواسطے کہ کمہار نے ہوئے کوزہ کو توڑ کر جب چاہے پھر کوزہ بنا سکتا ہی پس جو کہ پہلے سے کوزہ بنانا جانتا ہی کیا عجب ہی کہ وہ ٹوٹے ہوے کو درست کر دے پھر حضرت ابراہیم نے چار جانور بفرمان الٰہی ایک مرغ اور ایک مور اور ایک کوا اور ایک کبوتر یا کرگس لیکر مار ڈالے اور اُنکے سر جدا کر رکھ چھوڑے اور باقی کو جمع کر کر ہاون مین کوٹا اور چار

یا سات گولیان بنا کر چار یا سات پہاڑون پر رکھدین اور سرونکو ہاتھ مین لیکر کہا آؤ فلان اور فلان بفضل خدا تعالی ذرہ ذرہ ہوکر اپنی اپنی سر کے ساتھ مل گئے اور انکے ہاتھ پر زندہ ہوگئے ہر گاہ کہ حضرت ابراہیم نے اس حالت عجیب کو مشاہدہ کیا خطاب آیا کہ فردای قیامت بآواز اسرافیل چارون گوشہ عالم سے خلقت کو زندہ کرونگا جیسے کہ آج ان چارون مرغونکو زندہ کیا ہی دھوا لقادر علی ما یشاء اور کچھ احوال حضرت ابراہیم کا اور ولادت حضرت اسحق وقصہ حضرت لوط علیہ السلام مین بیان ہوتا ہی انشاء اللہ تعالی باب نوان قصہ حضرت لوط مین بیان ہوتا ہی اور اس باب مین پانچ فصلین ہین فصل پہلی ذکر حضرت لوط اور ہلاک ہونے قوم انکی مین چونکہ جمہور اہل تاریخ نے قصہ حضرت لوط علیہ السلام کو اثنائے حکایت حضرت ابراہیم مین بنا بر مناسبت چند در چند کے کہ واقفان کنوز رموز واشارات پر مخفی اور محتجب نہین ہی ایراد کیا ہی محرر کلمات ہذا بھی انکی شرط متابعت بجا لاکے التماس کرتا ہی کہ اکثر ارباب تواریخ اس امر پر ہین کہ موتفکات پانچ شہرون سے عبارت ہی کہ نواحی اردن بلاد شام مین واقع تھی اور بعضے کہتے ہین کہ نواحی کرمان مین اور اول اصح ہی اور اسامی ان مواضع مین اختلاف ہی۔ روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ مواضع مذکور یہ تھے سدوم۔ عمورا۔ ازوما صغر وا صوایم۔ اور ہر شہر مین ان شہرون مین سے لاکھ لاکھ آدمی مبارز اور شمشیر زن رہتے تھے اور یہ باوجود بت پرستی کے فعل شنیع لواطہ اور رہزنی اور کبوتر بازی اور سیٹی بجانے اور زر فیلنا اور رہ راہ مسخراپن کرنے کے قیام کرتے تھے اور قصص الانبیا مین لکھا ہی کہ وہ سات شہر تھے کہتے ہین اول جو قدم کہ سالک سبیل غیر متعارف ہوے اہل موتفکات تھے اور سبب ظہور اس فساد کا یہ تھا کہ ابلیس پر تلبیس بصورت ایک مرد ان لوگونکے ایک باغ مین آیا اور اس باغ کو خراب کرنا شروع کیا جب صاحب باغ اسکے پکڑنے کا قصد کرتا تھا تو یہ بھاگ جاتا تھا اور ہر گاہ کہ یہ شخص باہر جاتا تھا تو شیطان اپنے کام مین مصروف ہوتا تھا تا آنکہ تھوڑے دنون مین نقصان صریح اسکے مالک کو عاید ہوا اور اس شخص سے اس مردود کا کچھ علاج نہو سکا ایکدن ابلیس نے اس سے کہا کہ تو چاہتا ہی کہ مین تیرے باغ مین سے چلا جاؤن کہا اس سے کیا بہتر ہے کاش تیرا قدم نحس یہان نہ آتا شیطان نے کہا جب تک کہ میرے نفس کو اپنے تصرف مین نہین لاویگا یعنی میرے ساتھ فعل شنیع نکریگا مین اس خرابی سے دست بردار نہین ہونیکا صاحب باغ اس امر پر راضی ہوا اور بجان ممنون ہوکر اس فعل قبیح پر اقدام کیا پھر ابلیس اس باغ مین سے نکل کر اور باغ مین گیا اور بدستور سابق وہان سے ایسا ہی عمل مین لایا تا آنکہ اسی طرح سب باغون مین پھرا اور سب مالکان ریاض کو مرتکب اس فعل ناشائستہ کا کیا حتی کہ رسم مذموم اس کار بد کی ساری قوم مین جاری ہوئی اور ابن عباس سے منقول ہی اتفاقاً بعض بلاد شام مین قحط غلہ ظاہر ہوا خلائق پریشان ہوکر موتفکات مین چلی گئی کسواسطے کہ وہان نعمت فراوان ارزانی تھی القصہ وہان کے رہنے والے غریبون سے تنگ آکر باہم مشورہ کرتے تھے کہ کسی طرح سے غربا کی زحمت ہمسے دفع ہووے کہ ناگاہ اسی اثنا مین شیطان انکی مجلس مین

مضر ہوا اور انکو اُسی فعل ناشایستہ پر ساتھ فقرا اور مساکین کے کہ صحاب با فات کو تعلیم کیا تھا دلالت کی یا اہلی یا وند کو رنے سواے اہل صفرا و اکے بقول شیطان عمل کیا اس سبب غربا نے اُن دیار مین ہی فرار اختیار کیا اور اُنھون نی باہم عہد کیا کہ جو غریب اُس شہر مین پہونچے بنوع معہود اُسکے ساتھ فعل شنیع عمل مین لاوے ہر گاہ کہ تمرد و عناد اہل اُن بلاد نے امتداد کیا حضرت لوطؑ انکے ارشاد و ہدایت کے واسطے مبعوث ہوے اور ایک عورت بھی اُس قوم مین سے اپنے حبالہ نکاح مین لائے اور اُس جماعت شقاوت پژوہ کو ارتکاب اعمال شنیعہ سے منع فرمایا اور توحید رب العزت اور تصدیق نبوت داعی ہو کر حضرت ابراہیمؑ کی شریعت کے موافق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کیے مگر اُنھون نے اُنکے مقالات پر مطلق عمل نہ کیا اور نصائح دلپذیر سے ہرگز نہ سنے اور متفق ہو کر کہا ائتنا بعذاب اللہ ان کنت من الصادقین ۂ لا تو ہمارے واسطے عذاب اللہ کا اگر ہی تو سچون سے حضرت لوطؑ نے دوبارہ عذاب الہی اور عقوبت کبریائی سے ڈرایا اور کہا کہ عذاب خداوندی بنہایت الیم ہی اُنھون نے کلمات نصائح آمیز حضرت لوطؑ سے آشفتہ ہو کر لواے خصومت و عداوت ساحات سینہ پر کینہ پر افراشتہ کیے اور کسی طرح جادۂ ضلالت اور گمراہی سے منحرف نہو کر لاجرم حضرت لوطؑ نے دست التماس بدرگاہ منتقم قہار اُٹھا کر اپنا عجز اور اضطرار اور اُنکا تمرد و استکبار ظاہر کیا اور کہا رب نجنی و اھلی مما یعملون ۂ یعنی اے بار خدایا نجات دے تو مجکو اور میرے اہل کو اُس چیز سے کہ عمل کرتے ہین۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ یہان اہل سے عبارت دختر زادگان لوطؑ ہین کس واسطے کہ سواے اِنکے نواسونکی کوئی اقربا مین متصف بصفت اہل بیت نتھا۔ القصہ حضرت جلال احدیت نے دعاے حضرت لوطؑ بشرف اجابت مقرون فرمائی اور حضرت جبرئیلؑ کو مع ایک گروہ ملائکہ عظام کے اس قوم نابکار کی ہلاکت کے واسطے نامزد فرمایا۔ تبیان مین بیچ تفسیر سورۂ والذاریات کے لکھا ہے کہ چار فرشتے مقرب تھے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ و اسرافیلؑ اور عزرائیلؑ۔ اور معالم مین سورۂ ہود مین مرقوم ہے کہ بقول ابن عباس اور عطا تین فرشتے تھے سواے حضرت عزرائیلؑ کے اور بقول سندی گیارہ اور بقول مقاتل بارہ بہر حال یہ سب ملائک بصورت جوانان امرد زیبا منظر پہلے حضرت ابراہیمؑ کے گھر مین آئے اور انکو بولادت اسحقؑ اور خلاصی حضرت لوط علیہ السلام از اہل شقاق بشارت دی چنانچہ اللہ تعالیٰ بیچ سورۂ ہود کے فرماتا ہے وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرٰهِیْمَ بالبشری قالوا سلاماً قال سلام ۂ فما لبث ان جاء بعجل حنیذ فلما رای ایدیھم لا تصل الیہ نکرھم واوجس منھم خیفۃ قالوا لا تخف انا ارسلنا الی قوم لوط وامراتہ قائمۃ فضحکت فبشرناھا باسحٰق ومن وراء اسحٰق یعقوب قالت یا ویلتی االد وانا عجوز وھذا بعلی شیخا ان ھذا لشیء عجیب ۂ قالوا اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت انہ حمید مجید فلما ذھب عن ابراھیم الروع وجاءتہ البشری یجادلنا فی قوم لوط ان ابراھیم لحلیم اواہ منیب ۂ یا ابراھیم اعرض عن ھذا انہ قد جاء امر ربک وانھم اتیھم عذاب غیر مردود ۂ یعنے اور البتہ تحقیق آئے بھیجے ہوے ہمارے ابراہیم کے پاس ساتھ خوشخبری کے کہنے لگے

کہ سلام بھیجتے ہین ہم کہا سلام ہے پس نہ دیر کی کہ لے آیا گاے کا بچہ تلا ہوا پس جب دیکھا ہاتھ اُنکے نہین پہونچتے
اُسکے انجان ہوا اُنسے اور جی مین چھپایا ڈر کہا اُنھون نے مت ڈر تحقیق ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم لوط
بی بی اُسکی کھڑی تھی پس ہنسی پس بشارت دی ہمنے اُسکو ساتھ اسحق کے اور پیچھے سے اسحق کے یعقوب کے کہا اے
وای ہے مجھکو کیا جنونگی مین اور مین بوڑھی ہون اور یہ خاوند میرا بوڑھا ہے تحقیق یہ بات ہے تعجب کی کہا
اُنھون نے کیا تعجب کرتی ہے تو حکم خداکے سے رحمت ہے اللہ کی اور برکتین اُسکی اوپر تمھارے اے گھر والو
تحقیق وہ تعریف کیا گیا بزرگ ہے پس جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی اُسکو خوشخبری جھگڑنے لگا ہمسے بیچ قوم
لوط کے تحقیق ابراہیم علیہ السلام البتہ تحمل کرنیوالا اور دردمند رجوع کرنیوالا ہے اے ابراہیم منھ پھیر اُس سے
تحقیق آیا ہے حکم پروردگار تیرے کا اور تحقیق وہ لوگ آنیوالا ہے اُنکو عذاب نہ پھیرا گیا۔ اور تفصیل اس
قصہ کی تتمہ احوال حضرت ابراہیم اور ذکر ولادت اسحق مین مرقوم ہوگی انشاء اللہ تعالی۔ القصہ ہرگاہ
کہ فرشتے حضرت ابراہیم کے گھر سے بجانب اراضی موتفکات متوجہ ہوے کنارہ شہر پر کہ حضرت لوط وہان
متوطن تھے پہونچے اور انکی بیٹی کو دیکھکر اسکے ہمراہ حضرت لوط کے گھر مین گئے اُس دختر نیک اختر نے
فرشتون سے پہلے گھر مین آکر اپنے پدر بزرگوار کو خبر پہونچائی کہ چند مہمان آئے ہین کہ تمام عالم مین اُنسے
خوشتر شاید کوئی نہ ہوا ہوئے ہین پیچھے سے فرشتے بھی داخل ہوے اور حضرت لوط کو سلام کیا یہ اُنکا حسن
اور جمیل دیکھکر دلتنگ ہوے اور کہا کیا مشکل ہے ان مہمانون کو اس قوم سے کیونکر بچاؤن الغرض
حضرت لوط نے گھر کا دروازہ بند کر دیا اور اپنے آدمیون کو منع کیا کہ کسی کو اس حال سے خبر نکرین انکی
بی بی کہ کافر تھی اُسنے فرصت پاکر گروہ کفار کو خبر کردی کہ ایک جماعت میرے گھر مین ایسی آئی ہے
اور اسقدر خوبصورتی اور ملاحت رکھتی ہے کہ تمنے ایسے حسین نہ دیکھے ہونگے رئیس قوم نابکار نے
زبانی دس آدمیون کے حضرت لوط کو پیغام بھیجا کہ ہمنے تمکو نہ کہا تھا کہ ترک طریقہ مہمانی کرو اور اپنے گھر مین
مہمانون کو نہ اُتارو۔ اب ہمنے سنا ہے کہ ایک جماعت تمھارے پاس مہمان آئی ہے چاہیے کہ اُسے ہمارے پاس
بھیجدیجیے اور اُن آدمیون کو یہ کہدیا تھا کہ اگر لوط اس امر سے انکار کرے اور وہ لوگ نہ آوین تو بزور
لے آنا جب کہ اُنھون نے پیغام قوم اُنکو پہونچایا حضرت لوط نے کہا مین انکی عوض مین اپنی بیٹیان رخصت
قوم مین دیتا ہون خدا سے ڈرو اور مجکو ان مہمانون کے روبرو رسوا نہ کرو انھون نے انکے پاس سے
مراجعت کر کر اسی طرح اپنی قوم سے کہا اور پھر آکر حضرت لوط سے کہا کہ قوم کہتی ہے کہ ہمکو تیری بیٹیون کی
رغبت نہین ہے جو کہ ہمارا مطلب ہے تو جانتا ہے حضرت لوط نے کہا اگر مجکو تمھاری برابری کی طاقت
ہوتی تو تم میرے ساتھ ایسی باتین نہ کہہ سکتے پھر دو شخصون نے انہین سمجھایا کہ وہ مہمان کہ جبرئیل تھا
اُسکو پکڑ لیوین جبرئیل نے اُنپر ایک پھونک ماری کہ یہ اندھے ہوگئے سب نے جاکر قوم سے کہا لوط کے
مہمان جادوگر ہین کہ دو شخصون کو ہم مین سے اندھا کر دیا انھون نے حضرت لوط علیہ السلام کو پیغام

بھیجا کہ اتنک تو جسطرح چاہتا تھا ہم مین اوقات اسبر کرتا تھا اب تو جادوگر وکو اپنے گھر مین بلاتا ہے کہ وہ ہماری
آدمیون کو اندھا کرتے ہین ہمارے شہر مین سے چلا جا اگر آج رات کو تو نہین جاتیگا تو ہم صبح کو آنکر تجکو اور تیری
سب خویش و بیگانہ کو اندھا کر دینگے حضرت لوط کو بھی اس امر سے گمان ہوا کہ فرشتے شاید جادوگر ہین
مجبور اُنسے کہا انکو قوم منکر دن وہ یہ ہے تحقیق تم قوم جادوگر ہو جب فرشتون نے دیکھا کہ لوط مشرکون کی
تہدید سے ڈر گئے اور ہماری نسبت بدگمان ہوے حقیقت حال اور اپنے آنیکا سبب ظاہر کیا کہ پروردگار کی
بھیجے ہوے آئے ہین تا اس فرقہ باغی اور قوم طاغی کو ہلاک کرین حضرت لوط سُنکے اس کلام سے خوش
وخرم ہوے اور ایصال عقوبت قوم مین جلدی کی حضرت جبرئیل نے کہا کہ انہیں صبح کو عذاب نازل ہوگا اُس
وقت حضرت لوطؑ اپنی چارپائی اور اسباب لیکر ہنگام سحر سرحد موتفکات سے گذر کر متوجہ منزل ابراہیم ہوے
اور بعضے کہتے ہین کہ مصر مین یا صغر امین چلے گئے اور اہل صغر اکہ افعال ناپسندیدہ اُنسے صادر نہو
تھے اس بلاسے مصئون اور محفوظ رہے جب تباشیر صبح صادق ظاہر ہونی شروع ہوئی حضرت جبرئیل
اپنی پر پھیلا کر زمین کے نیچے لیگئے اور ان چارون شہرون کو جگہ سے اُکھیڑ کر مع جمیع مردم و مواشی اور
حواشی انکے اُسپر رکھکر بجانب آسمان اتنا بلند کیا کہ انکے شہرون کے مرغون اور کتون کی آواز ملائکہ
آسمانی سُننے لگے اور وہان سے اُلٹ کر گرادیے فلما جاء امرنا جعلنا عالیہا سافلہا تا صیحہ ال ان مخذولون
پر کھینچا اور صاحب تفسیر مواہب علیہ نے سورہ ہود مین ذیل آیہ ولما جاءت رسلنا لوطا سیء بھم وضاق
بھم ذرعا وقال ھذا یوم عصیب وجاءہ قومہ یھرعون الیہ ومن قبل کانوا یعملون السیئات
قال یقوم ھؤلاء بناتی ھن اطھر لکم فاتقوا اللہ ولا تخزون فی ضیفی الیس منکم رجل رشید یعنے
اور جب آئے بھیجے ہوے ہمارے لوط علیہ السلام کے پاس ناخوش ہوا ساتھ انکے اور تنگ ہوا ساتھ انکے
دل مین اور کہا یہ دن ہے سخت اور آئی اُسکے پاس قوم اُسکی دوڑتی ہوئی طرف اُسکے اور پہلے اس سے
تھے کرتے برائیان کہا او قوم میری یہ ہین بیٹیان میری وہ بہت پاکیزہ ہین واسطے تمہارے پس ڈرو
اللہ سے اور مت رسوا کرو مجکو بیچ مہمانون میرے کے کیا نہین تم مین سے کوئی مرد اچھا لکھا ہے کہ جب ملائکہ
سودوم کے نزدیک پہونچے کہ وہان حضرت لوط رہتے تھے اور انکو دیکھا کہ زمین پر کھیتی کر رہے ہین سلام
علیک کی حضرت لوط نے جانا کہ یہ نوع بشر سے ہین یہ فرشتے شام تک وہین کھیتی پر مصاحبت مین رہے
جب رات ہوئی اور حضرت لوط گھر جانے لگے تو اُنکا شرم آئی اور ان فرشتون کو گھر لیجانا مناسب نجانا اور
چونکہ انکو نہایت خوشرو اور خوبصورت دیکھا حیا کی اور زنا پائی اپنی قوم سے اندیشہ کیا کسواسطے کہ وہ شقاوت
شعار حضرت کو لوگون کی دعوت وضیافت سے منع کرتے تھے دل تنگ ہو کر کہا آیا احوال اور اطوار اس
قوم کے تمنے نہین سُنے کہ انکی شرارت کس مرتبہ کو پہونچی ہے کہ میرے نزدیک اُنسے بدتر کوئی نہین ہے حضرت
جبرئیل نے فرشتون سے کہا یہ شہادت ہوئی پھر انکے ساتھ گھر کو روانہ ہوے جب شہر کے دروازے پر پہونچے

تو پھر اسی کلام کا اعادہ کیا اور حضرت جبرئیل نے کہا یہ دوسری شہادت ہے اور اپنے گھر کے دروازے پر آئے اور پھر
وہی سخن فرمایا جبرئیل نے کہا یہ تیسری گواہی ہے اور حضرت لوطؑ انکو گھر مین لائے اور اپنی بی بی کو کہا کہ
انکی مہمانی کے واسطے کھانا پکا اور کسیکو اس حال سے خبردار نکرنا کہ انکو پوشیدہ یہان لایا ہون اُس
عورت نے کسی بہانے سے باہر جا کر اُس قوم کو صورت واقعہ سے خبردار کیا اور اپنی ہمقومونسے مہمانون
کی شکل و شمائل بجمال خوبروئی کہ واقع مین رکھتے تھے بیان کی بمجرد سُننے اس امر کے وہ فجار و کفار حضرت
لوطؑ کے گھر مین گھس آئے حضرت لوطؑ نے اس حال کو دیکھکر مہمانون کو حجرے مین چھپا دیا اور آپ دروازہ
حجرہ پر کھڑے ہوکر انکو مانع آئے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت لوطؑ کی بارہ بیٹیان تھین اُنھون نے مضطر
ہوکر کافرون سے کہا کہ یہ لڑکیان موجود ہین لیکن ان مہمانون سے دست بردار ہو قالوا لقد علمت ما لنا
فی بناتک من حق وانک لتعلم ما نرید ۰ قال لو ان لی بکم قوۃ او اوی الی رکن شدید ۰ یعنے کہا
مشرکون نے ہر آئینہ تحقیق جانتا ہے تو نہین ہے واسطے ہمارے بیچ بیٹیون تیری کے کچھ حق اور تحقیق تو جانتا
ہے جو ارادہ کرتے ہین ہم کہا کاشکے ہوتا واسطے میرے ساتھ تمہارے زور یا جگہ پکڑتا مین طرف قلعہ محکم کے
آخر الامر قوم نے غلبہ کیا اور جس گھر مین کہ حضرت جبرئیل تھے گھس آئے اور چاہا کہ انکو باہر نکالین انھون نے
اُنپر ایک پھونک ماری کہ یہ اندھے ہوگئے اور مشرکون نے فرشتون کو جادوگری کے ساتھ منسوب کر کر حضرت
لوطؑ کو ڈرایا اور بینا نابینا انکے گھر مین سے بھاگے اور حضرت لوطؑ بھی تخویف قوم سے ڈر کر گمان لیگئے کہ
یہ فرشتہ جادوگر ہین جب فرشتون نے حضرت لوطؑ کو خوفناک پایا قالوا یا لوط انا رسل ربک لن یصلوا الیک
فاسر باھلک بقطع من اللیل ولا یلتفت منکم احد الا امرأتک انہ مصیبھا ما اصابھم ان موعدھم الصبح
الیس الصبح بقریب ۰ فلما جاء امرنا جعلنا عالیھا سافلھا وامطرنا علیھا حجارۃ من سجیل منضود مسومۃ
عند ربک وما ھی من الظلمین ببعید ۰ کہا انھون نے اے لوطؑ تحقیق ہم بھیجے ہوئے ہین رب تیرے کے ہرگز
نہ پہونچ سکینگے طرف تیرے پس لیچل لوگون اپنے کو ایک ٹکڑے رات کے اور نہ منھ پھیرے پھیرے تم مین سے
کوئی مگر جورو تیری تحقیق وہ پہونچنے والا ہے اُسکو جو کچھ پہونچا انکو تحقیق وقت وعدہ اُنکے کا صبح ہے کیا
نہین صبح نزدیک جب آیا حکم ہمارا کیا ہمنے اوپر اُسکا نیچے اُسکے اور برسایا ہمنے اوپر اُنکے پتھر کنکر سے
تہ بتہ نشان کیے ہوے نزدیک پروردگار تیرے کے سے اور نہین وہ ظالمون سے دور القصہ فرشتون
نے حضرت لوطؑ کو حقیقت حال سے مطلع کیا اور وہ یہ سُنکر اس خبر سے بہت خوش ہوے اور جب تھوڑی سی رات
گذری تو حضرت جبرئیل نے حضرت لوطؑ کو مع اُنکے متابعون کے اپنے پرون پر بٹھا کر شہر کے باہر کر دیا کہ بجانب
صغر اروانہ ہوے اور قوم لوطؑ جس طرح سے کہ سابق مذکور ہوا بعمل حضرت جبرئیلؑ ہلاک ہوے اور مجمع قصص
اور تواریخ مین لکھا ہے اور قرآن مجید بھی اسپر ناطق ہے کہ جسوقت حضرت لوطؑ قوم مین سے نکلے تو حضرت جبرئیل
نے وصیت کی کہ اثناے قطع مسافت راہ مین تم مین سے کوئی موتفکات کی طرف نہ دیکھے اور پیچھے نگاہ نکرے

حضرت لوط اور اُنکے مطیعون نے بموجب ارشاد معبود عمل کیا کہ پیچھے مڑکر نہ دیکھا مگر انکی بی بی نے بنا بر قرابت قرابت کی کہ کیش کافری مین اہل مؤتفکات سے رکھتی تھی ہر لحظہ پیچھے مڑکر دیکھتی تھی اور منتظر دریافت حال قوم تھی کہ کیا ہوتا ہے ناگاہ اثناے نظر کرنے مین ایک پتھر آکر اُسکے سر کو لگا اور بوادی جہنم کو راہی ہوئی اور اسی طرح جو شخص اس قوم مین سے سفر کو گیا تھا ایک ایک پتھر اُنکے سرون پر جہان تھے وہین پہونچا اور ہر واحد اُنمین سے بجانب سقر روانہ ہوا۔ خلاصہ یہ کہ جو وہان مقیم تھے وہ زیر زمین ہوئے اور جو کہ مسافر تھے اُنپر پتھر گرے۔ تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ بڑا پتھر منکے برابر تھا اور چھوٹا اخروٹ کے مساوی اور منقول ہے کہ ایک شخص اُنمین سے حریم حرم محترم مین اقامت رکھتا تھا کہ ناگاہ ایک پتھر اُسکی طرف بھی متوجہ ہوا تا آنکہ اُسکو ہلاک کرے کہ اس اثنا مین فرشتون نے خطاب کیا اے پتھر اسکو نہ مار تا کہ حرم خداوندی ایسی بلاؤن سے ایمن ہے اور سنگ وہین ہوا مین معلق کھڑا رہا تا آنکہ وہ سنگدل حرم سے باہر آیا اور وہ حجر اُسکے سر پر گرا اور جہنم واصل ہوا نعوذ باللہ من غضب اللہ القصہ بروایت اصح حضرت لوط نبی نے حضرت ابراہیم کے پاس پہونچکر توقف کیا اور جب ہلاک قوم لوط پر سات برس منقضی ہوئے تو بدھ کے دن دسوین بارہ وفات کو بجوار رحمت الٰہی انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حلیہ حضرت لوط سبزہ رنگ میانہ قد سیاہ چشم ضخیم البدن طویل الساقین والساعدین تھے اور لوط اسواسطے نام ہوا کہ اُنکی محبت حضرت ابراہیم کے دل مین آمیختہ تھی قال المفسرون انما سمی لوطا لان محبتہ لاط بقلب ابراہیم ای تعلق بہ یعنے کہا مفسرون نے کہ سوا اسکے کہ نام ہوا اُنکا لوط اسواسطے کہ محبت اُنکی نے تعلق پکڑا ساتھ قلب ابراہیم کے پس اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلی نام اُنکا کچھ اور ہے اور شریعت اُنکی موافق شریعت حضرت ابراہیم کے تھی اور بغایت عابد اور سخی اور متحمل اور مہمان نواز تھے کہ جمیع افعال مین حضرت خلیل الرحمن کی متابعت کرتے تھے اور صنعت اُنکی زراعت اور کشتکاری تھی اور جملہ اُنکے معجزون مین سے ایک یہ تھا کہ جب باران کے واسطے دعا کرتے تھے تو بے ابر مینھ برستا تھا اور دوسرے یہ کہ جس پتھر پر سر رکھکر سوتے تھے تو اُنکے سر مبارک کا اُسمین نشان ہو جاتا تھا اور بعضون نے کہ اس حال سے مشاہدہ کیا اُنکی رسالت پر مقر ہوئے اور متابعت اختیار کی اور مدت دعوت اُنکی ایک روایت سے بیس برس چند روز اور ایک قول سے ستائیس برس تھے اور تعداد عمر کی معلوم نہین ہوئی اسلئے لکھنے پر تعرض نہین کیا گیا اور مرقد مبارک اُنکا حضرت ابراہیم اور اسحق اور سارا خاتون کے قریب ہے

فصل دوسری تتمہ احوال سعادت اشتمال حضرت ابراہیم اور بشارت ولادت حضرت اسحق اور بیان مدت العمر اور وفات اور دیگر حالات اُنکے مین۔ پوشیدہ نرہے کہ مقام قیام علی الدوام حضرت ابراہیم کا دیار شام تھا ایک دن چند مہمان خوبصورت امرد آپکے پاس وارد ہوئے حضرت بر حسب عادت اکرام ضیف بکمال التفات پیش آئے اور جلد اُنکے واسطے ایک گوسالہ بریان کھانے کے واسطے روبرو لائے اُنھون نے توجہ کھانے کی طرف نہ کی چونکہ رسم اس زمانہ مین یہ تھی کہ جو کوئی دشمن ہوتا تھا وہ طعام نہ کھاتا تھا حضرت کو

اندیشہ ہوا انھون نے آثار خوف آنکی جبین مبین سے درمیان کیے اور بنا بر طمانینت کے کہا کہ تم خوف نکرو
بھیجے ہوے پروردگار تمھارے کے ہین کہ واسطہ انتقام کفار قوم لوط کے آئے ہین اور تمکو خوشخبری دیتے ہین
اس بات کی کہ تمھارے ہان ایک پسر نیک اختر پیدا ہوگا سارا خاتون نے متعجب ہوکر اپنا ماتھا کوٹا اور کہا
کہ مین بوڑھیا بانجھ اور خاوند میرا بوڑھا انھون نے کہا کہ یہی حکم ہے پروردگار تیرے کا چنانچہ آیات بینات
سورہ والذاریات مین فرمایا ہے ھل اتٰک حدیث ضیف ابراھیم المکرمین ٭ اذ دخلوا علیہ فقالوا سلاما
قال سلام قوم منکرون ٭ فراغ الی اھلہ فجاء بعجل سمین ٭ فقربہ الیھم قال الا تاکلون ٭ فاوجس منھم
خیفۃ قالوا لا تخف وبشروہ بغلام علیم ٭ فاقبلت امراتہ فی صرۃ فصکت وجھھا وقالت عجوز عقیم
قالوا کذٰلک قال ربک انہ ھو الحکیم العلیم ٭ یعنے کیا آئی ہے تیرے پاس بات مہمانون ابراہیم حرمت کیے
گئے کی جسوقت داخل ہوے اوپر اُسکے پس کہا انھون نے سلام ہے کہا سلام ہے تم قوم ہو نا پہچان پس پھر آیا
طرف لوگون اپنے کے پس لے آیا گاے کا بچہ گھی مین تلا ہوا پس نزدیک کیا اُسکو طرف اُنکے کہا کیا
نہین کھاتے تم پس چھپایا اُنسے جی مین ڈر کہا انھون نے مت ڈرا اور خوشخبری دی اُسکو ساتھ ایک
لڑکے علم والے کے پس آئی بی بی اُسکی بیچ حیرت کے پس ہاتھ مارا منھ اپنے کو اور کہا مین بوڑھی ہون
بانجھ کہا فرشتون نے اسی طرح کہا ہے پروردگار تیرے نے تحقیق وہ حکمت والا جاننے والا ہے۔ غرضکہ آسی
سال مین سارا خاتون کو حمل رہا اور بعد انقضاے مدت معہود کے بیٹا پیدا ہوا اور نام اُس خجستہ طالع کا
اسحق رکھا اور کنار عاطفت والدین مین پرورش پاکر جوان خوش منظر نیک سیر ہوا اور ہر سال انکو حضرت
ابراہیم مع سارا خاتون واسطے اداے مناسک حج کے مکہ معظمہ مین لیجایا کرتے تھے اور ملاقات حضرت اسمعیل
سے کہ ستون کی اُس بقعہ مبارک کے تھے مسرور رہوتے اور پھر وطن مالوف مین آکر ہمیشہ وارد و صادر و مقیم و مسافر کی
مہمانی اور ضیافت مین دائم مصروف رہتے بلکہ التزام کیا تھا اس بات کا کہ تنہا کھانا آپ کبھی نکھاتے تھے
اتفاقاً کئی دن گذرے کہ کوئی مہمان نہ آیا اور انھون نے بسبب عادت کے اس عرصہ مین کچھ نہ کھایا
تا آنکہ شدت اشتہا غالب ہوئی طبیعت اُنکی مہمان کی طالب ہوئی اور اُسکی تلاش ہوئی بجانب صحرا گئے
اثناے راہ مین ایک پیر مرد دوچار ہوا اور اُسکو بھوکا پایا انھون نے بکمال تمنا اُسکو اپنے ساتھ لیا اور گھر
مین آکر دستر خوان بچھایا اور کھانا حاضر کیا جو کہ اُس شخص نے نوالہ اُٹھانے مین اول نام خداے تعالے نہ لیا
تو حضرت کو اُسکے بیدین ہونیکا اشتباہ ہوا اور کھانا اُسکے ہمراہ کھانا اُنکی طبیعت نے قبول نکیا اُنسے سبب
ہمراہ نہ کھانیکا اُنسے پوچھا آپ نے فرمایا کہ جو کوئی دیندار نہو ہمکو رفاقت اُسکی کھانے مین گوارا نہین یہ
بات اُس مہمان کو ناگوار آئی اور بغیر تناول طعام اندوہگین اُٹھ گیا اُسی وقت حضرت ابراہیم کو فرمان
عتاب نشان آیا کہ ہمنے تمامی مدت عمر اس شخص کو باوجود اُسکے کفران نعمت کے رزق مقدر پہونچایا ہے اور
ایک دن بھی بھوکا نہین رکھا ایک وقت کے کھلانے مین تمنے یہ حجت نکالی اور وہ کھانا بھی خاص میری

رضا کے واسطے تھا بلکہ اپنے بھی نفس کی خواہش اور شکم سیری غرض تھی اُسپر بھی تمنے اُسکو گرسنہ نکال دیا بیت
خدای راست مسلم بزرگی و الطاف ٭ کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد ٭ حضرت یہ سنتے ہی فی الفور مثل برق دیا
اُسکے ڈھونڈھنے کو روانہ ہوے اور جب وہ ملا تو بہت سا تملق اور مدارا کیا اور عذر بے اعتنائی اول جتایا
وہ شخص اس تلافی ما فات سے اُنکے متعجب ہوا اور پوچھا کہ سبب اُس خشونت کا کیا تھا اور اِس استمالت کا
موجب کیا ہی اپنے بے توقف ارشاد ہدایت بنیاد باری تعالے کے ارشاد کیے اُسکو اُنکی تقریر سے کمال تاثیر
ہوئی اور کراہت اور نفرت کلی کفر اور شرک سے اور رغبت اور میلان کامل دین اسلام پر حاصل ہوا
بمقتضاء وَاللّٰهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ توبہ نصوح کی اور بشرف دین ابراہیمی مشرف ہوا روایت
ہی کہ ایکدن حضرت ابراہیم واسطے لانے گھاس کے مواشی کے لیے ایک پہاڑ بیت المقدس پر سیر کرتے تھے
تو مکان رہنے مواشی کا تلاش کرین اِس عرصہ مین ایک آواز اُنکے کان مین ایک طرف سے آئی کہ کوئی
شخص ذکر کرتا ہی اور اوصاف پاکی جناب باری کے پڑھتا ہی بمجرد سُننے آواز کے مطلب اپنا فراموش کیا
اور اُس طرف متوجہ ہوے دیکھا کہ ایک شخص ضعیف دراز قد کا کہ بدن اُسکا بالون سے بھرا ہی کھڑا ہو کر
توحید اللہ تعالی کی پڑھتا ہی روبرو اُسکے گئے اور پوچھا کہ ایشخص خدا تیرا کون ہی اُسنے جواب دیا کہ خدا میرا
آسمان پر ہی پوچھا کہ زمین پر بھی وہی ہی یا اور کہا زمین پر بھی وہی ہی سوائے اُسکے اور کوئی لیاقت خدائی
کی نہین رکھتا ہی پھر پوچھا کہ قبلہ تیرا کدھر ہی کہا طرف کعبہ کے پھر پوچھا کہ تو کہان سے کھاتا ہی اُسنے کہا وقت
پکے ہونے دانہ خودرو جنگل کے آخر موسم گرمی مین اُنکو نکال لاتا ہون اور جمع کر کر رکھ چھوڑتا ہون تو وہ موسم
جاڑے کے مین کام آتا ہی اور وہی میری خوراک ہی پھر پوچھا کہ کوئی تیرے اہل و عیال مین سے باقی رہا ہی
کہ تیری خدمت وہ بجا لاوے کہا نہین پھر پوچھا کہ تیرا گھر کہان ہی کہا کہ اِس پہاڑ کے نیچے ایک غار مین رہتا
ہون اُنھون نے کہا کہ چل نشان اُس غار کا مجکو بتا دے کہ تیرے گھر ہم بھی تیرے ساتھ چلین اور طرف قبلہ
تیرے کی دیکھین اُسنے کہا کہ درمیان اُس غار کے اور اِس مکان کے ایک ندی ہی کہ پانی اُسکا بہت عمیق ہی
آدمی کو گذرنا اُس سے ممکن نہین ہی حضرت ابراہیم نے پوچھا کہ تو کس طرح اُس ندی سے گذرتا ہی کہا کہ مین
بطریق خرق عادت کے اُس پانی پر چلا جاتا ہون اور وہ پانی میرے واسطے مسخر ہو جاتا ہی کہ سوای میرے
تلوون کے تر نہین ہوتے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ آؤ تو تیرے گھر چلین شاید کہ اُس پانی کو جسنے تیرے
واسطے مسخر کیا ہے میرے واسطے بھی کر دیوے حضرت ابراہیم اور وہ ضعیف روانہ ہوے جبکہ ندی پر
آئے دونون اُس پانی پر سے گذر کر چلے گئے اُس ضعیف نے تعجب کیا جب غار مین پہونچے طرف اُسکی قبلہ
کی دیکھی اور بہت خوش ہوے بعد اُسکے پوچھا کہ اے شیخ بارے کہو کہ کونسا دن سخت تر دنون سے ہی اُس
ضعیف نے کہا جسدن کہ حضرت رب العرش کرسی اپنی کو واسطے حساب خلقت کے رکھین گے اور دوزخ کو
روشن کرینگے یہان تک کہ کوئی فرشتہ مقرب اور پیغمبر مرسل نرہیگا کہ اپنے منھ سے عاجزی کرتا ہوا پھر نگا

اور حال اپنے سے سراسیمہ ہوگا حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ ای ضعیف نیکبخت واسطے میرے دعا کر کہ حق تعالے
مجکو اُس دن کے ہول سے امن اور اطمینان نصیب کرے ضعیف نے کہا کہ میری دعا کس کام آویگی
مجھسے دعا مت چاہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا کسواسطے اسنے کہا تین برس ہی ہر وقت اور ہر لمحہ دعا کرتا ہون
اصلا قبول نہین ہوتی فرمایا کہ وہ دعا کیا ہی کہا کہ ایک دن مین اس جنگل مین بیٹھا ہوا تھا کہ اتکی مین ایک
جوان اُدھر سے مواشی کو لیے ہوے جاتا تھا اور بال اُسکے سر کے آشفتہ اور پراگندہ تھے کہا مین نے
کہان سے آیا تو اور یہ مواشی کس شخص کی ہین کہا اُسنے کہ خدا کے دوست کے گھر سے کہ نام اُسکا ابراہیم
ہی آیا ہون اور یہ مواشی بھی اُسی کے گھر کی ہین چنانچہ مین اُسدن سی دعا مین مشغول ہون کہ بار خدایا اگر
اس زمین مین کوئی شخص ایسا ہی کہ دوست تیرا ہی مجکو زیارت اُسکی نصیب کر اس سے پہلے کہ مین مرون
سو اب تک مین اُسکے دیدار سے مشرف نہین ہوا ہون حضرت ابراہیمؑ نے اُس ضعیف کو کھینچ کر معانقہ کیا پھر
ہمارے پیغمبر نے فرمایا کہ اسدن سی معانقہ رائج ہوا ہی اس سے پہلے رسم سجدہ کی تھی مقام تعظیم مین اسواسطے
بیچ اسلام کے مصافحہ رائج ہوا ہی **نقل** ہی ایک جگہ بطریق صحیح کے روایت کی ہی کہ ایک برس حضرت
ابراہیمؑ کے شہر مین قحط غلہ کا ہوا تھا حضرت ابراہیمؑ واسطے لانے غلہ کے اور شہر مین تشریف لے گئے ہرچند
تلاش کیا غلہ کہین نپایا مایوس ہو کر اپنے گھر مین پھر آتے راہ مین ایک میدان مین پہونچے کہ ریت سرخ
رنگ کی اُس میدان مین بہت تھی غلامون کو فرمایا کہ اس ریت کو تھیلیتون مین بھر لو کہ لوگ ہمکو خفیف
نکرین کہ یہ خالی ہاتھ آئے پھر اُس ریت کو تھیلیتون مین بھر لاتے ہر گاہ لوگ وہانکے پوچھتے کہ ان
تھیلیتون مین کیا لائے ہو اور کونسا غلہ ہی اسمین غلام حضرت ابراہیمؑ کے کہتے کہ گیہون سرخ ہین پھر جب
تھیلیتے گھر مین اُتارے اور کھولے وہ ریت سرخ سب گیہون سرخ ہوگئے حق تعالے نے نچاہا کہ بات اپنے
دوست کے غلامون کی جھوٹی کرے اور کہتے ہین کہ ایک بار کافرون نے بسبب عداوت کے دو شیر بھوکے
حضرت ابراہیمؑ پر چھوڑ دیے اُن دونون شیرون نے جب حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا سجدہ کیا اور انکے قدمون
کو چاٹنا شروع کیا۔ صاحب روضۃ الصفا نے لکھا ہے کہ جب عمر سارا خاتون کی ایک سو ستائیس اور ایک
قول سے ایک سو تیس برس کی ہوئی طاہر روح پرفتوح انکی نے بجانب گلستان قدس پرواز کی اور مزرعہ
جیران کہ مملوکہ حضرت ابراہیمؑ کا تھا وہان مدفون ہوئین اور ارباب اخبار لکھتے ہین کہ بعد وفات سارا
خاتون کے ایک اور عورت کنعانیون مین سے حضرت ابراہیمؑ اپنے حبالۂ نکاح مین لائے اور چھہ بیٹے
اُس سے پیدا ہوے اور انکی اولاد آفاق عالم مین متفرق ہوئی ولیکن اتفاق جمہور اسپر ہی کہ سواے
حضرت اسمعیل اور اسحٰق کے اور کوئی فرزند صلبی انکا مرتبہ جلیلۂ نبوت سے سرفراز اور ممتاز نہین ہی الاکثرت
اموال اتنی زیادہ ہوئی تھی کہ چار ہزار کتے حفاظت کے واسطے انکی مواشی کے رہتے تھے حضرت رسالت
پناہ فرماتے ہین کہ ان ابراھیم اختتن بالقدوم وھو ثمانین سنۃ یعنے تحقیق ابراہیم نے ختنہ کیا قدوم

مین درحالیکہ یہ اسّی برس کے تھے۔ بعضے فضلا کہتے ہین قدوم نام ایک مقام کا ہی کہ شام مین واقع ہی اور بعضے کہتے ہین کہ قدوم نام تیشہ کا ہی یعنے حضرت خلت پناہ نے اسّی برس کی عمر مین تیشہ سے اپنا ختنہ کیا اور یہ سنت تا روز قیامت اُس پیغمبر کی یادگار رہی اور ایک حضرت کی سنتون مین سے ازار کا پہننا ہی کہ حق جل وعلا نے انکو وحی بھیجی کہ تو مکرم ترین خلق ہی نزدیک میرے چاہیے کہ سجدے کے وقت زمین تیرا ستر نہ دیکھے حضرت ابراہیمؑ نے اپنے واسطے سراویل یعنے ازار ترتیب کی اور مشہور ہی کہ سنت ضیافت جملہ مخترعات انکے سے ہے کہ صبح اور شام بغیر مہمان نہ کہاتے تھے اور تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہی جو بسا کہ حضرت ابراہیمؑ کی حیات مین انکے مہمانخانہ مین بساط دعوت بچھا ہوا تھا اب تک بعد ممات بھی بر سر قبر مبارک ایک لنگرخانہ ہی کہ اُسمین رسم ضیافت جاری ہی اور تا روز قیامت رہیگی اور کہتے ہین کہ پہلے جسنے مسواک کی اور ربانی کے ساتھ استنجا کیا اور لبین کترواتین اور بڑھاپا دیکھا حضرت ابراہیمؑ تھے اور سبب ظہور اس صورت کا اِس طرح پر ہے لکھا ہی کہ جس گاہ قادر علی الاطلاق نے انکی کبرسنی مین حضرت اسحٰق کو عطا فرمایا کنعانیون نے کہا عجب بات ہی کہ سارا اور ابراہیمؑ نے غیر کے فرزند کو اپنا مشہور کیا ہی اور پرورش کرتے ہین لاجرم خداوند تعالے نے بنا بر دفع تہمت کے حضرت اسحٰق کو ایسا حضرت ابراہیمؑ سے شبیہ پیدا کیا کہ کوئی بعد ظہور ڈاڑھی مونچھ حضرت اسحٰق کے دونون باپ بیٹون مین امتیاز نہ کرتا تھا بنا برین حکمت الٰہی مقتضی اس امر کی ہوئی کہ محاسن شریف انکی سفید ہوئی تا خلائق پر ظاہر ہووے کہ ابراہیمؑ یہ ہین اور اسحاق یہ اور منقول ہی کہ ایک شخص نے رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارا یا خیر البریہ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم کی شان مین وارد ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے ارشاد کیا نحن احق بالشک من ابراھیم یعنے مین حقدار زیادہ ہون ساتھ شک کے ابراہیمؑ سے اذ قال رب ارنی کیف تحی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی یعنے جبکہ کہا ابراہیمؑ نے اے رب میرے دکھا تو مجکو کیونکر زندہ کرتا ہی مردیکو کہا پروردگار نے کیا تو نہین ایمان لایا کہا ابراہیمؑ نے ہان ایمان لایا ہون لیکن تاکہ طمانینت پکڑے دل میرا چنانچہ تفسیر اس آیہ کریمہ کی بالتفصیل اوپر بیان ہو چکی اور خواجہ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ باوجود کمال شرف مرتبت اور علو منزلت کی بمتابعت شریعت آنحضرت کے مامور ہوے کہ خداے تعالیٰ نے کلام مجید مین فرمایا ان اتبع ملۃ ابراھیم حنیفا خلاصہ یہ کہ مناقب اور کمالات حضرت خلیل الرحمن کے بسیار ہین اور سنتین اور آداب انکی بیشمار ہین کہ آجتک ملت محمدی اور شریعت احمدی ہر ایک اعمال حسنہ انکے سے معمول بہا اور طریقہ موثوق علیہا ہین کہ قلم مشکین رقم تعداد مآثر اور مفاخر انکے سے بعجز اور قصور معترف ہو کر قدر قلیل پر اختصار کرتا ہی چاہیے جاننا تفسیر عزیزی مین لکھا ہی احیا د اعداد اللہ ۲ اور کسر اصنام ۳ اور ختنہ ۴ اور عقیقہ ۵ اور آداب ضیافت ۶ اور لبس ثیاب یعنے کپڑے پہننے ۷ اور بنگام عبادت زینت کرنی ۸ اور نماز مین رفع یدین کرنا ۹ اور تکبیر خفض و رفع یعنے پستی اور بلندی پر چلنے مین

۱۰ اور چار رکعت نماز چاشت ۱۱ اور ماہ ہای محترم کو بزرگ جاننا ۱۲ اور نکاح مین حرام چیزون کو حرام سمجھنا ۱۳ اور قبول کرنا گواہی اور مہر کا نکاح مین ۱۴ اور سجدہ سے پہلے رکوع کرنا نماز مین ۱۵ اور جدا کرنا حصہ کا مال مین سے براے فقرا کہ عبارت زکوۃ سے ہے ۱۶ اور ستر عورت کا واجب ہونا ۱۷ اور زنا اور لواطہ اور سحق اور کبائر کا حرام ہونا ۱۸ اور قبلہ کی طرف متوجہ ہونا ۱۹ اور مناسک حج تمام ۲۰ اور خصال فطرت جیسا ۲۱ اور آداب قربانی ۲۲ اور احکام نجوم پر معتقد نہ ہونا ۲۳ اور منجمون سے ساعت نیک اور بد نہ پوچھنی ۲۴ اور تفحص سعد ونحس ساعات نکرنا ۲۵ اور ایام اور شہور اور تواریخ کے درپے نہونا ۲۶ اور شگون بد نہ لینا ۲۷ اور جادوگری پر اعتقاد نکرنا ۲۸ اور نذر بنام جن اور دیوون اور پریون کی نکرنی ۲۹ اور رنگ کے واسطے ذبح نکرنا ۳۰ اور رزق اور شفا اور موت اور حیات کو بلا واسطہ مسبب الاسباب سے جاننا ۳۱ اور مصیبت کے وقت صبر کرنا ۳۲ اور جزع اور فزع اور نوحہ اور شیون مرنے دوستون اور اقارب کے سے ترک کرنا ۳۳ اور راہ خدا مین جان دینی ۳۴ اور باپ کو گناہ فرزند مین اور فرزند کو گناہ پدر مین نہ پکڑنا ۳۵ اور کپڑے اور بدن اور گھر اور مسکن کو پاک اور پاکیزہ رکھنا ۳۶ اور معطر کرنا ۳۷ اور لہو ولعب سے احتراز کرنا ۳۸ اور تصویر بنانے اور پاس رکھنے سے اجتناب رکھنا ۳۹ اور ترک نکاح نکرنا ۴۰ اور ترک کھانون لذیذ اور لباسون نفیس اور عزلت یعنے گوشہ گیری آدمیون کو متبرہ جاننا ۴۱ اور ریاضت مفرط کہ موجب تلف حق نفس یا حق اہل وعیال کے ہو نہ پسند کرنی ۴۲ اور سوال بلا ضرورت سے پرہیز کرنا ۴۳ اور مکاسب سے معیشت کو حاصل کرنا۔ اور مثل انکے احکام ملت ابراہیمی سے ہین کہ اس شریعت مین بعینہا باقی ہین بلکہ یہی احکام ہین کہ اصل اس شریعت اور قاعدے اس دین کے ہین اور ہر ایک ان امور مذکورہ مین سے فروع بسیار نکلتے ہین شاید تمام شریعت کو احاطہ کر لیوین کسواسطے کہ درحقیقت ملت ابراہیم گویا ایک متن اور شریعت محمدی اسکی شرح ہے۔ ناقلان اخبار کہتے ہین کہ دس صحیفہ حضرت ابراہیم پر نازل ہوئے اکثر انکا مشتمل تھے موعظت اور حکمت پر چنانچہ ترجمہ چند کلمات صحائف کا تبرکا اور تیمنا لکھا جاتا ہے۔ کہ ایک یہ کہ عاقل کو بوقت توجہ امور معدلت کے رعایت اس بات کی ضرور ہے کہ اسکی زبان سے کوئی کلمہ نامناسب خلاف منصب اسکے اور خلاف داد خواہ کے نہ نکلے دوسرے یہ کہ عاقل کو لازم ہے کہ ہر کام اپنی راے پر کرے نہ کہ جیسا کوئی کہدے وہی کرنے لگے اور اولی یہ ہے کہ امر عظیم مین مشورہ عقلمندون سے واجب جانے تیسرے یہ کہ دانا کو لازم ہے کہ تقسیم اوقات شبانہ روزی چار قسم پر کرے یعنے ایک ساعت اگر اکل وشرب مین گزاری تو واجب ہے کہ اسی قدر مناجات حضرت قاضی الحاجات کی کرے اور اتنی ہی مدت تفکر بیچ صنائع اور بدائع باریتعالی کے عمل مین لاوے اور اسی طرح محاسبہ نفس اپنے کا یعنے جو نیک وبد کہ امور دینی اور دنیوی مین اس روز وشب مین اس سے ہوے ہون اسکو یاد کر کر برائی سے توبہ اور استغفار اور نکوئی کی توفیق کا شکر گزار ہو چوتھے یہ کہ دانشمند کو یہ بھی ضرور ہے کہ زبان کو غیر ضروری کے بیان مین دراز نہ کرے کہ بیہودہ گوئی موجب خفت و[illegible]

اور عذاب عقبی کا ہوتی ہی پانچوین یہ کہ انسان دانشور کو ہمت مصروف کرنا اوپر حصول تین چیزونکے واجب ہی
یعنی تلاش معاش اور فکر معاد اور اجتناب گناہ چھٹے یہ کہ آفرینش پاک کی آنکھون پر اسی واسطے ہے کہ
نادیدنی نہ دیکھنا چاہیے اور ہونٹھ دہن پر اسلیے پیدا کیے ہین کہ ناگفتنی نہ کہا کرے پس لازم ہی انسان کو
کہ جب قساوت اپنے دل مین پاوے یا بیماری بدن مین یا نقصان مال مین یا تنگی رزق مین تو چاہیے سمجھا کہ
یہ سبب شومی سخن لایعنی سے لاحق ہوئی ہی ساتوین یہ کہ رزق مقسوم ہی اور حریص محروم اور بخیل مذموم اور
رازق اللہ حی القیوم ہی اور دنیا اور ما فیہا معدوم ہی آٹھوین یہ کہ فقیر حقیر کو بزرگ جاننا چاہیے کہ وہ خاص
مہمان میرا ہی نوین یہ کہ شدت غصہ مین خداے تعالے فرماتا ہی کہ میرا یاد کرنا لازم ہی تا مین تجکو یاد کرون
عالم غضب اور عتاب مین دسوین یہ کہ اللہ تعالی کا حکم ہی کہ بعد نماز فجر اور عصر مجکو یاد کر کہ ان دونون
وقتون مین تیری مہمات کو کفایت کرونگا گیارھوین یہ کہ ارشاد کرتا ہی پروردگار تیرا اے پسر آدم جو کوئی تجسے
قطع کرے تو اوس سے پیوند کر اور جو کوئی تجپر ظلم کرے تو اوسپر رحم کر اور جو کوئی تجھے محروم رکھے تو اوس سے
رعایت دریغ نہ رکھ اور جو خیانت کرے اسکو نصیحت کر اور جو تیرا گناہ کرے تو اوسکو بخش اور جسکا تو گناہ
کرے اوس سے عفو کی خواستگاری بمنت و زاری کر کہ تو مستحق اول جانے والون بہشت مین سے ہوا اور
لکھا ہی کہ پیشہ اصلی حضرت ابراہیم کا زمینداری تھی اور اہل کتاب کہتے ہین کہ عمر مبارک ایک سو چھتر برس
کی تھی اور قتیبی نے معارف مین دو سو برس اور مسعودی نے کتاب اخبار الزمان مین پانچ کم دو سو برس
محمد فخر الدین بناکتی نے ایک سو ستیئس اور ایکسو انتیس لکھے ہین اور اصح روایات قول امام مسعودی کا ہی
اور اسی تقدیر پر مدت دعوت ایک سو اسی برس ہوتے ہین اور روضۃ الاصفیا مین مذکور ہی کہ بہ مرگ
مفاجات حضرت کا انتقال ہوا تھا اور جامع عظم مین مسطور ہی کہ جمعرات کے دن نوین ماہ محرم کو پچیس دن
بیمار ہو کر دار محنت سے روضہ رضوان مین انتقال فرمایا اور روضۃ الصفا مین ایک مقام پر لکھا ہے کہ
جب انکی ایک سو پچاس کی عمر ہوئی تو انھون نے آثار پیری اور موے سفید محاسن مبارک مین کہ قبل ازین
کسی کو یہ صورت لاحق نہین ہوئی تھی مشاہدہ کیے بہت سی جزع اور فزع کی اور کہا الٰہی یہ کیا حال ہی کہ اسکی
حقیقت مجپر منکشف نہین ہی خطاب آیا کہ یہ میری طرف سے اک وقار ہی کہ تجکو ارزانی فرمایا ہی حضرت ابراہیم
سننے اس کلام فرحت التیام سے نہایت خوش ہوے اور کہا اللہم زدنی وقارا مشہور ہی کہ آنحضرت نے خالق
موت و حیات سے دعا کی تھی کہ جب تک مین موت کا طالب نہون جامہ زندگانی بمقراض اجل منقطع نہووے
اور یہ دعا بشرف اجابت مقرون ہوئی تھی ہرگاہ کہ وقت رحلت نزدیک پہونچا اور ہنگام سفر ضروری
قریب آیا ملک الموت بصورت ایک پیر مرد انکی مجلس شریف مین تشریف لائے اور حضرت ابراہیم نے
علے حسب العادت طعام حاضر کیا ملک الموت کا ہاتھ نوالہ اوٹھانے کے وقت کانپنے لگا اور وہ لقمہ کو
بجد و جہد کبھی کان کے پاس اور کبھی ناک کی طرف لیجاتا تھا اور کبھی بجانب وہان حضرت ابراہیم نے پوچھا

کہ ای پیر یہ کیا حال ہی کہ دیکھتا ہون ملک الموت نے کہا یہ سب بڑھاپے کے سبب ہی پوچھا کہ تیری عمر کتنی ہی انھون نے دو برس زیادہ حضرت کی عمر سے بتائی خلیل الرحمن نے فرمایا کہ مجھ مین اور تجھ مین دو برس سی زیادہ فرق نہین ہی بعد گذرنے اِس مدت کی میرا بھی یہی حال ہوگا اُسنے جواب دیا ہان حضرت ابراہیم اس امر سے اندیشہ مند ہوی اور کہا الٰہی ودیعت حیات کہ مجکو سپرد کی مسترد فرما کہ مجکو نعمت دنیا اور زندگانی اس طرح سی مقرون بہ عجز و ناتوانی درکار نہین اُسیوقت ملک الموت بقبض روح شریف مامور ہوا اور حضرت ابراہیمؑ عالم بقا کو تشریف لے گئے اور بعضے کہتے ہین کہ جب حضرت باری سبحانہ تعالیٰ نے نعمہای دنیا اور مقاصد دینی حضرت ابراہیمؑ پر تمام کیے اور جزایل انعام و افضال بہ تکمیل پہونچائے تو قابض ارواح اُنکی خدمت بابرکت مین پہونچا اور کہدیا تھا کہ اگر وہ اجازت دیدین تو اُنکی روح پاک قبض کرنا والا اپنے مقام پر پھر آنا ملک الموت بمقتضای فرمان اُنکی مجلس مین حاضر ہوا اور صورت واقعہ عرض کی حضرت ابراہیمؑ نے کچھ مہلت چاہی اور بکفایت بعض مہمات دنیا و عقبیٰ کہ ضروریات سے تھے مشغول ہو اور حضرت اسحق کو دیار شام مین اپنا ولیعہد کیا جب مہلت موعود بسر ہوئی ہادم اللذات نے کمر خدمتگاری باندھکر وظیفہ جانستانی ادا کیا اور بعض کتب تواریخ مین مسطور ہی کہ جب حضرت عزرائیل بنابر قبض روح باشارہ رب جلیل حضرت ابراہیمؑ پاس آئے تھے اور انھون نے مہلت چاہی تھی تو یہ اُسی وقت آسمان پر گئے اور اُنکی مہلت طلبی کا حال جناب کبریائی مین عرض کیا اُسکے جواب مین فرمایا کہو ابراہیمؑ کہ تمنے کبھی ایسا دیکھا اور سنا ہی کہ کوئی دوست وصال دوست کو مکروہ جانے اور اُسکے حاصل کرنے مین تاخیر روا رکھے جب حضرت عزرائیلؑ نے یہ پیغام خداوندی خلیل کو پہونچایا اُنھون نے اوسیوقت بکمال خوشی قبض روح پر مجاز کیا اور ملک الموت نے اُنکی روح مطہر قبض کی اور اُنکو سارا خاتون کی پاس مدفون کیا حلیہ اُنکا یہ تھا کہ رنگ روی ہمایون اُنکا سرخ و سفید تھا اور دراز قد اور نرگسی چشم اور کشادہ سینہ اور ضخیم السر یعنی کلان سر تھے **فصل تیسری** ذکر حضرت اسمعیلؑ مین اور شرح بعضے حالات اور بعثت اُنکی مین روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ ولادت باسعادت اُنکی حدود شام مین واقع ہوئی اور سن صغر سنی مین بہ بلاے ہجرت مبتلا ہوکر اراضی مکہ مین نشو و نما پائی چنانچہ بالتفصیل مذکور ہوا اور تیراندازی اور چابک سواری سیکھی اور بظاہر وسعت معیشت ابتدا مین اُنکا یہ ہوا تھا کہ جب قبیلہ جرہم نے بدستور ہاجرہ اُنکے قرب و جوار مین اقامت کی تھی سات دنبیان حضرت اسمعیلؑ کو دین اور حضرت منزل البرکات نے اُن دنبیون مین برکت ارزانی فرمائی اور کثرت اِس مرتبہ کو پہونچی کہ محاسبان روزگار ضبط و شمار اُنکے سے عاجز آئے اور مسعودی نے کتاب اخبار الزمان مین لکھا ہی کہ اول جس قوم نے بمصاحبت اسمعیل چشمہ زمزم پر میل کی ایک طائفہ تھا عمالیق سے اور پھر بنی جرہم ولایت یمن سی آنکر مکہ معظمہ مین متوطن ہوئی اور چونکہ سابقاً قصہ نزول حضرت اسمعیلؑ و آنا حضرت ابراہیمؑ کا اُنکے پاس بیان ہو چکا اگر یہان

پھر لکھا جاوے تو خالی تکرار سے نہووے ارباب اخبار کہتے ہین کہ حق تعالی نے ببرکت دعاے حضرت ابراہیمؑ
حضرت جبرئیلؑ اور میکائیل کو فرمان دیا تھا کہ رملہ اور طائف کو اپنے مقام سے اٹھا کر مکہ کے قریب لے آئے
تھے تا اولاد امجاد انکی وسعت عیش اور رفاہیت سے اوقات گذاری کرین کسواسطے کہ اطعمہ اور فواکہ
ان دونون مقامون مین بہت ہوتے ہین قال اللہ تعالی و تقدس واذکر فی الکتب اسمعیل انہ کان
صادق الوعد وکان رسولا نبیا۔ ثعلبی کہ ایک مفسران سلف سے ہے لکھتا ہے کہ حضرت اسمعیلؑ انتہی صادق
الوعد تھے کہ کسی نے انسے ایک مقام پر اقرار کیا کہ آپ ٹھہرے رہین مین ابھی پھر کر آتا ہون وہ
شخص اتفاقاً کسی کار ضروری مین مصروف ہوا اور آپکا انتظار چھوڑ جانا بھول گیا لیکن انکے انتظار مین حضرت
تین روز تک وہین کھڑے رہے جب پھر اسکا گذار بعد اس عرصہ کے وہان ہوا تو انکو دیکھکر پوچھا کہ اسوقت
آپ کیونکر آتے ہین حضرت نے فرمایا کہ رعایت وفاے وعدہ کے مین اسدن سے تیرے انتظار مین یہان سے
گیا نہین وہ شخص بہت عذر خواہ اپنے نسیان شعاری کا ہوا اور روایت کرتے ہین کہ حضرت اسمعیل بعد
وفات پدر عالی صفات اپنے کے ولایت شام مین گئے اور مرقد منور کی زیارت حاصل کی اور میراث کو
قسمت کیا تو اسکے بعد شرف نبوت مشرف ہوے اور حق جل وعلا نے انکو بدعوت ایک جماعت فراعنہ بھیجا
کہ انھون نے شہر مصر سے جاکر دریاے یمن مین کوطن کیا اور حضرت اسمعیلؑ نے اس سرزمین مین پہونچکر اس
طائفہ باغی و طاغی کو سالہاے فراوان بدین قویم حضرت ابراہیمؑ پر دعوت کی ولیکن وہ متمرد بمقتضاے
من یضلل اللہ فلا ہادی لہ قبول اس سعادت عظمی سے محروم اور اسی طرح سرگردان بادیہ ضلالت
وغوایت رہے اور کہتے ہین حضرت اسمعیلؑ کے بارہ فرزند تھے۔ آسن واکبر اولاد ثابت نام رکھتا تھا اور انکے
سب فرزندون مین سے ثابت اور قیدار نے حرم محترم مین سکونت کی منقول ہے کہ جب حضرت اسمعیلؑ نے
آخر ایام اپنی حیات کے آثار ابتری اور ضعف مشاہدہ کیا قیدار کو اپنا وصی اور ولیعہد گردانا اور بعد اندک
فرصت وخشت آباد دنیا سے بریاض جنت المادی خرامان ہوے اور لکھا ہے کہ حضرت بغایت مشابہ تھے
بحضرت ابراہیمؑ اور امین اور صادق الوعدہ اور متحمل اور صابر انکی صفات مین سے ہے اور تیر سے آشنا اور
تیراندازی خوب جانتے تھے اور روایت کرتے ہین کہ ایک مرتبہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جماعت بنی اسلم پر گذری کہ یہ اس وادی مین تیراندازی کر رہے تھے آنحضرت نے فرمایا کہ ارموا بنی اسمعیل فان
اباکم یعنے اسمعیل کان رامیا یعنے تیر لگاؤ اے پسران اسمعیل پس تحقیق کہ باپ تمہارا یعنے اسمعیل تھا تیرانداز اور حضرت
اسمعیلؑ بصید و شکار میل تمام رکھتے تھے اور کنیت انکی ابوالورب اور لقب اعراق الثری تھا اور معجزے انسے
بہت ہوے ہین ازانجملہ ایک یہ ہے کہ ایکدن ایک دنبی نہایت لاغر اور دبلی پر سون سے دودھ نہ دیتی تھی انکے
پاس لاے اور حضرت نے دست بابرکت اسکے تھنون پر پھیرا فوراً دودھ دینے لگی اور دوسری یہ کہ ایکدن
ایک جماعت انکے گھر مین داخل ہوئی اسوقت طعام حاضر نہ تھا قدری آب زمزم ایک باسن مین ڈالکر

اُسپر سرپوش رکھدیا اور دعا کی چند قسم کا طعام اُس برتن سے برآمد ہوا اور یہ دیکھنے والون کو موجب زیادتی تصدیق
نبوت کا ہوا اور بستان فقیہ مین مذکور ہے کہ اکثر عرب انکی نسل مین سے ہین اور کیا انکی بزرگی اور شرف ہے
کہ خواجہ ہر دو جہان نبی آخر الزمان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم انکی اولاد مین سے ہین اور آپنے انکے
محاسن اور مدایح بہت فرمائے ہین اور ایام حیات انکے ایک قول سے ایکسو تیس برس اور بروایت صحیح
ایکسو چھتیس برس از انجملہ نوّے برس اپنے پدر بزرگوار کے ہمعصر ہوا اور سینتالیس برس نبوت کی اور بعضے
کہتے ہین پچاس برس اور بر تقدیر قول اخیر انکی بعثت پیش از رحلت حضرت ابراہیم ہوگی اور یہ کلام قول اظہر
کی مطابقت ہے واللہ اعلم مرقد بہاؤن انکا مزار متبرک پاس حجر کے قریب ہے اور بقول بعضے درمیان رکن و مقام
ہوا اور بطلان اسکا منقول صحف علما و مشہور ہے کہ بعد انقضاء چند مدت کے اولاد و احفاد حضرت اسمٰعیل
کی بہت ہوگئی اور کثرت اور دوران نبوت اس مرتبہ ہوئی کہ فسحت آباد مکہ معظمہ مین نہ سما سکی ناچار
بعضے انمین سے بعزم توطن باطراف دیار عرب متفرق ہو کے نکلے اور ہر شخص نے بنا بر احترام ایک
ایک پتھر احجار حرم مین سے اپنے ہاتھ مین اٹھا لیا القصہ جس مقام پر کہ یہ اترتے تھے اُس پتھر کو ایک پاکیزہ
جگہ مین رکھ کر بدستور زیارت بیت الحرام اسکے گرد طواف کرتے تھے تا آنکہ انکی نظر مین جو پتھر اچھا معلوم
ہوتا تھا اسکو اٹھا کر اور مکان مناسب مین رکھتے اور اسکی زیارت اور طواف کے ساتھ مشغول ہوتے تھے
آخر الامر احکام صحف ابراہیم طاق نسیان پر رکھ کر بت پرستی کو مستحسن سمجھنے لگے مگر باوجود ارتکاب ایسے
فعل قبیح کے فیصلہ بعض قضایا مین شریعت ابراہیمی عمل کرتے تھے اور بدستور معہود مناسک حج بجا لاتے
اور بظاہر تعظیم حرم خداوندی اور تبجیل اور تکریم خانہ کعبہ مین قصور نکرتے اور اہل تاریخ مین ایک طائفہ
کا یہ زعم ہے کہ ظہور بت پرستی ذریت اسمٰعیل مین اسطرح ہوا کہ اساف اور نائلہ ایک مرد اور ایک عورت
نفی قوم جرہم سے جبکہ شہوت اور بدنفسی نے اُنپر غلبہ پایا تو اُنھون نے خاص داخل خانہ کعبہ کے مرتکب زنا
ہوئے حضرت قہار شدید الانتقام نے دونون کو مسخ فرما کر پتھر کا کردیا اور مکہ کے آدمیون نے اُن دونون
قطعہ سنگ کو خانہ کعبہ سے اٹھا کر بنا بر عبرت خلائق اساف کو کوہ صفا پر اور نائلہ کو مروہ پر نصب کیا اور
بعد مرور ایام حضرت اسمٰعیل کی اولاد دین ابراہیمی سے منحرف ہو کر انکی پرستش مین مصروف ہوئی اور کہتے
ہین اول جسنے ملت ابراہیم حنیف کو تغیر دیکر لوگون کو عبادت اساف و نائلہ کا حکم دیا عمرو بن لحی
خزاعی تھا اور بعضی کتب مین مرقوم ہے کہ عمرو بن لحی نے ہبل کو شام سے لاکر دہشت پر کہ مکہ کے پہاڑون
مین سے ہے منصوب کیا اور خلائق کو کہا کہ اُسکی عبادت کرین اور بعد صدور اس حرکت ناپسندیدہ کے
عبادت اصنام نے عرب مین شیوع پایا چنانچہ قبیلہ ازد اور غسان مناۃ کو کہ کنارہ دریا پر بتخانہ مین
تھا پوجتے تھے اور انصار بھی زمانہ جاہلیت مین پرستش مناۃ مین مشغول رہتے تھے اور عزیٰ کہ واسطے
کہ بتون مین مشہور ہے مقام نخلہ مین گھر بنایا تھا کہ بنی خزاعہ اور قریش نے اسکو پردہ پوش خانہ کعبہ خیال

دعوے

حصول عزت دنیا و آخرت زیارتگاہ بنا کر اسکی عبادت اختیار کی تھی اور اسی طرح سے بنی ثقیف کہ عظما
قبائل عرب سے تھے لات کی پرستش کرتے تھے اور اس شیوہ نا محمودہ نے تا زمان ارتفاع اعلام دولت
حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم عرب مین استمرار پایا مگر آنحضرت کے وقت مین بالکل انقطاع
کیش بت پرستی ظہور مین آیا **فصل چوتھی** ذکر بعثت حضرت اسحق علیہ السلام مین روایت کرتے ہین کہ ہرگاہ
حضرت اسحق علیہ السلام سن رشد کو پہونچے حضرت ابراہیم نے انکو کنعان مین واسطے ہدایت گمراہونکی بھیجا اور یہ اپنے پدر
بزرگوار کی حیات مین مبعوث ہوئے اور اپنے چچا کی بیٹی کہ رفقا نام تھا نکاح کیا اور اس سے عیص اور
یعقوب علیہ السلام توام یعنی جڑوان پیدا ہوئے لکھا ہے کہ ہنگام ولادت حضرت یعقوب کا ہاتھ حضرت عیص کی
عقب یعنی ایڑی پر چسپکا ہوا تھا اور پہلے عیص پیدا ہوئے اور انکے عقب یعقوب اسواسطے انکا نام یعقوب ہوا
اور ان دونون نے کنار عاطفت والدین مین پرورش پائی باپ کو عیص سے بہت محبت تھی اور ماں
کو یعقوب سے جبکہ حضرت اسحق آخر عمر مین حلیہ بصارت سے عاری ہو کر نابینا ہو گئے تھے اس حالت مین
انکو ایک دن تناول گوشت شکار نہایت رغبت ہوئی عیص سے کہ شکار دوست بہت تھے فرمایش
کی کہ میرا جی چاہتا ہے اگر جلدی سے کسی طرح شکار کے کباب مجھکو کھلاویگا تو مین تیرے واسطے دعا کرونگا
کہ حق تعالی تجھے دین مین اور برکت عطا فرمایگا فی الفور عیص تیر و کمان لیکر بجانب صحرا روانہ ہوئے
رفقا نے یہ بات سنکر بنا بر وفور محبت کہ یعقوب سے رکھتی تھی کہا اے فرزند تیرے باپ نے عیص سے اس طرح
فرمایش کی ہے تجھے چاہیے کہ اسی وقت وہ بکری کا بچہ کہ تو نے پال رکھا ہے اسکے کباب لگا کر انکے پاس
لیجا یعقوب نے بموجب انکی تاکید کے کباب جلد سے تیار کیے اور چونکہ عیص کے تمام بدن پر بال بہت
تھے رفقا نے کہا یعقوب سے اس بچہ کی کھال اپنے ہاتھون پر لپیٹ لے اور جب تجھ سے تیرا باپ کلام
کرے تو عیص کی سی آواز بنا لینا اگر حضرت تیرا ہاتھ پکڑین یا تجھ سے کلام کرین تو نہ پہچانین یعقوب
بفرمودہ مادر مہربان عمل مین لا کر وہ کباب اپنے پدر عالیقدر کے پاس لیگئے حضرت اسحق نے انسے کہا
اے عیص آگے آ اور اپنا ہاتھ انکے سینے پر رکھا اور ہمکلام ہوئے اور یعقوب نے بھی جسطرح عیص کلام کرتے
تھے باتین کین حضرت اسحق نے فرمایا عجب حالت ہے کہ ہاتھ عیص کے معلوم ہوتے ہین اور روش
کلام یعقوب کی پھر ان کبابون کو تناول کیا اور نہایت محظوظ ہوئے اور کہا بارک اللہ فی ولدک وجعل
فیھم النبوۃ والکتب یعنی برکت عطا کرے اللہ بیچ فرزندون تیرے کے اور کر دے انمین نبوۃ اور کتاب
اور ارباب تاریخ لکھتے ہین اُس دعا کی برکت سے ستر ہزار شخص ذریت یعقوب بشرف رتبہ نبوت مشرف
ہوئے پھر جب کہ عیص شکار گاہ سے اور گوشت نخچیر کے کباب تیار کرکے اپنے پدر بزرگوار کے پاس لائے اور کہا
کہ جو حضرت نے ارشاد کیا تھا حاضر ہے حضرت اسحق علیہ السلام نے جانا کہ مجکو دھوکا والدہ یعقوب نے دیا پس عیص کو
کہا نتیجہ اس دعا کا جو تیرے واسطے مکنون ضمیر تھا یعقوب اور اسکی اولاد کو نصیب ہوا ولیکن اب تیرے

واسطے یہ دعا کرتا ہون کہ حضرت مجیب الدعوات تیری نسل کو بہت کرے اور آئین ملوک عالی مقدار اور سلاطین ذوالاقتدار ظاہر فرماوے اور تیری اولاد مین سے ایک پیغمبر صاحب پیدا ہووے یہ دعای خیر اُس شخص کی روایت مین واقع ہوئی ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو عیص کی اولاد مین جانتا ہے القصہ بعد وقوع اس قضیہ کے نائرہ حقد اور حسد نے باطن عیص مین اشتعال پایا۔ ایک دن یعقوب کو کہا مین چاہتا ہون کہ آج میرے غریب خانہ مین تشریف لاوین کہ مین نے آپکی ضیافت کے واسطے کچھ طعام مہیا کیا ہے انھون نے قبول کیا اور انکے گھر گئے پھر گاہ کھانا کھانے سے فارغ ہوے عیص نے بہت سے تحفے ہدایا مثل اسپ و شتر وغیرہ یعقوب کو دیکر بہ رسم وداع بغل مین کھینچا اور انکا گلا دانتون مین پکڑ کر چاہا کہ مار ڈالین اس اثنا مین قادر ذوالجلال نے انکے دانتون کو موم سا کر دیا جب عیص سے اس باب مین کچھ نہو سکا اور عاجز ہوے کہا استغفر اللہ ربی واتوب الیہ اے برادر مین نے جانا کہ وہ دعا جو مین کم سبقت لے گئے بحکم حکیم علی الاطلاق تھی اب خیریت تمام سے تشریف لیجاؤ اور حفظ و امان الٰہی مین رہو کہ وہ خیر و برکت تمھارے نصیب مین ہے اور یعقوب صحیح و سلامت اپنے گھر آئے پس بعد مدت طویل حضرت اسحٰق بعد اتمام تبلیغ رسالت چند روز کے عارضہ جسمانی سے بجوار رحمت خلیل ملحق ہوے حلیہ انکا دراز قد سیاہ چشم سرخ رنگ اور صفات انکی عابد اور صالح اور مشفق اور رحیم دل اور معجزہ انکے ایک یہ ہے کہ ایک دنبی پر دست مبارک پھیرا اور دعاے برکت کی بقدرت باریتعالی اُس گوسفند سے ستر راس پیدا ہوے اور ایام حیات انکے ایک سو اسی اور ایک برس تھے جب انکی روح پر فتوح نے دنیاے مستعار سے رحلت کی حضرت عیص نے بعد تجہیز و تکفین انکے جسد مبارک کو اُس موضع مین کہ اب بقدس خلیل مشہور ہے انکے والدین ماجدین کے پاس مدفون کیا

باب دسوان قصہ حضرت یعقوب مکرر دیا ور حضرت یوسف علیہما السلام اور انکے فرزندون کے احوال مین۔ اور اس باب مین چھ فصل ہین

فصل پہلی ذکر نسب اور رسالت و بعثت حضرت یعقوب علیہ السلام مین اور حسد لیجانا حضرت یوسف کی بھائیو نکا اور کنوین مین ڈالنا حضرت یوسف علیہ السلام کا۔ حضرت یعقوب علی نبینا و علیہ السلام کبار انبیا و مرسل مین سے ہین اور بہت سے نبی کہ بعد انکے مبعوث ہوے انکی نسل مین سے تھے۔ اکثر کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ حضرت اسحٰق نے حضرت یعقوب کو وصیت کی تھی کہ کنعانیون مین سے بی بی نکرین بلکہ اپنے خالو لیان کی بیٹی کو کہ مقام فدان مین جو علاقہ دیار شام مین سے رہتا ہے نکاح مین لاوین اور جو کہ انکی والدہ کی تدبیر سے حضرت اسحٰق نے انکے حق مین دعا کی تھی عیص انسے کمال عداوت رکھتے تھے چنانچہ پہلے لکھا گیا الغرض بعد وفات حضرت اسحٰق کے ایک شب کو اور بعضے کہتے ہین اسی رات مین حضرت یعقوب نے بنا بر مزید خوف اپنی مان کے اشارے سے کنعان سے نکلکر فدان کیطرف توجہ کی لہذا بعد ہجرت کرنے وطن مالوف کے انکا اسرائیل نام ہوا لانہ اسری باللیل یعنی اسواسطے کہ انھون نے سیر کی رات کو اور

روایت کرتے ہین کہ اسی سفر مین اثناء راہ مین انکو ضعف تمام لاحق ہوا تھا ایک پہاڑ پر ٹھہر گئے اور انکو
نیند آگئی اتفاقاً انکو وہان رویا ہوا تو خواب مین دیکھا کہ فضاء ہوا اور روی زمین سے تا مقر آسمان تک ایک
سیڑھی لگی ہوئی ہے اور فوج فوج فرشتے اسپر اُترتے چڑھتے ہین اثناء اس حال مین ہوا دق مجید جلال سے
خطاب ملک متعال یہ پہنچا کہ مین ہون وہ قابل پرستش کہ تیرا اور تیرے باپ دادا کا خدا سوا میرے
نہین ہے اور تجکو اور تیری ذریت کو وراثت اور تولیت اس زمین مقدس کی ارزانی فرماتا ہون اور
ذوات فاضلہ تمہاری کو بکرامت اور برکت ہدایت آثار گردانتا ہون اور ربانی حکمت کتاب حکم نبوت
انکی بخشتا ہون اور تجکو اپنے حفظ اور حمایت کے ساتھ محفوظ رکھونگا چاہیے کہ اس مکان اقدس بنیاد مین
عبادت اور تعمیل میرے احکام کی کر اور بیت المقدس مین جمیع ذریت اور اعقاب اپنے کے میری عبادت
کے ساتھ مصروف رہو حضرت یعقوب نے جب اس طرح سے خواب مین بشارت پائی حضرت اسحق کی دعا قبول
ہونیکا انکو یقین حاصل ہوا وہان سے کوچ بکوچ جہان انکا خالو رہتا تھا پہونچے اور منقول ہے کہ جس سال
مین حضرت یعقوب اپنے خالو کے مکان مین کہ لیان نام تھا وارد ہوے سال قحط تھا اور اسنکا ایک کنوان
تھا کہ اسمین سے دنبیان اسکی پانی پیتی تھین اتفاقاً اس حال مین اسکا پانی خشک ہوگیا لیان نے حضرت
یعقوب سے صورت حال بیان کی حضرت نے ایک ڈول پانی کا اس مین سے کھینچکر تھوڑا سا پیا اور باقی
پھر اسمین ڈالدیا بقدرت خداوند علی الاطلاق اسکا پانی سابق سے بھی زیادہ ہوگیا اور انکا خالو یہ
دیکھکر انکی مصاحبت پر راغب ہوا اور اقامت کی استدعا کی انھون نے قبول فرمایا چند روز کے بعد لیان
کی چھوٹی بیٹی کہ راحیل نام رکھتی تھی اپنی خطبہ مین لائے - پدر راحیل نے بنابر مہر اپنی بیٹی کے حضرت یعقوب
سے مال و منال کہ کہ ابواب ضروریات بسبب اسکے نہونے کے مسدود ہوتے ہین طلب کیا حضرت یعقوب
نے کہا متاع دنیوی سے میرے پاس کوئی چیز موجود نہین ہے لیکن کچھ مدت مقرر کر کہ جبتک تمہارا خادم
اور اجیر رہون اور ادای خدمت سے کفت اصداق مہیا کرون اُسنے قبول کیا اور سات برس کی خدمت راحیل
کی مہر کی مقرر کی اور بعد تعین میعاد کہا کہ طرفین کو رعایت ایک اور شرط کی بھی لازم ہے وہ یہ کہ اس قرار کو
کسی سے ظاہر نہ کرنا کہ افشا اسکا جانبین کے واسطے سبب عیب اور عار کا ہوگا - حضرت یعقوب نے یہ بھی
قبول کیا اور ادای خدمت مقررہ مین مشغول ہوے بعد انان کہ حضرت نے سات برس تک شبانی اور حفاظت
بکریون کے قیام فرمایا بعد اسکے انکے خالو نے اپنی بڑی بیٹی سے کہ لیا نام تھا عقد کر دیا ہرگاہ کہ شب زفاف
بسر ہوئی اور رواج ظلمانی لیل ساتھ دیباج نورانی نہار کے مبدل ہوا حضرت یعقوب نے زبان تشنیع و
طعن دراز کی کہ سات برس تک مجھ سے کار ہای شاق لیے اور پھر آخر الامر بطریق مکر و حیلہ میری نامزد
کو بدل دیا انکے خالو نے کہا یہ بات عیب کی بات ہوتی ہے کہ بڑی بیٹی گھر مین رہے اور چھوٹی کی شادی
کر دین اگر تیری خاطر راحیل پر مائل ہے تو سات برس اور خدمت کر اسکا بھی تمہارے ساتھ نکاح کر دونگا

یہ امر جائز تھا کہ اسوقت میں جمع کرنا دو بہنون کا اختیار میں تھا اور جب تک کہ حضرت موسی مبعوث ہوئے یہ حکم منسوخ نہیں ہوا
حضرت یعقوب نے اور سات برس عبادت اور حفاظت مواشی اور اغنام پر قیام فرمایا اور پھر لیابان نے راحیل کا بھی انکے
ساتھ نکاح کر دیا اور دو لونڈیان بھی انکی عوض خدمت میں عطا کین ایک کا زلفہ نام کہ لیا سے تعلق رکھتی تھی
اور دوسری بلہہ کہ راحیل سے متعلق تھی جامع الکلم میں مرقوم ہے کہ لیا سے چھہ فرزند ہوئے روبیل اور شمعون
اور یہودا اور لاوی اور زبالون کہ اسکو زبولون بھی کہتے ہین اور یشجر کہ یساخار اور یشجور بھی اسکا نام ہے اور راحیل کے
یوسف اور ابن یامین اور بلہہ سے دان اور نفتالی اور زلفہ سے کاد اور اشیر کہ یہ سب بارہ نفر ہوئے اور اسباط کہ
کلام مجید میں واقع ہے انہین کیطرف اشارہ ہے اور رسالہ عضدی میں لکھا ہے کہ چار سبط لیا سے پیدا ہوئے
روبیل و شمعون و یہودا و لاوی اور دو راحیل سے یوسف اور ابن یامین اور تین تین ایک ایک حرم سے اور پھر کہ
حضرت یعقوب نے قصد کنعان کے جانیکا ارادہ کیا لیابان نے کہا اگر برس دو اور یہان مقام کرو تو مجھ سے نہایت نفع
عظیم پہونچے حضرت نے پوچھا وہ نفع کیا ہے کہا میں اپنے گوسفندونکو دو قسم کرتا ہون اور ایک قسم کو تمہارے نامزد
کر دیتا ہون جو بچہ نر کہ اُس قسم سے اس سال میں پیدا ہو وہ تمہارا ہو گا آپنے یہ بھی درخواست قبول کی اور ایک
برس اور اقامت فرمائی کہ اسی اثنا میں حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا اے یعقوب فلان درخت کے لاکر ان
گوسفندونکو کہ تیرے نامزد ہین کھلا کہ ایک بچہ نر پیدا ہو گا حضرت نے بفرمودہ جبرئیل عمل کیا جتنے بچے کہ قسم نامزد
یعقوب سے پیدا ہوئے موافق قول جبرئیل صحیح اور وجود مین آئے لیابان نے اس امر کو نہایت عظیم جانکر پھر استدعا کی
کہ ایک سال اور توقف کرین اور جو مادہ کہ قسم دوسری پیدا ہووے حضرت کو تسلیم کرے یعقوب نے بنابر التماس خال اور خیال
انتظام حال مآل اسکو بھی قبول فرمایا اور بدستور سابق حضرت جبرئیل نے انکو تعلیم کیا اور دوسرے سال میں
بھی گوسفندونکے بچے حضرت کو نصیب ہوے پھر بعد مرور دونون سال کے مع جمیع اہل و اولاد اور اغنام کے ہمراہ
وہان سے رخصت ہو کر بقصد اراضی کنعان کے ہوئے اور وقت خروج دلیا زوجہ یعقوب نے اپنی ایک بیٹی سے کہا کہ وہ بت
جو تمہارا نانا اسکو پوجتا ہے اگر اپنے پاس مین رکھ لو چنانچہ اُس فرزند نے اسی طرح کیا اور روانہ ہوئے لیابان کہ
بعد جانے فرزندون کے اپنے گھر مین آیا ہر چند کہ اُس بت کو ڈھونڈھا نہ پایا فی الحال اسپ تیز رفتار پر سوار
ہو کر عقب انکے روانہ ہوا تا آنکہ انکے پاس پہونچا اور کہا اے یعقوب میرے احسان کی یہی جزا تھی کہ میرے صلہ رحم
کو قطع کیا حضرت یعقوب متحیر ہوا اور پوچھا کہ خیر تو ہے کیا ہوا لیابان نے کہا میرا آلہ تو چرا لایا ہے حضرت نے کہا اے خال
وہ کیا آلہ ہے کہ جسکو چرا لیوے میرا اور تیرا خدا آفریدگار زمین و آسمان ہے خدای تبارک و تعالی سے خوف کر
اور اسکی وحدانیت کی ساتھہ ایمان لا کہ جو تیرا مال مین تجھ سے لیکر ہمراہ لایا ہون تجکو واپس کردون اُسنے کہا
میرا مطلب یہی ہے کہ میرا آلہ مجکو دیدے جواب دیا کہ مین نے تیرا بت نہین لیا اور نہ مین جانتا ہون کہ میرے لوگون
مین کسی نے یہ فعل کیا ہے لیابان نے کہا اے یعقوب واسطے اُس صحبت اور قرابت کے کہ میرے اور تیرے درمیان مین ہے
اگر دیکھا کر سارق اور مسروق دونون ظاہر ہو وین یہ کہی رہا تھا کہ اسی اثنا مین سنا کہ جو مرکب کہ اسپر ہم لیان بار

اور پسر یعقوب بھی سوار تھا کہ یکایک مرکب پر سے زمین پر گر پڑے اُسوقت حضرت یعقوب نے کہا اے خالو اب بھی ایمان لا اس خدا کی ساتھ کہ جسنے تیرا مطلب اس سرعت سے مقرون باجابت فرمایا الیان نے جواب دیا کہ مین اپنے دین سے مفارقت نہین اختیار کرونگا اور اپنے معبود کی خدمت سے باز نہ رہونگا کہ تقلید بزرگون کی چھوڑنا مکروہ ہے آخر الامر اپنے بت کو لیکر پھر گیا اور حضرت یعقوب با تجمل و اسباب قطع مسافت مین تعجیل کرتے تھے اور جتنا کہ کنعان نزدیک ہوتا تھا تو اتنا شوق زیادہ مشتعل ہوتے تھے بسبب منزل وصل چون شود نزدیک + آتش شوق تیز تر گردد + ہرگاہ کہ کنعان ایک منزل رہا ایک مقام پر اُترے بحسب اتفاق عیص کہ فرط ملالت مفارقت یعقوب سے ملول و محزون تھے بنابر دل بہلانے کے بطور شکار سیر کرتے پھرتے تھے کہ ناگاہ یہ بھی وہین پہونچے جہان یعقوب علیہ السلام اُترے ہوئے تھے انھون نے کہ ازدحام مواشی اور اغنام اور کثرت رجال و نسوان مشاہدہ کیا چاہا کہ آگے بڑھکر احوال دریافت کرین دور سے حضرت یعقوب نے عیص کو دیکھا پہچانا اور غایت خوف سے کہ انکی نسبت اپنی خاطر مین رکھتے تھے چھپ گئے اور اپنی اولاد اور اتباع کو سکھا دیا اگر وہ شخص کہ سامنے سے آتا ہے تم سے پوچھے کہ مال و منال کسکا ہے اور سبب اس جمعیت کا کیا ہے تو یہ کہنا کہ عیص بن اسحق کا ایک غلام تھا یعقوب نام کہ چند مدت سے کسی طرف کو اطراف ولایت شام سے چلا گیا تھا اور ایک زمانہ دراز وہان بسر کر کر مراجعت کی ہے یہ جمعیت اُسکی ہے اور بحکم العبد وما فی یدہ کان لمولاہ یعنے غلام اور جو کہ اُسکے پاس ہے صاحب اُسکا مالک ہے یہ جماعت کہ اب حقیقت مین عیص سے تعلق رکھتے ہین اُسکے پاس لیے جاتے ہین پس جب عیص اُس قافلہ مین پہونچا پوچھا کہ قافلہ سالار اور صاحب مال کون ہے اولاد یعقوب نے بتفصیل مذکورہ بالا جواب دیا اور عیص کو سنتے اس کلام کے سے نہایت رقت طاری ہوئی اور گریہ غالب ہوا کہا یعقوب غلام نہین ہے بلکہ میرا برادر جان برابر ہے یعقوب علیہ السلام اس بات کے سننے سے اپنے بھائی کے پاس چلے آئے اور خوب گلے ملکر روئے کہ بیہوش ہو گئے تھوڑی دیر مین کہ ہوش آیا بعد ادای مراسم مصافحہ و معانقہ بہت خوش ہوے اور اُس رات کو بخوشی و خرمی وہین بسر کیا علی الصباح دونون بھائی کنعان مین آکر ملاقات احباب بہرہ مند ہوے اور کہتے ہین کہ جب ایک سال اس واقعہ پر اور گذرا تو خدا تعالی نے ابن یامین حضرت یعقوب کو عطا فرمایا اور ہنگام وضع حمل راحیل مادر مولود مذکور نے بدار البقا رحلت کی اور لیا اپنے بھانجے کی پرورش مین مصروف ہوئی اور حضرت یعقوب بارشاد اہل کنعان مامور ہوے عیص نے کہا اے برادر تو مدت سے بلائے غربت گرفتار رہا اب میری نوبت ہے تو حفظ و حمایت الٰہی مین یہان قیام پذیر ہو مین سفر کرتا ہون چاہیے کہ کوئی دقیقہ رعایت دینی سے نہ چھوڑنا اور باپ دادا کے مرقدون سے باخبر رہنا پھر اُنکو وداع کیا اور بجانب اراضی روم ہجرت کی اور کہتے ہین کہ عیص اپنے چچا کی بیٹی بنت اسمعیل کو نکاح مین لائے تھے پانچ فرزند اُس سے پیدا ہوے کہ ایک کا اُنمین سے روم نام تھا کہ سب رومی اُسکی نسل سے پیدا ہوے اور چونکہ روم بن عیص کا رنگ نہایت زرد تھا اُسکی اولاد کو کہ رومی ہین بنی الاصفر کہتے ہین اور تمام شاہان روم انھین کی نسل سے ہین

اور عیص نے ایکسو چالیس برس زندگانی کی اور جسدن کہ حضرت یعقوب نے مصر مین رحلت پائی تھی عیص دم مین
مرگئے تھے اور نعش عیص کو روم سے مقام حبران مین لاکر قریب اُنکے باپ داداکے دفن کیا اور باقی حال حضرت یعقوب
کا حضرت یوسف کے قصہ مین مذکور ہوگا القصہ قصہ یوسف کہ حکایت عجیب اور روایت غریب ہے کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے لقد کان فی یوسف واخوتہ آیات للسائلین بموجب نقص احسن القصص شروع کیا جاتا ہے۔
روضۃ الصفا اور کتب صحیحہ مین لکھا ہے کہ حضرت یوسف بتحقیق و بیقین کبار انبیاء مرسل اور اعاظم پیغمبران
اکمل مین سے تھے۔ مروی ہے کہ یہ اپنے سب بھائیون مین بہت خوبصورت تھے چنانچہ کہتے ہین کہ باری تعالی
نے حسن کے دس حصہ کیے اُس مین سے ایک جزو تمام عالم کو اور نو جزو حضرت یوسف کو دیے اور روایت مین
آیا ہے کہ حضرت یعقوب کی ایک بڑی بہن تھی ایکدن حضرت یوسف کو دیکھنے کو گئی اور اپنے بھائی سے کہا
کہ یہ فرزند مجھے دیجیے کہ اسکو مین پرورش کرونگی حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کو اُنھین دیدیا وہ لیکر اپنے
گھر مین آئی اور پرورش کرنے لگی جب حضرت یعقوب کو حضرت یوسف کے دیکھنے کا اشتیاق ہوتا تھا تو اپنی
بہن کے گھر مین جاکر دیکھ لیتے تھے چنانچہ کئی برس اسیطرح سے گذرے اور حضرت یوسف سرو قد سہی بالا
اور خوش رفتار اور شگفتہ ہوے ایکدن حضرت یعقوب نے اپنی بہن سے کہا کہ یوسف کی جدائی کی مجکو طاقت
نہین ہے یوسف کو پھر مجھے دیدے جب یہ سخن اُسنے حضرت یعقوب کا سُنا بظاہر اُنکے فرمان سے انکار نکیا لیکن
چونکہ یوسف کی محبت زیادہ تھی حیلہ سازی کی کہ پھر اُس حیلہ سے یوسف کو یعقوب سے لیوے ایک کمربند تھا کہ حضرت
ابراہیم اُسکو ہمیشہ اپنی کمر پر باندھتے تھے اور اُنسے حضرت اسحق کو پہونچا تھا اور اُنسے خواہر یعقوب کو چنانچہ
وہ کمربند حضرت یوسف کے کرتے کے نیچے باندھ دیا اور اصلا اُس سے کسی کو آگاہی نہ کی اور حضرت یعقوب
کے پاس بھیجدیا اور مشہور کردیا کہ وہ کمربند چوری جاتا رہا اور از روی حکمت واسطے دفع تہمت کے ہر ایک کے
پاس ڈھونڈھا جب نوبت حضرت یوسف کی پہونچی اور یوسف کی کمر مین تلاش کیا کھول لیا جو کہ اُنکی
شریعت مین دستور اور معمول تھا کہ اگر کوئی کچھ چُراتا تھا اور عند التلاش وہ چیز اُسکے پاس نکلتی تھی تو اسکو
اُس چیز کا مالک غلام کرلیتا تھا اور بعضی روایتون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مکافات جرمیہ سرقت مین ایک سال
تک سارق مسروق منہ کی خدمت مین رہتا دستور تھا اور مدت العمر جو مملوک صاحب مال کا ہوتا تھا
اِس بہلانے سے خواہر یعقوب یوسف کو اپنے گھر لیگئی اور بعد چند مدت کے جو وفات پائی تو اُسوقت پھر حضرت
یعقوب حضرت یوسف کو اپنے پاس لائے اور خوش وخرم ہوئے اور سب فرزندون سے زیادہ انکو چاہنے لگے
ائمہ تاریخ لکھتے ہین کہ جب حضرت یوسف کی عمر قریب بارہ برس کے ہوئی تو اُنھون نے ایک شب خواب
مین دیکھا اور اپنی ہمشیرہ سے کہا کہ گویا مین اپنے بھائیون کے ساتھ لکڑیان چُننے مین مشغول ہون اور
جب سب بھائیون نے پشتہ ہیزم فراہم کیے سب کی لکڑیان کالی ہین اور میری سفید اور اُن سب سیاہ
پشتون نے میری نورانی پشتے کو سجدہ کیا اور بعد اسکے ایک شخص ظاہر ہوا ایسا بزرگ اور بلند قامت

کہ سر اُسکا آسمان تک اور پانوں زمین پر لگے ہین ملبس بلباس پاکیزہ اور ترازو اُسکے ہاتھ مین ہی اور وہ بہت بہ تعظیم و تکریم مجھسے پیش آیا اور سلام مجکو کیا اور ایک پلہ ترازو مین میری لکڑیان اور دوسرے پلہ مین سب بھائیونکی رکھکر تولا میری لکڑیونکا پلہ بھاری نکلا اُسوقت سب بھائیون نے بھی مجکو سجدہ کیا انکی بہن نے ماجرا اس رویا کا حضرت یعقوب سے ظاہر کیا آپ نے بسبب دریافت کرنے مرتبہ بلند یوسف کے اُس خواب کے افشا کو منع کیا اور پھر بعد ایکسال کے اُنھون نے اور ایک خواب دیکھا کہ کوئی سوار انسے کہتا ہے کہ اے یوسف اُٹھ اور اپنی عصا کو زمین پر گاڑ جب اُنھون نے اُسکو نصب کیا تو انکے بھائیون نے بھی اپنی عصاؤنکو گرد و پیش اُسکے زمین مین فرو کیے ولیکن انکا عصا سبز اور میوہ دار ہوا اور ایک نور اس سے چمکا کہ مشرق سے مغرب تک روشن ہو گیا اُس حال مین انکے بھائی اس درخت کا میوہ کھانے لگے اور بعد اسکے انکو سب نے سجدہ کیا اور وہ رویا رصادقہ کہ جسکا ذکر کلام الٰہی مین مصرح ہے اور مفسرین نے بہ تفصیل لکھا ہے اِن آیات بینات سے واضح اور لائح ہے اذ قال یوسف لابیہ یا ابت انی رایت احد عشر کوکبا و الشمس و القمر رایتہم لی ساجدین ۵ یعنے جسوقت کہا یوسف نے واسطے باپ اپنے کے اے باپ میرے تحقیق مینے دیکھا ہے گیارہ سیارونکو اور سورج اور چاند دیکھا مینے انکو واسطے اپنے سجدہ کرنیوالے اور معالم اور مواہب اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ حضرت بارہ برس کی عمر مین شب جمعہ کو اپنے باپ کی گود مین سو گئے ناگاہ خواب سے سہمکے بیدار ہوئے حضرت یعقوب مشاہدہ اس حال سے نہایت متردد ہوا اور کہا اے فرزند تجکو کیا ہوا کہ اسطرح گھبرا کر چونکا حضرت یوسف نے کہا مینے اس ساعت مین خواب دیکھا ہے کہ اُسکی غایت صعوبت سے خوف معلوم ہوا صورت واقعہ یہ ہے کہ مینے دیکھا کہ ایک بلند پہاڑ ہے کہ گرداگرد اُسکے آبہای روان اور سبزہ ہای فراوان اور اشجار بسیار اور اثمار بیشمار اور انواع شقائق و یاسمین و اصناف شگوفہ و ریاحین سے سبز اور شاداب ہین اور ناگاہ گیارہ ستارے اور چاند اور سورج آسمان پر سے اُترے ہین اور مجکو سجدہ کرتے ہین حضرت یعقوب نے جانا کہ وہ شگوفہ نتائج سرو دولت آسمان فرسا ہے اُسکا ہے کہ ایکدن چشمہ ہای زلال اقبال اُسکے جو یبار تمکین مین جاری ہونگے اور ریاحین بانزہت اسکے چمن باسعادت حال مین کھلین گے کہ ہر لحظہ وہان سے ایک گل مراد شگفتہ اور ہمیشہ سرو دولت ابد پیوند بر وجود عزیز اسکا متمکن ہوگا۔ اور گیارہ سبط اسرائیل کے کواکب آسمان جلالت اور نجوم سپہر رسالت ہین اُسکے آگے جبین انقیاد کی زمین پر رکھینگے۔ اور آفتاب و مہتاب کہ عبارت دو شخص عالی مقدار اور دو اصل نامدار سے ہین اسباط کے ساتھہ موافقت کرینگے لیکن حوادث ایام اور شوائب شہور و اعوام سے اندیشہ ناک ہو کر کسنے صورت واقعہ سے روبرو بھائیونکے منع فرمایا اسواسطے کہ جانتے تھے اگر اسکے بھائی معلوم کرینگے تو بنا بر اغوای شیطان اُسکے باب مین کچھ مکر و دغا ہے از روی حسد پیش آوینگے

قال عز من قائل یا بنی لا تقصص رؤیاک علی اخوتک فیکیدوا لک کیدا ۵ ان الشیطن للانسان عدو مبین یعنے کہا اے چھوٹے بیٹے میرے مت بیان کیجیو خواب اپنے کو اوپر بھائیون اپنے کے پس مکر کرینگے واسطے تیرے کچھ مکر تحقیق شیطان واسطے آدمیونکے دشمن ہے ظاہر ہر گاہ کہ مراسم اس نصیحت سے فراغت حاصل کی حضرت یوسف سے کہا اے فرزند ارجمند

وکذلک یجتبیک ربک و یعلمک من تاویل الاحادیث و یتم نعمتہ علیک و علی ال یعقوب کما اتمہا علی ابویک من قبل ابرھیم و اسحٰق ان ربک علیم حکیم ۵ یعنے اور اسیطرح برگزیدہ کریگا تجکو پروردگار تیرا اور سکھلادیگا تجکو تعبیر تاویل باتونکی اور

پورا کریگا نعمت اپنی اوپر تیرے اور اوپر اولاد یعقوب کے جیسا پورا کیا تھا اُسکو اوپر دو باپ تیرے کے پہلے اس سے ابراہیم اور اسحق کے تحقیق پروردگار تیرا جاننے والا حکمت والا ہے معلوم ہوتا ہے کہ جلد بخشندہ بیمنت قامت باکرامت تیری کو تشریف خلعت اجتبا مشرف کرے اور اسرار الوہیت شعار کی محرمیت تجکو ارزانی فرماوے اور نعمت فیض موہبت تجھپر اور تیری اولاد پر فائض کرے تا آنکہ بمراتب بلند آبا و اجداد کے پہونچاوے بمقتضای مثل مشہور کہ جو بات ہونٹوں سے نکلی اور کوٹھون چڑھی تھوڑی سی مدت گذری کہ اس خواب بشارت کی خبر بھائیوں کو پہونچی اور سب جمع ہوکر روبیل کے پاس کہ سارے اسباط یعقوب مین امتیاز تمام عقل و فراست رکھتا تھا لیگئے اور کہا یہ راحیل نے عجیب خواب بنایا ہے کہ اُسکے سبب سے خاطر انور والد ماجد کو اپنی طرف بہت مائل کیا ہے روبیل کو سنکر اس حال سے تعجب ہوا کہا انی لاری فی جھتہ وجھہ الکذب یعنے تحقیق نہین دیکھتا مین منھ اُسکا منھ جھوٹونکا سا اور لیکن چونکہ آثار جاہ و اقبال اسکے ناصیہ حال سے ظاہر اور ہویدا ہین کیا عجب ہے کہ افعال ایزد متعال سے نہال سعادت و اجلال اسکا جو بار اعمال پر نشو و نما پکڑے اور ہلال جمال اُسکا سپہر کمال پر بدر تمام ہوے اکثر اخوان استماع سخن روبیل سے کہ اسکو دانا تر جانتے تھے زیادہ تر مشوش و مضطر ہوے اور بحر تحیر و تفکر مین نظر بانجام اس واقعہ کے شب و روز رہکر نار قلق و اضطرار رہے کہ بعد انقضای ایکسال پھر حضرت یوسف نے خواب دیکھا کہ انگلیونکی پورونمین سے پانی ٹپکتا ہے اور ہوا مین جاکر بھائیونکے سر پر برستا ہے پس انھون نے اس واقعہ کو اپنے پدر بزرگوار سے عرض کیا حضرت یعقوب نے جانا کہ یہ خواب دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ محظ ظاہر ہوے اور اسکا دریای ینبع شاخ دست احسان کشت زار برادران تشنہ لب کو بفیض مکارم و امتنان سیراب کرے پھر حضرت نے اس خواب کی بھی اخفا مین مبالغہ فرمایا و لیکن بعد چند روز کے اُسکی بھی اطلاع بھائیونکو ہوگئی اور مزید اختصاص نسبت انکے پدر مہربان کا مشاہدہ کیا اور انکا مادہ حسد اور رشک متزاید ہوا اور بعضون نے اس باب حسد و عداوت مین یہ بھی لکھا ہے کہ صحن بستان سرای یعقوب مین ایک درخت تھا بہت بلند جب اللہ تعالی حضرت یعقوب کو فرزند عطا فرماتا تھا تو ایک شاخ تازہ اس درخت مین اُسیوقت اُگتی تھی اور اُس فرزند کے قد کے برابر بڑھ جاتی تھی جب وہ فرزند سن بلوغ کو پہونچتا تھا تو حضرت یعقوب اُس شاخ کو کاٹکر اور اُسکا عصا بنا کر اُس فرزند کو دیتے تھے جب حضرت یوسف پیدا ہوے تو وہ شاخ اُس درخت مین نہ پھوٹی ایک رات اکیلے حضرت یوسف نے اپنے باپ سے کہا دعا کرو کہ خدا تعالی مجکو ایک عصا بہشت سے عنایت کرے تا مجکو عہد جوانی سے بڑھاپے تک دستگیری کرتا رہے حضرت یعقوب نے دعا کی اور حضرت جبرئیل حضرت یوسف کے واسطے عصای سبز زبرجد کا بہشت سے لائے اس سبب سے ان بھائیونکا حسد اور زیادہ ہوا پھر آپس مین انھون نے مشورہ کیا ایک نے کہا اسکو مار ڈالنا چاہیے دوسرے نے کہا قتل نفس معصوم اور خون ناحق گناہ عظیم ہے یہ نہ کرنا چاہیے بلکہ اسکو ایک بیابان ہولناک مین چھوڑ دیجیے کہ باپ سے جدا ہوکر اپنی موت سے مر جاوے تیسرے نے کہا یہ قتل سے بھی بدتر ہے بہتر یون ہے کہ اسکو لیجا کر ایک کنوین مین کہ سر راہ ہووے اُس مین ڈال دیجیے کہ کوئی سوداگر آتا جاتا اسکو نکالکر کسی اور شہر مین لیجاوے القصہ سب نے اسپر اتفاق کیا اور حضرت یوسف کو اس امر پر فریفتہ کیا کہ ایکبار ہمارے ساتھ جنگل مین چلکر سیر اور تماشا کرے حضرت یوسف نے کہا

اگر باپ سے اجازت لی تو کیا مضائقہ سب جمع ہو کر حضرت یعقوب پاس گئے اور کہا ان دنون فضائے صحرا خوب ہے
اور ہوائے موسم مرغوب اگر یوسف کو ہمارے ساتھ کر دو تو یہ بھی سیر اور تماشا کر آوے اور اسکا غنچہ دل کھلے حضرت یعقوب نے
کہا مین بے بہار گل رخسار یوسف چون بلبل خزان دیدہ ہو جاؤنگا تمکو نہین چاہیے کہ آپ گلزار مین رہو اور مجھ کو خار
ہجران مین گرفتار کرو کہتے ہین کہ سبب اجابت مسؤل فرزندان اسرائیل یہ تھا کہ حضرت یعقوب نے ایک رات خواب دیکھا
تھا کہ زمین روتی ہے اور یوسف کو اپنی طرف بلا کر کہتی ہے کہ یا اشرف المظلومین میرے پاس آ کہ تیرے بھائی بند تجھ
ظلم کرینگے اور زمین اسکو نگل گئی اور یوسف ناپدید ہو گیا۔ الغرض ہر گاہ کہ حصول مقصود فرزندان یعقوب حیز تعویق
مین پڑا ملول اور محزون اپنے باپ کے پاس سے آکر ایک گوشہ مین مجلس مشورہ منعقد کیا اور تجویزین انکے چلنے کی مکر و
دغا سے سوچنے لگے کہ اس اثنا مین ابلیس پر تلبیس کہ جسکی شان مین الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ
والناس ۵ واقع ہے بہ تبدیل ہیئت اس مقام پر بصورت ایک پیر مرد متبرک لباس زاہدانہ در بر و عمامہ علمانہ بر سر
تسبیح ہزار دانہ در دست وظیفہ خوان مثل مرد خداپرست حاضر ہوا اور انکے اندوہ و ملالت اور رنجکاوش و مصلحت کا
باعث پوچھا پسران یعقوب نے کہا ایک مدت سے کہ سر رشتہ تقدیر ہمارا گم ہے کوئی تدبیر نہین بنتی کہ یوسف کو شفقت نظر
پدری سے گرا دین یا باپ کے پاس سے دور لیجا دین جتنا کہ ہم عرض کرتے ہین وہ برخلاف جواب دیتے ہین یعنی اب
ہمنے چاہا تھا کہ اسکو صحرا مین لیجا کر کوئی تدبیر کرین باپ نے نہ مانا اور ہمارے ساتھ جانے نہ دیا شیطان نے کہا کہ
سبب توقف اور درنگ یہی ہوا کہ تدبیر موقت اور محل مستدعی ظہور مین آئی ع ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مکانی دارد
بہتر اور مستحسن اسطرح ہے کہ اتنا صبر کرو کہ ایام بہار اور موسم نظارت گلزار آجاوے جب اپنے بھائی کو سیر اور تماشہ پر رغبت
کرو اور لہو و لعب کو اسکی نظر مین جلوہ دو تا وہ آپ اپنے باپ سے گلگشت کی درخواست کرے اسوقت بیشک
چہرۂ مطلوب پردۂ حجاب سے رخ دکھاویگا ان سبکو اسکی یہ رائے مستحسن معلوم ہوئی چنانچہ اسکے استحسان عقل سلیم سے
تحسین و آفرین کی اور تحریک اس مقدمہ کی ملتوی بوقت رکھی اور جبکہ خسرو انجم اپنے بیت الشرف مین
خرامان ہوا اسباب اجتماعی یوسف کے پاس آئے اور کہا اے یوسف ہمکو جو تجھسے محبت بہت ہے ہر سیر و تماشے مین
چاہتے ہین کہ تو بھی شریک ہووے اور لذت اٹھاوے ان دنون مین محض سیر صحرائی دلکشا تھی حضرت والد نے
تمکو اجازت ہماری ہمراہی کی نہ دی تو ہمکو وہ تماشائے لطفی سے گذرا اب اس سے زیادہ کیفیت کا وقت آیا ہے
یعنی گل خودرو دشت و ہامون مین کھلا ہے اور ہر کوہ و کمر گلہائے رنگارنگ سے بسان گلشن جوش تماشا بنا ہے
دل نہین چاہتا کہ ہم ایسی تماشاگاہ مین تیرے بغیر سیر و سیاحت کرین اور تجکو کنج خانہ مین کہ مثل زندان ہے چھوڑ جاوین
اور فی الواقع جسکو کہ ہوائے روح افزائے موسم بہار اور نغمۂ دلکش مزامیر و اوتار سے سرور حاصل نہو چاہیے کہ وہ
بیمار ہے محتاج بعلاج جیسا کہ حکمائے سلف نے کہا ہے من لا یہیجہ الربیع و ازہارہ و المزامیر و اوتارہ فہو فاسد المزاج
محتاج الی العلاج ۵ غرضکہ ایسے افسون و فسانہ انپر دم کیے اور کہے کہ انکا دل بے اختیار راغب و مائل اس سیر کا
کا ہوا اور یہ انکی رفاقت پر راضی ہوئے مگر در صورت رخصت حضرت پدر عالی قدر چنانچہ بھائی خوش ہو کر باتفاق

یکدیگر حضور حضرت یعقوب میں آئے اور عرض کیا کہ اب ضرور ہے یوسف کو بھی اجازت سیرگاہ دیجئے کہ ہر باغ و بستان مثل گلزار ارم شاد و خرم ہے اور ہوائے ربیعی جانفزائے بنی آدم حضرت خاطر مبارک قرین طمانینت رکھیں کہ دلجوئی اور ملاطفت میں ہمسے نسبت اس نور نظر انور کی اصلاً قصور نہوگا آپنے یہ سنکر فرمایا کہ اول تو مجکو جدائی اسکی ایکدم کی گوارا نہیں اور دوسرے یہ خوف ہے کہ مبادا تم غفلت کرو اور اسکو بھیڑیا کھا جاوے چنانچہ خدائے تعالی فرماتا ہے قالوا یا ابانا مالک لاتامنا علی یوسف وانا له لنٰصحون ارسله معنا غدا یرتع ویلعب وانا له لحافظون قال انی لیحزننی ان تذهبوا به واخاف ان یاکله الذئب وانتم عنه غافلون قالوا لئن اکله الذئب ونحن عصبة انا اذا لخاسرون یعنی کہا انہوں نے اے باپ ہمارے کیا ہے واسطے تیرے کہ نہیں باامانت جانتا تو ہمکو اوپر یوسف کے اور تحقیق ہم واسطے اُسکے البتہ خیرخواہ ہیں بھیجدے اسکو ساتھ ہمارے کل شکم سیر کھاوے اور کھیلے اور ہم واسطے اُسکے البتہ محافظت کرنیوالے ہیں کہا تحقیق میں البتہ غمگین کرتا ہے مجکو یہ کہ لیجاؤ تم اُسکو اور ڈرتا ہوں میں یہ کہ کھا جاوے اُسکو بھیڑیا اور تم اُس سے غافل ہو کہا انہوں نے اگر کھا جاوے اُسکو بھیڑیا اور ہم جماعت ہیں زبردست تحقیق ہم اُسوقت زیان پانیوالوں سے ہیں اور بعضے اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ سبب اس اندیشہ کا یہ تھا کہ ایک مرتبہ حضرت نے خواب میں دیکھا تھا کہ گویا آپ ایک قلہ کوہ پر شکوہ پر بیٹھے ہیں اور یوسف بطن وادی اور اُس پہاڑ کے دامن میں پھرتے ہیں ناگاہ ایک گرگ کسی طرف سے نکلا اور اُسنے اُنپر حملہ کیا اور جب حضرت نے معائنہ اس حال سے قصد نیچے اُترنے کا اُنکی حفاظت کے واسطے کیا تو زمین شق ہوئی اور یوسف اُسمین سماگئے باجملہ فرزندوں سے آپنے ذکر خوف گرگ سنکر بیان کیا کہ گرگ تیز دندان کو کیا قدرت کہ حریم شیر زیان میں قدم رکھے اور سگ زشت خصلت کو کہاں تاب طاقت کہ سامنے ہمارے پلنگ منزلت کے آوے پھر جو قیل و قال انکی دراز ہوئی یوسف بھی آئے اور اجازت کیواسطے مصر ہوے اور رخصت نہ دینے سے حضرت کے رونے لگے پھر کنعان کو رونا اُس نوجوان کا گوارا نہوا اور چار و ناچار اجازت بخشی اور رضا بقضا کرکے کہا کہ یوسف کا سر و تن دھوؤ اور نئے کپڑے پہناؤ اور خوشبو سے معطر کرو اور وہ پیراہن کہ حضرت جبرئیل حضرت ابراہیم کے واسطے آتش نمرودی کے بیچ میں ڈالنے کے وقت لائے تھے اور حضرت یعقوب کو میراث میں پہونچا تھا تعویذ کرکے بازو پر باندھا اور عمامہ اسحق سر پر رکھا اور ردائے شیث وصی اُڑھائی اور نعلین آدم صفی اللہ پہنائی اور عصائے یحیی ہاتھ میں دیا اور آپ کنعان کے دروازہ تک اپنے سب فرزندوں کے ساتھ آئے اور حضرت یوسف کو بغل میں لیکر وداع کیا اور ایک روایت میں ہے کہ قریب در شہر کنعان ایک درخت تھا بلند کہ زیر سایہ اسکے ملاقات وداعی احباب مرسوم تھی وہاں تک تشریف لیگئے اور کہا اے یوسف تیرے جانے سے مجکو نہایت غم و اندوہ ہوتا ہے نہیں معلوم کہ آخر کار کیا ہوگا مجکو بھول نہ جانا میں تجکو نہیں بھولونگا اور پھر فرزندوں سے حضرت یوسف کی محافظت کے واسطے مبالغہ سے کہا اور بالخصوص یہودا کو فرمایا کہ تجکو اسے سپرد کیا بہت محافظت میں کوشش کرنا اور فرط محبت سے پھر حضرت یوسف کو بغل گیر کیا اور کہا شاید مدت مفارقت زیادہ اُس سے کہ خیال میں ہے ہووے تجکو واجب ہے کہ بوڑھے باپ کو فراموش

نکرنا کہ مین بھی نہین بھولونگا اور جبتک مجھے پھر نہ دیکھے کسی اور کو دیکھکر نہ ہنسنا کہ مین بھی بغیر دیدار گل رخسار تیرے کے اصلا البتہ تبسم آشنا نہ کرونگا اور بعد اس کہنے کے کہ آپکو رقت ہوئی پھر گلے لگا کر رخصت کیا اور صاحب روضۃ الصفا لکھتا ہی کہ از روئی اخبار صحیحہ ثابت ہی کہ سبب درازئی مدت مہاجرت حضرت یوسفؑ یہی بات ہوئی تھی کہ حضرت یعقوب سی بوقت وداع نکلی تھی کہ انھون نی حالت اضطرار مین یہودا کو سپرد کیا اور خوف انکو گرگ کا غالب ہوا اور ترس خدای غالب کو اُسوقت فراموش کیا چنانچہ باری تعالی نے از روئی وحی ارشاد کیا کہ لاُبَدِّدَنَّ لو فرقت بینک وبین یوسف قال لا فقال اللہ تعالی لانک خفت الذئب لم تخف منی نظرت الی غفلۃ اخوتہ ولو نظر الی رعایتی واخترت محافظتی لہ غیری بہرحال انکے بھائی حضرت یوسفؑ کو لیکر روانہ ہوے کوئی اپنے کاندھے پر بٹھاتا تھا اور کوئی اپنے سر پر سوار کرتا تھا اور حضرت یعقوبؑ انکی طرف دیکھتے تھے اور شوق لقای فرزند ارجمند سے روتے تھے جبکہ یہ حضرت کی نظر سے غائب ہوے اور کنعان کی سرحد سے باہر گئے حضرت یوسفؑ کو زمین پر گرا دیا اور ظلم اور زیادتی کرنی شروع کی اور کہا وہ گیارہ ستارے کہان ہین کہ جنھون نے تجکو سجدہ کیا تھا اب چاہیے کہ ہمارے ہاتھ سے چھڑا دین حضرت یوسفؑ روتے تھے اور ہر ایک انمین سے بُرا کہتا تھا اور نالہ وفغان انکے آگے فائدہ نرکھتا تھا تا آنکہ کنعان سے تین فرسنگ دور ایک کنوئین پر پہونچے کہ وہ حوالی بیت المقدس اردن مین واقع تھا کہ اعمال سام بن نوح کا بنایا ہوا مشہور بہ جب الاحبار اوپر سے تنگ اور نیچے سے چوڑا اور ستر گز کا یا زیادہ عمق اُسکا اور پانی شور تھا وہان حضرت یوسفؑ کی ہاتھ باندھکر اور ایک رسی مضبوط کمر مین ڈالکر اس عالیجاہ کو بحال تباہ اُس چاہ مین لٹکانیکا قصد کیا اُنھون نے پہلے منت وسماجت سب بھائیون سی کی جب کسی نے نہ سنی تو دامن یہودا کا پکڑا اور کہا کہ باپ نے تمکو سونپا تھا میرے بلاک کا روز حساب کو کیا جواب دوگے یہ سنکر یہودا غضبناک ہوکر کہا کہ تا حیات تیری کوئی مقدور تیرے قتل کا کرنے نہین پائیگا یہ حال اُسکا اور بھائی دیکھکر گھبرائے اور اُس سی کہا اگر یوسفؑ پدر بزرگوار پاس پہونچا تو افشای راز ہوگا اور سبکے واسطے بُرا ہوگا ہم سبکی مصلحت یہی ہی کہ چاہ مین زندہ گرا دین پھر یہ بھی نظر بحال در مآل اندیشی راضی ہوا اور انکو پکڑکر اُس مین ڈالدیا اور پیراہن بھی انکو بدن مین نہ چھوڑا اُسوقت بیکسی مین فرمان حضرت ملک المنان بطائر آشیان سدرۃ المنتہی صادر ہوا کہ ادرک عبدی یعنی اپنا بندہ میرا پکڑ اور تھامنا ہوا مین کہ کنوئین مین نہ گرنے پاوے حضرت جبرئیل امین بحکم حضرت رب العالمین اُسیوقت پہونچے اور حضرت یوسفؑ کو اپنی پرون پر لے لیا اور ایک صخرہ یعنے ایک پتھر پر بٹھا دیا۔ بحر المواج مین لکھا ہی کہ اُس کنوئین کا پانی کھاری اور تیز تھا جب حضرت یوسفؑ اُسمین گئے تو صاف اور میٹھا ہو گیا اور کنوئین کے جانور موذی مثل بچھو وغیرہ کہ آنے پیغمبر کے سے آگاہ ہوے اپنے سوراخون سے نہ نکل سکے الا سانپ کہ اُسنے حضرت یوسف پر حملہ کیا اور حضرت جبرئیلؑ نے اُسپر ایک آواز ماری کہ یہ بہرا ہو گیا اور تا قیامت اُسکی نسل مین بہراپن رہیگا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک نیزہ اُس کنوئین مین پانی چڑھ آیا اور اُسمین ایک پتھر تھا بفرمان حق تعالی وہ پتھر پانی

پر تیر آیا اور حضرت یوسف اُسپر بیٹھ گئے اور حضرت جبرئیل نے وہ پیراہن کہ تعویذ کیا ہوا بازو پر بندھا ہوا تھا کھولکر پہنا دیا اور کھانا بہشت سے لاکر حضرت یوسف کے آگے رکھا اور کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ غمگین اور اندوہناک نہو تجکو یہاں سے جلد نکال کر مسند جاہ پر بٹھاتا ہوں اور تیرے بھائیوں کو تیرا حاجتمند کرتا ہوں انکو اس کام خیانت انجام سے کمال سرور ہوا جیسا کلام الٰہی مین تصریح ارشاد کیا ہے فلما ذهبوا به و اجمعوا ان یجعلوه فی غیابت الجب و اوحینا الیه لتنبئنهم بامرهم هذا وهم لا یشعرون ۵ یعنی پس جب لیگئے اسکو اور مقرر کیا یہ کہ ڈالین اسکو بیچ گہراؤ کنوین کے اور وحی بھیجی ہمنے طرف اسکے کہ البتہ خبر دیگا تو ساتھ کام انکے اور وہ نہین سمجھتے ہونگے ۔ بحر المواج مین لکھا ہے کہ وحی حضرت یوسفؑ پر بھی لڑکپن کی عمر مین آئی جیسے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہم السلام پر حالت کودکی مین وحی آئی تھی کہتے ہین کہ اُسوقت حضرت یوسفؑ بارہ برس کے تھے یا سترہ اٹھارہ برس کے تھے اور اس زمانہ مین اتنی عمر تک لڑکپن ہوتا تھا اور تیس برس یا چالیس برس سے پہلے بلوغ حاصل ہوتا تھا اور روایت معتبر ہے کہ انکے بھائی بعد ڈالنے کنوین کے اُسپر ایک سنگ گران ڈھانپ گئے تھے اور ایک جاسوس کو سر چاہ بٹھا گئے تھے تا اگر کوئی قافلہ ادھر گذرے اور شاید بضرورت آب اس چاہ کا منھ کھولے تو اُسوقت وہ نگہبان موت اور زندگی کی خبر پہنچا دے تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ پھر بھائیون نے ایک بکری کا بچہ مار کر اُسکے لہو مین حضرت یوسف کا پیراہن آلودہ کیا اور نوحہ کنان اپنے باپ پاس آئے اور کہا کہ ہم بکری اور دُنبے کے گلہ مین گئے تھے اور یوسف تنہا رہگیا تھا اُسکو بھیڑیا آنکر کھا گیا جب حضرت یعقوبؑ نے یہ بات سُنی اور دیکھا کہ پیراہن لہو سے بھرا ہوا ہے لیکن پھٹا ہوا نہین ہے اپنے فرزندون سے کہا کہ اس خون مین یوسفؑ کی بو نہین آتی اور وہ عجب بھیڑیا تھا کہ اُسنے یوسف کو کھا لیا اور پیراہن نہ پھٹا اس مین تمھاری شرارت معلوم ہوتی ہے اگر تم سچے ہو تو اُس بھیڑیے کو لے آؤ یہ جنگل مین جا کر اور ایک بھیڑیے کو پکڑ کر اور اُسکا منھ خون مین آلودہ کر کے اپنے باپ کے آگے لے آئے اور کہا یہ وہ بھیڑیا موجود ہے حضرت یعقوبؑ نے کہا اے بھیڑیے تو نے میرے فرزند دلبند کو کسواسطے کھایا بھیڑیے نے بحکم خداوند بزرگ گویا ہو کر بزبان فصیح کہا السلام علیک یا نبی اللہ نعوذ باللہ کہ مجھسے یہ فعل قبیح صادر ہوا ہو مجکو قسم ہے اُس خدا کی کہ جسنے تجکو پیغمبر کیا مین نے یوسفؑ کو نہین کھایا کسواسطے کہ گوشت اور پوست پیغمبرون کا ہم درندون پر حرام ہے بلکہ کہتے ہین کہ خاک پر بھی حرام ہے کہ گوشت انکا کھاوے چنانچہ مرنے کے بعد بدن نبیون کا بدستور اپنے حال پر رہتا ہے مطلق خاک اُسکو نہین کھاتی اور بحر المواج مین لکھا ہے کہ اُس بھیڑیے نے کہا ہم تیری گوسفندون کے بھی نزدیک نہین آتے تیرے فرزند کے پاس کیونکر آتے اور صاحب تکملۃ اللطائف لکھتا ہے کہ جب وہ گرگ حضرت یعقوبؑ سے رخصت یعقوبؑ سے رخصت ہو کر چلا تو ایک پہاڑ پر کھڑے ہو کر پکارا کہ اے ابنای جنس میرے اگر فرزند یعقوبؑ کا تمنے قصد ہلاک کا کیا ہے تو کمال تاسف ہے تمھارے حال پر اور اگر تم اس خیانت اور گناہ سے پاک ہو تو چاہیے کہ جلد بارگاہ یعقوبی مین حاضر ہو کر عذر داری کرو تا ساحت احوال تمھارا اس جریمہ سے پاک ہو اور راوی کہتا ہے کہ ہزارون گرگ اطراف و جوانب سے گرد اگرد

خادم یعقوب کے جمع ہوے اور فریاد و زاری کرنے لگے حضرت باہر آئے سبھون نے سر ارادت زمین اطاعت پر رکھا اور اُن بیزبانون نے بزبان حال عرض کیا حاشا و کلا ہماری نوع مین سے کوئی مرتکب آزار تمھارے فرزند دلبند کا نہین ہوا اور ظاہر ہی کہ حیات ہماری برکت وجود باجود تمھارے سے ہے اور معاش ہماری وابستہ انعام وجود تمھارے ہے حضرت یعقوبؑ خفا ہوے اور اپنے فرزندون سے کہا سُنا تمنے کہ بھیڑیون کا گروہ کیا کہتا ہی پھر شدت اندوہ سے نالہ کنان جنگل مین آئے اور فریاد کی یا قرۃ عینی و یا ثمرۃ فوادی فی ای بیر طرحوک اوفی ای بحر غرقوک اوبای سیف قتلوک و بای ارض دفنوک یعنی اے میری آنکھ کی پتلی اور اے میوے میرے دل کے کون سے کنوئین مین تجکو ڈالا یا کون سے دریا مین تجکو غرق کیا یا کون سی تلوار سے تجکو قتل کیا اور کس زمین مین دفن کیا تجکو مین نہین جانتا کہ تیرا کیا حال ہی اور کہتے ہین کہ پیراہن یوسف علیہ السلام نے تین اثر بخشے اور تین عقدے حل کیے ایک یہ کہ پیراہن یوسف علیہ السلام درست تھا اُسکے درست ہونے نے خبر دریدگی یوسفؑ کی نا درستی کی۔ دوسرے یہ کہ وہ پیراہن کہ زلیخانے پس پشت سے پھاڑ ڈالا تھا اُسنے حضرت یوسف کی پاکی ظاہر کی۔ تیسرے یہ کہ وہ پیراہن بشیر لایا تھا اُسنے حضرت یوسفؑ کی حیات کی خبر دی اور حضرت یعقوبؑ کے منھ پر ڈالنے سے آنکھین کھل گئین پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا مین نے اس امر کو خدا پر رکھا اب صبر کی درخواست کرتا ہون پھر رات دن رویا کیے تا آنکہ اندھے ہوگئے اور اپنے فرزندون کی طرف سے غضب مین بھرے رہتے تھے لیکن ظاہر نہ کرتے تھے اور گریہ و زاری مین رہتے تھے منقول ہی کہ ایک دن اثناے اس جزع و فزع مین حضرت جبرئیلؑ امین نازل ہوے اور کہا یا نبی اللہ تمھارے افراط حزن واندوہ سے مقدسان ملا اعلی گریہ کرتے ہین اور یا کان موافق بہشت ارو تے ہین بر آمد مقاصد صبر پر منحصر ہی استعجال کام نہین آتا آپنے کہا اے برادر حبل المتین صبر و شکیبائی پکڑتا ہون اور اجر اسکا کریم کارساز سے مانگتا ہون فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون ؕ بعد چند روز کے پھر حضرت جبرئیلؑ حضرت یعقوبؑ کے پاس آئے اُنھون نے کہا اے جبرئیلؑ مجکو یوسفؑ کی خبر دے حضرت جبرئیلؑ نے کہا تمنے یوسفؑ کو اپنے فرزندون کو سپرد کیا تھا نہ خدا کو انھین سے پوچھو اور تفسیر مدارک التنزیل اور بحر المواج مین لکھا ہی کہ سبب حضرت یوسفؑ کے جدا ہونے کا حضرت یعقوبؑ سے یہ تھا کہ ایک دن اُنھون نے مہمانی کی تھی اور ایک فقیر نے کھانا مانگا تھا اور یہ اُس سے غافل رہے اور اُسنے کھانا نہ پایا حق تعالی نے فرمایا جیسے تونے اُس درویش دلریش کو اُسکی آرزو سے باز رکھا مین نے تجکو تیری آرزو سے باز رکھا اگر اُسکو کھانا ملتا تو وہ اُسکی قوت سے چالیس دن میری عبادت کرتا اب چالیس برس تک تجکو غم و اندوہ مین گرفتار رکھونگا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یعقوبؑ نے ایک لونڈی مع فرزند اُسکے کے خریدی تھی اور اُسکے بچے کو اُس سے جدا کرکے بیچ ڈالا تھا اُسکا دل آتش فراق فرزند مین جلا کیا اور وہ اپنے فرزند کی

جدائی مین جب تک جیتی رہی رُویا کی اور روتے روتے اندھی ہو گئی۔ اس سبب سے حضرت یعقوبؑ کو یوسف کا فراق دکھایا اور انکو بکوایا اور انکو رونے سے اندھا کیا۔ اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یعقوبؑ نے ایک دُنبی کا بچہ ذبح کیا تھا اور وہ دُنبی اپنے بچے کے فراق مین رویا کی بسبب شومی اس کام کے حضرت یعقوبؑ کو فراق حضرت یوسف حاصل ہوا۔ اُسوقت حضرت یعقوبؑ نے کہا خداوندا جو کچھ مین نے کیا غفلت سے کیا قصداً نہین کیا۔ فرمان آیا کہ اگر بقصد ہوتا تو احوال تیرا اس سے بدتر ہوتا **فصل دوسری** باہر نکلنا حضرت یوسف علیہ السلام کا کنوئین مین سے اور عاشق ہونا زلیخا کا جمال عدیم المثال انکے پر اور خرید نا عزیز مصر کا مالک سے اور رسوائے اوسکے قولہ تعالے وجاءت سیارۃ فارسلوا واردھم فادلی دلوہ ﴿ یعنے اور آیا قافلہ پس بھیجا اُنھون نے آگے چلنے والے اپنے کو پس لٹکایا اُسنے ڈول اپنا مفسرون کو اختلاف ہے اس امر مین کہ حضرت یوسف علیہ السلام کتنی مدت کنوئین مین رہے بعضے کہتے ہین ایک رات دن اور بعضون کا قول ہے تین رات دن اور بعضے کہتے ہین سات رات دن القصہ ایک سوداگر مین سے مصر کو جاتا تھا اور راہ بھول گیا تھا ناگاہ اُس کنوئین پر پہونچا اور وہان منزل کی مالک بن زعر خزاعی کہ کاروان سالار تھا اُسنے دو غلام پانی لانے کے واسطے بھیجے کہ ایک کا نام بشیر اور دوسرے کا بشری تھا بشیر نے سر چاہ پر جا کر ڈول پانی کے لیے اُس کنوئین مین ڈالا حضرت یوسفؑ نے کہ سوائے خدا کے توسل نہ رکھتے تھے یا بخوف اس بات کے کہ مبادا بھائیون نے میرے امتحان ممات وحیات کے لیے ڈالا ہو اور بعد نکلنے کے مجکو ہلاک کرین اُس ڈول کو نہ پکڑا حضرت جبرئیلؑ نے کہا امر خدا قبول کر اور اس ڈول کو پکڑ لے حضرت یوسفؑ نے اُسکو پکڑ لیا اور اس مین بیٹھ گئے معالم مین لکھا ہے کہ کنوئین کی دیوارین حضرت یوسفؑ کے فراق مین رونے لگین اور انیس الریدون مین لکھا ہے کہ بشیر ڈول کھینچنے مین حیران ہوا کہ بوجھ کے سبب کھینچ نہ سکا آخر کار کنوئین مین جھانک کر دیکھا اور اُس ماہ منیر کو ڈول مین مشاہدہ کیا فال یابشری ھذا غلام ﴿ یعنے کہا اے مژدہ وشادمانی کہ یہ لڑکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بشری اُسکے یار کا نام تھا اُسکو اعانت کے لیے طلب کیا اور کہا ہذا غلام یعنے یہ ایک لڑکا ہے اُسنے ڈول کو بوجھل کر دیا ہے پس بشیر اور بشری نے حضرت یوسفؑ کو کنوئین مین سے نکالا جب انکو ساتھ اس صورت دلارای کے دیکھا پوچھا کہ تو کون ہے فرشتہ ہے یا پری یا آدمی کہا مین آدمی ہون کہتے ہین کہ حضرت یوسفؑ کے بھائی تفحص کر رہے تھے کہ دیکھیے انجام کار کیا ہوتا ہے جب انکو اُس جاسوس متعینہ نے جلد جا کر خبر انکے زندہ نکلنے کی پہونچائی تو وہ شتاب وہان گئے اور مالک کاروان سے کہا کہ یہ غلام ہمارا ہے لیکن گریز پا ہے یعنے بھاگ بھاگ جاتا ہے ہمارے خوف و ڈر سے اسنے اپنے تئین کنوئین مین گرا دیا ہم چاہتے ہین کہ اسکو حسن قیمت کے ساتھ کوئی لے بیچ ڈالین اور زیادہ قیمت کی خواہش نکرین حضرت یوسفؑ نے چاہا کہ اپنا حال کہدین انکے بھائیون نے پوشیدہ زبان عبرانی مین کہا جو کچھ کہ ہم کہتے ہین اگر تو کچھ بھی اسکے برخلاف کہے گا

تو تجکو اس سے لیکراور دوریجا کر مار ڈالین گے حضرت یوسف خاموش ہورہے مالک نے انکی ہلاکت زبان اور حضرت یوسف کی خاموشی سے بھائیون کو سچا سمجھا اور معتبر جب اسنے تصدیق چاہی تو انھون نے کہا واقعی مین بندہ ہون اور اپنے گناہون سے شرمندہ اُسوقت سوداگر نے کہا جتنا مال میرے پاس تھا سب کا مین نے اسباب خرید لیا ہے چند درم کھوٹے باقی رہگئے ہین الغرض سترہ یا اٹھارہ یا انیس یا بیس درم مصری کو کہ دو درم مصر کے برابر ایک درم کنعانی کے ہوتے ہین حضرت یوسف کو بیچ ڈالا اور بیعنامہ اسنے انسے لکھوا لیا مگر شمعون نے یہ شرط لی کہ جبتک تم مصر مین نہ جاؤ اسکو قید سے خلاصی نہ دینا اور لکھا ہے کہ انکو پابہ زنجیر کیا اور ایک اونٹ پر بٹھایا انھون نے کہا کہ مین ملاقات آخری اپنے کرلون مالک نے تعجب سے کہا کہ انکو تجھپر شفقت نہین تو کیون رغبت کرتا ہے انھون نے کہا کہ انکا حق میرے ذمے ہے اُسنے اجازت دوبارہ ملنے کی دی اور اُس حال مین یہ روتے ہوے آئے اور رخصت چاہی اُنمین سے کسی نے مطلق رحم نہ کیا اور روایت ہے کہ حضرت یوسف کے بھائیون نے وہ درم لیے اور پھر اون درمون کو زمین مین پھینک دیا اور کہا درم ہمکو مطلوب نہ تھے مقصود ہمارا یوسف کو باپ سے جدا کرنا اور دور پہونچانا تھا سو حاصل ہوا اور تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ وہ سترہ درم تھے یا بیس دو دو درم ایک ایک بھائی نے لیے اور تفسیر وسیط مین لکھا ہے کہ پیدا اسے کچھ نہ لیا تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ بقول ابن عباس و مسعود اور قتادہ رضی اللہ عنہم وہ بیس درم تھے اور بقول مجاہد بائیس اور بقول عکرمہ چالیس واللہ تعالی اعلم اور بحر المواج مین لکھا ہے سبب غلام ہونے حضرت یوسف کا یہ تھا کہ ایک دن انھون نے آئینہ مین اپنی شکل دیکھی اور کہا اگر مین غلام ہوتا تو کوئی میری قیمت دیکر نہ خرید سکتا حق تعالی نے فرمایا تو نے اپنی صورت دیکھکر مصور کا توشکر نہ ادا کیا اپنی قیمت مین آپ ہی مغرور رہا تیرے تئین غلام بناکر تیری قیمت تجکو دکھاتا ہون اور بعضے کہتے ہین کہ خواستہ خدا یون ہین تھا کہ تا بادشاہ مصر ہودے اور حال غلام ہونے سے آگاہ رہے کہ جب اسکے پاس غلام ہووین تو انکی یہ قدر پہچانے القصہ قصص مین لکھا ہے کہ جب سوداگر وہان سے روانہ ہوے اثنائے راہ مین یوسف کی مان کی قبر تھی یہ دیکھکر اونٹ پر سے کود پڑے اور اُس قبر سے لپٹ کر گریہ وزاری کرنے لگے اور کہتے تھے کہ یوسف کو بھائیون نے آوارہ اور اسیر اور بیچارہ کیا اور خدمت پدر اور زیارت قبر مادر سے دور اور وطن اور کنبے سے مہجور اور غربت و ناکامی مین گرفتار کیا اور کاروان کا قافلہ آگے چلا گیا ایک شخص اُس قافلہ مین سے پیچھے رہ گیا تھا جب وہان پہونچا وہ غلام کہ حفاظت مین انکی مامور تھا اُسنے حضرت یوسف کو دیکھکر کہا اے غلام تو جیسا سنا تھا ویسا ہی نظر آتا ہے معلوم ہوا کہ حقیقت مین گریز پا ہے اُنھون نے تجکو خوب کیا کہ بیچ ڈالا اور وہ بیچ کہتے تھے اور اُس بدبخت نے ایک طمانچہ سخت حضرت یوسف کے مارا کہ انکی آنکھون مین اندھیرا آگیا کہا

خداوند تو دانا اور بینا اور ظاہر اور باطن جانتا ہی کہ یوسف مظلوم پر کیا گذری ہی تا آنکہ وہ شخص حضرت یوسف کو لیکر قافلہ مین پہونچا کہ فی الحال ایک ہوا سہمناک اور ابر سیاہ اور چمکنا اور گرجنا صاعقہ اور بادل کا پیدا ہوا کاروانیون نے جب یہ حال دیکھا کمال خوف مین آئے کہ مبادا ہلاک ہو جاوین کہا دیکھو اور دریافت کرو کہ کسی نے تازہ گناہ کیا ہی کہ یہ عقوبت یہ صعوبت اُسکے سبب سے نظر آتی ہی جس شخص نے کہ حضرت یوسف سے بے ادبی کی تھی کہا مین نے اس غلام کو ایک طمانچہ مارا تھا اُسنے آسمان کی طرف منھ اُٹھا کر اُسوقت اپنے ہونٹھ ہلائے تھے اُسی ساعت مین یہ حال ظاہر ہوا ہی اہل کاروان جمع ہو کر حضرت یوسف کے پاس آئے اور عذر خواہی کی حضرت یوسف نے معاف کیا اور انتقام سے درگذر کی اور یہ بلا اُسنے دفع ہوئی مالک نے جب انکی یہ کرامت مشاہدہ کی غلام کا ہاتھ پکڑ کر حضرت یوسف کے پاس لایا اور درخواست کی کہ اپنے قصاص پر اُسکو حضرت تادیب فرماوین حضرت یوسف نے کہا یہ کیا بات ہی ہم اہل حیا سے ہین غمازی نہین ہین اور جزاے بدکرداران مین سواے عفو کے کچھ نہین جانتے الغرض کہ اُس غلام کے گناہ سے درگذرے اور قلم عفو ونسیان اُسکے جریدہ عصیان پر کھینچا اور بعد ظہور اس خارق عادت کے حضرت کے پانون مین سے بیڑیان نکال ڈالین اور بعین تعظیم اور حشم واحترام انکی طرف دیکھنے لگے القصہ جب مصر کی طرف روانہ ہوی تو بعد قطع منازل نواحی مصر مین پہونچے اور ایک مقام پاکیزہ دیکھکر قریب ایک چشمہ آب صاف کے اُترے اور تعب سفر سے کہ آئینہ جمال بیمثال یوسف آلودہ زنگار غبار تھا مالک نے انکو کہا تم اسپر نہاؤ اور گرد کدورت راہ دور کرو لیکن جب حضرت یوسف اس چشمہ پر رونق آرا ہوے حضرت جبرئیل امین نے بفرمان حضرت رب العالمین قبہ آدم صفی کہ قبل از وقوع زلت حوا کے ساتھ اُس مین رہے کنارہ چشمہ پر نصب کیا تا بدن ہمایون نظر اغیار سے مصئون اور آفت عین الکمال سے مامون رہے۔ صاحب عین المعانی کہتا ہی کہ جب حضرت یوسف بہت دیر تک اس غسل خانہ مین رہے مالک نے کئی شخص بھیجے تا اُس منبع سعادت وکرامت کی خبر لاوین کہ کیون اتنی دیر تک نہاتے ہین اُنھون نے جب لب چشمہ پر اُنکو نہ دیکھا تو اطراف صحرا مین متفرق ہوے ہر چند کہ حضرت کو تلاش کیا بسبب محتجب ومستتر ہونے قبہ عزت اور حجاب عصمت مسکن ابو البشر مین انکا کہین نشان نہ پایا اور انکی گمگشتگی سے مالک کو آگاہ کیا وہ نہایت متردد ہوا کہ اس اثنا مین ناگاہ ایک طرف سے قافلہ والون نے دیکھا کہ حضرت یوسف ساتھ اس صورت اور ہیئت کے کہ دیدہ اولی الابصار مشاہدہ خورشید رخسار انکی سے خیرگی اور جمال ماہ پر انوار سے تیرگی کرتا تھا خرامان خرامان جلوہ افروز ہوے مالک نے دیکھا اور کہا اے یوسف تو کہان تھا کہ ہر چند مین نے تجکو بیشتر طلب کیا کمتر پایا بمضمون بہدایت خرد و خرد و شناس جواب دیا کہ چشمہ خور کو کون دیکھ سکتا ہی۔ القصہ جب کہ بعد اسکے قافلے مین ملحق ہوئے اہل کاروان اُس مقام سے متوجہ شہر ہوے اور زوال سے کہ آوازہ جمال باکمال اس بدر منیر

کا آویزۂ گوش عالم ہوا تھا تمامی پیر و جوان سکنائے مصر تماشائے جمال اور تمنائے وصال اُس جان جہان کے
بطریق استقبال آئے صاحب بدیۃ التواریخ لکھتا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے جمال عالم آرائے یوسف کو ایسا
نور و ضیا عطا فرمایا تھا کہ اُسکی تابش مسافت ایک فرسخ پر پہونچتی تھی اتفاقاً اُس دن آسمان پر ابر
محیط تھا اور مہر جہانتاب زیر سحاب محتجب گیا تھا جبکہ چہرۂ تابان یوسف زیر حجاب نقاب ساطع و لامع
ہوا جہان کو مانند ضمیر ارباب صفا اور گیاست ذکا روشن اور منور کیا اور حدیثہ حسن یوسف ملک
مصر مین منتشر اور ملک عصر کو اس صورت سے خبر ہوئی دل مشتاق شفیاق مقدم ہمایون اسکے مین
بیتاب ہوا اور بادشاہ مصر نے بھی کہ ملقب بہ فرعون اور موسوم بہ قطفیر یا اطفیر تھا امیر عمال و زمین اعمال
یعنی وزیر اعظم اور دستور معظم کہ اسکو عزیز مصر کہتے تھے اُنکی خریداری کے واسطے بھیجا بعد اُنکے قافلہ مین
پہونچے اور حکایت بیع و شرا درمیان مین آئی مالک نے کہا اتنا صبر کرو کہ شہر مین پہونچکر دو تین دن
رنج و محنت راہ سے آسودہ ہو وین پھر بموجب فرمان واجب الاذعان عمل مین آویگا عزیز نے یہ امر قبول
کیا اور انکو بحشمت تمام دسوین ماہ محرم کو مصر مین لا بعد انقضائے ایام ثلثہ موافق قاعدہ تجاران مصر
ایک کرسی نصب کیا اور یوسف کو اُسپر بٹھایا اور منادی نے ندا کرنی شروع کی کہ من یشتری ہذا الغلام
الحسیبؑ من یشتری ہذا الغلام اللبیبؑ یعنی کون خریدتا ہے اس غلام عالی حسب کو کون خریدتا ہے اس
غلام دانشور کو حضرت یوسف نے کہا یون نہ کہو بلکہ یون کہو کہ من یشتری ہذا الغلام الکسیب من یشتری ہذا
الغلام الغریبؑ یعنی کون خریدتا ہے اس غلام پیشہ ور کو کون خریدتا ہے اس غلام مسافر کو اور ساعت بساعت
خریدار زیادہ ہوتے تھے اور مشتری لحظہ بلحظہ قیمت اُس در یکتا گرانبہا کی بڑھاتے تھے صدیق نے جب یہ
حال مشاہدہ کیا اندوہ و ملال انکی خاطر پر چندان مستولی ہوا کہ طاقت صبر و شکیبائی نرہی اور بے اختیار
رونے لگے اُسوقت طائر سدرۃ المنتہی جبرئیل امین نے فرمان حضرت رب العالمین پہونچایا کہ اے یوسف
غمگین اور دلتنگ مت ہو سوگند بعزت و جلال خود کہ تجکو شہر سے باہر نہ لیجاؤنگا تا آنکہ داغ عبودیت
و فرمان ناصیہ حال اس قوم پر کہ اب تجکو دیکھنے آئے ہین اور تیری خریداری کرتے ہین نرکھونگا اس پیام
روح فزا کے سُننے سے انکو تسکین ہوئی جب پھر منادی نے ندا کی انھون نے آہستہ سے اُس سے کہا کہ یہ کہو کہ
من یشتری صدیق اللہ بن اسرائیل اللہ بن خلیل اللہ مالک نے جو قریب تھا اُس سے پوچھا کہ معنی اسکے کیا
ہین اُنھون نے اُسکی زبان مین سمجھایا کہ یہ نسب ہے اس بندۂ اسیر بے تقصیر کا وہ حیران ہوا اور تنہا انکو لیجا کر
کہا کہ تمنے اس حال سے اول مجکو مطلع کیون نکیا کہ تمکو عرصۂ بیع مین نہ لاتا اب کیا کرون سخت پریشان
ہون اگر عذر کرون توحیف ہے میری زندگی پر اور آبرو ابھی جاتی رہیگی حضرت یوسف نے کہا کہ تم خاطر
جمع رکھو کہ رضا بقضائے دنیا اور غیر کے واسطے آپ تکلیف اٹھانا ہماری عادت ہی ہے ولیکن وہ قبالہ
بیع کہ تمنے بوقت خریدنے کے بھائیون سے لکھوا لیا ہے وہ میرے حوالہ کرو تا کبھی بوقت حجت و انکار انکی

واسطے الزام کے کام آوے مالک نے فی الفور بیع کیا آپ نے فرمایا کہ اب جو تمہارے نزدیک مناسب ہو عمل میں لاؤ
چنانچہ پھر انکو مجمع خریداروں میں لایا اسوقت عزیز مصر حسب الحکم اپنے بادشاہ کے وہاں پہونچا اور مالک
سے وفائی وعدہ کا خواستگار ہوا اور اسیوقت حضرت یوسف کو ہمراہ اپنے لیکر روانہ ہوا جب خبر انکے آنیکی
بادشاہ کو پہونچی اور تعریف انکے حسن کی بدرجہ کمال سنی اسکو غیرت دامنگیر ہوئی حکم دیا کہ جسوقت وہ
غلام یہاں حاضر ہووے تمام خوبان دہر اور نازنینان شہر لباس ہاے نفیس پہنکر یہاں جمع ہو دین اور
اسکے ساتھ مقابلہ کریں اس تقریب سے گرمی بازار اسکی سرد ہووے چنانچہ اسوقت انکی حضور میں تمام پریپیکر
خوش اندام اور خوبرویان دلارام حاضر ہوے اور مالک حضرت یوسف کو آراستہ کرکے سامنے لایا اور حضرت
ذوجمال بیمثال اس شاہ خوبان کو دیکھا شور اور غوغا انمیں ظاہر اور ہویدا ہوا اور حیران و ششدر
رہ گئے اور سب خوبصورت اور خوبرو منفعل اور شرمندہ ہوے پھر منادی نے آواز دی کہ کون اس غلام
ظریف لطیف نیک اختر خوشخو بے خردمند دلبند کو خریدتا ہے چنانچہ مصریون نے موافق حوصلہ اور لیاقت
اور طاقت اپنی کے ہوس خریداری کی کہتے ہیں کہ پہلے ایک شخص ہزار دینار کا خریدار ہوا پھر اور خریداروں نے
لاکھ دینار تک قیمت پہونچائی پھر ایک اور نے بقدر وزن حضرت یوسف مشک زیادہ کیا پھر ایک اور نے حضرت
یوسف کے وزن کے برابر لعل تابدار اور گوہر آبدار زیادہ دیکے پھر اسیطرح اوروں نے انواع اور اقسام کے نفائس
زیادہ دیکے تا آنکہ عزیز مصر ایکبار سب سے دوچند قیمت دیکر خریدار ہوا قصص میں لکھا ہے کہ آخر کار عزیز نے دس
لاکھ دینار زر سرخ اور چالیس ہزار درہم اور سو لڑیان گوہر آبدار اور ہزار نافہ مشک تاتار اور ہزار شمامہ عنبر
اور ہزار سیر کافور اور ہزار جامہ اطلس رومی اور ہزار قصب مصری اور ہزار اونٹ بختی اور ہزار گھوڑے تازی
خوش خرام نیکو اندام مع زین ہاے زرین و لگام اور ہزار لونڈیان رومی اور ہزار خطائی اور ہزار دستہ سلاح
بلکہ زیادہ مالک کو دیکر یوسف کو خریدا اور بعضی روایتون میں ہے کہ سبب عزیز کے سب سے زیادہ قیمت دینے کا یہ تھا
کہ زلیخا نے بمبالغہ تمام کہا تھا کہ جس قیمت کو ہوے لینا اور کچھ فکر زر کا مت کرنا کہ میں سرانجام کر دونگی اس
واسطے عزیز نے اسقدر زر و مال دیا چنانچہ تفصیل اسکی زلیخا کے حال میں بیان ہو گی اور بحر المواج میں لکھا ہے
کہ بعضے کہتے ہیں حضرت یوسف نے پہلے اپنے نام و نسب سے مالک کو آگاہ نہ کیا تھا اسوقت خفا ہوے اور مالک
سے کہا کہ ان چیزون کو میری قیمت میں نہ لے کہ میں آزاد ہون اور قبضہ بندگی میں ہونے سے برتر ہون تو
جانتا ہے کہ میں کون ہون میں یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم عبرانی ہون مالک نے کہا خریدنے
کے وقت مجھسے کیون نہ کہا حضرت نے کہا وہ وقت کہنے کا نتھا پھر مالک نے عزیز سے کہا میں نے اسکو بیس
درم کو خریدا ہے تجھسے کیا پوشیدہ کرون اور تیرے ہاتھ اپنی خرید سے سوا نہیں بیچتا اور حضرت یوسف نے
کہا میں تیرے کہنے پر یقین کرکے اتنا مال چھوڑتا ہون جہت تعظیم و تکریم نسب حضرت ابراہیم کے کہ تو بزرگزادہ
ہے خداے عزوجل کی درگاہ میں دعا کر کہ مجکو فرزند عطا کرے اور مال دیوے کہ میرے گھر میں فرزند نہیں ہے

اور مال تھوڑا ہی حضرت یوسف نے دعا کی اور وہ دعا مستجاب ہوئی اور مالک کی جورو حاملہ ہوئی اور دو لڑکے جنی تا آنکہ
بارہ دفعہ حمل ہا اور ہر مرتبہ دو فرزند پیدا ہوا اور بعضے کہتے ہین مالک کی بارہ لونڈیان تھین حق سبحانہ تعالی اسنے
نسل کا دروازہ اسپر کھولدیا کہ ہر ایک سے دو دو فرزند پیدا ہوے القصہ عزیز حضرت یوسف کو اپنے گھر مین لیگیا اور
اپنی جورو کو کہ زلیخا نام تھا اور حسن وجمال بہت رکھتی تھی سپرد کیا وقال الذی اشتراہ من مصر لامراتہ اکرمی
مثواہ عسی ان ینفعنا او نتخذہ ولدا اور کہا اس شخص نے کہ مول لیا اسکو مصر سے واسطے بی بی اپنی کے با حرمت
رکھنا اسکو شاید یہ کہ نفع دے ہمکو یا کرین ہم اسکو فرزند پس اسکو چاہیے کہ اچھی طرح پالنا اور شفقت بے نہایت
اسپر کرنا جب اسنے انکو دیکھا تیر عشق تقدیر سے چھوٹکر ہدف دل پر لگا اور حسن یوسف پر بجان و دل
عاشق و شیدا ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ اصل نام اسکا راعیل اور عرف زلیخا تھا اور صاحب غیبن المعانی
لکھتا ہے کہ بضم زا معجمہ و فتح لام صحیح ہے ولیکن زبان زد عوام یہ لفظ فتح زا اور کسر لام سے مشہور ہے اور
اور بعضی روایتون سے ثابت ہے کہ زلیخا غائبانہ کئی برس پہلے حضرت یوسف کو خواب مین دیکھکر اسکے
حسن وجمال پر عاشق ہوئی تھی اور حال اسکا اس طرح پر ہے کہ زمین مغرب مین طیموس نام با حشمت تمام
ایک بادشاہ کا نہ تھا اور اسکی ایک بیٹی تھی زلیخا نام کہ حسن مین دلپذیر اور صورت مین بے نظیر تھی ایکرات
خواب مین دیکھا کہ ناگاہ ایک جوان فرخندہ خصال بحسن وجمال بیمثال دروازے سے آیا کہ اسکا جمال حد بشر
سے بیرون اور صورت مین پری اور حور سے افزون تھا جب صبح کو خواب سے بیدار ہوئی ہر طرف دیکھنے لگی
اس جان جہان کو کہین نشان نپایا چاہا کہ گریبان صبر و قرار کو چاک کرے لیکن شرم و حیا آڑے آئی مانع
ہوئی شب و روز بار دل پر سوز گذارنے لگی اور دیدۂ غمدیدہ سے اشک خوننبار بہانے لگی اور کسی سے اپنا
حال دل ظاہر نکیا اسکی لونڈیون اور باندیون نے جب یہ حال دیکھا حیران ہوئین کہ یہ ماجرا کیا ہے اور
اسکا کیا سبب ہے کسی نے کہا کہ بظاہر جو یہ خوبصورت بہت ہے اسکو کسی کی نظر لگی ہے اور کسی نے کہا کہ
اسکو دیو اور پری نے گزند پہونچائی ہے اور کسی نے کہا کہ اسپر کسی نے جادو کیا ہے اور کسی نے کہا کہ یہ عشق
کے آثار ہین اسکا دل بیشک زیر بار عشق ہے لیکن بظاہر تو اسنے کسی کو دیکھا ہی نہین ہے خواب مین
کوئی آفت جان اسکی جان کو آفت لگا گیا ہے انمین ایک اسکی دایہ تھی ایک رات اسکے پاس آئی اور
خوب خدمت اسکی بجا لائی اور کہا مجھ سے اپنا بھید نہ چھپا جو کچھ واقع مین ہے مجھے اس سے آگاہ کر زلیخا نے
کہا اس طرح کا مین نے خواب دیکھا ہے دایہ نے کہا اس طرح کا خواب سچا نہین ہوتا بلکہ یہ کام دیو کا ہے
کہا دیو کی کیا طاقت کہ اس شکل دلارام کے ساتھ اپنے تئین دکھا سکے جب اسکی نصیحت نے کچھ تاثیر
نہ کی خاموش ہو رہی اور جب ایک برس اسی حال سے گذرا دوبارہ پھر ایک رات اسنے اسکو اوسی
شکل اور صورت کے ساتھ خواب مین دیکھا اور جلدی سے خواب ہی مین اپنا سر ننگا کرکر اس پریرو
کے پانؤن پر رکھدیا اور کہا اے جان جہان تو نے میرا دل لے لیا اور میری جان کو یہ غم کیا سچ بتا کہ

تو کون ہی فرشتہ ہی یا آدمی کہا مین آدمی ہون اگر تیرا عاشقی کا دعوی صادق ہی تو لی جفت رہیو کہ مین
بھی تیرے داغ محبت سے نشانمند اور داغدار ہون جب زلیخا خواب سے بیدار ہوئی سودا اُسکا دوچند ہو گیا
اور غوغا اُسکا حد سے گذر گیا اسکا باپ اس واقعہ جانگاہ سے آگاہ ہوا اور دانایان درگاہ سے اسکا علاج
چاہا سوای زنجیر کے کوئی تدبیر نہ دکھائی دی ایک ماریچان سونیکا بناکر اور لعل و گہر سے مرصع کر کر بطور
زنجیر اُسکے پانوٓن مین ڈالدیا بعد ایک سال کے پھر تیسری مرتبہ وہی شکل ہوش ربا خواب مین دیکھی اور
اور اسکا دامن ہاتھہ مین پکڑ کر زار زار مثل ابر نوبہار رو دی اور کہا تجکو قسم ہی اُس پاک پروردگار کی
کہ جسنے تجکو پیدا کیا اور خوبان دو عالم مین برگزیدہ فرمایا مجکو اپنے نام اور شہر اور مقام سے آگاہ کر کہا
مین عزیز مصر ہون اور مصر میرا مقام ہی اور یہ اس اعتبار سے کہا کہ آخر الامر عزیز مصر ہونگا اگرچہ اب عزیز
مصر اور تھا لیکن زلیخا نے سمجھا کہ جس شخص کو اسنے خواب مین دیکھا وہی عزیز ہی کہ بالفعل مصر مین ہی
زلیخا نے جب یہ مژدہ سنا تو بسبب حصول کام دل لونڈیون کو بلا کر کہا کہ جاؤ اور میرے باپ کو بشارت پہونچاؤ
کہ ہوش و حواس جو میرے جاتے رہے تھے پھر آئے جب اسکے باپ نے یہ خبر سنی اسکے پاس آیا اور اسکو
خوش و خرم پایا اسکے پانوٓن مین سے زنجیر نکال ڈالی اور چند روز کے بعد کئی ایلچی کئی بادشاہون کے
زلیخا کی خواستگاری کے واسطے اسکے باپ کے پاس آئے اور زلیخا کو خبر ہوئی اور اندیشے سے اسکا دل
زیر و زبر ہوا کہ آیا اُنمین کوئی عزیز مصر کا بھی ایلچی ہی یا نہین کہ اتنے مین اسکے باپ نے اُسکو بلایا اور
ہر بادشاہ کا پیغام اسکو پہونچایا جب زلیخا کو معلوم ہوا کہ انمین کوئی عزیز مصر کا ایلچی نہین ہی کسی کی ساتھ
راضی نہوئی اور باپ کے آگے سے نا امید ہو کر اُٹھہ گئی جب اسکے باپ نے خواہش عزیز مصر کی اسکی دریافت
کی اور سب نارضامند جانا اُن ایلچیون کو خلعت دیکر اور عذر خواہی کر کر رخصت کیا اور کہا عزیز کی
تجسے پہلے سبقت کی ہی اور یہ فرزند اُسکے نامزد ہوئی ہی پھر ایک عقلمند اور ہوشیار اپنے مقربون مین سے
عزیز مصر کی طرف روانہ کیا اور بہت سے تحفے بھیجے اور پیغام دیا کہ ہر چند اندنون مین اسی فرزند کی
خواستگاری کیواسطے بادشاہ روم اور شام وغیرہ کے پیغام آتے ہین لیکن یہ قبول نہین کرتی اور اسکی
خاطر روم کے ساتھہ رام نہین ہوئی اور آب و خاک شام کو شوم جانتی ہی راہ مصر مین قدح چشم اسکے
سلسبیل ہین اور واسطے مصر کے اشک چشم اسکے رود نیل ہین عزیز نے جب یہ نوید سنی مارے خوشی کے
پھولا نہ سمایا اور کہا اگرچہ لازم اور مناسب تھا کہ مین خود واسطے لانے اُس دختر نیک اختر کے یہان سے
روانہ ہوتا لیکن خدمت بادشاہ مصر سے اتنا عدیم الفرصت ہون کہ ایک ساعت اُس سے دور نہین
ہو سکتا ناچار اور مجبور بنا بر حق گزاری دو سو زرین عماری اور ہزار لونڈیان خوبرو اور ہزار غلام خوشخو
اور امیر اور امرا روانہ کرتا ہون تا بتعظیم تمام اور اعزاز و اکرام اُسکو لے آوین زلیخا کے باپ کے ایلچی نے کہا
ہمارے بادشاہ کو ان چیزون کی حاجت نہین اور اسکی سرکار دولتمدار مین کچھ کمی نہین ہی پھر زلیخا کے

پانچ ہزار لونڈیان خوش اندام اور ہزار امرد غلام یاسمین اندام اور ہزار گھوڑی خوش خرام اور ہزار اونٹ بختی اور پیرہن نفیس اور
اچھی اور دو سو فرش دیبا اور دو سو درج گوہر بے بہا اور دو سو طبلہ مشک اذفر مہیا اور درست کرکے زلیخا کے ساتھ روانہ
کیے جب سواری زلیخا کی اس شان و شوکت سے مصر کے نزدیک پہونچی عزیز مصر با تمام لشکر استقبال کیواسطے آیا اور
جو کچھ برسم پیشکش لونڈیان اور غلام اور گھوڑی اور جوڑے اور گوہر اور شتر اور پشمینہ اور زر خزینہ اور لشکرہای مصری
تنگ تنگ اور جلوہای زرنگار رنگ لایا تھا زلیخا کے روبرو گذرانا زلیخا کو جو شوق غالب تھا شگاف خیمہ سے اسکو
دیکھا ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور اپنی ہمرازون سے کہا کہ یہ وہ شخص نہین جسکو مین نے خواب مین دیکھا تھا
اور جسکی جستجو مین محنت اور مشقت کھینچی ہے ہائے فلک نے کیا کیا کہ داغ بے نصیبی پر غربت مین لگایا اور داغ
زیادہ کیا کہ مین نے اپنے دلربا کے ساتھ عہد کیا تھا کہ بے جفت رہونگی اب کیا کرون یہ کہکر زار زار رونے لگی
کہ ناگہان ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اگرچہ یہ عزیز تیرا مقصود نہین ہے لیکن اسکی راہ مین تیرا مقصود اور
مطلوب دل حاصل ہوگا القصہ آخر الامر اسکو سرائے فرحت افزائے عزیز مین لیگئے کہ تمام اسباب حشمت اُس مین
حاصل اور مہیا تھا لیکن سب بیفائدہ تھا پس یہ بیچاری دلفگار ہموارہ انتظار اُس نگار مین گذارتی تا آنکہ
ایک دن سیر کنان ایک صحرا مین گئی تھی جب وہان سے پھری تو دیکھا کہ بادشاہ کے دروازے پر ایک
غوغا ہے پوچھا کہ یہ غل کیا ہے لوگون نے بیان کیا کہ مالک ایک کنعانی غلام فرخندہ نام بیچنے کیواسطے لایا
ہے جب زلیخا نے اُسکو دیکھا پہچانا اور فریاد کی اور بیہوش ہوگئی ہودج کشون نے اسکا ہودج کھینچکر اسکے گھر
پہونچایا جب یہ ہوش مین آئی تو عزیز کو اُس غلام کے لینے پر فریفتہ کیا کہ جسطرح ہوسکے اس غلام کو خریدے عزیز نے
کہا جو کچھ میرے پاس خزینہ اور دفینہ ہے اسکی آدھی قیمت کے ساتھ بھی وفا نہین کرتا زلیخا کے پاس ایک ڈبا
تھا موتیون سے بھرا ہوا کہ ہر گوہر خراج کشور تھا سب لیکر عزیز کے حوالے کیے کہ یہ اسکی قیمت مین دے اور اُسکو
خرید لے عزیز نے کہا بادشاہ اُسکے خریدنے کی خواہش رکھتا ہے کہا بادشاہ سے جاکر کہو کہ مین فرزند نہین
رکھتا اگر حکم ہووے تو اس غلام کو خرید لون جب عزیز نے بادشاہ سے جاکر کہا اور بادشاہ نے اسکی التماس
سُنی اجازت دی کہ خرید لے اور روضۃ الصفا مین تفسیر آیۂ ولما بلغ اشدہ آتیناہ حکما وعلما وکذلک نجزی
المحسنین مین یعنی اور جب پہونچا جوانی اپنی کو دیا ہمنے اسکو حکم اور علم اور اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنیوالونکو
علمائے تفسیر کو معانی اشدہ مین اختلاف ہے قتادہ اور مجاہد کہتے ہین کہ مراد اس لفظ سے تینتیس برس کی عمر ہے کہ غایت سن نمو ہے
اور پھر چالیس برس تک کہ سن وقوف ہے اور ایک طائفہ نے بجالت علم تعبیر کیا ہے اور ضحاک کہتا ہے بیس برس کی عمر کی
طرف اشارہ ہے مگر اتفاق جمہور حکما اسپر ہے کہ انتہائے سن نمو قریب ستائیس یا تیس برس اور بعد اسکے تا پینتیس برس
سن وقوف کہ اُسکو سن شباب اور عالم جوانی کہتے ہین اور اسکے بعد تا ساٹھ برس سن کہولت کہ ہندی مین جسکو ادھیڑ کہتے ہین
اور اس عمر مین انحطاط مخفی قوائے بدن انسانی مین ہوتا ہے اور بعد اسکے سن شیخوخت ہے کہ
وقت مین انحطاط نمایان ظاہر و باطن مین ہوتا ہے اور انتہا اس سن کی تا آخر عمر

اسطرح پر ہی کہ حضرت یوسف بادان قصہ اخوان سترہ برس کے تھے اور جب یکسال اس حادثہ نازلہ پر منقضی ہوا خ
قادر توانا نے انکو بمزید الطاف بعنایت اور اعطاف بے نہایت سرفراز فرمایا اور ضمیر منیر اور خاطر خطیر انکی کو بجواہر
اسرار علم و حکمت اور زواہر انوار دانش و معرفت مزین گردانا اور اس تقدیر پر مراد کلمہ اشدہ سے آیہ کریمہ مین سترہ
برس کا سن ہوگا اور علی اختلاف الروایات جب زلیخا عزیز مصر سے بمراعات اور مرافقت احوال یوسف مامور ہولی
بنا برآرایش قامت طوبی امثال اسکے کے ستر جامہ گرانبہا ملون بالوان مختلفہ قطعہ کیے اور اکلیل مرصع کہ سزاوا
فرق بادشاہان گردن فراز ہو ترتیب کیا اور ایک کنٹھہ طلاے احمر مرصع بجواہر ثمین گردن نازنین مین ڈالا
الغرض جتنا کہ انکو نظر خلائق مین آراستہ کرتی تھی مشاطہ عشق اسکے حسن کو دل زلیخا مین جلوہ دیتی تھی اور
ہر چند کہ جمال یوسف ترقی کرتا تھا دل حزین زلیخا کا شیدا تر ہوتا تھا اور ہر وقت ہمت زلیخا اس امر پر مصروف
تھی کہ وہ رشک حور قصور و محل مین محصور رہی اور پیوستہ خاطر یوسف راغب تماشا اسکے تھی کہ صحرا مین
طواف کرین تا ابھی بدر بھہان ساکن بیت الاحزان کی خبر پاوین ہر گاہ کہ زلیخا نے یوسف کو بسیر و گلگشت صحرا
و گلزار مائل پایا ایک فوج بندگان خاص کی انکی ملازمت مین مخصوص کی تا ہر وقت کہ وہ شہسوار ارادہ
کرے ہمرکاب رہین اور ایک طرفۃ العین شرائط خدمت سے غافل نہووین پس ہر گاہ کہ یوسف بسیر صحرا جاتے
تھے ملازمان زلیخا ہمرکاب رہتے تھے اور حضرت سر راہ کنعان پر آتے اور باد صبا سے مخاطب ہوکر حکایت
اشتیاق اور حدیث افتراق بصد طومار و ہزار دفتر درمیان لاتے قطعہ یہی پیام اسنے جا کہنا اگر صبا کوی با
مین گذرے + کدن سی رات آن ملیگا + دن بہت انتظار مین گذرے + قطعہ گر بمانیم زندہ میدوزیم + دامنی
کز فراق چاک شدہ + ور بمردیم عذر ما بپذیر + ای بسا آرزو کہ خاک شدہ + راوی کہتا ہے کہ ایک روز بعادت
معہود راہ کنعان پر چشم براہ تھے کہ ناگاہ ایک شتر سوار آتے دیکھا پوچھا کہ کہان سے آتا ہے کہا کنعان سے
کہا کس ناحیہ سے کہا اردن یوسف سے پوچھا کس مرعی سے جواب دیا کہ چراگاہ آل یعقوب سے یوسف نے جب نام
یعقوب سنا دیر تک بیہوش رہے پھر اٹھکر خاک پر گر پڑے وہ اعرابی اونٹ پر سے اترا اور حضرت کے سر کو
اپنی گود مین رکھا اور اتنا توقف کیا کہ حضرت ہوشیار ہوے پھر اسوقت صدیق نے دریافت کیا
کہا اے صاحب الناقہ اسرائیل اللہ کو پہچانتا ہے کہا ہان فرمایا کہ اپنی آنکھون سے تو نے دیکھا ہے
کہا ہان وہ ثمر شجرۂ اسحق اور میوہ باغ ابراہیم علیہ السلام ہے کہا اسکو تو کیونکر چھوڑ آیا ہے کہا
سوزان و گریان غریق بحر بے پایان ہجران صدیق زار زار مثل ابر نوبہار رونے لگے اور کہا
یا لیت راحیل لم تلدنی اے کاش راحیل نہ جنتی مجکو پھر فرمایا تجسے ہو سکتا ہے کہ پیام مجھ
چشیدہ زہر فراق کا اس پیر محنت کشیدہ کو پہونچا دے اعرابی نے کہا بچشم حضرت یوسف نے کہا شرط
ت ہے کہ ح زمین کنعان مین پہونچے حوالی منازل یعقوب مین اترے اور اتنا صبر کرے کہ
غبار ہنگامہ اہل دنیا کا کم ہووی اور یعقوب بھی اپنے ورد و وظائف سے فارغ ہوے

وقت اُسکے صومعہ مین جاکر حدیث تمادی ایام فراق ورحکایت توالی لیالی اشتیاق بعرض بیان لاکر کہنا
یا ایہا المعموم اللبیب هذه رسالة ولدك المظلوم الكئیب هذه رسالة من ولدك الغریب
ای اعرابی مجکو دیکہہ لے اور میرا حلیہ صفحہ ضمیر پر ثبت کرلے اور جو کچہ تو نے دیکہا ہی اور سنا ہی بعرض یعقوبؑ پہونچا اور
اور میرے والد بزرگوار کو میرے حال سے آگاہ کر اعرابی اپنی مہم کو سرانجام دیکر مصر سے باہر گیا اور بعد قطع مراحل بمنازل
آل یعقوب مین پہونچا اتنا توقف کیا کہ پہر رات گذری پہر بیت الاحزان یعقوبؑ مین جاکر پیغام یوسفؑ پہونچایا حضرت
یعقوب اپنے کلبۂ احزان سے باہر نکل آئے اور کہا لبیک لبیک یا عبد اللہ من این قدمت اور دیر تک
بیہوش رہی جب افاقہ ہوا اعرابی نے اپنی حق القدوم اور مزد سفارت مین اجازت چاہی حضرت یعقوبؑ نے دست نیاز
اُٹھاکر کہا اَلبسكَ الله لباس العافیه وجعلك من رفقائی فی الجنة پہر حضرت یعقوب نے چاہا
کہ اس سر کو افشا کرین جبرئیلؑ امین نازل ہوے اور کہا اجازت رب العزت نہین کہ من بعد ذکر یوسفؑ زبان پر لاوی
اور بیہ راز پنہان مکشوف ہووے حضرت یعقوبؑ نے فرمان سیاست آمیز سُنکر زبان سخن کام خاموشی مین کہینچی
اور مہر سکوت اپنے لب حق گو پر رکہکر ارادہ مصمم کیا کہ بعد ازین بساط حدیث یوسفؑ طے
فرماوین اور اس گنج شادی کو گنج دل مین پوشیدہ رکہین مگر ایک دن کہ کچہ غنودگی آگئی تہی یوسفؑ کو خواب
مین دیکہا گمان کیا کہ نسیم صبح وصال چلی اور شب تیرہ ہجران نے رو نقاب مین کہینچا اور متعاقب خاطر خطیر انکی نے
بخیال جمال یوسفؑ آرام پایا جب خواب سے آنکہہ کہلی اُس قرة العین کو نہ پایا فریاد یا اسفاہ بلند کی اور یوسفؑ کو پکارا
اُسی وقت عقل دور اندیش نے خبردار کیا کہ بے فرمان ربانی یوسفؑ کا نام کیون لیا حضرت نے کفارۂ
فراموش کاری مین مشت خاک سے بنا بر عذر خواہی دہان گوہر افشان کو آلودہ کیا اور فی الحال جبرئیلؑ
پہونچے اور پیغام پہونچایا کہ باری تعالی فرماتا ہی کہ بنا بر اُس حرکت کے کہ میرے فرمان پر تو نے رکہی قسم ہے
اپنی عزت اور جلال کی کہ اگر یوسفؑ مرگیا ہوتا تو مین اُسکو دوبارہ زندہ کر دیتا کہ آنکہین تیری اسکے شمع رخسار سے
روشن اور کلبۂ احزان تیرا اُسکے قامت طوبی مثال سے گلشن ہوتا حضرت یعقوبؑ نے کہ مژدہ وصال اور نوید
جمال پسر مفقود الخبر اور معدوم الاثر کا سُنا سجدہ کیا اور بمراسم شکر گزاری قیام فرمایا اور پیوستہ اپنے فرزند کے فراق
مین روزگار تلخ بامید وصال موعود بلیت ولعل گزارنے لگے القصہ سات برس اسی طرح گذرے اور اس
مدت مین حضرت یوسفؑ نے بہت سی لونڈیون کو زلیخا کی مسلمان کیا اور اُسنے بپاس خاطر اور رضاجوئی انکے
اس امر کو گوارہ کیا ولیکن جتنا کہ وہ اُنکی صحبت کی راغب تہی اُتنی ہی یہ نفرت کرتے تہے حتی کہ اس عرصہ دراز
مین ایک مرتبہ بہی اُنہون نے نظر التفات سے اُسکو نہ دیکہا اور ہمیشہ گریزان رہے۔ اور جبکہ زلیخا اپنی
دایہ کے آگے گلہ کیا کرتی اور کہا کرتی کہ یہ میری طرف التفات نہین کرتا اور اصلا میری جانب نظر
نہین ڈالتا اور آخر دایہ کو حضرت یوسفؑ کے پاس بہیجتی تہی اور یہ وہان جاکر سخنان نصیحت کیا کرتی تہی
لیکن ہرگز کوئی بات اسکی قبول نہین ہوتی تہی بلکہ حضرت درجواب کہہ دیتے تہے کہ زلیخا سے کہدینا

کہ ایسا اپنے دل مین خیال نہ رکھے کہ مین فرمان خدا سے باہر نہین ہونے کا اگرچہ مین غلام زرخرید ہون لیکن چونکہ عزیز نے مجکو فرزندی مین لیا ہی اور اپنے گھر مین لیمین جان کر رکھا ہی مین اُسکے گھر مین کیونکر خیانت کرون اس سبب سے معذور ہون۔ جب زلیخا کی طاقت طاق ہوئی دایہ کے خیال مین ایک تدبیر آئی اور زلیخا سے کہا اگر ایک مکان ڈلریا کہ اُسمین ہر جگہ تیری اور یوسف کی صورت باہم منقش کھنچی ہوئی ہووے بنوا اور وہان مین یوسفؑ کو لاؤن جب وہ تیری صورت اپنی صورت کے ساتھ ہم آغوش دیکھے شاید کہ اُسکا دل تیری طرف مائل ہووے اور باسانی تجکو اُسکا وصال حاصل ہو چنانچہ بمصلحت دایہ ایک بناے دلکش بنوائی کہ فرش اُسمین سنگ مرمر کا تھا اور دروازے اُسکے سوصل اور علاج اور آبنوس کے تھے اور اُسمین سات خانہ یعنے سات درجے تھے اور ساتون درجون مین چالیس ستون سونے کے مرصع لگائے تھے اور شکل جانوران زیبا اُنپر نقش تھین اور صحن پُر از طاؤس زرین کہ دُمین اور پراونکے مرصع جواہر اور رنگین اور اُسمین ایک درخت کہ تنہ اُسکا چاندی کا اور شاخین سونے کی اور پتے فیروزے کے اور ہر شاخ پر جانور بیٹھا ہوا کہ بال اُسکے زمرد کے اور چونچ اُسکی لعل کی اور ہر جگہ شکل یوسفؑ اور زلیخا کی ہم آغوش کھنچی ہوئی جب یہ مکان تیار ہوا زلیخا نے اُسکو دیکھا اور مہر یوسفؑ نے اُسکے دل مین از سر نو جوش کیا پھر اپنے تئین آراستہ کر اور حضرت یوسفؑ کو بلا کر اور ہاتھ اُنکا پکڑ کر بصد افسون خانہ اول مین لیگئی اور اُسکے دروازے کو قفل دیدیا اور ہر چند باتون سے فریفتہ کیا اصلا اُنسی نہ دیکھا پھر دوسرے خانہ مین لیگئی اور اُسکے دروازے کو بھی مقفل کیا تا آنکہ ساتوین خانہ مین لائی اور ہر خانہ مین قفل دیدیا۔ چونکہ حضرت یوسفؑ اپنا سر جھکائے ہوے تھے اور اوسکی طرف نہ دیکھتے تھے اتفاقاً حضرت یوسفؑ کی فرش پر نظر پڑی اپنی صورت اُسکی صورت کے ساتھ ہم آغوش دیکھی وہان سے نظر پھیر کر اوپر دیکھا وہان بھی اُسی طرح مشاہدہ کیا پھر داہنے اور بائین طرف دیکھا اُسی طرح ہم آغوش آپ کو پایا پھر ناچار اور بے اختیار زلیخا کیطرف دیکھا اُسکے حسن و جمال پر حیران ہوے زلیخا نے کہا اگر ایکبار مجھ دل افگار کی طرف دیکھو اور میرے اوپر رحم کرو اور مجھ ناکام کو باکام لاؤ تو کیا ہو جاویگا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا مجکو دو چیز کا ملاحظہ ہے ایک عذاب خدا سے اور دوسرے قہر عزیز سے کہا جو کچھ کہ میرے پاس خزینہ اور دفینہ ہے صدقے مین دیدونگی کہ اوس سے تیرے گناہ کی تلافی ہو جاویگی اور عزیز کو ایسا شربت پلا دونگی کہ قیامت تک بستر خواب سے نہین اُٹھنے کا غرضکہ اسی طرح حضرت یوسفؑ کو فریفتہ کرتی تھی اور یہ اوسکی باتون کو رد کرتے تھے ناگاہ زلیخا نے خنجر کھینچا اور کہا اگر تو میری کام روائی نہین کرنے کا تو مین اپنے تئین اس خنجر سے مار ڈالونگی اور جب عزیز مجکو تیرے آگے مرا ہوا دیکھیگا تو تجکو مار ڈالیگا حضرت یوسفؑ نے کہا اے زلیخا مجھسے یہ ہرگز نہین ہونے کا اُسکو تاثیر نہوئی اور حضرت یوسف کو بھی

وسوسہ خاطر مین پہونچا کہ اُس سے اُنکی عصمت نہ رہی ولیکن انتظار تھا کہ دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہے تا آنکہ عنایت ربانی دستگیر ہوئی قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ارباب تالیف سے درباب قصد اور سبب توقف مطلوب زلیخا کے کہ وہ سبب برہان ربانی اور حجت سبحانی تھا کئی قول منقول ہین ایک جماعت کہتی ہی کہ درمیان یوسفؑ اور زلیخا کے ایک ہاتھ پیدا ہوا کہ اُسکی ہتھیلی پر تین سطرین عربی لکھی تھین سطر اول وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ اور دوسری سطر وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا اور تیسری سطر وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ اور بحر المواج مین لکھا ہی کہ بعضے کہتے ہین ناگاہ حضرت جبرئیلؑ بصورت یعقوبؑ ظاہر ہوے اور اونگلی دانتون مین رکھکر کہا کہ یعقوبؑ زادہ کو ارادہ زنا نہایت معیوب ہی اور بعضے کہتے ہین اسرافیلؑ تھے اور انھون نے کہا اِسْمُكَ مَكْتُوْبٌ فِى الْاَنْبِيَآءِ وَاَنْتَ تَعْمَلُ عَمَلَ السُّفَهَآءِ یعنی نام تیرا دفتر انبیا مین ہی اور جو عمل کہ تو کرنا چاہتا ہی عمل سفیہون کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اُس مکان مین ایک لڑکا شش ماہہ یا چہار ماہہ گہوارہ مین تھا کہ وہ خانہ زادہ عزیز کا تھا اُسنے آواز دی کہ اے یوسفؑ یہ عمل تجکو سزاوار نہین ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسفؑ کو چھت پر لکھا ہوا نظر آیا وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى یعنے زنا کے نزدیک نہو اس ممانعت کی ہیبت سے پیچھے ہٹ رہے اور بعضے کہتے ہین جو دیوار کہ حضرت یوسفؑ کے برابر مین تھی اُسپر نقش دیکھا وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا یعنے اور مت نزدیک جاؤ زنا کے تحقیق وہ ہی بیحیائی اور بری راہ جب دوسری دیوار کیطرف دیکھا اُسپر آیت وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ اور پر تمھارے یعنی تمھاری کردار اور گفتار پر فرشتے نگہبان ہین مشاہدہ کیا پھر اور تیسری دیوار پر ملاحظہ کیا وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ یعنی ڈرو اُسدن کے عتاب سے کہ رجوع کروگے تم اُسدن مین طرف خدا تعالی کے مرقوم دیکھا اور جب نظر جو تھی دیوار پر پڑی نقش يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ یعنی جانتا ہی خدا تعالی خیانت چشم اور اور کچھ کہ پوشیدہ کیا ہی سینون تمھارے مین یعنے ضمائر اور سرائر سب جانتا ہی معائنہ کیا اور جب نیچے جھکایا تو اِنَّنِیْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى یعنے بدرستیکہ مین تمھارے ساتھ ہون سُنتا ہون اور دیکھتا ہون مرقوم زمین پر پایا۔ اور جب پھر اوپر دیکھا تو خدا تعالی نے صورت حضرت یعقوبؑ اور بقول بعضے صورت عزیز بھاگنے کے واسطے اشارہ کرتی ہوئی انکی نظر مین لایا اور بعضے کہتے ہین کہ زلیخا نے جب انکو راغب پایا تو جلد اُٹھکر پردہ طاق زرنگار پر کہ اُس عمارت کے ایک گوشہ مین تھا چھوڑدیا حضرت یوسفؑ نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے اُسمین کہ مجھسے تم نے چھپائی زلیخا نے کہا اسمین ایک بت ہی کہ تمام بدن اُسکا سونے کا ہی اور آنکھین گوہر کی اور اندر اُسکے مشک اذفر بھرا ہے اُسکو جب پیدا ہوئی ہون پوجتی ہون اب یہ پردہ اُسکے اوپر ڈالدیا ہی کہ مجھسے سیر پا

تو دیکھتا ہی یہ نہ دیکھے حضرت یوسف ع نے کہا کہ تو اس بت بے حس اور بے ادراک سے شرمناک ہووے مین تجھسے
زیادہ سزاوار ہون کہ اپنے خداے دانا سے نہان و آشکار اسے شرم کرون کیا خوب تو اس پتھر سے شرمناک
ہووے اور مجکو ایزد پاک سے شرم نہ آوے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسف ع نے ایک شخص کو دیکھا
کہ وہ کہتا ہے ای یوسف ع اگر تو یہ کام کریگا تو تیرا رتبہ نبوت کا تنزل ہوجاویگا۔ بہرتقدیر حضرت یوسف ع
بعد اس تنبیہات نمایان اور ہدایات فراوان بالہام ربانی باہر کی طرف متوجہ ہوے جس دروازے پر کہ پہونچتے
تھے خود بخود وہ دروازہ اور قفل کھلجاتا تھا اور زلیخا پیچھے پیچھے دوڑتی تھی اور گرپڑتی تھی لیکن آپکا پیچھا
نہ چھوڑتی تھی تا آنکہ دروازہ آخر پر حضرت یوسف ع آلیا اور انکا دامن پکڑلیا مگر حضرت یوسف ع کود کر اور اچک کر
اُس دروازے مین سے بھی باہر ہوے لیکن دامن پیچھے سے پھٹ گیا جب باہر آئے تو عزیز نے حضرت
یوسف ع کو آشفتہ اور پریشان حال دیکھا پوچھا کہ کیا حال ہی حضرت یوسف ع نے از روے حسن ادب کچھ ایسا
جواب دیا کہ اُسمین افشاے از نہوا عزیز از سر صہر ہاتھہ اُس پری چہرہ کا پکڑکر گھر مین لیگیا جب زلیخا نے انکو دیکھا
اُسکے خیال مین آیا کہ یوسف ع نے میرا حوال بالیقین کہدیا ہوگا عزیز سے کہا یہ غلام کہ جسکو تو نے ناز و اکرام
کے ساتھہ پرورش کیا ہی مین سوتی تھی کہ میرے یہ سرہانے آیا اس خیال مین کہ مین اس سے آگاہ نہون
اور یہ اپنا مطلب مجھسے حاصل کرے جب اسنے مجھپر ہاتھہ دراز کیا مین جاگ اوٹھی تو یہ
ہراسان ہوکر بھاگا اور مین اوسکے پیچھے دوڑی کہ اسکو پکڑلون یہ میرے ہاتھہ سے نکل گیا اور اسکا
دامن کہ میرے ہاتھہ مین آگیا قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَھْلِکَ سُوْءًا اِلَّآ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْعَذَابٌ اَلِیْمٌ
کہا زلیخا نے کیا سزا ہے اُسکی جو ارادہ کرے ساتھہ جورو تیری کے بُرائی کا مگر یہ کہ قید کیا جاوے
یا عذاب دردناک چکھایا جاوے عزیز نے حضرت یوسف ع سے کہا کہ عوض میری پرورش
اور رعایت کا یہی تھا کہ خیانت میرے ناموس کی تمسے ہووے حضرت یوسف ع نے کہا
اے عزیز زلیخا میرے اوپر افترا کرتی ہے مجکو زبردستی آپ لیگئی تھی مین وہان اُسکے پاس سے
بھاگا اور یہ میرے پیچھے دوڑی اور میرا دامن پھاڑ ڈالا۔ عزیز نے اپنے دل مین خیال کیا کہ جب سے
یہ غلام میرے گھر مین ہے ہرگز اس سے مین نے کوئی خیانت نہ دیکھی اور دروغ اسکے مُنھہ
سے نہ سنا حیران ہوکر یہی کہا اے یوسف ع اس اپنے دعوی پر کوئی گواہ رکھتا ہے حضرت
یوسف ع نے جھولے کیطرف اشارہ کیا عزیز نے کہا یہ چار چھہ مہینہ کا لڑکا کیا کہ سکیگا حضرت
یوسف ع نے کہا اللہ تعالی قدرت رکھتا ہے کہ اُسکو گویائی عطا فرماوے اور یہ باتین کرنے
لگے اور میرے کلام صداقت نظام کی تصدیق کرے سبعین مین لکھا ہے کہ عزیز نے اُس
لڑکے سے پوچھا کہ تو نے کیا دیکھا ہے بتا مجھے بقدرت ربانی وہ لڑکا گویا ہوا اور کہا
یوسف ع سچ کہتا ہے اور تفسیر معالم اور مواہب علیہ مین لکھا ہی کہ وہ لڑکا خالہ زادہ زلیخا کا تھا

و بعضے کہتے ہین اُسکے چچا کا بیٹا تھا اور بحر الامواج مین ہے کہ بعضے کہتے کہ زلیخا ہی کی خالہ کا بیٹا تھا بزرگ دانا تھا گفتار اور کردار اُسکے معتمد علیہ تھے کہ بادشاہ اور عزیز مصر اپنے کامون مین اسکی طرف رجوع کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین ایک مرد تھا کہ عزیز کے پاس ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک صغیر تھا کہ کلام کرنے سے عاجز تھا بطریق خارق عادت زبان اُسکی کھلی اور یاکی حضرت یوسف علیہ السلام پر گواہی دی اور بعضے کہتے ہین ایک مخلوق تھی نہ انسی جنی خدا نے تعالی نے اُسکو پیدا کیا تھا کہ تا بدعا ے حضرت یوسف علیہ السلام پر گواہی دیوے بہرحال جو کوئی تھا اُسی گھر مین کا تھا کہ اُسنے گواہی دی جیسا کہ باری تعالی فرماتا ہی وَشَہِدَ شَاہِدٌ مِّنْ اَہْلِہَا اِنْ کَانَ قَمِیْصُہٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَہُوَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ ۝ وَاِنْ کَانَ قَمِیْصُہٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَکَذَبَتْ وَہُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَہٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّہٗ مِنْ کَیْدِکُنَّ اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ ۝ یعنی اور گواہی دی گواہ نے اہل اُسکی سے اگر ہے کرتا اُسکا پھٹا ہوا آگے سے پس سچ بولی ہے عورت اور وہ مرد جھوٹون سے ہے اور اگر ہے کرتا اُسکا پھٹا ہوا پیچھے سے جھوٹی ہے عورت اور وہ ہے سچون سے پس جب دیکھا کرتا اُسکا پھٹا ہوا پیچھے سے کہا تحقیق یہ مکر تمھارے سے ہے تحقیق مکر تمھارا بڑا ہے۔ الغرض عزیز نے اس سے پوچھا تو کیا کہتا ہے وہ گویا ہوا اور کہا دیکھ اگر پیراہن یوسفؑ کا آگے سے پھٹا ہوا ہے تو زلیخا سچی ہے جب عزیز نے اس سے یہ بات سُنی اور پیراہن کو دیکھا معلوم ہوا کہ پیچھے پھٹا ہوا ہے زلیخا کی طرف دیکھکر کہا یہ سب تیرے مکر و فریب ہین پھر ارادہ کیا کہ زلیخا کو مار ڈالے اور حضرت یوسفؑ کو قید خانے مین بھیجے اُس لڑکے نے کہا اے عزیز اگر ایسا کریگا تو رسوا اور خراب ہوگا یہ سنکر عزیز نے کہا اے یوسفؑ اس امر کو پوشیدہ رکھ اور کسی سے ظاہر نہ کر اور اے زلیخا تو اس فعل سے استغفار کر اور کہتے ہین کہ یہ سخن بعد تین مہینے یا سات مہینے کے سب مین مشہور اور زبان زد خلائق ہوا اور مصر کی عورتین زلیخا کو طعنہ دینے اور عیب کہنے لگین کہ عجب گمراہی اسنے اختیار کی اور کمال نالائق ہے کہ اپنے غلام پر عاشق ہوئی ہے اور یہ دائم اشک ریزان اسیر وہ گریزان ہے جب زلیخا نے سنا کہ عورتین مجکو ملامت کرتی ہین اُسنے اُنکی دعوت کی اور اپنے گھر مین بلایا اور ہر ایک کو جدا جدا کرسیون پر بٹھایا اور ایک کے ہاتھ مین ایک ایک ترنج یا لیمون اور ایک ایک چھری دی اور کہا جب مین اُسکو لاؤن اور تم اُسکو دیکھو اپنے اپنے ترنج کو کاٹنا پھر زلیخا حضرت یوسفؑ کو آراستہ کرکے اُنکے آگے لائی اونکو دیکھتے ہی سب بیہوش ہوگئین اور ترنج کی جگہ اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور حیران رہین۔ جب حضرت یوسفؑ چلے گئے تو یہ ہوش مین آئین کہا یہ بشر نہین ہے بلکہ فرشتہ ہے۔ زلیخا نے کہا یہ ہے کہ جسکے عشق مین تم مجکو ملامت کرتی تھین کہا بسبب اسکے تعشق کے تو سزاوار ملامت

نہین ہے بلکہ اس نظر سے کہ ایسا نازنین کہ تیرے گھر مین ہی اور تو بھی حُسن و خوبروئی رکھتی ہی اور
بھی تو نے اتنی مدت مین اسکو اپنا فریفتہ نہ کیا البتہ لائق طعن و تشنیع ہی زلیخا نے کہا مین نے بہت
کوشش کی لیکن یہ میری طرف ہرگز التفات نہین کرتا اور میرے ساتھہ مشغول نہین ہوتا اب
تنگ آئی ہون اگر مین بعد ازین مجھے ناکام رکھے گا تو مین اسکو ضرور قیدخانے مین بھیجدونگی انھون
نے کہا پھر اسکو ہمارے پاس بلاؤ ہم اُسکو نصیحت کرین شاید ہمارے کہنے سے تیری فرمانبرداری
کرے اور غرض اُنکی اس کہنے سے یہ تھی کہ پھر اُس سرو ناز کا نظارہ کرین زلیخا نے پھر حضرت یوسف کو
طلب کیا اور انھون نے حضرت یوسف کو اپنے پاس بٹھایا اور ملامت کی اور کہا تو کسواسطے
زلیخا کا کہنا نہین مانتا اگر تو اوسکے ساتھہ موافقت نہین کرنے کا اور اُسکا کہنا نہین ماننے کا
تو وہ تجکو قیدخانہ نے بھیجدیگی کہ وہ ایک گھر ہے تیرہ و تنگ کہ بھاگتے ہین آدمی اوس سے نفرت کر
اور اگر تیری طبیعت راغب اُسکی طرف نہین ہوتی تو ہمارے ساتھہ ہمراز اور دمساز ہو کہ ہم بھی
خوبصورتی اور حسن مین ماہ منیر اور بے نظیر ہین جب حضرت یوسف نے اُنسے یہ باتین سنین دست
مناجات اُٹھایا اور کہا خداوندا قیدخانہ مجکو دوست تر ہی صحبت ان مکارون سے خدا تعالی
نے دعا اُنکی قبول فرمائی۔ روایت کرتے ہین کہ جب یہ عورتین حضرت یوسف سے بالکل ناامید
ہوئین زلیخا سے کہا بہتر اور صلاح نیک یہی ہے کہ اسکو چند روز زندان مین رکھہ شاید بہ تکلیف
زندان یہ دل آرام تیرا رام ہووے چنانچہ زلیخا نے عزیز سے کہا مین اس غلام سے بدنام ہوئی ہون اور طبیعت
میری اسکی خدمت سے کراہیت کرتی ہے بہتر اور مناسب یون ہی کہ اسکو چندے قید کر تا لوگ
گمان کرین کہ کچھہ گناہ اس سے ہوا ہے اور مین آدمیون کی ملاقات سے رہائی پاؤن عزیز نے
یہ بات قبول کی اور حضرت یوسف کو قیدخانہ مین بھیجدیا۔ جب قیدیون نے انکو دیکھا خوشیان
کین اور انپر زندان مثل گلبرگ خندان ہو کر گلستان بنگیا اور زلیخا نے اس شاہ خوبان کے واسطے
زندانیان سے کہا ایک مکان جداگانہ مقرر کروایا اور ایک تخت مرصع اور فرش زیبا اطلس
و دیبا کا اُس مین بچھوایا اور معطر کروایا۔ حضرت یوسف وہان ہمیشہ برسم عادت عبادت مین
مشغول رہتے تھے اور زلیخا ہر روز اُنکے واسطے کھانے اور نعمتین لونڈیون محرم کے ہاتھہ بھیجتی
تھی اور ہمیشہ رویا کرتی تھی اور اپنے کیے سے پشیمان تھی اور آپ راتون پنہان اُس زندان پر
جاتی تھی اور دور سے حضرت یوسف کو دیکھہ آتی تھی اور دن کو اپنے کوٹھے پر سے در و دیوار
قیدخانہ کو ملاحظہ کر کر اپنے دل مضطر کو تسلی دیتی تھی اور معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ بادشاہ
ریان کے دو غلام تھے ایک ساقی اور دوسرا طباخ یا خباز بادشاہ کو بعد نظربندی حضرت
یوسف کے ان دونون پر ایسا گمان ہوا کہ انھون نے مجکو زہر دیا ہے حکم کیا کہ انکو قیدخانہ مین بھیج

اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ اصل اس واقعہ کی اسطرح پر ہی کہ بادشاہ روم ایک سفیر ملک مصر مین بھیجا اور بہت زر خطیر اور کچھ زہر ہلاہل اُسکے ہمراہ کر دیا تھا تا کوئی نحواص بادشاہ اُس مال پر فریفتہ ہو کر کسی طرح سے شاہ مصر کو زہر کھلا کر مار ڈالے سفیر بادشاہ روم نے بعد از تاکید قواعد صحبت و محبت خوان سالار اور شرابدار بادشاہ سے صورت واقعہ بیان کی شرابدار نے اس امر مین عذر کیا اور خوان سالار نے بطمع کثرت زر و جواہر صواب سے منحرف ہو کر اس امر کو قبول کیا اور یہ خبر بادشاہ کو پہونچی کہ ایک ان دو شخصون مین سے ایسا ارادہ رکھتا ہی لیکن یہ تحقیق نہوا تھا کہ مرتکب اس امر خطیر کا کون ہی بنا برین حکم دیا کہ دونون کو قیدخانہ مین لیجاوین تا صالح طالح سے اور طیب خبیث سے ممتاز ہووے اور بعضے مورخ کہتے ہین کہ بواسطہ ظلم اور سوء حکم بادشاہ کے اعیان و ارکان مملکت اُسکی نے یہ تدبیر کی تھی اور آبدار اور طباخ دونون نے اسکی خدمت کو بنا بر طمع دنیا قبول کیا تھا اُنھون نے باہم گر مشورہ کیا کہ اوس زہر کو کسوقت اور کیونکر کام مین لاوین بعد قرار رائے اور تصمیم عزیمت جب دوسرے دن کہ مجلس سلطانی منعقد ہوئی اور مجموع ادوات ضروری مرتب ہوے ساقی کہ مرد دیندار تھا اور خردہ دان تھا بممارست و تجربہ شرائط احتیاط ملحوظ رکھہ کر جب اُس محفل مین دور طرب گردش مین آیا قدح شراب کو آلایش زہر سے بچا کر شراب صافی بسان آب زندگانی جام عیش بادشاہی مین ڈالی اور بادشاہ نے چاہا کہ کاسہ کو ساقی کے ہاتھہ سے لیکر نوش کرے طباخ نے فریاد کی کہ ایہا الملک زنہار یہ جام اس فرجام کے ہاتھہ سے نہ لینا کہ یہ جام جان گزا ہے نہ طرب افزا سے بادشاہ نے وہ قدح نہ پیا اور اُسی کے ہاتھہ مین دیکر کہا کہ تو پی لے۔ ساقی سارا جام بے تامل پی گیا اور اُسکو کچھہ نہ گزند پہونچا۔ پھر ساقی نے کہا اے بادشاہ میری برات ساحت نظر عافیت سلطانی مین روشن ہوئی اب مین یہ عرض کرتا ہون کہ یہ طباخ کہ خاصہ خاص حاضر لایا ہے ارشاد ہو کہ یہ اسمین سے کھاوے تا امین اور خائن ہویدا ہوں حاصل ہووے جب خوان سالار سا تھہ کھانے طعام کے مامور ہوا اُسنے انکار کیا۔ بادشاہ کو معلوم ہوا کہ یہ طعام زہر آلود ہے لاجرم صولت بادشاہی یعنی صورت غضب فرمانروائی ریان بن الولید مقتضی اس امر کی ہوئی کہ معصوم اور مجرم دونون کو قید کرے کسواسطے کہ اگر طباخ نے جو کہا تھا صرف از روے اتہام ہوتا تو اسکے امتحان کو اُسی وقت کیون عرض کرتا اور ساقی اگر ناواقف آمیزش زہر سے طعام مین ہوتا تو کیون باعث طباخ کے کھانے کا ہوتا مگر یہ کہ کچھہ پہلے سازش آپسمین کی تھی اور اسوقت کسی مصلحت کے باعث یا بسبب میری بقاے زندگانی کے اون مین نفاق و غرض اشتباہ سے دونون کو اُسی وقت زندان خانہ مین بھیجا اور زندان بان نے انکو مقرب بادشاہی جانکر اُس جگہ مین کہ حضرت یوسف علیہ السلام تھے اُن کو اور حضرت یوسفؑ کا یہ طریقہ تھا کہ بعد فراغ عبادت ہدایت محبوسون مین مصروف رہتے تھے لہذا بعضے اُن مین سے

بدولت اسلام مشرف ہوسے اور غمخواری احوال قیدیون مین ہر وقت کوشش کیا کرتے اور اُنکے خوابون کی تعبیر دیا کرتے اتفاقاً ان دونون قیدیون نے بھی خواب دیکھی۔ کہتے ہین کہ ساقی نے خواب دیکھا اور طباخ نے نہین دیکھا مگر دونون دیدہ و نادیدہ نے حضرت یوسفؑ سے از روے امتحان پوچھا ساقی نے کہا مین نے خواب دیکھا ہے کہ ایک باغ مین ایک تاک ہے اور اُسمین تین خوشے انگور کے ہین اور خاص کاسہ بادشاہ کا میرے ہاتھ مین ہے اور مین اُس کاسے مین اُن انگورون کا شربت بادشاہ کے پینے کے واسطے نچوڑتا ہون اور طباخ یا خبازی کہا مین نے یہ خواب دیکھا ہے کہ باورچیخانہ مین روٹیون کا دستاخوان اپنے سر پر لپیٹے ہوسے ہون اور جانور آتے ہین اور اُسمین سے روٹیان لے جاتے اور کھاتے ہین خبر دے ہمکو ان دونون خوابون کی تعبیرون سے۔ کہتے ہین پہلے ان دونون کو مسلمان کیا اور کہا ایک کہ تم مین سے بادشاہ کا ساقی ہے تین دن کے بعد خلاصی پاویگا اور چھوٹ جاویگا اور بادشاہ کو جسطرح پہلے شراب پلاتا تھا اُسی طرح اپنی خدمت پر مامور ہوگا۔ اور دوسرا کہ طباخ ہے اُسکو دار پر کھینچینگے اور جب ایک مدت گذریگی تو جانور اُسکے سر اور کلہ کو کھا دینگے پھر طباخ نے کہا مین نے دروغ کہا ہے اور کچھ خواب نہین دیکھا حضرت یوسفؑ نے کہا اسی طرح پر حکم کردیا گیا جسطرح مین نے کہا ہے اسکے خلاف نہین اور ساقی سے جب تو بادشاہ پاس جاوے تو مجھ بیگناہ کو یاد رکھ کر جتنا تجھسے ہوسکے میرا احوال عرض کرنا کہ اتنی مدت سے غلام عبرانی محبوس ہے اور فوائد تنعم اور تلذذ اس جہان سے محروم اور مایوس شاید کہ مجکو اس بلا سے رہائی دیوے اور خلاص کرے جب تین دن گذرے بادشاہ نے آدمی بھیجا کہ طباخ یا خباز کو کہ خیانت اُسکی ثابت ہوئی تھی دار پر کھینچو اور ساقی کہ امانت اوسکی اثبات کو پہونچی تھی اپنے پہلے منصب پر مامور ہوا۔ پس جب وہ رتبہ قرب شاہ پر پہونچا اُسی طرح وہ ساغر بادشاہ کو پلایا کیا اور اُسکو شیطان نے احوال حضرت یوسفؑ سے غافل کردیا اور بالکل انکا حال ظاہر کرنا بھول گیا اور کئی برس تک اسکو یاد نہ آیا۔ معالم التنزیل مین حسن بصری سے نقل ہے کہ ایک دن حضرت جبرئیل قیدخانہ مین آئے اور حضرت یوسفؑ نے انکو پہچانا اور کہا کہ یا اخا المرسلین کیا سبب ہے کہ مین تمکو قیدخانہ مین دیکھتا ہون حضرت جبرئیلؑ نے کہا یا طاہر الطاہرین حضرت رب العالمین نے تمکو سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ شرم تجکو نہ آئی کہ آدمی کو سبب رہائی جانا اور اپنا شفیع اُسکو گردانا قسم ہے مجکو اپنی عزت اور جلال کی کہ مین تجکو چند سال اور زندان مین رکھونگا حضرت نے کہا اس صورت مین مجھسے راضی ہے کہا ہان کہا اب مجھکو خوف نہین۔ پھر حضرت یوسفؑ نے کہا اے جبرئیل خدا سے تعالی نے کہ مجکو رنج اور مذلت غلام ہونے کی دی پھر محنت زندان کی مجھپر کسواسطے

کہا کہ یارب میرے نزدیک زندان دوست تر ہے صحبت زنان مکار سے اختیار پروردگار
مین کیون نہ چھوڑا اور عافیت مکر زنان اور زندان سے کیون نہ چاہی اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے
کہ جبرئیلؑ روانۂ بارگاہ کبریائی ہوئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد انکے پاس آئے کہ قادر مطلق
نے پوچھا ہے کہ تمکو کنتم عدم سے عرصہ وجود مین کون لایا اور بعد اُسکے محبوب پدر مہربان تمھین
کسنے کیا اور پس ازان قعر چاہ تاریک سے کون تمکو نکال لایا اور علم تعبیر خواب کسنے تمھین
سکھایا اور دغدغہ فاسد نسبت زلیخا کسنے تیری خاطر سے مٹایا اُنھون نے کہا سب خدا تعالی
نے اپنے فضل و احسان سے کیا اور اس بندۂ شرمندہ کو نوازا جبرئیلؑ نے کہا کہ باری تعالی ارشاد کرتا
کہ باوصف اقرار چندین عنایات میری کے کیون تم رجوع و التجا اپنے ہمصورت اور ہمجنس سے لائے
اُسکی مکافات مین دیر تک قید رہوگے پھر انھون نے عرض کیا کہ راضی برضاے خداے تعالی ہون
پھر کہا اے جبرئیلؑ کچھ تمکو میرے باپ کی خبر ہے کہا بیت الاحزان مین جا کر بیٹھا ہے اور ملنا جلنا
آدمیون سے ترک کر دیا ہے اور اندھا ہوگیا ہے اور سواے رونے کے تیرے فراق مین کچھ کام
نہین رکھتا حضرت یوسفؑ نے کہا میرے باپ کو کسواسطے میرے فراق مین مبتلا کیا کہ یہان تک
اُسکی نوبت پہونچی حضرت جبرئیلؑ نے کہا تیری دوستی کے سبب کہ حق تعالے نہین پسند کرتا
کہ کوئی سواے اُسکے کسی کو دوست رکھے حضرت یوسفؑ نے کہا اُسکو رنج کے عوض مین کچھ اجر
ہوگا کہا ہر روز اسکو ایک شہید کا ثواب دیتے ہین کہا تو کچھ خوف نہین ہے صاحب کشاف کہتا ہے
کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ غم و اندوہ یعقوب کا فراق
یوسفؑ مین کس مرتبہ تھا کہا برابر ستر مادر فرزند مردہ کے یعنے برابر اُن ستر ماؤن کے کہ ایک ایک کا
فرزند مرگیا ہو پھر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اُسکو کسقدر مزد دیتے ہین کہا
سو شہید کا مزد البتہ کوئی برابر یعقوبؑ کے آتش مفارقت مین چالیس برس تک نہ جلا اور مدارک
مین لکھا ہے اسّی برس تک فراق اُس یگانۂ آفاق سے تا زمان وصال آن فرخندہ خصال حضرت
یعقوبؑ کی آنکھ سیلانی گریہ سے خشک نہوئی اور بار ہجر سے اُنکی پیٹھ خم ہوئی **فصل تیسری**
بیچ سبب ہونے حضرت یوسف علیہ السلام کے عزیز مصر کا اور رجوع لانا دولت و اقبال کا طرف
اُس حمیدہ خصال کے قولہ تعالی فلبث فی السجن بضع سنین ۝ یعنی پس رہا یوسفؑ بیچ قیدخانہ
کے کئی برس۔ تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ بعد خلاص ہونے ساقی کے قیدخانے سے سات برس
حضرت یوسف زندان مین رہے اور مشہور یون ہے کہ اول سے آخر تک دس یا بارہ برس رہے اور معالم
مین لکھا ہے کہ پانچ برس پہلے اس سے رہے اور سات برس پیچھے اُسکے جب مدت محنت کی بسر ہوئی
ملک ریان نے خواب دیکھا اور صبح کو حکیمون اور ندیمون کو طلب کیا وقال الملک انی اری

سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف وسبع سنبلات خضر واخر یابسات یا ایھا الملاء
افتونی فی رؤیای ان کنتم للرؤیا تعبرون ط یعنے اور کہا بادشاہ نے تحقیق مین دیکھتا ہون سات بیل
موٹے کھائے جاتے ہین اُنکو سات دبلے اور سات بالیان سبز اور سات سوکھی اے سردارو جواب دو
مجکو بیچ خواب میرے کے اگر ہو تم واسطے خواب کی تعبیر کرتے قالوا اضغاث احلام وما نحن بتاویل
الاحلام بعلمین یعنے کہا اُنھون نے یہ ہین پریشان خواب اور نہین ہم ساتھ تعبیر خوابہاے پریشان کے
جاننے والے اور جو کہ خواب شوریدہ اور محال ہوا اُسکا فراہم آورندہ وہم وخیال ہوتا ہی ہم ایسے خواب کی تعبیر نہین
جانتے۔ ساقی کو کہ حاضر الوقت تھا یہ ماجراے رویا سنکر تعبیر صحیح دینے حضرت یوسف ع کی یاد آئی کہا اسنے
بادشاہ مین نے اور طباخ نے خواب زندان مین دیکھتے تھے اور وہان یوسف ع نام ایک شخص ہے اُسکے آگے کہے تھے
جسطرح اُسنے اُن خوابون کی تعبیر دی تھی اور کہا تھا اُسیطرح ہوا مجکو اُسکے پاس بھیجیے تو اس خواب کو اُس سے
کہون اور تعبیر پوچھون یقین ہے جو تعبیر کہ وہ دیگا ویسا ہی ظہور مین آئیگا ملک ریان شادمان ہوا اور اُسکو بھیجا
جب ساقی حضرت ع کے پاس گیا بہت عذر خواہی کی اور کہا الانسان مرکب من الخطاء والنسیان
تمھارے بیان حال مین مجھسے فراموشی ہوئی حضرت یوسف ع نے فرمایا تیرا کچھ قصور نہین تقدیر خداوند تعالی مین
اسی طرح تھا پھر ساقی نے بادشاہ کا خواب اُنکے آگے کہا۔ حضرت نے فرمایا سات گاو فربہ اور سات خوشہ سبز
عبارت سات سال سے ہے کہ جہان مین فراخی ہووے اور مینھ بہت برسے اور کھیتیان خوب پیدا ہووین اور وہ
سات گاو لاغر اور سات خوشہ خشک اشارت اور سات برس کی طرف ہے کہ اُنمین قحط شدید اور تنگی مدید ظاہر
ہووے اور آدمی بہلاکت پہونچین۔ ساقی نے خدمت بادشاہ سے آنکر خواب کی تعبیر بیان کی بادشاہ اور تمامی حاضرین
بارگاہ حیران رہے بادشاہ نے چاہا کہ اپنے کانون سے اُنکا بیان سنے زندہ بان اور ساقی سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے اور سیرت
اُسکی کیسی ہے اور کیا کام کرتا ہی کہا ایک جوان ہی دانا اور خیر و نیک خو عزیز کا غلام کہ اُسکو مالک سے بقیمت گران
خریدا تھا وہ کہتا ہی کہ مجکو بیگناہ زندان مین رکھا ہی اور مین غلام نہین ہون بلکہ حر اور پیغمبر زادہ ہون میرے بھائیون نے
مجھپر حسد لیجا کر میرے باپ سے جدا کر کے بیچڈالا ہے اور نماز بانیاز گزارتا ہی اور بندگی خداے تعالی ہر وقت بجا لاتا ہی
اور تسبیح اور تہلیل کہتا ہی اور ہمیشہ یاد فکر و ذکر کرتا ہی اور غمخواری قیدیون کی کرتا ہی اور جو کچھ اسکو زلیخا کے گھر سے آتا ہی
محتاجون کو دیتا ہی پھر بادشاہ نے عزیز کو بلایا اور کہا کہ یہ جوان کہ جسکے یہ نشان دیتے ہین اور اُسکی تعریف اور توصیف
کرتے ہین اور اُسکی اصالت اور نجابت پر دلیلین ظاہر ہین اُسکو کسواسطے قید خانہ مین رکھا ہی عزیز نے کہا مین نے اُسکو
فرزندی مین رکھا تھا اور اُس سے کوئی خیانت نہ دیکھی تھی لیکن بتہمت خیانت کہ میرے اہل کے ساتھ معلوم
ہوئی تھی اُسکو نظر بند رکھا ہی لیکن تحقیق اور ثابت نہین ہوا کہ اُس سے کوئی گناہ ہوا ہی یا نہین بادشاہ نے کہا
جاؤ اور اُسکو باکرام تمام لے آؤ۔ جب لوگ حضرت یوسف ع کے پاس گئے کہا مین باہر نہین آنے کا جبتک کہ بادشاہ
حال مجھ بیگناہ سے آگاہ نہین ہونے کا اور عزیز خوشنود اور راضی نہوگا اور وہ عورتین کہ جنھون نے زلیخا کے گھر مین مجکو دیکھا ہی

اور بجائے سیب و لیموان اپنے ہاتھہ کاٹے ہین اُنسے میری حقیقت حال سوال نہ کریگا چنانچہ لوگون نے بادشاہ سے
عرض کیا کہ اسطرح کہتا ہی بادشاہ نے کہا زلیخا اور اُن عورتون کو حاضر کرو اور اُنسے تمام حقیقت پوچھو بموجب طلب
بادشاہ کے زلیخا اور اُن عورتون کو حاضر کیا اور اُنسے حال دریافت سب نے کہا کہ ہمنے یوسفؑ سے سوائے پاکی اور شرمناکی کچھہ
نہین دیکھا کہ اسوقت سوائے سچ کہنے کے فائدہ نہین کہتا ہی اُسنے بھی حضرت یوسفؑ کی پاکی کے ساتھہ اقرار کیا اور کہا
مین نے اُسکو اپنے وصل کے واسطے بلایا تھا چونکہ اُسنے میرا مطلب نہ مانا مین نے فرط ملامت سے باعث اُسکے قید
کے واسطے رفع اپنی بدنامی کے ہوئی بادشاہ نے جب زلیخا اور عورتون سے یہ باتین سنین حضرت یوسفؑ کے دیکھنے کا زیادہ
زیادہ مشتاق ہوا اور کہا حضرت یوسفؑ کو جلد بلاؤ اور تفسیر تیسیر مین لکھا ہی کہ ستّر ہزار سوار گھوڑون پر سوار آراستہ
بہ لباس تکلف قید خانے مین پہونچے تا بہ تعظیم تمام حضرت یوسفؑ کو لے آوین اور لکھتے ہین حکم دیا کہ ایوان بادشاہی سے
تا بزندان دو رستہ سپاہ آراستہ ہوکر حضرت یوسفؑ کی سلامی کے واسطے کھڑی ہووے جب حضرت یوسف بہ تمکین تمام
خلعت خسروانہ خلعت پہنکر قلعہ کو روانہ ہوے تمام سپاہ نے سلامی اُتاری اور جب نزدیک پہونچے تو بادشاہ آپ
استقبال کے واسطے آیا اور حضرت یوسفؑ سے بکمال ادب بغلگیر ہوکر اپنے پہلو مین تخت پر بٹھایا اور بہ آداب تمام
اور باعزاز و اکرام ہمکلام ہوا اور تفسیر بحر المواج اور معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ بادشاہ ستّر زبانین جانتا تھا سب
زبانون مین حضرت یوسفؑ سے کلام کیے اور اُنھون نے بھی اُنھین زبانون مین جواب باصواب دی اور بادشاہ کمال شگفتہ
اور خندان اور شادان و فرحان ہوا اور تفسیر بحر المواج مین لکھا ہی کہ جب حضرت یوسفؑ نے چاہا کہ مراجعت کرین
اور بادشاہ کے پاس سے اُٹھکر باہر آوین بزبان عبرانی دعا کی اور بادشاہ کہ اس زبان کو نہ جانتا تھا نہ سمجھا کہا یہ
کون سی زبان ہی کہا یہ زبان عبرانی ہی میرے باپ اور دادا کی قدیم سے اور یعقوبؑ اور اسحاقؑ اور ابراہیم باہر جانے کے
وقت اسی زبان مین دعا دیا کرتے اور یہ کلام بھی ایک اور زبان مین کیا کہ اُس زبان کو بھی بادشاہ نہ جانتا تھا پھر
بادشاہ نے پوچھا کہ یہ زبان کون سی ہی کہا یہ زبان عربی ہے اور زبان خلیل علیہ السلام اور میرے عم اسمعیل پسر خلیل کی ہی
اور معالم مین لکھا ہے کہ حضرت یوسفؑ جب آتے تھے تو بادشاہ کو زبان عربی مین سلام کرتے تھے اور پھر
زبان عبرانی مین دعا دیتے تھے اور وہبؒ کہتا ہے کہ حضرت یوسفؑ اُسوقت اگرچہ تیس برس کے تھے
بادشاہ نے ستّر زبانون مین اُنسے کلام کیا اور اُنھون نے ہر کلام کا اُسی زبان مین جواب دیا اور دو زبانین
کہ اُنپر اُنسے زیادہ ہوئین بادشاہ جلائل فضائل اور جزائل شمائل حضرت یوسفؑ سے متعجب ہوا اور حیران
رہا اور اپنے خواب کی مکرر تعبیر پوچھی اور جواب دلپذیر سُنا پھر کہا تدبیر اُن ساتون سال قحط اور وبال کی
کیا ہے حضرت یوسفؑ نے کہا تمام کشور مین منادی کرنی چاہیے کہ ان سات سال فراخی اور کشایش
حال مین زمیندار اور مزارع کھیتیان بہت سی کرین اور جب غلہ کثیر اُنمین پیدا ہووے ہر سال کے
موافق اُسمین سے نکال کر خرچ کرین بنا بر توشۂ آیندہ خوشون مین رکھتے جاوین کہ تباہ اور ضائع
نہونے پاوے اور ہر سال گھٹتا اور جمع ہوتا جاوے ۔ معالم مین لکھا ہے کہ ملک ریان بھی ازدست

حضرت یوسف ع مشرف باسلام ہوا اور سواہب علیہ مین در ذیل آیت ولقد جاءکم یوسف
من قبل بالبینات یعنے البتہ تحقیق لایا تمھارے واسطے یوسف پہلے سے دلیلین لاکھتا ہی
اور بعضے کہتے ہین کہ ملک ریان کے اسلام لانے کا سبب یہ تھا کہ ایک گھوڑا قیمتی مرگیا تھا اُ
حضرت یوسف ع نے اسکو اپنی دعا سے زندہ کیا تھا اور وہ دیکھنے اُس معجزے سے ایمان لایا تھا
اور تفسیر مدارک اور معالم مین لکھا ہے کہ ایک تخت زرین مرصع بجواہر رنگین حضرت یوسف کے واسطے
مقرر کیا اور تاج مکلل سر پر رکھا اور انگھوٹھی اپنی دردست یوسف ع کی اور شمشیر کو حمائل کر کر حضرت کی
گردن مین ڈالا اور کنجیان خزانون کی سپرد کین اور مہار اختیار مملکت شاہ کنعان کو دی اور تمام ملوک
اور سلاطین اور اعیان دولت اور ارکین اور قصر اور لشکر تابع اور فرمانبردار یوسف علیہ السلام نامدار
کے کیے اور عزیز کو عہدۂ وزارت سے معزول کیا کہ یہ تھوڑی مدت مین اس جہان فانی سے کوچ
کر گیا اور بقضائے الٰہی مرگیا۔ زلیخا کو محنت واندوہ کوہ بر کوہ ہوا اور ایک ویرانہ مین جاکر بیٹھ رہی
اور جس کسی سے حضرت یوسف ع کا قصہ سنتی تھی مال و زر اُسکو دیتی تھی تا آنکہ جو کچھ اُسکے پاس تھا
سب تلف ہوا اور آپ بڑھیا اور نابینا ہوئی اور بار غم سے خمیدہ قامت ہوگئی اور غلبہ ضعف سے یہان تک
نوبت پہونچی کہ اُسکو محافہ مین یعنی ڈولی مین بٹھا کر جس راہ اور راستہ مین سے حضرت یوسف ع کی سواری
جاتی تھی رکھدیتے تھے سننے آواز سُم سمند اُس جان جہان سے خورسند ہوتی تھی اور ایک روایت ہے
کہ آخر کار بر سر راہ حضرت یوسف ع اُسنے ایک جھوپڑی بنوائی اُسمین شب و روز بادل پر سوز رہا کرتی تھی
اور کہتے ہین کہ جب حضرت یوسف ع باہر آتے تھے کئی ہزار پیادے اور سوار بے سلاح اور سلاحدار
انکی خدمت مین ہوتے تھے تا آنکہ ایک دن زلیخا نے حضرت یوسف ع کے آگے ایک آہ سرد
دل پر درد سے کھینچی اور فریاد کی کہ یا کریم ابن الکریم ذرا ٹھہر و اور قصہ پر غصہ اس ضعیفہ کا سنو حضرت نے
جب اُسکو دیکھا اور اُسکی فریاد سُنی باگ گھوڑے کی تھامی اور کہا اے زلیخا کیون تیرا حال پر ملال ہے
کہا جب سے تمنے شاید ملک کو آغوش مین لیا اور مجکو فراموش کیا لاجرم یہ دیدۂ غمدیدہ از بسکہ
بہت پھوٹ کر روئے نابینا ہوئے اور بار غم ہجر سے میرا قد خمیدہ اور دوتا ہوا حضرت نے کہا
وہ مال اور جمال کیا ہوا کہا سب تیری راہ مین برباد اور پامال ہوا۔ اور مروی ہے کہ زلیخا نے
آپ کا ٹھہرنا غنیمت جانکر غایت شوق سے چاہا کہ دست آرزو سے انکا دامن پاک پکڑے
آپ نے کوڑا اُٹھایا اُسنے دنبالہ اُسکا پکڑا اور پھونکا دم گرم زلیخا سے فی الحال وہ جلکر شعلہ ور ہوا
حضرت نے بجیال گزند آتش اُسکو پھینک دیا زلیخا نے کہا کہ میرے ضبط کو دیکھا چاہیے
کہ اس دم گرم و سوزان کو مین نے مدت دراز سے اپنے سینۂ بریان مین رکھا اور مطلق خوف
جلنے سے نہ کیا آپ ایک لمحہ بھی متحمل اندک حرارت و سوز س نہوے۔ آپنے فرمایا کہ تو اگر اس الفت مخلوق کے

عوض خالق کی محبت مین سرگرم رہتی تو کیون تشنۂ دیدار تیری اوقات گذرتی بلکہ اُسکے احسان
وافضال سے زلال وصال سیراب ہوتی پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا ایمان لا بخداوند ذوالجلال
فی الحال زلیخا ایمان لائی اُسوقت پوچھا کہ اب تجھکو کیا حاجت ہے کہا چاہتی ہون کہ خدا سے تعالی
پھر مجھکو روشنائی آنکھون کی اور وہی جمال اور جوانی ارزانی فرماوے تا تمھاری صورت زیبا دیکھون
اور آپ کی خدمت مین مشغول رہون وحی آئی کہ اے یوسف جو کچھ زلیخا چاہتی ہے چاہ کہ باجابت
مقرون ہوگا پھر حضرت یوسف نے دوگانہ نماز گزار کر سر سجدہ مین رکھا اور دعا بدرگاہ کبریائی شروع
کی ہنوز سر سجدہ سے نہ اُٹھایا تھا کہ زلیخا نے کہا اے یوسف سر سجدہ سے اُٹھاؤ جو حاجت
کہ چاہتی تھی اللہ تعالی نے عنایت فرمائی اور کہتے ہین کہ آنکھین اُسکی بینا ہوئین اور جوانی اور حسن و
جمال بوجہ کمال ظاہر اور ہویدا ہوا بلکہ آگے سے زیادہ چند در چند پیدا ہوا پھر حضرت یوسف نے
کہا اب کچھ اور آرزو بھی ہے کہا اب یہی مقصود ہے کہ مجھکو اپنے عقد مین لاؤ اور شربت وصل پلاؤ
وحی آئی کہ اے یوسف علیہ السلام جسطرح زلیخا کی تمنا ہے اُسیطرح کرو اور کسی امر مین عذر و تامل دل
مین نہ لاؤ - چنانچہ حضرت نے جشن خسروانہ ترتیب دیکر بقانون خلیل اور دین یعقوب علیہ السلام [illegible]
اور صورت خوب زلیخا کو اپنے ساتھ منعقد کیا - مدارک التنزیل وغیرہ مین تحت تفسیر و لاجر الآخرۃ
خیر للذین آمنوا و کانوا یتقون لکھا ہے یعنے اور البتہ ثواب آخرت کا بہتر ہے واسطے ان لوگون کے
کہ ایمان لائے اور تھے پرہیزگاری کرتے - وارد کیا ہے کہ جب حضرت یوسف نے زلیخا کے ساتھ خلوت کی
باکرہ پایا اور اُنسے دو فرزند ارجمند پیدا ہوئے - فراہیم - اور میشا - القصہ جب حضرت یوسف مسند جاہ و
حشمت پر بیٹھے اُمور مملکت اور مہمات سلطنت مین ایسا انتظام اور بندوبست کیا کہ کوئی آزردہ
نہوا اور بموجب حکم تمام آدمی زراعت مشغول ہوئے اور اس مدت مین اور کثرت بارش سے غلہ بہت پیدا ہوا
اور بموجب اُنکے فرمان کے انبار خانہای عالی بنائے اور سات برس مین جو غلہ جس قدر کہ حاصل ہوا تھا
بقدر کفاف اور خرچ اُسمین سے نکال کر آدمیون کو دیتے تھے اور باقی اُسیطرح خوشون مین نگاہ رکھتے تھے
تا آنکہ قحط سالی ظاہر ہوئی اور زمین مصر اور شام مین بسبب امساک باران تنگی کمال پیدا ہوئی -
مصر کے آدمیون نے حضرت یوسف کیطرف رجوع کی اور تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہے سال اول مین جتنی
نقدی یعنے روپیہ پیسا ہر ایک کے پاس تھا سبنے دیکر ذخیرہ بادشاہی مین سے غلہ خرید لیا - اور دوسرے سال مین
زر و جواہر - اور تیسرے سال مین غلام اور لونڈیان - اور چوتھے سال مین گھوڑا اونٹ اور چارپائے - اور پانچین
سال مین زمین اور حویلیان اور باغات اور چھٹے سال مین فرزند اور اولاد اور پھر کچھ باقی نرہا - تو ساتوین
سال مین سبنے خط بندگی حضرت یوسف کو دیے یعنے بن داموں غلام ہوگئے اور غلہ لیکر قید حیات مین
رہے غرضکہ در صورت نایابی سب ہلاک ہوجاتے اور مدارک اور معالم مین لکھا ہے کہ تیسرے سال مین چارپائے

اور چھٹے سال مین لونڈی غلام - اور بحر المواج مین لکھا ہی کہ تیسرے سال مین گھوڑا ٹٹو اور مویشی اور چوتھے سال مین زمین اور حویلیان اور پانچوین سال مین لونڈی اور غلام اور باقی جیسا کہ مذکور ہوا پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے صورت حال بادشاہ سے ظاہر کی بادشاہ نے کہا سب تیرے غلام ہین تجکو اختیار ہے انھون نے سب کو بادشاہ کے سامنے آزاد کیا اور مال و اولاد جو کچھ انسے لیا تھا انکو پھیر دیا - اہل تحقیق نے لکھا ہی کہ حکمت کاملہ حکیم مطلق سے نزول بلاے قحط اہل مصر پر اسی واسطے تجویز ہوا تھا تا مصری لوگ جو انکو بندۂ درم گمان کرتے تھے سب انکی بندگی اور غلامی پر اقرار کرین اور انکا مملوک آپ کو سمجھین اور بعد ازین انکے باب مین بے ادبانہ کلام کرنے کی مجال اور طاقت نہو دے کہتے ہین حضرت یوسف علیہ السلام مدت قحط مین پیٹ بھر کر نہ کھاتے تھے اور مصاحب اور ندیم انکو کہتے تھے کہ تمام خزانے ملک مصر کے تمھارے اختیار مین ہین تم کیون بھوکے رہتے ہو تو آپ یہی کہتے تھے کہ مین ڈرتا ہوں اس بات سے کہ اگر مین پیٹ بھر کر کھاؤن شاید بھوکون کا حال بھول جاؤن اور انکی تدبیر مین مجھ سے قصور ہو اور پانچوین باب ذخیرۃ الملوک مین لکھا ہی کہ حدیث مین آیا ہے جب حضرت یوسفؑ مسند ثروت بیٹھے روز بروز لاغر اور دبلے ہونے لگے - اور جب لوگ انسے اس امر مین سوال کرتے تھے تو چپ ہو رہتے تھے کچھ جواب نہ دیتے تھے - ایک دن جب انھون نے بکمال الحاح اور زاری کہا اگر یہ ضعف بسبب کسی مرض نہانی کے ہی تو حکیم اسکے علاج مین مشغول ہووین کہا علاج اس مرض کا حاضر اور موجود ہی ولیکن مین نہین کر سکتا پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے - کہا سترہ برس سے حکومت مین میرا نفس آرزومند ہی کہ اسکو روٹی پیٹ بھر دون اور مین نہین دیتا اور صرف اسلیے یہ مشقت اپنے نفس پر کھینچی ہے کہ تا بھوکون اور محتاجون کی موافقت حاصل ہو اور ڈرتا ہون اس سے کہ مبادا کوئی متنفس ولایت مصر مین بھوکا رہے اور روز قیامت کو اوسکی جوابدہی مین مجکو گرفتار کرین اور کہین کہ تو حکومت ملکی مین مشغول ہوا اور حال ضعیفون اور محتاجون بندگان خدا سے غافل رہا

فصل چوتھی پہونچنا حضرت یوسفؑ کے بھائیون کا ایام تنگی اور قحط مین واسطے طلب غلہ کے انکے پاس قولہ تعالے وجاء اخوۃ یوسف فدخلوا علیہ فعرفھم وھم لہ منکرون ۵ یعنے اور آئے بھائی یوسفؑ کے پس داخل ہوے اسپر پس پہچانا انکو اور وہ واسطے اسکے ناشناس تھے اور مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ جب اثر قحط کنعان مین پہونچا اور اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام تنگ ہوئی کھانے پر سنا ہے کہ شہر مصر مین ایک بادشاہ باذل ہے کہ سب قحط زدون کو نوازتا ہی اور غریبون کا کام بعطاے غلہ اور طعام نکالتا ہے اگر تم فرماؤ تو ہم بھی جاوین اور وہان سے کنعان کے بھوکون کے واسطے کچھ لاوین حضرت یعقوبؑ نے اجازت دی اور بنیامین کو کہ برادر حقیقی حضرت یوسفؑ کے تھے اپنے پاس رکھ لیا - اور دسون فرزندونکو ایک ایک اونٹ اور کچھ بضاعت کہ اوسمین پشم اور پنیر اور روغن اور چلغوزہ اور چوب صنوبر اور کفشین اور ادھوڑیان تھین دیکر روانہ کیا اور اونٹ

مع بضاعت مذکور بنیامین کا بھی انکو سپرد کیا جب یہ مصر مین پہونچے جاسوس نے حضرت یوسفؑ کو خبر پہونچائی کہ ایک جماعت کنعان سے غلہ کے خریدنے کے واسطے آئی ہے فرمایا کہ انکو ہمارے پاس لے آؤ جب یہ دربار مین گئے تو انکو حضرت یوسفؑ نے پہچانا اور انھون نے نہ پہچانا چنانچہ حضرت جبرئیل امین نے کنوین مین انکو پیغام ملک العلام پہونچایا تھا کہ اے یوسفؑ تیرے بھائی تیرے پاس آوینگے اور اپنا احوال تجھسے عرض کرینگے اور سر سوئیگو نہین پہچانینگے اور لکھا ہے کہ نہ پہچاننا انکا بسبب طول مدت کے تھا کسواسطے کہ بقول اصح چالیس برس واقعہ سابق پر گذر گئے تھے اور یا یہ کہ حضرت یوسفؑ نے پردہ کے پیچھے سے انکے ساتھ کلام کیا تھا اور بحر المواج مین لکھا ہے کہ بسبب بدل جانے شکل حضرت یوسفؑ کے کہ جب لڑکپن تھا اور اب بڑے اور بزرگ ہو گئے تھے یا جب نحیف وضعیف تھے اور اب موٹے اور تازے ہو گئے تھے انھون نے حضرت کو نہ پہچانا باوجود حدت نظر اور شدت بصر انکی کے خداے تعالی نے انکو حضرت یوسفؑ کو دکھایا اور پوشیدہ رکھنے حضرت یوسفؑ مین انسے سر اور حکمت رکھی یا بسبب اسکے کہ حضرت یوسفؑ بادشاہون کی طرح تخت پر بیٹھے ہوے تھے اور لباس خسروانہ پہنے ہوے اور تاج سر پر اور طوق زرین گردن مین تھا اور تمام ارکان دولت اور اعیان مملکت حاضر تھے ہیبت اور سطوت سے انکی طرف نہ دیکھ سکے حضرت یوسفؑ نے کہا تم کون لوگ ہو کہ جاسوس معلوم ہوتے ہو کہا معاذاللہ ہم پسران یعقوبؑ پیغمبر ہین حضرت یوسفؑ نے پوچھا تمھارے باپ کے کے بیٹے ہین کہا بارہ فرزند تھے ایک کو خردسالی مین بھیڑیا کھا گیا اور ایک کو اسنے اپنی تسلی کے لیے پاس رکھا ہے اور ہم دس بھائی تیری ملازمت مین آئے ہین حضرت یوسفؑ نے کہا جسکو تم چھوڑ آئے ہو اسکا نام کیا ہے کہا بنیامین کہتے ہین سو والدہ اسکی ہنگام ولادت کہ راحیل نام رکھتی مرگئی اور باپ اسکو بشیر دایہ پرورش کیا اور در یتیم کو صدف وار اپنی کنار مین رکھا بنیامین مشہور ہوا اور ایک روایت سے اسطرح پر ہے کہ جب حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیون کو دیکھا خشمناک ہوے اور چاہا کہ انسے بدلا لین اور عقوبت کرین وحی آئی کہ اے یوسف علیہ السلام جیسی انھون نے تیرے ساتھ برائی کی ہے اگر تو بھی انکے ساتھ اسکے بدلے مین برائی کریگا تیری اور انکے درمیان مین فرق کیا ہوگا فی الحال انھون نے انپر التفات کرنا شروع کیا اور ایک بضاعت کے عوض مین غلہ دیا قولہ تعالی وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۞ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۞ یعنے اور جب تیار کیا واسطے انکے سامان انکا کہا کہ لے آؤ میرے بھائی اپنا جو باپ تمھارے سے ہے کیا نہین دیکھتے تم کہ مین پورا دیتا ہون پیمان اور مین بہتر مہمانی کرنے والا ہون پس اگر نہین لاؤگے تم اوسکو میرے پاس پس نہین پیمان واسطے تمھارے نزدیک میرے اور نہ پاس آئیو میرے قولہ تعالی قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۞ یعنے کہا انھون نے شتاب دینگے ہم اس سے باپ اسکے کو اور ہم البتہ کرنیوالے ہین

پھر کہا یہاں تمھیں کوئی پہچانتا ہے کہا مصر کے آدمی ہمکو نہیں پہچانتے ہین حضرت یوسفؑ نے کہا ایک تم مین سے یہان رہجاوے اور جاکر اپنے اُس بھائی کو کہ وہان باقی رہگیا ہے لے آوین تا تمھارا حال مجھپر ظاہر اور تحقیق و تصدیق تمھارے کلام کی ہووے اور اشتباہ جاسوسی تمھاری کا جاتا رہے اور بنظر براستگفتاری رعایت بہت کیجاوے انھون نے قرعہ پھینکا اور اُسمین شمعون کا نام نکلا یہ وہان رہا اور باقی نو بھائی بنیامین کے لانے کے واسطے روانہ ہوئے قولہ تعالی وقال لفتیانہ اجعلوا بضاعتھم فی رحالھم لعلھم یعرفونھا اذا انقلبوا الی اھلھم لعلھم یرجعون اور کہا واسطے جوانون اپنے کے رکھدو پونجی انکی بیچ شلیتون انکے کے وہ پہچانین اُسکو جب پھر جاوین طرف لوگون اپنے کے شاید کہ وہ پھر آوین یعنے حضرت یوسف نے محافظان خرمن غلات کو کہا جو بضاعت کہ انسے لی ہے اسکے عوض مین ایک ایک اونٹ گیہون سے لادکر حوالے کرو اور یہ بضاعت انکی بار کے اندر مین چھپا کر رکھدو کہ انکو خبر نہووے اور یہ اسواسطے تھا کہ حضرت یوسفؑ جانتے تھے کہ میرے باپ کے پاس اسکے سوا اور سرمایہ نہین ہے پھیردینا چاہیے تا کہ جب یہ اپنے گھر مین جاکر اونٹون کے بار کھولین تب سرمایہ کہ انھون نے یہان تسلیم کیا ہے اُسمین ملاحظہ کرین اپنے اور اسکو حلال نہ جانین اور پھر آوین القصہ جب اونٹ پر بار کرکر انکو رخصت کیا انھون نے کہا کہ ایک اونٹ ہمارے بھائی کا کہ باپ کی خدمت مین ہے وہ بھی دو حضرت یوسفؑ نے کہا مین شمار آدمیون پر دیتا ہون نہ شمار اونٹون پر انھون نے بہت زاری کی کہ ہمارے حال زار پر رحم کرو تا تمھاری نوازش اور کرم سے سرفراز اور ممتاز ہووین اسے حضرت یوسفؑ نے کہا اگر تم دوبارہ اوسکو لاؤ تو تمکو گندم دیتا ہون اور اگر نہ لاؤ تو کیا ضرور ہے غائب کا حصہ لینا۔ کہتے ہین کہ یہودا نے گمان کیا کہ یہ بادشاہ شاید یوسفؑ ہے کہ ہمارے اوپر احسان بیپایان کرتا ہے اور ہمارا احوال پوچھتا ہی اور تاکید لانے بنیامین کی فرماتا ہے۔ اور علاوہ اسکے آواز اسکی کچھ آواز یوسفؑ سے ملتی ہے اور بھائیون نے کہا یوسف کو یہ سلطنت کسنے دی اور یہ خیل و حشم کہان سے بہم پہونچا خدا جانے کہ وہ جہان مین کہان ناپید ہوا اور اگر یہ یوسفؑ ہوتا تو ہمارے ساتھ اتنی نکوئی نکرتا بلکہ بلا بسلوکیون کا لیتا بہرحال یہی گفتگو کرتے ہوئے بہ کنعان کو روانہ ہوئے قولہ تعالی فلما رجعوا الی ابیھم قالوا یا ابانا منع منا الکیل فارسل معنا اخانا نکتل وانا لہ لحفظون ۵ یعنے جب پھر آئے طرف باپ اپنے کے کہا اونھون نے اے باپ ہمارے منع کیا گیا ہمسے پیمان پس بھیج ساتھ ہمارے بھائی ہمارے کو کہ پیمانہ کر لاوین ہم اور ہم واسطے اُسکے البتہ نگہبان ہین حضرت یعقوبؑ نے اُنسے احوال پوچھا اور کہا یوسفؑ کی بھی کچھ خبر معلوم ہوئی اور کسی سے پوچھا کہا تعجب ہے کہ اتنے برس گذرے کہ اُسکو بھیڑیا کھا گیا ہم کس سے پوچھتے پھر حضرت یعقوبؑ نے کہا عزیز مصر تم سے کیونکر پیش آیا جو کچھ کہ گذرا تھا انھون نے مو بمو بیان کیا اور بہت شکرگزاری اُسکی ظاہر کی اور بغایت اُسکی تعریف اور توصیف زبان پر لائے اور کہا

باران کرم اُسکا سب پر برستا ہی اور خوان الوان نعمت اُسکا سب جگہ بچھا ہوا ہی اور اُسنے یہی تم سے
کہدیا ہی کہ اگر بار دگر اُس بھائی کو کہ وہان چھوڑ آئے ہو نہ لاؤ گے تو مین تمکو طعام نہین دینے کا اور تمھارے
کذب وفریب پر یقین ہوگا حضرت یعقوبؑ نے اپنے دل مین کہا کہ شاید یوسفؑ ہی کی ایسی باتین انسے کہین
پھر جب اُنھون نے گندم کے بار کھولے اور اپنا سرمایہ اُن بارون مین پایا باپ کے آگے دوڑے آئے اور کہا
ای پدر جو کچھ ہمنے عزیز کے احسان بیان کیے از راہ دروغ نہین ہے کہ ہمارا سرمایہ بھی ہمکو پھیر دیا ہی یہ موجود ہے
اب اگر ہم پھر جاوینگے اور بنیامین کو اپنے ساتھ لیجاوینگے اُسکی بار سے طعام بیشمار لاوینگے حضرت یعقوب
علیہ السلام کا اس امر سے گمان اور زیادہ ہوا کہ وہ یوسفؑ ہے پھر کہا بنیامین کو مین تمھارے ساتھ نہین بھیجنے کا
تا آنکہ تم قسم نہ کھاؤ گے کہ اُسکو زندہ اور سلامت میرے پاس پہونچاؤ گے کیا اُسکے دور ہونے سے بنہایت
متفکر ہونگا اور اُسکی جدائی سے نہایت مضطرب رہونگا۔ اُنھون نے قسم کھائی پھر حضرت یعقوب علیہ السلام
نے اُس طعام مین سے آدھا کنعانیون کو دیا اور آدھا اپنے اہل کے واسطے رکھا اور فرزندون کو جانے کے واسطے
رخصت کیا اور کہا جب مصر مین پہونچو تو سب بھائی ایک دروازے سے نہ جانا مبادا کسی کی نظر تمکو لگ جاوے
کہ یہ سرمایہ کہ تمنے اپنے اونٹون کے شلیتون مین پایا ہی پھر لیجاؤ شاید غلطی سے تمھارے غلے کے بارون مین
نہ رہ گیا ہو کہ تمپر اسکا رکھنا حلال نہو پس یہ روانہ ہوے اور ادھر حضرت یوسفؑ بھی انتظار مین تھے کہ بنیامین کو
کب لاوینگے جب یہ مصر مین پہونچے تو الگ الگ اور جدا جدا دروازون مین سے کہ جسطرح باپنے وصیت کردی تھی
داخل ہوے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو خبر ہوئی کہ گیارہ آدمی کنعان سے یہان آئے ہین حضرت
یوسفؑ شاد شاد اور باغ باغ بتصور اس امر کے ہوے کہ گیارھوان بنیامین ہوگا اور حکم دیا کہ سب کو بے توقف
آنے دو اور اُسوقت حضرت یوسفؑ تخت پر بیٹھے ہوے تھے اور نقاب اپنے منھ پر ڈال لی تھی پوچھا
کہ تم کون لوگ ہو اُنھون نے کہا ہم وہی کنعانی ہین کہ آپ نے ہمکو فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کو لے آؤ اسکو باپ سے کہکر
اور عہد وپیمان کر کر لائے ہین اور سرمایہ کہ لیگئے تھے روبرو رکھدیا کہ شاید یہ بھولے سے ہمارے شلیتون مین
بندھ گیا تھا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا ہمکو اسکی حاجت نہین ہمنے تمکو دیا اور کہا بیٹھ جاؤ یہ فرش پر بیٹھ گئے
پھر حکم خوان کھانے کے آراستہ کر کر انکے آگے رکھوا دیے اور کہا دو دو بھائی حقیقی ایک ماں باپ سے ایک ایک خوان
مین طعام کھاؤ دو دو ایک خوان پر بیٹھ گئے اور بنیامین اکیلا رہگیا اور رونے لگا حضرت یوسفؑ نے کہا ای جوان
کنعانی تو کیون روتا ہی کہا اے بادشاہ کیا کرون تو نے حکم کیا کہ ہر شخص اپنے سگے بھائی کے ساتھ خوان پر بیٹھے
میرا سگا بھائی یوسف مجکو یاد آیا اگر وہ ہوتا تو اسوقت میرے ساتھ موافقت کرتا اور مین تنہا نہ رہتا
حضرت یوسفؑ نے کہا آ تیرا بھائی مین ہونگا اور تیرے ساتھ خوان پر بیٹھونگا پھر کہا اس خوان کو اُٹھا کر
پردہ کے پیچھے لیجاؤ اور آپ بھی پردے کے پیچھے گئے اور اُسکو بُلایا۔ بحر المواج مین لکھا ہی کہ اُسوقت
حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین کے جامہ پر یوسفؑ کا نام بہت لکھا ہوا دیکھا اسکا کیا سبب ہے

اُسنے کہا کہ یہ نام اُسی برادر گم گشتہ کا ہی کہ اُسکے شوق اور محبت سے مین نے لکھا ہی تا ہر وقت پیش نظر رہے
پھر جب حضرت یوسف علیہ السلام نے نقاب بستہ ہاتھ کھانے پر دراز کیا بنیامین نے کہ وہ ہاتھ دیکھا تو پھر
رونا شروع کیا حضرت یوسفؑ نے کہا اب کیون روتا ہی کہا یہ ہاتھ یوسف علیہ السلام کے ہاتھ سے مشابہ ہی
اسواسطے روتا ہون کہا تیرا بھائی یوسف کیا ہوا کہا اُسکو بھیڑیا کھا گیا اور آرام میرے اور میرے باپ کے
دل سے لیگیا۔ کہا تو نے اُسکو بھیڑیے کو کھاتے دیکھا ہے کہا مین اُسوقت وہان نہ تھا اپنی بھائیون سے
سُنا ہی پھر حضرت یوسفؑ نے بھائیون کو طلب کیا اور یہ حال اُنسے پوچھا اُنھون نے کہا ہان اسی طرح پر ہے
اور ہماری آنکھون کے سامنے واقع ہوا ہے حضرت یوسفؑ نے کہا مین نے سُنا ہی کہ تم مین سے کوئی اونٹ کے
پیچھے دوڑ کر اونٹ کو پکڑ لیتا ہی اور اُسکو پارہ پارہ کر ڈالتا ہے کہا اسی طرح پر ہی اور شمعون کو دکھایا کہ وہ شخص یہی
حضرت یوسفؑ نے کہا جو شخص کہ اونٹ کا یہ حال کرے اُسکے آگے اُسکے بھائی کو بھیڑیا کیونکر بھاڑ ڈالے پھر کہا
مین نے سُنا ہی کہ کوئی تم مین سے درخت کو جڑ سے اُکھاڑ لیتا ہے اور اُسکی ٹہنی اور ٹہنیان ٹکرے ٹکرے کر ڈالتا ہی
کہا ہان اور روبیل کیطرف اشارت کی کہ وہ یہ ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا ایسے بھائی کے آگے بھیڑیے کو
بھائی کا پھاڑ ڈالنا کیونکر میسر ہوگا۔ پھر حضرت یوسفؑ نے کہا مین نے سنا ہی کہ تم مین سے ایک شخص ایسا ہی کہ اگر دروازۂ
شہر پر آن کر نعرہ مارے تو جو حاملہ کہ شہر مین ہوئے اُسکی آواز کی ہیبت سے اُسکا حمل گر پڑے اور پھر دوبارہ اگر آواز
مارے تو تمام چوپائے اپنا حمل گرا دیوین کہا ہان ایسا ہی ہی اور یہودا کو آگے کر کے کہا یہ صفت اُس شخص مین ہی
حضرت یوسف علیہ السلام کہا ایسے شخصون کے روبرو بھیڑیے کی کیا طاقت کہ اوس سے ایسا امر وقوع مین
آئے یہ سب شرمندہ ہو کر چپ ہو رہے پھر انکو رخصت کیا اور فقط بنیامین کو تنہا واسطے کھانے کے
رکھ لیا اور اُسکا شوق دیدار بسیار بسیار غالب دیکھا اور یہ کلمات شوق آمیز اُس سے سنے
نقاب چہرے سے اُتار ڈالی اور گلے لگایا آیت قال انی اخوك فلا تبتئس بما كانوا يعملون
کہا تحقیق مین ہون بھائی تیرا پس مت غمگین ہو ساتھ اُس چیز کے کہ تھے کرتے بنیامین نے حضرت یوسف کا
مُنھ دیکھا بیہوش ہو گیا اور جب ہوش مین آیا بزبان حال **بیت** آنچہ می بینم بہ بیداریست یارب
یا بخواب + خویشتن را در چنین راحت پس از چندین عذاب + پھر تمام قصہ حضرت یوسف
علیہ السلام نے جو کچھ کہ گذرا تھا بنیامین کے آگے بیان کیا اور کہا باپ کا اہتمام تیرے باب
مین جیسا کہ ہے مین جانتا ہون اگر بے بہانہ اور حیلہ تجکو نہ جانے دونگا تو اُنکو غم واندوہ بیشتر سے
بیشتر ہو اگر تو راضی ہو تو کسی بہانہ سے اپنے پاس رکھ لون لیکن تجکو چاہیے کہ یہ راز اور بھائیون
سے مخفی و پوشیدہ رکھے اور ہرگز زبان پر نہ لاوے بنیامین نے قبول کیا اور پردہ کے باہر آیا
پھر حضرت یوسفؑ نے حکم کیا کہ کارسازی کنعانیون کی کردین پھر ہر بھائی کو ایک ایک اونٹ
گیہون سے بھر کر حوالہ کیا آیت فلما جهزهم بجهازهم جعل السقاية في رحل اخيه

پس جب تیار کیا واسطے اونکے سامان اونکا رکھدیا ایک پیالہ مرصع پانی پینے کا بیچ شلیتہ بھائی اپنے کے آیت ثم اذن موذن ایتھا العیر انکم لسارقون ہ پھر پکارا ایک پکارنے والے نے اے قافلہ والو تحقیق تم البتہ چور ہو - لکھا ہے کہ ایک پانی پینے کا باسن تھا یا طاس یا کوئی اور باسن تلنے کا یا سونے کا یا چاندی کا یا زبرجد کا مرصع بجواہر اسمین بادشاہ وقت پانی پیتا تھا اور ان دنون مین اسکو طعام کا پیمانہ بنا لیا تھا حضرت یوسفؑ نے کہا کہ اسکو بنیامین کے بار مین چھپا کر رکھدو چنانچہ بموجب حکم کے رکھدیا پھر انکو اجازت دیکر روانہ کیا جب یہ ایک منزل گئے ایک جماعت ملازمین انکے پیچھے پیچھے اوس ظرف کی تلاش مین گئی تا انکے اسباب مین تفحص اور تجسس کرین شاید کہ وہ مشربہ پیدا ہووے جب ملازمین وہان پہونچے انکو آواز دی کہ اے کاروانیان تم چور ہو یعنی کہ یوسفؑ کو تمنے اپنے باپ سے چرایا ہے سبب اختیار خدا سے تعالیٰ نے انکی زبان سے کہوایا انھون نے یہ سخن بفرمان حضرت یوسفؑ نہین کہا جب یہ ندا انھون نے سنی آیت قالوا واقبلوا علیھم ماذا تفقدون ہ کہا انھون نے اور منھ پھیر کر کھڑے ہوسے اور انکے کہا کیا چیز کھوئی گئی ہے تمھاری کہ ہمسے تفحص کرتے ہو اور ہمکو چور کہتے ہو آیت قالوا نفقد صواع الملک ولمن جاء بہ حمل بعیر وانا بہ زعیم ہ کہا انھون نے کھو گیا ہے پیالہ بادشاہ کا اور واسطے اوس شخص کے کہ لے آوے اسکو بوجھ ہی اونٹ کا اور مین ساتھ اسکے ضامن ہون آیت قالوا تاللہ لقد علمتم ماجئنا لنفسد فی الارض وما کنا سارقین کہا انھون نے قسم ہے خدا کی تحقیق جانتے ہو تم نہین آئے ہم تو کہ فساد کرین بیچ زمین کے اور نہین ہم چور - بلکہ ہم امین اور اہل دین ہین وہ سرمایہ کہ تمنے پہلے ہمارے شلیتون مین رکھدیا اگلی نوبت کہ ہم آئے اسکو لیتے آئے اور تم دیکھتے ہو کہ ہمنے اونٹون کے منھ باندھدیے ہین تا کسی کی کھیتی نہ کھانے پاوین آیت قالوا فما جزآءہ ان کنتم کٰذبین ہ کہا انھون نے پس کیا ہے سزا اسکی اگر ہو تم جھوٹے - حضرت یوسفؑ کے ملازمین نے کہا اگر تم جھوٹے ہو اور وہ مشربہ تمھارے بار مین سے نکلے تو کیا سزا ہووے آیت قالوا جزآؤہ من وجد فی رحلہ فھو جزآؤہ کذالک نجزی الظلمین کہا انھون نے سزا اوسکی یہ ہے جو شخص کہ پایا جاوے بیچ شلیتے اوسکے کے پس وہی ہے بدلا اسکا اسی طرح بدلا دیتے ہین ہم ظالمون کو - کہ جو کوئی چوری کرے اور وہ چیز چرانے والے کے پاس نکلے چرانے والا صاحب چیز گم گشتہ کا غلام ہو جاوے آیت فبدا باوعیتھم قبل وعآء اخیہ ثم استخرجھا من وعآء اخیہ ہ پس شروع کیا ساتھ شلیتون انکے کے پہلے شلیتے بھائی اپنے کے سے - پھر انھون نے انکے سب بارون مین ڈھونڈھا اور بار بنیامین سے اسکو نکالا اور بادشاہ کے پاس لائے - حضرت یوسفؑ نے کہا یہ کیسا فعل تمسے عمل مین آیا تم کہتے ہو کہ ہم اولاد پیغمبر ہین اور بزرگ اور بہتر ہین انھون نے حیا سے سر جھکایا اور زبان طعن

بنیامین پر کھولی کہ یہ کیا فعل نا مناسب تجھسے سرزد ہوا کہ اس شہر بیگانہ مین ہمکو رسوا کیا اور غرض
اُنکے احسان سے کفران نعمت کیا۔ پھر کہا اگر اُسنے چورایا تو کچھ عجب نہین کہ اسکے بھائی نے بھی طفولیت
مین چوری کی تھی اور اسکا حال اسطرح پر ہے کہ بحر المواج مین بیچ تفسیر قالوا ان یسرق فقد سرق
اخ له من قبل کے کہا اُنھون نے اگر چوراوے پس تحقیق چورایا تھا ایک بھائی اسکے نے پہلے اس سے
لکھا ہے کہ حضرت یوسفؑ نے لڑکپن مین درحالت خردی اپنے باپ کے گھر مین سے یا خالہ کے گھر مین سے
ایک بکری کا بچہ یا ایک روٹی یا ایک مرغی چورا کر ایک فقیر کو دی تھی یا یہ کہ اپنے نانا کے گھر مین سے وہ
کافر حربی تھا یا اپنے خالو کے گھر مین سے کہ وہ بھی ایسا ہی تھا ایک تھیلی مین سے ایک سونے کا بت نکال کر
اور اُسکو توڑ کر جس جگہ کھڑے ہوے جانور ڈال دیتے تھے دفن کر دیا تھا۔ یا یہ کہ جب انکی مان نے چاہا کہ حضرت
یعقوبؑ علیہ السلام کے ساتھ حبیران سے فلسطین کو جاوین حضرت یوسفؑ کو اُنکے نانا کے گھر بھیجا تھا
اور وہان اُنکو ایک دشنہ زرین خفیہ ہاتھ لگا تھا اور انھون نے لاکر اپنی مان کو دیدیا تھا اور وہ اسکو
اپنے ساتھ لیگئی تھی اُنکے بھائیون نے اُنکو چوری کے ساتھ متہم کیا تھا۔ یا یہ کہ ایک کمربند خفیہ اُنکی
پھوپھی نے انکی کمر مین باندھ دیا تھا اور چوری کے ساتھ تہمت کی تھی اور اس امر سے انکی پھوپھی کی
یہ مراد تھی کہ ہمیشہ میرے پاس رہے چنانچہ پہلے بھی یہ مذکور ہو چکا اور یہ روایت اخیر اتمام سرقہ نسبت
اور روایات کے قریب الصحت ہی اور تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ یہ بات حضرت یوسفؑ کو
بہت بری معلوم ہوئی اور اپنے دل مین کہا کہ اتنی ایذا اور جور و جفا مجھپر کی ہین اور اتنے برس گذر گئے
اب بھی ایسا ایسا میرے حق مین کہتے ہین پھر بنیامین کو اپنے آدمیون کے سپرد کیا اور بھائیون نے
ہر چند کہ انکی رہائی مین مبالغہ کیا کچھ پیش نہ گیا اُسوقت روبیل کی آنکھین شعلہ زن ہوئین اور بدن کے
بال مثل خار کھڑے ہو کر اُسکے کپڑون مین سے باہر نکل آئے اور تفسیر بحر المواج مین لکھا ہے کہ روبیل نے
اپنے بھائیون کو کہا دس بازار اور انکی اہل کو کہ اس شہر مین ہین تو تنہا مجھپر چھوڑ دو اور حاکم کو تم پکڑ لو یا حاکم
کو مجھپر چھوڑ دو اور تم سب اہل بازار پر حملہ کرو بھائیون نے کہا فقط حاکم سے اپنی کفایت اور حمایت
چاہو اور یہ امر عظیم اور کار فخیم نہ اختیار کرو کہا تمنے مجھسے جدا ہوا اور دور رہو اور چاہا کہ فریاد کرے اور نعرہ مارے
حضرت یوسفؑ نے جب یہ حال دیکھا خوف مین آئے اور اپنے بیٹے کو کہا کہ اپنے دونون ہاتھ اوسکی
پیٹھ پر رکھ۔ جب اُسکا ہاتھ روبیل پر پہونچا اُسکے غضب اور غصہ نے تسکین پائی اور روبیل نے اپنے
بھائیون کی طرف دیکھکر کہا تمنے مجکو مس کیا ہے اُنھون نے کہا نہین بخدا کہ اس شہر مین حضرت
یعقوب علیہ السلام کی اولاد کا تخم ہے کس واسطے کہ جب ہمین کوئی خشمناک ہوتا تھا اور دوسرا اولاد
یعقوب علیہ السلام سے اُسکو مس کرتا تھا تو اُسکا غصہ تسکین پاتا تھا معالم مین لکھا ہے کہ دوبارہ
پھر روبیل خشمناک ہوا اور حضرت یوسفؑ کے تخت کی طرف ارادہ کیا جلدی سے نقاب بستہ تخت پر سے

اُوتر کر اوسکو لیگئے اور کہا اے کنعانیو تم اپنے زور پر مغرور ہوئے اور گمان کرتے ہو کہ کوئی تمہارے غلبہ نہین کر سکتا جسں خدا نے کہ زبردست پیدا کیے اور مانا کہ تمسے ناتوان تر بہت ہین لیکن کوئی توانا تر بھی تو تمسے ہوگا اُنھون نے دیکھا کہ مقصد بزور پیش نہین جانے کا عجز اور زاری کرنی شروع کی آیت یا ایھا العزیز ان له ابًا شیخًا کبیرًا فخذ احدنا مکانه انا نرٰلك من المحسنین یعنے کہا اُنھون نے ای سردار تحقیق واسطے اُسکے باپ ہے بوڑھا بزرگ پس لے لے ایک کو ہم مین سے جاگہ اُسکی تحقیق ہم دیکھتے ہین تجکو احسان کرنے والون سے جوکہ اُسکا باپ پیر اور ضعیف ہے اور بعد ہلاک ہونے یوسفؑ کے اسکے ساتھ کمال الفت اور محبت رکھتا ہی اگر یوہین منظور ہے تو اُسکو چھوڑ دے اور ہم مین سے ایک کو رکھہ والا ہمارا باپ سچ جانیگا کہ ہمنے قصد یوسفؑ اور اسکے بھائی کو مار ڈالا یا گم کیا آیت قال معاذ اللہ ان ناخذ الا من وجدنا متاعنا عندہ انا اذا لظلمون ؏ کہا پناہ ہی اللہ کی کہ لیوین ہم سوا اُس شخص کے کہ پائی ہے ہمنے چیز اپنی نزدیک اُسکے تحقیق ہم البتہ اُسوقت ظالم ہوجاوین آیت فلما استیئسوا منه خلصوا نجیًّا قال کبیرھم الم تعلموا ان اباکم قد اخذ علیکم موثقًا من اللہ ومن قبل ما فرطتم فی یوسف فلن ابرح الارض حتی یاذن لی ابی او یحکم اللہ لی وھو خیر الحکمین پس جب ناامید ہو اُس سے اکیلے بیٹھے مصلحت کرتے ہوے کہا بڑے اُنکے نے کیا نہین جانتے ہم یہ کہ باپ تمھارے تحقیق لیا تھا اوپر تمھارے عہد خدا کا اور پہلے اُس سے کیا تقصیر کی تھی بیچ یوسف علیہ السلام کے پس ہرگز نہ ملونگا مین اُس زمین سے یہان تک کہ پروانگی دے مجکو اللہ واسطے میرے اور وہ بہتر حکم کرنیوالا ہی آیت ارجعوا الی ابیکم فقولوا یابانا ان ابنك سرق ؏ وما شھدنا الا بما علمنا وما کنا للغیب حفظین ؏ واسئل القریة التی کنا فیھا والعیر التی اقبلنا فیھا وانا لصدقون ؏ پھر جاو طرف باپ اپنے کے پس کہو اے باپ ہمارے تحقیق بیٹے تیرے نے چوری کی ہے اور نہ شاہدی دی تھی ہمنے مگر جو کچھہ کہ ہم جانتے تھے اور نہ تھے ہم واسطے غیب کے نگہبان اور پوچھہ لو اوس بستی سے جوکہ تھے ہم بیچ اُسکے اور اُس قافلہ سے جو لائے ہم بیچ اُسکے اور تحقیق ہم البتہ سچے ہین آیت قال بل سولت لکم انفسکم امرًا ؏ فصبر جمیل ؏ عسی اللہ ان یاتینی بھم جمیعًا انه ھو العلیم الحکیم ؏ وتولی عنھم وقال یاسفی علی یوسف وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم ؏ کہا بلکہ بنائی ہے واسطے تمھارے جیون تمھارے نے ایک بات پس صبر بہتر ہے شتاب ہے کہ اللہ لے آوے ہمارے پاس ان سبکو تحقیق وہ جاننے والا حکمت والا ہے اور منھہ پھیرا اُونسے اور کہا اے افسوس اوپر یوسف علیہ السلام کے اور سفید ہوگئین آنکھین اُسکی یعنے یعقوب علیہ السلام کی غم سے پس وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔ آیت قالو تاللہ تفتؤا تذکر یوسف حتی تکون حرضًا او تکون من الھلکین ؏ کہا اُنھون نے قسم خدا کی ہمیشہ رہیگا تو یاد کرتا یوسف علیہ السلام کو یہان تک کہ ہوجاوے تو مضمحل یا ہوجاوے تو ہلاک ہونے والون سے

آیت قال انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ واعلم من اللہ ما لا یعلمون کہا سوا اسکے
نہین کہ شکایت کرتا ہون مین بیقراری اپنی کی اور غم اپنے کی طرف اللہ کے اور جانتا ہون مین خدا کیطرف
سے جو کچھ کہ تم نہین جانتے۔ القصہ جب یہ نا امید ہوئے اور جانا کہ عزیز بنیامین کو نہین دینے کا کنارے
ہوکر طرح طرح کی تدبیرین اور تجویزین شروع کین روبیل نے یہودا سے کہا محافظت بنیامین مین باپنے
تمسے عہد و پیمان لیا ہے اور اس امر مین تمنے قسم کھائی ہے اور آگے تمسے یوسف ؑ کے باب مین تقصیر واقع
ہوئی ہے مصلحت اور مقرون صلاح اسطرح پر کہ مین یہان رہون اور تم جاکر حقیقت حال باپ کے آگے
بیان کرو دیکھو وہ کیا فرماتا ہے یہ کنعان کو روانہ ہوئے اور باپ کی خدمت مین جاکر جو کچھ بھائی نے کہا تھا
عرض کیا حضرت یعقوب ؑ نے کہا تمنے آپس مین قرار دیکر اپنے ہاتھون سے آپ کیا ہے وگرنہ حاکم مصر کیا جانے
کہ ملت ابراہیمی مین چور کی یہ سزا ہے کہ اسکو غلامی مین لے لیا چاہیے کسواسطے کہ بادشاہ مصر کے آئین مین
چور کو مارنا اور دو چند چیز چوری جانے کا تاوان لینا تھا نہ غلام کر لینا اب میرے اوپر صبر جمیل اور شکر جزیل لازم ہے
شاید خدا تعالی یوسف اور بنیامین اور اس تمھارے بھائی کو کہ مصر مین رہگیا ہی لاوے کہتے ہین کہ بعد اسکے
حضرت یعقوب ؑ کی آنکھین اور زیادہ تاریک ہوئین اور کمر بہت جھک گئی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یعقوب
علیہ السلام کا ایک دوست تھا اور معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ انکا ایک ہمسایہ تھا وہ انکے پاس آیا اور کہا
اے یعقوب ؑ یہ کیا چیز ہے کہ تمھاری آنکھون کی بینائی جاتی رہی اور کمر جھک گئی اور منھہ کی آب و رونق
اور رنگ متغیر ہوا ہی حضرت یعقوب ؑ نے کہا یوسف ؑ کو رونے سے بینائی آنکھون کی جاتی رہی اور بنیامین کے
غم لے سے قد کو خمیدہ کیا اور ان دونو بھائی اُنکے نے کہ مصر مین ہے آب و رنگ منھہ میرے کا متغیر کیا
حضرت جبرئیل آئے اور کہا اے یعقوب ؑ اگر خداے تعالی کے آگے رووے تو فائدہ رکھے اور کے آگے
رونا فائدہ نہین کرتا۔ بعضے کہتے ہین کہ حضرت یعقوب ؑ چھتیس برس تک حضرت یوسف ؑ کی یاد کیا کیے
کوئی وقت ہوتا تھا کہ حضرت یوسف ؑ کا حال یاد نہ کرتے تھے تا آنکہ حضرت جبرئیل آئے اور کہا
خداے تعالی بعد سلام فرماتا ہے کہ یوسف ؑ کو کب تک یاد کریگا اگر اب یوسف کا نام لیگا تو تیرا نام دیوان
پیغمبری سے نکال ڈالونگا پھر حضرت یعقوب ؑ نے حضرت یوسف ؑ کا نام نہ لیا جب تک کہ حضرت
یوسف ؑ انسے نہ ملے نقل ہے کہ ایکدن فرزندان یعقوب ؑ نے کہا اے پدر یاد یوسف ؑ مین کب تک
نالہ و زاری کروگے ایسا نہو کہ اس غم و اندوہ مین مر جاؤ حضرت یعقوب ؑ نے کہا اس غم و اندوہ کی اپنے
خدا سے شکایت کرتا ہون کہ وہ دستگیر بیکسان ہے اور چارہ ساز بیچارگان ہی سوا اسکے اور کسی سے
حاجت نہین رکھتا ہون صاحب حلیہ مین ہے کہ بعض تفسیرون مین روایت کی ہے کہ جب حضرت
یعقوب ؑ نے یہ بات کہی وحی آئی کہ اے یعقوب ؑ قسم ہے مجکو اپنے عزت اور جلال کی کہ اگر یوسف و بنیامین
مر گئے ہوتے اس زاری اور نالہ سے کہ خاص ہماری درگاہ مین تو کرتا ہے پھر زندہ کرکر تیرے پاس پہونچا دیتا

اس خبر فرحت اثر سے اپنے فرزندون کو کہا کہ مین جانتا ہون جو کچھ کہ تم نہین جانتے ہو حیات اور
پہونچنے یوسفؑ اور بنیامین مین اور کہتے ہین کہ ایک دن حضرت یعقوبؑ نے جبرئیلؑ سے کہا
ملک الموت سے پوچھو کہ یوسفؑ کی جان قبض کی ہے یا نہین جبرئیلؑ گئے اور پھر آئے اور کہا
ملک الموت کہتا ہے کہ اُسکی جان مین نے قبض نہین کی اور بعض عالم مین لکھا ہے کہ ایک دن ملک الموت
حضرت یعقوبؑ کی زیارت کے واسطے آئے تھے اور بحر المواج اور مدارک مین لکھا ہی کہ حضرت یعقوبؑ نے
ملک الموت کو خواب مین دیکھا تھا بہر تقدیر اُنسے پوچھا کہ یوسفؑ کی روح قبض کی ہے کہا نہین واللہ
کہ وہ زندہ ہے اگر اُسکو تو ڈھونڈھے اور طلب کرے شاید کہ اُسکو پاوے پس اس امیدواری سے حضرت
یعقوبؑ نے کہا ای فرزند جاؤ اور حال یوسفؑ او سکے بھائی کا تفحص کرو اور رحمت خدا سے نا امید نہو اور
مواہب مین یہ آیت یا بنی اذہبوا فتحسسوا من یوسف و اخیہ و لا تایئسوا من
روح اللہ الا القوم الکفرون ۞ فلما دخلوا علیہ قالوا یا ایہا العزیز مسنا و اہلنا الضر
وجئنا ببضاعۃ مزجات فاوف لنا الکیل و تصدق علینا ان اللہ یجزی المتصدقین ۞
یعنے اے بیٹو میرے جاؤ پس خبر لو یوسفؑ سے اور بھائی اُسکے سے اور مت نا امید ہو رحمت اللہ
کی سے تحقیق نہین نا امید ہوتا رحمت خدا کی سے مگر قوم کافرون کی پس جب داخل ہوے اوپر اُسکے کہا
اُنھون نے ای عزیز لگی ہے ہمکو اور اہل ہمارے کو سختی اور لائے ہین ہم پونجی حقیر یعنے تھوڑی پس پورا دے
ہمکو پیمان اور خیرات کر اوپر ہمارے تحقیق اللہ ثواب دیتا ہی صدقہ دینے والون کو۔ لکھا ہی کہ حضرت
یعقوبؑ نے فارض بن یہودا کو کہ بہ رزانت رائے اور متانت فکر تمام احفاد و اعقاب اسرائیل مین امتیاز
رکھتا تھا طلب کیا کہ عزیز مصر کو اس مضمون کا نامہ لکھنا چاہیے کہ یعقوبؑ اسرائیل اللہ بن اسحاق ذبیح اللہ
بن ابراہیمؑ خلیل اللہ کیطرف سے معلوم ہووے عزیز مصر کو کہ ہم لوگ اہلبیت ہین کہ خدا سے تعالی نے بلا کو ہمین
موکل کیا ہے یعنے ابراہیمؑ خلیل اللہ کو کہ میرے دادا تھے اُنکے ہاتھ پاؤن باندھکر آتش نمرودی مین ڈالا
اور حق تعالی نے اونکو اُس آگ سے نجات دی اور میرے باپ اسمعیلؑ کے گلے پر چھری رکھی خدای تعالی نے
اُسکے واسطے فدیہ بھیجا اور میرا ایک بیٹا تھا کہ سب فرزندون مین دوست تر تھا اُسکو جنگل مین لیگئے
اور پیراہن خون آلودہ لائے اور کہا اُسکو بھیڑیا کھا گیا مین اوسکے فراق مین اتنا رویا کہ میری آنکھین سفید
ہوگئین اور اُسکا ایک بھائی سگا تھا کہ اُس سے اپنی تسلی کرتا تھا اُسکو تمنے چور بنا کر رکھ چھوڑا ہے
اور ہم اوس خاندان مین سے نہین ہین کہ چوری کرین یا ہم مین سے کوئی چور ہو وسے اگر میرے
اس فرزند کو بھیجدو تو فہو المراد والا تیرے واسطے دعا کرونگا کہ اُس دعا کا اثر تیری ساتوین نسل تک
پہونچیگا والسلام۔ یہ لکھکر اپنے فرزند کو دیا اور تھوڑا سرمایہ جنس اور دراہم کم قیمت یا کچھ پشم
اور روغن اور پنیر اور مثل اُسکے مرتب کر کر انکو مصر مین بھیجا اور یہ وہان پہونچکر باتفاق اُس بھائی کے

کہ وہان تھا حضرت یوسف ؑ کے پاس گئے اور اُس نامہ کو دیا حضرت یوسف ؑ اُس نامہ کو زیر نقاب
پڑھا اور زار زار مثل ابر نوبہار کے روئے اور اُسی وقت اُس نامہ کا جواب لکھا کہ یعقوب اسرائیل اللہ
بن ذبیح اللہ بن خلیل اللہ کو عزیز زمان کیطرف سے واضح ہو تحقیق پہونچی میرے پاس ایک مستطاب کہ مشتمل تھی او پر محنتون
آبا و کرام تمہارے کے اور مبتلا ہونے تمہارے کے ساتھ فراق اولاد امجاد کے اور واقف ہوا
مین اسپر چاہیے تمکو صبر جمیل کسواسطے کہ جو کوئی صبر کرے ظفر پاوے جیسے تمہارے بزرگون نے
صبر کیا اور ظفر پائی والسلام جب یہ نامہ کا جواب بوساطت فارض حضرت یعقوب ؑ کو پہونچا
کہا مین اس نامہ سے کلام یوسف ؑ کا پاتا ہون کسواسطے کہ اس نامہ مین بادشاہون کا کلام نہین ہے
بلکہ یہ پیغمبرون کا سخن ہے۔ پھر جب حضرت یعقوب ؑ نے اپنے فرزندون کو نامہ لکھا کہ تم وہین ہو
اور عزیز کے ساتھہ تواضع کرو تا آنکہ تمپر فضل کرے اور میرے فرزند پھیر دیوے اور طعام کے بار بھی
دیوے کہ قحط اور تنگی یہان بہت ہے۔ جب یہ نامہ فرزندون کو پہونچا سب بھائی جمع ہو کر حضرت
یوسف ؑ کے پاس آئے اور عاجزی اور زاری کرنے شروع کی اور کہا ہم یہان مسافر اور غریب ہین اور
ہمارا باپ وہان بمحنت و مشقت ہے یہ سرمایہ بمقدار اور بے اعتبار کہ ہم لائے ہین اپنے فضل و کرم سے
قبول کر اور ہمکو حیران و پریشان نہ کر اور اس قدر ہمین گیہون عنایت فرما اور ہمارے بھائی کو بھی صدقہ
مین ہمکو دے کہ چونکہ تمام اہل ولایت تیرے غلام ہین اسکے غلام ہونے سے تجکو کیا فائدہ اوس وقت
حضرت کا دل بھر آیا آیت قال ہل علمتم ما فعلتم بیوسف واخیہ اذ انتم جٰہلون ﴿۸۹﴾
یعنے کہا کہ جانتے ہو تم کیا کیا تھا تم نے ساتھہ یوسف ؑ کے اور بھائی اُسکے کے جب تم جاہل تھے
اور کدہا ہی برائی کرنا اُنکا حضرت یوسف ؑ کے ساتھہ تو ظاہر ہے اور بنیامین کے ساتھہ یہ تھا کہ اُسکو خوار
اور بے اعتبار رکھتے تھے بمرتبہ کہ کسی کے ساتھہ یہ کلام نہ کرتا تھا مگر بعجز و مذلت اور حضرت یوسف ؑ نے
یہ باتین از روے نصیحت کین نہ بوجہ عتاب اور پھر حضرت یوسف ؑ نے اپنے مُنھہ پر سے نقاب اُتار
ڈالی اور تاج سر پر سے اُٹھا لیا اُنکی جب اوس شکل و شمائل پر نظر پڑی آیت قالوا ءانک لانت یوسف
کہا اُنھون نے کیا تحقیق تو ہے یوسف ؑ کسواسطے کہ یہ جمال بروجہ کمال اور کا نہین ہے آیت
قال انا یوسف وہذا اخی قد من اللہ علینا انہ من یتق ویصبر فان اللہ لا یضیع
اجر المحسنین ﴿۹۰﴾ کہا کہ مین ہون یوسف ؑ اور بھائی میرا ہی تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر
ہمارے تحقیق جو کوئی پرہیزگاری کرے اور صبر کرے پس تحقیق اللہ ضائع نہین کرتا ثواب احسان
کرنیوالون کا پس سب بھائی تخت کے پاس آئے اور چاہا کہ حضرت یوسف ؑ کی پابوسی کرین
حضرت یوسف ؑ نے تخت پر سے اُتر کر اونکو گلے سے لگایا اُنھون نے کہا آیت تاللہ لقد اٰثرک اللہ
علینا وان کنا لخٰطئین ﴿۹۱﴾ قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق پسند کیا تجکو اللہ نے اوپر ہمارے اور تحقیق ۱۹۰

تھے ہم خطا کار۔ بخدا کہ بحسن و صورت اور نکوئی سیرت خدا سے تعالی نے تجکو ہمپر برگزیدہ فرمایا اور ہم گناہگار ہین اپنے فضل و کرم سے ہمپر بخشش کر آیت قال لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین ۵ کہا کہ نہین سرزنش اوپر تمھارے آج کے دن بخشیگا اللہ واسطے تمھارے اور وہ بہتر رحم کرنیوالا ہی۔ حضرت یوسفؑ نے کہا تمھارے واسطے کچھ سرزنش نہین ہی آج سے مین تمھارا ہرگز ذکر گناہ زبان پر نہ لاؤنگا اور امیدوار ہون کہ خدا ے تعالی بھی تمکو عفو کرے کہ تمنے اپنے گناہ پر اعتراف کیا اور اُس سے پشیمان ہوے۔ روایت کرتے ہین کہ حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیون کی خطا معاف کی اور ہر روز اپنے پاس ہر ایک طعام ہر صبح و شام طلب کرتے تھے ایک دن اُنھون نے حضرت یوسفؑ کو پیغام بھیجا کہ ہمسے بہت خطائین واقع ہوئی ہین اور اسقدر کہ تو عنایت اور التفات ہمپر فرماتا ہی ہم زیادہ شرمندہ ہوتے ہین کہا تمنے قدوم سعادت لزوم اپنے سے میرے اوپر منت عظیم رکھی ہے کسواسطے کہ اہل مصر مین ہر چند مین حکمران ہون اور سب میرے مملوک ہین لیکن یہ بھی میرے تئین بندہ بیس درم خریدہ بحکومت رسیدہ جانتے تھے اب تمھارے آنے سے میرا نسب ان پر بھی ظاہر ہوا اب امیدواری حضرت باری سے یہ ہی کہ دیدار پدر بزرگوار مجکو جلد میسر ہووے اُنھون نے کہا کہ اب ہم تمکو ہمیشہ دوست رکھینگے۔ آپ نے فرمایا کہ مجکو کسی کا دوست رکھنا راس نہین باپ نے عزیز کیا تو اُسکے انجام مین مجکو کنوین مین گرنا پڑا زلیخانے دوست رکھا تو آخر زندانی ہوا کسی کی دوستی مجکو سوا دوست حقیقی کے مبارک نہین ہے **فصل پانچوین ملاقات ہونی حضرت یعقوب علیہ السلام کی ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کے اور بیان وفات اور مدت عمر ہر کدام**۔ بحر المواج مین لکھا ہی کہ روز فراق حضرت یوسفؑ سے تا روز وصال اسی برس گذرے تھے کہ اس مدت مین حضرت یعقوبؑ کی آنکھین بدیدن خشک ہوئین تھین اور بعضے کہتے ہین کہ نابینا ہوگئین تھین اور بعضے کہتے ہین ہنوز اندک آنکھون کی روشنی باقی تھی ایکدن حضرت یوسفؑ نے بھائیون کہا کہ میرا باپ نابینا کیونکر ہوگیا کہا تیرا پیراہن اپنے منھہ پر رکھتا تھا اور روتا تھا تا آنکہ اندھا ہوگیا کہا اُسکا علاج اور درمان بھی میرے پیرہن سے ہوگا۔ پھر وہ پیراہن خلیلؑ کہ حضرت جبرئیلؑ نے انکے بازو پر سے کھولکر کنوین مین پہنایا تھا۔ وحی بھیجی کہ اُسکو کنعان مین بھیجدے حضرت یوسف نے اپنے بھائیون سے کہا کہ اس پیراہن کو لیجاؤ اور باپ کے منھہ پر ڈالو کہ بقدرت خدا بصیر اور بینا ہوجاویگا پھر وہ تم مع سب آدمیون کے یہان آؤ اور مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ یہودا نے کہا اے یوسفؑ پیراہن خون آلود تیرے باپ کے پاس مین لیگیا تھا یہ پیراہن مژدہ کا تو بھی میرے حوالہ کر کہ مین جاؤن تا اس پیراہن کی خوشی مین اُس پیراہن کے اندوہ کا تدارک کرے۔ حضرت یوسفؑ یہودا کو دیا اور اسباب باپ کے واسطے اور متعلقون کے واسطے اور بھائیون کے واسطے تفویض کیا اور تمام اہل کنعان کو یہ شکرانہ اسکے کہ باپ کو پایا ہدیہ اور تحفے بھیجے۔ جب یہ عمارت مصر سے جدا ہو کر جنگل مین پہونچے باد صبا کو اللہ تعالی نے حکم دیا کہ اُسی ساعت مین بوے پیراہن یوسفؑ مشام حضرت یعقوبؑ مین پہونچاوے حضرت نے اُن لوگون کو کہ انکے پاس اُسوقت حاضر تھے کہا یوسفؑ کی بو مجکو آتی ہے لیکن لوگ اس بات کو خلل حواس پر نسبت کرینگے اُنھون نے کہا

اب تک تمکو وہی آرزوے محال باقی چالیس برس یا اسّی برس کے بعد کثرت محبت یوسفؑ سے توقع
ملاقات رکھتے ہو اور اسکو زندہ سمجھتے ہو بڑے تعجب کی بات ہے اور یہ ضلالت قدیم ہی آیت قالوا تاللہ
انک لفی ضلالک القدیم کہنے لگے قسم ہے اللہ کی تحقیق تو بیچ وہم قدیم اپنے کے ہی اور جب بعد
چند روز کے یہودا سب بھائیون سے پہلے کنعان مین پہونچا اور پیراہن حضرت یوسفؑ کا باپ کے
منھ پر ڈالا اسی وقت حضرت یعقوبؑ بینا اور بصیر ہوئے اور یہودا کو آفرین کی اور مرحبا کہا۔ قصص مین لکھا
ہی کہ حضرت یوسفؑ نے یہودا سے پہلے ایک اور شخص کو کہ ایک دن مین پچاس فرسنگ چلتا تھا بھیجا کہ حضرت
یعقوبؑ کو جا کر بشارت دیوے پہلے اسنے جا کر کہا کہ یوسفؑ مصر بادشاہ ہی اور بنیامین کو اچھی طرح رکھا ہے
اور یہودا بھی پیچھے سے آتا ہی اور پیراہن یوسفؑ کا لاتا ہی کہ اسکو تمھاری آنکھون پر ملے تا بینائی حاصل ہووے
حضرت یعقوبؑ نے کہا کہ یوسفؑ کون سے دین اور ملت پر ہی اسنے کہا دین اسلام اور ملت آپنے آبا
کرام پر پھر حضرت یعقوبؑ اور اہل کنعان خوش ہوئے اور یہودا بھی پہونچا اور پیراہن باپ کے منھ پر ڈالا
اور آنکھین انکی روشن ہوئین کہا مین تمکو نہین کہتا تھا کہ مین جانتا ہون جو کچھ کہ تم نہین جانتے اور بعضے
لوگون نے پوچھا کہ اسوقت آپنے بوے پیراہن یوسفؑ استشمام کی اور بعد مسافت مانع اسکی دریافت کی
ہوئی اسکا کیا باعث ہے کہ انکے حال تکلیف چاہ سے کہ متصل کنعان ہی آگہی نہ پائی مثنوی یکی پرسید
ازان گم کردہ فرزند + کہ اے روشن گہر پیر خرد مند + ز مصرش بوے پیراہن شمیدی + چرا در چاہ کنعانش
ندیدی + بگفت احوال ما برق جہان ست + دمے پیدا و دیگر دم نہان ست + گہے بر طارم اعلی نشینم +
گہے بر پشت پاے خود نہ بینم + بالجملہ علم غیب سواے علام الغیوب کے اور کسی کو نہین ہی مگر جب وہ چاہتا ہی
جس کسی کو آگہی دیتا ہی احسان ہی پروردگار کا کہ انجام اس کام کا اچھا ہوا اور جب کہ اور بھائی آئے اور
باپ کے پاؤن پر گرے اور کہا ای باپ آمرزش خدا سے ہمارے واسطے طلب کر کہ ہم گنہگار ہین حضرت
یعقوب علیہ السلام نے کہا مین تمھارے واسطے آمرزش خدا سے چاہونگا کہ وہ توبہ قبول کرنے والا ہی
ہی اور بحر المواج مین اور مواہب علیہ مین لکھا ہی کہ حضرت یعقوبؑ نے دعا کرنے مین تاخیر اسواسطے کی
کہ شب جمعہ یا وقت سحر کہ جن اوقات مین مظنہ اجابت دعوت ہوتا ہی آجاوے یا اسواسطے کہ معلوم ہووے
کہ حضرت یوسفؑ نے بھی انکی خطا معاف کی ہی اور صحیح تر یہ ہی کہ اوسوقت تک تاخیر کی کہ حضرت یعقوبؑ
مصر مین پہونچے پھر ایک رات کو بعد نماز تہجد رو بقبلہ کھڑے ہوئے اور حضرت یوسفؑ کو اپنے پیچھے
کیا اور اپنے فرزندان کو حضرت یوسفؑ کے پیچھے اور دعا کی اور سب فرزندون نے آمین کہی حق سبحانہ تعالی
نے وہ قبول فرمائی۔ تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام مع جمیع اہل و عیال اور
اطفال اور متعلقان مصر کو روانہ ہوئے اور معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ یہ بہتر آدمی تھے مرد اور عورت
اور بقول بیس و تین ترانوے۔ اور معارج النبوۃ مین بیچ ضمن نعمت سابقہ کے لایا ہی کہ ایک روایت مین

ستر ہزار تھے اور ایک روایت سے دو سو اور ایک روایت سے چار سو جب مصر کے نزدیک پہونچے
یہودا نے اپنے بیٹے کو کہ فارض نام رکھتا تھا بنا بر اطلاع بشارت قدوم اہل کنعان کے روانہ کیا جب [illegible]
حضرت یوسفؑ خبر فرحت اثر قرب قافلہ قریب پہونچا ئی تب انحضور واسطے اجازت استقبال [illegible] کے
پاس گئے بادشاہ نے کہا کہ مین بھی سعادت پیشوائی مین ہمراہی کرونگا اور حکم کیا نزدیک خیمہ و [illegible]
برپا کیے جاوین اور تمام سپاہ سوار و پیادہ وہان فراہم ہوے صباح حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ مصر کو آراستہ اور
[illegible] بند کرین پھر آپ لشکر کو آراستہ کر کے مع [illegible] ریان اور تمامی اشراف [illegible] برائے استقبال [illegible]
اور [illegible] مال اُسکے باہر آئے جب جنگل مین پہونچے سواران لشکر دستہ دستہ ہو گئے اور [illegible]
[illegible] تھے اور حضرت یعقوبؑ ایک ٹیلے پر سے [illegible] سیر اور ملاحظہ کرتے تھے اور سپاہ [illegible]
جوق جوق انکے آگے سے گذرتے تھے اور شرائط خدمتگاری بجا لاتے تھے اور حضرت یعقوبؑ اس [illegible]
خیل و حشم سے تعجب کرتے تھے کہ حضرت جبرئیل آئے اور کہا آراستگی اس لشکر سے کیا تعجب کرتا ہے
اوپر [illegible] کر کہ لشکر ملک از زمین تا فلک دیکھنے کے واسطے آئے ہین اور تیری شادی کے ساتھ خوشحال ہین
جیسے کہ تیرے اندوہ سے غمناک تھے تا آنکہ حضرت یوسف علیہ السلام دور سے پیدا ہوے ایک عماری مرصع
مین بیٹھے اور علما اور حکما مصر چپ و راست صف باندھے ہوے جب [illegible] حضرت یوسفؑ کی نظر حضرت
یعقوبؑ اور اونکی اولاد پر پڑی عماری زرکاری سے اُترے اور چاہا کہ سلام کرین جبرئیل علیہ السلام نے کہا
ٹھہر جاؤ کہ پہلے تمہارا باپ تمپر سلام کریوے خبر مین آیا ہے کہ حضرت یعقوبؑ پیادہ ہوے اور دست
بکرون یہودا روانہ ہوے جب انکی نظر یوسفؑ کے جمال پر پڑی کہا السلام علیک یا مذہب الاحزان
یا مزیل التعب والا ہوان یعنی سلام تیرے پر ہو جیو اے غمون کے لیجانے والے اور دور کرنے والے
اور دونون گلے لگ کر اتنا روئے کہ بیہوش ہو گئے بعد افاقہ حضرت یوسف ہاتھ حضرت یعقوبؑ کا
پکڑ کر ملک ریان بن ولید کے پاس لیگئے بادشاہ نے بسبب اُسکے کہ نبوت حضرت ابراہیم اور اونکی اولاد
اور اہلبیت پر ایمان لایا تھا فرط اعتقاد سے ناموس سلطنت کو طاق نسیان پر رکھکر روبرو حضرت
یعقوبؑ کے سر ارادت خم کیا اور انکے قدمون پر گرا اور دست مبارک انکا چوما معارج النبوۃ مین لکھا ہے
کہ دونون ایک دوسرے کی گردن مین ہاتھ ڈالکر اتنا روئے تھے کہ بیہوش ہو گئے تھے چنانچہ پانچ ساعت تک
ہوش مین نہ آئے اور اُسوقت ساکنان ملاء علی اور کروبیان عالم بالا ان دونون مشتاق سوختہ آتش فراق کا
تماشا دیکھتے تھے اور جبرئیل ساتھ ستر فرشتون کے طبقہا بیشمار جواہر کنوز دار القرار انکے سر پر نثار کرتے تھے
اور جناب باری گریہ و زاری کرتے تھے کہ خداوندا ہر ایک کو ہر ایک کے ساتھ ایسی محبت ہووے جیسے
آج یعقوبؑ کو یوسفؑ کے ساتھ ہے فرمان آیا کہ میرے [illegible] دوستان پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی محبت ستر حصہ اس سے زیادہ ہی اور بحر المواج مین لکھا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسف اُسوقت

گھوڑنے پرسے نہ اترنے کہ اُسکی شومی سے انکی نسل مین نبوت نہوئی یہ حضرت یوسف ع پر افترا ہی اور نسبت
کرنے ایسے امر کی ناروا ہی کسواسطے کہ حضرت یوسف برگزیدۂ خدا تھے ایسا کار ناشائستہ اور عمل ناپسندیدہ
اُنسے وقوع مین آنا بغیر وحی و الہام ربانی متصور نہین ہوتا اور بحر المواج مین لکھا ہی کہ بعد ملاقات حضرت
یوسف ع نے حضرت یعقوب ع سے پوچھا ای پدر مہربان جو تم جانتے تھے کہ قیامت مین ملاقات میسر ہوگی پھر
کسواسطے روتے تھے اور اتنا غم و اندوہ کرتے تھے کہا مجکو یقین نہ تھا کہ تو پیغمبر ہوگا اور اپنے آبا و اجداد کے
دین پر قائم رہیگا ڈرتا تھا کہ عیاذاً باللہ اور دین پر ہو جاوے اور قیامت مین کبھی ملاقات میسر نہووے
اس سبب سے مین روتا تھا۔ القصہ جب مصر مین آئے انکو اپنے محل مین اتارا اور باپ اور لیا خالہ کو
تخت پر لے گئے اور باپ اور خالہ اور بھائیون نے سجدۂ تحیت کیا کہ تعظیم اُس زمانے مین سجدے کے ساتھ
ہوتی تھی جب حضرت یوسف ع نے یہ حال مشاہدہ کیا آیت وقال یا ابت ھذا تاویل رویای من قبل
اور کہا ای باپ میرے یہ ہی تعبیر خواب میرے کی پہلے سے اور کہا اسے پدر بزرگوار یہ تمھارا سجدہ کرنا اس میرے
خواب کی تعبیر ہے کہ حالت خوردی مین مین نے دیکھا تھا کہ خدا نے اُسکو راست کیا اور مجکو اس مرتبہ بلند پر
پہونچایا اور یہ اُسکی لطف اور قدرت سے بعید کچھ نہین ہی اور معارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ جب حضرت یعقوب
اور اُنکی اولاد مصر مین آچکے تو حضرت یوسف ع نے تمام مصر کے باسیون کو جامع مسجد مین جمع کیا اور منبر پر
آکے اور خطبہ پڑھا اور پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر صلوات زاکیات بھیجی اور پھر فرمایا
کہا ای اہل مصر تم کون ہو سب نے کہا ہم تیرے غلام ہین حضرت یوسف ع نے کہا سب جانو اور آگاہ ہو کہ یہ
پیغمبر برگزیدہ اور نور ہر دو دیدہ یعنے حضرت یعقوب ع میرے باپ ہین اور یہ فرزند انکے ہین اور بھائی میرے
ہین تم سب کو بطفیل اس شیخ اور بزرگ کے کہ منبر کے پاس بیٹھا ہی مین نے آزاد کیا فریاد انکی نہاد سے باہر آئی
اور جلالت اور عظمت منزلت حضرت یوسف ع کی سب پر ظاہر ہوئی۔ مدارک سے کمال تصریح تصحیح شیخ
تفسیر قولہ تعالیٰ توفنی مسلماً و الحقنی بالصلحین مین لکھا ہے کہ ایک دن حضرت یوسف ع
حضرت یعقوب ع کا ہاتھ پکڑے ہوے خزانہ اور چاندی اور سونا اور اقمشہ و امتعہ اور سلاح وغیرہ
دکھاتے پھرتے تھے جب کاغذ کے خزانے پر پہونچے حضرت یعقوب ع نے حضرت یوسف ع سے پوچھا
اے فرزند تیرے پاس اسقدر کاغذ تھا اور آٹھ دن یا ایک جمعیہ کی راہ پر مطلق میرے پاس خط نہ بھیجے
حضرت یوسف ع نے کہا مجکو حضرت جبرئیل نے اسی طرح کہا تھا کہا ایک مرتبہ اسکا سبب اس سے
پوچھہ کہا آپ کو اُنکے ساتھ مجھسے زیادہ خلوص اور راہ و رسم محبت ہی حضرت یعقوب ع نے حضرت جبرئیل
سے پوچھا کہا کہ خدا ے تعالیٰ نے مجھے اسی طرح فرمایا تھا اسواسطے کہ تو نے اپنے فرزندون سے
کہا تھا کہ یوسف کو مین تمھین دیتا اور اسکے بھیڑیے کے کھاجانے سے ڈرتا ہون مجھسے نہ خوف کیا اور
روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ جب زمان مواصلت اور مجالست یعقوب ع اور یوسف ع نے امتداد پایا اور شہور

اور ایک قول سے چار سال اس حال پر منقضی ہوئے ناگاہ جریان احکام قضاے موکل اجل نے دولتخانہ یعقوبؑ کے دروازے کو ہلایا اور زنجیر ابواب خلوت سرا کو حرکت مین لایا اسرائیل اللہ نے جانا کہ دست ملک الموت سے کسی کو نجات نہین ہے اپنے فرزندون کو بلایا اور شرائط وصیت عمل مین لا کر حضرت یوسفؑ کو اپنا وصی اور ولیعہد کیا اور کہا جب مین اس مرحلہ فانی سے بمنزل باقی رحلت کرون تو مجکو میرے آبا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ کے پاس دفن کرنا ہنوز اس کلام سے فارغ نہوے تھے کہ ہماے بلند پرواز روح مطہر انکا صحبت مقربان بارگاہ ملک متعال مین بجوار رحمت ذوالجلال خرامان ہوا اور معالم التنزیل مین بیچ تفسیر آیت ان ربی لطیف لما یشاء انہ ہو العلیم الحکیم ؁ یعنے تحقیق پروردگار میرا لطف کرنیوالا ہے جسکو چاہے تحقیق وہ جاننے والا حکمت والا ہے - مین نقل کیا ہی کہ حضرت یعقوبؑ کو سال کی لکڑی کے تابوت مین اور بعضون کے نزدیک صندوق سنگین مین رکھکر بیت المقدس مین لے گئے عرائس تفسیر مین لکھا ہی کہ اتفاقاً اسی دن وہان عیص کہ حضرت یعقوبؑ کے بھائی تھے مر گئے تھے دونون ایک قبر مین دفن کیا اور یہ دونون ایک بطن سے جوڑوان پیدا ہوے تھے اور عمر ہر ایک کی ایکسو سینتالیس یا ایکسو ستاون برس کی تھی علی الاختلاف الاحوال حلیۂ مبارک حضرت یعقوب نہایت شبیہ تھے بحضرت اسحاق اور ایک تل تھا انکے رخسار پر اور دراز قد اور نحیف البدن تھے - صفات انکے صدیق اور متحمل اور صابر اور صنعت انکی اوائل حال مین مواشی اور اغنام چرایا کرتے تھے اور مدت دعوت پچاس برس - القصہ جب حضرت یوسفؑ تجہیز و تکفین اپنے پدر عالی قدر سے فارغ ہوے پھر مصر مین آئے اور اپنے کام مین مصروف ہوے بعد چندے ریان بن الولید نے ملت اسلام اور توحید تخت سلطنت کو وداع کیا اور رحیل عالم قدس ہوا اسکے بعد ایک کافر فاجر اسکے بنی اعمام مین سے کہ قابوس بن مصعب نام رکھتا تھا سریر فرماندہی پر بیٹھا اور بتجدید رسوم عمالقہ اور فراعنہ کہ زمان سعادت اقتران ریان مین صفحۂ خواطر اہل زمان سے محو ہو گئے تھے حکم دیا ہر چند کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بنا بر وحی سماوی اسکو امر دینے سے نہی فرما کر بارتکاب اعمال پسندیدہ امر کیا اُسنے اونکی تصدیق نبوت پر اعتراف نہ کیا اور نصیحت پر روادار ظلم ہوا - حضرت یوسفؑ اسلام قابوس سے مایوس ہو کر اپنے طول ایام حیات سے بیزار ہوئے تا آنکہ ایک شب کہ خلق تگاپوے اشغال اور گفتگوے ہجر و وصال سے سو گئی تھی مناجات کی اور کہا اے کریم کارساز و اے رحیم بندہ نواز ہر گاہ کہ مجکو محنت چاہ سے بدولت و جاہ پہونچایا اور حضیض قید سے باوج عزت لایا اور ساتھ نور معرفت تعبیر و تاویل کے میرے چراغ خاطر کو روشن اور منور اور مجکو مسرور بوصال پدر عالی قدر کیا اب میرے مرغ روح کو کہ قفس قالب مین تنگ ہے رہائی بخش اور بگلشن جنان اور روضۂ رضوان پہونچا اور بمقام ابراہیم خلیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اسرائیل مین مقیم فرما اور بہ یقین اجابت اس دعا کے بھائیون کو بلا کر اپنے پاس بٹھایا اور خطبۂ وداع ادا کیا

اور یہودا کو کہ انوار فراست اور آثار نجابت اُنکی جبین مبین سے ظاہر تھے خلیفہ اپنا کیا اور یہ امارت وریاست بنی اسرائیل اور اتباع و اشیاع خاندان خلیل نصب فرما کر سب کو بانقیاد امر و نہی اور اذعان و فرمانبرداری اسکی مین اشارہ کیا اور اولاد یعقوبؑ نے وصایاے یوسفؑ کو قبول کر کر پوچھا کہ بعد از حضرت احوال منتسبان دودمان رسالت رخاء اور شدت اور ضعف و قوت مین کہان تک پہونچیگا جواب دیا کہ تم جادہ ملت ابراہیم پر مستقیم رہو اور بمتابعت شریعت اور طریقت اپنے آبا و اجداد کی بجا لاؤ لیکن بعد میرے انتقال کے مدت قلیل اور زمان اندک مین ایک بادشاہ جبار ستمگار اور ظالم قہار نتائج اسباط عمالق اور قبطسے ملک مصر پر مستولی ہوگا اور باوصف رعایت عجز بشریت از روی گمراہی ربوبیت کا دعوی کریگا اور چارسو برس قادر ذو الجلال اُسکو سلطنت مین مہلت دیگا مگر کفران اور طغیان سے رو گردان نہوگا اور اُس بدکردار کے ظہور کی علامت یہ ہی جو مرغ سفید کہ گھر مین ہو اخرس و خاموش اپنے سر اور گونگا ہو جاویگا اور مطلق اوسکی آواز بگوش اہل صلاح و فساد نہ پہونچیگی اور جب ایام سلطنت اُس ملعون خدا کے منقضی ہونگے سبط برادرم لاوی سے ایک پیغمبر موسیٰؑ نام مبعوث ہوگا اور بوجود کرامت وجود اُسکی یہی مرغ پھر خروش مین آئیگا اور وہ نبی اسرائیلی بکلمات واضح اور آیات لائح اُس جہود کو عاجز کریگا اور اسکے معجزے سے وہ خاکسار بادیہ جہنم واصل ہوگا چاہیے کہ اپنے فرزندون کو بطنًا بعد بطن وصیت کرو کہ جب وہ پیغمبر ظاہر ہووے اور تمھارے ذریت اپنے ہمراہ لیکر مصر سے باہر جاوے میری نعش کے صندوق کو مدفن سے نکالکر اپنے ہمراہ بمراقد آباے کرام میرے لیجاکر مدفون کرین اور یہ فرماکر بروضۂ وصال انتقال کیا اور مولانا عبد الرحمن جامی نے حضرت یوسفؑ کی وفات کو اسطرح بیان کیا ہی کہ ایک دن حضرت یوسفؑ بقصد سواری لباس شہریاری پہنکر گھوڑے پر سوار ہونے لگے ایک پاؤن رکاب مین رکھا تھا کہ اُنکے پاس حضرت عزرائیل آئے اور کہا بس اب دیر نہ کرو کہ تمھاری عمر مین سے کچھ باقی نہین رہا کہ دوسری رکاب مین بھی نہین آپ پاؤن رکھنے پاوینگے اور اُنکے ہاتھ مین ایک سیب بہشتی تھا وہ حضرت یوسفؑ کے ہاتھ مین دیا اور اُنھون نے اُسکو سوار ہوتے مین سونگھا اور اسی حال سے جان بحق تسلیم کی حلیۂ مبارک آنکا مجمد موے سفید پوست معتدل القامت مستوی الخلقت صغیر السر سرمگین چشم مبارک کشادہ و بزرگ اور جب حضرت تبسم فرماتے تو دانت پرنور مین سے ایک نور ساطع اور لامع ہوتا اور ہنگام تکلم شعاع دہان معجز بیان سے لائح کہتے ہین کہ صورت حضرت کی نہایت مشابہ تھی بصورت حضرت آدمؑ کہ پیش از صدور خطا و زلت تھے اور صفات اُنکے صبور اور باوقار اور عالم بتاویل رویا اور امور مخفیہ اور حوادث آیت سے مطلع ملفوف ورداے کرامت و علا اور ملبس بلباس عز و شان وھو الکریم ابن الکریم علی نبینا و علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم اور شریعت اور مذہب حضرت کا تابع ملت آبا و اجداد تھا اور معجزات اُنسے بہت ہوئے ہین از انجملہ ایک یہ کہ جب بہ دعوت قابوس بن مصعب مشغول ہوی اور اُسنے

معجزہ طلب کیا آپ نے دعا کی قریب تخت بادشاہ ایک درخت تھا اُسکے سبز پتے کئی رنگ کے ساتھ ملون ہوگئے اور بیا ایک طفل نابینا آپکی خدمت بابرکت مین لائے آپ نے منھ پر سے نقاب اُٹھا کر اُسکی طرف دیکھا وہ بینا اور بصیر ہوگیا اور اسی طرح زلیخا نے حالت ضعف و پیری مین یمن انفاس حیات بخش حضرت سے بطراوت شباب وجوانی معاودت کی چنانچہ سابق مذکور ہوا اور صنعت انکی صغر سن مین کہتے ہین تجارت کیطرف میل رکھتے تھے کہ راس المال اپنا امینون کو سپرد کیا تھا کہ وہ خرید اور فروخت کیا کرتے تھے اور جب سریر عزت پر متمکن ہوئے غیر از ادائے لوازم نبوت اور مراسم حکومت بامر دیگر قیام اور اقدام نہ کیا ایام فراق کلبی کہتا ہی بائیس برس اور بروایت عبداللہ بن عباسؓ ستر اور بقول سری بن یحیےٰ ستر اور بہ نقل حسن بصری اور جمیع ... مین اسی اور سلمان فارسی اور اکثر علما کہتے ہین کہ زمان ہجران و فرقت آن حضرت چالیس سال ہے اور اس قول نے درمیان اہل تاریخ اشتہار پایا ہی اور ایام حیات توریت مین لکھا ہی کہ سو برس زندگانی پائی ہی اور ہمام بن منبہ نے اپنی کتاب مبتدا مین مرقوم کیا ہی کہ ایک سو سات برس حضرت کی عمر کے ہوئے اور محمد بن اسحاق کہتا ہی ایک سو اٹھارہ برس اور ثعلبی عرائس مین لکھتا ہی ایک سو بیس برس اور اعتماد اور اتفاق اہل تاریخ کا اس قول پر ہے اور معالم اور مدارک اور بحر المواج وغیرہ سے منقول ہی کہ جب حضرت کی روح نے عالم جسمانی کو وداع کیا اُنکے بھائیون نے حضرت کے تابوت کو عمارت مصر سے ایک میل دور لیجا کر کنارہ رود نیل مین دفن کیا کسواسطے کہ علما اور عظما اور اشراف اور اوساط الناس ہر محلہ نے چاہا تھا کہ فیض ذات پاک حضرت سے ہم محروم نہ رہین اپنی اپنی زمین مین مدفون کرنے کا ارادہ کیا اس سبب سے نزدیک تھا کہ نوبت بجدال و قتال پہونچے لاجرم ارباب عقول سلیم نے قرین صواب اسطرح پر جانا کہ جسد مطہر کو صندوق مین سنگ مرمر کے رکھکر رود نیل مین دفن کرین تا بسبب استعمال مین آنے اُسکے پانی کے برکت اُسکی شامل حال ہر خاص ہر خاص و عام ہووے۔ اور جیسے کہ مکیان نقطہ خاک کو بنائے کعبہ باعث حصول حاجات ہی اسکان طبقہ مصر کو مرقد مقدس حضرت کا قبلہ مہمات و مرادات ہوا بالجملہ وہین دفن کیا اور مدت تک وہ گنج حسن رود نیل مین مخزون رہا تا آنکہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ التحیۃ والتسلیم وہان سے نکالکر مزرعہ خلیل اور مشہد اسرائیل مین مدفون کیا چنانچہ تفصیل اس اجمال کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ مین گذارش کیجاویگی انشاء اللہ تعالیٰ اور معالم اور مدارک اور بحر المواج وغیرہ مین بھی اسی طرح سے ہے۔ راے صواب نماے اذکیا پر پوشیدہ نہ رہے کہ جو کچھ اس مسودہ مین قصہ حضرت یوسفؑ یہان تک لکھا گیا منقول کتب معتبرہ صحیحہ سے ہے اور بعض روایات و حکایات محمد بن جریر طبری اور حافظ ابرو اور درتمام اہل تاریخ مین مخالفت اور تفاوت ہے اور ایراد تفصیل موجب تطویل ہے لاجرم اقوال جمہور آئمہ تاریخ کو سبب نزول اس سورہ اور ایصال اس حکایت مین بر سبیل اجمال باہم قلم دلیق کر کر کہتا ہی کہ محصل کلمات اخبار اس باب مین اسطرح مسموع ہوئے ہین کہ ایک جماعت کو یہ زعم اور تصور ہے کہ ایک دن درمیان ایک اصحاب صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور طایفہ یہود کی فضیلت کتاب

کریم مین باقی صحف سماوی پر کچھہ کلام ہو رہا تھا اُنھون نے کہا قصہ صاحب جمال کنعانی درمیان امم مشاہیر قصص و اخبار سے ہی اور توریت اسکے ذکر پر ناطق اور کیفیت اُسکی سے مخبر اور تمھاری کتاب اُس سے خالی پھر تم کس سبب سے قرآن کو تمامی کتب انبیار سابق پر تفصیل اور ترجیح دیتے ہو اُس صحابی نے طعنہ ارباب دین کو بغرض سید المرسلین پہونچایا آئینہ ضمیر انور کہ مظہر آیات رحمانی تھا استماع قول یہودی سے غبار اور مکدر ہوا مقارن اس حال کے حضرت جبرئیل امین نازل ہوئے اور اس حکایت مطبوع کو ضمن آیات بینات مین قرع سمع ہمایون کیا اور بعض کا یہ عقیدہ ہی کہ جب مہاجرین وطن مالوف اپنے سے مفارقت کلی پذیر ہو کر مدینہ مین آئے کبھی کبھی محنت غربت اور کربت سے کہتے تھے امی کاش قرآن متضمن کسی حکایت پر ہوتا کہ مشابہت مہاجرت اصحاب سے رکھتا تا اُسکے مطالعہ اور پڑھنے سے دلہاے حزین اور خاطرہاے اندوہگین کو تسلّی حاصل ہوتی اور موجب بہجت اور مسرت ضمائر ارباب رنج و محن ہوتا اور سبب بھی نزول سورۂ یوسف ع مین منقول و مروی ہین کہ ایراد اُنکا موجب تطویل ہوتا ہی اسواسطے انھین اکثر دو پر اکتفا کیا گیا **فصل چھٹی** ذکر اسباط حضرت یعقوب علیہ السلام مین - روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ مراد اسباط سے آیات بینات فرقانی مین اشارت بفرزندان حضرت یعقوب ہے اور اکثر اہل تاریخ اولاد حضرت یعقوب کو پیغمبران مرسل سے شمار کرتے ہین اور سب اسباط کو تین سو تیرہ نفر کہتے ہین کہ ہر ایک انمین سے بہ ہدایت اولاد اور اعقاب اپنے مامور تھے ہین اور کوئی راوی اخبار اور ناقل آثار بہ تفصیل احوال اخوان صدیق مشغول و مصروف نہین ہوا اور جو کہ بیچ ذیل قصہ حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کے مذکور ہوا اُس سے کچھہ اور زیادہ بیان نہین کیا - راقم حروف نے کہ اکثر کتب تواریخ سے تتبع کیا سوائے تعداد اولاد اور عقاب و اسباط حضرت یعقوب علیہ السلام ہنگام خروج موسیٰ ابن عمران مصر سے کچھہ اور نظر نہین آیا اور جو کچھہ مسود اوراق نے اُسپر اطلاع پائی لکھا جاتا ہی روبیل فرزندان صلبی اُسکے چار نفر لیکن کثرت ذریت اُنکی اس مرتبہ کہ شمارہ اول مین لفر سودہ ہوتے بیس سال کے اوپر اور پچاس برس سے نیچے چھیالیس ۴۶ ہزار مرد مقاتل تھے اور شریف اس قوم کا اُسوقت مین ابل صوری بن شدی تھا شمعون اولاد صلبی اُسکے بھی چار نفر لیکن احفاد بسیار اور اعقاب بیشمار اُنسے پیدا ہوئے چنانچہ شمارہ اول مین بیس سے اوپر اور پچاس سال سے نیچے اکتالیس ہزار مرد سپاہ زادہ اور بہتر اس طائفہ کا ہنگام تعداد شنابیل بن صوعار تھا اوان دو فرزند رکھتا تھا اور اُنکی نسل سے است عظیم ظاہر ہوئی چنانچہ شمارہ اول مین باسٹھہ ۶۲ ہزار آٹھہ سو مرد سپاہی حساب مین آئے اور مرجع اس سبط کا اخی غیر بن عمی شدائی تھا زبالون تین بیٹے رکھتا تھا اور اُنکی نسل سے بوقت شمارہ اول پچپن ۵۵ ہزار چار سو مرد سوائے اطفال شیوخ کے اور بزرگترین اس فرقہ کا ادس دن آنی آدمی حیلون تھا لغائی اولاد صلبی اُسکے چار نفر ذریت اُنکی شمارہ اول مین ترپن ۵۳ ہزار چار سو مرد اور رئیس اس زمرہ کا اُسوقت حیراع بن عینان تھا اشیر اُسکے بھی چار فرزند تھے اور وقت شمارہ اول

اکتالیس ہزار پانسو مرد کارزار انکی ذریت سے لکھنے مین آئے اور شریف انکا عائل بن عجمران تھا کا
اور چھہ فرزند رکھتا تھا اور اعقاب انکے بوقت شمار اکتالیس ہزار چھہ سو پچاس اور شریف ابن مرہ کا اسوقت
مین یا صاف ارغوائیل تھا شمعون اعقاب اسکے کہ بیس برس سے کمتر تھے اُس گنتی مین اُنسٹھہ ہزار
تین سو مرد تھے اور ریاست خاندان سلوم بن صوری مین کہ اُسکی اولاد مین سے تھا تھی یوسف
علیہ السلام دو فرزند رکھتے تھے اور ایک دختر انکی نسل سے بہتر ہزار پانسو نفر شمار مین آئے اور ریاست
اُس خاندان کی درمیان شلاع بن عمود اور کمل بن براصور مشترک تھے بنیامین اُنکے تیرہ فرزند تھے
ذریت انکی ہنگام شمار پینتیس ہزار چار سو مرد اور شرد و دمان عمود یہود ایانچ فرزند صلبی رکھتا تھا اور
کثرت ذریت اسکی اس مرتبہ ہوئی تھی کہ شمارۂ اول مین بہتر ہزار چار سو مرد مقابل شمار کیے گئے تھے
اور حکومت اس فرقہ کی خاندان نخسون بن عمیا مین مقرر تھی لاوی اولاد اسکی ایک فرزند سے
بائیس ہزار نفر پیدا ہوے اور اشراف انمین الصافان بن غزنا ہلی اور جکلی سوہائیل اثیخائیل تھے باب
گیارھوان بیان احوال حضرت ایوبؑ صابر مین اور اس باب مین دو فصل ہین فصل پہلی
نسب اور بعثت مین اور مبتلا ہونا حضرت ایوب علیہ السلام کا ساتھہ انواع محنت و آلم کے معالم التنزیل
مین تفسیر قولہ تعالیٰ وتلک حجتنا اور مواہب علیہ مین بیچ سورۂ انبیا کے لکھا ہی کہ حضرت ایوبؑ رومی
تھے اور تین پشت کے ساتھہ عیص بن اسحاقؑ کو پہونچتے ہین اور انوار التنزیل مین بیچ آیہ واذکر عبدنا
ایوب اور یاد کر بندے ہمارے ایوبؑ کو کہ سورۂ ص مین لکھا ہی کہ ایوب علیہ السلام بن عیص بن اسحاق
تھے اور تفسیر لباب مین ہی کہ مان اُنکی دختر لوط علیہ السلام تھی اور بی بی انکی کہ ایام ناتوانی مین انکی ساتھ
رہی بزعم بعضے دختر یا اختر یعقوبؑ تھی لیا نام اور اکثر مورخین کہتے ہین کہ رحمہ بنت افراہم تھی
بہر تقدیر مواہب علیہ مین لکھا ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اُنکو خلعت نبوت پہنایا اور سات پسر
اور تین دختر بخشے اور معالم مین لکھا ہی کہ تین پسر اور سات دختر اور مدارک مین ہی کہ سات پسر اور سات دختر
اور بہت سامان عطا فرمایا کشاف اور مدارک مین سورۂ انبیا کی تفسیر مین لکھا ہی کہ تین ہزار اونٹ اور سات
ہزار بکریان اور گوسفندین یا زیادہ اور پانسو جفت گاؤ کے کہ ہر کدام جفت تخم افشانی اور زمینون مین
کشتکاری کرتے تھے اور پانسو غلام کہ ہر ایک غلام عیال و اطفال رکھتا تھا حضرت ایوبؑ کی پاس تھے
اور آدمیون کے ساتھہ نکوئی بہت کرتے تھے اور جب تک دس بھوکون کو سیر نہ کر لیتے تھے ہرگز آپ کھانے
تھے اور جب تک ننگون کو کپڑے نہ پہنا لیتے تھے آپ جامہ نو نہ پہنتے تھے اور روز و شب طاعت مین
گذارتے تھے اور رسوم خیرات جسطرح چاہیے بجالاتے تھے اور انکے سبب ابتلا و بلا مین اختلاف ہے
کشاف مین اور انوار التنزیل مین سورۂ ص مین لکھا ہی کہ ایک مظلوم نے انسے فریاد کی اور اُنھون نے
اُسکی فریاد نہ سُنی کہ وہ انکے آگے استغاثہ کرتا تھا کہ میری مواشی ایک بادشاہ کے نواحی مین اور یہ تساہل کیا کرتے تھے

اور بادشاہ کافر سے لڑتے نہ تھے اور تفسیر مدارک میں لکھا ہی کہ اُنھون نے ایک منکر کو دیکھا اور خاموش ہو رہے تا آنکہ اُسنے ہمسایہ کی بکری ذبح کر کر کھائی اور وہ ہمسایہ بھوکا رہا اور مواہب علیہ میں سورۂ انبیا مین لکھا ہی کہ ابلیس پر تابیس اپنے حسد لیگیا اور کہا الٰہی ایوبؑ عافیت اور فراخی مین عیش اور وسعت کے ساتھ رہتا ہی اور مال و فرزند بہت رکھتا ہی اس سبب سے تیری عبادت کرتا ہی اوسکو بزوال اموال و اولاد و مبتلا فرماوے تو یہ طاعت اور عبادت تیری چھوڑ دیوے اور کفران نعمت اختیار کرے حق تعالیٰ نے فرمایا جسطرح تو کہتا ہی اُسطرح نہین ہی وہ ہمارا بندہ پسندیدہ اور برگزیدہ اگرچہ ہزار بار ہم اُسکو آتش بلا مین مبتلا کرین محک اعتبار پہ کامل عیار ہوگا ابلیس نے کہا مجکو اُسکے مال و اولاد پر مسلط فرما تا حقیقت حال ظاہر ہووے حق تعالیٰ نے ابلیس کو اُسپر تسلط دیا اور اُسنے دیوون کو تعین کیا تا بہ ہلاک اموال اور اولاد حضرت ایوبؑ مشغول ہوویں۔ بعضے مفسرین کا یہ قول ہے کہ فرشتون نے کہا ایوبؑ اسقدر طاقت بقوت اس نعمت کے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکو عطا کی ہے اور تندرستی دی ہی اور اُسکا دل فرزندون سے شادمان ہے بجا لاتا ہی حق سبحانہٗ تعالیٰ نے فرمایا مین یہ نعمتیں اس سے لیتا ہون تا انکو معلوم ہووے کہ یہ عبادت محض میری رضامندی کے واسطے کرتا ہی اور ایک روایت سے حضرت ایوبؑ نے آپ کہا یا رب مجھے کسی بلا مین گرفتار کر تا اُس بلا مین صبر کرون اور صابرون کا ثواب پاؤن اور بعضے کہتے ہین کہ ایک دن یہ ایک مبتلا پر گذرے اور کہا اے مبتلا تیری یہی سزا تھی اللہ تعالیٰ کو یہ کام ناپسند آیا کہ انکو مبتلا فرمایا اور بعضے کہتے ہین کہ کسی نے انکو کہا کہ حق تعالیٰ نے تجکو نعمت بہت دی ہی اور تیرے ساتھ نکوئی بہت کرتا ہی اُنھون نے کہا مین بھی طاعت اور عبادت اور شکرگذاری حضرت باری کی بہت کرتا ہون خدا تعالیٰ نے یہ سخن پسند نہ کیا اور بلا کو ان پر تعین کیا۔ مواہب علیہ مین بیچ سورۂ انبیا کے لکھا ہے کہ اُونٹون پر بجلی گری یا صاعقہ اور بھیڑ بکری اور گوسپندین بسبب سیل آب گرداب فنا مین غرق ہوئین اور زراعت انکی باد عاصف سے تباہ ہوئی اور ساتون بیٹے اور تینون بیٹیان ایک دیوار کے نیچے دب کر مرگئین اور بعضے کہتے ہین کہ گائین اور جو کچھ کہ گھر مین تھا سب آگ سے جل گیا اور ایک دیوار یا گھر اولاد پر گر پڑا کہ سب مر گئے۔ القصہ جب حضرت ایوبؑ کو کسی چیز کے ہلاک ہونے کی خبر پہونچتی تھی کہتے تھے مین کیا کرون جس خدا نے دی تھی اُسنے لے لی اور صبر اور شکر بجا لاتے تھے اور کہتے تھے شکر ہے کہ اصل نعمت اب تک موجود ہے یعنے دین میرا سلامت ہے اور بدن میرا تندرست ہی یہ دنیا کہ ایک دار بلا ہے اور محل ابتلا ہے خدا ے تعالیٰ اپنے بندون کو اسمین آزماتا ہی تا کوئی اُسمین دل بستہ نہ رہے اور اوسکے ساتھ محبت نہ رکھے بہر حال ایک دن حضرت ایوبؑ محراب عبادت مین کھڑے ہوے نماز ادا کرتے تھے کہ ناگاہ اونکے پاؤن مین ایک درد پیدا ہوا اور پاؤن سوج گیا اور اُسی ساعت مین مجروح ہوگیا اور رفتہ رفتہ تمام بدن اُنکا پر زخم ہوا پھر بعد ایک مدت کے اوس مین کیڑے پڑے اور

جب اسپر ایک مدت گذری تو بدبو اُنکے بدن مین پیدا ہوئی اور کیڑون نے اُنپر غلبہ کیا کہتے ہین
کہ کئی ہزار کیڑے اُنکے بدن مین پیدا ہوے تھے اور دوست آشنا اور تمام گھر کے لوگ اُنسے بیزار تھے
اور اُنکی چار بیبیان تھین تین نے بیطاقت ہوکر کہا کہ ہمکو طلاق دے حضرت ایوبؑ علیہ السلام نے اُنکو طلاق
دیدی اور ایک بی بی رحمت یا رحیمہ بیٹی افراہیم بن یوسفؑ یا ماجر نام بیٹی میشا بن یوسفؑ علیہ السلام
یا لیا نام بیٹی حضرت یعقوبؑ کی اُنکے پاس رہی اور کہا مین طلاق نہین چاہتی کسواسطے کہ نعمت اور
عشرت مین تمھارے ساتھ ہی رہی ہون محنت اور مشقت مین کیونکر چھوڑدون آخر الامر اُس گانُون کے
لوگون نے حضرت ایوب علیہ السلام سے کہا یہان سے باہر جاؤ مبادا یہ تمھاری بیماری ہم مین سرایت کرے
اور بزشتی اور درشتی انکو وہان سے نکال دیا اور کسی نے انکے اقربا مین سے اُنکی طرف التفات نہ کیا مگر دو
شخصون نے کہ اُنکے شاگرد تھے اُنکو لیکر روانہ روے اور زار زار ہوئے۔ اور حضرت ایوب کہتے تھے
کہ سبحان اللہ مین بزرگترین اس قریہ کا تھا اب مجکو اس خواری اور زاری سے نکالا تا آنکہ دونون شاگرد
انکو ایک اور گانُون مین لے گئے اور وہان رکھا چند روز گذرے کہ وہان کے آدمیون نے بھی انکو نکال
دیا چنانچہ اسی طرح سات گانُون مین اُنکے شاگرد اُٹھا اُٹھا کر اُنکو لے گئے اور ہر اہل قریہ نے باہر کردیا
جب وہ شاگرد عاجز ہوے لاچار ایک جنگل مین ایک جگہ ایک چوب وغیرہ سے جھونپڑا بنایا اور اُنکو وہان
رکھا اور بعد چند روز کے یہ بھی چلے گئے اور وہی بی بی اکیلی اُنکے پاس رہی اور خدمت کیا کی اور
حضرت ایوبؑ اس شدت ضعف اور سستی مین بھی عبادت اور طاعت حالت تندرستی
سے کم نہ کرتے تھے اور ذکر اور تسبیح معمولی فروگذاشت نہونے دیتے تھے اور ایک طرفۃ العین غافل
نہوتے تھے معالم مین لکھا ہے کہ مدت مرض اُنکی بقول وہب تین برس کامل رہی اور بقول کعب
سات برس اور بعضے روایات سے سات برس اور سات مہینے اور سات دن اور انوار التنزیل
مین ہے کہ سات ساعت اور مدارک مین ہے کہ تیرہ برس اور مدارک اور معالم مین اٹھارہ برس بھی ایک
روایت سے ہین تفسیرون مین لکھا ہے کہ ایکدن اُنکی بی بی نے کہا خداے تعالی سے اپنی عافیت
کے واسطے دعا کرو کہ تمکو اس بلا سے نجات دیوے کہا ہمارے عیش اور فراخی کی مدت کتنی تھی کہا
اسّی برس حضرت ایوبؑ علیہ السلام نے کہا کہ مجکو شرم آتی ہے کہ خدا سے دعا کرون سلامتی چاہون۔
حالانکہ مدت بلا و مرض بقدار مدت صحت و عیش نہین پہونچی مواہب علیہ مین سورۂ انبیا مین لکھا ہے کہ ایکدن
حضرت ایوبؑ نے بدرگاہ ملک العلام زاری کی اور کہا رب انی مسنی الضر بظاہر اس آیت سے شکایت معلوم
ہوتی ہے اور بے صبری مفہوم۔ اور حال آنکہ حق تعالی نے صابر نام کیا اور فرمایا انا وجدناہ صابرا یعنے
تحقیق پایا ہمنے اُسکو صبر کرنیوالا۔ جواب اسکا مفسر اسطرح پر تقریر کرتے ہین کہ شیطان رجیم سے انکو رنج عظیم پہونچا
کہ اس ملعون نے حضرت ایوبؑ کے پاس آن کر کہا مجکو سجدہ کرتا ہین تجکو اس بلا سے نکال دون حضرت ایوبؑ علیہ السلام نے

حق تعالیٰ سے اُس مردود کے رنج سے شکایت کی نہ اپنے رنج سے یا یہ کہ وہ لوگ انکے ساتھ ایمان لائے تھے اُنھون نے کہا اگر اسمین خیر ہوتی تو یہ اس بلا مین گرفتار نہوتا اس شماتت اعدا سے اُنکا دل مجروح ہوا اور یہ کلام زبان سے نکالا - یا یہ کہ ایسے ضعیف ہو گئے تھے کہ بفرض نماز اور عرض نیاز قیام نہ کر سکتے تھے کہ اس کلمہ کے ساتھ تکلم کیا اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہی کہ حضرت ایوبؑ کی زاری کرنیکی وجہہ یہ ہی کہ انکا دو شاگرد تھے اور انکے ساتھ قرابت رکھتے تھے ایک دن انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک نے دوسرے سے کہا اگر ایوبؑ گنہگار نہوتا تو اللہ تعالیٰ اس بلا مین گرفتار نکرتا - حضرت ایوبؑ یہ کلام سُنکر کمال اندوہگین ہوے اور کہا بار خدایا تو جانتا ہی کہ مین نے گناہ نہین کیا جسطرح یہ کہتے ہین اور روئے اور کہا رب انی مسنی الضر یا یہ کہ کیڑے دل و زبان مین قصد کرتے تھے کہ ایذا پہونچاوین اور دونون عضو کہ محل فکر اور ذکر خدا کے ہین انکی بیکار ہو جانے سے خوف کیا اور یہ لفظ زبان پر جاری ہوا - یا آنکہ ہر سحر کو کوئی فرشتہ یا بشیر بارگاہ کبریائی سے خطاب مستطاب حضرت ایوبؑ کو پہونچاتا تھا کہ اے ہمارے بندے تو کسطرح ہی اور حضرت ایوبؑ بذوق و شوق اس پرسش سے کوہ بلا کو اپنی جان ناتوان پہ کاہ سمجھتے تھے اور خوش رہتے تھے جسدن صبح کو ہم راحت جہت امر جراحت انکو پہونچیگا اس خطاب سے سرفراز نہوئے فریاد کی کہ رب انی مسنی الضر اور بعضے محقق کہتے ہین کہ شکایت اُسکے ساتھ تھی اس سے نہ تھی تا یہ کہ ایک دن شیطان رستے مین بصورت پیر انکی بی بی کے سامنے آیا اور کہا تو کون ہی کہ اسقدر اندوہگین ہے کہا میرا ایک بیمار ہی اور اُسکا یہ حال ہے ابلیس نے کہا شراب اور سور کا گوشت کہاوے تا یہ علت بالکل برطرف ہو جب یہ ابلیس سے سُنکر حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس آئی اور حقیقت حال بیان کی حضرت ایوبؑ کمال خفا ہوے اور کہا مجکو معصیت مین ڈالا چاہتی ہی اور قسم کھائی کہ اگر مین تندرست ہو جاؤنگا تو تجکو سو لکڑیان مارونگا اور یہ کلمات مذکور کہنے کے بعد چالیس دن تک انکے پاس وحی نہ آئی تھی اس سبب سے یہ شکایت کی یا یہ کہ انکے بدن کے کیڑون مین سے ایک یا دو زمین پر گر پڑے اور خاک گرم پر لوٹنے لگے حضرت ایوبؑ نے بلحاظ اسکے کہ رازق مطلق نے انکی غذا میرے بدن میں رکھی ہے اُنکو اُٹھا کر اُسی زخم مین جہان سے گرے تھے رکھ لیا جب یہ امر باختیار انکے وقوع مین آیا تو اُن کیڑون نے ایسا کاٹا کہ اُنکو تاب و طاقت نرہی اور یہ کلام انکی زبان پر جاری ہوا اور بحر المواج مین لکھا ہی کہ حضرت ایوبؑ کی زبان سے ان کلمات کے جاری ہونے کا یہ سبب ہے انکی بی بی گاؤن مین پھرا کرتی تھی کہ کہین کچھ کام کر کے اُسکی مزدوری سے کچھ جنس کھانے کی حضرت ایوبؑ کے واسطے لیجاوے اتفاقاً کئی دن اُنسے کسی نے کچھ کام نہ لیا تھا ایک گاؤن مین ایک عورت کافر تھی تونگر جو کہ وہ کبھی کبھی اُس سے کچھ کام لیتی تھی یہ اُسکے پاس گئی اور کہا مجکو طعام دے کہ اُس بیمار دلفگار کے واسطے لیجاؤن اور کل جو تیرا کام ہو گا کر دونگی کہا مجکو کچھ کام نہین ہے کہ تجھسے کہون اگر اپنے گیسو تراش کے مجھے دیوے تو مین تجکو کھانا دون کسواسطے کہ وہ عورت کوتاہ مو تھی اور اسکے گیسوؤن کو بہت پسند کرتی تھی چاہا کہ اس مکر و حیلہ سے لیوے حضرت ایوبؑ کی بی بی نے کہا میرے بیمار مبتلا پر رحم کر کہ وہ ان بالون کو

پکڑ کر اُٹھتا ہی عبادت کے واسطے اُس کافرہ کو رحم آیا پس ناچار اُسنے اپنے گیسو تراشکر اُسکو دیے اور اُس سے طعام لیا اُسوقت ابلیس علیہ اللعنۃ ایک مرد پیر کی شکل بنکر حضرت ایوبؑ کے پاس آیا اور کہا تیری عورت نے نابکاری اور بدکرداری کی تھی لوگون نے گانوُن سے اُسکو پکڑ کر اُسکے بال تراش لیے حضرت ایوبؑ غمگین ہوے اور زار زار رونے لگے اور کہا رب انی مسنی الضر اور قسم کھائی کہ مین تندرست ہونگا تو اپنی عورت کو سو لکڑیان مارونگا اور تاریخ حافظ ابرو مین لکھا ہی کہ جب شیطان لعین نے حضرت ایوبؑ کی بی بی کو متواتر اغوا کیا فضل الٰہی سے کچھ اثر نہوا ایک دن اُس ملعون نے آپ کو بصورت ایک عورت کوتاہ بالون کے ظاہر کیا اور اُس سے کہا کہ اگر تو اپنے گیسو مجھے کتر دیوے تو تجکو مین رعایت بہت کرون اُسکو چونکہ ضرورت بہت ملتی تھی لاچار اسپر راضی ہوئی اور وہ لعین اسکے پہلے سے پہنچنے کے حضرت ایوبؑ کے پاس گیا اور کہا کہ بمکافات فعل ناروا نوبت بریدہ ہونے گیسوون تمھاری بی بی کی ہوئی آپ نے غصہ ہو کر سو چوب مارنے کی قسم کھائی لیکن شکر گذاری جناب باری اور طاعت اور عبادت مین مطلق کمی نہ کی اُس مردود کو حسد آیا اور نہایت رشک سے ایک روز اپنی صورت کو بزرگ اور مقدس بنا کر ساکنان اُس بقعہ کو کہا کہ مین ایک فرشتگان مقرب سے ہون مجکو بتحقیق معلوم ہوا ہی کہ حق تعالیٰ نے نہایت عتاب سے نام اونکا جریدۂ انبیا مین سے محو کیا ہی اب تم جلد انکو یہان سے نکال دو ورنہ انکے قرب سے تمپر بھی آفت آسمانی نازل ہوگی حضرت کو اس بات کے سننے سے کمال ملال دامنگیر حال ہوا اور اختیار دست دعا اُنھون نے اٹھایا اور ضرر اور تکلیف پانے کا گلا ابلیس پر تلبیس کی شرارتون کا کیا جیسا کہ خداے تعالیٰ کلام مجید مین حکایۃً فرماتا ہی آیت واذکر عبدنا ایوب ۘ اذ نادی ربہ انی مسنی الشیطن بنصب وعذاب ۘ ارکض برجلك ھذا مغتسل بارد وشراب ۘ ووھبنا لہ اھلہ ومثلھم معھم رحمۃ منا وذکری لاولی الالباب ۘ یعنے اور یاد کر بندے ہمارے ایوبؑ کو جسوقت پکارا اُسنے پروردگار اپنے کو یہ کہ ہاتھ لگایا ہی ہمکو شیطان نے ساتھ ایذا کے اور عذاب کے لات مار پانوُن اپنے سے یہ ہی جاگہ نہانے کی ٹھنڈی اور پینے کی اور دی ہمنے اُسکو اہل اُسکی اور مانند اُنکے ساتھ اُنکے رحمت یعنے مہربانی اپنی طرف سے اور یادگاری واسطے عقلمندون کے **فصل دوسری** زائل اور دور ہونے اُن محنتون مین حضرت ایوبؑ مکروب سے مواہب علیہ مین سورۂ انبیا مین اور سورۂ ص مین لکھا ہے کہ حضرت جبرئیلؑ حضرت ایوبؑ کے پاس آئے اور کہا چپکے کیون بیٹھے ہو اُنھون نے کہا رضا بقضاء الٰہی صبر کیا مین نے حضرت جبرئیلؑ نے کہا بلائین خدا کے خزانون مین بہت ہین تم نہین اُٹھا سکنے کے حق سبحانہ تعالیٰ سے اپنی عافیت چاہو حضرت ایوبؑ نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے وہ دعا قبول کی حضرت جبرئیلؑ آئے اور کہا اپنا پانوُن زمین پر مارو حضرت ایوبؑ نے اپنے پانوُن زمین پر مارے اور بقدرت رب الارباب دو چشمہ آب انکے قدم کے نیچے پیدا ہو کر اُبلنے لگے ایک سرد اور ایک گرم حضرت جبرئیلؑ نے کہا یہ گرم چشمہ نہانے کے لیے ہے اور یہ سرد چشمہ پینے کے لیے پس حضرت ایوبؑ نے اُس گرم چشمے مین غسل کیا

کہ تمام علتین ظاہری برطرف ہوگئین اور سرد چشمہ سے پیا کہ کل باقی علتین باطنی زائل ہوئین اور بعضے کہتے ہین ایک ہی چشمہ تھا غسل کے وقت گرم تھا اور پینے کے وقت سرد اور بعضون نے لکھا ہی کہ داہنے پانوُن سے آب گرم نکلا اور بائین پانوُن سے آب سرد اُسوقت حضرت جبرئیلؑ بہشت سے ایک جاپو لائے کہ حضرت ایوبؑ اُسکو اپنے اوپر ڈال کر ایک ٹیلے پر بیٹھ گئے اور ایک روایت مین ہی کہ فرش پاکیزہ بہشتی پر اُنکو بٹھایا بعد از ساعت انکی بی بی آئی اور اُنکو اُنکی جگہ پر نہ پایا فریاد وزاری کرتی تھی اور چپ و راست دوڑتی تھی حضرت ایوبؑ نے جب آواز سُنی کہا اے عورت تجکو کیا درپیش آیا کہ توزاری کرتی ہی کہا یہان ایک بیمار تھا معلوم نہین کہ اُسکو کیا ہوا اور کہان گیا تمکو کچھ معلوم ہی حضرت ایوبؑ نے کہا اُسکا کیا نشان ہے اور کیا نام اور کیا حال تھا کہا جب وہ تندرست تھا تو تجھ جیسا تھا اور نام اُسکا ایوبؑ پیغمبر خدا ہی اور اب کمال ضعیف ہوگیا تھا کہ کیڑون نے تمام گوشت اور رگ و پی اُسکا کھا لیا تھا حضرت ایوبؑ نے کہا اگر تو اُسکو دیکھے تو پہچان لیوے کہا ہان پہچان لون کہا مین ایوبؑ ہی ہون جب بغور اُسنے دیکھا جانا کہ یہی ہین خوش ہوئی اور پوچھا کہ تم کیونکر ایسے ہوگئے حضرت ایوبؑ نے اپنا حال بیان کیا اور زبان بشکر گذاری حضرت باری کشادہ کی اور باشارہ حضرت جبرئیلؑ اپنے گانوُن کو روانہ ہوے جب وہان پہونچے کہ جہان اُنکے فرزند ہلاک ہوے تھے دیکھا کہ حضرت جبرئیلؑ نے ایک ایک کو آواز دی اور یہ بفرمان آلہی باہر آئے تا آنکہ سب زندہ ہوے اور چراگاہ چارپایون مین گئے سب کو زندہ پایا اور تین عورتون کو کہ جنھون نے طلاق لی تھی پھر اُنکو اپنے گھر مین لائے۔ اور صاحب مواہب علیہ نے سورۂ انبیا کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ جو نعمت کہ اُنسے جاتی رہی تھی نقدی اور گائین اور اونٹ اور گوسپند اور فرزند اللہ تعالیٰ نے دوچند کردیے اور ابر سرخ یا سفید اُنکے واسطے بھیجا کہ تین شبانہ روز ملخ زرین اُنپر برسائے اور اتقان مین لکھا ہی کہ تین رات دن اُنکے گھر کے گرد سونے کی ٹڈیان برسین اور معالم مین لکھا ہی کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے اُنکی بی بی کو پھر جوان کردیا اور اُس سے چھبیس فرزند پیدا ہوے اور معالم مین اور جلالین مین لکھا ہے کہ اُنکے دو خرمن تھے ایک گیہون کا اور ایک جَو کا حق سبحانہٗ تعالیٰ نے دو ابر اُٹھائے کہ ایک خرمن گاہ گندم پر سونا اور ایک خرمن گاہ جو پر چاندی برسائی اور یہ سب نتیجہ اُنکے صبر کا تھا اور معالم مین آیت انما یوفی الصبرون اجرہم بغیر حساب ۵ یعنے سوا اسکے نہین کہ پورا دیے جاوینگے صبر کرنے والے ثواب اپنا بے حساب - لکھا ہی کہ روز قیامت بلاکشان صابر کہ عرصات پر حاضر ہونگے اور اُنکے واسطے ایک ترازو نصب کرینگے اور مزد بیشمار اور صلہ بیحساب وہ پینگے اور انجام کام اُنکی بزرگی کا اس مرتبہ کو پہونچیگا کہ صاحب عافیت کہ دنیا مین جنکو کوئی الم نہ پہونچا ہوگا اور کوئی سختی نہ دیکھی ہوگی تمنا کرینگے کہ کاشکے ہمارے جسم بھی مقراض سے پارہ پارہ دنیا مین ہوئے ہوتے تا آج اہل بلا کے سلک مین جمع ہوتے اور اجر و ثواب انکا سا پاتے اور حضرت ایوبؑ پہلے فقط نبی ہی تھے اور اس زمانے مین صاحب شریعت ہوے اور بسبب نازل ہونے صحائف کے منصب رسالت پر پہونچے

پس ہو جب اُن قسم کے چاہا کہ اپنی بی بی کو سو لکڑیان مارین حضرت جبرئیلؑ ازجانب حضرت ذوالجلال والاکرام پیغام لائے کہ اے ایوبؑ یہ بے تقصیر ہی اور تمھاری خدمت اسنے بہت کی ہی اگر تم اسکو سو چوب مارو گے تو اچھا نہو گا حضرت ایوبؑ نے کہا پھر کیا کرون کہ مین نے جب قسم کھائی تھی کہا ایک دستہ چوب خرما رخشک کی کہ گنتی مین سو ہون لیکر اسکو مارو کہ حکم خدا ے تعالیٰ کا یہ ہی آیت وخذ بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب ۵ یعنے اور لے بیچ ہاتھ اپنے کے جھاڑو پس مار ساتھ اُسکے اور مت چھوڑ قسم اپنی تحقیق پایا ہمنے اُسکو صبر کرنے والا اچھا بندہ تھا تحقیق وہ رجوع کرنے والا تھا بحق۔ اور اپنی قسم اُتار حینانچہ اُنھون نے اسیطرح کیا اور اور ائمہ تاریخ نے لکھا ہی کہ بعد حصول شفا اسی برس اُنھون نے زندگانی کی اور معارف مین لکھا ہی کہ منزل حضرت ایوبؑ اراضی شام مین مابین دمشق اور رملہ کے تھی جس مقام کو کہ اثینہ کہتے ہین اور وہ ایک شہر تھا معمور اور آباد کہ دو چشمہ اُنکے قدوم میمنت لزوم سے اُسمین پیدا ہوے تھے اور اب تک موجود ہین کہ اکثر علیل و مریض اطراف آفاق سے وہان آتے ہین اور اُسکے استعمال سے صحت کلّی پاتے ہین اور پھر اپنے وطن کو چلے جاتے ہین اور انکے زمانہ مین کل تین شخص انکے ساتھ ایمان لائے تھے اور باقی لوگ طریق کفر و ضلالت پر قائم تھے اور وہ تین بھی آخر الامر بعد ایمان کے مرتد ہوگئے اور اُنکی مجلس شریف سے حضور ہی موقوف کی اور لکھا ہی کہ ہرگاہ اُنھون نے امراض لاحقہ سے نجات پائی بدعوت اہل روم مامور ہوے اور اُس دیار مین تشریف لیگئے اور آخر ایام حیات اور قریب وفات مین حبیبل کو کہ ارشد اولاد اُنکا تھا اپنا وصی اور ولیعہد کیا اور بہ تجہیز و تکفین وصیت کی حلیہ ہمایون اُنکا کشیدہ قامت سیاہ چشم مجعد مو کوتاہ گردن بزرگ سر غلیظ الساقین و الساعدین تھے اور رنگ اُنکا مائل بہ سرخی اور صفات انکے برادر شفقی و رحیم دل بمساکین اور یتیم اور اہل و مہمان نواز اور نعمت اور شدت مین ایک و تیرے پر شکر منعم حقیقی بجا لاتے تھے اور شریعت اُنکی موافق ملت ابراہیم تھی اور مدت ابتداے مصائب اُنکی بقول کعب الاخبار سات برس تھی اور بروایت وہب تین سال اور انس بن مالک کہتا ہی تیرہ برس۔ کہتے ہین کہ سات برس مزبلا یعنے ڈلاؤ مین بنی اسرائیل کے پڑے رہے کہ کوئی اُنپر التفات نہ کرتا تھا۔ اور وہان سے انکو نہ اُٹھاتا تھا آخر الامر انکی بی بی رحمہ نے اپنی سعی سے مزدور کرکرا اور اُنکو عریش پر ڈال کر وہان سے نقل کیا اور عمر مبارک انکی ترانوے سال اور بروایت صاحب عقد الجواہر دو سو برس اور منتخب الجواہر مین ایک سو چار برس اور مدت دعوت ستائیس سال اور یہ قول اُس روایت کے منافی ہے کہتے ہین کہ بعد از مخلصی بلا ستر برس زندگانی کی اور خالق کو ہمیشہ بدین حضرت ابراہیم دعوت کرتے تھے اور حضرت حق جل و علا انکے باب مین فرماتا ہے آیت انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب ۵ باب بارھوان فی ذکر شعیب خطیب الانبیاؑ مین اور اس باب مین دو فصل ہین فصل پہلی ذکر نسب اور رسالت حضرت شعیبؑ اور ہلاکت قوم کہ اہل مدین تھے علما کو اختلاف ہے کہ حضرت شعیبؑ نسل حضرت ابراہیم سے ہین یا عقاب حضرت

صالح علیہ السلام سے معالم التنزیل وغیرہ مین لکھا ہی کہ یہ دو پشت سے مدین بن ابراہیم کو پہونچتے ہین اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ بروایت بعضے والدہ انکی بیٹی کا نام بنت لوطؑ پیغمبر تھین اور حضرت شعیبؑ فصاحت بیان اور طلاقت لسان مین مشہور جہانیان تھے اور خداے تعالی نے انکو دو قوم پر مامور فرمایا تھا ایک اہل مدین اور دوسرے اصحاب ایکہ اور بعضے کہتے ہین کہ اہل مدین اور اصحاب ایکہ ایک ہی گروہ سے عبارت ہے اور یہ باوجود عبادت اصنام اور پرستش اوثان مکیال اور موازین مین عدالت نہ کرتے تھے اور کھوٹے درہم اور دینار صرف مین لاتے تھے اور اتباع احکام شرعی نہ کرتے تھے حق سبحانہ تعالی نے حضرت شعیبؑ کو انپر مبعوث فرمایا چنانچہ سورہ اعراف میں ارشاد کیا ہی آیت والی مدین اخاھم شعیبا ط قال یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ ط قد جاءتکم بینۃ من ربکم فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا ذلکم خیر لکم ان کنتم مومنین ط یعنے اور بھیجا طرف مدین کے بھائی انکے شعیبؑ کو کہا اسے قوم میری عبادت کرو اللہ کو نہین کوئی واسطے تمہارے معبود سوا اسکے تحقیق آئی ہی تمہارے پاس دلیل پروردگار تمہارے سے پس پورا کرو پیمان اور تول اور مت کم دو لوگون کو چیزین انکی اور مت فساد کرو بیچ زمین کے پیچھے درستی اسکی کے یہ بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے جب حضرت شعیبؑ نے اس قوم کو افعال ناشائستہ سے منع کیا اور صراط مستقیم ملت ابراہیم پر دعوت فرمائی ایک جماعت کہ فی الجملہ بصیرت رکھتی تھی اور بحلیہ دانش محلی تھی مطیع اور منقاد ہوئی اور عادت قوم کو اختیار نہ کیا ایک طائفہ کہ انکی جبلت مفطور شقاوت پر تھی اسی طرح ضلالت وغوایت پر مصر رہا اور اعمال وافعال قدیم سے اجتناب نہ کیا القصہ ہرگاہ آوازہ شعیبی آویزہ گوش عالم ہو ساکنان دیار شام مشتاق دیدار ہوا یون اطراف وامصار سے حضرت پاس آنے لگے سنکر ان شریعت بدرایت حال رجوع خلائق اشناے راہ مین مشتاقون کو متابعت اور مصاحبت حضرت سے مانع آئے حضرت شعیبؑ نے اس طائفہ باغیہ کو فرمایا کہ اے قوم تم کہ بسبب ضلالت سرگردان وادی ہلاکت ہو اور نصیحت اور موعظت سے متاثر نہین ہوتے اور اورون کو کسواسطے مانع آتے ہو اور حالات قرون سابقہ اور امم ماضیہ سے عبرت نہین پکڑتے خدا سے ڈرو اور اسکی عقوبت سے حذر کرو اور احکام الہی سنو اور اسکے مطابق عمل مین لاؤ والا تم بھی بعذاب الہی اور عقوبت نامتناہی گرفتار ہوگے اور کچھ پھر تدارک اور تلافی نہو سکیگا ان بدکردارون نے زبان سخنوری کھول کر کہا شیوہ بت پرستی نے کہ ہم مین قدیم سے استمرار پایا ہی کیونکر چھوڑ دین کہ عقاب اور عشائر ہمارے تیرے مطیع اور منقاد ہو جاوین اور جس جماعت نے کہ تیری متابعت کی ہے بالتحقیق وہ دیوانے ہوگئے ہین اگر وہ عقیدہ قدیمی درست اور اپنے ابا واجداد کے دین پر مراجعت نہین کرینگے تو انکو بے خانمان اس شہر سے نکال دینگے اور یہ مسامحت اور رعایت کہ تیری نسبت ہمسے ظہور مین آتی ہے بواسطہ قرابت اور بجہت ضعف ونقاہت کہ تجھ مین مشاہدہ کیا جاتا ہی ملحوظ ہی ورنہ سزاے واجبی ان تخیلات فاسدہ کی اسطرح تجکو دین کہ قدر عافیت معلوم ہوسے اور ازروے استہزا اور تمسخر

راتون کو انکو نماز پڑھتے دیکھکر یہ بھی کہتے تھے کہ شاید یہ نماز ہی تمکو کہجاتی ہے کہ ہمکو پرستش اصنام اور تغلب
موازین و مکیال اور تغیر درہم و دینار سے مانع آتا ہی بھلا ایسا کب ہوسکتا ہی اوہام و خیالات باطلہ کو درست
سمجھکر اپنے عقیدہ موروثی اور دین آبائی اور عادات قدیمی کو چھوڑ دین ۔ جب حضرت شعیبؑ نے یہ
ناصواب سُنے تو فرمایا کہ انجام اس بدگمانی کا عنقریب عتاب ربانی پاؤگے اور مجکو بپاس قرابت
ایذا دینے مین لحاظ کرتے ہو طرفہ نادانی ہے کہ پاسداری قرابت کی تو ملحوظ ہو اور رعایت بجا آوری احکام
پروردگار مطلق کی ذرا دا نہو بلکہ برخلاف اطاعت سرکشی اور طغیان عمل مین لاؤ سوا ے ضلالت اور
جہالت فطری کے کیا تصور کیا جاوے آیت قال فتر ینا علی اللہ کذبا ان عدنا فی ملتکم بعد
اذ نجینا اللہ منہا یعنے تحقیق باندھلیا ہو ہمنے اوپر اللہ کے جھوٹ اگر پھر آوین بیچ دین تمھاری کے
پیچھے اسکے کہ نجات دے ہمکو اللہ اُس سے ۔ بہرحال اب وقت تمھارے تعذیب کا قریب آپہونچا ہے
اور جلد ظاہر ہوجاویگا کہ باقی کون رہجاویگا اور ہالک کون ہوگا اور حضرت نے بسبب طول مدت بغاوت
کے زبان مناجات ساتھ دعاے آیت ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ۝
یعنے اے پروردگار ہمارے حکم کر درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہماری کے ساتھ حق کے اور تو بہتر حکم
کرنے والا ہی ۔ کھول کر اُنکے واسطے منتظر عذاب اور مترصد عقاب رہے کسواسطے کہ وحی سماوی باجابت
دعا نازل ہوچکی تھی اور آپ مع مومنین باشارہ حضرت جبرئیلؑ انسے ایک فرسنگ دور چلے گئے اور
حضرت جبرئیلؑ نے ایک آواز مہیب کی کہ اُس سے زلزلہ عظیم پیدا ہوا اور اُسکے صدمے سے ہلاک ہوے ۔ روایت صحیح ہی
کہ سواے دو قوم کے کوئی امت عذاب صیحہ سے ہلاک نہوئی ایک قوم صالحؑ اور دوسری انکی قوم لیکن قوم ثمود پر آواز
نیچے سے حضرت جبرئیلؑ نے کی تھی اور اہل مدین پر اوپر سے اور ایک روایت مین یہ بھی آیا ہی کہ جب اہل شہر مدین
نے آواز ہیبت ناک سُنی اور زلزلہ عظیم دیکھا تو گھبراکر بخوف وقوع عذاب سب اہل و عیال اور مال و متاع
لیکر بیرون شہر جنگل و صحرا کیطرف بھاگے اور وہان انپر آگ بھی برسی اور سب خاکستر ہوگئے چنانچہ تفصیل اسکی
فصل آئندہ مین لکھی جاتی ہی فصل دوسری نازل ہونا عذاب کا اہل ایکہ پر کہ حضرت شعیب انپر بھی
مبعوث ہوے تھے اور ذکر وفات اور مدت عمر انکی جاننا چاہیے کہ اہل ایکہ مراد ہی اسی قوم کے جنگل اور بن کے رہنے
والون مین کہ وہ بھی وُہی حرکات ناشائستہ دغابازی تول مین اور گھٹ سال درہم و دنانیر مین کیا کرتے
تھے بعد ہلاک ہونے شہری لوگون کے حضرت شعیبؑ انکی موعظت اور نصیحت پر مامور ہوے اور بعضے کہتے ہین
کہ اصحاب الرس پر بھی یہی مامور ہوے تھے لیکن صحیح یہ ہی کہ اصحاب الرس کی ہدایت کو حضرت حنظلہ الصفا
کہ جنکا ذکر بعد حضرت عیسیٰؑ کے لکھا جاویگا مبعوث ہوے تھے کسواسطے کہ نص صریح ناطق ہی حضرت
مبعوث ہونے کو اصحاب مدین پر بمقتضاے آیت کریمہ والی مدین اخاہم شعیبا ۔
لازم الوثوق آیت کذب اصحاب لئیکۃ المرسلین ۝ اذ قال لہم

انی لکم رسول امین فاتقوا اللہ واطیعون ۝ وما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری
الا علی رب العالمین ۝ اوفوا الکیل ولا تکونوا من المخسرین ۝ وزنوا بالقسطاس
المستقیم ۝ ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین ۝ واتقوا الذی
خلقکم والجبلۃ الاولین ۝ یعنے جھٹلایا رہنے والون بن کے نے پیغمبرون کو جسوقت کہ کہا واسطے
اُنکے شعیبؑ نے کیا نہین ڈرتے تحقیق مین واسطے تمھارے پیغمبر ہون با امانت پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا
اور نہین سوال کرتا مین تمسے اوپر اوسکے کچھ بدلا نہین بدلا میرا مگر اوپر پروردگار عالمون کے پورا کرو پیمان کو اور
اور مت ہو نقصان دینے والون سے اور تولو ساتھ ترازو سیدھی کے اور مت کم دو لوگون کو چیزین انکی اور مت
پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے اور ڈرو اوس سے جو پیدا کیا اُس نے تمکو اور خلقت پہلی کو اور تفسیر اس آیت مین صاحب
معالم علیہ نے لکھا ہے کہ اہل مدین سے حضرت شعیبؑ کے ساتھ کوئی ایمان نہین لایا ہر چند حضرت شعیبؑ نے انکو
دعوت کی اور ہدایتین ناصحانہ دین اُنکی تکذیب کی آیت قالوا انما انت من المسحرین ۝ و
ما انت الا بشر مثلنا وان نظنک لمن الکذبین ۝ فاسقط علینا کسفا من السماء ان کنت
من الصدقین ۝ یعنے کہا انھون نے سوا اسکے نہین کہ تو جادو کیے گیون سے ہے اور نہین تو مگر آدمی مانند
ہمارے اور البتہ گمان کرتے ہین ہم تجکو جھوٹون سے پس ڈالدے اوپر ہمارے ایک ٹکڑا آسمان سے اگر ہے تو سچون سے
آیت قال ربی اعلم بما تعملون ۝ کہا حضرت شعیبؑ نے کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے جو کچھ کہ
کرتے ہو تم عبادت اصنام اور کم فروشی در طعام اور تمام معاصی جو عذاب کہ تمھارے اعمال کی جزا ہوگا تمھارے
پاس پہنچیگا اگر مہلت چاہوگے تو نہین ہونے کی آیت فکذبوہ فاخذھم عذاب یوم الظلۃ انہ
کان یوم عظیم ۝ ان فی ذلک لایۃ وما کان اکثرھم مومنین ۝ یعنے پس جھٹلایا اسکو پس
پکڑا انکو عذاب دن سائبان کے نے تحقیق وہ تھا عذاب دن بڑے کا تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانی ہے اور
نہ تھے اکثر اُنکے ایمان والے۔ اور روایت کرتے ہین کہ جب انھون نے انکار و استکبار مین حد سے تجاوز
کیا حق تعالی نے سات شبانہ روز حرارت انپر غالب کی اس مرتبہ کہ انکے چشمون اور کنوؤن کا پانی جوش
کھانے لگا اور یہ شدت گرمی سے گھبرا کر اپنے گھرون مین گھس گئے وہان اور بھی زیادہ حرارت معلوم ہوئی
پھر جنگل مین آئے اور ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے الحاصل جو کہ دوزخیون کو بعد قیام قیامت جہنم مین
عذاب آتش ہوگا انکو دنیا مین ہی ہونے لگا جیساکہ باری تعالی نے اصحاب شمال کے واسطے سورۂ واقعہ
رمایا ہے واصحاب الشمال ما اصحب الشمال فی سموم وحمیم وظل من یحموم لا بارد ولا
نھم کانوا قبل ذلک مترفین ۝ وکانوا یصرون علی الحنث العظیم یعنے اور صاحب بائین
صاحب بائین طرف وہ بیچ باد گرم کے اور پانی گرم کے اور ساتھ دھوئین کے کہ نہین ٹھنڈا اور نہ عزت
نعت مین پلے ہوئے اور تھے اصرار کرتے اوپر خلاف قسم بڑی کے۔ القصہ

یہ مارے گرمی کے تڑپنے لگے کہ ناگاہ ایک ابر سیاہ ہوا مین پیدا ہوا اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اور ایک دوسرے کو
پکارنے لگا کہ آؤ تا زیر سائبان ابر آسایش کرین تا آنکہ سب اُس سایہ ابر مین جمع ہوئے اور اُس ابر مین سے برق عظیم چمکی اور
ایک آگ پیدا ہوئی اور سب کو جلا کر خاکستر کر دیا اور بعضے کہتے ہین کہ جب انکو حرارت اور گرمی نہایت معلوم ہوئی
حق تعالیٰ نے ایک پہاڑ کو حکم دیا کہ وہ پہاڑ اپنے مقام سے اُٹھ کر مثل سائبان ہوا مین کھڑا ہوا اور اُسکے نیچے آب خنک
پیدا ہوا اور جبکہ یہ سب اُس پہاڑ کے نیچے آرام و آسایش کے واسطے جمع ہوئے وہ اُنپر گر پڑا اور یہ نیچے اُسکے سب دب کر ہلاک ہوئے
اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ ایک جماعت ضعیف کہ شہر مدین مین لگی تھی اُنپر حضرت جبرئیلؑ نے ایک آواز ماری
کہ جہنم واصل ہوئے اور جہان چرک شرک اور لوث وجود ناپاک انکے سے پاک ہوا اور حضرت شعیبؑ اور انکے توابع
شر اُس طائفہ اور شر اُس عذاب نازلہ سے بصحت و عافیت خلاصی پائی منقول ہے کہ جو لوگ حضرت شعیبؑ کی
متابعت کرتے تھے ستر آدمی تھے ستر آدمی تھے ہرگاہ کہ بقیہ قوم ہلاک ہوئی فرمان الٰہی صادر ہوا کہ اب تم یہین
مدین مین اقامت کرو اور بہت باتفاق اہل ایمان بہ پیغمبری مشغول اور مصروف رہو چنانچہ آنحضرت بموجب فرمودہ
حضرت رب العزت اُس سرزمین پر مقیم ہو کر باوامر و نواہی شریعت اقدام کیا کیے اور کہتے ہین کہ اپنی قوم کی ہلاکت سے
اتنا روئے کہ اندھے ہو گئے تا آنکہ حضرت موسیٰؑ انکے پاس آئے اور شبانی انکی بکریون کی اختیار کی اور انکے داماد ہوئے
چنانچہ احوال اسکا حضرت موسیٰؑ کے قصے مین بالتفصیل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور جماعت کہتے ہین کہ بعد مفارقت
حضرت موسیٰؑ کے مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور سات برس چار مہینے تک یہین رہے پھر اس دنیا رفانی سے
بعالم جاودانی رحلت فرمائی حلیۂ مبارک انکا گندم گون میانہ قد اور صفات انکے بغاوت فصیح اور طلیق اللسان کہ
فن مناظرہ اور مباحثہ مین اپنا نظیر نہ رکھتے تھے اور بکثرت استعداد علمی معروف اور مشہور تھے زبان عربی مین
اُنکو شعیبؑ کہتے تھے اور شیروب سریانی مین اور ع لقب انکا خطیب الانبیا تھا اور معجزے انکے بہت ہین
ازانجملہ ایک یہ کہ جب چاہتے تھے کہ بلند پہاڑ پر چڑھین وہ پہاڑ نیچا ہو جاتا تھا اور یہ اُسپر چڑھ جاتے تھے اور عمر انکی
بروایت بستاں فقیہ ابو اللیث دو سو چوبیس برس کی تھی اور بروایت روضۃ الصفا دو سو اور مدت دعوت اٹھاون
سال اور مدفن ہمایون انکا بعضے کہتے کہ مابین شام اور طائف کے ہے اور بعضے کے نزدیک مکہ مین درمیان صفا و مروہ کے
اور اصح یہ ہے کہ حرم شریف مین درمیان رکن اور مقام کے مدفون ہین واللہ اعلم بالصواب باب تیرھوان
بیچ بیان احوال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور اس باب مین چودہ فصلین ہین فصل پہلی بیچ نسب اور
ولادت حضرت موسیٰؑ کے ایام بادشاہی فرعون بے عون مین اور ڈالنا انکو صندوق مین رکھکر دریاے
رود نیل مین۔ معالم التنزیل مین در تحت آیت ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحا و آل ابراھیم و آل عمران
علی العلمین ۝ ذریۃ بعضھا من بعض ۝ یعنے تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا آدمؑ کو اور نوحؑ کو اور آل
ابراہیمؑ کو اور آل عمران کو اوپر عالمون کے اولاد مین بعضے اُنکے بعضون سے۔ روایت کرتے کہ حضرت موسیٰؑ
تین پشت کے ساتھ لاوی بن یعقوبؑ کو پہونچتے ہین اور ولادت انکی زمان فرعون مین تھی اور صاحب

مواہب علیہ نے سورہ اعراف مین در ذیل آیت ثم بعثنا من بعدھم موسیٰ بایاتنا الی فرعون وملائہ یعنے پھر بھیجا ہمنے پیچھے اُن سب کے موسیٰ کو ساتھ نشانیون اپنی کے طرف فرعون کے اور سردارون اُسکی کے - لکھا ہی اور روایت کی ہے کہ وہ قابوس بن مصعت یا ولید بن مصعب تھا اور فرعون اُسکا لقب تھا کسواسطے کہ ہر بادشاہ مصر کو فرعون کہتے تھے جیسے کہ خوندگار روم کو قیصر اور فرمان فرمائے فارس کو کسرے اور شہریار چین کو خاقان اور ملک حبش کو نجاشی اور شاہ یمن کو تبع اور فرمانروائے ہند کو راجہ کہتے ہین اور یہ فرعون اُس فرعون کی اولاد مین سے تھا کہ زمانہ حضرت یوسف مین تھا اور سورہ غافر مین آیت ولقد جاءکم یوسف من قبل اور البتہ تحقیق آیا تمھارے پاس یوسف پہلے اس سے - بروایت اکثر ناقلان اخبار اسطرح پر ہے کہ جب ریان بن الولید نے دار دنیا سے بسرائے عقبی رحلت کی قابوس اُسکی سلطنت پر متصرف ہوکر مسند فرماندہی پر باستقلال تمام متمکن ہوا اور رسوم کفر ضلالت کہ زمان ریان مین برطرف ہوگئی تھی اختیار کی اور عامہ مصریون نے اُنکی متابعت کی جب اُسنے مشاہدہ کیا کہ اعقاب یعقوب اُس شیوۂ ناپسندیدہ سے انحراف کرتے ہین اور طریقہ مذموم سے استبعاد ڈھونڈھتے ہین تمامی بنی اسرائیل کو اپنی طاعت اور بندگی مین لاکر کہا تم خادم اور مملوک ہمارے اقارب کے رہے ہو اور غیبت یوسف اور اُسکے بھائیون کی بحسب اقتضائے روزگار غنیمت جان کر ارتکاب اعمال شاقہ اور افعال فوق الطاقت پر اُنکو ماسور کیا اور روزگار بنی اسرائیل زمان قابوس مین بمحنت گذران تھا ہر گاہ کہ اُسنے دار فنا رغرور سے بمقام عذاب مقدور رحلت کی اُسکا بھائی ولید بن مصعب مملکت مصر پر قابض اور متصرف ہوا اُس وقت مرغ سفید نے کہ حضرت یوسف نے اُسکے تسکین خروس پر وعدہ کیا تھا خاموش ہوا جب بنی اسرائیل نے یہ حال مشاہدہ کیا تضاعف اعتقاد رزالت اور جاہلت انکا ہوا اور یہ فرعون کہ فرعون الٰہی سے بے نصیب تھا بمراتب اور فراعنہ سے ظالم تر تھا اور بعضے کہتے ہین فرعون موسیٰ وہی فرعون یوسف تھا کہ حضرت یوسف کے ساتھ ایمان جب حضرت یوسف نے اس جہان سے رحلت کی تھی تو وہ پھر دین اسلام سے پھر گیا تھا اور تا زمان حضرت موسیٰ زندہ رہا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ جب فرعون کہ نام اُسکا ولید بن مصعب تھا اور اُسکا بسبب افروختگی چہرہ قابوس کے لقب ہوا تھا کسواسطے کہ قابوس آتش افروز کو کہتے ہین ملک مصر پر دستیاب ہوا اور اسباب مکنت وجاہ ہر طرف سے بہم پہونچا کر نزدیک اپنے قرار دیا کہ سب ارکان دولت اور اعیان مملکت اور امیر و وزیر تا ادنی اور فقیر مجھکو سجدہ کیا کرین چنانچہ اول جسنے کہ اُسکو سجدہ کیا ہامان تھا اور پھر اور امرا نے اور جو لوگ کہ اُسکے پایۂ تخت سے دور تھے اُنکے واسطے اپنی صورت کی تصویرین بنا کر اور تخت ہائے عاج و آبنوس اور زر و سیم پر نصب کر کر اور گرد اُن تختون کے تختہ ہائے درختان زرین تنہ کہ پتے اُنکے زمرد کے تھے اور ہر شاخ اُن درختون پر چاندی سونے کے جانور بنا کر اور چونچین اُنکی جواہر نفیس سے

تراش کر نصب کیے تھے کہ جب اُنکو خادمان تخت حرکت دیتے تو ان جانورون مین سے آواز پیدا ہوتی کہ اے اہل مصر فرعون
تمہارا خدا ہے اسکے واسطے سجدہ کرو کوئی بھی نہین کہ تمام مردم قصبات و قریات استماع اس صدا سے بے اختیار سجدہ
کرتے تھے اور اسنے آوازۂ انا ربکم الاعلیٰ آویزۂ گوش کر رکھا تھا جب تمام اہل مصر فرعون پرستی کرنے لگے
بنی اسرائیل نے انکے ساتھ موافقت نکی اور اُسکو سجدہ نہ کیا فرعون نے اُنکے سردارون کو بلا کر ڈرایا اور کہا تم
مجکو سجدہ نہین کرتے اور میری تصویرون کو نہین پوجتے معلوم ہوتا ہی کہ اپنی زندگانی سے تم سیر ہوے ہو اب اگر مجکو
اور میری تصویرون کو سجدہ نہ کروگے تو مین تمکو بانواع عذاب معذب کرونگا یہ کہا اور جلادون کو با اسباب
تعذیب اپنے روبرو طلب کیا اور بنی اسرائیل کو ڈرایا سردارون بنی اسرائیل نے اپنے فرقہ سے کہا کہ عذاب اس
بندہ جابر کا ایک ساعت سے زیادہ نہوگا اور عقاب خداے تعالی دائم اور جاودان رہیگا بہتر یہ ہی کہ عذاب
فرعون پر صبر کرو اور ہرگز اُسکو سجدہ کرنے سے گنہگار نہو تمام فرقہ بنی اسرائیل نے اس عزم بالجزم پر متفق ہو کر آشکارا
فرعون سے کہا کہ سواے خدا کے دوسرے کو سجدہ کرنا جائز نہین ہے ہم تجکو ہرگز سجدہ نہین کرینگے جو تیرا جی چاہی
سو کر فرعون نے دیگ ہاے مسی اور آہنین منگوائین اور اُنمین روغن زیت اور گوگرد ڈال کر آگ پر گرم کروایا - جب وہ
دیگین گرم ہوئین اور روغن اور گوگرد جوش کھانے لگا تو بنی اسرائیل کو اُسمین ڈالتا تھا اور جلاتا تھا اور یہ ہرگز
اوس ملعون کو سجدہ نہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ پروردگار ہمارا وہی خدا ہی کہ پیدا کنندہ ابراہیم اور اسحاق اور
یعقوب تھا ہم اُسی خداوند کے ساتھ گرویدہ رہینگے تا آنکہ جماعت کثیر بنی اسرائیل سے جل گئی - ہامان نے
کہ وزیر فرعون تھا عرض کی کہ بادشاہ اسوقت اُنکو مہلت دیوے تا سوچ سمجھ کر یہ فرمان بادشاہی کو قبول
کرین فرعون جلانے انکے سے باز رہا اور تکلیفین مثل بیگار وغیرہ اُنپر مقرر کین اور روز بروز دعوی انانیت
اُسکا بڑھتا گیا کہتے ہین کہ ابلیس علیہ اللعنة نے جب یہ بات سُنی کہا مجکو اس کلام کے سُننے کی طاقت نہین ہے
مین نے اپنے بہتر ہونے کا دعوی کیا تھا تو یہ تمام بلا مجکو پہونچی یہ کہ ایسا لاف و گزاف مارتا ہی اسکا کیا حال ہوگا
قصص مین لکھا ہی بعد ازان کہ فرعون نے دعوی خدائی کا کیا حق تعالی نے اُسکے بدن مین بہت سے
عیب پیدا کیے اور دریاے رود نیل کو خشک کیا خلق جمع ہو کر آئی اور کہا اگر تو خدا ہے تو رود نیل کو روان کر
پس یہ تنہا جنگل مین گیا اور لشکر مین سے اپنے ساتھ کسی کو نہ لے گیا اور جہان کہ آبادی نہ تھی وہان ایک
غار کے اندر گیا اور بسبب ترس خوف خداے تعالے کے طوق گلے مین پہنا اور رو بقبلہ ہو کر بدرگاہ حضرت
معبود حقیقی سجدے مین گیا اور کہا خداوندا تو خداے بے نیاز ہی اور برحق ہی اور مین باطل پر ہون ولیکن مینے
ملک دنیا کو آخرت پر اختیار کیا ہی جو کچھ مجکو چاہیے اس جہان مین مجکو دے کہ دنیا کے واسطے دین کو کھوتا ہون
آخرت مین کچھ نہین چاہنے کا معاذ اللہ عجب بے نصیب تھا کہ ملک فانی کو سعادت جاودانی چھوڑ کر اختیار کیا
اور جو کہ اُسمین تفاوت تھا نہ دیکھا - القصہ جب فرعون بے عون نے یہ مناجات کی ناگاہ حضرت جبرئیل
ایک مرد بزرگ کی صورت پیدا ہوے فرعون نے کہا تو کون ہے کہا مین ایک فریادی ہون ایک شخص کی شکایت

لایا ہون کہا یہ داد چاہنے کا کیا مقام ہی یہ کلام ہو رہا تھا کہ رود نیل مین بقدرت رب جلیل پانی پیدا ہوا
فرعون نے شاد ہوکر کہا اے شخص اپنا قصہ بیان کر کہ تیری داد مین دون کہا جو بندہ کہ اپنی گردن حکم خداوند سے
پھیرے اور اُسکا صاحب اُسکو نافرمانے پر بھی اچھی طرح رکھے اُسکی سزا کیا ہووے۔ فرعون نے کہا اُسکی جزا یہ ہے
کہ رود نیل مین غرق کرین اُس مرد نے کہا کہ تمھاری بارگاہ بادشاہی مین مجھ غریب کو بار کب ملیگا اگر اس حکم کو
آپ دستخط کردین تو کمال انصاف ہووے تا اس حجت سے اُس بندے کو کاربند کرون کہا قلم اور دوات اور کاغذ
موجود نہین کہا میرے پاس ہی اور قلمدان اسکے روبرو رکھدیا فرعون نے لکھا کہ جو بندہ نافرمانی اپنے خداوند کی
کرے اور اُسپر بھی مالک اسکو اچھی طرح رکھے جزا اُسکی یہ ہی کہ اُسکو دریاے نیل مین غرق کرین وہ مرد یہ نوشتہ لیکر چلا گیا
اور بعضے روایت کرتے ہین کہ فرعون نے ایک آواز سُنی کہ ہمنے رود نیل کو تیرے فرمان مین کیا جب تو کہیگا
روان ہوگا اور جب تو کہیگا ٹھہر جا ٹھہر جاویگا اور جب کہیگا بلند ہو تو پہاڑ پر چڑھ جاویگا اور جب تو کہیگا
نیچے ہو تو اُتر جاویگا چنانچہ فرعون نے اپنی قوم کے آگے اسی طرح کر دکھایا اور جب یہ کرامت ظاہر دیکھی تو اُسکی
خدائی پر اعتقاد کامل لائے اور مطلق اس مضمون سے آگاہ نہوے کہ بندہ کو خواجہ کا دعویٰ سزاوار نہین ہے
خصوصاً ایسی نعمتون پر اُسکی جو کفران کرتا ہوا اُسکا انجام کیا ہوگا اور مدارک التنزیل مین اور تبیان وغیرہ
تفسیرون مین نقل کیا ہی کہ ایک دن حضرت جبرئیل بصورت مستغاثی دیوان مظالم فرعون مین آئے اور کہا
حکم امیر اُس بندے کی شان مین کیا ہی کہ جو بندہ اپنے خواجہ کے مال مین نشو ونما کرے اور اختیار امور دنیوی
اسکو حاصل ہوا اور بہ ترتیب سب بندون مین ممتاز ہووے پھر کفران نعمت کر کر دعوا خواجگی کا کرے
اور اپنے مولا کا فرمان نہ بجالاوے اور بعضے کہتے ہین کہ عبارت لکھکر پیش کی بہرکیف فرعون نے اپنے
ہاتھ سے اُس فتوے کے نیچے لکھا۔ کہتا ہی ابو العباس ولید بن مصعب کہ سزا اُس بندے کی کہ اپنے آقا پر
خروج اور اُسکی نعمت پر کفران کرے یہ ہی کہ اُسکو دریاے نیل مین غرق کرین حضرت جبرئیل اس خط کو اُسکے
ہاتھ سے لیکر چلے گئے تا آنکہ ایک دن فرعون نے تین شب متواتر خوابہاے متوحش اور خوفناک دیکھے
کہتے ہین کہ آگ اُس خواب مین نظر آئی کہ تمام شہر مصر اور ملک قبطیون کو جلاتی چلی آتی ہے اور جب محلہ
بنی اسرائیل مین گذرتی ہی تو کسی کو کچھ ضرر نہین پہونچاتی ہی اور بنی اسرائیل کے محلہ مین بڑے بڑے
اژدہون نے نکلکر فرعون پر حملہ کر کر تخت پر سے اوندھا گرادیا اور مولانا یعقوب چرخی نے تفسیر سورہ
والنازعات مین لکھا ہی وہب بن منبہ کی روایت سے کہ فرعون علیہ اللعنة نے ایک شب خواب مین دیکھا
کہ اُسکو کہتے ہین ایک شخص پیدا ہوگا اور تیرا ملک خراب کریگا بہرکیف جب یہ بیدار ہوا اپنی قوم کو کمال
اندوہناک ہوکر کہا کہ یہ خواب نہایت پریشان مین نے دیکھا ہی سب نے رو دیا اور اُسکی سرکار مین ۱۲ ہزار جادوگر
اور ہزار کاہن اور ہزار منجم تھے سب کو جمع کیا اور خواب انکے روبرو بیان کیا سب نے کہا چالیس دن کے بعد
ہم جواب دینگے پھر سب نے کمبل پہنے اور جو کی روٹی کھانی شروع کی اور زمین مین خاک پر سونا اختیار کیا

راتون کو بیدار رہنا اور دن کو روزہ رکھنا اور جن اور دیوون کو پوجنا اور آگے اونکے زاری کرنی اور اُنکی تسخیر کے
اعمال پڑھنے مین مصروف ہوے تا وہ حقیقت خواب فرعون سے آگاہ کرین اور جو کہ دیو اُس زمانے مین آسمان پر
جاتے تھے اور فرشتون سے کلام کرتے تھے اور جو چیز کہ دنیا مین پیدا ہوتی تھی دیو وہان سے سُنکر کاہنون کو
خبر پہونچاتے تھے کہ اکثر تفاسیر مین تحت آیت حفظنہا من کل شیطان رجیم ؕ لکھا ہی کہ ابن عباسؓ نے
نقل کی ہی کہ از زمان حضرت آدم علیہ السلام تا زمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیو آسمان پر جاتے تھے اور فرشتون
سے کہ اخبار لوح محفوظ کے درس مین پڑھتے تھے سُنکر زمین پر آن کر اپنے دوستون سے اور کاہنون سے کہتے تھے
اور وہ اُنکے آگاہ کرنے سے خبرین غیب کی دیتے تھے اور وہ ظہور مین اُسی طرح پر آتی تھین تو لوگ انکے معتقد
بہت تھے جب حضرت روح اللہ پیدا ہوے تو اُنکو تین آسمانون سے ممانعت ہوئی اور جب ولادت باسعادت
حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہوئی سب آسمانون پر جانے سے موقوف ہوے اور اُنکے
رجم کے لیے شہاب ثاقب آسمان دنیا پر مقرر ہوا اور ابواب کہانت بالکل مسدود ہوے- القصہ حاملان
عرش کو وحی پہونچی کہ ہم بنی اسرائیل مین ایک پیغمبر پیدا کرتے ہین کہ وہ ملک فرعون کو برباد کرے اور اُسکو
ہلاک کرے اور شب جمعہ فلانے مہینے مین تین ساعت کے بعد اپنے باپ کی پشت سے اپنی مان کے رحم مین
آویگا- دیوون نے سُنکر زمین پر آن کر کاہنون اور منجمون اور ساحرون سے کہا کہ چالیس دن کے بعد حاملہ ہوگا
اُنھون نے فرعون کے آگے آن کر بیان کیا فرعون نے کہا کیونکر اسکی مان معلوم ہووے کہ مار ڈالون تا یہ
سوچ جو منہون نے پاوے کہا یہ ہم نہین جانتے کہ وہ کس کے رحم مین آویگا لیکن اتنا کر سکتے ہین کہ شب چہلم
مردان بنی اسرائیل کو انکی عورتون سے جدا کرین تا یہ شخص وجود مین نہ آوے اور یہ نہ جانا کہ تبدیل تقدیر ربانی
بہ تدبیر انسانی امر محال ہے جو وہ کرنا چاہتا ہی اُسمین کسی کی کیا مجال ہے کہ نہونے دیوے غرض اُس رات کو
سب مرد بنی اسرائیل کو ایک جا جمع کیا اور ہر ایک کو کہدیا کہ آج کی رات صبح تک یہان رہنا اور منجم تمام
شب بیدار رہے اور فرعون مع عمران پدر موسیٰ کہ یہ اُسکے خواص مین سے تھا شہر مصر مین گیا اور فرعون کو
معلوم نہ تھا کہ عمران بنی اسرائیل مین سے ہے اور لشکر شہر کے باہر رہا فرعون نے عمران کو کہا کہ میرے
محل کے دروازے پر سے کہین جانا نہین اور اسی طرح کپڑے پہنے ہوے سو رہنا عمران نے اسی طرح
کیا عمران کی بی بی کو کسی سے معلوم ہوا کہ اسوقت وہ شہر مین ہے اُنکے پاس آئی اتفاقاً یہ دونون
جمع ہوے اور قطرہ نطفہ نے کہ مادہ وجود اُس درِ یتیم یعنے حضرت موسیٰ کا تھا سحاب نیسان صلب پدر سے
صدف شکم مادر مین قرار پکڑا اور لکھا ہے کہ عمران کے پہلے بھی دو فرزند تھے ایک پسر کہ ہارون نام
رکھتا تھا اور ایک دختر بطائع نام عمران نے اپنی بی بی سے کہا اگر تجکو حمل رہیگا اور بچہ پیدا ہوگا جس
شخص سے کہ فرعون ڈرتا ہی غالب ہی کہ وہی فرزند ہوگا مگر اس راز کو پوشیدہ بہت رکھنا اور کبھی زبان پر نہ لانا
غرض کہ اُسی شب مین بعد آدھی رات کے جو منجمون نے آسمان پر نظر کی نشان پایا کہ اوس پسر کا ادہ

رحم مادر مین آیا فریاد کرنی شروع کی فرعون نے پوچھا کہ یہ کیا غل ہے عمران نے کہا بنی اسرائیل کی آواز ہے کہ آپس مین بازی کرتے ہین جب صبح ہوئی منجمون نے منھ اپنا کالا کیا اور کپڑے پھاڑ ڈالے اور فرعون کے پاس دوڑے ہوے آئے اور کہا کہ تیرا دشمن آج رات کو اپنی مان کے پیٹ مین آیا فرعون غصہ ہوا اور کہا جب اُسکی مان جنیگی تو مین اُسکی تدبیر کرونگا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوے کاہنون نے کہا کہ اب تیرا دشمن ظاہر ہوا فرعون ناپاک غمناک ہوا اور کہا سب بنی اسرائیل کی عورتون کو جمع کرو اور اُنکے فرزند کہ اس مہینے مین پیدا ہوے ہین اُسمین سے لڑکون کو مار ڈالو اور لڑکیون کو چھوڑ دو۔ صاحب معالم اور مدارک اور مواہب علیہ نے بیچ تفسیر آیت ان فرعون علی فی الارض وجعل اهلها شیعا یستضعف طائفة منهم یذبح ابناءهم ویستحیی نساءهم انه کان من المفسدین کے یعنے تحقیق فرعون نے تکبر کیا تھا بیچ زمین کے اور کیا تھا لوگون اُسکے کو فرقہ مختلف ضعیف جانتا تھا ایک فرقہ کو اُنمین سے ذبح کرتا تھا بیٹیون اُنکے کو اور زندہ رہنے دیتا تھا بیٹیون اُنکی کو تحقیق وہ تھا مفسدون سے اسکی تفسیر مین لکھا ہے اور کہا ہے کہ مراد فرقہ ضعیف سے بنی اسرائیل ہے اور مصنفین مذکورین نے تفصیل اس اجمال کی یون لکھی ہے کہ فرعون نے دایہ ہاے مصر کو بنی اسرائیل کی حاملہ عورتون پر متعین کیا اور اُون پر اور اورون کو موکل کیا تھا کہ جس جگہ کوئی حاملہ لڑکا جنے فی الحال اُسکو مار ڈالتا یہانتک نوّے ہزار لڑکا مار ڈالا جو دائی کہ حضرت موسیٰ کی مان پر موکل تھی جب یہ پیدا ہونے لگے تو وہ حاضر ہوئی اور اُنکو اپنے ہاتھون مین لیا اور اُنکی صورت دیکھی اُنکے جمال باکمال پر شیفتہ اور فریفتہ ہوئی اُسنے حضرت موسیٰ کی مان سے کہا اے بی بی غم نہ کھا کہ مین اس لڑکے کو ظاہر نہین کرنے کی اور جو لوگ کہ موکل اور متعین ہین اُنسے کہدونگی کہ یہ بچہ لڑکی تھی مری ہوئی مین نے اُسکو خاک مین دبا دیا لیکن اس شرط سے کہ فرزند سعادتمند کو کوئی تیرے اقربا اور ہمسائے مین سے بھی نہ دیکھنے پاوے۔ حضرت موسیٰ کی مان نے تین مہینے تک پوشیدہ رکھا اور ایک روایت سے اسطرح پر ہے کہ بعد ولادت جو لوگ کہ اُنپر موکل اور متعین تھے وہ ناگاہ اُنکے گھر مین دیکھنے کے واسطے گھس آئے اور حضرت موسیٰ کی بہن نے اُنکو اُٹھا کر ایک تنور مین کہ روٹیان پکانے کے لیے روشن کیا تھا ڈال دیا اور وہ لوگ کہ دیکھنے کے واسطے آئے تھے جب اُنھون نے دیکھا کہ کوئی بچہ نہین ہے پھر گئے اور اُنکی مان نے تنور پر جا کر دیکھا کہ آگ گلزار سراسر بہار ہو رہی ہے اور حضرت موسیٰ اسمین کھیل رہے ہین اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ بعد جانے جواسیس فرعون کے مادر موسیٰ نے اُنکی بہن سے پوچھا کہ بھائی کو کیا کیا اُسنے حال فی الحال اُسنے تنور کا ظاہر کیا یہ گھبرا کر سر تنور پر آئین دیکھا کہ آگ بھڑک رہی ہے اور اندر سے آواز آئی کہ اے مادر مہربان غم نہ کھا کہ حق تعالیٰ نے آتش سوزان کو مجھپر گلستان کیا ہے جیسا کہ میرے جد امجد حضرت ابراہیم پر کیا تھا یہ سنکر حیران ہوا اور کہا کہ کیونکر تجکو نکالون اُنھون نے جواب دیا کہ بسم اللہ کہکر ہاتھ ڈالو اور مجکو نکالو تمکو بھی کچھ گزند اس آتش تند سے نہین پہونچنے کا۔ القصہ بعد اسکے اُنکی مان اُنکو پوشیدہ پرورش کرتی تھین اور پیوستہ بادل خستہ ترسان اور ہراسان رہتی تھین کہ فرعون بدرجہ کمال تفحص اور تجسس کرنے مین مشغول تھا مواہب علیہ مین مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ کی مان اولاد

لاوی بن یعقوب علیہ السلام سے تھی اور معالم میں لکھا ہی کہ دختر لاوی تھی اور نوخاند نام تھا نون کے ساتھ اول
اسم میں اور عین المعانی میں لکھا ہی۔ یوخاند یای شناۃ تحتانی کے ساتھ اول اسم بہر تقدیر منطوق لازم الوثوق
آیت واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی
ولا تحزنی انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین یعنی اور وحی کی ہمنے طرف ماں موسیٰ کے
کہ یہ دودھ پلائے اُسکو پس جب ڈرے تو اوپر اُسکے پس ڈال دے اوسکو بیچ دریا کے اور مت ڈر اور مت غم کھا
تحقیق ہم پھیرنے والے ہین طرف تیرے اور کرنے والے ہین اُسکو پیغمبرون سے۔ حضرت موسیٰ کی ماں کو
الہام ہوا یا اُنھون نے خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہی کہ اُسکو دودھ پلا اور پرورش کر اور جب تجکو خوف و خطر
ہووے کہ لوگ اسکا قصد کرینگے اُسکو صندوق مین رکھکر دریائے نیل مین ڈال دی اور دشمنون کی طرف سے
خاطر جمع رکھ کہ اُسکو ضائع نہین کر سکینگے کہ اُسکے فراق مین غمگین او رنا امید ہو کہ اندک زمانے مین
ہم اوسکو تیرے سپرد کر دینگے اور بسبب دلخواہ تیرے پاس پہونچا دینگے اور اُسکو نبوت اور رسالت کے
ساتھ مشرف کرینگے جب حضرت موسیٰ کی ماں کو معلوم ہوا کہ فرعون تجسس پسران بنی اسرائیل مین
مبالغہ رکھتے ہین ایک نجار سالوم نام کہ عمران کا آشنا تھا اُس سے کہا کہ ایک صندوق پانچ بالشت لنبا
اور پانچ بالشت چکلا بنا دیوے جب وہ صندوق بن چکا تو عمران کے پاس وہ بڑھئی اُسکو لے آیا
اُس نے اُسکو حضرت موسیٰ کی ماں کو سپرد کیا اور عمران کے خیال مین آیا کہ اسکے پاس وہ جو لڑکا ہے
چاہتی ہی کہ اُسکو صندوق مین رکھکر جو لوگ پسران بنی اسرائیل پر موکل ہین اُنسے پوشیدہ رکھے بہ بیہودہ
یہہ کہا شمعون فرعون کے پاس آیا اور چاہا کہ صورت حال جا کر بیان کرے زبان بستہ ہوگئی پھر اپنے گھر مین آن کر
چاہا کہ فرعون کے پاس جاکر تمامی حالات بیان کرے آنکھین نابینا ہوگئین جانا کہ وہ مولود کہ جسکا کاہنون
نے نشان دیا ہی یہی ہے توبہ کی فی الحال آنکھین روشن ہوگئین اور زبان کھلی اُسکے ساتھ ایمان لایا اور
بعضے کہتے ہین کہ آل فرعون مین سے مومن وہی ہے اور پھر حضرت موسیٰ کی ماں نے اس صندوق کو
رال سے لیپ کر اور حضرت موسیٰ کو نہلا کر اور لباس فاخرہ پہنایا اور خوشبو لگائی اور اُسمین لٹا کر رات کو
کنارہ رود نیل پر گئی ناگاہ ابلیس پر تلبیس بصورت اژدہا سے بزرگ نمودار ہوا اور بولا کہ اُسکو اگر بہا دیگی
تو ایک لقمہ کر جاؤنگا مادر موسیٰ کہ عقیلہ صالحہ تھی قیاس اسکا یہ سمجھی کہ اگر یہ جانور ہے تو قوت نطق اُسکو
کیونکر حاصل ہو غالبا کہ شیطان رجیم ہے کہ مجکو وسوسے مین ڈالتا ہے نافرمان الٰہی سے جو مجکو خواب
مین ہوا ہی باز رہون اس تصور سے کچھ توہم نہ کیا اور اُس صندوق کو دریا مین ڈال دیا اور آپ روتی ہوئی
گھر کو پھری چونکہ اُس دریا کی ایک جدول فرعون کے خانہ باغ کی نہر مین جاتی تھی وہ صندوق بہتا ہوا مجری
نہر سے اُس مین آیا اور اُسوقت فرعون اور اُسکی جورو آسیہ نام اُس نہر کے کنارے پر بیٹھے ہوے سیر اور
تماشا دیکھ رہی تھی آسیہ قوم بنی اسرائیل سے تھی سبط نبوت سے۔ اور عین المعانی مین لکھا ہی آسیہ حضرت موسیٰ کی

پھوپھی تھی۔ الحاصل جب صندوق اُنکے آگے پہونچا اُنھون نے اُسکو پکڑ لیا اور کھول کر دیکھا ایک لڑکا خوبصورت کہ رخ مانند ماہ اور آنکھین سیاہ اُسمین لپٹا ہوا ہی جمال بے مثال دیکھکر حیران ہوے قتادہؓ کہتے ہین کہ حضرت موسیٰؑ کی آنکھون مین ایسی سیاہی اور ملاحت تھی کہ جو کوئی اُنکو دیکھتا تھا شیفتہ اور مفتون اُنپر ہوتا تھا۔ آسیہ خاتون زن فرعون نے جب اُنکی آنکھین دیکھین بجان و دل اُسکو الفت اور محبت پیدا ہوئی اور معالم مین لکھا ہی کہ فرعون کی ایک بیٹی تھی سوا اُسکے اور کوئی لڑکا بالا نہ تھا اور اسکو بھی علت برص عارض تھی کہ کسی طرح کا علاج فائدہ نکرتا تھا اور کاہنون نے کہا تھا کہ فلانے دن اور فلانی ساعت وقت طلوع آفتاب رود نیل سے ایک بچہ نو پیدا آدمی کا دستیاب ہوگا اور یہ علت آبدہن اسکے سے زائل ہوگی اُس روز موعود کہ سیر کا دن تھا فرعون اور آسیہ مع دختر اور دیگر محارم اور حرم از کنارہ رود نیل آن کر انتظار طفل موعود کا کر رہے تھے کہ ناگاہ وہ صندوق بر روے آب تلاطم امواج مین نمودار ہوا فرعون نے اپنے نوکرون کو حکم دیا کہ یہ جو دریا مین بہتی ہوئی چلی آتی ہے اسکو میرے پاس لے آؤ آیت فالتقطہ آل فرعون لیکون لہم عدوا وحزنا ان فرعون وہامان وجنودہما کانوا خاطئین ۞ یعنے پس اُٹھا لیا لوگون فرعون کے نے تو کہ ہو واسطے اُنکے دشمن اور غم تحقیق فرعون اور ہامان اور لشکر اُسکے تھے خطا کرنے والے اُنھون نے ہر طرف سے کشتیان دوڑا کر اُس صندوق کو لیکر کھولا تو اسمین ایک لڑکا خوش رو دیکھا حاضرین اور ناظرین کے دل مین محبت پیدا ہوئی اور فرعون کو وغدغہ پیدا ہوا کہ اس فرزند کو قتل کرنے سے کیونکر سالم رکھون مبادا وہ مولود کہ جسکو کاہنون نے کہا ہی یہی ہووے فرعون کی جورو نے کہا مین نے منجمون سے سُنا ہے کہ فلانی شب مین جس بات سے فرعون کیواسطے خوف و خطر کرتے تھے خاطر جمع ہوئی اس بچہ کے مارنے سے باز رہ اور اُسکو زندہ رہنے دے کہ اپنی بیٹی کا اسکے ساتھ علاج کرینگے پھر قدرے آب دہن حضرت موسیٰؑ کا کوڑھ کی جگہ ملا دیکھا کہ فی الحال جاتی رہی جلدی سے اُس لڑکی نے اُس لڑکے کا مُنھ چوما اور گود مین لیکر گلے سے لگا لیا آیت وقالت امرأت فرعون قرۃ عین لی ولک ان ینفعنا او نتخذہ ولدا وہم لا یشعرون ۞ یعنے اور کہا عورت فرعون کی نے ٹھنڈک آنکھون کی ہی یہ واسطے میرے اور واسطے تیرے مت مار اسکو شاید کہ نفع دے ہمکو یا کر لینگے اُسکو بیٹا اور وہ نہ سمجھتی تھی الغرض آسیہ نے فرعون سے کہا یہ بچہ کہ میری اور تیری آنکھون کی روشنی ہے کہ اسکے سبب سے ہمارے فرزند نے شفا پائی اسکو نہ مار شاید کہ ہمکو اس سے اور فائدے ہوویں کہ علامتین خیریت اور برکت کی جبین مبین اسکی سے ظاہر اور ہویدا ہین قابل فرزندی مین اپنے رکھ لے فرعون نے کہا مجکو بہ ذات خود اسکے ساتھ حاجت نہین ہی لیکن جو تو اُسکے ساتھ محبت رکھتی ہے اور خواہش کرتی ہے اسکو تجکو بخشا وہ اُنکی تربیت اور پرورش مین مشغول ہوئی اور حدیث نبوت اور قول مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا ہی کہ اگر جسطرح آسیہ نے کہا اُسی طرح فرعون بھی کہتا ہر آئینہ حق تعالیٰ اُسکو بھی ہدایت فرماتا جیسے کہ آسیہ کو ہدایت فرمائی القصہ آسیہ نے لوگون سے کہا

که اسکا نام رکھہ کہا مین نے اسکا نام موسیٰ رکھا کسواسطے که اسکو پانی اور شجر مین سے پایا ہی اور مو سی بمعنی
آب اور شجر بمعنی درخت یعنے صندوق چوبین بہتا ہوا دریا مین سے آیا ہی روایت کرتے ہین که حضرت موسیٰ
کی مان نے اپنی بیٹی سے کہ مریم نام تھا اور اصح یہ ہی کہ نام اسکا کلیم تھا اس نے کہا تھا کہ تو رود نیل کے کنارے پر
جا اور دیکھتی رہ کہ یہ صندوق کہان جاتا ہی جب وہ فرعون کے باغ مین گیا یہ بھی باغ مین آئی اور صورت حال
مشاہدہ کی اور جلدی سے اپنی مان کو خبر دی جب حضرت موسیٰ کی مان نے یہ حال سنا بے صبر اور بے قرار ہوئی
اور ایک قول سے اسطرح پر ہی کہ جب سنا که اسکو فرزندی مین لے لیا اسکا دل اندوہ اور غم سے فارغ ہوا
آیت واصبح فؤاد ام موسیٰ فارغا ان کادت لتبدی به لولا ان ربطنا علی قلبها لتکون
من المؤمنین ٭ یعنے اور ہو گیا دل مان موسیٰ کا خالی صبر سے تحقیق نزدیک تھی که ظاہر کر دیوے اسکو اگر
نہ باندھ رکھتے ہم اوپر دل اسکے کے ہمت تو کہ ہو ایمان والون سے اور سنتے مارے خوشی کے چاہا کہ ظاہر کرے
کہ یہ فرزند میرا ہے لیکن احتیاطاً سکوت اور صبر کیا آیت وقالت لاخته قصیه فبصرت به عن جنب
وهم لا یشعرون ٭ اور کہا اسنے واسطے بہن موسیٰ کے پیچھے پیچھے چلی جا اسکے پس دیکھتی تھی دور سے
اور وہ نہ جانتی تھی که حضرت موسیٰ کی بہن ہے روایت کرتے ہین آٹھ رات دن کسی دائی کا دودھ نہ پیا وحرمنا
علیه المراضع من قبل اور حرام کر دین ہمنے اوپر اسکے دائیان پہلے اس سے تا آنکہ آسیہ اور اسکی قوم لاچار
ہوئی اور حضرت موسیٰ اپنی انگشت شہادت چوستے تھے جب حضرت موسیٰ کی بہن نے دیکھا کہ یہ دائی
کے واسطے مضطرب اور حیران ہین آیت فقالت هل ادلکم علی اهل بیت یکفلونه لکم وهم له
ناصحون ٭ پس کہا اسنے کیا دلالت کرون مین تمکو اوپر ایک گھروالی کے کہ پالے اسکو واسطے تمہارے
اور وہ واسطے اسکے بہت خیر خواہ ہی کہ از روے شفقت اسکو تربیت کرے ہامان که فرعون کا وزیر تھا اسنے
یہ کلمہ سنتے ہی کہا اس عورت کو پکڑ لو کہ جس گھر مین کا یہ لڑکا ہی یہ جانتی ہے اسنے کہا مین نے اس معنی سے کہا ہی
کہ نیک خواہ فرعون کی ہون یہ مین نہین جانتی کہ بچہ کسکا ہی چنانچہ اسکی تسلی ہوئی اور کہا جا اسکو لے آ یہ جا کر ان کو
لے آئی آیت فرددناه الی امه کی تقر عینها ولا تحزن ولتعلم ان وعد الله حق ولکن اکثرهم
لا یعلمون ٭ پس پھیر لائے ہم اسکو طرف مان اسکی کے تو کہ ٹھنڈی رہین آنکھین اسکی اور نہ غم کھاوے
اور تو کہ جانے تحقیق وعدہ اللہ کا حق ہی ولیکن اکثر انکی نہین جانتے۔ اسوقت حضرت موسیٰ فرعون کی گودی
مین تھے فرعون نے حضرت موسیٰ کو اسکی گودی مین دیدیا۔ اور ہر چند اور دایہ کو بلاتے تھے اور انکو دیتے تھے حضرت
موسیٰ اس سے منھہ پھیر لیتے تھے اور اسکا دودھ نہ پیتے تھے جب انکو انکی مان کی گود مین دیا انکا دودھ پینے لگے
فرعون نے پوچھا کہ تو کون ہی کہ اس روشن ضمیر نے تیری طرف میل کی ہی کہا مین عورت ہون خوشبو اور پاکیزہ تن
اور دودھ میرا نہایت شیرین اور پاک ہی اور جو لڑکا میرے پاس لے آوے وہ دودھ میرا پینے لگے گا فرعون نے کہا اجرت
اسکی مقرر کرکر اسکو دیا۔ کہ یہ اپنے گھر لیجا کر پرورش کرے ہر ہفتے مین ایکدن ہمارے پاس لے آیا کرے حضرت موسیٰ کی مان انکو

لیکر شادان اور فرحان اپنے گھر مین چلی آئی اور جانا کہ وعدۂ آلہی سچ اور درست ہی اور مدارک التنزیل اور وہب علیہ
مین یہہ سورۂ طٰہٰ کی لکھا ہی کہ ایک دن فرعون حضرت موسیٰ کو گود مین لیے ہوئے تھا حضرت موسیٰؑ نے ایک ہاتھ
اُسکی ڈاڑھی کی طرف کہ جواہر سے مرصع تھی دراز کر کر قدرے اُسمین سے نوچ لیے اور دوسرے ہاتھ سے ایک سخت طمانچہ
اُسکے مُنھہ پر مارا فرعون بدبخت غصہ ہوا اور حکم کیا کہ اسکو قتل کر ڈالو۔ آسیہ خاتون نے کہا اس بچہ نے کہ چمکتا ہوا
جواہر دیکھا اس سبب سے یہہ حرکت کی اگر آگ کے انگارے دیکھے تو یقین ہے کہ اُسمین بھی ہاتھ ڈال دیگا اور ہاتھ مین
لے لیوے پھر ایک طشت پر از اخگر آتش اور ایک طاش پر از یاقوت احمر لاکر حضرت موسیٰ کے سامنے رکھے
اُنھون نے اپنا ہاتھ دراز کیا اور چاہا کہ یاقوت اُٹھا لیوین لیکن حضرت جبرئیل علیہ السلام بموجب حکم
ملک العلام فی الفور اُس مقام پر پہونچے اور اُنکا ہاتھ انگارون پر رکھدیا اور اُنھون نے ایک چنگاری اُسمین سے
اُٹھا کر مُنھہ مین رکھ لی کہ زبان جل گئی اور گرہ زبان مین پڑ گئی کہ اس سبب سے الکنت اور بستگی انکی زبان مین ہوئی
تھی اور ایسا تتلا کر بولتے تھے کہ اچھی طرح انکا کلام سمجھہ مین نہ آتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ انکا ہاتھ جل گیا تھا
اور ہر چند فرعون علاج کرتا تھا اچھا نہوتا تھا جب مبعوث ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
دعوت کی فرعون نے کہا کون سے خدا کی طرف دعوت کرتا ہی کہا اُس خدا کیطرف کہ جسنے میرے ہاتھ کو شفا
بخشی اور تو اُسکے علاج سے عاجز تھا اور جب موسیٰ آٹھہ برس کے ہوئے تو ایکدن فرعون کے روبرو
مؤدب بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ فرعون نے مرغباز سے کہا کہ ہمارے جنگی مرغ کھولدے اُسنے جو پہلے مرغ کو
کھولا وہ نکل کر اپنے دونون بازؤن کو حرکت دیکر آواز کرنے لگا حضرت موسیٰؑ نے کہا سچ کہا تو نے فرعون نے
کہا کیا کہتا ہی حضرت نے جواب دیا کہ یہہ اپنے پروردگار کی تسبیح کی اس عبارت مین کہ پاک ہے وہ
خداوند کہ ہمیشہ بادشاہی کو تیرے بیچ دولت و حشمت سرفراز کیا اور تمہارے گوناگون عطا فرمائین
اور وہ ہر نعمت کے مقابلہ مین کفران اور ناسپاسی کرتا ہی فرعون نے کہا ای موسیٰ اس مرغ کو ان باتون سے
کیا مطلب اپنی طرف سے یہہ سب طولطویل بندھی تو کرتا ہی حضرت موسیٰؑ نے مرغ کو آواز دی کہ ہان آؤ
اور جس زبان مین کہ مفہوم خاص و عام ہو کلام کرو وہ خروس آگے آیا اور بزبان فصیح اُسی کلام کا اعادہ
کیا اُسوقت فرعون کا چہرہ متغیر ہوگیا اور نہایت خوفناک ہوا ہامان اُسکا وزیر حاضر تھا عرض کیا
کہ اس مرغ کو جادو کیا ہی اسکو اسی وقت ذبح کر ڈالا چاہیے اُسکو ذبح کر ڈالا حق تعالیٰ نے پھر اُسمین
اعادۂ روح فرمایا کہ وہ ہوا مین اُڑ گیا اور آدمیون کی نظر سے غائب ہوا اور جب حضرت موسیٰ نو برس کے
ہوئے تو ایکدن فرعون نے انکو تخت پر اپنے پاس بٹھایا اور جمیع اعیان دولت اور ارکین سلطنت گرداگرد
تخت کھڑے ہوئے تھے فرعون نے موافق عادت از روے نخوت و تکبر کلمات کفر کہنے شروع کیے حضرت
موسیٰ خشم آلودہ ہوکر تخت پر سے اُتر آئے فرعون نے کہا ای موسیٰ کہان جاتا ہی حضرت نے تخت پر ایک لات ماری
۱۸۶ کہ اُسکے دونون پائے ٹوٹ گئے اور فرعون اُسپر سے اوندھا گر پڑا اور اُسکی ناک سے بہت سا خون بہا حاضرین

دربار کفر مدار میں غلغلہ پیدا ہوا اور حضرت موسیٰؑ جلدی سے بھاگ آسیہ پاس چلے آئے اور اس قصے سے مطلع کیا
جب فرعون محل میں آیا دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہیں فرعون نے آسیہ پر عتاب شروع کیا
کہ تو نے مجھکو اس طفلک کو مارنے نہ دیا اب یہ لڑکا شورہ پشتی کرتا ہی آسیہ نے کہا کہ اطفال صغر سنی میں
اپنے ماں باپ کے ساتھ شوخیاں کیا کرتے ہیں جائے شکایت نہیں ہے بلکہ دلیل ہے اس امر کی کہ بعد از
بلوغ بسن تمیز یہ سب شوخیاں اور قوت ماں باپ کے دشمنوں پر عمل میں لاؤنگا اور وزیروا میر سب
خوف سطوت اس طفل بزرگ قدر سے بر سر حساب رہینگے پھر فرعون کے روبرو دستر خوان چنا گیا
اور خاصہ حاضر ہوا اور فرعون نے کھانا زہر مار کرنا شروع کیا اور حضرت موسیٰ اُسکے بیٹھے ... اتفاقاً ایک
بزغالہ تمام و کمال دم پخت کیا فرعون کے روبرو رکھا ہوا تھا حضرت موسیٰ نے اُس بزغالہ کی طرف مخاطب ہو کر
کہا قم باذن اللہ وہ بزغالہ اُٹھ کر دوڑنے لگا فرعون نہایت متعجب ہوا آسیہ نے کہا یہ سب باتیں بنا بر
بقائے ملک و دولت تیرے کے کام آوینگی اس فرزند کو غنیمت جان۔ القصہ من بعد فرعون حضرت موسیٰ کے
ساتھ براہ ادب اور شفقت سلوک ہوتا اور کسی طرح کا تعرض اُنکے حال سے نہ کرتا تھا تا آنکہ حضرت موسیٰ تیس
برس کے ہوئے ایک دن کنارہ رود نیل پر بعد وضو نماز پڑھ رہے تھے ناگاہ ایک شخص خواص فرعون میں سے وہاں
گذرا کہا اے موسیٰ یہ کسکے واسطے عبادت کرتا ہی کہا اپنے آقا اور خداوند کے واسطے اُسنے کہا تمکو کوئی خداوند اور آقا
نہیں چاہیے اپنے باپ کی کہ فرعون ہے عبادت کرو اور میں اس ماجرے سے فرعون کو خبردار کرتا ہوں حضرت
موسیٰ نے کہا اے زمین لے اسکو زمین تا بزانو اُسکو دھسا لیگئی اور ہرگز نہ چھوڑا تا آنکہ اُسنے قسم غلیظ یاد کی
کہ میں ہرگز فرعون کو اس حقیقت سے آگاہ نہیں کرونگا زمین نے اسکو چھوڑ دیا اور یہ چلا گیا لیکن اُنکی حکایت
نماز اور طریق عبادت فرعون کے خواصوں میں شائع اور ذائع ہوئی اور رفتہ رفتہ فرعون کو بھی خبر ہونچی
اُسنے کہا جب موسیٰ نماز و عبادت میں مشغول ہووے تو مجکو خبر کرو کہ میں اپنی آنکھ سے دیکھوں کہ کس طرح
پرستش کسکی کرتا ہی ایک خواص فرعون منتظر وقت اور کمین فرصت میں رہا جب دیکھا کہ حضرت موسیٰ نے
نماز شروع کی جاکر فرعون کو مطلع کیا یہ ملعون آپ آیا اور کھڑا رہا تا آنکہ حضرت موسیٰ نماز سے
فارغ ہوئے پوچھا کہ اے موسیٰ یہ پرستش کسکے واسطے کرتا ہی فرمایا بنا بر اسکے اُس آقا کے کہ مجکو کھلاتا ہی اور
پلاتا ہی اور پہناتا ہی اور تربیت کرتا ہی فرعون نے کہا تو نے سچ کہا کہ یہ سلوک میں نے تیرے ساتھ کیے ہیں
اور کرتا ہوں بالجملہ حضرت موسیٰ اس امر کے بعد بوڑھے اور دراز عمر بنی اسرائیلیوں کو اپنے پاس بلانے اور اُنکے
ساتھ صحبت رکھنے اور اُنس و الفت پکڑتے تھے اور یہ امر فرعونیوں پر نہایت شاق ہوتا تھا حتی کہ ایک دن
سرداران بنی اسرائیل کو اپنی مجلس میں جمع کیا اور پوچھا کہ تم کب سے بعذاب فرعون گرفتار ہو اُنھوں نے
کہا کہ مدت دراز سے ان بلیات میں مبتلا ہیں حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ یہ عقوبت خدا کی طرف سے ہی تمہارے
گناہوں کی مکافات میں ہی اب چاہیے کہ کچھ نذر اپنے اوپر لازم کرو کہ اگر حق تعالیٰ یہ عقوبت تمپر سے اُٹھا لیوے

تو اُسکے شکرانہ مین ادا کرو سب نے کہا کہ ہم روزے رکھینگے اور بہت طعام مسکینون کو کھلاوینگے فرمایا
کہ ایک چیز اپنے واسطے سو ہے اُسکے قبول کرو لو کہ کفایت کریگی اور وہ یہ ہی کہ اپنے پروردگار کی اطاعت کرو
اور عصیان اور کفر سے پرہیز واجب جانو سب نے کہا بجان و دل ہمنے قبول کیا۔ پھر حضرت موسیٰ نے کہا مینے
سُنا ہے کہ زمان پیشین مین جماعت بت پرستون کو حق تعالیٰ نے بھیج کر ایک پیغمبر سے سرفراز کیا تھا اُنھون نے
اُس ہادی کی قدر نہ جانی بلکہ اُسکے واسطے ہیزم کے پشتارے جمع کرکے آگ روشن کی اور اُسکو اُس آتش مین
ڈالا ولیکن اُس آگ نے اُسکو کچھ ضرر نہ پہونچایا اُنھون نے پوچھا یہ قصہ کیونکر تھا کہا وہ پیغمبر ہمارا اور تمھارا جد تھا حضرت ابراہیم
علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت موسیٰ نے کہا کہ اب اپنے جد کے طریق پر ہو اور ایذا سے فرعون اور فرعونیون
سے نہ ڈرو کہ حق تعالیٰ انکے شر کو تمسے آخر کو دفع کریگا واللہ الموفق والمعین **فصل دوسری** مارنا حضرت
موسیٰ کا ایک قبطی کو اور جانا مدین مین اور حضرت شعیبؑ کی دختر کو خواستگاری مین لانا قولہ تعالیٰ
ولما بلغ اشدہ واستوی اتینٰہ حکما وعلما وکذلک نجزی المحسنین یعنے اور جب پہونچا جوانی
اپنی کو اور پورا ہوا دیا ہمنے اسکو حکم اور علم اور اسی طرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنے والون کو۔ بہرحال جب حضرت
موسیٰ علیہ السلام بڑے ہوے تو تمام آدمی انکو بزرگ رکھتے تھے اور فرزند فرعون سمجھتے تھے تا آنکہ جب
یہ بیس برس کے ہوے چنانچہ مواہب علیہ مین سورہ شعرا مین در ذیل آیت ولبثت فینا من
عمرک سنین ہے اور رہا ہی تو درمیان ہمارے عمر اپنی سے کتنی برس اور معالم مین سورہ طہٰ مین بیچ تفسیر آیت
وقتلت نفسا فنجینٰک من الغم یعنے اور قتل کیا تھا تو نے ایک نفس کو پس نجات دی ہمنے
تجکو ایک غم سے اور بقول ابن عباس کہ کعب الاحبار سے نقل کیا ہی کہ اُسوقت حضرت موسیٰ کی
بارہ برس کی عمر تھی اور ایک قول سے معالم مین سورہ شعرا مین تیس برس کی بھی روایت کی ہی بہرحال
وقت قیلولہ یعنے دوپہر کو یا بعد نماز شام حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر مصر مین یا کسی اور شہر مین کہ نواح
مصر مین ہے تھا آئے اور دیکھا چنانچہ خدائے تعالیٰ سورہ قصص مین فرماتا ہی آیت ودخل المدینۃ علی حین
غفلۃ من اہلہا فوجد فیہا رجلین یقتتلان ہذا من شیعتہ وہذا من عدوہ فاستغاثہ الذی
من شیعتہ علی الذی من عدوہ فوکزہ موسیٰ فقضی علیہ قال ہذا من عمل الشیطن انہ
عدو مضل مبین ۵ یعنے اور اندر آیا بیچ شہر کے اوپر وقت غفلت کے لوگون سے پس پائے بیچ اُسکے دو مرد
کہ لڑتے تھے یہ کہ ایک قوم اُسکی سے اور یہ دوسرا دشمن اُسکے سے تھا پس فریاد کی اُسنے کہ قوم اُسکی سے تھا
اوپر اُس شخص کے کہ دشمن اُسکے سے تھا پس مکا مارا اُسکو موسیٰ نے پس تمام کی زندگی اوپر اُسکے کہا یہ حرکت
شیطان کی ہوئی تحقیق وہ دشمن ہے گمراہ کرنے والا ظاہر۔ کہ ایک مرد قبطی کہ قوم فرعون مین سے تھا اور ایک
بنی اسرائیل کہ اولاد حضرت یعقوبؑ مین سے تھا آپسمین خصومت کرتے تھے اور وہ قبطی فرعون کا نان بائی تھا اور اُس مرد کو
کہ بنی اسرائیل مین سے تھا لکڑیان اُٹھانے کی تکلیف دیتا تھا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ وہ قبطی داروغہ مطبخ بادشاہ کا

تھا اور بوجہہ لکڑیوں کا بوجھ مطبخ فرعون کے لے جا تا تھا اور حسبِ عادت وہ قبطی ظالم تھا اور بوجھ لکڑیوں کا بزور حکومت بنی اسرائیل سے چھینتا تھا جب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو دیکھا فریاد کرنے لگا حضرت موسیٰ نے قبطی سے کہا اسکو چھوڑ دے اور اس غریب سے کچھ نہ کہو قبطی نے اُنکے کلام کو رد کیا اور کہنا نہ مانا اُنھوں نے اُسکے ماتھے پر ایک ایسا مکا مارا کہ وہ گر پڑا اور مر گیا حضرت موسیٰ اور وہ بنی اسرائیل وہان سے بھاگے اور قبطیون مین سے اُسوقت کوئی موجود نہ تھا پھر حضرت موسیٰ نے پروردگار کے آگے استغفار کیا آیت

قال رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی فغفرلہ انہ ھو الغفور الرحیم ۞ کہا اے پروردگار میرے تحقیق مین نے ظلم کیا جان اپنی کو پس بخش مجکو پس بخش دیا اوسکو تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہی بعضے لکھتے ہین یہ بھی کہا یارب یہ ذلت مجھسے بسہو و غفلت واقع ہوئی اور مین نے اپنے نفس پر ستم کیا مجکو بخش اور معاف کر حق تعالی نے معاف کیا۔ الغرض حضرت موسیٰ ہراسان تھے کہ مبادا کوئی قصاص کی طلب کے لیے پیدا ہو آیت فاصبح

فی المدینۃ خائفا یترقب فاذا الذی استنصرہ بالامس یستصرخہ ۰ قال لہ موسیٰ انک

لغوی مبین ۞ فلما ان اراد ان یبطش بالذی ھو عدو لھما قال یموسیٰ اترید ان تقتلنی

کما قتلت نفسا بالامس ۞ ان ترید الا ان تکون جبارا فی الارض وما ترید ان تکون

من المصلحین ۞ یعنی پس فجر اُٹھا بیچ شہر کے ڈرتا ہوا خبر لیتا پس ناگہان وہ شخص کہ جسنے مدد مانگی تھی اُس سے کل پکارتا ہی اُسکو کہا واسطے اُسکے موسیٰ نے تحقیق تو البتہ گمراہ ہی ظاہر پس قصد کیا کہ پکڑے اُس شخص کو کہ وہ دشمن تھا اُن دونونکا کہا اے موسیٰ کیا چاہتا ہی تو یہ کہ مار ڈالے مجکو جیسا مار ڈالا تھا ایک جی کو کل نہین ارادہ کرتا تو مگر یہ کہ ہووے سرکش بیچ زمین کے اور نہین ارادہ کرتا یہ کہ ہو صلح کرنے والون سے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ دوسرے دن پھر اُسی شخص کو کہ جسنے استغاثہ کیا تھا دیکھا کہ فریاد کر رہا ہی اور ایک اور قبطی پر یاری اور مددگاری طلب کرتا ہی حضرت موسیٰ نے کہا تو عجب مرد گمراہ ہی اور اُسپر غصہ کیا اور چاہا کہ قبطی کو پکڑ کر اُس سے چھڑاوین بنی اسرائیل نے جانا کہ میری طرف آتا ہی تا مجکو مار ڈالے کہا اے موسیٰ آیا تو چاہتا ہی کہ مجکو بھی مارے جیسے کل قبطی کو مار ڈالا جب قبطی نے سُنا معلوم کیا کہ کل اُس قبطی کو موسیٰ نے مارا ہی اُسنے جا کر فرعون کو خبر کی اور اُسنے اپنے ارکان دولت سے مشورہ کیا اور حضرت موسیٰ کا قتل مقرر ہوا اور ایک شخص مومن کہ آل فرعون مین سے تھا کہتے ہین کہ خالہ زاد بھائی فرعون کا تھا اور نام اُسکا جبرئیل تھا اور تیسیر مین لکھا ہی کہ خازن فرعون تھا اور مدارک اور معالم مین لکھا ہی کہ بقول بعضے ابن عم فرعون تھا اور بقول بعضے سبطی یعنے بنی اسرائیل تھا۔ بہر حال جب وہ اس حال پُر ملال سے آگاہ ہوا اُسنے حضرت موسیٰ کے پاس آنکر کہا فرعون اور اُسکی قوم کے اشرافون نے مشورہ کیا ہی اور چاہتے ہین کہ تیرے اوپر فتنہ اٹھاوین اور بقصاص اُس قبطی کے کہ جسکو تونے مار ڈالا ہی خون تیرا گراوین۔ اگرچہ جانتا ہون کہ بکرم اللہ تعالی تجکو آزار نہین پہونچا سکینگے لیکن چاہیے کہ تو اس شہر سے باہر چلا جا کہ مین نے از روے مسلمانی اور نصیحت اور مہربانی جتا دیا ہی چنانچہ خداے تعالی کلام مجید مین فرماتا ہی آیت وجاء رجل من اقصی المدینۃ یسعی قال یموسیٰ ان الملاء یاتمرون بک لیقتلوک

فاخرج انی لک من النٰصحین ۝ فخرج منہا خائفا یترقب قال رب نجنی من القوم الظٰلمین ۝
یعنے اور آیا ایک مرد پرلے طرف شہر کی سے دوڑتا ہوا اور کہا اے موسیٰ تحقیق یہ سردار مصلحت کرتے ہین
بیچ تیرے تو کہ مار ڈالین تجکو پس نکل تحقیق مین واسطے تیرے خیر خواہون سے ہون پس نکلا شہر سے ڈرتا ہوا
خبر لیتا ہوا کہا اے رب میرے نجات دے مجکو قوم ظالمون سے چنانچہ حضرت موسیٰ اُسی وقت بے زاد و بے راحلہ
اور بے رفیق طریق اُس شہر سے نکلے اور ڈرتے تھے کہ مبادا کوئی پیچھے تلاش مین نہ آوے اور کہتے تھے خداوندا مجکو
اس گروہ ستمگارون سے چھڑا اور ایک جگہ لکھا ہی کہ حضرت جبرئیل آئے اور کہا اے موسیٰ شہر مدین کی طرف
متوجہ ہو اور رسر راہ مدین پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کردیا اور حضرت موسیٰ اُدھر کو متوجہ ہوئے مصر سے
مدین تک آٹھ دن کی راہ تھی اور حضرت موسیٰ رستہ نہ جانتے تھے کہتے تھے شاید خدا مجھے تعالیٰ ہمکو راہ راست
مدین کی دکھاوے پس آٹھ دن راہ چلے گئے اور بجز گھانس اُس راہ مین کچھ کھانے کی چیز نہ تھی آیت ولما
ورد ماء مدین وجد علیہ امۃ من الناس یسقون ووجد من دونہم امراتین
تذودان قال ما خطبکما قالتا لا نسقی حتی یصدر الرعاء وابونا شیخ کبیر ۝ اور جب آیا
اوپر پانی مدین کے پایا اوپر اوسکے ایک جماعت لوگون کی کہ پلاتے تھے پانی اور پائین ورے اُنسے دو
عورتین کہ ہٹاتی تھین بکریون اپنی کو کہا کہ کیا ہی حال تمہارا کہا اُن دونون نے کہ نہین پلاتے ہم
یہان تک پانی کہ پھر جاوین چرواہی اور باپ ہمارا بوڑھا ہی بڑا۔ القصہ ایک کوئین پر کہ شہر مدین کے کنارے پر
تھا پہونچے دیکھا کہ ایک گروہ آدمیون کا جمع ہی اور اپنے مواشی کو پانی دیتے ہین اور دو عورتین الگ
ایک گڑھے مین اپنی گوسفندین لیے کھڑی ہین اور اپنی گوسفندون کو روک رہی ہین تا وہ جو پانی پیتی ہین
اُسمین جا کر نہ مل جاوین چونکہ انبیا کو شفقت ذاتی ہوتی ہے حضرت موسیٰ کا دل کڑھنے لگا اور چاہا کہ انکی
مدد کرین اُنکے پاس گئے اور بطریق ادب کہا تم کسواسطے اپنی گوسفندون کو پانی پینے سے اور اور ونکے ساتھ
اختلاط کرنے سے منع کرتی ہو اُنھون نے کہا ہم اپنی گوسفندون کو پانی نہین دیتے جب تک کہ وہ چرواہے
اپنی گوسفندون کو پانی پلا کر اپنے ریوڑون کو چراگاہ مین نہین لیجاتے پھر جو کچھ کہ زیادہ اور جھوٹا اونکے
مواشی سے پانی بچ رہتا ہی وہ ہم اپنی گوسفندون کو دیتے ہین کسواسطے کہ اس کام مین کوئی ہمارا مددگار
نہین ہے اور باپ ہمارا پیر اور ضعیف ہی اتنی طاقت نہین رکھتا کہ ہمارے ساتھ آوے اور ہماری مدد کرے
کہتے ہین کہ وہ حضرت شعیب کے بھائی کی بیٹیان تھین اور مشہور یہی ہی کہ حضرت شعیبؑ کی بیٹیان تھین
جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اُنکے حال سے آگاہ ہوئے گوالیون کے پاس گئے اور کہا ان ضعیفون کو کیون انتظار مین
رکھتے ہو پہلے انکی جمیع گوسفندون کو سیراب کردو کہ جلدی سے یہ اپنے گھر چلی جاوین۔ اُنھون نے اُنکو از روے تحکم
اور استہزا کہا ہم انکو پانی نہین دیتے اگر تجھسے ہو سکتا ہی تو ہی آن کر پانی کھینچکر پلا دے حضرت موسیٰ کوئین پر آئے
اور سے حضرت موسیٰ کو قوی ہیکل اور کشیدہ ابرو دیکھکر ڈرے اور ایک کنارے پر جا کر نظارے کیواسطے کھڑے ہوگئے آیت

فسقی لھما ثم تولی الی الظل فقال رب انی بما انزلت الی من خیر فقیر ۝ یعنے پھر پانی پلایا واسطے
انکے پھر پھر گیا طرف سایہ کے پس کہا اے رب میرے تحقیق مین واسطے اس چیز کے کہ اتارے تو طرف میرے بھلائی
محتاج ہون لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے باوجودیکہ آٹھ دن سے بھوکے تھے تنہا اوس ڈول سے کہ دس آدمی پانی کھینچتے
تھے کھینچ کر عورتون کی گوسفندون کو سیراب کیا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک اور کوئین پر جا کر وہ پتھر کہ چالیس آدمی
اٹھا سکتے اوسپر رکھا تھا اکیلے اس کوئین پر سے اٹھا کر پھینک دیا اور اس ڈول کے ساتھ کہ چالیس آدمی
کھینچ سکتے اکیلے کھینچا انکے مویشی کو سیراب کیا پھر وہ چلی گئین اور حضرت موسیٰ ایک دیوار یا درخت کے
سایہ مین بیٹھ گئے اور کہا خداوندا جسطرف کہ تو نے مجھکو بھیجا وہان پہنچنے کا محتاج ہون اور تو جانتا ہے
کہ بسبب مدد کرنے دین کے محتاج ہوا ہون اور تونگری کہ فرعون کے پاس رکھتا تھا چھوڑ دی ہے الغرض
شعیب کی بیٹیان کہ اسدن جلدی سے اپنے گھر پہونچین انکے باپ نے پوچھا کہ آج تم جلد کیونکر آئین اور حضرت شعیب
باوجودیکہ اندھے تھے لیکن بحسب عادت ہر روز گوسفندون پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے اور معلوم کر لیتے تھے کہ بھوکی
ہین یا پیاسی اسدن جو گوسفندون کو دیکھا کہ اچھی طرح سے سیراب ہین اسکا سبب دریافت کیا انھون نے
تمام قصہ عرض کیا اور فضائل اور مناقب حضرت موسیٰ کے بیان کیے حضرت شعیب نے ایک بیٹی کو کہا
کہ اسکو جا کر لے آؤ تا اس فرخندہ صفات سے اس حسن سلوک کی مکافات کرون آیت فجاءتہ احدیٰھما
تمشی علی استحیاء قالت ان ابی یدعوک لیجزیک اجر ما سقیت لنا یعنے پس آئی اسکے پاس ایک ان دونون مین سے
چلتی تھی شرماتی کہا تحقیق باپ میرا بلاتا ہے تجھکو تو کہ دیوے تجھکو مزدوری اسکی کہ پانی پلایا تو نے واسطے ہمارے
چنانچہ اسنے آنکر حضرت موسیٰ کو کہا کہ میرے باپ نے سلام کہا ہے اور تمکو بلایا ہے کہ مزدوری دیوے کہ تم نے ہماری مواشی کو پانی پلایا ہے حضرت موسیٰ نے بے طمع مزدوری
بلا حضرت شعیب کی زیارت کیواسطے جانا قبول کیا اور روانہ ہوئے پس جس راہ سے کہ جاتے تھے وہ دختر نیک اختر
آگے آگے جاتی تھی اور حضرت موسیٰ پیچھے پیچھے اور جب ہوا سے اس لڑکی کا کپڑا اڑتا تھا اور کہین بدن کھل
جاتا تھا تو آپ اسکو کہتے تھے کہ تو میرے پیچھے پیچھے آؤ اور پیچھے سے مجھکو رستہ بتاتی جا اور ایک روایت سے
نامحرم کے کلام کرنے سے بھی راضی نہوئے اور کہا کہ پتھر اٹھا کر کے پھینکتی جا پس لڑکی جسطرف پتھر پھینکتی تھی
حضرت موسیٰ اسطرف کو جاتے تھے آیت فلما جاءہ وقص علیہ القصص قال لا تخف
نجوت من القوم الظلمین ۝ یعنے پس جب آیا موسیٰ انکے پاس اور بیان کیا اوپر اسکے قصہ کہا
مت ڈر نجات پائی تو نے قوم ظالمون سے غرض کہ جب یہ حضرت شعیب کے گھر مین پہونچے
اور سلام کیا اور حضرت نے سلام کا جواب دیا اور مصافحہ کیا اور احوال پوچھا حضرت موسیٰ نے تمام
قصہ بیان کیا حضرت شعیب نے جانا کہ یہ نبوت کے گھرانے سے ہے کہا خوف نہ کر کہ تو نے گروہ ستمگاران سے
نجات پائی اس ولایت مین انکو دسترس نہین ہے پھر حضرت موسیٰ کے آگے کھانا رکھا حضرت موسیٰ
نے اسپر ہاتھ نہ ڈالا اور کہا مین کار آخرت کو دنیا کے واسطے نہین بیچتا یعنے مین نے تمھارے مویشی کو

برائے خدا پانی پلایا ہی نہ برائے جزا حضرت شعیبؑ نے کہا یہ طعام تیرے کام کی مزدوری مین نہین ہی بلکہ ہماری عادت ہی کہ جو کوئی ہمارے گھر مین آتا ہی بطریق ضیافت اُسکی خدمت کرتے مین اب کہ تم مہمان ہو اور ما حضر حاضر ہے تمھاری مروت سے ایسا جانتے ہین کہ اسکو رد نہ کروگے حضرت موسیٰؑ نے کھانا نوش کیا اثناے اس حال مین آیت قالت احدٰیھما یا ابت استاجرہ ان خیر من استاجرت القوی الامین ﴿ یعنے ایک بیٹی نے اپنے باپ سے کہا کہ اس شخص کو اگر ہو سکے تو گوسفندون کے چرانے کے واسطے نوکر رکھا چاہیے کہ امین اور طاقت والا ہی کہتے ہین کہ حضرت شعیبؑ نے کہا تجکو قوت اور توانائی اسکی کیونکر معلوم ہوئی اُس دختر بلند اختر نے تمام احوال ڈول کھینچنے کا اور پتھر کے اُٹھانے کا اور پیچھے پیچھے آنے کا بیان کیا حضرت شعیبؑ جب اس حال سے مطلع ہوے آیت قال انی ارید ان انکحک احدی ابنتی ھاتین علی ان تاجرنی ثمانی حجج ﴿ فان اتممت عشرا فمن عندک وما ارید ان اشق علیک ستجدنی ان شاء اللہ من الصالحین ﴿ قال ذلک بینی وبینک ایما الاجلین قضیت فلا عدوان علی واللہ علی ما نقول وکیل ﴿ یعنے حضرت موسیٰ سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ان دونون لڑکیون مین سے جسکو تم کہا تمھاری زوجیت مین دون اس امر پر کہ آٹھ برس میری گوسفندون کی شبانی کرو اور اگر دس برس تک کرو تو تمھاری عنایت اور مہربانی ہوگی حضرت موسیٰ نے قبول کیا اور کہا ان دونون مدتون مین سے آٹھ برس یا دس برس ہین جونسی مجھسے ہو سکیگی تمام کرونگا اور تمھاری خدمت اپنی سعادت جانتا ہون اور کچھ مجھپر شاق نہین ہی اور اللہ اوپر اس چیز کے کہ ہم کہتے ہین کارساز ہی عین المعانی مین سورہ قصص مین لکھا ہی کہ پہلے شریعتون مین لڑکیون کا مہر باپ کے واسطے ہوتا تھا اور عورتون کے باپ لیتے تھے ہماری شریعت مین بحکم آیت بلایہ آیت واتوا النساء صدقاتھن نحلۃ ﴿ اور وہ عورتون کو مہر انکی خوشی سے منسوخ ہوا اور یہ کہ جو منافع کے مہر ہو سکتے ہین ممنوع ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک بخلاف امام شافعی رضی اللہ عنہ اور کہتے ہین معنی اس آیت کے یہ ہین کہ عقد تزویج کا کرتا ہون مین بیٹی اپنی کو تیرے ساتھ نہ یہ کہ مہر میری بیٹی کا یہ کہ آٹھ برس میری شبانی کرے۔ القصہ حضرت شعیبؑ نے چاہا کہ گوسفندون کو حضرت موسیٰ کے حوالہ کرین ایک عصا انکے لیے چاہیے تھا اور حضرت شعیبؑ کے گھر مین ستر عصا انبیا علیہم السلام کے رکھے ہوے تھے انمین ایک عصا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے ہمراہ لائے تھے اور وہ آس کی لکڑی کا تھا اور بروایت کعب الاحبار چوب درخت عوسج کا تھا اور درخت عوسج ایک درخت ہی کہ پہلے سب شجار سے جو مبارک ہو وہ بلند ہوا تھا اور طول اسکا دس گز کا اور سر اسکا دو شاخہ تھا اور نیچے اسکے ایک بھال لگی ہوئی تھی اور حضرت آدمؑ سے نسلاً بعد نسل حضرت شعیبؑ کو میراث مین پہونچا تھا اور قرار پایا تھا کہ وہ عصا کلیم الرحمن کے واسطے رکھ چھوڑین جب وہ پردہ غیب سے ظہور عالم مین باہر آوین تو انکو حوالہ کرین اور حضرت شعیبؑ نے اُسکو بہت رفعت شان وعظمت برہان کیساتھ تمام رکھ چھوڑا تھا اور کسی کا

اُسمین تصرف نہونے دیا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت شعیبؑ نے اپنی بیٹی سے کہا کہ اون عصاؤن مین سے ایک عصا حضرت موسیٰ کے واسطے لے آوے اُسنے جا کر وہی عصا لا کر اپنے باپ کے ہاتھ مین دیا حضرت شعیبؑ نے کہا اس عصا کو وہین رکھ آ اور اور عصا لا کر اس عصا کے لیے حکم آلہی سطح پر ہے کہ ایک پیغمبر مرسل کے واسطے رکھ چھوڑا جا ہے ہر کسی کو دینا سزاوار نہین ہے اُس لڑکی نے سات دفعہ آمد و رفت کی اور وہی عصا اُسکے ہاتھ مین آیا لیکن صحیح یہ ہے در مدارک مین بھی اسی طرح ہے کہ ایک رات کو حضرت شعیبؑ نے حضرت موسیٰ کو عصا کے لیے اس حجرے مین جہان سب عصا رکھے تھے بھیجا تا ایک عصا اختیار کر لیوے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان عصاؤن کی طرف ہاتھ دراز کیا اُسی عصا سے حضرت آدمؑ نے آواز دی کہ مجکو اختیار کر کہ تیرا عصا مین ہون حضرت موسیٰ علیہ السلام اُسکو لیکر حضرت شعیبؑ کے پاس آئے اُنھون نے کہا اے موسیٰ اس عصا کی شان بہت بزرگ ہے یہ کلیم اللہ کے واسطے ہے اسکو وہین رکھ آ اور اور عصا لے آ۔ حضرت موسیٰ نے چاہا کہ اُسکو رکھ آویں اور اُٹھا دین کہ وہ عصا بولا کہ اے موسیٰ مجکو لے حضرت موسیٰ پھر اُسکو لے آئے اور حضرت شعیبؑ پھر مانع آئے تا آنکہ چار یا سات مرتبہ اسی طرح حضرت شعیبؑ اور حضرت موسیٰ کے گفت و شنود رہی آخر حضرت موسیٰ نے کہا جب اور کے لینے کا قصد کرتا ہون یہ میرے ساتھ خصومت کرتا ہے کہ مجکو اُٹھا مجھسے نہین ہو سکتا ہے کہ عصاے خدا کو واپس کرون حضرت شعیبؑ متعجب ہوے کہ حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو بھیجا تا انکے درمیان میں حکم کرے اُس فرشتے نے اُس عصا کو زمین مین گڑ دیا کہ بقدر چار انگل زمین مین گڑ گیا پھر کہا جو کوئی اس عصا کو بقوت نبوت زمین سے کھینچ لیوے یہ عصا اُسکا ہو جاوے پہلے حضرت شعیبؑ نے بقوت تمام اُس عصا کو کھینچا پر وہ نہ کھینچ سکا جب حضرت موسیٰ کی نوبت پہونچی تو اُنھون نے زمین سے کھینچ لیا حضرت شعیبؑ نے اُس صورت عجیب کے وقوع سے جانا کہ موسیٰ خلعت نبوت پہن کر مشرف تکلم حضرت باری سے مشرف ہونگے لہذا انکو وصیت کی کہ اس عصا سے غافل نہونا کہ اس سے امور غریبہ مشاہدہ کریگا اور یہ بوقت ضرورت تیری حاجتین روا کریگا۔ پھر حضرت شعیبؑ نے وہ عصا اور گوسفندین حضرت موسیٰ کے سپرد کین۔ معالم مین لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کے عصا مین اختلاف ہے بقول عکرمہ حضرت آدمؑ اوس عصا کو بہشت سے لائے تھے اور بعد وفات حضرت جبرئیل علیہ السلام اُسکو لیگئے اور اُنکے پاس تھا تا آنکہ ایک رات کو جبرئیل نے حضرت موسیٰ سے ملاقات کی اور وہ عصا اُنکے حوالے کیا اور بقول اورون کے جیسا کہ بیان ہو چکا اور مدارک مین لکھا ہے کہ بقول کلبی درخت عوسج سے تھا کہ ندا سے انا ربک اُس سے سُنی القصہ حضرت شعیب نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ زنہار ان گوسفندون کو فلانی جگہ نہ لیجانا کہ وہان ایک اژدہا ہے ایسا نہو کہ سب گوسفندون کو ضائع کرے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ریوڑ گوسفندون کو لیکر باہر آئے اور گوسفندین جنگل کی طرف چلین ہر چند کہ حضرت موسیٰ نے روکا نہ رک سکین جب وہان پہونچین حضرت موسیٰ ایک ٹیلے پر بیٹھ گئے اور گوسفندین چرا کین۔ ناگاہ حضرت موسیٰ پر نیند نے غلبہ کیا اور سو گئے اور اُس عصا کو

لیے اپنے پہلو میں رکھ لیا کہ وہ اژدہا جنگل میں سے نکلا اور ریوڑ کی طرف آنے کا قصد کیا عصا نے کہ پہلو میں رکھا ہوا تھا اژدہا بنکر اُس اژدہے کو مار ڈالا جب حضرت موسیٰ بیدار ہوئے دیکھا کہ ایک اژدہا مرا ہوا پڑا ہی بہت خوش ہوئے اور تعجب کیا جب گھر میں آئے اژدہے کے مرنے کے حال سے حضرت شعیبؑ کو آگاہ کیا انھوں نے جانا کہ یہ کام عصا کا ہی کہ برکت موسیٰ کی ظہور میں آیا اور نقل ہے کہ جب حضرت موسیٰ نے آٹھ برس شبانی کی نویں سال حضرت شعیبؑ نے کہا اب کی برس سے جوان گوسفندوں میں نر ہووے وہ تیرا اور جو مادہ ہووے وہ ہماری اُس برس سب نر پیدا ہوئے دوسرے سال کہا اس برس جو مادہ پیدا ہووے وہ تیری اور نر ہمارا اُس سال میں سب مادہ پیدا ہوئیں تیسرے سال کہا جو کہ سیاہ ہو وہ تیرا اُس سال میں تمام سیاہ پیدا ہوئے چوتھے سال کہا جو سفید پیدا ہووے وہ تیرا اس سال میں سب سفید ظاہر ہوئے پانچویں برس کہا جو کہ سیاہ اور سفید یعنے ابلق پیدا ہووے وہ تیرا اُس برس میں بالکل ابلق پیدا ہوئے غرض کہ ہر بار حضرت شعیبؑ نے اپنے وعدے کو دونا کیا تا آنکہ حضرت موسیٰ کی گوسفندیں حضرت شعیب سے زیادہ ہوگئیں۔ مواہب علیہ میں سورۂ قصص میں لکھا ہی دس برس حضرت موسیٰ نے شبانی کی مصاحبت کی اور معالم التنزیل میں سورۂ طٰہٰ میں ذیل آیت فلبثت سنین فی اھل مدین ثم جئت علی قدر یا موسیٰ پس رہا تو کئی برس بیچ لوگوں مدین کے پھر آیا تو اوپر اندازے کے اے موسیٰ۔ ایراد کیا ہی کہ سوائے اُس دس برس عمر کے اٹھارہ برس اور حضرت موسیٰ حضرت شعیبؑ کے پاس رہے

فصل تیسری رسالت حضرت موسیٰ اور ہارون اور دعوت کرنا انکا فرعون بے عون کو

تفسیر معالم التنزیل اور مواہب علیہ میں لکھا ہی کہ جب حضرت موسیٰ چالیس برس کے ہوئے تو انھوں نے چاہا کہ مصر میں جا کر اپنی ماں اور بھائی کو دیکھیں چنانچہ حضرت شعیبؑ سے اجازت لیکر مع اپنی اہل کے روانہ ہوئے پانچ روز کی مسافت قطع کی تھی کہ چھٹی شب کو وادی سینا میں پہونچے اور وہ رات کہ نہایت اندھیری تھی اور ہوا کمال تند و سرد چلتی تھی اور برف برستی تھی راہ بھول گئی اور نزدیک وادی ایمن کے پہونچے اور مواشی انکے متفرق ہوگئے اور وہ شب شب جمعہ تھی اور حضرت موسیٰ کی بی بی نے کہ بقول صحیح صفورا نام تھا وضع حمل کیا اور ایک لڑکا پیدا ہوا اور آگ کی احتیاج ہوئی حضرت موسیٰ نے ہر چند کہ سعی اور کوشش کی پتھر اور لوہے سے آگ نہ نکلی مضطر اور مضطرب سر تحیر زانوے تفکر پر رکھا تھوڑی دیر کے بعد کہ چشم بصیرت کھلی اطراف و نواحی اُس وادی میں نگاہ کی ناگاہ دور جانب کوہ طور سے روشنی عظیم دکھائی دی اپنی بی بی سے کہا تم یہیں ٹھہری رہو مجھکو آگ دکھائی دی ہے جاتا ہوں شاید کہ آگ ہاتھ آوے تو تمھارے واسطے اس شعلۂ آتش سے ایک لکڑی یا فانی یا چھوٹی سی انگیٹھی یا بتی اس سے روشن کر کر یا کوئی چنگاری لاتا ہوں یا وہاں کوئی شخص ہوتا ہی تو اس سے رہ راست معلوم کرتا ہوں بشرطیکہ وہ راہ بتا دیوے اور رہنمونی سے محروم نہ کرے غرضکہ سب کو وہاں چھوڑ تنہا اُس آگ کی طرف

روانہ ہوئے چنانچہ حق تعالیٰ سورۂ قصص مین فرماتا ہی آیت فلما قضی موسیٰ الاجل وسار
باھلہٖ آنس من جانب الطور نارا ۚ قال لاھلہ امکثوا انی آنست نارا لعلی آتیکم منھا
بخبر او جذوة من النار لعلکم تصطلون پس جب تمام کی موسیٰ نے مدت اور لے چلا بی بی
اپنی کو دیکھی طرف طور کے سے آگ کہا بی بی اپنی کو تھم جاؤ تم تحقیق مین نے دیکھی ہے آگ شاید کہ
لے آؤن مین اُس پاس سے خبر یا انگاری آگ کی تو کہ تم سینکو جب اُس آگ کے پاس پہونچے
دیکھا کہ ایک درخت سبز عناب کا یا درکسی کا روشن ہے اور اُسکے گرد پیش کوئی نہین ہے حضرت
موسیٰ کمال متحیر ہوے اور اُس آگ کی روشنی اور درخت کی سبزی سے تعجب کیا اور فرشتون کی
تسبیح سُنی پس ڈرکر بیہوش ہوگئے اور بعضے روایت کرتے ہین کہ ہرچند اُس آگ کے قریب جاتے تھے
وہ اُنسے دور ہوتی تھی جب اُسکو چھوڑ دیتے تھے تو قریب معلوم ہوتی تھی ڈرکر بیہوش ہوگئے جب ہوش
مین آئے تو ندا سُنی کہ یا موسیٰ جب یہ آواز سُنی پوچھا کہ یہ کلام کرنے والا کون ہے جواب آیا آیت انی
انا ربک فاخلع نعلیک ۚ انک بالواد المقدس طوی ۚ وانا اخترتک فاستمع لما یوحی
ۚ اننی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰة لذکری ان الساعة آتیة اکاد
اخفیھا لتجزی کل نفس بما تسعی فلا یصدنک عنھا من لا یومن بھا واتبع ھواہ
فتردی ۚ یعنے تحقیق مین ہون پروردگار تیرا پس اُتار ڈال دونون جوتیان اپنی تحقیق تو بیچ میدان
پاک کے ہی کہ نام اسکا طوی ہی اور مین نے پسند کیا تجکو پس جو کچھ وحی کیا جاتا ہی تحقیق مین ہون اللہ
نہین کوئی معبود مگر مین پس عبادت کر میری اور قائم کر نماز کو واسطے یاد میری کے کہ تحقیق قیامت آنے
والی ہی نزدیک ہے کہ چھپا ڈالو نمین اُسکو تو کہ بدلا دیا جاوے ہر جی ساتھ اُس چیز کے کرتا ہی پس نہین بند کرتے تجکو فکر
اوسکی سے وہ شخص کہ نہین کہ ایمان لاتا ساتھ اُسکے اور پیروی کرتا ہی خواہش اپنی کی پس ہلاک ہو جاوے تو کہ مین
تیرا پروردگار ہون پھر شیطانی وسوسہ ڈالا کہ شاید معاذ اللہ یہ کلام ربانی نہووے پھر آپنے تامل کیا اور بغور
سُنا اور جانا کہ کلام خدا تعالیٰ کا ہی کسو واسطے کہ جمیع جہات اور تمام اعضا سے سُنائی دیتا ہی پھر آواز سُنی کہ ای موسیٰ اپنے
پاؤن سے نعلین باہر کر کہتے ہین نعلین نجس تھین بعض کہتے یہ خبر غیر مدبوغ سے اور صحیح تر یہ ہی کہ گاے کے چمڑے کی تھین
پاک لیکن حق تعالیٰ نے کہ انکے اُتارنے کے لیے حکم فرمایا تا حضرت موسیٰ کے قدم زمین مقدس پر مس کرین اور اُسکی
برکت اُنکے پاؤن مین پہونچے اور محقق کہتے ہین یہ تعلیم طریق تواضع اور آداب ہے کہ بادشاہون کے بچھونے پر
نعلین کے ساتھ جانا نہ چاہیے اسی واسطے اگلے لوگ مثل بشر حافی قدس سرہ کہ پا برہنہ سیر کرتے تھے اور بعضے
نعلین کے اُتارنے کے یہ معنی کرتے ہین کہ یعنے اپنے دل کو فکر اہل و ولد سے فارغ کر اور امام قشیری کہتے ہین کہ فکر دنیا
اور آخرت کو دل سے باہر کر یعنے عالم تفرید مین قدم دو جہان پر رکھ۔ القصہ جب حضرت موسیٰ پا برہنہ ہوئے اور وادی
مقدس مین آئے خطاب پہونچا آیت وما تلک بیمینک یا موسیٰ ۚ یعنے اور کیا ہی بیچ داہنے ہاتھ تیرے کے

اے موسیٰ یہ کلام حق سبحانہ تعالیٰ نے واسطے الفت پکڑنے اور دفع ہونے ہیبت کے فرمایا ورنہ دانا تھا کہ ہاتھ مین اُسکے کیا ہے یا تنبیہ کے واسطے فرمایا یعنے حاضر ہوتا اُسکے عجائب دیکھے آیت قال ھی عصای اتوکؤا علیھا واھش بھا علی غنمی ولی فیھا مآرب اخریٰ یعنی کہا کہ یہ عصا میرا ہے تکیہ کرتا ہون اوپر اُسکے اور پتے جھاڑتا ہون ساتھ اُسکے اوپر ریوڑ اپنی کے اور محکو بیچ اسکے فائدے ہین اور حضرت موسیٰ اسکے تئین کہ شوق اور نشاط بہت حاصل ہوا اسی لفظ پر کہ عصا میرا ہے اکتفا نہ کیا اور جواب مین طول یا روایت کیا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے بعض عجائب اُس عصا مین ظاہر فرمائے تھے چنانچہ تفسیر معالم التنزیل و مدارک التنزیل مین تفصیل بیان ہوئی ہے کہ وہ عصا حضرت موسیٰ کے ساتھ راہ مین جاتا تھا اور کلام کرتا تھا اور درندہ اور گزندہ جانور دن سے نگاہ رکھتا تھا اور دشمن کے ساتھ لڑائی کرتا تھا اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سوتے تھے تو ریوڑ کی محافظت کرتا تھا اور جب کسی کوئین پر پہونچتے تھے تو اسکا تنا رسّی ہو جاتا تھا اور شاخین ڈول بن جاتی تھین اور پانی کھینچتا تھا اور اگر زمین پر گاڑ دیتے تھے تو ایک درخت سایہ دار ہو جاتا تھا اور جو میوہ کہ مرغوب اور مطلوب ہوتا تھا اُسمین ظاہر ہوتا تھا اور اندھیری رات مین مانند شمع اور چراغ کے روشنی دیتا تھا اور اگر پانی کے واسطے زمین پر مارتے تھے تو چشمہ پانی کا پیدا ہوتا تھا اور جب زمین پر سے اُٹھا لیتے تھے تو پانی جاتا رہتا تھا اور تفسیر ینابیع مین یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ ماندے ہو جاتے تھے تو اُسپر تکیہ کرتے تھے اور سوار بھی ہوتے تھے۔ القصّہ جب حضرت موسیٰ نے یہ کلام کہا ندا آئی آیت القھا یٰموسیٰ فالقیھا فاذا ھی حیۃ تسعیٰ ڈالدے اُسکو اے موسیٰ پس ڈالدیا اُسکو پس ناگہان وہ سانپ تھا دوڑتا۔ کہ ڈالدے اسکو اے موسیٰ حضرت موسیٰ اُسکو ڈالدیا فی الحال پیچھے سے ایک آواز عظیم انکے کان مین آئی اور پھر کر جو دیکھا ایک سانپ نظر آیا کہ ہر طرف دوڑتا تھا تفسیر مواہب علیہ مین سورہ نمل مین لکھا ہے کہ اول چھوٹا سانپ ہوتا تھا اور آخر کو اژدہا ہو جاتا تھا اور تفسیر امام ابو اللیث مین لکھا ہے کہ وادی مقدس مین جانتا تھا یعنے ایک سانپ باریک تیز رو اور فرعونیون کے پاس اژدہا ہو گیا تھا اور مواہب علیہ مین سورہ طٰہٰ مین ہے کہ پہلے چھوٹا سا سانپ باریک تیز رو ہوا پھر زرد سانپ ہوا عصا کے برابر موٹا اور لنبا پھر بڑا اژدہا شتر بختی کے برابر اور دراز ہوا چارون کونے سے چپکا ہو کر چلنے لگا اور درمیان دونون طرف منہ اُسکے کے ستر یا چالیس گز کا فاصلہ تھا اور اُسکے منہ مین بڑے بڑے دانت اور دو آنکھین مثل برق چمکتی تھین اور جس بڑے پتھر پاس پہونچتا تھا اُسکا ایک لقمہ کر جاتا تھا اور بڑے بڑے درختون کو جڑ سے اکھاڑ لیتا تھا اور کھا جاتا تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ حال دیکھا ڈرے اور بھاگے کہ فرمان پہونچا آیت خذھا ولا تخف سنعیدھا سیرتھا الاولیٰ اے موسیٰ اسکو پکڑ لے اور ڈر نہین کر اسکو اسکی پہلی طرح کر دینگے۔ حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتھ اسکے منہ مین ڈال کر اُسکی مونچھین پکڑ لین وہی عصا ہو گیا اور حضرت موسیٰ کا دل ٹھکانے ہوا پھر ندا آئی آیت واضمم یدک الیٰ جناحک تخرج بیضاء من غیر سوء اٰیۃ اخریٰ لنریک من اٰیاتنا الکبریٰ اور ملا لے ہاتھ اپنا طرف بازو اپنے کے نکل آویگا سفید بغیر برائی کے نشانی اور تو کہ دکھلاوین ہم تجکو نشانیون اپنی بڑی مین سے حضرت موسیٰ علیہ السلام

اپنے ہاتھ کو جیب مین لے گئے جب باہر نکلا تو بقدرت ربانی وہ ہاتھ نورانی مثل برق چمکتا ہوا کہ نور اُسکا
آفتاب کے نور پر غلبہ کرتا تھا باہر آیا اُسوقت خطاب آیا آیت اذھب الیٰ فرعون انہ طغیٰ ۵ جا طرف فرعون
تحقیق اُسنے سرکشی کی ہی یعنی ان معجزون کے ساتھ فرعون کے پاس جا اور اُسکو ہماری پرستش کیطرف دعوت کر
کہ وہ حد سے گذر گیا ہی اور خدائی کا دعویٰ کرتا ہی جب حضرت موسیٰ نے یہ مضمون سُنا اپنے دل مین اندیشہ کیا
کہ مین تنہا فرعون اور اُسکے لشکر کے ساتھ کیونکر برابری کرونگا خدائے تعالیٰ سے تقویت طلب کی اور از روئے نیاز
دعا کرنی شروع کی آیت قال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا
قولی واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری کی نسبحک
کثیرا ونذکرک کثیرا ۵ انک کنت بنا بصیرا ۵ اور کہا اے پروردگار میرے سینے کو کشادہ کر یعنی جو امر
جو کچھ کہ وحی کرے ساتھ میرے اوسے تحمل اور بردبار ہوون اور ہر سختی سے تنگدل نہوون اور آسان کر میرے اوپر
تبلیغ رسالت اور کھول میری زبان کی گرہ تا میرے کلام سمجھیں لوگ اور گردان یار میرا خاندان سے میرا ہارون میرے بھائی کو
اور شریک کر اُسکو نبوت مین میرے ساتھ تو کہ پاکی بیان کرین ہم تیری بہت تحقیق تو ہی ہے دیکھنے والا معالم
مین لکھا ہی کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ سے زبان مین فصیح تر اور صورت مین جمیل زیادہ اور سفید پوست
گورے تھے اور حضرت موسیٰ گندم رنگ تھے اور لکنت اُنکی زبان مین تھی اسواسطے اُنھون نے سوال اُنکی شرکت کا اپنے ساتھ
فہمایش فرعون مین چاہا اور خدائے تعالیٰ نے اسکے جواب مین ان احسانون کو اُنپر روز ولادت سے تا حال کیے تھے
یاد دلوایا آیت قال قد اوتیت سؤلک یموسیٰ ولقد مننا علیک مرۃ اخریٰ ۵ اذ اوحینا الیٰ امک ما یوحیٰ ۵
ان اقذفیہ فی التابوت فاقذفیہ فی الیم فلیلقہ الیم بالساحل یاخذہ عدو لی وعدو لہ والقیت
علیک محبۃ منی ولتصنع علیٰ عینی اذ تمشی اختک فتقول ھل ادلکم علیٰ من یکفلہ فرجعناک
الیٰ امک کی تقر عینہا ولا تحزن ۵ وقتلت نفسا فنجینٰک من الغم وفتنٰک فتونا فلبثت سنین فی اھل
مدین ثم جئت علیٰ قدر یموسیٰ ۵ واصطنعتک لنفسی ۵ اذھب انت واخوک بایٰتی ولا تنیا
فی ذکری اذھبا الیٰ فرعون انہ طغیٰ ۵ فقولا لہ قولا لینا لعلہ یتذکر او یخشیٰ ۵ کہا کہ تحقیق
دیا گیا تو سوال اپنا اے موسیٰ اور البتہ تحقیق احسان کیا ہمنے اوپر تیرے ایکبار اور جسوقت کہ وحی ڈالی
ہمنے طرف ماں تیری کے وہ چیز کہ وحی کیجاتی ہے اب یہ کہ ڈالدے اُسکو بیچ صندوق کے پس ڈالدے
اُسکو بیچ دریا کے پس چاہیے کہ ڈالدے اُسکو دریا کے کنارے پر سے لیوے اُسکو دشمن میرا
اور دشمن اُسکا اور ڈالدی مین نے اوپر تیرے محبت اپنی طرف سے اور تو کہ پرورش کیا جاوے
اوپر آنکھون میری کے جسوقت کہ چلتی تھی بہن تیری پس کہتی تھی کیا دلالت کرون مین تمکو اوپر
اوس شخص کے کہ پالے اُسکو پس پھیر لائے ہم تجکو طرف ماں تیری کے تو کہ ٹھنڈی ہون آنکھین
اُسکی اور نہ غم کیا کرے اور مارا تھا تو نے ایک جان کو پس نجات دی ہمنے تجکو آزمایش مین ربا تو

کئی برس بیچ لوگون مدین کے پھر آیا تو اوپر اندازے کے اے موسیٰ اور پسند کر لیا مین نے تجکو واسطے
ذات اپنی کے جا تو اور بھائی تیرا ساتھ نشانیون میری کے اور مت سستی کر بیچ یاد میری کے جاؤ تم
دونون طرف فرعون کے تحقیق اُسنے سرکشی کی پس کہو اُسکو بات نرم شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈرے
اور تفسیر تلسیو مین آیا ہی کہ حضرت موسیٰ کی اہل اور آدمیون نے وہ شب با نتظار گذاری اور دن کو بھی
کچھ خبر نپائی اور اُسی صحرا مین متحیر رہے قضارا ایک گروہ اہل مدین سے وہان پہونچا اور صفورا کو پہچانا
اور حضرت شعیبؑ کے پاس لیگئے اور بعد غرق ہونے فرعون کے حضرت موسیٰ کی خبر اُنکو پہونچی اور ایک
روایت سے اسطرح پر ہے کہ حضرت موسیٰ صفورا کے پاس آئے دیکھا کہ حورین گرد بیٹھی ہوئی ہین اور بھیڑ بکری
گوسفندون کی شبانی اور پاسبانی کر رہی ہین سجدۂ شکرانہ بدرگاہ یگانہ ادا کیا اور تمام احوال صفورا سے بیان
کیا۔ صفورا نے کہا اے موسیٰ جلد پیغام حضرت رب الارباب پہونچا دیر نہ کر حضرت موسیٰ نے عصا اپنی ہاتھ
اُٹھا لیا اور جو کچھ تھا صفورا کے پاس چھوڑ دیا اور تنہا روانہ ہوئے عشا کی نماز کے وقت مصر مین پہونچے
جب اپنے گھر مین آئے دروازہ کھڑکھڑایا اُنھون نے کہا تو کون ہی کہا مہمان ہون اُنھون نے دروازہ کھولا
اور کچھ کھانا اُنکے آگے رکھا مگر اُنکے باپ عمران نہ رہی تھے یعنے مر گئے تھے یہ اکیلے کھانا کھانے لگے کہ ایک ساعت
کے بعد ہارونؑ آئے پوچھا کہ یہ کون ہی کہا ایک مہمان ہی ہارون نے پاس آن کر دیکھا پہچانا اور بیہوش ہو گئے
پھر مان اور بہن نے جب پہچانا وہ بھی بیہوش ہو گئین تھوڑی دیر کے بعد کہ ہوش مین آئے ایک دوسرے
نے بغل مین لیا اور گلے سے لگایا اور احوال پوچھا پھر حضرت موسیٰ نے کہا تمکو بشارت ہو کہ خدائے تعالیٰ نے
مجکو پیغمبری دی اور میرے واسطے میرے ساتھ کلام کیا جب ہارونؑ نے یہ کلام سُنا بہت شاد ہوئے اور خدمت
کے واسطے روبرو کھڑے ہو گئے۔ حضرت موسیٰ نے کہا اے بھائی تمکو بھی میرے ساتھ پیغمبری مین شریک کیا ہے
تا باتفاق ہم اور تم فرعون کے پاس جاوین اور اُسکو دعوت کرین اور مجکو ایک معجزہ دیا ہے کہ اگر اس عصا کو
ڈال دون تو اژدہا بے عظیم ہو جاوے اور جو کچھ مین کہون یہ کرنے لگے اور دوسرے یہ کہ جب مین
ہاتھ جیب مین لیجا کر نکالون تو مثل آفتاب تابان نکلے حضرت ہارون اور زیادہ خوش ہوئے مواہب علیہ
مین سورۂ طہٰ مین لکھا ہی کہ جب حضرت موسیٰ نے مصر کو توجہ کی تو حضرت ہارون کو وحی آئی کہ اپنے
بھائی کے استقبال کے لیے مدین کی راہ پر روانہ ہو چنانچہ حضرت ہارونؑ روانہ ہوئے اور اثنای راہ مین ملاقات ہوئی
اور حضرت موسیٰؑ نے تمام احوال اپنا بیان کیا اور حضرت ہارونؑ کو اس امر سے کہ باتفاق فرعون کے
پاس چاہیے جانا اور اُسکو دعوت چاہیے کرنی خبر دی اور حضرت ہارونؑ نے کہا اے بھائی
ہیبت اور شوکت فرعون کی کہ تمنے دیکھی تھی اب اُسوقت سے بہت زیادہ ہے اور وہ ہر کسی
خلاف مرضی پر حکم قطع عضو اور قتل اور دار پر کھینچنے کا کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ اندیشناک ہوئے
آیت قال ربنا اننا نخاف ان یفرط علینا او ان یطغیٰ قال لا تخافا انني معکما اسمع واری ع ۱۰

فاتیاہ فقولا انا رسولا ربک فارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبہم قد جئناک بآیۃ من ربک
والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ انا قد اوحی الینا ان العذاب علیٰ من کذب و تولیٰ ۞ یعنے کہا دونون نے
اے رب ہمارے تحقیق ہم ڈرتے ہین یہ کہ جلدی کرے اوپر ہمارے یا یہ کہ سرکشی کرے کہا مت ڈرو تحقیق مین ہون
ساتھ تمہارے سنتا ہون اور دیکھتا ہون پس جاؤ اسکے پاس پس کہو تحقیق ہم دونون بھیجے ہوئے
ہین رب تیرے کے پس بھیج ساتھ ہمارے بنی اسرائیل کو اور مت عذاب کر انکو تحقیق ہم لائے ہین تیرے
پاس نشانی رب تیرے سے اور سلامتی اوپر اُس شخص کے ہے کہ پیروی کرے تحقیق وحی کیا گیا ہی طرف ہمارے
یہ عذاب اوپر اُس شخص کے ہے کہ جھٹلا دے اور منھ پھیرے اور معالم مین سورۂ شعرا مین لکھا ہے کہ بقول
بعضے رات کو فرعون کے دروازے پر گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا دربانون نے پوچھا کہ دروازے پر
کون ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا رسول رب العالمین ہون فرعون نے کہا صبح کو آنا جب
صبح ہوئی تو انکو اپنے پاس بلایا اور بقول بعضے ایک برس کے بعد ملاقات ہوئی۔ جب فرعون نے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا پہچانا اور کہا اے موسیٰ آیا ہمنے تجکو پرورش نہین کیا جبکہ تو طفل
تھا اور بیس برس تک میرے گھر مین رہا اور تو نے قبطی کو مار ڈالا تو نے میری نعمت کی ناسپاسی کی
کہ میرے خاص آدمیون سے قتل کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اُسوقت مین آگاہ نہ تھا کہ ایک
مکا مارنے سے وہ مرجاویگا تمسے ڈرکر بھاگا اور مدین مین گیا پس عطا فرمایا مجکو میرے پروردگار نے
جب رجوع کی مین نے مدین سے وطن کی طرف علم اور رفعت اور نبوت اور کیا مجکو پیغمبر مرسل القصہ
حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام نے کہا ہم پروردگار کی طرف سے رسول یعنے بھیجے ہوئے آئے ہین
کہ تجکو اُسکی عبادت کے واسطے دعوت کرین کہ جو کلمات کہ حق تعالیٰ نے انکو فرما دیے تھے ادا کیے
قال فمن ربکما یا موسیٰ فرعون نے کہا کون ہے پروردگار تم دونون کا ای موسیٰ۔ کہ مجکو اُسکی
پرستش کیواسطے دعوت کرتے ہو باوجودیکہ دونون بھائی وہان موجود تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ساتھ
اسواسطے خطاب کی کہ جانتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان مین بستگی اور لکنت ہی کہ اچھی طرح کلام
مفہوم نہین ہوتا ہی اور چاہا کہ انکو حاضرین مجلس کے روبرو منفعل کرے اور اُس گرہ کے کھل جانے کی خبر نہ تھی
آیت قال ربنا الذی اعطیٰ کل شیٔ خلقہ ثم ہدیٰ ۞ کہا رب ہمارا وہ ہی جسنے دی ہر چیز کو پیدائش
اُسکی پھیر راہ دکھائی۔ حضرت موسیٰ نے بزبان فصیح کہا پروردگار میرا وہ شخص ہی کہ دی ہی ہر چیز کو انواع مخلوقات سے
صورت اور شکل لائق اور موافق حال اُسکے اور اور صفات حق تعالیٰ کی بیان کین جب یہ سخن حضرت موسیٰ کے سنے
ڈرا کہ مبادا قوم اُسکی ایسے خدا کی عبادت کیطرف میل کرے اس کلام کی تاویلین کرنے لگا اور خلط مبحث کرکر
اور باتون مین مصروف ہوا اور حضرت موسیٰ کو فرمان اسطرح پر تھا کہ بہ نرمی فرعون کے آگے کلام کرین سختی اور درشتی
نہ کرین کہ شاید نصیحت قبول کرے اور عبرت پکڑے یہ بہ نرمی اور مدارا اُسکے ساتھ کلام کرتے تھے اور اُس سے جواب بدمزہ

سنتے تھے آشفتہ ہوتے تھے روایت کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ نے اُس سے کہا کہ خداے تعالیٰ کے ساتھ ایمان لا
کہا اگر مین ایمان لاؤن تو تیرا خدا مجھکو کیا دیگا اُنھون نے کہا تین چیز ایک تو جوانی دوسرے تمام عالم کی حکمرانی تیسرے
سو برس تیری عمر مقرری پر زیادہ ازراہ فریاد دیگا فرعون نے کہا اے موسیٰ اب تو جا جواب اسکا اپنے وزیر کے ساتھ مشورہ
کرکر کہونگا حضرت موسیٰ اور ہارون اپنے گھر مین گئے اور فرعون نے ہامان بے سامان سے کہ وزیر بے تدبیر اس شہر کا
تھا حکایت کی اور کہا مجھکو کسی چیز کی طرف رغبت نہین الا جوانی کی خواہش ہے ہامان نے کہا مین تجھکو جوان
کردیتا ہون جب رات ہوئی تو داڑھی کو خضاب کیا بال سیاہ ہوگئے فرعون نے جانا کہ مین جوان ہوگیا دوسرے دن
حضرت موسیٰ پھر فرعون کے پاس گئے اور دعوت کرنی شروع کی کہ مین بھیجا ہوا پروردگار عالم کا تیری قوم کے واسطے
آیا ہون اور معجزہ پیدا اور حجت ہویدا میرے رسول ہونے پر گواہ ہے تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیجدے کہ یہ ارض
مقدسہ یعنے شام مین کہ انکے باپ دادا کا وطن ہے جاوین اور انکے غلام اور خادم کرنے سے باز رہ مواہب علیہ مین
بیچ تفسیر آیت فارسل معی بنی اسرائیل ﴿ پس بھیج ساتھ میرے بنی اسرائیل کو لکھا ہے کہ فرعون
بنی اسرائیل کو انواع تکالیف پہونچاتا تھا اور اسکا سبب یہ تھا کہ جب حضرت یعقوبؑ نے اپنی اولاد کے
ساتھ مصر مین آنکر قرار پکڑا اور نسل انکی بہت ہوگئی اور حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ علیہما السلام اور
انکے بھائی سب اس جہان سے گذر گئے اور ملک ریان کہ فرعون زمان حضرت یوسف علیہ السلام تھا
بیٹا اُسکا مصعب نام بنی اسرائیل کو معزز رکھتا تھا جب وہ بھی مرگیا تو فرعون زمان حضرت موسیٰ
مین تخت سلطنت پر بیٹھا اور زبان بلاف انا ربکم الاعلیٰ کھولی اور اسکی قوم نے گمراہی اُسکے
کہنے سے اختیار کی الا بنی اسرائیل اسکا دعویٰ قبول نہ کرتے تھے یہ کہتا تھا کہ تمھارا باپ زر خرید ہمارے بزرگون کا تھا
تم ہمارے خانہ زاد ہو تمکو نافرمانی روا نہین ہے اور بندہ رعیت بندہ وار انکو گرفتار کرکر کار و خدمت لیتا تھا اسواسطے
حضرت موسیٰ نے بموجب فرمان حضرت ملک المنان انکی رہائی چاہی اور اپنی ہمراہی کے لیے کہا اور معالم و مدارک التنزیل
وغیرہ مین مذکور ہے کہ فرعون نے کہا اگر اس دعوے پیغمبری مین راست گو ہے تو کوئی معجزہ اور حجت لاؤ حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے اپنا عصا ہاتھ سے ڈالدیا وہ اژدہا ہوگیا کہ ظاہر الامر کسی کو کچھ شک اور شبہہ نہین رہا اس امر مین کہ اژدہا ہی ہے اُسنے
مُنھ کھولا کہ مابین جبڑون اسی گز کا تھا اور جبڑا نیچے کا زمین پر رہا اور اوپر کا جبڑا فرعون کے قصر کے کنگورہ پر اور فرعون
تخت کی طرف متوجہ ہوا جتنے لوگ بارگاہ مین حاضر تھے سب نے ہزیمت غنیمت جانی یعنی سب بھاگے اور فرعون
بھی بھاگا کہ ہنگام فرار شدت خوف سے ایک دوسرے پر گرکر پچیس ہزار آدمی ہلاک ہوئے اور فرعون نے نعرہ مارا کہ اے موسیٰ
قسم دیتا ہون تجھکو ساتھ اُس خدا کے کہ بھیجا ہوا تو اُسکا ہے اپنے عصا کو تو پکڑلے کہ مین تیرے ساتھ ایمان لایا اور بنی اسرائیل
تجھکو دیتا ہون حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اژدہے کی گردن پکڑ لی اسی وقت عصا ہوگیا فرعون پھر اپنے تخت پر
آن کر بیٹھا اور کہا اگر کچھ اور معجزہ رکھتا ہے تو وہ بھی دکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے داہنا ہاتھ گریبان مین سے زیر بغل لیجاکر
باہر نکالا وہ ید بیضا بسان آفتاب تابان و برق درخشان نور افشان ہوا روایت کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ مرد گندم گون

تھے تو پوست انکی ہتھیلیون کا سفید نہ تھا اور وہ ہاتھ کہ سن طفولیت مین جل گیا تھا اسمین داغ بھی ظاہر تھا
ولیکن اوسکو جب گریبان مین لیجاکر باہر نکالتے تھے تو اس مرتبہ نورانی ہوتا تھا کہ آفتاب کے نور پر غلبہ کرتا تھا اور
آسمان و زمین کے درمیان مین اُسکی روشنی ہوجاتی تھی اور پھر جب گریبان مین لیجاتے تھے تو پھر ویسا ہی ہوجاتا
تھا فصل چوتھی مقابلہ کرنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگرون کے ساتھ اور غالب آنا عصا کا انکے
سحر پر۔ روایت کرتے ہین کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے یہ معجزہ بھی انکو دکھایا فرعون نے اپنے اشراف قوم کے ساتھ
مشورہ کیا کہ تم موسیٰ کے باب مین کیا کہتے ہو اُنھون نے کہا موسیٰ جادوگری سیکھ آیا ہی اور فن سحر مین کامل ہوگیا ہے
کہ لکڑی اوسکی اژدہا کرتا ہے اور ہاتھ گندم گون کو ید بیضا بناتا ہی اور اس حیلہ سے غرض اسکی یہ ہے کہ قبطیونکو
ولایت مصر سے نکالدیوے اور بنی اسرائیل کو تحت حکومت اپنی مین لیوے فرعون نے کہا تدبیر اسکے الزام کی
کیا کیجاوے کہا کہ دانشمند آدمیون کو شہر ہاے آباد مین بھیجو کہ جہان ساحر اور دانا فن سحر ہوویں انکو لے آوین
کہتے ہین کہ کسی قرن مین اتنے ساحر اور جادوگر نہ تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین تھے اور سردار
اور رئیس جادوگرون کے اقصاے سعید مین رہتے تھے قولہ تعالیٰ وارسل فے المدائن حشرین یاتوک
بکل ساحر علیم ٭ اور بھیج بیچ شہرون کے اکٹھا کرنے والے آوین تمھارے پاس ہر جادوگر دانا کو
مواہب علیہ مین لکھا ہی کہ تفسیر دمیاطی مین مندرج ہے کہ مدائن سعید مین دو بھائی تھے کہ فن سحر مین
مشہور آفاق تھے جب فرستادہ ہاے فرعون اُنکے پاس پہونچے اُنھون نے اپنی مان سے کہا کہ ہمکو ہمارے
باپ کی قبر پر لیچل جب وہ اُنکو قبر پر لے گئی اُنھون نے اپنے باپ کو آواز دی اور کہا اے پدر بادشاہ مصر نے
ہمکو طلب کیا ہی اسواسطے کہ دو شخص اُسکے پاس آئے ہین نہ اُنکے پاس لشکر ہے نہ سپاہ نہ ہتھیار بادشاہ کو
نہایت تنگ کیا ہے مگر اُنکے پاس ایک عصا ہے کہ جب اُسکو ڈالدیتے ہین تو وہ اژدہا ہوتا ہی اور جو کچھ اُسکے
روبرو آتا ہی اُسکو کھاجاتا ہی اور فرعون نے دعوی کیا ہی کہ ہمکو اُنکو مقابلے مین لاوے۔ صاحب قبر نے جواب دیا
کہ جب مصر مین پہونچو معلوم کرو کہ جب وہ سوتے ہین تب بھی وہ عصا اژدہا ہوجاتا ہی یا نہین اگر اسوقت
بھی اژدہا بنجاتا ہی تو جان لینا کہ وہ جادوگر نہین ہین۔ اور وہ جادو سے اژدہا نہین ہوتا پس اس تقدیر پر تم
کیا بلکہ کوئی تمام عالم مین سے اُنکے ساتھ مقابلہ اور برابری نہین کر سکنے کا القصہ دونون بھائی مع مصاحب
اور شاگرد کہ بہتر آدمی تھے یا بارہ ہزار یا پچیس ہزار یا ستر ہزار یا اسی ہزار مصر مین آن کر بارگاہ فرعون مین جمع ہوئے
آیت وجاء السحرۃ فرعون قالوا ان لنا لاجرا ان کنا نحن الغالبین ٭ اور آئے جادوگر فرعون
کے پاس کہا اُنھون نے تحقیق واسطے ہمارے کچھ بدلا ہے اگر ہون ہم غالب آیت قال
نعم وانکم لمن المقربین ٭ کہا البتہ اور تحقیق تم البتہ مقربون سے ہوگے۔ اور تم سب کو
اپنا سردار بنا دونگا کہتے ہین کہ مہتران جماعت چار آدمی تھے وہ دونون بھائی اور دو اور۔ ابابیین لکھا ہی
کہ چار آدمی مصر مین بھی مہتر تھے جب وہ جادوگر مع صاحب شاگرد مصر مین پہونچے بوقت آواز فرعال خواب و بیداری

حضرت موسیٰ اور اژدہا ہونا عصا کا دریافت کیا معلوم ہوا کہ جب حضرت سوتے ہین تو اسوقت عصا اژدہا ہوکر محافظت اور پاسبانی کیا کرتا ہی سننے اس امر سے انکو تردد ہوا لیکن اُنھون نے اسکو کسی سے ظاہر نہ کیا تا آنکہ فرعون نے حضرت موسیٰ کو طلب کیا اور مقرر ہوا کہ جادوگرون کے ساتھ مناظرہ اور مقابلہ کرین اور مجلس خاص و عام انعقاد پاے اور معالم التنزیل مین سورۂ طٰہٰ مین لکھا ہی روز نوروز یا روز عاشورہ یا روز عید ایک مقام پر تمام اہل مصر حاضر ہوے سب جادوگرون اور ساحرون نے اپنے عصا اور رسیان میدان مین لاکر حاضر کین اور فرعون تخت پر بیٹھا اور ہزارون آدمی دیکھنے کے واسطے جمع ہوے ستر ہزار ساحر ایک طرف صف باندھکر کھڑے ہوے اور حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون انکے سامنے کھڑے ہوے قوم فرعون نے گمان کیا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام اس جماعت کثیر سے کہ حد سے زیادہ ہے برابری نہین کر سکنے کے لیکن بعضے مومن بیدار دل نے یقین کیا کہ انکا یہ خیال محض وہم اور خیال ہے اور مغلوبی حضرت موسیٰ اور ہارون کی باعانت قادر ذوالجلال محال ہے جادوگرونے بطریق ادب پاس آنکر کہا آیت یا موسیٰ اما ان تلقی و اما ان نکون نحن الملقین ۔ اے موسیٰ اول تم اپنے عصا کو ڈالو گے یا ہم اپنی رسیان اور عصا ڈالین ۔ حضرت موسیٰ نے ازروے کرم و خلق فرمایا کہ القوا کہ پہلے تمہین ڈالو ۔ تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہی کہ انھون نے بڑی بڑی رسیان اندر سے خالی سوراخدار کر پارے سے آلودہ کین اور لکڑیان اندر سے خالی کرکر پارے سے بھرکر میدان مین ڈالین آیت فلما القوا سحروا اعین الناس واسترہبوھم وجاؤا بسحر عظیم ۔ پس جب ڈالا اُنھون نے جادو کردیا آنکھون پر لوگون کی اور ڈرایا انکو اور لاے سحر بڑا ۔ جب حرارت آفتاب کی پہونچی پارہ حرکت مین آیا اور وہ رسیان اور لکڑیان بشکل مار آپس مین پیچ و تاب کھانے لگین ۔ تفسیر عین المعانی مین لکھا ہے کہ زمین کو نیچے سے خالی کرلیا تھا اور آگ روشن کردی تھی اور اُسپر ریت ڈالدی تھی جب نیچے سے آگ کی حرارت اور اوپر سے آفتاب کی تمازت نے اثر کیا فی الحال وہ اشکال بیجان حرکت مین آئین اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ تمام میدان سانپون سے بھر گیا اور سواے تاثیر حرارت ناری اور تمازت شمسی کے بھی معلوم ہوتا رسن اور چوب مجوف ساحرون کا متحرک بسان ماران جاندار اثر سحر سے بھی تھا کیونکہ کہ بعضے اعمال سفلی سے بھی یہ لوگ نظربندی دیکھنے والون کی کرتے تھے اور معالم مین لکھا ہی کہ حضرت موسیٰ کے دل مین خوف پیدا ہوا اور بمقتضاے بشریت خیال مین آیا کہ مبادا میر قصد کرین یا اس امر سے کہ دیکھنے والے جادو اور معجزے مین فرق نکرین اُسی وقت وحی آئی کہ اے موسیٰ ڈر نہین تیرا امر خاص و عام پر پوشیدہ نہین رہنے کا اور تو اُنپر غالب ہوگا اپنے عصا کو ڈالدے حضرت موسیٰ نے اُسکو ڈالدیا اور اُسنے اژدہا بنکر منھ کھولا اور جو کچھ کہ اُنھون نے سحر اور جادو اور نیرنگ اور تزویر سے ظاہر کیا تھا نگل گیا چنانچہ حق تعالیٰ سورۂ اعراف مین فرماتا ہی آیت واوحینا الی موسیٰ ان الق عصاک فاذا ھی تلقف ما یافکون ۔ فوقع الحق وبطل ما کانوا یعملون ۔ فغلبوا ھنالک وانقلبوا صاغرین ۔ کہتے ہین کہ وہ چالیس رسیان اور لکڑیان تھین یا ستر خروار یا تین سو خروار یا کم و بیش اور بعضے کہتے ہین کہ ستر ہزار رسیان تھین اور ستر ہزار لکڑیان اور مدارک التنزیل مین لکھا ہی کہ بہتر ہزار رسیان اور بہتر ہزار

بہرحال دفعتہً اسکو نگل گیا اور بہت خلقت جو دیکھنے کے واسطے کھڑی تھی اُنکی طرف مُنہ پھیلایا اور خلقت بھاگی اور انبوہ کثیر ہلاک ہوا اور کہتے ہین فرعون بھی بھاگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اس اژدہے کو پکڑ لیا وہی عصا ہوگیا اور رسیون اور لکڑیون کا کچھ نشان بھی باقی رہا جادوگرون نے آپس مین کہا اگر یہ سحر ہوتا تو چاہیے تھا کہ ہمارے جادو باطل نہ کرتا آیت والقی السحرۃ ساجدین ٭ قالوا امنا برب العالمین ٭ رب موسیٰ وھرون ٭ اور سب جادوگر اوندھے گرے اور خداے جل وعلا کو سجدہ کرنے لگے اور بصدق دل کہا ہم ایمان لائے اُس پروردگار عالمیان پر کہ بیچون ہی اور خداے موسیٰ اور ہارون ہے اور تعریف اسکی حد سے زیادہ اور افزون ہے آیت قال فرعون آمنتم بہ قبل ان اذن لکم ان ھذا لمکر مکرتموہ فی المدینۃ لتخرجوا منھا اھلھا فسوف تعلمون ط لاقطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف ثم لاصلبنکم اجمعین ٭ کہا فرعون نے آیا تم ایمان لائے موسیٰ کے ساتھ بے اسکے کہ مین تمکو اجازت دون معلوم ہوا موسیٰ تمھارا بزرگ ہے اور سحر اور جادو مین معلم اور اُستاد اور مہتر جادوگرونکا ہی اور تم آپس مین سب ملکر چاہتے ہو کہ میرے ملک کو برباد کرو اور قبطیون کو شہر سے نکالکر اس ملک کو خاص بنی اسرائیل اور اپنے اوپر قرار دو مین تمھارے داہنے ہاتھ اور بائین پانُون کاٹ ڈالونگا اور درخت خرما پر کہ دراز ترین درختان ہے دار پر کھینچونگا تا اور لوگ تمھین دیکھین اور عبرت پکڑین اور تم جانو کہ موسیٰ کا خدا سخت ہے از روے عذاب اور عقاب کے کہ مین تمام جادوگر کہ جام جذبہ حقانی سے مست ہو گئے تھے اور شعاع نور ربانی انکے دلون پر جلوہ گر ہوا تھا آیت قالوا انا الی ربنا منقلبون ٭ وما تنقم منا الا ان امنا بآیت ربنا لما جاءتنا ربنا افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین ٭ لاجرم سب نے فرعون کو جواب دیا کہ ہم تجکو اختیار نہین کرینگے کس واسطے کہ دیکھنے معجزون سے ایمان لائے ہین بعضے کہتے ہین کہ جس وقت کہ یہ سجدے مین گئے تھے تو نعیم بہشت حق تعالیٰ نے انکو دکھا دی تھی اور ایک روایت سے سجدے کے وقت خداے تعالیٰ نے انکی آنکھون کے آگے سے حجاب اُٹھا لیے تھے انکو تحت الثریٰ تک نظر آیا تھا اور جب سجدے سے سر اُٹھایا تھا تو فرش سے تا بعرش مشاہدہ کیا تھا بہرحال اُنھون نے کہا کہ ہم تیری نعمتین نہین قبول کرتے جسطرح تو چاہی ہمارے ساتھ کر ہمکو کچھ پروا نہین کہ تیرا حکم دنیاے فانی مین بیش نہین ہی نہ آخرت مین کہ بہتر اور پایندہ ہی وہان تو اپنے حکم سے معزول اور اپنی مہم مشغول ہو گا ہمارا کیا کر سکیگا اور مُنہ اپنا فرعون کیطرف سے پھیر کر کہا خداوندا ہمکو صبر اور شکیبائی دے کہ اس بلا مین بیطاقت نہو وین اور موت دے ہمکو اسلام پر کہ ثابت قدم ایمان پر مرین۔ مواہب علیہ مین سورۃ شعرا مین لکھا ہے کہ روایت کرتے ہین فرعون نے کہا کہ انکے ہاتھ اور پانُون کاٹ ڈالو اور دار پر کھینچو حضرت موسیٰ انکے واسطے رونے لگے اسوقت حضرت رب العزت نے حجاب نظر سے حضرت موسیٰ کے اُٹھا لیے اور منازل قرب اور مقامات اُنس اُنکے انکو دکھا دیے

کہ تسلی حاصل ہووے۔ روایت کرتے ہین کہ جماعت بنی اسرائیل کہ حضرت موسٰی کے ساتھ ایمان لائی تھی
فرعون اور اپنے لوگون سے ڈرتی تھی کہ مبادا انکو عذاب کرے انسے زاری کر کر تدبیر محفوظ رہنے ظلم فرعون سے
پوچھتی تھی اور تفسیر بحر المواج مین لکھا ہے کہ بعضے کہتے ہین وہ قوم فرعون مین سے تھے جنھون نے حضرت موسٰی
کی تصدیق کی تھی اور اسکا سبب یہ تھا کہ بیٹیان قوم بنی اسرائیل کی قبطیون کے گھرون مین تھین اور
اور انکے فرزندون نے اپنی ماؤن کی طرف میل کر کر ستر گھر کے لوگ ایمان لائے تھے اور حضرت موسٰی کی
تھی باوجود اس امر کے کہ قبطیون مین سے تھے اور آل فرعون سے ڈرتے تھے بہر حال حضرت موسٰی نے
کہا خدائے تعالی پر توکل کرو اور اپنے کام اُسپر چھوڑ دو اُنھون نے بموجب انکے فرمانے کے عمل کیا مواہب علیہ
مین تفسیر آیت واوحینا الی موسیٰ واخیه ان تبوا لقومکما بمصر بیوتا واجعلوا بیوتکم قبلة
واقیموا الصلوٰة وبشر المومنین ٭ یعنی اور وحی بھیجی ہمنے طرف موسٰی اور بھائی اسکے کے یہ کہ جگہ دو
واسطے قوم اپنی کے بیچ مصر کے گھر اور کرو گھرون اپنے کو روبقبلہ اور قائم رکھو نماز کو اور بشارت دے ایمان والون کو
مین لکھا ہے کہ بعد ایمان لانے اس قوم کے اور مشغول ہونے انکے بعبادت حق تعالی۔ فرعون نے
حکم دیا کہ انکی مسجدین اور عبادت گاہین کہ انھون نے اپنے محلون مین اور بازارون مین بنائی ہین خراب کردو
اور انکو ادائے عبادت اور نماز سے منع کرو حق سبحانہ تعالی نے حضرت موسٰی علیہ السلام کو فرمایا کہ یہ اپنے
گھرون مین عبادت کرین تا کافر انکی عبادت پر مطلع نہووین۔ مواہب علیہ مین سورۂ قصص مین لکھا ہے
کہ حضرت موسٰی فرعون بے عون کو دعوت کرتے تھے تا آنکہ ایک دن اُسنے اپنے گروہ اعیان سے کہا مین نہین
جانتا کہ تم جس خدا کو پوجتے ہو میرے آسمانون کو پیدا کیا ہے اور وہ آسمان پر ہے اب اُسکے دیکھنے کی تدبیر
کرتا ہون اور ہامان سے کہا آیت فاوقد لی یاھامان علی الطین فاجعل لی صرحا لعلی اطلع الی اله
موسیٰ وانی لاظنه من الکاذبین ٭ یعنے پس آگ جلا واسطے میرے اے ہامان اوپر مٹی کے پس بنا کر
واسطے میرے ایک محل تو کہ مین چڑھ جاؤن جھانکون طرف معبود موسٰی کے اور تحقیق مین البتہ گمان کرتا ہون
اُسکو جھوٹون سے۔ یہ روایت کرتے ہین کہ اول اینٹ پکانے کے واسطے فرعون نے حکم کیا یعنے اپنے وزیر سے
کہا کہ اینٹین پکوا اور اُنسے ایک قصر بلند بنوا کہ اسمین زینہ ہووے تا اُسپر جا کر موسٰی کے خدا کو دیکھون آیا موسٰی سچ
کہتا ہے یا نہین معاذ اللہ فرعون نے خیال کیا کہ حق سبحانہ تعالی جسیم ہے اور آسمان پر اسکا مکان ہی اور جانا
آسمان پر اسکا مکان ہے اور جانا آسمان پر ممکن ہے۔ صاحب کشاف اور معالم نے لکھا ہے کہ ہامان نے پچاس ہزار
اُستاد گلکار سوا مزدورون کے جمع کیے اور واسطے پکانے اینٹون اور گچ اور چونہ اور تراشنے چوب اور بنانے قصر بلند
کے حکم دیا چنانچہ ایک بنا بغایت بلند اور محکم کہ کمند عقل و فکر کی اُسکے گوشہ بام پر نہ پہونچ سکتے تھے بنا کر طیار کیا۔ زاد المسیر
مین لکھا ہے کہ جب وہ بنا طیار ہو چکی فرعون اُسپر چڑھا اور اُسکے خیال مین آیا کہ اب مین آسمان پر پہونچ جاؤنگا
جب اُسکی انتہا پر پہونچا آسمان کیطرف دیکھا وہان سے اسیطرح آسمان اُسکو بلند دکھائی دیا جسطرح زمین سے نظر آتا تھا

شرمندہ ہو کر تیر آسمان کیطرف پھینکے وہ تیر خون آلودہ ہو کر اوپر سے گرے جب فرعون نے اُن تیرون کو خون مین آلودہ دیکھا کہا مین نے موسیٰ کے خدا کو مار ڈالا اور معالم مین لکھا ہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بموجب فرمانے خدا تعالیٰ کے وقت غروب آفتاب اُس قصر کو اپنا پر مار کر تین ٹکڑے کر دیے چنانچہ ایک قطعہ لشکر فرعون پر گر پڑا کہ دس لاکھ آدمی دبکر مر گئے اور دوسرا ٹکڑا دریا مین گر پڑا اور قطعہ بجانب مغرب جا پڑا اور کوئی اُستاد اور مزدور زندہ نہین رہا اور فرعون باوجود دیکھنے اس حال تباہ کے بھی آگاہ نہوا بلکہ اسکا تکبر اور غرور زیادہ تر ہوا۔ بیچ معالم اور مواہب علیہ کے سورۂ تحریم مین اور قصص الانبیا مین باندک تفاوت لکھا ہی کہ روایت کیا ہی کہ آسیہ خاتون فرعون کی جورو حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے ساتھ پوشیدہ ایمان لائی تھی اور جب اُسکا ایمان لانا ظاہر ہوا تو فرعون نے کہا کہ تو موسیٰ کے دین سے پھر جا کہ مین تجکو سونے کے مکان بنا دونگا کہا خدا تعالیٰ نے میرے واسطے بہشت مین گھر بنایا کہ تو اس سے بہتر نہین بنا سکنے کا فرعون نے کہا تیرے اوپر عذاب کرونگا کہا جو چاہے سو کر مین نہین ڈرتی فرعون نے غلبۂ عتاب سے اسکے کپڑے اُتروا کر اور چومیخہ کرا کر آفتاب مین ڈلوا دیا۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرشتون کو حکم کیا کہ اسکے گرد آن کر اپنے پرونکا سایہ کر لو اُسنے آسمان کی طرف مُنھ کیا اور کہا خداوندا تو دانا ہی نہان اور آشکارا کا اور جانتا ہے کہ فرعون میرے اوپر عذاب کرتا ہے تا دین موسیٰ سے مین پھر جاؤن فرعون نے پھر کہا کہ اس دین سے پھر جا تا میرے عذاب سے نجات پاوے کہا تجکو میرے بدن پر اختیار ہے میرے دل پر دسترس نہین ہے۔ کہتے ہین کہ فرعون اسکے پاس سے چلا گیا اور حضرت موسیٰ اسکے پاس آئے آسیہ نے انکی طرف دیکھا اور کہا اے موسیٰ اللہ تعالیٰ مجکو اس بلا مین دیکھتا ہے کہا ہان اور ساتون آسمانون مین تیری گفتگو ہے اور فرشتے تیرے دیکھنے کے واسطے آئے ہین خدا سے تعالیٰ سے حاجت چاہ کہا آیت رب ابن لی عندک بیتًا فی الجنۃ و نجنی من فرعون و عملہ و نجنی من القوم الظالمین ۝ یعنے اے رب میرے بنا واسطے میرے نزدیک اپنے سے گھر بیچ بہشت کے اور نجات دے مجکو فرعون سے اور عمل اُسکے سے اور نجات دے مجکو قوم ظالمون سے۔ حق تعالیٰ نے اوسکی آنکھون کے آگے سے حجاب اٹھا لیے کہ اُسنے بہشت مین اپنے قصر دیکھے۔ کہتے ہین فرعون پھر اُسکے پاس آیا اور کہا اب بھی موسیٰ کے دین سے پھر جا تا تجکو نجات ملے آسیہ ہنسی اور کہا مجکو تجھسے کچھ رنج نہین ہے فرعون نے کہا ایک چکی کا پاٹ اسکے سینہ پر رکھدو اسکو اوس عذاب سے بھی کچھ خبر نہ تھی۔ بعضے کہتے ہین کہ پتھر اسکے جسم پر جب رکھا کہ روح اس مین نہ تھی اور اکثر تفاسیر مین لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے اُسکو مع اسکے جسم آسمان پر اٹھوا منگوایا اور اب بھی بہشت مین ہے اور مواہب علیہ مین سورہ مومن مین لکھا ہے کہ حزقیل نجار مومن آل فرعون تھا۔ ایک دن کہا اے قوم ایمان مین میری پیروی کرو تا تمکو راہ راست دکھاؤن فرعونیون نے اس کلام سے جانا کہ یہ حضرت موسیٰ کے ساتھ ایمان لایا ہے بُرا بھلا کہنا شروع کیا اور کہا تجکو شرم نہین آتی کہ عبادت فرعون سے پھر کر

دوسرے کی عبادت کرتا ہی جزقیل نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تمکو عذاب خدا سے رہائی دون
کہ اُسکے ساتھ ایمان لاؤ اور اُسکے پیغمبرؐ کی تابعداری کرو اور تم چاہتے ہو کہ مجکو دعوت کرو
ساتھ اُس عمل کے کہ اسکے سبب سے لائق دوزخ ہون کہ وہ عبادت فرعون ہے اور تم رغیب
دیتے ہو مجھے اُس دین کے ساتھ کہ کافر ہو جاؤن بخداے رب العالمین اور اُسکے ساتھ شریک
حالانکہ سواے اُسکے اور کسی کو مین خدا نہین جانتا اور تم چاہتے ہو کہ مجکو رہنمائی کرو ساتھ پرستش
اُس شخص کے کہ کلام اُسکا بیہودہ ہے اور اعتبار نہین رکھتا نہ دین مین نہ دنیا مین۔ اے گروہ تمکو زندگانی
اس جہان فانی نے فریفتہ کیا ہے یہ نہین جانتے کہ بساط عیش تھوڑی مدت مین اُٹھ جاویگا قبطیون نے
اُسکو قتل سے ڈرایا کہ ہم تجکو مار ڈالین گے اُسنے کہا مین اپنے کام سے باز نہین رہنے کا اور اپنا کار
حوالہ خدا کیا مین نے اور اُس پر توکل کیا تا مجھے تمھارے شر سے محفوظ رکھے۔ کہتے ہین کہ فرعون
نے حکم کیا کہ اُسکو مار ڈالین وہ بھاگ کر ایک پہاڑ مین مشغول نماز ہوا حق سبحانہ تعالیٰ نے لشکر جانوران
درندہ اور درندگو اسپر تعین کیا کہ بحق اُسکی پاسبانی کرین اور نتیجہ بخدا بزودی ظاہر ہووے کشف الاسرار
مین لکھا ہے کہ فرعون نے اپنے خاص لوگون کو جمع کیا اور بھیجا تا اُسکو لے آوین اور سیاست کرین
یہ لوگ اُسکے پاس پہونچے اور نماز ادا کرتے دیکھا اور بقدرت ربانی نگہبانی جانوران درندہ و درندگی
مشاہدہ کی ڈرے اور خوف کیا اور فرعون کے پاس آن کر صورت حال بیان کی فرعون نے سب کو
سیاست کی تا یہ سخن ظاہر اور ہویدا نہووے **فصل پانچوین** دعا کرنے حضرت موسیٰ علیہ السلام
کی فرعونیون کے واسطے اور مبتلا ہونا اُنکا ساتھ طرح طرح کے عذابون کے اور باوجود نازل ہونے
ان عذابون کے ایمان نہ لانا اُنکا اور آخر الامر دریا مین غرق ہونا قولہ تعالیٰ وقال الملاء من قوم
فرعون اتذر موسیٰ وقومہ لیفسدوا فی الارض ویذرک والھتک ۵ یعنے اور کہا سرداران
نے قوم فرعون کے سے کیا چھوڑ دیتا ہے تو موسیٰ کو اور اُسکی کو تو فساد کرین بیچ زمین کے اور
اور چھوڑ دے تجکو اور معبودون تیرے کو۔ معالم التنزیل اور مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ اعیان
تخت گاہ فرعون نے کہا آیا تو موسیٰ اور اسکی قوم سے دست بردار ہوا کہ تیرے ملک کو خراب
کرین اور لوگون کو متغیر کرین کہ تیری پرستش چھوڑ دین چاہیے کہ موسیٰ اور اُسکی قوم کو چھوڑ اور قتل کر
فرعون نے جانا کہ موسیٰ کے قتل پر کوئی قادر نہین ہوویگا کہ برگزیدہ خدا ہے کسی کو یارا اور طاقت
نہین کہ قتل کرے آیت قال سنقتل ابناءھم ونستحیی نساءھم وانا فوقھم قاھرون
یعنے کہا البتہ قتل کرینگے ہم بیٹون اُنکے کو اور جیتا رکھینگے ہم بیٹیون اُنکی کو اور تحقیق ہم اوپر اُنکے غالب
ہین ناچار حکم کیا کہ پسران بنی اسرائیل کو قتل کرین تا اُنکی نسل منقطع ہووے اور یہ شکستہ دل
ہو کر حضرت موسیٰ کی یاری اور مددگاری نہ کرین اور بیٹیان اُنکی چھوڑ دین کہ خدمت قبطیون کی عورتون کی

جب یہ تہدید یسمع بنی اسرائیل پہونچی مضطرب ہوکر حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور کہا اے موسیٰ جبتک
آپ مدین سے نہ آئے تھے قبطی دوپہر دن ہمسے خدمت لیتے تھے اور دوپہر ہمکو آزاد رکھتے تھے جب سے کہ آپ
آئے ہین یہ ہمپر زیادہ جفا کرتے ہین اور تمام دن ہمسے خدمت کرواتے ہین اور پھر کہا اے موسیٰ تمہاری ولادت
باسعادت سے پہلے ہماری اولاد مار ڈالتے تھے اور بعد از ولادت باز رہے تھے جب سے کہ تم یہان آئے ہو
ہمارے فرزندون کو پھر مارنا شروع کیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا خداتعالیٰ سے یاری اور مددگاری چاہو اور
صبر کرو شاید کہ وہ تمہارے دشمن کو ہلاک کرے اور ملک تمکو ارزانی فرمادے لیکن اس امر مین گھبرانا نہین
چاہیے ہر ایک وقت پر موقوف ہی اور معالم اور مواہب علیہ مین یہ بھی لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے تعذیب قوم بنی اسرائیل کی بہت ملاحظہ کی تو ناچار ہوکر ایکدن انھون نے قبطیون کے واسطے
دعاء بد کی اور کہا یارب قوم طاغی کہ تیرے فرمان سے باغی ہوکر نعمت اور مال کے ساتھ مغرور اور سرکش
ہوے ہین اور ناحق غریبون پر ظلم کرتے ہین انکو کسی بلا مین گرفتار فرما حق تعالیٰ نے انکی دعا مستجاب کرکر
قحط اور تنگی اور خشک سالی انپر نازل کی تاآنکہ چند اسی حال پر گذرے اور اصلا و مطلق پند پذیر
نہوے اور کفر سے باز نرہے قولہ تعالیٰ فارسلنا علیہم الطوفان والجراد والقمل والضفادع
والدم اٰیٰت مفصلٰت فاستکبروا وکانوا قوما مجرمین ۞ پس بھیجا ہمنے اوپر انکے طوفان
مینھ کا اور ٹڈیان اور چچڑیان اور مینڈک اور لہو نشانیان جدا جدا پس تکبر کیا اور تھی وہ قوم گنہگار
آیت وقالوا مهما تاتنا به من اٰية لتسحرنا بها فما نحن لك بمؤمنين ۞ اور کہا انھون نے
جو کچھ لاویگا تو ہمارے پاس اسکو نشانیون سے تو کہ جادو کرے ہمکو ساتھ اسکے پس نہین ہم
واسطے تیرے ماننے والے۔ اور اسکا حال اسطرح پر ہے کہ مصر مین سات شبانہ روز مینھ سا
اور ابر ہاے تاریک پیدا ہوے کہ قبطیون کے گھرون مین پانی بھر گیا کہ مرد اور عورت
اپنے اپنے گھرون مین کھڑے رہتے تھے اور اپنے لڑکون کو بلندی پر بٹھلاتے تھے اور جو قبطی ک
گھر مین بیٹھ جاتا تھا وہ غرق ہو جاتا تھا اور بنی اسرائیل کے گھر کہ انکے گھرون سے متصل تھے
ایک قطرہ پانی کا انمین نہ آتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ طوفان وبا کا تھا کہ قبطی مرنے لگے یہانتک
کہ ایک شب مین اسی ہزار دختر نارسیدہ مرگئین اور بعضے کہتے ہین کہ طوفان چیچک کا تھا کہ سب
کو بطریق عموم عارض ہوا کہ اول یہ عذاب انھین پر نازل ہوا اور اثر اسکا جہان مین باقی رہا۔
القصہ قبطی تنگ ہوکر فرعون کے پاس آئے اور اس سے ناامید ہوکر حضرت موسیٰ علیہ السلام
سے رجوع کی کہ اپنے خدا سے چاہو تا یہ عذاب دفع ہووے اور ہم ایمان لاوین جب طوفان
حضرت موسیٰ کی دعا سے برطرف ہوا اور پانی زمین مین فرو ہوا اور کھیتیان انکی ظاہر ہوئین اس مرتبہ پر
کہ سابق کبھی نہوئی تھین مگر بسبب کفران نعمت یہ ایمان نہ لائے پھر حق سبحانہ تعالیٰ نے ملخ سوا انپر

بھیجے کہ اکثر کھیتیان اور باغ اُنکے کھا گئے یہ دوبارہ حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور قسم کھائی کہ اگر یہ بلا
دفع ہووے تو تیرے خدا کے ساتھ ایمان لاوین حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگل مین باہر آئے اور اپنے عصا سے
مشرق اور مغرب کی طرف اشارہ کیا کہ تمام ٹڈیان دونون طرف متفرق ہوگئین اور ایک روایت سے
اسطرح پر ہے کہ خدا سے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی دعا سے ایک ہوا معین کی کہ اُس ہوا نے اُن ٹڈیون کو
اُٹھا کر دریا مین ڈال دیا اُنھون نے دیکھا کہ قدرے زراعت مین سے باقی رہا ہے اسقدر ہمکو بہت ہے ایمان
نہ لائے پھر حق تعالیٰ نے ملخ پیادہ بھیجے کہ جو کچھ باقی تھا وہ کھا گئے اور کہتے کہ ٹڈیون نے کھیتیون ہی پر
اکتفا نہ کیا بلکہ چھتون کی کڑیان اور لکڑیان اور تختے اور میخین آہنی بھی کھا گئین اور گھرون اور باغون اور
کھیتیون بنی اسرائیل مین ایک ٹڈی نہ آئی اور یہ ببرکت اس امر کے کہ وہ حضرت موسیٰ کے ساتھ
ایمان لائے تھے اور اپنے عہد پر وفا کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ جب ٹڈیان برطرف ہوئین اور وہ ایمان
نہ لائے تو حق تعالیٰ نے چچڑیان یا جوئین انمین پیدا کین کہ تمام بالون مین اور پلکون مین اور بھوؤن مین
اور تمام بشرہ قبطیون مین بطریق آبلہ چمٹ گئین تھین اور خون چوستی تھین اور گوشت کھاتی تھین
اور اگر کھانا انکے روبرو آتا تھا تو چچڑی اور جوؤن سے بھر جاتا تھا اور بنی اسرائیل سلامت اور بیبلا مت
رہتے تھے اُنھون نے پھر حضرت موسیٰ سے پناہ مانگی اور کہا اگر یہ عذاب ہمسے برطرف ہووے تو ضرور ہم ایمان
لاوین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور یہ بلا برطرف ہوئی انھون نے کہا کہ ہمکو یقین ہوا کہ تو فن سحر
اور جادو مین ماہر کامل ہی کہ یہ محنتین اور مصیبتین ہمکو پہونچا تا ہی پھر حق تعالیٰ نے مینڈکون کا لشکر اُنپر نازل کیا
کہ اُنکے گھرون مین اور بسترون مین آتے تھے اور انکی دیگون اور باسنون پر گرتے تھے اور کھانا پینا انکا اُنسے بھر جاتا تھا
اور جو کوئی بات کرنے کے واسطے مُنھ کھولتا تھا تو فی الحال اُسکے منھ مین مینڈک گر پڑتا تھا اور بنی اسرائیل کے
گھرون مین ایک مینڈک بھی نہ آیا آخر الامر یہ ناچار ہو کر حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور سخن توبہ اور کلام ایمان
درمیان لائے حضرت موسیٰ کی دعا سے پھر حق تعالیٰ نے اُس ہوا کو بھیجا کہ تمام مینڈکون کو دریا مین ڈال دیا
اور اُنھون نے پھر بھی پیمان وایمان پر وفا نہ کی آخر خدا سے تعالیٰ نے رود نیل اور کنوین اور حوض انکے
مین یہ خاصیت پیدا کی کہ جب بنی اسرائیل انمین سے پانی کھینچتے تھے تو آب صاف نکلتا تھا اور جب
قوم فرعون اور قبطی کھینچتے تھے تو خون ہو جاتا تھا فرعون نے ایک قبطی اور ایک بنی اسرائیل
کے تئین ایک پانی کے باسن مین شریک کیا بنی اسرائیل کی طرف پانی کے وقت آب خالص ہوا اور قبطی
کی طرف وہی خون ہوگیا یہان تک کہ ایک عورت نے قبطیون مین سے ایک عورت بنی اسرائیل
ہمسائے کو ایک دن کہا کہ تجھ پانی پیتی ہے اپنے مُنھ مین بھر کر میرے مُنھ مین ڈالدے جب اُسنے
اپنے منھ سے پانی اسکے مُنھ مین ڈالا تو وہ بھی خون ہوگیا اور فرعون بھی نہایت پیاسا ہو کر بجائے آب
درختون کے پتون کو چوستا تھا فوراً انکا رس بھی اُسکے مُنھ مین جا کر خون ہو جاتا تھا اور بعضے کہتے ہین

کہ عذاب خون اسطرح پر نازل ہوا تھا کہ سب قبطیون کی ناک سے خون بہتا تھا - آخر مجبور ہو کر پھر
حضرت موسیٰ کے پاس گئے اور اس خونخواری سے تضرع اور زاری کی اور عہد کیا کہ بعد رفع ہونے اس بلا کے
ہم ضرور ایمان لاوینگے حضرت موسیٰ نے دعا کی اور یہ بلا بھی دفع ہوئی لیکن انھون نے ہرگز اس فسق و فساد سے انحراف
نکیا اور لکھا ہی کہ ہر ایک ان عذابون مین سے ایک ہفتے رہتا تھا اور ہر دو عذابون مین ایک ایک مہینے کا فاصلہ
ہوتا تھا - تفسیر انوار التنزیل مین تو اسطرح پر لکھا ہی کہ باوجود ان عذابون کے نعمتہاے دنیاوی انسے باز پس
نہ لین تھین - چنانچہ مواہب علیہ مین بیچ تفسیر قولہ تعالی وقال موسیٰ ربنا انک اٰتیت فرعون
وملئہ زینۃ واموالا فی الحیٰوۃ الدنیا یعنے کہا حضرت موسیٰ نے اے رب ہمارے بہ تحقیق
تحقیق تو نے عطا کی فرعون کو اور اُسکے اعیان کو زینت اور کثرت اموال یعنی دولت بیچ زندگانی دنیا کے
لکھا ہی کہ ابن عباس سے روایت ہی کہ مصر سے تا زمین حبشہ پہاڑ و مین سونے اور چاندی کے اور زبرجد
کی کانین تھین سب فرعون کے قبضۂ قدرت مین تھین اور فرمان اُسکا اُنکے نکالنے پر جاری تھا اس سبب سے
مال بہت سا حوزۂ تصرف قبط مین آیا تھا اور سب مالدار اور صاحب تجمل تھے اور یہی سبب ضلال اور اضلال
انکے ہوا تھا - حضرت موسیٰ نے دعا کی اے پروردگار تو نے فرعون اور اُسکی قوم کو بہت مال اور زینت دی
ہی اور یہ کافر نعمت اُسپر مغرور ہو کر تیرے بندون کو گمراہ کرتے ہین انکے مال اور دولت کو محو کر تا بزوال نعمت
انکی شوکت ٹوٹ جاوے قتادہؓ کہتے ہین کہ تمام دینار اور درہم اُسکے خزانے کے پتھر ہو گئے اور نقش سکہ بدستور
رہا - اور اسدی کہتا ہے کہ انکا تمام مال و نقد اور کھانا اور درخت اور میوے سب پتھر ہو گیا - اور پھر دعا کی
کہ انکے دلون پر مہر کر تا سخت دل ہووین اور ایمان نہ لاوین - حضرت موسیٰ نے وحی سے یہ جان لیا تھا
یہ مورد عذاب ہونگے اسواسطے ناچار دعا کی کہ دل انکے سخت کر تا ایمان نہ لاوین اور عذاب دردناک
دیکھین اور حضرت ہارون آمین کہتے تھے کہ خداے تعالی نے فرمایا دعا تمھاری مستجاب ہوئی لیکن
جلدی نہ کرو کہ اپنے وقت پر ظہور کریگی اور معالم مین لکھا ہی کہ چالیس برس کے بعد اثر اس دعا کا ظاہر ہوا
اور سبب تاخیر تعذیب فرعون مین تاثیر دعاے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صاحب حدیقۃ الاقالیم
نے یہ لکھا ہے کہ بروقت استدعا انکے یہ ارشاد ہوا کہ دعا تمھاری قبول ہوئی لیکن اثر اسکا بروقت ظاہر
ہوگا اسوقت مین ہزارون بندے سیر سے اُسکے خوان نعمت سے سیر ہوتے ہین اور واسطے اتب خوردن کے
چار ہزار گوسفند اور سو گائین اور دو سو اونٹ اُسکے مطبخ مین ذبح ہوتی ہین جبتک کہ وہ روزی لوگون پر تنگ نکریگا
اُسوقت تک عذاب نازل نہوگا لیکن بسبب زیادہ ہونے اعتقاد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لوگون کے
دلون مین ہامان نے فرعون کے اس بات کی مصلحت دی کہ خزانہ بڑھانا اور مصارف کم کرنے لازم ہین
معلوم نہین کہ مہم موسیٰ کتنا طول کرے اور یہ مشورہ فرعون کے بھی پسند آیا چنانچہ واسطے تخفیف خوراک
راتب کھانیوالون کے حکم دیا اور یہ روز بروز کم ہوتا گیا تا آنکہ جسدن فرعون غرق ہوا اسکے باورچیخانے مین سواے

ایک بکری کے ذبح ہوا اور وہ اسی کے خاصے مین پک گر گئی تھی اور سوا ہب علیہ مین سورہ شعرا مین لکھا ہی کہ حضرت موسیٰ چند سال ورفرعونیون کو دعوت کیا کیے اور معجزے انکو دکھلائے گئے مگر روز بروز عناد اور فساد انکا زیادہ ہوتا گیا تا آنکہ انکا ہلاک ہونا نزدیک پہونچا۔ حکم الٰہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صادر ہوا کہ ہنگام عذاب قبطیون کا آن پہونچا اپنی قوم کو ہمراہ لیکر رات کو مصر سے باہر ہو جاؤ تا فرعون مع اپنی قوم تمھارے پیچھے آوے اور تمکو دریا سے سلامت پار اُتار دون اور انکو غرق کرون حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کو خبر دی کہ ہمکو اشارت سراسر بشارت پروردگار سے ہوئی ہے کہ فرعونیون کو ہلاکت ہوگی اور بنی اسرائیل سلامت رہینگے مختار مین روایت ہے کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ لباس اور زیور قبطیون سے تقریب عید کے بہانے سے کہ نزدیک پہونچی ہے بحیلۂ آراستگی اہل وعیال اپنے کے بعاریت لیلیا چاہیے اور فلانی شب سب آمادۂ سفر ہو کر بوقت طلوع قمر فلانے مقام پر جمع ہونا چنانچہ اُنھون نے اُسی طرح کیا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ اُنھون نے رؤسائے بنی اسرائیل سے یہ تدبیر ارشاد کی رئیسان بنی اسرائیل نے اپنے تمام فرقون کو کہ شہر مصر مین منتشر تھے آگاہ کیا کہ جو کوئی بنی اسرائیل مین سے قبطیون کے پاس بطریق نوکری یا پسر خواندگی تعلق رکھتا ہو وے الگ ہو کر ایک مقام پر جمع ہووین فرعون نے جب انکے جمع ہونے کی خبر سُنی متوہم اور متوحش ہو کر پوچھا کہ یہ حرکت کیون کرتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم روز عاشورہ کہ یوم ولادت حضرت آدم علیہ السلام اور عید کا دن ہے چاہتے ہین کہ سب جمع ہو کر بیرون شہر عبادت خدا بجالاوین اور رسوم عید برپا کرین فرعون نے اجازت دی اور عوام بنی اسرائیل نے بتقریب تزئین زیور و لباس بسیار قبطیون سے بعاریت لیا اور بہ بہانۂ عید مع خیمہ و خرگاہ شہر کے باہر آئے اور آخر شب سب جمع ہوئے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام نے انکو کوچ کروایا حضرت موسیٰ عقب بنی اسرائیل جاتے تھے اور حضرت ہارونؑ آگے تا آنکہ یہ صحرا مین مسافت راہ قطع کرنے لگے ناگاہ راہ گم کی ہرچند چپ و راست دست و پا مارے سراغ راہ نپایا اور انبوہ بنی اسرائیل چھ لاکھ ستر ہزار آدمی تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہن سالان بنی اسرائیل کو طلب کیا اور پوچھا کیا باعث ہے کہ راہ معلوم نہین ہوتی حالانکہ یہ راہ مسلوک ہے بارہا یہان سے آمد و رفت کی ہے اُنھون نے عرض کیا کہ اصل قصہ یہ ہی کہ جب حضرت یوسفؑ قریب بوفات ہوے تھے تو وصیت کی تھی و اپنی اولاد اور بھائیون سے عہد و پیمان لیا تھا کہ جب مصر کے باہر جاؤ تو میرے تابوت کو ہمراہ لیجاتا اور مقبرہ آبای کرام کے مدفن مین پہونچانا آپ کہ مصر سے باہر آئے ہین اور انکا تابوت نہین لائے غیب سے ہمراہ بند ہو گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ اونکی قبر مبارک کہان ہی کہا موضع قبر ہمکو معلوم نہین حضرت موسیٰ نے تمام لشکر مین منادی کروائی کہ مین قسم دیتا ہون خدا کی جسکو مقام قبر یوسفؑ معلوم ہووے مجکو آگاہ کرے کسی نے اقرار نہ کیا مگر ایک پیرزال فرتوت نے کہا مین قبر جانتی ہون لیکن مجکو خدا کا عہد دو کہ اگر مین نشان قبر بتا دون تو جو چاہون سو پاؤن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توقف کیا وحی آئی کہ عہد دو اور جو چاہے سو حوالے کرو پیرزال نے کہا کہ مطلب میرا دو چیز ہین

ایک دنیا میں اور ایک آخرت میں دنیا میں یہ کہ میں پیر فرتوت ہوں طاقت رفتار نہیں ہی مجکو سواری پر بٹھلا کر اپنے ہمراہ
مصر میں لیجاؤ مطلب آخرت یہ ہے کہ بہشت میں تمہارے ساتھ ایک درجہ میں رہوں حضرت موسیٰ نے دونوں چیزیں
قبول کین پھر اوس ضعیفہ نے نشان دیا کہ قبر انکی عین آب نیل میں ہی فلانی جگہ حضرت موسیٰ اس مقام میں گئے اور انکا صندوق
کہ سنگ مرمر کا تھا نکالا اور خود اُسکو اُٹھا کر لشکر کے آگے آگے لیچلے اور راہ راست انپر ہویدا ہوئی کہ اس اثنا میں طلوع صبح
ہوئی اور جواسیس فرعون نے اُسکو خبر پہونچائی کہ بنی اسرائیل اس مقام سے کہ بنام عید وہان جمع ہوئے تھے شبا شب کوچ کر
گئے فرعون کے کانون سینے میں آتش غضب فروختہ ہوئی اپنے نقیبون کو گرد نواح شہر و قصبات و قریات میں بھیجا
کہ تمام سواران خوش اسپ و یراق حاضر ہوویں اور آپ مع اپنی فوج کے سوار ہو کر وقت اشراق تعاقب کیا اور ایک
روایت میں یہ بھی آیا ہی کہ جب بنی اسرائیل کے نکلنے کی خبر قبطیون کو پہونچی اور انہون نے چاہا کہ انکے پیچھے جاویں بحکم خداوند
مطلق ہر قبطی کے گھر میں ایک عزیز انکی قوم میں سے مر گیا کہ اسکی تجہیز و تکفین میں یہ مشغول ہوئے اور یہ امر اسواسطے واقع
ہوا تھا تا سب قبطی بنی اسرائیل تک نہ پہونچنے پاویں اور عبور دریا سے ممانعت اور مزاحمت نہ کر سکیں کہتے ہیں
ستر ہزار ابلق سوار مقدمۃ الجیش لشکر فرعون میں تھے اور ایک لاکھ تیر انداز اور اسی قدر نیزہ باز اور اتنے ہی گرز بردار
اسکی رکاب میں رہتے تھے القصہ بنی اسرائیل بعجلت تمام روانہ ہوئے بر سبیل یلغار ید و اد و ش لب دریا سے قلزم
پر پہونچے پوشیدہ نرہے کہ قلزم نام ایک شہر کا ہی کہ اسکے کنارے پر دریا واقع ہی اور متصل اُس شہر کے یہ دریا منتہی ہوا ہے
اسواسطے اس دریا کو اسکے ساتھ منسوب کرتے ہیں والا یہ دریا اصل میں ایک خلیج ہے خلیجان بحر محیط سے کہ مابین
بلاد حبش اور عرب کے اندر آتا ہے اور اسکو خلیج احمر کہتے ہیں چنانچہ وہ خلیج کہ درمیان فارس اور عرب کے حائل ہے
یہ خلیج اخضر مشہور ہے اور طول اس خلیج احمر کا جنوب سے شمال تک چار سو ساٹھ فرسخ ہے اور عرض
اسکا ابتدا میں ساٹھ فرسخ ہے اور جب قریب بمنتہی پہونچتا ہے تو عرض اسکا کمتر فسطاط مصر سے
کہ شہر دار الملک وہان کا ہے اس خلیج تک تین دن کی راہ ہے خشکی اور آب نیل غربی میں شہر واقع ہے
اور شہر جانب شرقی نیل ہے اور ضلع غربی اس خلیج پر اکثر بلاد بربر واقع ہیں اور بعضے بلاد حبش بھی اور ضلع
شرقی اس خلیج پر بیشتر سواحل عرب متصل ہیں انھین میں سے قرصہ کہ ساحل مدینہ منورہ ہی قوافل مصر
اور حبش حجاز اسی بندر سے عبور کرتے ہیں پھر سواحل یمن جدے سے تا عدن کنار شرقی اس خلیج پر
ہیں اور اوسط اس خلیج میں بعض بلاد متعلقہ مصر بھی آباد ہیں از انجملہ دمیاط کہ زندان مصر ہے
مانند قلعہ گوالیار کے ہندوستان میں غالب کشتی پر مصر سے وہان لیجاتے ہیں اور اُس قلعہ پر محافظ حاکم
مصر کی طرف سے رہتے ہیں اور شہر قلزم میں کہ منتہی اس دریا کا ہے طول اسکا چونسٹھ درجہ ہے
اور عرض اونتیس درجہ اور تیس دقیقہ جب بنی اسرائیل اس دریا کے کنارے پر پہونچے اور پانی
نہایت تموج اور زیادتی میں دیکھا حیران ہوئے اور کہا اس قدر کشتیان ایک دفعہ کہان سے
میسر ہونگی کہ تا بعجلت تمام اس دریا سے عبور کرینگے اس اثنا میں آفتاب نکلا اور روز روشن ہوا اور عقب سے

آواز سم اسپان سُنی خوب غور سے دیکھا معلوم ہوا کہ فرعون مع لشکر تعاقب مین پہونچا اور مقارمتہ الجیش اسکا
نمودار ہوا انکے دست و پا گم ہوے حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور کہا اب وہ وعدہ نجات کہان ہے
یہ آیا فرعون پیچھے ہمارے اور دریاے زخار ہی آگے ہمارے نہ یہ طاقت کہ فرعون سے برسر آوین اور نہ قوت
کہ دریا سے گذر جاوین۔ حضرت موسیٰ نے کہا مایوس مت ہو اور رجوع بجانب خداے تعالیٰ کرو روایت
کرتے ہین کہ جب فرعونی بنی اسرائیل کے پاس پہونچے حضرت کردگار نے حجاب بخار کہ اکثر وقت ظاہر
ہوتا ہی اور ہندی زبان مین اُسکو کُہرا کہتے ہین درمیان فریقین کے ایسا حائل کیا کہ ایک دوسرے کو نظر نہ آتا تھا
فرعون نے اپنی قوم کو کہا کہ جبتک آفتاب بلند ہووے اور کہر درمیان سے بلند ہو جاوے ٹھہر جاؤ پھر ہم انکا
تعاقب کرین گے کہ مخلصی انپر مسدود ہی اور پیچھے ہم ہین کہان جا سکتے ہین۔ لیکن بنی اسرائیل اس مرتبہ
مضطرب ہوے کہ حضرت موسیٰ رونے اور وحی پہونچی کہ دریا کو ہمنے تیرے حکم مین کیا اُسکو اُسکی کنیت
کے ساتھ پکار اور عصا اپنا اُسپر مار اور حکم کر راہ دیگا حضرت موسیٰ برلب دریا آئے اور دست دعا اُٹھا کر
کہا اللھم لک الحمد و الیک المشتکی و انت المستعان و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
اور بعد تمام دعا عصا دریا پر مارا اور اُسکو حکم کیا انفلق یا ابا خالد باذن اللہ ط فی الحال دریا پھٹ گیا
اور اُسمین بارہ راہین کہ ہر راہ کا دس کوس کا طول ور دو کوس کا عرض تھا پیدا ہوئین بعدد بارہ گروہ بنی اسرائیل
کہ ہر گروہ اولاد ایک فرزند حضرت یعقوبؑ مین سے تھا اور ہر پارہ دریا مثل پہاڑ بزرگ اپنی جاے پر قائم ہو گیا اور جس
جگہ سے دریا پھٹا آفتاب مین پر چمکا اور ایک ہوا چلی اور زمین کی راہون کو خشک کیا تا بنی اسرائیل بسہولت
دریا سے گذر جاوین پھر حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو کہا کہ دریا مین آؤ اور عبور کرو یہ بسبب ضعف اعتقاد
جرأت نہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اس حالت پر اعتقاد نہین کر سکتے کہ ہمارے گذرنے تک ایک وضع پر
ایستادہ رہے مبادا کہ ہم راہ مین ہووین اور یہ ملجاوے اور ہم غرق ہو جاوین۔ حضرت یوشع علیہ السّلام نے
پہلے اپنا گھوڑا ڈالا اور پھر حضرت ہارونؑ اُترے اور روانہ ہوے جب بنی اسرائیل نے انکو عبور کرتے
دیکھا ناچار یہ بھی دریا مین اُترے اور ہر سبط اسباط دوازدہ گانہ سے ایک ایک راہ مین داخل ہوا تا آنکہ
سبکے پیچھے حضرت موسیٰ اپنے گروہ لیکر دریا مین اُترے۔ حضرت موسیٰ کے سبط نے کہا ہم نہین جانتے کہ
اورون پر کیا گذرا تو کہ ہمارے ہمراہ ہی اپنی طرف سے طمانیت حاصل ہے لیکن اور بھائیون کی طرف سے ترسان
ہی کہ مبادا اُنپر پانی برہم ہو گیا ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ بار خدایا
مجکو اس گروہ کے اخلاق بد پر مدد کر حق تعالیٰ نے باد سخت کو فرمایا کہ پانی کی دیوارون مین روزنہاے مشبک ار
پیدا کیے اون مین سے ہر فرقہ اورون کو دور سے دیکھتا تھا کہ صحیح اور سلامت گذرے چلے جاتے
ہین چنانچہ سب صحیح اور سالم اُس کنارے پر دریا کے پہونچے اور جب فرعون دریا کے اس کنارے پر
پہونچا اور اُس حالت کو دیکھا چاہا کہ اپنی قوم بے عقل اور بے وقوف کو فریب دیوے کہا اے قوم دیکھتے ہو

یہ میرا اقبال ہے کہ دریا میرے واسطے پھٹ گیا تا اپنے بندگان گریختہ کو زندہ پکڑ لون اگر غرق ہوجاتے تو میری سزا سے محروم رہتے لکھا ہی کہ اُسوقت ہامان نے خفیہ اُس سے کہا کہ تو خود جانتا ہی کہ یہ صورت موسیٰ کی دعا سے واقع ہوئی ہی زنہار دریا مین نہ اُترنا ہلاک ہوجاویگا چاہا کہ اپنے گھوڑے کی باگ پھیرے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک گھوڑی پر سوار ہوکر فرعون کے پاس آئے اور دریا مین اُترے اور فرعون بے عون کہ ایک لعین تند یعنی اونٹ یا خنجر تیز رفتار پر تھا جب اُسنے گھوڑی کی بو سونگھی عنان تمالک اختیار فرعون کے ہاتھ سے کھینچی اور دریا مین اتر پڑا اور لشکریان ہر فوج نے راہ دریا کی لی اور حضرت میکائیل نے لشکر کے پیچھے سے آن کر اُترنے کی تاکید شدید کی تا آنکہ سب دریا مین اُترے اور جب فرعون مع پیشروان لشکر متصل ساحل طرف دیگر ہوئے اُسوقت حکم الٰہی صادر ہوا کہ دریا ملجاوی اور اپنے حال پر بدستور بہنے لگے یکبارگی ہرطرف سے پانی کہ کھڑا ہوگیا تھا ملگیا آیت فغشیہم من الیم ما غشیہم واضل فرعون قومہ وما ھدیٰ یعنی پس ڈھانک لیا اُنکو دریا مین سے اُس چیز نے کہ ڈھانک لیا اُنکو اور گمراہ کیا فرعون نے قوم اپنی کو اور نہ راہ دکھائی اور فرعون مع اپنی قوم غرق ہوا۔ اور مواہب علیہ مین سورہ یونس مین لکھا ہی کہ جب فرعون نے غرق ہونے کے وقت جانا کہ مین ہلاک ہوتا ہون کہا مین ایمان لایا ساتھ اسکے کہ نہین معبود کوئی مستحق عبادت مگر خداے بنی اسرائیل کہ بدعوت موسیٰ ایمان لائے ہین حضرت جبرئیل نے کہا اب تو ایمان لایا ہے کہ اختیار نہین رکھتا بارگاہ کبریائی مین ایمان یاس قبول نہین ہوتا ہی پہلے کیون نافرمانی اختیار کی تھی اور وہ نوشتہ کہ اس سے متضمن سزاے نافرمانی خاوند مین واسطے بندے کے لکھوا لیا تھا اُسکو دکھلایا اور کہا موافق تیرے فتوے کے تیرے ساتھ یہ عمل وقوع مین آیا روایت کرتے ہین کہ جب فرعون اور اسکی قوم غرق ہوئی بنی اسرائیل کو دغدغہ پیدا ہوا کہ فرعون ہلاک نہین ہوا ایسا نہو کہ کشتیون پر سوار ہوکر مع لشکر دریا سے گذرے اور ہمارا تعاقب کرے حق سبحانہ تعالیٰ نے اُسکی لاش کو مع زرہ زرین کہ پہنے ہوے تھا اور اُسکے سبب سے اُسکو پہچانتے تھے پانی پر دریا مین ترایا کہ بنی اسرائیل نے اسکا تن بے روح دیکھکر تسلی پائی اور زاد المسیر مین لکھا ہے کہ بقیہ قوم عاد کہ مصر مین تھی اُنھون نے غرق ہونا فرعون کا مسلم نہ رکھا اور کہا وہ اپنی قوم کے ساتھ جزیرون مین بہ شکار مرغ وماہی مشغول و مصروف ہے حقتعالیٰ نے دریا کو فرمان بھیجا کہ اُسکو زمین بلند پر کنارے سے ڈالدیوے تا اور سب دیکھین اور عبرت قبول کرین کہ جو بندہ آپ کو غرق ہونے گرداب فنا سے نہ بچا سکے وہ صداے انا ربکم الاعلیٰ بسمع جہانیان کیون پہونچاوے معالم مین لکھا ہے کہ جب سے مردہ پانی مین نہین ڈوبتا ہے پہلے سانحۂ غرق فرعون سے غریق بحر فنا ہوجاتا تھا۔ تفسیر بحر المواج مین لکھا ہے کہ ایک حکایت مین روایت ہے کہ ایک عورت آخر شب پانی کے واسطے دریا پر گئی جب اوس نے ہاتھ پانی مین ڈالا فرعون کی داڑھی کہ مرصع بجواہر تھی اُسکے ہاتھ مین آگئی اُسنے بال جڑ سے اوکھیڑ کر جواہر اُسمین سے نکال لیے کہتے ہین یہی عورت فرعون کے محل مین مزدوری مین اینٹین لیجایا کرتی تھی

اور چونکہ مزدوری بنا پائی غم کھایا کرتی تھی ہاتف نے آواز دی خذی اجرک یعنے لے مزدوری اپنی پس حکایت درمیان خلق مشہور ہوئی اور غرق ہونا فرعون کا آدمیون پر ظاہر ہوا کسواسطے کہ فرعون کی سی داڑھی کسی کی نہ تھی اس قصے مین اشارہ ہے کہ آخر ظالم نگونسار ہو اور مظلوم رستگار ہے عین المعانی مین درذیل آیت النار یعرضون علیہا غدوا یعنے وہ آگ ہی کہ حاضر کیے جاوینگے اوپر اُسکے صبح اور شام ایراد کیا ہے کہ ہر صبح اور شام کو رہنے کی جگہ قبطیون کی کہ دوزخ ہی انکو دکھاتے ہین اور ابن مسعود کہتا ہی کہ فرعونیون کی ارواحین سیاہ مرغون مین ہین اور صبح اور شام آگ اُنپر عرض کرتے ہین اور تا قیامت کرینگے اور جب قیامت تمام ہوگی ارواحین آئینگی انکے بدنون مین پھر آئینگے اور فرشتے انکو کہینگے آؤ سخت ترین عذاب مین کہ عذاب جہنم ہے۔ کہتے ہین کہ عمر فرعون کی چارسو برس کی تھی اور مواہب علیہ مین سورۂ شعرا مین لکھا ہے کہ ایک قول یہ ہے کہ بنی اسرائیل بعد از ہلاک فرعونیان مصر مین آئے اور باغ اور گھر اور مال اپنے اپنے تصرف مین لائے اور صحیح تر یہ ہے کہ ایام دولت حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام مین ملک مصر پر غلبہ کیا اور قبطیون کے مال اور دولت پر متصرف ہوئے اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ جب فرعون مع اپنی سپاہ کے روز عاشورا کے آب سے بآتش دوزخ ملحق ہوا اور بنی اسرائیل نے انکے ہاتھ سے نجات پائی تو دس ساعت دن گذرا تھا اور اُسوقت اُنھون نے کچھ نہ کھایا تھا بنابرین ہدایت حضرت موسیٰ سے بہ نیت صوم باقی دن روزہ رکھا اور اسیطرح صوم روزہ عاشورہ یہودیون مین سنت ہوا کہ الی الآن اُسکے ساتھ عمل کرتے ہین۔ مذہب اہل تسنن مین بھی سنت ہے روزہ اُسدن کا کسواسطے کہ بروایات صحیحہ ثابت ہوا ہے کہ بروز فتح مکہ معظمہ کہ عشرۂ محرم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون کو روزے سے پایا سبب روزہ داری کا پوچھا اُنھون نے عرض کیا کہ حضرت کلیم اللہ کے زمانے سے صوم آج کا معمول ہے آپ نے فرمایا مین احق ہون عمل کرنے سنت اپنے بھائی موسیٰ علیہ السلام کا چنانچہ حضرت نے حکم کیا روزہ رکھنے کا اور بعد اُس سال کے پھر بھی تا زمان حیات ہر سال روزہ رکھا ہے لیکن ایک سال پیشتر از وفات یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ سال آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ دو روزے رکھونگا یعنے نوین اور دسوین تاریخ کو بھی صائم ہونگا اور کہتے ہین کہ اجساد اموات فرعونی بعد غرق و ہلاک بر روے آب تیر آئے تا بنی اسرائیل مشاہدہ حال دشمنان سے بہ نبوت موسیٰ علیہ السلام اور کمال قدرت خالق البرایا معتقد ہوون۔ روایت کرتے ہین کہ دس دن تک امواج دریا متلاطم رہا اور فرعون اور اُسکے اتباع کو کنارے پہ ڈال دیا اور چونکہ نعشون پر جواہر و زیور بسیار و بیشمار تھا بنی اسرائیل نے سب بغنیمت لے لیا ہرچند کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نصیحت کی کہ اس اموال کے لینے پر جرأت نکرو جو کچھ کہ لیا ہے خرچ مین لایا اسپر قناعت کرو انھون نے انکے قول پر التفات نکیا اور ارتکاب اس فعل ممنوع سے باز نہ رہے اور آخر الامر وہ مال اُنکا باعث وبال ہوا اور شومی اس امر ناروا سے سامری نے انکو مسخر اور گمراہ کیا چنانچہ مفصل اس مجمل کا آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

اور منقول ہے کہ بارھوین دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کنار دریا پر سے یوشع بن نون کو کہ چوبیس ہزار نفر تھے دیار مصر مین بھیجا اور انھون نے وہان پہونچکر متروکات قبطیون مین تصرف کیا جو کچھ خزائن و اموال انکا قابل النقل تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ارسال کیا اور بساتین و مزارع اور تمامی املاک و اسباب انکا ضبط کر کر کچھ تو بیچ ڈالا اور کچھ رکھ چھوڑا اور ایک شخص کو قبطیون مین سے بعد قبول اسلام اُس جماعت پر بحکومت منصوب کیا اور پس از مراجعت اور وصول یوشع بنی اسرائیل ساحل دریا سے کوچ کر کے روبراہ ہوئے تو عنایت الٰہی سے دن کو قطع سحاب پیدا ہوکر انکے سر پر سایہ کرتا تھا اور رات ایک عمود نور انکے مقدمہ لشکر پر ظاہر ہوتا تھا کہ اُسکی روشنی سے باسانی قطع منازل اور مسافت کرتے تھے جب تین منزل کنار دریا سے راہ طی کی تو ایک موضع مین کہ اسکو حریرہ کہتے ہین اور وہان پانی نہایت شور اور کھاری تھا بنی اسرائیل نے حضرت کلیم اللہ سے التماس کیا تا دعا کرین کہ پانی شیرین اور میٹھا ہوجاوے حضرت موسیٰ نے بامر الٰہی اشارہ کیا تا ایک گھاس اس پانی مین ڈالین کہ اُسکی تلخی ساتھ شیرینی کے مبدل ہووے اور اثنائے قطع راہ منازل اور مراحل مین ایک فوج عمالقہ نے پہونچکر نزول کیا اور انکے پاس ایک بت تھا بصورت گوسالہ کہ اُسکو پوجتے تھے بعد مشاہدہ اس حال کے جہال بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس آئے اور کہا ہمکو بھی ایسے چند بت بنوا دینے چاہیئیں تا اُنکی پرستش پر قیام کرین اور بوسیلہ اصنام بحضرت ملک العلام تقرب حاصل کرین موسیٰ اس کلام سے نہایت ملول ہوئے اور کہا آیت اغیر اللہ ابغیکم الٰہا وھو فضلکم علی العٰلمین کیا سوائے خدا کے چاہو ہو مین واسطے تمہارے معبود اور اُسی نے بزرگی دی تمکو اوپر عالموں کے چنانچہ اس حدیث کلیمی سے صلحائے بنی اسرائیل رونے لگے اور جہلا نے پشیمان ہوکر عذر خواہی کی حضرت موسیٰ نے اُس جماعت کے واسطے طلب آمرزش کی اور حضرت آفریدگار نے عفو فرمایا اور بعضے اہل تاریخ کہتے ہین کہ بنی اسرائیل نے بعد حصول مغفرت الٰہی حضرت موسیٰ سے کہا معمول یہ ہے کہ ہرگاہ جناب احدیت عز اسمہ نے ان جرائم پر عقوبت نہ فرمائی اب کوئی فرمان قضا جریان ارزانی فرماوے تا بانقیاد اُسکے رضا جوئی پروردگار حاصل کرین حضرت موسیٰ نے مناجات کی اور جواب حاصل کیا اور کہا اسطرح پر فرمان ہے کہ اب متوجہ بلاد شام ہو اور اُن پر فتحیات ہو کر اثنائے راہ مین مقام اریحا پر کہ شام کے شہرون مین ہی سجدہ کرو اور خضوع اور خشوع بجا لاکر خطا رذنوب وخطایا حضرت غافر الذنوب سے مسئلت کرو اور طریقہ ندامت و استغفار مسلوک رکھو اس امر مین یہ حکمت تھی کہ اُس شہر کے آدمی بت پرست تھے طاعت و عبادت اور تضرع اور تخشع بنی اسرائیل دیکھین تا بشکوہ ناپسندیدہ سے دست بردار ہوکر بطاعت مستقیم رغبت کرین القصہ جب حضرت موسیٰ دروازہ اریحا پر پہونچے صلحا بموجب فرمودہ عمل مین لائے اور فاسقون نے کہا یہ خط سمعان ہے اور بطریق کہ ممکن تھا استہزا کیا بلعت قبطی خط سمعان گندم سرخ ہوتا ہے غرض کہ باری تعالیٰ نے بشومی اُس جرات کے اُس طائفہ ناکس پر طاعون مستولی کیا کہ ایک ساعت مین چوبیس ہزار نفر اشراف و اعیان انکے ہلاک ہوگئے دوبارہ پھر حضرت موسیٰ

مصلّی اور زاہد کے ساتھ دعا میں مشغول ہوئے اور ببرکت دعاے مقرون الاجابت موسیٰ علیہ السلام
وہ بلا نیست و نابود ہوئی اور بعض تواریخ میں مذکور ہے کہ واقعہ بعد فتح اریحا کے ظہور میں آیا ہی اور بظاہر
یہ قول ضعیف معلوم ہوتا ہے کس واسطے کہ فتح اُس شہر کی حضرت یوشع بن نون کے زمانے میں واقع
ہوئی ہے اُسوقت میں بنی اسرائیل متوجہ طور سینا ہوئے اور شریعت ستائیسوین فصل فرمائی ... مطلب
جانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور پر واسطے طلب کتاب کے اور ترک کرنا انکی قوم کا عبادت حضرت
رب الارباب کا اور گوسالہ پرست ہونا انکا بفریب سامری اور نسخہ کلمات عشر اور ذکر ... صندوق الشہادۃ
اور حکایت تابوت سکینہ قولہ تعالیٰ وواعدنا موسیٰ ثلثین لیلۃ واتممنٰھا بعشر فتم میقات ربہ
اربعین لیلۃ اور وعدہ دیا ہمنے موسیٰ کو تیس رات کا اور پورا کیا اُسکو ساتھ دس کے پس پورا ہوا وعدہ
پروردگار اُسکے کا چالیس رات کا - واللہ اعلم اور صاحب بحر المواج میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل
سے وعدہ کیا تھا کہ بعد ہلاک فرعون کے تمہارے واسطے ایک کتاب خداے تعالیٰ سے لاؤنگا جو کچھ کہ تمکو چاہیے
بہ تفصیل اُسمین بیان ہوگا - القصہ جب دریا سے نجات پائی اور فرعونی غرق ہوئے تو بنی اسرائیل نے
وہ کتاب حضرت موسیٰ سے طلب کی انھون نے رب الارباب سے مانگی حکم ہوا کہ اے موسیٰ تیس روزے رکھ
پھر کوہ طور پر آ کہ ہم تیرے ساتھ کلام کرین حضرت موسیٰ نے تیس روزے ماہ ذیقعدہ یعنی خالی کے مہینے میں
رکھے اور اکتیسوین دن کوہ طور کی طرف متوجہ ہوئے اور اثناے راہ میں انکو کراہت آئی اس امر سے کہ حق تعالیٰ
سے کلام کرین اور منہ میں تغیر کی بو ہے اس واسطے مسواک انھون نے اُسکے دفع کرنے کے لیے کی
فرشتون نے کہا کہ اتنی بو مشک کی ہمارے مشام میں آتی تھی اب بسبب مسواک کے جاتی رہی
یہ سنکر کہا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اُسکے جرمانے میں دس دن ذی الحجہ کے اور روزے رکھے آیت قال
موسیٰ لاخیہ ھارون اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین اور کہا موسیٰ
نے واسطے بھائی اپنے ہارون کے خلیفہ ہو میرا بیچ قوم میری کے اور سنوار انکے کام کو اور مت پیروی
کیجیو راہ مفسدون کی - کہ مین بطلب کتاب مذکور بجانب کوہ طور جاتا ہون تم میرے خلیفہ ہو کر اس
اس قوم میں رہو اور جو کام کہ شایستہ صلاح ہووے عمل میں لاؤ تبیان میں تفسیر آیت ولما
جاء موسیٰ لمیقاتنا وکلمہ ربہ اور جب آیا موسیٰ واسطے وعدہ ہمارے کے اور کلام کیا اُس سے
رب اُسکے نے لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ ہنگام مقرر کوہ طور پر حاضر ہوئے حق سبحانہ تعالےٰ نے چاہا کہ انکے
ساتھ کلام کرے حکم کیا تا سات کوس تک گرداگرد طور کو ظلمت اور تاریکی گھیر لیوے جب موسیٰ نے
اُس تاریکی میں قدم رکھا انکے شیطان یعنے ہمزاد کو انکے پاس سے بھگا دیا و ملکین کاتبین کو دور
کیا اور آسمان کو انھین دکھایا اور فرشتون کو انھون نے دیکھا کہ ہوا میں معلق کھڑے ہین
اور عرش عظیم بھی ظاہر ہوا اور حق سبحانہ تعالیٰ نے انسے کلام کیا - ینابیع میں لکھا ہے کہ انکو چوبیس ہزار

کلمے سنائی دیے اور ایک روایت مین سات لاکھ اور اصح یہ ہی نوے ہزار کلمے تھے اور کشاف مین لکھا ہے لکھا ہی کہ خداے تعالیٰ نے چالیس شبانہ روز حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا جب حضرت موسیٰ نے سخن حق سُنا اور جام کلام ربانی سے ایک گھونٹ پیا سب کچھ دنیا و مافیہا کا فراموش کر دیا پھر دیدار الٰہی ہی اسکی طرف خیال باندھا آیت قال رب ارنی انظر الیک کہا اے پروردگار میرے دکھلا دے مجھکو دیکھون مین طرف تیرے۔ قال لن ترانی کہا پروردگار نے ہرگز نہ دیکھ سکیگا تو مجھکو کہتے ہین کہ یہ حکم اسطرح پر واقع ہوا کہ جو شخص دنیا مین میری طرف نظر کریگا مر جاویگا اور مدارک مین لکھا ہی یعنی فانی مجھکو نہین دیکھنے کا بلکہ جمال میرا باقی آنکھون سے مشاہدہ کریگا اور یہ دیکھنا بہشت مین ہوگا۔ صاحب کتاب عجائب القصص کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ طلب رویت رب جلیل دلیل جواز رویت ہے کسواسطے کہ اگر رویت محال ہوتی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام طلب نہ کرتے کہ طلب محال انبیا سے ناروا ہے اور کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ مقام حضرت موسیٰ کا اس ساعت مین کہ خطاب لن ترانی کا سنا عالی تر تھا اُس وقت سے کہ ارنی کہا کسواسطے کہ یہ ساعت بین مراد حق کی تھی اور وہ وقت قید مراد مین تھا اور مراد حق ہونا کامل تر ہے قیام مراد اپنی سے اگرچہ جراحت لن ترانی سے یہ مجروح ہوے ولیکن انظر الی الجبل سے مرہم راحت بھی مشام آرزو مین پہنچی اور انھون نے۔ آواز سُنی کہ تو بسبب ضعف بشریت طاقت میرے دیکھنے کی نہین رکھتا اس سبب سے مین نے کہا لن ترانی آیت ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی اور لیکن نگاہ کر کوہ زبیر کی طرف کہ بلند ترین کوہ ہاے ولایت مدین ہے اور قوت اور تحمل اسکا تجھسے بیشتر ہے پس اگر یہ کوہ باشکوہ میری تجلی کے وقت قرار پکڑے اور اپنی جگہ پر ثابت رہے تو تو بھی مجھکو دیکھ سکیگا اور طاقت میرے دیدار کی تجھکو ہوگی اور اگر اس پہاڑ کو میرے دیدار کی طاقت نہین ہے تو تو بھی دنیا مین اس دیدار کی تمنا سے درگذر پھر حق تعالیٰ نے اپنے نور کو ساق عرش سوئی کے ناکے کے برابر اس پہاڑ پر ظاہر کیا بعد اسکے دانش و بینش اُسمین پیدا کی کہ نور حق سبحانہ تعالیٰ کا اُسنے دیکھا اور عین المعانی مین سہیل ساعدی نقل کرتا ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے نور کو ستر ہزار پردون مین سے بمقدار درہم ظاہر کیا کہ اس ساعت مین جو روے زمین پر دیوانہ تھا وہ ہوشمین آیا اور جو کہ بیمار و مریض تھا اُسنے شفا پائی اور عرصۂ صحرا و کشت زار نے بے تخم سرسبزی قبول کی اور آب شور نزدیک و دور سے شیرین ہوے اور روے زمین بت اوندھے گر پڑے اور آتش مجوس بجھ گئی۔ تبیان اور معالم مین لکھا ہے آیت فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا پس تجلی کی پروردگار اُسکے نے طرف پہاڑ کے کیا اُسکو ریزہ ریزہ اور گر پڑا موسیٰ بیہوش کہ وہ پہاڑ باوجود اس عظمت کے پارہ پارہ ہوگیا اور چھ ٹکڑے اُس سے جدا ہو کر تین پہاڑ کہ احد اور ورقان اور رضوی ہین مدینہ مین گر پڑے اور تین پہاڑ اور کہ ثور

اور شیر اور جراہی مکہ مین گرے اور حضرت موسیٰ اس تماشا ہ ہونے سے ایک رات دن یعنے شام پنجشنبہ غرہ کی تا شام روز جمعہ بیہوش رہے آیت فلما افاق قال سبحنک تبت الیک وانا اول المؤمنین ۞ پس جب ہوش مین آیا کہا پاکی ہے تجھکو توبہ کی مین نے طرف تیرے اور مین اول ایمان لانے والا ہون جسوقت کہ حضرت موسیٰ ہوش مین آئے تو انھون نے کہا کہ پاکی ہے خاص تجھکو ہر نالائق شی سے کہ تیری درگاہ کے سزاوار نہین ہے یا پاک ہی اس سے کہ دیکھا جاوے دنیا مین اور مین اول گرویدگان ہون ساتھ عظمت اور جلال تیری کے یا پاک ہے اس سے کہ کسی بشر کو دنیا مین تیرے دیکھنے کی طاقت اور یارا نہین ہو پھر حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی تسلی کے واسطے فرمایا آیت قال یموسیٰ انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما اتیتک وکن من الشکرین ۞ کہا اے موسیٰ تحقیق مین نے برگزیدہ کیا تجکو اوپر لوگون کے ساتھ پیغامون اپنے کے اور کلام اپنے کے پس پکڑ جو کچھ دی ہمنے تجھکو اور ہو شکر کرنے والون سے کہ اگرچہ مین نے بصلاح وقت تجھکو اپنے دکھانے سے منع کیا تو اندوہناک نہو کہ مین نے تجھکو برگزیدہ کیا ہے بنی اسرائیل پر یا اُن لوگون پر کہ تیرے زمانے مین ہین برسالت مخصوص کیا تجھکو ساتھ ہمکلام ہونے کے اسواسطے پس لے جو کچھ کہ عطا کیا مین نے تجھکو امر اور نہی سے اور شکر کر اور نازل ہوئین حضرت موسیٰ پر سات لوحین یا نو یا دس اور تفسیر زاد المسیر مین لکھا ہی اور یہ قول موافق اہل کتاب کے بھی ہی کہ طول ہر لوح کا دس یا پندرہ گز کا تھا اور یاقوت سرخ سے تھین یا چوب سدر بہشت یا زبرجد سبز سے یا سنگ رخام سے کہ انپر کندہ تھا جیسے کہ نگین پر نقش ہوتے ہین اور صحیح یہ ہی کہ وہ لوحین زمرد سبز کی تھین اور انپر لکھی ہوئی تھین وہ چیزین کہ محتاج الیہ تھین اور حکم ہوا حضرت موسیٰ کو کہ لے ان لوحون کو بعزم تمام اور ظاہر کر اپنی قوم پر تا بصدق دل انپر عمل کرین۔ مدارک مین اور تفسیر آیت وکتبنا لہ فی الالواح من کل شیٔ موعظۃ وتفصیلا لکل شیٔ فخذھا بقوۃ وامر قومک یاخذوا باحسنھا سأریکم دار الفاسقین ۞ یعنے اور لکھا ہمنے واسطے اُسکے بیچ تختیون کے ہر چیز سے نصیحت اور تفصیل ہر چیز کی پس پکڑ اُسکو ساتھ قوت کے اور حکم کر قوم اپنی کو کہ عمل کرین ساتھ بہتر اُسکی کے شتاب دکھلاؤنگا مین تمکو گھر فاسقون کا ذکر کیا ہی کہ جب توریت نازل ہوئی تو مقدار بار شتر تھی اور کسی نے تمام وکمال اُسکو نہ پڑھا تھا مگر حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ نے اور مدارک مین ذیل آیت قولہ تعالیٰ الم یعدکم ربکم وعدا حسنا ط کیا نہ دیا تھا وعدہ تمکو پروردگار تمھارے نے وعدہ اچھا لکھا ہی کہ توریت مین ہزار سورہ تھین ہر سورہ مین ہزار آیتین تھین اور ستر اونٹ اُسکو اُٹھاتے تھے اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ اُن لوحون پر کلمات عشر مسطور تھے اور علما کو ان کلمات مین اختلاف ہے اصح اور اشہر یہ ہین کہ مذکور ہوتے ہین نسخہ کلمات عشر بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا الکتب من اللہ الملک العزیز القهار لعبده ونبیه موسیٰ ابن عمران سبحانی وقدسی لا الٰه الا انا فاعبدنی ولا تشرک بی شیئا واشکر لی ولوالدیک الی المصیر احییک حیوۃ ولا تقتلوا النفس التی الا بالحق فتضیق علیک السموات باقطارها والارض فجاجها لا تحلف باسمی کاذبا فانی

لا اظهر ولا ازكى من لم يعظم ولا تشهد ما لا يعنى منك ولم يحفظ عليك ولم يقف عليه قلبك فانى واقف باهل الشهادة على شهادتهم يوم القيمة فاسالهم عنها ولا تحد الناس على ما اتيتهم من فضل ورزقي فان الحاسد عدو لنعمتى ساخط لقسمتى ولا تزن ولا تسرق فاحجب عليك وجهى واغلق دون دعوتك ابواب السموات ولا تذبح لغيرى فانه لا يصعد الى قربانات الا ما ذكر عليه اسمى ولا تعد على خليلة جارك فانه كبر مقتا عندى واحب للناس ما تحب لنفسك واكره لهم ما تكره لنفسك والسلام عليك ورحمتى وبركتى۔ یہ ہین کلمات عشرہ کہ ثعلبی نے عرائس القصص مین جسطرح لکھے ہین اور حضرت واجب تعالی نے ان کلمات کے مضمون کو تین آیتون فرقان مجید مین بیان فرمایا ہی قوله تعالی قل تعالوا اتل ما حرم ربكم عليكم ان لا تشركوا به شيئا وبالوالدين احسانا ولا تقتلوا اولادكم من املاق نحن نرزقكم واياهم ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا تقتلوا النفس التى حرم الله الا بالحق ذلكم وصكم به لعلكم تعقلون ﴿ ولا تقربوا مال اليتيم الا بالتى هى احسن حتى يبلغ اشده واوفوا الكيل والميزان بالقسط لا نكلف نفسا الا وسعها واذا قلتم فاعدلوا ولو كان ذا قربى وبعهد الله اوفوا ذلكم وصكم به لعلكم تذكرون ﴿ وان هذا صراطى مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله ذلكم وصكم به لعلكم تتقون ﴿ یعنی کہہ آؤ پڑھون جو حرام کیا ہی پروردگار تمہارے نے اوپر تمہارے یہ کہ شریک لاؤ ساتھ اُسکے کچھ اور ساتھ ماں باپ کے احسان کرنا اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے ہم روزی دیتے ہین تمکو اور انکو اور مت نزدیک جاؤ بیحیائیون کے جو کچھ ظاہر ہے اُسمین سے اور جو کچھ چھپا ہی اور مت مار ڈالو اُس جی کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتھ حق کے یہ بات نصیحت کرتا ہی تمکو ساتھ اوسکے تو کہ تم سمجھو اور مت نزدیک جاؤ مال یتیم کے مگر ساتھ اسطرح کے کہ وہ بہت اچھی ہی یہان تک کہ وہ پہونچے جوانی اپنی کو اور پورا کرو ماپ اور تول ساتھ انصاف کے نہین تکلیف دیتے ہم کسی کو مگر موافق طاقت اسکی کے اور جب بات کہو پس انصاف کرو اور اگرچہ ہو صاحب قرابت اور ساتھ عہد اللہ کے وفا کرو یہ بات نصیحت کرتا ہی تمکو ساتھ اُسکے تو کہ تم نصیحت پکڑو اور یہ راہ میری سیدھی پس پیروی کرو اسکی اور مت پیروی کرو راہون کی پس متفرق کردینگے تمکو راہ اسکی سے یہ بات ہی کہ نصیحت کرتا ہی ساتھ اُسکے تو کہ تم بچو۔ یعنی احکام در وقت آدم اور ماہ تشرین الاول کہ ساتوان مہینہ سال کا سی تھا حضرت موسیٰ سے تھا فرمان ربانی صادر ہوا کہ صندوق بنائین اور الواح کہ کلمات عشر پر مشتمل ہین اُسمین رکھین اور اُس صندوق پر ایک قبہ کہ تیس گز جسکا طول اور دس گز عرض ارتفاع ہو طیار کرین اور گرد اُس قبہ کے ایک سائبان کہ تیس گز طول اور پچاس گز عرض اور پانچ گز بلند کھینچین اور بعد اتمام اور تکمیل اُسکے تولیت مہمات وہمات صندوق و سرا پردہ و قبہ حضرت ہارون اور ائمہ ہارونی کو تفویض کرین چنانچہ حضرت کلیم اللہ نے حکم دیا اور ایک صندوق طلاے احمر کا بنایا اور قبہ دیباے

ہفت رنگ کا اُسپر نصب اور گرد اُسکے سراپردۂ زرنگار افراشتہ کیے اور مجموع آلات و اوانی چاندی اور سونے کے ترتیب دیے اور اُن سبکو جواہر زواہر سے مرصّع کیا اور اُس خزانہ الواح کا صندوق الشہادت اور قبہ کا ہیکل اور سراپردہ کا اولیٰ القدس اور مقام ہارونؑ نام رکھا اور ائمہ اور خلفا سے ہارونؑ کو اُن سراپردون مین حوالی ہیکل پر حافظ مقرر کیا اسی طرح مقامات بزرگ اور محل عتبات متبرکہ پر خادم اور نگہبان مقرر کیے اور جب تمام بیت المقدس سے بموجب فرمان حضرت قدوس فراغت پائی تو ایک نور ساطع آسمان پر نازل ہوکر اُس قبہ اور سرادق پر محیط ہوا اور شعشہ فروغ اُس نور کا اس مرتبہ ہوا کہ کسی مخلوق کو سواے حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کے وہان دخول اور خروج میسر نہوتا تھا اور شعاع نور قبہ نسبت بہ ضیاے نور سراپردہ زیادہ تھا اور تمام ماہ آزار کی حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو کہا کہ قربانی کریں اور ششم نیسان ہفتہ آزار میں آپ بھی قربانی کی اور تا آخر ماہ آزار اہتمام اس مہم مین قیام کیا ہر گاہ کہ ساتوان روز کہ غرہ نیسان تھا طالع ہوا کلیم اللہ نے حضرت ہارونؑ کو امامت و خلافت بخشی اور انجام اُس مہم کو بحسب وصیت لبطنا بعد بطن مقرر کیا اور روشنی قنادیل و منقل و مجمر و بخور اور تولیت قربان اور لباس و ملابس مفوض برے اصحاب مشورہ کیا اور تمام بنی اسرائیل کو اس امر پر گواہ پکڑا اور کہا کہ جو کوئی کرین اور خلاف کرین ہارونؑ اور اُنکی اولاد کے اُنکا خون مباح ہوگا اور پھر قربانی عظیم کی اور اُسوقت ایک آتش آسمان پر سے اتری اور سب کو کھا گئی لہذا یہود اُس دن کی تعظیم اور فضائل بہت کرتے ہین اور کہتے ہین وہ یکشنبہ تھا کہ ابتداے خلقت عالم سے یہی دن تھا اور اول ہفتہ اور غرہ ماہ اول سال ہے اور پہلا وہ روز ہی کہ آدمی جمع ہوکر زیارت بیت المقدس میں حاضر ہوئے اور وہ اول روز ہے کہ بنا بر ولایت اور خلافت ہارونؑ کے قربانی کی اور آگ نے اُترکر تمام قربانی کو احاطہ کیا اور جب بنی اسرائیل نے اس روز شادی اور خوشی بہت سی ظاہر کی اور ہارونؑ کو بھی کہ غایت امانت اور نہایت جمعیت انکی متواصل ہوئی تھی لاجرم حادثہ عظیم کہ موجب خوف اور اندوہ بشیار تھا ظاہر ہوا صورت واقعہ اسکی یہ ہے کہ دو پسر ہارونؑ کے شائستہ ولیعہدی تھے اُسوقت کہ آسمان پر سے آگ اُترکر سب قربانی کھاتی تھی باادب تمام باپ پاس آن کر دستوری چاہی کہ مجمر پر بخور مجلس میں رکھین اور بعد حصول اجازت آگ اور قدرے آگ سواے آتش بیت المقدس لائے اور بالاے بخور رکھی اور اسی وقت اُس مجمر میں سے دھوان اُٹھ کر اُنکے دماغ مین پہونچا اور ظاہر سے گذر کر باطن مین اُن دونون نبی زادون کے سرایت کی اور اُنکو جلا دیا اور حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ اور سب بنی اسرائیل وقوع اس حال پر ملال سے مضطرب اور محزون ہوے آخر الامر دونون کو مع جامہ اور ملبوسات دفن کیا اور دوسرے دن ہارونؑ نے اپنے فرزند کو کہ بالعاز نام تھا ولیعہد کیا اور اُسی دن عامیل بن راحیل مارا گیا کہ قصہ اوسکا فصل آٹھوین مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور تفسیر مواہب علیہ مین سورۂ طٰہٰ مین لکھا ہے کہ سامری نام ایک مرد تھا قبیلہ سامرہ سے بزرگترین بنی اسرائیل۔ اور بعضے کہتے ہین کرمانی تھا اور قوم بنی اسرائیل میں سے نہ تھا بلکہ جماعت گوسالہ پرستون مین سے تھا اور اُسکو حضرت موسیٰ بن مظفر کہتے تھے۔ اور صحیح تر یہ ہے

کہ بنی اسرائیل مین سے تھا اور جبکہ فرعون انکے لڑکون کو ہلاک کرتا تھا پیدا ہوا تھا چنانچہ اسکی ماں نے پیدا ہوتے ہی اسکو دریاے نیل کے کنارے پر ڈالدیا تھا ایک جزیرے مین اور معالم مین لکھا ہی کہ اسکو ایک غار مین رکھ دیا تھا حق تعالی نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا تا اسکو پرورش کرین اور کھانا پینا اسکو پہونچاوین اس سبب سے وہ حضرت جبرئیل کو پہچانتا تھا اور دن غرق ہونے فرعونیون کے حضرت جبرئیل کے گھوڑے کے سم کے نیچے سے مٹھی خاک کی اٹھا کر محافظت سے رکھ چھوڑی تھی اور ایک قول سے اسطرح پر ہے کہ غرق ہونے کے دن اسنے ایک سوار کو دیکھا تھا کہ جب اسکا گھوڑا قدم اٹھاتا تھا تو اسکے سم کے نیچے سبز گھانس اگتی تھی چونکہ وہ مرد زیرک اور عقلمند تھا جانا کہ یہ سوار جبرئیل علیہ السلام ہے کہ حضرت موسیٰ کی مدد کے واسطے آیا ہی ایک مٹھی خاک کی اس گھوڑے کے سم کے نیچے سے اٹھا کر رکھ چھوڑی تا آنکہ جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے سامری حضرت ہارون کے پاس آیا اور کہا قدرے اسباب اور لباس کہ قبطیون سے عاریتاً لیا تھا ہمارے پاس ہے اور ہمکو اسمین تصرف کرنا ناروا ہے اور مین دیکھتا ہون کہ بنی اسرائیل بہکتے ہین اور غبی ہین اور باطاعت فرمان الٰہی کوشش نہین کرتے ہین حضرت ہارون نے کہا کہ سب کو جمع کرو اور سامری سے کہا کہ تو اسکو بامانت رکھ چھوڑ سامری اسکو اپنے تحت تصرف مین لایا اور ایک قول سے سامری نے ہارون سے کہا کہ سب کو یکجا کر کر اور آگ مین ڈال کر گداز دے کے رکھ چھوڑنا چاہیے حضرت ہارون نے کہا بہتر سب لاکر ایک چھر مین ڈال کر آگ روشن کردو اور سامری نے کہ زرگری یعنے کام سنار سے ماہر تھا سب کو گلا کر قدرے وہ خاک کہ حضرت جبرئیل کے گھوڑے کے سم کے نیچے سے اٹھائی تھی اسپر ڈال دی اور پھر اسکو ایک قالب مین ڈال کر ایک گوسالہ یعنے گاے کا بچہ بنایا اور فی الحال وہ زندہ ہوگیا اور گوشت اور پوست اسپر پیدا ہوا اور آواز کرنے لگا اور بعضے کہتے ہین وہ زندہ نہین ہوا اسی طرح اور وضع پر کہ قالب مین بنایا تھا رہا اور پہلے بنانے سے سامری نے بنی اسرائیل سے کہا تھا مین تمکو موسیٰ کا خدا دکھا دیتا ہون بشرطیکہ میرے مطیع اور تابعدار رہو انھون نے قبول کیا تھا جب وہ گوسالہ بنا چکا تو سامری نے کہا کہ یہ موسیٰ کا خدا ہے کہ جسکی طلب کے واسطے طور پر گیا ہی کہتے ہین کہ چار دانگ بنی اسرائیل نے کہ دو حصے ہوتے ہین اسکو سجدہ کیا اور پوجا کیے آیت واتخذ قوم موسیٰ من بعدہ من حلیهم عجلا جسدا له خوار الم یروا انه لا یکلمهم ولا یهدیهم سبیلا اتخذوه وکانوا ظلمین یعنے اور پکڑا قوم موسیٰ کی نے پیچھے اسکے گہنون انکے سے بچھڑا گاے کا ستا بدن تھا کہ واسطے اسکے آواز تھی گاے کی کیا نہ دیکھا تو نے کہ وہ بولتا ہے انسے اور نہ دکھاتا ہے انکو راہ پکڑ لیا اسکو اور تھے ظالم۔ اور تفسیر معالم اور زاہدی مین لکھا ہی کہ چھ لاکھ پندرہ ہزار آدمی سلامت رہے اور ساری قوم نے سواے انکے اس گوسالے کو پوجا۔ حضرت ہارون نے انسے کہا اے قوم تم اس گوسالہ پرستی مین کیون مبتلا ہوے اس خدا کی عبادت چھوڑ کر کہ جسنے تمکو پیدا کیا اور وہ خالق ارض و سما ہی اب بھی میری پیروی کرو اور خدا کے دین پر ثابت قدم رہو اور توبہ کرو انھونے کہا ہم جب تک کہ موسیٰ پھر کر ہمارے پاس نہین آنے کا

اور ہم نہ دیکھ لینگے کہ وہ گوسالہ پرستی کرتا ہی یا نہین اسکی پرستش نہ چھوڑین گے کیونکہ سامری نے ہمکو کہا
یہی موسیٰ کا خدا ہے کہ جسکی تلاش مین وہ پھرتا ہی اور مواہب علیہ مین سورہ اعراف مین تحت آیت ولما
رجع موسیٰ الی قومہ غضبان اسفا قال بئسما خلفتمونی من بعدی اعجلتم امر ربکم والقی
الالواح واخذ براس اخیہ یجرہ الیہ لکھا ہے یعنے اور جب پھر آیا موسیٰ طرف قوم اپنی کے غصے سے
پچتاتا ہوا کہا برا ہے جو کچھ جانشینی کی تمنے میرے پیچھے میری کیا شتابی کی تمنے حکم رب اپنے سے اور ڈالدی
تختی اور پکڑا سر بھائی اپنے کا کھینچتا تھا اُسکو طرف اپنے۔ لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ کوہ طور سے
اپنی قوم کے پاس آئے تو اس قضیہ نامرضیہ سے خبر پائی اور صحیح تر اسطرح پر ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو
کوہ طور پر خبر دی کہ تیری قوم اب گوسالہ پرست ہوگئی اور سامری نے اُنکو گمراہ کر دیا ہی اور مواہب علیہ مین
سورہ طہٰ مین لکھا ہے کہ جب چالیس دن گذر گئے تو حضرت موسیٰ اُن لوحون کو لیکر وہان سے بازگشت
کی اور خشمگین اور اندوہناک انکے عمل ناشایستہ سے تھے جب اپنی قوم مین پہونچے آواز جوش و خروش انکی سُنی
کہ گرداگرد گوسالے کے دف بجاتے ہین اور ناچتے ہین عتاب آغاز کیا اور ازروے ملامت کہا اے گروہ مین نے
وعدہ نہ کیا تھا کہ تمھارا آفریدگار تمکو کتاب دیگا اور مین اُسکی طلب کو نہ گیا تھا آیا دراز ہوا تمپر زمانہ مفارقت کا
چالیس دن سے کہ وعدہ کیا تھا اور اُسی وعدہ پر پھر امین آیا چاہتے ہو کہ نازل ہووے عذاب خدا تمپر تمنے
بہت برا کیا افسوس کہ چیز باطل کے ساتھ مشغول ہوے اور حق سے غافل ہمکر شیطان گمراہ ہوکر اسکی عبادت
سے باز رہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ازروے غضب اُن لوحون کو پھینکدیا اور ایک روایت ہی
پھینک نہین دیا لیکن دونون ہاتھون سے جلدی سے زمین پر رکھدیا جیسا کہ کوئی پھینک دیتا ہی اور تفسیر
مدارک التنزیل مین لکھا ہے کہ اُنکو ڈالدیا کہ وہ ٹوٹ گئین چھ حصہ اور جو کچھ کہ اُنپر لکھا ہوا تھا اور وہ
تفصیل ہر چیز کی تھی اُنکو فرشتے آسمان پر لیگئے اور ایک حصہ کہ اسپر ہدایت اور رحمت لکھی تھی باقی رہی
اور معالم مین لکھا ہی کہ باقی رہی اور چیز کہ اسمین موعظت اور حدود معاصی اور بیان احکام حلال اور
حرام تھا اُسوقت حضرت کلیم اللہ نے واسطے پاسبانی دین ربانی کے غایت غضبناکی سے ایک ہاتھ سے
حضرت ہارون کی پیشانی اور ایک ہاتھ مین داڑھی پکڑ کر اپنی طرف کھینچی اسواسطے کہ یہ گمان تھا کہ حضرت
ہارون نے قوم کو گوسالہ پرستی سے منع نہ کیا یا تقصیر اور تاخیر ممانعت مین واقع ہوئی پھر کہا ای ہارون ع
کس چیز نے تجھکو باز رکھا کہ اُنکو گمراہی سے مانع نہ آیا اور اُنکو غضب خدا سے نہ ڈرایا اور کون مانع تھا کہ اطلاع
کے لیے میرے پاس نہ پہونچا حضرت ہارون ع نے کہا کچھ میری تقصیر نہین ہی اس قوم نے مجھکو تنہا اور بیچارہ پاکر پریشان کیا
اور نزدیک تھا کہ مجھکو مار ڈالین ناچار بسبب غلبہ خوف کو مین نے انکے ساتھ مقاتلہ اور مقابلہ نہین کیا اور انکو چھوڑ کر اسلیے
مین تمھارے پاس نہین آیا کہ مبادا تم کہتے کہ بنی اسرائیل کو اکیلا کیون چھوڑا اور کسواسطے میرے کہنے کو یاد نہ رکھا کہ اصلاح
اور ملاء کا کام کرتا رہنا اور مجھکو اہانت نہ پہونچانا اور میرے دشمنون کو خوشحال نہ کرنا اور تفسیر انوار مین سورہ طہٰ مین ذیل

آیت قال یا بن ام لا تاخذ بلحیتی ولا براسی انی خشیت ان تقول فرقت بین
بنی اسرائیل ولم ترقب قولی یعنے کہا اے بیٹے ماں میری کے مت پکڑ داڑھی میری اور سر میرا تحقیق
مین ڈرا یہ کہ کہوے تو جدائی ڈالدی درمیان بنی اسرائیل کے اور نہ انتظار کیا بات میری کا۔ لکھا ہی کہ حضرت ہارون نے
ازروئے استعطاف اور حضرت موسیٰ کے دل ملائم ہونے کے لیے کہا اے میرے ماں کے بیٹے کیونکہ حضرت موسیٰ
حضرت ہارون کی ماں اور باپ کے بیٹے تھے اور بعضے کہتے ہین حضرت موسیٰ ہارون کی ماں کے بھائی
تھے اور جمہور اس امر پر ہین کہ دونون ایک ماں اور باپ سے تھے اور مدارک اور جلالین مین سورۂ اعراف مین
تحت آیت والقی الالواح واخذ براس اخیہ اور ڈالدی تختی اور پکڑا سر بھائی اپنے کا۔ روایت کیا ہی
کہ تین برس بڑے تھے اور انوار التنزیل مین سورۂ مریم مین بیچ آیت ووھبنا لہ من رحمتنا اخاہ
ھارون نبیا اور دیا ہمنے مہربانی اپنی سے بھائی اسکا ہارون پیغمبر اور معالم مین سورۂ طہ در ذیل آیت
واجعل لی وزیرا من اھلی ھرون اخی اور کہا واسطے میرے وزیر اہل میری سے ہارون بھائی میرا
ایراد کیا ہے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ سے چار برس بڑے تھے۔ حضرت موسیٰ نے یہ عذر حضرت
ہارون کا قبول کیا اور کہا اے پروردگار میرے بخش مجکو اس عمل بد سے کہ بڑے بھائی کے ساتھ مین نے
کیا یا اس سے کہ لوحین مین نے پھینک دین اور بخش میرے بھائی کو اگر اُس سے تقصیر وقوع مین آئی ہو منع کرنے
انکے مین اور پھر سامری کیطرف متوجہ ہو کر کہا کہ کیا امر مذموم تجھ سے سرزد ہوا اور نہایت عتاب اور غصہ کیا اور
چاہا کہ اسکو مار ڈالین وحی آئی کہ اسکو ہلاک نہ کرو کہ اسمین صفت سخاوت غالب ہی چونکہ اسکی سخاوت سے خلق کو
نفع پہونچتا ہے اسکو حیات کے نفع سے باز نہ رکھنا چاہیے اسوقت حضرت موسیٰ نے اس گوسالے کو
جلا کر اور راکھہ کر کر ہوا مین اس قول کے کہ اسکا گوشت اور پوست اور ہڈیان تھین یا یہ کہ اسکو سوہان سے
ریزہ ریزہ کر کر باعتبار اُس قول کے کہ جسم زرین تھا بے حیات دریا مین ڈلوا دیا اور سامری سے کہا دیکھ
اپنے معبود کو کہ پیوستہ اُسکی پرستش کرتا تھا اور وعدہ عذاب کا کہ خاص تیرے واسطے ہی آخرت مین کسی طرح برخلاف
اُسکے نہوگا اور تجکو پہونچے گا اور جو کہ خداے تعالیٰ نے مجکو تیرے قتل سے منع کیا پس بہتر یہی ہی تو یہان سے
باہر چلا جا کہ تیرے واسطے تیری زندگی مین یہ عقوبت ہے کہ جو کوئی تیرے پاس آوے اور تجکو مس کرے
تو کہ کہ مجھ سے دور رہو اور اسواسطے یہ امر ہوگا کہ جس سے تو مس کرے تجکو اور اُسکو بخار عارض ہوگا پس آدمی
اُس سے گریزان تھے اور وہ تنہا وحشیون کی طرح جنگلون مین سرگردان پھرتا تھا اور جسکو دور سے دیکھتا تھا
کمال مبالغے سے کہتا تھا کہ میرے پاس نہ آنا اور مدارک مین لکھا ہے کہ ایک جماعت کا اولاد سامری سے اس
زمانے تک یہی حال موجود ہے اور انوار التنزیل مین در ذیل آیت واذ قال موسیٰ لقومہ یاقوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذ
کم العجل فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم ذالکم خیر لکم عند بارئکم فتاب علیکم انہ ھو التواب الرحیم اور جسوقت
کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے اے قوم میری تحقیق تم نے ظلم کیا جانون اپنی ساتھ پکڑنے تمہارے کے بچھڑے کو

پس توبہ کرو طرف پیدا کرنے والے اپنے کے پس مار و جانون اپنی کو یہ بہتر ہے تمکو نزدیک پیدا کرنے والے تمھارے
کے پس پھر آیا اوپر تمھارے تحقیق تو ہی پھر آنے والا مہربان لکھا ہی کہ جب گوسالہ زندہ نہ رہا اور حضرت کلیم اللہ کو اسکے
نابود کرنے سے کچھ آزار نہ پہونچا تو سب کو یقین ہوا اُسکا کہ وجود گوسالہ بسبب اغوا سے شیطان تھا اور اُسکی پرستش
کروانے سے سامری عذاب ہوا سب بنی اسرائیل عبادت کرنے گوسالہ سے پشیمان ہوئے اور کہنے لگے اگر پروردگار
ہمپر رحمت نہ کرے اور ساتھ قبول کرنے توبہ کے ہماری نہ بخشے تو البتہ ہو دین ہم زیان کار دونسے اور ہلاک ہوئے
والون سے پھر حضرت موسیٰ نے بامر الٰہی انکو کہا کہ قبول توبہ منحصر اسپر ہے کہ اب تم اپنے قتل نفوس پر خوشی راضی ہو
انھون نے رضا دی اور بموجب اشارہ کلیم اللہ جنگل مین گئے اور دو زانو بیٹھکر گردن ڈالدیا حضرت ہارون نے بارہ ہزار آدمیون
ہمراہ لیکر بضرب تیغ بے دریغ صبح سے دوپہر تک ستر ہزار آدمیون کو قتل کیا تا آنکہ توبہ انکی قبول ہوئی اور مواہب علیہ
مین زیر تفسیر قولہ تعالیٰ وما اعجلک عن قومک یا موسیٰ اور کس چیز نے شتابی مین ڈالا قوم تیری کو اے موسیٰ
لکھا ہی کہ بعد ہلاک ہونے فرعون کے حضرت موسیٰ سے استدعا کی کہ ہمارے واسطے قوانین شریعت اور قواعد ملت اور
احکام ملت معین کرو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس باب مین حضرت رب الارباب سے مناجات کی خطاب
پہونچا کہ جماعت بنی اسرائیل کے ساتھ کوہ طور پر آیا تجکو ایک کتاب جامع احکام شرع دیوین حضرت موسیٰ ستر
آدمی بزرگ قوم ہمراہ لیکر متوجہ بجانب طور ہوئے جب نزدیک پہونچے قوم کو چھوڑ نہایت اشتیاق کلام اور پیام
باریتعالیٰ سے پہاڑ پر آئے خطاب پہونچا کہ کونسا امر باعث شتابی ہوا کہ تو پہلے آیا اپنے گروہ سے۔ حضرت موسیٰ نے
کہا وہ بھی میرے پیچھے پیچھے آتے ہین اور جلد پہونچتے ہین اور مین سو واسطے بادی سے آیا کہ تو مجھسے خوش اور راضی ہووے
اسواسطے کہ جلد بجالانا احکام کا موجب رضامندی کا ہوتا ہی اور مواہب علیہ مین تفسیر قولہ تعالیٰ مین واختار موسیٰ
قومہ سبعین رجلا لمیقاتنا اور چن لیئے موسیٰ نے قوم اپنی سے ستر مرد واسطے وعدہ ہمارے کے۔ نقل
کیا ہی کہ حضرت رب العزت سے فرمان پہونچا کہ اے موسیٰ ایک جماعت بہترین قوم بنی اسرائیل کو لیکے ساتھ کوہ طور
پر لا کہ تا پرستش گوسالہ اور اُس گمراہی سے عذر کرین حضرت موسیٰ ستر آدمیون کو لیگئے اور ایک قول سے
اسطرح پر ہے کہ طائفہ بنی اسرائیل نے کہا کہ خدا ے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو ساتھ کلام خاص کے ممتاز
نہ کیا واسطے رفع اس اشتباہ کے حق تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ایک جماعت بزرگ اپنی قوم مین سے لا اور وہ اس
پہاڑ پر آوین تا میرا کلام سنین حضرت موسیٰ ستر آدمیون کو اپنے ہمراہ لیگئے اور جب طور پر پہونچا ایک ابر
دیکھا کہ درمیان انکے اور حضرت موسیٰ کے حائل ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس ابر کے پردے مین
گئے اور یہ سب سجدے مین گرے اور حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام فرمایا اور
امر و نہی اور وعدہ و عید کیا جب وہ ابر طرف ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام باہر آئے اور کہا سنا تمنے
کلام پروردگار کا اُنھون نے کہا ہمنے کلام تو سنا لیکن متکلم یعنے کلام کرنے والے کو نہین دیکھا
ہم اوسوقت ایمان لاوینگے کہ خدا ے متکلم کو برأے العین دیکھینگے ہنوز تمام یہ کلام نہ کرنے پائے تھے

کہ صاعقہ ظاہر ہوا اور سب کو جلا دیا اور ایک قول یہ ہے کہ ایک آواز مہیب پیدا ہوئی اور اُسکے ہول سے سب ہلاک ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ لرزہ اُنکے تمام بدن مین پیدا ہوا بمرتبہ کہ بند اور پیوند انکے تمام اعضا کے جدا ہو گئے اور مر گئے آیت فلما اخذتهم الرجفة قال رب لو شئت اهلكتهم من قبل واياي اتهلكنا بما فعل السفهاء منا یعنے پس جب پکڑا انکو زلزلہ نے کہا موسیٰ علیہ السّلام نے اے رب میرے اگر چاہتا تو ہلاک کرتا انکو پہلے اس سے اور مجکو بھی کیا ہلاک کرتا ہے تو ہمکو ساتھ اُس چیز کے کہ کیا بیوقوفون نے ہم مین سے اور تفسیرون مین لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ حال مشاہدہ کیا ڈر سے کہ بنی اسرائیل کے نزدیک انکے قتل کے ساتھ متہم ہونگا کہ اے پروردگار اگر تو چاہتا کہ انکو ہلاک کرے تو پہلے آنے قوم سے ہلاک کر سکتا تھا آیا ہلاک کرتا ہی تو مجکو بسبب اس امر کے کہ بیوقوفون نے میری قوم سے کیا ہے یعنی عبادت گوسالہ یا دلیری اور طلب دیکھنے تیرے کے دنیا مین قولہ تعالیٰ ان هي الا فتنتك تضل بها من تشاء وتهدي من تشاء انت ولينا فاغفر لنا وارحمنا وانت خير الغافرين واكتب لنا في هذه الدنيا حسنة وفي الاخرة انا هدنا اليك یعنی نہین ہین کردار انکے مگر آزمائش اور مبتلا کرنا تیرا یعنی آزمایش تیری کہ انکو کلام سنایا کہ انھون نے تیرے دیکھنے کی طمع کی اور گوسالہ مین سے آواز ظاہر کی کہ اُسکو پوجنے لگے گمراہ کرتا ہے تو ساتھ اُس ابتلا کے جسکو چاہتا ہے کہ گمراہ ہووے اور راہ راست دکھاتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے راہ راست پر آوے پس عفو کر اور بخشش فرما اور رحم کر ہمارے کہ تو بہترین آمرزندگان ہے اور کہتے ہین کہ گستاخی عاشق کی عالم بے اختیاری مین ترک ادب نہین ہے بلکہ عین ادب ہے روایت کرتے ہین کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حیران رہے اور روئے اور کہا خداوندا مین بنی اسرائیل سے کیا کہون کہ بزرگان قوم کیا ہوئے حق سبحانہ تعالیٰ نے پھر انکو زندہ کر دیا اور بعضے نقل کرتے ہین کہ بنی اسرائیل بعد نازل ہونے توریت کے سرکش ہوئے اور کہا احکام اس کلام کے کمال دشوار مین ہمسے نہین ہو سکنے کے ہم نہین مانتے حق تعالیٰ نے کوہ طور کو فرمان دیا کہ اپنی جگہ پر سے اُٹھ کر انکے سر پر کھڑا ہو گیا اور انکے آگے آگ روشن ہو گئی اور پیچھے دریاے ذخار پیدا ہوا جب انھون نے بھاگنے کی جگہ نہ دیکھی سجدے مین گئے اور متحیر رہے حق تعالیٰ نے فرمایا جو کچھ کہ ہمنے عطا کیا تمکو احکام سے بجد و جہد قوی اور یاد کرو ہمیشہ جو کچھ کہ اسمین ہے ثواب اور عقاب سے انھون نے قبول کیا اور خداے تعالیٰ نے اُس کوہ با شکوہ کو انکے سر پر سے اُٹھا لیا اور اُس آتش شعلہ انگیز کو اطفا بخشا اور دریاے ذخار کو برطرف کیا **فصل ساتوین** قصہ قارون ملعون مین قولہ تعالیٰ ان قارون كان من قوم موسى فبغى عليهم تحقیق قارون تھا قوم موسیٰ کی سے پس سرکشی کی اوپر انکے تفسیر جامع اور معالم التنزیل اور مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ بقول محمد بن اسحاق قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا تھا اور بقول دیگر حضرت موسیٰ کے چچا کا بیٹا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ کی بہن کا بیٹا تھا اور صحیح تر یہ ہے کہ چچا کا بیٹا تھا اور انکا غیر نہ تھا یعنی حضرت موسیٰ

علیہ السلام کا بہنوئی بھی تھا اور زبان عبرانی مین اسکو قارح کہتے ہین اور بنی اسرائیل مین مالدار اور صاحب جمال زیادہ تھا اور نہایت خوبی اور خوبصورتی سے کہ اسکے منھہ پر نور تھا اسکو منور کہتے تھے اور توریت کو اس سے بہتر کوئی نہ جانتا تھا اور جب اسکو تونگری حاصل ہوئی اسکا حال دگرگون اور متغیر ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر ستم کرنے لگا اور چاہا کہ سب سے زیر تحت حکومت ہووین اور اس معنی سے غافل رہا کہ یہ انجام مین موجب بدسعادتی اور بے دولتی کا ہے۔ کہتے ہین کہ فرعون بے عون نے اسکو بنی اسرائیل پر حاکم کیا تھا کہ انپر ظلم کرتا تھا اور تکبر حد سے زیادہ رکھتا تھا اور جامہ ہاے رنگین بوجہ حرام سے پہنتا تھا اور اتنے لنبے اور دراز کرتا تھا کہ زمین پر گھسٹتے جاتے تھے اور بسبب کثرت مال بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے خزانون پر واقف اور آگاہ تھا اُنکو نکال لیا اور بعضے کہتے ہین یہ فرعون کا خزانچی تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو ہلاک کیا تو وہ خزانے اسکے پاس رہے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ نے اپنی بہن کو کیمیاگری سکھائی تھی اور اکثر اس امر پر ہین کہ جب حضرت موسیٰ کو فرمان آیا کہ توریت کو سونے پر لکھو تاکہ اسکی تعظیم خلق مین زیادہ ہووے حضرت موسیٰ نے الٰہی میرے پاس زر نہین کہان سے لاؤن حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کیمیاگری سکھائی اور تین دوائین نسخۂ اکسیر کی بتائین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنظر اخفا یہ چاہا کہ جدا جدا اُن سے چیزین طلب کرین تاکوئی اس ترکیب عجیب کیمیا سے واقف نہو اسواسطے اُنھون نے ایک دوا یوشع سے کہ شاگرد اور خادم تھا سنگوائی اور ایک دوا یوشع سے کہ شاگرد اور خادم تھا سنگوائی اور ایک دوا کالب سے کہ اولاد یہودا مین سے تھا اور ایک دوا قارون سے ولیکن قارون کہ نہایت زیرک اور رمز شناس تھا انکے خفیہ کہنے سے اُن دونون کے ازروے تفرس کے جانا کہ اس پوشیدگی مین کوئی حکمت ہے پہلے اس نے یوشع اور بعد کالب سے فریب دیکر وہ دونون دوائین پوچھ لین کہ کامل نسخہ حاصل ہوگیا اور پھر اُسکے بنانے کی ترکیب کا تفحص کیا آخرالامر کسی بہانے سے وہ بھی اسنے دیکھا کہ اور اُسی طرح تانبے کا سونا بنایا کہ اس کیمیاگری سے بہت مال ہوگیا اور بعضے کہتے کہ فرعون کے غرق ہونے کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے سُم کے نیچے جو گھاس اُگتی تھی وہ کیمیا کی تاثیر رکھتی تھی جب سامری نے اُٹھائی تھی تو اسنے بھی لے لی تھی اس سے سونا بنایا اور مغرور ہوا ہرچند اُسکی قوم کے مومنون نے ازروے نصیحت کہا کہ خوش نہو اور مال دنیا کے ساتھہ شادی نہ کر کہ دنیا گذران ہے اور یاد رکھہ کہ تجکو اس مین سے فقط کفن نصیب ہوگا دین اور آخرت سے اندیشہ کر اور اس مال و منال کے ساتھہ مغرور نہو اصلا وہ مطلقاً نہ سنتا تھا اور کشاف مین تفسیر آیت وآتیناه من الکنوز ما ان مفاتحہ لتنوء بالعصبۃ اولی القوۃ یعنے اور دیا تھا ہمنے اسکو خزانون سے اسقدر کنجیان اُسکی بھاری ہوتی تھین ایک جماعت قوت والی پر۔ مین لکھا ہے کہ ساٹھہ اونٹ قارون کے خزانون کی کنجیان اُٹھاتے تھے اور تفسیر مدارک التنزیل مین نقل کیا ہے کہ ساٹھہ اونٹ

کنجیان اُٹھاتے تھے اور ہر خزانے اور گنج کی ایک کنجی تھی اور ہر کنجی ایک انگل سے زیادہ نہ تھی اور چمڑے کی کنجیان بنائین تھین تاسبک ہوین اور معالم التنزیل اور ینابیع مین لکھا ہے پہلے طغیان اور عصیان کا اس سے سرزد ہوا یہ تھا کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو وحی بھیجی تھی کہ اپنی قوم کو کہو کہ ہر شخص چار سبز تاگے اپنی چادر کے چارون کونون مین لٹکاوین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا الٰہی یہ کسواسطے فرمایا کہا اسواسطے کہ بنی اسرائیل آدمی غافل ہین چاہتا ہون کہ ان مین کوئی علامت ہووے کہ جب اُسکو دیکھین تو یاد کرین کہ یہ فرمان خدائے تعالیٰ سے عمل مین آیا ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا یارب فرماتا یہ سب چادرین سبز کرلین ایسا نہو کہ یہ اس امر کو حقیر جانین خطاب آیا کہ اے موسیٰ فرمان کی تھوڑی چیز بھی حقیر نہین ہوتی اور ظاہر ہے کہ اگر اندک کام مین میری اطاعت نہ کرینگے تو امر بزرگ مین بھی نہ کرینگے۔ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم الٰہی سے آگاہ کیا چنانچہ سبنے اس طرح پر کیا مگر قارون ملعون نے تکبر کیا اور فرمان نہ بجالایا اور کہا خدا اپنے بندون کو یہ علامت اسواسطے فرماتا ہے تا اُنکو پہچانے اور مواہب علیہ مین سورۂ قصص مین لکھا ہے کہ روایت کرتے ہین کہ قارون حضرت موسیٰ اور ہارونؑ سے حسد اور کینہ دیرینہ رکھتا تھا اسواسطے ایک دن اُسنے کہا کہ منصب رسالت تو نے آپ لیا اور ریاست قربانی اور ذبح کی ہارونؑ کو دی اور میرے لیے کوئی منصب تجویز نہ کیا حضرت موسیٰ نے کہا یہ مین نے اپنی طرف سے نہین کیا خدا نے اسطرح پر فرمایا۔ قارون نے کہا قسم ہے خدا کی کہ مین تجکو سچا نہین جاننے کا جبتک کہ کوئی دلیل مجکو نہین دکھائیگا حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کے بزرگون کو بُلایا اور اپنے عصا کو حضرت ہارونؑ کے عصا کے ساتھ رات کو ایک صومعہ یعنی بتخانہ مین رکھ دیا جب صبح کو دیکھا تو حضرت ہارونؑ کے عصا مین سبز پتے نکلے ہوئے تھے اور وہ بادام کے درخت کا تھا حضرت موسیٰ نے کہا یہ علامت ہارونؑ کی کرامت کی ہے قارون ملعون نے کہا یہ سب تیرا جادو ہے پھر اُسوقت قارون مع اپنے لوگون کے حضرت موسیٰ سے جدا ہوا کہ پنہان و آشکار بسبب قرابت اور خویشی کے مدارا کرتے تھے اور وہ حضرت موسیٰ کو تکلیف دیتا تھا اور اُسنے ایک محل بادشاہانہ بنایا تھا کہ اسّی گز بلندی رکھتا تھا اور دروازے اُسکے سونے کے تھے اور دیوارین بھی سونے کے تختون کی اور نہایت اُسپر مینا کاری کی تھی اور تکیہ گاہ اور فراش مکانات نشستگاہ دیبا اور اطلس سیاہ سے آراستہ کیا تھا اور اشراف بنی اسرائیل کو بُلاتا تھا اور اُنکے ساتھ کھانا کھاتا تھا اور وہ ہر طرح کی باتین کرتے اور خوشامد سے حضرت موسیٰ پر ہنستے تھے غرض حریصون سے دنیا کے لالچ کے واسطے اسطرح کی جوششین ہوتی ہین۔ مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ ایک دن قارون سفید خچر پر زین زرین رکھکر اور جامہ ارغوانی پہنکر اور چار ہزار سوار بلباس ارغوانی آراستہ اپنے ہمراہ لیکر باہر آیا اور کشاف مین لکھا ہے کہ نوّے ہزار آدمی گلناری لباس پہنے ہوئے اور ایک جگہ روایت مین ہے کہ ہزار لونڈیان سفید خچرون پر بازین زرین اور جامہ ارغوانی اور موزہائے سفید آراستہ و پیراستہ تھین القصّہ سب اُسکے پیرو در پئے ایذائے حضرت موسیٰ تھے تا آنکہ حکم زکوٰۃ نازل ہوا اور باوجود اس امر کے کہ اُسکو دسوان یا چوتھا حصہ اموال کا دینا چاہیے تھا اور مال و منال بے شمار

رکھتا تھا لیکن حضرت موسیٰ نے بفرمان الٰہی نظر لیو فور طمع اسکے تخفیف اُسپر کی اور کہا ہر ہزار دینار مین سے ایک دینار دے قارون نے حساب کیا تو یہ بھی مبلغ خطیر نکلے بخل و خست مانع ہوئی ایک جماعت بنی اسرائیل کو جمع کیا اور کہا جو کچھ کہ موسیٰ نے کہا تمنے مانا اب وہ چاہتا ہی کہ تمھارا مال لے لیوے اُنھون نے کہا تو ہمارا مہتر کیا کہتا ہی کہا مین چاہتا ہون کہ اُسکو قوم کے درمیان مین رسوا کردن تا کوئی اُسکا کلام نہ سُنے اور اُسکے کہنے پر عمل نہ کرے اور بے اعتباری سکے لیے مین ایک حیلہ راست نما کرتا ہون اس امر پر تحسین کی چنانچہ اُسنے ایک عورت فاجرہ کو طلب کیا اور کچھ دیا یا ہزار دینار یا ہزار درم یا ایک طشت دیکر آموختہ کیا کہ بحضور خاص و عام اقرار اسبات کا کرے کہ موسیٰ نے اُسکے ساتھہ زنا کیا ہی دوسرے دن اپنے گھر مین بنی اسرائیل کو جمع کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس آن کر کہا کہ آدمی جمع ہوئے ہین اور امیدوار ہین کہ آپ تشریف لیچلین اور مجلس کو زیب و زینت دیوین اور حضرت پند و نصیحت فرماوین حضرت موسیٰ آئے اور منبر پر بیٹھہ کر احکام توریت بیان کیے کہ جو کوئی چوری کرے اُسکا ہاتھہ کاٹنا چاہیے اور جو کوئی زنا کرے اگر غیر محصن ہووے تو سو تازیانے لگانے واجب ہین اور اگر محصن ہووے تو سنگسار کرنا لازم ہی قارون اُٹھا اور کہا اگر وہ شخص تم ہووے - کہا اگر وہ شخص مین ہون - قارون نے کہا بنی اسرائیل گمان کرتے ہین کہ تو نے فلانی عورت کے ساتھہ زنا کیا ہی ہم اُسکو تیرے روبرو بلاتے ہین آپ نے کہا اُسکو حاضر کرو جب اُس عورت کو لائے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے عورت تجکو قسم ہے اُس خدا کی کہ جسنے دریا کو بنی اسرائیل کے واسطے شکافتہ کیا اور توریت بھیجی سچ کہہ اور کجی کو چھوڑ دے اور راستی اختیار کر اُس عورت نے چاہا کہ بموجب شروط افترا پردازی اور بہتان بندی کرے اور دامن عفت حضرت نبوی بلوث تہمت آلودہ کرے حق سبحانہ تعالیٰ نے اُسکی زبان کو حق کیطرف مائل کیا اُسنے باواز بلند کہا کہ اے بنی اسرائیل جانو اور آگاہ ہو کہ قارون دشمن موسیٰ ہے کل مجکو اپنے گھر مین بلا کر ایک طبق پر جواہر وزر مجکو دیا ہے اور سکھایا ہے کہ مجلس عام مین افترا کرون اور اپنے ساتھہ زنا کرنے پر گواہی دون نعوذ باللہ من ذالک اب گواہی راستی دیتی ہون کہ موسیٰ علیہ السلام پیغمبر خدا ہی اور جو کچھ کرتا ہی اور کہتا ہی بموجب وحی سماوی ہی اور دین اُسکا برحق ہی اور جو برائی کہ میرے ارادے مین تھی اُس سے توبہ کرتی ہون اشھد ان لا الٰہ الا اللہ ان موسیٰ کلیم اللہ و نبیہ تبت عما صنعت و رجعت عما فعلت اور بعضون نے لکھا ہے کہ قارون نے اُس فاحشہ کو ایک بدرۂ زر سربستہ دیا تھا کہ اوس نے مجمع عام مین اُسکو ستر دکیا اور سبھون نے دیکھا کہ وہ مختوم ہے بمہر قارون اور اس عورت نے کہا اگر مین جھوٹی ہوتی تو یہ کیسہ سربمہر میرے پاس کیونکر ہوتا جب بنی اسرائیل نے یہ کلام سنا زبان طعن قارون پر دراز کی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ملول ہو کر قارون پر خفا ہوئے اور اُسی وقت منبر پر سے اُتر کر سجدہ ہوئے اور درگاہ حق تعالیٰ مین قارون کی شکایت کی وحی آئی کہ زمین کو تیرے فرمان مین کیا جو کچھ تو چاہے اُس سے کام لے اُسوقت حضرت موسیٰ نے کہا

اے قوم مجکو قارون پر بھیجا ہی جسطرح کہ فرعون پر بھیجا تھا جو کوئی قارون کے ساتھ ہو اپنی جگہہ پر رہے
اور جو کوئی میرے ساتھہ ہے الگ ہوجاوے سب بنی اسرائیل نے اُس محفل سے کنارہ پکڑا الا دو آدمی ایک
داثان اور دوسرا ابران کہ وہ قارون کے پاس رہے اُسوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین سے خطاب
کیا یا امر حق خطاب کہ اے زمین لے اُسکو اُسی وقت اُسکے پاؤن ٹخنون تک فرو ہوگئے اور قارون ہنسا اور
کہا اے موسیٰ یہ کیا سحر ہے کہ اُسکو تو ظاہر کرتا ہے اُنھون نے اسبات پر اُسکی التفات نہ کیا اور دوبارہ کہا
زمین لے انکو پس قارون مع اپنے اتباع کے گردن تک دھنس گیا اور ہر چند تضرع اور زاری کرتا رہا حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے دل مین اثر نہوا آخر تمام سر سے پاؤن تک زمین مین چلا گیا اور اکثر تفسیرون مین لکھا ہے
کہ خدائے تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰ ستر بار قارون اور اُسکے یارون نے تجھہ سے فریاد کی اور حمایت
قرابت اور پاس صلہ رحم تجکو جتایا تو نے اُنکی فریاد نہ سُنی اور اُنپر تجکو رحم نہ آیا قسم ہے مجکو اپنے عزت اور جلال کی
کہ اگر مجکو ایک مرتبہ بصدق دل اور نیت خالص سے پکارتے تو مین اُنکا عذر قبول کرتا۔ القصہ بعد دھنسنے
قارون کے حاسدان بنی اسرائیل کہنے لگے کہ بسبب طمع مال حضرت موسیٰ نے قارون کو امان نہ بخشی اور باعث
اُسکی ہلاکت کے ہوئے یہ بات اُنکو بہت ناگوار معلوم ہوئی اُنھون نے دُعا کی کہ الٰہی اُسکے مکانات اور
خزائن اور اسباب تمام اُسکا خسف فرما یہ استدعا انکی باجابت مقرون ہوئی اور خدائے تعالیٰ نے
سب کو زمین مین دھنسا دیا چنانچہ سورۂ قصص مین فرماتا ہے آیت فخسفنا به وبداره الارض
فما كان له من فئة ينصرونه من دون الله وما كان من المنتصرين یعنی پس دھنسا دیا ہمنے
ساتھہ اُسکے اور گھر اُسکے کو زمین مین پس نہوئی واسطے اُسکے کوئی جماعت کہ مددگار ہووے اُسکی سوائے
خدا کے اور نہین ہوا مدد کرنے والون سے نعوذ باللہ من غضب اللہ صاحب لباب کہتا ہے کہ
قارون مطعون مع اپنے گھر اور مال کے ہر روز اپنے قد کے برابر دھنستا ہے اور جس دن صور پھونکا جائیگا
تو اسفل السافلین کو پہونچے گا یعنی قیامت کے ساتوین زمین پر پہونچے گا فصل آٹھوین مارا جانا
ایک بڈھے کا بنی اسرائیل مین سے اور فرمانا حضرت موسیٰ کا بامر رب جلیل کہ ایک گائے کو
مارین تا قاتل معلوم ہووین۔ تفاسیر مین لکھا ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک پیر مرد تھا عامیل بن ... نام
کہ مال بہت رکھتا تھا اور اُسکے اولاد نہ تھی اُسکے دو بھتیجے تھے کہ وہ کمال مفلس تھے اور اپنے چچا کے
مال کی امید پر جیتے تھے اس آرزو پر کہ یہ کسیطرح مرجاوے تو اسکا مال ہمارے ہاتھ آوے
اور ایک روایت سے مدارک اور انوار التنزیل اور زاہدی مین لکھا ہے کہ اسکے چچا کے دو بیٹے
تھے اُنھون نے عنایت طمع مال سے ایک رات پوشیدہ اُسکو مار کر رستے مین کہ وہ طرف دو گاؤن
کے جاتا تھا ڈال دیا اور پھر اُن گاؤن سے خون بہا طلب کیا یہ جمع ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے پاس آئے اور کہا یا کلیم اللہ دعا کیجیے شاید تمکو وحی آئے اور قاتل اُسکا معلوم ہو حضرت موسیٰ نے

دعا کی اور وحی آئی کہ ان سے کہو کہ ایک بیل کو ذبح کریں اور ایک ٹکڑا اسکا اس مردے کو لگاوین تاوہ زندہ ہووے
اور کہے کہ قاتل فلان شخص ہے جب حضرت کلیم اللہ نے یہ خبر انکو سنائی آیت قالوا اتتخذنا ھزوًا
انھون نے کہا ہمارے ساتھ ٹھٹھا کرتا ہے کہ اس طور کی باتین کہتا ہی قال اعوذ باللہ ان اکون
من الجاھلین حضرت موسیٰ نے کہا پناہ مانگتا ہون مین خدا سے یہ کہ ہوجاؤن مین جاہلون سے جو کچھ
کہتا ہون بفرمان خدا کہتا ہون آیت قالوا ادع لنا ربک یبین لنا ما ھی کہا انھون نے دعا کر واسطے
ہمارے رب اپنے سے بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے وہ بیل۔ اور سبب اس استفسار کا یہ تھا کہ ظہور
اس خاصیت کا کہ پارہ گوشت اسکا جسد مردہ کو لگایا جاوے اور وہ مردہ دوبارہ حیات پاوے اور اپنے
قاتل کو بتاوے اس جانور متعارفہ سے انکے قیاس مین نہ آیا تو یہی جانا کہ ہمنام اسکے شاید کوئی اور جاندار
یا چارپایا ہوگا غرض کہ جب حضرت موسیٰ نے برائے استکشاف اس حال کے جناب کبریائی مین عرض کیا آیت
قال انہ یقول انھا بقرۃ لا فارض ولا بکر عوان بین ذلک فافعلوا ما تؤمرون کہا موسیٰ نے
تحقیق وہ فرماتا ہے تحقیق وہ بیل ہے نہ بوڑھا ہے نہ بچہ جوان ہے درمیان مین اسکے پس کرو جو کچھ حکم کیے جاتے ہو
حاصل یہ کہ نہ ایسا بوڑھا ہے کہ بسبب غلبۂ ناتوانی کے کارہاے سخت بیلون سے معذور ہوا اور نہ جوان
خردسال ہے کہ ہنوز اسنے مادہ پر جست نہ کی ہو یا بچہ نازائیدہ ہو کہ بسبب شوخی طبیعت سرانجام کار مین
رام نہو بلکہ میانہ سال ہی وسط پیری اور جوانی مین اور اسکی نری اور مادگی مین اختلاف ہی کسواسطے اگر نر تصور کیا
جاوے تو وصف لا بکر اور ضمیر تانیث کی منافی ہین اسکے اور اگر مادہ سمجھا جاوے تو آیات آیندہ سے اسکا
کبھی رام نہونا اور نہ توڑنا اور پھاڑنا زمین کا قلبہ رانی اور کشتکاری مین مخالف ہین بنظر اس معنی کے کہ مادہ گاؤ کا یہ کام نہین ہوتا
یہ امور متعلق ہے نسبت نر گاؤ سے۔ ولیکن مفسرین معتبرین نے ترجیح دی ہے قول اول کو اور تصریح کی اسبات کی
کہ غالب احوال وہ بیل تھا اور تانیث ضمائر برعائت لفظ بقرہ ہی کہ اسمین تاے وحدت کی ہی نہ تانیث کی کہ بسبب
اس تا کے جو تانیث لفظی پیدا ہوتی ہی برعایت قواعد عرب کے کہ جب مذکر کو ساتھ لفظ مونث کے تعبیر کرتے ہین تو ضمیرین
مونث کی لاتے ہین مانند لفظ دابہ کے اگر اسپ نر وغیرہ مراد ہوا اور معنی بکر از روے لغت نازائیدگی ہین مادہ حیوانات
مین اما جانوران نر مین جب یہ لفظ مستعمل ہوتا ہی تو مراد اس سے وہ نر کہ ابھی اسنے جست مادہ پر نہ کی ہو مراد ہوتی ہی چنانچہ
تفسیر عزیزی مین مفصل مذکور ہے بالجملہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ کچھ خیال خواص اور صفات پر اسکے نہ کرو اور نظر بجالانی فرمان
پروردگار پر رکھو اور جو کچھ اسنے فرمایا ہی اسپر عمل کرو کیونکہ ایجاد خاصیات اور عجائب وابستہ مشیت ازلی ہی جس گا
اور بیل مین وہ چاہیگا پیدا کریگا اور اس سے امور عجیب اور خواص غریب ظہور مین آوینگے ولیکن بنی اسرائیل کو اس فہمایش بلیغ سے بھی
تسلی و تشفی حاصل نہوئی اور کنجکاو اور تفتیش اور باتون کی شروع کی آیت قالوا ادع لنا ربک یبین لنا ما لونھا
کہا انھون نے دعا کر واسطے ہمارے رب اپنے سے بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہی رنگ اسکا آیت قال انہ یقول انھا
بقرۃ صفراء فاقع لونھا تسر الناظرین کہا تحقیق وہ فرماتا ہی تحقیق وہ بیل ہے زرد ڈہڈہا ہے رنگ اسکا

خوش کرتا ہی دیکھنے والون کو آیت قالوا ادع لنا ربک یبین لنا ما ھی ان البقر تشابہ علینا وانا
انشاء اللہ لمھتدون کہا اُنھون نے دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے بیان کرے واسطے ہمارے
کیا ہی وہ بیل تحقیق وہ بیل مل گئے ہین اوپر ہمارے اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے البتہ راہ پانے والے ہین آیت قال انہ
یقول انھا بقرۃ لا ذلول تثیر الارض ولا تسقی الحرث مسلمۃ لا شیۃ فیھا کہا تحقیق وہ
فرماتا ہی تحقیق وہ بیل ہی نہ جوتا ہوا کہ پھاڑے زمین کو اور نہ پانی پلایا کھیتی کو تندرست ہی نہین داغ بیچ اُسکے
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ اگر بنی اسرائیل انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہتے ہرگز اُس
گاے کو نہ پاتے کہتے ہین کہ اول مرتبہ کہ حضرت موسیٰ نے کہا تھا ایک گاے کو ذبح کرو یہ اسی سخن پر ایک گاے کو
ذبح کر ڈالتے جائز اور روا ہو جاتا اُنھون نے آپ اپنے اوپر کام تنگ پکڑا اتنی تکرارین درمیان لائے کہ جوان ہو
یا بڈھا اور کیا رنگ ہوا اور کہان ہی در تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ ایک بنی اسرائیل مین پیر مرد تھا صالح
اور نیکبخت اور اُسکا ایک صغیر لڑکا تھا اور اُسکے پاس ایک گاے کا بچہ تھا جب اُسنے آثار قرب موت اپنے مین پائے
بسبب مہربانی نسبت بحال فرزند خردسال اُس گوسالے کو جنگل مین چھوڑ دیا اور کہا یارب یہ تیرے حوالے کیا ہی
اور تجکو سونپا ہی جب میرا فرزند بڑا ہووے تو اُسکو پہونچا دینا پس بعد چندے وہ شخص مر گیا اور حافظ حقیقی اُسکا محافظ رہا
جب وہ لڑکا بڑا ہوا تو بغایت نیکوکار اور پسندیدہ کردار ہوا اور حق خدمت مان کا جس طرح کہ چاہیے ادا کرتا رہا
اور بحر المواج مین لکھا ہے کہ عالم حیات پیرمرد مین یہ فرزند بہت چھوٹا تھا ایکدن اُسنے اپنے باپ کی زندگی
مین ایک حویلی پچاس ہزار دینار کو خریدی اور مالک اصلی کو قیمت کے واسطے اپنے گھر لایا باپ کو سوتا پایا جگا
نہ سکا مالک سے کہا کنجی صندوق کی باپ کے پاس ہی صبر کر کہ وہ بیدار ہووے اور صندوق کھولے بعد ایک ساعت کے
بائع نے کہا کہ دس ہزار درم اسکی قیمت سے مین کم کرتا ہون اپنے باپ کو بیدار کر اور قیمت مجکو دے اُسنے کہا مین
نہین جگا سکتا اگر اُسکے جاگنے تک توقف کرے تو بیس ہزار درم زیادہ کرتا ہون کسواسطے کہ تکلیف اور بیآرامی
اُسکی مجھے گوارا نہین الغرض جب تک اُسکا باپ سویا کیا بائع مکان زر قیمت کم کرتا تھا اور یہ بسبب آداب پدر
زیادہ تا آنکہ وہ بیدار ہوا اور یہ حال سُنکر نہایت رضامند ہوا غرض کہ یہ بہت خوش اوقات تھا چنانچہ بعد مرنے
باپ کے رات کو تین حصے پر تقسیم کیا تھا ایک حصہ سوتا تھا اور ایک حصے مین نماز ادا کرتا تھا اور ایک حصے مین باپ
کی قبر پر ذکر کرتا تھا اور ایک قول سے مان کے سرھانے تمام رات بیٹھا رہتا تھا جب صبح ہوتی تو جنگل مین
جاتا اور گٹھا لکڑیون کا لاتا اور بیچتا اور اُسکی قیمت کو تین حصہ کرتا ایک حصے کو تصدق کرتا اور ایک حصے کو
مان کو دیتا اور ایک حصہ اپنے خرچ مین لاتا بالجملہ ایک دن اُسکی مان نے کہا فلانے جنگل مین تیرے باپ نے
ایک گاے کا بچہ خدا کو تیرے واسطے سونپا تھا جا اور خداے تعالیٰ سے کہ وہ خیر الحافظین اور واہب العطایا ہے
مانگ تا وہ تجکو دیوے اور نشان اُسکا یہ ہی کہ شعاع آفتاب سے پوست اُسکا چمکتا ہی کہ جو کوئی دیکھے اُسکو
گمان کرے کہ زراندود ہے یعنے سونے کا پانی پھرا ہوا ہی ولیکن جب خداے تعالیٰ تجکو بخشے تو اُسپر سوار ہونا اُسکی گردن

پکڑ کر لے آنا۔ وہ لڑکا بموجب فرمانے اپنی ماں کے اُس جنگل مین گیا اور کہا خداوندا وہ بیل کہ میرے باپ نے
تجکو سونپا ہی مجکو عطا کر۔ ہر چند کہ وہ بیل اتنا وحشی تھا کہ کسی پاس نہ آتا تھا اور کوئی اُسکو نہ پکڑ سکتا تھا بمجرد
آنکہ اُسکی آواز سُنی قریب اُسکے آیا اور ٹھہر گیا اور بعضے روایت کرتے ہین کہ وہ گویا بھی ہوا اور کہا اے فرمان بردار
مادر و پدر مجھپر سوار ہو اُسنے کہا میری ماں نے سوار ہونے کو منع کیا ہے لیکن اتنا کہا ہی کہ گردن پکڑ کر لے آنا
گاؤ نے کہا آفرین و شاباش ہین تجکو امتحان کرتا تھا اگر تو مجھپر سوار ہوتا تو مین تجکو گرا کر بھاگ جاتا۔ یہ سب میری
تابعداری اس سبب سے ہی کہ تو اپنی والدہ کا تابعدار ہی اور اُسکے فرمانے سے تجاوز نہین کرتا ہے۔ پھر اثنای راہ مین
ابلیس لعین ایک مسافر کی صورت اس لڑکے کے پاس آیا اور کہا اے جوان تو بہت نیکبخت معلوم ہوتا ہی
مجکو ایک حادثہ درپیش آیا ہے میری مدد کر اور وہ یہ کہ اس پہاڑ کے فلان طرف میرے بیلون کا گلہ ہے مین
اُنکو چرا رہا تھا ناگاہ مجکو حاجت بشری لاحق ہوئی قضاے حاجت کو گیا اب میرے پیٹ مین نہایت درد ہے
اور گلہ تک نہین پہونچ سکتا ہون اگر تو کہے تو مین تیرے گاؤ پر سوار ہو کر وہان پہونچون اور دو بیل اچھے اچھے
چنکر اپنے گلہ مین سے تجکو سواری مین دون مجکو آرام ہوگا تجکو نفع اور کسی طرح سے تیرے گاؤ کو نقصان نہین ہوگا لڑکے نے
کہا میری ماں نے مجکو تو سوار ہونے سے منع کیا ہے تجکو بکرایہ کیونکر سوار کرلون شیطان نے کہا تیری ماں
کچھ عقل نہین رکھتی تجکو چاہیے اپنی عقل سے اس امر کا حسن و قبح معلوم کرلے اور اپنے نفع کو برباد نہ کرے
اور میری نصیحت بگوش قبول سُنے کہ سراسر تیری خیرخواہی کرتا ہون لڑکے نے کہا مین ہرگز اپنی ماں کے کہے کا
خلاف نہین کرنے کا شیطان پیچھے پیچھے چلا گیا تا آنکہ اُس لڑکے نے عاجز ہو کر باواز بلند کہا ای خداے ابراہیمؑ
و اسمعیلؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ مجکو اس رفیق بد سے نجات دے اس ملعون نے جب یہ آواز سُنی ایک جانور کی
صورت ہو کر اڑ گیا اُس گاؤ نے اُس جوان سے کہا تو جانتا ہی کہ یہ کون تھا یہ شیطان تھا چاہتا تھا کہ کسی حیلے
سے مجھپر سوار ہووے اور اُسکی سواری سے مجھمین سے برکت جاتی رہی اور تیرے کام ابتر ہون جب تو نے خدا کا
نام لیا تو بنابر دفع اُس مردود کے فرشتہ آیا اور وہ بکمال اضطراب ایک جانور بنکر اڑ گیا اب چل اور روانہ ہو القصہ
ہنگام شام وہ جوان اُس گاؤ کو لیکر اپنی ماں کے پاس آیا اس ماجراے عجیب اور گاؤ کے دوبارہ گویا ہونے سے آگاہ کیا
اُسکی ماں نے کہا یہ بیل اسطرح کا نہین ہی کہ تو اسکو لادے ہم سے اُسکی تعظیم و تکریم نہین ہو سکنے کی بہتر یہ ہے
کہ اسکو بیچ ڈال جو شخص اسکو خریدیگا اور بخوبی نہ رکھیگا اُسکی گردن پر وبال ہوگا اور تجکو چند روز ہیزم فروشی سے
فراغت حاصل ہوگی جب صبح ہوئی وہ جوان اُسکو لیکر نخاس کو روانہ ہوا اور ماں سے پوچھا کہ اسکو کس قیمت کو
بیچون کہا قیمت گاؤ اسوقت مین تین دینار ہین کہ قریب چودہ ماشے کے سونا ہوتا ہے لیکن چونکہ یہ گاؤ عجیب ہے
اگر کوئی تجھسے اس قیمت پر خریدار ہو تو چاہیے میری رضی ہونا شرط کرنا ایک دفعہ نہ بیچ ڈالنا جب وہ اُسکو بازار مین
لیگیا خداے تعالے نے ایک فرشتے کو بصورت آدمی بھیجا کہ وہ آن کر اُسکا خریدار ہو اور کہا اے جوان
یہ بیل کتنے کو بیچتا ہے کہا تین دینار کو بشرط رضا مندی مادر فرشتے نے کہا خط کش چھ دینار کو بیچ لیکن

اپنی ماں کی رضامندی کی شرط نہ کر اُسنے کہا اگر بیل کے ہموزن زر دیگا تو بھی بدون رضامندی ماں کے نہیں بیچنے کا جب اپنی ماں کے پاس گیا اور کہا کہ چھ دینار کو خریدتے ہیں کہا بیچ اور رضامندی میری شرط کر جب دوبارہ مین آیا وہی فرشتہ پھر آیا اور کہا اے جوان تو نے اپنی ماں سے مشورہ کر لیا کہا ہاں چھ دینار کو بیچتا ہوں بشرط رضامندی ماں کے فرشتہ نے کہا بارہ دینار دیتا ہوں اگر بے مشورت بیچے کہا بے اجازت نہیں بیچتا پھر اپنی ماں کے پاس آیا اور قصہ بیان کیا اُسنے کہا وہ شخص فرشتہ ہے تیرے پاس آتا ہی اور تجکو آزماتا ہے پھر جا اور اُس سے پوچھ کر اس بیل کو بیچوں یا نہیں جب یہ بازار مین گیا وہ فرشتہ پھر آیا اُسنے اُس سے پوچھا فرشتے نے کہا اپنی ماں سے کہو کہ اسکو باحتیاط رکھے کہ موسیٰ بن عمران تم سے خریدیگا اور اسکی کھال اشرفیوں سے بھر کر قیمت مین دیگا بسبب ایک مردے کے کہ بنی اسرائیل مین سے مارا جاویگا۔ کواشی مین تو اسطرح لکھا ہی اور تفسیر زاہدی مین اسطرح پر ہے کہ بنی اسرائیل نے جب ایسے بیل کو خریدنا چاہا اُسنے کہا مین اسے نہیں بیچنے کا جب تک کہ پہلے اپنی ماں سے اجازت نہ لے لونگا اور وہ جب گھر مین آیا تو ماں کو سوتا پایا اُنھوں نے کہا ہزار دینار تجکو دیتے ہین پھر وہ اپنے گھر گیا اور پھر ماں کو سوتے دیکھا کہا نہیں بیچ سکتا ہوں جب تک وہ بیدار نہوگی اُنھوں نے پانچ ہزار دینار دینے کہے پھر وہ گھر مین آیا اور ماں کو سوتے پایا کہا نہیں بیچنے کا جب تک وہ بیدار نہوگی الغرض یہ قیمت زیادہ کرتے تھے اور شتابی کرتے تھے اور وہ اجازت کا لحاظ رکھتا تھا تا آنکہ اُس بیل کی قیمت یہ ٹھہری کہ اُس بیل کی کھال زر سے بھر دین جب اسکی ماں بیدار ہوئی اُس سے اجازت چاہی اور اُسنے دستوری دی۔ القصہ بنی اسرائیل چالیس برس سے ایسے بیل کی تلاش مین تھے چنانچہ کشاف مین بھی لکھتا ہی کہ آخر اُس بیل کو لیا اور باتفاق حضرت موسیٰ اسکو بعوض بھر کھال کے اشرفیوں سے خریدا آیت فذبحوها وما كادوا يفعلون ؕ پس ذبح کیا اُنھوں نے اسکو اور نہ نزدیک تھے کہ کرین کسواسطے کہ سوال پر سوال بنا بر کشاف خصوصیات اس بیل کے لاتے تھے تا بحدیکہ رشتہ طولانی تفتیش کا انکا منقطع ہونے والا نہ تھا اور سوا اسکے بسبب گرانی قیمت خرچ زر وافر مین بھی بخل کرتے تھے اور ڈرتے تھے اسبات سے کہ مبادا مقتول بعد زندہ ہونے کے ہم مین سے کسی کا نام لیوے کہ موجب فضیحت کا ہو اور قصاص لینا مشکل پڑے لیکن حق تعالی نے چار و ناچار انسے یہ فعل کرا دیا القصہ بنا بر اظہار قاتل بذبح گاؤ عمل کیا اور بفرمودہ باریتعالی جنس اعضاے گاؤ مذبوحہ کو جسد میت پر مارا چنانچہ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہی آیت فقلنا اضربوه ببعضها كذلك يحيي الله الموتى ويريكم ايته لعلكم تعقلون ؕ یعنے پس کہا ہمنے مارو نفس مقتول کو ساتھ بعض عضو اس گاؤ کے تا زندہ ہووے اسطرح سے زندہ کرتا ہے اللہ موتی کو اور دکھاتا ہے حق تعالی تمکو نشانیاں قدرت اور حکمت اور عدالت اپنی کی تا شاید تم سمجھو اور اندیشہ کرو اختلاف ہی اس امر مین کہ وہ عضو کونسا تھا بعضے کہتے ہین کہ اُس گاؤ کی زبان تھی کسواسطے کہ منظور زندہ کرنے اُس مردے سے محض گویا کرنا اُسکا تھا اور یہ مناسبت زبان سے زیادہ رکھتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اُس گاؤ کا

عجب الذنب تھا اور عجب الذنب نام ایک استخوان کا ہی کہ دم جانور کی اُسپر لگی ہی کسواسطے کہ حدیث مین
وارد ہی کہ تا روز حشر سب اجزا انسان اور حیوان کے کہنہ اور بوسیدہ ہوجاوینگے مگر یہ استخوان باقی رہیگا اور اُس میت کا
بعث روز حشر مین ہوگا سب کو اور سب ہڈیان بدن کی اُس سے ملحق ہونگی تو اُس استخوان کا لگانا مناسب تھا
اور بعضے کہتے ہین داہنی ران اُس گاؤ کی تھی کہ بیشتر حرکت اسی جانب سے شروع ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین پارہ
گوشت تھا کہ بین الکتفین ہوتا ہی اور بیشتر جائے قرار روح حیوانی کہ حوالی قلب و جگر مین منتشر ہے اُس سے قرب رکھتی ہے
اور صحیح تر یہ ہی کہ وہ بعض معین نہ تھا بلکہ بنی اسرائیل سمجھے تھے اس امر مین کہ جو عضو اُس مردہ پر مارین حق تعالیٰ بمجرد
اپنی قدرت سے اسکو زندہ کرے لیکن یہ البتہ ہوسکتا ہی کہ جب اُسکو ذبح کیا ہو تو کسی نے زبان اور کسی نے
ران اور کسی نے کوئی ہڈی اور پارہ گوشت مارا ہو تا قلون نے اُن سب کو نقل کیا اور جانا کہ یہ سب بامر الٰہی تھا
تو اُسکے مناسبات اور تاویلات لکھے القصہ جب بنی اسرائیل نے بعد ذبح گاؤ کے اُس شخص مردہ پر اُس گاؤ کے ٹکڑے
اعضا مارے تو وہ زندہ ہوکر کھڑا ہوگیا اس صورت سے کہ اسکے حلق کی رگون مین مثل فوارہ خون جوش کرتا تھا اور
اپنے قاتل کے حال سے خبر دی کہ فلان شخص نے مجکو ذبح کیا ہی تا میرے مال کا وارث ہوے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
اُس قاتل سے اقرار کروایا اور بعد اقرار قصاص لیا اور دین بعد شریعت مین حکم ہوا کہ قاتل مقتول کی میراث سے محروم رہے
گو علاقہ پدری اور پسری اور برادری رکھتا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ اسنے اپنے دونون برادر زادون کو اپنا قاتل بتایا اور
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دونون کو اُسکے قصاص مین قتل کیا اور مال اُسکا درویشون کو بانٹ دیا اور روضۃ الصفا
مین مرقوم ہی کہ پھر اُس بیل کا گوشت و پوست جلا کر اُسکی راکھ ائمہ ہارون کو تسلیم کی تا جب ایسا قضیہ درپیش آوے
تو قدرے وہی خاک نعش مقتول پر چھڑکین اور نام و نشان قاتل معلوم کرین چنانچہ بعد مدت مدید یہ معجزہ بنی اسرائیل مین
باقی رہا **فصل نوین** ملاقات کرنی حضرت موسیٰ کی حضرت خضرؑ سے قولہ تعالیٰ واذ قال موسیٰ لفتاہ لا ابرح
حتیٰ ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا یعنے جب کہا موسیٰ نے واسطے جوان اپنے کے یعنی یوشع کو
نہ ٹلونگا مین یہانتک کہ پہونچون مین جگہ ملنے دو دریا کے یا چلا جاؤن مین برسون تک تفسیر معالم اور مواہب علیہ
مین لکھا ہی کہ حضرت موسیٰ نے بعد ہلاک ہونے فرعون کے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور خطبہ بلیغ متضمن اعتباری
امور دنیا اور خوف و خشیت خدا سبحانہ تعالیٰ ایسا پڑھا کہ شور و فغان سننے والون سے اُٹھا اور سب اُنکی ادا کی گریان
حیران ہوے ایک بزرگ نے اُس قوم مین سے کہا یا نبی کوئی روے زمین پر تجھسے داناتر بھی ہے
حضرت موسیٰ نے کہا اسوقت مین اپنے سے داناتر اور عالم کسی کو نہین جانتا اور کہتے ہین
مین گذرے سے بے آنکہ کوئی یہ بات کہے یا کسی سے کہین حق سبحانہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ مجمع البحرین
مین یعنے جاے جمع ہونے دریاے فارس اور روم کے ہمارا ایک بندہ ہی کہ مخصوص کیا ہی ہمنے اُسکو
علم خاص سے اپنے خواص کے ساتھ اُسکے پاس جا اور ایک مچھلی بریان اپنے پاس رکھ لے کہ وہ تجکو
راہ بتاتی جاویگی اور نام اُس بندے کا خضرؑ ہے حضرت موسیٰ نے یوشع بن نون بن ابراہیم بن یوسف کو

کہ شاگرد اور خادم اُنکا تھا کہا خضر کی طلب مین مین جاتا ہون اور اس سفر سے نہین پھرنے کا جب تک اُسکو نہ پاؤنگا لے یوشع اُس بندۂ صالح کی طلب مین تو بھی میرے ساتھ موافقت کریگا اور ہمراہ میرے چلیگا یوشع نے کہا مین آپکی ہمراہی غنیمت جانتا ہون اور سو جب اُنکے کہنے کے یوشع نے چند روٹیان اور بھُنی ہوئی مچھلی اُٹھائی اور دونون روانہ ہوئے آیت فلما بلغا مجمع بینہما نسیا حوتہما فاتخذ سبیلہ فی البحر سربا ؕ پس جب پہونچے دونون جگہ ملنے کے درمیان اُن دونون کے بھول گئے مچھلی اپنی پس پکڑی اُسنے راہ بیچ سے دریا کے خشک - جب مجمع البحرین مین پہونچے اسکے نزدیک چشمہ آب حیات تھا اور اُسکے کنارے پر ایک پتھر تھا اتفاقاً یہ اُسپر بیٹھ گئے اور حضرت موسیٰ سو گئے یوشع نے اُس چشمہ سے وضو کیا اور ہاتھ پاؤن مین سے پانی کی بوندین اُس مچھلی پر ٹپکین فی الحال وہ مچھلی زندہ ہو گئی اور بعضے کہتے ہین اُس مچھلی سے بقدرت الٰہی آبحیات کی ہوا پہونچنے سے زندگی پائی اور بعضے کہتے ہین کہ یوشع نے اُس مچھلی کو پانی مین دھو یا بہر حال وہ مچھلی زندہ ہو کر اور ہاتھ مین سے نکل کر دریا مین جا پڑی اور یوشع حیران اور ششدر رہ گئے پھر اِتنے مین موسیٰ خواب سے بیدار ہو گئے اور یوشع کو ہمراہ بدستور لیکر آگے کو روانہ ہوئے اور نہایت جلدی سفر سے اُس مچھلی کے حال زندہ ہونے کا یوشع حضرت موسیٰ سے کہنا بھول گئے اور وہ مچھلی دریا مین راہ چلنے لگی جہان کہ مچھلی جاتی تھی پانی اُسپر مثل طاق کے بلند ہو کر ٹھہرا ہو جاتا تھا اور زمین خشک ہو جاتی تھی آیت فلما جاوزا قال لفتٰہ اٰتنا غدآءنا لقد لقینا من سفرنا ھذا نصبا ؕ پس جب گذر گئے اُس سے کہا واسطے جوان اپنے کے دے ہمکو کھانا ہمارا صبح کا البتہ تحقیق ملے ہم اس سفر اپنے سے رنج کو آیت قال ارءیت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت وما انسانیہ الا الشیطٰن ان اذکرہ واتخذ سبیلہ فی البحر عجبا ؕ کہا یوشع نے کیا دیکھا تُنے جب جگہ پکڑی تھی ہمنے طرف پتھر کے پس تحقیق مین بھول گیا مچھلی کو اور نہ بھُلا دی مجکو وہ مچھلی مگر شیطان نے یہ کہ ذکر کرون اُسکا اور پکڑ لی اُسنے راہ اپنی بیچ دریا کے عجیب آیت قال ذٰلک ما کنا نبغ کہا یہی ہے جو چھہ تھے ہم چاہتے حضرت موسیٰ نے کہا یہ اُس مچھلی کا قصہ ہے کہ ہم اُسکو طلب کرتے تھے کس واسطے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے میرے پاس وحی بھیجی تھی کہ مچھلی تجکو رستہ بتاویگی آیت فارتدا علی اٰثارہما قصصا ؕ پس پھر آئے دونون اوپر نشانیون پاؤن اپنے کے نقش دیکھتے تا آنکہ پہونچے اُس جگہ جہان مچھلی دریا مین گر پڑی تھی اور وہان ایک رستہ دیکھا کشادہ اور خشک اور رستے پر چلے جب اُس جگہ پہونچے آیت فوجدا عبدا من عبادنا اٰتینٰہ رحمۃ من عندنا وعلمنٰہ من لدنا علما پس پایا ایک بندے کو بندون ہمارے سے کہ دی تھی ہمنے اُسکو رحمت نزدیک اپنے سے اور سکھایا تھا ہمنے اُسکو اپنے پاس سے علم - حضرت خضر کو دیکھا کہ تکیہ کیے ہوئے اور ایک کپڑا سر اور منہہ پر ڈالے ہوئے بیٹھے ہین حضرت موسیٰ نے سلام کیا اور خضر نے اپنے منہہ پر سے کپڑا اُٹھا کر سلام کا

بھیجا ہے اور کہا لوگون کو کہا مین موسیٰ ہون یعنی بنی اسرائیل حق تعالیٰ نے مجکو فرمایا کہ تمھاری مصاحبت
کرون اور تمسے کچھ سیکھون آیت انی لی قد ارسلنی الیک لاتبعک واعلم من علمک فاحاطہم ما شئت
قصص مین لکھا ہی کہ پیغمبر روایت کرتے ہین کہ جب حضرت خضرؑ کے مقام پر پہونچے تو دیکھا کہ ایک پانی کا گنبد
انکے سر پر معلق کھڑا ہی اور وہ اسمین نماز گذارتے ہین اور وہ جگہ درمیان دو دریا کے تھی جب نماز سے فارغ
ہوئے حضرت موسیٰ نے سلام کیا حضرت خضرؑ نے کہا علیک السلام یا نبی بنی اسرائیل حضرت موسیٰ نے کہا
تمکو میرے نام سے کس نے آگاہ کیا حضرت خضرؑ نے کہا اس شخص نے کہ جسنے تجکو نبوت دی اور یہ رسالت بھیجا
آیت قال لہ موسیٰ ھل اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشدا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا آیا پیروی
کرون تمھاری بشرطیکہ سکھاؤ اور بتاؤ مجکو وہ چیزین کہ تمکو سکھائی ہین حق تعالیٰ نے آیت قال انک
لن تستطیع معی صبرا وکیف تصبر علی ما لم تحط بہ خبرا حضرت خضرؑ نے کہا تم میرے
ساتھ صبر نہین کر سکنے کے حضرت موسیٰ نے کہا کس واسطے صبر مجھسے نہوگا کہا اسواسطے کہ تو پیغمبر ہے
اور حکم تیرا شریعت ظاہر پر ہے شاید مجھسے کوئی عمل صادر ہووے اور تم اسکو حکمت نہ جانو پس صبر
نہ کر سکو آیت قال ستجدنی ان شاء اللہ صابرا ولا اعصی لک امرا انھون نے کہا انشاء اللہ تعالیٰ
مین صبر کرونگا اور جو کچھ تمسے دیکھونگا اسکا سبب نہین پوچھنے کا اور تمھاری نافرمانی نہین کرنے کا
آیت قال فان اتبعتنی فلا تسئلنی عن شیء حتی احدث لک منہ ذکرا حضرت خضرؑ نے کہا
اگر پیروی کرے تو مجھسے کچھ نہ پوچھنا جب تک مین تمسے نہ بیان کرون انھون نے قبول کیا اور روانہ ہوئے
آیت فانطلقا حتی اذا رکبا فی السفینۃ خرقھا پس چلے دونون یہانتک کہ جب سوار ہوئے
بیچ کشتی کے پھاڑا اسکو اور یوشع پیچھے پیچھے دریا کے کنارے چلے جاتے تھے تا آنکہ پہونچے ایک کشتی پر اور
اُسکے ملاح سے کہا ہمکو کشتی مین بٹھالے اول ملاح راضی نہوا آخر جب خضرؑ کو پہچانا بہ تعظیم وتکریم تمام
کشتی مین بٹھالیا جب کشتی مین بیٹھکر دریا مین چلے حضرت خضرؑ نے ایک تیر اُٹھا کر سب آدمیون سے پوشیدہ
کشتی مین سوراخ کیا تفسیر جلالین مین لکھا ہے کہ بعد سوراخ کرنے کے کشتی مین پانی نہ آتا تھا آیت قال اخرقتھا
لتغرق اھلھا لقد جئت شیئا امرا حضرت موسیٰ نے کہا اے خضرؑ تم چاہتے ہو کہ اس کشتی کے لوگون کو
غرق کر ڈالو بتحقیق تو لایا ایک چیز بھاری آیت قال الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا کہا خضرؑ نے
کیا نہ کہا تھا مین نے کہ ہرگز نہ کر سکیگا ساتھ میرے صبر آیت قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا
ترھقنی من امری عسرا حضرت موسیٰ نے کہا مت پکڑ مجکو ساتھ اس چیز کے کہ بھول گیا مین اور
مت ڈال اوپر میرے کام میرے سے تنگی یعنی دشواری نہ کیجیو اور معذور اور معاف رکھیے آیت فانطلقا حتی
اذا لقیا غلاما فقتلہ پس چلے دونون یہان تک کہ جب ملے ایک لڑکے سے پس مار ڈالا اسکو اور تفصیل
اس اجمال کی یہ کہ دونون کشتی پرسے روانہ ہوئے تا آنکہ ایک گانون کے قریب پہونچے اس گانون کے باہر بہت سے لڑکے

کھیل رہے تھے ایک لڑکا خوبصورت اور بلند قامت کہ سبزہ خط گرد لب اُسکے کے ظاہر نہوا تھا اُن مین تھا اور شیوہ اور یا مینو اُسکا نام تھا اور سلاس یا کمار ہی اُسکے باپ کا نام اور شاہو یہ یا رحمی اسکی مان کا نام حضرت خضر اسکو اُنمین سے بلا کر دیوار کے پیچھے لیگئے اور اُسکا سر دیوار سے ٹکرا کر یا گلا گھونٹ کر یا ذبح کر کر مار ڈالا آیت قال اقتلت نفسا زکیۃ بغیر نفس لقد جئت شیئا نکرا ۵ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بے اختیار کہا اے خضر یہ کیا کیا کہ اس شخص بے گناہ کو بے قصاص کیون مار ڈالا کمال برا کیا حضرت خضر نے کہا مین نے اول مصاحبت مین کہا تھا آیت قال ان سالتک عن شیء بعدھا فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذرا ۵ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر اب مین پھر تجسے ایسے امر مین سوال کرون تو میرے ساتھ مصاحبت نکرنا یعنے جب تین مرتبہ مجھسے تمھاری مخالفت ہووے میری صحبت سے تم معذور ہوگے - حدیث نبوی مین آیا ہی کہ خدا رحمت کرے اور بھائی میرے موسیٰ کے کہ اُستنے [illegible] سے شرم و حیا کہا اگر اب مین ایسے امر مین تمسے سوال کرون تو میرے ساتھ مصاحبت نکرنا اگر یہ بات نہ کہتا اور اپنے کو مصاحبت مین دیر تک رکھتا عجیب عجیب چیزین دیکھتا آیت فانطلقا حتی اذا اتیا اھل قریۃ ن استطعما اھلھا فابوا ان تضیفوھما فوجدا فیھا جدارا یرید ان ینقض فاقامہ یعنی پس پھر چلے دونون یہانتک کہ جب آئے لوگون کے پاس ایک گانون کے کھانا مانگا لوگون اُسکے سے پس انکار کیا اُنھون نے یہ کہ ضیافت کرین اُنکی پس پائی دونون نے بیچ اُسکے ایک دیوار چاہتی تھی کہ ٹوٹ جاوے پس سیدھا کھڑا کر دیا اُسکو لکھا ہی کہ جب حضرت موسیٰ اور حضرت خضر وہان سے بھی روانہ ہوے تو شام کے وقت ایک گانون مین پہونچے کہ نام اُسکا طاکیہ یا البیہ یا بصرہ یا میتہ یا پرقہ از روم یا مرزمین اور احاطہ مین بھی اُسکا بطور فصیل بنا ہوا تھا - اور بنا بر احتیاط عادت وہان کے لوگون کی یہ تھی کہ شام کو دروازہ بند کر لیتے تھے اور صبح تک کسی کے واسطے نہ کھولتے تھے انھون نے چاہا کہ اُسمین جاوین اُنھون نے دروازہ نہ کھولا اور جب کہ اُسکے پاس کچھ توشہ نہ تھا مضطرب ہوے اور کہا ہم یہان غریب اور مسافر ہین اور بھوکے ہین اگر ہمکو اندر نہین آنے دیتے تو کچھ کھانا ہمکو بھیجدو اُنھون نے اس امر سے بھی انکار کیا ناچار بے اختیار باہر شب گذاری صبح کو اندر جانے کا قصد کیا دیکھا کہ نواحی اُس گانون مین ایک دیوار ایک طرف کو جھکی ہوئی ہے اور قریب ہے کہ گر پڑے تفسیر جلالین مین لکھا ہے وہ دیوار سو گز بلند تھی - اور مدارک مین لکھا ہے کہ طول اُسکا سو گز کا تھا حضرت خضر نے اُسپر اپنا ہاتھ پھیرا وہ درست ہوگئی یا یہ کہ اُسکو ایک ستون کے ساتھ یا پشتہ بنا کر محکم کیا یا یہ کہ اُسکو گرا کر از سر نو اُسکی بنیاد دیتی اور پتھر سے مضبوط اُٹھائی آیت قال لو شئت لاتخذت علیہ اجرا کہا موسیٰ نے اگر چاہتا تو البتہ لیتا اوپر اُسکے مزدوری - اے خضر اس گانون کے آدمیون نے ہمکو رات بھر اندر نہ آنے دیا اور کھانا بھی نہ بھیجا اُنکی دیوار تو نے کس واسطے محکم کی اور اگر ایسا چاہا تھا تو اسکے عوض مزدوری لینی چاہئی تھی قولہ تعالے قال ھذا فراق

بینی و بینک ج سانبئک بتاویل ما لم تستطع علیہ صبرا ۵ اما السفینۃ فکانت لمسٰکین یعملون فی البحر فاردت ان اعیبہا وکان وراءھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا ۵ واما الغلٰم فکان ابوہ مؤمنین فخشینا ان یرھقھما طغیانا وکفرا ۵ فاردنا ان یبدلھما ربھما خیرا منہ زکٰوۃ واقرب رحما ۵ واما الجدار فکان لغلمین یتیمین فی المدینۃ وکان تحتہ کنز لھما وکان ابوھما صالحا ج فاراد ربک ان یبلغا اشدھما ویستخرجا کنزھما رحمۃ من ربک ج وما فعلتہ عن امری ذلک تاویل ما لم تسطع علیہ صبرا ۵ کہا یہ جدائی ہی درمیان میرے اور درمیان تیرے اب خبر دونگا مین تجکو ساتھ اُس چیز کے کہ نہین کرسکا او پراُسکے تو صبر لیکن کشتی پس تھی واسطے فقیرون کے محنت کرتے بیچ دریا کے پس ارادہ کیا مین نے یہ کہ عیب ڈالدون اُسمین اور تھا پرے اُنکے ایک بادشاہ لیتا تھا ہر کشتی کو چھین کر اور لیکن لڑکا پس تھے ماں باپ اُسکے ایمان والے پس ڈرے ہم یہ کہ گرفتار کرے اُنکو سرکشی مین اور کفر مین پس ارادہ کیا ہمنے یہ کہ بدلادیوے اُنکو رب اُنکا بہتر اُس سے پاکیزہ اور نزدیک تر مہربانی مین اور لیکن دیوار پس تھی واسطے اُن لڑکون یتیم کے بیچ شہر کے اور تھا نیچے اُسکے گنج واسطے اُن دونون کے اور تھا باپ اُن دونون کا نیک بخت پس ارادہ کیا رب تیرے نے یہ کہ پہونچین جوانی اپنی کو اور نکالین گنج اپنا رحمت پروردگار تیری اور نہین کیا مین نے یہ کام حکم اپنے سے یہ ہے حقیقت اُس چیز کی کہ نہین کرسکا تو او پراُسکے صبر اور **تفصیل** اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا اب مجھ مین اور تجھ مین جدائی ہوئی کہ تو نے اقرار کیا تھا اگر مین تیسری دفعہ کچھ پوچھون تو میرے سے صحبت نہ رکھنا اب آگاہ کرتا ہون تجکو اُن امرون سے کہ جسپر تو صبر نہ کرسکا اور از روے ظاہر پوچھنے سے انکار کیا - اے موسیٰ جان وہ کشتی اُن محتاجون کی تھی کہ وہ دس بھائی پانچ اُنمین سے بیمار اور عاجز ہین اور پانچ اپنی اوقات بسری کے واسطے ملاحی کا کام کرتے ہین اور اُنکی راہ مین ایک بادشاہ ہے کہ اُسکو جلبند گرگرہ کہتے ہین کہ جو کشتی ثابت اور درست دیکھتا ہے چھین لیتا ہے مین نے اُس کشتی کو سوراخ کرکر عیب دار کردیا تھا تا وہ اُسکو نہ چھینے اور یہ محتاج بالکل محروم نہووین - اور دوسرا اُس لڑکے کو کہ مار ڈالا اُسکا سبب یہ تھا کہ ماں باپ اُسکے مومن اور مسلمان تھے اور وہ کافر تھا بخوف اس امر کے کہ ایسا نہو کہ وہ اُسکے فسق و فجور کی موافقت کرین اور از روے شفقت اور مہربانی کہ والدین کو ولد پر ہوتی ہے موجب کفر اور طغیان اُنکے کی ہووے پس مین نے چاہا کہ خداے تعالےٰ اُنکو اُسکے بدل مین فرزند عطا کرے کہ اُس سے بہتر اور پاکیزہ ہووے اور گناہ اُس سے سرزد نہووے اور ماں باپ پر مہربان ہووے اور تفسیر جلالین اور معالم التنزیل اور مدارک مین لکھا ہے کہ بقول بعضے حق سبحانہ تعالےٰ نے اُس لڑکے کے

عوض مین ایک لڑکی عطا کی اور اُسکو ایک پیغمبر اپنے عقد نکاح مین لایا اور اس سے اور پیغمبر
پیدا ہوا کہ سبب ہدایت ایک اُمت کا ہوا اور بقول بعضے ستر پیغمبر اُسکی نسل سے ظاہر اور
پیدا ہوے اور کہا اے موسیٰ اُس دیوار کو اس واسطے درست کیا کہ وہ دیوار دو کودک یتیم کہ
کہ صوم اور صریم نام کہ اُس گانوُن مین ہین اُنکی ہی اور اُس دیوار کے نیچے اُنکا ایک خزانہ مدفون تھی
اگر وہ دیوار گر پڑتی تو وہ خزانہ ظاہر ہوجاتا اور بہ سبب انکی خردسالی کے مردم غیر محق اُسپر متصرف
ہوتے اور یہ کہ اُسکے وارث تھے محروم رہجاتے اور باپ اُنکا مرد صالح اور شایستہ تھا اور اپنا مال
مُزکیٰ انکے واسطے حفاظت خدا تعالےٰ مین رکھہ گیا تھا۔ تفسیر جامع البیان مین لکھا ہے
کہ درمیان انکے ایک مرد صالح انکے کہ نساج یا کاسنج نام تھا سات پشت کا فاصلہ ہوگیا تھا
بجہت صلاح اسکے چاہا پروردگار نے کہ جب یہ یتیم بالغ ہووین اور قوت پیدا کرین تو اس
خزانے کو نکال لین اور جو کچھہ تو نے دیکھا مین نے اپنی راے سے نہین کیا بلکہ بفرمان خدا تعالےٰ
عمل مین لایا ہون۔ روایت کرتے ہین کہ وہ خزانہ چاندی اور سونے کا تھا اور بعضے کہتے ہین
مکتب علمی تھا یعنے کتابین تھین اور مشہور تر یہ ہے کہ ایک طلاے احمر یا زبرجد کی لوح تھی اور
اُسپر لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم عجب رکھتا ہون اُس کسی سے کہ ایمان رکھے بقضا و قدر
کیونکہ اندوہگین ہوا اور عجب رکھتا ہون اُس شخص سے کہ ایمان لاوے ساتھہ رزاقی خدا کے
کس واسطے آپکو رنج مین ڈالے امور معیشت مین اور عجب ہے اس سے کہ تصدیق موت کی کرے
اور پھر شادان اوقات گذارے اور عجب ہے اُس شخص سے کہ حقیقت دنیا کی اور تغیر احوال
اور انقلاب اُسکے ارباب کا جانے اور پھر اپنا دل اُسمین باندھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور بعضون نے لکھا ہے کہ اُس لوح پر یہ کلمات مرقوم تھے کہ ان اللہ لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ خلقت للخیر والشر فطوبیٰ لمن خلقت للخیر واجریتہ علی یدیہ والویل
لمن خلقت للشر واجریتہ علی یدیہ پھر حضرت خضر نے کہا اے موسیٰ یہ حقیقت تھی اُسکی
جسپر کہ تو صبر نہ کرسکا اور ایک روایت سے حضرت خضر نے مفارقت کے وقت کہا اے موسیٰ دو نصیحتین
مجھسے سن ایک یہ کہ خلق مین تازہ رو رہ اور خوش رہنا اور ترش رو نہ رہنا کہ اللہ تعالیٰ ترش رو کو دوست نہین
رکھتا اور دوسری یہ کہ کسی سے طمع نہ کرنا اپنے واسطے نہ اور کے واسطے یہ کہکر حضرت خضر نظر سے غائب
ہو گئے کہتے ہین کہ مدت مصاحبت ان پیغمبر بزرگوار اٹھارہ دن تھے **فصل دسوین** روانگی حضرت موسیٰ ہین
مع بنی اسرائیل بنا بر جنگ عمالقہ واجرا چشمہ ہا از سنگ بسبب ضرب عصا موسوی کے اور نزول من سلویٰ
تیہ سرگردانی تیہ کے بجہت نافرمانی باری تعالیٰ اور ذکر وفات حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا۔ صاحب
زبدۃ التواریخ نے نقل کی ہے کہ جب حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل نے دو مہینے اُنیس دن بریہ تاران مین اقامت کی

آٹھوین دن یا ایا بان کے فرمان ہوا کہ اپنے لشکر کو درست کر کر دیار شام مین جاؤ اور ارضی مقدسہ کو جبابرہ اور عمالقہ کے ہاتھ سے چھوڑا کر اپنے تصرف مین لاؤ اور مطلق زیادتی جسم اور ضخامت بدن سے اور افراط قوت جباروں سے اندیشہ نہ کرنا کہ حفظ ربانی اور نصرت آسمانی ممد و معاون اہل توحید کے شامل حال رہیگی چنانچہ حضرت موسیٰ بموجب حکم وحی سماوی بکار سازی عمالقہ مشغول ہوے اور موجودات سپاہ لی تو از روے شمار اول کہ جسکی تفصیل پہلے ذکر اسباط یعقوب مین لکھی گئی ہی بارہ گروہ دیکھے کہ ہر فوج مین ایک لاکھ بیس ہزار آدمی سواے عورتون اور لڑکون کے تھے ایک ایک نقیب ہر فوج پر بموجب وحی سماوی مقرر کیا اور کل اہل لشکر سے عہد و پیمان جہاد لیا چنانچہ خدا تعالی نے فرمایا ہی آیت ولقد اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل وبعثنا منہم اثنی عشر نقیبا ط اور البتہ تحقیق لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا اور کھڑے کیے انمین بارہ سردار۔ غرضکہ بعد از ترتیب و تنسیق مہمات لشکر موسیٰ نے باتفاق بنی اسرائیل جباروں کی دیار کی طرف عازم ہوکر استخلاص ارض مقدسہ کو باتباع حکم ہدایت مشحون آیت یاقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خاسرین ط اے قوم میری داخل ہو زمین پاک مین جو لکھی ہے اللہ نے واسطے تمھارے اور مت پھر جاؤ اوپر پیٹھون اپنی کے پس پلٹ جاؤ ٹوٹا دینے والے نصب العین ضمیر انور کیا۔ روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ تعین اس سرزمین مین درمیان علما کے اختلاف ہے بعضے کہتے ہین ارض مقدس عبارت بیت المقدس اور ایلیا سے ہی اور ایک جماعت حوالی طور سینا کو کہتی ہے اور ایک طائفہ ساتھ فلسطین اور نواحی اردن کے قائل ہی اور ایک قوم تمامی دیار شام کو ارض مقدس کہتے ہین۔ چنانچہ صاحب حدیقۃ الاقالیم نے تصریح کی ہے اس امر کی کہ مراد ارض مقدس سے بیچ کلام باری تعالی و تقدس کے ولایت وسیع الفضاے شام ہی اور بموجب ارشاد ہدایت بنیاد حضرت سرور کائنات علیہ افضل التحیات کے کوئی دس قسمت ہین نو حصہ محصور اس ولایت بابرکت مین اور ایک حصہ سارے جہان مین منتشر ہے اور خواص شام سے یہ ہی کہ ہرگز کسی وقت مین یہ ممالکت وجود باوجود اولیا سے خالی نہین ہوتی اور مخصوص ناحیہ ابدال کہ ستر نفر بزرگ ہین اس ولایت مین رہتے ہین اور مولف عجائب المخلوقات نے لکھا ہی کہ ایک بالشت بھر زمین شام ایسی نہین ہے کہ جہان گذر حضرت جبرئیل علیہ السلام کا نہوا ہوگا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر نواح اسی دیار برکت آثار مین مبعوث ہوے ہین غربی شام دار الملک روم ہے اور مسافت انمین طرفین چالیس منزل متعارف ہی مگر وہ راہ دشوار گذار ہے کہ اکثر منازل آب اور آبادی نہین رکھتی اور شرقی اسکے بادیہ ایلیا ہے تا فرات اور جنوبی سرحد مصر اور شمالی تیہ بنی اسرائیل سے پیوستگی رکھتی ہی دار الملک شام کا بیت المقدس ہے کہ مفصل احوال اسکا قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام مین کہ اختتام تعمیر عمارات عالیہ اسکی آپکے اہتمام سے ہوئی ہی لکھی جاویگی علی اختلاف الروایات جب اس قوم کے شہر کے نزدیک پہونچے بریہ

قادس مین مقام کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حکم دیا کہ وہ بارہ نفر کہ بنقابت قوم منسوب ہین برسم
تفحص اور تجسس عمالقہ کے شہر مین جاوین اور انکے اوضاع کی کیفیت دریافت کر جلد پھر آوین چنانچہ بموجب
حکم بارہ نقیب اودھر روانہ ہوے جب نزدیک دار الملک جبارون کے پہونچے بروایت اشہر عوج بن عنق
کہ بضخامت جثہ اور قوت بدن ممتاز تھا انسے ملاقی ہوا اور پہلے اس سے شہرت جبارون مین ہوئی تھی
کہ ایک طائفہ مصر سے بنا بر محاربہ انکے آتے ہین اُسی وقت عوج اون بارہ سردارون کو آستین مین لیکر
اور ایک قول سے اپنے دامن مین لیکر بادشاہ پاس لایا اور اُسکے روبرو گرا دیا اور کہا اے بادشاہ یہ لوگ
اُسی لشکر مین سے ہین کہ ہمارے ساتھ لڑنے کو آئے ہین کہتے ہین کہ طول قامت ہر نقیب کا دس گز
اور عرض پانچ چھ گز سے کم نتھا لیکن ہر عادی کھڑا سے کبھی چنگل مین کم معلوم ہوتے تھے اور انکے باغون کے
انگور کے خوشے اتنے بڑے ہوتے تھے کہ ایک خوشے کو پانچ آدمی نہ اُٹھا سکین اور ایک انار کے پوست
مین پانچ آدمی سماوین - پھر تقریر نقباے اثنا عشر نے بطریق فرار یار خصت بجانب بنی اسرائیل
مراجعت کی اور اثنا مین باہمدگر اقرار کیا کہ مہابت ہیاکل اور عظم ابدان جبارون سے سوا حضرت
موسیٰ اور حضرت ہارونؑ کے کسی سے نہ کہین کہ بنی اسرائیل مردم ضعیف بدن اور نحیف ابدان
قلیل الہمت ہین بیشک جب اُن لوگون کا حال وہ بھی معلوم کرینگے لڑائی سے پھر جاوینگے اور
یہ انکے ابتلا کا باعث پر موجب ہوگا القصہ جب یہ نقیب لشکر مین آئے تو دس نفر نے انمین سے
خلاف عہد شوکت ذات اور بسطت جسم عادیون کی بنی اسرائیل کے روبرو بیان کی اور بارہ نقیبون
مین سے سواے کالوت اور یوشع بن نون نے چھپانے اس حقیقت مین کوشش نہ کی اور
آخر الامر لشکر موسیٰ عمالقہ سے خوفناک ہوکر لڑائی سے پھرا ہر چند کہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارونؑ نے
انکو نصیحت کی اور دلداری کی اور نصرت اور فیروزی پر وعدہ کیا چنانچہ خداے تعالیٰ فرماتا ہے
آیت قال رجلان من الذین یخافون انعم اللہ علیہما ادخلوا علیہم الباب ۵ فاذا دخلتموہ
فانکم غالبون ۵ وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین یعنے کہا دو مرد دونے ان لوگون سے کہ ڈرتے
تھے انعام کیا تھا اللہ نے اوپر انکے داخل ہو تم اوپر انکے دروازے مین پس جب داخل ہو گے
تم اسمین پس تحقیق غالب ہوا ور اوپر اللہ کے پس توکل کرو اگر ہو تم ایمان والے لیکن بنی اسرائیل
نے ہرگز یہ کلام انکا نہ سُنا آیت قالوا یموسیٰ انا لن ندخلہا ابدا مادام وافیہا ۵ کہا
انھون نے اے موسیٰ تحقیق ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اُسمین کبھی جب تک کہ رہین گے
وہ اُسمین کہ ہمکو اُنکی برابری کی طاقت نہین ہے اگر تمکو سبیل حکومت اور تصرف ہے آیت
فاذہب انت وربک فقاتلا انا ہہنا قاعدون ۵ یعنے پس جا تو اور پروردگار تیرا
پس لڑو تم آپس مین تحقیق ہم یہین بیٹھے ہین - ہر گاہ ان سب نے متفق اللفظ ہوکر یہ کہا

حضرت موسیٰ اس تمرد قوم سے خفا ہوے اور سر سجدے مین رکھا آیت قال رب انی لا املک الا نفسی واخی فافرق بیننا وبین القوم الفاسقین ﴿ یعنے کہا موسیٰ نے ای رب میرے تحقیق مین نہین مالک مگر ذات اپنی کا اور اپنے بھائی کا پس جدائی ڈال درمیان ہمارے اور گروہ کے دائرہ فرمان تیرے سے باہر ہو گئے ہین اور یوشع اور کالوب نے بھی نہایت دلتنگی سے بسبب جہالت اور قساوت بنی اسرائیل کے کپڑے پھاڑ کر اور سجدے مین جا کر بحضرت عزت زارنالی کی کہ اس اثنامین ناگاہ ایک ابر پیدا ہوا اور اس مین سے خطاب صریح نازل ہوا کہ ای شعیب بنی اسرائیل تم کہان تک عصیان کے مرتکب رہو گے اور کب تک میرے آیات واضحہ سے انکار کرو گے آخر تم اندیشہ نہین کرتے کہ طرفۃ العین مین تمکو ہلاک کر دون اور موسیٰ کی اطاعت کے لیے ایک اور جماعت تمسے دو چند پیدا کرون۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بدرگاہ باری بکمال عجز وزاری عرض کیا یارب اگر تو کمال قہاری اور انتقام اپنے سے اس گروہ شقاوت پژوہ کو ہلاک کریگا تو تیرے ملک مین مطلق نقصان نہین ہونے کا لیکن جو امت کہ بعد فنا میرے اعدام اس طائفہ ضالہ کا سنینگے سبب عقوبت انکا میری دعا جانینگے اور کہینگے کہ جب اپنی قوم کو نہ لڑا سکا تو دعای بد سے ہلاک کیا اور پھر یہ دعا کی یارب خیرک طویل ونعمتک کثیر وانت تغفر الذنوب فاغفر لہم ولا تہلکہم یعنے اے رب تیری نیکی بڑی ہی اور نعمت تیری بہت ہے اور تو عفو کرتا ہی گناہون کو پس عفو فرما واسطے انکے اور نہ ہلاک کر تو انکو دوبارہ پھر خطاب آیا کہ اے موسیٰ ہمنے یہ تیری دعا بھی قبول کی اور انکے گناہ ہی درگذرے لیکن چونکہ تونے انکو فاسق کہا قسم ہے اپنی عزت اور جلال کی کہ سواے اپنے خاص بندون کے کہ تو اور ہارون اور یوشع بن نون اور کالوب بن یوقنا ہین سب بنی اسرائیل کو اس بادیہ سرگردانی مین ستہیر اور سراسیمہ رکھونگا اور جزع اور فزع کہ انھون نے کی ہے انمین جاری رکھونگا تا ہر سال انکی اولاد اس قوم بیباک کی فوت اور موت پر اسیطرح حزن اور اندوہ کیا کرین اور انکو اسی بیابان مین ڈالدونگا کہ بخواری تمام بسر اوقات کرین آیت قال فانہا محرمۃ علیہم اربعین سنۃ یتیہون فی الارض فلا تاس علی القوم الفاسقین ﴿ یعنے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے پس تحقیق وہ زمین حرام کی گئی ہے اوپر انکے چالیس برس سرگردان پھرینگے بیچ زمین کے پس نہ غم کھا اوپر قوم فاسقون کے۔ اور بعد اس خطاب عتاب آمیز کے ان دسون آدمیون نے کہ عمالقہ کی خبر افشا کی تھی انکے اجزاے بدن جدا ہو گئے اور انکے جسم گلکر پانی ہو کر بہے اور بنی اسرائیل اس بادیہ مین بعنا و محن اور جلا سے وطن ماخوذ اور معاقب ہوے اور حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام اور یوشع بن نون اور کالوت بن یوقنا دیار عمالقہ کی طرف متوجہ ہو کر وہان پہونچے اور بنی اسرائیل نے کہ یہان سے بجانب مصری تھے اس دن طلوع صبح سے تا ظہور شام ہرچند کہ مسافت راہ قطع کی جب نیک تامل کیا تو جہان سے روانہ ہوے تھے وہین پایا۔ دوسرے دن حضرت موسیٰ کے پیچھے روانہ ہوے الا انسے ملاقات نہوئی۔ روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ ہرگاہ انکی

انکی طی مراحل مین سوثر نہ پڑے اور وقت شام آپ کو اسی منزل مین دیکھا لاچار و مجبور مرنے پر مستعد ہوے کہتے ہین کہ تیہ بنی اسرائیل ایک صحرا مین درمیان فلسطین اور ایلہ و اردن کے کہ طول اُسکا بارہ فرسخ اور ایک روایت سے چھ فرسخ تھا القصہ جب حضرت موسیٰ مع اپنے رفقا کے متصل شہر عمالقہ مین آئے اور انھون نے ایک قاصد کو واسطے ڈرانے لشکر سوسوی کے روانہ کیا لکھا ہی کہ یہ عوج بن عنق تھا اور یہ عادی ایک پہاڑ اپنے سر پر لیکر آیا تھا تا حضرت موسیٰ کے لشکر پر مارے حق سبحانہ تعالیٰ نے ہدہد کو بھیجا اُسنے اپنی چونچ سے اُس پتھر مین سوراخ کیا کہ وہ مثل طوق ہوکر اُسکی گردن مین آرہا اور یہ خبر الرفقا کے نزدیک پہونچا حضرت نے اچک کر ایک عصا مارا کہتے ہین کہ دس گز حضرت کا قد تھا اور دس گز عصا اور دس گز اچکے تھے مگر یہ اتنا طویل القامت تھا کہ نزدیک اُسکے ٹخنے پر لگا اور زخم کاری پہونچا اور اس ضرب شدید سے یہ گر پڑا۔ پھر رفقا موسیٰ علیہ السلام نے شمشیر و خنجر سے بمشقت تمام اُسکو ہلاک کیا اور یہ بنہایت خواری و زاری جہنم واصل ہوا۔ بعضے راویون نے اُسکے طول قامت مین یہ لکھا ہی کہ اُسکے ایک پانون کی ایک ہڈی کا رود نیل پر پل بنایا تھا کہ کئی برس تک گذرگاہ کاروان رہا اور عمر اسکی تین ہزار تین سو برس کی تھی پھر حضرت موسیٰ مع اپنے یارون کے بعد قتل عوج بنی اسرائیل کے پاس لوٹے اور اُنکو اُسی منزل مین پایا کہا اے قوم مین نے نہ کہا تھا حق سبحانہ تعالیٰ نے نصرت فرمائی اور مجکو اتنی قوت دی کہ مین نے اس شخص کو مارا کہ روے زمین پر کوئی بندہ خدا ایسا ضخیم اور قوی ہیکل نہوگا اور اگر مین وہان توقف کرتا تو تمامی اس دیار کی بعون عنایت پروردگار فتح نصیب ہوتی لیکن مین نے بغیر تمھارے اُس شہر مین جانا نہ چاہا اب خوف نہ کرو اور دل قوی رکھو اور میرے ساتھ چلو تا ممالک شام اپنے تحت تصرف مین لاوین۔ پھر بنی اسرائیل نے صورت حال اور شرح سرگردانی اپنی اُنسے بالتفصیل گذارش کی اور حضرت موسیٰ اس امر کو سنکر بہت ملول ہوے اور بیچارگی اس جماعت پر بہت افسوس کیا۔ خطاب آیا کہ آیت فلا تاس علی القوم الفاسقین ؁ یعنے بس غم نہ کھا اوپر قوم فاسقون کے۔ نقل کرتے ہین کہ تیہ مین ایک کنوان تھا بنی اسرائیل نے اُسمین سے اتنا پانی کھینچا کہ خشک ہوگیا اور تشنگی کی شدت اُنپر غالب ہوئی اور یہ کمال حیران ہوے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی وحی آئی کہ اے موسیٰ اپنا عصا پتھر پر مار چنانچہ خداے تعالے فرماتا ہے آیت واذ استسقے موسیٰ لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا قد علم کل اناس مشربھم کلوا واشربوا من رزق اللہ ولا تعثوا فی الارض مفسدین ؁ یعنے اور جب پانی مانگا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے قوم اپنی کے پس کہا ہمنے مار ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو پس پھوٹ نکلے اس مین سے بارہ چشمے تحقیق جانا ہر آدمی نے گھاٹ اپنا کھاؤ اور پیو رزق احد کے سے اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے۔ تفسیر کبیر اور نیشاپوری اور تمام تفسیرون مین لکھا ہے کہ یہ سنگ پارۂ کوہ طور تھا کہ حضرت کلیم اللہ وہان سے برسبیل تبرک اُٹھا لائے تھے اور سفر و حضر مین اُن کے

ساتھ رہتا تھا اور تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ اس سنگ مین بارہ فرونی مثال سر پستان زبان نمودار تھے کہ ہنگام ضرب عصا ہر ایک فرونی سے بسان فوارہ آب جاری ہوا تھا اور یہ خاصیت آئین ظاہر ہوئی تھی کہ جب منزل پر لشکر نزول کرتا تو حضرت اُسکو عصا مارتے اور آب شیرین اور خوشگوار بارہ ٹوٹیون کی طرح جاری ہوتا اور گرد اُسکے گڑھی کھود کر پانی جمع کرتے اور صرف مین لاتے اور بروقت کوچ حضرت موسیٰ پھر اُسپر عصا مارتے تھے کہ سب منافذ سے پانی مسدود ہوجاتا تھا اور پتھر خشک نظر آتا تھا اور باعتقاد بعضے مفسرون کے ظہور سنگ اس طور پر ہوا تھا کہ حضرت نے قعر دریائے نیل سے بوقت گذرنے بنی اسرائیل کے اُٹھا لیا اور وہ جیسا آدمی کا سر ہوتا ہے یا جیسا بلی کا سر معلوم ہوتا تھا چوکھونٹا سنگ مرمر کا ایک گز سے ایک گز تھا اور اُسکے پہلو مین سے چشمے جاری ہوتے تھے یا یہ کہ حضرت موسیٰ جب تیہ مین آئے تھے تو وہ گویا ہوا کہ اے موسیٰ مجکو اُٹھا لے کہ مین کام مین آؤنگا اسکو توبڑے مین اُٹھا کر رکھ لیا تھا اور بعضون نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اُسکو بہشت سے لائے تھے اور حضرت شعیبؑ کو میراث مین پہونچا تھا اور اُنھون نے اُسکو عصا کے ساتھ حضرت موسیٰ کو دیا تھا اور طول اُسکا دس گز کا تھا۔ یا یہ کہ ازبسکہ حضرت کمال باحیا تھے اپنے بدن کو ہمیشہ ڈھانپے رہتے کہ کہین سے کسی کو نظر نہین آتا تھا اس سبب سے قوم کو گمان تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بدن مین کوئی مرض مبعوث مثل برص و باد خایہ ہے کہ اس جہت سے اپنے بدن کو ڈھانپے رہتے ہین حق تعالیٰ نے چاہا کہ زبان خلق کو اُس سے کوتاہ کرے ایکدن حضرت موسیٰ پانی مین اُترے اور اپنے کپڑے اُتار کر ایک پتھر پر رکھ دیے اور پتھر بقدرت باریتعالیٰ روان ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بناچاری ننگے اُسکے پیچھے دوڑے جب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو برہنہ دیکھا تو معلوم کیا کہ اُنکے بدن مین کچھ عیب و مرض نہین ہے پس باشارہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس پتھر کو اُٹھا لیا یا یہ کہ کوئی پتھر معین نہ تھا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ ایک سنگ رخام گز در گز بشکل مکعب رکھتا تھا کہ چھہ سطح محیط اُسکی تھی ایک اوپر دوسرا نیچے اور چار سطح سوائے اُنکے اور ہر ایک مین سے تین تین چشمے روان ہوتے تھے۔ عطا اور دیگر مفسرین نے لکھا ہے کہ ضرب عصا سے ہر مرتبہ اُس سنگ مین سے مانند سر پستان ظاہر ہوتا تھا اور اولاً مثل عرق نمناکی پیدا ہوتی تھی ثانیاً قطرات ٹپکتے تھے ثالثاً انفجار ظاہر ہوتا تھا اور فوارہ نمط آب وافر جاری تا تھا۔ اور حضرت حکم کرتے کہ بارہ چقر عمیق ہر گزوہ بنی اسرائیل کھود لیوے اور جو پانی کہ اوس مین جمع ہووے کام مین لاوین اور اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ سنگ مین بضرب عصا دو فعل عجیب ظاہر ہوتے تھے اول جذب ہوا سے مجاورہ پے درپے دوسرے مستحیل اور منقلب ہونا اُسکا بصورت آب فرط سردی سے اور ظہور

ایسے خواص کے پتھرون مین اکثر دیکھے اور سنے گئے ہین مثل جذب آہن سنگ مقناطیس اور نزول باران
حجر المطر سے - لیکن عجیب تر اس سے یہ ہے کہ صحیحین مین بروایت انس بن مالک اور دیگر صحابہ رضوان اللہ
علیہم مروی ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام روزا مین تشریف رکھتے تھے ایک چھوٹے
سے باسن مین پانی وضو کے واسطے حضرت کے روبرو رکھا حضرت کی انگلی مین سے مثل فوارہ پانی جوش
کھانے لگا کہ بہت سے آدمیون نے اس سے وضو کیا اور بعضون نے بطریق تبرک پیا قتادہ نے کہ انس کے
شاگردون مین سے ہے انس سے پوچھا کہ وہ کتنے آدمی تھے کہ جنھون نے وضو کیا تھا انس نے کہا تین سو
یا قریب تین سو کے - روایت کرتے ہین کہ جب سرگردانی تیہ مین بنی اسرائیل کے پاس خیمہ اور سائبان اور
طعام نہ رہا اور جو چارپائے جانور کہ اُنکے پاس تھے اُنکو مار کر کھا گئے اور آفتاب کی گرمی اور بھوک سے عاجز ہوئے
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ازراہ ترحم دعا کی حق سبحانہ تعالی نے ایک ابر کو ان پر سائبان کیا اور من
اور سلوے بھیجا اور من ترانگبین تھا سفید مثل برف کے یا نان میدہ سفید کے یا شہد یا کوئی اور نعمت
کہ نازل ہوتی تھی - تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ من نازل ہوتا تھا مثل برف کے ہر شب کو انکے
درختون پر بمقدار ایک صاع کے واسطے ہر انسان کے اور سلوے گوشت تھا یا مرغ یعنے جانور درختونکی
شاخون پر بیٹھتے تھے اور نغمہائے خوش اور آوازہائے دلکش اُنسے ظاہر ہوتی تھی پھر ایک ہوا چلتی تھی
اونکو ذبح کرتی تھی اور پر اور ریزہ اکھیڑ کر آلایش اندرون سے پاک بحرارت آفتاب بریان ہوکر گرتے تھے
اور یہ کھاتے تھے اور بھی مروی ہے کہ یہ جانور درختون پر نغمات کرکے نیچے اترتے اور یہ اُنکو پکڑتے تھے
اور ذبح کرتے تھے اور پکا کے کھاتے تھے مگر یہ رگ اور خون اور استخوان نہ رکھتے تھے اور بعضی کہتے ہین کہ
خدائے تعالے ایک ابر کو برانگیختہ کرتا تھا کہ یہ جانور مثل باران اسمین سے گرتے تھے ایک کوس کی
درازی تک ایک نیزے کی بلندی سے ہر روز فجر سے طلوع آفتاب تک اور حکم تھا کہ دوسرے
دن کے واسطے باسی کرکے نہ رکھ چھوڑین امتحان کے لیے ایک دن ترانگبین صاف تر اور جانور فربہ تر آئے
اور اُنھون نے خلاف حکم دوسرے دن کے واسطے رکھ چھوڑے جانورونکا گوشت سڑ گیا
اور اُسمین کیڑے پڑ گئے اور ترانگبین بھی بدبو اور متغیر ہوگیا اس سے پہلے کھانا سڑتا اُبستا
نہ تھا ان کم بختون کے فعل ناشائستہ سے یہ بلا جہان مین نازل ہوئی اور تفسیر عزیزی مین در ذیل
آیت آیت وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی یعنے اور سائبان کیا ہمنے
اوپر تمھارے بادلون کو اور اُتارا ہمنے اوپر تمھارے من اور سلوی - اور ابن عباس سے بھی منقول ہے
کہ غمام جنس غمام متعارف نہ تھا بلکہ یہ ابر خنک تر اور پاکیزہ تر تھا جیسا کہ اسی جنس سے ابر روز جنگ
بدر ہمارے رسول مقبول علیہ السلام کے غزوہ مین بنابر امداد ملائکہ آسمانی اسمین نازل ہوئے تھے
اور مجاہد سے منقول ہے کہ ھو الغمام الذی یاتی اللہ فیہ یوم القیمۃ ولیس بالسحاب یعنی

وہ غمام وہ ابر تھا کہ لاویگا اللہ بیچ اُسکے دن قیامت کو اور ذہین ہوگا سحاب پس معنی اسکے یہ ہین کہ تکون ابر کے دو طریق ہین اور طبیعی متعارف کہ بسبب اجتماع بخار اور غبار اور تکاثف انکے بعد پہونچنے طبقہ زمہریر کے مستحیل ہونا یا نی صورت پذیر ہوتا ہی دوسرے غیر طبیعی بخارق کہ بسبب انحدار تھوڑے انوار کے جانب بالا سے عالم مثال سے بعالم شہادت اور خدمت ملائکہ کے نازل ہوتا ہی پس وہ غمام کہ تیہ مین بنی اسرائیل پر سائبان ہوا تھا قسم ثانی سے تھا نہ اول قسم سے اور یہ مراد نہین ہی کہ وہ ابر بعینہ غمام روز قیامت یا غمام روز بدر تھا اور خوب طرح سے سمجھا چاہیے کہ مفسرین اور اہل قصص نے لکھا ہی کہ ہمراہ سائبان اور نعمتین بھی انپر سفر اور سرگردانی مین ارزانی ہوئین تھین از انجملہ یہ کہ وقت شب ایک ستون نورانی انکے لشکر مین قائم ہوتا تھا کہ اُسکی روشنی مین کاروبار اور آمد و رفت کرتے تھے اور کپڑے پُرانے اور میلے نہوتے تھے اور ناخن اور بال انکے نہ بڑھتے تھے کہ منڈوانے اور کتروانے کی حاجت پڑے اور ایک روایت سے ہے کہ کپڑے پُرانے اور میلے تو ہوجاتے تھے لیکن جب انکو آگ مین ڈالتے تھے تو پاک اور پاکیزہ ہوجاتے تھے اور بعد پرانے ہونے کے جب آگ مین ڈالتے تھے تو بو نکل جاتی تھی اور جلتے نہ تھے کہ جو فرزند کہ اُس سفر مین پیدا ہوتا تھا کپڑے پہنے ہوئے ولادت پاتا تھا اور جتنا وہ روز بروز نمو کرتا تھا تو وہ کپڑے بھی بڑھتے جاتے تھے۔ اب جاننا چاہیے کہ من کہ من و سلوی بالتحقیق لیا ہی اور کیونکر تھا لکھا ہی کہ طلوع صبح صادق سے تا طلوع آفتاب من مانند برف برستا تھا اور لشکر کے آدمی اُسکو چادرون اور کپڑون پر لیتے تھے اور پھر جنکر جمع کرتے تھے کہتے ہین کہ ہر آدمی کے واسطے بقدر ایک صاع کہ چار سیر رائج اس شہر کے ہوتے ہین جمع ہوتا تھا اور تمام روز اسکو مانند قند و شکر کھاتے تھے اور چھ دن تک متصل برستا تھا بلکہ روز جمعہ مضاعف برستا تھا کہ ہر آدمی کو دو روز کفایت کرے اور ہفتے کے دن مطلق نہ برستا تھا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اہل لشکر کو فرماتے تھے کہ جمعہ کے دن دو چند برسے گا چاہیے کہ ہفتے کے واسطے بھی ذخیرہ کرلو کہ کل نہین برسے گا ولیکن زیادہ ایک دن سے ذخیرہ نہ کرنا اور حقیقت من کی اصطلاح محققین حکما مین یہ ہی کہ بخار اور دخان جب جدا جدا زمین سے آسمان پر جاتے ہین سحاب اور برق اور رعد اور صواعق اور شہب اور ذوات الاذناب یعنے ستارہ دم دار پیدا ہوتے ہین چنانچہ تفصیل اُسکی اپنے مقام مین مشروحاً بیان ہی خلاصہ یہ کہ بخار اور دخان باہم مرکب ہوکر صعود کرتے ہین پس اگر دھوان لطیف اور رطوبت غالب ہوتی ہے اور حرارت عمل باعتدال کرتی ہی اور وہ بخارات متصاعدہ مستحیل بآب ہوتی ہین تو مانند ژالہ اور برف منعکس ہوتے ہین اُسی قسم سے ترانگبین بھی ہے اور اسی طرح وجود اُسکا ہوتا ہی اور اگر احیانا یبوست غالب ہووے اور حرارت عمل کرے باعتدال اُسکو خشک انگبین کہتے ہین اور اگر رطوبت اور یبوست دونون باعتدال ہووین اور عمل حرارت بھی باعتدال ہو اسکو شیر خشک اور شیر خشت کہتے ہین

اور اگر بخار و دخان دونون لطیف جواہر ہووین اور حرارت معتدلہ اُسمین تاثیر کرے اسکو من کہتے ہین اور حرارت مغلوب یا معدوم ہووے اسکو طلول فاسدہ یعنی شبنم متعارف کہتے ہین کہ کچھ مزا بذاتہ نہین رکھتی اور بالفعل اصطلاح اطبا مین من کو استعمال کرتے ہین جو شبنم درخت یا پتھر پر گرے اور کچھ مزا اور مزاج بہم پہونچاوے اسکو داخل من جانتے ہین مثل ترنجبین اور شیر خشک اور گزانگبین اور بید انگبین وغیرہ اور خاصیت اُس من کی کہ مذکور ہوا یہی کہ گرم ہے درجہ اول مین اور رطوبت اور یبوست مین معتدل ہے سینے کو نافع ہی اور رطوبت شش یعنی پھپھڑہ کو زائل کرتا ہی اور اُسکی خشونت کو نرم اور کھانسی کا کہ رطوبت سے ہو دفع اور استرخاے معدہ کو نافع اور طبیعت کو محکم رکھتا ہی اور صفرا کو سودمند ہی اور ضماد کرنا اسکا پیٹ پر مسافرون کو کہ مختلف پانی جا بجا کا پیتے ہین اور چھڑکتی ناس اُسکی یعنی دماغ کو پاک کرتی اور بادہاے غلیظ نکالتی ہی اس جہت سے اہل وسواس اور مالیخولیا اور اصحاب اوہام کو بہت مفید ہوتا ہی اور یہی نکتہ نزول اس نوع سے بنی اسرائیل پر منظور الٰہی تھا کہ انکے دماغون کو تصفیہ حاصل ہووے تا شبہات واہیہ وہمیہ انمین رسوخ نہ پکڑین اور عرف یمین من کو عام تر استعمال کرتے ہین پس جو چیز کہ بے تعب اور مشقت کھانی کے واسطے میسر آوے اور حاجت زراعت اور حصاد اور دیاس اور طبخ اُسمین نہووے اُسکو من کہتے ہین کسواسطے کہ ھو منا من اللہ علی عبادہ یعنے وہ من وہ من ہی کہ ارزانی فرمایا اللہ نے اوپر بندون اپنے کے اور اسی معنی سے جو کچھ کہ صحیحین اور کتب معتبرہ حدیث مین مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی الکماۃ من المن وماءھا شفاء للعین یعنی کھنبی قسم من سے ہی اور پانی اسکا شفا ہی واسطے آنکھون کے اور عند الاطبا پانی اسکا بیاض چشم کو جلا دیتا ہے علی الخصوص وہ پانی کہ پُھٹتے وقت اسمین سے ٹپکتا ہے اسکے آب تازہ مین کہ سرمہ حل اور پرورده کیا جاوے مقوی اجفان اور قوت روح اور نور باصرہ کو زیادہ کرتا اور آب نزول کو رافع اور پوشیدہ نرہے کھنبی بضم کاف واشمام ہا و نون وکسر با موحدہ و یاے تحتانی نام ایک بیج کا ہی کہ عفونت زمین سے موسم ربیع مین اکثر ریگستان اور دامن پہاڑ مین مدور سرخ رنگ بے ساق وبے برگ پیدا ہوتی ہی اور کچھ مزہ اور بو اسمین نہین ہوتی ہے اور اُسکو خام اور پکا کر کھاتے ہین اور اسکو عربی مین نبات الرعد کہتے ہین اور جنس من سے اسواسطے کہا ہی کہ یہ بھی بے ساختہ اور پرداختہ پیدا ہوتی ہی کوئی اسکو بوتا یا پرورش کرتا نہین اور اس نظر سے من بہت چیزون کو شامل ہے جیسے جھاڑی بوٹی کے بیر اور غلہ خود مثل شاہ باغ یعنے چینہ اور کوٹو اور کودون اور حدیث سے یہ مراد نہین ہے کہ کماۃ وغیرہ جنس من بنی اسرائیل سے ہی کسواسطے کہ روایات صحیحہ مین ثابت ہوا کہ من بنی اسرائیل کا ہی من حقیقی تھا چنانچہ توریت وغیرہ کے ترجمون مین شکل اور چہرہ اُسکا بہ تشریح بیان کیا ہی اور اہل تحقیق نے لکھا ہی کہ من اور سلوی دونون ایک مرتبہ نازل نہین ہوئے تھے بلکہ پہلے من اوترا تھا اور ایک مدت اکیلا وہی انکی غذا رہا بعد برس کے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے

کہ ہر روز یہ شیرینی کھاتے کھاتے ہمارے مُنھہ کا مزا بگڑ گیا ہی ہم چاہتی ہین کہ کسی طرح سے ذائقہ تبدیل ہووے کوئی چیز نمکین جناب الٰہی سے طلب کرنی چاہیے بلکہ انہین بعضے شوخ طبعون نے کہا واللہ قد قتلنا حلاوتہ یعنی قسم ہے کہ قتل کیا ہمکو شیرینی اسکی نے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر جناب الٰہی مین دعا کی اور حق تعالیٰ نے سلویٰ بھیجے نازل کیا اور سلوے نام ایک جانور کا ہی کہ اسکو سمانی بزبان حجازی اور ہندی مین لوا کہتے ہین اور مسکن اس جانور کا اکثر کنار دریاے شور ہے کہ اطراف مصر و حبش مین بہت ہوتا ہی اور طریق نزول اسکا اسطرح پر تھا کہ جب اخیر روز ہوتا تھا تو باد جنوب ان جانورون کو کنارہ دریا سے اُٹھا کر جوق جوق لشکر بنی اسرائیل پر گراتی تھی اور بنی اسرائیل اُن جانورون کو ہاتھہ اور چادر اور چوب وغیرہ سے شکار کر کر ذبح کرتے تھے اور بقدر کفایت اپنے عیال کے صرف مین لاتے تھے اور حکم ذخیرہ کا نہ تھا مگر سوائے دن جمعہ کے کہ ہفتے کے واسطے رکھہ چھوڑتے تھے اور بعضے حریصان بنی اسرائیل کہ گوشت ہفتے کے دن کے سوا ذخیرہ کرتے تھے تو وہ سڑ جاتا تھا چنانچہ حدیث شریف مین بھی اس معنی کی طرف اشارہ واقع ہوا ہے لولا حواء لم تخن انثی زوجها الدهر ولولا بنی اسرائیل لم یخنز اللحم اور اہل طب نے احوال سمانی لکھا ہی کہ وہ ایک جانور ہی کہ دریا سے اُٹھتا ہی اور اسکو قتیل الرعد بھی کہتے ہین کسواسطے کہ جب وہ غرش رعد سنتا ہی اُسی وقت مر جاتا ہی یعنی بسبب کمال ضعف قلب آواز سخت سننے کا تحمل نہین رکھتا اور اوس جانور کا مرارہ یعنے پتہ بطریق لعوق استعمال مین لانا صرع کیواسطے نہایت مفید اور خون اسکا کان مین ٹپکانا مزیل درد گوش اور بیٹ اس جانور کی سرگین خشک سے بہت مشابہت رکھتی ہی اور جثہ مین اور شکل مین یہ جانور چھوٹے مرغ جیسا ہوتا ہی اور مزاج مین اس لطیف تر مائل بہ گرمی اور کیموس جید پیدا کرتا ہے اور خوش طعم ہوتا ہی اور صحیح و ضعیف المزاج اور ناتوان کو غذاے نیک اور گوشت اسکا سنگ گردہ اور مثانہ کو نکال دیتا ہے اور مدر بول ہے اور زبان شیرازی مین اس جانور کو آردہی کہتے ہین آور لکھا ہے کہ جب اس جانور کے کھانے پر مداومت کرین سخت دل کو یہ نرم کرتا ہے اور یہی نکتہ نزول اس جانور اور کھلانے گوشت اسکے بنی اسرائیل کو منظور الٰہی تھا ہن کے کھانے سے انکے اعتقاد پاک اور اسکے گوشت کھانے سے دل انکے نرم ہو دین اخلاق اور اعمال انکے درستی پکڑین القصہ جب چند مدت اس وتیرے پر بسر ہوئی بنی اسرائیل پھر حضرت موسیٰ کی خدمت مین آئے اور کہا عرصہ دراز سے بسبب تناول من سلوے کے تنگ آئے ہین اور رغبت اسپر نہین ہے بغیر اور مطعومات کے چارہ نہین ہمکو پیاز اور بقول اور نباتات ارضی کے کھانے کو طبیعت راغب بہت ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے آیت واذ قلتم یموسیٰ لن نصبر علی طعام واحد فادع لنا ربك یخرج لنا مما تنبت الارض من بقلها وقثائها وفومها وعدسها وبصلها۔ اور جب کہا تمنے اے موسیٰ ہرگز نہ صبر کرینگے ہم اوپر کھانے ایک کے پس مانگ واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے نکالے واسطے ہمارے

اُس چیز سے اگاتی ہے زمین ساگ اُسکے سے اور لکڑی اُسکے سے اور گیہون اسکے سے اور مسور اسکی سے اور پیاز اوسکی سے جو چیز کہ اُگاتی ہے اُسکو زمین بقول یعنے ساگ اور سبزی مثل خرفہ اور پالک اور میتھی اور سووہ اور ترکاری خوردنی کہ اسکو خام کھانا بھی متعارف ہی مثل پودینہ اور دھنیا اور اجمود اور ترہ تیزک کہ اسم اس قسم کو احرار البقول کہتے ہین اور لکڑی کھیرا کہ یہ بھی خام کھایا جاتا ہی اور قائم مقام غذا ہوتا ہی اور گیہون اور مسور اور پیاز اور آیت قال اتستبدلون الذی ہو ادنی بالذی ہو خیر اہبطوا مصرا فان لکم ما سألتم یعنے کہا گیا بدلتے ہو وہ چیز جو وہ ناقص ہے بدلے اُس چیز کے کہ وہ بہتر ہے اترو کسی شہر مین پس تحقیق واسطے تمھارے ہی جو مانگا تمنے اگر تمسے ہو سکے شہر مین جاؤ کہ وہان یہ چیزین موجود ہین اور کہا تم عجب قوم جاہل ہو کہ نباتات ارضی کو خوان سماوی انعام الٰہی پر اور طعام جسمانی مائدہ روحانی پر ترجیح اور تفصیل دیتے ہو اور پھر حضرت موسیٰ اور ہارون نے فرط جہالت بنی اسرائیل اور قساوت قلوب انکے سے باہم کر مشورہ کیا اور چاہا کہ قوم کے درمیان مین سے نکل جاوین اور اُن جاہلون کو بحال خود چھوڑ دین لیکن صبر و تحمل مہمات عالم مین منجملہ لوازم احتیاط ہی انکے کلام متوحش پر ملتفت نہوے اور عروۃ الوثقے شکیبائی کو مضبوط دست ارادت مین پکڑا اور منتظر امر حضرت الٰہی سے ہے چنانچہ باندک فرصت حضرت منتقم قہار تعالیٰ شانہ نے نامرادی اور ذلت اور خواری ان پر متعین کی اور روز بروز محنت اور مصیبت بنی اسرائیل مضاعف ہوئی تا آنکہ مدت چالیس سال قمری مین تمامی وہ جماعت کہ بریہ فارش مین بسر کرتے تھے بیس برس سے زیادہ اور پچاس برس سے کم تھے منعدم اور فانی ہوگئے اور ایک شخص نے انمین سے خلاصی نپائی مگر یوشع بن نون اور کالوت نے اور کہتے ہین اُس مدت مین جتنے بنی اسرائیل کہ ہلاک ہوے اُسی قدر انکی نسل سے پیدا ہوے چنانچہ جسقدر کہ بروقت عرض لشکر قبل از دخول تیہ تعداد انکی شمار کی گئی تھی اُتنے ہی ہنگام خروج گنے گئے بے زیادہ و نقصان وذالک من قدرۃ ملک المنان واضح ہو کہ ذکر وفات حضرت ہارون علیہ السلام اکثر تواریخ مین اسطرح مرقوم ہے کہ حضرت ہارون نے تیسرے سال بلیہ تیہ مین وفات پائی اور بعض نسخ مین مرقوم ہی کہ غرہ شہر آبان مین کہ پانچوان مہینہ چالیسوان سال ابتلاے تیہ سے تھا وحی الٰہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی کہ ہارون کی وفات نزدیک ہوئی فلان مقام مین یہ قضیہ پیش آویگا اُسی وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون اور ایک قول سے شبیر و شبر بھی کہ فرزندان ہارون تھے انکو ہمراہ بھی لیکر کوہ شوبک کی طرف متوجہ ہوے اثناے سیر مین ایک مقام پر پہونچے کہ ہوا اسکی عطر آمیز اور عنبر بیز تھی اور وہان ایک مکان مکلف نظر آیا اور اُسمین ایک تخت بلند فرش نفیس سے مفروش پایا اور ایک درخت عجیب عدیم النظیر اُسپر سایہ افگن دیکھا حضرت ہارون نے دیکھتے ہی اُسکے حضرت موسیٰ سے کہا کہ اسوقت میری یہ آرزو ہے کہ ایک ساعت اس تخت پر استراحت کرون اور ایک لحظہ کلفت راہ سے آرام لون لیکن خوف ہی اسبات کا کہ مبادا صاحب خانہ آجاوے اور مجھپر خفا ہووے حضرت موسیٰ نے کہا کیا مضائقہ ہی اپنی مراد حاصل کرو اگر صاحب خانہ

آجاویگا تو اس سے مین عذر خواہی کرلونگا اُنھون نے کہا کہ تنہا اسپر سونے سے مجکو آرام نہین ہونیکا میرا یہ جی چاہتا ہے کہ تم بھی میرے ساتھ اس امر مین شریک ہو اور تکان راہ کو دور کرو اگر شاید مالک آجاوے تو تحمل غضب اور عتاب مین بھی ہم اُسکے دونون ہووین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبول کیا اور اُنکے ہمراہ اُس تخت پر لیٹ گئے اور جب حضرت ہارونؑ نے تکیے پر سر رکھا اجل موعود پہونچی اور اُنکی روح پاک بحظائر قدس خرامان ہوئی اس اثنا مین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُسپر سے اُٹھکر چاہا کہ تکفین تدفین مصروف ہووین وہ روضہ مع تخت ناپدید ہوگیا اُنھون نے قوم پاس آنکر صورت واقعہ بیان کی بنی اسرائیل نے کہا موسیٰ علیہ السلام نے ہارون کو از روے حسد مار ڈالا اسواسطے کہ وہ ہمکو اُس سے زیادہ دوست رکھتے تھے اُنکو یہ بات ناگوار تھی حضرت کلیم اللہ نے یہ امر سُنکر دعا کی کہ الٰہی ان کور باطنون کو اُنکا جنازہ دکھادے چنانچہ وہ تخت مع ہارون اُس جماعت پر ظاہر ہوا اور ہارون نے زندہ ہو کر کہا موسیٰ اس تہمت سے بری ہے بنی اسرائیل بظہور اس اعجاز نمایان کے طعنہ زنی سے باز رہے اور انعار نامے پسر ہارون کو انکا خلیفہ کیا اور پھر اس جگہ کہ وہ تخت ناپدید ہوا تھا ایک عمارت عالی بنا کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہ السلام پہاڑ پر آئے اور ہارون نے وہان وفات پائی حضرت موسیٰ نے مراجعت کی بنی اسرائیل نے اُنکے قتل پر انکو متہم کیا پس بفرمان خدا تعالے فرشتے حضرت ہارون کو اٹھا کر روبرو قوم کے لائے اور اقرار ہلاک بمرگ طبیعی کروایا کہ انکو تسلی حاصل ہوئی اور بعد اسکے فرشتے اُسکو لیگئے اور ایک جگہ پر دفن کیا کہ کوئی اُسکی قبر پر مطلع نہوا مگر ایک شخص کہ اللہ نے اسکو گونگا بہرا کردیا واللہ اعلم اور عمر بن میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ اور ہارون غار دن کیطرف گئے تھے وہان حضرت ہارونؑ مر گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہین دفن کردیا جب وہان سے بنی اسرائیل کے پاس آئے سب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا کہ تو نے اُسکو مارا ہے حضرت موسیٰ نے بدرگاہ باری تضرع اور زاری کی وحی آئی کہ بنی اسرائیل کو اُسکی قبر پر لیجا کہ مین اُسکو وہان زندہ کردونگا جب انکو وہان لیگئے ندا کی اور آواز دی کہ یا ہارون یہ قبر سے نکلے اور اپنے سر کے بالون کو جھاڑنے لگے حضرت موسیٰ نے کہا اے ہارونؑ مین نے تمکو مارا ہی سچ بتاؤ کہا نہین اپنی موت سے مرا ہون حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھر اپنی خوابگاہ مین چلے جاؤ اور حضرت موسیٰ پھر قوم کے ساتھ تیہ مین آئے اور عمر حضرت ہارون کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر سے معلوم ہوگی کہ حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰ سے تین یا چار برس بڑے تھے اور حلیہ انکا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک تھا مگر فی الجملہ انسے یہ دراز قد تھے چنانچہ عنقریب بیان کیا جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور کیفیت وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام مین اقوال مختلف مین الا جو کہ مناسب بذوات مقدسہ ونفوس زاکیہ حضرات انبیا علیہ السلام ہین وہ لکھے جاتے ہین ۔ ارباب اخبار کہتے ہین کہ جب زمان ارتحال موسیٰ نزدیک پہونچا کہ شمار بنی اسرائیل پھر

کیا جاوے اور احوال اُن لوگون سے کہ ہنگام خروج مصر ہمراہ تھے تفحص کرین چنانچہ نقیبان نامور مجد د اس امر مین مشغول و مصروف ہوگئے انھون نے سوائے یوشع اور کالوت کے کسیکو اُنمین سے زندہ نہ پایا تصورت حال حضرت موسیٰ سے غرض کی آپنے حکم دیا کہ انکی اولاد خرد و کلان کو حاضر کرین جب سب بزرگ و کوچک جمع ہوئے حضرت نے احکام توریت اور مضمون الواح انپر املا دہ کیا اور معانی اُسکے عبارت کے ساتھ بیان بدیع کے روشن فرمائے اور انکو تدریس و تعلیم فرزندونکی وصیت کی اور کاتبون کو مقرر فرمایا تا نقلیں توریت و الواح کی لکھکر اجزا اونکے بحفاظت رکھین اور بعد اسکے آپنے خط مبارک سے بھی ایک کتاب تمام و کمال لکھی اور حضرت جبرئیل سے مقابلہ کرا کر ائمہ ہارونی کو تسلیم کی اور صندوق الشہادت مین رکھی اور جب اور کاتبون نے کتابین تمام و کمال لکھین سب نسخون منقولہ کو اپنی کتاب مرقومہ خاص سے مقابلہ اور تصحیح کیا اور اسباط پر تقسیم کین کہ ہر سبط کو ایک کتاب دی اور ساتوین ماہ آذر کو پھر اپنی قوم جمع کی اور مجلس عظیم ترتیب دی اور بنی اسرائیل کو حوالہ بخدا کیا اور حضرت یوشع کو حمایت اور ہدایت انکی تفویض کی اور یہ تدبیر و رعایت مہمات انکے وصیت کی اور اسباط کو بمتابعت یوشع مامور کیا اور فرمایا آج ساتوین ماہ آذر ہے میری عمر تین سو بیس برس کی ہوئی اب نزدیک ہے کہ مین دنیا سے رحلت کرون اور مرضی میری یہ ہے کہ ایک بندگان خدا مین سے کہ باخلاص نیت تم مین ممتاز ہو وہ میرا خلیفہ رہے اور کسی طرح میری وصیت مین قصور و فتور نہ کرے اور راہ دین مین شبہہ کو راہ نہ دیوے اور غیر خدا تعالیٰ سے استعانت نچاہے تا ہر کوئی قیامت کے دن میرے زمرہ مین معدود اور محسوب ہووے اور میری وصیت ملحوظ رکھے اور میرے نزدیک یہ سب صفات حسنہ باریتعالیٰ و تقدس نے ذات یوشع مین ودیعت کین تم سب کو محبت اسکی اور اسکے اتباع و احکام کی اور جو پیغمبر کہ اسکے زمانے مین مبعوث ہو لازم ہے اور قطعاً خلاف انکار از اور فرزندان ہارون سے کہ امام اعظم ہین پرحذر رہنا اور انکے انکار پر مبادرت نہ کرنا کہ موجب سخط الٰہی ہوگا اور انتقام اُسکا تمسے لیا جاویگا سب بنی اسرائیل نے یہ وصایا حضرت موسیٰ کے قبول کیے اور اس باب مین وثیقہ لکھا اور اپنے دستخط سے موشح اور مزین کیا پھر بعد اتمام وصیت تمام قوم ایک دوسرے کے سپرد کر کر وداع کیا اور اور حضرت یوشع کا ہاتھ پکڑ کر بنی اسرائیل مین سے نکل کر روانہ ہوئے جب مسافت کثیر طے کی تو ایک ہوا نرم خوش آیند مغرب کی طرف سے چلنی شروع ہوئی چنانچہ اُسکے اثر سے حضرت یوشع کو معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ کا وقت وفات آن پہونچا غرض کہ حضرت موسیٰ نے یوشع کو گلے لگا کر وداع کیا اور پیراہن مین سے غائب ہوگئے ہر گاہ کہ حضرت موسیٰ ناپدید ہوئے اور پیراہن حضرت یوشع کے ہاتھ مین خالی رہگیا یہ وہان سے متاسف اور ملول بنی اسرائیل کے پاس آئے اور صورت حادثہ بیان کی قوم نے انکو بخون موسیٰ متہم کیا اور ایک جماعت انپر معین کی تا بعد از ثبوت یوشع کو بقصاص پہونچا وین مع کلونکے رات کو

خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہی کہ یوشع خون موسیٰ بیگناہ ہی حق تعالی نے اُسکو بمقعد صدق جا
دی ہی یہ حال سنکر دوسرے دن سرداران قوم نے حضرت یوشع سے عذر خواہی کی اور اپنے خیال فاسد سے
درگذرے اور ایک روایت اسطرح پر ہی کہ بعد انتقال حضرت ہارون ملک الموت واسطے قبض کرنے روح
حضرت کلیم اللہ کے آیا حضرت نے کہا اے ملک الموت کئے ہزار کلمے بیواسطہ حق تعالی سے مین نے سنے اور اسکے
ساتھ ہمکلام ہوا اسطور پر کہ کوئی درمیان مین نرہا مجکو قسم ہی ساتھ عزت اس خدا کے کہ جسنے مجکو نعمت پیغمبری
دی اور رسول بنی اسرائیل بھیجا جان کو بھی بے واسطہ اُسکو سونپونگا اور توسط نہین رکھنے کا اگرچہ مجکو وصل الحبیب
الی الحبیب جانتا ہون ملک الموت گیا اور کہا الٰہی تو جانتا ہی کہ تیرا کلیم مجکو جان تسلیم نہین کرتا اور بعضے
احادیث نبوی اور اقاویل مصطفوی مین آیا ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کے منھہ پر ایسا تماچا
مارا کہ ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی اُسنے جا کر کہا خداوندا مجکو تونے ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ وہ موت کو نہین
چاہتا اور میری آنکھ کور کردی خدا تعالے نے اُسکی آنکھ کو شفا بخشی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیغام
بھیجا کہ اگر تو چاہتا ہی کہ اور زندگی سے بہرہ مند ہووے تو اپنے ہاتھ کو ایک گائے کی پیٹھ پر رکھ جتنے بال تیری
مٹھی مین آوین بعد دہر ہوا اُتنے برس تیری عمر مین بڑھ جاوینگے انھون نے کہا خداوندا پھر کیا ہوویگا فرمایا
آخر موت آویگی اُسوقت حضرت کلیم اللہ نے کہا مین نے مرنے پر اقرار کیا اور بدل راضی اور بعضے روایت
کرتے ہین کہ خطاب آیا کہ اے موسیٰ تو نہین چاہتا کہ میرے پاس آوے کہا یارب چاہتا ہون مگر یہ آرزو ہے
کہ ایک بار پھر اُس مقام مقدس پر پہونچون اور تیری مناجات کرون اور تیرا کلام سنون فرمان پہونچا کہ آؤ
حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے اور دل مین خیال گذرا کہ چھوٹے چھوٹے فرزند بیکس رکھتا ہون کس کو
سونپون ندا آئی کہ اے موسیٰ اپنا عصا زمین پر مار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا زمین پر مارا
زمین پھٹ گئی اور دریا ظاہر ہوا پھر خطاب پہونچا کہ اسپر بھی مار جب عصا دریا پر مارا ایک سیاہ پتھر
بقدرت حضرت داور انکو نظر آیا پھر حکم ہوا کہ اسپر بھی مار عصا پتھر پر مارا اسکے دو ٹکڑے ہوگئے اور اُسمین
سے ایک کیڑا اُسکے منھہ مین سبز گھانس لیے ہوے نکلا اس مضمون کی تسبیح کہتا تھا کہ پاکی ہی خاص اس خدا کو
کہ مجکو دیکھتا ہی اور کلام میرا سنتا ہے اور مقام میرا جانتا ہے اور روزی مجکو پہونچاتا ہے
خطاب آیا کہ اے موسیٰ اس کیڑے کو ٹڑے کے نیچے قعر دریا مین سنگ خارا کے درمیان
مین بھولتا نہین تیرے فرزندون کو کیونکر فراموش کرونگا حضرت موسیٰ خوشدل ہوکر
وہان سے پھرے راہ مین دیکھا کہ سات آدمی قبر کھود رہے ہین حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے کہا یہ قبر کسکے واسطے ہی انھون نے کہا واسطے ایک دوست کے دوستان خدا سے اور صاحب اس
قبر کا تیرے قد کے برابر ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس قبر مین لیٹے اور کہا کیا اچھی قبر ہی کاش میرے واسطے
ہوتی حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک سیب بہشتی لائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سونگھا اور جان حق تسلیم کی

فرشتون نے اُنکو غسل دیا اور حلۂ بہشت سے کفن پہنایا اور نماز پڑھی اور وہین دفن کر دیا اور وہ قبر نظر انسان سے ناپدید ہوگئی تا کوئی نہ جانے کہ یہ کہان مدفون ہین اور بستان فقیہ مین لکھا ہی عمر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایکسو تیئیس برس کی تھی اور معالم مین سورۂ مائدہ مین اور انوار التنزیل مین سورۂ شعرا مین ایراد کیا ہی کہ ایکسو بتیس ۱۳۲ برس کی تھی اور ایک سو پچاس اور ایک سو ساٹھ بھی روایت مین آئے ہین حلیہ حضرت موسیٰ و ہارون حضرت موسیٰ گندم گون دراز قد مجعد مو تھے اور انکے منھہ پر ایک تل تھا اور حضرت ہارون کا قد انسے کشیدہ تر تھا اور رنگ انکا سفید تر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین یا چار برس بڑے تھے اور اور ضخیم البدن اور عظیم الجثہ تھے **صفات** حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لکھا ہے اولو العزم چہارم ہین اور پیغمبر عالی شان اور نہایت مغلوب الغضب تھے اور حضرت ہارون صابر اور متحمل **تحقیق اسامی والقاب** مین ایک جماعت کہتی ہے کہ موسیٰ لفظ معرب ہی اور نام انکا زبان عبرانی مین سبتیہ تھا کہ دختر فرعون نے انکی حالت تسکین تابوت مین یہ اسم اشتقاق کیا تھا اور ایک طائفہ کہتا ہے کہ مولغت قبطی مین بمعنی آب ہے اور اسی درخت کو کہتے ہین چونکہ تابوت انکا درمیان پانی اور درخت کے پایا یعنے صندوق چوبی دریا مین سے ہاتھہ آیا اسم موسیٰ انپر جاری کیا اور القاب مشہور انکو مکلم اللہ کلیم اللہ اور صفی اللہ اور ہارون زبان عبرانی مین سرخ و سفید کو کہتے ہین چونکہ اس صفات کے ساتھہ موصوف تھے ضمن اس لفظ مین اشتہار پایا اور انکا وزیر اور امام اور خلیفہ ہی **اور صفتین** انکی اوائل حال مین حضرت موسیٰ علیہ السلام ایالت قبطان اور بنی اسرائیل رکھتے تھے جب حضرت شعیبؑ کی خدمت مین گئے تو راعی ہوئے اور شبانی کی مگر بعد بعثت سوائے تبلیغ رسالت اور رعایت ہدایت قوم کسی اور مہم پر توجہ نہ کی اور حضرت ہارون علیہ السلام بدو حال مین تاجر تھے **ثانی الامر** حضرت موسیٰ کے وزیر ہوئے **شریعتین** انکی شروع بعثت مین تابع ملت ابراہیمی تھے اور جب توریت انپر نازل ہوئی تو حکم ثبت بعضے اوامر جدید اور فسخ بعضے سابق صادر ہوا اور بعضی چیزین جو پہلے حلال تھین حرام ہوئین اور رجوع بعض کہ مباح نہ تھا حلال اور تفصیل اسکی اخبار یہود مین مفصل مرقوم ہی **مدفن ہمایون** انکا باتفاق مجموع اہل تاریخ یہ ہی کہ قبر موسیٰ علیہ السلام معلوم نہین اور اہل کتاب کہتے ہین کہ قبر ہارونؑ بر سین کے باہر کوہ شوبک مین واقع ہی واللہ تعالیٰ اعلم بحقائق الاحوال **فصل گیارھوین** تعداد معجزات حضرت موسیٰ علیہ السلام مین۔ معجزات حضرتؑ کے بہت ہین اکثر اوقات افعال و اعمال خارق عادات ہوتے تھے اور جو کچھہ انسے ظہور مین آتا تھا غرابت رکھتا تھا اور اگلے انبیا کے معجزے بھی اسکے زمانے مین متعاقب حادث ہوئے تھے مگر یہ کہ انکا معجزہ بہت مدت تک رہتا تھا اور زمانہ ممتد اُسپر منقضی ہوتا تھا جو معجزے انکے اثنائے قصے مین گذارش ہوئے اور سوا انکے اٹھائیس ہین اس ترتیب سے ا عصا کہ وہ مشتمل تھا چند معجزون پر کہ بعضے اُنمین سے مذکور ہوئے ۲ ید بیضا ۳ قحط

آل فرعون اور نقصان ثمرات اور مزروعات ۴ وقوع طوفان ۵ ورود جراد و ملخ یعنی ٹڈی ۶ ابنعاث
قمل یعنی پیدا ہونا جوؤن کا ۷ ظہور ضفادع یعنی آنا مینڈکون کا ۸ بدل جانا پانی کا ساتھ خون کے
۹ تقلیب جواہر و درہم و دینار یا مجاز کہ پتھر ہوگئے تھے ۱۰ انبات انہار ۱۱ انفلاق بحر ۱۲ انشباک
آب یعنی سوراخ دار ہونا پانی کا اور خشک ہونا تہ زمین سے ۱۳ حدیث طفل ماشطہ دختر فرعون اور گواہی
اسکی صدق نبوت انکی پر ۱۴ ہلاک ہونا عوج بن عنق کا انکے ہاتھ سے ۱۵ زندہ ہونا عظماے
بنی اسرائیل کا بعد ہلاک ہونے صاعقہ سے ۱۶ اظاہر ہونا نقطہا سے زرین کا زبان گوسالہ پہ
ستون پر ۱۷ اخاکستر گوسالہ کہ صنعت اکثیر مین بغایت مبہم تھی اور جابر نے کتاب مرسوم صنعت
مین اسکی صفت بیان کی ہے ۱۸ اربعین شفاعت کہ چالیس دن رات سجدہ مین رہے ۱۹ اربعین
تضرع کہ اتنی مدت ایک جاگہ کھڑے رہے تھے ۲۰ قصہ بقر ۲۱ ہلاک قارون ۲۲ نزول من و سلوی
۲۳ انفجار آب صخرۂ صما سے ۲۴ تجدید ملابس و شباب قوم کہ مدت اقامت تیہ پرانے نہوتے تھے
اور روز بروز برکت توجہ شرف طراوت زیادہ ہوتی تھی ۲۵ زندہ ہونا حضرت ہارون کا انکی دعا سے
۲۶ ظاہر ہونا ابر منظلم کا کہ حرارت آفتاب بنی اسرائیل باز رکھے ۲۷ نازل ہونا الواح توریت کا
انیر آور معجزات انکے ۔ بدیعۃ الحکم تھے کہ بنی اسرائیل مین ہزار برس تک باقی رہے اور کیفیت اسکی
اسطرح پر ہے کہ حضرت موسیٰ نے ایک وشاح کہ عربی مین اسکو حمائل اور ہندی مین بدھی کہتے ہین زر
اور صوف اور کتان اور مفتول یعنی ریشم بافندہ سے بنایا تھا اور اسکی بناوٹ مین جواہر نفیسہ
تعبیہ کیے تھے اور تین سطرین اسپر لکھی تھین ہر سطر ساتھ ایک رنگ کے رنگین اور حضرت ابراہیم
اور حضرت اسحاق اور اسباط کے نام اس مقام پر منقش تھے اور بسبب ان ناموں کے تمامی حروف تہجی
اسپر ثابت تھے کہ نام اسکا بدیعۃ الحکم رکھتا تھا جب بنی اسرائیل مین کوئی امر حادث ہوتا اور
کیفیت اسکی کوئی نہ جانتا تو امام اعظم یا اردنی کے پاس آتے اور وہ بدیعۃ الحکم پہنے ہوئے پس وہ امام
وہ جامہ کہ اسکا خاصا تھا پہنتا اور بدیعۃ الحکم کو ان کپڑون پر آراستہ کرتا پھر جو حادثہ کہ ہوتا اوسکی شرح
کرتا اور اسیوقت بدیعۃ الحکم سے جواب سنتا اور اگر بہت کلام ہوتا تو کیفیت اُس عبارت کی حروف منفردہ
پر اس جگہ ظاہر ہوتی اور ترکیب حروف منفردہ کیچکوں کی حال منکشف ہوتی جیسے کہ واقفان علم جفر حروف
مفردہ سے استخراج الفاظ خواہ بعبارت منثور یا منظوم بنا کر استنباط معانی مطلب
کرتے ہین ۔ کہتے ہین کہ حضرت یوشع کے زمانے مین ایک شخص نے بہت سے روپیے
چرائے اور بسبب نہونے گواہون کے کسی طرح سے بدرجۂ ثبوت نہین پہونچتا تھا
حضرت یوشع نے اُس وشاح پر عمل کر کے سارق کا نام پیدا کیا اور بعد اعتراف اُسکے
استیصال مین مشغول ہوئے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نام سارق کا عاجار بن کرمی

جو

بن زندی بن زارح بن یہودا تھا اور یہہ سرقہ کا کچھ لباس تھا مرصع بجواہر اور عمامہ منسوج بزر و بیش قیمت
اور قلادہ منقوش بصور عجیبہ اُسکے پاس سے نکلا اور اُن اشعار سے اشرار بنی اسرائیل کے دلون مین خوف
ہوا اور پھر کسی نے یا نمین سے اس فعل شنیع پر اقدام نہ کیا اور کوئی مرتکب اس امر قبیح کا نہوا اور ایک امر عجیب
یہ تھا کہ ایک حوض پانی سے بھرا اور گرد اُسکے احاطہ بنا کر مقفل کیا تھا اور اسکی کنجی حضرت ہارون کو دی تھی
جب کسی شخص کو اپنی منکوحہ کی نسبت کچھ شک ہوتا تھا تو اُس حوض مین سے قدرے پانی ایک
مٹی کے باسن مین بھر لیتے اور ایک انگلی خاک سے آلودہ کر کر اُسمین جھاڑتے اور کچھ دعا پڑھکر اُسپر دم کرتے
تو صورت حال معہ نام اُس عورت کے اُسپر نمودار ہوتی اور پانی اُسکو دیتے کہ وہ پی جاوے پس اگر
زانیہ ہوتی تو فی الحال سیاہ رو ہو جاتی اور اُسی وقت مر جاتی اور اگر صالحہ ہوتی تو کچھ مضرت اُسکو
نہ پہونچتی اور اُسی سال مین اپنے خاوند سے ایک فرزند رشید کی حاملہ ہوتی اگرچہ بانجھ ہی کیون نہوتی
چنانچہ یہ معجزہ بھی ہزار برس تک بنی اسرائیل مین باقی رہا منقول ہے کہ اُس زمانے مین دو بہنین تھین
ایک دوسری سے ایسی مشابہ تھین کہ فرق اُنکا دشواری کیا جاتا تھا ایک کے خاوند کو اپنی بی بی کی نسبت
بدگمانی پیدا ہوئی صورت حال ائمہ ہارونی سے ظاہر کی اُنھون نے ایک آدمی بھیجکر اُس عورت کو
طلب کیا اُس زانیہ نے از روے فریب اپنی بہن کو بھیجدیا اور اُس عورت نے آب معمولی پیا
چونکہ عمل قبیح اُس سے صادر نہوا تھا کچھ آسیب اُسکو نہ پہونچا پھر وہ ضعیفہ اپنے گھر مین آئی اور اُسکی
بہن نے استقبال کیا اور گلے سے لگایا اس صالحہ کا نفس کہ آب خوردہ تھا زانیہ کے دماغ مین پہونچا
فی الحال سیاہ رو ہو گئی اور وہین اُسکا بدن پھٹ گیا اور مر گئی اور سب کو حیرت ہوئی اور عمدہ
غرائب حالات موسوی سے یہ ہے کہ وفات اُنکی ساعت ولادت مین ہوئی بے زیادتی اور نقصان

فصل بارھوین احوال یوشع بن نون علیہ السلام مین قولہ تعالیٰ واذ قال موسیٰ لفتیٰہ
لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا اور کہا جب موسیٰ نے واسطے
جوان اپنے کے کہ نہ ہٹونگا مین یہانتک کہ پہونچون مین جگہ ملنے دو دریا کے یا چلا جاؤن مین برسون
تک باتفاق علماے سیر اور تواریخ مراد لفظ فتیٰ سے اس آیت کریمہ مین یوشع بن نون ہین اور یہ منجملہ
عظماے انبیا سے ہین اور روایت اُنکے قصے کی اسطرح پر ہے کہ جب بنی اسرائیل کو وفات حضرت
موسیٰ کی متحقق ہوئی ایک مہینے تک بعد اداے مراسم تعزیت برحسب عادت عنان حل و عقد
اور زمام قبض و بسط مصالح جمہور کف کفایت حضرت یوشع مین دی اور اُنکی اوامر و احکام کی تعمیل کی اتفاقاً
چھٹے روز ماہ نیسان کے کہ سال اول وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا حضرت یوشع پر وحی
الٰہی بحکم فتح اریحا مع بنی اسرائیل نازل ہوئی اور ارشاد ہوا کہ جو وعدہ ہمنے موسیٰ کے ساتھ
کیا تھا وہ آن پہونچا حضرت یوشع نے بسرعت تمام بنی اسرائیل کو مخالفت فرمان قضا جریان

الٰہی سے ڈرا کر بحصول خیر بشارت دی اور پس از تجویز لشکر بارھوین نیسان کو اریحا کی طرف متوجہ ہوئے کہتے ہین بروقت عبور لشکر آب روان سے اجزاے آب شگافتہ ہوے اور راہ خشک پیدا ہوئی کہ بنی اسرائیل بفراغ بال گذر گئے اور بعد از عبور انکے اتصال اجزاے متفرقہ ہوا اور بدستور دریا بہنے لگا جب یہ معجزہ ظہور مین آیا حضرت یوشع علیہ السلام نے فرمایا کہ بارہ پتھر بڑے بڑے کنارہ اس مقام پر کہ شگافتگی ظہور مین آئی تلے اوپر رکھکر ایک منارہ بنائین تا موجب یادداشت اس معجزہ کا ہووے اور اس مہینے مین قربانی فصیح عیدی کی پھر دو مرد صالح ایک بنی اسرائیل سے چُنکر برسم جاسوسی اریحا مین بھیجے اور جب انھون نے وہان سے پھر کر اوضاع اور اطوار مردم اریحا سے مطلع کیا پس بزودی تمام حضرت یوشع علیہ السلام نے وہان جاکر تین شہرون کو محاصرہ کیا منقول ہے کہ اریحا ایسا ایک شہر بزرگ حصین تھا فصیل اور برج بارہ متین رکھتا تھا دامن خاک زیر اسکا گریبان ابر مین ہاتھ مارتا اور برج رفیع اسکا فلک البروج سے دعوے مساوات کرتا اور مشتمل تھا تجارتہاے عظیم اور آب ہاے روان اور باغہاے فراوان پر اور چونکہ اساس اور بنیاد اسکی غایت استحکام اور انتظام رکھتی تھی اسواسطے اکثر کو نظرون بنی اسرائیل کے قیاس مین ایسے شہر کی فتح بعید اور محال معلوم ہوتی تھی چنانچہ حضرت یوشعؑ نے آثار اس توہم کے بنور نبوت دریافت کیے اور ساتوین دن محاصرہ کرنے سے مع رؤسا اور عظماے بنی اسرائیل اور ائمہ ہارونی اور صندوق الشہادت سات بار اُس شہر کا طواف کیا اور پھر ایک دعا پڑھ کر اُسپر پھونکی ناگاہ ایک بازو اُسکا خود بخود پھٹ کر گر پڑا اور شہر بند اور فصیل باوجود اس صیانت اور متانت ظاہری کے برابر زمین ہوگیا اہل لشکر نے اریحا مین جاکر جسطرح سے چاہا قتل و غارت کیا اور غنائم بسیار پر متصرف ہوے حضرت یوشع علیہ السلام نے حکم کیا کہ جو کچھ لشکریون نے لوٹ مین لیا ہے حاضر کرین اور کچھ تصرف اُسمین نہ کرین کسواسطے کہ اُس زمانے مین غنیمت اہل توحید پر مباح نہ تھی آدان بعثت حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مباح ہوئی۔ القصہ جب غنائم مقبوضہ لشکریون نے حاضر کیا حضرت یوشعؑ نے کہا اسکو آگ مین جلا دو کیونکہ رسم نذر اللہ اور قربانی خاص جبتک یہی تھی اور علامت قبول نذر و قربان آگ جلا دینا آگ کا تھا چونکہ ان غنائم کو آگ نے نہ جلایا تو آپ نے فرمایا کہ عدم تصرف آتش غنائم مین بنا بر خیانت اور حسد و رام نا ما ئم کے ہے لاجرم بدیہۃ الحکم کے ساتھ رجوع کی اور اُس سے خائن کا نام ظاہر ہوا ہر گاہ اسکو حاضر کیا وہ اپنے گناہ پر معترف ہوا اور ایک سر گاؤ طلائی کہ بیاقوت و لآلی مرصع اُسنے پنہان کیا تھا بموجب حکم حضرت یوشعؑ کے لایا اور اُنکو مع اُس سر طلائی سب غنائم کے اوپر رکھا اُسی وقت آتش قبول اُس غنائم پر پہونچی اور مع خائن کے جلاکر خاک کر دیا اور ہنگام دخول شہر حضرت یوشعؑ نے حکم کیا کہ بنی اسرائیل کو چاہیے کہ حضرت غافر الذنوب سے مغفرت گناہان گذشتہ کی مسئلت کرین اور شکر خلاص ہونے بلیہ تیہ سے بجالاوین

ایک جماعت زاہد اور پرہیزگاران اس قوم نے بموجب فرمودہ عمل کیا اور ایک طائفہ نے ازراہ نافرمانی بن دعاے مغفرت کے عوض مین بطریق استہزا گندم طلب کیے کہتے ہین کہ استہزا کرنے والے ستر ہزار آدمی تھے اُسی وقت صاعقہ آسمان پر سے نازل ہوا اور سب کو جانب شہرستان عدم روانہ کیا اور پھر حضرت یوشع علیہ السلام نے ایکبارگی طرف توجہ کی عمالقہ کہ وہان تھے اکثر کو قتل کیا ۔ کہتے ہین کہ ضخامت اجسام اور صلابت اجساد انکی اُس مرتبہ تھی کہ بیس نفر اور تیس نفر بنی اسرائیل مین کے نعش پر ایک شخص کی اُس طائفے جمع ہوتے تھے اور اُسکے سر کو جدا کرنے مین بدن سے عاجز ہوتے تھے اور بعد فتح کرنے ایلیا کے شہرستان بلقا مین گئے اور وہ بھی ایک شہر محکم تھا بعمارت مضبوط اور اہالی وہان کے بت پرست تھے زیر حکم بادشاہ بالق نام کے اور بلعم باعور بھی انکے درمیان مین تھا اور بہ زعم ہود ایک ساحر بالادست اور باعتقاد فضلاے ملت احمدی ایک مومن خداپرست تھا کہ اسم اعظم جانتا تھا اور اسکی برکت سے دعا اُسکی باجابت مقرون ہوئی تھی جب حضرت یوشع علیہ السلام مع لشکر بلقا مین پہونچے بالق کہ قوت مقابلہ میدان کی انسے نہ رکھتا تھا شہر بند ہوا اور بعد چند روز کہ محاصرے پر گذر گئے بادشاہ اور رعیت نے بلعم سے کہ اُسکو بلعام بھی کہتے تھے التماس کیا تا دعا کرے کہ بنی اسرائیل بھاگ جاوین بلعم پہلے بہ ممانعت پیش آیا اور کہا یوشع پیغمبر خدا ہے اور بفرمان آلٰہی اس شہر مین لشکر لایا ہے مین یہ دعا نہین کرسکتا بہتر یہ ہے کہ دین موسیٰ قبول کرو تا غضب آلٰہی سے رہائی پاؤ انھون الحاح وزاری بہت کی اور بترغیب اور ترہیب دعاے بد واسطے ہزیمت غنیم کے چاہی آخر الامر بلعم بوعدہ و وعید طریق مستقیم سے منحرف ہوا اور بنا بر انہزام بنی اسرائیل حضرت باری سبحانہ سے استدعا کی سعادعا اُسکی مستجاب ہوئی اور سپاہ یوشع علیہ السلام نے بسبب غلبہ خوف وہان سے فرار کیا حضرت یوشع علیہ السلام نے اس باب مین مناجات کی خطاب پہونچا کہ ایک بندہ ہمارے بندون مین سے اہل بلقا مین سے ہے کہ مجکو اسم اعظم سے یاد کرتا ہے اور جو کچھ مجھسے چاہتا ہے باجابت مقرون ہوتا ہے یہ اُسکی دعا کا اثر ہے کہ دلونمین تمھاری قوم کے رعب انکا غالب ہوگیا حضرت یوشع علیہ السلام نے کہا آلٰہی چونکہ یہ دعا اُس سے بیموقع واقع ہوئی اسم اعظم اُسکو بھلا دے یہ التماس حضرت یوشع علیہ السلام کی بھی قبول ہوئی اور اُسی وقت اسم اعظم خاطر بلعم سے محو ہوا اور حضرت یوشع علیہ السلام نے چند فرقہ بنی اسرائیل کو تشفی دیکر ہمراہ لیا اور محاصرہ اعداے دین مین مبالغہ کیا اُس بادشاہ نے دوبارہ بلعم سے درخواست کی تا دعا کرے کہ خداے تعالیٰ انکو ہزیمت دیوے بلعم نے ہرچند کہ دعا کی باجابت مقرون نہوئی اُسنے جانا کہ دعا مجھسے بے محل ہوئی مگر یہ حیلہ بادشاہ کو بتایا کہ عورتین جمیلہ فاجرہ یوشع کے لشکر مین بھیجنی چاہیین کہ اگر ایک بنی اسرائیل بھی زنا کرے گا تو خداے تعالیٰ نصرت اور ظفر اُن مین سے اُٹھا لیوے گا اور یہ اسواسطے تمکو کہتا ہے کہ حق مین قوم پیغمبر کے مجھسے دعاے بد

ہوئی اُسکے سبب تاثیر سپر ہی استدعا کی جاتی رہی تم باعتماد میری دعا کے غافل اور تدبیرون سے نہو نا
بادشاہ نے بموجب اشارۂ بلعم کے حکم کیا کہ تا عورتین فاسقہ فی الفور لشکر بنی اسرائیل مین جاوین اور جو کوئی
جو کچھ کہے عمل مین لاوین اور عذر نہ کرین القصہ وہ عورتین لشکرگاہ مین گئین اور ایک نے اُنمین سے
اپنے کو ایک شخص پر کہ اکابر و عظماے بنی اسرائیل اور کیفیت سبط شمعون بن یعقوب سے کہ زہری بن
شلوم نام رکھتا تھا جلوہ دینا شروع کیا تا آنکہ زہری اُسکا ہاتھ پکڑکر یوشعؑ کے روبرو لیگیا اور کہا مین
جانتا ہون کہ تو کہیگا یہ عورت مجھپر حرام ہے حضرت یوشعؑ نے کہا ہان زنہار اس عورت کے گرد نہ پھٹکنا
کہ جو کوئی بنی اسرائیل مین سے زنا کریگا علت طاعون اُسی وقت آسمان پر سے نازل ہوگی زہری نے
کہا مین تیرا کہنا نہین مانتا اور اُس عورت کو اپنے خیمے مین لے گیا اُسی وقت بلیہ طاعون نے لشکر
مین شیوع پایا اور جب مخادین عبراز بن ہارونؑ نے کہ ایک عظماے و اقویاے قوم سے تھا اس ہی
سے خبر پائی اپنا نیزہ لیکر زہری کے خیمے مین آیا اور اُسکو مع اُس عورت کے نیزے مین پروکر لشکر مین
لیگیا اور دیر تک سب مین لیے کھڑا رہا اور کہا اب جو کوئی ان فاحشہ عورتون سے یہ حرکت کریگا اُسکی
یہی سزا ہوگی بنی اسرائیل اس کار ناشائستہ سے دست بردار ہوے اور اُن زانیہ عورتون کو لشکر مین سے
نکال دیا اسی وقت حق تعالیٰ نے وباے طاعون کو دور کیا اور بسبب اس مصلحت اور مشورہ ناپسندیدہ
کے باریتعالیٰ نے تاج عرفان بلعم کے سر پر سے اُٹھا لیا اور لباس تقوی اور ایمان اُسکا اُتار لیا دوسرے دن
حضرت یوشعؑ نے حکم دیا کہ سب لشکر متوجہ حصار ہووے چنانچہ بموجب حکم سب نے خروش و فغان
جنگ بلند کیا اور صباح روز جمعہ سے تا نماز عصر بجنگ و جدال مشغول رہے قریب شام کچھ حصار
زلزلہ کے سبب سے گر پڑا اور فتحیاب ہوے اور قتل بافراط واقع ہوا اور چونکہ شب شنبہ اور یوم بسبت
مین تمام اُمت موسیٰ سواے عبادت کے کسی اور امر کے ساتھ مرخص نہ تھے حضرت یوشع علیہ السلام نے
دعا کی تا قادر بیچون نے آفتاب کو برجعت حکم فرمایا اور خورشید جہانتاب نے بخطاب رب الارباب
مغرب سے مشرق کی طرف پھر کر اتنا توقف کیا کہ بنی اسرائیل قتل عمالقہ اور جبابرہ سے فارغ ہوکر
اور بلعم کو گرفتار کرکر یارون مین ملحق ہوے مشہور یہی کہ آفتاب تین شخصون کے واسطے افق مغرب
سے طالع ہوا اول حضرت یوشع بن نونؑ کے واسطے دوسرے حضرت سلیمان کے لیے
وقت عرض صافنات جیاد تیسرے بنا بر جناب مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے اداے صلوٰۃ العصر
چنانچہ اسکا حال اپنے اپنے موضع مین مع بیان حدیث صحیح کے کہ آثار قرب قیامت مین
وارد ہے مشروحاً ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ جب اتوار کے دن حضرت یوشع علیہ السلام نے
غنائم کو جمع کرکر جلا دیا انکے سمع ہمایون مین پہونچا کہ حوالی اراضی مقدسہ مین ایک شہر ہے
عافی نام کہ اُس سے نکلنا آفتاب کا سو برس پہلے روز بازپرس سے جانب مغرب سے ایکدن

اور پھر جانا اُسکا ثابت ہی اور اہالی اُسکے بھی بت پرست ہین آپ مع لشکر اُس سرزمین مین گئے اور
اور اُنکے بادشاہ کو مع بارہ ہزار نفر بت پرست کے قتل کیا اور عقب اُس شہر کے دو پہاڑ تھے
ایک عماد اور ایک جبعون اور اُنکے درمیان بھی کہ بہت سی خلقت متوطن تھی حضرت یوشع نے
وہان جاکر اُنکو اسلام کی طرف دعوت کی سبنے امان چاہ کر اسلام قبول کیا اور قرب اُن دو پہاڑون کے
ایک اور پہاڑ تھا سلم نام اور اُسپر ایک قلعہ محکم تھا اور خلق کثیر اُسمین رہتی تھی اور قلعہ کی مضافات
اور منسوبات بلشمار تھی اور ایک شخص جابر کافر بت پرست بادق نام حکمرانی کرتا تھا حضرت یوشع علیہ السلام
نے وہان بھی جاکر باسلام دعوت کی اور اُس طائفہ نے بھی اسلام قبول کیا القصہ جب یہ چند فتح عظیم
متواتر انکو میسر ہوئین پھر باقضاے مغرب عزیمت کی اور بلاد اردنیان مین پہونچے اور یہ پانچ شہر تھے
ہر شہر مین ایک بادشاہ پانچوان شہریارون نے حضرت یوشع کے آنے کی خبر سُنکر اور باہم متفق ہوکر
بحرب توجہ کی بعد از مواجہہ و مقاتلہ اثناے محاربہ مین بھاگ کر ایک مغارۂ کوہ مین آئے اور حضرت
یوشعؑ نے چند شخص شجاعان بنی اسرائیل سے بھیجے تا اُس درِ کوہ پر بیٹھین اور آپ مع دلیران لشکر مفرورونکا
تعاقب کیا اور بہتون کو تہ تیغ بیدریغ کیا اور غرائب قضایا سے یہ ہی کہ بقیۃ السیف پہ تگرگ باری
یعنے اولے برسنے شروع ہوے اور اُس سے بہت آدمی اُنمین سے ہلاک ہوے حتیٰ کہ شمار موتیٰ کا تعداد
مقتولون سے زیادہ تھا۔ حضرت یوشعؑ نے بعد اس فتح کے پانچون بادشاہون کو پکڑ کر مار ڈالا اور پھر وہان سے
بنا فتح بقیہ دیار شام مشغول ہوے اور اکتیس بادشاہ اس ولایت کے پکڑ کے قتل کیے اور تمامی ممالک مفتوحہ
اسباط پر قسمت کیا۔ لکھا ہی کہ یہ وقائع سات برس کی مدت مین واقع ہوے تھے اور بعد ان محاربات کے
بیس برس اور خاطر اشرف متوجہ تدبیر قوم اور تعلیم توریت مین مصروف رہے اور روزگار شریف اسی مین
بسر ہوا جب آوان رحلت اور ہنگام مفارقت نزدیک آیا تو مزاج مرکز دائرہ اعتدال سے منحرف ہوکر
بعارضہ تپ مستحن ہوا اور ذات بابرکات منبر و تکیہ گاہ محراب سے بہ تختگاہ آرام و خواب مائل ہوکر صاحب
فراش ہوئی اور اثناے اس حال مین خبر پہونچی کہ بادق ملک سلم دین اسلام سے پھر گیا اور اُسنے تمامی
اہل اُس دیار کو مرتد کیا اور چونکہ بسبب استیلاے مرض کے بنا بر حرب نہ جا سکے اُن بد احوالون پر
دعاے عقوبت کی اور کالوب بن یوفنا کو بلا کر خلافت دی اور اپنا وصی اور ولیعہد کیا اور آپ اس
جہان فانی سے رحلت کی حلیۂ مبارک انکا معتدل القامت بزرگ چشم سرخ رنگ عریض الصدر
صفات انکی مجاہد اور غازی اور شجاع اور عالم مکائد حروف اور واقف فنون قتال بغایت
متتبع مذہب و متابعت حضرت موسیٰ و ہارونؑ باحکام توریت تھے معجزات انکے
انشقاق آب روان دریا ہنگام عبور بنی اسرائیل اور رد آفتاب عظائم اعجاز سے ہے اور
سواے اسکے اور بھی لکھے ہین مدت دعوت ایام حیات حضرت مین اختلاف ہے

بموجب اعتقاد اہل کتاب کے مدت زندگانی انکی ایک سو دس برس اور زمان دعوت اکیس سال اور
اور ثعلبی نے عرائس مین نقل کیا ہے کہ آوان دعوت ستائیس اور تمامی اوقات حیات ایکسو چھبیس سال اور منتظم مین
مذکور ہی کہ حضرت یوشع بیالیس برس کے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت مین پہونچے اور سو برس کے تھے
کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جدا ہوے اور ستائیس برس خلافت کی اس تقدیر پر چاہیے کہ تمامی عمر انکی ایک سو
ستائیس برس کی ہوئی مدفن ہمایون قریب مقبرہ جد بزرگوار اپنے افراہیم بن یوسف علیہ السلام کے
واقع ہی فصل تیرھوین قصہ کالوب بن یوقنا علیہ السلام مین قولہ تعالیٰ قال رجلان من الذین
یخافون انعم اللہ علیہما ادخلوا علیہم الباب فاذا دخلتموہ فانکم غالبون یعنی کہا دو مردون
نے ان لوگون سے کہ ڈرتے تھے انعام کیا تھا اللہ نے اوپر انکے داخل ہو تم اوپر انکے دروازے مین پس
جب داخل ہو گئے تم اسمین پس تحقیق غالب ہو ائمہ تفسیر کہتے ہین لفظ رجلان آیت کریمہ مین اشارت
ہے یوشع اور کالوب ہی اور اکثر علما اس امر پر ہین کہ یہ پیغمبر مرسل تھے اور انکی صحت نبوت پر توریت مین نص
اور دلائل بہت ہین جب حضرت یوشع نے بجنت باقی رحلت کی حضرت کالوب نے جمیع مہمات
بنی اسرائیل کو بموجب وصیت اپنے ذمے لیکر بہ ترتیب احوال اور اشغال انکے اشتغال کیا اور قوم بھی
انکی مطیع ہو کر جس طرح سے یہ حکم کرتے تھے قیام کرنے لگی جب حضرت کالوب بہ تنظیم و تنسیق مہمات شرعی
اور ملکی سے فارغ ہوے تو انھون نے ایک لشکر عظیم ترتیب دیا اور بے توقف رایات فتح آیات کو بجرب
ملک بارق نہضت کا حکم کیا اور عنان ممالک ستانی بخیال سلم اور نواحی اسکے معطوف کی ہنگام صبح کہ سوار میدان
افلاک نے ساتھ سنان شعاع عالم افروز کے لشکر انجم کو ہزیمت دی انکے موکب ہمایون نے اس دیار مین پہونچکر
بے تامل اطراف و نواحی اس جبال کو گھیر لیا اور وہ گروہ کہ ہر جانب سے بنا بر مدافعت و ممانعت مشغول
تھے انکو منہزم کیا اور ایسا قلعہ حصین اور موضع رفیعین قہراً و جبراً مفتوح کیا اور قریب دس ہزار کے
ان متمردون مین سے کوچہ ہاے تنگ اور غارہاے تاریک ان پہاڑون مین قتل کیے اور بنیاد ثبات
ان اہل شقاوت کی اول بار حملہ آتش آہنگ سے متزلزل کیا اور پھر تن خاکی ان کفار ناہنجار کو
بہ تیغ جہان کشا خاک فنا پر ڈالا اور بارق مع ایک جماعت صنادید اور اعیان مقید ہوا اور
بقیۃ السیف جنگلون اور پہاڑون مین بھاگ گئے اور دعاے حضرت یوشع کی تاثیر سے تمامی
زراعات اور باغات اور نعمات و لذات انکے برباد ہو گئے اور جو شخص کہ ان مین سے زندہ رہگیا
تو اسنے بقیہ عمر گدائی اور دریوزہ کشی بکمال غربت اور ذلت بسر کی کہتے ہین کہ قیدخانہ ملک بارق مین ستر
بادشاہ مقید تھے اسنے سب کی انگلیان اور ہاتھ پانو کاٹ ڈالے تھے اور جب کھانا کھاتا تو انکو بلوا کر
روٹیون کے ٹکڑے روبرو ڈلوا دیتا تھا وے کتے بلی کی طرح اوندھے ہو کر ایک دوسرے کی سامنے
سے ٹکڑے لیکر کھاتے تھے حضرت کالوب نے جب اس طرح سے سنا حکم کیا کہ بدستور عمل مین لاوین

اوران سب کا چھوٹا ملک بارق کو کھا اورین القصہ جب یہ فتح نامدار خزانہ مواہب آفریدگار سے میسر اور
ایسی نصرت ارجمند فیض موہبت خداوند عز سلطانہ سے حاصل ہوئی حضرت کالوبؑ وہان سے پھر کر
بجانب مصر گئے اور تمامی ولایات شام اور نواحی بنی اسرائیل کو بے جنگ وجدل چھوڑ کر آسودہ اور فارغ البال
کیا اور آپ بمراسم اعلان نبوت اور بلوازم اشتغال سلطنت قیام کیا کیے جب کہ زمان مفارقت دنیا نزدیک آیا
اور آثار ارتحال اپنے بیچ انھون نے مشاہدہ کیا تو سارقوس فرزند اپنے کو خلافت ویکر ودیعت جناب متقاضی اجل
سپرد کی اور کچھ ہر زمانہ کا فی قابض ارواح کو تسلیم کیا چونکہ کتب تواریخ اور اخبار مین حلیہ مبارک اور مدت دعوت
اور عمر اور مدفن ہمایون متعین نہ پایا بانظر اختصار اسمین مجال تعرض ان امور پر محال معلوم ہوئی فصل
چودھوین قصہ حزقیل النبی کہ مشہور با ابن العجوز ہین قال اللہ تعالیٰ الم تر الی الذین خرجوا من
دیارھم وھم الوف حذر الموت فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم ان اللہ لذو فضل
علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون یعنی کیا دیکھا تو نے طرف ان لوگون کے کہ نکلے گھرون
اپنے سے اور وہ ہزار ہا تھے ڈر موت کے سے پس کہا واسطے اُنکے اللہ نے مر جاؤ پھر جلایا اُنکو تحقیق اللہ البتہ
صاحب فضل کا ہے اوپر لوگون کے ولیکن اکثر لوگ نہین شکر کرتے اختلاف ہے درمیان علما
تفسیر کے کہ باعث احیا رسولی یوشع بن نون ہے یا شموئیل یا حزقیل ہین مگر اصح اقوال یہ ہے
کہ حزقیل تھے اور تیسرے خلیفہ ہین بعد حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے اور سبب تسمیہ اُنکا با ابن العجوز یہ ہے
کہ پدر حزقیل کی دو بیبیان تھین ایک منکوحہ سے دس فرزند اور دوسری سے کہ مادر ابن العجوز تھی
فرزند نہ تھا اور پدر عالی قدر اُنکا صاحب قربانی بنی اسرائیل تھا اور صاحب قربانی سنتون مین یہ ہے
ایک یہ ہے کہ جب کہ علامت قبول قربانی ظاہر ہوتی تو مقدار سے آہن طولانی کہ اسکے سرپر
دو صورتین کلبی بنائی تھین گوشت مین گڑوتے جتنا گوشت کہ اُن صورتون سے متعلق ہوتا
صاحب قربانی اسمین اپنا تصرف کرتا ایک دن پدر حزقیل کچھ قدر سے گوشت کہ اُنکے حصے مین آیا تھا
لیکر اپنے گھر مین آئے اور اُسکے بارہ حصے کر کر گیارہ اُس بی بی کو جو والدہ اُن دس فرزندون کی تھی
دیے اور ایک بخش مادر حزقیل کو ام اولاد نے ازروے طعن مادر حزقیل سے کہا کہ خداے تعالیٰ نے
مجکو بسبب فرزندون کے تجھپر ترجیح دی اور تفضیل کرامت فرمائی ہے یہ کلام مادر حزقیل کو کمال
گران معلوم ہوا جب رات ہوئی تو نماز با نیاز مین مشغول ہوئی اور ہنگام صبح تک تضرع وزاری
بدرگاہ باری بہت کی اور واہب العطایا سے حضرت استدعا کی کہ کوئی فرزند صالح کرامت فرماوے
تا مونس حال ہووے اور وحشت تنہائی زائل کرے اور ظہور علامات اجابت دعا حضرت
مجیب الدعوات سے طلب کیا چنانچہ جب آفتاب طالع ہوا وہ عورت کہن سالہ کہ کتنی مدت پہلے
دما سے اُسکا فیض منقطع ہوگیا تھا اور سن تحیض مین نہ رہی تھی حائض ہوئی اور حضرت قادر بیچون نے

طراوت اور نضارت جوانی اسکو ارزانی فرمائی اُسکے خاوند کو بسبب اُوسکے رغبت اور میل پیدا ہوا اور بعد
ظہور اسکے مقاربت کی حاملہ ہوئی بعد از انقضاے مدت معہود حضرت خرقیل پیدا ہوئے اور آثار
خیر و صلاح ناصیہ حال اُنکے سے ظاہر آئے خلقت نے اس صورت سے متعجب ہو کر ابن العجوز انکو
کہنا شروع کیا جب حضرت خرقیلؑ بمرتبہ پیغمبری فائز ہوئے پیوستہ بمتابعت شریعت موسٰی اور
حفظ توریت امور احکام ربانی رغبت رکھتے اور مخالفت اوامر بجالانے سے ڈرتے ایک مدت کے
بعد حق تعالی نے انکو بنا بر تبلیغ رسالت ایلیا مین بھیجا ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ بنا بر جانے
اُس شہر کے مامور ہوئے کہ اُسکو داوردان کہتے تھے بالجملہ جب اُنھون نے اپنے شہر کے آدمیون کو
جہاد پر تحریص کی ان کم بختون نے اُسکے قبول مین تکاہل اور تکاسل کیا حضرت خرقیل براے
دعاے فتح کے معتکف ہوے اور حق جل و علا نے علت طاعون یعنے وبا نازل کی اور یہ لوگ
اپنے شہر کی طرف بھاگے جب ایک میل شہر سے دور ہوے تو ایک آواز ہولناک اُنھون نے سُنی
اور رہرو عالم بقا ہوے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ چار ہزار آدمی تھے اور حسن کہتا ہی آٹھ ہزار
اور وہب بن منبہ انشی لکھتا ہے ابن عباس سے روایت ہی کہ جب سات دن ہلاک قوم پر گذرے
اور انکی نعشین پھول کر سڑ گئین اور بدبو پیدا ہوئی حضرت خرقیل اعتکاف مین سے نکل کر اس طائفہ پر
پر گذرے اور ایک رقت انپر طاری ہوئی کہا یارب قوم کو تو نے ہلاک کیا خطاب آیا کہ یہ وبا سے
بھاگتے تھے لاجرم اپنی قدرت انکو دکھائی حضرت خرقیل نے مناجات کی یارب انکو زندہ کر دے
کہ تجکو قدرت جیسی مار ڈالنے مین ہے ویسا ہی تو زندہ کرنے مین قادر ہے چنانچہ دعا انکی مستجاب ہوئی
اور سب زندہ ہو گئے لیکن وہ بدبو انمین سے نگئی بلکہ بحسب توارث انکے اعقاب اور اولاد مین بھی رہی
وہب کہتا ہے کہ انکے گوشت گل گئے تھے اور ہڈیان بوسیدہ ہو گئی تھین کہ بدعاے حضرت خرقیلؑ
بحال حیات معاودت کی والعلم عند اللہ تعالی بحقیقۃ الحال القصہ جب وہ مردے زندہ ہوے
زبان مقال بکلمہ سبحانک ربنا و بحمدک لا الہ الا انت کھولی اور وہان سے اُٹھکر اپنے شہر مین
مراجعت کی اور بقیۃ العمر شریعت موسٰی عمل کیا کیے جب تک کہ اجل موعود انکی پہونچی اور بموجب
اضطراری بہ نزہت سراے خلد خرامان ہوے اور ہرگاہ خرقیل مدت دراز اس طائفہ کی اولاد مین
رہے یہ کبھی مخالفت اور کبھی متابعت انکی کرتے تھے خاطر شریف آپ کی
اس امر مین ملول ہوئی اور یہ اُنکے دیار مین سے بطریق ہجرت زمین بابل مین آگئے اور وہان سے
بدار الاخرت انتقال کیا مدفن ہمایون انکا درمیان حلہ اور کوفی کے ہی اور یہود انکے مقبرے کی بہت
تعظیم و تزئین کرتے ہین چونکہ انکا بھی حلیہ شریف اور مدت عمر اور زمان مبعوث کسی کتاب معتبر مین نظر سے نہین گذرا
خامہ مشکین شمامہ معترض تحریر و تفصیل ان امور کا نہین ہوا سلام اللہ علی نبینا و علیہ و علی سائر الانبیاء

والمرسلین الی یوم الدین **باب چودھوان** قصہ حضرت الیاس علیہ السلام مین اور اس باب مین چھہ فصلین ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور بعثت حضرت الیاسؑ ہین اور بعد یاس اور ناامیدی اسلام قوم نافرجام سے ترک اختیار کرنا اور کوہستان مین تشریف لیجانا قال اللہ تعالی وان الیاس لمن المرسلین ط اذ قال لقومہ الا تتقون ۵ اتدعون بعلا وتذرون احسن الخالقین یعنے اور تحقیق الیاس تھا بھیجے گیون سے جسوقت کہا اُسنے واسطے قوم اپنی کے کیا نہین ڈرتے تم کیا پکارتے ہو بُت کو اور چھوڑ دیتے ہو بہتر سے پیدا کرنے والے کو معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ بروایت ابن مسعود الیاسؑ نام ادریسؑ کا ہی اور بقول اوروں کے ایک نبی ہین بنی اسرائیل مین سے اور ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ حضرت الیاسؑ الیسع کے چچا ہین اور محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ تین کرسی کے ساتھہ حضرت ہارون بن عمران کو کہ حضرت موسیٰ کے بھائی ہین پہونچتے ہین اور حضرت الیاسؑ کو الیاسین بھی کہتے ہین جیسے طور سینا اور سینین جیسا خدا تعالے فرماتا ہی سلام علی الیاسین یعنے سلامتی ہو جیو اوپر الیاس کے۔ اور آل یاسین بھی پڑھا اور کسی نے تو کہا یاسین انکے باپ کا نام ہی اور قصہ حضرت الیاس کا اسطرح پر ہی کہ جب حزقیلؑ نبی علیہ السلام نے وفات پائی اور نو رسیدگان بنی اسرائیل جوان ہوا اور بتون کو پوجنے لگے اور فسق و فساد اور شرک و عناد اُسکے درمیان مین ظاہر ہوا حق سبحانہ تعالی نے حضرت الیاسؑ کو بہ نبوت اور رسالت واسطے تبلیغ احکام کے بھیجا اور ہر زمانے مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد واسطے تجدید کے کہ جو کچھہ توریت سے فراموش ہوتا تھا پیغمبر بنی اسرائیل مین سے مبعوث ہوتے تھے اور بنی اسرائیل زمین شام مین متفرق تھے اور یہ اسطرح پر تھا کہ جب حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے شام کو فتح کیا اور اُس زمین کو اُنکے اوپر تقسیم کیا اور ایک گروہ کو بعلبک اور اوسکے نواحی مین جگہہ دی اور بک نام ایک زمین کا ہے شام مین اور بعل ایک بُت کا نام ہی اصنام مین سے اور بعل لغت اہل یمن مین بمعنی رب کے اور چونکہ بعل اُس مین تھا اس سبب سے اُسکو بعلبک نام کیا تھا اور اُسکو پوجتے تھے اور وہ ایک بت تھا سونے کا طول اُسکا بیس گز کا اور چارون طرف اسکا مُنھہ تھا اور یہ قوم اُسکی ہفتون تھی اور نہایت تعظیم کرتی تھی اور اُسکے چارسو خادم تھے اور اُسکو آلہ اور اُنکا دون اُسکے انبیا جانتے تھے اور ابلیس پُر تلبیس اُس بُت کے پیٹ مین آنکر بسخنان ضلالت اور بطالت کلام کیا کرتا تھا اور اُنکو راہ ہدایت سے پھیرتا تھا اور خادم اُسکی باتون کو یاد کرکر اور آدمیون کو تعلیم اور تلقین کرتے تھے اور یہ دلیل علیل اور حجت سقیم اور ناستقیم انکو غلطی عظیم اور خطاے فخیم مین ڈالتی تھی اور گمراہ کرتی تھی اور انکا ایک بادشاہ تھا کہ وہ بھی بُت پرست تھا اور اپنی قوم کو گمراہ کرتا اور انکو بُت پرستی پر ترغیب دیتا تھا ہرچند حضرت الیاسؑ انکو اسلام کی طرف دعوت کرنے مین سعی اور کوشش کرتے تھے

مگر انکی سعی کارگر نہوتی تھی اور اُنکے کہنے کو نہ سُنتے تھے اور بُتون کو پوجتے تھے مگر ایک امیر بادشاہ کا حضرت الیاسؑ کی تصدیق کرکر ایمان لایا تھا اور اس بادشاہ کی ایک جورو تھی اربیل نام نہایت سفاک اور نہایت بیباک کہ انبیا علیہم السّلام سے عداوت رکھتی تھی جب وہ بادشاہ کہین جاتا تو اسکی رعیت پر متعین کرتا تھا اور وہ عورت آدمیون کے روبرو ظاہر ہوتی اور اُنکے درمیان مین حکومت کرتی تھی اور اُسنے بہت سے پیغمبرون کو مار ڈالا تھا اور کمال بڑھیا اور طویل العمر ہوگئی تھی کہتے ہین کہ حضرت یحییٰ بن ذکریاؑ کو بھی اسی نے مارا تھا اور دبیر اور وزیر اُسکا ایک مرد سوسن حکیم کہ تین سو پیغمبرون کو کہ اُنکے قتل کا ارادہ رکھتی تھی اُسکی تدبیر سے نجات اور مخلصی ہوئی تھی اور سات شوہر بادشاہون بنی اسرائیل مین سے اُسنے مار ڈالے تھے۔ اور کہتے ہین ستر فرزند اُسنے جنے تھے اور باوجود مکاری کے بدکارہ بھی تھی القصہ اس بادشاہ کے ہمسائے مین ایک مرد صالح طالح نام کہ بادشاہ کے محل کے نزدیک اُسکا ایک باغ تھا کہ وجہ معیشت اُسکی آمدنی اُس باغ پر تھی اور بادشاہ رعایت ہمسایگی کرتا تھا اور ازبسکہ آدمی خوبی اُس باغ کی تعجب کرتے تھے اور اُس سے بہت سا کہتے تھے وہ عورت بدکارہ اور مکارہ حسد لیجاتی تھی اور غدر اور حیلہ درمیان مین لاکر اُسکے غصب کرنے مین کوشش کرتی تھی اور چاہتی تھی کہ کسی طرح وہ مرد صالح قتل ہووے لیکن بادشاہ اُسکو مانع آتا تھا اتفاقاً اُس بادشاہ نے سفر بعید کیا کہ مدت غیبت اسکی نے طول کھینچا اُس عورت نے اُس معنی کو غنیمت جانکر ایک جماعت ملازمین کو روبرو بلایا اور اُنکو اس امر کے اوپر آمادہ کیا کہ جھوٹی گواہی دیوین کہ اس مرد ہمسایہ نے بادشاہ کو گالیان دی ہین اُنھون نے قبول کیا اور اُس زمانے مین اسطرح معمول تھا کہ جسپر بادشاہ کو گالیان دینی ثابت ہوتی تھین تو اُسکو قتل کروا ڈالتے تھے پس اُس عورت تنگ مایہ نے اُس مرد ہمسایہ سے کہا کہ مین نے سُنا ہے کہ تو نے بادشاہ کو گالیان دی ہین اُس نے اُس امر سے انکار کیا اُس عورت بدسیرت نے گواہ گذرانے اور بزور شہادت اُن گواہون مذکورین سے بہ تیغ بیدریغ اُسکو قتل کیا اور اُسکا باغ لے لیا جب بادشاہ نے سفر سے مراجعت کی کسی نے یہ قضیہ نامرضیہ اُسکے روبرو بیان کیا بادشاہ اس کلام سے نہایت آشفتہ ہوا اور اُسکو کہا یہ فعل بد کہ تجھسے سرزد ہوا برصواب نہ تھا اب مین آپ کو رستگار نہین دیکھتا ہون کسواسطے کہ اس مدت دور و دراز سے کہ ہمسایہ تھا مستحق رعایت ہمسایگی کا تھا یہ بدترینا حالت پہونچایا تو نے اُسی ملعونہ نے کہا مین نے یہ کام تیرے واسطے کیا ہے اور تیرے حکم کے موافق حکم دیا ہے بادشاہ نے کہا کیا گنجایش نہ تھی کہ تو تحمل کرتی اور بہت حق ہمسایگی اُسکو آزردہ نہ کرتی اُسنے کہا اب تو جو کچھ ہوتا تھا سو ہوا بہرحال آخر ملک العلام نے حضرت الیاسؑ کو اُس بادشاہ اور اُسکی قوم پر بھیجا کہ اُنکو غضب خدا سے خبر دیوین کہ ایک ولی کو از رُوے ظلم مار ڈالا ہے اور یہ کہین خدائے تعالےٰ نے قسم یاد کی ہے کہ اگر بادشاہ اور

اسکی جورو اُس کام سے توبہ نہ کرینگے اور اُس باغ کو اُسکے وارثون کو نہ دیوینگے ہر آئینہ اُنکو
ہلاک کرونگا اور اُسی باغ مین اُنکو مردار اور بیکار جب تک اُنکے استخوان اور گوشت پوست کے
خالی ہونگے ڈال رکھونگا اور اُس باغ سے یہ کبھی بہرہ مند نہونگے مگر اندک زمانہ جب اُس بادشاہ
رانده درگاہ نے حضرت الیاسؑ سے یہ بات سُنی نہایت غضبناک ہوا اور کہا یا الیاس تو خدائی اُس خدا کی
کہ دکھائی نہین دیتا اور وہ دین کہ تو جسپر دعوت کرتا ہے باطل ہے اور نہین دیکھتا ہون فلان اور
فلان کو بادشاہون مین سے مگر اس دین پر کہ ہم اُسپر ہین اور یہ بھی بُت پرست تھے اور بادشاہی
کرتے تھے اور جو دین کہ جسکو تو باطل جانتا ہے اُنکی دُنیا کو نقصان نہ کرتا تھا پھر بادشاہ نے حضرت
الیاسؑ کے ایذا اور آزار دینے کا قصد کیا جب حضرت الیاسؑ نے دیکھا کہ یہ درپے آزار ہے اسکو چھوڑ کر
کوہستان مین گئے اور ایک پہاڑ پر کہ سخت اور دشوار گذار تھا چڑھ گئے اور وہان تنہا ترسناک اور خوفناک
بیٹھے رہتے تھے اور پہاڑون کے درون مین اور غارون مین بسر اوقات کرتے تھے اور بناس پتی
اور میوہ درختون صحرائی کا کھایا کرتے تھے اور وہ بادشاہ بدستور بعبادت بعل مشغول رہا اور چند دیدبان
حضرت الیاسؑ کی طلب کے واسطے متعین کیے لیکن حق سُبحانہ تعالیٰ نے اپنی حفاظت مین محفوظ رکھا
کہ کوئی اُنکو نہ دیکھ سکا جب سات برس اسطرح پر گذرے خدا سے تعالیٰ نے حضرت الیاسؑ کو فرمایا
کہ اُنپر ظاہر ہووین اور شفا لینے غیظ اور غضب کی حاصل کرین پس ایزد سُبحانہ تعالیٰ نے بادشاہ کے
بیٹے کو کہ محبوب ترین فرزندان تھا سخت بیمار کیا تا آنکہ اُسکی زندگی سے امید منقطع ہوئی بادشاہ
نے اُن چار سو انبیا سے کہ خادمان بعل تھے طلب شفا اور عافیت بشفاعت اُنکی چاہی
اور اُنھون نے ہر چند بعل کے آگے دعا کی قبول نہوئی اسوقت ایزد منان نے شیطان کو
نہ چھوڑا کہ اسکے جوف مین آنکر آواز دیوے پھر اُنھون نے بادشاہ سے کہا کہ نواحی شام
مین اصنام ہین یعنی آلہ اور بھی ہین اُن چار سو نبیون کو اُنکے پاس بھیج تا وہ آلہ تیرے
آلہ سے کہ بعل ہے شفاعت کرین کہ یہ تیرے اوپر خفا ہے دعا قبول نہین کرتا ہے
بادشاہ نے کہا کہ یہ کسواسطے میرے اوپر خفا ہے حالانکہ مین اُسکی اطاعت کرتا ہون
کہا اس سبب سے کہ الیاسؑ کو نہین مارتا اور اُسکو چھوڑ رکھا ہے اور وہ تیرے آلہ سے
منکر ہے کہا مین اُسکو کیونکر مارون کہ بدرد بیماری فرزند گرفتار ہون اور پھر بھی اُسکی طلب
مین مشغول ہون اور اُسکی کوئی جگہ معین اور مقام مشہور نہین ہے کہ وہان کا قصد کرون
لیکن اقرار کرتا ہون کہ اگر میرا فرزند اچھا ہو جاویگا تو اُسکی طلب مین آپ جاؤنگا اور جہان
پاؤنگا اُسکو قتل کر ڈالونگا اور اپنے آلہ کو راضی کرونگا پھر اُن چار سو خادم بعل کو شام
کے بُتون کے پاس بھیجا تا وہ بعل کے روبرو شفاعت کرین اور اُس سے لڑکے کی شفا چاہین فصل دوسری

ظاہر ہونا حضرت الیاسؑ کا بفرمان ملک العلام ساٹھ برس کے بعد اس جماعت بدخصال پر اور یہ خبر
بادشاہ کو پہونچنی اور دو بار ایک جماعت کو انکے پاس بھیجنا اور مکر و حیلے سے انکو طلب کرنا اور دونون بار
اُنپر آگ برسنی اور ہلاک ہونا اور تیسرے مرتبہ فرمان حق صادر ہونا اور آخر الامر بادشاہ کے پاس آنا اور پھر
کوہستان مین جانا۔ معالم التنزیل مین مذکور ہے کہ جب ایک جماعت گمراہ مرسلہ بادشاہ واسطے لانے
حضرت الیاسؑ کے نیچے اُس پہاڑ کے کہ جہان وہ تھے پہونچی حق سبحانہ تعالی نے حضرت الیاسؑ کو وحی
بھیجی کہ پہاڑ پر سے نیچے جائین اُنپر رعب ڈال دیتا ہون پس حضرت الیاسؑ بنا بر ملاقات اُس گروہ
شقاوت اساس کے پہاڑ پر سے اُترے جب بیابان مین پہونچے سب کو کفر دیکھا اور کہا بدرستیکہ
خدا تعالی نے مجکو تمھارے پاس بھیجا ہے اے گروہ اپنے پروردگار کا پیغام سُنو اور اپنے صاحب
کے پاس جاکر کہو کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ آیا تو نہین جانتا کہ معبود حق وہ خداوند مطلق مین ہون میرے
سوا کوئی خدا نہین ہے مین ہون پروردگار اور آفریدگار بنی اسرائیل کا کہ اُنکو روزی پہونچاتا ہون اور
زندہ کرتا ہون پس جہل و نادانی اور قلت علم نے تجکو یہانتک پہونچایا کہ میرے ساتھہ شریک کرتا ہے
اور میرے سوا شافی جانتا ہے اور اُس سے شفا اپنے فرزند کی مانگتا ہے حالانکہ یہ بُت کسی چیز کا مالک نہین ہے
میری طرف توجہ کرنی چاہیے کہ مین سب کی پناہ ہون قسم ہے مجکو اپنی عزت اور جلال کی کہ ہر آئینہ تجکو
اپنے غضب اور غصے مین گرفتار کرونگا اور تیرے فرزند کو مار کر عالم سے اُٹھا لونگا کہ تو جانے کہ سواے میرے
کوئی کسی کو نفع اور ضرر نہین پہونچا سکتا جب حضرت الیاسؑ سے یہ پیغام سُنا وہان سے مراجعت کرکے
اپنے بادشاہ کو خبر پہونچائی اور کہا جب ہم فلانی جگہ پہونچے الیاسؑ کو دیکھا کہ پہاڑ پر سے اُترکر ہمارے
پاس آیا اور ضعیف اور نحیف ہو گیا ہے اور بال اُسکے بڑھ گئے ہین اور پوست گوشت سے الگ ہوکر
لٹک پڑا ہے اور ٹاٹ کا لباس پہنے ہوے ہے جب ہمکو دیکھا ہے توقف طلب کیا اور جب ہمارے پاس آیا
اُسکا رعب ہمپر غالب ہوا اور ایسا خوف ہمارے دلون پر طاری ہوا کہ زبانین بند ہوگئین اور کلام مُنہہ سے
نہ نکل سکا اور ہم باوجود کثرت اور جمعیت کے ایک بات نہ کر سکے تاآنکہ ہم وہان سے پھر آئے اور تیرے
پاس پہونچے اور جو کچھہ حضرت الیاسؑ نے کہا تھا بادشاہ سے ہو بہو بیان کیا اور کہا ہم اپنی حیات اور
زندگی سے متمتع اور منتفع نہین ہونے کے جب تک کہ الیاسؑ زندہ رہیگا اب ہمکو سواے مکر و حیلہ کے
کچھہ نظر نہین آتا پس پچاس آدمی اپنی قوم مین سے کہ صاحب قوت تھے ہمراہ لیکر حضرت الیاسؑ کیطرف
روانہ ہوے اور اُنکو اس اَمر پر آمادہ کیا کہ جب وہان پہونچو عذر اور حیلہ کرنا اور اپنی نیت اُس سے
پوشیدہ رکھنا اور اُسکو فریب دینا اور کہنا ہم تیرے ساتھہ ایمان لائے اور تیری تصدیق کی
جب وہ اس امر پر فریفتہ ہووے اور تمھارے پاس آوے اُسکو پکڑ کر لے آنا اور کسی طرح نہ چھوڑنا
چنانچہ یہ روانہ ہوے اور بعد قطع مراحل اُس پہاڑ پر کہ جس مین حضرت الیاسؑ تھے پہونچے اور وہان متفرق ہوکر

باآواز بلند ندا کی کہ نبی اللہ ہمپر ظاہر ہوا اور احسان کرو کہ ہم اور ہمارا بادشاہ مع اپنی قوم کے تمہارے ساتھہ
ایمان لائے کہ تم سچے ہو اور تمام بنی اسرائیل نے تمکو سلام بھیجا ہے اور کہتے ہین تمھارے پیغام ہمکو پہونچے
اور جو کچھہ تمنے فرمایا ہمکو معلوم ہوا اور ہمنے قبول کیا یہان آؤ اور ہمارے درمیان مین حکم کرو کہ ہم تمہارے
مطیع اور فرمان بردار اور جس چیز سے کہ تم ہمکو منع کروگے باز رہینگے پس باوجود ایمان اور ایقان ہماری کے
تمکو نہین چاہیے کہ ہمارے پاس نہ آؤ اور یہ سب انکا مکر و فریب تھا حضرت الیاس علیہ السلام نے یہ کلام
سُنے صاف نہادی سے جانا کہ شاید ایمان لاوین اور خوف کرین اور اگر ظاہر نہون تو شاید معرض خطا اور
عتاب مین آؤن پس از یزد معبود نے توفیق دعا الہام کی حضرت الیاس نے کہا خداوندا اگر یہ جو کچھہ کہتے ہین سچے
ہین تو مجکو حکم کر اور اگر جھوٹے ہین اور حیلہ کرتے ہین انکے شر سے محفوظ رکھہ اور آتش سوزان انپر نازل کر
ہنوز دعا تمام نہین ہوئی تھی کہ آگ آسمان پر سے نازل ہوئی کہ سب کو جلا کر خاک کر دیا جب یہ خبر وحشت اثر
بادشاہ کو پہونچی تو بھی حضرت الیاسؑ کے ایذا دینے سے باز نہ رہا بلکہ زیادہ حیلہ کرنے کے ساتھہ مصروف ہوا
اور پھر اُتنا ہی گروہ با شکوہ حیلہ گر اونسے قوی تر لینے کے واسطے روانہ کیا یہ بھی جب قلہ کوہ پر پہونچے
پراگندہ ہوکر آواز دی کہ یا نبی اللہ ہم غضب خدا سے اور اُسکی سختی سے اُسکے ساتھہ اور تیری پناہ
مانگتے ہین اور راہ نفاق اور دورنگی نہین طے کرتے ہین اور ہم اُن جیسے منافق نہین ہین کہ تیرے ساتھہ منافقت
کرین اور جو کچھہ ہمسے پہلے ہوا ہمکو اُسکی خبر نہ تھی تیرے پروردگار نے تیری کفالت کی اور اُن سب کو ہلاک کیا
اور ہمارا اور تیرا اُس قوم سے بدلا لیا جب حضرت الیاس علیہ السلام نے یہ کلام سُنے پھر بطریق سابق
دعا کی کہ فی الفور بقدرت الٰہی پھر آگ نازل ہوکر برسی اور سب کو ہلاک کیا اور اس اثنا مین کہ اُس
بدبخت کا فرزند بلاے سخت مرض مین گرفتار تھا روز بروز اُسکو تشویش زیادہ ہوتی تھی جب یہ خبر
وحشت اثر سُنی اور زیادہ خفا ہوا اور آزردہ ہوکر چاہا کہ حضرت الیاس علیہ السلام کی طلب کے واسطے
آپ نکلے مرض پسر مانع آیا پس چاہا کہ اُس ہوسن کو کہ دبیر اور وزیر اُسکا تھا ایک جماعت کے ساتھہ
حضرت الیاس علیہ السلام کے پاس بھیجا کہ شاید اُس سے وحشت نہ کرین اور اسکے ساتھہ
الفت اور اُنس پکڑین اور اُسکے ہمراہ آوین اور اس سے نفاق ظاہر کیا کہ ظاہرا حضرت
الیاسؑ سے بُرائی کے ساتھہ پیش نہ آوے اور بعد آنے کے آزار نہ دیوے اور باوجودیکہ
بادشاہ ایمان اور ایقان اپنے دبیر اور دیوان سے مطلع تھا لیکن بجہت کارگزاری
اور محکم کاری اور امانت داری اُسکی متعرض اذا نہ تھا پس ایک جماعت کو اُسکے ہمراہ کیا اور
اور اُسسے پوشیدہ اُنسے کہدیا کہ اگر الیاسؑ باعتماد کاتب آوے تو اُسکو آزار نہ دینا والا
باندھکر میرے پاس لے آنا اور کاتب کے روبرو توبہ اور انابت اپنی ظاہر کرکر کہا اب
یہ وقت پہونچا ہے کہ توبہ کرون کسواسطے کہ جماعت اصحاب اور انصاب ہمارے جل گئے

اور یہ بلا کہ جسمین ہم گرفتار ہین جانتے ہین کہ الیاسؑ کی بد دعا کے سبب سے ہی ڈرتا ہون کہ دعاے بد کری
اور جو باقی ہم مین سے رہگئے ہین ہلاک ہوجاوین اُسکے پاس جاؤ اور کہو کہ ہمنے توبہ کی اور پھر پھر گئے
اور توبہ ہماری درست نہوئی اور ہمارے پروردگار کی رضامندی نہین ہونے کی اور قلع اور قمع بتون کا معتبر
نہین ہونے کا جب تک الیاسؑ نہین آنے اور ہمارے درمیان نہین رہنے کا اور ہمکو امر اور نہی
نہین فرمانے کا کہ جس سے خوشنودی خدا حاصل ہوگی اور شرف جاودانی اور سعادت دوجہانی اُسکی
اطاعت مین ہی اور یہ سب از روے مکر و حیلہ سازی اور فریب اور دغا بازی کے تھا پس یہ جب روانہ
ہوے اور وہان پہونچکر پہاڑ پر چڑھے اور ندا کی حضرت الیاسؑ نے موسن کی آواز پہچانی اور چونکہ اُسکے
مشتاق تھے اور اُسکے دیکھنے کی خواہش رکھتے تھے وحی آئی کہ جا اپنے برادر صالح کے پاس اور ظاہر ہوکر
ملاقات اور نئے سر سے عہد لے پس حضرت الیاسؑ نے ظاہر ہوکر موسن سے سلام علیک کی مصافحہ
کرکر کہا خیر ہے موسن نے کہا اُس جبار مکار اور اسکی قوم غدار نے مجکو تمھارے پاس بھیجا ہی اور یہ پیغام دیا کہ
پھر کہا ہر آئینہ مین تمھارے بغیر پھر جاؤن اور وہ مجکو مار ڈالے جس طرح آپ کو منظور ہے مجھے فرماؤ کہ اُسکو
چھوڑ دون اور تمھارے پاس رہون اور اگر منظور ہو تو تمھارے ساتھ جہاد کرون اور اگر مجکو اُسکے پاس
برسالت بھیجو تو تمھارا پیغام اُسکو پہونچا دون مین بندۂ فرمان بردار ہون اور اگر چاہو اپنے پروردگار سے
دعا کرو تو ہمین ان خرابیون سے فرح اور کشادگی روزی کرے اور مطلب حقیقی کو پہونچاوے اسی کلام مین
وحی آئی کہ الیاسؑ یہ سب پیغام بادشاہ اور اُسکی قوم کی طرف سے ہین یہ محض کذب اور مکر و فریب ہے
اور یہ اسواسطے کہتے ہین کہ تجھپر ظفر ہووین اور یہ فرستادگان بادشاہ اگر اُسکو خبر دینگے کہ الیاسؑ نے موسن سے
ملاقات کی اور موسن اُسکو نہ لایا البتہ یہ متہم ہوگا اور قتل سے ایمن نہوگا چاہیے کہ تو بھی روانہ ہووے
اور اسکے ہمراہ جاوے جب وہان پہونچوگے تو مین دونون کو اسکے شر سے نگاہ رکھونگا یعنے اُسکے
فرزند پر بلا دو چند کردونگا تا آنکہ کوئی اُسکو ہم اور غم خرا مین باقی نہین رہیگا اور پھر اُسی وقت اُسکے
بیٹے کو مار ڈالونگا جب وہ اُسکے مرنے مین مصروف ہوگا تو اُسکو تجھسے غافل کردونگا اُسوقت فارغ البال
صحرا اور جبال کی طرف پھر آنا حضرت الیاس یہ سُنکر اُنکے ساتھ روانہ ہوے جب بادشاہ کے
پاس پہونچے حق سبحانہ تعالے نے بلاے شدید اور آثار موت اوسکے لڑکے پر مستولی کیے
اور بادشاہ اور اُسکے مصاحبون کو اُسکے ساتھ مشغول رکھا کہ اس اثنا مین حضرت الیاسؑ
صحیح و سالم اپنے مکان پر چلے آئے پھر جب کہ اُسکا فرزند مرگیا اور جزع اور فزع بادشاہ کی کم
ہوئی حضرت الیاسؑ کو پھر یاد کیا اور دبیر موسن سے خبر دریافت موسن نے کہا تیرے
فرزند ارجمند کی موت اور ہماری جزع اور فزع نے بیخود کردیا مین اُسکے حال سے بالکل آگاہ
نہین ہون معلوم نہین کہ کہان ہے اور کیون ہے اور پھر موسن نے بادشاہ سے کہا کہ

مجکو تیری طرف غفلت کا نہ تھا بلکہ مین جانتا تھا کہ تو نے اُسکا کام محکم کردیا ہوگا بادشاہ نے
جب یہ بات سُنی مُنھ پھیر لیا اور بسبب اندوہ فرزند کے حضرت الیاسؑ سے دست بردار ہوکر اپنے
کام مین مصروف اور مشغول ہوا فصل تیسری آنا حضرت الیاسؑ کا بحکم رب جلیل اور مخفی ہونا بیچ گھر
ایک عورت بنی اسرائیل کے اور پھر وہان سے کوہستان مین جانا اور بعد سات برس کے قوم کے
واسطے دعاے بد کرنی اور تین برس تک خلائق کا مبتلا رہنا اور آخر ہلاک ہونا بفرمان ایزد متعال
معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ جب مدت دراز اسطرح پر گذری حضرت الیاسؑ احوال خلائق کے
دیکھنے اور مشاہدہ کے لیے پہاڑ پر سے اُترے اور ایک بنی اسرائیل کی عورت کے گھر مین کہ حضرت
یونسؑ کی مان تھی مخفی ہوے اور چھ مہینے تک وہان رہے کہ اس ہنگام مین حضرت یونسؑ پیدا ہوے
وہ بی بی نیک نہاد و پاک اعتقاد اپنے فرزند یونسؑ کو دودھ پلاتی تھی اور حضرت الیاسؑ کی خدمت بھی
کیا کرتی تھی پس چونکہ حضرت الیاسؑ کو پہاڑون مین رہنے سے میدان اور وسعت مین رہنے کی عادت
ہوگئی تھی بسبب تنگی گھر کے دلتنگ ہوکر وہان سے پھر پہاڑون پر چلے گئے اور حضرت یونسؑ کی
مان نے جب انکا دودھ چھوڑایا تو یہ مر گئے اور انکی مان پر مصیبت پڑی حضرت الیاسؑ کی تلاش
مین پہاڑون پر گئی اور ہر طرف ڈھونڈھنے لگی تا آنکہ اُنکو پایا اور کہا تیرے بعد فرزند کے مرنے سے
مصیبت زدہ اور دردمند ہوئی ہون اور اندوہ سخت اور بلاے شدید مین گرفتار ہون کہ اُسکے
سواے اور فرزند نہین ہے میرے اوپر رحم کر اور اپنے پروردگار سے دعا مانگ کہ اُسکو زندہ کردے
کہ مین نے اس توقع سے ابتک اُسکو دفن نہین کیا ہے ایک جاے کپڑے مین لپیٹ کر مخفی رکھ
آئی ہون جب حضرت الیاسؑ نے یہ سُنا کہا مجکو خداے تعالی اسنے ایسی دعا کرنے پر معمور
نہین فرمایا مین بندہ مامور ہون اور نافرمانی دور پھر اس عورت نے اضطراب اور بیطاقتی اور تضرع
اور زاری ایسی کی کہ حضرت متوجہ ہوے اور اُس سے پوچھا کہ تیرا لڑکا کب کام آیا ہے کہا سات
دن ہوے پھر آپ اُسکے ساتھ روانہ ہوئے اور سات دن مین اُسکے گھر سہو پہنچے اُسکو مرا ہوا پایا
کہ اُسپر چودہ دن گذر گئے تھے پھر بعد وضو نماز پڑھ کر دعا مین مصروف اور مشغول ہوے کہ حق سبحانہ تعالی
نے اُسکو حیات بخشی اور دوبارہ زندہ کیا آپنے اس عنایت نمایان باری تعالی کا بہت شکر ادا کیا ولیکن جبکہ
اور عصیان اور طغیان قوم کے حد سے گذرے تھے انھون نے یہ حال دیکھا اور کمال دلتنگ ہوے
اور پھر پہاڑون پر چلے گئے سات برس کے بعد کہ حضرت الیاس علیہ السلام کمال خائف تھے اور نہایت
رنج والم تھا وحی آئی کہ اے الیاسؑ یہ کیا ہے کہ جسمین تو محزون اور غمگین ہے آیا نہین جانتا تو کہ میری وحی کا
امین ہے اور حجت ہے زمین مین میری طرف سے اور تمام خلق مین سے برگزیدہ ہے جو کچھ چاہے مجھسے مانگ کہ وہ مین
تجکو دون کسواسطے کہ مین خداوند کریم ہون اور صاحب رحمت واسعہ اور فضل عمیم ہون حضرت الیاس علیہ السلام

نے کہا مین چاہتا ہون کہ تو مجھکو مار کر میرے باپ دادا کے ساتھ ملحق کردے کہ مین بنی اسرائیل سے نہایت ملول ہون اور یہ مجھسے بیزار ہین اور تیرے حکم کے نافرمان بردار وحی آئی کہ اے الیاسؑ علیہ السلام مین اُسکی زمین اور اُسکی اہل کو تجھسے خالی نہین کرنے کا کہ قوام اور نظام اُسکا تیرے اور تیرے امثال کے ساتھ مقرر فرمایا ہی اگرچہ تم تھوڑے ہو لیکن مجھسے جو کچھ طلب کروگے تمکو پہونچاؤنگا اس مطلب پر حضرت الیاسؑ علیہ السلام نے کہا اگر میری منظور ہی تو بنی اسرائیل سے انتقام لے خدا تعالےٰ نے فرمایا تو کس طرحسے چاہتا ہی کہا الٰہی خزائن آسمانی پر مجھکو قادر کر تا آنکہ سات برس تک کوئی ابر آسمان پر نہ اُٹھے جب تک مین نہ چاہون ایک قطرہ اُسمین سے زمین پر نہ گرے فرمایا اے الیاسؑ مین مہربان تر ہون اپنی خلق سے اگرچہ یہ ظالم ہین۔ حضرت الیاسؑ نے کہا تو چھ برس تک پھر ایزد متعال نے یہی سخن فرمایا حضرت الیاسؑ نے کہا پانچ برس تک ایزد متعال نے یہی کلام فرمایا اور ارشاد کیا لیکن تین برس تک اس امر کا تجکو اختیار دیتا ہون پھر حضرت الیاسؑ نے کہا یا رب مین کیونکر زندگانی کرونگا فرمایا مین تیرے واسطے تمام پرندون کو مسخر کردونگا کہ وہ تیرے واسطے طعام اور شراب زمین سیراب اور بادان سے لادیا کرینگے حضرت الیاسؑ علیہ السلام نے کہا مین اسکے ساتھ راضی ہون پس خداے تعالیٰ نے مینہ کو انسے باز رکھا اور مواشی اور دواب اور ہوام اور درختون پر ہلاکت متعین کی کہ تمام آدمی اس بلا مین مبتلا ہوے اور حضرت الیاس علیہ السلام بحال خود قائم اور قوم سے پوشیدہ ہرجگہ سے انکو رزق پہونچتا تھا اور قوم اس حال کو جانتی تھی اور کہتی تھی **بیت** بھلا جسکو دولت کرے یاوری + کرے کون ساتھ اُسکے پھر داوری + اور جس جگہ روٹی کی بو سونگھتے تھے جانتے تھے کہ یہان الیاسؑ ہے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ تین برس تک قحط سالی اور تنگی مین گرفتار رہی ایکدن حضرت الیاس علیہ السلام کی ایک بڑھیا سے ملاقات ہوئی اُس سے پوچھا کہ آیا تیرے پاس کچھ کھانے کی جنس سے کوئی چیز ہے اُسنے کہا ہان تھوڑا سا آٹا اور روغن زیتون پاس میرے ہے اگر تو کہے تو لے آؤن چنانچہ لے آئی حضرت الیاس علیہ السلام نے اوسکو اپنا ہاتھ لگایا حق سبحانہ تعالےٰ نے اُس مین برکت دی اور وہ اتنا ہوگیا کہ دو مٹکے آٹے سے اور وہ دو خم روغن سے بھر گئے جب اُسکی قوم نے اسکو دیکھا اُس سے پوچھا کہ یہ تیرے پاس کہان سے آیا کہا ایک مرد میرے پاس آیا کہ وہ ایسا اور ایسا تھا اور اور اوصاف اُسکے بیان کیے اُنھون نے جانا کہ الیاسؑ ہوگا ڈھونڈھنے کو دوڑے جب حضرت الیاسؑ کو پایا یہ روپوش ہوے اور ایک بنی اسرائیل کی عورت کے گھر مین کہ اُسکا ایک بیٹا تھا الیسع نام کہ اُسکو الیسع بن اخطوب کہتے تھے اور مریض تھا جا کر چھپے اور اُس عورت نے اُنکو چھپا لیا حضرت الیاس علیہ السلام نے دعا کی کہ اُسکا بیٹا اچھا ہوگیا جب یہ وہان سے باہر آئے تو الیسع بھی انکے ہمراہ ہو حضرت الیاسؑ عالم جوانی سے گذر کر عالم شیب مین پہونچ چکے تھے

اور الیسع عنفوان جوانی اور ریحان زندگانی مین تھے وحی آئی کہ بہت خلق بیگناہ جنس طیور اور ہوام اور بہائم اور دواب بے آب ہلاک ہو گئے حضرت الیاسؑ نے کہا یارب چھوڑ تا انکی رفاہیت کے واسطے دعا کرون اور انکو جو اس بلا اور ابتلا سے نجات حاصل ہووے شاید اس شرکت اور بت پرستی سے باز آئین اور تیری عبادت کے ساتھہ رجوع کرین پس بنی اسرائیل کے پاس آئے اور کہا یہ صعوبت اور شدت کہ خلق خدا کو پہونچی ہی تمھارے گناہون کے سبب سے ہی اور اگر تم چاہو کہ حقیقت اور بطلان ہمارا اور تمھارا ظاہر ہووے تو باہر آؤ کہ مین اپنے خدا کو پکارون اور تم اپنے بتون کو پکارو جو کوئی اجابت کرے سزاوار پرستش کا ہووے اُنھون نے اپنے بتونکو آراستہ کیا اور باہر نکل کر ستایش کنان بزبان حال اپنی بیطاقتی بتونکے آگے بیان کی کہ شام ہو گئی اور کچھہ میسر نہوا پھر انسے دعا کے واسطے التماس کی حضرت الیاس علیہ السلام نے دعا کی فی الحال بقدرت ایزد متعال قطعہ ابر بمقدار سر لشیت دریا سے اُٹھکر انکی طرف آتا معلوم ہوا اور آفاق عالم مین گھر کر مینھہ برسنا شروع ہوا اور بلاد اور دیار انکے نے بحال اول معاودت کی پھر اُنھون نے کہا کہ بزور اور حبوب ہمارے سب تلف ہو گئے ہین حضرت نے کہا نمک ریزہ ریزہ کر کر زمین مین چھڑکو جب اُنھون نے اسطرح سے کیا تو حق تعالیٰ نے اس زراعت سے چنے انکو کراست فرمائے شاید یہ جو نمکینی اس غلہ نخود مین ابتک ہے اسی نمک پاشی کی برکت ہی لیکن اُس قوم نابکار اور بدکردار نے پھر تکذیب کی بلکہ بعدازین اغواے شیطان سے باحتمال سحر اور زیادہ انکار کیا حضرت نے ملول اور ناامید ہو کر خداے تعالیٰ سے درخواست کیا کہ الٰہی مجکو قبل از نزول عذاب ان مین سے اُٹھا لے فرمان پہونچا کہ فلانے روز فلانی جگہ جانا جو کچھہ تیرے روبرو ظاہر ہووے اُسپر سوار ہو جانا حضرت الیاسؑ یسع کے ساتھہ زمان مقرر مکان معین پر گئے اور ایک آتشی گھوڑے کی صورت او بعضے کہتے ہین کہ رنگ اُسکا آتشی تھا۔ اور تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ وہ ایک گھوڑا تھا یا ایک اونٹ تھا آتش سے بہر تقدیر وہ انکے سامنے آیا اور یہ اُسپر سوار ہو کر روانہ ہوے اور یسع نے ندا کی کہ یا الیاس مجکو کیا فرماتے ہو حضرت الیاسؑ نے اپنی چادر ہوا مین سے یسع کی طرف ڈالدی اور اس علامت کے ساتھہ انکو بنی اسرائیل پر اپنا خلیفہ کیا اور حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت الیاسؑ کو پر و بال دیکر اور شہوات نفسانی اور تعلقات اغراض جسمانی منقطع کر کر فرشتون کے ساتھہ قوت پرواز عطا کی اور قباب عزت مین نظر خلق سے محجوب کیا **حکایت** عرائس مین مذکور ہی کہ ایک شخص دیار عصقلانی مین سے اسطرح سے بیان کرتا ہے کہ ایکدن دوپہر کے وقت صحراے اردن مین بقطع مراحل اور منازل مشغول تھا کہ ناگاہ اُس بیابان مین ایک شخص مجکو بعد از مراسم تحیت و سلام مین نے پوچھا کہ تو کون ہی اور اس صحرا مین کیا کرتا ہی کہا مین الیاسؑ پیغمبر ہون سُنتے اس کلام سے میرے بدن پر لرزہ پیدا ہوا مین نے کہا یا نبی اللہ دعا کر تا یہ حالت مجھسے زائل ہو لی

کہ چند سوال مجھسے پوچھنے ہین چنانچہ دست مبارک میرے کاندھے پر رکھا اور اثر برد اور خنکی میرے سینے مین پیدا ہوا مین نے کہا یا نبی اللہ تمپر وحی اب بھی نازل ہوتی ہے یا نہین جواب دیا جبسے خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے ہین ابواب رسالت اور وحی سب پر مسدود ہین کہ پھر کسی پیغمبر پر وحی نہین آئی مین نے کہا آپ کے سے پیغمبر قید حیات مین ہین کہا چار حضرت عیسیٰ اور ادریسؑ آسمان پر اور خضرؑ اور مین زمین پر۔ پھر مین نے کہا ابدال امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسقدر ہین اور مقام انکا کہان ہی کہا یہ ساٹھ نفر ہین پچاس ان مین سے عریش مصر مین دونون کنارون فرات تک ساکن ہین دو نفر مصیصہ مین اور ایک عسقلان مین اور سات تمامی بلاد اور امصار مین اور انمین سے ایک فوت ہوتا ہی تو باری تعالیٰ اسی وقت ایک صالح کو اسکے عوض نصب فرماتا ہے پھر مین نے کہا کہ یا نبی اللہ مروان اور اسکے مخالف کے حق مین کیا کہتے ہو کہا مروان مرد طاعی اور باغی تھا خانہ کعبہ پر چڑھ آیا تھا قاتل اور مقتول اور شاہد اور مشہود اور محارب اسکے اسیر عذاب ہین اسوقت مین نے کہا یا نبی اللہ ایسا اتفاق ہوا تھا کہ مین بھی بعض محاربات اسکی مین حاضر تھا لیکن طعن اور ضرب وغیرہ کوئی فعل جنگ مجھسے صادر نہین ہوا کہو کہ میرا کیا حال کہا کہ تو نے خوب کیا کہ ان امرون مین سے کسی پر اقدام نہین کیا اب کسی مقام مین ان مقامات سے حاضر ہونا پھر دو روٹیان کہ برف سے سفید تر تھین نکالین اور ہمنے اور انھون نے باہم کھائین بعد انفراغ تناول جو جانب صحرا مین نظر کی فی الحال ایک اونٹنی ظاہر ہوئی اور حضرت کے روبرو آکر کھڑی ہوئی جب چاہا کہ سوار ہوویں مین نے کہا اے پیغمبر خدا مجکو تمھاری مصاحبت منظور ہے کہا یہ امر متعذر ہی مین نے کہا مجکو کسی طرحسے کچھ تعلق اور کوئی مانع نہین ہے کہا یہ مطلب میسر نہین ہوگا پھر کہا مجکو داعیہ یہی کہ ماہ رمضان مین بیت المقدس مین معتکف رہون پس ناقہ پر سوار ہوے اور میرے اور انکے درمیان ایک درخت حائل ہوا اور میری نظر سے غائب ہوگئے حلیہ مبارک انکا کہتے ہین لاغر اندام دراز قد مجعد موے سخت پوست و پیوستہ خرقہ پوش رہتے شریعت انکی موافق شراعیت موسیٰ علیہ السلام اور بموجب توریت عمل کرتے تھے اور اقامت انکی اکثر جنگلون اور بیابانون مین ہوتی ہی سرگشتہ اور درماندون کو راہ ہدایت رہنمونی کرتے ہین اور کہتے ہین ہر سال ایام عید الضحیٰ مین حضرت خضرؑ کے ساتھ مسجد قبا مین جمع ہوتے ہین اور تسبیح و تہلیل اور تمشیط موے مبارک اشتغال کرتے ہین اور کہتے ہین حضرت الیاس انسی بھی ہین اور ملکی اور ارضی اور فلکی بھی اور موکل ہین بیابانون پر اور حضرت خضر موکل ہین دریاؤن پر اور ہر ماہ رمضان مین بیت المقدس مین پہونچکر روزے رکھتے اور ہر سال حج کرتے ہین اور مواہب علیہ مین لکھا ہی کہ ایک جماعت صلحا کی انکی امت مین سے انکو دیکھتی بھی ہی چنانچہ بیان ہوا اور تفسیر درر مین لکھا ہی کہ باہم ذکر و استفادہ علم بھی کرتے ہین۔ حال امت انکی کا کہتے ہین کہ بعد مفارقت

ان حضرت ایک بادشاہ جبار نے انپر غلبہ پایا اور تمامی اس قوم کو بہ تیغ قہر قتل کیا اور گوہر حیات ان متنفرونکا
بزخم شمشیر الیاس کو رشتہ فنا مین کھینچا وکان امر اللہ مقدورا اور چونکہ ایام دعوت حضرت الیاسؑ کو معلوم
نہین اور جو کہ اوقات حیات انکی نے بسبب محجوب ہونے نظر انسان سے انتہا نہ پائی لاجرم نہ لکھا
گیا واللہ عالم **فصل چوتھی** احوال حضرت یسع بن اخطوب علیہ السلام مین واضح ہو کہ پیغمبر اسرائیلی
وصی حضرت الیاسؑ ہین عظیم القدر بنی اسرائیل مین وہ نہایت تمام رکھتے تھے اور کلام اللہ بھی انکی نبوت پر
ہمراہ اور انبیاء جلیل القدر کے ناطق ہے چنانچہ سورہ ص مین فرمایا ہے آیت واذکر اسمٰعیل
وذاالکفل من الاخیار ط علماے یہود کہتے ہین کہ ہدایت حال انکا اسطرح پر ہی کہ بفلاحت
اور زراعت مصروف رہتے تھے ایکدن حضرت الیاسؑ کو وحی آئی کہ خلافت اپنی انکو تفویض کرین
حضرت الیاسؑ نے بنابر تعمیل فرمان ربانی اُس کشت زار پر کہ حضرت یسع قلبہ رانی کرتے تھے انکے پاس گئے
اور اپنی چادر انپر ڈالدی فی الحال اثر عظیم انمین ظاہر ہوا اور انھون نے آپ سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو مین اپنے
والدین کو وداع کر آؤن اور تمھاری خدمت مین حاضر ہون حضرت الیاس علیہ السلام نے کہا مین نے
کیا کیا کہ تم اسطرح کہتے ہو اور مجھسے تمنے کیا دیکھا کہ ایسا چاہتے ہو جواب دیا کہ مین نہین جانتا
کہ کیا آپ نے کیا لیکن میرے دل مین شوق خدمت حضور زیادہ ہوا ہی اور ایک نور انوار الٰہی سے میرے
فضاے سینے مین چمکا ہی اور پھر انھون تمام آلات اور اوزار حرب توڑے اور زر گاوان قلبہ رانی کو فی سبیل اللہ
قربانی فرماکر سبکو تصدق کیا اور حضرت الیاسؑ کے ساتھ ہو لیے جسطرف کہ وہ جاتے تھے یہ بھی ہمراہ رہتے
تھے اور انکے روبرو توریت پڑھتے اور قواعد شریعت موسوی پر بنیت حضرت الیاسؑ مین بنی اسرائیل
حکم کرتے تھے اور باحیاے مراسم اُسکے مشغول رہتے تھے اور بصیام نہار اور قیام لیل اقبال فرماتے تھے اور انکے
خوارق عادت بہت ہوے ہین ازانجملہ ایک یہ اہل اریحا نے شوریت پانی سے شکایت کی اُنھون نے
تھوڑا سا نمک لیکر اُس پانی مین ڈالا اور کہا کُن حلوا باذن اللہ ط یعنے ہو شیرین ساتھ حکم اللہ کے
کہ فی الحال وہ پانی مثل شہد شیرین ہو گیا اور دوسرے یہ کہ ایک بیوہ عورت نے قلت مال سے گلہ کیا
اور حال اپنے خاوند کے قرض کا اور بیچانا قرض خواہونکا اولاد کو گرو مین عرض کیا حضرت نے کہا اب
تیرے گھر مین کیا ہی اس عورت نے کہا بجز ایک چلو روغن کچھ میرے پاس نہین ہی حضرت یسعؑ نے
کہا کہ اوس روغن کو ایک باسن مین ڈال اور پیوستہ اسطرف مین سے اور آوندمین اور اُسمین سے
اور باسن مین نقل کرتی رہیو وہ ضعیفہ بموجب فرمودہ عمل کرتی تھی روغن اُن باسنون مین
فاضل رہتا تھا تا آنکہ اہل دیہہ نے تمام باسن اپنے اُس ظرف سے بھر لیے اور قیمت ادا کی اس
سبب سے قرض اُسکا ادا ہو گیا اور وسعت تمام اس فقیرہ کو معاش مین حاصل ہوئی اور تیسرے یہ کہ ایکبار ایک
شخص کے گھر مین گئے اور اس شخص کی بی بی عاقرہ تھی بالتماس صاحب خانہ حضرت نے دعا کی اور باری تعالیٰ نے

ایک فرزند نجیب ارزانی فرمایا اور جب وہ فرزند بعد از چند مدت کے مرگیا حضرت سے اسکے احیا کیواسطے
استدعا کی اور پھر اُنھون نے دعا کی جان بخش جان آفرین نے اُس مردے کو زندہ کیا اور ایک مدت مدید اور اُسنے
حیات پائی اور چوتھے یہ کہ ایک دفعہ انکے شاگردون نے کچھ طعام ترتیب کیا ایک نے اُنمین سے بطریق سہو
قدرے حنظل اندراین اُسمین ڈالدیے فی الحال اس طعام مین سے حضرت کے کان مین صدا پہونچی کہ جو کوئی
اس کھانے مین سے کھاویگا مرجاویگا جب حضرت اس صورت سے واقف ہوے قدرے آٹا پانی اسمین دیا
اور دعا کی اور تناول کیا کچھ حضرت اُس کھانے سے نہوئی اور پانچوین یہ کہ ملوک بنی اسرائیل کو مدام قصد عادیون
سے خبر دیتے تھے اور تدبیرات اور حیلہ جنگ سکھاتے تھے تا بفراغ تمام بحرب دشمن قیام کرین اثناے اس حال
مین ایک بادشاہ نے اور سلاطین مین سے کہ بنی اسرائیل سے عداوت رکھتے تھے اپنی خواص سے کہا
معلوم نہین کہ اس طائفہ کو قصد عزیمت سے کون خبر کرتا ہی اور اسرار ہمارے انکے درمیان مین شائع
کرتا ہی خواص نے کہا اخبار امور آیتہ اور اظہار قضایاے مخفیہ کار یسع پیغمبر ہے وہ بادشاہ خفا ہوا اور ایک
لشکر گران لیکر بجنگ بنی اسرائیل آیا اور دفعتہً حضرت کو پکڑ لیا مگر حضرت نے دعا کی کہ دیدہاے اعادی
حلیہ نور سے عاری ہوگئے اور آپ نے چنگال دشمنان دین سے خلاصی پائی چھٹے یہ کہ ایک جماعت
مہمانون کی انکے گھر مین آئی حضرت یسعؑ نے اپنے غلام سے کہا ما حضر حاضر کر خادم نے کہا مہمان سو
سے زیادہ ہین اور گردہ نان بیس سے زیادہ نہین فرمایا کہ سب انھین سے سیر ہوجاوینگے اور یہ روٹیان
بحال خود رہینگی غلام نے وہ کلچے حاضر کیے ہر چند کہ اُنھون نے تناول کیا وہ طعام کم نہوا ساتوین یہ
کہ بادشاہ دمشق کو علت برص تھی عیاذاً باللہ منہا اور اُس ملک مین ایک بیک حکام بنی اسرائیل پاس
بھیجا تا کوئی طبیب حاذق ارسال کرین اُنھون نے بحضرت یسعؑ حوالہ کیا جب انکی خدمت مین
حاضر ہوے اور احوال کہا حضرت نے فرمایا بادشاہ کو چاہیے کہ جوے آب مین اُترے تا علت زائل
ہووے وہ رسول مایوس و ملول ہوکر پھر گیا اور کیفیت حال معروض کی جو لوگ کہ عقیل و فہیم تھے
اُنھون نے کہا تجربہ سخن یسعؑ منجملہ لوازم احتیاط سے ہی بادشاہ نے پانی مین اُترکر اپنے اعضا دھوئے اور
جب باہر نکلا تو مرض بالکل زائل پایا چنانچہ بادشاہ نے خوش و خرم ہوکر ملبوسات قیمتی اور بدرہاے زر
حضرت کی خدمت مین بھیجے اور حضرت نبوی نے کچھ اُسمین سے قبول نہ کیا لیکن خادم کو طمع پیدا
پیدا ہوئی عقب قاصد جاکر دو بدرے زر کے لیے اُسی وقت حضرت یسعؑ کو نور باطن سے
خبر ہوئی خادم پر لعنت کی کہ وہ خادم بعلت بادشاہ دمشق مبتلا ہوا آٹھوین یہ کہ آفت غلہ اور
قحط عظیم دیار شام مین واقع ہوا اطراف و جوانب سے لشکر غنیم بنا بر محاصرہ بنی اسرائیل
مشغول ہوا اثناے اس حال مین حضرت نے قوم کو بشارت دی کہ کل غلہ ایسا ارزان ہوگا
کہ آدمی تعجب کرینگے حاجب بادشاہ نے سنکر استہزا کیا اور کہا اگر حق تعالی آسمان کو سوراخ کرے

ے

اور اسمین سے غلہ برسے جب بھی ارزانی غلہ بحال ہی حضرت الیسع نے کہا ترکہ وکل منہ یعنے تو
دیکھیگا اسکو اور نہ کھاویگا اسمین سے پھر حال یہ دوسرے دن صبح کو دشمنون کے کان مین قعقعہ صلاح
اور صہیل اسپان یعنے کھڑکھڑاہٹ ہتھیارون کی اور آواز ہنہنانے گھوڑون کی غیب سے پہونچی اور
یہ بھاگے اور بنی اسرائیل تنگنائے محاصرہ سے نجات پاکر باہر گئے اور اطعمہ اور اغذیہ امداً تصرف مین لائے
اور یہان تک نوبت پہونچی کہ پھر کسی نے التفات طرف مطعومات کے نہ کیا امیر بالاتفاق بر سر جماعت
کہ جسنے استہزا کیا تھا جمع ہوے اور اسکو بخواری تمام ہلاک کیا توبین یہ کہ ہنگام وفات اپنی بادشاہ
عصر کو خبر کی کہ تین مرتبہ لشکر مصر ظفر پاویگا مطابق بشارت صورت واقعہ ظہور مین آئی اور بعض
تاریخ مین مرقوم ہے کہ سوا اسکے اور معجزے بہت ہین کہ ذکر انکا موجب تطویل ہے اور چونکہ گاہی
بنی اسرائیل متابعت انکی بجالاتے تھے اور کبھی مخالفت کرتے تھے خاطر عاطر انکی اس جہت سے ملول
رہتی تھی آخر الامر مغفرت باری مناجات کی اور بہر رافقت رفیق اعلی اور مصاحبت معشر انبیا استدعا کی
بعد تیقن اجابت ذی الکفل کو طلب کیا اور اپنا خلیفہ اور جانشین گردانا اور روح نازنین انکی علیین
پہونچی **فصل پانچوین** احوال ذی الکفل پیغمبر علیہ السلام کے بیان مین اختلاف ہے درمیان علما کے
کہ ذی الکفل کونسے پیغمبر تھے ایک طائفہ کہتا ہے کہ خرقیل ہین اور بعضے کہتے ہین وہ پسر ایوب
صابر ہین کہ اصلی نام انکا بشر تھا اور قول صحیح یہ ہی کہ وہ وصی حضرت الیسع بن اخطوب ہین اور خرقیل
اور بشر بن ایوب کہ یہ بھی بذا الکفل ملقب ہوے ہین انسے پہلے ہو گذرے ہین بہرکیف انکی رسالت
پر کلام حضرت ملک العلام ناطق ہے چنانچہ سورہ انبیا مین شمول اور پیغمبرون کے انکی بھی توصیف
فرمائی آیت واسمعیل وادریس وذا الکفل کل من الصابرین وادخلناهم فی رحمتنا
انهم من الصالحین ٥ یعنے اور اسمعیل کو اور ادریس کو اور ذی الکفل کو ہدایت دی اور ہر ایک تھا
صبر کرنیوالون سے اور داخل کیا ہمنے انکو بیچ رحمت اپنی کے تحقیق وہ تھے صالحون سے کتاب سوالاہم
مین مرقوم ہے کہ اس لقب کے ساتھ اسواسطے مخصوص ہے کہ وصایا ے الیسع بن اخطوب کو درباب
ترغیب اور ترہیب بنی اسرائیل اور ارشاد اور ہدایت انکے اور مدارست توریت اور احکام اسکے
تکفل کیا تھا اور دوسرا طائفہ کہتا ہے کہ تحقیق اس لقب کا یہ سبب ہے کہ ذی الکفل
ایک بادشاہ ملوک شام سے مقرب اور اسکے قرب اور منزلت بہت رکھتے تھے اور اس
بادشاہ کو بنی اسرائیل کے ساتھ نہایت عداوت تھی اکثر انکی دیار کے تسخیر کا قصد
کرتا تھا اور جو اسکی فوج کے ہاتھ آتا تھا اسکو قتل کرتا تھا ایک مرتبہ فوج جرار اسنے بحرب
بنی اسرائیل بھیجی اور انھون نے بعد مقابلہ اور مقاتلہ کے نفر علما اور صلحا اور عظماے یہود سے
اسیر کر کر بادشاہ کی خدمت مین ارسال کیے اور اسنے کہ قیدیون کو سیاست کرے حضرت ذی الکفل نے

اس امر سے اطلاع پائی جلدی سے بادشاہ کے پاس گئے اور اُنکی عقوبت کو تاخیر مین ڈالا اور کہا اب
یہ بیگناہ ہین زمان ریاست گذر گیا اس جماعت کو مجھے سونپ دیجیے اس امر کا متکفل ہوان کہ سبکو وقت
سیاست مین حاضر کردونگا بادشاہ نے سبکو انکے حوالے کیا اور حضرت ذی الکفل ع نے بنی اسرائیل کو گھر
لیجا کر ہتکڑیان اور بیڑیان نکال ڈالین اور تعظیم و تکریم پیش آئے بعد از اطعام طعام اور کلمہ و کلام التفات
انجام آدھی رات کو سب اسیرونکو چھوڑ دیا جب اُس طائفہ نے قید دشمن سے نجات پائی ذی الکفل
بھی خطاب اور عطاب بادشاہ سے محفوظ رہے اُس دن سے یہود دیون ہین اس لقب کے ساتھ مخصوص
ہوے اور بعد اس صورت کے بمدارج نبوت سرفراز اور بمعارج رسالت ممتاز ہوے صدر الدین اصفہانی
منتخب المعارف مین لکھتا ہی کہ حضرت باریتعالی نے ذو الکفل کو ایک بادشاہ کیطرف کہ عاتو سے بیجا کہ اسکو
کنعان کہتے تھے تا بہ قبول ایمان دعوت کرین بادشاہ نے کہا مجکو معلوم ہے کہ مجھسے خطاہاے عظیم
صادر ہوے ہین دہ جرات اور جسارت گناہ پر مین نے بہت اقدام کیا ہے اب جو تو دلالت کرتا ہے
مجکو ایمان لانے کے واسطے حجت چاہیے کہ بعد از وفات میرے ساتھ بہشت نعیم بان میرے
واسطے واجب ہووے والا مین کیا جانون کہ میرا ایمان قبول ہے یا نہین حضرت ذی الکفل نے اس امر کو
قبول کیا اور رقعہ کفالت لکھکر اسکو دیا اور بادشاہ نے اُس رقعہ کو لیکر ترک سلطنت کیا اور بطاعت
الٰہی مشغول ہوا تا آنکہ اُسکی اجل موعود پہونچی اور اُس خط کو اسکے ساتھ دفن کیا حق سبحانہ تعالی نے
کفالت ذی الکفل بقبول فرما کر اُسکو جنان اور بروح و ریحان پہونچایا کہتے ہین اُس جماعت نے
کہ ہنگام دفن اُس خط کو دیکھا تھا گواہی دی کہ نبوت ذی الکفل مقر ہوکر مسلمان ہوے حضرت
ذی الکفل نے پھر دوبارہ سب قوم کو بہ نزول جنان اور بمصاحبت حور و غلمان کفالت کی اور یہ لقب
انپر بامتداد اور روزگار جاری رہا جب ایام رحلت انکے قریب آئے صحبت ملائکہ عظام اور ارواح
کرام مین صدر فرادیس اعلی مین خرامان ہوے اور بعض بلاد شام مین دفن کیے گیے **ابیات**
جہان را بد نیکو شمرد سمدرہ + نمید اردآ آرزم کس را نگاہ + بپایان رسانند چندین ہزار + نیاید بپایان ہنوز
این شمار + **فصل چھٹی** احوال اشموئیل پیغمبر علیہ السلام اور حال عالی امام اور طالوت اور جالوت کا
شرح قصہ اشموئیل پیغمبر یہ ہے کہ جب ایام نبوت عالی امام علیہ التحیۃ والسلام مین ضعف اور فتور
باحوال بنی اسرائیل لاحق و عارض اور تفرق اور تمزق انمین ظاہر اور پیدا ہوا اور اعادی اور خصوم
نے غالب ہوکر قلع اور قمع پر ہمت مصروف کی اور تفرق اور پراگندگی یہود واجب غارت اور نہیب
اور تاراج و قتل لازم جانا اور عمارقہ عمالقہ نے ظفر پاکر تابوت سکینہ کو مع چار سو چالیس پیغمبر زادون
اور بادشاہزادون کے اپنے دیار مین لیگئے اور بقیۃ السیف پر خراج اور جزیہ مقرر کیا اُس جماعت نے بحضرت رب العزت
مناجات کی اور ایک پیغمبر مرسل طلب کیا تا بمعانت اور ہدایت اسکے بہ رفع اذیت خصمان اور دفع مراسم عدوان

مشغول ہووین اور ساتھ اعادی ملت کے بحرب وجہاد میش آکر شر انکے اپنے سے دفع کرین اُس زمانے
مین خاندان نبوت سے کوئی نہ رہا تھا الا عالی امام اور ایک عورت عقیمہ کہ اُسکو حنہ کہتے تھے اور خاوند اُسکا جسکے
یہ بلقان سبطہ لاوی تھا چونکہ اوقات زیارت اور طواف بیت المقدس نزدیک تھا دونون نے باتفاق یکدگر
قدس مین جاکر دعا کی اور وہان درباب عطاے فرزند رشید کہ لائق رتبہ نبوت ہو مبالغہ اور الحاح بہت سا کیا
اوسوقت عالی امام کرسی امامت پر تضرع اور زاری انکی سنتا تھا اجابت ملتمس انکی مین از راہ امداد دعا کی اور
حضرت کبریاے سبحانی نے مستجاب فرمائی بلقان مع اپنی منکوحہ کے گھر گیا اور اُسی شب مین حنہ اشموئیل کے
ساتھ حاملہ ہوئی اور جب یہ فرزند پیدا ہوا اور مدت رضاع بسر ہوئی اُسکو خدمت عالی مقام مین لاکر
بملازمت بیت المقدس اور حفظ توریت اور متابعت عباد بنی اسرائیل رکھا اور اُنھون نے ملازم عالی
امام ہوکر بشرائط خدمت کاری عباد اور زہاد اور قرات توریت اشتغال کیا تا زمانیکہ مبعوث ہوے
روایت کرتے ہین کہ ایک شب درمیان خواب و بیداری انکو ندا آئی اور اُنھون نے گمان کیا
کہ عالی امام طلب کرتا ہی جلد اُٹھکر اسکے پاس گئے جب اُنھون نے کہا مین نے نہین بلایا یہ پھر آسلے
تا آنکہ تین مرتبہ اشموئیل کو ندا پہونچی اور یہ عالی امام کے پاس آئے آخر الامر اُنھون نے کہا اگر اب تمکو وہی ندا
آوے وہین ٹھہر کر جواب دینا اور جو کچھ سنو مجھسے آنکر کہنا ہرگاہ چوتھی دفعہ ندا سُنی لبیک سمعًا وطاعةً
کہکر جواب مین مبادرت کی اور عقب ندا یہ مضمون ابیات مثنوی سُنا **مثنوی** خطاب آمد از حق
سوے اشموئیل + کہ اے بندۂ خاص رب جلیل + یقین دان کہ در این چمن بے شگفت
گلے چون تو دیگر نخواہد شگفت + ترا دادم از فضل خود سروری + ہمان حق ناموس پیغمبری + بعلم
خودت رہنما داشتم + لوایت بدعوت برافراشتم + ہم اکنون برو سوے عالی امام + بگو پیش زمن این
سخنہا تمام + کہ حق گویدت کے غلط کردہ راے + چرا غفلت آری بکار خداے + ترا ملک و پیغمبری دادہ اند
بدیگر کسان برتری دادہ اند + کہ تا امر و فرمان بجا آوری + ز مضمون آن ذرۂ نگذری + نپوشی رہ حق
در احکام دین + نباشی باحداث بدعت قرین + کنون بہر دلخواہ فرزند خویش + ہمان بہر ناموس و
پیوند خویش + رہ راست آخر چہ پوشیدۂ + بہ تغییر حکم از چہ کوشیدۂ + چون کردارشان
جملہ بشناختی + بدیشان ز ہرچہ در ساختی + کہ تا فاسد و باطل آمد عزیز + بخواری شدند
اہل حق و تمیز + نہان شد چو عنقا سلاح و سداد + عنان گشت و شائع سفاہ و فساد +
برفت از جہان شیوۂ راستی + پدیدار شد کژی و کاستی + نبودت عہدت بمن آنچنان +
گزینان خلافت کنی در بیان + چو امر مرا سہل انگاشتی + فزودی نقصان روا داشتی +
کرانہ گرفتی ز فرمان من + دلیری نمودی بعصیان من + بیکبارہ بگذاردست انچنین +
کشم انتقامی ز تو بعد ازین + کہ ہرکس کہ او بشنود حکم آن + شود گوشش از ہیبت آن گران +

بذات قدیم معلاے خویش + بافعال و اوصاف و اسماے خویش + بہ سرے کہ واضح شد از قدرتم + بنورے کہ ظاہر شد از حکمتم + بعز و جلالی کہ ہستش بقا + بملکی کہ ایمن بود از فنا + کہ این سلطنت باز گیرم ز تو + ہمان جان براز ہی برآرم ز تو + گنا ہے کہ اولاد تو کردہ اند + وزان نامہ عصیان برآوردہ اند + نہ بخشائم آن کردہ از ہیچ راہ + نہ توبہ پذیرم از ایشان نہ آہ + ز تقصیر کردار شان نگذرم + بزاری و قربان شان نگذرم + از انسان برایشان سرآرم جہان + کہ بر خلق عبرت بود جاودان + بعد ازین خطاب منقطع ہوا اور اشموئیل نے عالی امام پاس جاکر مضمون رسالت جیسا کہ سنا تھا مشروحا بیان کیا عالی امام نے رضا بقضا کرکر کہا للہ الامر من قبل و من بعد وھو اعدل العادلین اور یہی سال حلیم بن اشموئیل سے تھا عالی امام نے مع اپنے فرزند اور احفاد کے دار فنا سے بدار البقا رحلت کی اور حکومت اور نبوت بنی اسرائیل نے اشموئیل پر قرار پکڑا اور جب دس برس بہ تدبیر اور سیاست قوم اشتغال کیا اُسوقت ہمگی اُسور اپنے فرزندون یوائیل اور افنا کو تفویض کیے اور پھر کہ اُن دونون مین ضعف بہود بغایت پہونچا اور مہم قوم دگرگون ہوئی سب اشموئیل کے پاس آئے اور حاکم سوا نق طلب کیا کہ دفع اضداد اور معاندون مین ممد اور معاون ہو چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی آیت الم تر الی الملاء من بنی اسرائیل من بعد موسی اذ قالوا لنبی لھم ابعث لنا ملکا نقاتل فی سبیل اللہ قال ھل عسیتم ان کتب علیکم القتال الا تقاتلوا قالوا وما لنا الا نقاتل فی سبیل اللہ وقد اخرجنا من دیارنا و ابنائنا یعنے کیا نہ دیکھا تو نے طرف سرداروں بنی اسرائیل کے پیچھے موسیٰ کے جب کہا اونھون نے واسطے نبی اپنے کے مقرر کر واسطے ہمارے بادشاہ لڑین ہم بیچ راہ اللہ کے کہا اُس نبی نے آیا نزدیک ہو تم اگر لکھا جاوے اوپر تمھارے لڑنا کہ لڑو تم کہا اُنھون نے اور کیا ہے ہمکو یہ کہ نہ لڑین آگے بیچ راہ اللہ کے اور تحقیق نکالے گئے ہم گھرون اپنے سے اور اولاد اپنی سے۔ اشموئیل نے بعد از لوازم حجت اور اخذ عہود سوا ثیق دعا کی اور ماسول انکا حضرت کبریاے سبحانی مین مسئلت کیا اور پس از یقین اجابت اپنی امت کو خبر دی آیت وقال لھم نبیھم ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا یعنے اور کہا واسطے انکے نبی انکے نے تحقیق اللہ نے مقرر کیا واسطے تمھارے طالوت کو بادشاہ — کہ نہ وہ خاندان نبوت سے ہوگا اور نہ دودمان سلطنت سے اور اسکو لوگ شادک کہتے ہون گے کسواسطے کہ اُس زمانے مین سبط نبوت مخصوص باولاد لادی تھا اور سلطنت بفرزندان یہودا اور طالوت کہ اسکو سادک بھی کہتے تھے سبط ابن یامین سے تھا آیت قالوا انی یکون لہ الملک علینا ع [illegible]
ونحن احق بالملک منہ ولم یوت سعۃ من المال قال ان اللہ اصطفہ علیکم

وزادہ بسطۃ فی العلم والجسم واللہ یوتی ملکہ من یشاء واللہ واسع علیم ۞
یعنے کہا اُنھون نے کیونکر ہوگی بادشاہی واسطے اسکے اوپر ہمارے اور ہم بہت حقدار ہین ساتھ
بادشاہی کے اُس سے اور نہ دیا گیا وہ کشایش مال سے کہا تحقیق اللہ نے پسند کیا اسکو اوپر تمھارے
اور زیادہ دی اسکو کشادگی بیچ علم کے اور بدن کے اور اللہ دیتا ہی ملک اپنا جسکو چاہتا ہی اور اللہ
کشایش والا اور جاننے والا ہی۔ اور ظاہر ہی کہ عطیات آلہی بدون استحقاق و استعداد باطنی کسیکو نہین
پہونچتا اور خدا تعالی پر کسی حال کا پوشیدہ نہین ہی آخرالامر قوم نے اس امر پر راضی ہوکر علامات سلطنت
اسکے استفسار کیے آیت وقال لھم نبیھم ان آیۃ ملکہ ان یاتیکم التابوت فیہ سکینۃ من
ربکم وبقیۃ مما ترک آل موسی وآل ھرون تحملہ الملئکۃ ان فی ذلک لآیۃ لکم ان کنتم مومنین
یعنے اور کہا واسطے اُنکے نبی انکے نے تحقیق نشانیان بادشاہی اُسکے کی یہ کہ آوے تمھارے پاس
جو صندوق بیچ اسکے تسکین ہے پروردگار تمھارے سے اور باقی ہے اس چیز سے کہ چھوڑ گئی
قوم موسیٰ کی اور قوم ہارونؑ کی اُٹھا لاوینگے اُسکو فرشتے تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیان ہین واسطے
تمھارے اگر ہو تم ایمان والے۔ غرض کہ دوسرے دن بنی اسرائیل صندوق الشہادۃ اور ہیکل القدس
کے گرد بیٹھے ہوے مذکورات انتظام مملکت اور سلطنت اور تدبیر جنگ اعدا اور تہیہ جدال و قتال
دشمنان کر رہے تھے کہ ناگاہ شادک بھی اس مجمع مین آیا اور اُسی وقت روغن قدس کہ انبیا کے
پاس ایک دیگ مین یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گاؤ کے سینگون مین مضبوط رہتا تھا جوش
مین آیا اشموئیل نے اُسکو طلب کیا اور ایک عصا ہاتھ مین لیکر اسکے قد پر رکھا جب وہ اُسکے قد کے
برابر نکلا تو اُسکو دیا اور اُس روغن مین سے کچھ قدرے طالوت کے سر پر گرایا اور اسکو بہ بادشاہی
بنی اسرائیل تہنیت اور مبارکباد دی اس زمانے مین تاج بخشی اور تخت نشانی سے پہلے یہی رسم
کہ واسطے امتحان لیاقت سلطنت کے عصا سے کو قد سے ناپتے تھے اور روغن قدس
کہ جوش مین آیا تھا تھوڑا سا اوسے سر پر ڈالتے تھے بہر حال مجموع قوم اور تمامی اسباط تحیت
سلطنت بجا لائے اور دوسرے دن تابوت سکینہ کہ کیفیت اور صفت اسکی سابق مذکور ہوئی
ظاہر ہوا اور سب نے متفق ہوکر حکومت بنی اسرائیل کو شادق پر نامزد کیا اور اس واقعہ کی
اصل اسطرح پر ہے کہ اہل فلسطین نے زمان تسلط عالی امام اور نبوت اشموئیل مین
دست تعدی بنی اسرائیل پر دراز کیا تھا اور تسلط تمام پایا تھا اور اکلیات نے کہ اسکو زبان عربی مین
جالوت کہتے ہین چند مرتبہ اُنپر چڑھ کر غارت و تاراج کیا تھا اور بعد از قتل ازان بقیۃ السیف
پر خراج اور جزیہ مقرر کیا لاجرم بنی اسرائیل زمان سلطنت طالوت مین بنا بر دفع شر
اور جہاد اور غزاے کفار عمالقہ کو نصب العین ضمیر رکھکر درپی انتقام ہوے اور اسی ہزار آدمی

جنگ جوئی اور پرخاش خوئی پر ہمرکاب طالوت بنابر شوق لقاے جالوت روانہ ہوے جب جالوت نے توجہ لشکر سے خبر پائی جلدی سے اسباب جنگ مہیا کر کر انکے مقابلہ مین آیا اور چونکہ اشموئیل نے طالوت سے کہا تھا کہ اس جماعت مین اندک فوج تیرے ساتھ موافقت کریگی اور باقی مخالفت اور قصہ بیابان اور غلبۂ عطش اور ابتلاے تجرع آب بیان کیا تھا آیت فلما فصل طالوت بالجنود قال ان اللہ مبتلیکم بنھر فمن شرب منہ فلیس منی ومن لم یطعمہ فانہ منی الا من اغترف غرفۃ بیدہ فشربوا منہ الا قلیلا منھم یعنے پس جب جدا ہوا طالوت ساتھ لشکرون کے کہا تحقیق اللہ آزمانے والا ہے تمکو ساتھ نہر کے پس جو کوئی پیے اُسمین سے نہین مجھسے اور جو کوئی نہ چکھے گا اسکو پس تحقیق وہ مجھسے ہے اور جو کوئی بھر لے ایک چلو ساتھ ہاتھ اپنے کے پس پیا اُنھون نے اسمین سے مگر تھوڑون نے اُنمین سے نہ پیا۔ جب لشکر طالوت اُس بادیہ مین پہونچا اشموئیل نے اُنسے کہا کہ تم اس بیابان مین شدت حرارت آفتاب سے مشوش ہوگے اور تشنگی غالب ہوگی زنہار جب پانی پر پہونچو ایک گھونٹ سے زیادہ نہ پینا کہ جو کوئی قدر کفاف سے زیادہ پیے گا یا بنا بر ذخیرہ اپنے ساتھ رکھے گا معرض عتاب باریتعالی مین پڑیگا اور مہبط قہر الٰہی ہوگا اور قطعاً پیاس اُسکی تسکین نہ پاویگی اور فیض ایسی فتح عظیم سے بے بہرہ رہیگا سب اہل قوم ان نصائح پر لبیک سمعاً و طاعتاً لیکر روبراہ ہوے جب بیابان سے باہر آئے اور مابین فلسطین اور اردن کے اس ندی پر کہ موعود نبوتی تھی پہونچے شدت عطش سے پانی مین اُتر پڑے اکثر اہل لشکر شدت عطش سے ضبط نہ کر سکے جسنے ایک گھونٹ پانی پیا سیراب ہوا اور جسنے زیادہ نوش کیا جہت ذخیرہ ظرف مین لایا ویسا ہی پیاسا رہا اور طالوت اپنے چار ہزار مطیعون کے ساتھ متوجہ جالوت ہوا اور چھہتر ہزار نفر نے کہ عصیان کیا اور مخالف ہوے تھے وہین کھڑے رہے اور جالوت لاکھ آدمی تیغ زن اپنے ساتھ لیکر مقابلہ مین آیا جب دونون لشکر متقارب ہوے اصحاب طالوت نے فریاد آیت لا طاقۃ لنا الیوم بجالوت وجنودہ یعنے نہین طاقت ہمکو آج کے ساتھ جالوت کے اور لشکرون اسکے کے۔ مجاہد اکثر نے تخالف کیا کہتے ہین کہ سب وہ چار ہزار تین سو تیرہ آدمیون سے زیادہ نہ تھے بعدد اصحاب بدر تو رہ گئے اور باقی پھر گئے اور اُس گروہ نے بامید مضمون آیت کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ یعنے بہت ہوا ہی کہ جماعت تھوڑی غالب آئی ہے جماعت بہت پر ساتھ حکم اللہ قصد جہاد جالوت ہوے اور طالوت ساتھ اُن دلیران صف شکن کہ شجاعت اور جلادت مین سرآمد روزگار تھے از روے نیاز بحضرت کارساز بندہ نواز دست بدعا ہوا اور کہا آیت ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین اے پروردگار ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر اور ثابت رکھ قدم ہمارون کو اور مدد کر ہمکو

اور پر قوم کافرون کے - اور جب جالوت نے قلت سپاہ طالوت مشاہدہ کی اُسکو عار آئی کہ تین سو تیرہ آدمیون سے کیا صف آرائی کرون لاجرم بذات خود آہنگ جنگ کیا اور ایک اسپ ابلق پر سوار ہوکر اور سلاح جنگ آراستہ کرکر میدان مین آیا اور طالوت کو اپنے مقابلہ مین طلب کیا اور کہا اب جالوت آپ باہر نہ آوے اور کسیکو بہیرے روبرو دکھیجے تا انکے ساتھ بخت آزمائی کرون طالوت نے ایک شخص سے ندا دلوائی کہ جو کوئی ساہنے جالوت مین میدان کارزار مین قدم رکھے اور قتل کرے اپنی بیٹی اُسکو دون اور اسکا دست حکومت اپنے ملک پر رکھون ہرچند اس منادی نے ندا کی مگر کسی نے بیم صولت اور شوکت جالوت سے جواب نہ دیا کس واسطے کہ یہ ایک کافر زبردست تھا بہ نہایت جسامت اور جلادت اور جرأت اور جسارت مین نظیر اور عدیل اپنا نہین رکھتا تھا آخر الامر حضرت داؤدؑ لغل مین سے نکلکر بہ مقاومت جالوت مثل شیر ژیان میدان مین ہوے اُس سے مقابلہ کیا چنانچہ اُنکے قصے کی تفصیل آگے لکھی جاتی ہے باب پندرھوان قصہ داؤد بن الیشا علیہ السلام مین اور اس مین چار فصل ہین فصل پہلی نسب اور خلافت حضرت داؤد علیہ السلام مین اور جانا انکا مقابلہ جالوت مین - انوار التنزیل مین اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ حضرت داؤد نونشت سے یہودا ابن یعقوبؑ پیغمبر کو پہونچتے ہین اور الیشا باپ انکے ایک قول سے تیرہ فرزند رکھتے تھے سب مین چھوٹے حضرت داؤد تھے اور از روے جثہ بھی نسبت اور بھائیون کے دبلے پتلے تھے اور بموجب اشارہ پدر فلاخن یعنے گوپھن در توبرہ سنگ اور ایک عصا ہمیشہ اپنے پاس رکھتے تھے اور شبانی کیا کرتے تھے - کہتے ہین ایک دن اوائل حال مین اپنے باپ سے کہا کہ میرا سنگ فلاخن جس چیز پر پہونچتا ہے گرا دیتا ہے اُنھون نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایزد تبارک و تعالیٰ تجکو حاکم قلعون کا کریگا - پھر اُنھون نے دوسری مرتبہ کہا کہ آج مین نے دیکھا کہ فلانے جنگل مین ایک شیر سر آرام ہوا اور اُسپر مین نے سوار ہوکر اسکے کان پکڑ لیے اور اُسنے میری مطاوعت اور تابعداری کی انکے باپ نے جواب دیا کہ حضرت ذوالمنن ایک مرد عظیم مرتبہ کو تیرا مسخر کریگا - پھر ایک دن اپنے باپ سے آنکر کہا کہ جب پہاڑون کی تسبیح کرتا ہون تو سب پہاڑ میری موافقت سے تسبیح کرتے ہین الیشا نے کہا تجکو بشارت ہو کہ بخشندہ بے خیر اور کرامت تجھے ارزانی فرماوے گا ارباب تاریخ کہتے ہین کہ جب طالوت بجنگ جالوت مامور ہوا حضرت شموئیل کو وحی پہونچی کہ قاتل الیشا کے فرزندون مین سے ہوگا کہ جب وہ سینگ کہ اُسمین روغن قدس ہے اُسکے سر پر تو رکھے گا وہ جوش کھا کر مانند تاج اُس نیک بخت کے سر پر کھڑا ہو جاویگا اور فلان جوشن اُسکے قامت پر پورا آویگا نہ دراز ہوگا نہ کوتاہ حضرت اشموئیل نے گھر جا کر الیشا کے فرزندون کو طلب کیا اور اُنھون نے بارہ فرزندون کو اشموئیل کے پاس بھیجدیا لکھا ہے کہ یہ سب جوانان زیبا طلعت اور خوبصورت

اور قوی ہیکل اور درست تھے اور ایک انمین سے بصباحت رخسار اور بلول قامت اور ضخامت خلقت
سب بھائیونمین امتیاز رکھتا تھا اشموئیل نے جانا کہ قاتل جالوت اغلب کہ یہی جوان ہوگا متوجہ
امتحان ہوے اور استعمال روغن وجوشن کیا مگر کچھہ علامت اثر اسکا ظاہر نہوا اسوقت خطاب الٰہی
نازل ہوا انك تختار الناس على الحسن والجمال وانى لاختار العباد على طهارة القلوب
یعنی تحقیق تو اختیار کرتا ہی آدمیونکو اوپر حسن و جمال کے اور تحقیق مین اختیار کرتا ہون اور طہارت
قلوب کے حضرت اشموئیل نے مناجات کی کہ یارب ایشا کی فرزندون کی بموجب حکم تیرے آزمایش
کی شخص موعود انمین نہ پایا وحی آئی کہ اُسکا فرزند ایک اور ہی کہ لائق اس امر خطیر کا ہی حضرت اشموئیلؑ نے
ایشا سے کہا کہ اپنے اور فرزند حاضر کرو جواب دیا کہ میرا فرزند اور نہین ہے کہا حضرت عالم الغیب والشہادۃ نے
خبر دی ہے کہ تیرا فرزند اور بھی ہے ایشا نے کہا کہ ایک پسر کوچک اور ہی کہ بنا بر قصر قامت اور کبودگی چشم
نحافت جسم اور عدم جمال ظاہری کے اسکو مجمع عام مین نہین لایا اب وہ فلانی جگہ فلان مقام گوسفندین
چرانے مین مشغول ہے اشموئیل جب اُس وادی مین پہونچے دیکھا کہ وہان شدت سے پانی جاری تھا
اور حضرت داؤدکو دیکھا کہ ہر نوبت دو دو گوسفندین اُٹھا اُٹھا کر پانی سے گذار رہی ہین اشموئیل نے
بنور نبوت جانا کہ مظہر موعود یہی ہے انکے پاس جا کر سلام کیا اور قرن مذکور انکے سر پر رکھا
اور اسپر رداے موعود دوش پر ڈالی چنانچہ روغن اوس سے ترشح کر کر مثل تاج اس خجستہ بند
کے سر پر کھڑا ہوا اور وہ جوشن قامت ہمایون پر درست آیا اور پھر اشموئیل نے حضرت داؤد سے
پوچھا کہ ان دنون مین کوئی امر غریب تمنے مشاہدہ کیا ہے کہا ہان ایک دن مین نے ایک
پتھر سے سُنا کہ اُسنے کہا اے داؤد مین حجر ہارونؑ ہون کہ فلانے دشمن کو اُسنے مجھسے مارا
ہے مجکو اُٹھا لے کہ تیرے کام آؤنگا مین نے اُسکو اُٹھا کر توبڑے مین رکھہ لیا پھر دوسرے
پتھر نے ندا دی کہ مین حجر موسیٰؑ ہون کہ انھون نے فلانے دشمن اپنے کو مجھسے قتل
کیا تھا اور اسی طرح اور پتھر سے ندا سُنی کہ مین حجر داؤد ہون کہ جالوت کو تو مجھسے
ماریگا اور پھر اُن دونون پہلے پتھرون نے آواز دی کہ تجکو قتل جالوت پر معاونت
کرینگے اور سنگ اخیرہ نے کہا کہ جب تو جالوت کے لڑنے کو جاوے مجکو گوپھن مین
رکھکر اُسکی طرف پھینکنا کہ بمعاونت باد اُسکو گرادونگا اور جب مین نے اُن تینون پتھرونکو
توبڑے مین رکھا تو سب ملکر ایک پتھر ہوگیا اشموئیل نے یہ سُنکر کہا اے داؤدؑ مبارک ہو تجکو کہ نبوت
بنی اسرائیل اور سلطنت تیرے نصیب مین ہی چاہیئے کہ کتمان اس حدیث مین سعی بلیغ بکار لانا
تا زنہار اس اسرار پر آگاہ نہو۔ اور ایک جماعت نے اس حکایت کو اور طرح سے اپنی کتابون مین
لکھا ہی اس اسلوب سے کہ مع اپنے بارہ فرزندون کے لشکر طالوت مین تھے اور حضرت داؤدؑ انکی کھانے

پینے کے لیے چیزین لیجایا کرتے تھے کہ ناگاہ ایک پتھر سے اُنکی کان مین آواز آئی کہ اے داؤد مین حجر اسحاق ہون کہ اپنے فلان دشمن کو اُسنے میری دستیاری سے ہلاک کیا ہے جالوت کو بھی مین ہی قتل کرونگا حضرت داؤد نے اُسکو اُٹھا کر اپنے توبڑے مین رکھ لیا چند قدم چلے تھے کہ اور ایک پتھر سے آواز سنی کہ اے داؤد مجکو اُٹھا لے کہ مین حجر یعقوب ہون کہ فلان فلان اعدا کو مجھسے مارا اُنھون نے اُسکو بھی اُٹھا کر توبڑے مین ڈال لیا بعد لحظہ کے اور پتھر نے صدا دی کہ اے داؤد مجکو اُٹھا لے کہ مین حجر ابراہیم ہون کہ اُسنے اپنے دشمنون کو مجھسے قتل کیا ہے حضرت داؤد نے اُسکو بھی اُٹھا کر اپنے توبڑے مین رکھ لیا جب لشکر مین پہونچے تو منادی ندا کر رہا تھا کہ بادشاہ کہتا ہے کہ جو کوئی مبارزت جالوت پر مبادرت کرے اور اُسکو قتل مین لاوے اپنی بیٹی اُسکو دون اور اپنے ملک مین سہیم اور شریک کر دون ہرگاہ یہ ندا حضرت داؤد کے کان مین پہونچی اپنے بھائیون سے کہا کہ تم کسواسطے مقابلہ جالوت مین نہین جاتے اور اُسکو قتل نہین کرتے تا داماد اور شریک بادشاہ کے ہو جاؤ اُنکے بھائیون نے کہا محض جنون اور بیوقوفی سے یہ کلام کرتا ہے کیا تو نہین جانتا کہ اُسکے مقابلہ و مقاتلہ کی طاقت کوئی نہین رکھتا حضرت داؤد نے کہا مین معرکہ جالوت مین جا کر اُسکو قتل کرتا ہون اخوان نے کہا خاموش کہ تو حلیہ خرد سے عاری ہے اور عاطل حضرت داؤد بعد رخصت نہ دینے بھائیون کے ندا کرنیوالے کے پاس گئے اور کہا تو جا کر بادشاہ سے عرض کر کہ وہ شخص کہ قدم مبارزت جالوت مین رکھے اور دمار روزگار اُسکا نکالے مین ہون منادی نے طالوت بادشاہ سے جا کر عرض کیا کہ کوئی مقابلہ جالوت کا قبول نہین کرتا الا ایک لڑکا ہے بنی اسرائیل مین سے کہ وہ اقبال کرتا ہے بادشاہ نے اُنکو بلوایا اور حال استفسار کیا حضرت داؤد نے کہا اے بادشاہ اگر تو اپنے وعدہ پر وفا کرے تو مین ابھی جالوت کو مع لشکر اُسکے مقہور کر دون جالوت نے اس حدیث سے متعجب ہو کر کہا تو باین حقارت جثہ و ضعف قوی جالوت کی برابری کیونکر کر سکیگا کہ وہ شخص شدید البطش قوی ہیکل ہے تو نے کچھ طعن و ضرب مین اپنی نفس کی آزمائش کی ہے حضرت داؤد نے جواب دیا کہ ہنگام رعایت اغنام جب کوئی شیر و پلنگ میری گوسفند کا قصد کرتا ہے تو سرپنجہ زور آزمائی دشمن فرسائی اپنی سے اُسکی گردن مروڑ کر بواسطہ تیغ و خنجر اُسکے اعضا پارہ پارہ کر ڈالتا ہون القصہ جب طالوت نے حضرت داؤد کو حرب دشمن مین بھیجا یا اسپ اور جوشن اپنا اُنکو دیکر بجنگ جالوت بھیجا کہتے ہین کہ یہ وہی جوشن تھا کہ شموئیل نے طالوت کو تفویض کیا تھا کہ جسکے قامت پر یہ درست آویگا اُسکے ہاتھ سے جالوت مارا جاویگا چنانچہ وہ جوشن حضرت داؤد علیہ السلام کے بدن ہمایون مین درست آیا طالوت اس صورت سے خوش ہوا جب وہ بلند مرتبہ گھوڑے پر سوار ہو کر چند قدم آگے چلے پھر مراجعت کر کر گھوڑے پر سے اُترے اور اسپ و جوشن بادشاہ پاس بھیجدیا طالوت اور اُسکے ہمراہیون نے کہا کہ یہ لڑکا شاید جالوت سے متوحش ہو کر اُسکے مقابلہ کرنے سے پشیمان ہوا ہے حضرت کو اپنے پاس بلایا اور سبب رد اسپ سلاح پوچھا حضرت نبوی نے

فرمایا کہ مجکو باسپ وسلاح لڑنے کی عادت نہین ہے اگر اجازت ہو تو برسم معتاد میدان کارزار مین جاؤن
بادشاہ نے کہا تمکو اختیار ہے حضرت داؤد علیہ السلام مع فلاخن اور توبڑہ اور عصا جالوت کے مقابلے کو
گئے اور اُسنے پوچھا کہ تو کیون آیا ہے جواب دیا کہ مین آیا ہون کہ تیرے ساتھ محاربہ کرون اور تجکو
قتل کرون جالوت نے برسبیل استہزا و تمسخر کہا کہ کس ہتھیار سے لڑے گا کہا عصا سے وہ بولا کہ جتنی طاقت
اور قوت تجھ مین ہے اس عصا کو مجھپر مار حضرت داؤد نے اپنے فلاخن کی طرف اشارہ کیا اور
بعد از قیل وقال اور جواب وسوال حضرت داؤد نے دست مبارک توبڑے مین ڈالکر وہ تینون
پتھر کہ بھنڈ ہوکر ایک پتھر ہوگئے تھے اُسمین سے نکالا اور فلاخن مین رکھکر جالوت کی طرف پھینکا اور زبان
بحمد الملک المنان کھولی اسوقت فرشتون اور وحوش وطیور اور شجر اور حجر نے اُنکے ساتھ تکبیر کہی چنانچہ ولولہ
اور غلغلہ زمین وآسمان مین بلند ہوا اور آوازہائے باہیبت اعدا کے کانون مین پہونچی اور خوف و
ہراس نے دشمنون کے دل پر غلبہ کیا اور ایک باد تند چلنی شروع ہوئی اور خود جالوت کا ایک واسطی
ایک سو بیس رطل تھا سر نامبارک پر سے اُڑ گیا اور وہ پتھر ہوا مین جاکر تین ٹکڑے ہوگیا ایک قطعہ اُسکی
پیشانی مین لگکر دماغ مین گھسکر گدی کی راہ نکل گیا کہ وہ مردود گھوڑے پر سے گر پڑا اور دو ٹکڑے
میمنہ اور میسرہ کی طرف گرے تو مخالفان دین بھاگے اور بنی اسرائیل نے لشکر اعدا کو تہ تیغ بیدریغ
قتل کرنا شروع کیا اور حضرت داؤد علیہ السلام نے بجیفہ جالوت پہونچکر اُسکا سر تن سے جدا کیا اور طالوت
کے آگے لاکر زمین پر ڈالدیا کہ خدا تعالی فرماتا ہے آیہ فہزموھم باذن اللہ وقتل داؤد جالوت پس شکست
دی اُنکو ساتھ حکم اللہ کے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو۔ اور اہل توحید نے فرحان اور شادان
مظفر اور منصور اپنے دیار کو مراجعت کی بالجملہ بعد از چند روز حضرت داؤد نے جالوت سے کہا کہ اب
اپنے وعدہ کو وفا کیا چاہیے چونکہ بادشاہ اپنے کہنے سے پشیمان تھا یہ کلام اُسکو ناگوار معلوم ہوا
اور مع ذالک حضرت داؤد سے کہا کہ مین اپنے وعدہ پر قائم ہون لیکن مہر میری بیٹی کا اس
زمانے کی لڑکیون کے مخالف ہے اب کچھ اور تجکو کرنا چاہیے حضرت داؤد نے پوچھا وہ کیا ہے
جواب دیا تین سو نفر اعدا کی زبانین کاٹکر حاضر کرتا اپنی بیٹی تجکو دون اور طالوت نے
ایسا گمان کیا کہ داؤد حصول مطلب سے عاجز رہے گا بلکہ شاید اثنائے طلب مین مارا جاویگا
جب حضرت داؤد نے یہ کلام سنا بہ نیت جہاد وطن سے باہر نکلے اور لشکر جرار کو ہزیمت دیکر
ایک جماعت کو گرفتار کیا اور اُنمین سے تین سو نفر کی زبانین کاٹکر طالوت کو پہونچائین
مگر وہ بدستور مقدمہ داؤد مین متوقف رہا تا آنکہ مشائخ بنی اسرائیل نے حضرت اشموئیل کے سامنے
طالوت کو بہت سی ملامت کی بادشاہ نے طوعاً اور کرہاً ایک مخدرات حجلہ عصمت سے سلک
ازدواج حضرت داؤد مین کھینچی اور یہ ذکر السنہ خاص وعام پر جاری ہوا مجموع بنی اسرائیل

مقام اطاعت اور بیعت حضرت داؤد مین گردیدہ ہوے اور آنکی دوستی نے فہما ئر اقاصی او
ادانی مین استقرار پکڑا اس سبب سے نائرہ حسد نے کانون سینہ طالوت مین التہاب پایا
اور جب تک حضرت اشموئیل زندہ رہے اسکو مجال دم زدن نہوئی اور بعد از وفات
آنحضرت بخوف انتقال ملک اپنے ایک فرزند سے کہا کہ داؤد کو مار ڈال کسواسطے کہ مین ڈرتا
ہون کہ دولت وحکومت ہمارے خاندان سے بدر وہان داؤد انتقال نہ کرے لیسر طالوت نے
ہر چند کہا کہ باوجود حقوق داؤد اس صورت کو کیونکر تجویز کرون اسکا منع موثر نہوگا اور باپ کو
اُسی طرح مقام عداوت اور خشونت مین پایا مجبور لاچار اپنی بہن کو آگاہ کیا کہ بادشاہ قصد
قتل داؤد مین بجدہی چاہیے کہ اسکو تو آگاہ کرے تا وہ اپنی محافظت ملحوظ رکھے اور پھر طالوت نے
درباب قتل داؤد اپنے وزیرون سے مشورت کی انھون نے کہا دفع اسکا اسوقت میسر ہوگا کہ
تیری بیٹی اس امر مین ساعدت کریگی طالوت اپنی بیٹی کے گھر مین آیا اور اُس سے کہا کہ تیرے
باپ کا ایک مطلب ہی کہ انکشاف حال اسکا تیری یاری اور معاونت پر موقوف ہی دختر نے
پوچھا وہ کیا امر ہے تا مراسم سعی اور اجتہاد تیرے تحصیل مقصد مین مبذول کرون کہا قتل
داؤد شوہر تیرے کا ہی دختر نے جواب دیا اے پدر ایسا نہو کہ داؤد اس امر سے واقف ہوے
اور کمر عداوت باندھکر تجکو اور مجکو ہلاک کرے طالوت نے کہا تو اپنے خاوند کو مجھسے عزیز زیادہ
رکھتی ہے کہ اُسکے دفع مین میرے ساتھ موافقت نہین کرتی دختر نیک اختر نے کہا کہ یہ تدبیر ہلاک
داؤد مین سعی ہوسکتی ہی اور یہ میرا کام ہی کہ ہنگام فرصت بادشاہ کو خبر کردون طالوت نے
سنتے اس کلام سے خرم وخوشدل بقصر سلطنت مراجعت کی اور اُس عفیفہ نے اپنے شوہر کو قصد
پدر سے مطلع کیا کہ تا شر بادشاہ سے احتراز واجب جانے اور بعد از اندک فرصت باستصواب
داؤد ایک رات اُنکے قد کے برابر ایک مشک پر شراب پر حضرت داؤد کے کپڑے ڈالکر ایک
تخت پر رکھ دی کہ گویا حضرت داؤد سوتے ہین اور پھر بادشاہ سے جاکر کہا کہ آج مین نے
داؤد کو بہت شراب پلادی ہے اب وہ بیہوش اپنے سریر پر سوتا ہی اور کہتے ہین کہ انکی
شریعت مین شرب شراب جائز تھا القصہ جب طالوت اس صورت پر مطلع ہوا فرصت غنیمت
جانکر باشمشیر مثل قطرۂ آب حضرت داؤد کے سرہانے آنکر ایسی ایک ضرب ماری کہ مشک کو
مع کپڑون کے دو ٹکڑے کردیا اور چند قطرہ شراب اڑکر اسکے منھ پر پڑے کہا خدا داؤد پر رحمت کرے
کہ شراب پینے مین اعتدال مرعی نہ رکھتا تھا اور کیفیت ندامت طالوت مین اس حرکت سے اور
عادم ندامت اور عاقبت کار اسکے مین روایات متعدد ومختلف ہین انہین سے بعض روایات پر
اکتفا کیا جاتا ہی تا موجب تطویل نہوے بعضے رُوات کہتے ہین کہ طالوت نے گمان کیا کہ داؤد میرے ہاتھ سے

مارا گیا اسیوقت پشیمان ہوا اور قصد کیا کہ شمشیر اپنے سینے مین مارے اسکی بیٹی نے مانع ہو کر پوچھا کہ اس حرکت کا کیا سبب ہے طالوت نے کہا کہ داؤد کے مارنے سے مین پشیمان ہوا اسواسطے کہ جانتا ہون بنی اسرائیل اسکے انتقام مین مجکو ہلاک کرینگے اور جبار منتقم مجہپر غضب فرماوے گا لاچار اپنے ہاتھ سے آپکو مار ڈالون تا میرے گناہ کا کفارہ ہووے دختر نے جب گریہ و اضطرار پدر مشاہدہ کیا کہا خاطر پریشان نہو کہ داؤد زندہ ہے طالوت متعجب ہوا اور اسکی بیٹی نے حضرت داؤد کو آواز دی اور یہ کہ ایک کونے مین چھپے ہے تھے نکل آئے اور طالوت سے کہا مین جانتا ہون کہ تو نے باغواے شیطان یہ حرکت کی ہے مین نے تجکو عفو کیا اگر خداے عز و جل اس فعل کی جزا تجکو پہونچاوے مجکو اسمین اختیار نہین ہے اور نہوگا اور ثقات سے مروی ہے کہ جب طالوت نے یقین کیا کہ حضرت داؤد قتل ہوے وہان سے اپنے قصر مین جاکر فارغ البال بیٹھا اور دوسری شب اس قصے کے حضرت داؤد طالوت کے سرہانے آنکر ایک تیر اپنے تیرون مین سے ایک سرہانے اور ایک پائتی اور ایک داہنے اور ایک بائین گاڑکر جلدی سے چلے گئے جب صبح ہوئی اور طالوت خواب سے بیدار ہوا ان تیرونکو پہچانا اور جانا کہ حضرت داؤد زندہ ہین آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا حق تعالی داؤد کو آمرزیدہ کرے کہ وہ کریم تر اور بزرگتر مجھسے ہے کسواسطے کہ مین نے بگمان اس امر کے کہ اسپر ظفر یاب ہون بے جہت اسکے قتل کا قصد کیا اور اسنے بعد صدور ایسی حرکت کے تنہا مجکو غافل پایا اور میرے اوپر غالب آیا پھر بھی کچھ آسیب مجکو نہ پہونچایا القصہ حضرت داؤد بعد ازین پوشیدہ اور پنہان شہر اور بیابانون مین پہرتے تھے اور انکی بی بی نے آوازہ موت اپنے شوہر کو آوازہ گوش عالم کیا تھا — منقول ہے کہ ایک دن طالوت نے حضرت داؤد کو صحرا مین دیکھا اور گھوڑا انکے پیچھے دوڑایا حضرت داؤد کہ خنگ تیز رو فلک پیما پر سوار تھے اور ہنگام رفتار انکی گرد کو پیک صبا بھی نہ پہونچتا تھا بھاگ کر اس جبار کی نظر سے غائب ہوگئے اور ایک غار مین جاکر چھپ رہے اسوقت بفرمان الہی مکڑی نے آنکر جالا تنا اور طالوت کہ بعد لمحہ کے وہان پہونچا مکڑی کے جالے کو دیکھکر محروم و مایوس پھر گیا اور پس از مراجعت جاسوسون کو حکم دیا کہ حضرت کی تلاش مین رہین اور بواسطہ صدور ان افعال ناپسندیدہ کے علما اور احبار یہود نے زبان طعن و ملامت طالوت پر کھولی اور اسکو دفع تعرض سے منع کیا اس سبب سے طالوت نہایت غضبناک ہوا اور اسنے بقتل اشراف مملکت کہ علما سے فرمان دیا تو جہال کہ پیوستہ بعداوت اہل دانش مفاخرت و مباہات کرتے تھے جہان کسی عالم کو پاتے بے نتیجہ قہر ہلاک کرتے تا بحدیکہ ایک عورت کو اسکے پاس لیگئے کہ علم سے بہرہ رکھتی تھی اور اسم اعظم حق سبحانہ تعالی نے اسکو تعلیم فرمایا تھا طالوت نے وہ ضعیفہ ایک چوبدار کو تفویض کی کہ

کہ قتل کرے مگر اُسنے بنظر اُسکی عفت و صداقت ہلاک کرنا مناسب جانا اُسکو اپنے گھر مین چھپا رکھا جب ایک مدت اس حال پر گذری طالوت کہ صاحب فراست تھا مشاہدہ بعض آثار قہر الٰہی سے اپنے کیے پر پشیمان ہوا اور تائب ہو کر ہر شب گورستان صحرا مین جاکر بافغان و زاری قیام کرتا اور کہتا تھا دیکھیے توبہ اس بندہ عاصی کی قبول ہوگی یا نہین - ایک رات آواز سنی کہ اے طالوت جو کچھ تجھسے کرنا تھا کیا کہ دمار روزگار علما اور احبار بنی اسرائیل سے تو نے نکالا اب تو آیا ہے کہ ہمکو ایذا پہونچاوے مردون کو بھی نہین چھوڑتا کہ ایک لحظہ آسائش و آرام لیوین یہ کیا حال ہے کہ زندے اور مردے تیرے ہاتھ سے اذیت پاتے ہین طالوت کو اس کلام کے سننے سے حزن واندوہ اور زیادہ ہوا اور حال اسکا سخت متغیر ہوا جب یہ حال خراب اُسکا سرہنگ مذکور نے دیکھا اُسپر رحم آیا کہا ما لک یہا الملک یعنی کیا ہوا تجکو اے بادشاہ طالوت نے کہا اپنے افعال ذمیمہ سے نہایت ندامت مین ہون اور نہین جانتا کہ توبہ میری بعز اجابت مقرون ہوگی یا نہین اگر تو جانتا ہے کہ کوئی عالم میری اقلیم مین زندہ ہے رہنمائی کر تا حقیقت حال اس سے استفسار کردن سرہنگ نے جواب دیا کہ تیرا حال اُس بادشاہ کے مثال ہے کہ اثنائے سفر ایک قریہ مین پہونچا اور وہان مقام کیا اتفاقاً مرغ نے بیوقت بانگ دی بادشاہ خشمناک ہوا اور حکم دیا کہ جتنے مرغ اس گاؤن مین ہووین سر اُنکا جدا کرڈالو ملازمان شاہی بفرمودہ بادشاہ عمل مین لائے پھر ہنگام خواب کہا صباح کو جب خروش لوے مجکو بیدار کرنا کہ اُسوقت مین یہان سے کوچ کرونگا ایک خواص نے عرض کیا کہ اے بادشاہ یہ امر محال ہے کس واسطے کہ آپنے غصے مین ایک مرغ کو بھی زندہ نہین چھوڑا ہے تا بوقت اُسکی بانگ کے تجکو بیدار کرین - طالوت کو اس کلام سے اور زیادہ اضطراب ہوا سرہنگ نے بعد از اخذ میثاق اس سے کہا کہ من بعد امثال ان حرکات نا ملائم پر اقدام نکرنا اور بحیات عورت کہ سابق اسکے قتل کے ساتھ مامور ہوا تھا عرض کیا طالوت نے اس عجوزہ سے ملاقات کی اور قبول توبہ اور عام قبول سے استفسار کیا بوڑھیا نے کہا مین اس امر کو نہین جانتی لیکن اشموئیل کی قبر پر جاتی ہون کہ وہان مشکل کا حل ممکن ہے پھر طالوت اور پیرزن اور سرہنگ انکی مرقد پر حاضر ہوے اور اُس عورت نے بعد از مناجات اور رفع حاجات اسم اعظم شفیع لاکر کہا یا صاحب القبر اخرج باذن اللہ تعالیٰ یعنی اے صاحب قبر نکل ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے حضرت اشموئیل قبر سے نکلے اور خاک سر پر سے جھاڑنے لگے اور ان تینون آدمیون کو دیکھا متعجب ہو کر پوچھا کہ کیا قیامت قائم ہوئی ہے انھون نے کہا نہین طالوت کو ایک قصیہ درپیش آیا ہے اور ایک مشکل پڑی ہے چاہتا ہے کہ تجھسے معلوم کرے کہ توبہ اسکی قبول ہوگی یا نہین حضرت اشموئیل نے کہا اے طالوت میرے بعد تجھسے کیا صادر ہوا کہا یا نبی اللہ کوئی فعل ناپسندیدہ باقی نہین رہا کہ مین نے اُسپر اقدام نہین کیا اور جو کچھ کیا تھا مشروحاً بیان کیا حضرت اشموئیل نے پوچھا کہ تیرے کی فرزند ہین کہا دس فرزند

دلیر اور مردانہ رکھتا ہون کہا تو بہ تیری اس امر پر منحصر ہی کہ ترک مملکت کر کر سر اسباب جہانداری سے درگذرے اور مع اپنے فرزندون کے بجہاد وغزا مصروف ہووے کہ تیری سب اولاد تیرے سامنے ماری جاوے اور تو شربت ناگوار انکی مصیبت کا پیوے اور بعد ازین اثنا لڑے کہ تو بھی بدرجۂ شہادت پہونچے اور جو کچھ کہ مین نے کہا ہی اگر تو اسکو بجالاے شاید کہ حضرت باری سبحانہ تجکو بخشے اور تجھپر رحمت کرے حضرت اشموئیل یہ بات کہکر قبر مین چلے گئے اور طالوت نے اپنے گھر کو مراجعت کی اور اس امر کے غم سے کہ فرزند میرے ساتھ موافقت کرین یا نہ کرین اندوہ اسکو دوچند ہوا اور بستر ضعف و ناتوانی پر گرا ایک دن اپنے بیٹون سے پوچھا اگر تمہارے باپ کو دوزخ مین لیجاوین کوئی تم سے ایسا ہی کہ آپ کو اُسپر فدا کرے سبھون نے کہا ہماری جانین تجھپر نثار ہین مقصود بیان اس امر سے کیا ہی طالوت نے اپنی حدیث انابت اور حضرت شموئیل کی اشارت سو کچھ بیان کیا فرزندون نے کہا ان ابانا لمقتول یعنی بدرستیکہ تو کیا البتہ مقتول ہی کہا ہان سب نے کہا ہم تیرے بعد اپنی حیات نہین چاہتے ہین جو فرمائیے بطیب نفس بجالائین طالوت نے متابعت اولاد سے خوش و خرم ہو کر حکم دیا کہ ابواب خزائن کھول دین اور تہیہ اسباب حرب و جنگ کرین اور دلیران میدان وغا اور ہنربران معرکۂ ہیجا کو نوکر رکھین بعد ترتیب لشکر بنا بر مقابلہ و مقاتلہ کفار کے روانہ ہوا اور بعد ملاقات فریقین اول اُسکے ایک ایک فرزند نے میدان کارزار مین جاکر شربت شہادت نوش کیا اور آخر سب کے طالوت نے آپ کو قلب لشکر پر ڈالکر اتنا مارا گیا کہ شہید ہوا اور بعد از طالوت سلطنت بنی اسرائیل حضرت داؤد پر مقرر ہوگئی ادنی و اعلےٰ نے کمر مطاوعت اور متابعت انکی پر باندھی **فصل دوسری** رسالت اور خلافت حضرت داؤد علیہ السلام مین اور ذکر بعضے معجزون کا اور مبتلا ہونا انکا ساتھ ایک ذلت کے اور مسخ ہونا انکی قوم کا بصورت بندرون کے۔ صاحب مواہب علیہ نے سورۂ نسا مین درذیل آیۃ اٰتینا داؤد زبورا یعنی دی ہمنے داؤد کو زبور اور سورۂ ص مین تحت آیہ قولہ تعالی واذکر عبدنا داؤد ذالاید انہ اواب انا سخرنا الجبال معہ یسبحن بالعشی والاشراق والطیر محشورۃ کل لہ اواب وشددنا ملکہ واتینہ الحکمۃ وفصل الخطاب یعنی اور یاد کر بندے ہمارے داؤد صاحب قوۃ کو تحقیق وہ رجوع کرنے والا تھا بخدا تحقیق مسخر کیا ہمنے پہاڑونکو ساتھ اُسکے کہ تسبیح کہتے تھے سورج ڈھلے اور سورج نکلے اور جانور اکھٹے کیے ہوے ہر ایک واسطے اسکے جواب دینے والے تھے اور زبردست کی ہمنے سلطنت اُسکی اور دی ہمنے اُسکو حکمت اور فیصل کرنے والی بات لکھا ہی کہ بعد انقضاے ایام حضرت اشموئیل اور طالوت خلعت نبوت اور قباے سلطنت قامت داؤد پر راست آئی اور حشمت و مکنت اس مرتبہ کو پہونچی کہ بروایت اول چار ہزار آدمی حراست اور

حفاظت

حفاظت انکی کرتے تھے اور حضرت داؤد جامع تھے درمیان رسالت اور ایالت قال اللہ تعالے یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ یعنی اے داؤد تحقیق ہمنے تجکو کیا ہی نائب بیچ زمین کے پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھ حق کے اور مت پیروی کر خواہش نفس کی پس گمراہ کریگی تجکو راہ خدا کی سے جب یہ امر خلافت سپرد مستقل ہو حضرت باری عز شانہ نے بنزول زبور کہ مشتمل تھی مواعظ حکم الٰہی پر اور خالی اوامر و نواہی سے انکو مخصوص فرمایا اور حسن صوت اس مرتبہ انکو بخشا کہ جو کوئی حضرت کی آواز سنتا تھا سیفتہ اور بیقرار ہوتا تھا کہتے ہین کہ حلق مبارک سے تہتر طرح کی آواز سنی جاتی تھی۔ وہب بن منبہ کہتا ہے کہ جب بقرأت زبور مشغول ہوتے تھے وحوش و طیور اور بہائم اور سباع انکے گرد جمع ہوتے تھے اور ایک دوسرے کو مضرت نہ پہونچاتا تھا اور عین المعانی مین مذکور ہی کہ خوش آوازی حضرت داؤد کی اس مرتبہ تھی کہ جب زبور پڑھنے مین مشغول ہوتے تھے تو تمام جانور چرند اور پرند اپنے گھرون سے نکل کر آواز دلنواز سنتے تھے اور جانوران نغمہاے جانفزا سے مضطرب ہوکر اپنکو ہوا مین سے زمین پر ڈال دیتے تھے اور معالم التنزیل مین سورۂ بقر مین ذیل آیہ واتٰہ اللہ الملک والحکمۃ وعلمہ مما یشاء یعنی اور دی اسکو اللہ نے بادشاہی اور حکمت اور سکھایا اسکو جو کچھ چاہا۔ لکھا ہی کہ آواز دلکش حضرت داؤد سے آب روان بھی ٹھہر جاتا تھا اور یہ معجزہ تھا کہ جب چاہتے تھے پہاڑ حضرت کے ہمراہ روان ہوتا تھا اور جب تسبیح کہتے تھے تو پہاڑ بھی حضرت کے ساتھ تسبیح کہتے تھے اور جانوران پرند حضرت کے سر پر صف باندھکر خوش الحانی پر اپنا دل پژمردہ کرتے تھے اور بہت آدمی سننے والے بیہوش ہوتے تھے اور بعضے بیجان ہوجاتے مواہب علیہ مین سورۂ ص مین وارد کیا ہی کہ صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہی کہ تسبیح پہاڑون اور پتھرون کی اگرچہ عقل انسانی کے خلاف ہی لیکن قدرت حق سبحانہ سے بدیع اور بعید نہین ہی۔ چنانچہ تسبیح کنکرون کی دست مبارک حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین شواہد قدرت اسکی سے ہی ایک دلی نے ایک پتھر کو دیکھا کہ مثل قطرات باران اسمین سے پانی ٹپک رہا ہی ایک ساعت توقف اور تامل سے اسکو دیکھا سیر کہ آیا اسکا سبب کیا ہی وہ پتھر گویا ہوا اور کہا کہ اے ولی خدا کتنے برس ہوے کہ اللہ تعالے نے مجکو پیدا کیا اسکی سیاست کے خوف سے اشک حسرت ڈالتا ہون اس ولی نے مناجات کی کہ خداوندا اس پتھر کو ایمن کر دعا انکی باجابت مقرون ہوئی پھر اُس پتھر کو دیکھا کہ زیادہ قطرات اُسمین سے ٹپکنے لگے ولی خدا نے فرمایا کہ لے پتھر اب کیون روتا ہی جواب دیا کہ پہلے خوف وخشیت سے روتا تھا اور اب شادی امن و سلامت سے ہمکو اس درگاہ بے نیاز مین سواے گریہ و زاری کے کچھ کام نہین ہی اور مشکوٰۃ اور مصابیح مین قاضی عیاض نے وارد کیا ہی

کہ حضرت خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ زبور کی قرأت حضرت داؤد پر اتنی آسان تھی کہ دواب کو زین کرنیکے واسطے کہتے اور زبور شروع کرتے ہنوز زین دواب پر درست نہونے پاتا تھا کہ زبور کو تمام وکمال پڑھ لیتے تھے کہتے ہین کہ ہرگاہ جن وانس حضرت کے مطیع ہوکر استماع آواز داؤد سے محفوظ اور بہرہ مند ہونے لگے نائرہ حسد کانون ضمیر ابلیس پرند دیرہین التہاب پاکر ضطراب مین آیا سب شیاطین کو جمع کیا اور پوچھا کہ توجہات قلوب خلائق داؤدی سے کس حیلے سے پھیرین اور کس تدبیر سے اسکے ساتھ آدمی اختلاط کم کرین خناسون نے جواب دیا کہ اس فن مین تو ہمسے دانا تر ہی شیطان نے کہا اختراع صوت مین کوشش کرلی چاہیے کہ آواز کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو کسواسطے کہ گرویدگی مخلوقات اس سے فقط خوش آوازی سے ہی اگر کوئی صوت خوب گوکہ گلے سے نہ نکلے کان مین لوگون کے پہونچے گی تو اسکے سیفتہ ہوجاوینگے چنانچہ سبکی راے نے اس امر پر قرار پایا اور ابلیس پرتلبیس بہ ترتیب بربطا ور مزامیرا ور باجے اور سارے آلات لہو مین مشغول ہوا اور اُسکے متابعون نے ان الات کے بنانے اور بجانے پراقدام کیا سننے والے جادہ مستقیمہ سے وادی ضلالت اور غوایت مین پڑے تفسیر معالم التنزیل اور مواہب علیہ مین سورہ سباء مین لکھا ہی کہ ایک دن حضرت داؤد کی زیارت کے واسطے ایک فرشتہ آیا اور کہا اے پیغمبر اور خلیفہ خدا اولے اور الانسب یون ہو کہ تیرا قوت تیرے سبب سے حاصل ہووے حضرت نے خدا تعالی سے پیشہ کی درخواست کی حکم ہوا کہ زرہ گری کیا کر آیہ النا لہ الحدید ان اعمل سابغات وقدر فی السرد واعملوا صالحا انی بما تعملون بصیر وقف یعنی اور نرم کیا ہمنے واسطے اُسکے لوہا یہ کہ بناے زرہ پوری اور اندازہ رکھ ایک دوسرے کے پرونے مین اور عمل کرو اچھے تحقیق مین ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہون پس نرم کیا خدا تعالی نے حضرت داؤد پر لوہے کو بے آگ اور بے آلہ کے کہ آہن حضرت داؤد کے ہاتھ مین موم ہوجاتا تھا اور جو کچھ چاہتے تھے اُس لوہے کا بنا لیتے تھے اور معالم اور تیسیر مین لکھا ہی کہ ہر روز ایک زرہ تمام وکمال بنا لیتے تھے اور وہ چھ ہزار درم کو بکتی تھی چار ہزار درم تصدق اور دو ہزار خرچ عیال کرتے تھے اور لباب مین لکھا ہو کہ حضرت داؤد نے جب وفات پائی تو ہزار زرہ تیار حضرت کے گھر مین موجود تھین۔ روایت ہو کہ جو مدار معیشت آپکا صرف قیمت زرہ پر منحصر تھا بسبب ضرورت ایک دفعہ اُنکے اہل نے اُسکے بنانے مین تعجیل کی آپنے سہلاً فرمایا کہ اگر آج نہ بکیگا تو کیا ہوگا کل تک تیار ہوکر بک جاوے گی اور تمہارا انجاح حاجت ہوویگا بحسب اتفاق جب دوسرے دن آپ زرہ بناکر بازار مین لیگئے کسی نے اوسے نہ خریدا اور شام کو آپ اُسے گھر مین لے آئے انھون نے تقاضا کیا زر قیمت کیا آپنے پھر یہی فرمایا کہ کل بک جاویگی اور تمہارا کام بنا نہیں رہیگا بحسب اتفاق

چندروز تک اسیطور پر ہر روز اسکو لیجایا کرتے تھے اور کسی کے نہ لینے سے ناکام پھر آتے تھے اور آنکی اہل ہر روز
زیادہ تر تنگ کرتی تھی کہ ایک دن عاجز ہو کر بجناب باری تعالیٰ دعا کی ارشاد ہوا کہ تمنے تکلہ اسکے
بکنے پر کیا اسکا ثمرہ دیکھا انشاء اللہ تعالیٰ کیون نہ کہا تھا اب دیکھو طرف آسمان کے کہ ہمنے حجاب اٹھا
لیا ہے جب اُنھون نے اُدھر دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ سب آنکی زرہین بچی ہوئی کنگرہ ہاے عرش معلی مین
آویزان ہین اور اسیوقت ندا آئی کہ ہمسے لینے دینے والے ہین۔ تمنے مخلوقات کو گمان کیا تھا حضرت نے
استغفار کیا فی الحال ایک خریدار آیا اور بقیمت گران مول لے گیا اور معالم مین تحت آیہ اعملوا آل داؤد
شکرا و قلیل من عبادی الشکور یعنی عمل کرو اے آل داؤد کے واسطے شکر کے اور تھوڑے ہین
بندون میرے سے شکر کرنے والے۔ لکھا ہے کہ حضرت داؤد نے تمام اوقات روز و شب کو تقسیم کیا تھا
انواع عبادات پر اور آنکی تاکید سے سب اہل و اتباع مصروف طاعات رہتے تھے کوئی ساعت ایسی
نہوتی تھی کہ ایک اہل خانہ سے نماز کھڑا ہوا نہ ادا کرتا تھا اور آپ آدھی رات طاعت اور عبادت کے ساتھ
گذارتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور مواہب علیہ مین سورۂ ص مین
لکھا ہے جاننا چاہیے کہ بیچ قصہ نکاح حضرت داؤد کے ساتھ ایک مرد کی بی بی کے کہ اوریا نام تھا اسمین
بہت اختلاف ہین بعضے اس طرح بیان کرتے ہین کہ شرع اور عقل اسکو قبول کرنے سے انکار کرتی ہے
مگر جو کہ بصحت قریب معلوم ہوتا ہے اس طرح پر ہے اوریا نے ایک عورت سے خواستگاری کی تھی اور اپنے
ازدواج کی اور بسبب رضامندی طرف ثانی کے قریب تھا کہ نکاح ہو وے اس عورت کے ماں باپ کو
اوریا کے ساتھ ناگہان کسی سبب سے تنازع ہوا اُنھون نے مناکحت نہ کی حضرت داؤد نے اسکے ساتھ
عقد باندھا اور اس سے پہلے حضرت داؤد کی ایک کم سو بیبیان تھین پوری سو ہو گئین اور
زاد المسیر مین لکھا ہے کہ عتاب الٰہی حضرت داؤد پر اس سبب سے تھا کہ بعد خطبہ اوریا یعنی منگنی کے
اُس سے حضرت داؤد نے منگنی کی اور مدارک مین ہے کہ تین سو سریہ یعنی لونڈیان حرمین بھی تھین
اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ ناقلان اخبار سلف بیان کرتے ہین کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل حضرت
داؤد کی مجلس مین ذکر کر رہے تھے کہ کوئی دن کسی نبی آدم پر ایسا نہین گذرتا کہ کوئی زلت
اُس سے صادر نہین ہوتی۔ حضرت داؤد نے اپنے دل مین کہا کہ مین دن کو محراب مین رہون
اور کسب سعادت عبادت مین جہد و سعی بلیغ کرون تا کوئی امر نامستحسن مجھسے صادر نہووے
اس جہت سے ارادۂ ازلی اس امر پر متعلق ہوا کہ کوئی سہو انسے وقوع مین آوے اور ایک جماعت
کہتی ہے کہ سبب ابتلاے حضرت یہ تھا کہ اُنھون نے مناجات کی یارب مینے صحف مطہرہ
منزلۂ سماوی مین پڑھا ہے مجھسے پہلے پیغمبرون کو بعطاے ارجمند اپنی تونے مخصوص کیا ہے
اور نظر عاطفت ملحوظ رکھا ہے مین نہین جانتا کہ کس فعل نیک عمل مین لانے سے وہ مستحق تیری

عنایت کے ہوئے تھے مجکو ہدایت کرتا مین بھی انکی ساتھ اقتدا کرون اور مواہب سینہ تیری سے محظوظ رہون خطاب آیا کہ انبیاء سابق کو بانواع بلیات ہمنے مبتلا کیا انھون نے اس حال مین بعروۃ الوثقی صبر تمسک کیا تو سزاوار اصناف الطاف میرے کے ہوئے تھے حضرت داؤد نے کہا مجھپر بھی کوئی بلا نازل فرما تا مین بھی لسبب مصابرت تیرے اکرام کا استحقاق پیدا کرون وحی آئی کہ اے داؤد بلا کو عافیت پر تو نے اختیار کیا ایک حادثہ تیری جانب توجہ کریگا بعضے کہتے ہین کہ یوم موعود روز دوشنبہ سترھوین ماہ رجب تھی اُس دن حضرت داؤد محراب صومعہ مین زبور کے پڑھنے مین مصروف تھے کہ ناگاہ ایک طائر بصورت کبوتر کہ بدن اُسکا سونے کا اور پر اُسکے دیباچہ سے مکلل بدر اور چونچ یاقوت احمر کی اور آنکھین زمرد کی اور پانون فیروزہ کے تھے روزن صومعہ مین سے آنکر حضرت کے روبرو بیٹھ گیا انھون نے اُسکے حسن و لطافت پر متعجب ہوکر اپنے دل مین کہا کہ اس جانور کو پکڑکر بیٹے کو دے دیا چاہیے کہ وہ خوش و خرم ہو جاویگا جب انھون نے اُسکے پکڑنے کو ہاتھ بڑھایا وہ پھدککر دور ہو بیٹھا اور حضرت نے وعدہ صادق الہی سے غافل ہوکر زبور چھوڑکر اٹھے اور اُس کبوتر کی طرف متوجہ ہوئے وہ طائر اُسی روزن مین سے نکلکر اُڑ گیا اور حضرت داؤد علیہ السلام کوٹھے پر چڑھکر باطراف دیکھنے لگے تا معلوم کرین کہ وہ جانور کہان گیا اس اثنار مین دیکھا کہ بجانب بوستان اوریا اُڑ رہا ہے اُسکو کوٹھے کی منڈیر پر جاکر اُس باغ مین نگاہ کی بے اختیار چشم مبارک ایک عورت صاحب جمال پر پڑی کہ کنارہ حوض پر نہا رہی تھی اور اُس عفیفہ نے جب صورت مرد بیگانہ کی دیکھی اپنے بدن کو بالون سے چھپا لیا - حضرت نبوی صومعہ مین آئے اور آنکی خاطر نے اُس عورت کی طرف میل کی اور خواصون کو حکم کیا کہ اُس جمیلہ کا حال استفسار کرین بعد از تفحص عرض کی کہ وہ عورت اوریا کی منکوحہ یا منگیتر ہے اور اوریا اُن دنون مین رکاب ثواب خواہرزادہ حضرت داؤد مین بجانب بلقا محاصرہ قلعہ مین مشغول تھا بعد ازین حضرت داؤد نے ثواب کو کہلا بھیجا کہ اوریا کو تابوت سکینہ دیکر قلعہ کے دروازے پر بھیجے تا اعدائے دین شکست کھاوین اور قلعہ کو فتح کرے اور اُس زمانے مین حال یہ تھا کہ جو کوئی تابوت سکینہ لیکر لڑائی مین جاتا تھا اتنا لڑتا تھا کہ فتحیاب ہوتا تھا یا مارا جاتا تھا مگر پھرتا اور بھاگتا نہ تھا القصہ جب ثواب نے مضمون فرمان حضرت اوریا کو پہونچایا وہ کہ جملہ مبارزون سے تھا اتنا لڑا کہ وہ حصن حصین مفتوح ہوا اور ثواب نے فتحنامہ حضرت داؤد کو بھیجا انھون نے پیغام کیا کہ اوریا کو بدستور معہود بمحاصرہ اور قلعہ کے بھیجے اور ثواب نے بنا بر فرمان واجب الاذعان اسکو اور قلعہ پر نامزد کیا اسنے دوسرا قلعہ بھی فتح کیا آخر الامر ایک محاربہ مین شہید ہوا اور بعض روایات مین آیا ہے کہ یہ پہلی ہی لڑائی مین مارا گیا - اہل تحقیق اور تفسیر کہتے ہین کہ بھیجنا ثواب کا اوریا کو بجنگ و قتال جملہ مفتریات سے ہے کسواسطے کہ ضمیر پاک انبیا کی

اس طرح کے حیلون اور قصدون سے میرا اور منزہ ہین بلکہ سبب زلت حضرت داؤد یہ تھا کہ انکی خاطر مین گذرا کہ اگر اوریا کہین مارا جاوے تو اسکی بی بی کو اپنے حبالۂ نکاح مین لاوین اور ایک روایت سے اسطرح پر ہی کہ اوریا کو حضرت نے طلب کیا اور اس سے کہا کہ تو اپنی منکوحہ کو طلاق دے اسنے قبول نہ کیا اور بعد از مدت اپنی رغبت سے ایک مقام پر مقابلہ اور مقاتلہ مین شہادت پائی جب وہ قتل ہوا تو حضرت نبوی نے بعد از انقضاے ایام عدت اس عفیفہ کو پیغام بھیجا اسنے کہا اس شرط سے راضی ہوتی ہون کہ اگر مجھسے فرزند پیدا ہو تو اسکو اپنا ولیعہد اور خلیفہ کرو حضرت داؤد نے اس امر کو قبول کیا اور اسکو اپنے نکاح مین لائے اور اس سے حضرت سلیمان پیدا ہوے اور جب ایک مدت اس واقعہ پر گذری حق سبحانہ تعالی نے چاہا کہ تنبیہ فرماوے کہ جب انبیاء سے ایسا فعل وقوع مین آوے کہ ایک شخص کی منگیتر سے نبی اپنی منگنی کرے یا کسی عورت شوہر دار کے خاوند کو قتل کروا کر اسکی بی بی کو اپنے نکاح مین لاوے اوروں سے کیا بعید ہوگا حضرت جبرئیل اور میکائیل کو فرمان پہونچا کہ دونو بصورت مدعی اور مدعا علیہ ہو کر حضرت داؤد کے پاس آئے اور یہ ایک کے ساتھ جماعت فرشتون کی ہمراہ تھی اور تفسیر کشاف مین ابن عباس سے نقل ہے اور معالم اور مواہب مین سورۂ ص مین لکھا ہے کہ حضرت داؤد نے دونون کو تقسیم کیا تھا ایک دن عبادت کرتے تھے اور ایک دن حکم فرماتے تھے اور ایک دن عیال کے لئے اور ایکدن خاص اپنے مہمات مین مشغول رہتے تھے اور جس دن کہ بالاخانہ پر عبادت کیواسطے آتے تھے کئی ہزار پاسبان اسکے گرد کھڑے ہوجاتے تھے اور آدمیونکو اوپر جانے سے منع کرتے تھے اتفاقاً ایکدن دو فرشتے بصورت انسان حضرت داؤد کے گھر مین آنکر عبادت خانے کے اوپر گئے قولہ تعالے وھل اتٰک نبؤ الخصم اذ تسوروا المحراب اذ دخلوا علی داؤد ففزع منھم یعنی کیا آئی ہے تیرے پاس خبر جھگڑنے والونکی جسوقت کہ دیوار پر چڑھ کر اتر آئے عبادت خانے مین جسوقت کہ داخل ہوے اوپر داؤد کے پس ڈرا اُنسے کہ یہ بے اجازت کیونکر چلے آئے آیہ قالوا لا تخف خصمان بغی بعضنا علی بعض فاحکم بیننا بالحق ولا تشطط واھدنا الی سواء الصراط کہا اُنھون نے مت ڈر ہم ہین دو جھگڑنے والے زیادتی کی ہے بعضے ہمارے نے اوپر بعضے کے پس حکم کر درمیان ہمارے ساتھ حق کے اور مت زیادتی کر اور راہ دکھا ہمکو طرف سیدھی راہ کے حضرت داؤد نے کہا بیان کرو ایک نے انمین سے دوسرے کو اشارہ کیا آیہ ان ھذا اخی لہ تسع و تسعون نعجۃ ولی نعجۃ واحدۃ فقال اکفلنیھا وعزنی فی الخطاب یعنی تحقیق یہ میرا بھائی ہے یعنی ہم دین اور ہم صحبت میرا ہی اور اسکے پاس ایک کم سو دنبیان ہین اور میرے پاس ایک دنبی ہی مجھسے کہتا ہی کہ وہ ایک دنبی بھی مجکو دیدے تا سو پوری ہو جاوین اور میرے اوپر غلبہ کیا ہی کہ مجکو چھوڑتا نہین آیہ قال لقد ظلمک بسؤال نعجتک الی نعاجہ وان کثیرا من الخلطاء لیبغی بعضھم علی بعض الا الذین امنوا وعملوا الصلحات وقلیل ما ھم یعنی کہا حضرت داؤد نے اگر

اسطرح ہو البتہ تحقیق ظلم کرتا ہی تجھپر ساتھ دُنبی تیری کے اوپر اسقدر دُنبیون اپنی کے اور تحقیق اکثر آپسمین دوست ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہین مگر وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہین اور عمل نیک کرتے ہین اور کم ہین انمین سے بھی جو احتیاط کرین اسکی - جب حضرت داؤد حکم سے فارغ ہوے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور ہنسے اور کہا قضے الرجل علے نفسہ یعنی حکم کیا اس مرد نے اپنے نفس پر اور فی الحال اُنکے روبرو سے غائب ہوگئے آیہ وظن داؤد انما فتناہ فاستغفر ربہ وخر راکعا وانا ب اور جانا داؤد نے کہ کچھ آزمایا ہی ہمنے اُسکو پس بخشش مانگی رب اپنے سے اور گر پڑا عاجزی کرتا ہوا اور رجوع کیا بحق - حضرت داؤد نے جانا یہ فرشتے تھے کہ مجکو میری ذات پر متنبہ کرکر ناپدید ہوگئے جب حضرت کو تنبیہ ہوئی بخطاے خود اقرار کیا اور باستغفار مشغول ہوے کہتے ہین چالیس شبانہ روز سر سجدے سے نہ اٹھایا مگر بنابر نماز باتجدید وضو اور اتنا روئے کہ آب چشم سے گردجاے سجدہ کے گھانس اُگی اور اثناے گریہ وزاری مین ندا ہوئی کہ یا داؤد فقال لبیک یا سیدی ومولائی خطاب آیا کہ تیری زلت ہمنے عفو کی اور خطا تیری سے درگذر آیہ فغفرنا لہ ذالک وان لہ عندنا لزلفے وحسن ماب پس بخشا ہمنے واسطے اُسکے یہ اور تحقیق واسطے اُسکو نزدیک ہمارے مرتبہ ہی نزدیکی کا اور اچھی جگہ پھر جانیکی - ارباب تواریخ کہتے ہین والعہدۃ علیہم جب کہ گریہ وزاری حضرت داؤد علیہ السلام کی حد سے گذری حضرت جبرئیل نے آنکر بشارت مغفرت پہونچائی اور حضرت داؤد نے سر سجدے سے اُٹھایا اور کہا الٰہی ہر چند میرا گناہ تو نے بخشا اور قلم عفو میرے جریدہ جریمہ پر کھینچا لیکن محشر مین اوریا سے کیا کرونگا کہ اُسپر ظلم کیا مین نے اُسکو تدبیر ہلاک بتاکر اُسکی بی بی کو قید نکاح مین لایا اور تو حکم عادل ہے کل قیامت کو جو تیرے روبرو میرے ساتھ خصومت کرے تو میرا حال کیا ہوگا وہب بن منبہ کہتا ہی کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ صورت واقعہ معروض بارگاہ حضرت صمدیت کی خطاب آیا کہ اوریا کی قبر پر جا اور اس سے استحلال کر کہ مین اسکو تیری خاطر سے زندہ کر دیتا ہون حضرت داؤد علیہ السلام بموجب فرمان قبر پر گئے اور ندا کی یا اوریا اوریا جواب دیکر کہا کون ہی کہ مجکو خواب سے بیدار کیا اور لذت میری مین خلل ڈالا حضرت نبوی نے کہا مین ہون داؤد کہا یا نبی اللہ یہان کیونکر تشریف لائے فرمایا جو کچھ مجھسے تیری نسبت صادر ہوا ہی اُس سے درگذرا اوریا نے کہا وہ کیا ہی جواب دیا کہ مین نے تجھے لڑائی مین بھیجا اور تو اُسمین مارا گیا کہا مین نے آپکو اس امر مین بحل کیا کسواسطے کہ اس مارے جانے کے بدلے مین نے فردوس جنان مین قرار پکڑا حضرت داؤد علیہ السلام خوش وخرم ہوکر مرقد اوریا پر سے پھر آئے خطاب الٰہی نازل ہوا کہ اے داؤد مین حاکم عادل ہون فقط استغفار مجمل کافی نہین ہی تفصیل احوال اُسکے روبرو

بیان کرنی چاہیے حضرت داؤد پھر اُسکی قبر پر آئے اور آواز دی اوریا نے کہا کون ہی کہ بار بار مجکو خواب
رحمت سے بیچین کرتا ہی حضرت نے کہا مین ہون داؤد نے کہا یا نبی اللہ کیون آئے ہو کہا مین اسواسطے
آیا ہون تا مجھے تو عفو کرے کہا پہلے عفو کر چکا ہون حضرت داؤد نے کہا مین نے تجکو لڑائی مین اسواسطے
بھیجا تھا کہ تو شہید ہووے اور مین تیری بی بی پر تصرف کرون اوریا نے جواب نہ دیا اور حضرت نے تین مرتبہ
طلب تجاوز اور اغماض کیا آواز اُسکی نہ سنی جب مایوس ہوے بر سر قبر سر پر خاک اُڑانے لگے اور کہا
وای داؤد پر جسدن کہ ترازوے عدل نصب ہوگی واے اوپر داؤد کے اُسدن کہ داد مظلوم ظالم سے
لیجاوینگی واے اوپر داؤد کے جسدن کہ گنہگارون کے ساتھ دوزخ کی طرف لیجاوینگے اُسکے کس
تضرع اور بکا مین ندا پہونچی کہ اے داؤد مین نے تجکو بخشا حضرت داؤد نے کہا یارب تو غافر الذنوب ہی
اوریا عفو نہین کرتا خطاب آیا اے داؤد فردائے قیامت کو کہ اوریا تیرے ساتھ مخاصمت کریگا اپنی
نعیم جنت اور حور و قصور اسکو عطا کرونگا کہ وہ تجھسے راضی ہو کر دفتر خصومت کو طاق نسیان پر رکھدیگا
حضرت داؤد نے کہا اب مین نے جانا کہ مغفرت اور آمرزش تیری میرے شامل حال ہوئی اور کسیطرح کا
دغدغہ اوریا کی طرف سے خاطر مبارک مین نہ رہا جماعت ثقات کہتے ہین کہ حضرت داؤد بعد اس قضیہ کے
تیس برس زندہ رہے اور دوام خاطر خطیر حضرت کی اندوہناک اور ندیم ندامت رہی اور تفسیر مغنی
مین لکھا ہی کہ جب خدا تعالیٰ نے حضرت داؤد کی توبہ قبول کی ہر خاطی اور گنہگار کے واسطے اپنی
نفس سے زیادہ دعا اور استغفار کیا کرتے تھے اور خاطیون اور گنہگارون اور دلفگارون مین بیٹھا
کرتے تھے اور اس منگنی سے پہلے ایک دن بصیام اور آدھی رات بقیام گذارتے تھے بعد ازین صائم الدہر
اور قائم اللیل ہوئے ہر روز روزہ رکھنے لگے اور تمام رات بعبادت بسر کرنے لگے اور اپنا سر از روے
حیا آسمان کی طرف نہ اُٹھایا تا آنکہ وفات پائی اور مروی ہے کہ اگر تمام عالم کے اشک جمع کرین
حضرت داؤد کے اشکون سے زیادہ نہووین اور حضرت داؤد علیہ السلام اور تمام اہل زمین کے
اشک جمع کرین حضرت آدم کے اشکون سے کہ جب بہشت سے نکال دیا تھا زیادہ نہووین اور
روایت کیا ہی کہ بعد ذلت داؤد علیہ السلام کے قرأت زبور پر نہ آب روان کھڑا ہوتا تھا اور نہ بہائم
اور وحوش و طیور اُسکی قرأت سنتے تھے جب اُسکی نعمتون نے نقصان قبول کیا اور کم ہونی شروع
ہوئین کہا الٰہی ما ہذا یعنی خداوندا کیا ہی یہ فرمایا خطیہ نامرضیہ کہ تجھسے سرزد ہوئی اس سبب سے
تیرے حال نے تغیر پایا کہا الٰہی مجکو تو نے بخشا نہین اور مجکو آمرزیدہ نہین کیا فرمایا بخش دیا اور
آمرزیدہ کیا لیکن جو حالت اور قربت کہ میرے اور تیرے درمیان مین تھی مرتفع ہوگئی اُسکو
ہرگز نہین پانے کا۔ معالم التنزیل اور کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت
داؤد کو سلسلہ عطا فرمایا کہ ایک سرا اُسکا کہکشان آسمان سے ملا ہوا تھا اور دوسرا صومعہ داؤدؑ

علیہ السلام سے قوۃ مین مثل آہن تھا اور رنگ آتشین رکھتا تھا اور تمام حلقہ گرد اسکے مرصع بجواہر تھے جو بیمار کہ اسکو ہاتھ لگاتا تھا اچھا ہو جاتا تھا اور دوسرا اسکو نہ پکڑ سکتا تھا اور جب کوئی حادثہ ظاہر ہوتا تو اس سلسلہ کو جنبش اور حرکت ہوتی تھی اور حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد بھی ایک مدت تک وہ زنجیر طلائی اپنے مقام پر قائم رہی تا آنکہ ایک بادشاہ نے یا کسی شخص نے ایک بیش قیمت موتی ایک شخص کو امانتاً حوالہ کیا تھا ایک مدت کے بعد جب اسنے طلب کیا اُس شخص نے انکار کیا دونون نے اُس سلسلہ کی طرف رجوع کی جس شخص کے پاس موتی تھا اول کچھ عذر اور حیلہ درمیان لاتا اور بعد ایک لکڑی اندر سے خالی ایکر اور وہ موتی اُسمین رکھکر اس شخص کے ساتھ ہو لیا جب دونون سلسلے کے پاس پہونچے صاحب حق نے کہا میری امانت مجھے دے اسنے انکار کیا اور کہا اگر تو سچا ہی تو اس سلسلہ کو پکڑ لے اُسنے ہاتھ بڑھا کر اس سلسلہ کو پکڑ لیا پھر اُس منکر کو کہا تو بھی ہاتھ دراز کر اور اسکو پکڑ اُسنے صاحب موتی سے کہا اس میری لکڑی کو تھام کہ مین بھی اسکو پکڑ لون پھر وہ لکڑی دیکر سلسلہ پاس کھڑا ہوا اور کہا الٰہی تو آگاہ ہی اور دانا اور بے نیاز ہی کہ مین نے اسکی امانت کو پھیرا اور یہ دعوی کرتا تھا اسکو سونپ دی ہے اگر اس امر مین سچا ہون تو میرا ہاتھ اس سلسلہ کو پہونچ جاوے اور ہاتھ بڑھا کر اُسکو پکڑ لیا جتنے آدمی کہ حاضر اور موجود تھے سب نے تعجب کیا اور اثر سلسلہ مین شک لائے اللہ تعالی نے اُسکو وہان سے اُٹھا لیا اور بعض مفسرین کہتے ہین کہ تشدید اور تشدید ملک داؤد مین آیہ وافی ہدایہ آیۃ وشددنا ملکہ واتینہ الحکمۃ وفصل الخطاب یعنی اور زبردست کی ہمنے سلطنت اُسکی اور دی ہمنے اُسکو حکمت اور فیصل کرنے والی بات مشعر اس امر پر ہی کہ حشمت حضرت کی اس مرتبہ کو پہونچی کہ جب رات کو محراب مین بعبادت الٰہی مشغول ہوتے تھے ہزار نفر محافظت کرتے تھے اور مہابت انکی اسقدر غالب تھی کہ کیا مقدور کوئی ایک دوسرے سے مخالف عقل و شرع کلام کرے اور ایک گروہ کہتا ہی کہ منشاء تشدید ملک یہ تھا کہ ایک شخص ایک اشراف بنی اسرائیل مین سے حضرت داؤد کے پاس لایا اور اُسپر دعوی کیا کہ اُسنے میرا بیل چھین لیا ہی اور مدعا علیہ نے انکار کیا حضرت داؤد علیہ السلام نے مدعی سے گواہ طلب کیے اور وہ مظلوم اقامت بینہ سے عاجز ہوا حضرت نبوت پناہ نے فرمایا کہ اب تم جاؤ مین اس مقدمہ مین تامل کرونگا اُسی شب حضرت نے خواب دیکھا کہ گوینده نے کہا مدعی سچ کہتا ہی اور مدعا علیہ واجب القتل ہی اُسکو مار ڈال جب حضرت بیدار ہوے سوچے کہ محض ایک خواب سے ایک شخص کو کیونکر مار ڈالون اور بعد ازین کہ تین رات متواتر خواب مین اسی طرح دیکھا مدعا علیہ کو طلب کیا اور کہا کہ مین تجکو

مار ڈالتا ہون اُس شخص نے مضطرب ہو کر کہا کہ کس شرع مین جائز ہی کہ کسی مسلمان کو بے ثبوت گناہ
قتل کرین حضرت داؤد نے جواب دیا کہ حضرت جبار منتقم حقیقی کی طرف سے اسیطرح سے مامور ہوا ہون
ہرگاہ اُس شخص نے جانا کہ جناب نبوی میرے قتل پر بالیقین مستعد ہین کہا یا نبی اللہ مین اِس گناہ غضب
گناہ کے مواخذہ و معاقب نہین ہون بلکہ زمان سابق مین پدر صاحب گناہ کو ناحق مین نے قتل کیا تھا
جب حضرت خلافت پناہی نے روح اُس شخص ۔ قبیح المقدار کو مرکز اصلی روانہ کیا ہیبت عظیم نے ضمائر
خلائق مین قرار پکڑا اسیکو ظاہر اور باطن مین مجال مخالفت اور عناد نہ رہی اور مراد حکمت سے آیہ مذکور مین
نبوت ہی اور در باب فصل الخطاب اقوال متعدد ہین چنانچہ تین وجہ پر انہین سے اکتفا کیا جاتا ہی اول
یہ کہ مقصود اس لفظ سے بیان کلام اجراے احکام ہی دوسرے یہ کہ غرض علم و حکمت ہی اور بصارت احکام فیصلہ
تیسرے یہ کہ حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ فصل الخطاب سے مراد اقامت بینہ ہی
مدعی پر اور توجہ یمین منکر پر کسواسطے کہ فصل قضایا انھین دو طریق مین سے ایک پر مبنی ہے
واللہ عالم بالصواب و تفسیر مدارک اور نیشاپوری اور تفسیر کبیر مین بیچ معنی آیہ ولقد علمتم الذین اعتدوا
منکم فی السبت اور البتہ تحقیق جانا تمنے ان لوگون کو کہ عبادت کی تھی انھون نے تم مین سے
بیچ دن ہفتے کے نقل کی ہے کہ حضرت داؤد کے زمانے مین یہودیون کی عبادت کیواسطے جمعہ کا دن
مقرر تھا انھون نے ہفتے کا دن اختیار کیا پس تعظیم اُس دن کی انپر لازم تھی کہ اُسدن یہ مچھلی کا
شکار نہ کرتے تھے اور دنیا کے کامون مین مصروف اور نہ ہوتے تھے لسوجی اس امر کے کہ انھون نے
خلاف فرمان خداوند کریم ہفتہ اختیار کیا تھا خداے تعالی نے انکو بلا کے ساتھ مبتلا کیا اور
ہفتے کے دن کہ اُس دن مچھلی کا شکار منع تھا بہت مچھلیان آیا کرتی تھین اور پانی مین منھ نکالکر
ظاہر ہوتی تھین اور اور دنون مین کسیکو کوئی مچھلی نہ دکھائی دیتی تھی۔ اُنھون نے جب
یہ حالت دیکھی حسرت سے مثل ماہی بے آب لوٹنے لگے اور شکار کرنا مشکل اور صبر کرنا دشوار ہوا
آخر الامر اُنھون نے حوض بنائے اور دریا مین سے انمین پانی کاٹ کر ڈالا اور ہفتے کے دن
مچھلیان ظاہر ہوتی تھین اُن حوضون مین ہانک لاتے تھے اور انکے آگے جال ڈال کر
چھوڑتے تھے اور مچھلیان وہان آتی تھین اور ہفتے کے دن پکڑتے تھے جب چند نوبت
انھون نے اسطرح کیا اور اثر عذاب ظاہر نہوا دلیر ہو کر اُس دن کی تعظیم سے درگذرے حضرت
داؤد نے انکے واسطے دعا بد کی اور یہ تین گروہ تھے ایک گروہ یہ فعل کرتا تھا اور ایک قوم انکو اس سے
منع کرتی تھی اور ایک جماعت شکار نکرتی تھی اور نہ منع کرتی تھی جو لوگ کہ شکار کرنے والون کو
منع کرتے تھے جبکہ انکی پند و نصیحت انکو موثر نہوئی اور یہ ناامید ہوے انکو چھوڑ کر اپنے گھرون مین
دیوارین کھینچ لین اور اپنے محلہ کا دروازہ علیحدہ کر کر انکی آمد و رفت بند کی اور اپنے فرزندون اور توابعون کو

انکی ملاقات سے منع کرادیا اور باز رکھا یہ لوگ ایک دن اپنی محلہ سے باہر آئے اور کوئی فاسق انکے محلے سے باہر نہ آیا انھوں نے انکو ڈھونڈھا سبکو دیکھا کہ بندر کی شکل ہو گئے ہین اور اپنے لوگوں کے گرد گریہ کنان پھرتے تھے اور انکے کپڑوں سے اپنے منھ ملتے ہین انھوں نے کہا کیا ہم تمکو اس فعل شنیع سے منع نکرتے تھے اور یہ سنتے اور سر ہلاتے اور ایک دوسرے کو تکتا تھا بعد تین دن کے ایک ہوا پیدا ہوئی اُسنے سبکو اڑا کر دریا مین لیجا کر ہلاک کر دیا اور تفسیر مدارک مین مذکور ہے کہ جوان جوان بندرون کی شکل ہو گئے اور بڈھے سورون کی صورت اور تین دن زندگانی کی اور بعد مر گئے اور بعضے لکھتے ہین کہ کچھ انمین سے باقی رہے اور انسے توالد اور تناسل ظہور مین آیا اور وہ گروہ کہ نہ مچھلیان پکڑتے تھے اور نہ منع کرتے تھے انمین اختلاف ہے کہ یہ بھی مسخ ہو کر ہلاک ہوے یا نجات پائی۔ فوائد السلوک مین لکھا ہے کہ بادشاہی کیا مشکل کام ہے اور شہریاری کیا بار گران ہے کہ حضرت داؤد با کمال درجہ نبوت اور مرتبہ رسالت ایسے امر کے ساتھ مامور ہوے فصل تیسری ذکر شلوم بن داؤد علیہ السلام مین راویان اخبار بہستان روایت کرتے ہین کہ جس آوان مین حضرت داؤد علیہ السلام بگریہ وانابت مشغول تھے اور سر سجدے سے نہ اٹھاتے تھے امور مملکت اور احوال رعیت دگرگون ہونے لگا ایک جماعت نے سفہاے بنی اسرائیل سے شلوم بن داؤد کو کہ دختر طالوت سے پیدا ہوے تھے اس امر پر فریفتہ کیا کہ آپکا باپ سیاست اور اجراے احکام سلطنت سے عاجز ہو گیا اور اکبر اولاد خاندان نبوت اور احق بضبط ولایت آپ ہین مملکت کو اپنے تصرف مین لایا چاہیے کہ ہم غلام تمہارے تمکو معاونت اور فرمانبرداری آپکی مین قاصر اور فاتر نہونگے اور اگر پدر بزرگوار آپ کا اس باب مین عتاب فرماوے تو کہنا کہ مین بنا بر اسکے کہ اعداے دولت طمع خزانہ اور ملک کی نہ کرین یہ مہم خطیر اختیار کرتا ہون اور اپنا اس امر مین دمدمہ اور فسون پڑھا کہ کلام ان مفسدونکی ہم داستان ہو کر اسکی اساس سلطنت کو برہم کرنا اپنی مدخلت سے چاہا۔ حضرت داؤد اس امر سے مطلع ہوے اور انکا قصد فاسد مکروہ جانا مع اپنے خواہرزادہ کہ نام اسکا تواب تھا اور جرات اور دلاوری مین عدیل نرکھتا تھا اور دوسرے وزیر روشن راے کی کہ اصابت تدبیر مین مشار الیہ زمان اور مقبول علیہ دوران تھا بنی اسرائیل مین سے نکل گئے جب شلوم ہجرت پدر بزرگوار سے خبردار ہوا انکے روکنے مین سعی شروع کی حضرت داؤد نے وزیر باتدبیر کو شلوم کے پاس بھیجا اور وصیت کی کہ اس صورت کو مخفی رکھنا چاہیے کہ تجکو بسفارت بھیجا ہے اور وہان بکمال عقل و دانش شرائط نصیحت بجالانا شلوم مقام شقاق سے بسرحد وفاق آوے وزیر پر خرد نے شلوم پاس آنکر بلطف مقال و رافت دلیل معقول اسکو مخالفت سے باز رکھا اور حضرت نبوت سے بمقر شرافت و کرامت مراجعت کی اُسوقت اُس فرزند عاق نے نیابت خلیفہ با استمالت

قرار کیا حضرت نے ثواب کو فرمان دیا کہ تا قرۃ العین کو استمالت پھیرے اور یہ بھی ثواب سے کہدیا تھا کہ اسکی جان کو کچھ آسیب نہ پہونچانا اگر میرے خلاف مرضی تجھسے صادر ہوگا تو یقین جان کہ تجھکو اُسکے قصاص مین قتل کرونگا ثواب نے مسلوم کا تعاقب کیا اور اُسکو پکڑ لیا ولیکن وصیت حضرت فراموش کی اور اُسکے قتل پر دست تطاول دراز کیا اور جب وانسے پھر کر صورت واقعہ عرض کی حضرت نے خفا ہوکر ثواب کو بنا بر اُس کردار ناہنجار کے بقصاص تہدید کی مگر بواسطہ مصلحت سلطنت اُسکے بارے مین تاخیر اور توقف روا رکھا کسواسطے کہ ثواب ایک سردار زبردست فیروز جنگ تھا اور اپنے مرض موت مین حضرت سلیمان کو خفیہ وصیت کی کہ بلا تاخیر اسکے قتل مین تعلل روا نہ رکھنا منقول ہو کہ حضرت داؤد کے زمانہ مین کثرت بنی اسرائیل اس مرتبہ کو پہونچی تھی کہ حضرت نے انکی زیادتی سے تعجب کیا اس اثنا مین وحی نازل ہوئی کہ اے داؤد بہنگام قصد ابراہیم بذبح فرزند اُسکے ہمنے یہ وعدہ کیا تھا کہ اُسکی نسب کو فراوان کرون بعد الفاے اس وعدہ کے بسبب مشاہدہ امور خلاف رضا میرا ارادہ اس امر پر متعلق ہوا کہ انکو بہ بلیات مبتلا کرون تا یہ جماعت کم ہو و داب تین حادثون مین سے ایک اختیار کرے اور حوادث ثلثہ ایک قحط ہی دوسرا استیلاے دشمن تیسرے نزول طاعون حضرت داؤد علیہ السلام نے باستحضار قوم فرمان دیا اور صورت واقعہ سے مطلع کیا اور انکو مخیر گردانا کہ جونسا حادثہ چاہو اختیار کرلو یہود نے کہا پیغمبر اور بادشاہ ہمارے تم موجود رہو جو حضرت کو منظور ہو ہم راضی ہین حضرت داؤد نے فرمایا کہ بلاے قحط مستلزم ذہاب رحمت اور قطع ارحام ہی اور تسلط اعدا شناعت عظیم رکھتی ہے جسکو اندک حمیت ہوگی اسکی تاب نہ لاوے گا اور علاوہ یہ کہ کوئی وضیع و شریف باقی نہین رہیگا قرین صلاح یہ ہو کہ خیر تمہاری اسمین ہو کہ اپنے گھرون مین بعلت طاعون مرجاؤ اور اپنے امور بخداوند عالم تفویض کرو کہ وہ ارحم الراحمین ہی یہود نے حضرت داؤد کی نصیحت قبول کی حضرت نے کہا پس اب کفن پہن کر مع عورتون اور اولاد کے ایک مقام پر جمع ہو چنانچہ سب اسی طور پر فراہم ہوے اور ظہور اثر وباے طاعونی ہوا اور بہت آدمی ہلاک ہونے لگے اُسوقت حضرت داؤد و علما او احبار بنی اسرائیل کو لیکر صخرہ بیت المقدس پر آئے اور سر سجدے مین رکھکر بہ تخشع اور تضرع اشتغال کیا تا آنکہ دعاے حضرت اور احبار آخر اُس روز مین باجابت مقرون ہوئی اور حضرت نے سر سجدے سے اُٹھا کر علما کو بشارت دی بعد از رفع بلاے طاعون کہ مردون کا شمار کیا طلوع آفتاب سے تا ہنگام غروب ایک لاکھ ستر ہزار نفر نے قالب تہی کیا تھا فرد سبحان خالقی کہ صفاتش زکبریا • برخاک عجز میفگند عقل انبیا • جب اکثر قوم نے غضب الٰہی سے خلاصی پائی حضرت داؤد نے اُنسے کہا کہ شکر حضرت خداوند عم احسانہ تمہارے ذمہ ہمت پر لازم اور واجب ہی اور کوئی شکر زیادہ اس سے نہین ہو کہ ایک مسجد اس مقام پاک مین بناؤ بنی اسرائیل نے کمر مطاوعت باندھی اور حضرت داؤد نے مناجات کی اجازت ایزدی بھی حاصل ہوئی آنحضرت اور قوم بتاسیس مسجد اقصی

بجد و جہد تمام مشغول ہوے۔ روایت کرتے ہین کہ وہ زمین طائفہ بنی اسرائیل مین مشترک تھی سب
بطیب نفس اپنے حقوق سے درگذرے مگر ایک فقیر نے کہ اس باب مین انکار کیا اور قوم نے بخشونت
پیش آکر اُس سے کہا کہ اگر تو اپنے حصے کو بیچتا ہی تو اُسکی قیمت دیتے ہین والا بخلاف رضا تیرے
مسجد مین داخل کرین گے اُس شخص نے حضرت داؤدؑ پاس جاکر شکایت کی حضرت نبویؑ نے فرمایا
کہ ہم رضامندی تیری سے قطعہ زمین تیرا خریدتے ہین اب اپنا حصہ تو کتنے کو بیچتا ہی کہا جس طرح
رائے نبوت پناہ مقتضی ہووے حضرت داؤد نے کہا اگر تو چاہے تو تیری زمین کو گوسفندون اور
شتر سے بھر دون اور اگر اس سے زیادہ چاہے اُسکا سرانجام کر دون اُس شخص نے کہا میرے
قد کے برابر میری زمین کے گرد دیوار اُٹھا کر اُس حاطہ کو اشرفیون سے بھر دو تو مین راضی ہوتا ہون
حضرت داؤد بنی اسرائیل سے دربار ادائے قیمت اُس زمین کے ہوے اُس فقیر نے کہا یا نبی اللہ
عالم الغیب والشہادۃ کہ تمہارے اسرار ضمائر پر مطلع ہوجاتا ہی کہ مغفرت جریمہ اپنے جرایم کو دوست
رکھتا ہون تمام تمہارے دنیاوی سے مقصود میرا اس کلام سے تجربہ قوم تھا نہ اخذ متاع دنیا اب بخیر و سعادت
بنائے مسجد مین مشغول ہو کہ مین بہائے اس پارہ زمین سے بخوشی درگذرا پھر حضرت داؤد مع اخیار اور
اشراف قوم استحکام بنیاد مسجد اقصیٰ مین مشغول ہوے جب اُسکی دیوار نے بمقدار قامت انسان ارتفاع پایا
خطاب رب الارباب پہونچا کہ تم مشکور اور شکر تمہارا مقبول ہوا اب اس عمارت سے دست بردار ہو کہ یہ معبد
عالیشان باہتمام ایک اولاد بلند مکان تمہارے سے سرانجام پاویگا تا ذکر مناقب و ماثر اُسکی خلائق مین
تا روزگار دراز باقی رہے بنا برین آپ اُسکی تعمیر سے دستکش ہووے اور اُس عمارت کو ناتمام
چھوڑ دیا اور بعد فوت حضرت داؤدؑ حضرت سلیمان نے بامر ملک المنان تعمیر مسجد اقصیٰ باتمام پہونچائی
کہ مفصلاً کیفیت اور چہرہ اُسکا اُنکے قصہ مین نگارش ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ فصل چوتھی ولادت
باسعادت حضرت سلیمانؑ مین۔ اور منتقل ہونا خلافت کا طرف اُنکے داؤد علیہ السلام سے اور ذکر
وفات حضرت داؤد علیہ السلام اصحاب سیر اور اخبار لکھتے ہین کہ ولادت حضرت سلیمان بنت حنانا
مخلفہ اوریا سے بعد قبول توبہ حضرت داؤد واقع ہوئی اور آوان لڑکپن اور مبدا نشو و نما مین
ناصیہ ہمایون سے امارات اقبال لائح اور علامات جلال ظاہر تھین اور صورت خوب اور سیرت
مرغوب رکھتے تھے اور جو فراست اور ہوشمندی انکی جبین مبین سے واضح تھی تو باوجود صغارت عمر
حضرت داؤد مقدمات کلیہ مین اُنسے مشورت کرتے تھے اور اُسی ہنگام مین چند چیز عجیب اُنسے
صادر ہوئی تھین کہ حضرت داؤد کو یقین ہوا تھا کہ عنقریب معارج مراتب نبوت اور سلطنت پر
ارتفاع پاوے گا چنانچہ ضمن ایراد حکایات مین کمال فطانت انکا واضح ہوتا ہی اول یہ کہ حضرت
داؤد نے ایک شخص کو فرمایا کہ باحکام قضا مشغول ہو کر مہمات برایا اور مقدمات متنازعہ فیہا فیصلہ

فیصل کرتا رہے۔ اس اثنا مین ایک عورت زیبا صورت کہ حسن و ملاحت مین بے ہمتا تھی بواسطہ
دعوی مال اپنے کسی شخص پر اُس قاضی کے پاس آئی اور وہ اُسکے جمال پر فریفتہ ہوا جب
عورت نے اپنے گھر مین مراجعت کی قاضی نے اپنا معتمد اس جمیلہ پاس بھیجا اور خواستگاری
کی عفیفہ نے اس پیغام کو رد کیا اور کہا کہ مجکو نکاح کی خواہش نہین ہے قاضی بے دیانت نے
بزنا دعوت کی ضعیفہ نے درجواب کہلا بھیجا کہ مین فعل شنیع سے کوسون دور ہون اور جب وہ
مستورہ قاضی القضاۃ سے ناامید ہوئی صاحب شرط پاس استغاثہ کیا اور صاحب شرط اور اسکے
درمیان مین بدستور مذکور قیل و قال اور طلب امتناع واقع ہوا۔ پھر اُسنے بصاحب سوق التجا کی
کہ امیر بازار نے بھی طمع فاسد درمیان لاکر جواب دیا پس ہرگاہ سب مخادیم سے مایوس ہوئی
التجا بجاجت حضرت داؤد لے گئی اُسکو بھی مثل یاران سابق پایا جب تحریک کسی حلقہ سے
فتح الباب نہوا اپنے حق سے درگذر کر کنج عافیت مین بیٹھی قضارا ایک دن قاضی اور وہ تینون
مفسد ایک مجلس مین جمع ہوکر کچھ کچھ آپسمین باتین کررہے تھے کہ اُس جمیلہ کا ذکر درمیان آیا
اور خویشتن داری اور اسکے استغنا سے ہمداستان ہوکر اس امر پر اتفاق کیا کہ کچھ حیلہ کرنا چاہیے
کہ اُسکی ہلاکت کو مستلزم ہووے تا ہم اُسکے دغدغہ وصال اور سودائے اتصال سے فارغ ہووین
آخر الامر اتفاق اس امر پر ہوا کہ گواہی دروغ دیوین باین تمہید کہ اسکے پاس ایک کتا ہے اور
اُسکے ساتھ مباشرت کرتی ہے اداے شہادت مین متفق الکلمہ ہوکر حضرت داؤد علیہ السلام کے
پاس گئے اور اس حدیث مکروہ کو بمبالغہ تمام معروض راے عالی کیا حضرت داؤد نے بمقتضاے
نحن نحکم بالظاہر یعنی ہم حکم کرتے ہین ساتھ ظاہر کے جس طرح حضرت موسی کی شریعت مین مقرر تھا
رجم مجرم کا حکم فرمایا اُسوقت حضرت سلیمان یہ حکم سنکر بسبب تعین نہ کرسکنے گواہی اُن لوگون کے
محکمہ سے باہر آئے اور ایک جماعت ہمسن لڑکون اور اون لوگون سے کہ انکی ملازمت مین رہتے تھے
موافقت کی اور بعد خروج مجلس پدر ایک مقام پر بیٹھے اور آدمی بھیجا تا وہ جماعت کہ اس مخدرہ کے
رجم پر مامور ہوئی تھی تنفید حکم مین توقف کرین پھر اُن لڑکون مین سے ایک کو دلکر کو بمنزلہ
اس عورت کے بناکر ایک گوشہ مین بٹھایا اور چار لڑکون کو فرمایا کہ اُسکے حال کو ظاہر کرین جیسے کہ
اُن چار دروغ گویون نے محکمہ داؤدی مین اُس عفیفہ پر گواہی دی تھی بعد اداے شہادت
اُن چار لڑکون کو جدا جدا کیا پھر ایک کو انمین سے بلایا اور پوچھا کہ اُس کتے کا رنگ کیا ہے
جواب دیا کہ سیاہ ہے اُسکو علیحدہ ایک گوشہ مین بھیجدیا پھر دوسرے کو بلایا اور اُس سے بھی
وہی سوال کیا اُسنے کہا سرخ ہے اور اسی طرح تیسرے اور چوتھے کو جدا جدا بلاکر استفسار کیا
اُنھون نے اور رنگ بتائے جب اقوال اطفال لون کلب مین مختلف پائے فرمایا کہ اے

فاسقو فاجر و تم چاہتے ہو کہ مجکو فریب دو تا حکم کرون کہ صالحہ اور مسلمہ کو سنگسار کرین پھر اُن لوگون سے کہا کہ ان جھوٹے گواہون کو مار ڈالو اُسی وقت ایک ملازمان داؤد نے صورت واقع حضرت سے جا کر عرض کیا کہ حضرت سلیمان نے اس طرح پر کیا حضرت داؤد نے باستحضار گواہان فرمان دیا اور انکو علیحدہ علیحدہ کر کرایک ایک سے جدا جدا بدون وقوف دیگر طلب تعین رنگ سگ کیا جب اقوال شہود باہم گر مخالف ہوے حکم واجب الاتباع نے نفرت نفاذ پایا کہ جزاے کردار ناپسندیدہ مفتریون کو بتقدیم پہونچادین دوسرے یہ کہ دو عورتون نے کہ ایک ایک کے پاس ایک ایک لڑکا تھا کپڑے دھونے کے واسطے ندی پر صحرا مین جا کر اور اپنے فرزندون کو ایک درخت کے سایہ مین چھوڑ دیا اور آپ شست و شو مین مصروف ہوئین انکی غفلت سے ایک لڑکے کو بھیڑیا لے گیا ان دونون ضعیفہ نے طفل باقی ماندہ مین منازعت شروع کی ایک نے کہا یہ میرا کلیجہ ہی دوسرے نے کہا یہ میری آنکھ کی پتلی ہے آخر الامر جھگڑتی ہوئی حضرت داؤد کے پاس گئین حضرت نے بمقتضاے اسکے کہ ایک متصرف تھی اور دوسری کہ مدعی تھی اور گواہ نہ رکھتی تھی حکم کیا کہ طفل بدو الیہ یعنی جسکے ہاتھ مین ہی تعلق رکھتا ہے اور وہی اسکی مالک ہی جب دونون محکمہ سے باہر آئین اور حضرت سلیمان نے انکو دیکھا پوچھا کہ پیغمبر خدا نے تمھارا مقدمہ کس طرح سے فیصل کیا ایک نے اُنہین سے حقیقت واقعی بیان کی اور دوسری نے شکایت ناانصافی ظاہر کی آپنے کہا کہ اگر تم کہو مین ازروے عدالت انفصال اس قصہ کا کرون اُنھون نے کہا اس سے کیا بہتر اُسوقت حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک چھُری طلب کی اور لڑکے کو اس عورت سے لے لیا ان عورتون نے پوچھا کہ اس کودک کو کیا کروگے جواب دیا کہ اسکے دو ٹکڑے کر کر ہر ایک کو آدھا آدھا دونگا ایک عورت اُن دونون مین سے کاٹنے پر راضی ہو لی اور دوسری رونے لگی اور کہا یہ طفل اسی کو دے دیجیے مین اس فعل پر راضی نہین اور دعوی سے درگذری حضرت سلیمان نے اس عورت کو جو رونے لگی اور کاٹنے پر راضی نہوئی لڑکا حوالہ کیا اور کہا کہ اگر اسکا ہوتا تو یہ بھی راضی چیرنے پر ہوتی جب یہ حدیث حضرت داؤد علیہ السلام سے لوگون نے کہی آپ نے کیاست اور دانش فرزند رشید پر بہت تعجب کیا تیسرے یہ کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان سیر کرتے پھرتے تھے کہ انکا گذر ایک قوم پر ہوا اُس جماعت مین ایک کودک تھا کہ اُسکو ابن الام کہکر پکارتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام نے اس قوم سے نام اصلی اُس لڑکے کا پوچھا جواب دیا کہ اسکے سوا اور کچھ اسکا نام نہین ہے حضرت سلیمان نے عرض کیا یا نبی اللہ مین اسکا حال دریافت کرون حضرت داؤد علیہ السلام نے اجازت دی جب منزل مین مراجعت کی حضرت سلیمان نے باحضار قوم حکم دیا اور بعد از تفریق یکدیگر اور تفتیش بسیار کہا کہ یہ کودک بنابر وصیت پدر

اس نام کے ساتھ موسوم ہوا جب حضرت سلیمان نے تفحص مین مبالغہ کیا تو بعضے انہین سے اس بات پر
مقر ہوے کہ جس زمانے مین کہ باپ اس لڑکے کا ضرب سے زخمی ہو کر قریب مرگ ہوا اور اسکی بی بی
حاملہ تھی اُسنے وصیت کی کہ اگر تیرے شکم سے بیٹا پیدا ہووے تو اُسکا ابن الام نام رکھنا اور
اگر بیٹی ہووے تو بنت الام کہنا حضرت داؤد علیہ السلام کو حضرت سلیمان نے کیفیت واقع سے
مطلع کیا حضرت خود متوجہ احقاق ہوے اور ظاہر ہوا کہ بطمع مال اُن لوگون نے اُسکو زخمی کیا
اور اُسکا مال و متاع لے لیا تھا آپ نے جو مال کہ اُنھون نے ترکہ مقتول سے غصب کیا تھا اور
باعث اُسکے مارنے کا بھی یہی تھا خونیون سے لیکر وارث کو دیا اور اُن بیباک اور ناپاکون کو
بقصاص پہونچایا چوتھے احکام سلیمانی مین سے کہ حضرت داود علیہ السلام نے اُسپر عمل کیا
ایک حکم تھا کہ درباب یوحنا اور ایلیا اُنسے صادر ہوا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ کہ دو شخص ہمسائگی ایک
دوسرے مین بسر کرتے تھے ایک کا یوحنا نام تھا اور دوسرے کا ایلیا ناگاہ ایک رات گوسفندان
یوحنا ایلیا کی کھیتی آکر خراب کر گئین قال اللہ تعالی و داؤد سلیمان اذ یحکمان فی الحرث اذ نفشت
فیہ غنم القوم وکنا لحکمھم شاھدین یعنی اور داؤد اور سلیمان کو ہدایت دی جسوقت کہ حکم کرتے تھے
دونون بیچ کھیتی کے جسوقت کہ چر گئین بیچ اُسکے بھیڑین ایک قوم کی اور تھے ہم واسطے حکم
اُنکے کے شاہد۔ روضۃ الصفا مین لکھا ہو کہ نفش لغت مین بمعنی چرنا کے چرواہے کے رات کو ہے
القصہ جب صبح ہوئی ایلیا یوحنا کو حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لایا اور اُسپر دعوی کیا
کہ اسکی بھیڑون نے میری کھیتی تباہ کر دی ہے کہ رات کو اسنے اپنی بھیڑین بے راعی چھوڑ دی
تھین اور تقصیر یوحنا پر ثابت ہوئی حضرت داؤد علیہ السلام نے حکم دیا کہ مبصر اور نظر انداز
کھیتی اور غنائم کی قیمت تشخیص کرین جب قیمت معین ہو چکی تو بنا بر فرمان داؤد سب زراعت پر
یوحنا کو متصرف کیا اور اغنام اُسکی عوض نقصان مین ایلیا کو دین اور متخاصمین محکمہ سے باہر
آئے حضرت سلیمان نے اُنسے پوچھا کہ تمھارا قضیہ کس طرح فیصل ہوا اُنھون نے صورت حال
بیان کی حضرت سلیمان نے کہا پیغمبر خدا نے حکم پسندیدہ فرمایا ہو لیکن اگر محکوم تم مین حکم فرماتے
تو مین ایسا حکم کرتا کہ تم دونون راضی ہوتے یہ سخن کسی نے حضرت داؤد سے جا کر عرض کیا
حضرت نے فرزند ارجمند کو طلب فرمایا اور صورت واقعہ استفسار کی حضرت سلیمان نے بنا بر
آداب جواب سے انکار کیا اور بعد الحاح و مبالغہ کہا کہ اغنام صاحب حرث کو دیا چاہیے تا
انکے بچون سے منتفع ہووے اور کھیتی بصاحب اغنام تسلیم کرنی چاہیے تا جیسے پہلے تھی کر دیوے
پھر ایلیا اپنی کھیتی لے لیوے اور یوحنا اپنی اغنام پر متصرف ہووے حضرت داؤد علیہ السلام
اس حکم سے بہت خوش ہوے اور کہا لا ینزع اللہ عقلک یا بنی خرادک فہما یعنی نہ کھینچے اللہ

عقل تیری اے چھوٹے فرزند میرے اور زیادہ کرے تجکو فہم۔ اور دونون مدعی اور مدعا علیہ نے
راضی اور شاکر مراجعت کی اور باستصواب حضرت سلیمان اور باسترضائے حضرت داؤد پر عمل کیا اور
معالم اور مدارک مین لکھا ہی کہ حضرت سلیمان اُسوقت تیرہ برس کے تھے اور انوار التنزیل مین ہے کہ
گیارہ برس کے تھے اور حقیقت یہ ہی کہ اُس زمانے مین حکم اسی طرح پر تھا جس طرح حضرت داؤد سے
واقع ہوا تھا خداتعالی نے حضرت سلیمان کو الہام فرمایا کہ حکم سابق بحکم لاحق منسوخ چنانچہ تفسیر
کواشی مین بھی لکھا ہی باوجودیکہ جواب دونون کا از روے اجتہاد کے تھا لیکن حضرت سلیمان کا اجتہاد
باصواب تر تھا کہ مدارک اور انوار التنزیل ور معالم مین بھی دونون قول بیان کیے ہین اور تفسیر
مواہب علیہ مین ور ذیل آیہ وورث سلیمان داؤد لکھا ہی کہ حضرت داؤدؑ کے انیس بیٹے تھے
ہر ایک ملک کا دعوی کرتا تھا حق تعالی نے ایک نامہ مہری آسمان پر سے بھیجا کہ اسمین
چند مسئلے تھے اور فرمایا کہ جو کوئی تیری اولاد مین سے ان مسائل کے جواب دیوے بعد
تیرے وارث ملک ہووے حضرت داؤد نے اپنے سب فرزندون کو جمع کیا اور تمام علما اور
اشراف کو حاضر کیا اور وہ مسائل سب فرزندون سے پوچھے یعنی فرمایا کہ کہو۔ نزدیک ترین چیز
کون سی چیز ہی اور دور ترین اشیا کیا ہی اور وہ کون سی چیز ہی کہ اسکے ساتھ انس اور
الفت زیادہ ہی اور وہ کیا ہی کہ جس سے وحشت بے اندازہ ہی اور کونسی دو چیزین قائم ہین
اور کونسی دو مختلف ہین اور کونسی دو دشمن ہین اور وہ کونسا امر ہی کہ عاقبت اسکی نکوہیدہ ہی
اور کونسا کام ہی کہ عاقبت اسکی ستودہ ہی۔ حضرت داؤد کی اولاد جواب سے عاجز آئی حضرت
سلیمان نے کہا اگر اجازت ہووے تو مین جواب دون حضرت داؤد نے اجازت دی حضرت
سلیمان نے کہا نزدیک چیز آدمی آخرت ہی اور دور ترین اشیا جو کچھ گذرتی ہی دنیا ہی بمصداق
ما اقرب ما ات وما ابعد ما فات یعنی کیا نزدیک تر ہی وہ چیز کہ آنے والی ہے اور کیا دور تر ہی
وہ چیز کہ جاتی ہے اور فوت ہوتی ہے اور وہ چیز کہ جسکے ساتھ انس اور الفت زیادہ ہی بدن
انسان ہی یا روح اور وہ چیز کہ جس سے وحشت افزون تر ہی۔ بدن ہی کہ خالی ہووے
روح سے اور دو قائم زمین و آسمان ہین اور دو مختلف رات اور دن ہین اور دو دشمن موت و حیات
ہین اور وہ امر کہ آخر اسکا نکوہیدہ ہی۔ تیزی اور شتابی ہے در وقت مصیبت اور وہ کام کہ
آخر اسکا ستودہ ہی حلم یعنی بردباری ہی در وقت غضب۔ چونکہ حضرت سلیمان کے جواب نامہ نامی
کے موافق تھے اکابر بنی اسرائیل نے حضرت سلیمان کے فضل اور کمال پر اقرار کیا اور حضرت
داؤد علیہ السلام نے تمام ملک حضرت سلیمان کے حوالہ کیا اور دوسرے دن حضرت داؤد نے
وفات پائی اور حضرت سلیمان تخت پر بیٹھے اور ایک روایت سی اسطرح پر ہی کہ جب حضرت

داؤد کی عمر آخر ہوئی تو حضرت جبرئیل ایک صندوق حضرت داؤد کے سامنے لائے اور کہا جو کوئی تیرے فرزندون مین سے بتاوے کہ اس صندوق مین کیا ہی اُسکو اپنا خلیفہ کر حضرت داؤدؑ علیہ السلام نے بنی اسرائیل اور فرزندون کو جمع کیا اور کہا کہ اس صندوق مین کیا ہی کسی نے کچھ جواب نہ دیا حضرت سلیمان نے کہا اگر اجازت ہو تو مین بتادون حضرت نے کہا کہو حضرت سلیمان نے بالہام زبانی بیان کیا کہ اس صندوق مین ایک انگشتری ہے اور ایک تازیانہ ہی اور ایک نامہ جب اُس صندوق کا قفل کھولا جو چیزین حضرت سلیمان نے بتائی تھین نکلین اُسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ انگوٹھی بہشت سے لائے ہین جو کوئی اسکو اپنے ہاتھ مین پہنے جو کچھ اُسکو چاہیے بقدرت الٰہی حاصل ہووے اور یہ تازیانہ دوزخ سے لائے ہین جو کوئی اس صاحب تازیانہ کا مطیع اور فرمانبردار نہووے اُسکو یہ تازیانہ خود بخود بے آنکہ صاحب اُسکا حرکت کرے عذاب کرنے لگے اور اس نامہ مین پانچ مسئلہ ہین اپنے فرزندون سے جواب پوچھا چاہیے پس فرزندون مین سے کسی نے سوائے حضرت سلیمان کے جواب نہ دیا حضرت داؤد نے حضرت سلیمان کو اپنا ولیعہد کیا اور وہ انگشتری حضرت سلیمان کے ہاتھ مین دی اور تخت پر بٹھایا اور وہ تازیانہ آنکے سامنے رکھا پھر چاہا کہ صومعہ مین جاکر عبادت کرون جب قدم صومعہ کے دروازے پر رکھا ملک الموت پہونچا اور کہا تمھاری روح قبض کرنے کو آیا ہون اُنھون نے کہا اتنی مہلت دے کہ دو رکعت نماز ادا کرلون کہا حکم نہین ہی پس آستانہ صومعہ پر حضرت داؤد علیہ السلام کی جان ملک الموت نے قبض کی اور حضرت سلیمان تجہیز و تکفین مین مشغول ہوے وہب بن منبہ کہتا ہی کہ اُسدن نہایت گرمی اور شدت سے حرارت تھی جب حضرت کا جنازہ اُٹھایا تو آدمیون نے شدت حرارت ہوا سے شکایت کی حضرت سلیمان نے طیور کو فرمایا کہ اپنے پرونکو اسطرح سے ملالین کہ ہوا کو مجال مداخلت نہ رہے اس صورت سے سایہ تو ہوا لیکن ہوا رک گئی جب خلقت اس سے بھی تنگ آئی پھر سلیمان نے فرمایا کہ مرغون نے جانب آفتاب کو پر حال خود چھوڑ کر اور طرف بر کشادہ کیے کہ ہوا اُدھر سے خلائق پر چلنے لگی اور کہتے ہین کہ اُس روز چالیس ہزار نفر رہبانون سے تابوت حضرت داؤد کو مشایعت کی و عدد عوام بغیر از خالق الانعام کوئی نہین جانتا ہے اور عمر شریف انکی بروایت صاحب معارف ایکسو بیس برس اور ایک روایت سے سو برس کی تھی اور بستان فقیہ مین لکھا ہی کہ عمر حضرت داؤد کی ایک سو ستر برس کی تھی اور قبر متبرکہ بیت المقدس مین ہی باب سولھوان قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت لقمان اور ذکر شمہ احوال کہ بعد حضرت سلیمان کے اعدائے بنی اسرائیل کی طرف توجہ کی اور خرابی بیت المقدس اور آنا بخت نصر کا باشہر روایات بہ بیت المقدس اور ذکر حضرت عزیز علیہ السلام مین اور اس باب مین سات فصل ہین فصل پہلی ذکر سلطنت اور رسالت

اور بعضے معجزوں حضرت سلیمان علیہ السلام میں قال اللہ تعالیٰ وورث سلیمان داؤد وقال یا ایہا الناس علمنا منطق الطیر واوتینا من کل شیء ان ھذا لھو الفضل المبین وحشر لسلیمن جنودہ من الجن والانس والطیر فہم یوزعون اور وارث یعنی اور قائم مقام ہوا سلیمان داؤد کا اور کہا اے لوگو سکھایا گیا ہون مین بولی جانورون کی اور دیے گئے ہین ہم ہر چیز سے تحقیق یہ البتہ وہ ہی بزرگی ظاہر اور اکٹھا کیے واسطے سلیمان کے لشکر اسکے جنون سے اور آدمیون سے اور جانورون سے پس وہ مثل بمثل کھڑے کیے جاتے ہین۔ روایت کرتے ہین کہ جب حضرت سلیمان تخت سلطنت پر بیٹھے اور وہ انگوٹھی پہنی فی الفور تمام جانور صحرائی اور کوہی آگے آنکر کھڑے ہوے اور آدمی اور پریان اور دیو مسخر ہوے اور تمام روے زمین اور جو کچھ اسپر ہی مطیع اور تابعدار بنے امر ہوا بھی انکے تحت فرمان ہوئی اور جس زمین پر کہ پہونچتے تھے زمین آواز دیتی تھی کہ یہان مجھ مین خزانہ پوشیدہ ہے اور قبول کر اور جس دریا پر گذرتے تھے دریا آواز دیتا تھا کہ میرے پاس موتی اور جواہر ہے نکال پس دیوون کو حکم کرتے تھے کہ خزانہ زیر زمین سے اور موتی اور جواہر قعر دریا سے نکالتے غرض کہ بادشاہی تمام عالم کی حضرت سلیمان پر مسلم ہوئی تھی۔ مواہب علیہ مین لکھا ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان کو سب جانورون کی زبان سکھائی تھی جو جانور کہ گفتار کرتا تھا حضرت سب سمجھتے تھے ایکدن ایک بلبل کو دیکھا شاخ درخت پر بیٹھے ہوے کہ سر اور دم ہلاتا ہی اور آواز کرتا ہی آپنے اصحاب کو کہا جانتے ہو کہ یہ جانور کیا کہتا ہی سب نے کہا خدا تعالیٰ اور اسکا رسول خوب جانتا ہی کہا کہ یہ کہتا ہی کہ آج مین نے آدھا خرما کھایا ہی اندیشہ بازپرس روز رستخیز سے ہلاک ہون خاک اوپر سر دنیا کے کہتے ہین کہ کہنا اسکا از روے خوشحالی اور فارغ البالی کے تھا اور مدارک اور مواہب علیہ مین سورۂ عنکبوت مین در ذیل آیہ وکاین من دابۃ لا تحمل رزقہا یعنی اور کتنے چلنے والے ہین زمین مین کہ نہین اٹھاتے پھرتے رزق اپنا لکھا ہی کہ کوئی حیوان ذخیرہ قوت نہین کرتا مگر آدمی اور چوہا اور چیونٹیان۔ اور مواہب علیہ مین لکھا ہی کہ عقق بھی ذخیرہ کرتا ہی لیکن بھول جاتا ہی اور کشاف مین لکھا ہی کوئی شخص سلف کے لوگون مین سے نقل کرتا ہی کہ مین نے ایک بلبل کو دیکھا کہ اپنی خوراک اپنے پرون کے نیچے پوشیدہ کرتا تھا القصہ بہت جانور ہین وحوش اور طیور اور سباع اور ہوام اور حیوانات آبی کہ ذخیرہ نہین کرتے ہین اور حامل رزق نہین ہوتے اور مواہب علیہ مین لکھا ہی آیہ ان الانسان خلق ھلوعا یعنی بدرستیکہ انسان پیدا ہوا ہی ہلوع یعنی حریص مال فانی پر اور بخیل ادائے حقوق ربانی سے۔ لباب مین مقاتل سے نقل ہی کہ ہلوع ایک جانور چوپایہ ہی پیچھے کوہ قاف کے کہ ہر روز سات جنگلون کی گھانس چرتا ہی یعنی تمام خس وخاشاک سات جنگلون کا کھاجاتا ہی اور سات دریاؤن کا پانی پیتا ہی اور گرمی اور جاڑے مین

صبر نہین کرتا اور ہر شب اُسکو یہ اندیشہ ہوتا ہو کہ کل کیا کھاؤنگا پس حقتعالی نے بے صبری اور اندیشہ روزی مین آدمی کو اس جانور کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور تفسیر مدارک التنزیل اور تفسیر مواہب علیہ مین سورۂ نمل مین لکھا ہو کہ فاختہ نے آواز کی حضرت سلیمان نے کہا کہ یہ کہتی ہو لیت الخلق لم یخلقوا یعنی کاشکے یہ خلائق پیدا نہوتی۔ اور انھین کتابون مین یہ منقول ہو کہ ورشان کہتا ہے لدوا للموت وابنوا للخراب یعنی پیدا ہوے واسطے مرنے کے اور بناکرو واسطے خراب کرنے کے اور طاؤس کہتا ہو کما تدین تدان یعنی جو کچھ کریگا تو جزا اُسکی پاویگا اور سنگ خوارہ کہتا ہو من سکت سلم یعنی جو کوئی چپ رہے سلامت رہے اور کرگس کہتا ہو یا بن آدم عش ما شیئت آخرک الموت یعنی اے بیٹے آدم کے زندگانی کر جتنا کہ چاہے تو آخر تجکو موت ہو اور عقاب کہتا ہو فی البعد من الناس انس یعنی بیچ دور ہونے کے آدمیون سے راحت ہو اور مینڈک کہتا ہو سبحان ربی القدوس یعنی پاک ہو رب میرا قدوس۔ اور معالم مین لکھا ہو کہ مینڈک کی مادہ کہتی ہے سبحان المذکور بکل لسان یعنی پاک ہو ذکر کیا جاتا ہو ساتھ ہر زبان کے اور ہدہد کہتا ہو من لا یرحم لا یرحم یعنی جو شخص کہ رحم نہ کریگا اُسپر رحم نہ کیا جاویگا۔ اور بروایت مدارک ہدہد کہتا ہو استغفر اللہ یا مذنبون یعنی طلب مغفرت کی کرتا ہون مین اے گنہگارو۔ اور معالم مین اس قول صرد کے ساتھ نسبت کیا ہو اور خطاف یعنی فراستک کہتا ہو قدموا خیرا تجدوہ یعنی کرو تم نیکی پاؤگے تم اُسکو اور قمری کہتی ہے سبحان ربی الاعلی یعنی پاک ہو رب میرا کہ بلند اور برتر ہو اور طوطی کہتی ہے کل حی میت وکل جدید بال یعنی ہر زندہ مرنیوالا ہو اور ہر نیا پرانا ہونیوالا ہو اور ببغا کہتا ہو ویل من الدنیا ھمہ یعنی وائے اُس شخص کو کہ مطلوب اُسکا دنیا ہووے۔ اور بحسب ظاہر طوطی اور ببغا ایک جانور ہو اور کبوتر کہتا ہو سبحان ربی الاعلی ملاء سمائہ وارضہ یعنی پاک ہو رب میرا کہ بلند اور برتر ہو پُر کیے آسمان اپنے اور زمینین اپنی اور باز کہتا ہو سبحان ربی العظیم وبحمدہ یعنی پاک ہو رب میرا کہ بزرگ ہو اور پاک ہو وہ ساتھ ستایش اپنی کے اور حدای کہتا ہو کل شئی ھالک الا وجہہ یعنی ہر شی فنا ہونیوالی ہو مگر خداتعالی کہ پاینده اور باقی رہیگا اور ہزار داستان کہتا ہو سبحان اللہ الخلاق الدائم یعنی پاک ہو اللہ کہ پیدا کرنیوالا اور ہمیشہ رہنیوالا ہو اور کوا لعنت اور دعاے بد کرتا ہو اور ظالمون کے۔ تفسیر وسیط مین باسناد صحیح عبداللہ بن عمر سے نقل ہو کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مرغ فریاد کرنے مین کیا کہتا ہو فرمایا یہ کہتا ہے اذکروا اللہ ایہا الغفلون یعنی یاد کرو خدا کو اے غافلو۔ اور وسیط مین ابن عباس نقل کرتا ہے چکاوک کہتا ہو بارخدایا لعنت کر اوپر دشمن محمد اور اوپر دشمن آل محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو

اور ساری کہتا ہو اللھم انی اسئلک قوت یوم بیوم یا رزاق یعنی اے بارخدایا روز بروز تجھسے قوت چاہتا ہون اے رزق دینے والے اور تیتر کہتا ہو الرحمن علے العرش استوے یعنی رحمن اوپر عرش کے قرار پکڑا اُسنے القصہ جاننا زبانون جانورون کا حضرت سلیمانؑ کا معجزہ تھا روایت کرتے ہین کہ ہوا کو بھی خداے تعالی نے حضرت سلیمانؑ کے حکم مین کردیا تھا اور جو دیو کہ کام کرنے والے تھے اُنکو حکم کرتے تھے اور اُنسے کام لیتے تھے اور جو کہ متمرد اور سرکش تھے اُنکو قید کردیا تھا کہ آدمیون کو ضرر نہ پہونچا سکتے تھے اور مواہب علیہ مین سورۂ سبا مین آیہ واسلنا لہ عین القطر ومن الجن من یعمل بین یدیہ باذن ربہ ومن یزغ منہم عن امرنا نذقہ من عذاب السعیر؁ یعملون لہ مایشاء من محاریب وتماثیل وجفان کالجواب وقدور راسیات؁ یعنی اور بہاری کیا ہمنے واسطے اُسکے چشمہ گلے ہوے تانبے کا اور جنون مین سے ایک لوگ تھے کہ خدمت کرتے تھے آگے اُسکے ساتھ حکم رب اُسکے کے اور جو کوئی کجی کرے اُنمین سے حکم ہمارے سے چکھاوینگے ہم اُسکو عذاب دوزخ کے سے بناتے تھے واسطے اُسکے جو کچھ چاہتا تھا قلعون سے اور ہتھیارون سے اور تصویرین اور لگن مانند تالابون کے اور دیگین ایک جگہ دھری رہنے والی۔ لکھا ہو کہ یمن مین صفا کے نزدیک گلے ہوے تانبے کا چشمہ کان سے حضرت سلیمان کے واسطے ظاہر ہوتا تھا اور ہر مہینے مین تین دن بقدرت حضرت باری جاری رہتا تھا جو کچھ اُس سے چاہتے تھے بنا لیتے تھے اور کہتے ہین ایک فرشتہ آتشی تازیانہ ہاتھ مین لیے ہوے دیوون پر موکل تھا کہ جو کوئی فرمان حضرت سلیمانؑ سے سرتابی کرتا تھا وہ فرشتہ اُسے سزا دیتا تھا اور حضرت سلیمان کے واسطے دیوون نے بنائین اور منزلین اور بڑے بڑے قلعہ اور عمارتین بلند اور محکم بنائی تھین اور فرشتون کی اور نبیون کی صورتین عبادت کرتے ہوے کہ زمانہ سابق مین ہو چکے تھے بنائی تھین تا آدمی اُنکو دیکھکر جس طرح سے کہ اُنھون نے عبادت کی تھی یہ بھی پرستش الہی کرین اور اُس زمانے مین واسطے تقلید کے صورتین بنانی مباح تھین۔ تفسیر عین المعانی مین لکھا ہو کہ پیکر لوہے کی آدمیون کی شکل بناتے تھے اور جب دشمنون کے ساتھ لڑتے تھے اللہ تعالی انکے قالبون مین روح پھونک دیتا تھا تا وقت جنگ قوی اور مستحکم رہین۔ تفسیر مدارک اور معالم التنزیل مین سورہ نمل مین لکھا ہو کہ ہزار گھر شیشہ کے بنائے تھے کہ تین سو عورتین نکاحیان اور سات سو حرمین حضرت سلیمان علیہ السلام کی اُن مکانون مین رہتی تھین اور مفسرون نے نقل کیا ہو کہ ہر شب حضرت سلیمانؑ سب کے گھرون مین جاتے تھے اور تمام بیبیون اور حرمون کے ساتھ سوتے تھے یہ اعجاز اُنکا ظاہر تھا اور مواہب علیہ مین سورۂ ص مین لکھا ہو کہ حضرت سلیمانؑ ساتھ کفار دمشق

اور نصیبین کے لڑے اور ہزار گھوڑے اُنسے لیے اور بعضے کہتے ہین حضرت داؤد علیہ السّلام نے
عمالقہ کے ساتھ لڑکر ہزار گھوڑے لیے تھے اور میراث مین حضرت سلیمان کو پہونچے تھے اور معالم مین
رازی کہتا ہو کہ بعضون نے نقل کی ہے کہ وہ گھوڑے دریائی تھے پردار کہ دیو دریا مین سے
حضرت سلیمان کے واسطے اُٹھالائے تھے اور معالم التنزیل مین ابراہیم تیمی سے مروی ہے
کہ وہ بیس گھوڑے تھے اور عکرمہ سے روایت ہو کہ بیس ہزار تھے بہر تقدیر آخر روز حضرت
سلیمان نے چاہا کہ انکا تماشا کرین بعد نماز عصر اُنکے نظارہ مین مصروف ہوے کہ اخیر دن مین
کہ ایک ورد پڑھا کرتے تھے وہ فوت ہو گیا اور مدارک مین لکھا ہو کہ بعضے کہتے ہین کہ بسبب اُس
تماسے کے عصر کی نماز قضا ہو گئی اور آفتاب غروب ہو گیا اور وہ نماز انپر فرض تھی حضرت سلیمان نے
باذن خدا تعالیٰ فرشتون کو کہ آفتاب پر موکل تھے کہا کہ آفتاب کو میرے واسطے پھیر دو
فرشتون نے پھیر دیا کہ حضرت سلیمان نے نماز عصر مع ورد کے ادا کی اور گھوڑون کو قربانی کر دیا
کہ اُس زمانے مین گھوڑے حلال تھے اور بے شبہہ انکو راہ خدا مین قربانی کرتے تھے چنانچہ خدا تعالیٰ
فرماتا ہو آیہ ووھبنا لداؤد سلیمن نعم العبد انہ اواب اذ عرض علیہ بالعشی الصفنت الجیاد
فقال انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی حتی توارت بالحجاب ردوھا علی فطفق مسحا بالسوق
والاعناق ۞ اور دیا ہمنے داؤد کو سلیمان بہت اچھا بندہ تھا تحقیق وہ رجوع کرنے والا تھا
جسوقت کہ روبرو لائے گئے اوپر اُسکے تیسرے پہر گھوڑے ایک پاؤن اُٹھانے والے
بہت خاصے پس کہا سلیمان نے تحقیق مین نے دوست رکھا محبت مال کو یاد پروردگار اپنے
کے سے یہانتک کہ جب چھپا سورج پردے مین پھیر لاؤ انکو اوپر میرے پس شروع کیا ہاتھ
پھیرنا پاؤن پر اور گردنون پر اور معالم مین لکھا ہو کہ بعد قربانی کے سو گھوڑے باقی رہے
کہ اب جو آدمیون کے پاس گھوڑے ہین اُنھین کی نسل مین سے ہین اور حضرت امام حسن
علیہ السلام سے روایت ہو کہ اُن گھوڑون کے بدلے اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حضرت سلیمان کے
حکم مین کر دیا اور تفسیر کشاف اور مدارک التنزیل اور مواہب علیہ مین سورۂ نمل مین لکھا ہو
کہ لشکرگاہ حضرت سلیمان سو فرسخ سے سو فرسخ تھا اُسمین سے پچیس فرسخ مین آدمیون کا لشکر
اور پچیس فرسخ مین جنون کا لشکر اور پچیس فرسخ مین جانوران پرندا ور پچیس فرسخ مین جانوران
وحوش اور درندا اور باوجود اِس کثرت کے ضبط اور ربط اس مرتبہ پر تھا کہ کوئی لشکریون مین سے
اپنے مقام مقرر سے آگے پیچھے اور اجل بچل نہین ہو سکتا تھا اور حضرت سلیمان کے واسطے ایک
بچھونا ابریشم کا بنا ہوا ایک فرسخ سے ایک فرسخ تک بچھا رہتا تھا اور تخت سلیمانی بیچ مین اُس
بساط کے نصب کرتے تھے اور ایسا تخت کسی بادشاہ کا نہ تھا اور وہ تخت چاندی اور سونے کا تھا

اور نیچے اُس تخت کے دو شیر بنائے تھے اور اوپر تخت کے دو کرگس جب حضرت سلیمان چاہتے تھے
کہ تخت پر آویں وہ دونون شیر اپنے بازو بلند کر کر حضرت سلیمانؑ کے آگے بمنزلہ زینے کے
رکھ دیتے تھے کہ اُنپر پانوٗن رکھکر اوپر چڑھ جاتے تھے اور جب اُس تخت پر بیٹھتے تھے وہ کرگس
اپنے پرون کا سایہ حضرت سلیمانؑ پر کرتے تھے اور باب پانچوین ذخیرۃ الملوک مین لکھا ہے
کہ دیوون نے حضرت سلیمانؑ کے واسطے ایک میدان مین فرش چاندی کا کیا کہ عرض اور
طول اُسکا ایک فرسنگ تھا اور ایک سونے کا تخت اُس میدان مین رکھا اور داہنی طرف
اُسکے چھ ہزار کرسیان سونے کی اور بائین طرف اُسکے چھ ہزار کرسیان چاندی کی اور برابر
اُسکے چھ ہزار محرابین بنائی تھین جب حضرت سلیمانؑ علیہ السلام اُس تخت پر بیٹھتے تھے پیغمبر زادے
کرسیہاے زرین پر بیٹھتے تھے اور علما چاندی کی کرسیون پر اور عباد بنی اسرائیل اُن محرابون
مین نماز مین کھڑے ہوتے تھے اور تفسیر مواہب علیہ مین ایک جاے پر لکھا ہے کہ حضرت
سلیمانؑ کے تخت کے داہنی طرف دو لاکھ کرسیان ہوتی تھین کہ علما اور اکابر آدمیون کے
اُنپر بیٹھتے تھے اور بائین طرف دو لاکھ کرسیان کہ اُنپر اشراف جن ہوتے تھے اور داہنی طرف
حضرت سلیمانؑ کے پانچ کم چالیس منبر رکھتے تھے کہ آدمیون کے احبار اُنپر بیٹھتے تھے اور بائین
طرف بھی اتنے ہی منبر ہوتے تھے کہ اُنپر جنون کے احبار قرار پکڑتے تھے اور احبار کلام
کرتے تھے اور جن اور انس کرسیون پر بیٹھے ہوے سنتے تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام
تخت پر ہوتے تھے اور معالم مین لکھا ہے کہ وہ بساط سونے اور ریشم سے بنا ہوا تھا اور
اُسکے درمیان مین ایک سونے کا منبر رکھتے تھے کہ اُسپر حضرت سلیمانؑ بیٹھتے تھے اور گرد
اُسکے تین ہزار کرسیان سونے اور چاندی کی ہوتی تھین اور تفسیر مدارک مین لکھا ہے کہ گرد
تخت کے تین لاکھ تین سو کرسیان چاندی اور سونے کی رکھتے تھے کہ انبیا کرسیہاے زرین پر
بیٹھتے تھے اور علما کرسی ہاے نقرہ پر اور گرد اُنکے اور آدمی اور گرد آدمیون کے جن اور
جانور سر کے اوپر سے پر ملا کر سایہ کرتے تھے کہ تابش آفتاب کی کسی پر نہ پڑتی تھی اور
بعض مفسر اس طرح نقل کرتے ہین کہ دیوون نے بفرمان حضرت سلیمان علیہ السلام ایک
میدان مین ایک کوشک یعنی محل بنایا تھا چار فرسنگ سے چار فرسنگ مین اور درمیان مین
ایک تخت رکھا تھا ایک فرسنگ سے ایک فرسنگ مین ہاتھی دانت کا مرصع بہ لعل و فیروزہ
اور مروارید اور چارون کونون اُس میدان مین چار درخت عظیم الشان نصب کیے تھے
کہ ٹہنیان اُن درختون کی مونگے کی تھین اور شاخین اُنکی یاقوت سُرخ سے اور پتے اُنکے
زمرد سبز کے اور ہر درخت پر ایک طاؤس اور ایک کرگس سونے کے بنائے تھے اور درمیان مین

وہ درخت خالی تھے اور مشک اور زعفران اور عنبر اُنمین بھرا ہوا تھا اور گرداگرد چارون طرف سندس کے تختے باندھتے تھے اور خوشہاے انگور لعل اور یاقوت سے بناکر اُن درختون مین لٹکا دیے تھے اور نزدیک ہر پایۂ تخت کے دست راست ہزار کرسیان رکھین کہ اُنپر علماے بنی اسرائیل بیٹھتے تھے اور بدست چپ ہزار کرسیان چاندی کی کہ اُنپر بزرگان پریان اور پس پشت عالمون کے غلمان کھڑے رہتے تھے اور پس پشت بزرگان پریون کے دیو اور ہر دو جانب تخت کے دو شیر بنائے تھے اور درمیان تخت کے ایک یاقوت کا عمود نصب کیا تھا اور اُس عمود پر ایک کبوتر زرین بٹھایا تھا غرض کہ دیوون نے یہ تخت بشکل طلسم بنایا تھا جب حضرت سلیمان علیہ السلام تخت پر پاؤن دھرتے تو یہ تخت حرکت مین آتا اور گردش کرتا اور طاؤس اور کرگس اپنے پر کھولتے اور اُنکے پیٹ مین سے مشک اور عنبر جھڑتا اور کبوتر عمود پر سے اترتا اور توریت حضرت سلیمان علیہ السلام کی ران پر ہوتی تھی اور حضرت سلیمان برسر تخت توریت پڑھتے اور درمیان آدمیون کے حکومت کرتے اور کرگس تخت کے اوپر سے اُڑتے اور تاج حضرت سلیمان کے سر پر رکھتے اور تمام جانور گروہ گروہ اور خیل خیل آن کر ہوا مین اپنے پر سے پر جوڑ کر بالاے تخت سایہ افگن ہوتے اُسوقت حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم کیا کہ میرے واسطے ایک بساط یعنی بچھونا تیار کرو چنانچہ دیوون نے ایک بساط زربفت بنایا ایک فرسنگ ایک فرسنگ مین مرصع بزر و جواہر پھر حضرت سلیمان علیہ السلام ہوا کو فرماتے کہ وہ اُس بساط کو مع حاضرین اُٹھاتی اور ایک مہینے کی راہ پر ایک دن مین لیجاتی اور پھر لے آتی چنانچہ جو مخلوق اُسپر ہوتی اُنکو مطلق خبر نہوتی قال اللہ تعالیٰ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّھَا شَھْرٌ وَّرَوَاحُھَا شَھْرٌ یعنی واسطے سلیمان کے مسخر کیا باد کو صبح کی سیر اُسکی ایک مہینہ تھا اور شام کی سیر اُسکی ایک مہینہ۔ یعنی لے جاتی تھی ہوا حضرت سلیمان کو صبح کو ایک شہر مین اور شام کو ایک شہر مین اور اُس بساط پر ہزار محرابین راست بنائی تھین کہ عابد وہان نماز گزارتے تھے اور ہوا اُس بساط کو کہ اُسپر تخت رکھتے تھے اُٹھاکر ایک مہینے کے راستے پر اول روز اور ایک مہینے کی راہ پر آخر روز لیجاتی تھی کہ صبح کو کسی شہرون مین اور شام کو کسی شہرون مین اور کوئی کسی چیز کے ساتھ اپنی زبان کو مطلق گویا نہ کرتا تھا مگر ہوا کہ جس سخن کو اُسکے کان مین ڈالتے تھے اور مواہب علیہ مین درذیل آیہ آیتہ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَةً تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا یعنی اور واسطے سلیمان کے ہواے عاصف کو مسخر کیا جاری ہوتی تھی ساتھ حکم اُسکے کے طرف اُس زمین کے کہ برکت دی ہمنے بیچ اُسکے۔ لکھا ہو کہ تلخیص مین لایا ہو کہ شام مین تدمر نام ایک شہر تھا کہ دیوون نے حضرت سلیمان کے واسطے بنایا تھا صبح کو وہان سے

باہر آتے اور پھر مغرب کے وقت ہوا انکو وہین لیجاتی اور مدارک اور مختار القصص مین لکھا ہے
کہ صبح تدمر سے باہر آتے اور اصطخر فارس مین قیلولہ کرتے اور شام کو کابل مین جاتے اور
دوسرے دن کابل سے بابل مین آتے اور پھر دن چڑھے اصطخر مین ہوتے اور شام کو پھر
تدمر مین آتے تھے اور روایت کرتے ہین کہ طعام چاشت شہر ری مین کھاتے تھے اور
اور طعام شام سمرقند مین اور معالم مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان کا ایک مرکب تھا لکڑی کا
کہ ہزار رکن رکھتا تھا اور ہر رکن مین ہزار خانے تھے کہ سواری کرتے تھے اُنپر جن وانس
حضرت سلیمان کے ساتھ اور ہر رکن کے نیچے ہزار شیطان کہ اُسکو بلند کرتے اور ہوا اُسکو
روان کرتی تھی ایک دن صبح کو عراق سے چلے شہر مرو مین قیلولہ کیا اور شہر بلخ مین نماز
عصر ادا کی بعد اُسکے بلاد ترک مین پہونچے تا آنکہ سرزمین چین مین اُترے پھر صبح کو ساحل
بحر پر روان ہوے اور زمین قندھار پر گزار ہوا وہان سے براہ مکران اور کرمان فارس
کی طرف متوجہ ہوے وہان اترکر چند روز رہے پھر اول روز وہان سے چلے اور قیلولہ
شہر کسکر مین کیا آخر روز شام مین پہونچکر تدمر مین کہ مستقر تھا مقام کیا تفسیر مدارک التنزیل
وغیرہ مین سورۂ سبا مین تفسیر آیۂ وجفان کالجواب وقدور راسیات ؕ یعنی اور لگن
مانند تالابون کے اور دیگین ایک جگہ دھری رہنے والی مین لکھا ہے کہ دیوون نے حضرت
سلیمان علیہ السلام کے لشکر کے واسطے کا نسہ چوبین وغیرہ بڑے بڑے مانند حوض بنائے تھے
کہ ایک کانسے مین ہزار آدمی کھانا کھاتے تھے اور بڑی بڑی دیگین بنائی تھین کہ اُنمین
منون کھانا پکتا تھا اور چند اُنمین کی ابتک ولایت یمن یا شام مین پتھر کی ترشی ہوئی
موجود ہین۔ قصص مین لکھا ہے کہ دس باورچی ایک دیگ مین کھانا پکاتے تھے اور
دیوون کو حکم ہوتا تھا کہ اُن کاسون مین نکال کر لوگون کو کھلاتے تھے اور طریق پخت
طعام یہ تھا کہ ابر کو فرماتے تھے کہ اُن دیگون کو پانی سے بھر دیتا تھا اور کئی ہزار اونٹ
اور کئی ہزار گوسفند اُن دیگون مین پکاتے تھے اور باد سموم کو کہتے تھے کہ کئی ہزار
خروار نان ہوا مین مہیا کرتی تھی اور ذخیرۃ الملوک کے پانچوین باب مین لکھا ہے کہ حدیث
مین آیا ہے کہ دیوون نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے باورچیخانے کے واسطے پتھر کی
دیگین تراشی تھین کہ ہر دیگ مین دس اونٹ اُتر جاتے تھے اور ہر روز ہزار دیگین
باورچیخانے مین پکتی تھین اور خلق خدا کو کھلائی جاتی تھین۔ روایت کرتے ہین کہ اسی
خروار ین نمک کی حضرت سلیمان علیہ السلام کے باورچیخانے مین خرچ ہوتی تھین لیکن حضرت
سلیمان اِس کھانے مین سے کچھ نہ کھاتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور زنبیل بنتے تھے اور

جب رات ہوتی تھی تو اُس زنبیل کو بیچتے تھے اور اُسکی قیمت سے دو روٹیان جَو کی خریدتے
اور کنبل اوڑھکر گورستان کی طرف روانہ ہوتے تھے جو کوئی مسکین پاتے اُسکے ساتھ اُن
جَو کی روٹیون سے افطار کرتے تھے اور یہ سب بسبب خوف حساب یوم الحساب تھا اور روایت
کرتے ہین کہ ہر روز لاکھ مرغ انکے باورچیخانے مین ذبح کرتے تھے اور حضرت جبرئیل نے
انکو زنبیل بافی سکھائی تھی ہر روز اُن پریون مین سے ایک زنبیل بنتے تھے اور اُسکو
بیچ کر جو لیتے اور اُن جو کو ہاتھ سے پیسنے اور آپ دو روٹیان پکاتے اور بیت المقدس مین جا کر
ہر شب روزہ افطار کرتے اور اُن دو روٹیون مین سے ایک روٹی فقیرون کو کھلاتے اور
ایک آپ کھاتے اور اُسوقت ہاتھ اُٹھاتے اور کہتے ملکا درویش ہون مین اور درویشون کے
ساتھ بیٹھتا ہون مین اے میرے رب مجکو بخش اور مجپر رحمت فرما کہ شکر اس نعمت کا کہ فقیرون کے
ساتھ فقیر ہون اور بادشاہون کے ساتھ بادشاہ اور پیغمبرون کے ساتھ پیغمبر کیونکر کرسکونگا
وہب بن منبہ سے روایت ہو کہ جب مملکت نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر قرار پکڑا دعا کی
کہ خداوندا مجکو آرزو ہو کہ ایک روز مہمانی کرون تمام جان دارون کی کہ عالم مین ہین آدمی اور
پری اور جن اور وحوش و طیور اور مور و ملخ اور جو کہ تو نے پیدا کیے ہین بروے زمین اور
درمیان دریا۔ ندا آئی اے سلیمان روزی دینے والا مخلوقات کا مین ہون تو ایک وقت بھی
انکو نہ دے سکے گا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا خداوندا مجکو تو نے بہت نعمت عطا
فرمائی ہے تمام نعمت تیری ہے کہ انکو دونگا درگاہ رب العزت سے انکو اجازت ہوئی اور یہ ندا
آئی کہ تمام مخلوقات حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہمانی کھادین چنانچہ حضرت سلیمان نے
مہمانی کے واسطے ایک جگہ صحرا مین اختیار کی کہ وہ جاے آٹھ مہینے کی راہ تھی اور دیوونکو
حکم کیا کہ اُس جنگل مین جاروب کشی کرین اور فرش بچھا دین اور مشرق سے مغرب تک کھانے کی
چیزین اُس مقام پر حاضر اور موجود کرین پھر اور دیوون کو فرمایا کہ سات لاکھ دیگین سنگین
سنگ خارا کی بنائین کہ وسعت مین ہر دیگ ستر گز بلند اور ستر گز چکلی تھی پھر فرمایا کہ کھانا اس صحرا مین
پکا وین اور دیوون کو حکم کیا کہ آدمیون کو اور حیوانون کو اُس جنگل مین لیجاوین اور ہوا کو
کہا کہ بساط کو اُٹھا کر معلق اُس جگہ قائم رکھے تا سبکی دعوت کھانے کا نظارہ کیا جاوے جب
یہ سب اُمور ظہور مین آئے تو ناگاہ ایک مچھلی نے دریا سے سر نکالا اور کہا اے سلیمان علیہ السلام
مجکو ندا آئی ہے کہ تو آج اُنکے یہان مہمان ہو اب مین بھوکی ہون اور اتنا صبر نہین کرسکتی
ہون کہ تمام مخلوقات جمع ہوے حکم دے کہ مجکو کھانا دے دیوین حضرت سلیمان علیہ السلام نے
کہا یہ کھانا تمھارے ہی واسطے ہو اگر تو صبر نہین کرسکتی جتنا تجھسے کھایا جاوے کھالے اُس مچھلی نے

دریا سے باہر آ کر وہ کھانا کھانا شروع کیا تا آنکہ جتنا کھانا اُس صحرائے ہشت ماہہ راہ مین تھا سب کھا گئی پھر فریاد کی کہ اے سلیمان علیہ السلام مجکو اور کھانا دے ابھی میرا پیٹ نہین بھرا حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب یہ حال مشاہدہ کیا حیران ہوئے اور کہا اے مچھلی مین نے کھانا تمام مخلوقات کے واسطے پکوایا تھا تو سب کا ایک لقمہ کر گئی اور اب اور مانگتی ہے مچھلی نے کہا مجکو ہر روز ایسے ایسے تین لقمے ملتے ہین جب سیر ہوتی اس سب تیرے کھانے کا میرا ایک لقمہ تو ہوا دو لقمے اور ہووین تو میرا پیٹ بھرے اور قوت امروزہ میرا پورا ہووے آج جو تیری مہمان ہوئی بھوکی رہی۔ لیکن کمال تعجب ہے کہ اگر تیرے پاس اتنا سرانجام نہ تھا تو تونے مہمان کیون بُلایا۔ حضرت سلیمان مچھلی کی یہ بات سُنکر بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے مسجد مین گئے اور زاری کی اور کہا اے رب مین نے توبہ کی کہ روزی دینے والا میرا اور تمام مخلوقات کا تو ہی اور تو توانا اور توانگری بخش ہے اور مین فقیر اور مسکین ہون کہتے ہین کہ اُس دن سب بھوکے رہے اور لکھا ہے کہ یہ وہ مچھلی تھی کہ زمین جسکی پشت پر ہے اُس روز خدا تعالی نے زمین کو ہوا پر قائم رکھا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ ایک مچھلی تھی دریا کی مچھلیون مین سے کہ ایسی ایسی بہت ہین اور اکثر علما اس امر پر ہین کہ خدا تعالی نے کہ اُس کھانے کو ایک جانور کا طعمہ کر دیا تا اپنی قدرت اور حضرت سلیمان کا عجز و ضعف ظاہر کرے اور ایک روایت اسطرح پر ہے کہ ایک دن حضرت سلیمانؑ اُس بچھونے پر کہ دیوون نے حضرت سلیمانؑ کے واسطے بنایا تھا جلوس کر رہے تھے اور ہزار وزیر اُنکی خدمت مین کرسیہائے زرین پر بیٹھے تھے کہ بزرگ ترین اُنکا آصف تھا اور پریان اور شیطان اُنکے گرد کھڑے ہوئے تھے کہ ہوا برسم عادت بساط کو اُٹھا کر اتنا بلند لے گئی کہ فرشتون کی تسبیح بسمع مبارک حضرت سلیمانؑ کے پہونچی کہ کہتے تھے خداوندا یہ مملکت اور سلطنت کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو تونے عطا کی ہے عالم مین کسی کو نہین دی ندا آئی کہ اے فرشتو یہ تمام کہ تم دیکھتے ہو سلیمان کو دی ہے اور اسمین ایک ذرہ کبر اور غرور نہین ہے اگر اُسمین ایک ذرہ کبر ہوتا قسم ہے مجکو اپنے عزت اور جلال کہ جتنا اُسکو ہوا پر لیجاتا ہو اُتنا ہی زمین مین دھنسا تا حضرت سلیمان نے جب یہ سُنا سر سجدے مین رکھا اور کہا آیہ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ط یعنی اے رب میرے توفیق دے مجکو یہ کہ شکر کرون نعمت تیری کا جو نعمت رکھی ہے تونے اوپر میرے اور اوپر ماں باپ میرے کے اور یہ کہ عمل کرون مین نیک جو پسند کرے تو اُسکو اور داخل کر مجکو بیچ رحمت اپنی کے بیچ بندون اپنے صالحون کے جب وقت نماز آیا تو حضرت سلیمان نے ہوا کو کہا کہ وہ بساط زمین لائی وہان مکان چیونٹیون کا تھا قال اللہ تعالے حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ یعنی یہانتک کہ جسوقت آئے وہ

وادی نمل پر یعنی چیونٹیون کے جنگل مین کہ جانب جنوب طائف کے ہی اور معالم مین لکھا ہی کہ وہ جنگل تھا کہ اسمین جن رہتے تھے اور وہ چیونٹیان اُنکی سواریان تھین کہ اُنپر سوار ہوتے تھے جب ہوا نے وہان بساط اُتارا اور چیونٹیان سوراخون مین سے باہر نکلین قالت نملۃٌ کہا ایک چیونٹے نے کہ اُنکا مہتر تھا عرجا نام لنگڑا کہ دو پر رکھتا تھا۔ تفسیر ثعلبی مین لکھا ہی کہ وہ چیونٹا مرغ کے برابر تھا۔ اور زاد المسیر مین ہی کہ بھینس کے برابر اور حقائق مین ہی کہ بھیڑ کے بہر تقدیر جب حضرت سلیمانؑ نے بساط کو دیکھا کہ ہوا نے میرے صحرا مین اُترا ہی کہا آیہ یا ایھا النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمٰن وجنودہ وھم لا یشعرون یعنی اے چیونٹیون داخل ہو گھرون اپنے مین نہین کچل ڈالے تمکو سلیمان علیہ السلام اور لشکر اُسکا اور وہ نہین جانتے ہون۔ یعنی یہ سب اپنے حال مین مشغول ہین اور کے حال سے خبر نہین رکھتے ایسا نہو کہ تمکو مجروح کر دین۔ مواہب علیہ مین لکھا ہی کہ یہ کلام تین کوس سے حضرت سلیمان علیہ السلام کے کان مین پہونچا القصہ جب حضرت سلیمان نے یہ بات عرجا سے سُنی کمال متعجب ہوے کہ یہ اپنی رعیت پر نہایت شفقت کرتا ہی آیہ فتبسم ضاحکا من قولھا پس مسکرایا ہنستا ہوا بات اُسکی سے اور اُسکو اپنے پاس بلایا اور اپنی ہتیلی پر اُسکو بٹھایا اور کہا اے چیونٹے تو نے اپنے لشکر سے کسواسطے کہا سلیمان کے روبرو سے بھاگ جاؤ مجھسے کیا تمکو ایذا پہونچی مہتر نے کہا مین نے اپنے کلام مین اسکا عذر چاہا اور کہا مین نے کہ بغیر قصد تمہر پانون کہین نہ رکھ دین۔ حضرت سلیمانؑ نے پوچھا کہ تجکو اپنے لشکر پر بہت شفقت ہی کہا البتہ انکے غم کے ساتھ غمگین اور انکی شادی کے ساتھ شاد ہوتا ہون اور رامرو اجبی پر انکی غمخواری کرتا ہون۔ اور اگر انمین سے کوئی مرجاتا ہے تو اُسکو اپنے وطن مین لیجاتا ہون حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا تیرے زیر حکم کتنی چیونٹیان ہین کہا چالیس ہزار سرہنگ رکھتا ہون کہ زیر حکم ہر سرہنگ کے چالیس ہزار چیونٹیان ہین پھر حضرت سلیمان نے کہا اے چیونٹے بادشاہی میری بہتر ہی یا تیری کہا میری کہا کیونکر کہا یا رسول اللہ ہوا تمھارے بساط کو اُٹھائے ہوے ہی اور بساط تخت کو اُٹھائے ہوے ہی اور تخت تمکو اور تم مجکو بس بادشاہی میری بہتر ہی حضرت سلیمان علیہ السلام ہنسے اور کہا یہ دانش و عقل تجھ مین کہان سے آئی کہا خداے تعالی نے علم فقط تمھین کو نہین دیا کچھ مجکو بھی عطا کیا ہی اگر حکم ہو تو چند مسئلے تمسے پوچھون حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا پوچھو کہا تمنے حق تعالی سے ایسا ملک چاہا کہ کسی پاس نہو آیہ قال رب اغفر لی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب ط کہا اے رب میرے بخش مجکو اور دے مجکو ملک کہ نہین لائق ہو واسطے کسی کے پیچھے میرے تحقیق تو ہی بخشنے والا کہا اے سلیمان علیہ السلام اس دعا سے حسد کی بو آتی ہے اور پیغمبرون کو حسد نہین چاہیے کیا ہوتا اگر خداے تعالی بعد تمھارے

اور کسی کو بھی ایسی بادشاہی دیتا جیسی کہ تمکو دی ہی حضرت سلیمان علیہ السلام مین اس کلام کے سننے سے آثار ملال ظاہر ہوئے چیونٹے نے کہا سخن راست تلخ معلوم ہوتا ہی پھر چیونٹے نے کہا اور حقتعالی سے تمنے کیا چاہا کہا مین نے انگشتری چاہی کہ تمام ملک اسکے نگین سے دیکھتا ہون اور ضبط ملک اسکے ساتھ کرتا ہون کہا اسکے معنی جانتے ہو کہا نہین کہا اسکے یہ معنی ہین کہ خدائے تعالے تمکو دکھاتا ہو کہ دنیا قاف سے تا قاف کہ تمکو دی ہے ایک پارہ سنگ کی قیمت سے کمتر ہو تا سب جانین کہ دنیا کی کچھ قیمت نہین بیت

من این نگین سلیمان بہیچ نستانم		کہ گاہ گاہ بر دست اہرمن باشد	

اور تم اس مملکت پر ناز کرتے ہو مملکت حقیقت مین مملکت بہشت ہی۔ پھر چیونٹے نے کہا کہ تمنے اور کیا چاہا کہا مین نے درخواست کی کہ ہوا میرے حکم مین ہو کہا خدائے تعالی نے کہ ہوا کو تمہارے فرمان مین کر دیا اسکی حقیقت جانتے ہو کہا نہین کہا تمکو دکھلاتا ہو کہ جب تم نہ رہوگے مملکت دنیا بھی تمہاری برباد ہوگی حضرت سلیمان علیہ السلام روئے اور کہا تو سچ کہتا ہی۔ پھر کہا اے سلیمانؑ اپنے نام کے معنی جانتے ہو کہا نہین کہا سلیمانؑ کے معنی یہ ہین کہ دل دنیا سے نہ باندھ کہ اجل در پے ہی حضرت سلیمانؑ نے کہا اب کچھ حکمتین مجھے بتا اور نصیحت کر کہا چونکہ خدائے تعالی نے تمکو بادشاہی کرامت فرمائی ہے کہ رعیت پر شفقت کرو اور انکے حال پر گاہ بگاہ آگاہی پاؤ اور داد مظلوم ظالم سے لو کہ مین باوجود اس ضعیفی کے ہر روز اپنی رعیت کے گرد پھرتا ہون اگر کسی کو کسی سے رنجش یا شکستگی پہونچی ہے تو اُسکا تدارک فی الفور کرتا ہون حضرت سلیمان علیہ السلام حیران اور متعجب رہ گئے اور قصد کیا کہ وہان سے چلے جاوین چیونٹی نے کہا آپنے مہمانی نہین کھائی یہان سے جانا ابھی روا نہین ہو جو کچھ کہ خدائے تعالی نے مجھکو روزی دی ہے آج تمہاری مہمانی کرونگا حضرت سلیمان نے قبول کیا چیونٹا گیا اور ایک ٹڈی کا پانوں بنا بر مہمانی بخدمت حضرت سلیمانؑ لایا اور عرض کیا بیت

پاے ملخ پیش سلیمان بردن		عیب است ولیکن ہنرست از موری	

حضرت سلیمان نے تبسم کیا اور کہا اے چیونٹے ایک ٹڈی کے پانوں سے میری اور میرے لشکر کی مہمانی کرتا ہی کہا اے سلیمانؑ اسکو تھوڑا نجان برکات حقتعالی دیکھ قصے مین آیا ہے کہ خدائے تعالی نے اُس پاے ملخ کو اتنا پرورده کیا اور وہ اتنا بڑا ہوگیا کہ تمام لشکر حضرت سلیمانؑ نے کھایا اور اتنا ہی حضرت سلیمان کے سامنے موجود تھا جب حضرت سلیمان نے یہ حال مشاہدہ کیا سجدے مین گئے اور روتے اور کہا خداوندا عظمت اور بزرگی تجکو ہی سزاوار ہی کہ اگر تو چاہے تھوڑے کو بہت بنا دے اور اگر چاہے بہت کو تھوڑا کر دے اور تفسیر مدارک اور

مواہب مین لکھا ہی کہ اس سفر مین اتفاقاً حضرت سلیمانؑ صفا کی نزدیک ایک جنگل بے آب مین پہونچے اور وقت نماز ہوا حضرت سلیمانؑ نے چاہا کہ وضو کرین وہان پانی نہ تھا اور رہنمائی پانی کی لشکر مین ہدہد کے نامزد تھی کہ یہ پانی کو زمین کے نیچے اسطرح دیکھتا تھا کہ آدمی پانی کو شیشہ مین دیکھتے ہین اور دیوون کو خبر کرتا تھا کہ یہ زمین کھودکر پانی نکالتے تھے اور منتخب حیوٰۃ الحیوان مین لکھا ہے کہ تابع ہدہد کے بارہ ہزار راہ بتانے والے تھے اور اُنکے سو ہزار تابعدار اور تھے کہ رہنمونی کیا کرتے القصہ اُسکو طلب کیا نہ پایا اور کہتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام تخت پر تھے کہ ناگاہ ایک روزن سایۂ پرندون مین ظاہر ہوا اور آفتاب اُس روزن مین سے چمکا نگاہ کی آیہ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ۝ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝ اور خبر لی پرند جانورون کی اور دیکھا کہ ہدہد کی جاے خالی ہے پس کہا یہ کیا سبب ہی کہ خیل جانوران پرند مین ہدہد نہین دکھائی دیتا اس مجمع سے غائب ہی ہرآئینہ اُسکو عذاب کرونگا سخت کہ اُسکے پر بازو اُکھیڑ کر دھوپ مین یا جس جگہ کہ چیونٹیان ہونگی ڈال دونگا یا اُسکے اور اُسکی مادہ کے درمیان جدائی کا حکم کرونگا یا اُسکو غیر جنس اور ضد کے ساتھ رکھونگا یا اُسکو اورون کی عبرت اور تجربہ کے واسطے مار ڈالونگا جبتک کہ کوئی حجت عیان اور دلیل روشن نہین بیان کرے گا کہ کیون غائب تھا اور معالم مین اسطرح لکھا ہی کہ سبب عتاب حضرت سلیمان علیہ السلام ہدہد پر یہ تھا کہ جب بناے بیت المقدس سے فراغت حاصل ہوئی بعزم بالجزم زمین حرم کی طرف توجہ کی اور بعد پہونچنے کے چند روز وہان اقامت کی اور مدت اقامت مین ہر روز پانچ ہزار اونٹ اور پانچ ہزار گائین اور بیس ہزار بکریان قربانی کیا کرتے تھے اور اُن لوگون سے کہ اشراف قوم سے حاضر تھے کہا یہ مکان خروج نبی عربی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اور اُنکے تمام اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ بیان کیے اور کہا خوشنودی اُن لوگون کو ہوجیو کہ اُس نبی کو پاوین اور اوسکے ساتھ ایمان لاوین لوگون نے کہا یا نبی اللہ ہمارے اور اُنکے خروج کے درمیان کتنی مدت ہی کہا ہزار برس اور مکہ معظمہ مین اقامت کی تا آنکہ نسک اور عبادت سے فارغ ہوے اور ایک دن صبح کو مکہ سے نکلکر وقت زوال صفا مین کہ ایک مہینے کی راہ تھی پہونچے اُس زمین کی خوبی دیکھکر چاہا کہ اُترین اور نماز ادا کرین ہدہد نے جب دیکھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اُترنے مین مشغول ہین فرصت غنیمت جان کر پرواز کرلی شروع کی تا آنکہ بجانب آسمان بلند ہوا کہ طول اور عرض دنیا کو نظارہ اور مشاہدہ کرے پھر داہنی طرف اور بائین طرف نظر کی جانب رست بلقیس کا باغ نظر پڑا اُودھر کو دوڑا جب اُس باغ مین پہونچا تو ایک اپنے ہمجنس کو دیکھا اُسنے ہدہد سلیمانؑ سے پوچھا کہ تو کہان کا ہی

اور کہان سے تیرا آنا ہوا کہا شام سے حضرت سلیمان بن داؤدؑ کے ساتھ کہ ہمارا صاحب ہو
اُسنے پوچھا وہ کون ہے کہا رب العالمین اور بادشاہ انس وجن اور شیاطین اور طیور
اور وحوش اور ریاح اور تمام روے زمین ہو پھر ہدہد سلیمانی نے ہدہد یمانی سے پوچھا
تو کہان کا ہو کہا اسی شہر کا ہون کہا بادشاہ اس شہر کا کون ہے کہا ایک عورت ہو
بلقیس نام کہ باستعداد تمام سلطنت کرتی ہے اور اگرچہ تمھارا صاحب بادشاہ عظیم الشان ہو
لیکن یہ بھی اُس سے کم نہین ہے کسواسطے کہ وہ ملکہ تمام ملک یمن کی ہے اور زیر دست
اُسکے ہزار قائد ہین کہ زیر دست ہر قائد کے لاکھ لاکھ مقاتل ہین اگر میرے ساتھ چلے تو
اُسکے ملک کو دیکھے اُسنے کہا مین خوف کرتا ہون اس امر سے کہ وقت نماز آجاوے اور
حضرت سلیمانؑ کو پانی چاہیے ہو اور مجکو طلب کرین اور مین نہون تو مجھپر خفا ہوون
اور عذاب فرماوین کہا تجھ تحفہ اس ملک کے پاس سے لیجاوے گا تو خفا نہین ہونگے
پس ہدہد سلیمانی اُسکے ساتھ روانہ ہوا اور بلقیس اور اُسکے ملک کو دیکھ کر بوقت نماز عصر
حضرت سلیمان کے پاس مراجعت کی۔ القصہ جب سلیمان علیہ السلام نے ایک مقام پر
کہ وہان پانی نہ تھا نزول کیا انس اور جن اور شیاطین سے پانی طلب کیا چونکہ
یہ پانی کی جگہ نہ جانتے تھے پیدا نہ کرسکے ہدہد کو ڈھونڈھا جب اُسکو نہ پایا کرس کو
طلب کیا اور اُس سے ہدہد کو پوچھا کہ وہ کارگزار پرندگان تھا اُسنے کہا بادشاہ کی عمر
دراز ہو مین نہین جانتا کہ وہ کہان ہے اور مین نے اُسکو کہین نہین بھیجا حضرت سلیمان
علیہ السلام ہدہد پر خفا ہوے اور اُسکے باب مین زبان مبارک سے جو کچھ گذرا بیان
کیا اور پھر عقاب کو کہ سید الطیر ہے بلایا اور اُسکے آگے ہدہد کا ذکر کرکر تاکید تمام
کہا کہ جہان ہو اسی وقت میرے پاس لے آ ہرگز اُسکو نہ چھوڑنا اور ترجمۂ حیواۃ الحیوان
مین لکھا ہے کہ عقاب کمال سریع الطیران ہو صباح اگر عراق مین ہو تو شب کو
یمن مین پس شتاب عقاب گیا اور اتنا آسمان پر بلند ہوا کہ دنیا اُسکی نظر مین مثل
کاسہ معلوم ہونے لگی اور پھر داہنے اور بائین نظر کی دیکھا کہ ہدہد یمن کی طرف سے چلا آتا ہی
عقاب نے آواز کی اور موڑ کر آپ کو اُسپر ڈالا ہدہد نے جب اُسکو دیکھا ڈرا اور
سکی خاطر مین گذرا کہ عقاب میرے واسطے از روے عقاب آتا ہی اُسکو قسم دی اور
کہا تجکو قسم ہی اُس خدا کی کہ جسنے تجکو قوت بخشی ہی اور میرے اوپر قادر کیا ہی
کہ رحم کر اور مجکو آزار نہ دے عقاب نے اُسکو چھوڑ دیا اور کہا واے اوپر
تیرے کہ نبی اللہ نے قسم کھائی ہو کہ تجکو عذاب مین گرفتار کرے یا ذبح کرے پھر دونون متوجہ

درگاہ حضرت سلیمانؑ ہوے جب لشکر مین پہونچے کرکس اور تمام جانورون نے بھی ہدہد کو ڈرایا اور خبر غضب قسم حضرت سلیمانؑ کی اُسکو پہونچائی ہدہد نے کہا آیا حضرت نے کوئی قید بھی زبان مبارک سے ارشاد کی ہے اور قسم مین کسی طرح استثنا بھی فرمایا ہی کہا ہان یہ کہا ہی کہ اگر کوئی حجت روشن اور دلیل مبرہن حاضر کریگا تو البتہ رستگار ہوگا ہدہد نے کہا تو خیرات مجکو کچھ خوف نہین کہ رہائی پاؤنگا تا آنکہ حضرت سلیمانؑ کے نزدیک آئے اور اُسوقت حضرت تخت پر بیٹھے ہوے تھے عقاب نے آگے آن کر کہا یا نبی اللہ ہدہد کو لایا ہون اور یہ آگے بڑھا اور از روے تواضع اپنے سر کو اُٹھایا اور دونون بازو لٹکا دیے اور دم کو زمین پر کھینچنے لگا حضرت سلیمانؑ نے بغضب تمام اُس سے پوچھا کہ تو کہان تھا البتہ اے تیرہ بخت تجکو عذاب سخت کرونگا ہدہد نے کہا یا نبی اللہ بخش اور عقوبت نہ کر کہ مین عذر خواہ آیا ہون اور تیری درگاہ مین روسیاہ ہون اور جس سر پر کہ تو نے یہ تاج کلاہ رکھا ہی اُسکو زیر پاے ہر خاک راہ نہ ڈال اور یاد کر اُسوقت کو کہ خالق العباد کے آگے کھڑا ہوگا۔ جب یہ سخن حضرت سلیمانؑ کے کان مین پہونچا لرزان ہوے اور سر عذاب اُسکے سے درگذرے پھر فرمایا تجکو میری خدمت سے کس چیز نے باز رکھا قال اللہ تعالی فَقَالَ اَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ یعنی پس کہا کہ احاطہ کیا اُس جگہ کو نہ احاطہ کیا تمنے ساتھ اُسکے اور لایا ہون مین تمھارے پاس سبا سے خبر تحقیق مین نے پایا ایک عورت کو کہ بادشاہی کرتی ہے اُنکی اور دی گئی ہی ہر چیز سے اور واسطے اُسکے ہی تخت بڑا پایا مین نے اُسکو اور قوم اُسکی کو کہ سجدہ کرتے ہین سورج کو سواے خدا کے اور زینت دی واسطے اُنکے شیطان نے عملون اُنکے کو پس بند کیا ہی اُنکو راہ سے پس وہ نہین راہ پاتے یہ کہ سجدہ کرین واسطے اللہ کے جو کہ نکالتا ہی چھپی چیزون کو بیچ آسمانونکے اور زمین کے اور جانتا ہی جو چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ خداوند عرش بڑے کا تفصیل اسکی یہ کہ ہدہد نے کہا مشاہدہ کیا مین نے اُس چیز کو اور پہونچا مین وہان کہ حضرت نے اُسکو مشاہدہ نہین کیا اور وہان نہین پہونچے اور لایا ہون شہر سبا سے خبر فرحت اثر کہ ایک شہر ہی ولایت یمن مین۔ اور وہ خبر یہ ہی کہ جب مجھسے ایک ہدہد کی ملاقات ہوئی کہ وہ اُسی ولایت کا تھا اُسنے مجھسے اُس شہر کی عظمت اور اُس دیار کی خوبی بیان کی کہ اُسکے دیکھنے کی مجکو کمال ہوس لاحق حال ہوئی کہ مین گیا اُسکے ساتھ اور

دیکھا۔ حضرت سلیمانؑ نے پوچھا کہ بادشاہ وہان کا کون ہی اور دین اُسکا کیا ہی اور رعیت اُسکی کون ہی
ہدہد نے کہا ایک عورت ہی بلقیس نام کہ بادشاہی کرتی ہے اور اہل سبا اُسکی رعیت ہین اور جو کچھ
لوازمہ سلطنت بادشاہون کے پاس ہوتا ہی سب اُسکو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا ہی اور ایک
تخت ہی اُسکے پاس کہ کسی پاس نہوگا اور نہ ہوا ہی۔ معالم مین لکھا ہی کہ بقول ابن عباس وہ تخت
بزرگ تیس گز سے تیس گز تھا اور بلندی بھی اُسکی تیس گز کی تھی اور بقول بعضے طول اُسکا اسی
گز کا تھا اور عرض چالیس گز اور ارتفاع تیس اور بقول مقاتل اسی گز سے اسی گز از روے
طول اور عرض اور ارتفاع اور بالکل سونے اور چاندی کا مکلل بجواہر اور پائے اُسکے یاقوت
سرخ اور زمرد اور موتی اور زمرد سے تھے اور اُسکے سات درجے بنائے تھے اور کہا وہ عورت اور اُسکی
رعیت آفتاب پرست ہی اور آفتاب کو سجدہ کرتی ہے اور شیطان نے اُنکے واسطے یہ صورتین
بنائی ہین اور آراستہ کی ہین کہ باز رکھے اُنکو راہ راست سے تا سجدہ نہ کرین خاص اُس خدا کو کہ اپنی
قدرت کاملہ سے ظاہر کرتا ہی قطرات باران کو آسمان سے اور نباتات کو زمین سے اور معبود
سزاوار پرستش سواے اُسکے نہین ہی کہ وہ آفریدگار عرش عظیم ہی وہ عرش کہ محیط ہی کرسی سے اور
کرسی احاطہ کیے ہوئی ہے تمام آسمانون اور زمینون کو اُس عورت کے عرش کی عظمت یعنی تخت
بلقیس کی کچھ بھی اس عرش مثلی کے آگے کہ یہ کوردل اُس سے غافل و بفریب شیطان مائل
اور خورشید حقیقی سے جاہل۔ اور مدارک مین لکھا ہی کہ یہ مجوس تھے اور سبب کسی مصلحت کے
اور جو قلت مسافت اللہ تعالیٰ نے اُنکو حضرت سلیمان علیہ السلام سے مخفی کر دیا تھا جیسا کہ
مکان حضرت یوسف علیہ السلام کا حضرت یعقوب علیہ السلام سے مخفی رکھا تھا **فصل**
دوسری نامہ لیجانا ہدہد کا بلقیس کے پاس اور اطاعت اور فرمانبرداری کرنی اُسکی حضرت
سلیمانؑ سے سواہب علیہ مین سورۂ نمل مین لکھا ہی کہ بلقیس ایک بادشاہ کی بیٹی تھی
کہ چالیس پشت نے اُسکی یمن مین بادشاہی کی تھی۔ حدیقۃ الاقالیم مین لکھا ہی کہ اول
ملوک یمن قحطان بن ہود علیہ السلام احفاد شام سے تھا اُسکی نسل سے بعد بہت بادشاہون کے
ہوا ہے بن شراحیل بن حارث رائس مالک ملک یمن ہوا اُسکے پیچھے بلقیس نام بیٹی اُسکی
اور ایک قول ضعیف سے ہمشیرہ تخت نشین ہوئی اہالی سلطنت نے چاہا کہ ایک شاہزادہ
اُسی قوم کو سلطان کرین اُسنے یہ حال سُنکر اُس شخص کو بہانہ نکاح سے اپنے پاس بلایا اور اُسی
شراب پلائی کہ بدمست ہوگیا اُسوقت اُسے مار ڈالا اُس خبر کے معلوم کرنے سے کارکنان خلافت
بر سر حساب آئے اور سبب مملکت پر مسلط ہوے اور جو کہ اُسکے باپ کی اتفاقاً بادشاہ کے ساتھ
ملاقات ہوئی تھی اور اُسنے اپنی بیٹی اُسکے باپ کو دی اور بلقیس اُس سے پیدا ہوئی تھی تو خواہشان

مادری اُسکی کہ جن تھے ہر امر مین اسکی معاونت اور مددگاری کرتے تھے اور اسکے لیے
ایک بزرگ تخت بنایا تھا اور یہ اپنی قوم کے ساتھ آفتاب پرستی کرتی تھی جب ہدہد نے
اسکی خبر حضرت علیہ السلام کو پہونچائی آیہ قَالَ سَنَنظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ اِذْهَب
بِّكِتَابِي هَذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ۔ یعنی کہا سلیمان نے اب دیکھینگے ہم
کہ سچ کہا تو نے یا ہے تو جھوٹون سے لیجا کتاب میری یہ پس ڈال دے اُسکی طرف اُنکے
پھر پھر آ اُنکے پاس سے پس دیکھ کیا جواب دیتے ہین ۔ پس حضرت سلیمان نے نامہ لکھا اور اُسپر
مہر کر کر ہدہد کو دیا اور کہا کہ اس نامہ کو بلقیس کے پاس لیجا ہدہد اس نامہ کو اپنی چونچ مین
لیکر اُڑا جسوقت کہ بلقیس تخت پر جلوس کر رہی تھی اور ارکان دولت اور اعیان مملکت
حاضر تھے ہدہد نے برابر تخت کے پرواز کرکے اور روبرو اُسکے آن کر کہ سب حاضرین
مشاہدہ اور معائنہ کر رہے تھے وہ نامہ تخت پر ڈال دیا اور مشہور یہ ہے کہ اُسوقت بلقیس اپنے
خلوتخانے مین تخت پر اپنے تکیہ سے لگی ہوئی بیٹھی تھی اور سب دروازے بند کردادیے تھی
کہ ہدہد نے دروازے کے چھید مین سے گھسکر نامہ اُسکے سینہ پر ڈال دیا بلقیس اُچھل
پڑی اور اُس نامہ کو اُٹھا کر پڑھا حکم کیا کہ ارکان دولت و اعیان مملکت حاضر ہون
بحرد حکم سب حاضر ہوے معالم مین لکھا ہے کہ یہ بارہ ہزار قائد تھے ہر قائد کے ساتھ ہزار
مقاتل اور ابن عباس سے مروی ہے کہ بلقیس کے لاکھ خیل تھے کہ ہر خیل کے ساتھ لاکھ
قیل اور قیل اُس بادشاہ کو کہتے ہین کہ ملک اعظم سے کمتر ہووے اور بقول قتادہ
اہل مشورت بلقیس کے تین سو تیرہ نفر تھے کہ ہر مرد انمین سے دس ہزار پر حکم رکھتا تھا
پس بلقیس نامہ ہاتھ مین لیے ہوے باہر آئی آیہ قَالَتْ يَا اَيُّهَا الْمَلَاُ اِنِّي اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ
کہا اے سردار و تحقیق ہے ڈالی گئی طرف میرے کتاب بزرگ اور آن گروہ ارکین سے کہا
کہ میرے اوپر ایک خط بزرگ آیا ہے کہتے ہین کہ نامے کو بزرگ اس اعتبار سے کہا کہ بھیجنے والا
اُسکا پیغمبر بزرگ تھا یا اس سبب سے کہ حامل یعنی لانے والا جانور تھا کہ یہ امر غریب معلوم ہو
یا اس جہت سے کہ اُسپر مہر تھی اور امام قشیری نے لکھا ہے کہ بزرگ اسلیے کہا کہ اُسمین
ملک کی طمع نہ تھی بلکہ دعوت بطرف مالک الملک تھی یا یہ کہ سر مضمون نامہ نام خدا تعالی
تھا کہ وہ نامہ بزرگترین تمام نامون کا ہوا ارکان دولت نے پوچھا کہ یہ نامہ کسکا ہے کہا
اِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ تحقیق وہ سلیمان کی طرف سے ہے کہ بادشاہ روے زمین ہے اور مضمون اُسکا
یہ ہے آیہ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ اَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَاْتُونِي مُسْلِمِينَ ۔ یعنی شروع ساتھ نام اللہ
بخشش کرنیوالے مہربان کے یہ کہ مت سرکشی کرو اوپر میرے اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہوکر

جب قوم مضمون نامہ پر مطلع ہوئی دیکھا اور سوچی کہ باوجود اختصار الفاظ معانی بسیار پر دلالت ہے
حال اُنکا دگرگون ہوا اور پریشان اور سراسیمہ ہوے آیہ قالت یا ایھا الملاء افتونی فی امری ما کنت
قاطعۃ امرا حتی تشھدون ٥ یعنی کہا اے سردارو جواب دو مجکو بیچ کام میرے کے نہین مین
فیصل کرتی کسی کام کو یہانتک کہ حاضر ہو تم پس بلقیس نے کہا کہ اے گروہ بزرگان جو کچھ قریب
صلاح و قرین صواب و استحسان ہو مجھسے بیان کرو کہ مین بجز مشورہ تمھارے کے کوئی کام
نہین عمل مین لاتی آیہ قالوا نحن اولو قوۃ و اولو بأس شدید والامر الیک فانظری ماذا تامرین ط
یعنی کہا اُنھون نے ہم صاحب قوۃ ہین اور صاحب جنگ سخت ہین اور حکم طرف تیرے ہے
پس دیکھ تو کیا حکم کرتی ہے - اُس گروہ نے بلقیس سے کہا ہم لوگ اہل کارزار ہین اور
مردانگی اور شجاعت رکھتے ہین اور تو مختار ہے اور صلاح تیری راے کے موافق ہے
ہم تیرے تابعدار ہین تفسیر مدارک التنزیل اور مواہب علیہ مین سورۂ نمل مین بہ تفصیل
لکھا ہے کہ جب بلقیس نے دریافت کیا کہ جدال اور قتال پر یہ مائل ہین پسند نہ کیا آیہ
قالت ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذالک یفعلون ٥
یعنی کہا بلقیس نے تحقیق بادشاہ جسوقت کہ داخل ہوتے ہین کسی شہر مین خراب کرتے
ہین اُسکو اور کرتے ہین عزت والے اسکے کو ذلیل اور اسی طرح یہ بھی کرینگے پس میرے
نزدیک مصلحت جنگ اور جدال کی قرین صلاح نہین ہے اسواسطے کہ در صورت حرب
اگر وہ غالب ہونگے تو اموال اور اسباب ہمارا تلف ہو جاویگا اور بادشاہ شہر کو آن کر
بقہر و غلبہ لے لینگے اور سب عزیزون کو خراب و خوار کرینگے آیہ وانی مرسلۃ الیھم بھدیۃ
فناظرۃ بم یرجع المرسلون ط یعنی اور تحقیق مین بھیجنے والی ہون طرف اُنکی تحفہ بیش قیمتی
ہون ساتھ کس چیز کے پھر آتے ہین بھیجے ہوے - اب مین بھیجتی ہون حضرت سلیمانؑ کے پاس
ہدیہ کہ مقدمہ صلح کا ہے اور دیکھتی ہون اگر وہ میرا ہدیہ قبول کرتا ہے تو بادشاہ ہے ورنہ پیغمبر ہے -
معالم مین لکھا ہے کہ سو غلام امرد اور سو لونڈیان ہم عمر ساتھ ایک ہی طرح کا لباس پہنا کر کہ عورت
مرد سے ممتاز نہووے اور بقول وہب وغیرہ کشاف مین لکھا ہے کہ پانچ سو غلام اور پانچ سو لونڈیان
تھین اور مدارک مین لکھا ہے کہ لونڈیون کو لباس غلامون کا یعنی قبائین تنگ بدن مین
اور پگڑیان سر پر اور کمربند کمر سے سج کر اور غلامون کو کنیزانہ لباس اور زیور زنانہ سو کہ ہاتھون مین
چوڑیان اور گلے مین ہنسلی توڑے اور کانون مین گوشوارہ مرصع بانواع جواہر آراستہ کر کر
بھیجے اور غلامون سے کہدیا کہ اگر سلیمانؑ تمسے کلام کرے تو تم بھی مثل عورتونکے نرمی اور
نازکی سے اُس سے کلام کرنا - اور لونڈیون کو سکھا دیا تم سختی اور تیزی سے ہمکلام ہونا

اور مردانہ گفتگو اور بے باکانہ باتین کرنا کہ کسی طرح سے تمہارا عورت ہونا معلوم نہووے اور
ہزار اینٹین سونے اور چاندی کی اور ایک تاج سونے کا مکلل بیاقوت والماس اور مروارید
اور کتنا ہی مشک خالص اور عنبر اصیل اور ایک ڈبے مین موتی بغیر بیدھے اور ایک مہرہ کج
بیدھا کہ اُسمین تاگا پرونا کمال مشکل تھا منذر نام ایک شخص سردار نامور صاحب فراست
کہ قابل سفارت تھا اُسکے حوالہ کرکر اور ایک جماعت اُسکے ساتھ بھیجنے پر مقرر فرماکر کہا کہ اے
منذر نہایت احتیاط کرنا کہ اگر بچشم وغضب تیری طرف دیکھے تو ڈرنا نہین اور جاننا کہ وہ بادشاہ ہے
اور اگر بتازہ روئی اور خوشخوئی تیرے ساتھ کلام کرے تو جان لینا کہ وہ پیغمبر ہے با ادب تمام گفتگو کرنا
اور ایک نبی ہونے کی دلیل یہ ہے کہ لونڈیون اور غلامون مین تمیز کرے گا اور بغیر بیدھے ہوے
موتیون کو بیدہ کرا اور ٹیڑھے بیدھے ہوے مہرہ مین تاگا پرودیگا چنانچہ منذر مع جماعت ہدیہ
تمام ہدایا اور تحائف لیکر روانہ ہوا اور ہدیے اُسکے پہونچنے سے پہلے حضرت سلیمانؑ کے
پاس آنکر تمام حقیقت حال عرض کی اور ایک قول ہے حضرت جبریل علیہ السلام نے آن کر حضرت
سلیمانؑ کو سب حال سے آگاہ کیا اُنھون نے دیوون کو حکم کیا کہ کچھ سونے اور چاندی کی اینٹین
بناکر ایک میدان مین سات کوس تک فرش کرین اور تھوڑی سی زمین اُسمین سے خالی چھوڑ دین
اور دونون طرف اُس میدان کے دیوارین کھینچین اور اُنپر چاندی اور سونے کے کنگرے بنائین
اور جنون کی اولاد کہ بیشمار موجود تھی اُنکو حکم کیا کہ تم اُسکے داہین بایین اُس میدان کے
کھڑے رہین اور منذر کے پہونچنے کے دن جنگلی اور دریائی چوپائے اُس میدان کے اطراف
وجوانب مین بندھوا دیے اور آپ تخت پر بیٹھے اور کرسیان گرداگرد تخت کے رکھوائین اور ہر ایک
آدمی اور پریون اور دیوون اور درندون اور جانورون اور وحوش وہوام سے جدا جدا حضرت
سلیمانؑ کے آگے صف بصف آراستہ اور جانوران پرندہ ہوا مین صف بصف قطار بقطار مودب
ایستادہ ہوے جب منذر اُس میدان کے کنارے پر پہونچا اور اُس فرش اور آرایش کو مشاہدہ کیا
کہ چوپایہ جانوران خشتہاے نقرہ وزر پر لید اور گوبر کر رہے ہین اپنی چند اینٹون پر کہ بطریق ہدیہ اور
تحفہ لیکر آیا شرمندہ ہوا جب اُس مقام پر کہ اینٹون سے خالی تھا پہونچے نہایت خوفناک ہوے
کہ مبادا ہمکو تہمت لگا دین کہ یہ اینٹین جو ہمارے پاس ہین یہان سے چرائی ہین اس لحاظ سے
اُنکو وہین ڈال دیا آیہ فلما جاء سلیمٰن قال اتمدوننِ بمال فما اٰتٰنِ اللہ خیر مما اٰتٰکم بل انتم
بھدیتکم تفرحون ۔ یعنی پس جب آیا وہ بھیجا ہوا سلیمانؑ کے پاس کہا سلیمانؑ نے کیا مدد دیتے ہو
مجکو ساتھ مال کے پس جو کچھ کہ دیا ہے مجکو اللہ تعالے نے بہتر ہے اُس چیز سے کہ دیا ہے تمکو بلکہ تم ہو
ساتھ تحفے اپنے کے خوش ہوتے ہو۔ پھر حضرت سلیمانؑ منذر کو دیکھکر ہنسے اور بتازہ روئی ہمکلام

ہوے اور فرمایا ڈبہ لاؤ اُسمین اَن بیدھے موتی اور مہرہ کج سفتہ تہ بھر ایک کرمک جو بجوارہ
یعنی دیمک کو کہا کہ اُسنے بغیر بیدھے موتیون مین سوراخ کردیے اور ایک کیڑے کو حکم کیا کہ وہ
منھ مین تاگا لیکر اُس مہرہ کج سفتہ مین گذر گیا اور تاگا اُسمین پرودیا اور پھر پانی طلب کیا
اور غلام اور لونڈیون سے کہا کہ گرد و غبار اپنے منھ پر سے دھو و صردون نے فی الحال ہاتھ
مین پانی لیکر منھ دھونا شروع کیا اور عورتون نے ایک ہاتھ مین پانی لیکر دوسرے ہاتھ پر
ڈالا اسی طرح سے ہر لونڈی اور غلام مین فرق امتیاز فرمایا۔ اور جو کچھ تحائف لاے تھے
سب کو رد کیا اور اُسمین سے کچھ نہ لیا اور کہا خداے تعالے نے کہ مجکو ملک اور نبوت
اور علم عطا فرمایا ہے تمھارے متاع دنیاے بہتر ہی تم اپنے ہدیہ پر ناحق خوش ہوتے ہو
اور اتراتے ہو آیہ ارجع الیہم فلناتینہم بجنود لا قبل لھم بھا ولنخرجنھم منھا اذلۃ وھم صاغرون ؕ
یعنی پھر جا اُنکی طرف اُنکے پس البتہ آوینگے ہم اُنپر ساتھ لشکرون کے نہ مقابلہ ہو سکیگا
اُنکو ساتھ اُن لشکرون کے اور البتہ نکال دینگے ہم اُنکو شہر سے ذلیل کرکر اور وہ رسوا ہونگے
پس منذر پھر گیا اور تمام احوال جاکر بیان کیا بلقیس نے کہا وہ پیغمبر ہے اور اُسکے ساتھ
مقابلہ اور ہمسری کرنے کی طاقت نہین ہی معالم اور مدارک مین لکھا ہی کہ اول اُسنے اپنا تخت
سات حجرون مین مقفل مضبوط بند کیا اور محافظ اور نگہبان اُسپر معین کیے پھر مع لشکر
متوجہ پایہ سریر خلافت مصیر سلیمانؑ علیہ السلام کی ہوئی جب دیو اس حال پر مطلع ہوے اُنکو
اندیشہ پیدا ہوا کہ ایسا نہو جب حضرت سلیمانؑ حسن اور جمال اور عقل اور کمال بلقیس کو مشاہدہ
کرین اُسکے اختلاط اور صحبت پر مائل ہون اور وہ اُنکو اسرار جن پر مطلع کرے یا اُس سے
فرزند پیدا ہووے کہ اُسکو جن اور انس پر فضل اور بزرگی ہووے اور صاحب ملک ہوجاوے
اور ہم اُسکی اطاعت سے تنگ آوین مقرون صلاح یون ہی کہ اسوقت بنابر نقصان
جمال و کمال بلقیس کی عیب جوئی کرین کہ تا اُسکی رغبت اُنکی دل مین نہ پیدا ہووے
اور اُسکی طرف متوجہ نہووین اور اُسکو قبول نہ کرین چنانچہ بعضے اشراف نے جنون مین سے
تخت کے پاس آنکر عرض کیا کہ بلقیس کمال بے عقل ہے اور کلام اُسکا نہایت نامعقول اور
راہ صواب سے دور اور پاؤن اُسکے مثل سم خر ہین اور انگلیان پانون کی نہین ہین اور پنڈلیون کے
بال بہت ہین حضرت کی ضمیر مبارک مین خلجان اُسکے امتحان کرنے مین پیدا ہوا یا کہ پہلے
اُسکی عقل کی آزمایش کرین جب ایک فرسخ کی راہ درمیان بلقیس اور حضرت سلیمانؑ کے
فاصلہ رہا آیہ قال یا ایہا الملؤا ایکم یاتینی بعرشھا قبل ان یاتونی مسلمین ؕ یعنی کہا
سلیمانؑ نے اے سردارو کونسا تم مین سے لے آتا ہی میرے پاس تخت اُسکا پہلے اس سے

کہ آوے میرے پاس مسلمان ہوکر کسواسطے کہ اگر وہ مسلمان ہوکر میرے پاس آئے تو اُس سے
تخت لینا مناسب نہوگا مگر برضامندی اُسکی اور غرض حضرت کی یہ تھی کہ جب وہ تخت آوے
اُسکی صورت کو تغیر و تبدیل کرین اور اُس سے پوچھین کہ یہ تخت تیرا ہی یا نہین اور اُسکی جواب سے
اُسکی فراست پر آگاہ ہووین آیہ قال عفریت من الجن انا اٰتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک
وانی علیہ لقوی امین ٭ یعنی کہا ایک دیو نے جنون مین سے لے آؤنگا تمھارے پاس اُسکو
پہلے اس سے کہ اُٹھو تم جگہ اپنی سے اور تحقیق مین اوپر اُسکے البتہ زورآور ہون با امانت
معالم مین لکھا ہی کہ درمیان حضرت سلیمانؑ اور اُسکے تخت کے دو مہینے کی راہ تھی کسواسطے
کہ باین جلدی ہرگاہ وہ یہان آجاویگا اور اُسکی صورت بھی کچھ متغیر ہوگی اگر عقیلہ نہوگی
تو مقرر اُسکو نہ پہچانے گی غرض کہ اِس ہنگام مین ایک دیو پلید اور بدصورت تھا اُسنے کہا
مین لاتا ہون اُسکا تخت کہ مجلس حکومت سے حضرت اُٹھنے نہین پانے کے اور حضرت
سلیمانؑ دوپہر تک اجلاس محکمے مین کرتے تھے اور کہا مین اُسکے اُٹھانے کی طاقت رکھتا
ہون اور اُسکے جواہر مین سے کچھ چرانے کا بھی نہین امانت لاکر حاضر کرونگا حضرت نے کہا
مین اس سے بھی جلدی چاہتا ہون آیہ قال الذی عندہ علم من الکتٰب انا اٰتیک بہ قبل ان
یرتد الیک طرفک ٭ یعنی کہا اُس شخص نے جو نزدیک اُسکے تھا علم کتاب سے مین لے آؤنگا
تمھارے پاس اُسکو پہلے اس سے کہ پھر آوے طرف تمھارے نظر تمھاری۔ اختلاف ہی اِس
کلام مین کہ قائل اُسکا کون تھا بعضے کہتے ہین کہ وہ حضرت خضر تھے یا فرشتہ تھا کہ دفتر مقادیر
اُسکے ہاتھ مین ہے کہ اُسوقت اُسکو خداے تعالیٰ نے بھیجا تھا یا جبرئیل علیہ السّلام تھے یا آپ
حضرت سلیمانؑ تھے یا کوئی شخص مستجاب الدعوات یا فرشتہ کہ مددگار حضرت سلیمان کا تھا اور
جمہور ائمہ تاریخ کہتے ہین کہ قائل اس عبارت کا آصف برخیا تھا اور وہ اسم اعظم جانتا تھا
جب حضرت مجیب الدعوات کو اِس اسم کے ساتھ ندا کرتا دعا اُسکی مقبول و مستجاب ہوتی
اُسنے کہا مین لاتا ہون اُسکا تخت اتنی دیر مین کہ آپ آنکھ نہ جھپکاوینگے یا کسی طرف
آپ نگاہ کرین اور اُدھر سے آنکھ نہ پھیرنے پاوین حضرت سلیمانؑ نے اسکو اجازت دی
اور وہ تخت اپنی جگہ پر سے زمین مین دھنسا اور طرفۃ العین مین حضرت سلیمانؑ کے
سامنے کی زمین شق ہوئی اور وہ برآمد ہوا۔ اور وسیط مین لکھا ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے
اُس تخت کو وہان سے وہین ناپیدا کردیا اور اُنکے روبرو موجود کردیا آیہ فلما راٰہ مستقرا عندہ
قال ھذا من فضل ربی لیبلونی ءاشکر ام اکفر ومن شکر فانما یشکر لنفسہ ومن کفر فان ربی غنی کریم ٭
یعنی جب اُس تخت کو حضرت سلیمانؑ نے اپنے روبرو دیکھا کہا یہ کرامت فضل پروردگار

میری سے ہی کہ آزماوے مجکو کہ مین ایسے اُمور مین شکر گزار ہون یا ناسپاسی کرتا ہون جو
سپاسداری حضرت باری کی کرتا ہی وہ سپاسداری کرتا ہی واسطے نفس اپنے کے اور جو
ناشکری کرے پس تحقیق پروردگار میرا بے پروا ہی کرم کرنے والا اور معالم مین تفسیر آیہ
قال نکروا لھا عرشھا ننظر اتھتدی ام تکون من الذین لا یھتدون ؕ کہا کہ بدل ڈالو واسطے
اُسکے تخت اُسکا کہ دیکھین ہم آیا راہ پاتی ہے یا ہوتی ہے اُن لوگون سے کہ نہین راہ پاتی
مین لکھا ہی پھر حضرت سلیمانؑ نے کہا کہ اُس تخت کو تغیر دیوین اسطرح سے کہ اوپر کا نیچے
اور آگے کا پیچھے کر دین یا یہ کہ جواہر کو تبدیل کر دین کہ سبز کو بجاے سرخ اور سفید کو زرد کی
جگہ اور یہ امر اس مصلحت کے واسطے کہ آیا بعد سوال بلقیس پہچانتی ہی اپنے تخت کو یا نہین
آیہ فلما جاءت قیل اھکذا عرشک ؕ قالت کانہ ھو ؕ پس جب بلقیس حضرت سلیمانؑ کے پاس
آئی اور تخت اُسکا حضرت کے آگے رکھا ہوا تھا اُس سے پوچھا آیا تیرا تخت ایسا ہی کہا گویا
کہ یہ تخت وہی ہے۔ یہ نہ کہا کہ بالیقین یہ وہی ہی کسواسطے احتمال رکھتا تھا اور تخت بھی
مثل اسکے ہو اور یہ اُسکی کمال عقلمندی تھی پھر کہا میرا علم اوپر کمال قدرت الٰہی اور رحمت نبوۃ
سلیمانؑ پر اس معجزہ سے زیادہ ہی اور رہون مین اُسکے حکم کی تابعدار آیہ واوتینا العلم من
قبلھا وکنا مسلمین ؕ وصدھا ما کانت تعبد من دون اللہ انھا کانت من قوم کفرین ؕ
اور دیے گئے تھے علم پہلے اس سے اور ہوے تھے ہم مسلمان اور بند کیا ہمکو اُس چیز سے
کہ تھے عبادت کرتے سواے خدا کے تحقیق وہ تھی قوم کافرون سے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے
خردمندی بلقیس سے آگاہ ہوکر برعایت ناموس ہمکو اپنی بہن کے پاس اُتارا اور بعد چالیس
دن کے کہ خواہر حضرت سلیمانؑ نے فضائل حمیدہ اور شمائل گزیدہ اُس مہد علیا کے معروض
برادر کیے حضرت نے بالجزم ارادہ کیا کہ اُس درۃ التاج شاہی کو سلک ازدواج مین کھینچین
خواتین سلیمانؑ نے سُننے اس خبر سے پریشان ہوکر اور حسد لیجا کر عرض کیا کہ اُسکی پنڈلیون پر
بال بہت ہین تا خاطر شریف نبوی اُس سے نفرت کرے اور یہ بھی لکھا ہی کہ حضرت سلیمانؑ نے
بلقیس کے پانون کی آزمایش کی تھی کہ ایک محل بنوایا تھا کہ اُسکی زمین پر شیشہ ہاے سفید کا
صاف فرش کروادیا تھا اور اُسکے نیچے پانی جاری رکھا تھا اور اُسمین مچھلیان ڈلوادین تھین
اور مدارک مین لکھا ہے کہ تمام حیوانات دریائی بھی اُسمین ڈلوادیے تھے چنانچہ اُس
محل کا صحن پانی سے بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا اُسمین حضرت سلیمانؑ کا تخت بچھا تھا اور
وہین بلقیس کو طلب کیا جب یہ اُس قصر کے دروازے پر پہونچی آیہ قیل لھا ادخلی الصرح فلما
راتہ حسبتہ لجۃ وکشفت عن ساقیھا کہا گیا واسطے اُسکے داخل ہو محل مین پس دیکھا اُسکو

گمان کیا اُسکو پانی گہرا اور کھول دیا پنڈلی اپنی سے اور دامن جامہ کو دونون پنڈلیون پر سے اُٹھا لیا تا اُس پانی مین پاؤن ڈالے حضرت سلیمانؑ نے مشاہدہ کیا کہ اُسکے پانون نگارین اور ساق آئینہ مانند حسین آدمیون کے ہین لیکن بال بہت ہین اُسکی طرف سے منھ پھیر لیا آیہ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ کہا سلیمانؑ نے تحقیق یہ محل ہے منڈھا ہوا شیشہ سے اے بلقیس زنہار اپنا جامہ پانون پر سے نہ اٹھا کہ یہ جو پانی معلوم ہوتا ہے میدان ہے سادہ ہموار نگینہ سفید سے آیہ قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٭ کہا بلقیس نے اے پروردگار میرے تحقیق ظلم کیا مین نے جان اپنی کو اور مطیع ہوئی ساتھ سلیمانؑ کے واسطے پروردگار عالمون کے قبل ازین جو مین نے آفتاب پرستی کی ہے اپنے نفس پر ستم کیا اب تیرے حکم کی تابعدار ہون کہ تاج شرف تیری بندگی مین ہے اور حضرت سلیمان کے ہاتھ سے مسلمان ہوئی۔ مدارک مین لکھا ہے کہ بعضے محقق کہتے ہین کہ اصلا احتمال تجویز اس امر کا بہ نسبت حضرت سلیمانؑ نہین کیا جاتا کہ اُس عورت اجنبیہ کی پنڈلیان دیکھنے کی تجویز کی ہو بلکہ یہ سب بنا بر اظہار امر نبوت اور معجزون کے تھا اور معالم اور کشاف مین لکھا ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ بلقیس کے ساتھ نکاح کرین لیکن اُسکے پانون اور پنڈلیون سے کراہت رکھتے تھے دیوون نے نورہ اور حمام درست کیا کہ وہ بال اُس سے زائل اور دور ہوویں پہلے اس سے نورہ اور حمام دنیا مین پیدا نہوا تھا بہرحال آپ اُسکو اپنے عقد مین لائے اور نہایت دوست اور عزیز رکھتے تھے اور اُسکا ملک بھی اُسکے پاس چھوڑ دیا اور ہر مہینے مین ایک بار اُسکے پاس جاتے تھے اور تین روز وہان رہا کرتے تھے اور فرزند بھی اُس سے پیدا ہوا اور بعض تواریخ مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کے واسطے زر خالص سے ایک تخت بنوایا اور چار شیر نتائج افکار ارباب طلسمات سے کہ آگ اُن شیرون کے منھ سے شعلہ مارتی تھی اور ہر شیر کی پشت پر دو کرگس تعبیہ کیے تھے کہ آنکھین اُنکی شعلہ یاقوت سے تھین اور دانت اُنکے مروارید آبدار سے۔ اور جب حضرت سلیمان علیہ السلام اُس تخت پر بلقیس پاس جاتے تھے وہ کرگس بطریق اعتدال اور بقدر احتیاج گلاب اِن پر چھڑکتے تھے اور دو کنگرہ سریر پر دو مرغ تھے کہ جب حضرت چاہتے کہ مجکو یا بلقیس کو کوئی نہ دیکھے وہ جانور پیراہون تخت اس طرح بال و پر پھیلاتے تھے کہ کوئی انکو نہ دیکھ سکتا تھا اور ہر ایک طرف اُس تخت کے چار طاؤس نصب کیے تھے کہ اُنکے منھ مین سے بوے عنبر و عبیر آتی تھی کہتے ہین کہ جس کرسی پر کہ آصف بیٹھتا تھا اور ایک شیر موضوع تھا کہ جو کوئی اُسکے روبرو جھوٹی گواہی دیتا اُسپر وہ شیر حملہ کرتا اور بعضے کہتے ہین کہ اُسکے ساتھ آپ نے نکاح نہین کیا تھا

بلکہ اُسکا نکاح ہمدان کے بادشاہ کے ساتھ کر دیا تھا اور اُسکا بیان اس طرح پر ہے کہ جب بلقیس مسلمان ہوئی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُسکو فرمایا کہ کسی مرد کو اپنی قوم سے اختیار کر لے کہ تیرا اُسکے ساتھ نکاح کر دون بلقیس نے کہا یا نبی اللہ میرے برابر مردون مین سے کون ہے کہ اُسکے ساتھ نکاح کرون حالانکہ میری قوم مین سے ایک بادشاہ عظیم الشان میری خواستگاری کرتا تھا مین نے نہین مانا حضرت سلیمانؑ نے کہا ہان اسی طرح ہے لیکن اسلام مین اس سے لاچاری اور مجبوری ہے اور اب تجکو نہین چاہیے کہ حلال خدا کو حرام کرے بلقیس نے کہا اگر تم جانتے ہو کہ یہ امر ناگزیر ہے تو مجکو ذی تبع کہ ہمدان کا بادشاہ ہے اُسکو دیدو پس حضرت سلیمانؑ نے اسی طرح کیا اور ملک یمن اُسکو دیکر وہان بھیجدیا **فصل تیسری** بیچ فتنہ سلیمانؑ کے اور گم ہونے نگین کے اور رہنا اُسکا مچھلی کے پیٹ مین سے اور ذکر وفات اور مدت عمر حضرت سلیمانؑ کی معالم التنزیل مین سورہ ص مین در ذیل آیہ ولقد فتنا سلیمٰن والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب ۵ اور البتہ تحقیق آزمایا ہمنے سلیمانؑ کو اور ڈال دیا ہمنے اوپر کرسی اُسکی کے ایک بدن پھر رجوع کیا بحق۔ لکھا ہے کہ درباب فتنہ حضرت سلیمانؑ اور جسد ملقی مین بہت اختلاف اقوال ہے ولیکن وہ جو قریب یقین اور لائق سباق باحسن وجوہ کے ہین اختصار اُنپر کیا جاتا ہے کہ ایک طائفہ کہ جسد ملقی عبارت بدن سے سلیمان علیہ السلام سے ہے کہ بواسطہ اُسکے حضرت سلیمانؑ فتنہ مین پڑے چنانچہ ابو ہریرہؓ نے روایت کی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام تین سو منکوحہ اور سات سو حرم رکھتے تھے ایک مرتبہ آپ نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ جمیع اہل حرم سے شرط طواف بجالاؤن تا ہر ایک سے ایک لڑکا پیدا ہووے کہ راہ خدا ے تبارک وتقدس مین جہاد کرے اور بحسب اتفاق اس بات کو مقرون بہ کلمہ انشاء اللہ نہ کیا اور بعد مباشرت ایک عورت کہ اُنمین سے بارور ہوئی اور اُسکے ایام حمل منقضی ہوے ایک لڑکا نصف انسان طولانی اُس سے پیدا ہوا یعنی ایک آنکھ اور ایک کان اور ایک ہاتھ اور ایک پانوٗن۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اُسکی کہ نفس محمدؐ کا بیچ ہاتھ اُسکے کے ہے کہ اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو البتہ دیجاتی اُنکو وہ چیز کہ تمنا کی تھی انھون نے درحالت سیر اسپان یعنی روآفتاب ور پیدا ہوتی ایسی اولاد کہ جہاد کرتی بیچ راہ خدا کے القصہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام اس حال پر مطلع ہوے پریشانی اور اندوہ تمام نے انکی ضمیر منیر پر غلبہ پایا کہتے ہین کہ آن حضرت اور آصف اور مادر فرزند مع اُسکے ایک دن باہم بیٹھے اور حضرت اس امر مین اظہار حزن اور اندوہ کر رہے تھے آصف نے کہا کہ آؤ تا ہر شخص ہم مین سے کہ جو کچھ دل مین رکھتا ہے اور کوئی سواے عالم الغیب والشہادہ اُسپر مطلع نہین ہے ظاہر کرے اور اس لڑکے کی شفا چاہے کہ قادر بیچون ہمارا ملتمس ارزانی فرماوے

سبکو یہ بات مستحسن معلوم ہوئی حضرت سلیمانؑ نے کہا بارخدایا تو جانتا ہی کہ باوجود اس تمام
مملکت اور حشمت کے کہ مین رکھتا ہون دو شخص کہ میرے پاس آتے ہین اور ایک سیب
برسم تحفہ لاتا ہے اور دوسرا خالی ہاتھ ہوتا ہے نظر محبت میری صاحب سیب پر زیادہ
پڑتی ہے بہ نسبت تہیدست پھر رو بقبلہ ہوکر دعا کی اور کہا الٰہی تو جانتا ہے کہ مین
اس قول مین صادق ہون اپنی شفا اس کو دکھ سے دریغ نہ رکھ اور جب مراسم
دعا سے فراغت پائی حضرت واہب العطایا نے آنکھ اور کان دوسرا اُس لڑکے کو ارزانی
کیا پھر آصف نے کہا یارب تجکو معلوم ہی کہ چند نوبت مین نے حضرت سلیمانؑ سے
استدعا کی کہ مجکو شغل وزارت سے معاف رکھیے اس التماس مین میرا دل میری
زبان کے موافق نہ تھا اگر یہ بات مین نے سچ کہی ہے تو نظر مرحمت اس طفل سے
دریغ نہ رکھ ہرگاہ کہ آصف نے دعا ادا کی فوراً حق تعالیٰ نے دوسرا ہاتھ اُس فرزند کو
عطا فرمایا پھر مادر پسر نے مناجات کی اور کہا یارب تو جانتا ہی کہ باوجود اسکے کہ حضرت
سلیمان علیہ السلام باین ہمہ تمکنت اور ابہت شوہر میرا ہی جس مرد کو مین اچھا دیکھتی ہون
مجکو آرزو ہوتی ہے کہ وہ میرا شوہر ہووے ۔ اگر مین اس حدیث مین صادق ہون میرے
فرزند کو عافیت کر اُسی وقت باری تعالیٰ نے دوسرا پاؤن اُس مولود کو بخشا اور وہ صحیح لڑکا
ہوگیا اور جب یہ سلیم الاعضا ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام کے دل مین محبت قوی اسکی
پیدا ہوئی لہذا خاطر خطیر حضرت مین گذرا کہ کسی شخص مشفق و مہربان کو اُس میوہ باغ
جنان کو بنا بر تربیت تفویض فرماوین بعضے کہتے ہین کہ اس ارادہ پر اُنکے جن
مطلع ہوے ایک نے اُنمین سے التماس کیا کہ اس فرزند دلبند کو میرے تفویض کیجیے
تا بہ تعہد مراتب تربیت اُسکے قیام کرون اور حضرت نبوی نے بموجب التماس اُس قرۃ العین کو
اُسکے تسلیم کیا اور یہ امر مقبول بارگاہ صمدیت نہوا لاجرم ملک الموت مامور ہوا کہ روح
اُس نورسیدہ کی قبض کرے اور بدن اُسکا کرسی سلیمان علیہ السلام پر ڈال دے
فذالک قولہ تعالیٰ والقینا علے کرسیہ جسدا وھو جسد ولد ملیت منقول ہی کہ حضرت سلیمان
علیہ السلام نے بعد از فوت پسر بنیاد و تعزیت رکھی اس اثنا مین حکیم علے الاطلاق نے
دو فرشتون کو بصورت انسان انکے پاس بھیجا ایک نے اُن دونون مین سے دوسرے پر
دعویٰ کیا کہ سر راہ مین نے کچھ بویا تھا جب کہ وہ سبز و خرم ہوا اس شخص نے اُسپر گذر کر
میری زرعہ کو روند ڈالا اور مسمار کردیا کہ میرا انتفاع جاتا رہا حضرت سلیمان علیہ السلام نے
مدعا علیہ سے پوچھا کہ تو نے یہ حرکت کیون کی اُسنے جواب دیا کہ یا نبی اللہ ایک دن مین

سبز کو گیا تھا کہ ناگاہ ایک مزروع پر پہونچا درمیان راہ ہر چند بچپ و راست نظر کی کسی طرف راہ سلوک نہ پائی کہ اُدھر سے گذر کر بمقصد فائز ہون بنا بر ضرورت اُس زراعت پر گذرا اور بے اختیار کھیتی اُسکی پامال ہوئی حضرت سلیمانؑ نے مدعی کی طرف دیکھکر کہا کہ تو نے کیون ایسی جگہ بویا تھا کہ جہان رستہ جاری ہوا اور چلنے والون کو دشواری ہو درحقیقت قصور تیرا ہی نہ مدعا علیہ کا مدعی نے جواب دیا کہ دنیا طریق موت ہی آپ کو بھی راہ موت پر فرزند بونا تھا اس حزن اندوہ مین گرفتار ہوتے حضرت نے اُسکے قول کی تصدیق کی اور جانا کہ یہ تنبیہ اور تعلیم جانب خداے تعالی سے ہی اُسی وقت مجلس تعزیت سے اُٹھکر غم اور اندیشہ فرزند خاطر اطہر سے باہر کیا - وہب بن منبہ اور ابن عباسؓ سے مروی ہی کہ فتنہ سلیمانؑ عبارت انتزاع ملک سے ہی اور مراد جسد دیو سے ہی کہ چالیس روز تک سریر حضرت نبوی پر بمشیت الٰہی بیٹھا اور کیفیت اس واقعہ کی اسطرح پر ہی کہ حضرت سلیمانؑ نے سنا کہ ایک جزیرے مین جزائر سے ایک بادشاہ ہی بت پرست صیدان نام جو کہ ہمگی اوقات والا جہاد اور قہر اعداے دین پر مصروف تھی ہوا کو حکم کہ وہ بساط حضرت اُٹھاکر اُس جزیرے مین لے گیے اور ملک بت پرست حضرت کے دست مبارک سے مارا گیا اُسکی ایک بیٹی تھی کہ جمال فائق اور حسن لائق رکھتی تھی حضرت کے تصرف مین آئی اور محبت اُسکی دل قدس منزل مین پیدا ہوئی شیطان نے اپنے دل مین کہا یہ وقت فرصت غنیمت ہی کچھ ایسا کیا چاہیے کہ فتنہ جہان مین ظاہر ہووے لاجرم بصورت دایہ ایک دائیون اُس دختر سے بنکر دروازۂ قصر پر آیا اور باریابی کی استدعا کی اُس پریوش نے بعد حصول اجازت از پیشگاہ نبوی اُسکو اپنے پاس بلایا شیطان نے اُسکے روبرو آکر اُسکے زوال ملک پر نوحہ اور زاری کی اور اُس لڑکی سے کہا کہ تو کیونکر سلیمانؑ کے ساتھ راضی اور موافق ہے کہ اسنے تیرے باپ کو مار ڈالا اور تجکو اسیر کیا اور تیری مملکت کو زیر و زبر کر دیا وہ لڑکی رونے لگی شیطان نے کہا کہ مفارقت پدر مین تیری کیونکر گذرتی ہے جواب دیا بیت روزم بدرد دل گذرد شب بسوز ہجر ؛ دور از سعادت تو عجب زندگانی است ؛ اُسنے کہا اس بات مین یون حیلہ کر کہ جب سلیمانؑ تیرے پاس آوے رونے سے باز نہ رہنا اور اُسکے ساتھ کلام نہ کرنا جب وہ تجھسے پوچھے کہ تو کیون روتی ہی اُسوقت اپنا فرط اشتیاق پدر ظاہر کرنا اور اُس سے کہنا دیوون سے میرے باپ جیسی ایک صورت پتھر سے ترشوا دو تا صبح اور شام اُسکو دیکھکر اپنی خاطر حزین کو تسکین دون وہ دختر تا دانی بر طبق تعلیم شیطان عمل کیا اور حضرت سلیمانؑ نے حسب التماس اُسکے دیوون سے ایک پتھر بصورت پدر دختر ترشوا کر اُسکو دیدیا اُس لڑکی نے کہ قبل از مصاحبت حضرت نبوی شیوہ بت پرستی

شعار موروثی تھا اس صورت کو موہبت عظیم جان کر آپ مع اپنی لونڈیون باندیون کے بہ عبادت
اور پرستش صنم مشغول ہوئی اور حضرت سلیمانؑ کو مدت تک اس امر کی اصلا خبر نہ ہوئی بعد
چالیس دن کے وقوع اس قضیہ سے کہ خبر بت پرستی اُس عورت کی کہ دربروزن مین مشہور
ہوئی ایک جماعت نے مخبران صادق سے کیفیت واقعی آصف سے آن کر عرض کی اور
اس باب مین نہایت اضطرابی کی آصف نے کہا تم ذرا تسکین پکڑو کہ اس خبر کو باحسن وجہ
بسامع حضرت پہونچاتا ہون اور اُسی لحظہ حضرت سلیمانؑ سے ملاقات کی اور کہا یا نبی اللہ
بڑھاپے نے مجکو آگھیرا ہے پیشتر از انقضاے ایام حیات چاہتا ہون کہ مجمع خاص و عام مین
فضائل اور مآثر انبیا علیہ السلام بیان کرون تا موجب ازدیاد عقیدت خلائق ہووے
حضرت سلیمان علیہ السلام نے بموجب معروضہ آصف بن برخیا اُسیوقت باحضار طوائف
جن و انس فرمان دیا اور بعد انعقاد مجلس آصف نے اُس محفل مین فضیلت و شرف ہر پیغمبر
گذشتہ کا بزبان فصیح اور بیان صریح کہنا شروع کیا جب سخن حضرت سلیمان تک پہونچا اُنکے
مناقب زبان صغر اور پیشتر از قوت پدر عالی قدر کہکر خاموش ہو گیا اور معجزات عالم نبوت
انکے کچھ بیان نہ کیے آپ کو یہ امر کمال ناگوار ہوا اور اس سے نہایت اندوہناک ہوے
جب سب آدمی پراگندہ ہوے آصف سے پوچھا کیا سبب ہے کہ خصائص معارف عمر میرے
ظاہر کیے اور جو خداے تعالے نے بعد از وفات والد بزرگوار مجکو ارزانی فرمائے ذکر
نہ کیے آصف نے جواب دیا مدح و ثنا اُس شخص کی کہ چالیس دن سے اُسکے گھر مین بت پرستی
ہوتی ہو کیا کہون حضرت سلیمانؑ نے کہا میرے گھر مین کہا ہان اور صورت واقعہ عرض کی
حضرت سلیمانؑ انا للہ و انا الیہ راجعون کہکر مجلس مین سے اُٹھے اور محل مین جا کر بت کو توڑا
اور دختر صیدان پر خفا ہوے اور پھر لباس پاک کہ سوت کاتے ہوے دختران معصومہ پاکیزہ سے
تربیت پایا تھا اور خلوتخانے مین خاک بچھا کر بیٹھے اور بہ گریہ و استغفار مشغول ہوے اور
ہنگام شب کہ بنابر قضاے حاجت معبد مین سے نکلے اپنی انگوٹھی ایک لونڈی کو جواری حرم مین سے
کہ جرادہ نام تھا بدستور معہود سپرد کی اُسوقت صخرہ نام ایک عفریت بصورت حضرت سلیمانؑ بنکر
انگوٹھی اُس جاریہ سے لیگیا اور اُسکو اپنی اُنگلی مین پہن لیا اور سریر سلیمانی پر جا بیٹھا سب
جن و انس نے خاصیت انگشتری سے کمر مطاوعت اور متابعت اُسکی باندھی جب حضرت
قضاے حاجت سے فارغ ہو کر بیت الخلا سے باہر نکلے تو انگوٹھی جرادہ سے طلب کی اُسنے
کہا صاحب خاتم کو مین نے حوالے کی تو کون ہے کہ مجھسے مانگتا ہے کہ مین تجکو نہین پہچانتی اور اُسنے
یہ اسواسطے کہا کہ اندک تغیر صورت آن حضرت مین بھی ہو گیا تھا ازبسکہ اس قیل و قال و طلب خاتم مین

حضرت سلیمان علیہ السلام کی تخت کی طرف نظر پڑی ایک شخص اُسپر بیٹھا دیکھا کہ مشابہ اپنی
صورت کے تھا اُسوقت جانا کہ بواسطہ کردار ناصواب اُن بیبا کون کے کہ گھر مین اُنھون نے
بہ عادت غیر خالق اقدام کیا ہو قادر مختار نے زمام تسلط و اختیار قبضۂ اقتدار میرے سے
نکال لی ہے پھر آپ طلب خاتم سے درگذرے اور راہی ہوے۔ روایت کرتے ہین کہ حضرت
سلیمان علیہ السلام ایام انتزاع ملک مین گھر گھر پھر کر سوال کرتے تھے اور جب آدمی اُنسے
پوچھتے تھے کہ تو کون ہو اور یہ نام اپنا بتاتے تھے تو خلق انکو بسفاہت نسبت دیکر اُنکے منھ پر
خاک ڈالتی تھی اور کہتی تھی کہ تو دیوانہ ہو مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک سلیمان وہ ہو
کہ بہ غایت حشمت اور کمنت تخت سلطنت پر بیٹھا ہو اور ایک طائفہ کا یہ عقیدہ ہو کہ یہ شخص
دیو تھا اُسنے آپ کو متشکل بصورت حضرت کیا تھا اور حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
منقول ہو کہ ایک دن حضرت بھوکے پیاسے ایک بنی اسرائیل کے دروازے پر آئے
اور کسنڈی کھڑکائی ایک عورت نے اس گھر مین سے نکل کر پوچھا کہ تو کیا حاجت رکھتا ہو
حضرت نے کہا مین چاہتا ہون کہ تو میری ضیافت کرے کہ مین بھوکا ہون ضعیفہ نے کہا تو مرد
مسافر ہو اور میرا خاوند گھر مین نہین ہو مرد بیگانہ کی مدارات نہین کرسکتی مگر اتنا انتظار کر
کہ وہ آجاوے اور اُسکے آنے تک اِس باغ مین کہ ہمارے گھر کے متصل ہو جا کہ وہان
پانی بھی ہے اور میوہ بھی جب وہ آویگا تو بخوبی شرط مہمان نوازی بجالاویگا حضرت سلیمانؑ
اُس باغ مین گئے اور قدرے پانی پیا اور کچھ میوہ تناول فرما کر سوگئے اُسوقت ایک مار سیاہ
نکلا اور بالہام ربانی حضرت سلیمانؑ کو پہچانا اور جب دیکھا کہ مکھیان حضرت کو تکلیف دیتی ہین
اُس باغ مین کسے ایک شاخ ریحان منھ مین لیا مگس رانی کرنے لگا اِس اثنا مین صاحب بستان
اپنے گھر مین آیا اُس عورت نے آنے مہمان سے مطلع کیا اُس شخص نے باغ مین آن کر دیکھا
کہ ایک دولتمند سوتا ہو اور ایک سانپ اُسکی خدمت مین مشغول ہو مشاہدہ اس حال سے
متحیر ہوا اور اپنی بی بی کو طلب کیا اور وہ امر عجیب اُسکو دکھایا غرض کہ جب مالک باغ حضرت کے
نزدیک پہونچا وہ سانپ اُسوقت چلا گیا اور اُس شخص نے آپ کو جگا کر دلداری کی اور کہا
مین نے قرب و منزلت تمھاری بسبب خدمتگذاری سانپ کے جو نزدیک خدا کے عز و جل
دیکھی آپ کا معتقد ہوا ہون اب یہ منزل خاص تمھارا دولت خانہ ہو یہان با آسایش
رہیے مگر مین ایک دختر جمیلہ رکھتا ہون چاہتا ہون کہ تمھارے سلک ازدواج مین
کھینچون التماس میرا قبول کرو اور بہ فراغ بال بندہ خانے مین روز و شب گذارو حضرت
سلیمانؑ نے اُسکا مسئول قبول کیا اور اُس دختر کو قید نکاح مین لائے اور تین سبانہ روز

وہان رہے چوتھے دن صاحب خانہ سے کہا کہ مدت مہمانی تمام ہوئی اب مجکو یہ گوارا نہین کہ تم بنا بر تحصیل مؤنت میری کے زحمت مین رہو یہ بات کہکر گھر سے باہر نکلے اور کنار دریا پر جاکر صیادون کے ساتھ ملے اور صید ماہی مین اُنکی ہمراہی مین رہے تاوقتیکہ اُس محنت اور بلیت سے نجات پائی اور کیفیت اس واقعہ کی اس طرح پر ہے کہ جب صخرہ جنی سریر سلیمانی پر بیٹھا بہ تکلف بنی آدم کے ساتھ اختلاط کرتا تھا بیت

کند ہم جنس باہمجنس پرواز	کبوتر با کبوتر باز با باز

اور اکثر اوقات مصاحب اُسکی بسبب میل طبیعی اپنے ابنائے جنس سے رہتی تھی اور معہذا اِس چالیس دن زمان حکومت مین خلاف شرع اور عقل اکثر حکم اُس سے صادر ہوتے تھے تو خلائق نے اشمال ان حرکات نالائق سے بدگمان ہوکر صورت حال بہ عرض آصف پہونچائی اُسنے بھی یہی کہا کہ ظن غالب یہی ہے کہ یہ شخص حضرت نہین ہین اور جب تک یہ معنی تحقیق ہوا سُنے از ازواج اور سراپاے حضرت نبوی پاس جاکر تفتیش حال کی بعد از استفسار انھون نے کہا کہ چند روز سے حضرت سلیمان علیہ السلام ہمارے پاس نہین آئے آصف نے خلق کو آگاہ کیا کہ یہ خبیث سلیمان نہین ہے بلکہ ایک دیو ہے کہ اُسکی جاے پر قرار پکڑا ہے اور صخرہ ماروئی نے اثناے جلوس مین کہ تخت عظمت پر بیٹھا تھا بالتماس سائر شیاطین سحر اور نیز نجات لکھکر اور بہ خاتم سلیمانی مہر کرکر زیر پاے سریر اعلے پنہان کر دیے اور بعد از وفات حضرت نبوی شیاطین نے وہ مزخرفات نکال کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ منسوب کیے اور بنی آدم مین شائع اور ذائع ہوے فذالک آیہ واتبعوا ما تتلوا الشیٰطین علے ملک سلیمن وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر اور پیروی کرتے ہین اُس چیز کی کہ پڑھتے ہین شیطان اوپر وقت سلیمانؑ کے اور نہین کفر کیا تھا سلیمانؑ نے ولیکن شیطانون نے کفر کیا تھا سکھلاتے تھے لوگون کو جادو اور تفسیر عزیزی مین تفسیر اسی آیۃ ذالی ہدایہ کے مین اس طرح پر لکھا ہے کہ جو حضرت سلیمانؑ کے جن و انس و طیور وغیرہ تحت حکم تھے اور مجموعاً حاضر خدمت بابرکت آپ کے رہتے تھے تو اختلاط آدمیون کا جنون کے ساتھ بے پردہ اُسوقت مین تھا کہ باہم نشست و برخاست بخوف و ہراس کرتے تھے تو اکثر شیاطین الجن بنا بر اظہار تفاخر اپنے روبرو انسیانات کے اعمال عجیبہ اور امور غریبہ ظاہر کرتے تھے اور افسونہاے سریع التاثیر بسبب تعظیم اسامی بنان اور شیاطین کے شرک صریح پر شامل تھے سامنے آدمیون کے پڑھتے اور اُس سے عجائب غیر متوقع وقوع مین آتے کسواسطے کہ بسبب امرار شیاطین الجن کسی کا پانون بند ہوتا اور کسی کی

کرون تو ٹتی اور کسی کے پیٹ مین درد پیدا ہوتا اور جب وہ افسون آموختہ اُنکا پڑھتے
تو فے الفور آرام ہو جاتا اور ایسے امور کہ بمنزلہ خرق عادت جنون سے صادر ہوتے اکثر سفہا
بہت معتقد اور فریفتہ ہوتے تھے اور تعظیم اُن بتون اور پیشوایون شیاطین کی اُنکے دلون
مین راسخ ہوتی اور علاوہ ازین بعضی ارواحین خبیثہ فی الحقیقت ایسی ہوتی ہین کہ بالطبع
قالہ و پرستش اپنی دوست رکھتے ہین اور چاہتے ہین کہ مردم ہماری طرف رجوع کرین اور
پوجین اور اُنکو شیطان الجن بجانتے ہین بنا بر ارتکاب شرک اُنکے نام بھی افسونون مین
داخل کرکر آدمیون کو تعلیم کرتے اور سجدہ کرنا اور قربانی اور ارواحون کے واسطے عمل مین
لانا شرائط اعمال گردانتے تھے اور انسانات بجہت ظہور آثار عجیب کفر و ضلالت مین
گرفتار ہوتے غرض کہ رفتہ رفتہ ان افعال ذمیمہ اور اعمال خبیثہ کا ارتکاب عوام سے
گذر کر تا بخواص پہونچا اور عموماً بنی آدم مین رواج پایا تا آنکہ حضرت سلیمان کو مفصل خبر
اس اضلال و گمراہی کی پہونچی حضرت نے آصف بن برخیا وزیر اعظم کو حکم کیا کہ شیاطین
افسون خوان کو حاضر کرے اور جو کچھ اُنکے پاس اس قسم کے اعمال شنیع سے ہو لکھوا کر
زیر کرسی میری دفن کر دے اور من بعد تقید کرے کہ شیاطین و انسان یکجا بود و باش نکیا کرین
اور آپسمین تعلیم اور تعلم مسلوک نہ رکھین چنانچہ اس ضبط و ربط حضرت سے تا زمان حیات
آپ کے انسداد اس رخنہ فساد کا رہا۔ لیکن بعد از وفات حضرت سلیمان اور آصف کے
روبرو آدمیون کے پھر شیاطین نے کہنا شروع کیا کہ حضرت اس قدر ثروت و مملکت
صرف بزور علم سحر کر اُس سے تسخیر جن و انس و ریاط و وحوش حاصل ہوئی تھی وہ سب
کتب اعمال جادوگری اُنکی زیر کرسی مدفون ہین اب یہ مناسب ہے کہ اُس جگہ کو کھود کر
اُن مکتوبات کو نکال لو اور بموجب نوشتہ اُسکے عمل مین لاؤ تا تم اُنکے تم بھی مسخر کرنے
خلائق اور اظہار عجائب و غرائب پر قادر ہو بہر حال اُنکے اغوا سے لوگون نے وہ
کتابین نکالین اور افسون جو اُسمین لکھے تھے باداے شرائط پڑھے اور اُنسے بر آمد مقاصد
جو بر حسب خواہش ہوئے تو اُنکے عقیدون مین فساد پڑا اور یہانتک نوبت پہونچی کہ تعلیم و تعلم
علوم دینی اور تلاوت توریت بالکل متروک ہوئی اور سب اکتساب علم سحر و افسونگری مین مصروف
ہوئے مگر جب شیاطین کو یقین ہوا کہ یہ بخوبی گمراہ ہوے اور کتب آسمانی سے سب نے اعراض
کیا اُنھون نے اطاعت افسونون سے پہلو تہی کرنا شروع کیا اسواسطے ظہور آثار اُنمین کمی
پیدا ہونے لگی حتے کہ وہ فوائد دنیوی بالکل جاتے رہے اور فساد عقیدہ باقی رہا اسواسطے
دین یہود مین بہت فتور ہوے پھر کیفیت جب اعیان مملکت اور شرفاے بنی اسرائیل کو قبضہ صخرہ مادر مین

تردد وپیدا ہوا بنا بر انکشاف اس امر مبہم کے اُسکے روبرو توریت پڑھنی شروع کی وہ ملعون طاقت سُننے اس کلام ملک العلام کی نہ لایا اُسی وقت تخت پر سے غائب ہوگیا اور خاتم سلیمانی دریا مین ڈال دی اور ایک مچھلی بامر الٰہی اُسکو نگل گئی اور وہ مچھلی اُس صیاد کے دام مین گرفتار ہوئی کہ حضرت سلیمان اُسکی معاونت کرتے تھے اور صیاد نے اُس مچھلی کو عوض اُجرت مین اُنکو دیدیا حضرت نبوی نے ہنگام شب اپنے گھر مین مراجعت کی اور اُس مچھلی کو اپنی بی بی کو دیا کہ بریان کردیوے جب اُس عورت نے اُس ماہی کے پیٹ کو چیرا ایک انگوٹھی اُسکی نظر پڑی کہ اُسکے چمک سے سارا گھر روشن ہوگیا اور وہ انگوٹھی اپنی اُنگلی مین اپنی بی بی سے لیکر حضرت سلیمان نے پہن لی اُسیوقت طوائف جن وانس اور وحوش وطیور درگاہ سلطنت پناہ پر جمع ہوئے اور باوجود اُسکے کہ ایسی خاتم ایسے دیو کے چنگل مین پڑی اتنی محفوظ اور بہرہ مند نہوئی۔ ابن عباس سے منقول ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ نے سریر حشمت پر قرار پکڑا دیوون کو حکم دیا کہ صخرہ مارد کو پیدا کرکر حاضر کرین ہرگاہ اُسکو موجود کیا موقف جلال سے فرمان واجب الامتثال صادر ہوا کہ اُسکو مع اُسکے تابعون کے مقید اور مغلول کرکر دریا مین ڈال دو قال عز من قال آیۃ وآخرین مقرنین فی الاصفاد یعنے اور اور طرح کے جکڑے ہوئے بیچ زنجیرون کے و عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سیخرج فی آخر الزمان شیاطین اوثقہم سلیمان بن داؤد فی البحر یجالسونکم ویعلمونکم سنن دینکم فلا تقبلوا منہم یعنے مروی ہے خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بدرستی کہ تحقیق فرمایا قریب ہے کہ خارج ہووین آخر زمانے مین شیاطین کہ قید کیا اُنکو سلیمان بن داؤد نے بیچ دریا کے بیٹھین گے تمھارے پاس اور سکھا دین گے تمکو سنن دین تمھارے کے پس چاہیئے کہ نہ قبول کرو تم اُنسے کچھ ضمائر ارباب بصائر پر مخفی نہ رہے کہ باوجود اسکے کہ حدیث فتنہ سلیمان نے طول کھینچا لیکن ناگفتہ اور درناسفتہ اس باب مین بہت رہ گئی بیت

سخن دراز کشیدیم وہمچنان باقی است	حدیث دلبر فتان وعاشق مفتون

اور تفسیر مدارک التنزیل اور زاہدی مین لکھا ہے کہ جو کچھ کہ مروی ہے درباب جاتے رہنے انگشتری اور ہونے عبادت بُت پرستی کے بیچ گھر حضرت سلیمان کے اباطیل اور اکاذیب بیہودہ ہین اور حدیث کہ فقیر اور محتاج پانسو برس پہلے امیر و دولتمندون سے بہشت مین آوین گے اور ایک روایت ہے چالیس برس پہلے چنانچہ کہتے ہین کہ حضرت سلیمان پانسو برس یا چالیس برس بعد سب انبیا اور رسولون کے جنت مین آوین گے اسواسطے کہ دنیا مین غنی تھے اور خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع سب امت مرحومہ اپنی کے سب پیغمبرون اور اُمتون سے پہلے بہشت مین تشریف لاوین گے کسواسطے کہ دنیا مین فقیری اختیار کی تھی اور دعا کیا کرتے تھے

اللھم احینی و امیتنی مسکینا و احشرنی فی زمرۃ المساکین ۵ اور صاحب کشف اور مدارک نے
بیچ تفسیر سورۂ سبا کے لکھا ہے کہ جو بناے مسجد اقصے حضرت داؤد نے بموجب وحی الٰہی بعد
بلند ہونے دیوارون کے بقدر قد آدم چھوڑ دی تھی آپ حضرت سلیمانؑ باتمام اُس مسجا اور بناے
ایک شہر کے حوالے بابل مین راغب ہوئے اور ہر ایک کو طوائف جن و انس سے بامر لائق مقرر
کیا اور بدست استادان چابک دست سنگ رخام سے ایک شہر کی بنیاد رکھوائی مشتمل بارہ سور پر
اور ہر سور کو باہتمام ایک سبط بنا کر دیا کہتے ہین کہ ہر روز لاکھ سنگ تراش اُس شہر مین کام کرتا
تھا اور تیس ہزار آدمی پہاڑون سے پتھر تراشتے تھے اور ستر ہزار آدمی اور آشتر پر وہ پتھر لاد کر شہر
مین لاتے تھے پھر تھوڑی مدت مین کہ وہ شہر بن چکا نام اُسکا بیت المقدس رکھا اور دیوؤن کو حکم کیا کہ انھون
نے معدنون سے جا کر لعل و یاقوت اور فیروزہ اور زبرجد اور چاندی اور سونا وغیرہ لانا شروع
کیا اور بعضون کو بنا بر تحصیل دُر و مروارید کے دریاؤن مین بھیجا اور ایک فوج کو بنا بر لانے
سنگ کے امور کیا جب آلات و اسباب مہیا ہوئے سنگتراشون نے الواح اور تختے بنائے
اور کاریگرون نے سنگ سفید اور زرد اور سبز باہم گر ترتیب دیئے کہ اس مسجد کی دیوارین
مرتفع کین اور ستون اُس کے احجار شفاف اور صاف کے نصب کیے غرض کہ چھت
اور در و دیوار مسجد کو بانواع گوہر ہاے قیمتی مرصع کیا کہ لمعان جواہر و زواہر سے وہ معبد
شب تاریک مین روز روشن رکھتا تھا۔ حدیقۃ الاقالیم مین لکھا ہے کہ مسجد اقصے جانب مشرقی
بیت المقدس واقع ہے اور طول اُس مسجد کا سات سو چوراسی گز کا ہے اور عرض اُسکا
چار سو پچپن گز اور چھ سو چوراسی ستون رکھتی ہے اور ہر شب چار ہزار قندیل اُس جا روشن
اور ہزار ہزار گز کے بوریے رومی ہر سال اُسکے فرش مین صرف ہوتے تھے اور سات سو فراش
اُس مسجد کی خدمت مصروف رہتے تھے اور پچاس خم زرین پانی سے بھرے ہوئے وہان
رہتے اور چار سو منبر اُسمین تھے اور صحن مسجد مین ایک مصطبہ پانچ گز مرتفع ہے اور اُسمین ایک
قبہ عظیم ہے مثمن یعنے ہشت پہل کہ اُس کو قبۃ الصخرہ کہتے ہین اور اوسمین ایک پتھر
ہے کہ اثر قدم محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اوس کے ایک کونے مین ظاہر ہے
کہ آن حضرت شب اسرے مین وہان سے معراج کو تشریف لے گئے ہین اور ایک طرف
اوس سنگ کا بموافقت پاے رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم دس گز کی قریب
زمین سے بلند ہوا تھا کہ آن حضرت نے فرمایا قف یعنے ٹھہر جا وہ وہین بحال خود معلق
رہ گیا اور محراب مریم اور محراب زکریا کہ نماز وہان کرتے تھے اور کرسی حضرت سلیمان
کہ اُسپر خدا کو یاد کرتے تھے یہ سب وہان تھین القصہ مسجد اقصے اول مسجد ہے کہ عالم دنیا مین نبی جیسے

کعبہ اول خانہ ہے کہ روے زمین پر عمارت پائی۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ تمام مسجد اقصیٰ مین ایک بالشت زمین نہیے کہ اوسپر کسی پیغمبر نے نماز نہ پڑھی ہو یا یہ کہ فرشتے نے مقام نہ کیا ہو محراب داؤد علیہ السلام بیرون شہر ہے اور مقام خلیل علیہ السلام تیرہ میل پر واقع ہے اور کہتے ہین کہ دو فرسخ پر بیت المقدس سے ایک گاؤن ہے کہ اوسکو ناصرۃ الخیال کہتے ہین کہ ولادت باسعادت حضرت عیسےٰ علیہ السلام وہان ہوئی ہے اس جہت سے ترسایون کو نصرانی کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ ولادت حضرت عیسےٰ بیت اللحم مین کہ بیت المقدس سے چھ میل ہے واقع ہوئی اور وہین سے حضرت آسمان پر تشریف فرما ہوئے مزارات بابرکات حضرت اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ اور سارہ خاتون وہین ہین مروی ہے کہ مسجد اقصےٰ قبلۂ نبی آدم تا زمان حضرت خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام رہا اور بعد ہجرت مدینہ منورہ مین عین نماز مین حکم تبدیل قبلہ نازل ہوا چنانچہ آنحضرت بطرف بیت اللہ متوجہ ہوئے تفصیل اسکی آنحضرت کے قصے مین لکھی جاویگی بہرکیف اسی لحاظ سے خلیفہ اول نے عہد اسلام مین مسجد اقصےٰ کو سمت کعبہ پر راست کیا اور ۴۹۲ھ ہجری مین فرنگیون نے اوس شہر پر غلبہ پاکر اہل اسلام کی محرابون کو خراب کیا اور بچانوے برس تک اپنے تصرف مین رکھا ۵۸۵ھ پانسو پچاسی ہجری مین آل ایوب اوس کو حوزۂ اسلام لائے اور شعار مسلمانی آشکار کیا اور لکھا ہے کہ بیت المقدس مہبط وحی الٰہی ہے اور محل توطن بنی اسرائیل رہا۔ اور کہتے ہین کہ بیت المقدس شہر مصر سے سترہ روز کی راہ ہے اور ان منزلون مین پانی نہین ہے مگر ایک کنوان آٹھوین منزل مین اور ایک کنوان نزدیک بیت المقدس کہ اس کوین سے یہ مقام سنگ پانچ کوس رہتا ہے۔ بالجملہ اوس شہر کو عربی مین ایلیا کہتے ہین اور عجائب المخلوقات مین لکھا ہے کہ آخر زمانہ مین تمام عالم خراب ہو جاویگا مگر مدینہ منورہ اور بیت المقدس اور قیامت مین آدمیون کا حشر اسی موضع مین کرینگے اور تاریخ ابوالفدا مین لکھا ہے کہ درمیان چوتھے سال جلوسی کے ایار کے مہینے مین ۲۹۲۹ھ موسوی مین تعمیر بیت المقدس کی موافق وصیت اپنے باپ کے حضرت سلیمان علیہ السلام نے شروع کی اور سات برس تک چنائی ہوا کی مگر گیارہوین برس جلوس کے درمیان آخر ۲۹۳۶ھ چھیالیس موسوی کے اوس کی تعمیر سے فراغت پاچکے تھے۔ یہ گھر جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنایا تھا اوس کا ارتفاع تیس گز طول ساٹھ گز عرض بیس گز تھا اور باہر اسکے فصیل سو گز مربع طیار کی تھی پھر حضرت سلیمانؑ نے بیت المقدس مین دار السلطنت بنائی اوسکی عمارت بہت مضبوط اور اس دار السلطنت کے بنانے مین بہت کوشش فرمائی چنانچہ تیرہ برس مین وہ بھی درمیان چوبیسوین سال جلوس کے تیار ہوئی کی

اتنے کلام اور بالاے صخرہ ایک گنبد بہت بلند بنایا اور اوسکے قبہ کو سُرخ گندک سے اندود کیا کہ بارہ کوس تک اوسکی شعاع مین لوگ چلتے پھرتے تھے اور بعد از فراغ عمارت حضرت سلیمانؑ نے جشن عظیم ترتیب دیکر اشراف بنی اسرائیل کو جمع کیا اور فرمایا کہ یہ گھر اوسکا ہے جو کہ خالصاً مخلصاً بنا بر عبادت اوسکی تعالےٰ تقدس تیار ہوا چاہیئے کہ ایک ساعت علماے ربانی اور طالبان نعیم الجنانی سے خالی نہووے اور بیت المقدس اور مسجد اقصےٰ مدتہاے مدید اسی طور پر برقرار رہا تا زمان بخت نصر پھر اوسنے خراب کیا اور سب جواہرات اور لالی سقف اور دیوار خانہ خدا کی اکھیڑ کر اپنی دارالملک مین لے گیا چنانچہ مفصلاً حال خرابی کا اور پھر جس جس نے کہ تعمیر کیا آیندہ لکھا جاویگا انشا اللہ تعالےٰ۔ القصہ ہنوز ایک برس کا کام باقی رہ گیا تھا کہ اجل حضرت سلیمان نزدیک پہونچی اور حق تعالےٰ نے اونکو آگاہ فرمایا۔ اہل اخبار کہتے ہین کہ حضرت سلیمان کی ایک محراب تھی کہ اوسمین عبادت باری تعالےٰ کیا کرتے تھے اور ہر روز اوس صومعہ مین ایک درخت بیک نام غیب سے نمودار ہوتا تھا تا آنکہ ایک دن ایک درخت بدستور معہود معبد مین پیدا ہوا اوس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے اُسنے کہا خرنوب فرمایا تیری کیا خاصیت ہے جواب دیا کہ خرابی ملک و سلطنت پس کہا سلیمان نے پہچانا مین نے اوس وقت خالق موت و حیات نے وحی بھیجی کہ وفات نزدیک پہونچی ہے چاہیئے کہ باستعداد سفر آخرت مشغول ہو۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے شرایط وصیت پر قیام کیا جو قابل لکھنے کے تھا لکھا اور پھر حق جل و علا سے عرض کیا کہ خداوندا ابھی کچھ عمارت اس معبد بزرگ کی باقی ہے یہ چاہتا ہون کہ بالفعل میری موت جن و انس اور شیاطین پر پوشیدہ رہے تا جو امور کہ ان کے سپرد ہین با تمام پہونچائین بعد ازین جامہ سفر ناگزیر پہن کر اوس معبد مین کہ ان کے واسطے جنون نے شیشہ کا بنایا تھا آئے اور اوس عصا پر کہ ہنگام درماندگی قیام تکیہ کرتے تھے ٹکا فرمایا اور قابض ارواح نے روح مطہر ان کی قبض کی۔ منقول ہے کہ اکثر حضرت سلیمان صومعہ مین آتے اور بہت دنون تک عبادت مین مصروف رہتے اُس آوان مین گماشتگان حضرت مہات ملکت اجرا کرتے اور شیاطین بسبب ہیبت ہنگام طاعت حضرت کی طرف نہ دیکھ سکتے تھے۔ نوبت آخر کہ معبد مین آئے اور ودیعت حیات متقاضی اجل کو تفویض کی بدستور سابق عصا پر کھڑے رہے اور جو کوئی دیکھتا یہی گمان کرتا کہ بنا بر ادائے فریضہ کے ایستادہ ہین و لیکن جب توقف حضرت نے درجۂ اعتدال سے تجاوز کیا جنون کی خاطر مین وسوسہ پڑا کہ اتنی توقف مدت دراز کا عبادت مین کیا باعث ہے بنا بر تفحص احوال ایک ہن عفاریت مین سے روزن صومعہ سے آن کر دوسرے سوراخ سے نکل گیا اور برخلاف سابق بسبب نہ سننے آواز قرارت کے سب شیطان سے کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے رحلت کی اور

تا آنکہ اس امر پر یقین حاصل ہووے ایک عرضہ یعنے چوب خوارہ کہ آب وگل اسکی غذا ہے اور ہندی اوسکو دیمک کہتے ہین اس سوراخ مین چھوڑ دیا تا جس عصا پر کہ حضرت تکیہ کیے ہوئے ہین وہ اسے کہا کر سوراخ دار کرے اور ایک طائفہ کہتا ہے کہ خود بخود بہ دن اشارت شیاطین اس عصا کو دیمک نے کہانا شروع کیا اور پس از یک سال وہ عصا ٹوٹا اور جسد مبارک گر پڑا اور شیاطین نے اس حال پر اطلاع پاکر خبر وفات آپ کی اطراف عالم مین مشتہر کی اور تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان ایک دن اپنی عبادت گاہ مین کھڑے ہوئے تھے کہ ناگاہ ملک الموت آیا حضرت سلیمانؑ نے پوچھا کہ میرے دیکھنے کو آیا ہے یا روح قبض کرنیکو کہا قبض روح کو حضرت نے کہا اتنی فرصت دی کہ گھر جا کر اپنی اہل کو وداع کرون عرض کیا کہ فرمان نہین ہی کہا اتنی فرصت دی کہ کسی کو اپنا خلیفہ کر دون کہا حکم نہین پھر کہا اجازت دی کہ مین بیٹھ جاؤن کہا یہ بھی فرمان نہین پوچھا پھر کسطرح سے فرمان ہی کہا اسیطرح جس حال پر کہ تم اسوقت ہو سینہ عصا پر رکھکر تکیہ کیے آپ نے رو بقبلہ عصا پر تکیہ کیا اور ملک الموت نے بہیبت کذائی جان قبض کی لیکن ایک برس تک اسی حال پر مردہ کھڑی رہے اور حضرت کے نائب بدستور کام کیا کیے اور دیو سب آتے تھے اور دور سے دیکھتے تھے کہ محراب مین کھڑے ہوئے ہین کہتے تھے کہ بڑی لمبی عبادت کے واسطے کھڑے ہوئے ہین لیکن کسی کی طاقت اور مجال نہ تھی کہ حضرت کے قریب آتا بعد ایک سال کے زمین پر گر پڑے تب ان سب کو حضرت کی موت معلوم ہوئی جن اور دیو اسیوقت جنگل اور پہاڑون مین بھاگ گئے اور بہ فرمان الٰہی ایک ہوا آئی اور حضرت سلیمان کا تخت لے گئی معالم اور انوار التنزیل مین مین نقل مین لکھا ہے کہ عمر حضرت سلیمان کی ترپن برس کی تھی۔ اور بستان فقیہ ابو اللیث مین کعب الاحبار نے نقل کی ہے کہ اسی برس کی عمر تھی۔ اور تربت بیت المقدس مین ہے اور کہتے ہین کہ حکمت اخفاے موت حضرت سلیمان علیہ السلام مین یہ تھی کہ بنی آدم بنابر ادعاے شیاطین گمان کرتے تھے کہ یہ امور مخفیہ اور قضایاے غیبیہ پر اطلاع رکھتے ہین جب حضرت سلیمان نے بسراے آخرت انتقال فرمایا یہ واقعہ عظمی ایک برس تک پوشیدہ رہا خلق کو یقین ہوا کہ وہ طبقہ اپنے اپنے دعوے مین کاذب تھا قال جل ذکرہ فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المہین جب گر پڑا جانا جنون نے یہ اگر ہوتے جانتے غیب کو نہین رہتے بیچ عذاب ذلیل کرنے والے وہو اعلم بحقایق الامور والاحوال

فصل چوتھی ذکر حضرت لقمان مین۔ روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ باوجود اسکے کہ اکثر کتب تواریخ سے مستفاد ہوتا ہے کہ لقمان پیغمبر نہ تھے لیکن جو ہمیشہ ملازمت حضرت داؤد علیہ السلام مین رہتے اور آثار غریبہ ان سے صادر ہاتے تھے اور معہذا باریتعالے نے انکو مخیر کیا تھا درمیان نبوت اور حکمت کے ائمہ اخبار نے درمیان احوال انبیا علیہم السلام کے ایراد کیے ہین بنظر اس بات کے کہ باریتعالی و تقدس نے انکو اختیار دیا تھا بیچ قبول کرنے حکمت نبوت کی اور بحسب رضا انکے بخشی انکو حکمت اور ذکر کیا انکو بطور انبیا علیہم السلام فرقان مجید مین قال اللہ تعالی ولقد آتینا لقمان الحکمۃ یعنے البتہ تحقیق دی ہمنے لقمان کو

حکمت اور رجا ہے دیگر فرمایا آیتہ من یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنے جس کسی کو دی ہمنے حکمت پس عطا کی ہمنے نکوئی بہت تاریخ حکما مین لکھا ہے کہ لقمان ایک مرد سیہ فام تھے دیار نوبہ سے کہ داخل ولایت حبشہ ہے مملوک بعضے از اعراب پیشین کہ زمین شام مین توطن رکھتے تھے اور انھین شہرون مین تعلیم علوم اور تہذیب اخلاق حاصل کی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ بندہ سیاہ رنگ غلیظ لب فراخ قدم کہ رعیے اغنام مین مصروف تھا بعد از عہد بعید وزمان طویل اُس شخص نے کہ آوان شبانی مین رفیق اِن کا تھا دیکھا کہ جماعت کثیر مجلس لقمان مین مجتمع ہوکر استماع مسائل حکمی سے بہرہ در ہوتے ہین اُس رفیق نے انسے پوچھا کہ تو وہ ہے کہ میرے ساتھ گوسفند چرانے مین شرکت رکھتا تھا کہا ہان اُسنے پوچھا کون سی خصلت سے مرتبہ تیرا ایسا بلند ہوا جواب دیا کہ صدق حدیث اور ادا سے امانت سے اور احتراز اُس شخص سے کہ میرے کام مین نہ آوے اور اُسکے کہنے سے کچھ مجکو فائدہ نہوے اور بہ قول دیگر ایک شخص نے بنی اسرائیل سے لقمان کو ساتھ تیس مثقال طلا کے خرید اتھا واسطے خواجہ کے ہنیرم کشی کرتا تھا ایک روز خواجہ لقمان ساتھ ایک کے ہمنشینون نامناسب اوپر کنارے رود کے نرد کھیلتا تھا اِس اقرار پر کہ جو کوئی مغلوب ہو آب رود بہ تمامہ پیجاوے یا نصف مال اپنا تسلیم حریف غالب کرے اتفاقاً خواجہ لقمان مغلوب ہوا اور خصم نے اُسکو اوپر پینے آب رود کے الزام کیا اور خواجہ بسبب عدم قدرت کے اُس سے عذر دار ہوکر ساتھ تسلیم نصف مال کے راضی ہوا لیکن مہلت طلب کی کہ اگر جواب باصواب پاؤ یا اور کوئی عذر مسموع نہ کہے تو نصف مال تو اضع کرے خواجہ اپنے گھر مین آیا اور اُس شب کو بدترین حال سے روز کیا صبح کو لقمان بدستور معہود بار ہیمہ پیچ گھر کے لا کے واسطے سلام خواجہ کے گیا اوسکو غمگین اور اندیشہ ناک پایا پوچھا کہ سبب اندوہ کا کیا ہے خواجہ نے منھ پھیرا اور بجواب التفات نہ کیا لقمانؑ نے مکرر کہا کہ اعراض کی کیا وجہ ہے ارشاد کیجیے کوئی مہم ایسی ہووے کہ علاج اُسکا میرے ہاتھ پر خواجہ نے صورت واقعی بیان کی لقمان نے فرمایا کہ سہل ہے مین تمہارے ساتھ بہ کنار رود چلکر خصم کو مغلوب کرونگا جب حریف واسطے تقاضا ہے مال کے آیا لقمان نے کہا مین تیرے ساتھ موضع معہود پر چلتا ہون چنانچہ تینون شخص جانب رود روان ہوے جب وہان پہونچے لقمانؑ نے خصم سے پوچھا کہ تو اگر خواجہ میرے کو تکلیف دیتا ہے کہ وہ آب کہ کل وقت نرد بازی کے جاری تھا پی لے تو اُسکو حاضر کر اور اگر کہتا ہے کہ وہ آب کہ بالفعل درمیان دو کنارے رود کے روان ہے پینا چاہیئے اِس بات کو نگاہ رکھتا کہ بموجب فرمودہ کے عمل کرے اور اگر مقصود پینا اُس آب کا کہ بالا تر اِس موضع سے ہے تو آسکو محفوظ رکھ تا اِس آب مین مخلوط نہووے تو خواجہ آسکے پینے پر اقدام کرے اور یہ بات مقرر ہی کہ خواجہ نے تجھ سے شرط نہین کی ہی کہ جو آب کہ اول دنیا سے دنیا تک آتا ہی پیے پس خصم غالب استماع اِن کلمات سے متحیر رہ کر مغلوب ہوا اور اِس قدر جدال کی کہ بلطائف الحیل خواجہ کو دست خصم سے خلاص کیا اور خواجہ نے بہ شکرانہ اِس خدمت کے لقمانؑ کو

آزاد کیا اول جو چیز کہ عقل و حکمت اُسکی سے لوگون مین شہرت پذیر ہوئی یہ نکتہ تھا اور ایک گروہ بیان کرتا ہے کہ سبب آزادی لقمانؑ کا یہ تھا کہ خواجہ نے اُسکو کہا کہ ایک گوسفند ذبح کر اور بہترین اعضا اُسکے میرے پاس لا لقمانؑ نے موجب حکم عمل کر کے دل کو زبان گوسفند پر رکھکر خواجہ پاس لے گیا بعد چندروز کے پھر اُسکو ذبح گوسفند امور کیا اور بدترین اعضا اُسکے طلب کیے لقمانؑ نے بدستور اول دل و زبان جدا جدا پیش نظر خواجہ کے گذرانا خواجہ نے کیفیت اس امر مبہم کی استفسار کی لقمان نے جواب دیا کہ ہرگاہ زبان اقوال ناشایستہ اور دل اوصاف ناپایستہ سے پاک اور بری ہو اور ایک دوسرے کی مخالفت نہ ہو تو خردمند اُسکو بہترین اعضا گنتے ہین والا یہی دونون بدترین اعضا ہین اور بعضون نے کہا ہے سبب آزادی انکا یہ تھا کہ خواجہ نے انکو کہا کہ فلانی زمین مین کنجد بودے لقمان نے جو بوئے تو خواجہ وقت ادراک محصول کے برسر مزرعہ گیا دیکھا کہ مزرعہ جو ہے لقمان کو کہا کہ کیون ایسا کیا تو نے کہا ہان تو نے کہا تھا کہ کنجد بو مین نے جو اس سبب سے بوئے کہ تصور کیا مین نے کہ کنجد حاصل ہو دے خواجہ نے کہا کہ نشا اس تصور باطل کا کیا ہے انھون نے کہا کہ تمکو دیکھا مین نے کہ باوجود افعال ناقصہ اور اعمال سیہ کے امید وار رکھتے ہو کہ حضرت باری جل ذکرہ اوپر تمھارے رحمت کرے اور روضۂ رضوان مین تمکو جگہ دی اندیشہ کیا مین نے کہ اگر افعال ناپسندیدہ منتج مغفرت اور وصول جنت کے ہین تو ممکن ہے کہ کنجد اُگے خواجہ کو اس حدیث سے انتباہ حاصل ہوا اور رقم حریت کی اوپر صفحۂ حال اُنکی کے کھینچی اور اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ بیچ السنہ کے دائر اور درمیان افواہ کے سائر ہے کہ حضرت قادر مختار نے لقمانؑ کو درمیان نبوت اور حکمت کے مخیر کیا تھا اُنھون نے حکمت اختیار کی تھی- بعضے اہل اخبار کہتے ہین کہ ان کو میان دعوت بدین موسیٰ علیہ السلام کے اور حکمت کے مخیر کیا اور انھون نے شق ثانی اختیار کی اور وہ زمرۂ فضلا اُنکی نبوت کا اعتقاد رکھتے ہین اور اُنکو انبیاء مرسل سے گنتے ہین- کہتے ہین لقمان پیوستہ بخدمت داؤد علیہ السلام کے جاتے تھے اور جواہر مسائل حکمت معدن نبوت سے اقتباس کرتے ایک دن دیکھا کہ آہن سرد کہ غرض اُس سے حصول زرہ تھی بے حرارت آتش کے مانند موم کی نرم کرتے تھے اور حلقہ زرہ کے بناتے لقمانؑ نے کہ کبھی یہ صورت نہ دیکھی تھی اُس امر سے متعجب ہوئے لیکن کیفیت حال احتیاطاً استفسار نہ کی جب حضرت داؤد علیہ السلام جوشن تمام کر کے اُٹھے اور پہن کر بہ زبان سریانی فرمایا نیکو زرہ ہے اور محکم حصین واسطے روز جنگ کے ہے انھون نے بے ذلت سوال کے حقیقت حال معلوم کی اپنے دل مین کہا الصمت خیر حکمۃ و قلیل فاعلہ یعنے خموشی بہترین حکمتون کی ہے اور کم لوگ ساتھ اسکے قیام کرتے ہین روایت کی ہے کہ ایک روز طائفہ ملائکہ در وقت قیلولہ بہ خانۂ لقمانؑ آئے اور سلام کیا انھون نے آواز اُنکی سنی اور صورت نہ دیکھی جواب سلام کا دیکر پوچھا تم کون لوگ ہو انھون نے کہا ہم فرشتے پروردگار تیرے کے ہین- اور آئے ہین ہم کہ تجکو روے زمین مین خلیفہ کرین ہم

تا بہ راستی میان خلائق حکم کرے انہون نے جواب دیا کہ اگر باری عز شانہٗ نے بر سبیل جزم
کے فرمایا ہے کہ مر اسم خلافت پر قیام کرون بغیر اطاعت و انقیاد چارہ نہین اور اگر مجھکو
مخیر اسمین کیا ہے تو مین عافیت اختیار کرتا ہون فرشتون نے پوچھا کہ منصب خلافت کسواسطے
مکروہ طبع تیرے کا ہے جواب دیا کہ منبع ریاست طریق صعب المسالک ہے اور بمقام حدوث مہالک اگر
حاکم بحق حکم نہ کرے مخذول ہے اور اگر جانب راستی کے رعایت رکھے بیچ دنیا کی مغبون ہے اور جو کوئی
دنیا مین ذلیل و حقیر گمنام ہے بیچ راحت کے اور قیامت مین محفوظ رہیگا آفت سے اور جو کہ اس جہان
کو اس جہان پر اختیار کرے خسران دنیا و آخرت اسکے نصیب ہوگا کسواسطے کہ نعمت اس جہان کی زود
زائل ہوگی اور وبال اسکی گردن پر رہکر آخرت مین معاقب ہوتا ہے ملائکہ حسن مقال اور لطف تقریر انکی سے
متعجب ہوئے اور یہ صورت بعنوان لائق معروض بارگاہ کبریائی کی چنانچہ مستحسن اور مقبول درگاہ صمدیت
ہوئی لقمان از خطیر ریاست اور آسیب فتنہ حکومت سے معاف ہوئے اور جو شب آئی ابواب
حکمت ضمیر منیر ان کے پر مفتوح ہوگئے اور ینابیع علم لدنی بیچ گلستان خاطر اشراف انکی کے جاری
ہوئے صبح کو کہ جامۂ خواب سے اٹھے حکیم ترین زمان اپنے کی تھے اور بعد از ان کہ لقمان نے حکومت سے
استعفا کیا خلافت بحضرت داؤد علیہ السلام حوالہ ہوئی جناب حکمت مآب بہ زیارت حضرت نبوی کی بہت
آتے تھے اور گاہ گاہ حضرت انکو خطاب کرتے طوبیٰ لک یا لقمان اوتیت الحکمۃ وصرفت عنک البلیۃ یعنے خوشی
ہو جیو واسطے تیرے ای لقمان کہ دیا گیا تو حکمت اور پھیری گئی تجھ سے بلا۔ اہل تاریخ معتبر نے لکھا ہے کہ عطا
اور احسان خواجہ سے کہ انکو آزاد کیا تھا اتنا مال انکے ہاتھ آیا کہ اس سے تجارت کرتے اور بے کفیل
اور رہن کے لوگون کو قرض دیتے تھے اور انہون نے ایک کو اپنے بیٹون مین سے واسطے جمع کرنے
دیوان کے مقرر کیا تھا۔ منقول ہے کہ ایکبار بیٹے کو واسطے اسی کام کے ایک ولایت کو بھیجا اور وصیت
کی کہ اس راہ مین ایک درخت ملیگا کہ نیچے اسکے ایک چشمہ ہے وہان ٹھہرنا اور اس چشمہ سے پانی
پینا اور نیز اثنائے طے مسافت کی عبور تیرا ایک شہر پر ہوگا کہ رئیس اسکا دختر اپنی کو تیری زوجیت مین دیگا
زنہار اسکی تزویج پر راضی نہونا اور فلانی ولایت کہ رئیس اسکا مدیون ہمارا ہے اور ایک قصر لب دریا رکھتا ہے
بسبب التماس اسکے کے بیچ منزل اسکی کے قیام نہ کرنا اور رات کو وہان نہ رہنا بعد وصایا کے فرمایا کہ اگر اس
سفر مین کوئی شخص بزرگ تر تجھسے مصاحب تیرا ہووے اور کسی امر اشارت کرے مخالف اسکی جائز نہ
رکھنا یہ کہکر اسکو رخصت کیا اور کہا صبحک اللہ بالسلامۃ یعنے صبح کرے اللہ تجکو بہ سلامت چنانچہ یہ آدہر کو
روانہ ہوا بعد قطع اندک مسافت کے ایک پیر روشن ضمیر آیا اور التماس مرافقت کی کی اسنے قبول کیا
دونون روان ہوئے اور وقت نماز پیشین کے نزدیک ایک درخت کے پہونچے سبز و خرم نیچے اسکے
ایک چشمہ اس پیر مرد نے کہا کہ یہان اترنا خنکی ہوا مین یہان سے کوچ کرینگے پسر لقمان نے جواب دیا

کہ میرے باپ نے نزول اس موضع سے ممانعت کی ہے پیر نے کہا کہ یہ وصیت بھی کی ہے کہ سخن بزرگ تر
کو ماننے سے بہ سمع رضا اصغا کرنا کہا البتہ یہ بھی فرمایا ہے پھر بلحاظ تعمیل ارشاد پیر بہ حسب مرضی پیر پسر مرد
اس جگہ نزول کیا اور لحظہ خواب مین گیا پیر اسکی حراست کرتا تھا کہ ناگاہ ایک سانپ درخت سے
اترا اور متوجہ سونے والے کا ہوا پیر نے بہ ضرب عصا مار کو مارا اور جب جوان بیدار ہوا اس سے
پوچھا کہ تو جانتا ہے کہ لقمان نے یہان کے نزول سے کیون منع کیا تھا جوان نے کہا مین نہین جانتا
تم بتاؤ پیر نے کہا اس واسطے کہ جو اس جگہ اتر آتا تھا پہلے بہ آسایش مشغول ہوتا تھا یہ سانپ کہ
کشتہ دیکھتا ہے تو اسکو ہلاک کرتا تھا اب لطف ایزدی سے شر اسکے کو کفایت کی مین نے پھر مار مردہ
کرکے کپڑے مین لپیٹ کر کیسہ مین رکھا اور روان ہوئے اور بیچ ایک شہر کے پہونچکر خانۂ رئیس
مین گئے اسنے بعد اقامت لوازم ضیافت کے دختر اپنی کو بہ زر و زیور آراستہ کرکے آگے پسر لقمان
کے جلوہ دیا تا قید نکاح مین لاوے پسر لقمان نے اباو انکار کیا پیر نے پوچھا کہ کیون اس کو عقد
مین لاکر اموال پر تو متصرف نہین ہوتا کہا میرے باپ نے اس تزویج سے نہی کی ہے پیر نے
کہا مسلم ہے لیکن یہ بھی تو وصیت کی ہے کہ کلان تر اپنے کی رضا سے مخالفت نہ کرنا جوان نے
کہا البتہ پیر نے کہا مین ایسا صواب جانتا ہون کہ اس مناکحت پر رضا دے تو چنانچہ پسر لقمان نے
عقد کیا پیر نے سر مار جوان کو دیا اور کہا چاہیئے کہ قبل از مباشرت اس کو آگ پر رکھکر اس عورت
کو کہے کہ اپنے دامن کو اوسپر محیط کرے اسطرح تو دود اسکا اسافل بدن اسکے کو پہونچے اسنے بموجب
اسکے عمل کیا جو دود بہ موضع مخصوص دختر کے پہونچا دو ایک فریاد ہولناک کرکے بیہوش ہوگئی اور کیڑے
بڑے مرے ہوئے اندام نہانی اسکے سے بہ تاثیر بخور گر پڑے اس عورت نے بعد دیر کے افاقت
پائی اور شب ہمکنار اس کے گذاری صباح پیر نے جوان سے احوال شب استفسار کیا اس نے
صورت واقعہ بیان کی پیر نے کہا نہی باپ تیرے کی تجکو اس تزویج سے اسی سبب تھی کہ جو
جو کوئی اس دختر کو عقد مین لاکر مجامعت کرتا تھا یہ کرم عضو مخصوص اسکے کو کاٹتے اور ہلاک کرتے تھے
بعد از چند روز کہ جوان نے وہان اقامت کرکے رخصت ہوکر مع اس پیر مرشد کے اوس
طرف کہ باپ نے نامزد کیا تھا روانہ ہوا اور ساحل بحر پر بیچ قصر رئیس مریون کے پہونچے اسنے
پسر لقمان کا احترام کرکے کہا کہ یہان فرودکش ہوکر آج کی رات رنج راہ سے آسایش سے کیجیئے
کل حق تمہارا ادا کرونگا بنا بر وصیت پدر کے اول اوس نے انکار کیا بعد بدستور سابق باشارہ
پیر مردکش ہوا میزبان نے خوب ضیافت کرکے وجہ قرض حاضر لایا اور کہا شب کو اس
گھر مین خواب کیجیئے صباح کو یہ مال جہان چاہیئے لیجایئے اور عادت اس غدار نابکار
کی یہ تھی کہ قرض خواہون اور امثال اسکے سے جو کوئی شب کو وہان رہتا تھا اوسکو

ایک مکان مین کہ مشرف لب دریا تھا پلنگ پر سلوا تا تھا اور جب وہ مہمان اُس سریر پر مست خواب ہوتا تھا ظلمت لیل مین وہ تیرہ دل ساتھہ ایک معتمد کے آن کر اُس بیچارہ کو دریا مین ڈال دیتا تھا۔ پسر لقمان نے وہان توقف کیا او میزبان نے بدستور سریر لاکر اوس مکان مین رکھا اور واسطے پسر اپنے کے بھی ایک سریر حاضر کیا جو پسر لقمان اور پسر میزبان دونون خواب مین گئے پہر بیدار دل نے جوان کو خواب سے بیدار کرکر سریر اُس کے کو اوس جگہ سے اُٹھا کر بجاے پسر رئیس مدیون کے لے گیا اور باتفاق سریر پسر رئیس کو اُٹھا کر بجاے پسر لقمان کے رکھا اوس بے دیانت شب تیرہ مین ساتھہ ایک خواص اپنے کے آن کر سریر پسر اپنے کو بخیال سریر مہمان کے بہ عادت معہود دریا مین ڈالا اور شاد کام گھر مین مراجعت کی بامداد کو پسر لقمان واسطے اخذ مال کے بدر قصر رئیس کے گیا وہ متحیر اور مبہوت ہوا اور خجل اور شرمسار اور اندوہناک ہوکر وجہ قرض تسلیم کی اپنے سالماً و غانماً ساتھہ دختر رئیس اور مال بسیار کے خدمت پدر مین مراجعت کی۔ مروی ہے کہ جو بر ہم اہل قناعت حضرت لقمان ریاضت کش اور عبادت مین سخت کوش اور لاغر اندام او سیہ فام تھے ایک مرتبہ بسبب اتفاق ایک دولتمند کا غلام کہ ہمشکل ان کے گم ہوا تھا اسنے اپنا بندۂ زرخرید انکو سمجھہ کر اثناے راہ مین گرفتار کیا اور انھون نے بسبب عادت مصابرت اوسکی اطاعت قبول کی اور مدت یک سال کامل بموجب حکم اوس کے کاعمارت مین مصروف رہے بعد اس کے کہ غلام اُسکا بہم پہونچا وہ دولتمند نہایت نادم و پشیمان اپنے اشتباہ اور اون کی گرفتاری سے ہوا انھون نے اوس کو طرفہ جواب معقول دیا کہ شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ نے اُسے منظوم کیا ہی حکایت

شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود ۔ نہ تن پرور و نازک اندام بود
یکے بندۂ خویش پنداشتش ۔ زبون دید در کار گل داشتش
جفا برد و با جور قہرش بساخت ۔ بہ سالے سرائے ز بہرش بساخت
چو پیشش آمدش بندۂ رفتہ باز ۔ ز لقمانش آمد نہیبے فراز
بہ پایش در افتاد و پوزش نمود ۔ بخندید لقمان کہ پوزش چہ سود
بہ سالے ز جورش جگر خون کنم ۔ بیک ساعت از دل بدر چون کنم
ولے ہم ببخشایم اے نیک مرد ۔ کہ سود تو ما را زیانے نکرد
تو آباد کردی شبستان خویش ۔ مرا حکمت و معرفت گشت بیش
غلامےست در خیلم ای نیک بخت ۔ کہ فرمایمش وقتہا کار سخت

وگر رہ نیاز ارمش سخت دل	چو پاوا آید م سختے کار گل
ہر آنکس کہ جور بزرگان نبرد	نسوزد دلش بر ضعیفان خرد

کہتے ہین کہ یہ آخر ایام حیات مین خلق سے کنارہ پکڑکر درمیان رملہ بیت المقدس کے بسر کرتے چنانچہ پسر اپنے کو بطریق نصایح یہ کلمات فرمائے ہو سختہ صبر و یقین اور مجاہدۂ نفس کو شعار اور دثار اپنا کرکے ہر وقت کہ ارتکاب محرمات نہ کرے تو اور دنیا مین زاہد ہووے تو اور مصائب کو خوار رکھے تو کوئی چیز نزدیک تیرے محبوب تر وصول نعیم آخرت سے نہوگی دنیا سے ساتھ اندک کے راضی ہو اور برزق مقرر قناعت کر اور چشم اوپر روزے دوسرون کے مت ڈال تو رنجیدہ کرنی نفس اپنے سے سلامت رہے اور طعام سے گرسنہ اور حکمت سے سیر ہو اور لوگون سے سخت اور درشت مت کہو اور بہت متفکر رہو اور خاموشی کو شعار اپنا کر تو شر زبان سے امین ہووے تو اور لوگون سے اوس چیز مین کہ تیری ذات مین موجود نہو اور اوس سے تعریف تیری کرین اوس کے کہنے سے مغرور مت ہو کہ ساتھ کہنے جاہل کے ہرگز ہرگز ٹھیکری موتی نہین ہوتی ساتھ زبردستون کے منازعت نہ کر اور زبردستون کو معترضان سفہا کے سکوت سے مدد اور معاونت طلب کر اور بیچ تفحیص حال اور دل اور اصلاح حال اپنے کے مت کوشش کر مال تیرا وہ ہے کہ ذخیرۂ آخرت کرے تو نہ یہ کہ میراث والی دوسرون کے چھوڑے تو۔ اے پسر زبان بد اور شرارن کے سے بہ خدائے تعالے پناہ پکڑ اور زبان نیک سے بھی پرحذر رہ کہ منازعت ان کی طرف منتہر ہوتی ہے اور جو چاہے تو کہ کسے سے عقد اخوت منعقد کرے اور اوس کو دوست اپنا بناوے تو کہ شدت در خانہ او ختم و خیر مین تیرے کام آوے اوس کو خشم مین لا اگر بحالت غضب مین اوس کو منفعت پاوے طرف دوستی اور برادری اوس کے کے میل کر والا پرحذر رہو اور سوء ظن کو اپنے اوپر غالب کر یہ تو ہم تجھ کو کسی دوست کے ساتھ بہ صلح نہ چھوڑے گا اور کشادہ ابرو رہنا اور تبسم اور ابتدائے سلام اور سبکر دحی معاملات مین اور ترک غضب کو واسطہ محبت اور رابطہ مودت کا جان حسن تدبیر باکفاف بہتر ہے بسیارے اسراف سے تاریخ حکمائے فلاسفہ مین لکھا ہے کہ ایک مرتبہ لوگ حضور حضرت داؤد علیہ السلام مین گفتگو کرتے تھے اور لقمان نے کہا کچھ خوبی نہے حضرت داؤد نے کہا اے لقمان جس طرح لوگ گفتگو کرتے ہین تو کیون نہین مگر فکر وزجرا لقمان نے کہا کچھ خوبی بیچ کلام کے نہین ہے مگر ذکر خدا اور کوئی چیز بیچ خاموشی کے نہین ہے مگر روز جسزا اور ظاہر ہے کہ یہ لوگ اگر ذکر خدا کرتے ہوتے تو مین ان کی ہمراہی کرتا کلام دنیاوی سے غیر از نقصان کچھ مفاد نہین اسلیے سکوت مین تفکر خوف روز رستخیز مین

رہتا ہون - اور کہا کہ صاحب دین کو چاہیے کہ بہ آہستگی و آرام سے شکر کرے اور متواضع اور قانع اور بہ قضاے الٰہی خشنود ہووے محبت دنیا کی دل سے دور اور خواہشون نفسانی کو ترک کرے اون چیزون سے کہ زود فانی ہووین نفس دور رکھے جو کام کہ پشیمانی انجام ہو نہ کرے مرنے سے ڈرتے اور ڈراوے راحت خلق طلب کرے تعب و مشقت اپنے اوپر رکھے حضرت داؤد نے اسکو تحسین کی اور حال آسکے سے تعجب کیا بعد ازان یہ بوڑھے تھے حضرت نے کہا کہ عقل تمہاری اب کسقدر باقی ہے کہا اس قدر کہ آپ کو اون چیزون سے کہ کام مین نہ آوین نگاہ رکھون مین اور اوس چیز پر کہ مجکو کفایت کرے قناعت کرون مین - کہتے ہین کہ حق تعالےٰ نے مال ان کو بہت دیا تھا اور یہ بھی ہاتھ داد و دہش کا کھول کر خیرات بہت کرتے تھے جو کوئی ان سے قرض لیتا تھا بدون گرو اور بے ضامن اور بے سود دیتے تھے اور دیتے وقت یہ بھی کہتے کہ یہ امانت حق تعالےٰ کی ہے لو اور وقت موعود پہ ادا کرو اور آخر عمر مین سب راہ خدا مین ذکر عبادت اور گوشہ گیری اور تنہائی مین مشغول رہتے تا بہ رحمت الٰہی واصل ہوئے اور بیچ شہر رملہ کے مضافات فلسطین سے مدفون ہوئے - **پوشیدہ نرہے** - کہ خالق مطلق نے نعمت حسن مقال اور دولت خوش بیانی سے حضرت لقمان کو بہت بہرہ ور کیا تھا تو یہ اسکے شکر مین اکثر پند و موعظت مین معروف رہتے اور بہ ارزوے حکمت مشیر ان سے کلام نصیحت سرزد ہوتے تھے اسسے مردم سرگردان تیہ ضلالت رو بہ راہ ہدایت لاتے تھے اور اس باب مین ایسی تفرد پذیر ان کی تھی کہ باری تعالےٰ و تقدس اسنے ان کی روش نصیحت پسند کی اور حکایتاً اوس کو قرآن مجید فرمایا اور اوس سورہ کو موسوم بنام اون کے گردانا اول پہلی نصیحت کو ارشاد کیا اور وہ یہ ہے **آیہ** واذ قال لقمان لابنہ وھو یعظہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم ۝ ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر ۝ وان جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الی ثم الی مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون ۝ **ترجمہ** یعنے اور جبوقت کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے اور وہ نصیحت کرتا تھا اوس کو اے میرے چھوٹے بیٹے میرے مت شریک کر ساتھ اللہ کے تحقیق شرک البتہ ظلم ہے بڑا اور حکم کیا ہمنے انسان کو بیچ ماں باپ اپنے کے اوٹھائی ہے اوس کو ماں اوس کی سستی سے اوپر سستی کے اور دودھ چھڑانا اوس کا بیچ دو برس اوس یہ کہ شکر کرو واسطے میرے اور واسطے ماں باپ اپنے کے طرف میرے پھر آنا اور اگر شدت کرین تجھسے اوپر اسکے کہ شریک لا ساتھ میرے

اس چیز کو نہین واسطے تیرے ساتھ اُس کے علم پس مت کہا مان اون دونون کا اور صحبت
رکھ اون سے بیچ دنیا کے اچھی طرح اور پیروی کر راہ اوس شخص کی کہ رجوع کرتا ہے
طرف میرے پھر طرف میرے ہے پھر آنا تمہارا پس خبر دونگا تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ تھے
تم کرتے جاننا چاہیئے کہ جو لقمان نے اپنے بیٹے سے ماں باپ کا حق نہ کہا تھا کہ اپنی غرض معلوم
ہوئی اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کا حق فرمایا شرک سے پیچھے اور نصیحتون سے پہلے کہ بعد اللہ
کے حق کے ماں باپ کا حق ہے باپ نے اللہ کا حق بتایا اللہ نے باپ اور رسول کا حق اور
مرشد کا حق اللہ ہی کے حق مین ہے کہ آسکے نائب ہین پھر دوسری موعظت کو بیان
فرمایا اور وہ یہ ہے آیہ یَا بُنَیَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ
أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا
تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ
صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۝ یعنی اے چھوٹے بیٹے میرے تحقیق وہ چھپی چیز اگر ہووے
برابر ایک دانہ رائی کے پس ہو بیچ پتھر کے یا بیچ آسمانون کے یا بیچ زمین کے لے آتا ہے
اوس کو اللہ تحقیق اللہ باریک دیکھنے والا ہے خبردار اے چھوٹے بیٹے میرے قایم کر نماز کو
اور حکم کر ساتھ بھلائی کے اور منع کر برائی سے اور صبر کر اوپر اوس چیز کے کہ پہونچے تجکو تحقیق یہ بڑے
کامون سے ہے اور مت موڑ گال اپنے کو واسطے لوگون کے اور مت چل بیچ زمین کے اترا کر
تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہر تکبر کرنے والے شیخی کرنے والے کو اور میانہ رکھ بیچ راہ کے بیچ چال
اپنی کے اور نرم کر آواز اپنی کو تحقیق بہت ناپسندیدہ آواز گدھے کی ہے بالجملہ کلام اللہ مین
تو انہین نصائح کا ذکر ہے ولیکن بعضے دانشورون نے جو مواعظ ان کے فراہم کیے وہ صد پند
سودمند ہین کہ انھون نے اپنے فرزند دلبند کو کیے اور فرمایا کہ جو کوئی ان کو عمل مین لا دے
کام دین و دنیا کا بنا دے واسطے عموم فوائد کے سب بہ ترتیب لکھے جاتے ہین اے
فرزند ارجمند خدائے عزوجل کو پہچان یعنی خدائے جل شانہ کو اس طرح جاننا چاہیئے کہ عالم
بہ جمیع صفات اپنی کے حادث اور نو پیدا ہے اور پیدا کرنے والا اوسکا اللہ تعالیٰ ہے کہ بے
چون اور بے چگون اور بے شبہ اور بے نمون ہے نہ جسم نہ جوہر نہ عارض نہ عرض نہ معدود
نہ محدود اوسکا ضد نہ ظہیر نہ شیر جمیع صفات نقصان و زوال سے منزہ اور سائر صفات کمالات
سے موصوف ہے رازق العباد خالق کل ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ ۝ ۲ جو کچھ پند اور نصیحت سے کہے پہلے آپ اوسپر عمل کرے یعنی جبتک آپ نہ عمل کرے نصیحت دوسرے کو

اثر نہین کرتی اور نصیحت کرنے والا بے عمل بموجب اس مضمون کے خود در نصیحت دیگرے رائے نصیحت مورد طعن ہوتا ہے بیت

چو بد ناپسند آیدت خود مکن　—　پس آنگہ بہ ہمسایہ گو ید مکن

۳- سخن ساتھ اندازۂ قدر اپنی کے کہ یعنی جو سخن زیادہ اندازۂ قدر و مرتبہ سے ہو بے اعتبار اور ناز یبا ہوتا ہے - ۴- قدر لوگون کی جان اس واسطے کہ ہر کسی کی قدر اور مرتبہ کو جاننا اور اوس کے موافق پیش آنا موجب تالیف قلوب خاص و عام اور ذریعہ حاصل کرنے عزت اور نام کا ہے - ۵- حق ہر کسی کا پہچان یعنی حق شناسی سبب رضامندی خلق اور خوشنودی خالق کا اور واسطہ حصول دولت نیکنامی کا ہی ۶- اپنے راز کو نگاہ رکھ یعنی بمضمون اس فرد

جواہر بگنجینہ داران سپار　—　ولے راز را خویشتن پاس دار

اپنا راز کسی سے مت کہ موافق اس مضمون کے بیت

سخن تا نگوئی بر و دست ہست　—　چو گفتہ شود یابد او بر تو دست

خفا اور پوشیدہ رہتا ہے اُسکا چھپانا اختیار سے باہر ہوگا ۷- یار کو وقت سختی کے آزما یعنی ہنگام نعمت اور کامرانی ہر کوئی دوست جانی ہوجاتا ہے اور وہ دوستی پایۂ اعتبار سے خارج ہے قطعہ

دوست مشمار آنکہ در نعمت زند　—　لاف یاری و برادر خواندگی
دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست　—　در پریشان حالی و درماندگی

۸- دوست کو بیچ فائدہ اور نقصان کے امتحان کر یعنے اُس امر مین کہ اُسکی سود و زیان سے متعلق ہو آزمایش کر کہ اُس کو اپنے نفع اور نقصان پر نظر ہے یا مراعات دوستی کی ملحوظ ہی ۹- احمق اور نادان لوگون کی صحبت سے اجتناب کر ہو اسطے کہ ان کی صحبت سے قطع نظر عائد ہونی خفت اور بدنامی کے اپنی طرف غیر از ضرر اور نقصان کے متصور نہین - ۱۰- دوستی زیرک کی اور دانائی اختیار کر اسلیئے کہ دانائی دوستی اور صحبت موجب ہر طرح کے فوائد کا ہی ہر چند عقل و فراست امور جبلی سے ہے لیکن بدون ادراک صحبت ارباب عقول کامل اور اصحاب قلوب صافی کے کہ مجالی بواطن آنکی جلاے دانش و ادراک سے مجلّا ہون مرات قوی عقلیہ کا عکس پذیر تمثال تقویت اور فروغ نہین ہوتا - بیت

صحبت صاف دلان جوہر اکسیر غناست　—　بے صدف قطرہ محال است کہ گوہر گردد

۱۱- نیک کام مین سعی اور جہد کر یعنے اگر نیک کام مین صرف جہد نہو گی سبب محرومی کا ہوگا اور محرومی اُمور نیک سے واسطہ بے سعادتی کا ہے ۱۲- عورتون پر اعتماد نہ کر یعنے عورتین ناقص العقل والدین ہوتی ہین اور جسمین نقصان عقل اور دین کا ہو اوس پر اعتماد کرنا مقتضاے عقل نہین ہے کہ انجام کو موجب مسرت اور اندوہ کا ہوتا ہے - ۱۳- تدبیر نیک صلاح دیدہ والے

ہے

اور دانشمند سے کہ اسواسطے سوائے صلاح نیک کے نہ دیگا اور بے دانش بسبب قصور عقل کے دلیل سبیل غیر مصلحت کا ہوگا۔ ۱۴۔ جو بات کہے ساتھ دلیل کے کہ یعنے سخن بے دلیل پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچتا اور اُس سے ذلت اور ندامت حاصل ہوتی ہی۔ **بیت**

دلیکن جو گفتے دلیلش بیار	نگفتہ نہ دارد کسے با تو کار

۱۵۔ جوانی کو غنیمت گن یعنے اسمین جو ہو سکے امور خیر سعی کرے **فرد**

چو میدان فراغ ست گوئے بزن	فراغ دولت ہست و نیروے تن

۱۶۔ بیچ وقت جوانی کے کار دوجہانی درست کرنا ہے کہ ہر کام دنیا کا اسوقت سے بہتر کبھی نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ طفولیت کا سبب بے تمیزی اور مدہوشی باد و لہو لعب کے اور وقت پیری اور شیخوخیت کا بنا بر طریان کاہلی اور ضعف قوائے نفسانی اور حیوانی کے باعث حرمان اکتساب امور دینیہ اور دنیویہ کا ہوتا ہے۔ ۱۷۔ یارون اور دوستون کو عزیز رکھ یعنے یارون اور دوستون کو عزیز رکھنا ہر امر مین موجب اعتضاد و استظہار کا اور واسطہ خوف و ہراس مخالفون خصومت شعار کا ہوگا۔ ۱۸۔ ساتھ دوست اور دشمن کے کشادہ پیشانی سے پیش آ اسواسطے کہ لطف و مدارا دوست کو باعث دشمنی سے باز رہنے کا ہے۔ **ابیات** مزن تا توانی برابرو گرہ

بنار و ہمین حملہ بر پیلبان	برلطفے کہ دیدست پیل دمان	کہ دشمن اگرچہ زبون دوست بہ

۱۹۔ مادر اور پدر کو غنیمت جان یعنے اُنکی اطاعت اور خدمت کر کہ حق تعالے نے قرآن مجید مین اُنکی اطاعت کو فرمایا ہے آیۃ فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ پس نہ کہو اُنکو ہون اور نہ جھڑک اون کو اور کہو واسطے اون کے بات ادب کی اور جھکا اون کے آگے کندھے عاجزی کر کے نیاز سے۔ اور ماں باپ کا درجہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ بہت بڑا ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی عبادت کے ساتھ کہ سب چیز پر مقدم ہے اونکے ساتھ احسان کرنیکا حکم فرمایا آیۃ وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اور حکم کیا پروردگار تیرے نے کہ نہ پوجھو اوسکے سوا یعنے سوائے خدا کے اور ساتھ ماں باپ کے بھلائی کرو اور بھلائی کرنی یہ ہے کہ ہر طرح اُنکی خدمت اور اطاعت کرنی اور اپنی رضا پر اون کی رضامندی کو مقدم رکھنا سوائے اوس کے جو خلاف حکم خدا کے کہین اور حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ماں باپ کے دل کو رنجیدہ کرے اور تکلیف دے کیسی ہی عبادت کرے قبول نہ ہوگی اور وہ جنت مین داخل نہ ہوگا۔ ۲۰۔ استاد کو بہتر ین پدر گن یعنے باپ سے پیدا ہوا اور اُسنے پرورش کیا اُسپر ایک حق فرزندی بھی ہی اور استاد پر کسی طرح کا حق نہیں اور اوسکی تربیت سے خدا و رسول کو جانا اور نیک و بد پہچانا اور وہ واسطہ ہوا اُس چیز کا جس سے دین اور

آئین معلوم ہوا اسواسطے اوسکا حق زیادہ ہے - ۲۱ - خرچ باندازہ دخل کے کر یعنے خرچ زیادہ دخل سے بیشک موجب خواری اور نگون ساری کا ہے اور انجام اوسکا بغیرا ز ذلت و رسوائی نہوگا ع

چو دخلت نیست خرج آہستہ تر کن	کہ میگویند ملاحان سرودے
اگر باران بہ کوہستان نبارد	بہ سالے دجلہ گرد د خشک رودے

۲۲ - سب کام مین طریقہ میانہ روی کا اختیار کر یعنے ہر امر مین افراط و تفریط ہے اور افراط کی نہایت اور تفریط کی نہایت نہین پس توسط اولی ہے خیر الامور اوسطہا ولیکن توسط موافق مراتب اشخاص کے ہوتا ہے بہت چیزین ایسی ہین کہ نسبت بعض اشخاص کے افراط اور نسبت بعض دوسرے درجہ تفریط مین ہوتی ہین پس توسط بلحاظ احوال و اطوار ہر نبی جنس اور ہر نبی قوم اور ہر نبی حرفہ کے متفاوت ہو ۲۳ - سخاوت اور جوانمردی کا پیشہ کر اسواسطے کہ عمدہ صفات محمودہ سے ہے جیسے سعدی شیرازی نے کہا ابیات

درختیست مرد کرم باردار	وزو بگذرے ہیزم و کوہسار
سخاوت زمین ست سرمایہ زرع	بدہ کاصل خالی نباشد ز فرع
بہ بخشندگی کوش کاب روان	بسلیش تفقد کند آسمان

۲۴ - خدمت مہمان کی بخوبی ادا کر یعنے جو اوسکے رتبہ اور منزلت کے لائق ہو وہ خدمت بجا لا - ۲۵ - جس گھر مین جاوے آنکھون اور زبان کو نگہ رکھ یعنے آنکھون کو ہر طرف نگاہ کرنے سے اور زبان کو ایسی بات کہنے سے جو ناگوار خاطر صاحب خانہ کے ہو نگاہ رکھ اسواسطے کہ یہ خلاف آداب تہذیب کے ہے ۲۶ - کپڑون اور بدن کو پاک رکھ اسواسطے کہ طہارت ظاہر کی موجب حصول طہارت باطنی کا ہوگی - ۲۷ - جماعت سے موافق ہو یعنے جس امر پر کہ ایک جماعت متفق ہو تو خلاف پرست ہو اسواسطے کہ درصورت خلاف کے اگر مخالف اپنی دانست کے ظہور مین آیا مورد طعن سب کا ہوگا - اور اوسکے اتفاق کی صورت مین اگر خلاف بھی ہوگا - تو مطعون نہوگا - ۲۸ - فرزند کو علم و ادب سیکھا اگر عکس تیر انداز اور سواری اسپ بھی سکھا اسکا فائدہ ظاہر ہے ۲۹ - کفش اور موزہ جو پہنے تو ابتدا داہنے پانون سے کر اور اوتارے تو پہلے بائین سے اوتار اسواسطے کہ شروع کرنا ہر کام نیک کا داہنی جانب سے مستحب ہے جیسے کھانا پینا دینا لینا کپڑا پہننا داہنے ہاتھ سے اور داخل ہونا امکنہ متبرکہ مین جیسے مساجد اور معابد اور مقابر اور حظائر مین اول داہنا پانون رکھنا چاہئے اور اوتارنا کپڑے ذیلکا اور دور کرنا نجاست کا بائین ہاتھ سے اور نکالنا موزہ اور نعلین کا اور خروج مکانات متبرکہ سے داہین پانون سے چاہیے سبب یہ ہے کہ داہنے کو فضیلت ہر بائین سے پس شروع فعل نیک کا داہنے سے افضل ہے اور ترک فعل بائین سے اولی ہے - ۳۰ - ہر کسی سے معاملہ

اوسکے اندازے کے موافق کر یعنے جو اوسکی قدر منزلت کے مناسب ہو - ۳۱ - رات کو جو بات کہے آہستہ کہ - اسواسطے کہ مبادا کوئی سنتا ہو اور مراد بات سے راز کی بات ہے جسکا اخفا واجب ہو ۳۲ - دن کو جو کہے ہر طرف نگاہ کر - یہ اسلیے کہ دوست یا دشمن نہ سنے ۳۳ - کم کہانے اور کم سونے اور کم باتین کرنے کی عادت ڈال اسواسطے کہ زیادہ کہانا سبب سستی اور کاہلی کا ہوتا ہی اور عبادت سے باز رکہتا ہی اور زیادہ سونا موجب نحوست اور بدبختی کا ہی کہ اکثر امور منفعت سے محروم رہتا ہی ابیات

به کم کردن از عادت خویش خورد — توان خویشتن را ملک خوی کرد
خور و خواب تنها طریق دد است — برین بودن آئین نابخرد است

اور زیادہ باتین کرنا باعث پریشانی دماغ اور خفت عقل کا ہوتا ہے اور بہت کلام کرنے مین اکثر غیبت اور دروغ اور لغو زبان سے صادر ہوتا ہے یہ موجب بدکاری کا ہے - فرد

زبان درکش ای مرد بسیار دان — که فردا قلم نیست بر بے زبان

۳۴ - جو چیز اپنے واسطے نہ پسند کرے دوسرے واسطے مت پسند کر ظاہر ہے کہ آپ ناپسند کرنا کسی چیز کا بسبب کسی عیب اور نقصان اوسکے کے ہوگا پھر وہ عیب دوسرے کے واسطے تجویز کرنا کمال نادانی بلکہ موجب اوسکی ناخوشی اور عداوت کا ہے - ۳۵ سب کامون کو ساتھ دانائی اور تدبیر کے کر اسواسطے کہ بے دانشی اور بے تدبیری موجب ہر طرح کی خرابی کا ہوتا ہے اور اس سے کوئی کام اسلوب پذیر نہین ہوتا اور دانائی اور تدبیر سے اور عظیمہ بسہولت سر انجام پاتے ہین - فرد - به تدبیر رستم در آید به بند * که اسفندیارش نجست از کمند ۳۶ - بن سیکہے ہوئے کسی چیز کے دعوے استادی کا مت کر یعنے کوئی چیز بدون سیکہے نہین آتی اوسکے دعوے مین سوائے ذلت اور رسوائی کے کچھ حاصل نہوگا ۳۷ - عورت اور لڑکے سے راز مت کہہ کسواسطے کہ ان دونون سے بسبب نقصان عقل کے اخفائے راز ناممکن ہے ۳۸ - اوپر خیر لوگون کے دل مت رکہ یعنے اون سے متوقع فائدہ کا نہو اسواسطے کہ کسی سے توقع فائدہ کی رکہنی صفت دنائت ہے قطع نظر اس سے حصول فوائد ہر شخص سے ممکن نہین پس درصورت ظہور خلاف توقع اپنی کے مفت کاہش جان حاصل ہوگی - ۳۹ - بد اصلون سے توقع منفعت کی مت رکہ اسواسطے کہ جسکی اصل بد ہے اس سے وقوع نیکی کا امکان نہین رکہتا - بیت -

ز ابلیس ہرگز نیاید سجود — نہ از بد گہر نیکوئی در وجود

۴۰ بے اندیشہ ہیچ کسی کام کے مت پڑ یعنے بغیر غوض اور فکر کے ہیچ آغاز اور انجام اور نیک و بد اوسکے کے کوئی کام شروع مت کر کہ یہ دلیل نادانی کی ہے - ۴۱ - جو چیز نہین کی ہے اسکو کیا ہوا نہ سمجھ یعنے بدون کیے ہوئے کسی چیز کے حال نہین معلوم ہوتا کہ ہوسکیگی یا نہین اسکو جاننا کہ کر لونگا بڑی بے عقلی ہے اور

انجام کو ذلت اور پشیمانی - ۴۳ - جو کام آج کرنا ہے اوس کو کل پر مت چھوڑ یعنے تاخیر مین
بیشتر ایسے موانع پیش آتے ہین کہ وہ کام نہین ہوتا اور مصلحت فوت ہو جاتی ہے اور آخر کو غیر از
حسرت و اندوہ کے حاصل نہین ہوتا مصرع کہ آفت ہاست در تاخیر و طالب را زیان دارد
۴۳ - جو اپنے سے بڑا ہو اس سے خوش طبعی مت کر اسواسطے کہ یہ خلاف آئین ادب و شائستگی
کے ہے اور آپ کو متہم کرنا ہے ساتھ اتصاف بہ صفات ذمیمہ نا اہلی کے ۴۴ - مردم بزرگ
سے سخن دراز مت کہ یعنے مردم بلند قدر عالی رتبے سے سخن دراز ترک ادب ہے اور
باعث ملال اور بیزاری اون کی کا ہوتا ہے ۴۵ - عوام الناس کو گستاخ مت کر یعنے
ادنی لوگون سے وہ معاملت کر کہ گستاخ ہو کر حد ادب و رلحاظ سے گذر جاوین اور بے ادبی
اور بے لحاظی سے پیش آوین کہ یہ مت موجب خفت اور اہانت اپنی کا ہے ۴۶ - حاجتمند
کو ناامید مت کر یعنے یہ بات باعث ناسپاسی اور ناخوشی خداے تعالے کا ہے کہ باوجود قدرت
امضاے حوائج مستمندون کے اونکو ناامید کرے فرد بر آور دن کار امید وار ہا بہ از
قید بندی شکستن ہزار ہا ۴۷ - جنگ گذشتہ کو یاد مت کر یعنے اسمین پھر زخم خصومت
سابقہ کا تازہ ہوتا ہے اور توسن اس ذریعے سے مجال سرکشی کی پاکر پیچ تشیب عناد
اور حضیض اندیشہ پاداش کے ڈالتا ہے ۴۸ - لوگون کی خیر کو اپنی خیر کے ساتھ مت ملا
یعنے اگر ارادہ کسی خیر کا کرے لوگون کی خیر کو اپنی طرف کھکریا اون کی درخوست سے اپنی
خیر مین شامل نہ کر مثلاً اگر ارادہ تعمیر یا ترمیم چاہ یا مسجد یا اور کوئی امر خیر کا کرے اپنے
سے جو ہو سکے کرے اور ون کی خیر اسمین نہ ملاوے اسواسطے کہ اسکو اور ون کی شرکت
سے کسی طرح کا فائدہ متصور نہین ہے اور برائی بدگمانی لوگون کی اور مظنہ خیانت کا اسکے
ذمہ مفت ہے ۴۹ - اپنا مال کسی دوست اور دشمن کو مت دکھا اسواسطے کہ مال کو ہر کوئی
دوست رکھتا ہے اور ہر کوئی اسکا دشمن ہے اور طمع مال کی باعث دوست کے بھی دشمن
ہو جانے کا ہو جاتی ہے بیت نگہ دار د آن شوخ در کیسہ دُر * کہ بیند ہمہ خلق را کیسہ وَر *
۵۰ - یگانگت کا حق یگانون سے قطع مت کر اس واسطے کہ موجب ناخوشی خدا کا اور بدنامی
خلق کا ہے ۵۱ - نیک لوگون کو غیبت سے مت یاد کر اسواسطے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے الغیبۃ اشد من الزنا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیونکر غیبت
اشد ہے زنا سے فرمایا کہ زنا کرنے والا جب توبہ کرے بخشتا ہے اسکو اللہ تعالے اور
غیبت کرنے والا نہین بخشا جاتا ہے جب تک نہ بخشے اوسکو جسکی غیبت کی ہے پس ظاہر ہے
کہ جب غیبت احد من الناس کی اس درجہ کی بری ہو تو نیک لوگون کی غیبت بہت بد تر ہوئی - ۵۲

گو نہ چلے آپ کو مت دیکھ یعنے آپ کو بہ نظر عجب اور تکبر اور بزرگی کے مت دیکھ۔ اسواسطے کہ
تکبر سبب دخول نار کل ہوگا بموجب حدیث نبویہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلا اخبرکم باهل
النار کل عتل جواظ مستکبر ترجمہ کیا نہ خبر دون مین تمکو اہل نار سے ہر جھگڑالو سخت
زبان مغرور اور فرمایا آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داخل نہ ہوگا دوزخ
مین یعنے ہمیشہ نہ رہے گا اوسمین جسکے دل مین ایک سرسوزن برابر بھی تکبر ہوگا
یعنے بزرگی ۵۴۔ جماعت کہ کھڑی ہووے توبھی موافقت کر سبھون کی یعنے جماعت
نمازیون کی اگر کھڑی ہووے توبھی ساتھ ملجا اگرچہ نماز سوقت کی پڑھ چکا ہو سوا ے
نماز عصر کے اور فائدہ شمول جماعت کا یہ ہے اگر نماز پڑھی ہوئی مین کچھ خلل ہوا ہوا ور
وہ فاسد ہوگئی ہو تو یہ نماز ہوجاوے گی اور اگر وہ صحیح ہوئی ہے تو اسکا ثواب نفل کا ہوگا
۵۵۔ انگلیان مست چٹکا اسواسطے کہ ایک حرکت لغو ہے اور ارباب تہذیب اسکو معیوب
جانتے ہین اور اور موافق قانون طبیہ کے بھی اس حرکت سے انفصال مفصل ہوتا ہے
اور ریاح اوسمین آنکر انجام کو موجب حدوث اوجاع کا ہوگا۔ ۵۶۔ لوگون کے
سامنے دانتون مین خلال مت کر اسواسطے کہ یہ سبب کراہیت دیکھنے والون کا ہے اور
وہ امر جسکو لوگ مکروہ جانین اوسکا سبکے سامنے کرنا معیوب ہے۔ ۵۷۔ آب دہن اور بینی کو
بہ آواز بلند مت ڈال یہ بھی داب مجلس سے دور ہے۔ ۵۸۔ وقت جمائی کے ہاتھ منھ پر
رکھ لے اسواسطے کہ جمائی شیطان سے ہے چاہیے کہ وقت جمائی ہاتھ منھ پر رکھ لے اور بقدر
امکان کے مطلق آواز نہ نکالے۔ ۵۸۔ کاہلی اپنی لوگون پر مت ڈال یعنے انگڑائی اسواسطے
کہ یہ بھی ایک حرکت ناشایستگی اور بے تمیزی کی ہے اور لوگون کو ناگوار معلوم ہوتی ہے
اور جو ناگوار طبع اور ون کا ہو وہ عمل مین لانا دور صفات آدمیت سے ہے ۵۹۔ انگلی
ناک مین مت کر یعنے یہ بھی خلاف داب مجلس کے ہے ایک تو یہ حرکت مخالف آئین رعایت
آداب مجالس کے ہے دوسرے جو کچھ آلایش اور رطوبت منخرین سے نکلے دیکھنے والون
کو کروہ معلوم ہوتی ہے فائدہ دانشمند کو رعایت آداب نشست و برخاست اور گفت و شنود
کی مناسب ہر جگہ اور ہر مکان کے لازم ہے بتخصیص مجالس عامہ مین زیادہ تر صرف جہد کرے
اور حتےالامکان بلیغ ملحوظ رکھے کہ کوئی حرکت لغو اور بیجا صادر نہووے اسواسطے کہ خواص
کو تو حرکت لغو دیکھکر فقط ناگوار خاطر ہی ہوتی ہے اور مرتکب اوسکے کو مذموم اور عقل و
شعور سے محروم جانتے ہین اور عوام اوسکو جھنڈے پر چڑھاتے ہین اور رسوا و بدنام
کرتے ہین۔ ۶۰۔ سخن ہزل آمیز مت کہہ ظاہر ہے کہ ہزل سے سخن بے اعتبار اور ہزل کرنیوالا

بے قدر و بے وقار ہو جاتا ہے۔ ۶۱- لوگون کے آگے لوگون کے تئین خجل مت کر یعنے اونکے عیوب کو فاش نہ کر یا اونکا استحقار مت کر لوگون کے سامنے اونکو موجب خجلت کا ہووے فرد

	مکن عیب خلق ای خردمند فاش	بہ عیب خود از خلق مشغول باش	

۶۲- چشم و ابرو سے کسی کی غمازی نہ کر اس واسطے کہ غیبت اور غمازی خواہ زبان سے ہو صریحاً یا فعل و حرکت اور اشارہ اور کنایہ اور لکھنے سے ہو کر معلوم ہو جائے اُس سے مقصد وہ بھی غیبت اور غمازی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انھون نے کہ آئی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس ایک عورت جب وہ چلی گئی مین نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اوسکے کوتاہ قد ہونے کا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو نے غیبت کی اوسکی اور غمازی بھی مثل غیبت کے بڑا گناہ ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے کہ مین نے سنا رسول اللہ کی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے داخل نہین ہوتا بہشت مین چغل خور ۶۳- کہی ہوئی بات کو پھر مت کہہ یعنے کہی ہوئی بات کیسی ہی اچھی ہو جب دوبارہ کہی جاوے قدر نہین رکھتی جیسے کہا ہے مصرع کہ حلوا چو یکبار خوردند و بس ۶۴- اوس بات سے کہ اوس سنے والون کو ہنسی آوے اجتناب کر یعنے طریق اہل صفات سخریت اور مسخرگی کا ہے اور منافی آداب ارباب شمائل تہذیب کے ۶۵ اپنی اور اپنے اہل کی تعریف کسی کے آگے نہ کر اسلیے کہ نزدیک عقلا کے سبب معیوب ہے اور ذلیل ہے اور برخفت عقل گوئندہ کے ابیات اگر ہست مرد از ہنر بہرہ ور ہنر خود بگوید نہ صاحب ہنر + اگر مشک خالص نہ داری مگوی + و گر ہست خود فاش گردد ببوی + بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست + چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست + ۶۶ عورتون کی طرح آپ کو آراستہ مت کر۔ اسواسطے کہ زینت اور آرائش مثل عورتون کے کرنی ممنوع اور معیوب ہے۔ ۶۷- فرزندون کی مراد پر مت ہو یعنے جو وہ کہین وہی کرنا موجب ابتری اون کی کا ہے۔ ۶۸- زبان کو نگاہ رکھ یعنے اثناے کلام مین زبان کو ایسی بات سے کہ موجب گنہگار ہونے کا ہو۔ جیسے غیبت اور چغل خوری او گالی اور جھوٹ یا جو سخن کہ باعث ناگواری خاطر کسی اسکے اور ادنے کا سامعین سے ہووے نگاہ رکھ ۶۹- بات کرنے مین ہاتھ مت ہلا اسواسطے کہ یہ ایک لغویت کی بات ہے بات زبان سے نہ ہاتھ سے جنبش دینا سر اور ہاتھ اور چشم ابرو کا خلاف قانون متانت اور سنجیدگی ہے۔ ۷۰- حرمت چھوٹونکی نگاہ رکھ اسواسطے کہ اسکی حرمت کرنے سے اپنی حرمت زیادہ ہوگی۔ ۷۱- جو بات کہ لوگون کو بد معلوم ہو وہ نکہہ اسلیے کہ موجب ناخوشی اونکی کا ہوگا اور ارتکاب

ایسے امر کا جسمین رنجش خاطر لوگون کی متصور ہو خلاف آئین حسن اخلاق کے ہے فائدہ ایک
آداب تہذیب سے یہ بات ہے کہ کسی کی امر مین مخالف طبائع اہل مجلس کی روا نہ رکھے
اور رعایت مرضی رئیس مجلس کی زیادہ تر لازم ہے اور اگر خود سالار مجلس ہو موافق حال ہر کسی
کے ہر بات مین رعایت ملحوظ رکھے اور ایسا حرف زبان سے نہ نکالے اور ایسے فعل پر مبادرت
نہ کرے کہ کسی شخص پر شریف رزیل مجلس نشینون سے گران ہووے ۷۲ - مردے کو
بدی سے یاد مت کر کہ فائدہ نہین رکھتا یعنے مردے کے تئین بدی سے تو یہہ بھی حاصل نہین ۷۳ -
جب تک ہوسکے لڑائی اور خصومت نہ کر اسواسطے کہ خلاف مصلحت اندیشی عقل سلیم کے ہے کہ ارتکاب
موجبات خصومت اور عناد سے کسی کو اپنا دشمن بناوے ۷۴ - اپنا زور مت آزما یعنے اس
سے کچھ حاصل نہین اور اغلب قباحت عائد حال ہوتی ہے - ۷۵ - کسی کی بدآمد مت کر اسواسطے
کہ یہ بہت بری بات ہے ۷۶ - آزمودہ کار کو ساتھ جہلا کے گمان کر اسواسطے کہ
آموزدہ کار جو کہیگا وہ عین مصلحت ہوگی اور اوسکے خلاف مین خطا ہے - بیت
رند ہمہ پیر کہن بر مگرد ٭ کہ کار آموزدہ بود سالخوردہ ٭ ۷۷ - اپنا کھانا دوسرون کے
دسترخوان پر مت کھا اوس کا فائدہ ظاہر ہے - ۷۸ - کامون مین جلدی مت کر اسواسطے
کہ جلدی موجب خرابی کا ہوتا ہے اور آخر کو پشیمانی ۷۹ - دنیا کے واسطے آپ کو رنج
مین مت ڈال یعنے دنیا دنی ہے اوس کے واسطے زیادہ اندازہ سے رنج و مصیبت
مین پڑنا قرب مصلحت عقل سے دور ہے فائدہ حصول دنیا کا باوجود احتمال رنج و صعاب
کے بھی یقینی نہین ہے اور بالفرض اگر یہ بھی ہو تو زندگانی چندروزہ قابل اعتماد نہین
پھر اس سے کیا فائدہ مگر بذل جہد بہ حصول قدرت ضرورت کے کہ جس سے پاے بند
زندان کدہ احتیاج کو گزیر نہین لوازم عقل سے ہے ۸۰ - جو آپ کو پہچانے اوسکو
پہچان - یعنے جو اپنی قدر و منزلت کرے اوس کی قدر و منزلت کر - ۸۱ - حالت
غصے مین بات سمجھ کر کہہ - یعنے حالت خشم مین عنان یکبارگی حفظ و احتیاط
کی ہاتھ سے نہ دے کہ مبادا صدور اس بات کا کہ پیچھے موجب ندامت کا ہو وقوع مین
آوے - ۸۲ - آستین سے آب بینی پاک نہ کر اسواسطے کہ یہ ایک علامت بے تمیزی
کی ہے - ۸۳ - وقت نکلنے آفتاب کے مت سو - یعنے وقت بیداری اور تسبیح اور
تہلیل اور ذکر اللہ اور نماز کا ہے اوس وقت سونا دلیل بدبختی کی ہے - ۸۴ -
لوگون کے سامنے مت کھا یہ بموجب حدیث کے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے استروا الطعام یعنے چھپاؤ تم اپنے کھانے کو اور یہ اسطو اسطے کہ

کبھی بعضے دیکھنے والے کی نظر لگ جاتی ہے اور اثر ہو جانا نظر کا ثابت ہے۔ ۸۵۔ بزرگون
سے راہ مین آگے مت چل یعنے بزرگون کا ادب ور لحاظ ہر امر مین لازم ہے اون
سے آگے چلنے مین ترک ادب ہے اور یہ مذموم ہے۔ ۸۶۔ درمیان سخن لوگون کے
مت آ یعنے اور کوئی بات کرتا ہو خواہ مخواہ آپ اوس مین دخل دینا موجب کمی عقل
اپنی کا اور سبب ناگواری خاطر لوگون کا ہے۔ ۸۷۔ سر زانو پر مت رکھ یعنے وصورت فسردگی
اور غمگینی کی ہے اور مجلس مین بشکل افسردگی کے بیٹھنا آداب مجلس کے خلاف ہے۔
۸۸۔ چپ و راست کو مت دیکھ بلکہ نظر زمین کی طرف رکھ یعنے نظر نیچے رکھنی اور چپ و
راست کو نہ دیکھنا مقتضائے صفت شرمگینی اور حیا ہے اور یہ عمدہ صفات آدمیت ہے۔ ۸۹
اگر ہو سکے ستور برہنہ پر مت سوار ہو اسواسطے کہ اوس مین اندیشہ گر پڑنے کا ہے اور جس
امر مین اندیشہ مضرت کا ہو اوس کو کرنا محض بے دانشی ہے۔ ۹۰۔ مہمان کے سامنے
کسی پر غصہ مت کر اسواسطے کہ اوس کے دل کو ملال حاصل ہوگا۔ اور خیال کریگا کہ مبادا
کسی بات سے مجھپر بھی غصہ کرے۔ ۹۱۔ مہمان کو کام مت فرما اسواسطے کہ اوسکی ہر طرح
عزت اور مدارات کرنی چاہیئے کہ وہ راضی ہو اوس سے کام لینا کہ موجب ذلت اوسکی
کا ہے آئین مہمانداری سے بعید ہے ۹۲۔ ساتھ دیوانے اور مست کے بات
مت کر اس واسطے کہ معلوم نہین کیا کہ بیٹھے کہ سبب ذلت اور رنج کا ہو ۹۳۔ ساتھ
فارغون اور اوباشون کے بر سر محلون کے مت بیٹھ اس واسطے کہ ایسے لوگون
سے ایسی جگہ بیٹھکر بغیر از شر ور اور مفاسد کے ظہور مین نہین آتا بس آپ کو اون کا
شریک کرنا صفات حمیدہ شرافت اور اہلیت سے دور ہے۔ ۹۴۔ واسطے ہر فائدہ
اور نقصان کے آبرو اپنی مت کھو یعنے فائدہ اور نقصان تقدیر سے ہے اور وہ نہین
پلٹتی اس امید و بیم سے گوہر آب رو کو کہ بہا نہین رکھتا ہے بے آب کرنا خاک لبر
باد یہ خسران کا ہونا ہے۔ ۹۵۔ فضول اور متکبر مت ہو یعنے فضولی اور استکبار
ذریعۂ حصول نکبت اور خواری کا ہے اور اختیار کرنے والا اوسکا منکوب مذلت اور
بے اعتباری کا ہوتا ہے۔ ۹۶۔ خصومت لوگون کی اپنے اوپر مت پکڑ یعنے وہ امر
جو باعث ہو لوگون کے دشمن ہونے کا مت کر کہ سب شے سے بدتر ہے۔ ۹۷۔ جنگ
اور فتنہ سے کنارہ کر اسواسطے کہ اوسکے شمول مین اندیشہ اپنی آفت مین مبتلا ہونے
کا ہے۔ **نظم** دو کس گرد دیدند و آشوب و جنگ ✤ پراگندہ نعلین و پرندہ سنگ ✤
یکے فتنہ دید از طرف بر شکست ✤ یکے درمیان آمد و سر شکست ✤ ۹۸۔ بغیر کار روا اور

درم اور انگشتری کے مت رہ اس کا فائدہ ظاہر ہے - ۹۹- مراعات کر اسقدر کہ اپنے
کو خوار نہ کرے تو یعنے سلوک کرنا کسی سے بہت اچھا ہے لیکن نہ اتنا کہ آپ محتاج ہو جاوے -
۱۰۰- متواضع اور فروتن رہ یعنے متواضع اور فروتنی سبب بلندی قدر اور عزت کا ہے
اور تکبر اور غرور باعث ذلت کا ابیات تواضع سر رفعت افرازدت + تکبر بخاک اندر
اندازدت + توانگه شوی پیش مردم عزیز + که مر خویشتن را نه گیری بچیز + بزرگے که خود
را به خوردی شمرد + بدنیا و عقبے بزرگے ببرد + زندگانی کر ساتھ خدائے تعالےٰ کے بصدق
ساتھ نفس کے بہ قہر - ساتھ خلق کے انصاف ساتھ بزرگون کے بہ خدمت - ساتھ خوردون کے
بہ شفقت ساتھ درویشون کے بہ سخاوت - ساتھ دوستون اور یارون کے بہ نصیحت - ساتھ
دشمنون کے بہ حلم ساتھ جاہلون کے بہ خاموشی - ساتھ عالمون کے بہ تواضع اس طریق سے
بسر کر اور مال کسی کے طمع مت کر اگر پیش آوے منع مت کر لیکن جو پیش آوے جمع
مت کر اور - کہا تین ہزار کلمے مین نصیحت مین لگے تین تین کلمے اون مین سے چنے ہین
دو کو یاد رکھ اور ایک کو فراموش کر خدائے تعالےٰ اور موت کو یاد رکھ اور نیکی کی ہوئی کو
فراموش کر اور فرمایا کہ خاموشی سات خاصیت رکھتی ہے اول زینت ہے بے پیرایہ
دوم ہیبت ہے بے سلطنت سوم عبادت ہے بے محنت چہارم حصار ہے بے دیوار پنجم
بے نیازی ہے بے عذر یعنے بے بہانہ ششم فراغت ہے کرام کاتبین سے ہفتم عیب پوشنی ہے
بیت ترا خاموشے اے خداوند ہوش + وقار است نااہل را پردہ پوش + اور
یہ مضمون اس کے موافق ہے ابیات تر طبع ہیچ مضمون بہ زلب بستن نے آید بخاموشی
معنے دار دکہ در گفتن نے آید + سینہ مارا خاموشی گنجینہ گوہر کند + یاد دارم از صدف این نکتہ
سربستہ را + فائدہ پوشیدہ نرہے کہ خلاصہ محصول پند و نصائح کا یہ ہے کہ تہذیب حاصل
ہو اور تہذیب عبارت ہے شائستگی اعمال و افعال سے اور فعل و عمل شائستہ وہ ہے
کہ موجب اجر آخرت کا ہو والا محض بے کار ہے اس واسطے کہ اگر فائدہ دنیا کا ہو بقاے
دنیا مثل بقاے حباب روے آب کے ناپایدار ہے یہان کا فائدہ یہین رہیگا پھر کیا حاصل
ہوگا - کتب اکابر سلف مین مرقوم ہے کہ ہر فعل و عمل اچھا وہ ہے کہ سبب ہو ذکر اللہ کا اور
عظمت اور امتثال اور امر و نواہی اوس کی کا اور یاد دلانے آخرت کا اور نفع رسانی
خلق رسانی کا اور دفع مضرت اون کی کا اور باز رہے گا صفات رزیلہ سے مثل
بغض و حسد و ریا و کبر و طمع و حب دنیا و غفلت از عقبے اور غیبت از کذب اور سخن چینی
اور بے شوری اور لغو و فحش کے اور باعث نزدیکی صفات جمیلہ کا ہو مانند صبر و توکل و رضا و تسلیم

و ذکر و فکر و قناعت کے جو عمل اور فعل کہ شامل ہوں ان امور کو اور کوئی منع شرعی انکمین نہو اور نیت خالص بھی ہو کہ انما الاعمال بالنیات اس باب مین نص قطعی ہے وہ موجب اجر آخرت کا ہوتا ہے پس ہر عاقل کو لازم ہے کہ ہر کام مین منفعت آخرت کی ملحوظ رکھے اور منافع دنیا پر نظر مقصود نہ رکھے اگر فوائد دنیا بھی ساتھ نگاہ داشت سررشتہ پاس احکام شرعیہ کے ہون تو بہت بہتر ہے اور امور دنیا مین دو چیز کو کسی مہم مشکل اور سہل مین کبھی ہاتھ سے نہ دے ایک تدبیر دوسرے استقلال کو اور بہ غرور و اعتماد زندگانی چندروزہ کی دنیا کے واسطے کسی سے عداوت اور دشمنی نہ کرے اور کسی کی عیب جوئی نہ کرے اور کسی کو بد نہ کہے خاصۃً عیب ایک شخص خاص کا ذکر نہ کرے کسی پر حسد نہ کرے دروغ نہ کہے بڑی بات ہے کو نہ کہے بخل وجبن سے اپنے کو بچاوے جو رضاے الٰہی ہو اوسپر راضی رہے۔ اپنے کو بزرگ اور بڑا نہ سمجھے فخر و نخوت کو دل مین راہ نہ دے اگر ہوسکے لوگون کی اصلاح مین سعی کرے دو شخصون مین نقیض و فساد نہ ڈالے اکل حلال اور صدق مقال اور استقامت احوال پر احکام شرع مین جہد بلیغ کرے کہ راس روس جمیع طاعات و عبادات ہے خویش و بیگانہ کے حق حق کلمۃ الخیر سے باز نہ رہے بیچ امر معروف اور نہی منکر یعنے نیک کام پر لوگون کو امر کرنے اور بد کام سے منع کرنے مین کوشش کرے اگر نہو سکے دل سے برا جانے اور آپ مرتکب اسکا نہووے یہ امور موجب حصول سعادت دنیا و آخرت کے اور نہایت مقصود سعادتمندہ نصائح کے ہین اور مولف حدیقۃ الاقالیم نے لکھا ہے وہ نصائح کہ حضرت لقمانؑ نے بیٹے کو واسطے تہذیب اوپر اخلاق مردم بے حیا و بدبخت اور مردم سعادتمند کے کیے تھے یہ ہین کہ کہا ہے اے پسر نفع لے اوس چیز سے کہ حق تعالے نے تجکو معلوم کروائی ہے البتہ دانا جاہل نہین ہے اور کہا کہ اے پسر تحقیق کہ بخشش گویندہ بے حیا و بدبخت ہے آدم بد طینت سے دوری قبول کر کہ آدمی نفاق پیشہ اگر سخن کہے زبان اوسکو رسوا کرے اور اگر سکوت کرے خاموشی اوسکو فضیحت کرتی ہے اگر عمل کرتا ہے بد کرتا ہے اگر نیکی کرتا ہے ضائع کرتا ہے۔ اگر استغنا کرے تکبر کرتا ہے۔ اگر مفلس ہووے ہووے مایوس ہوتا ہے۔ اگر کوئی اوس پر قدرت پاوے خوار و حقیر ہوتا ہے۔ اگر خوش حال ہووے با فراط ہوتا ہے اگر غمگین ہووے اسیر ہوتا ہے۔ اگر کسی پر قدرت پاوے بے اندامی کرتا ہے۔ اگر سوال کرے ابرام و مبالغہ کرتا ہے۔ اگر مسئول ہووے بخل کرتا ہے۔ اگر خندہ کرے مثل آواز خر کی کرتا ہے۔ اگر مکافات کرے جور روا رکھتا ہے۔ اگر زہد کرے عنف و تعدی کرتا ہے۔ اگر کوئی ساتھ اسکے زجر کرے خشم و غضب کرتا ہے۔ اگر عطا کرے منت رکھتا ہے اگر کوئی ساتھ اوسکے عطا کرے

شکر نہین کرتا ہے۔ اگر کوئی اُس سے راز کہے فاش کرتا ہے۔ اگر کبھی اپنا راز کہے تہمت افشاے راز کرتا ہے اگر کوئی اُسکو امانت دیوے خیانت کرتا ہے۔ اگر مرتبہ اُسکا تجھ سے کمتر ہو تجکو غیب کرے۔ اگر بالاتر ہو غلبہ کرتا ہے اگر مصاحبت تیری کرے رنج مین ڈالتا ہے اگر اُس سے کنارہ کرے تو تجکو نہین چھوڑتا ہے۔ زجر لوگون کے سے استراحت نہین پاتا ہے تعلیم اوسکو فائدہ نہین دیتی ہے اور اہل اُسکی اُس سے خوش نہین ہوتی۔ اُن سے بدی کو دور نہین کرتا ہے۔ اگر بزرگ تر ان سے ہے سب کو رنج دیتا ہے۔ اگر خورد تر ہے بزرگون کو آزار مین رکھتا ہے۔ راہ بندگی کی نہین پاتا ہے۔ اگر راہ دکھا دین اطاعت نہین کرتا۔ جو کوئی اُس سے معاملہ کرے خوبی نہین دیکھتا ہے۔ جو کوئی اُس سے گوشہ پکڑے سالم نہین رہتا ہے۔ اگر کوئی سخن کہے نہین سمجھتا ہے۔ فراخی مین میانہ روی نہین کرتا ہے۔ بلا و تنگدستی مین صبر کرتا ہے مسئلہ مین تامل و توقف نہین کرتا ہی جو کچھ کہ معروف اور نیک ہے فعل مین نہین لاتا ہے شکر گزاری خدا کی نہین کرتا ہے۔ دغا بازی ترک نہین کرتا ہے۔ قبول نصیحت نہین کرتا ہی حکما سے موافقت نہین کرتا۔ علم اُسکو بیچ عجب کے رکھتا ہے۔ اگر کوئی موافق علما کی راے کے نہو جانتا ہے کہ نیکوکار ہے اگرچہ بدکار ہووے خیر اپنی کو شر جانتا ہے اور شر اپنے کو خیر گمان کرتا ہے۔ اپنی تقریظ کو حزم و جہل اپنی کو علم گمان کرتا ہے۔ جو نفس اُسکا پسند کرے اختیار کرتا ہے۔ اور جو خوش نہ آوے ترک کرتا ہے۔ اور اپنے کو ساتھ اُسکے ستودہ کرتا ہے اگر مخالفت پڑے حق کو تکذیب کرتا ہے۔ اگر محتاج بحق ہو ساتھ اُسکے میل نہین کرتا ہے۔ اگر حق سے سوال کرین منع کرتا ہے۔ اگر حاضر ہووے اہل حق سے یاری نہین کرتا ہے اگر ان سے غائب ہووے ابطال حق مین کوشش کرتا ہے۔ اگر با علما مجالست کرے ادب و تعظیم ان کی نگاہ نہ رکھے اگر ساتھ زیردستون کے اپنے سے بیٹھے اپنا فخر کرتا ہے اور سخن کہ اُن سے ظاہر ہووے خندہ کرتا ہے۔ اور مخالف ان کے کہتا ہے لقمان سے پوچھا کہ کون ہے لوگون سے دانا تر کہا وہ کہ علم لوگون کے سے بیچ علم اپنے کے زیادہ ہے کرے۔ اور کہا عجز سخن مین خبر عقل سے دیتا ہے پس نظر کر آتش کو کہ کہتا ہی اور کہا جس مجلس مین کہ جاوے تو بالاتر سب سے مت بیٹھ۔ اور کہا حسن نیت عبادت سے ہے اور حسن استماع علم سے اور خوش خوئی کرم سے اور حسن جواب دانش سے اور کہا اگر کسی کو واسطے کسی حاجت کے بھیجے تو حکیم کو بھیج اور اگر حکیم کو نہ پاوے تو آپ جا اور کہا سنگ کو جگہ اپنی سے نقل کرنا آسان زیادہ ہے اس سے کہ کسی کو کچھ سمجھانا اور کہا دور رہو مردمان بد سے تا سالم رہین دل تمھاری اور راحت پادین بدنہاے تمھارے اور

نیک ہوویں نفس تمہارے اور کہا صبر دو قسم ہے ایک صبر ہے اس چیز پر کہ مکروہ رکھتا ہے
تو اوسکو مثل نقصان مال و ضیاع و عقار و فوت اطفال اور مثل اسکے دوم صبر اس سے
کہ دوست رکھتا تو اوسکو تحصیل مین اضطراب کرتا ہے چاہیئے کہ صابر ہووے تو اوسکی تحصیل
مین اور کہا شکرگذاری کر اس شخص کو کہ تجکو انعام دیوئے اور انعام دے اسکو کہ شکرگذاری
تیری کرے تحقیق بقا نہین اس نعمت کو کہ کفران کرے تو اور زوال نہین ہے اس نعمت
کو کہ شکر کرے تو اور کہا تشریف جسو قت کہ پرہیزگار ہووے متواضع ہوتا ہے اور خسیس جو پرہیزگار
ہووے متکبر ہوتا ہے - اور کہا مراد کلید لجاجت کی ہے اور لجاجت کلید آگاہی کی - اور
کہا علم بہتر ہے گنج سے تجکو نگاہ رکھنا چاہیئے اور علم تجکو نگاہ رکھتا ہے اور بیچ تضییع مال
اپنے کے اور اصلاح مال ان کے مت کوشش کر کہ مال تیرا وہ ہے کہ ذخیرۂ آخرت کا کرے
تو اور وہ کہ میراث واسطے دوسرون کے چھوڑے تو ملک دوسرون کی ہے اور کہا
احمق ہرچند صاحب جمال ہووے ساتھ اوسکے صحبت نہ رکھ کہ شمشیر ہرچند خوب رخسار ہے
زشت کردار ہے اور کہا تین شخص کو تین وقت پہچاننا چاہیئے حلیم کو نزدیک غضب کے شجاع
کو نزدیک خون کے برادر کو نزدیک حاجت کے اور کہا نیکی کی کہ ساتھ لوگون کے کرے تو اور
بدی کہ ساتھ تیرے کرین فراموش چاہیئے کرنا - اور خوش خوئی یعنے خوے خوش و خوب
خویش بیگانگان ہے اور بدخوئی یعنے خوے بد بیگانہ خویشان ہے - سعدی شیرازی نے
فرمایا ہے بیت بندۂ حلقہ بگوش ار نہ نوازی برود * لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش *
اور کہا آحسن رفش عاقل بہتر متکلم جاہل سے **فصل پانچوین بیچ ذکر حضرت شعیا**
اور حضرت ارمیا اور حضرت دانیال علیہم السلام کے کہ درضمن خرابی بیت المقدس بسبب
توجہ اعدا بنی اسرائیل پر مرقوم ہے - واضح ہو کہ ہرچند نام ان تینون پیغمبر بزرگوار کا مراحتاً
کلام حضرت ملک العلام مین مذکور نہین مگر بالاتفاق جمہور مفسرین اس پر کہ سورۂ بنی اسرائیل
مین بیچ ذیل آیہ دالی ہدایہ کے ذکر انہین تینون کا فرمایا ہے اور مراد عباد سے یہی بندہای خاص ہین
قال اللہ تبارک تعالیٰ وقضینا الی بنی اسرائیل فی الکتب لتفسدن فی الارض مرتین ولتعلن
علوا کبیرا ط فاذا جاء وعد اولٰھما بعثنا علیکم عبادا لنا اولی باس شدید فجاسوا
خلال الدیار ط وکان وعدا مفعولا ط ثم رددنا لکم الکرۃ علیہم وامددنٰکم
باموال وبنین وجعلنٰکم اکثر نفیرا ط ان احسنتم احسنتم لانفسکم وان اسأتم فلھا
فاذا جاء وعد الاخرۃ لیسوء وا وجوھکم ولیدخلوا المسجد کما دخلوہ اول مرۃ و
لیتبروا ما علوا تتبیرا ط عسیٰ ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا وجعلنا جہنم للکفرین حصیرا یعنے اور حکم کیا

ہمنے طرف بنی اسرائیل کے بیچ کتاب کے البتہ فساد کروگے بیچ زمین کے دوبارہ البتہ غالب آوگے تم غالب آنا بڑا پس جب آوے گا وعدہ پہلا اون دونون مین کا اٹھاوینگے ہم اوپر تمھارے بندے واسطے ہمارے لڑائی والے سخت پس مبٹھ گئے بیچ گھرون کے اور ہے وعدہ پورا کیا گیا پھر پھیر دیا ہمنے واسطے تمھارے غلبہ اوپر اون کے اور مدد دی ہمنے تمکو ساتھ مالون کے اور بیٹون کے اور کیا ہمنے تمکو زیادہ لوگون مین اگر بھلائی کروگے تم بھلائی کروگے واسطے جانون اپنی کے اور اگر برائی کروگے پس واسطے اوسی کے ہے پس جب آوے گا وعدہ دوسرا تو برا کردین منھ تمھارے کو اور تو کہ داخل ہو مسجد مین جیسا داخل ہوئے پہلے بار اور تو کہ ہلاک کرین اوس چیز کو کہ غالب آئی تھی ویران کرنے کو شتاب ہے کہ رب تمھارا یہ کہ رحم کرے تمکو اور اگر پھر آؤگے تم آوینگے ہم اور کیا ہمنے دوزخ کو واسطے کافرون کے گھیرنے کی جگہ۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بعد وفات حضرت سلیمان علیہ السلام کے اونکا بیٹا رحبعم بنی اسرائیل پر مسلط اور حاکم ہوا اور حال اوس کی خلافت کا ایسا تھا جیسا کہ امت محمدی علیہ السلام مین خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت اور بزرگی مین ہے اور ملوک اسباط کی مثال ایسی تھی جیسے کہ اور لوگ اطراف و نواح کے عہد خلفا مین تھے ولیکن باوجود اس بات کے زیر حکم اور تابع اسکے دو فریق جو نسل حضرت داؤد علیہ السلام تھے یعنے اولاد یہودا اور بن یامین ہوے اور دس فریق باقی پر انھین مین سے اور دس بادشاہ ہوئے کہ اون کو ملوک الاسباط کہتے ہین اور یہ دسوان بادشاہ اطراف فلسطین وغیرہ مین منتشر ہوے مگر رحبعم بیت المقدس ہی مین رہا اور پانچ برس تک سنہ جلوس سے اون دونون فرقون پر حکمرانی کی مگر سال ششم مین سیسشان نام فرعون مصر نے لشکر کشی کی اور رحبعم صف آرا ہوکر اوس سے لڑا اور اس قتال و جدال مین بہت مال و منال اور عمارات قدیمہ اکثر بلاد بسبب تاخت و تاراج تباہ و برباد ہوئی مگر رحبعم بدستور اپنی مملکت پر قائم رہا اور سرنوخم نے ایلہ بضم یا اور تشدید لام وہاے زدہ کہ چہار فرسخ مصر پر واقع ہے تعمیر کیا اور کثیر العیال کہ اٹھائیس بیٹے پیدا ہوئے سواے لڑکیون کے اور سترہ برس کل بادشاہت کی اور اکتالیس برس کی عمر پاکر سنہ ۵۹۲ موسوے مین راہی ملک بقا ہوا اور بعد اس کے اس کا بیٹا مسند نشین ہوا اور اسی طرح مرةً بعد اخرے چند بادشاہ اس کی نسل سے حاکم اسرائیل اور تخت نشین بیت المقدس ہوئے اور آخر الامر جب مملکت سلیمانی نے ان کی اولاد مین کہ موسوم

بہ صدیقیا یا صدیقہ تھے اور اوسکے پاؤن مین کچھ خلل و قصور تھا انتقال کیا تو بادشاہان اطراف و جوانب نے بنابر ضعف سلطنت اسکے طمع مملکت کی اول جسنے کہ اوسپر لشکرکشی کی ایک جزیرے کا بادشاہ تھا لنکن نام اور بنابر اسکے کہ وہ زہرہ کو پوجتا تھا نذر کی کہ اگر بیت المقدس پر غلبہ پاؤن گا تو اپنے بیٹے کو زہرہ کے واسطے قربان کروں گا اور ایک روایت سے بخت نصر اس ملک کا کاتب تھا جب لنکن نے بالشکر جرار بیت المقدس پر نزول کیا حضرت مرسل الریاح نے ایک ہوا بھیجی کہ اوسنے اسکی سپاہ کو ہلاک کر دیا اور لنکن اور بخت نصر نے اوس بلا سے نجات پاکر بطرف وطن مالوف بحال خراب و تباہ مراجعت کی اور فرزند بادشاہ نے بسبب استماع کلام پدر درباب نذر و قربانی باتفاق بخت نصر فرصت پاکر باپ کو قتل کیا اور اوسنے کسی حیلہ سے بادشاہزادی کو گزند قوم و لشکر سے بچاکر مملکت مین بخوبی تمام تصرف کیا اور بعد اس قضیہ کے بادشاہ موصل اور آذربایجان نے کہ ایک دوسرے سے بیخبر تھا بصوب بیت المقدس لشکرکشی کی اور جو کہ اوس نواحی مین دونون کی ملاقات ہوئی تو باہم کر جنگ و جدل درمیان آئی تا آنکہ دونون مع انبوہ کثیر اہل لشکر مقتول ہوئے اور بقیہ سیف نے راہ فرار اختیار کی غرض کہ بادشاہ حقیقی نے شہریاران بیماری اور دشمنان اپنے کو بے آمد و شد و دستون اور یارون کے بسر حد عدم پہونچایا اور بنی اسرائیل اموال و اسباب ان کے حوزۂ تصرف مین لائے بعد ازین یہود نے عصیان پذیر ہوکر بہ قتل انبیا اقدام کیا اوسوقت سنجاریب بادشاہ بابل نے بیت المقدس مین جاکر اوس بلدۂ طیبہ کو قہراً اور جبراً لیا اور اوس دیار مین خرابی عظیم اس سے وقوع مین آئی اور جب سنجاریب نے اپنی مملکت مین مراجعت کی بنی اسرائیل نے جمع ہوکر پھر بنیاد فسق و فساد رکھی لاجرم منتقم حقیقی نے حضرت ارمیا کو بہ تاج نبوت سرفراز کرکر بنابر ہدایت اور ارشاد ان کے مامور فرمایا اور اون متمردون نے اس پیغمبر خدا کو بعد از ستم اور ضرب مقید اور محبوس کیا اور حضرت جبار منتقم نے بخت نصر کو بہ روایت محمد بن جریر طبری ببلک اولاد گودرز سپہ سالار کیخسرو مین انتظام رکھتا تھا بنی اسرائیل پر غلبہ دیا تا آنکہ تیغ بے دریغ انمین چلی اور بیت المقدس کو بہ آتش قہر جلاکر وزرا سے یہود کو قید کرکر بابل مین لے گیا یہ روایت قول قتیبی اور ایک جماعت اور مفسرون کا ہے اور اپنے مقام پر جو اور اقوال اور روایتین ہین بیان کی جاوین گی انشاء اللہ تعالے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو روایت کی ہے مضمون اسکا یہ ہے کہ جب بنی اسرائیل کا عصیان اور طغیان حد سے گذرا اور انھون نے بقتل انبیا مبادرت کی خدا سے تعالے نے بخت نصر کو انکی طرف متوجہ فرمایا

وہان پہونچکر بدلالت شیطان ان کو مع درخت دو نیم کیا گیا اور مشہور یہ ہے کہ معتبر مقطوع حضرت زکریّا مین چنانچہ عنقریب مشروحاً لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ **فصل چھٹی** آنا بخت نصر با شہر روایات شہر بیت المقدس مین روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ ائمہ اخبار نے خلاف کیا ہے اس امر مین کہ فساد بنی اسرائیل دوسری مرتبہ مین کیا چیز تھا بعضے کہتے ہین تکذیب ارمیا تھی اور ایک جماعت لکھتے ہین کہ قتل یحییٰ بن زکریا تھا اور ہم دونون قول کو بتوفیق الٰہی بیان کرتے ہین قول اول یہ ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک بزرگ تھے مؤید بتائید ربانی کہ دانیال اکبر کہتے ہین وہ ایک دن اثنائے توریت پڑھنے مین ایک آیت پر پہونچے کہ دلالت کرتی تھی اس امر پر کہ ایک شخص عنقریب بیت المقدس کو خراب کریگا حضرت دانیال نے محزون ہوکر مناجات کی کہ یارب کون ہوگا کہ بیت المقدس کا ایک یتیم ہے دیار بابل پراگندہ ہو وین گئے ان کو خواب مین اعلام ہوا کہ خراب کرنے والا بیت المقدس کا ایک یتیم ہے دیار بابل سے بخت نصر کو حضرت دانیال جب بیدار ہوئے اپنا مال فراہم کیا اور عزیمت بابل کی اور بعد طے مراحل وہان پہونچے سنجاریب نے کہ امر سلطنت اور حکومت وہان کا اس سے متعلق تھا حضرت دانیال کو بلاکر پوچھو کہ سبب تمھارے آنے کا اس مملکت مین کیا ہے کہا مین چاہتا ہون کہ اپنا مال یتیم اور محتاجون اس شہر پر تقسیم اور اور تفریق کرون بادشاہ نے اجازت ارزانی فرمائی حضرت دانیال نے مدت مدید احوال یتامے اور مساکین تفحص کیا بخت نصر سے کسی طرح خبر اور نشان نپایا اتفاقاً ایک دن انکا غلام کسی کام کو جاتا تھا اثنائے راہ مین ایک لڑکے کو دیکھا کہ مریض اور بیمار خاک پر لوٹ رہا ہے غلام نے اسکا حال استفسار کیا ہے اسنے جواب دیا کہ مین ایک یتیم ہون کہ قبل ازین بنابر معاش اپنے اور اپنی مان کے لکڑیان چنکر بیچتا تھا اب اس حال مین پڑا ہون کہ تو دیکھتا ہے غلام نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے کہا بخت نصر غلام نے جلدی سے جاکر اپنے خواجہ کو مطلع کیا اور یہ مع غلام بخت نصر کے پاس آئے حضرت دانیال نے اپنے خادم سے کہا کہ اسکو نہلا دھلا کر گھر مین لیجا اور اس کی مان کو بھی بعزت وحرمت سے لے آ غلام کہے کے بموجب عمل مین لایا اور حضرت دانیال تعہد اور تربیت ان کے مصروف ہوئے جب بخت نصر نے صحت پائی ایک دن حضرت دانیال نے اوس سے کہا کہ مکافات میرے احسان کے کہ بقدر طاقت تیرے باب مین مجھ سے وقوع مین آئے کیا ہے اس نے کہا آپ کے احسان کے مکافات پر کیونکر قیام کرون کہ کسی چیز پر قادر نہین ہون حضرت دانیال نے کہا مین ایسا گمان کرتا ہون کہ آخر تو

بمرتبۂ سلطنت پہونچیگا اور بنی اسرائیل پر لشکرکشی کریگا اب میرا یہ مطلب ہے کہ میرے اور میرے اہلبیت کے واسطے امان نامہ لکھدے بخت نصر نے جواب دیا کہ آپ میرے ساتھ خوش طبعی کرتے ہین حضرت دانیال نے کہا لا واللہ اور اس باب مین مبالغہ کیا اور وعدہ کیا اگر تو میرا ملتمس مبذول رکھے تو مین ہزار درم تجکو دون بخت نصر اسی طرح ان کی باتون کو ہزل پر محمول کرکر انکار کیے گیا آخرالامر اپنی جان کی کہنے سے امان نامہ لکھا اور وہ زر خطیر اپنے قبضے مین کیا - روایت کرتے ہین کہ بخت نصر قبل ازین لڑکون کی ساتھ جنگل مین جاکر لکڑیان چنا کرتا تھا اور وہ لڑکے اسکو سردار اپنے اور برقرار دیگر اسکی متابعت کرتے تھے جب ہزار درم اس نے لیے اپنے قدیم یارون کے واسطے گھوڑے خریدے اور اس جماعت نوجوان کے ساتھ بادشاہ کے دربار مین آنا جانا شروع کیا - اور چونکہ دراصل یہ خاندان اشراف سے تھا اور علم کتابت اور ظرافت طبعیت رکھتا تھا لیکن محنت روزگار نے اسکو بھی خوار ذلیل کر رکھا تھا اب جو بسبب دردمان ہیئت ظاہری اس کی درست ہوئی تو جمال وکمال نے رونق پکڑی سنجاریب بادشاہ بابل نے کہ اس کی پیشانی سے علامات اقبال مشاہدہ کین روز بروز اس کی قدر ومنزلت زیادہ کی تا آنکہ بمرتبۂ امارت پہونچایا بیت مرا بہ تجربہ معلوم گشت آخر حال + کہ قدر مرد بعلم ست و قدر علم بمال + بہرحال یہ بحبت بخت واقبال جسطرف توجہ کرتا تھا فتح وظفر اس کے استقبال کو آتی تھی ہرگاہ سنجاریب بیت المقدس مین اسکو ہمراہ لے گیا اور بسبب اتفاق دونون گرفتار ہوئے اور ہنگام مراجعت خدمت شاہ بابل مین آن کر جسطرح سے کہ اوپر مذکور ہوا ہے اوقات ملازمت بادشاہ مین بسر کرنے لگا حتے کہ ولیعہد ہوا اور جب بادشاہ نے وفات پائی تو اوس جگہ قرار پکڑا اور اثنائے اس حال مین حکومت بنی اسرائیل ناشیہ بن راموص پر اور نبوت حضرت ارمیا پر مقرر ہوئی تھی اور یہود نے اس ہنگام مین فسق وفساد اور جور وعناد آشکار کیا اور ہرچند حضرت ارمیا نے قوم کو موعظت اور نصیحت کی فائدہ نہ دیا اور بخت نصر افواہ اور شہرت سے عصیانی اور طغیانی بنی اسرائیل کی لشکر بترتیب آلات حرب درتجہیز ادوات طعن وضرب مشغول ہوا تا بجانب بیت المقدس توجہ کرے اس اثنا مین حضرت ارمیا صخرہ بیت المقدس پر آئے اور اپنا پیراہن چاک کیا اور خاک اپنے سر پر ڈال کر قوم سے کہا کہ خداے تعالے فرماتا ہے کہ نافرمانی سے باز رہو والا ایک جماعت آتش پرست تمپر مسلط کرون گا کہ خوف از عقاب ورامید بثواب مجھ سے نہین رکھتے ہونگے اور تمکو تہ تیغ بے دریغ قلع اور قمع اور بیت المقدس کو خراب واستاصل کرینگے یہود نے کہا تو خداوند عالمیان پر افترا کرتا ہے کیونکہ ہرگز معبود اپنی مسجد کو خراب نہین کرتا

اور حاکم عادل اپنے دوستون پر دشمنون کو مسلط نہین کرتا غرض کہ مطلق کسی کو التفات پند و نصائح پر نہوا بلکہ حضرت ارمیا کو مقید اور محبوس کیا چنانچہ اسی ہنگام مین بخت نصر نے بالشکر بیشمار ظاہر بیت المقدس پر نزول کر کر بنی اسرائیل کو محصور کیا جو مدت محاصرہ نے طول کھینچا اہل شہر نے لاچار ہو کر مفاتیح دروب اسکو تفویض کین اور بخت نصر نے قتل عام کا حکم دیا مگر بڈھون اور بیمارون کو یہ جان امان دی اور حضرت دانیال اکبر کو طلب کیا معلوم ہوا کہ انہون نے بہ عالم بقا رحلت کی اور دانیال بن حزقیل کہ حکمت اور فطنت مین خلف دانیال اکبر تھے مع اہلبیت وہ امان نامہ کو آن کے باپ کو اسنے لکھدیا تھا لیکر اسکے آئے اور بخت نصر نے وہ دیکھکر اپنے وعدہ پر وفا کیا اور انکو بھی مطوت سے امین اور مطمئن محفوظ رکھا لیکن عمارت بیت المقدس کو بنیاد سے اکھاڑا اور جلا دیا پھر توریت کے جلانے پر جرات اور جسارت کی اور اثر غضب و ظلم اسکا تمامی بلاد شام مین منتشر اور پراگندہ ہوا آخر کار ستر ہزار نفر فرزندان ملوک اور اعقاد یہود کو اسیر و مقید کر کر مع مال فراوان کہ محاسب وہم اسکے ادراک تعداد سے عاجز تھا اپنے دار الملک مین لے گیا اور جب قتل و غارت سے فراغت پائی کسی نے اسکو آگاہ کیا کہ ایک پیغمبر نے پیغمبران بنی اسرائیل سے سب اس حادثہ کی تیرے آنے سے پہلے خبر دی تھی اور اس روز اسکو تشتون پر سے پکڑ کر فلانی جگہ قید کیا ہے۔ بخت نصر نے باحضار ارمیا ان دیا انسے پوچھا کہ تمنے اس امر کو کہان سے جانا تھا کہا حضرت عالم الغیب نے مجکو بہ نصیحت اور انذار اس قوم کے بھیجا تھا اور یہ جمیع قضایا سے خبر دی تھی بخت نصر نے کہا وہ کیا بری قوم تھی کہ اپنے پیغمبر کی تکذیب کر کر اس کو مقید کیا اب اگر میرے ساتھ تم رہو تو سوا اسے اکرام و احسان مشاہدہ نہ کروگے اور اگر تمکو خواہش ہے کہ اپنے بلاد مین امین ہو کر سکونت کرو بے خوف و خطر وہین رہو حضرت ارمیا نے جواب دیا کہ مین ہمیشہ سے امان خداے تعالے مین ہون اگر بنی اسرائیل میری تابعداری کرتے امان خدا مین ہوتے اور تجھ سے اور تیرے غیر سے کچھ ان کو ضرر نہ پہونچتا۔ القصہ بخت نصر نے حضرت ارمیا کو رخصت انصراف دیکر آپ بہ جانب بابل عزیمت کی اور دانیال بن حزقیل کو مع اہلبیت دانیال اکبر اپنے ساتھ لیکر اعزاز واکرام انکا کما ینبغی بہ بجا لایا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ عزیز بن سرخیا جملہ اہلبیت دانیال اکبر سے تھے اور برخی کا یہ عقیدہ ہے کہ زمرۂ اسیرون سے آخر الامر بہ نبوت بہرہ فائض ہوئے واللہ اعلم بالصواب اور جو کہ حضرت ارمیا بخت نصر سے مخالف ہو کر دوام خرابی بیت المقدس پر رویا کرتے تھے اور جینگا ڈرین بھی ان کے ساتھ موافقت کیا کرتی تھین لکھا ہے کہ اسی سبب سے انکا مارنا منع ہے روایت ہے کہ

بقیۃ السیف بنی اسرائیل نے حضرت ارمیا کے حال سے اطلاع پائی روایا سے
ناکامی سے نکل کر ان کے پاس جمع ہوئے اور کہا قرین صلاح اسطرح پر ہے کہ جانب
مصر چلیے اور وہان ظل حمایت حاکم عادل مین بہ فراغت بسر کیجیے چنانچہ ان کے ساتھ
آپ نے موافقت کی - ایک طائفہ ناقلان اخبار سے کہتا ہے کہ بخت نصر ہنوز ولایت شام
مین تھا کہ بقایا ے بنی اسرائیل مع حضرت ارمیا بہ ولایت مصر گئے اور یہ خبر اسکو پہونچی اسنے
بادشاہ مصر کو نامہ ارسال کیا اس مضمون کا کہ کچھ میرے بندون مین سے بھاگ کر تیس
ولایت مین آئے ہین ان کو یہان بھیجدیا چاہیے اور اگر اس باب مین اہمال تغافل
عمل مین آویگا تو وہی حال مصر کا ہوگا جو بیت المقدس کا ہوا بادشاہ مصر نے جواب دیا کہ یہ جملہ
احرار و اشراف سے ہین اور ہماری پناہ مین آئے ہین آئین مروت مین جائز نہین کہ ایسے
لوگون کو بھیجدون اور اثنا ے ان حالات مین حضرت ارمیا نے قوم کو از روے شفقت کہا
کہ جرائم اور اوثام سے توبہ اور استغفار کرو والا بخت نصر اس دیار مین آن کر تمنے سخط و سطوت
سے تمکو آسیب پہونچا دیگا جیسا کہ بنی اسرائیل سابق کو پہونچایا انھون نے کہا یہ کیا بات ہے
بخت نصر قوت مقاومت ہرگز اس بادشاہ سے نہین رکھتا ہے اور اسیطرح معاصی پہ
اصرار کیا اور حضرت ارمیا قوم کو کنار نیل پر لے گئے اور چار پتھر قریب یک دگر ایک جگہ پوشیدہ
کیے اور کہا جب بخت نصر اس مملکت پر مستولی ہوگا تو اپنا تخت اس مقام پر رکھیگا یعنا نچہ
چار ون پاے اسکے تخت کے ان چارون پتھرون پر ہون گے - القصہ جب نصر نے
حاکم مصر کا جواب سنا مع فوج جرار اس دیار پر متوجہ ہوا اور بعد جنگ اسپر غالب آیا اور
بنی اسرائیل کو گرفتار کیا اور حضرت ارمیا کو بھی اسمین پایا اور اسپر خفا ہو کر کہا مین نے
تجھپر احسان اور تجکو اس قوم مین سے مستثنی نہین کیا انھون نے کہا درست ہے کہا
پھر تونے دشمنون کے ساتھ موافقت کیون کی جواب دیا کہ ان کو از روے نصیحت
مین نے کہا کہ تو اس دیار پر غلبہ پاوے گا اور بنابر علامت صدق اس کلام کے چار پتھر اس
مقام پر کر دیے ہین اور بنی اسرائیل کو خبر کر دی ہے کہ تیرے تخت کے کونے ان چارون
پتھرون پر منطبق ہون گے بخت نصر سنتے اس حدیث سے متعجب ہوا اور بعد از تفحص جب
صدق سخن انکا اسپر روشن ہوا حضرت کو اختیار دیا کہ یہان چاہین چلے جاوین اور
جب بخت نصر ممالک مصر و شام سے پھر کر بابل مین آیا بر داستان اپنے دربارہ
دانیال بن حزقیل اور اہلبیت دانیال اکثر پر زیادہ کیا چنانچہ مجوس نے دانیال پر حسد لیجا کر
کہا کہ اوس شخص کو تربیت کرتا ہے کہ دین مین تیرا مخالف ہے اور تیرا کھانا نہین کھاتا ہے

اسنے حضرت دانیال کو ایک دعوت مین بلاکر معلوم کیا کہ مجوس اور رؤساے قوم اس قول مین
صادق ہین آخرالامر اس بات سے خفا ہوکر حضرت دانیال کو قید کیا حضرت محبوس تھے کہ بخت
نصر نے ایک خواب ہولناک دیکھا اور اسکے کاہون اور معبرون کو بلاکر کہا کہ مین نے رات کو خواب
دیکھا ہے ہولناک تمکو اسکی تعبیر دینی چاہیئے انھون نے کہا کہ بادشاہ بیان فرماوے تا ہم عرض
کرین آسنے کہا کہ نہایت فزع سے خواب کو بھول گیا ہون انھون نے کہا جو خواب کہ سُنا نہ
جاوے اسکی تعبیر کیونکر دیوین بخت نصر نے اس کلام سے خشمناک ہوکر کہا مدتون سے تمکو
اسواسطے تربیت کیا تھا کہ ایسی ایسی مشکلین عقدۂ ابہام واہمال مین رہین اب تین روز کی
مین نے تمکو مہلت دی اگر میرے خواب کی تعبیر بیان کی تو بہتر ورنہ سب کو مار ڈالا اور اس خبر
شہر مین اشتہار پایا تا آنکہ بسمع ہمایون دانیال بھی پہونچی انھون نے زندان بان سے کہا کہ
بادشاہ سے کہا کہ بادشاہ سے کہو کہ تیرے خواب کی تعبیر دانیال جانتا ہے آسنے کہا اس بات
سے درگذر کر ایسا نہو کہ تجکو اس سے کچھ آسیب پہونچے حضرت نے مبالغہ سے کہا کہ اس کلام
کو تو اس تک پہونچاوے ڈر نہین زندان بان نے صورت واقعہ معروض راے بادشاہ کی اسنے
فی الفور حضرت دانیال کو طلب کیا اور کیفیت خواب اور تعبیر دریافت کی حضرت دانیال نے
کہا تونے دیکھا ہے کہ ایک صنم عظیم زمین پر کھڑا تھا کہ سر اسکا سونے اور گردن چاندی کی
اور کمر تانبے کی اور پنڈلیان اسکی لوہے کی اور پاؤن کے نیچے ٹھیکریون کے اور اسوقت
تو اوس کی طرف دیکھ رہا تھا کہ ایک پتھر آسمان پر سے اسپر گرا اور اوسکو ایسا چورا کر دیا کہ تجکو
گمان ہوا کہ تمام جن وانس جمع ہوکر اجزاے اوس بت کو جدا نہ کر سکین گے اس اثناے
مین ایک ہوا چلی کہ اوس نے ذرہ ذرہ اس بت کا اڑا کر جمع کیا اور وہ پتھر اتنا بڑا ہوا کہ
تمام زمین اس سے بھر گئی اور بغیر از آسمان اور اس پتھر کے کچھ نظر نہ آیا بخت نصر نے
کہا صورت واقعہ اسی طرح پر ہے بے زیادہ و نقصان اب اسکی تعبیر بیان کر حضرت دانیال
نے تقریر کی کہ صنم نمونہ زمان و ملک ہے اور سر زرین اوسکا ملک آرمیرہ مستحسن تیرا
اور گردن اسکی تیرے فرزند کی طرف اشارہ ہے اور وسط اسکا کنایہ اوردن سے ملک
سے ہے اور حدید مثل مملکت ملوک فرس ہے کہ بنیان قصر دولت انکا اوسط حال مین
زیادہ استحکام پاوے گا اور خزف یعنے ٹھیکریان مبنی اس امور پر ہین کہ امر حکومت اور
سلطنت ان کا آخر ایام مین ضعیف ہووے اور وہ جسنے آسمان پر سے اتر کر اس بت کو توڑ ڈالا
عبارت ایک پیغمبر سے ہے کہ آخر زمان مین مبعوث ہوگا اور بادشاہون کو مقہور کریگا اور دینون کو
منسوخ فرماویگا اور شریعت اسکی تا قیام قیامت رہیگی بخت نصر نے کہا اے دانیال کسی کو مین نہین جانتا

کہ حق نعمت اسکا تجھ سے مجھپر زیادہ ہووے بسبب تعبیر اس خواب کے تونے بیان کی مین چاہتا
ہون کہ تیرے مکافات بہ تقدیم پہونچاؤن ایک امر ان تین چیزون مین اختیار کرلے اگر تیرا
مطلب یہ ہے کہ اپنے شہر کو مراجعت کرے تو مین تجکو رخصت کردون کہ تو جا اور جو بقعہ کہ خرابی اسمین عاید
حال ہو عمارت نئے بحال کرا اور اگر تو چاہے کہ تیرے صحابون کے واسطے نامہ و منشور
لکھدون تا جس جگہ کہ میرے قلمرو مین اوقات بسر کرے تجکو عزیز اور محترم رکھین اور اگر تجکو
میل ہے کہ میرے پاس رہے تیرے باب مین حتے المقدور نکوئی کرونگا حضرت دانیال نے
جواب دیا کہ ارادہ حق جل وعلے ہمارے دیار کی خرابی پر متعلق ہوا ہے کہ کوئی عمارت اسکے
سے عہدہ برا نہین ہوسکیگا اور مین تیرے نامہ کی امان کے ساتھ احتیاج نہین رکھتا ہون
کسواسطے کہ جس مقام مین رہونگا امان پروردگار میرے شامل حال رہیگی اور جو کچھ میرے
اور میرے صحاب کے روزگار کے موافق ہے یہ ہے کہ یہ تیرے دار الامارت مین متوطن رہون
ہرگاہ حضرت دانیال نے مصاحبت بخت نصر اختیار کی بادشاہ نے اولاً اولاد نامدار اور امرا
رفیع المقدار اور اعیان دولت اور اشراف ولایت اپنون کو جمع کیا اور کہا دانیال ایک مرد حکیم
ہے اور صاحب راے اور خردمند کہ حق تعالے نے بواسطہ انفاس نفیسہ اس کے مجکو رنج
خواب ہیبت ناک سے نجات دی مین تدبیر امور مملکت اور نظم احوال لشکر و رعیت بہ راے
صائب اور فکر ثاقب اسکے تفویض کرتا ہون اگر کبھی امر مین میرا حکم اور اسکا اشارہ صادر
ہووے چاہیے کہ میرا فرمان کان لم یکن جان کر اسکے صواب دید کو مرجح رکھو اور حضرت
دانیال نے معارج عزت وحشمت اور مکنت وحشمت پر ارتقا کیا دوبارہ پھر صنادید و ساکنان
بابل نے نار حسد سے اشتعال پایا مجموع خواص اور تربیت یافتگان دولت نے بخت نصر
سے عرض کیا کہ بیشتر بنا بر اسکے کہ کوئی نزدیک تیرے ہمسے زیادہ عزیز نہ رہا اور دشمنون کو
یارا نہوا کہ مہابت اور سیاست ہماری سے پاؤن اپنی حد سے باہر رکھین اور اب بواسطہ دخل اس
بندہ اسرائیلی کے امور کلیہ اور جزئیہ مین اور بسبب ہمارے انزوا کے زوایاے خمول و گمنامی
مین خلل فاحش نے مہمات ملک مین راہ پائی اب بادشاہ اطراف نے تیری سلطنت اور ہمارے جاہ و
مال مین طمع کی ہے اور یہ سب بنا بر ضعف راے اور نقصان عقل و سوء تدبیر اسکے ہے اسنے
جواب دیا کہ جسطرح سے تم کہتے ہو ذرہ بھی فتور نے میری راے اور تدبیر مین راہ نہین پائی ہے
مین نے دانیال کو مرد حکیم ہشیار دل پایا ہے کہ اسنے مجکو محنت و غم سے نجات بخشی اور تمکو با این عقل و
فطانت اس کار مین عاجز اور زبون دیکھا اسواسطے مین بجہت صلاح وضیع و شریف زمام حل و
عقد امور اور عنان مصالح جمہور اوس کی کف کفایت مین رکھی پھر اعضاے قوم نے اسکو وسوسہ مین

ڈال کر کہا کہ یہ اسرائیلی گمان کرتا ہے کہ میرا ایک الہ ہے کہ امور مخفیہ اور قضایا سے نہانی پر مطلع
کرتا ہے بخت نصر نے جواب دیا کہ درست اسکا زعم ہے غلط نہین کہا تو ہمکو اجازت دے کہ تیرے
واسطے ہم بھی ایک آلہ بنا دین کہ اسکے آلہ سے عظیم ہو وے کہ سب اشیا سے خبر دیوے
سوانح مہمات مین معاونت کرے اسنے کہا کہ اگر اس عہدے سے تم باہر آسکو تو مین مانع نہین
ہون ان احمقون نے رخصت لیکر کاری گرون کو جمع کیا انھون نے ایک مقام پر بہت سی آگ
سے تربیت دیا اور تاج زرین مرصع بہ جواہر آبدار اسکے سر پر رکھا اور ایک مقام پر بہت سی
آگ جلا کر خلق کو اس بت کے سجدے کیواسطے تکلیف دی اور جس کسی نے اسکا سجدہ کرنیکا انکار
کیا اسکو آتش شعلہ افروز مین ڈال دیا چنانچہ جمیع کثیر بنی اسرائیل مین سے اس واقعہ مین ہلاک
ہوے اور ایک دن تمام سال مین عید کا مقرر کیا کہ ذبائح اور قربانی مبادرت کرتے تھے اور اس
روز عید مین دانیال بن حزقیل کو ایک قول سے مع تین اہل البیت دانیال اکبر کے بے رخصت
بخت نصر آگ مین ڈال دیا آپنے باہم تصرف سے اس آگ کی طرف نظر کی دیکھا کہ پانچ شخص
وہان متوحش بیٹھے ہوے ہین کہ ایک انمین سے انکے درمیان رکھا تھا اور وہ انکو ایسے
دکھاتا ہے مشاہدہ اس صورت عبرت سے رعب نے اسپر غلبہ پایا اور اسنے ندا دی کہ آگ مین
سے نکل آؤ رفقائے اربعہ بسلامت نکلے بخت نصر باہر نکلے اسنے پوچھا کہ وہ کہ درمیان آتش
تمکو اپنے پرون سے پنکھا جھل رہا تھا کون تھا حضرت دانیال نے کہا وہ فرشتہ تھا مامور
جانب پروردگار ہمارے سے تھا اسی وقت آتش اسنے بدن سے باز رکھے اسنے معافیت ہو کر کہا
کہ مجکو تمنے اس واقعہ سے کسواسطے مطلع نکیا اگر ہم ہوا اس حرکت ناشائستہ سے کہ نسبت تمہارے ایسے
صادر ہوئی منع کرتا مین انھون نے کہا واسطے اسکے کہ تیری توہم کو قدرت حق سبحانہ تعالے کے علم ہو وے
اور جانین کہ آفریدگار عالم اپنے دوستون کی کیونکر حراست کرتا ہے بخت نصر کو تنبیہ حاصل ہوئی اور انکا اکرام
اور احترام زیادہ کیا منقول ہے کہ پھر بخت نصر نے ایک خواب بابل مین دیکھا جب بیدار ہوا اپنی قوم کے علما
کو کہ دعوی کہانت اور تعبیر کرتے تھے طلب کیا اور کہا مین نے ایک خواب پر فزوع دیکھا ہے اور بھول
گیا ہون اسکی تعبیر سے خبر کرد انھون نے کہا تو ساحرون کو استادون سے مصاحبت رکھتا ہے اور انکو ہنگام خواب
اپنے پاس سلاتا ہے تا بوقت تعطیل جو اس تجکو خوابہاے شوریدہ دکھائی دیوین اور جزع اور فزع مین
ڈالین اور انکی تعبیر کے سبب سے بشرف نوازش اختصاص پاوین اور مصداق اس مقال کا یہ
ہے کہ قبل از محال ست دانیال ایسے واقعات نہین دیکھتا تھا بخت نصر نے پوچھا کہ میری بات
کے جواب مین سواے اس کلام کے کچھ اور نہین جانتے ہو کہا نہین اسنے انکو مجلس مین سے نکال دیا
اور حضرت دانیال ع کو طلب کیا اور اپنا خواب اور اسکے نسیان کا حال کہا اور تعبیر پوچھی حضرت دانیال نے

مہلت طلب کی اور خلوت مین جاکر دو رکعت نماز گذاری اور ملہم صواب سے علم بہ کیفیت خواب
اور تعبیر مسئلت کیا چنانچہ حضرت حی لاینام نے بالہام چگونگی منام سے انکو آگاہ فرمایا انہون نے
دربار مین آن کر کہا کہ حضرت آفریدگار نے کشف بہر اریون فرماکر شرف اعلام ارزانی کیا ہی کہ خواب مین
تونے دیکھا ہی ایک درخت عظیم سر بر آسمان کشیدہ ہی اور طیور اسپر مجمع ہین اور اسکے سایہ مین وحوش و
وسباع فراہم ہین اور تو اوسکی طرف دیکھ رہا ہے اور حسن و آب درخت سے اور جمعیت طیور و سباع سے تعجب
کرتا ہے کہ اتنا اس حال مین ایک فرشتہ ہاتھ مین تبر لیے ہوئے آیا اور چاہا کہ اس درخت کو قطع کرے کہ ناگاہ ایک
اور فرشتے نے ندا کی کہ پروردگار عالم فرماتا ہے کہ درخت کو جڑ سے نہ قطع کر بلکہ کچھ کاٹ ڈال اور کچھ چھوڑ دے
اور تونے مشاہدہ کیا کہ اس فرشتے نے اس درخت کی شاخین کاٹ کر وحوش و طیور کو متفرق کیا اور جڑ اوسکی
رہنے دی اور تعبیر تمام اسکی نضارت اور تراوت مین عاید ہوئی بخت نصر نے کہا واقعہ تمنے صحیح بیان کیا
اب کہو کہ تعبیر اسکی کیا ہی حضرت نے کہا کہ وہ درخت تو ہی اور طیور اہل و فرزند اور حشم اور لشکر اور وحوش و
وسباع کہ اس درخت کے سایہ مین قرار پذیر ہین تیری رعیت ہین کہ تیری ظل رعایت مین بسر کرتے
ہین اور تو مغضوب الہی ہوا ہی بواسطہ اسکے کہ ارکان دولت اپنے کو بت کرنا نے مین اجازت دی ہے
ایزد تعالی نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ تجکو ہلاک کرے اور بعضون کو تیری نسل مین سے چندروز کو چھوڑ دے اسنے
کہا حضرت خداوند تعالی میری ساتھ کیا کریگا حضرت نے جواب دیا کہ جب تک تجکو معرفت بہ کمال قدرت الہی حاصل ہووے
بامر قادر بیچون سات برس مصور بصورت جمیع مخلوقات بنا بر عبرت بر سبیل ہدایت رہیگا اور بعد گذرنے اس مدت کی پھر بہ ہیات
انسانی اور صورت اول معاودت کریگا بخت نصر نے کہا توبہ اور تصدق اس باب مین مفید ہی یا نہین حضرت
دانیال نے جواب دیا کہ اب تبدیل تقدیر مبرم ممکن نہین قضاے ازلی جسطرح پر جاری ہوئی ہی وہی ہوتا ہی
اسنے بعد سننے اس حدیث کی منصب سلطنت اپنے فرزند کو تفویض کیا اور آپ گوشہ گزین ہوکر زاویہ حرمان مین گریہ
وفغان مشغول ہوا اور جب ایک ہفتہ اس قضیہ پر گذرا اس مکان کے کوٹھے پر آیا تا ہوا خوری کرے ناگاہ دفعۃً
آلہ پر نکال پر اور چونچ پیدا کر کے بصورت عقاب مسخ ہوا اور سب طیور کو مقہور اور مطیع اپنا کیا اور یہ خبر
تمام دیار مین شائع ہوئی کہ ایک جانور ایسا پیدا ہوا ہے اور پھر بصورت اور طائرون کے متمثل ہوکر اپنی جنس
پر غلبہ کرتا تھا کہ سات برس تک ہر لحظہ بشکل دگر متشکل ہوا کیا اور پوشیدہ نہ رہے ہرچند یہ قضیہ عقل
سے دور ہے لیکن کمال قدرت الہی سے بعید نہین کسواسطے کہ امم انبیاے سابق مین مسوخ ہوئی
ہین مگر فرزند نہین رہے اور کسی نے بشکل اول عود نہین کیا یہان شاید کسی مصلحت کے لیے مرضی
حضرت معبود حقیقی اسی طرح پر ہوئی ہوگی اور اس ایام مین حضرت دانیال بہ نیابت پسر بخت نصر برعایت
رعیت و لشکر مشغول ہوکر انکو ارتکاب امور ناپسندیدہ سے باز رکھتے تھے اور وعدہ کیا کرتے تھے کہ عنقریب بخت نصر
یہان پھر آن کر پرتو التفات تیرے ڈالیگا۔ وہب بن منبہ کہتا ہی کہ آخر الامر بہیات بشری اپنے گھر مین آیا اور قادر بیچون نے

اسکو صورت اصلی ارزانی فرمائی اور آنسے غسل کیا اور منزل خاص مین سے شمشیر کشیده باہر آکر صف
بار مین قرار پکڑا اور ارکان دولت اور اعیان دولت اور رعایا اور حشم اور خدم کو جمع کیا اور کہا مین اس سے
پہلے جماد کو پوجتا تھا کہ کچھ نفع اور ضرر اس سے متصور نتھا اور اب بقدرت الٰہی واقف ہو کر بخدای بنی اسرائیل
ایمان لایا ہون جو کوئی اس قوم مین میری متابعت کریگا میرے دوستون مین معدود ہوویگا والا شمشیر تیز کو
اسپر حکم کرونگا اور ایک شبانہ روز کی مین نے تمکو مہلت دی تمام صدق سے اپنے اتباع اور اشیاع اور مومن
اور موحد میرے پاس آوین یہ سخن کہکر خلوتخانے مین چلا گیا اور اسی شب مین نقد حیات بقابض ارواح
تفویض کی اور قصہ بخت نصر تواریخ مشہورہ مین اس تفصیل اور غرابت سے مسطور و مرقوم تھا زبان خامہ
نے بسبب اطناب اور طول سے اندیشہ نہ کیا اور بعض سے مروی ہے کہ جب پسر بخت نصر نے بعد وفات پدر امر
سلطنت مین استقلال پایا از روے تمرد شکیبا ظروف اور اوانی بیت المقدس مین کہ شیاطین نے بفرمان حضرت
سلیمان بنائے تھے گوشت خوک اور شراب کھانا پینا شروع کیا۔ ہر چند حضرت دانیال نے اسکو اس فعل نامحمود
سے منع کیا باز نہ رہا اور یہان تک نوبت پہونچی کہ آنسے حضرت دانیال کو اپنی مجلس سے موقوف کیا
اسکی مان نے اس سے کہا کہ تیرا باپ تجھ سے عاقل زیادہ تھا اور دانیال کو معتقد جان کر سب مہمات مین صلاح
اور مشورہ لیتا تھا اور مناسب اسی طرح پر ہے کہ سوانح امور مین اسکے ساتھ مشورہ کرتا رہے اور بسبب قضای
راے دور مین اسکے تجاوز روا نہ رکھے اس شوم طالع نے کہا کہ ان باتون سے درگذر کہ مین کسی کو روے زمین پر
اس سے دشمن تر نہین جانتا ہون۔ القصہ انھین دنون عید کے دن اعیان مملکت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ
ناگاہ ایک پنجہ بے پہونچے کا ظاہر ہوا اور اس کف دست پر تین کلمہ مکتوب تھے اور اسیوقت غائب ہو گیا
اور کسی نے حاضرین مجلس مین سے نہ جانا کہ وہ لکھا تھا اس سبب سے ایک وہم عظیم اور اندیشہ قوی نے
خاطر بادشاہ اور رؤساے مملکت مین راہ پائی اور بخت نصر کی بی بی نے اس سے کہا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ اس غم
والم سے رہائی پاوے دانیال کو بلا کر شرائط عذر خواہی بجا لا اور اس مشکل کو اس رای دوربین عرض کر دیکھ
وہ کیا فرماتا ہے پسر نے فرمان مادر مستحسن جان کر باعتذار حضرت دانیال استقبال کیا اور اس امر مبہم سے مستفسر ہوا
حضرت دانیال نے کہا کہ اس کف دست پر یہ تین کلمہ مرقوم تھے کہ وزن فخف ✱ ووعد فانجز ✱ وجمع فتفرق ✱
پسر بخت نصر نے پوچھا کہ معنی ان کلمات کے کیا ہین حضرت دانیال نے کہا کہ یہ مراد ہے کہ اللہ تعالے نے
اعمال تمھارے وزن کیے اور اسکے نزدیک سبک نکلے اور تمنے وعدہ ملک کیا اور اسکے ایفا پر وعدہ فرمایا
اور اسباب اور حشمت و عظمت تمکو جمع کیے اور متفرق فرما دیگا اسنے پھر سوال کیا کہ یہ تفرقہ
کب ظہور کرے گا حضرت دانیال نے جواب دیا کہ تین دن کے بعد تو مارا جاویگا اور یہ ملک دوسرے پر
انتقال کریگا۔ اسنے بعد سننے اس خبر کے اپنی ایک خواص کو کہ اسپر اعتماد تمام رکھتا تھا طلب کیا اور اسکو حکم دیا کہ در
دولت پر حاضر ہوا اور جسکو اس دروازے پر دیکھے اسکا سر بے تامل تن سے جدا کر جو نہی حسب حکم

دانیال کے یہ اپنے قصر سے نکلا اور حادثہ ذی جواب سے بیدار ہوکر تشنیع زنی اسپر شروع کی ہر چند اُسنے فریاد کی کہ مین ہون وہ نعمت اور بعد از فوت تیرا پاسبان خواب آئے تو وہ نے کہا کہ تو جھوٹ کہتا ہے اور یہ زخمہا سے متواتر اُسکو بشہرستان عدم بلکہ بقعر جہنم واصل کیا اور بعد از فوت اُسکے عروس ملک کو اور نے آغوش مین لیکر درباب بقائے بنی اسرائیل و حبس قیدیون مین عقلا سے مشورہ کیا انھون نے کہا کہ یہ آسیب کہ ہمارے بادشاہون تک کو پہونچا بواسطہ تعرض و استخفاف اس طائفہ کے تھا اب مصلحت یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو رخصت فرما کر اپنے وطن کو مراجعت کرین بادشاہ نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو حضرت دانیال مع اسباب و زر و زیور کہ بخت نصر بیت المقدس سے دار الملک مین لایا تھا اپنے دیار کو لیجاوین لیکن کتب مغازی مین اس طرح پر مرقوم ہے کہ جب ابوموسی اشعری زمان خلافت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ مین مدینہ سوسن پر مستولی ہوا ہنگام فتح ابواب شہر ایک خانہ مقفل پر پہونچا حکم دیا کہ اس کوٹھے کو کھولین اہل سوسن نے کہا اس مکان مین از قسم متاع دنیا کچھ نہین ہے ابوموسی نے کہا پھر اسمین کیا چیز ہے کہ مقفل ہے جواب دیا کہ اسمین وہ چیز ہے کہ تمہارے کام کی نہین ہے اُسکو ہاتھ کیا تا آنکہ اُسکو کھولا اور اُسمین ایک پتھر دیکھا بر مثال ایک حوض اسمین ایک شخص طویل و عریض مرا ہوا چوکھٹ پر پڑا تھا اور اُسکی ناک ایک بالشت کی دیکھنے والون کو دکھائی دیتی تھی ابوموسی نے اہل سوسن سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے کہا یہ دانیال حکیم ہے پھر سوال کیا کہ اس مملکت مین یہ کیونکر آیا تھا جواب دیا کہ ایک مرتبہ اس شہر مین قحط عظیم پڑا تھا ہمارے بادشاہ نے حاکم بابل سے التماس کیا کہ دانیال کو یہان بھیجیے تا برکت مقدم اور دعا سے اُنکی مملکت کے اہالی اور موالی محنت قحط سے خلاص ہوویں چنانچہ ملک بابل نے اُنکو یہان بھیجا اور اُنکی دعا سے بارش باران نازل اور وسعت عیش و ارزانی طعام حاصل ہوئی اسواسطے ہمارے شہریار نے دانیال کو رخصت انصراف نہ دی اور باعزاز و اکرام یہان رکھا اور جب وفات پائی تو یہان گذاری یہ اس مقام مین رکھدیا جب کوئی بلا نازل ہوتی ہے تو ہم اس مکان مین آتے ہین دعا اور زاری مین مشغول ہوتے ہین تا حضرت مجیب الدعوات اُنکی برکت سے وہ بلا ہمسے دفع کرتا ہے ابوموسی نے کیفیت واقعہ کو معروض رائے فاروق اعظم کے کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالے نے اُسکو حکم کیا کہ نعش حضرت دانیال کو وہان سے نکال کر اور کفن جدید پہنا کر بطریق سنت مدفون کرین لہذا ابوموسی بموجب فرمان تکفین اور تدفین اُنکی عمل مین لایا فصل ساتوین ذکر حضرت عزیر پیغمبر علیہ السلام مین - تفسیر مدارک مین مذکور ہے کہ عزیر اسم عجمی ہے اور بقول طبری ارمیا اور عزیر عبارت ایک پیغمبر سے ہے اور عزیر عربی ہے اور ارمیا عبری اور بعضے ناقلان اخبار کہتے ہین کہ حضرت عزیر اولاد انبیائے بنی اسرائیل مین سے ہین اور اُنکو صغر سن مین بخت نصر قید کر کے بابل مین لیگیا جب اُنکی چالیس برس کی عمر ہوئی اور قید بخت نصر سے نجات پائی حق سبحانہ تعالی نے اُنکو بشرف نبوت مشرف فرمایا اور اُس زمانہ مین عالم کتاب توریت اُن سے زیادہ اور کوئی نہ تھا ایک دن اوان جوانی مین اکب الحمار

بنا بر ایک مہم کے جاتے تھے کہ انکا ایک ویران گانون پر گذر ہوا اُس گانون کے ایک باغ مین اُترے
اور قدرے انگور اور انجیر اور شیرۂ انگور اُسکے پاس تھا خرجی سے نکال کر اپنے روبرو رکھا اور حمار کو
استوار باندھکر سیر ویرانہ کو پیادہ پا آگے کو روانہ ہوئے اور ان نشیب و فراز مین چھتون اور دیوارون افتادہ
پر پہونچے اور وہان استخوان بوسیدہ دیکھیں اور کہا خدا تعالیٰ انکو کیونکر زندہ کریگا بعد انکے مارنیکا کما قال اللہ
تعالیٰ اوکالذی مر علیٰ قریۃ وھی خاویۃ علیٰ عروشہا قال انی یحیی ھذہ اللہ بعد موتہا فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ
یعنے یا مانند اس شخص کے کہ گذرا اُسکو یعنے گانون کے گرا ہوا تھا اوپر چھتون اپنی کے کہا کیونکر زندہ
کریگا اسکو اللہ پیچھے موت اسکی کے پس مار ڈالا اسکو یعنے عزیر کو اللہ نے سو برس تک پھر جلایا اسکو اہل
تاریخ معتبر سے منقول ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جبکہ اعدا اور دشمنون سے بھاگ کر پوشیدہ
اور پنہان اطراف جہان مین پھرتے تھے کہ انکا گذر ایک گانون پر قرائے شام سے ہوا اور وہان ایک
پہاڑ بغایت بلند نظر پڑا اور دیکھا کہ ایک جماعت انبوہ نصاریٰ سے اُس پہاڑ کی طرف چلی جاتی تھی حضرت
نے پوچھا کہ یہ کیا مقام ہے اور تم کہان جاتے ہو۔ انھون نے کہا اس پہاڑ پر ایک دیر ہے اور وہان
ایک راہب ہے کہ ہر سال ایک بار باہر آتا ہے اور ہمکو حلال و حرام شریعت نبوی سے آگاہ کرتا ہے
اور حل مشکل ہماری اُس سے ہوتی ہے حضرت بھی انکے ساتھ اُس پہاڑ پر گئے جب دیر کے دروازون تک
پہونچے ایک کہن سال باہر آیا اور ایک مقام بلند پر بیٹھا بمجرد اسکے کہ چشم راہب حضرت پر پڑی دیکھا کہ ایک
نور فرق ہمایون سے تا با آسمان مرتفع ہے راہب نے اس صورت سے متعجب ہو کر آپ سے پوچھا کہ آشنا
ہو یا بیگانہ فرمایا کہ تم مین سے نہین ہون کہا کہ شاید امت مرحومہ مین سے ہو کہا ہان پھر پوچھا کہ آپکے عالمون
سے ہو یا جاہلون مین سے نہین ہون راہب نے کہا اول مین تم سے سوال کرون یا تم مجھسے پہ کچھ
پوچھوگے حضرت نے کہا تجکو اختیار ہے راہب نے کہا پہلے سوال کرتا ہون فرمایا جو کچھ چاہے پوچھ۔
راہب نے کہا سب کہتے ہین کہ بہشت مین ایک درخت ہے کہ نام اُسکا طوبےٰ ہے اور ہم
کہتے ہین کہ جڑ اُسکی حضرت عیسیٰ کے گھر مین ہے اور تم کہتے ہو منزل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و
آلہٖ وسلم کے گھر مین ہے اور علیٰ کل التقدیرین بہشت مین کوئی بقعہ اور غرفہ ایسا نہین کہ اُس درخت
کی شاخ اسمین نہو اب کہو کہ مثال اسکی دنیا مین کیا ہے حضرت نے جواب دیا کہ مثال اسکی یہان
آفتاب ہے کہ جب وسط آسمان پر پہونچتا ہے تو کوئی مقام باقی نہین رہتا کہ اسکی شعاع سے روشنی
پذیر نہو۔ راہب نے کہا تمنے خوب تمثیل نام دی اور ہر جانب سے آواز تحسین بلند ہوئی
پھر دیرنے پوچھا کہ ہمارے اور تمھارے درمیان مین اتفاق ہے اہل جنت بہشت مین طعام اور میوہ
کھاوینگے اور مطعومات اور مشروبات وہان کے کم نہین ہوینگے اگر تم جانتے ہو تو کہو اسکی مثال دنیا مین کونسی
ہے حضرت نے فرمایا مانند اسکے یہان کتاب خدائے عزوجل ہے کہ ہرچند اہل تفسیر و تاویل اسکی آیات کے نکات بیان کرتے

ہین اور دقائق اور حقائق اسکے مین نکتہ سنج ہوتے انتہا کو نہین پہونچتا اسی طرح اپنی حیثیت پر رہتا ہے
راہب نے آفرین وتحسین کی اور کہا سبکا اعتقاد ہے کہ اہل بہشت طعام اور شراب کہاتے پیتے ہین اور اونکو
بول و براز نہین ہوتا اسکی مثال دنیا مین کیا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ مثال اسکی دنیا مین جنین ہے کہ شکم
مادر مین طعام وشراب جو اوسکی مان کھاتی پیتی ہے اسکو پہونچتا ہے اور بول وغایط اس سے پیدا نہین ہوتا
ہے۔ راہب نے اوسکو بھی قبول کیا اور انکا مداح ہوا۔ پھر کہا کہ اب مجکو خبر دو کہ بہشت کی کنجی سونے کی
ہے یا چاندی کی۔ حضرت نے کہا کہ اتفاق سب کا اس بات پر ہے کہ نہرہای بہشتی مین شیر وشہد وغیرہ پہرے
اور رکہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر راہب نے کہا اتفاق سے اس بات پر ہے کہ نہرہای بہشتی مین شیر وشہد
وغیرہ سیال چیزین بہتی ہین اور باوجود رقت قوام ایک دوسرے مین مخلوط نہین ہوتین اسکی تمثیل دنیا
مین کیا شی ہے آپ نے فرمایا کہ بیضہ مرغ ہے کہ اسکی سفیدی و زردی باوصف اتصال اسمین نہین ملتی ہیں
وہ نے اسکو بھی تسلیم کیا اور نہایت حضرت کا ثناگستر ہوا اور سامعین سے غریو تعریف انکا آسمان پہونچا۔ راہب نے
کہا اب اور سوال کرتا ہون اسکا جواب دیا چاہیئے تا آپ کے علم وفضل پر اعتقاد کامل ہووے حضرت
نے فرمایا اگر جواب باصواب پاؤگا تو ہمارے دین مین آویگا کہا البتہ اور اس امر پر عہد کیا اسوقت راہب نے
کہا مجکو خبر دو ان دو بہائیون سے کہ ایک شب مین شکم مادر سے پیدا ہوئے اور ایک روز بجوار رحمت الٰہی
پہونچے اور عجب یہ ہے کہ مدت حیات ایک کی ان دونون مین دو برس کی تھی اور دوسری کی سو برس۔
حضرت نے جواب دیا کہ وہ دونون بہائی عزیر اور عزرہ تھے پسران شرخیا کہ ایک شکم مین سے ایک وقت
توام پیدا ہوئے اور پچاس برس تک باہم گذری عزیر ایک دن کسی کام کو جاتے تھے اور تھوڑے سے
انجیر اور انگور اور عصیر اور شیرہ ان کے ہمراہ تھا کہ ایک قریہ پر قرب شام مین گذر ہوا کہ خدای تعالے
نے اہل اس قریہ کو پہلے اس سے ویران کیا تھا عزیر نے خرابی اس گاون کی دیکھی اور بسبب اتفاق انکے
ضمیر مین یہ خطرہ اسوقت گذرا کہ یہ ویرانہ پھر کیونکر آباد ہوگا اور اسی خیال مین انکو نیند آگئی باری تعالے
نے انکی روح خواب مین قبض کی اور ان کے جسد کو آدمیون کی نگاہ سے پوشیدہ رکھا اور گوشت انکا
سباع و وحوش پر حرام کیا اور وہ طعام وشراب اسیطرح تازہ رہا کسیطرح سے تغیر اسمین نہوا اور مرکب بھی
انکا ہلاک ہوگیا اور بعد از وفات عزیر کئی برس کے حق جل وعلا نے باہتمام ایک بادشاہ کے اس
قریہ کو پھر آباد کیا اور بعد سو برس کے ان کو پھر زندہ کیا اور فرشتہ آیا اور اسنے سوال کیا کم لبثت
کتنا رہا تو قال لبثت یوما جواب دیا کہ رہا مین ایک دن یا تھوڑے سے دن۔ مروی ہے کہ وقت خواب
انکے قرب صبح تھا اور حیات دوبارہ بھی اسوقت ہوئی کہ ہنوز ضیاے مہر منیر سے آفاق عالم روشنی
پذیر نہوا تھا کہ جسکو ہندی زبان مین دھوندلکا کہتے ہین پس اسی نظر سے آپ نے تردید جواب مناسب جانی
یعنی اول انھون نے گمان کیا کہ آفتاب نے غروب کیا ہی ہو اسلئے کہا کہ ایک روز توقف کیا مین پھر جب ملاحظہ

کیا کہ خورشید جہان تاب افق سے طالع ہے تو خیال کیا کہ تھوڑی دیر درنگ کی مین نے قال بل لبثت مائة عام
اس فرشتہ نے کہا بلکہ رہا تو سو برس آیۃ فانظر الی طعامک وشرابک لم یتسنہ وانظر الی حمارک یعنے
پس دیکھ طرف کھانے اپنے کے اور پینے اپنے کے نہین سڑا اور دیکھ طرف گدہے اپنے کے جب عزیر نے
مرکب کی بوسیدہ ہڈیون پر نظر کی دیکھا کہ اسکی استخوان باہم متصل ہوگئین اور اعصاب اور عروق اور گوشت
پیدا ہونا شروع ہوا اور پھر قادر مختار نے پوست اسکو پہنایا قال اللہ تعالی وانظر الی العظام کیف
ننشزہا ثم نکسوہا لحما فلما تبین لہ قال اعلم ان اللہ علی کل شی قدیر یعنے فرمایا اللہ تعالے نے اور دیکھ طرف ہڈیون
کے کہ کیونکر جڑہاتے ہین انکو پھر پہناتے ہین انکو گوشت پس جب ظاہر ہوا واسطے اسکے کہا جانتا ہون
مین تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے پھر عزیر اس مرکب پر بیٹھکر اپنے گھر آئے اور اپنے بھائی عزرہ کے
ساتھ پچاس برس اور زندگانی کی اور دونون بھائی ایک روز مین ایک نے بعد دو برس کے زندگانی
کی اور دوسرے نے سو برس کی عمر مین وفات پائی جب حضرت نے یہ قصہ بانتہا پہونچایا راہب نے
کہا جو کچھ تمنے کہا سچ کہا مین گواہی دیتا ہون کہ خدا ایک ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ اور اسکا
رسول ہے اور حاضرین مجلس بھی بموافقت راہب ایمان لائے حدیث شریف مین آیا ہے کہ
جب حضرت نبوی یعنے عزیر نے حیات تازہ پائی اپنے گھر کو روانہ ہوئے اور وطن مین آئے کسی کو نہ پہچانا
اور ہرگاہ اپنے گھر مین پہونچے اسکو اپنی پہلی صورت پر نہ دیکھا اور ایک اندھی بڑھیا گھر کے دروازے پر
بیٹھی پائی حضرت نے اس سے پوچھا کہ یہ گھر عزیر کا ہے کہا ہان تو کون ہے کہ اسکا نام لیتا ہے
مین نے اتنے برسون سے اپنے خواجہ کا ذکر کسی سے نہین سنا ہے جواب دیا کہ مین عزیر ہون اوس
پیرزن نے کہا سبحان اللہ سو برس ہوئے کہ عزیر گم ہے اور اسکا کسی نے کچھ نشان نہین دیا اب
وہ اتنی مدت ممتد کے بعد کہان سے آیا آپ نے علامتین اپنے صدق گفتار کی کچھ کہین اور اسنے جب
حضرت کو اپنے دعوی مین راسخ پایا کہا مین اسکی ایک لونڈی ہون اور وہ ایک مرد مستجاب الدعوات تھا اگر
تو سچ کہتا ہے تو دعوی کر کہ میری آنکھین روشن ہو جاوین حضرت عزیر علیہ السلام نے دعا کی اور اپنے
ہاتھ اسکی آنکھون پر ملے اور خدا ے عزوجل نے اس عمیا کو بینا کیا اور اسنے حضرت عزیر علیہ السلام کو دیکھکر
کہا گواہی دیتی ہون مین کہ تو عزیر ہے کیونکہ کچھ تفاوت ہنگام غیبت سے اسوقت تک حضرت کے
بشرے سے محسوس اور مرئی نہین ہوتا تھا ۔ اور بقول حضرت امام موسے کاظم علیہ السلام جیسا کہ
مذکور ہوا عزیر پچاس برس کے تھے کہ پہلی مرتبہ وفات پائی اور چالیس برس اور تیس برس
بھی کہتے تھے اور علماے اختلاف الاقاویل باوجودیکہ حیات جدید سے کوئی اثر آثار بڑھاپے سے
بشرہ ہمایون مین معلوم نہوتا تھا انکا ایک فرزند تھا معمر کہ ایک سو دس برس کی اسکی عمر تھی اور اور فرزند
بھی پیران سال تھے جاریہ مذکورہ نے مجلس بنی اسرائیل مین جاکر اولاد عزیر کو کہ اس محفل مین تھے اس

ہو واقعہ سے خبر دی اور اُنھون نے انکو جھٹلایا چار ہزار نے کہا کہ فلان کنیز نابینا تمھاری ہون کہ اُسکی دعا سے حضرت قدیر بصیر نے قوت باصرہ مجکو ارزانی فرمائی وہ فرزند اپنی قوم کی محفل مین سے اُٹھکر حضرت عزیر کی خدمت مین آئے پسر عزیر نے اُس سے کہا کہ میرے باپ کی دونون شانون کے درمیان مین ایک تِل مانند ہلال کے تھا حضرت عزیر نے اپنی پشت برہنہ کرکر اُسکو دکھائی اور پسر نے وہ علامت دیکھکر اس قول مین باپ کی تصدیق کی لیکن اور تمامی قوم نے اُنکو اس دعوی مین صادق نہ جانا اور کہا کہ کوئی توریت کو بعد از ہارون محفوظ تر عزیر سے نہ رکھتا تھا اب جو بخت نصر کی خرابی کے بعد سے توریت ضائع ہوگئی ہے اگر تو اس جماعت مین صادق ہے تو اُسکو ہمارے سامنے تلاوت کر اور ہم لکھین حضرت عزیر نے توریت پڑھنی شروع کی اور اس قول نے بموجب اُنکے پڑھنے کے لکھی اور جب کتاب توریت کہ علماے بنی اسرائیل نے اُسکو دشمنون سے پوشیدہ کیا تھا تلاش کرکر لائے اور دونون کا مقابلہ کیا ایک حرف کا اُنمین تفاوت نہ نکلا تو جب اہل قوم بہت اِن کے معتقد ہوئے از راہ غلو اُنکو ابن اللہ کہنے لگے قال عزمن قال قالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصاری المسیح ابن اللہ ذلك قولهم بافواههم یضاهئون قول الذین کفروا من قبل قاتلهم الله انی یؤفكون ۞ یعنے اور کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہے اور کہا نصاری نے مسیح بیٹا اللہ کا ہے یہ بات ہے اُنکے ساتھ مونہون اُنکے مشابہ ہوتی ہین بات سے اُن لوگون کے جو کافر ہوئے پہلے اس سے مار یو اُنکو اللہ کہان سے پھیرے جاتے ہین کہتے ہین کہ اول جنسے قضا و قدر سے کلام کیا حضرت عزیر تھے چنانچہ اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ یارب تعجب مین ہون اس امر سے کہ اہل شرک کو بندون مومن اور اپنے انبیا کے فرزندون پر تونے مسلط کیا کہ اُنھون نے قتل اور اسیر اور تیری مسجد کو خراب اور تیری کتاب کو پارہ پارہ کیا خطاب آیا کہ اے عزیز وہ لوگ کہ مجکو پہچانتے تھے جب اُنھون نے عصیان قبول کیا لاجرم اُس جماعت ظلام کو اُنپر مینے متعین کیا تا انتقام نافرمانی لیوے عزیر نے کہا یارب اگر تو چاہتا تو یہ نافرمانی نہ کرتے وحی آئی کہ اے عزیر قصہ قدر جملہ اسرار مکتومہ میری سے ہے اور وارد ہے اُس شخص پر کہ میری راز سوال کرے حضرت عزیر اس سوال سے ایک مدت تک خاموش رہے مگر اُنکے دل سے یہ خطرہ نہ مٹا آخر اُنھون نے پھر اس سوال پر جرأت کی وحی الٰہی نازل ہوئی کہ عزیر بنی اسرائیل نے میری محرمات کو حلال جانا اور میرے پیغمبرون کو مار ڈالا اسواسطے مینے اُن لوگون کو اُنپر مسلط کیا کہ طمع ثواب اور خوف اور عقاب میری نہ رکھتے تھے اور یہ صورت ابلغ ہی عقوبت مین کہ اپنے دشمنون کو اُنپر متعین کرنا حضرت عزیر نے کہا یارب تو حاکم ہے اور عادل کیا حکمت تھی کہ عامہ کو بجرم خاصہ مبتلا کیا اور معصیت کو بہ خطاے غیر معصیت عقوبت فرمائی۔ خطاب آیا کہ فلان بیابان مین جا تا یہ راز تجھپر مکشوف ہووے جب حضرت عزیر اُس بیابان مین گئے ایک فرشتہ اُنکے پاس ظاہر ہوکر پوچھا کہ تجھ سے ہو سکتا ہے کہ گذرے ہوے دن کو پھر لاوے کہا نہین

پھر کہا کہ تجکو مقدور ہے کہ ایک پیمانہ کو پُر نور کردے کہین نہین کہا تجھسے ہو سکتا ہو کہ ایک مثقال ہوا اپنے ہاتھ مین بند کرے جواب دیا کہ یہ بھی محال ہے اُس فرشتہ نے کہا جیسے کہ تو اِس امرون سے معذور ہے اِس امرون سے کہ اسرار الٰہی پر مطلع ہووے پس جب حضرت عزیز در باب انکشاف حال قضا و قدر تکرار بابئ حق سبحانہ تعالےٰ کی طرف سے ماموریکہ آپ فلان مقام پر جا حضرت عزیز اُس جانب کو متوجہ کہ حرارت ہوا نے انہین تاثیر کی اور ایک اضطراب انکو پیدا ہوا اِس اثنا مین اُنکی آنکھ اُس صحرا مین ایک درخت پر پڑی اُس درخت کی طرف انھون نے میل کی اور اوسکے قریب ایک چشمۂ آب خوشگوار دیکھا آپ نے اُس چشمہ مین جا کر غسل کیا اور اُس درخت کے سایہ مین ہو گئے اُس مقام پر چیونٹیون کے سوراخ تھے ایک چیونٹی نے انکو ایسا کاٹا کہ یہ چونک اُٹھے اور خفا ہو کر چیونٹیون کے گھر مین آگ لگا دی کہ سب چیونٹیان جل گئین متعاقب اِس خیال کے غیب سے ایک ندا پہونچی کہ اے عزیز تو نے اِن چیونٹیون کو کسواسطے ہلاک کیا جواب دیا کہ ایک نے انمین سے مجکو کاٹا تھا حکیم علے الاطلاق نے فرمایا کہ تجکو ایک نے کاٹا تھا تو نے سب کیون جلایا حضرت عزیز ساکت ہوے اور وہ سمجھے کہ مقصود اِس خطاب عتاب اِس سے کیا ہے اور بانابت اور استغفار مشغول ہوئے منقول ہے کہ بعد از وقوع این صورت وحی آئی کہ اے عزیز تو نے میری ساتھ مناجات کی کہ تو حاکم عادل ہے اور ظلم نہین کرتا کسواسطے بے گناہون کو بجرم گناہگارون کے عقوبت کی اے عزیز جان کہ اگر ایک قوم کو ہلاک کرون اور اُس عقوبت مین صالحون کو ردیف طالحون کر کرون اِس باب مین مجھپر اعتراض وارد نہین ہوتا کسواسطے کہ صالحون کو اپنے فیض دائمی سے اختصاص دون اور جب اُنکو مشغول جمعیت اور عاطفت بے نہایت اپنی کے کرون اِس صورت مین عدل ہوگا نہ ظلم کسواسطے کہ اُس عقوبت کے عوض وہ نعمت اُنکو عطا کرون کہ تلافی کریں مافات کی غرض کہ بعد ازین حضرت عزیز کو ہر چند اور اشکالات در باب قدر لاحق ہوتے تھے مگر ہیبت اور سطوت بادشاہ قہار سے زبان پر نہ لا سکتے تھے کیونکہ سابقاً یہ خطاب اِن کے کان مین پہونچا تھا کہ اگر پھر مسئلہ قضا و قدر سے سوال کریگا تو تیرا نام دیوان انبیا مین سے محو کر دونگا اور ایک طایفہ اہل تاریخ مین کہتا ہے کہ وہ پیغمبر کہ اُسکو حضرت خداوند جل ذکرہ نے بہ کیفیت مذکورہ مارا اور سو برس کے بعد جلایا حضرت حضرت ارمیا تھے نہ عزیز واللہ اعلم بحقایق الامور

باب سترھوان قصہ حضرت یونس علیہ السلام مین اور اِس باب مین دو فصلین ہین

فصل پہلی نسب و رسالت اور دعوت اُنکی مین

مصنف قصص انبیا نے لکھا ہے کہ نسب اُنکا حضرت ہود علیہ السلام کو پہونچتا ہے اور باعتقاد بعض بنیامین بن علیہ السلام کو اور بعضے مورخون نے لکھا ہے کہ حضرت کی والدہ کا نام متیٰ صفا اور اُنکو شہرت اپنی مان کے نام کے ساتھ تھی اِسواسطے کہ اِن کے والد بزرگوار [illegible] مرگئے تھے اور والدہ ہی نے

پالا تھا- اور تاریخ ابن شحنہ مین مرقوم ہے کہ سواے انکے اور حضرت عیسے علیہ السلام کے اور کوئی
انبیا علیہم السلام مین منسوب باسم مادر خود نہین ہوا اور باری تعالی نے انکو ملقب بذی النون اور صاحب الحوت
فرمایا ہے قال عز من قال وذا النون اذ ذہب مغاضبا فاصبر لحکم ربک ولا تکن کصاحب الحوت
اور مچھلی والا جب گیا خفا ہوکر پس صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے اور مت ہو مانند مچھلی والے کے
بہرحال یہ مشاہیر انبیا مین سے ہین چنانچہ مفسرین معتقد تعمیم مفہوم کلمہ اولوا العزم نے انکو اس گروہ باشکوہ سے
معدود اور محسوب کیا اور آیہ وافی ہدایہ آیت فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل کو دلیل
پکڑا ہے- صاحب روضۃ الصفا نے نقل کیا ہے کہ جمہور مورخین کا اسپر اتفاق ہے کہ بعد از وفات حضرت سلیمان علیہ السلام
مدتہا سلطنت ان کی اولاد مین رہی اور آخر جب نفاق انمین پیدا ہوا ملوک اطراف کو طمع تصرف
مملکت سلیمانی دامن گیر ہوئی چنانچہ تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ عہد سلطنت خدقیا نامی بادشاہ بنی اسرائیل
مین کہ حضرت شعیا علیہ السلام اسوقت پیغمبر صاحب الامر تھے اور یہ انکا مطیع و منقاد تھا بنی اسرائیل اس زمانہ
مین ملک فلسطین دارون مین رہتے تھے بادشاہ ملک نینوا و موصل کہ مابین عراق و شام واقع ہے
فوج بنی اسرائیل پر لشکر کش ہوا اور ان بلاد کو محصور کیا اور آخر ظفریاب ہوکر بعد تاخت و تاراج اموال
کے اکثرون اس شہر کو اسیر کرکے ہمراہ اپنے لے گیا اور خدقیا نے یہ ماجرا بحضور حضرت شعیا عرض
کیا کہ تدبیر رہائی بندیون کی کیجاوے کسواسطے کہ جب تک اسیر خلاص نہ ہونگے انتظام ممکن
نہین بہ نظر اسکے کہ جب فوج کشی ہم کرینگے وہ پر عمال کو مار ڈالینگے کہ جب تک فرمایا کہ تمہارے
ملک مین پانچ پیغمبر ہین ایک کو انمین سے برائے افہام و ہدایت ان کے بھیجو بادشاہ نے گذارش
کی کہ تقرر ایک کے نام کا بھی حضرت کردین تا مین اسکو تکلیف اس امر کی دون آپ نے کہا کہ
میرے نزدیک یونس بن متے علیہ السلام کہ مرد محنت کش اور ریاضت کیش اور امانت دار اور
راست گفتار ہے اور قرب و منزلت عظیم حضوری خداوندی مین رکھتا ہے لایق اس کام کے
ہے اور معہذا بکثرت عبادت و طاعت مین ممتاز ہے اگر وہ لوگ اسکا کہنا نہ سنینگے تو
معجزات قوی اور کرامات غیبی سے انکو راہ راست پر لاویگا بادشاہ نے بعد برخاست
مجلس حضرت یونس علیہ السلام کو خلوت مین بلایا اور اس امر کے قبول مین مبالغہ کیا حضرت نے
کہا اس بارے مین ایما حضرت شعیا کا اگر حسب فرمان ربانی ہے تو لاچار ہون والا میری تضییع
اوقات ہوگی اور عبادات مین خلل پڑیگا بادشاہ نے کہا کہ تعیین نام تمہارا بموجب امر ایزدی نہین
ہے ولیکن حضرت شعیا نے اسی طرح فرمایا ہے آپکو بہرصورت وہان جانا ہوگا لہذا بمجبوری بطرف
نینوا بکمال ناگواری خاطر مع قبائل روانہ ہوے اور صاحب روضۃ الصفا نے تواریخ معتبرہ
سے نقل کی ہے کہ بادشاہ نے اہل دانش سے تجویز ارسال کسی پیغمبر کی موافق اشارہ حضرت شعیا

کے مشورہ کیا اور مطابق رائے صاحب نجومی نے بنا ہر تشخیص اسم قرعہ ڈالا اور اسمین نام حضرت یونس کا نکلا اس سبب انکا باعث روانگی ہوا بہر تقدیر جب حضرت نینوا ان پہونچے اول وہان کے بادشاہ پاس جاکر کہا خدا تعالے نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہے کہ بنی اسرائیل بھیجا ہے نجات دے اور ہرگز فرقہ بنی اسرائیل کا بدخواہ نہو اسنے کہا اگر اس کلام مین راست گو ہے تو کہو اسطے خدا تعالے نے ہمکو ایسی قدرت تھی کہ تمھارے ملک پر لشکرکشی کی اور تمھارے زن و فرزند کو اسیر کر لائے اسوقت خدا کو کیا قدرت جماعت بنی اسرائیل نہ تھی کہ اب تجکو بھیجا ہے خلاصہ کہ یہ تین روز متواتر حضرت یونس علیہ السلام نے دربار بادشاہ مین آمد و رفت کی اور اسنے ہرگز انکا رکہنا نہ سنا آخر الامر یہ غصہ مین آئے اور جناب الٰہی مین عرض کی کہ بارخدایا یہ لوگ میرا قول قبول نہین کرتے اور قیدیون کو نہین چھوڑتے وحی آئی کہ انکو ہمارے عذاب سے ڈراؤ پھر اگر تیرے کہنے پر ایمان نہ لاوینگے تو انپر عذاب ہمارا نازل ہوگا حضرت یونس علیہ السلام کوچہ و بازار مین کہتے پھرتے کہ خبردار ہو جلد اپنے بادشاہ سے کہو کہ اگر میرے سخن پر ایمان نہ لاوے گا تو عذاب الٰہی آوے گا انھون نے کہا کہ نزول عذاب کی کچھ میعاد مقرر کر حضرت یونس نے کہا چالیس روز تک ہمارے تمھارے درمیان قرار ہے چالیس دن مین اگر تم ایمان لائے تو بہتر ورنہ ہلاک ہو جاؤگے رفتہ رفتہ یہ سخن مشہور ہوا اور بادشاہ اور اوسکے ارکانون نے سنکر استہزا اور تمسخر کرنا شروع کیا اور کہا یہ فقیر مجنون ہے اسکو خبط ہو گیا ہے حضرت یونس نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ بارخدایا مین نے انسے چالیس دن کا وعدہ کیا ہے یہ قول راست کر ورنہ مین خفیف ہونگا اور مجکو مار ڈالینگے کیونکہ ان لوگون کی یہی عبادت تھی کہ جو کوئی اسطرح کا جھوٹ کہتا تھا اسکو مار ڈالتے تھے حق تعالے نے فرمایا کہ تمنے جلدی کیون کی کہ چالیس روز کا وعدہ درمیان لائے اب صبر کرنا چاہیے کہ آخر ایمان ان کا مقدر ہے راہ راست پر آجاوینگے حضرت یونس اس سخن سے بہت تنگدل ہوئے جب ایک مہینہ ان کے وعدہ پر سے گذرا اس شہر سے مع قبائل نکلے اور دس بارہ کوس مسافت پر اقامت کی تا دیکھین کہ کیا ہوتا ہے اور ہمیشہ اسی دعا مین مشغول تھے کہ بارخدایا اس وعدہ کو سچا کر ڈال مین خفیف ہونگا جب پینتیسوان روز ہوا اور صبح کو اٹھے دیکھا کہ آثار عذاب شروع ہین کہ ہوا دھونی دار ہو گئی اور آگ برستی ہے اور اثر اس دود آتش کا کوٹھون تک ان کے متصل پہونچا بادشاہ اور ارکین مضطرب ہو کر نکلے اور کہا اس فقیر زندہ پوش کو تلاش کرو کہ گمان گیا اور اسکو جلد لاؤ تا اسکے ہاتھ پر توبہ اور قیدیون کے اسے تفویض کرین ناچار سب سر و پا برہنہ صحرا مین آئے اور بچون کو ماؤن سے انکی جدا کیا اور گائین بکریون کے بچون کو بھی توڑ لیا

اور سب گریبان چاک سر بر خاک سجدہ مین گئے اور فریاد و فغان اور گریہ و زاری کرنے لگے اور عرض کیا کہ باری تعالےٰ نے کفر سے توبہ کی اور سخن یونس علیہ السلام پر کہ تونے بھیجا تھا ایمان لائے اور عزم مصمم کیا کہ قیدیان بنی اسرائیل کو اُسے سونپ دینگے حق سبحانہ تعالےٰ نے غصہ کے وقت عذاب اُنپر سے اُٹھالیا اور رہا اور صاف ہوگئی اور قصہ روز عاشورہ دسوین محرم کو ہوا تھا بادشاہ اور سب ارکان خوش ہوئے اور کہا کہ اب جاسوسون اور ہرکارون کو اطراف وجوانب مین دوڑایا جائے تا حضرت یونس علیہ السلام کی خبر لادین بلکہ بادشاہ نے اپنی زبان سے کہا جو کوئی حضرت یونس کی مجکو خبر لادے مین اُسکو ایک روز اپنے تخت سلطنت پر بٹھاؤن تا جو کچھ وہ چاہیے ایک روز مین مال اور کانجات میرا لیوے آدمی اِس طمع سے ہر طرف دوڑے لیکن اول اِس سے حضرت یونس کو بھی دہاقین کی زبانی خبر پہونچی تھی کہ تمہاری پر قوم پر سے عذاب برطرف ہوا اور وہ تمہاری تلاش مین پھرتے ہین یہ سُنتے برطرف ہونے عذاب سے کمال دلتنگ ہوئے اور جانا کہ مین اِن کے نزدیک دروغ گو ہوا اور اگر اب اُن کے روبرو جاؤن تو کس مُنہ سے جاؤن کہ میرا وعدہ سچ نہوا اور اگر حضرت شعیا اور بنی اسرائیل پاس جاؤن تو بھی خفیف ہون گا کہ مجھ سے کچھ کام بن آیا بے آنکہ انتظاری کرین بسبب کمال تنگ دلی کے دونون طرف کا جانا موقوف کیا اور نہایت خفگی سے بجانب ملک روم توجہ کی اور مورد عتاب الٰہی ہوئے اور اِنکا معاملہ دگرگون ہوا

فصل دوسری - سرگردانی غریب اور نگل جانا مچھلی کا حضرت یونس باندوہ وملال روانہ ملک روم ہوئے باعزاز واکرام اور ذکر وفات مین کہتے ہین کہ جسوقت حضرت یونس باندوہ وملال روانہ ملک روم ہوئے پہلے رفیق اور نوکر اُنسے جدا ہوگئے اور سوائے ایک بی بی اور دو بچون کے اُنکے ہمراہ کوئی نہ رہا ایک فرزند کو اُنھون نے اپنے کاندھے پر لیا اور ایک کو اپنی بی بی کے کاندھے پر سوار کیا اسی طرح سے منزل بہ منزل چلے گئے تا آنکہ ایک دن اثنائے راہ مین ایک درخت کے نیچے بنابر استراحت وآرام کھڑے ہوئے اور آپ بجہت قضائے حاجت بشری کو گئے اُسوقت ایک بادشاہزادے کی سواری سیر وشکار کو سوار ہوا تھا اُس درخت کے متصل پہونچی اُسنے دیکھا کہ ایک عورت جوان نہایت حسین اور بغایت جمیلہ دو بچے لیے ہوئے بیٹھی ہے اپنے خادمون کو حکم دیا کہ اِس عورت کو ہمارے پاس لے آؤ اُسنے ہر چند کہ فریاد و فغان کی کہ مین ایک شخص کی منکوحہ ہون کہ وہ مرد صالح اور پیغمبر ہے اوس شاہزادے نے مستی شراب اور غرور شباب مین مطلق نہ سُنا اور اوس کو جبرًا ہمراہ لے گیا حضرت یونس علیہ السلام کہ قضائے حاجت سے فارغ ہوکر آئے حال زن بچون سے پوچھا کہ کہان گئی کہا یہ حقیقت

گذری حضرت نے چاہا کہ جناب الٰہی سے معاملۂ عتاب شروع ہوا جون کو نوبت بنوبت کاندھے پر
لیکر طے مسافت کرتے تھے تا آنکہ ایک ندی پر پہونچے ایک لڑکے کو کنارہ پر کھڑا کیا اور دوسرے کو لیکر
چاہا کہ اُس سے عبور کرین جب وسط آب مین پہونچے دیکھا کہ اُس کھڑے ہوئے لڑکے کو بھیڑیا منھ
مین پکڑ لے چلا یہ مضطر ہوکر وہان سے پھرے کہ اُسکو بھیڑیے سے چھڑا دین دوسرا بچہ کہ اُنکے
کاندھے پر تھا سیل آب مین گر پڑا اور پانی بزور طغیانی بہا کرلے گیا ہرچند انھون نے کمر دوڑ کی نہ
اس لڑکے سے سراغ پایا نہ اُس سے ناچار مایوس ہوکر تنہا بعد عبور ندی کے لب دریا پر دوم پہونچے
دیکھا کہ ایک جہاز مستعد روانگی ہے اور تاجر اموال و اسباب بار کرکے لنگر اُٹھانے پر آمادہ ہین
انھون نے پہونچکر کہا مین مرد درویش ہون اگر بے کرایہ مجکو سوار کرو تو مین جہاز پر بیٹھ جاؤن
ناخدا اور تاجرون نے کہا بسر و چشم تمہارے قدوم برکت لزوم کے طفیل ہماری کشتی صحیح
اور سلامت ساحل مراد پر پہونچیگی کہ تم مرد صالح اور با انوار معلوم ہوتے ہو القصہ اُن کو سوار
کیا اور روانہ ہوئے جب دریا کے درمیان مین پہونچے ناگاہ ایک باد تند پر ہول اُٹھی اور موجہای
سخت پیدا ہوئین اور کشتی چلنے سے بند ہوئی ہرچند کہ بادبان اور آلات روانگی کشتی درست
کیے کارگر نہ پڑے ملاحون اور تاجرون نے باہمدگر مشورہ کیا کہ اس کشتی کے بند ہونے کا
باعث ہے کہ کبھی اپنی عمر مین ایسی حالت مشاہدہ مین آئی ناخدا نے کہا مینے بارہا تجربہ کیا ہے کہ اگر
کوئی غلام اپنے خاوند سے بے حکم بھاگ کر کشتی مین بیٹھا ہے تو اس قسم کا واقعہ عاید حال ہوتا ہے
کشتی مین آواز دو کہ جو کوئی غلام خاوند سے بھاگا ظاہر کرے کہ ہلاکت تمام اہل کشتی کی گران
تر ہے ہلاک ایک جان سے اُسکو باندھ کر دریا مین ڈالنا چاہیے ہے جب منادی نے آواز
دی حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے دل مین کہا کہ مین ہی ہون بندہ بھاگا ہوا اپنے
خاوند سے کہ بدون حکم اللہ کے چلا جاتا ہون یہ تصور کرکے کشتی کے لوگون سے کہا کہ میرے
ہاتھون پاؤن باندھ کر دریا مین ڈال دو تا تمام لوگ کشتی کے غرق ہونے سے نجات
پاوین ناخدا نے اور سوداگرون نے یہ بات کہی کہ سبحان اللہ ہرگز یہ گمان فاسد نسبت
تمہارے ہم نہین رکھتے ہین تم از راہ بزرگی اپنی کے فرماتے ہو ہم اس حرکت کے کب
روا دار ہین اور تدبیر کرتے ہین جو غلام گریزپا ہو ظاہر ہو جاوے یعنے ہم ڈالتے ہین قرعہ دیکھین
کہ کسکا نام اُسمین نکلتا ہے یہ کہکر انھون نے قرعہ ڈالا اُسمین حضرت یونس ع ہی کا نام نکلا سبھون
نے کہا کہ اس قرعہ نے خطا کی ہے یہ مرد بزرگ ہرگز اس بات کے لایق نہین ہے کہ اُسکی
طرف کچھ برا گمان کرین چنانچہ دوبارہ قرعہ ڈالا پھر انھین کا نام قرعہ مین نکلا اور سہ بارہ مین
بھی آپ کا ہی اسم برآمد ہوا اُسوقت سب حیران ہوئے اور آپسمین کہا اس امر کو کیا کہنا چاہیے کیا جا

کہ اس مین کیا مرضی الٰہی ہے اور کیا حکمت پوشیدہ ہے ناچار ہو کر جبراً اور کرہاً ان کو دریا مین ڈال دیا- اور ایک روایت ہے کہ کسی کو ڈالنے کی جسارت نہو ئی حضرت آپ ہی دریا مین کود پڑے اور کشتی روان ہو ئی قال اللہ تعالےٰ و ان یونس لمن المرسلین ٭ اذ ابق الی الفلک المشحون ٭ فساہم فکان من المدحضین اور تحقیق یونس البتہ پیغمبرون مین سے تھا جس وقت بھاگ گیا طرف کشتی بھری ہوئی کے پس قرعہ ڈالا پس ہو گیا ڈھکیلے گیون سے - اتفاقاً اُسوقت ایک مچھلی بڑی لقمہ کے انتظار مین بیٹھی تھی جسوقت حضرت یونس دریا مین گرے ابہ فالتقمہ الحوت وھو ملیم ٭ پس نگل گئی اُسکو مچھلی اور وہ ملامت مین پڑا ہوا تھا- لیکن حکم خدا اُس مچھلی کو پہونچا کہ خبردار اس شخص کو ہمارا غذا تیرے پیٹ مین نہین بھیجا بلکہ تیرے پیٹ کو اُسکا قید خانہ مقرر کیا ہے اگر ایک بال کو بھی اس شخص کے کچھ ضرر پہونچیگا تو تجھ سے سمجھا جاویگا وہ مچھلی اُن کو اپنے پیٹ مین لیکر سیر کرتی پھرتی تھی اور اُسنے دریاے روم سے گذر کر ایک مکان پر کہ نام اُسکا بطائح تھا سیر کرتی ہوئی پہونچی اور وہان سے ایک تالاب مین پڑی تب اُس مچھلی کو حکم پہونچا کہ اس تالاب کے کنارے پر اُسکو قید سے نکال اُس مچھلی نے بعد چار ساعت یا ایک دن یا تین دن یا سات دن یا چالیس دن یا چھ مہینے یا سات برس کے باختلاف اقوال انکو اس کنارہ پر ڈال دیا لکھا ہے وہ مچھلی سات دریاؤن مین پھری تھی اور حق تعالےٰ نے اُس مچھلی کے گوشت اور پوست کو مثل آبگینہ نازک کر دیا تھا کہ حضرت یونس علیہ السلام عجائب اور غرائب ہر دریا کے مشاہدہ کرتے تھے اور معالم مین تفسیر سورۂ انبیا مین لکھا ہے کہ چھ ہزار برس کی راہ پر پھری اور بعضے کہتے ہین کہ ساتوین زمین تک پہونچی تھی اور سبب ان کی نجات کا یہ تھا کہ حضرت یونس ع جب مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے تھے سانس ان کی بند ہونے لگی انھون نے چاہا کہ اس دم آخرین کو خدا کی یاد مین گذارنا چاہیے اُنھون نے یہ تسبیح شروع کی آیۃ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ٭ یعنے نہین ہے کوئی معبود مگر تو پاک ہے اس سے کہ کسی چیز مین عاجز ہووے تو بدرستی کہ مین ہون ستم کرنے والون سے - اپنے نفس پر کہ جلدی سے نکل آیا مین اپنی قوم مین سے حق تعالےٰ نے اُن کے اس اقرار کو اور استغفار کو پسند کیا اور رحمت فرمائی چنانچہ خداے تعالےٰ فرماتا ہے آیۃ و ذالنون اذ ذھب مغاضبا فظن ان لن نقدر علیہ فنادیٰ فی الظلمات ان لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ٭ فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین ٭ اور مچھلی والا جب گیا خفا ہو کر پس گمان کیا یہ کہ نہین قادر ہم اوپر اُسکے پس پکارا تاریکی مین یہ کہ نہین کوئی معبود

مگر تو کہ پاک ہے تو تحقیق مین تھا مین ستم کرنے والون مین سے پس قبول کیا ہمنے واسطے اُسکے اور نجات دی ہمنے اُسکو غم سے اور اسیطرح نجات دیتے ہین ہم مومنون کو حدیث شریف مین آیا ہے کہ کوئی درماندہ اور مبتلاے بلا اس تسبیح کو نہین پڑھتا مگر کہ حق تعالے اُس کو اُس غم سے کہ رکھتا ہو نجات بخشتا ہے اور مشائخ معتبر سے منقول ہے کہ واسطے ہر غم اور اندوہ کے پڑھنا اس آیت کا تریاق مجرب ہے اور طریق اسکے پڑھنے کا دو طور پر ہے اول یہ کہ ایک لاکھ اور پچیس ہزار رہبانات اجتماعی ایک مجلس یا تین طریق مین پڑھی جاوے اور دوسرے یہ ہے کہ شخص تن تنہا اس آیت شریف کو تین سو بار بعد نماز عشا کے خانۂ تاریک مین بیٹھ کر بشرائط طہارت اور استقبال قبلہ پڑھے اور ایک پیالہ مین پانی بھر کر اپنے پاس رکھ لیوے اور لحظہ لحظہ آمین سے پانی ہاتھ مین لیکر اپنے مُنھ اور بدن پر ملے تین روز یا سات دن یا چالیس یوم تک اسیطرح عمل کرے اور سواے اسکے خود کلام اسکے ناطق ہے اوپر جلالت اثر اس تسبیح مبارک کے کہ سورہ نون والقلم مین ہمارے رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کیا ہے فاصبر لحکم ربك ولا تكن كصاحب الحوت اذ نادى وهو مكظوم لولا ان تداركه نعمة من ربه لنبذ بالعراء وهو مذموم فاجتباه ربه فجعله من الصالحين پس صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے اور مت ہو مانند مچھلی والے کے جسوقت کہ پکارا اور وہ غم سے بھرا تھا اگر نہوتا یہ کہ پالیتا اُسکو نعمت پروردگار اُسکی نے البتہ ڈالا جاتا بیچ درخت کی زمین مین اور وہ ہوتا ملامت کیا گیا پس برگزیدہ کیا اُس کو رب اُسکے نے پس کیا اُسکو صالحون سے اور پوشیدہ نہ رہے کہ اس آیہ وافیہ ہدایہ سے پایا جاتا ہے کہ اگر نعمت ربی تدارک اُنکا نہ کرتی تو پھینکے جاتے میدان لق و دق مین اور اگر یہ تسبیح نہ کرتے تو قیام قیامت تک اسیر زندان شکم ماہی رہتے اور حال یہ ہے کہ اثر تسبیح اتنا ہی تھا کہ ان نجات بطن حوت سے ہوئی اور نعمت و کرامت کہ بعد اس کے نازل ہوئی صرف عنایت پروردگار غفار تھی کہ آگے مفصل مذکور ہوگی ولیکن اس آیت سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ ان کو چٹیل جنگل مین پھینکا نہین گیا اور حقیقت مین یہ وقوع مین آیا ہے اور دوسری آیت والصافات سے ثابت ہے آیہ فنبذناه بالعراء وهو سقيم وانبتنا عليه شجرة من يقطين پس ڈالدیا ہمنے اُسکو زمین بن گھاس والی مین اور وہ بیمار تھا اور اُگایا ہمنے اوپر اُس کے ایک درخت بیل والا یعنے کدو کا۔ چنانچہ مفسرین معتبرین نے رفع تناقض اور تطبیق آیات مین لکھا ہے کہ مراد اس شرط و جزا سے یہ ہے کہ جنگل مین تو پھینکے گئے ولیکن اگر رحمت ازلی شامل

حال اسوقت مین نہ ہوتی تو یہ جس طرح ضعیف و زار بے گوشت و پوست شکم ماہی سے نکلے تھے ویسے ہی پڑے رہتے اور رویندگی درخت کدو اور پیدایش مادہ آہو کی کہ بقا ہر سبب حیات ان کی ہوئی کیون ظہور مین آتی مفصل اس مجمل کا اس طور پر ہے کہ جو کہ بدن ان کا بسبب رہنے پیٹ مین مچھلی کے بہت نرم ہوگیا تھا اپنی طاقت نہ رکھتے تھے کہ کوئی مکھی یا مچھر اپنے سے ہٹا دیں حق تعالی نے اسیوقت ایک درخت کدو کا وہان پیدا کیا کہ بیل اس درخت کی تمام ان کے بدن پر لپٹ گئی اور بجائے پوشش ان کے ہوگئی۔ زاد المسیر مین لکھا ہے کہ کدو کی ساتھ کی خاصیت ہے کہ مکھی اسکے گرد نہین پھٹکتی حق تعالی نے حضرت یونس علیہ السلام کو اس درخت کدو کی ساتھ پوشیدہ کیا تا آفت حرارت آفتاب اور مکھیون سے محفوظ رہین اور چونکہ طاقت ان کو اتنی نہ تھی کہ وہان سے اٹھکر کہین جاوین اور اپنی قوت کی تلاش کرین ایک جنگل کی ہرنی کو اللہ تعالی نے حکم پہونچایا کہ اپنی چھاتی کو ان کے منہ مین دیکر دودھ پلایا جایا کرے تا انکا پیٹ بھرے اور رات دن دونون وقت اسیطرح آیا کرے وہ ہرنی بحکم خدائے تعالی دونون وقت ان کی پاس حاضر ہوتی تھی اور اپنا دودھ پلایا کرتی تھی جب کہ عرصہ چالیس دن کا آخر گذرا اور اُنکے بدن مین طاقت بھی آگئی اور یہ حرکت کرنے لگے اور بسبب پینے دودھ کے انکا ضعف جاتا رہا اس ہرنی کو حکم ہوا کہ اب تو انکے پاس نہ جایا کر جب وہ ان کے پاس نہ آئی انہون نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ بار خدایا آج وہ ہرنی نہین آئی وہان سے حکم ہوا کہ تو نے اسقدر تغیر عادت کو اپنے اوپر گوارا کیا اور تونے تغیر عادت عمداً چاہی کہ ایک قلم اپنے پروردگان نعمت کو نیست و نابود کرون اور ایک روایت مین اسطرح پر ہے کہ ایک دن یہ سو رہے تھے وہ درخت بحکم الٰہی خشک ہوگیا اور آفتاب تیز چمکا تابش آفتاب سے یہ بیدار ہوئے اور درخت کدو کو خشک پایا نہایت غمناک ہوئے وحی آئی کہ تو درخت کدو پر تو اتنا غمناک ہوا اتنے ہزار بندون کے ہلاک ہونے کے واسطے بددعا کیون کی حضرت یونس علیہ السلام بتوبہ و استغفار مشغول ہوئے اور عرض کیا کہ اب جو حکم ارشاد ہووے منقول ہے کہ بعد از صحت حضرت کو حکم ہوا کہ پھر جانب قوم مراجعت کرو اور وہان رہو قال اللہ تعالی وارسلنٰہ الی مأئة الف او یزیدون ؕ فاٰمنوا فمتعنٰھم الی حین ؕ اور بھیجا ہمنے اس طرف لاکھ آدمی کے یا زدہ سے پس ایمان لائے پس فائدہ دیا ہمنے اُن کو ایک مدت تک۔ پس حضرت یونس علیہ السلام بموجب حکم الٰہی روانہ ہوئے اور راہ مین ایک شہر آیا اس شہر مین انھون نے ایک کمہار کو دیکھا کہ اُسنے ایک آوا کر درست کیا ہے اور آگ نکالنے کے ارادہ مین ہے حکم ہوا انکو کہ اس کمہار کے پاس جاؤ

اور اس سے کہو کہ ایک مضبوط سی لکڑی ہاتھ مین لیکر ان باسنون کو توڑ ڈالے اس بات کا جو
وہ جواب دیوے ہمسے آن کر عرض کر دیو گئے اور بموجب حکم الٰہی آپ کمہار بہت کہا وہ
کمہار بہت سا جھنجلایا اور کہا تو بڑا دیوانہ ہے کہ مجھکو اس طرح کہتا ہے مین نے اسقدر محنت ان
باسنون کے بنانے اور پکانے مین کی ہے تیرے کہنے سے کیونکر مین انکو توڑ ڈالون مجھکو کیا
جانیے اُسمین کیا کیا فائدہ منظور ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے عرض کیا کہ بار خدایا اس کمہار
نے مجھکو یہ جواب دیا ہے ارشاد ہوا کہ دیکھ خاک ہماری اور پانی ہمارا کمہار فقط اپنے ہاتھ سے بنایا
اور یہ بھی ہمارے سبب سے کہ ہمنے اسکو مقدور بنانے کا دیا وہ اپنے آپسے کو اسقدر دوست رکھتا ہے
کہ اسکا توڑنا اسکو ناگوار ہوا اور تو چاہتا تھا کہ ایک لاکھ آدمی ہمنے پیدا کیے ہو وُن کو یکقلم ہلاک
کرون مین۔ پھر یہ وہان سے آگے روانہ ہوئے راہ مین انھون نے ایک باغ دیکھا کہ خوب
سرسبز اور طیار ہے اسی قسم سے اس باغ کے مالک کو بموجب حکم الٰہی واسطے خراب کرنے
کے کہا اس سے بھی جواب تلخ سُنا پھر ایک اور شہر مین پہونچے وہان ایک حویلی بہت ستھری
اور تحفہ انکو نظر پڑی کہ کسی بڑے آدمی نے اسکو بنایا تھا اسی قسم کا پیغام بموجب الہام ایزدی
اس حویلی کے مالک کو پہونچایا اور وہان سے بھی جواب ناصواب سُنا جب کہ بہت عتاب الٰہی ہوچکا انھون
نے بہت سی زاری اور عاجزی جناب الٰہی مین کی اور استغفار اپنے گناہون کا چاہا حق تعالےٰ نے
انپر رحمت فرمائی اور ان کا مرتبہ بلند کیا ہر طرف سے ان کو آثار رحمت اور مہربانی کے نمودار
ہونے آخر جو اُس ندی پر جہان ان کے لڑکے جاتے رہے تھے پہونچے اُنھون نے دیکھا کہ
لوگ وہان کے کھڑے ہین اور دونون اُنکے لڑکے اُنکے ساتھ ہین پوچھا کہ یہ لڑکے کسکے ہین
گاؤن کے لوگون نے کہا کہ ایک مرد بزرگ اس راہ سے جاتا تھا ایک اُسکے لڑکے کو ندی
بہا کر لے گئی تھی ہمارے گانون کے لوگون نے کہ وہ دھوبی تھے اُسکو نکالا تھا۔ اور دوسرا
لڑکا اُسکا بھیڑیے کے منہ سے چرواہون نے چھڑایا ہم گانون کے لوگون نے اُنکی خدمت
بہت کی اور اُنکا علاج کیا اور اُنکی پرورش کرتے ہین کہ کسی طرح ان کے باپ کے پاس
پہونچا وین اس گفتگو ہی مین تھے کہ اُن لڑکون نے حضرت کو پہچانا اور کہا کہ باپ ہمارا یہی ہے
چنانچہ گاؤن والون نے ان دونون لڑکون کے ان کے حوالے کیا اور ندی سے اُنکو پار اُتار
دیا۔ جب اس درخت کے پاس پہونچے دیکھا کہ کچھ سپاہی لوگ برسم چوکی کے اُس
درخت کے نیچے بیٹھے ہین پوچھا کہ تم یہان کیونکر بیٹھے ہو اُنھون نے کہا ایک روز شاہزادہ
ہمارا اس طرف سے جاتا تھا ایک درویش کی جورو کی کہ دو بچے لیے ہوئے یہان بیٹھی تھی
تنہا اُسکو زبردستی اُٹھا کر اپنے ساتھ لے گیا تھا اسی دن سے وہ پیٹ کے درد مبتلا ہو رہا ہے

بادشاہ نے یہ ماجرا سنکر کہا اس درخت کے جو کی ٹھالی ہے کہ اگر وہ درویش کہین سے پیدا ہو تو اسکو ہمارے پاس لے آؤ کہ اس فقیر سے اس لڑکے کی تقصیر معاف کرادین اور اُنکی جوروکو اُسکے پھر دکرین کہ ہرگز کسی کا ہاتھ آج تک اُسکو نہین لگا ہے اُنھون نے کہا وہ درویش مین ہی ہون مجکو وہان لے چلو وہ لوگ اُنکو بادشاہ کے پاس لے گئے اور اُنکی دعا سے اس لڑکے نے شفا پائی اور تندرست ہوا اُس بادشاہ نے اپنے بیٹے کی تقصیر معاف کروائی اور بہت سی اُنسے معذرت کی اور اُنکی بی بی کو اُن کے حوالہ کیا اور نذرین اور مال اُنکو بہت سا دیا۔ یہ وہان سے روانہ ہوئے اور قریب نینوا اور موصل کے پہونچے تو صحرا مین ایک چرواہے سے ملے اور اس سے پوچھا تو کون ہے اُسنے کہا مین یونس بن متی کی قوم مین سے ہون حضرت نے یوں مین فرمایا کہ یونس سے کچھ خبر رکھتا ہے کہ اُسنے اپنی قوم سے کیا کیا جواب دیا یونس بہترین مردم تھا جب قوم نے اُنکی تکذیب کی اُنکو بعذاب الٰہی وعدہ کیا اور غائب ہو گیا اور جس طرح سے کہا تھا عذاب قوم پر نازل ہوا اور قوم نے بعد از یاس اُسکے پانے سے معاصی سے تائب ہو کر بجناب عزوجل گردیدہ ہوئے حضرت ارحم الراحمین نے جرائم اپنے عباد کے بزلال مغفرت دھو کر بلاے آتش سے نجات بخشی۔ پھر حضرت یونس علیہ السلام نے اُس چرواہے سے تھوڑا سا دودھ طلب کیا شبان نے کہا میرے پاس نہین ہے اور بذات پاک خداوند عالم قسم کھائی کہ جب سے یونس علیہ السلام ہم مین سے چلا گیا ہے مینھ نہین برسا اور گھاس نہین اُگی یہ گوسفندین غار و خاشاک ہی چرتی ہین حضرت یونس علیہ السلام نے کہا جب سے یہ حال تمھارے درمیان پیدا ہوا ہے کہا اُس وقت سے کہ بلا میرے دفع ہوئی اُسوقت حضرت یونس نے ایک گوسفند طلب کی اور دست مبارک اُسکی پستان پر پھیرا فوراً دودھ اُترنا شروع ہوا چرواہے نے کہا اگر یونس زندہ ہے تو تم ہی ہو کہا جا اور قوم کو میرے آنے سے خبردار کر چرواہے نے کہا بادشاہ نے مقرر کر رکھا ہے کہ جو کوئی خبر آپ کی لاوے ایک روز اپنی بادشاہت اُسکو دیکر خدمتگاری آن حضرت باندھے اب مین اگر بے حجت یہ خبر اُسکو پہونچاؤن لوگ کہین کہ چوپان نے لالچ طمع کی ہے اور مجکو مار ڈالین حضرت یونس نے کہا یہ گوسفند کہ اُسکو مین نے دوہا ہے اور یہ پتھر کہ جس پر بیٹھا ہون تیرے صدق قول پر بہنگام حاجت گواہی دے گا اُس وقت شبان نے شہر مین آکر حکایت ملاقات اور مقالات حضرت تمامہ اہل نینوا سے کہی اور خلقت اُسکے گرد جمع ہوئی اور غصہ ہونا شروع کیا اور چاہا کہ اُسکو مار ڈالین اُسنے کہا یا ایہا الناس میرے

ساتھ شہر مین چلو کہ مین اپنے صدق قول پر دلیل روشن رکھتا ہون اور خلایق کو وہان لے گیا
جہان حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھا تھا اور گوسپند اور سنگ سے ادائے شہادت
طلب کی گوسپند نے گویا ہو کر گواہی دی کہ یونس نے میرا دودھ دوہ کر پیا اور پتھر نے صدق
قول شبان کی شہادت دی کہ وہ مجھپر بیٹھا تھا اور خلق مشاہدہ اس صورت سے متعجب و
مسرور ہو کر بطلب حضرت مشغول ہوئے اور انکو ایک درخت کے نیچے دیکھا کہ نماز گزار رہے
ہین جب نظر آدمیون کی حضرت یونس پر پڑی گریہ و فغان کر کر پاؤن پر گر پڑے اور انکو
باعزاز و اکرام شہر مین لائے اور یمن قدم فرخندہ آثار حضرت سے جمعیت اور رفاہیت
اس شہر مین پیدا ہوئی اور حضرت نے قوم کو آئین دین متین اور مسائل شریعت سکھائی
اور حضرت عزت سے دستوری چاہی کہ بسیاحت مشغول ہووین اور بعد از حصول رخصت
عزیمت سیر کی بادشاہ نے بھی شبان کو ملک تسلیم کیا اور حضرت کے ہمراہ روانہ ہوا۔
کعب الاحبار کہتا ہے کہ حضرت یونس نے اواخر ایام حیات مین اہل دنیا کے ساتھ اختلاط
کم کر دیا تھا اور عباد اور رہبان کے ہم جلیس رہتے تھے تا آنکہ اس سرائے فانی سے بعالم
جاودانی رحلت کی اور تربت انکی کوفہ مین ہے مگر از روے روایت صحیح مدفن انکا شہر
نینوا مین و از جملہ مزارات متبرک انکا مزار پر انوار ہے **باب اٹھارہوان احوال حضرت
زکریا اور یحییٰ علیہما السلام مین** اور اس باب مین دو فصلین ہین **فصل پہلی** ذکر نبوت ور
رسالت حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السلام مین معالم التنزیل مین تفسیر و کفلہا زکریا مین لکھا
ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام حضرت یعقوب یا سلیمان بن داؤد کی اولاد مین سے تھے اور رصاحب
قران اور پیغمبر عالیشان اور سردار احبار بیت المقدس تھے اور والد بزرگوار انکے موسوم بہ
اذان یا ذان کہ سلک اولاد انبیاے عظام مین انتظام رکھتے اور حق سبحانہ تعالے نے انکو
بنی اسرائیل پر بھیجا تھا کہ یہ ساتھ شریعت توریت کے کام کرتے تھے اور مدارک مین لکھا
ہے لکھا ہے کہ زکریا زبان عبرانی مین بمعنے دائم الذکر اور دائم التسبیح ہے قال اللہ تعالیٰ
کھیعص ذکر رحمت ربک عبدہ زکریا اذ نادی ربہ نداءً خفیا قال رب انی وھن العظم منی واشتعل
الرأس شیبا یاد کرتی ہے رحمت پروردگار تیرے کی بندگی اپنے زکریا کو جس وقت
کہ پکارا پروردگار اپنے کو آہستہ کہا اے پروردگار میرے تحقیق سست ہو گئی ہین ہڈیان
میری اور شعلہ مارا سر نے بڑھاپے کا نقل ہے کہ ایک دن حضرت زکریا نے محراب بیت المقدس
مین مناجات کی کہ اے میرے پروردگار سست ہو گئی ہین میری کہ ستون خانہ بدن ہین
ضعف اور بڑھاپے سے اور سفید ہو گئے ہین بال میرے حضرت نے اسواسطے تخصیص

کی کہ ہڈیاں سخت اور محکم ترین اعضا ہیں جب کہ یہ سست ہوگئی ہونگی تو سب اور بدن
بطریق اولی سست ہوگیا ہوگا۔ اور انوار التنزیل میں سورہ مریم میں لکھا ہے کہ حضرت زکریا
اسوقت میں ساٹھ یا پچھتر برس کے تھے۔ اور تفسیر معالم اور بحر المواج میں سورہ آل عمران
میں لکھا ہے کہ حضرت زکریا اسوقت میں ایک سو بیس برس کے تھے۔ اور تفسیر جلالین میں
بھی اسیطرح سے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک کم سو برس کے تھے چنانچہ مدارک میں بھی
یہی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ بانوے برس کے تھے اور بی بی انکی اٹھانوے برس کی اور بعضے
کہتے ہیں کہ حضرت زکریا قوی جثہ معلوم ہوتے تھے اور تفسیر زاہدی میں لکھا ہے کہ حضرت زکریا
اس حال میں تھے آیت ولم اکن بدعائک رب شقیا وانی خفت الموالی من ورائی
وکانت امرأتی عاقرا فهب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب واجعله رب رضیا اور
نہ تھا میں بیچ پکارنے تیرے کے اے رب میرے بے نصیب اور تحقیق میں ڈرتا ہوں
وارثوں اپنے سے پیچھے میرے اور ہے عورت میری بانجھ پس بخش تو واسطے اپنے
پاس سے ولی کہ وارث ہو میرا اور وارث ہو میرا اور وارث ہو اولاد یعقوب کا اور کر دے
اس اے رب پسندیدہ اور یہ بھی عرض کیا کہ خداوندا جب میں نے دعا کی ہے تو نے اجابت
فرمائی ہے اور میں ساتھ اسکے خوگر ہوگیا ہوں اور اپنی بنی اعمام یعنی چچا کے بیٹوں سے
ڈرتا ہوں کہ میرے پیچھے دین میں سستی کریں اور امت میں اچھی طرح سے
خلافت نہ کریں اور میری اسی برس کی عمر ہے اب تک نعمت اولاد سے محروم
ہوں چاہتا ہوں کہ اب مجکو ایک فرزند عطا ہووے کہ متولی امور دین ہو کر علم و حکمت
مجھسے میراث میں لے وے اور اسکو ایسا شایستہ اور پسندیدہ کر کہ تو اسکے قول و فعل
سے راضی ہو کما قال اللہ تعالے وذکریا اذ نادی ربه رب لا تذرنی فردا
وانت خیر الوارثین ۞ فاستجبنا له ووهبنا له یحیی واصلحنا له زوجه انهم کانوا یسارعون فی
الخیرات ویدعوننا رغبا ورهبا وکانوا لنا خاشعین یعنی اور ہدایت دی ہمنے زکریا کو جسوقت کہ پکارا اسنے
پروردگار اپنے کو اے پروردگار میرے مت چھوڑ مجکو اکیلا اور تو بہتر وارثوں کا ہے
پس قبول کیا ہمنے واسطے اسکے اور دیا ہمنے اسکو یحیی اور درست کردیا ہمنے واسطے
اسکے بی بی اسکی کو تحقیق وہ تھی جلدی کرتی بیچ بھلائیوں کے اور پکارتی تھی ہمکو رغبت
سے اور ڈر سے اور تھی واسطے ہمارے عاجزی کرنے والی القصہ حضرت نے اسی دعا
کے بعد سجدہ میں رکھا اور تضرع اور زاری کی کہ خدائے تعالی نے انکی دعا قبول کی
اور وحی اس طور پر نازل ہوئی آیت یا زکریا انا نبشرک بغلام اسمه یحیی لم نجعل له من قبل سمیا ۞

خوشخبری دیتے ہین تجکو ساتھ ایک لڑکے کے کہ نام اُسکا یحییٰ ہے نہین کیا ہمنے واسطے اُسکے پہلے اس سے ہمنام اور بعض یحییٰ کے یہ ہین کہ نام یہ اُس زندہ ہوا باپ کے دین نے اُسکے ساتھ زندگی پائی ہو یا سو اسے اِسکے یا مشتق حیا سے ہے اور صفت اُسکی یہ ہے کہ معتبر ہو کہ ساتھ حِلم اور علم اور پرہیزگاری کے اور باز رہے لہو اور لعب سے اور زبان کاری سے اور منبر ہوئے مواہب علیہ مین سورۂ مریم مین لکھا ہے جب حضرت زکریا نے یہ بشارت پائی آیت قال رب انی یکون لی غلام وکانت امراتی عاقرا وقد بلغت من الکبر عتیا کہا اے رب میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے فرزند اور ہے عورت میری بانجھ اور تحقیق پہونچا ہون مین بڑھاپے سے بے حد کو۔ کہا اب تجکو جوان کریگا یا اس بڑھاپے ہی مین اپنی قدرت کا علم بلند فرماویگا آیت قال کذلک قال ربک ھو علی ھین وقد خلقتک من قبل ولم تک شیئا کہا اسی طرح کہا پروردگار تیرے نے وہ اوپر میرے آسان ہے اور تحقیق پیدا کیا مین نے تجکو پہلے اس سے اور نہ تھا تو کچھ حضرت زکریا نے یہ جانا کہ عنقریب پیدا ہوگا یا مدت کے بعد ظہور مین آویگا آیت قال رب اجعل لی ایۃ یعنے کہا خداوندا کر واسطے میرے کوئی علامت کہ اُسکے ساتھ قرب وقوع اس واقعہ کا معلوم ہووے آیت قال ایتک ان لا تکلم الناس ثلاث لیال سویا یعنے خطاب آیا کہ نشانی اسکی یہ ہے کہ تین رات دن تو بے در بے کلام کرنے پر باوجود تندرستی اور صحت کے قادر نہوگا آیت فخرج علی قومہ من المحراب فاوحی الیھم ان سبحوا بکرۃ وعشیا پس نکلا اوپر قوم اپنی کے محراب سے پس اشارت کی طرف اُنکے یہ کہ تسبیح کرو صبح کو اور شام کو روایت کرتے ہین کہ اسی وقت زبان حضرت زکریا کی منھ مین اتنی بڑھی اور بزرگ ہوگئی کہ ہلانے کی مجال نہ رہی جب تین روز گذرے تو بحال خود ہوئی اور بعد ازگذرنے مدت حمل کے حضرت یحییٰ پیدا ہوئے اور لڑکپن سے ٹاٹ کا لباس پہنکر احبار کے ساتھ عبادت مین بہ طریق ریاضت موافقت کیا کرتے تھے اور ٹاٹ سو اسطے پہنتے تھے کہ نرمی کپڑے سے ان کے بدن کو راحت نہ حاصل ہووے کہ حظوظ اور لذت نفس سے ہے ایک دن حضرت یحییٰ نے اپنی والدہ کی درخواست سے جامہ پشمین پہن لیا کہ ان کے بدن مین ٹاٹ سے سوراخ سوراخ سے ہوگئے تھے وحی آئی کہ اے یحییٰ دنیا کو ہمپر تو نے اختیار کیا حضرت یحییٰ روئے اور پھر ٹاٹ پہن لیا اور نہایت زہد مین کوشش کرنے لگے باوجود صغر سنی حسب الہام ربانی تعلیم احکام دینی بہ قوت تمام کرتے اور فرمانبرداری والدین مین بہت مصروف رہتے تھے چنانچہ خداے تعالےٰ نے سورۂ مریم مین فرمایا ہے آیۃ یا یحییٰ

خذ الکتاب بقوۃ و اتیناہ الحکم صبیا و حنانا من لدنا و زکوۃ و کان تقیا و برا بوالدیہ و لم یکن جبارا عصیا و سلام علیہ یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حیا۔ یعنے اسے یحییٰ پکڑ کتاب کو ساتھ قوت کے اور دیا ہمنے اسکو حکم لڑکاپن سے اور دی مہربانی اپنی طرف سے اور پاکیزگی اور تھا پرہیزگار اور خوش سلوک ساتھ ان باپ اپنے کے اور نہ تھا سرکش نافرمان اور سلام ہے اوپر اسکے جس دن پیدا ہوا اور جسدن مُوا اور جسدن اُٹھیگا زندہ ہوکر۔ اور روایت مین آیا ہے کہ ایک دن محلہ کے لڑکے نے ان کو تین برس کی عمر مین کہا اے یحییٰ آ تا کھیلین اور بازی کرین حضرت یحییٰ نے کہا ما للعب خلقنا یعنے واسطے بازی کے نہین پیدا کیے گیے اور حضرت یحییٰ خوف حق تعالےٰ سے ہمیشہ رویا کرتے تھے تفسیر بحر المواج مین لکھا ہے کہ تمام رو کے پوست اور گوشت ان کے رخسارون کا آنسوؤن کے بہنے کی شدت سے گھس گیا تھا بلکہ گل گیا تھا اور دانت اور باطن منھ دکھائی دینے لگا تھا ان کی مان چھپانے کے واسطے ان کے رخسارون پر نمدا کا ٹکڑ رکھدیتی تھین وہ سیل اشک سے نہ ٹھہرتا تھا اور گرگر پڑتا تھا القصہ جب بنی اسرائیل حضرت زکریا کی خدمت مین آتے اگر حضرت یحییٰ نہوتے تو حضرت وعظ کہتے تھے اور ڈرتے کہ ایسا نہو کہ یحییٰ آجاوین کہ وہ خود ہمیشہ ترس خدا تعالےٰ سے روتا ہے مبادا کوئی کلام خوفناک سنے کہ موجب زیادتی غم اور درد و الم اسکے کا ہووے اور اس سے بھی حال اسکا زار تر ہوجاوے ایک دن بنی اسرائیل جمع تھے اور حضرت یحییٰ ایک کونے مین بیٹھے ہوئے تھے حضرت زکریا کو گمان ہوا کہ وہ یہان نہین ہے دوزخ کے شدائد اور صعوبت بیان کرنے لگے جب حضرت یحییٰ نے اس کلام کو سنا جنگل کی طرف بھاگے اور پہاڑ پر جاکر رونے لگے انکی مان انکو ڈھونڈھتی پھرتی تھین اور انکو کہین جاے نہ دیکھتی تھین ایک دن ایک چرواہے نے کہا اور نشان دیا کہ دن کو پہاڑ پر پھرتا ہے اور رات کو فلانے غار مین جاکر چھپ رہتا ہے وہ اس غار کے پاس جاکر بیٹھ رہین رات کے وقت کہ حضرت یحییٰ پہونچے جب اپنی مان کو دیکھا چاہا کہ بھاگین انھون نے اپنی چھاتیان ننگی کرکر انکو دکھائین اور ان سے درخواست کی کہ ایک ساعت رونے سے باز رہو کہا اے مان کیون کر نہ رون کہ ایسی دوزخ ہمارے رہگذر مین واقع ہوگی اور سب کو اسپر راہ چلنی پڑیگی آخر وہ بالحاح بسیار ان کو گھر مین لائین پس حضرت یحییٰ صومعہ مین جاکر عبادت مین مشغول ہوئے اور اسوقت مین حضرت یحییٰ سات برس کے تھے اور بعضے احوال عالم حیات حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی حضرت مریم اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے قصہ مین ذکر کیے جاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ فصل دوسری ذکر شہادت حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہم السلام مین

از دست کفار نابکار۔ القصہ ایک مدت کے بعد بنی اسرائیل نے فساد شروع کیا ہر چند حضرت زکریا اُن کو پند و نصیحت کرتے لیکن کچھ اثر نہوتا تھا تا آنکہ ایک دن اِن کو تنہا پا کر اِن کی مارنے کا قصد کیا حضرت زکریا وہان سے بھاگے اور یہ بدبخت اُن کے پیچھے روانہ ہوئے حضرت ایک درخت کے پاس پہونچے درخت گویا ہوا کہ اے زکریا مجھ مین آ جا اور شگافتہ ہوا حضرت اُسمین در آئے اور یہ مردود جب اُس درخت کے پاس پہونچے اور حضرت کو نہ دیکھا متحیر ہوئے شیطان ملعون نے کہا زکریا اِس درخت مین ہے اور یہ اُسکے ازار کا تاگا باہر رہگیا ہے ارہ لا وار درخت کو سر سے بیچ تک دو ٹکڑے کردو وہ قوم ارہ لائے اور اُس درخت کو سر سے چیرنا شروع کیا جب ارہ سر مبارک زکریا پر پہونچا ایک آہ کھینچی وحی آئی کہ اے زکریا اگر پھر دوبارہ آہ کریگا تو تیرا نام دیوان پیغمبرون سے محو کردونگا یہ جانا تو نے کہ پناہ تمام عالم کی مین ہون اِس درخت سے تو نے کیونسطے پناہ پکڑی اب اِس بلا مین صبر کر حضرت زکریا نے دم نہ مارا تا آنکہ جان پاک تن مبارک سے جدا ہوئی۔ اور بستان فقیہ مین لکھا ہے کہ بقول کعب الاحبار عمر حضرت زکریا کی تین سو برس کی تھی روایت ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اپنی عمر مین کسی عورت کو نہ جانا اور کار عصمت اِس مرتبہ پر پہونچایا کہ ہرگز کوئی معصیت اِن سے سرزد نہوئی بلکہ کبھی خاطر مین بھی نہ لائے اور زندہ دل اِتنے تھے کہ کبھی عظمت سے غافل نہوتے تھے نقل ہے کہ ملکہ نام زن بادشاہ بنی اسرائیل تھی کہ شوہر اول سے اُسکی بیٹی تھی نہایت حسینہ اور جمیلہ اور نا کتخدا اِس ملکہ نے بسبب اپنے کبر سن کے توہم کیا اِس بات کا کہ مبادا بادشاہ کسی عورت جوان بیگانہ سے تزویج کرے اور میرے قرب و منزلت مین تفاوت پڑے اسنے احتیاطاً یہ چاہا کہ اُس لڑکی کو اپنے شوہر کی جورو کر دے اور اِس امر کو حضرت یحییٰ سے پوچھا آپ نے کہا یہ جائز نہین ہے وہ عورت اِن پر خفا ہوئی اور بادشاہ کے پاس جا کر تمام حقیقت بیان کی جو کہ یہ اُسکے بھی خلاف مرضی تھا اور اُن کے نار دا کہنے سے اُسنے اپنا نقصان سمجھا حکم کیا کہ حضرت یحییٰ کے گلے مین رسی ڈالکر کشان کشان محکمہ سیاست مین لے آؤ جب اِس حال سے حضرت یحییٰ کو بادشاہ کے پاس لے چلے حضرت جبرئیل علیہ السلام پہونچے اور کہا اے یحییٰ اگر تو چاہے تو بامر الٰہی زمین کو اُٹھا لیجاؤن اور اُن کو ہلاک کر دون حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا اے جبرئیل آیا میرے مقدر مین ہے کہ یہ مجکو مار ڈالینگے کہا ہان حضرت یحییٰ نے کہا بقضائے خدا سے تعالیٰ راضی ہون القصہ اُنھون نے سر مبارک حضرت یحییٰ علیہ السلام کا تن نازنین سے جُدا کیا حضرت سر بریدہ کہتے تھے کہ جورو کی بیٹی

کو جورو کرنا نہ چاہیئے ولیکن اسپر بھی اُس کمبخت نے اُس لڑکی کو اپنے شوہر کو دیا اور ایک
کام کے واسطے کوٹھے پر آئی اسیوقت ایک ہوا چلی اور اسکو لیکر ایک جنگل مین ڈال
وہان ایک شیر پیدا ہوا اُسنے اُسکو لیکر پارہ پارہ کر ڈالا اور وہ بادشاہ لعین اور اوسکی
قوم بھی ہلاک ہوگئی اور صاحب معالم اور بعضے مورخون نے روایت کی ہی کہ بیت المقدس
کا بادشاہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو گرامی رکھتا تھا۔ اتفاقاً اُس بادشاہ کو اپنی جورو کی بیٹی کے
ساتھ اپنے بھائی کی بیٹی کے ساتھ میل تمام اور خواہش مالا کلام پیدا ہوئی چاہا کہ اپنی جورو اُس
لڑکی کو کرے حضرت یحییٰ نے اُسکو منع کیا اُس دختر بد اختر نے بادشاہ کو اپنے اوپر فریفتہ
کر کے اتنا ورغلایا کہ اُسنے حضرت یحییٰ کو مار ڈالا حضرت یحییٰ سر بریدہ آواز دیتے تھے
کہ یہ عورت اوپر تیرے حلال نہین ہے اُس ملعون نے پھر بھی اُس عورت کو اپنی
جورو بنایا۔ پھر خون سر مبارک حضرت یحییٰ کا ہمیشہ جوش مین آیا کیا اور یہ تمام
جہان مین داستان ہوئی علما نے کہا جبتک کہ اُسکے کشندون کا خون نہ گریگا اسکا خون
قرار نہین پکڑنے کا جب یہ خبر زمانہ کے بادشاہ کو پہونچی بیت المقدس مین مع لشکر آیا اور بنی
اسرائیل مین سے ستر ہزار آدمیون کو مار کر انکا خون اُسی جگہ پر ڈالا تب بھی خون جوش مین
آیا کیا جب اُسکے کشندون کو کہ وہ بادشاہ اور اسکی جورو تھی مارا اور اُن کا خون اُس پر
گرایا تب حضرت یحییٰ کے خون نے قرار پکڑا بستان فقیہ مین لکھا ہے کہ عمر حضرت یحییٰ کی چھپن
برس کی تھی اور تربت انکی جامع دمشق مین ہے۔ باب اُنیسوان۔ احوال حضرت عیسیٰ
علیہ السلام بن مریم بنت عمران بن ماثان مین اور اسی باب مین ہی ذکر حنظلہ اصادق اور
اور قصہ اصحاب کہف اور ذکر برصیصا اور ذکر جریح راہب اور ذکر اصحاب اخدود اور ذکر جرجیس
پیغمبر اور ذکر شمعون عابد اور احوال سلطنت سکندر رومی کا اور اس باب مین بارہ فصل ہین فصل
پہلے مناقب حضرت مریم اور ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مین تفسیر انوار التنزیل مین بیچ تفسیر
قولہ تعالیٰ ان اللہ اصطفیٰ ادم ونوحا وال ابراھیم وال عمران علی العالمین ۵ ذریۃ بعضھا
من بعض واللہ سمیع علیم تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا آدم کو اور نوح کو اور آل ابراہیم کو اور
آل عمران کو اوپر عالمون کے اولاد مین بعضے اُنکے بعضون سے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے
لکھا ہے کہ حضرت مریم سترہ یا اٹھارہ پشت سے ساتھ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پہونچتی ہین
اور تفسیر دن سے نقل ہے کہ حضرت مریم کی مان ایک عورت زاہدہ بنی اسرائیل مین سے حنہ
نام حضرت زکریے کے زمانہ مین تھین اور خاوند انکا عمران بن ماثان تھا اور ایک بیٹی اشباع نام حضرت
مریم سے بڑی حضرت زکریا کے گھر مین تھی اور یہ عمران اُس عمران والد بزرگوار حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے سِوا سے ہے اور درمیان اِن دونون عمرانون کے ایک ہزار نو برس کا فاصلہ تھا ایک دن حنہ
حالت بڑھاپے مین زیر سایہ درخت بیٹھی تھی کہ نظر اُسکی آشیانہ ایک جانور پر ندپر پڑی اور دیکھا
کہ اُس جانور نے پوست بیضہ منقار سے توڑا اور بچہ اُس سے پیدا ہوا اِنکو مشاہدہ اِس حال سے آرزوے
تولد فرزندگی ہوئی چنانچہ اُنھون نے درگاہ خالق کائنات اور بارگاہ قاضی الحاجات مین دعا کی
اور اِستجابت اِستدعا ہوئی اور اُسی وقت حیض منقطعہ سابقہ پھر جاری ہوا اور ہرگاہ حالت
طہور مین یہ اپنے خاوند کے ساتھ جمع ہوئین اِن کو حمل رہا اور ہنگام ظہور آثار اُسکے اُنھون نے
جناب باری مین نذر کی کہ ہرگاہ مجھسے اولاد ہوگی تو اُسکو مخصوص خدمت بیت المقدس کے
واسطے مقرر کرونگی اور کچھ اُس سے کار دنیوی نہ لونگی کما قال اللہ تعالیٰ اذ قالت امراۃ
عمران رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا فتقبل منی انک انت السمیع العلیم
جسوقت کہا بی بی عمران کی نے اے پروردگار میرے تحقیق تو ہے نذر کیا واسطے تیرے جو کچھ
بیچ پیٹ میرے کے ہے آزاد کیا ہوا پس قبول کر مجھسے تحقیق تو ہے سننے والا جاننے والا
اور سبب اِسکا یہ لکھا ہے کہ اُس زمانہ مین مسجد بیت المقدس کی خدمت بزرگ جانتے تھے اور
فرزندون کو اِس کار کے واسطے نذر کرتے تھے اور اُنکی شریعت مین فرزندون پر والدین
کی اِطاعت ایسی نذرون مین فرض تھی اور بحر المواج مین لکھا ہے کہ وہ فرزند بعد
بالغ ہونے کے بیچ بجالانے اِس امر کے مختار ہوتا تھا اگر چاہتا تھا خدمت بیت المقدس پر ثابت
رہتا تھا یا اُس امر خیر سے باز رہ کر اپنے اختیار سے عمل دنیا کے ساتھ گرفتار ہوتا تھا
بعد نذر حنہ سے اِن کے شوہر عمران نے کہا کہ وائے اوپر تیرے یہ تو نے کیا کیا شاید
تیرے شکم سے بیٹی پیدا ہووے اور خدمت مسجد کو مناسب نہووے اُسوقت زبان
حنہ پر بے اختیار جاری ہوا کہ قبول کر خدایا مجھسے جو کچھ کہ نذر کیا مین نے اور اُسکو توفیق دے
کہ تیری خدمت مین کوشش کرے قولہ تعالیٰ فلما وضعتہا قالت رب انی وضعتہا انثی واللہ اعلم بما وضعت
ولیس الذکر کالانثی وانی سمیتہا مریم وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان
الرجیم فتقبلہا ربہا بقبول حسن وانبتہا نباتا حسنا یعنی پس جنا اُسکو کہا اے پروردگار
میرے تحقیق مینے جنا اُسکو لڑکی اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ جنا اور نہین مرد مانند
عورت کے اور مین نے نام اُسکا رکھا مریم اور تحقیق مین نے پناہ دی اوس کو ساتھ
تیرے اور اولاد اُسکی کو شیطان راندے ہوئے سے پس قبول کیا اُسکو رب اُسکے نے
ساتھ قبول اچھی کے اُگانا کیا اُسکو اُگانا اچھا ۔ القصہ جب حنہ سے جنی اور حضرت مریم پیدا ہوئین تو
نام اُنکا مریم رکھا لغت عبرانی مین عابدہ کو کہتے ہین یا بمعنے امۃ اللہ کے ہے یعنے کنیزک خدا

روایت کرتے ہین کہ اُس زمانہ مین چار ہزار بردہ خدمت بیت المقدس پر مقرر تھے اور جاروب کشی اور خاکروبی اور تعہد اور مرمت اور محافظت مین اُسکی اہتمام کرتے تھے کسی نے کسی کا نام بھی نہ جانا اور نام حضرت مریم اس باب مین مشہور آفاق ہوا اور تا قیام قیامت رہیگا غرض کہ اُنکی ماں بعد از ولادت اُن کو ایک کپڑے مین لپیٹکر مسجد بیت المقدس مین لائی اور وہاں حضرت زکریا اور تمامی علماء بنی اسرائیل بیٹھے ہوئے تھے حضرت مریم کی ماں نے کہا اس لڑکی ہوئی کو کہ خدائے تعالے کی نذر ہے ان سبنے قبول پر رغبت کی کس واسطے کہ یہ نسل بزرگان بنی اسرائیل سے تھی حضرت زکریا علیہ السلام نے کہا کہ مین اسکی کفالت کے واسطے سزاوار تر ہون کہ اسکی خالہ میرے گھر مین ہے اور بعضے روایت کرتے ہین کہ اُنکی بہن حضرت زکریا علیہ السلام کے گھر مین تھین بہر کیف اور لوگ اس پر راضی نہوئے تھے اسپر اور اس امر مین اختلاف تھا آخر کہ قرعہ پھینکا اس طرح سے کہ اپنی قلمین کہ جنسے توریت لکھتے تھے ندی مین پانی کی ڈال دین اور یہ شرط کی کہ جسکا قلم پانی پر تیر آ سکے وہ اُنکی تربیت کرے اور وہ ستائیس آدمی تھے بروایت معالم التنزیل و مدارک یا اُنتیس آدمی بروایت معالم التنزیل الغرض تو حضرت زکریا کا قلم برروئے آب تیرا اور اُن کی قلمین ڈوب گئین چنانچہ وہ اُن کو مسجد مین لاکر ایک اونچی سی کھڑکی مین کہ اُس پر بدون سیڑھی کے کوئی نہ چڑھ سکتا تھا رکھا۔ اور جب حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم کے احوال کی غمخوارگی کرکے ان کے پاس سے جاتے تھے تو کھڑکی کے دروازہ کو اور ایک روایت سے سات دروازون کھڑکی کو قفل سے محکم کر دیتے تھے اور کنجی اپنے پاس رکھتے تھے اور بعضے روایت کرتے ہین کہ جسوقت حضرت مریم کے حضرت زکریا علیہ السلام کے سپرد کیا تھا اُسی وقت مسجد کی کھڑکی مین رکھا تھا اور اُنھون نے کسی کی چھاتی منھ مین نہین لی اور نہ کسی کا دودھ پیا بلکہ اللہ تعالے اُن روزی غیب سے بھیجتا تھا تفسیر جلالین اور تفسیر بحر المواج مین مذکور ہے کہ حضرت مریم ایک دن کی غذا سے ایک سال کی نشوونما کرتی تھین اور بہر تقدیر جب حضرت زکریا علیہ السلام غرفہ مین جاتے تھے غیر موسم کا میوہ یعنے تابستان زمستان مین اور زمستانی تابستان مین ان کے پاس پاتے تھے قولہ تعالے وکفلہا زکریا کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندہا رزقا ۗ یعنے اور سونپ دیا اوس کو زکریا کو جب جاتا اوسکے زکریا محراب مین پاتا نزدیک اوس کے رزق۔ جب حضرت زکریا علیہ السلام نے چند نوبت یہ صورت مشاہدہ کی آیت قال یامریم انی لک ھذا کہا اے مریم تیرے پاس یہ غیر رُت کا میوہ کہان سے آتا ہے آیت قالت ھو من عند اللہ ان اللہ

یرزق من یشاء بغیر حساب ط یعنے اُنھون نے کہا یہ رزق کہ تم دیکھتے ہو خدا پہونچاتا ہے کہ وہ
رزاق مطلق روزی دیتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے بے حساب کہتے ہین کہ جب حضرت زکریا نے غیر وقت
میوہ تازہ دیکھا باوجود کلان سالی عمر کے ازروے طمع دہین اپنی زبان بدعا گویا کی آیت ھنالک
دعاء زکریا ربہ ط قال رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء یعنے اُس جگہ پکارا زکریا نے
پروردگار اپنے کو کہا اے پروردگار میرے ڈال دے واسطے میرے نزدیک اپنے سے اولاد
پاکیزہ تحقیق تو سننے والا ہے دعا کا ۔ خدا تعالےٰ نے حضرت یحییٰ کو عطا فرمایا چنانچہ اُنکی قصہ میں بیان
ہوا القصہ جب مریم نے نو برس کی ہوئین بانواع عبادات تمام اُس مسجد کے عالمون پر غالب آئین
اور مدام اُسی مسجد مین رہا کین ۔ تفسیر تیسیر اور انوار التنزیل اور بحر المواج مین بیچ سورۂ آل
عمران کے لکھا ہے کہ حق سبحانہٗ تعالےٰ نے حضرت مریم کو نجاست حیض و نفاس سے پاک فرمایا تھا قولہ
تعالےٰ واذ قالت الملئکۃ یا مریم ان اللہ اصطفٰک وطھرک واصطفٰک علی نساء العالمین
یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الرکعین یعنے جسوقت کہا فرشتون نے اے مریم تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا
تجھکو اور پاک کیا تجھکو اوپر عورتون عالمون کے اے مریم فرمانبرداری کرو واسطے پروردگار اپنے
کے اور سجدہ کیا کر ساتھ رکوع کرنے والون کے آیت ذلک من انباء الغیب نوحیہ الیک
وما کنت لدیھم اذ یلقون اقلامھم ایھم یکفل مریم وما کنت لدیھم اذ یختصمون ہ یعنے یہ خبر
غیب کی سے ہے وحی کرتے ہین ہم اُسکو طرف تیرے اور نہ تھا تو پاس اُن کے جب ڈالتے
تھے قلمون اپنے کو کون اُن مین سے پالے مریم کو اور نہ تھا پاس اُن کے جب جھگڑتے تھے
اور تفسیر مواہب علیہ مین بیچ سورۂ مریم کے لکھا ہے کہ درحالت عذر حضرت مریم اپنی
خالہ کے گھر جاتین اور بعد پاک ہونے کے پھر مسجد مین چلی آتی تھین اور انوار التنزیل
مین مسطور ہے کہ جب حضرت مریم دس یا گیارہ برس کی ہوئین تو اپنی خالہ کے گھر آئین اور
معالم مین لکھا ہے کہ بیس برس کی یا تیرہ برس کی عمر مین حضرت مریم غسل کی محتاج
ہوئین الگ جا کے پردہ کے پیچھے جانب شرقی بیت المقدس مین یا اپنی ہمشیرہ
اشباع کے گھر مین موسم جاڑے مین غسل کیا اور وہ مکان آفتاب رویہ تھا کہ
قال اللہ تعالےٰ واذکر فی الکتب مریم اذ انتبذت من اھلھا مکانا شرقیا فاتخذت
من دونھم حجابا فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشرا سویا قالت انی اعوذ بالرحمن منک ان کنت تقیا ہ
یعنے اور یاد کر بیچ کتاب کے مریم کو جب جا پڑی لوگون اپنے سے مکان شرقی
مین پس پکڑا اورے اُن سے پردہ پس بھیجا ہمنے طرف اُس کے روح اپنی کو
پس صورت پکڑی واسطے اُسکے آدمی تندرست کی کہنے لگی مین پناہ پکڑتی ہون ساتھ

رحمان کے تجھسے اگر ہے تو پرہیزگار۔ اور معالم التنزیل مین مذکور ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین کہ اس جہت سے نصاریٰ نے مشرق کو اپنا قبلہ مقرر کیا ہے۔ القصہ جب حضرت مریم کو بعد نہانے اور کپڑے پہننے کے حضرت جبرئیل علیہ السلام بصورت ایک مرد سادہ عذار انکو دیدار دکھائی دیئے خاطر مین مرد بیگانہ کا دغدغہ پیدا ہوا اور یہ ڈرین اور کہا پناہ مانگتی ہون مین تیرے شر سے ساتھ خدا کے حضرت جبرئیل نے جب ان کو مضطر مشاہدہ کیا آیت قال انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما زکیا ۵ قالت انی یکون لی غلام و لم یمسسنی بشر و لم اک بغیا ۵ قال کذلک قال ربک ھو علی ھین و لنجعلہ آیۃ للناس و رحمۃ منا و کان امرا مقضیا ۵ یعنے کہنے لگے سوا اسکے نہین کہ مین بھیجا ہوا ہون پروردگار تیرے کا تو کہ بخش جاؤن تجکو لڑکا پاکیزہ کہا کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہین ہاتھ لگایا مجھکو کسی آدمی نے اور نہین مین بدکار کہا اسیطرح کہا پروردگار تیرے نے وہ اوپر میرے آسان ہے اور تو کہ کرین ہم نشانی واسطے لوگون کے اور مہربانی اپنی طرف سے اور ہے کام مقرر کیا پھر حضرت جبرئیل نے حضرت مریم کے قریب آن کر دور سے آستین یا گریبان یا دہان مین پھونکا کہ اسکا اثر حضرت مریم کے شکم مین پہونچا اور حضرت مریم اسی دم حاملہ ہوئین تفسیر بحر المواج مین مذکور ہے کہ حضرت زکریا بدستور عادت حضرت مریم کے پاس آتے تھے ایک مرتبہ بسبب ہٹ جانے چادر کے اثر حمل بزرگی شکم سے ان کی مشاہدہ کیا بدرجہ غایت بدنامی و تہمت سے خوفناک ہوئے اور اپنی بی بی سے کہا کہ مریم حاملہ ہے یہ کیا بلا ہوئی اسنے کہا یہ مریم وہ مریم نہووے جو ہمنے سنا تھا کہ عیسےٰ علیہ السلام جس سے بغیر باپ کے پیدا ہوگا یہ باتین چھوڑدو اور اسکو میرے پاس لے آؤ جب حضرت مریم انکے گھر آئین تو حضرت زکریا کی بی بی کو بھی حضرت یحییٰ کا حمل تھا اسنے کہا جو فرزند کہ میرے پیٹ مین ہے اسنے تیرے فرزند کو کہ تیرے پیٹ مین ہے سجدہ کیا اور تواضع بجا لایا تو سب عورتون مین بہتر ہے اور حمل تیرا بہترین حملون کا ہے پھر حضرت زکریا کی بی بی نے معاملہ اپنے حمل کو کہ ان کے حمل کے ساتھ ہوا تھا ظاہر کیا اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ اول جس کسی نے کہ حمل مریم سے اطلاع پائی یوسف نجار ان کی خالہ کا بیٹا تھا کہ مسجد بیت المقدس مین عبادت کیا کرتا تھا اور کبھی کبھی حضرت مریم کی خدمت مین حاضر ہو کر پردہ کے باہر سے ان کے ساتھ کلام کرتا تھا جب یوسف نے حال مریم سے اطلاع پائی نہایت حزین و اندوہناک ہوا ایکدن انسے کہا کہ مجکو تیرے زہد و تقوے مین اشتباہ واقع ہوا ہے چاہتا ہون کہ تجھسے معلوم کرون حضرت مریم نے اجازت دی یوسف نے پوچھا کوئی

زراعت بے تخم اور تخم بے زراعت ہوتی ہے حضرت مریم نے جواب دیا کہ اگر تو کہتا ہے کہ خدا تعالے نے اول زراعت پیدا کی بے تخم ہوئے اور اگر کہے کہ پہلے بذر پیدا کیا تو وہ بدون زرع کے موجود ہوا اور کہے کہ دونوں ساتھ اکٹھے پیدا کیے ہیں تو کون ایک دوسرے سے حاصل نہین ہوا پھر یوسفؑ نے پوچھا کہ کہو کسی درخت نے بے آب نشو ونما پائی ہے حضرت مریمؑ نے کہا کہ اول خدا تعالے نے درخت کو پیدا کیا ہے اور پھر پانی کو اُسکے حیات کا سبب گردانا ہے۔ المختصر کہ تیسری مرتبہ یوسف نے باقی الضمیر تصریح کی اور کہا کوئی فرزند بے وجود پدر وجود مین آیا ہے حضرت مریم نے جواب دیا کہ ہے ماد رو پدر بھی کہ آدم و حوا سے باپ رکھتے تھے اور نہ مان یوسف نے تصدیق مریم کے قول کی کی اور کہا سوال میرا بطریق حکمت کے تھا مین نے اپنے کلام سے استغفار کیا اب مین یہ التماس رکھتا ہون کہ مجکو اپنے حمل کی حقیقت سے آگاہ کر حضرت مریمؑ نے جواب دیا کہ مجکو اسطرح سے اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا ہے آیت یامریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسے ابن مریم وجیہا فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین ط یعنے اے مریم تحقیق اللہ بشارت دیتا ہے تجکو ساتھ ایک بات کے اپنی طرف سے نام اُسکا مسیح عیسے بیٹا مریم کا آبرو والا بیچ دنیا کے اور آخرت کے نزدیک کیے گیون سے۔ اور بعضی تفسیرون مین لکھا ہے کہ جب حضرت مریمؑ حاملہ ہوئین شہر باہر ایک پہاڑ ہین کہ جانب شرقی شہر ایلیا کے چھ کوس دور ہے چلی گئین اور معالم مین لکھا ہے کہ نو مہینے یا آٹھ مہینے کے بعد وضع حمل کیا اور کوئی آٹھوانسا بچہ زندہ نہین رہا مگر حضرت عیسے یا چھ مہینے مین ایک ساعت مین خلقت ہوئی اور ایک ساعت مین صورت اور ایک ساعت مین وضع حمل یا یہ کہ حمل اور وضع ایک ساعت مین ہوا بہر حال جب وضع حمل نزدیک پہونچا حضرت مریم کو ندا آئی کہ اس شہر سے باہر جا کہ اگر تیری قوم تجکو اس کیفیت سے دیکھیگی تو تیرے فرزند کو مار ڈالے گی حضرت مریم نے قصد جانے کا کیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان کو رہبری کی اور یوسف نجار کے ساتھ بیت المقدس کے باہر آئین اور روانہ ہوئین دو فرسخ راہ طے کی تھی کہ ایک قریہ مین قرا شام مین سے پہونچین کہ اُس کو بیت اللحم کہتے ہین اور بنابر استیلاے درد و ولادت مرکب سے اترین اور ان کو درخت خرماے خشک دکھائی دیا اپنی پشت مبارک اُس درخت یابس سے لگا کر شروع کیا کہ کاشکے مجکو اس واقعہ سے پہلے موت آتی کہ مجھ کو نہ جانتا اب تمام احبار بیت المقدس مجھے پہچانتے ہین کہ مین ان کے امام کی بیٹی ہون اور حضرت زکریا علیہ السلام نے مجکو تربیت کیا ہے اور اب تک میری بکارت زائل نہیں ہوئی اور کسی کو مین نے خاوند نہین کیا اب فرزند جنتی ہون اس امر کی خجالت سے مین حیران ہون کہ کیا کرون اس اثنا مین باری تعالیٰ نے فرشتون کو مع مایحتاج الیہ اس امر کے

بھیجا کہ وہ گروہ حضرت مریمؑ کے بیٹے ایک فرزند مثل ماہ تابان انسے پیدا ہوا اور وہ درخت خرما سبز ہوگیا اور ایکبارگی بار ور ہوگیا باوجودیکہ موسم سرما تھا اور اسکے نیچے ایک چشمہ آب روان ہوا اور سبزہ نے ظہور کیا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آواز دی کہ ای مریم اندوہگین مت ہو اور مرگ کی تمنا مت کر اور ہلا اس درخت خرما کو تا گرین خرمای تر و تازہ اور کھا تو بے اندازہ اور پی تو لیل و نہار یہ آب خوشگوار اور طہارت کر۔ مدارک مین لکھا ہی کہ جب سے رطب کھانی زچہ کو سنت ہوئی اور کہتے ہین کہ کوئی چیز بہتر رطب سے زچہ کو اور بہتر غسل سے مریض کو نہین ہے پھر حق تعالیٰ نے فرشتون کو بھیجا کہ انھون نے حضرت عیسیٰ کو نہلایا اور حریر بہشتی مین لپیٹ کر حضرت مریمؑ کی گود مین دیا اور کہا اگر کوئی تجھسے پوچھے کہ یہ فرزند کیسا ہے تو کہنا کہ مین نے براے خدا وندی روزہ نذر کیا ہے کہ آج کسی آدمی سے کلام نہ کرون اور حق تعالیٰ کے ساتھ مناجات مین مشغول رہون اور اس زمانہ مین انکا روزہ ترک کلام و طعام ہوتا تھا اور اسقدر واسطے انبیا کے روا تھا باشارہ الہی خبر دی چنانچہ بالتفصیل خدا تعالیٰ فرماتا ہے قال اللہ تعالیٰ فانتبذت بہ مکانا قصیا ہ فاجاءہا المخاض الی جذع النخلۃ قالت یلیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیا منسیا ہ فنادٰھا من تحتھا ان لا تحزنی قد جعل ربک تحتک سریا ہ وھزی الیک بجذع النخلۃ تسٰقط علیک رطبا جنیا ہ فکلی واشربی وقری عینا فاما ترین من البشر احدا فقولی انی نذرت للرحمٰن صوما فلن اکلم الیوم انسیا ہ یعنے حاملہ ہوئی ساتھ اسکے مکان دور مین یعنے جنگل مین پس لے آیا اسکو درد زہ طرف تنہ درخت خرما کے کہا اے کاشکے مین مرگئی ہوتی پہلے اس سے اور ہوتی مین بھولی بھلائی پس پکارا اسکو نیچے اسکے سے یہ کہ مت غم کھا تحقیق کردیا ہے پروردگار تیرے نے نیچے تیرے چشمہ اور ہلا طرف اپنے تنہ درخت کھجور کے کو ڈالیگا اوپر تیرے کھجور تر و تازہ پس کھا اور پی اور ٹھنڈا رکھ آنکھون کو پس اگر دیکھے تو آدمیون مین سے کسی کو پس کہ تحقیق مین نے نذر کیا ہے واسطے باری تعالیٰ کے روزہ پس ہرگز بولون گی آج کے دن کسی آدمی سے

فصل دوسرے حضرت عیسے علیہ السلام کی رسالت اور ذکر بعضے معجزون

مین مواہب علیہ مین بیچ سورۂ مریم کے لکھا ہے کہ جب اہل مسجد نے اس دن انکو محراب مین نہ پایا انکے ڈھونڈھنے مین مصروف ہوئے ہر جگہ تلاش کرتے تھے اور ہر کسی سے پوچھتے تھے کہ کسی نے نشان دیا کہ فلان جگہ دیکھا ہے یہ وہان گئے قولہ تعالیٰ فاتت بہ قومھا تحملہ قالوا یٰمریم لقد جئت شیئا فریا ہ یاخت ھٰرون ما کان ابوک امرا سوء وما کانت امک بغیا ہ فاشارت الیہ قالوا کیف نکلم من کان فی المھد صبیا ہ قال انی عبد اللہ اتٰنی الکتٰب وجعلنی نبیا ہ وجعلنی مبٰرکا این ما کنت واوصٰنی بالصلوۃ والزکوۃ ما دمت حیا ہ وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا ہ

والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیاً ہ یعنے پس آئی ساتھ اُسکے قوم اپنی مین
گود مین لیے ہوئے اُسکو کہنے لگے اے مریم تحقیق لائی تو ایک چیز عجیب اے بہن ہارون کی نہ تھا باپ
تیرا آدمی برائی کا اور نہ تھی ماں تیری بدکار پس اشارت کی طرف اُسکے کہا اُنھون نے کیونکر کلام
کرین ہم اُس شخص سے کہ ہے بیچ گود کے لڑکا کہا تحقیق مین بندہ اللہ کا ہون دی ہی مجکو کتاب اور کیا
ہے مجکو نبی اور کیا ہے مجکو برکت والا جہان ہون مین اور حکم کیا ہے مجکو ساتھ نماز کے اور زکوٰۃ کے
جب تک رہون مین جیتا اور خوش سلوک ساتھ ماں اپنی کے اور نہین کیا مجکو سرکش بدبخت
اور سلامتی ہے اوپر میرے جس دن پیدا ہوا مین اور جس دن مرونگا مین اور جس دن
اُٹھونگا مین زندہ ہوکر۔ الغرض جب حضرت مریم ع نے اِن کو دیکھا حضرت عیسے ع کو اُٹھا کر اُنکی طرف
متوجہ ہوئین بمجرد اُسکے کہ اُنکی نظر حضرت مریم ع پر پڑی کہا اے مریم تو عجب چیز لائی اور کہا اے
خواہر ہارون کہتے ہین حضرت مریم کا ایک بھائی تھا ہارون ع نام یا ایک مرد ہارون نام یا ایک مرد
ہارون صالح تھا بنی اسرائیل مین سے کہ مثل اُسکے صلاح اور زہد مین کوئی نہ تھا معالم مین لکھا
ہے کہ اس نام کے لوگ قوم بنی اسرائیل مین بہت تھے چنانچہ اُسکی وفات کے دن چالیس
ہزار ہارون سوا ہے اور آدمیون کے شریک نماز جنازہ اُسکے ہوئے تھے۔ یا ہارون ایک
فاسق تھا کہ ضرب المثل اہل فسق کا ہوتا تھا پس کہا اُنھون نے اے متمثل بہارون زہادت اور مشہور
مین یا یہ کہ مانند اُسکے فسق و فجور مین تیرا باپ عمران بد نہ تھا بلکہ تھا امام مسجد اقصے اور اشراف
اخیار سے اور نہ تھی ماں تیری حنہ زناکار تو باوجود اِس ماں باپ کے فرزند بے پدر کہان سے
لائی حضرت مریم ع نے حضرت عیسے ع کی طرف اشارت کی کہ اِس سے کلام کرو اور جواب سنو
اُنھون نے کہا ہم اِس سے کیونکر کلام کرین کہ یہ لڑکا قابل گہوارہ ہے اور فہم خطاب اور قدرت
جواب نہین رکھتا ہے۔ کہتے ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام نے یہ کلام اُنکا سنا پستان ماں
کہ منھ مین تھی چھوڑ دی اور بزبان فصیح اور بیان صحیح جواب دیا کہ مین بندۂ خدا ہون دی مجکو اُسنے
ایک کتاب یعنے ازل مین حکم ہوا کہ انجیل مجکو عطا کریگا امام ثعلبی نے لکھا ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام
نے کہا کہ تعلیم کی ہے مجکو انجیل ماں کے پیٹ مین اور کیا مجکو پیغمبر کہتے ہین اُس حال مین حضرت
عیسے پیغمبر تھے اور کلام کرنا اُنکا معجزہ تھا۔ اور مدارک مین لکھا ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام
اُس ہنگام مین ایک دن یا چالیس دن کے تھے اور کہا گردانا اللہ تعالے نے مجکو بابرکت
اور بانفع جس جا کہ ہون اور حکم کیا مجکو نیکوکار بہ نسبت مادر مہربان اور نہ کیا مجھے گردن کش کہ خلق کے ساتھ
نیکوکار بہ نسبت مادر مہربان اور نہ کیا مجھے گردن کش کہ خلق کے ساتھ تکبر کرون اور اُن کو
ایذا دون جب اُنھون نے یہ معجزہ حضرت عیسے علیہ السلام سے مشاہدہ کیا ظہور قدرت حق سبحانہ تعالے

مین حیران رہے۔ تفسیر بحر المواج مین بیچ سورۂ آل عمران کے مذکور ہے کہ بعد ازین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کلام نہ کیا تا آنکہ اور لڑکون کی عمر کو کہ بولتے ہین پہونچے اور بعد تین برس کے وحی بنا بر تبلیغ شرائع اور احکام دین نازل ہوئی کہ معنی آیت ویکلم الناس فی المھد یعنے اور باتین کریگا لوگون سے بیچ جھولے کے۔ اسی سے عبارت ہے اور روایت ہے کہ اول انبیاے بنی اسرائیل مین سے حضرت یوسف ع بن یعقوب تھے اور حضرت عیسےٰ بن مریم اور بعضے روایت کرتے ہین کہ یہود حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے سامنے آتے تھے اور حضرت ہمیشہ گہوارہ مین توریت پڑھا کرتے تھے اور یہ سنتے تھے اور انکے ساتھ کلام کرتے تھے اور بحر المواج مین بیچ سورۂ مذکور کے تحت آیت ویعلمہ الکتٰب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل۔ یعنے اور سکھا دیگا اُسکو لکھنا اور حکمت اور توریت اور انجیل۔ یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ کے زمانہ مین کوئی اِن سے خوبتر خوشنویس نہ تھا اور نہ کسی کو کوئی اِس کمال مین اِن سے بہتر نہ جانا تھا اور روایت کیا ہے کہ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو معلم کے پاس لائے معلم نے کہا کہ بسم اللہ حضرت عیسےٰ سے ایک لفظ جو اُسکے آگے ہوتا تھا بدون تعلیم زیادہ کہتے تھے جب اُسنے کہا کہو ابجد حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے کہا معنے ابجد کے کیا ہین معلم نے کہا مین نہین جانتا حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے کہا الف علامت احدیت اُسکی کا ہے اور با اُسکی بزرگی اور بہا پر دلالت کرتی ہے اور جیم اُسکے جلال سے کنایت ہے اور دال اُسکی دوام پر دال ہے معلم نے کہا جو شخص کہ مجھ سے عالم تر ہووے اُسکو کیونکر تعلیم کرون اور کیا سکھاؤن حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی مان نے کہا اگر تعلیم نہین کرتا اُسکو لڑکون مین بٹھا اور اپنی مجلس سے باہر نہ جانے دے حضرت عیسےٰ جب لڑکون مین بیٹھے جو کچھ کہ یہ کھا کر آئے اور جو چیز کہ اِن کے مان باپ اِنکے واسطے رکھ چھوڑتے حضرت بتا دیتے مدارک مین لکھا ہے کہ اول جو کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ ایمان لایا حضرت یحییٰ تھے قولہ تعالےٰ فلما احس عیسےٰ منھم الکفر قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ اٰمنا باللہ واشھد بانا مسلمون ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشٰھدین ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین یعنے پس جب دیکھا عیسےٰ علیہ السلام نے اُنسے کفر کہا کون ہین مدد دینے والے طرف اللہ کے کہا حواریون نے کہ ہم ہین مدد دینے والے اللہ کے ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور تو گواہ رہ ساتھ اُسکے کہ ہم مطیع ہین اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم ساتھ اُس چیز کے کہ اُتاری تونے اور پیروی کی ہمنے رسول کی پس لکھ ہمکو ساتھ شاہدون کے اور مکر کیا اُنھون نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ نیک مکر کرنے والا ہے۔ مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام حد بلوغ کو پہونچے بفرمان الٰہی بنی اسرائیل کو دعوت کرنی شروع کی اور

ایمان نہ لاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ایک لڑکے کے کہنے سے حضرت موسیٰ کے دین کو نہین چھوڑینگے بعضے یہود اُنکے قتل پر مستعد اور آمادہ ہوئے اور سخنہاے ناشایستہ حضرت کی نسبت کہے اور بقدم تمرد اور انکار پیش آئے لیکن حواریین ایمان لائے اور کہا ہم ہین انصار اللہ بعض مورخین کہتے ہین کہ یہ دھوبی تھے کہ دریاے نیل کے کنارے پر کپڑے دھوتے تھے حضرت عیسے علیہ السلام کہ شام سے مصر کو جاتے تھے اُنپر گذرے اور کہا کپڑون کو سفید اور پاکیزہ کرتے ہو اگر میری یاری قبول کرو تو مین تمھارے دلونکو ظلمت کفر اور ضلالت سے نور توحید اور ایمان پاک ور روشن کردون کہ اپنی لوح نفوس کو جرائم وخطا سے دھونا بہتر ہے کپڑون کے سفید کرنے سے کعب الاحبار کہتا ہے کہ تحویر بمعنے تبییض ہے کہ یہ بنا بر اس کے کہ کپڑون کو دھو کر سفید کرتے تھے موسوم بحواریین ہوئے اور ایمان لاکر حضرت کے ساتھ ہولیے اور ایک گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ رنگریز تھے تفصیل اسکی یہ ہے کہ تفسیر زاہدی مین مذکور ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام کی مان ان کو جس معلم کو سونپتین وہ اُنکے علم کو اپنے علم سے زیادہ پاتا اور تعلیم نہ کرسکتا آخرالامر ان کی مان نے ان کو ایک رنگریز کو سپرد کیا کہ اس ہنر سے بہرہ مند ہون ایک دن وہ رنگریز کہین گیا تھا حضرت جتنے کپڑے رنگوائی کے کہ اُسکی دوکان تھے سب کو اکٹھا خم نیل مین ڈال دیا جب رنگریز آیا کپڑون کو وہان نہ دیکھا اندوہناک ہوا حضرت نے کہا غم نہ کھا کہ وہ کپڑے خم نیل مین ڈال دیئے ہین رنگریز اور زیادہ غمناک ہوا کہ مجکو مختلف رنگ مطلوب تھے یہ کیا غضب کیا کہ سب نیل مین ڈال دیے اب لوگون کو کیا جواب دونگا حضرت نے کہا مضطرب اور غمگین نہ ہو جس کسی کو جس رنگ کا کپڑا مطلوب ہوگا نکال دونگا چنانچہ جس طرح کے کپڑے رنگین کا کوئی طالب آیا حضرت نے اُسی رنگ کا نکال دیا رنگریز حیران اور متعجب ہوا لوگون نے کہا کہ یہ کپڑے بدل گئے ہین ان کو دھوؤ تا معلوم ہو کہ یہ بدل گیا یا نہین جسنے جس کپڑے کو دھویا اُسکا رنگ خوبتر اور روشن تر پایا پس وہ رنگریز اور سب مالکان پارچہ حضرت کے ساتھ ایمان لائے اور خانمان چھوڑ کر ہمراہ ہوئے اور کہتے ہین کہ یہ بارہ آدمی تھے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے ایک گروہ کو دیکھا کہ مچھلیان پکڑ رہے ہین کہا میرے پاس آؤ کہ تا اس سے بہتر شکار کرین انھون نے کہا وہ کیا شکار ہے حضرت نے کہا دام توجہ دریاے توحید مین ڈالین اگر یہان شکار ماہی کرتے ہو وہان شکار ارنا الاشیاء کما ہی یعنے دکھا تو ہمکو اشیا جیسی کہ وہ حقیقت مین ہین کرین اور معالم مین لکھا ہے کہ حضرت نے کہا آدمیون کو شکار کرین انھون نے کہا تو کون ہے کہا مین ہون عیسے بن مریم عبد اللہ اور رسول خدا یہ سب حضرت کے ساتھ ایمان لائے اور ہمراہ ہوئے روایت کرتے ہین کہ اول وہ چیز کہ حضرت عیسے علیہ السلام اُسکی دعوت کی ساتھ مامور ہوئے گفتار توحید تھی

بعد ازان اقرار بہ نبوت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سبحانہ واذ قال عیسےٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوریۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاءھم بالبینٰت قالوا ھذا سحر مبین یعنے اور جس وقت کہ کہا عیسےٰ بیٹے مریم کے نے اے بنی اسرائیل تحقیق مین رسول خدا کا ہون طرف تمہارے ماننے والا واسطے اُس چیز کے کہ آگے میرے ہے توریت سے اور خوشخبری دینے والا ساتھ اُس پیغمبر کے کہ آویگا پیچھے میرے نام اُسکا احمد ہے پس جب آیا اُن کے پاس وہ پیغمبر ساتھ دلیلون ظاہر کے کہا اُنھون نے یہ جادو ہے ظاہر مفسرین نے روایت کی ہے کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام دنیا مین محمد رکھا گیا اور فرشتون مین احمد اور لکھا ہے کہ پشم کا طاقیہ سر پر اور جامہ پشمین در بر اور ایک عصا در دست پیوستہ سیاحت کیا کرتے تھے اور جہان کہ رات ہو جاتی تھی وہین رہ پڑتے تھے ظلمت لیل سائبان اور زمین بستر اور پتھر تکیہ اُنکا ہوتے تھے اور غذا حضرت کی نباس تھی ہوئی تھی اور ہرگز بوجدان اور فقدان کسی چیز دنیا کی سے شادمان اور اندوہناک ہوتے تھے اور آبادی مین نان جوین کھاتے تھے اور پیادہ پا سیر کرتے تھے اور عورتون کے ساتھ مطلق اختلاط نہ فرماتے تھے اور ساتھ سونگھنے خوشبون کے مائل نہ ہوتے تھے اور درپے تحصیل قوت چاشت و شام نہ رہتے تھے اور جبکہ تناول نان جوین مشغول ہوتے تو زمین پر رکھکر نوش کرتے غرض کہ بطریق دنیاداروں کے ماکل و مشارب وغیرہ مین رعایات تکلفات ہرگز ہرگز منظور نظر حضرت کے نہوتے تھے اور اندک چیز بر عوض درپات مین میسر ہوتی اُسی پر قناعت کرتے اور فرماتے کہ ھذا لمن یموت کثیرا یعنے یہ واسطے اُس شخص کے کہ مرجاویگا بہت کہتے ہین کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زہد اور ترک دنیا مین درجۂ اعلےٰ رکھتے تھے کہ اِن کے پاس سواے ایک شانہ اور کوزے کے کچھ نہ تھا اور ایک اور شخص کو دیکھا کہ اوک سے پانی پیتا ہے آپ نے کوزے کو بھی پھینک دیا اور ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے ہاتھ سے داڑھی سنوار رہا ہے اُنھون نے شانہ بھی پھینک دیا اور تازیست اپنے واسطے گھر نہ بنایا نقل ہے کہ حضرت ایک جماعت مومنین کے ساتھ صحرا مین چلے جاتے تھے کہ ایک لومڑی اثنا راہ مین اِنکے روبرو آئی حضرت نے پوچھا اے روباہ تو کہان سے آتی ہے کہا اپنے گھر سے حضرت نے فرمایا لومڑی کا گھر ہے ولے پسر مریم کا گھر نہین مومنین نے کہا یا روح اللہ اگر اجازت ہو تو ہم حضرت کے واسطے خانہ آدمیان بناوین جواب دیا کہ مین گھر کیا کرونگا اگر میری عمر دراز ہووے تو وہ خراب ہو جاویگا اور اگر وہ کوتاہ ہووے تو کوئی اور اُسمین رہیگا اصحاب نے اِس باب مین مبالغہ سے عرض کیا حضرت اِنکے ساتھ کنار دریا پر گئے اور کہا اگر ہو سکے تو اِس موج متلاطم پر گھر بناؤ اُنھون نے عرض کیا

کوئی بنا موج سے قائم نہین رہتی بلکہ موجود نہین ہو سکتی حضرت نے فرمایا نسبت دنیا باآخرت اسیطرح پر ہے کہ دنیا ایک دریا ہے اسکی موجین آتی ہین اور آدمیون کو فریفتہ کرتی ہین اسمین گھر بنانا نہین چاہیے کہ پھر ایک مرتبہ حوارمین نے حضرت سے التماس کیا کہ اگر حکم ہووے توہم کوئی مرکب حضرت کے واسطے پیدا کرین تا مشقت پیادہ روی سے حضرت خلاصی پاوین کہا اُسکی قیمت دینے مین مین عاجز اُنھون نے عرض کیا ہے قیمت حاضر کرینگے چنانچہ وہ حضرت کے لیے ایک مرکب خرید کر لائے اور آپ ایک دن اُسپر سوار ہوئے جب شام ہوئی تو خاطر شریف مین آب ودانہ وعلف مرکب کا خلجان پیدا ہوا اُسکو اُسی وقت لانے والون کو واپس کیا اور کہا مین بیزار ہون ایسی چیز سے کہ میرا دل اپنی طرف مشغول کرے اور ایک دم یاد الٰہی سے باز رکھے اور روایت کرتے ہین کہ ایک دن تین شخصون کے ساتھ حضرت چلے جاتے تھے کہ ناگاہ دو خشت زرین اثنائے راہ مین حضرت کے رفیقون کو نظر پڑین اُنھون نے اُسکے تصرف پر میل کیا اور حضرت عیسٰی نے اپنے یارون سے مخالف ہوکر فرمایا کہ یہ دو ہمنشین تمھاری ہلاکت کا موجب ہون گی بہتر ہے کہ اپنی طمع نہ کرو اور اگر تمکو بہت رغبت ہے تو تم یہین ٹھہر جاؤ مین ایک ضرورت رکھتا ہون تمھارے ہمراہ ٹھہر نہین سکتا یہ کہکر حضرت اِن کو چھوڑکر آگے روانہ ہوئے جب اِن کی نظر سے غائب ہوئے ایک اُنمین سے کھانا لانے کے واسطے گیا اور اُن دو شخصون نے باہم قرار دیا کہ جب رفیق سوم بازار سے آوے تو اوسکو باتفاق مارڈالا چاہیے تاہم دونون مین اینٹون کی قسمت مساوی ہووے اور کسی اینٹ کو توڑنا نہ پڑے اور اِدھر اُس کھانا لانے والے کی خاطر مین بسبب افراط طمع کے یہ مخطور ہوا کہ اگر یہ دونون مرجاوین کسی حیلہ سے تو بے دغدغہ خشت زرین میرے ہاتھ آوین اور تقسیم کرنی نہ پڑین چنانچہ اس ارادہ پر جازم ہوکر اُسنے طعام مین زہر ملایا تا اِس کھانے کے کھاتے ہی وہ دونون مرجاوین - القصہ بعد ازان کہ اُس شخص نے بازار سے مراجعت کی اُن دونون نے متفق ہوکر اُسکو مارڈالا پھر اُس کھانے کو بخوشی زہر مار کیا بمجرد تناول طعام مسموم بسبب قوت سمیت راہی عالم آخرت ہوئے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام نے بعد از انفراغ مقصد اتفاقاً اُس راہ سے معاودت کی اور اُن اسیران تقدیر کو وہان مردہ پایا تو کہا ھکذا تصنع الدنیا باربابھا یعنے اِسیطرح پیش آتی ہے دنیا ساتھ ارباب اپنے کے پھر حضرت نے وہان سے آن کر بفرمان رب جلیل بنی اسرائیل کو دعوت کی اور کہا قال اللہ تعالےٰ انی قد جئتکم بآیۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرًا باذن اللہ وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتےٰ باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذلک لآیۃ لکم ان کنتم مؤمنین ہ یعنے یہ کہ تحقیق آیا ہون مین تمھارے پاس ساتھ ایک نشانی کے پروردگار تمھارے کی طرف سے یہ کہ بناتا ہون مین

واسطے تمہارے مٹی سے مانند صورت جانور کے پس پھونکتا ہون مین بیچ اُسکے ہو جاتا ہے جانور ساتھ حکم اللہ کے اور چنگا کرتا ہون مین پیٹ کے اندھے کو اور کوڑھی کو اور جلاتا ہون مردہ کو ساتھ حکم اللہ کے اور خبر دیتا ہون ساتھ اُس چیز کے کہ کھاتے ہو تم اور جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو بیچ گھرون اپنے کے تحقیق بیچ اُسکے البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے تفصیل اِس مجمل کی یہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے کہا اپنے پروردگار کے پاس سے معجزے لایا ہون ایک یہ کہ مٹی کا جانور بناؤن اور اُسمین اپنا دم پھونکون بحکم الٰہی وہ جانور جاندار ہوکر پرواز کرتا پھرے کہتے ہین بنی اسرائیل نے بنابر تصدیق تصور شب پرک یعنی چمگادڑ اختیار کی حضرت عیسےٰ مٹی کی چمگادڑ بناتے اور اُسکو اپنے ہاتھ مین لیکر اُسپر پھونک مارتے تھے وہ بقدرت ایزد سبحانہٗ بالائے زمین اور زیر آسمان اُڑتی پھرتی تھی اور کہتے ہین کہ جب نظر خلق سے غائب ہو جاتی تھی تو مرکز زمین پر گر پڑتی تھی اور کہا یہ کہ مادرزاد اندھے کو باذن اللہ بینا اور مبروص یعنے کوڑھی کو بامر خدا اُس علت سے اچھا کر دیتا ہون۔ روایت کرتے ہین کبھی ہوتا تھا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے پاس پچاس ہزار مریض جمع ہوتے تھے اور اُنکی مسیحا نفسی سے اچھے ہو جاتے تھے اور جو حاضر ہونے کی طاقت نرکھتے تھے حضرت آپ اُن پاس جا کر علاج معالجہ فرماتے تھے اور یہ اثر دعا اور اسم اعظم سے تھا حکایت کی ہے کہ جب یہ خبر جالینوس حکیم کو پہونچی کہ وہ اُستاد اطبا اور حکما اُسوقت کا تھا اُسکو کمال تعجب ہوا کہ کور مادرزاد اور صاحب برص کہ جسکے داغ سفید مین سے خون نہ نکلے وہ کیونکر اچھا ہوتا ہے کسواسطے کہ موجب قواعد اطبا اور رفتا نون حکما وہ علاج پذیر نہین ہوتا اور کسی دارو اور صنعت سے صحت نہین قبول کرتا مگر یہ اثر اعجاز ہو پس جالینوس حکیم بنابر مشاہدہ اُس حال کے حضرت کے پاس آیا یہ چشم کور مادرزاد اور موضع پر اپنے ہاتھ سے مسح کرتے تھے وہ اچھا ہو جاتا تھا اُسنے بچشم خود دیکھا اور فراست سے جانا کہ انبیا مین سے ہین اور یہ اُنکا معجزہ ہے ولیکن ایمان نہ لایا اور پھر وطن کو چلا گیا۔ لکھا ہے کہ پھر بنی اسرائیل نے زندہ کرنا مردہ کا حضرت سے چاہا حضرت نے کہا مردون کو بھی زندہ کرتا ہون بفرمان خدائے تعالےٰ اور بعضے کہتے ہین چار مردون کو زندہ کیا چنانچہ ایک روایت ہے سام بن نوح علیہ السلام کو بھی کہ قریب چار ہزار برس کے اُنکے مرنے سے ہوئے تھے زندہ کیا تفسیر جلالین مین لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بھی کہ سام کو زندہ کیا تھا خدائے تعالےٰ نے اُسی ساعت اُسے پھر مار ڈالا اور تین اور جو زندہ ہوئے تھے جیتے رہے اور اُنکے ہان اولاد بھی ہوئی کافرون نے کہا یہ عمل تو سحر ہے اور فسون ممکن ہے جو کچھ کھاتے اور پھر کے واسطے رکھ چھوڑتے ہین اُسپر آگاہ ہووے تو حجت اور برہان روشن ہو حضرت عیسےٰ

علیہ السلام جو کہ حقیقت حال ہوتی تھی وہ بیان کر دیتے اور یہ کافر پھر بھی ایمان نہ لاتے تھے۔ ارباب اخبار کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مین ایک بادشاہ تھا ولایت نصیبین مین بغایت متکبر اور جبار کہ حضرت بھی اسکی دعوت کے واسطے مامور ہوئے جب حوالی بلدہ مین پہونچے حوارین سے مخاطب ہو کر کہا تم مین کون ہے کہ اس شہر مین جا کر ندا کرے کہ عیسیٰ علیہ السلام کہ بندہ اور رسول خدا ہے اور کلمہ اسکا بھی تمہاری طرف متوجہ ہوا ہے آئین ایک شخص نے یعقوب نام کہا یا روح اللہ مین جاتا ہون حضرت مسیح نے فرمایا لے جا اول اول جو شخص کہ مجھسے کریگا تو ہوگا بعد ازین ایک نے موحدون مین سے کہ اسکو توامان کہتے تھے مرافقت یعقوب کے واسطے التماس کیا حضرت عیسیٰ نے اسکو بھی رخصت دی اور کہا اے توامان تقدیرات مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو عنقریب کسی بلا مین گرفتار ہووے پھر شمعون نے کہا یا روح اللہ اگر اجازت ہو تو تیسرا مین بھی ان کے ساتھ جاؤن بشرطیکہ اگر ہنگام اضطرار حضرت کو اپنی فریادرسی کے واسطے طلب کرون تو از راہ التفات دریغ نہ فرماوین الغرض کہ یہ بھی مرخص ہوا اور تینون شخص باہم روان ہوئے شمعون نے شہر کے باہر توقف کیا اور کہا تم دونون جاؤ اور جسطرح حضرت نے فرمایا ہے بجا لاؤ اگر کوئی تمکو مکروہ پہونچیگا تو مین اس باب مین کوئی تدبیر کرونگا اور انکے نصیبین مین پہونچنے سے پہلے حدیث مسیح اور مریم کو اعدائے دین نے باقبح وجہ اس شہر مین شہرت دی تھی یعقوب اور توامان نے شہر مین آکر آواز دی کہ الا عیسیٰ روح اللہ وکلمتہ وعبدہ ورسولہ وقد جاءکم یعنے اب عیسیٰ روح اللہ ہے اور کلمہ اسکا اور بندہ اسکا ہے اور رسول اسکا ہے اور تحقیق آیا ہے تمہارے پاس ایک خلقت اس آواز کے سنتے ہی ان کے پاس جمع ہوئی اور پوچھا کہ قائل اس کلام کا تم دونون مین سے کونسا ہے یعقوب نے اپنی گفتار سے تبرا کیا اور منکر ہوا اور توامان نے کہا کہ یہ قول مجھسے صادر ہوا ہے آدمیون نے اسکو بکذب متہم کر کے دربارہ عیسیٰ و مریم سخنان ناپسندیدہ کہے اور پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ نے کہا اس قول سے توبہ کر جاؤ الا مین تجکو مروا ڈالونگا اس نے اس امر سے انکار کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اسکے ہاتھ پاؤن کاٹ کر اور اسکی آنکھون مین نیل کی سلائیان پھیر کر مزبلہ مین ڈال دو شمعون یہ قصہ سنکر شہر مین آیا اور بعد از حصول ملازمت بادشاہ عرض کیا کہ امیدوار فضل و کرم شہریاری سے اسطرح پر ہون کہ ساتھ پوچھنے چند امر کے اس ابتلا سے رخصت پاؤن بادشاہ نے اجازت دی شمعون نے مزبلہ پر جا کر توامان سے پوچھا کہ تیرا کلام کیا ہے کہا مین کہتا ہون کہ عیسیٰ روح اللہ اور بندہ اور رسول اسکا ہے شمعون نے استفسار کیا کہ علامت صدق اس کلام کی کیا ہے جواب دیا کہ وہ مادرزاد اندھے اور کوڑھی اور سب طرح کے مریض کو علاج کرتا ہے شمعون نے کہا

کہ اطبا اس فعل مین اُسکے ساتھ شریک ہین کوئی اور آیت رکھتا ہے کہا جو کچھ کہ آدمی اپنے گھرون مین
کھاتے ہین اور پھر کے واسطے رکھ چھوڑتے ہین بتا دیتا ہے شمعون نے کہا یہ کاہنون کے افعال مین سے
ہے کوئی اور مصدق اپنے دعوے پر رکھتا ہے کہا باذن خداوند تعالی مردہ زندہ کرتا ہے شمعون نے بادشاہ
سے جا کر کہا یہ مسکین مبتلا ایک امر عظیم کا نام لیتا ہے کہ عیسے سے صادر ہوتا ہی اور یہ کار جز قادر مختار یا اُسکے
رسول سے صادر نہین ہوسکتا ہے اور فعل رسول بھی اس باب مین اذن دینے رب الارباب پر
منحصر ہے اور کسی ساحر اور کذاب کو وحی قدیم اس باب مین اذن اور اختیار عطا نہین کرتا سے
اگر عیسے رسول خدا کا نہوگا تو مردہ ہرگز نہین جی سکیگا اب مصلحت یون ہے کہ عیسے کو ہم طلب
کرتے ہین اور اُسکو اس امر مین کہ یہ شخص اُسکے ساتھ نسبت کرتا ہے آزماتے ہین اگر عیسے ان
باتون مین بقدم انکار پیش آتا ہے اُسکے فرستادہ کو ساتھ جس عذاب کے کہ متصور ہوگا تعذیب کرنا اور
اور اگر عیسے مردہ کو زندہ کرے یہ صورت کہ بذاتہ کمال بعید معلوم ہوتی ہے ہم اُسکے ساتھ ایمان لاوینگے
اسواسطے کہ احیاء موتی دلیل قاطع اور حجت ساطع ہے صدق نبوت اور رسالت اُسکی پر بادشاہ
حدیث شمعون پسند آئی اور باحضار روح اللہ حکم دیا اُسیوقت حضرت عیسے جلوہ افروز ہوئے اور
مجلس نے بقدوم میمنت لزوم مسیحی طراوت تازہ اور رونق بے اندازہ قبول کی بادشاہ
نے شمعون کو امر کیا تا حضرت عیسے علیہ السلام سے بقیل وقال اور جواب و سوال مشغول
ہووے شمعون نے حضرت مسیح سے بادشاہ کے روبرو کہا کہ یہ تیرا فرستادہ ہمارے
بادشاہ کے غضب مین گرفتار ہے گواہی دیتا ہے کہ تو رسول خدا ہے فرمایا سچ کہتا ہے
پھر شمعون نے کہا یہ گمان کرتا ہے کہ تو مادرزاد اندھے اور کوڑھی کا علاج کرتا ہے اور
تمام بیمارون کو شفا بخشتا ہے جواب دیا کہ اُسکا گمان مطابق واقع ہے پھر شمعون نے کہا
اسطرح پر قرار پایا ہے کہ جو کچھ کہ تو مانا تیرے ساتھ نسبت کرتا ہے اگر تجھ سے نہو سکے تو تجھکو
اور تیرے صحابیون کو ہم قتل کر ڈالین قال عیسے نعم فقال شمعون فابدا بصاحبک یعنے
کہا عیسے نے منظور پس کہا شمعون نے پس تو ابتدا کر ساتھ یار اپنے کے حضرت مسیح نے دست
پاے بریدن تومان عمرو کو مفاصل پر رکھکر اپنا ہاتھ اُسپر کھینچا بقدرت ایزدی بحال اول
ہوگیا پھر دست اپنا اُسکی آنکھون پر ملا آنکھین روشن ہوگئین شمعون نے بادشاہ سے کہا اے
خسرو یہ ایک آیت ہے آیات نبوت اُسکی سے اور پھر شمعون نے حضرت عیسے علیہ السلام
سے التماس کیا کہ تو ہمکو خبر دے کہ حضار مجلس نے شب کو کیا کیا کھایا ہے اور کیا کیا
رکھ چھوڑا ہے حضرت مسیح نے ایک ایک سے خطاب کرنا شروع کیا کہ تو نے کل فلان
چیز کھائی تھی اور فلان چیز رکھی ہے دوبارہ شمعون نے حضرت بومی سے کہا کہ فرستادہ گمان

کرتا ہے کہ تو مٹی کے جانور بناتا ہے اور ہوا انمین پھونکتا ہے اور وہ فضائے ہوا مین طیران کرتے ہین بادشاہ چاہتا ہے کہ اس عجیب اور غریب کو مشاہدہ کرے حضرت نے کہا کہ کون سے جانور کی صورت مطلوب ہے کہا خفاش یعنے چمگادڑ کہ عجائب طیور سے ہے فصوره وفخ فیہ فطار یعنے پس صورت بنائی حضرت نے اسکی اور پھونکا بیچ اسکے پس اڑنے لگی وہ سلمان فارسی سے منقول ہے کہ بعد ازین کہ تجمیع رنجور اور مریض نصیبین نے شفا پائی حضرت روح اللہ سے التماس کیا کہ مردہ کو زندہ کرین حضرت نے کہا جو مردہ کہ مقرر ہووے باذن حی لاموت اسکو زندہ کرون کہا سام بن نوح کہ ہمارا اور تمھارا باپ ہے اگر مین انفاس متبرکہ حضرت کے زندہ ہو جاوے تو کیا دور اور بعید ہے حضرت عیسے علیہ السلام نے قبول کیا اور قوم کو مع بادشاہ کے قبر سام پر لے گئے اور وہان جا کر دو رکعت نماز پڑھین اور دست بدعا بلند کیے بعد از فراغ دعا سام کو ندا کی کہ یا سام قم باذن اللہ زمین بفرمان خالق ارض وسما حرکت مین آن کر شق ہوئی اور ایک شخص ابیض الراس واللحیہ قبر مین سے نکلا اور کہا لبیک یا روح اللہ پھر قوم سے خطاب کیا کہ ایہا الناس یہ عیسے علیہ السلام بن مریم صدیقہ مبارک اور روح اللہ ہے اور کلمہ اسکا ہے کہ اسکی طرف القا کیا ہے چاہیے کہ اسکی نبوت پر تصدیق کر کر اسکی متابعت کرو اور حضرت عیسے علیہ السلام نے حضرت سام نے پوچھا کہ تمھارے زمانہ مین معمول نہ تھا کہ آدمیون کے بال سفید ہووین یہ کیا حال ہے کہ تمھارا سر اور داڑھی سفید ہے جواب دیا کہ جب تیری آواز سنی مین نے گمان کیا کہ قیامت قائم ہوئی ہول روز رستخیز سے میرے بال سفید ہو گئے پھر حضرت عیسے سوال کیا کہ تمکو مرے کتنے برس گذرے ہین کہا چار ہزار سال حضرت نبوی نے کہا کہو تو دعا کرون کہ خدائے تعالے تمکو عمر عطا کرے کہ چند مدت پھر زندہ رہو سام نے کہا چونکہ آخر الام شربت ناگوار مرگ پھر چکھنا پڑیگا زندگانی فانی مین نہین چاہتا اور اب تک تلخی جان کنی میرے حلق مین موجود ہے اب یہی میری درخواست ہے کہ حق سبحانہ تعالے نے مسلت کرتا مجکو اپنی جوار رحمت کے ساتھہ واصل کرے حضرت عیسے علیہ السلام دست بدعا ہوئے اور سام نے بحال اول معاودت کی اور اجزائے خاک نے باہم اتصال پایا سلمان فارسی کہتا ہے جب یہ معجزہ مشاہدہ کیا بادشاہ نصیبین مع جنود اور توابع حضرت عیسے علیہ السلام سے ایمان لائے اور ایک غرائب واقعات اور بدائع معجزات حضرت عیسے علیہ السلام سے ظہور مائدہ ہے آیت قال الحواریون یا عیسے ابن مریم ھل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدۃ من السماء یعنے جسوقت کہا حواریون نے

اے عیسےٰؑ بیٹے مریم کے آیا کرسکتا ہے پروردگار تیرا یہ کہ اُتارے اوپر ہمارے خوان آسمان سے
تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ ابن عباس نے نقل کی ہے اور معالم اور انوار التنزیل
مین بھی مذکور ہے کہ جو لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قوم مین سے ایمان لائے تھے اُنھون نے
ایک دن کہا اے عیسےٰ علیہ السلام ہوسکتا ہے کہ خدائے تعالےٰ نازل کرے ہمپر ایک
خوان آسمان سے کہ اُسمین کچھ طعام ہووے تا اُسکے مشاہدہ سے علم عیانی قدرت ربانی
پرہمکو حاصل ہووے آیت قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ یعنے کہا ڈرو اللہ سے اگر ہو تم ایمان
والے۔ اور واسطے عطا اس انعام کے تیس روز تک روزے رکھو چنانچہ اُنھون نے
بموجب فرمانے کے تیس دن کے روزے رکھے پھر عیسےٰ لباس پشمینہ پہنکر دعا کی آیت
قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ
وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ٭ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ٭
یعنے کہا عیسےٰؑ بیٹے مریم کے نے یا اللہ پروردگار ہمارے اوتار اوپر ہمارے خوان آسمان سے
ہووے واسطے ہمارے عید اول ہمارے کو اور آخر ہمارے کو اور نشانی تیری طرف
سے اور رزق دے ہمکو اور تو بہتر رزق دینے والا ہے۔ کہا اللہ نے تحقیق مین
اُتارنے والا ہون اوپر تمھارے پس جو کوئی کفر کرے پیچھے اسکے تم مین سے پس
تحقیق مین عذاب کرونگا عذاب کہ نہ عذاب کرونگا وہ کسی کو عالمون سے۔ القصہ
حق سبحانہ تعالےٰ نے ایک سفرہ سرخ دو ٹکرون ابر کے اندر اُتارا اور آدمی دیکھتے تھے
کہ وہ زمین پر اُترکر ان کے درمیان گرا حضرت عیسےٰ علیہ السلام رونے لگے اور
کہا خداوندا مجکو شاکر گردان اور اس خوان کو رحمت کر اور عقوبت نہ کر پھر نماز پڑھی اور
دعا کیے اور بسم اللہ خیر الرازقین کہکر خوان پوش اس سفرہ پر سے اُٹھایا تو ایک
خوان ظاہر ہوا کہ اوس پر ایک مچھلی بھنی ہوئی تھی کہ پوست اور خار نہ رکھتی تھی اور
روغن اُس سے ٹپکتا تھا اور نزدیک سر اُسکے نمک اور نزدیک دم سرکہ
رکھا ہوا اور گرداگرد انواع طرح کے ساگ پات اور پانچ گردہ روٹیون کے رکھے
ہوئے کہ ایک پر روغن زیتون اور ایک پر شہد اور ایک پر گھی اور ایک پر پنیر
اور ایک پر خشک گوشت تھا اور پانچ انار بھی روایت مین آئے ہین ایک نے
ان مین سے کہا یا روح اللہ یہ طعام دنیا مین سے ہے یا طعام آخرت مین سے حضرت
عیسےٰ علیہ السلام نے کہا نہ یہ طعام دنیا ہے نہ یہ طعام آخرت بلکہ یہ ایک طعام ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنی قدرت
سے پیدا کیا ہے یہ وہ ہے کہ جو کچھ تمنے طلب کیا تھا اور شکر کرو تا نعمت زیادہ ہووے پھر اُنھون نے کہا یا روح اللہ

گر اس معجزہ مین ایک اور معجزہ ہمکو دکھاوے تو موجب زیادتی یقین کا ہمکو ہووے حضرت نے
اس ماہی بریان سے کہا کہ زندہ ہوا ے ماہی بفرمان الٰہی فی الحال وہ مچھلی زندہ ہو گئی اور
حرکت مین آئی پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے کہا بحال اول ہو جا اے مچھلی وہ پھر ویسی ہی ہو گئی پھر ان
نے مارے ڈر کے اُسمین سے کچھ نہ کھایا پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے فقیرون اور بیمارون
اور دل فگارون کو زمین سے طلب کیا اور اُنکو کہا کھاؤ کہ یہ تمھارے واسطے عطا ہے اور دو لتمندون
کے واسطے بلا ہے پس ایک ہزار تین سو آدمیون نے برطبق روایت مواہب علیہ یا ہزار یا تیرہ سو
یا پانچ ہزار نے موافق روایت تفسیر بحر المواج یا پانچ لاکھ نے مطابق روایت تفسیر
زاہدی اُس کھانے مین سے کھایا جو چیز کہ اس خوان پر تھی کم نہوئی جس فقیر نے اُسمین سے کھایا
وہ تونگر ہوا اور جس بیمار نے تناول کیا اُسنے شفا پائی اور جس دلفگار نے نوش کیا مسرور اور
خوش ہوا پھر وہ خوان آسمان پر چلا گیا تفسیر زاہدی اور مدارک اور انوار التنزیل مین لکھا ہے
کہ بعضے کہتے ہین وہ ایک روز نازل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ سات دن تک آیا کیا اور
بعضون کے نزدیک چالیس دن تک اور زاہدی اور بحر المواج اور انوار التنزیل مین لکھا ہے
کہ فقیر اور غنی اور صغیر اور کبیر اُسمین سے کھاتے تھے اور ایک دن آتا تھا اور ایک دن
نہین پھر وحی آئی کہ اے عیسےٰ علیہ السلام یہ کھانا فقیرون کو ہی کھلا تونگرون کو نہ دے
اس حکم سے تونگر مضطرب ہوکر اسمین شک لائے اور سحر پر حمل کیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام
نے اِن کے واسطے دعاے بد کی کہ یارب اس گروہ پر عذاب نازل کر کہ کسی قوم پر
بھیجا ہو پس تراسی آدمی بقول صاحب انوار التنزیل یا تینتیس اور ایک روایت
سے تین سو تینتیس بقول صاحب بحر المواج و معالم التنزیل یا پانچ ہزار آدمی بقول
صاحب تفسیر زاہدی منسخ ہوکر بصورت خوک ہو گئے خلقت نے جب اِنکو
اس صورت سے دیکھا عذاب خدا سے ڈرے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام
کی طرف رجوع کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام روئے اور یہ بھی رونے لگے اور
وہ جماعت کہ مسخ ہوئی تھی حضرت عیسےٰ کی طرف دیکھتے تھے اور روتے تھے اگرچہ گویائی
کی طاقت نہ رکھتے تھے لیکن بزبان حال زاری کرتے اور اشارۃً اپنے گناہ پر مقر تھے اور
گلی کوچہ مین نجاست کھاتے پھرتے تھے اور بعد تین دن کے سب مر گئے۔ ارشاد
مین لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰؑ اور حضرت یحیٰےؑ آپسمین خالہ زادے تھے۔ ایک دن حضرت یحیٰے
علیہ السلام نے حضرت عیسےٰؑ سے کہا کہ تم ہو ستہ ایسے تازہ رو اور خندان رہتے ہو کہ گویا عذاب خدا سے
امین ہو گئے ہو حضرت عیسےٰؑ نے اُن سے کہا کہ تم ہمیشہ اتنے ایسے غمناک رہتے ہو کہ گویا رحمت خداے تعالےٰ سے نا امید ہو گئے

اور ہر ایک اپنے قول کی دلیل کہتا تھا چنانچہ حضرت یحییٰ آیات قہاری بیان کرتے اور حضرت
عیسیٰ صفات غفاری اور ستاری در جواب کہتے تھے جو کہ فی الحقیقت شان قہر حضرت جبار
بے پایان ہے اور اسی طرح مرحمت و رحمت اسکی فراوان ہے ایک دوسرے کو بدلیل التزامی ساکت
و لاجواب نہین کر سکتا تھا جب انکا مناظرہ ان صفات متضادہ مین بڑھا باری تعالیٰ نے فرشتون کو بھیجا
تا اطلاع کرین انھون نے آن کر دونون کے کلام سُنے حیران ہوئے اور جناب الٰہی مین حاضر ہو کر
عرض کیا کہ خداوندا دونون سچے ہین اور فی الواقع تیری رحمت و عتاب دونون بیحساب
ہین ہم کیا انکو سمجھائین اور کیونکر ان مین سے کسی کو قائل کرین ارشاد ہوا کہ سبقت رحمتی علیٰ
غضبی یعنی پیشی لے گئی رحمت میری اوپر غضب میرے کے۔ بات عیسیٰ کی درست
ہے کہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ تر ہے کہ میرے بندون مین تازہ روئی سے رہے
اور بعضون نے روایت کی ہے کہ خطاب آیا یا عیسیٰ تنہائی مین ہمارے ساتھ اسطرح رہو
جس طرح یحییٰ رہتا ہے اور اے یحییٰ میرے بندون کے ساتھ اسطرح رہو جیسے عیسیٰ۔
القصہ حضرت عیسیٰ بدستور ہدایت خلائق مین مصروف رہے اور چونکہ سانحہ مسخ اہل شرک
و ضلال ظہور مین آیا تھا تو حضرت نافرمانی امت سے بہت خائف تھے خصوصاً یہود کو کہ جمیع
مومنین انسے غیر مخالف آپ کے عمل مین نہ آتا تھا حضرت بدرجۂ نہایت توجہ انکی ہدایت مین
کرتے تھے اور وہ انکے معجزات کو جادو کہتے اور تکذیب نبوت حضرت کی کیا کرتے اور ہر طرح
کے رنج آپ کو پہونچاتے اور یہ چاہتے تھے کہ یہ امور دینی مین خاموش رہین اور انکے
آئین و کیش کی مذمت نہ کرین اور حضرت عیسیٰ سے بسبب عموم شفقت یہ نہو سکتا تھا
لہذا یہود ان سے ناچار ہو کر حضرت کو بیت المقدس سے نکال دیا اور ناچار و ناچار آپ نے
ہجرت گوارا کی اور مع حضرت مریم کے ایک قریہ مین مضافات شام سے پہونچے اور ایک
کریم کے گھر مین کرام اُس نواحی سے نزول کیا اور اُس شخص نے ان کے باب مین احسان و
اکرام مبذول رکھکر التماس کیا کہ اسکی منزل مین مقیم ہو دین اتفاقاً صاحب خانہ ایک دن
حزین و اندوہناک گھر مین آیا اور حضرت مریمؑ نے معلوم کیا کہ اسکے حزن کا شاید یہ سبب
ہے کہ بادشاہ اُس ناحیہ کا ظالم و جبار ہے کہ ہر شب ایک کے گھر مین رعایا سے آتا ہے اور شراب
پیتا ہے اور نوبت بصاحب بیت پہونچی ہے اور اُسکو اتنا مقدور نہین ہے کہ بادشاہ کی مع
حشم و خدم ضیافت کرے انھون نے متوحش ہو کر حضرت عیسیٰ سے کہا کہ دعا کرین تا یہ مشکل
اس کریم پر آسان ہووے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ صورت مستلزم فتنۂ
عظیم ہے حضرت مریمؑ نے کہا کہ اس شخص کے حقوق ہمپر بہت ہین فتنہ سے اندیشہ نہ کرنا چاہیے

حضرت مسیح نے ناچار انکا کہنا قبول کیا اور فرمایا کہ بوقت ضیافت دیگون اور خمون کو پُر آب کیا
جائیے اور جناب نبوی نے حضرت آفریدگار سے درخواست کی کہ دیگین پُر از طعام لذیذ اور خم
شراب ناب در دستارخوان مشحون باقسام نانہائے تحفہ ہوجائے چنانچہ بسبب استجابت اُنکی دعا
کے ایسا ہی ہوا اور بادشاہ نے مع اہل لشکر تناول کیا اور بہت محظوظ ہوا اور ہرگاہ قدح شراب
پیا نہایت مسرور اُسکو حاصل ہوا کسواسطے کہ مدت العمر ایسا بادہ لطیف خوشگوار نہ پیا تھا لاجرم میزبان سے
پوچھا کہ یہ شراب کہان کی ہے اُسنے عرض کیا کہ فلان سے قریہ سے لایا ہون بادشاہ نے کہا
یہ شراب وہان کی معلوم نہین ہوتی سچ کہہ یہ کہان سے لایا ہے میزبان نے اور مقام
کا نام لیا بادشاہ خفا ہوا اُس بیچارہ نے بنابر خوف جان تقریر کی کہ ایک جوان ہے بے پدر
میرے جوار مین کہ جو کچھ حضرت آفریدگار سے مسئلت کرتا ہے بشرف اجابت مقرون ہوتی ہے
اور یہ طعام و شراب اُسکی دعا کی برکت سے از غیب ظاہر ہوا ہے بادشاہ نے اُسی وقت حضرت
عیسیٰ کو طلب کیا اور درخواست کی تا دعا کرین کہ میرا فرزند جو ولی عہد تھا اندنون مین مرگیا ہے
وہ زندہ ہو جائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اگر بادشاہزادہ زندہ ہوویگا تو تیری ملک مین
ضرر عظیم واقع ہوگا بادشاہ نے کہا کہ اُسکے دیکھنے کے بعد کسی آسیب سے مجکو اندیشہ نہین حضرت نے کہا
میری دعا موقوف اور مشروط اس امر پر ہے کہ ملک زادہ سلک احیا مین انتظام پاوے اور مین اس
شہر مین سے جاؤن تو کوئی مجکو مانع نہ آوے بادشاہ نے قبول کیا اور حضرت نبوی نے دعا کی اور
اُسنے حیات دوبارہ پائی اور متعاقب ظہور اس معجزہ کے حضرت اُس سرزمین مین سے اور جانب متوجہ
ہوئے لکھا ہے کہ جب بادشاہ کا بیٹا زندہ ہوا عامہ خلائق نے کہا کہ ہم اس ستمگار کے ظلم سے عاجز آگئے
تھے یہ توقع تھی کہ جب مر جاویگا تو نجات پاوینگے اور کچھ شک نہین کہ پسر بعد از موت پدر اُسکے رسوم مذموم
کو اختیار کرے گا اب یہ مناسب ہے کہ باپ بیٹون کو قتل کرین تا اُنکے جور اور تعدی سے خلاصی
پاوین الغرض اس امر پر متفق ہو کر تیغ خلاف غلاف سے نکال کر دونون کو قتل کیا اور بعد
ازان کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام اُس قریہ سے باہر آئے تھے ایک جہود
ان کے ہمراہ ہوتھا اُسکے پاس دو روٹیان تھین اور انکے پاس ایک روٹی حضرت نے جہود کو
کہا کہ میرا یہ مطلب ہے کہ جو زاد راہ کہ تیرے اور میرے پاس ہے ہم اور تو شریک ہووین اُسنے
قبول کیا جب دیکھا کہ حضرت کے پاس ایک روٹی سے سوا نہین ہے قبول اس امر سے پشیمان
ہوا رات کو حضرت سے پوشیدہ ایک روٹی اُسمین سے کام مین لایا علی الصباح حضرت نے
اُس سے کہا کہ اپنا طعام حاضر کرے جہود نے ایک قرص نان حاضر کیا حضرت کہا دوسری روٹی
کیا ہوئی جواب دیا کہ میرے پاس یہی ایک روٹی تھی کہ مین نے حاضر کی حضرت مسیح نے خاموش

ہوکر باہم گرم مسافت طے کی پھر ایک مقام پر پہونچے کہ وہان ایک شخص وہ بکریان چرا رہا تھا حضرت نے
کہا یا صاحب الغنم ایک گوسفند سے میری ضیافت کر راعی نے کہا اپنے رفیق سے کہو کہ ایک گوسفند
انمین سے لیکر ذبح کرے حضرت نے یہود کو امر کیا کہ ایک غنم ذبح کرکر بریان کرے اور فرمایا کہ اُسکو کھالینا
چاہیئے لیکن اُسکی ہڈیان نہ توڑنا القصہ ہر گاہ اُسکو بھونکر کھایا اور سیر ہوے حضرت نے اُس استخوان
ناشکستہ کو کھال مین جمع کیا اور اپنا عصا اُسپر مارا اور کہا قم باذن اللہ اُسی وقت وہ زندہ ہوگئی
حضرت نے راعی سے کہا پکڑ لے اپنی بکری راعی نے متعجب ہوکر پوچھا کہ تو کون ہے کہا عیسیٰ بن مریم یہود
نے کہا وہ ساحر کہ اُسکے وصف مین نے سُنتے ہین توہی ہے اور ہذیان بک کر بھاگ گیا اور بعد از
ظہور اس معجزہ کے حضرت نے اُسی یہود سے پھر پوچھا کہ تیرے پاس دو روٹیان تھین ایک
تو نے کیا کی اُسنے قسم کھائی کہ ایک سے زیادہ میرے پاس نہ تھی حضرت پھر خاموش ہوئے
اور وہان سے روانہ ہوئے اور اثناے سیر مین انکا گذر ایک شخص پر ہوا کہ اُسکے پاس
چند گائین تھین حضرت نے صاحب گاؤ سے ایک گوسالہ لیا اور اوسکو بھی بھون کر تناول
کیا پھر روح اللہ نے بدستور سابق اُسکو زندہ کیا اور صاحب گاؤ کو تسلیم فرمایا اور یہود سے نان
مفقود کو پوچھا اور وہی جواب سُنا پھر باتفاق روانہ ہوئے تا آنکہ ایک شہر مین پہونچے اور وہ رفیق
طریق ایسے جدا ہوا اور جو کہ شہر کا بادشاہ بیمار تھا اور اطبا معالجہ سے عاجز آگئے تھے اور
سیاست کیے جاتے تھے یہود اس امر پر مطلع ہوا اور ایک عصا مثل عصائے عیسیٰ علیہ السلام پیدا کیا اور اُسکو لیکر
بادشاہ کے محل کے دروازہ پر گیا تا حضرت روح اللہ کی تقلید کرے اور بادشاہ نے خواصون
سے کہا کہ مین بیمار کو شفا بخشتا ہون اور مردہ کو زندہ کرتا ہون یہ اُسکو بادشاہ کے سرہانے
لے گئے یہود نے کئی مرتبہ بادشاہ کے پانؤن پر عصا مارا کہ وہ مرگیا اور پھر ہر چند کہ اُسپر عصا
مارا اور کہا قم باذن اللہ کچھ نہوا جب عجز یہود ظاہر ہوا خواصون نے کہ تو نے ہمارے
بادشاہ کو مارا ہے اسکو پکڑ کر ایک دار پر سرنگون لٹکا دیا حضرت مسیح کیفیت اس قصہ
سے واقف ہوئے اور وہان پہونچے دیکھا کہ یہود کے گلے مین رسّی ڈالی ہے اور چاہتے
ہین دار پر کھینچین حضرت عم نے بادشاہ کے خواصون سے کہا کہ اگر تمہارا مطلب حیات بادشاہ
ہے تو میرے یار کو چھوڑ دو انھون نے جواب دیا کہ ہماری غرض یہی ہے لیکن بعد حیات
پانے بادشاہ کے تیرے رفیق کو رہا کرینگے آپ نے اس امر کو حضرت عزت سے مسئلت
کیا اور بادشاہ نے حیات جدید پائی اور حضرت یہود کو اُس بلا سے چھوڑا کر باہم روان ہوئے
اور یہود نے جب دار سے امان پائی کہا یا عیسیٰ علیہ السلام تو نے حق عظیم میرے ذمہ پر ثابت کیا کہ مجکو قتل
ہونے سے بچایا واللہ کہ ہرگز تیری خدمت بابرکت سے مفارقت نہین کرونگا حضرت مسیح نے کہا مجکو

قسم دیتا ہون اُس خدا کی کہ جسنے گوسفند اور گوسالہ کو بعد اسکے کہ ہمنے بریان کیا تھا اور دونون کا گوشت کھا لیا تھا زندہ کیا اور سوگند اُس خدا کی کہ جسنے بادشاہ کو زندہ کیا بعد مرنیکے اور حیات بخشی مجکو کہ دار پر لٹکا ہوا تھا اول حال کہ تو میرے ساتھ ہوا تھا تیرے پاس کی روٹیان تھین جہود نے سوگند یاد کی کہ زیادہ ایک روٹی سے میرے پاس نتھی حضرت نے مہر سکوت دہان مبارک پر رکھکر باہم طے منازل و مراحل کی تا بحسب اتفاق ایک جا پر پہونچے کہ جانورنے اسکو کھودا تھا اُسمین ایک خزانہ تھا اور اُس وقت تک کوئی اسپر مطلع نہوا تھا جہود نے حضرت سے کہا کہ اس مال کو چھوڑکر کہان جاوین حضرت نے فرمایا اس امر مین کلام نہ کر کہ اس خزانہ پر ایک جماعت ہلاک ہوگی جہود چونکہ مجال مخالفت نہ رکھتا تھا ملازمت حضرت روح اللہ مین روان ہوا اور بعد از غیبت انکے چار نفر اُس خزانہ پر پہونچے انمین سے دو آدمی بنا بر لانے طعام و شراب اور تہیہ اسباب نقل خزانہ شہر مین گئے اور وہ دو شخص کہ وہان رہے تھے باہم قرار دیا کہ جب یاران رفتہ پھرین تو پھر اُنکو ایسی جگہ بھیجیے کہ دوبارہ دنیا مین نہ آوین تا اُنکے حصہ پر بھی ہم ہی تصرف کرین اور اُن دونون بدگہرنے اِسی خیال سے زہر قاتل کھانے مین ملاکر مراجعت کی اور بمجرد پہونچنے کے بزخم خنجر رفقا ہلاک ہوئے اور دونون قاتلون نے نے طعام زہر آلود کھاکر جان بقابض ارواح سپرد کی خلاصہ یہ کہ اس تدبیر صائب سے چار دن آدمیون نے بصحراے عدم خیمہ کیا اور روزگار بزبان حال جہود سے مخاطب ہوکر مضمون اس مقال کو ادا کرتا تھا کہ بیت رفتند رفیقان و رسیدند بمنزل + در خواب غرورے تو ہنوز اے دل غافل + القصہ جب حضرت عیسےٰؑ نے بالہام غیبی صورت واقعہ سے خبر پائی جہود کو کہا اُٹھ تا اُس خزانہ پر چلین اور وہ حریص باسباب تصرف و نقل اموال مہیا کرکر حضرت روح اللہ کے ہمراہ روان ہوا اور وہان پہونچکر چار ون رفیقون کو مردہ پایا پھر حضرت عیسےٰؑ نے اُس گنج کو تین حصہ کیا ایک اُس جہود کو بخش دیا اور ایک حصہ اپنے نام کا رکھا اور تیسرا نامزد بامانت کیا جہود نے کہا یا روح اللہ تقسیم کرنے مین طریقہ عدالت کو ملحوظ اور مرعی رکھنا چاہیے اور مال دو قسم کیا چاہیے تا نصف تمھارا ہوا ور نصف میرا حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے کہا مین نے جو یہ تین حصہ کیے ہین ایک میرا ہے اور دوسرا تیرا اور تیسرا صاحب نان گم شدہ کا جہود نے کہا اگر صاحب رغیف مفقود کو بتا دون تو اُسکا بھی حصہ مجکو عنایت کیجیے گا حضرت نے کہا ہان جہود نے کہا وہ مین ہون حضرت روح اللہ نے فرمایا کہ تمام مال اُٹھا لے کہ تیرے نصیب مین دنیا و آخرت سے یہی ہے اور اُس بے سعادت نے تمام مال لادکر جب تھوڑی سی مسافت طے کی زمین اُسکو مع اُس خزینہ کی کے نگل گئی نعوذ باللہ من غضب اللہ اور غرائب امور سے کہ حضرت عیسےٰ سے صادر ہوئے ہین

ایک یہ ہے کہ ایک دن حضرت مع اپنے اصحابون کے ایک کھیتی پر وارد ہوئے کہ کٹنے پر پہونچی تھی اور اسوقت زحمت جوع نے یارون پر غلبہ پایا تھا لاجرم التماس کیا کہ یا روح اللہ اگر اجازت ہو تو قدرے اس زرع میں سے ہم کام مین لاوین وحی نازل ہوئی کہ اس امر مین رخصت دیا جاہیے حضرت نے حکم دیا کہ بقدر اشتہا کے اس زرع سے کھاوین کہ یہ کھانے مین مصروف تھے صاحب زرع نے نعرہ مارا کہ اس مزرع کو کیا تمنے اپنے باپ دادا سے میراث مین پایا ہی کہ اسطرح بیمحابا تصرف مین لاتے ہو سچ بتاؤ کہ اب تم کسکے حکم سے کھاتے ہو حضرت عیسٰے علیہ السلام نے اُسکے مانع آنیکو مکرر وہ بیان کردعا کی تا جمیع وہ لوگ کہ زمانون سابقہ مین مالک اور متصرف اس زمین کے تھے زندہ ہوئے اور ہر خوشہ کے پاس ایک مرد یا ایک عورت کھڑی ہوئی سب فریاد کرتے تھے کہ ہمارے مال کو تم کسکے اذن سے کھاتے ہو اُس شخص نے مبہوت ہوکر پوچھا کہ صاحب اس معجزہ کا کون ہے اُنھون نے کہا کہ عیسٰے بن مریمؑ ہے پھر وہ شخص حضرت سے عذر خواہی کرنے لگا اور کہا یا روح اللہ مین نے تجکو نہین پہچانا تھا اب کہ مین نے تجکو جانا اپنی زراعت تیرے یارون پر حلال کی حضرت نے کہا حقیقت مین یہ زرع تیری نہین ہے کسواسطے کہ تجھ سے پہلے یہ جماعت اس زمین پر قابض اور متصرف ہوچکی ہے اور پھر بحسرت چھوڑ گئی تھوڑا عرصہ نہین گذرنے کا کہ جو ان پر وارد ہوا وہ تجھپر بھی وارد ہوگا منقول ہے کہ ایک دن ایک پتھر حضرت عیسٰے علیہ السلام نے اپنے سر مبارک کے نیچے رکھ لیا تھا کہ شیطان لعین سرہانے آیا اور کہا اے عیسٰے تو گمان کرتا تھا کہ کسی چیز سے دنیا مین تعلق نہین رکھتا مین حال آنکہ یہ پتھر دنیا مین سے ہے حضرت عیسٰے اُٹھے اور اُس پتھر کو شیطان کیطرف پھینک دیا اور کہا ھذا لک مع الدنیا ولعین ان الدنیا واھلھا خدملک یعنے یہ واسطے تیرے ہے مع دنیا کے اور ضرور تحقیق دنیا اور صاحب اُسکے خادم تیرے ہین بیت غلام ہمت آنم کہ زیر چرخ کبود + ز ہر چہ رنگ تعلق پذیرد آزاد است + حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حوارئین نے حضرت عیسٰےؑ سے کہا یا روح اللہ تو پانی پر جاتا ہے اور ہم اس امر سے عاجز ہین کیا سبب ہے حضرت نے فرمایا یقیناً باللہ تعالے یعنے اسواسطے کہ مین یقین کرنے والا ہون ساتھ اللہ تعالے کے اُنھون نے کہا ہم بھی اہل یقین سے ہین حضرت روح اللہ نے کہا کہ اگر ایک پتھر اور ایک گوہر راہ مین دیکھو تو کسکے اُٹھانے پر میل کرو جواب دیا کہ گوہر پر حضرت نے فرمایا کہ بس تم ارباب یقین سے نہین ہو اور حسن بصری سے یہ بھی مروی ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام تیرہ برس کی عمر مین مبعوث ہوے اور تینتیس برس کی عمر مین مرفوع یعنے آسمان پر تشریف لے گئے اور ایک جماعت کہتی ہے کہ بعثت حضرت کی سترہ برس کی عمر مین ہوئی اور ستائیس برس مین

بھی لکھا ہے اور بعض روایات مین آیا ہے کہ سب اہل جنت تینتیس برس کی عمر مین ہونگے اور معارف حصینی مین لکھا ہے کہ حضرت عیسے بیالیس برس کی عمر مین آسمان پر اُٹھائے گئے اور بارہ برس کے سن مین شہر ناصرہ مین کہ اعمال اردن سے ہے انجیل اُنپر نازل ہوئی اس جہت سے اُنکی اُمت کو نصاریٰ کہتے ہین واللہ اعلم **فصل تیسری** بیانا حضرت عیسے علیہ السلام کا آسمان پر اور نازل ہونا آخر الزمان مین اور ذکر مقتل بنی اسرائیل اور حواریین کا بدعوت خلق اطراف بعضے ثقات کہتے ہین کہ زمان بعثت مسیح مین ایک حاکم ستمگار گردن کش اور ظالم جبار فرعون وش نے بنی اسرائیل پر غلبہ پایا تھا اور حضرت عیسےٰؑ مامور ہوئے کہ اُسکو باسلام اور توحید دعوت کرین جب اُس عاصی طاغی کی مجلس مین تشریف لائے اور شرائط موعظت و نصیحت اور وعدہ و وعید بتقدیم پہونچائے اُس بے باک و ناپاک نے کلمۂ حق سے انکار کیا اور حضرت کے قتل پر ہمت باندھی حضرت نے ایک روز بیت المقدس مین ایک منبر پر آکر کہا ای قوم جانتی ہو کہ روز شنبہ بنا بر یہود یعنی قوم موسیٰ کی روز عبادت و ترک اشتغال امور دنیوی مقرر تھا اور توریت فقط کتاب تھی اب وہ شریعت منسوخ ہوئی ساتھ انجیل کی کہ خدای تعالیٰ نے مجکو عطا کی اُسدن کاروبار مین مصروف ہو و بنا بر تعطیل روز یکشنبہ یعنی اتوار اختیار کیا کرو کافران بنی اسرائیل کو یہ کلام دشوار معلوم ہوا اور کہا جو پیغمبر بنی اسرائیل پر اب تک آیا ہے موسےٰؑ کی شریعت کو کسی نے منسوخ نہین کیا یہ کودک بے پدر موسےٰؑ کی کتاب کو نسخ کرتا ہے ہم اسکو ہلاک کرینگے ہر چند مومنون نے کہا اے قوم دیکھو حضرت زکریا اور حضرت یحیےٰ کے قتل کرنے سے پھر کیا عذاب آیا اب مسیح کے مارنے کا قصد نہ کرو اور اُسکے ساتھ ایمان لاؤ نہین معذب ہوگے ولیکن جتنا کہا فائدہ نہوا بلکہ اُنکا ارادہ آپکے قتل پر زیادہ راسخ ہوا ناچار بسبب مصلحت وقت حضرت عیسے نے کنج اختفا و عزلت اختیار کیا حق تعالیٰ نے اُن پر وحی بھیجی کہ آیت یا عیسےٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ یعنے اے عیسےٰ تحقیق مین لینے والا ہون تجکو اور اُٹھانے والا ہون تجکو طرف اپنے اور پاک کرنے والا ہون تجکو اُن لوگون سے کہ کافر ہووے اور کرنے والا ہون اُن لوگون کو کہ پیروی کرینگے تیری اوپر اُن لوگون کے کافر ہووے دن قیامت تک تفسیر جلالین مین لکھا ہے کہ متوفیک بمعنے قابضک ہے یعنے لینے والا ہون تجکو اپنی طرف ورافعک الی من الدنیا من غیر موت یعنے اُٹھانے والا ہون تجکو طرف اپنے دنیا سے بغیر موت کے پس اس صورت مین جملہ رافعک عطف تفسیری ہوگا اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ اُٹھانے والا تجکو ہون یعنے اس جہان سے اور تفسیر مدارک مین معنے

متوفیک کے چند طرح پر لکھے ہین ایک معنے متوفی توفیہ سے بمعنی استکمال یعنے کامل کرنے والا مدت عمر تیری کا ہون اور معنی اسکے یہ ہین کہ مین نگاہ رکھنے والا ہون تجکو اس سے کہ قتل کرین تجکو کفار اور مارنے والا ہون تجکو ساتھ موت تیری کے نہ یہ کہ کفار تجکو قتل کرین۔ دوسرے یہ کہ اٹھانے والا ہون تجکو زمین سے اپنی طرف تیسرے یہ کہ مارنے والا ہون تجکو تیرے وقت مین بعد نازل ہونے آسمان سے اور اٹھانے والا ہون تجکو اب کیونکہ واو جمع کے واسطے ہے اسمین ترتیب لازم نہین ہے چوتھے یہ کہ وفات دینے والا تیرے نفس کا ہون سوتے مین اور اٹھانے والا ہون تجکو جب کہ تو سوتا ہوتا کہ نہ لایق ہو تجکو خوف اور بیدار ہووے تو اس حال مین کہ آسمان پر ہووے تو امن و مقرب انتہی چنانچہ یہی مضامین اس عبارت مین تفسیر مدارک مین بھی ہین انی متوفیک یعنے ایفا کرنے والا اجل تیری کا اور معنے اسکے یہ کہ تحقیق مین محافظ تیرا ہون اس سے کہ قتل کرین تجکو طرف اپنے یعنے سولی دیکر اور نہ قتل کرین تجکو اپنے ہاتھون سے ورافعک الی۔ اور اٹھانے والا ہون تجکو طرف اپنے یعنے طرف آسمان اپنے کے اور جاے قرار فرشتون اپنے کے۔ ومطہرک من الذین کفروا اور پاک کرنے والا ہون تجکو اُن لوگون سے کہ کافر ہین۔ برائی ہمسایہ اُن کے سے اور خبث صحبت اُنکی سے اور کہتے ہین متوفیک اسے قابضک من الارض یعنے لینے والا ہون تجکو زمین سے یا مارنے والا ہون تجکو بعد نازل ہونے کے آسمان پر سے اور اٹھانے والا ہون تجکو اب کسو اسطے کہ واو نہین واجب کرتا ہے ترتیب کو حضرت مسیحؑ نے حوارین سے کہ اسامی اُن کے ایک قول سے یہ ہین کہ لکھے جاتے ہین ا یحیٰ ۲ شمعون ۳ توادا ۴ یوقنا ۵ مریوس ۶ فطرس ۷ نخس ۸ یعقوب ۹ اندراس ۱۰ افلیس ۱۱ ایعصرس ۱۲ اسرحس فرمایا کہ قبض راعی اور تفرق رعیت نزدیک ہوا اُس جماعت نے جانا کہ مقصود اس سے کیا ہے اور فراق حضرت پر گریان ہوئے حضرت روح اللہؑ نے فرمایا ہر چند کہ اب میری مفارقت پر جزع اور اضطراب کرتے ہو لیکن آخر بمقتضاے کر یہ عمل نہ کروگے اور ضرر اعدا کو مجھسے دور نہ کرسکوگے انھون نے جواب دیا کہ جب تک ہماری جان ہمارے تن مین ہے دشمن تجھپر دست اندازی نہ کرسکینگے حضرت روح اللہ نے شمعون کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ باوجود اس امر کے کہ سردار اور بہتر اس طائفہ کا تو ہے ایک رات مین تین مرتبہ مجھ سے بیزار ہوگا چنانچہ بعد از انقضاے زمان موعود یودا نامی ایک شخص تھا آپ کے یارون مین کہ بعضے اسکو از جملہ حوارین بلکہ پیرو انکا جانتے ہین ہادی و دلیل یہود کا ہوکر جس غار مین کہ حضرت

عیسے علیہ السلام منزدی ہوئے تھے لے آیا اور اُنھون نے وہان پہونچکر بجاے اکلیل سر
مبارک پر خار رکھے اور حضرت یوحنا کو مع اصحابون کے انواع طرح کی تکلیف اور رنج
پہونچاے اور کہا اگر تو پیغمبر خدا ہے اُس سے درخواست کر کہ تجکو جنگ محنت سے خلاص کرے
اور شمعون سے کہا کہ اگر تجکو عیسے کے پر تبرا کرنا منظور نہین تو اپنے قتل پر مستعد اور آمادہ رہو اسنے بھی
تبرس جان بموجب انکے کہنے کے عمل کیا ابن عباس سے منقول ہے کہ جب آیہ کریمہ انی متوفیک و
رافعک حضرت عیسے علیہ السلام پر نازل ہوئی حضرت نے اپنے صحابیون کو خبر کی حواریین نے
بجہت وصیت التماس کیا حضرت روح اللہ نے اس باب مین کلمۂ چند القا فرماتے
اُنھون نے پوچھا یا نبی اللہ زمانۂ آیندہ مین کوئی پیغمبر تجھسے افضل ظاہر ہوگا کہا ہان
نبی امی عربی مجھسے فاضلتر ہوگا پوچھا کہ کون سے دریاسے مبعوث ہوگا کہا زمین تہامہ سے
سوال کیا کس قبیلہ سے جواب دیا کہ ایک قریش سے اور صفات اور خصوصیات حضرت رسالت
پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کین اور کہا اُسکی امت کے علما برابر انبیا سوقت
کے ہون گے اب یہ میری وصیت ہے کہ اپنی اولاد کو بطناً بعد بطن وصیت
کرتے رہنا کہ میرا سلام اُسکو پہونچایا کرین اور منجملہ وصایاے حضرت عیسے علیہ السلام
سے ایک یہ تھا کہ آپ نے فرمایا خداے تعالے نے مجکو حکم کیا ہے کہ شمعون کو پھر خلیفہ کرون
چنانچہ حوارین نے اُسکی خلافت قبول کی پھر حضرت عیسے علیہ السلام نے کہا کہ میرے
بعد فرشتے پاس اور ظروف پر نور تمھارے پاس پہونچا دینگے اور وہ انوار باطنون مین
راہ پاکر تم مین سے ہر ایک کو عالم بلغت زبان ایک قوم کرینگے کہ اُنکی دعوت پر مامور ہوگے
اور بعد از اہتمام وصیت مخالفان ملت نے برہمنونے ایک متابعون شریعت اُسکی سے کہ مرتد
ہوگیا تھا اُسپر ظفر پائی اور جمہور مورخین اس امر پر ہین کہ ہنگام رفع حضرت مریمؑ قید حیات
مین تھین اور کیفیت رفع حضرت مین اختلاف ہے ایک طائفہ کہتا ہے کہ جب حضرت
عیسے ابن مریم بہ انواع حیل گرفتار کیا تمام شب نگہبان رہے علی الصباح ملک بنی
اسرائیل نے کہ بغیر از تمرد اور عصیان کوئی صفت نہ رکھتا تھا حکم کیا کہ حضرت
کے سولی دینے کے واسطے ایک دار نصب کیجاے اور خلق کثیر از موسویان
اور سائر طاغیان گرد دار کے جمع ہوئے اور اُس وقت آفتاب منکسف ہوا اور
اسقدر تاریکی اور ظلمت نے غلبہ پایا کہ دکھائی دینے سے رہ گیا حق سبحانہ
تعالے نے فرشتون کو بھیجا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کو قید سے چھڑا کر آسمان پر لے گئے اور یہودا
کو بجاے حضرت مقید کیا جب آفتاب منجلی اور عالم روشن ہوا یہودا بصورت عیسے یہودیون کو

نظر آیا ان نابکارون نے کہا کہ یہ ساحر چاہتا تھا کہ نزد زجاد وہمارے جنگل مین سے رہائی پاوے
نہ پاسکا اب اسکو جلدی سے مار ڈالا چاہیے تاکوئی اور شعبدہ ظاہر نہ کرے اور لوگ اسکے
سولی دینے کا قصد کیا ہرچند کہ اُسنے فریاد کی کہ مین یہود اہون کہ تمکو مین نے ہی عیسےٰ کو بتایا
ہے اور اسکو فرشتے آسمان پر لے گئے اور مجکو اسکی جگہ قید کر گئے ہین قوم نے باور نہ کیا اور
اُسکو سولی پہ کھینچ دیا۔ قال اللہ تعالیٰ وقولہم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ
وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم یعنے اور بسبب کہنے اُنکے کے کہ تحقیق ہمنے مار ڈالا عیسےٰ
بیٹے مریم کو پیغمبر اللہ کا تھا اور نہین مارا اُسکو اُنھون نے اور نہین سولی دی اُنھون نے
اُسکو ولیکن شبہ ڈالا گیا واسطے اُنکے اور ایک جماعت نے روایت یون کی ہے کہ جب یہود
نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ظفر پائی حضرت کو اُسی غار مین مضبوط کیا اور اُس شب مین قطعہ
ابر نازل ہو کر برسا اور غار کی چھت پھٹی اور ابر حضرت کو اُٹھا کر آسمان پر لے گیا اور جب
آفتاب نکلا یہود نے ایک شخص کو اُس غار مین اُتارا کہ حضرت کو وہان سے باہر نکالے
اُس شخص نے غار مین جاکر حضرت کو نہ پایا اور بصورت حضرت متصور ہو کر باہر آیا اور قوم سے
کہا جتنا مین نے عیسےٰ علیہ السلام کو وہان ڈھونڈھا نہ پایا اُنھون نے کہا عیسےٰ تو ہی تو ہے ولیکن چاہتا
ہے کہ بہ نیرنگ سحر ہمارے ہاتھ سے اپنی جان بچادے اُس نے ہرچند قسمین کھائین کہ مین
وہی شخص ہون کہ بموجب کہنے تمہارے کے ابھی غار مین گیا تھا اُنھون نے نہ سُنا اور
اُسی وقت اُسکو سولی دے دی اور جب دیر تک منتظر رہے اور اُنکا یار باہر نہ آیا سب
غار مین گھسے جتنا زیادہ تلاش کیا اُتنا ہی گم پایا پھر باہر نکل کر کہا اگر یہ مصلوب عیسےٰ
تھا ہمارا یار کیا ہوا اور اگر ہمارا یار نمار تھا عیسےٰ کہان گیا۔ قال سبحانہ تعالےٰ وان الذین
اختلفوا فیہ لفی شک منہ مالہم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزا حکیما
یعنے اور تحقیق جو لوگ کہ خلاف کیا اُنھون نے بیچ اُسکے البتہ بیچ شک کے ہین
اوس سے نہین واسطے اُنکے ساتھ اُسکے کچھ علم مگر پیروی کرنا گمان کا اور
نہ مارا اوس کو بہ یقین بلکہ اُٹھالیا اُس کو اللہ نے طرف اپنے اور ہے اللہ غالب حکمت
والا۔ اور ایک فرقہ کہتا ہے کہ یہودیون نے حضرت عیسےٰ کو مع اُٹھانفر آدمیون
کے ایک جگہ قید کیا تھا حضرت عیسےٰ نے اپنے یارون سے کہا کون تم مین سے ہے
کہ بخوشی میری صورت قبول کرے تا بپاداش اِس کے خدا اُسے عز وجل اوس کو
بہشت مین جانے دیوے حوارین مین سے ایک شخص نے کہا یہ بات مجھے قبول ہے بمجرد اسکے
کہنے کے فی الحال بصورت مسیح مصور ہو گیا اور حضرت آسمان پہ چلے گئے جب صبح ہوئی

یہودیون نے آن اٹھارہ محبوسون کو نکالا پوچھا کہ تم مع عیسےٰ انیس نفر تھے ایک تم مین سے
کیا ہوا انھون نے کہا انیسوان ہم مین عیسےٰ تھا کہ آسمان پر چلا گیا یہودیون نے یہ کلام باور نہ
کیا حواریون مین سے سرجس نام کا ایک حواری تھا اُسکو بصورت حضرت روح اللہ دیکھا
اور ایک کو انمین سے کم پایا شک مین پڑے آخر الامر بگمان اس امر کے کہ سرجس عیسےٰ ہی ہے اسکو
سولی پر چڑھایا اور معارف عیسے مین لکھا ہے تین ساعت دن باقی تھا کہ حضرت عیسےٰ
علیہ السلام مرفوع ہوئے اور بعد از چند روز کے آسمان پر سے نزول کیا اور حواریون
کو بمہمات نامزد فرمایا اور پھر آسمان پر چلے گئے حق سبحانہ تعالےٰ نے حضرت کو مار ڈالا
اور بعد گذرنے تین ساعت کے پھر ان کو حیات بخشی اور صورت کی مشابہ صورت
ملائکہ کر دی اور اکثر ثقات روایت کرتے مین کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بیت المعمور
مین مقیم ہین کہ ایزد سبحانہ تعالےٰ نے طبع بشری ان سے سلب کر لی ہے اور حضرت
فرشتون کے ساتھ تا آخر الزمان بعبادت قیام پذیر رہینگے جب حضرت امام مہدی آخر
زمانہ مین پیدا ہون گے اور دجال خروج کریگا حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی بامر خداوند عالمیان
آسمان پر سے مکہ مین نزول کرینگے مسجد الحرام مین کہ جسوقت صفوف مردم بنا بر نماز صبح
راست ہو چکی ہونگی اور حضرت منتظر العصر کے ساتھ فریضہ بامداد ادا کرینگے اسوقت
منادی ندا کریگا کہ یہ شخص عیسےٰ بن مریم ہے کہ آسمان پر سے اترا ہے اور خلائق
حضرت کی طرف متوجہ ہو کر ان کے نزول سے مسرور اور خوشوقت ہون گے اور حضرت
امام مہدی علیہ السلام ان سے التماس کرینگے تا امت محمدی کی امامت کرین حضرت
عیسےٰ علیہ السلام کہینگے کہ تم امامت کرو کہ مین آج کے دن تمہاری شریعت کے تابع ہون
لہذا یہ امامت فرما دین گے اور تمام مسلمان مع حضرت عیسےٰ علیہ السلام باقتدا انکے نماز گزارینگے
اور کہتے ہین کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بعد از نزول از عالم علوی چالیس برس
اور زندگانی کرین گے اور بہ تزویج میل فرما دین گے اور فرزندان ان سے پیدا ہونگے
اور باعداے ملت احمدی محاربہ کرینگے اور مجموع اُمم مختلفہ کو کہ دین مین بیگانہ ہون گے
قتل کرینگے اور دجال شمال تک گرفتہ ہو جاوے گا اور مقدمہ دجال ستر ہزار
یہود ہون گے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام دجال کو حربے سے مارینگے اور جو
مسلمان کہ حضرت امام مہدی کے ساتھ ہونگے وہ یہودون کو قتل کرینگے اور بعضے کہ انمین سے
چھپ جاوینگے جس مکان مین کہ ہونگے انمین سے ندا آویگی کہ اے روح اللہ یہان یہودی
ہین اور انکو مار کر حضرت جہنم داخل کرینگے چنانچہ بعد از نزول عیسےٰ علیہ السلام اور ظہور وجود با وجود

مدی الزمان کوئی کافر روی زمین پر نہین رہنے کا اور سب ایمان لاوینگے اور امن اس مرتبہ ہوگا کہ شیر اور شتر اور پلنگ یا بقر اور گرگ یا گوسفند ایک جگہ چرینگے اور لڑکے اور بچے سانپ اور بچھوؤن کے ساتھہ کھیلینگے اور حضرت عیسے بشریعت حضرت سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام عمل کرینگے اور جب بعالم بقا خرامان ہونگے سب مسلمان مع امام مہدی حضرت کی جنازہ پڑھینگے اور حجرۂ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مین کہ مدفن حضرت رسالت پناہ ہے مدفون ہونگے قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی خلیفۃ علی امتی یدق الصلیب ویقتل الخنازیر ویلبث اربعین سنۃ ویتزوج ویتولد ثم یتوفی کیف تہلک امۃ انا فی اولہا وعیسی فی اخرہا والمہدی فی اہل بیتی فی وسطہا و متوفیک نفسک بالنوم و رافعک وانت نائم حتی لا یلحقک خوف انتستیقظ انت فی السماء امن مقرب المنتہی یعنے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نازل ہوگا عیسے خلیفہ ہوکر اوپر امت میری کے اور کھڑا کریگا سولی کو اور قتل کریگا جنازہ کو اور زندگانی کریگا چالیس برس تک اور نکاح کرے گا اور اولاد پیدا ہوگی پھر وفات پاوے گا اور کیونکر ہلاک ہوگی امت کہ مین اول اوسکے ہون اور آخر اسکے اور مہدی کہ اہل بیت میری سے ہے درمیان اسکے یہانتک کہ متوفی ہوگا نفس تیرا ساتھہ نوم کے اور اٹھایا جاویگا تو درحالتیکہ تو سوتا ہوگا تا آنکہ نہ لاحق ہوگا تجکو خوف اور بیدار ہوگا تو درحالتیکہ آسمان پر ہوگا امن پانے والا مقرب ۔ پس ان توجیہات اور آیات قرانی سے اور حدیث نبوی سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضرت عیسے زندہ مرفوع ہوئے ہین صلے اللہ علے نبینا وعلیہ وعلے سائر الانبیاء والمرسلین الی یوم الدین القصہ روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ جب حضرت عیسے علیہ السلام آسمان پر گئے یہودیون نے حضرت کے صحابیون کو پکڑکر شکنجۂ تعذیب مین کھینچا اور بادشاہ روم نے کہ اہل شام بھی اسکی اطاعت فرمان کرتے تھے صورت واقعہ سے خبر پائی قاصدون کو بھیجا تا حواریون کو چنگ محنت سے چھڑا کر اس سرزمین مین لیجاوین اور سلطان روم تمرادضاع شریعت عیسے سے مطلع ہوا دین مسیحی مین آیا اور ایک لشکر عظیم روانہ کیا کہ اسنے پہونچکر جماعت کثیر اور جم غفیر بنی اسرائیل کو قتل کیا اور بعضے روایات مین آیا ہے کہ جب حواریین نے چنگ محنت سے خلاصی پائی شمعون الصفا نے کہ بوسطہ صلابت دین کے اسکو شمعون الصخرہ بھی کہتے تھے بنابر اشارت اور وصیت عیسے ہر شخص کو حواریون مین سے بدعوت ایک قوم کے نامزد کیا چنانچہ ایک کو روم مین بھیجا اور ایک کو بلاد مغرب مین اور کسی کو حجاز کیطرف اور کسی کو بارض بربر اور اسی طرح سے باطراف دیگر اور فرشتے ظروف پر انوار جسطرح سے کہ حضرت عیسے علیہ السلام نے خبر دی تھی لائے ہر ایک حواریین مین سے عالم بلغت قوم ہوا

بنا بر دعوت انکے ہوا تھا وہب بن منبہ کہتا ہے کہ شمعون نے یحیی اور طومان کو انطاکیہ مین بھیجا وہان
کا بادشاہ کبر اور جبر مین ہمسر اپنا نہ رکھتا تھا ہنگام وداع شمعون نے انسے کہا کہ تم خاطر جمع رکھنا تمھارے
حال سے مین غافل نہین ہونے کا جب تمہین احتیاج پڑیگی تمھاری مدد کو پہونچونگا ہرگاہ یحیےٰ اور تومان
انطاکیہ مین پہونچے بارگاہ سلطانی پر آئے باریاب نہوے آخرالامر انتظار فرصت کھینچکر شکارگاہ مین
بادشاہ سے ملاقات کی اور شرائط موعظت اور بجا لائے اور ادائے رسالت کیا چونکہ سخن حق تلخ
معلوم ہوتا ہے بادشاہ نے غایت غضبناکی سے حکم دیا کہ سو سو کورے مارکر قید خانہ مین لیجاؤ
چنانچہ حاضرین رکاب بادشاہ ان کو زندہ مین لے گئے شمعون نے بومی اسکے کیفیت حادثہ
سے مطلع ہوکر بجانب انطاکیہ روانہ ہوے۔ قال اللہ تعالےٰ اذ ارسلنا الیہم اثنین
فکذبوا ھما فعززنا بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون ۞ یعنے جب بھیجے ہمنے طرف اُنکے
دو پیغمبر پس جھٹلایا اُنھون نے اُن دونون کو پس قوت دی ہمنے ساتھ پیغمبر تیسرے کے پس
کہا اُنھون نے تحقیق ہم طرف تمھارے بھیجے گئے ہین۔ شمعون نے وہان جاکر بادشاہ
کے خواص سے ربط اور اتحاد پیدا کیا اور اثنائے صحبت مین سخنان خوش اور کلمات
دلکش کرنے شروع کیے اور بادشاہ کے دربار مین بکلام اخلاق اور محاسن اوصاف
شمعون کے ذکر ہونے لگے اس حال مین ایک شب کو شمعون نے چاہا کہ قید خانہ مین جاکر یحییٰ
اور تومان سے ملاقات کرے مگر بواسطہ کثرت محافظان اور متانت در زندان یارون کے دیکھنے
سے یاس کلی حاصل ہوئی لیکن حضرت مفتح الابواب نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ اُسنے در زندان کا
دروازہ کھول دیا اور محافظ اور چوکیداران پر خواب مستولی کیا اور شمعون نے زندان در آئے اور
یارون کے پاس آن کر انسے عتاب کرنا شروع کیا کہ تعمیل کرنی مہمات مین لزوم ملامت اور شماتت
ہوتی ہے تمھارا حال اُس عورت عقیم کا سا معلوم ہوتا ہے کہ خدائے تعالےٰ نے اُسکو کبرسنی مین
ایک فرزند عطا کیا تھا بعد از مدت اُس ضعیفہ نے سوچا کہ نشوونما اس شیرخوار کا صرف
دودھ سے دیر مین ہوگا بہتر یہ ہے کہ کچھ غذا اور قسم طعام اُسکو دی جاوے تا جلد فربہ اور توانا
ہو جاوے اس خیال سے بچہ کو پیش از وقت نان و گوشت کھلانا شروع کیا اور آخر وہ بہ
مرض ابتلائے شکم گذر گیا اب مین اسواسطے آیا ہون کہ تمھارے چھٹرانے مین کوئی تدبیر کردن
بشرطیکہ صبر کرو اور میری رائے پر رہو اُنھون نے بتقدیم انکے فرمان کی بخوشی خاطر قبول کی بعدہٗ آپ
نے خفائے اس راز پر مبینہ کیا اور کہا بروقت رہائی ہرگاہ مجکو دیکھو تو بیگانہ وار کلام کرنا اور
اجنبی محض کو آپ کو جتانا الغرض پس از کلمہ و کلام یہ وہان سے چلے آئے اور دروازہ قید خانہ کا بدستور
بند ہو گیا اور اُنھون نے بحسن تدبیر ملازمان شاہی سے سازش کی اور رفتہ رفتہ مقربان بارگاہ خسروی رسائی

حاصل کرکر بوسیلہ اُنکے بہرہ مند حضوری بادشاہ ہوئے چنانچہ بسبب حسن تقریر اور کمال فطانت اور اصابت
راے کے مقربان مخصوصۂ شاہی بنے ایک دن بوقت مناسب شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ ان دنون
مین مین نے سنا ہے کہ جیلخانہ مین دو شخص بے قصور قید ہین کہ وہ دعوی کرتے ہین اس بات کہ خداے عزوجل
نے برسالت بھیجا ہے اور حضور مین شاید حاضر ہو چکے ہین مگر یہ معلوم نہین ہوا کہ کیا عرض کیا ہے بادشاہ
نے جواب دیا کہ مجکو ہنگام کلام کرنے اُن دو شخصون کے ایسا غصہ آیا کہ اُنکا کہنا نہین سمجھا اگر تجکو خواہش
ہے تو اُن کو طلب کرون تا مدعا اور مطلوب اُن دونون گرفتارون سے تو استفسار کرے شمعون
نے کہا مجکو ساتھ دیکھنے اور سننے اُنکی باتون کے چندان رغبت نہین ہے لیکن بنابر
میلان خاطر اشرف اُن دونون سے معارضہ اور مناظرہ کرنا چاہتا ہون اور اُن کے دعوے
رسالت ایزدی کی تردید منظور ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ یحیٰے اور توماں کو قیدخانہ سے حاضر کرین
فی الفور ملازمان بارگاہ اُن دونون کو انجمن شاہی مین حاضر لاے شمعون نے ان سے
پوچھا کہ تمکو کسنے بھیجا ہے کہا اُس نے کہ جو سب اشیا پر قادر اور توانا ہے شمعون نے کہا
قدرت اور عظمت اُسکی مجکو معلوم کرواسکتے ہو کہا رتبہ اُسکا اس سے رفیع تر اور درجہ
اُسکا اس سے بلند تر ہے کہ زبان انسان ضعیف البیان تقریر اور تفسیر اُسکی کرسکے لیکن
اُسکے اوصاف کا ان دو کلمون پر اختصار کرتے ہین کہ یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید
یعنے کرتا ہے اللہ جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے شمعون نے کہا اگر تم اپنے دعوے
پر کوئی دلیل اور حجت قائم کرو تو مین بادشاہ سے تمھاری شفاعت کرون تا دست تعرض تم سے
کوتاہ کرے ورنہ پھر قیدخانہ مین بھیجکر بانواع عذاب تمکو معذب کیا جاویگا یحیٰے اور توماں نے جواب دیا
کہ جو التماس کہ مستلزم ظہور عظمت پروردگار عالمیان ہو مبذول ہے شمعون نے کہا کہ مین نے ایک لڑکا
دیکھا ہے کہ وہ خانۂ چشم نہین رکھتا اگر تمھاری دعا سے آنکھین اُسکی پیدا ہو وین اور وہ بینا
ہو جاوے مین اس باب مین تمھاری شفاعت کرون اُنھون نے قبول کیا اور اُس
لڑکے کو لائے یحیٰے اور توماں نے حسب ظاہر اور شمعون نے باطنی دعا کی اور بعد از فراغ
تضرع و خواہش اُن دو سعادتمندون نے تھوڑی سی مٹی گوندہ کر دو غلولے بنائے اور پھر آنکھون کی
جاے اُس طفل کے دو خط سیاہ بطور کھینچکر اُن دو غلولون کو آنکھ کی جگہ مثل ڈھیلون کی جگہ رکھا
وہ غلولے گل ہر دو دیدۂ روشن اُسکے ہو گئے بادشاہ نے تعجب کر کے شمعون سے کہا یہ گویا یہ دونون
شخص ساحر ہین شمعون نے کہا دلیل افضل پر سحر قدرت نہین رکھتے ہین اب مین
ان سے اور معجزہ طلب کرتا ہون اگر وہ بھی ظہور کرے گا تو بیشک معلوم ہو جاویگا کہ یحیٰے اور
توماں راست گو اور سچے ہین پھر ان سے کہا اگر تم دعا کرو اور مردہ ہفت روزہ زندہ ہو وے تو ہم تمھاری اپنی

دعوے مین تصدیق کرین اور بخدا سے تعالیٰ ایمان لاوین اُنھون نے یہ بھی قبول کیا ایک قول سے ملازمان بادشاہ مین سے پسر حبیب نجار تھا کہ سات دن اُسکو مرے ہو چکے تھے نعش اُسکی قبر مین سے نکال کر مجلس مین لائے اور یحییٰ اور توماں نے بر سبیل اعلان اور شمعون نے علی سبیل الکتمان اُسکی حیات کے واسطے حضرت ملک المنان سے مسئلت کی اُسی وقت مردے کے بدن پر کے کفن شق ہوا اور وہ حرکت مین آیا اور تھوڑی دیر کے بعد اُٹھ بیٹھا اور بولنے لگا بادشاہ نے کیفیت حال اُسکے سے سوال کیا فرزند حبیب نے جواب دیا کہ ملائک بعد از وفات تفحص احوال میرے مشغول ہوئے اور مجھکو مشرک پایا سو ہر روز کشان کشان ایک وادی آتش مین لیجا کر مجھکو بعذاب کو معذب کرتے تھے کہ وادی سابق مین وہ عذاب مشاہدہ نہ کرتا تھا آج کہ مجھکو خداے تعالیٰ نے حیات دوبارہ ارزانی فرمائی پیش ازینکہ اپنے کو مین اس محفل مین پاؤن مین نے ایک ندا سُنی کہ اوپر دیکھ مین اوپر دیکھنے لگا ایک جوان مجھکو نظر آیا کہ ساق عرش کو پکڑے ہوئے تھا اور تینون شخصون کو ایک بڈھا اور دوسرا ادھیڑ اور تیسرا جوان ہے یعنی شمعون اور یحییٰ اور توماں کہ شفاعت کرتے ہین شخصون کا ان مین خطاب پہونچا کہ شخص کہ میرے عرش کے قریب ہے ان تینون شخصون کے باب مین اپنے صحابون مین سے کہ تیرے شہر مین ہین اور تیری حیات کو مجھسے التماس کرتے ہین اور تیری خلاصی کے واسطے جہنم سے شفاعت کرتے ہین اے بادشاہ یہ تھا احوال میرا کہ بے زیادہ و نقصان بیان کیا وہ سنکر حیران ہو گیا ایک روایت سے بادشاہ مع چند آدمیون کے ایمان لایا اور تمام قوم نے مخالف ہو کر یحییٰ اور توماں کے مارنے کا قصد کیا اُسوقت حبیب نجار نے کہا آیت یاقوم اتبعوا المرسلین اتبعوا من لا یسئلکم اجرا وھم مھتدون یعنے اے قوم میری پیروی کرو بھیجے ہوؤن کی پیروی کرو اُس شخص کی کہ نہین مانگتا تمسے مزدوری اور وہ راہ پایا ہوا ہے کفار نے اُنسے پوچھا کہ تو اُن کے ساتھ رکھتا ہے کہا آیت وما لی لا اعبد الذی فطرنی والیہ ترجعون ءاتخذ من دونہ الھۃ ان یردن الرحمن بضر لا تغن عنی شفاعتھم شیئا ولا ینقذون انی اذا لفی ضلال مبین انی امنت بربکم فاسمعون قیل ادخل الجنۃ یعنے اور کیا ہے مجھکو کہ نہ عبادت کرون مین اُس شخص کی پیدا کیا مجھکو اور طرف اُسی کے پھیرے جاؤگے کیا پکڑون مین سواے اُسکے معبود اگر چاہے خدا مجھکو ایک نقصان اور نہ کفایت کرے مجھسے سفارش اُن کی کچھ اور نہ چھڑاوین مجھکو تحقیق مین اُسوقت البتہ بیچ گمراہی ظاہر کی ہون تحقیق مین ایمان لایا ہون ساتھ پروردگار تمھارے کے پس سنو بات میری کہا گیا اُسکو داخل ہو بہشت مین خلاصہ یہ کہ جب کفار اور فجار کو حبیب کا ایمان معلوم ہوا اُسکو پکڑ کر بعقوبت تمام مار ڈالا

اور حضرت باری عز اسمہ نے اسکو بفرادیس جنان پہونچایا لکھا ہے کہ بروقت ہلاک حبیب نے قوم اپنی
نجات سے آگاہ کیا یہ مقولہ اسی کا ہے خدائے تعالی قرآن مجید مین حکایتاً فرماتا ہے آیت قال
یالیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین ۵ یعنے کہا حبیب نے اے کاش کہ قوم میری
جانے ساتھ اس چیز کے کہ بخشا مجکو رب میرے نے اور کیا مجکو کرم کیے گیون سے حضرت حسن بصری
رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ وہ شخص کہ جسنے عالم حیات مین اپنی قوم کو نصیحت
کی اور بعد از ممات حسن عاقبت ان کے کو تمنا کیا یہی تھا - مروی ہے کہ بعد از مارے
جانے حبیب کے شمعون الصفا کو وحی پہونچی کہ اب سب اہل توحید کو چاہیے کہ شہر سے
باہر چلے جاوین کہ مین ان مشرکون کو ہلاک کرونگا لہذا حضرت شمعون نے مع مسلمانون
کے رات کو انطاکیہ سے ہجرت کی جب صبح ہوئی تو حضرت جبرئیل نے شہر کے دروازے پر
آکر ایک نعرہ مارا کہ مجموع اشرار بدار البوار روانہ ہوئے قال عز شانہ وما انزلنا علی قومہ من
بعدہ من جند من السماء وما کنا منزلین ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ہم خامدون ۵ اور نہین
اوتارا ہمنے اوپر قوم اسکی کے پیچھے اسکے سے کوئی لشکر آسمان سے اور نہین تھے
ہم اوتارنے والے نہین تھا عذاب ان کا مگر ایک آواز تندیس اسوقت وہ بجھے ہوئے تھے

فصل چوتھی ذکر حنظلۃ الصادق علیہ السلام اور ذکر شمہ حال یونس یہودی مین کہ امت حضرت
عیسے کو گمراہ کیا محرران اخبار انبیاے عظام نے حبیب السیر اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ بعد از
رفع حضرت روح اللہ کے بلدہ حاضورا مین کہ ایک شہر ہے مملکت یمن مین ساکنین اس مقام
نے کہ زمان فطرت مین یعنے بعد از رفع مسیحا اور قبل از بعثت خاتم انبیا علیہ من الصلوۃ
اتمہا واکملہا نافرمانی اوامر و احکام حضرت ربانی جسارت کی پاکیزہ ترین روزگار
آدمیون اس دیار مین موسوم بحنظلۃ الصادق اس جماعت کی ہدایت کے واسطے
مبعوث ہوئے بعضے انہین بحلیہ ایمان متحلی ہوئے اور بعضے عصیان اور ضلالت پر
اڑے رہے اور آخر الامر مشرکون اس قوم نے حضرت حنظلہ کو قتل کیا اور مومنین کہ اصحاب
حضرت تھے بمقابلہ اور مقاتلہ کفار بہت مشغول ہوئے ولیکن مغلوب ہی رہے الا بعد
اندک زمانہ کے حضرت منتقم حقیقی نے ایک بادشاہ کو ملوک بابل مین سے مستولی
فرمایا تا بانتقام حضرت حنظلہ ان اشرار بدکار کو تہ تیغ آبدار کرے چنانچہ وہ بادشاہ
ایک لشکر گران لیکر بنواحی حاضورا پہونچا اور کفار بھی تہیہ اسباب قتال و جدال
آمادہ کرکر مقابلہ مین آئے اور جانبین سے کشش اور کوشش بہت سی عمل مین آئی
آخر الامر وہ قوم بے حاصل ملک بابل سے ہزیمت پاکر ناچار وطن مالوف سے دست بردار ہوکر

اور طرف کو چلے اثناے راہ مین از جانب ملک العلام ملائکہ با تیغہاے بے نیام اُنکے پاس پہونچے
کہا آیت لا ترکضوا وارجعوا الی ما اترفتم فیہ ومساکنکم لعلکم تسئلون ۝ یعنے مت دوڑو اور پھر جاؤ
طرف اُس جاگہ کے کہ آرام دیئے گئے تھے بیچ اُسکے اور گھرون اپنی سے تو کہ تم سوال کیئے جاؤ۔
اور اُنھون نے اپنے افعال ناشایستہ یاد کر کر کہا آیت یا ویلنا انا کنا ظلمین فما زالت تلک دعوٰیھم
حتی جعلنٰھم حصیدا خٰمدین ۝ یعنے اے واے ہمکو تحقیق ہم تھے ظالم پس ہمیش رہا یہی پکارنا اُنکا
یہان تک کہ کر دیا ہمنے اُن کو جڑ سے کٹے ہوئے بجھے ہوئے۔ اور عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ اُمت حضرت عیسے بعد از مرفوع ہونے حضرت کے بشہر فیروزہ فام اکاسی
برس تک جادۂ شریعت پر راسخ دم اور ثابت قدم تھے بعد ازان یونس یہودی نے اُن کو
راہ راست پر سے وادی کفر و ضلالت مین ڈالا اور کیفیت اِس واقعہ کی اسطرح پر ہے
کہ یونس جہود نے کہ آپ کو سلک نماشیہ کشان شیطان لعین مین انتظام دیا تھا ملبس بلباس
زہد اور رہبانی حضرت عیسے علیہ السلام کی اُمت مین آکر چار مہینے تک ایک نصارے کے
گھر مین معتکف ہوا اور کبھی کور دے نا مبارک اپنا نہ دکھایا اور ایسا زہد اور تقوے اپنا ظاہر کیا
کہ وہ نصارے اکثرت سے مع اپنے اہل و توابع اور دوستون کے اسکا معتقد ہوا جب اسنے
جانا کہ اِس جماعت کو میری نسبت اعتقاد تمام ہو چکا بعد انقضاے مدت مذکورہ اور نصرانیون
کو پیغام بھیجا کہ تین عالمون کو اپنے علما مین سے کہ وثوق تمام اُنکے قول پر رکھتے ہو میرے
پاس بھیجدو کہ ہر ایک سے جداگانہ ایک سر اسرار الٰہی سے کہدون نصارے نے نسطورا
اور ماریعقوب اور ملکا کو یونس کے پاس بھیجا اور اُس ناشخص نے اُنمین سے اول ایک کے ساتھ
خلوت کی اور کہا مین فرستادۂ مسیح ہون قوم کے پاس تا یہ ساتھ پہونچتے پیغام اسکے
بار دل سے سبکدوش ہوؤن پھر اُس سے کہا تو جانتا ہے کہ عیسے مردہ کو زندہ کرتا تھا اور چنین اور
چنان اُس سے ظاہر ہوتا ہے اُس عالم نے جواب دیا کہ درست ہے پھر یونس نے پوچھا کہ
یہ افعال بجز خداے تعالے کے کسی سے صادر ہوتے ہین کہا نہین یونس نے کہا بس اب یقین
جان کہ عیسے پروردگار عالم ہے کہ آسمان پر سے اُتر کر اور قضایاے ارضی کو سر انجام کر کر
پھر آسمان پر چلا گیا پھر اسنے دوسرے عالم سے خلوت کی اور کہا کہ تجھپر روشن ہے کہ حضرت
عیسے علیہ السلام سے ایسے فعل اور ایسے عمل صادر ہوتے تھے کہ بغیر از آفریدگار کوئی
اُنپر قادر نہین ہے اسنے تصدیق کی یونس نے کہا تو جانتا ہے کہ حضرت عزت تعالی شانہ حرکت سے
منزہ ہے کہا ہان یونس نے کہا چاہیے کہ تو اعتقاد کرے کہ عیسے پسر خدا ہے کہ اسکو زمین پر بھیجا تھا
اور پھر اپنے پاس بلا لیا اور پھر تیسرے دانشمند سے خلوت کی اور اسیطرح باتین الٹا کر کر کہا عیسے خدا نے

زمین ہے کہ جب لوگون نے اُسکے قتل کرنے کا قصد کیا مخفی ہوگیا اور عنقریب قوم مین ظہور کرے گا اور پھر کہا حضرت عیسےٰ نے مجکو یہ خبر پہونچانے کے واسطے تمھارے پاس بھیجا ہے اور بعد اظہار سطر حکی ہذیانات کے صومعہ مین جاکر دروازہ بند کرلیا اور اُسی شب مین اپنا گلا کاٹ کر جہنم واصل ہوا جب صبح ہوئی تو نصاریٰ نے علمائے ثلثہ سے تفتیش حال کی کہ یونس نے تمسے کیا کہا ہر ایک نے سخن مخالف دوسرے کے بیان کیا قوم نے کہا ہم اسبات کو جب صحیح اور درست جانین گے کہ آپکے واسطہ یونس کی زبان سے اپنے کانون سے سنین گے انھون نے آن کر صومعہ کے دروازہ کو کھولا اور یونس کو مرا ہوا پایا پس نصاریٰ کے تین فرقہ ہوکر فرقہ نے ایک عقیدہ عقاید مذکور سے اختیار کیا قال اللہ تعالیٰ فاختلف الاحزاب من بینھم یعنے پس اختلاف کیا فرقون نے درمیان اپنے - معالم التنزیل مین مرقوم ہے کہ بعد از اختلاف یونس شقاوت مآل نصاریٰ کئی فرقہ ہوگئے ماریعقوب اور ملکانیہ اور نسطوریہ اور مرقوشیہ نے کہا ماریعقوبیہ نے عیسےٰ وہی اللہ ہے اور اسیطرح سے ملکانیہ نے کلام کیا اور کہا نسطوریہ نے عیسےٰ وہی بیٹا اللہ کا ہے اور کہا مرقوشیہ نے عیسےٰ تیسرا ہے تین مین کا اور بعضے کہتے ہین کہ عقیدہ ملکانیہ یہ ہے کہ عیسےٰ خدا ہے اور ماریعقوبیہ یہ کہ عیسےٰ پسر خدا ہے اور مذہب نسطوریہ یہ کہ تیسرا ہے تین مین تعالی اللہ عما یقول الظٰلمون علوًا کبیرًا اور پوشیدہ نہ رہے یہ جو بیان ہوا درباب فرقون نصارے کے روایت مورخون کی ہے کہ متکلمین کے اقوال سے مخالفت رکھتی ہے اور مقولہ ارباب کلام پر اگر اطلاع چاہیے تو ملل نحلل محمد شہرستانی اور دیگر کتب کلامیہ کو مطالعہ کیجے شمہ اسمین سے یہ کہ ترجمہ تاریخ ابوالفدا مین لکھا ہے کہ بلفظہ نقل کیا جاتا ہے وہ یہ کہ نقل ہے کتاب ملل النحل سے شہرستانی کہتا ہے کہ کلمہ کے مجسم ہونے مین نصاریٰ کے کئی مذہب ہین ایک فرقہ یہ کہتا ہے کہ وہ کلمہ جسم پر مثل چمکنے نور کے جسم شفاف پر اور ایک فرقہ یہ کہتا ہے کہ جسطرح موم مین چہرہ چھاپا لگتا ہے اس طرح سے وہ کلمہ جسم کے ساتھ منقش ہوگیا تھا اور ایک مذہب یہ ہے کہ الوہیت انسانیت سے اکٹھی ہوگئی تھی اور ایک فرقہ اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ کلمہ جسم مسیح سے اسطرح پیوستہ ہوگیا تھا جیسا پانی دودہ مین ملجاتا ہے بہر تقدیر سب نصاریٰ اس بات پر متفق ہین کہ حضرت مسیح کو یہودیون نے سولی دی اور مار ڈالا اور کہتے ہین کہ مسیح بعد مرنے کے اور سولی پانے کے پھر زندہ ہوا اُسکا جسم پھر شمعون الصفا نے دیکھا اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام شمعون سے باتین کرکے اور وصیت کرکے دنیا کو چھوڑ کر آسمان پر چڑہ گئے شہرستانی کہتا ہے کہ ملت نصارے مین بہتر فرقہ ہین سب سے بڑے تین یعنے ملکانیہ اور نسطوریہ اور یعقوبیہ ملکانیہ اُن نصاریٰ کو کہتے ہین جو ایک بادشاہ روم کے وقت مین بسبب غلبہ اور سطوت اُس بادشاہ کے

اُسکے ہمراہ نصاریٰ ہو گئے تھے یہ فرقہ صاف تثلیث کا اقرار کرتا ہے انھین کی خداے تعالیٰ نے قرآن
مجید مین خبر دی ہے وہ یہ کفر کرتے ہین وہ لوگ جو قائل اِس باب کے ہین کہ خدا ایک ہے تین مین
کا یہ کہ ملکائیہ کہتا ہے کہ مسیح انسان کلی ہے اور وہ قدیم ازلی ہے اور حضرت مریم نے ایک خدا کا ازلی
جنا اور سولی اور قتل واقع ہوا ہے انسانیت اور الوہیت دونون پر یہی لوگ باپ اور بیٹے کا اطلاق
خدا اور مسیح پر کرتے ہین اور اُسکا باعث یہ ہے کہ اُن لوگون نے انجیل مین اکلوتا بیٹا لکھا ہوا پایا ہے
اور ایک دلیل اُنکی یہ بھی ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو جب سولی دے چکے
اور قتل کر چکے تو اُنھون نے آپ فرمایا تھا کہ مین اپنے اور تمھارے باپ پاس جاتا ہون اور
کہتے ہین کہ خداے تعالےٰ قدیم ہے اور مسیح مخلوق ہے بعد اِس حادثہ کے پہلوانان تنومند اور علمائے
عقلمند اور ہوشیار آدمی سب ایک بادشاہی مکان مین قریب تین سو تیرہ مرد کے جمع ہوئے اور سب
بار اتفاق حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر اعتقاد ملا کر قبول کیا اُن لوگون کا یہ قول ہے کہا کرتے ہین
کہ ایمان لاتے ہین ہم خداے واحد باپ پر جو مالک ہے ہر شے کا اور صانع ہے مخلوقات کا مرئی
غیر مرئی کا اور ایمان لاتے ہین اکلوتے بیٹے ایسوع مسیح اکلوتے بیٹے خدا کے پر جسنے پیدا کیا تمام خلق
کو اور وہ خود مصنوع نہ تھا خدا ہی سچا ہے سچے خدا سے اپنے باپ کے جوہر سے جسکے ہاتھ سے سب
عالم پیدا ہوئے اور وہ شے جو واسطے ہمارے اور واسطے مخلصی ہماری کے آسمان سے اُترتی ہے اور قابل
ہین اِس بات کے کہ حضرت عیسےٰ مجسم ہوئے روح القدس اور پیدا ہوئے مریم سے اور سولی بھی ہوئی
اور دفن بھی کیے گئے پھر تیسرے روز جی اُٹھے اور آسمان کو چڑھ گئے اور اپنے باپ کے داہنی طرف بیٹھے
اور پھر تشریف لانے کو مستعد ہین دوسرے بار واسطے انفصال قضایا مُردون اور زندون کے اور ایمان
لاتے ہین ہم روح قدس واحد پر ایسی روح جو اُسکے باپ سے نکلتی ہے اور ایمان لاتے ہین ہم
اِسبات پر کہ بھروسا کرنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی شفاعت پر موجب ہے گناہون کے معاف
ہو جانے کا اور ایمان لاتے ہین ہم اِسبات پر کہ بدن ہمارے اُٹھینگے اور ابد الآباد تک
زندہ رہینگے اور ایمان لاتے ہین ہم اِس جماعت قدسیہ پر جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ہم جلیس
تھے مسیحی یہ جو ہمنے ذکر کیا اِس مذہب اور طور پر اول ہی اول اتفاق ہوا تھا اور
شریعت بھی اُنھون نے بنائی ہے جسکو الیمانوت کہتے ہین اور فرقہ دوسرا یعنی نسطوریہ
یہ وہ لوگ ہین جو نسطورس کے زمانہ مین تھے یہ لوگ نزدیک نصاریٰ کے ایسے ہین کہ
جیسے معتزلہ ہمارے نزدیک یہ فرقہ اول فرقہ سے تجسد مسیح مین مختلف ہین اِن کا
مذہب امتزاج کا نہین بلکہ یہ لوگ کہتے ہین کہ کلمہ جسد مسیح پر ایسا چمکا شمس آئینہ یا بلور مین
چمکتا ہے اور یہ کہتے ہین کہ مسیح پر الوہیت کی جہت سے قتل واقع نہین ہوا بلکہ جہت انسانیت

پر قتل ہوا ملکانیہ اسکو نہین مانتے اور تیسرا فرقہ یعقوبیہ وہ ہین جو یعقوب الیہ دعائی کے ہم عصر تھے یہ ایک راہب تھا قسطنطنیہ مین انکا یہ مذہب ہے کہ کلمہ بھی گوشت اور خون ہوکر خداوند عیسےٰ مسیح کی شکل پیدا ہو گیا تھا ابن نورم کہتا ہے کہ فرقہ یعقوبیہ کے لوگ یہ کہتے ہین کہ مسیح خدا ہے قتل بھی کیا گیا اور مصلوب بھی اور تین روز تک مردون مین پڑا رہا انکا یہ مقولہ ہے کہ ان تین دن تک دنیا بدون خدا کے جو سب کا مدبر ہے رہی اُن لوگون کی کفر کی خدا تعالےٰ نے قرآن مجید مین خبر دی ہے اُس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ کافر ہین وہ شخص جو کہتے ہین کہ مسیح ابن مریم خدا ہے انتھی ما اوردنا ھھنا نقلا من کلام الشھرستانی وھذا القدر کاف لمن ادنی لب مترجم کہتا ہے یہ سب دروغ کہتے ہین اور راہ کذب طے کرتے ہین حق یون ہے کہ حضرت عیسےٰ بندہ اور آفریدہ اور پیغمبر خدا تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۂ نسا مین فرماتا ہے

یا اھل الکتٰب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القٰھا الی مریم وروح منہ فامنوا باللہ ورسلہ ولا تقولوا ثلثۃ انتھوا خیرا لکم انما اللہ الہ واحد سبحانہ ان یکون لہ ولد لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض وکفی باللہ وکیلا لن یستنکف المسیح ان یکون عبد اللہ ولا الملٰئکۃ المقربون ومن یستنکف عن عبادتہ ویستکبر فسیحشرھم الیہ جمیعا

یعنے اے اہل کتاب کے مت زیادہ گوئی کرو بیچ دین اپنے کے اور مت کہو اوپر اللہ کے مگر سچ سوائے اسکے نہین کہ عیسےٰ بیٹا مریم کا ہے پیغمبر اللہ کا ہے اور حکم ہے اسکا ڈال دیا اسکو طرف مریم کے اور روح ہے اسکی طرف سے پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے اور مت کہو خدا تین ہین باز رہو بہتر ہوگا واسطے تمہارے سوا اسکے نہین کہ اللہ معبود اکیلا ہے پاک ہے وہ اُس سے کہ ہو واسطے اسکے اولاد واسطے اسی کے ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور کفایت ہے اللہ کارساز ہرگز نہ انکار کرے گا مسیح اس سے کہ ہو بندہ واسطے اللہ کے اور نہ فرشتے مقرب اور جو کوئی انکار کرے بندگی اسکی سے اور تکبر کرے گا پس اکٹھا کرے گا اُن کو طرف اُسکے سب کو اور سورۂ مائدہ مین فرمایا ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم قل فمن یملک من اللہ شیئا ان اراد ان یھلک المسیح ابن مریم وامہ ومن فی الارض جمیعا وللہ ملک السمٰوٰت والارض وما بینھما یخلق ما یشاء واللہ علی کل شیء قدیر وقالت الیھود والنصٰری نحن ابنٰؤا اللہ واحبٰؤہ قل فلم یعذبکم بذنوبکم بل انتم بشر ممن خلق یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء وللہ ملک السمٰوٰت والارض وما بینھما والیہ المصیر یعنے البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے ہین تحقیق اللہ وہ ہی ہے مسیح بیٹا مریم کا کہو پس کون اختیار رکھتا ہے اللہ کے کام مین کچھ اگر چاہے کہ ہلاک کر ڈالے مسیح بیٹے مریم کو

اور ماں اسکی کو اور اُن لوگوں کو کہ بیچ زمین کے ہیں سارے اور واسطے اللہ کے ہے
بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان اُنکے ہے پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور اللہ
اوپر ہر چیز کے قادر ہے اور کہا یہودیوں نے اور نصاریٰ نے ہم بیٹے اللہ کے اور پیارے ہیں
اُسکے کہہ پس کیوں عذاب کرتا ہے تمکو ساتھ گناہوں تمہارے کے بلکہ تم آدمی ہو اُس چیز سے کہ پیدا
کیا ہے بخشتا ہے جسکو چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور واسطے اللہ کے ہے
بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان اُنکے ہے اور طرف اُسی کے ہے
پھر جانا اور پھر فرمایا ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم وقال المسیح یٰبنی اسرائیل
اعبدوا اللہ ربی وربکم انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماوٰہ النار وما للظٰلمین
من انصار لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلٰثۃ وما من الٰہ الا الٰہ واحد وان لم ینتھوا
عما یقولون لیمسن الذین کفروا منھم عذاب الیم افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونہ
واللہ غفور رحیم ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ
کانا یاکلان الطعام انظر کیف نبین لھم الاٰیٰت ثم انظر انیٰ یؤفکون قل اتعبدون من
دون اللہ ما لا یملک لکم ضرا ولا نفعا واللہ ھو السمیع العلیم قل یاھل الکتٰب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق ولا تتبعوا اھواء
قوم قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علیٰ لسان داؤد وعیسی ابن مریم ذٰلک بما عصوا وکانوا
یعتدون یعنے البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق اللہ وہ ہے مسیح بیٹا مریم کا
اور کہا مسیح نے اے بنو یعقوب کے عبادت کرو اللہ کی پروردگار میرا ہے اور پروردگار
تمہارا تحقیق بات یہ ہے جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ نے اوپر
اسکے بہشت اور جگہ اُسکی آگ ہے اور نہیں واسطے ظالموں کے کوئی مددگار البتہ تحقیق کافر
ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور نہیں کوئی معبود مگر معبود ایک
اور اگر نہ باز رہینگے اُس چیز سے کہ کہتے ہیں البتہ لگیگا اُن لوگوں کو کہ کافر ہوئے اُنمیں
سے عذاب درد دینے والا کیا پس نہ توبہ کی طرف اللہ کے اور نہ بخشش مانگی اُس سے
اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان نہیں مسیح بیٹا مریم کا مگر پیغمبر تحقیق گذرے ہیں پہلے اُس
سے پیغمبر اور ماں اُسکی صدیق تھی یعنے اولیا دونوں کھاتے تھے کھانا دیکھ کیونکر بیان
کرتے ہیں ہم واسطے اُنکے نشان پھر دیکھ کہاں سے پلٹائے جاتے ہیں کہہ کر عبادت
کرتے ہو تم سوائے خدا کے اُس چیز کو کہ نہیں اختیار میں رکھتی واسطے تمہارے ضرر اور نہ
نفع اللہ وہ ہے سننے والا جاننے والا کہہ اے صاحب کتاب کے مت زیادتی کرو بیچ دین
اپنے کے سوائے حق کے اور مت پیروی کرو خواہشوں اُس قوم کی کہ تحقیق گمراہ ہوئے

پہلے اِس سے اور گمراہ کیا بہتون کو اور بہک گئے راہ سیدھی سے لعنت کیے گئے وہ لوگ کہ
کافر ہوئے بنی اسرائیل سے اوپر زبان داؤد کے اور عیسیٰ بیٹے مریم کے یہ بسبب اِسکے کہ نافرمانی کرتے
تھے اور گئے حد سے نکل جائے پس ان آیات بینات سے صاف واضح ہے کہ قول یعقوب جو کہتا
تھا اللہ یہی تھا جو صورت مسیح مین آیا تھا اور قول نسطور جو قائل تھا کہ مسیح اللہ کا بیٹا تھا جتنی مدت
تک کہ چاہا ظاہر کیا پھر اُسکو اپنے پاس بلالیا یعنے معاذ اللہ نور الٰہی تین حصہ ہو گیا ایک اللہ رہا ایک
روح القدس ایک مسیح اور باقی اقوال کہ مذکور ہوئے صریح کفر ہین من ذالک قوله
و نقول کما قال اللہ تعالےٰ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہین جنا اُسنے
اور نہ جنا گیا اور نہین ہے واسطے اُسکے برابری کرنے والا کوئی **فصل پانچوین** قصہ اصحاب
کہف مین نغمہ سنجان گلستان غرائب اخبار اور داستان سرایان عجائب آثار نے
درباب عدد و اسامی اصحاب کہف اور سبب ایمان اور نام بلدہ اُنکے مین اختلاف کیا ہے
زمرۂ مورخین کا یہ عقیدہ ہے کہ اصحاب کہف قبل از بعثت روح اللہ غار مین جاکر سوئے اور بعد
از رفع حضرت باسمان جاگے اور خبردار ہوئے اور ایک فرقہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ظہور حالات اُنکے
بعد از صعود کرنے حضرت مسیحؑ کے آسمان پر ظہور مین آئے راویان اخبار رکھتے ہین کہ اصحاب
کہف ساکنان شہر افسوس مضافات دیار مداین متعلقات یونان ہی سے تھے اور سبب قبول
ایمان ان کا بعضون اسطرح بیان کیا ہے کہ جب مسیح جالینوس طبیب کو اُس بلدہ مین اقامت
پذیر تھا پہونچا کہ اندھے اور کوڑہی کو عیسےٰ مسیح علاج کرتا ہے گیا یہ افعال طبیبان حاذق سے
بھی صادر ہوتے ہین اور جب سنا کہ وہ مردہ کو بھی زندہ کرتا ہے کہا یہ عمل غیر قدرت بشر سے
باہر ہے اگر عیسےٰ احیاے موتی کرتا ہے تو اُسکو دعوےٰ نبوت مین صادق جاننا چاہیئے
اور بعد از تو اتر اس خبر کے مع ایک باعث شاگردون اور دوستون اپنے کے از راہ
دریا متوجہ خدمت بابرکت حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہوا اور کشتی مین زحمت مرض شکم
مبتلا ہو کر بحالت نزع پہونچا اُسکے شاگردون نے اُس سے کہا کہ سبحان اللہ جمیع مریض جو
مین انفاس متبرکہ بیمارون کے صحت پاتے ہین یہ کیا بعید ہے کہ اپنے علاج مین ہم
عاجز ہو جالینوس نے کہا انی اعالج بما اعلم یعنے تحقیق علاج کرتا ہون ساتھ اُس چیز کے کہ
جانتا ہون مین اُسکو پھر کہا ایک کوزہ پانی سے بھر کر میرے پاس لاؤ جب اسکے شاگرد آبخورہ پانی کا بھرا ہوا
لائے ایک دارو کہ بنا بر سہال اپنے شکم کی بنائی تھی تھوڑی سی آتش سوچہ مین ڈالی اور بعد ایک ساعت کے
اوس ظرف پر آب کو دیکھا کہ تمام پانی جم گیا اور کسیطرح سے بہتا نہین ہے اپنے شاگردون سے کہا کہ تدبیر

انعقاد آب ہوتی کہ یہ کنکر وہ ہی دواسے جالینوس قوی الاسہال سے چند اُس مقدار کی کہ آبخورہ مین ڈالی
تھی اور بسبب سرعت اثر اُسکے پانی منجمد ہو گیا تھا کھالی بعد اسکے اسکو اسہال متواتر ہوئی اور بشدت
اسہال سبب قریب مرگ ہوا اور کہا کہ مرض موت کا کچھ علاج نہین ہے با قضا برنمے توان آمد
با قدر برنمے توان آویخت + غرضکہ اسوقت جالینوس نے یہ وصیت کی کہ بعد از تکفین و تدفین
میرے تم سب رفیق حضرت مسیح کے پاس جاکر اُنکی نبوت کے ساتھہ اعتراف کرنا القصہ اہل کشتی
جب سفینہ سے اُترے جالینوس کو دفن کیا اور ملازمت حضرت روح اللہ مین پہونچکر
بدولت اسلام و توحید مشرف ہوئے اور پھر اپنی اپنی ولایت کو مراجعت کی اور خلائق
اُس دیار کو وصیت جالینوس سے مطلع کیا مردم اُس دیار نے اپنی حیات گذشتہ پہ افسوس
کیا کہ واے او پہ ہمارے کہ ہمنے اپنی مدت ضلالت مین صرف کی خلاصہ یہ کہ یہ سبھی ایمان لائے اور یہ
روایت قول محمد بن محمود سہروردی کے مخالف ہے کیونکہ آنشے تاریخ حکما مین لکھا ہے کہ جالینوس
حکیم نے قبل از دوسو برس بعثت حضرت عیسیٰ کے شربت مرگ چکھا تھا اور نیز منافی اُس
روایت کے جو پہلے قصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مین گذری العلم عند اللہ تعالی بحقیقۃ الحال
اور روایات سے سطرح منقول ہے کہ اصحاب کہف اور تمام اہل افسوس جب ایمان لائے تھے کہ ایک
حوارین مین سے بغرض دعوت شمعون الصفا اُس دیار مین پہونچا تھا اور تمامے دعوت حوارین مین
خلائق آسمان کو ایک بادشاہ جبار دقیانوس نام بلاد روم مین باہل مین متولی ہوکر آدمیون کو
بلکہ بت پرستی ترغیب کرتا تھا اور جو کوئی اُسکا انکار کرتا تھا سیاست فرماتا تھا بسبب اسکے بعد افسوس برکہ
اصحاب کہف وہان رہتے تھے غلبہ پایا اور خلق کو اپنی متابعت پہ دعوت کی بعضون نے تابعداری
اختیار کی اور بعضون نے نہ کی اور اور اہل توحید لاچار اور مجبور ہوکر ہر طرف نکل گئے یا کہین
کہین گوشہ مین چھپ رہے اور اشرار نابکار اخیار اور ابرار کو ایذا دیے اختفاے ایمان
دہی کرتے تھے اور دقیانوس بے ناموس بقطع اعضا اُن کے حکم دیتا تھا سات شخص
اولاد عظماے اُس ولایت سے اپنے گھرون مین بیٹھے ہوئے دروازے بند کرکر بعبادت
پروردگار عالمیان مشغول رہتے اور حضرت مجیب الدعوات سے تضرع اور تخشع بجہت دفع شر
دقیانوس مسئلت کرتے تھے روز عید کہ دقیانوس نا بہ معبود باطل اپنے کے مذبح اور قربانی
اشتغال کرتا تھا ایک مرتبہ اُسنے حکم کیا تھا کہ جو کوئی اُسدن مذبح مین حاضر نہ ہوگا اور
میرے بت کو سجدہ نہ کرے گا اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کروا ڈالونگا اور حال اُن سات خدا رسیدہ
سے مطلع ہوکر اُن کے احضار کے واسطے بھی حکم دیا جب ارباب خلوت حسب الحکم اُس انجمن
مین حاضر ہوئے دقیانوس نے اُنسے پوچھا کہ تمہارے تمرد کا سبب کیا ہے کہ میرے حکم واجب الاتباع

سے انحراف اور ادائے قربانی سے اجتناب اور سجدۂ صنم سے احتراز کرتے ہو مکسلمینا کہ انمین رتبہ سروری رکھتا تھا پیش آیا اور کہا کہ اے بادشاہ تو ہمکو ایک ایسی مصنوع ناشخص کی پرستش پر دعوت کرتا کہ نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ اُس سے نفع متصور ہے اور نہ ضرر ایسے جماد کو ہم کیونکر معبود حقیقی جانین اور کسطرح سے اپنی پیشانی اُسکے روبرو زمین پر رکھین تو اس خیال سے درگذر کہ ہم سے ہرگز یہ فعل صادر نہین ہونے کا دقیانوس نے کہا جو تم میرے معبود کو سجدہ نہین کرتے تو تمہارا مسجود کون ہے۔ آیۃ فقالوا ربنا رب السموات والارض لن ندعوا من دونہ الٰھًا یعنے پس کہا اُنھون نے پروردگار ہمارا اور پروردگار آسمانون کا اور زمین کا ہے ہرگز نہ پکارینگے ہم سوائے اُسکے کسی معبود کو جب اُس جبار نے یہ بات سنی عنان تمالک ہاتھ سے چھوڑ کر اِن کے قتل پر اشارہ کیا مکسلمینا نے کہ آثار خوف و فزع بشرۂ یارون سے مشاہدہ کیا کہا اے بادشاہ ہمکو اپنے محافظون کو تفویض کر دے اور آج کی رات مہلت عطا کر اگر کل ہم تیرے کیش کو قبول کرینگے تو ہمپر رحم کرنا والا جو تیرا مدعا ہے ہمارے ساتھ عمل مین لانا دقیانوس کو اِنکا یہ کلام مقبول ہوا اور اہل توحید کو محبوس کیا اور اُنھون نے فرصت پا کر اوسی شب مین فرار کیا جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے کہ وحی نازل کی اللہ نے مجھپر فرمایا آیت ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیتنا عجبًاؕ یعنے کیا گمان کیا ہے تونے یہ کہ رہنے والے غار کے اور اُس کھودے ہوئے کے تھے نشانیون ہماری سے تعجب کرتے زمین روم مین ایک شہر تھا جسکا نام افسوس مشہور تھا اُسے بنایا تھا ایک نیک بخت بادشاہ نے اتفاقًا وہ بادشاہ مر گیا اور سلطنت وہان کی خراب ہو گئی جب یہ خبر مملکت فارس مین پہونچی تو وہان کا بادشاہ دقیانوس نام کہ ظالم اظلم تھا لشکر لیکر شہر افسوس پر چڑھا اور بعد جنگ اُسکو فتح کیا اور اُس شہر مین ایک قلعہ مستحکم بنایا راوی لکھتا ہے کہ اُس قلعہ کا طول اور عرض تین تین کوس تھا اور نہایت صاف اور گڑھے پتھرون سے بنایا گیا تھا جسمین چار ہزار ستون طلائی زرناب کے تھے اور چھت بھی سونے کی تھی اور زنجیرین تھین کوفت کی ہوئی چاندی کی اور ہر رات چراغ روشن کیے جاتے تھے خوشبو تیل سے اور مکان مین دو سو روشندان مشرق کی طرف اور دو سو مغرب کی طرف رکھے تھے کہ شبانہ روز ہر وقت شعاع ضیاء آفتاب و ماہتاب سے اُسمین روشنی رہتی تھی اور ایک تخت مرصع بنایا تھا کہ طول اوسکا اسّی گز کا اور عرض اُسکا چالیس گز کا تھا اور دہنی طرف اُس تخت کی اسّی کرسیان سونے کی اور

اور بائین طرف بھی اسیقدر رکھی تھین کہ اُنپر امرا اور ارکان سلطنت بیٹھتے تھے اور ایک روایت یہ ہی کہ ایک
طرف کرسیون پر بادشاہ اور شہرون کی اور ایکطرف امرا اور ارکین بیٹھتے تھے یعنے اپنی بادشاہ اسکے تابع
اور خدمت مین رہتے تھے اور خود بادشاہ اُس تخت پر بیٹھتا تھا اور ایک تاج مکلف کندن کا جڑاؤ جواہر نگار
تھا اور اُسکے سات رکن تھے اور ہر رکن پر اسطرح موتی چمکتے تھے جیسے اندھیری رات مین روشنی چراغونکی ہوتی
ہی اور اُس بادشاہ نے پچاس لڑکے سرداروںکی آراستہ کیے تھے اور اُنھین سونیکی ٹوپیان پہنائی تھین اور اُنکے
ہاتھون مین عصا سونے کے دیے تھے اور چھہ لڑکے اولاد علما مین سے بعد تربیت اور تعلیم کے اپنے وزیر کیے
تھے کہ تین اُنمین کے داہنی طرف اور تین بائین طرف کھڑے رہتے تھے وہ جو داہنی طرف کھڑے رہتے تھے
اُنمین ایک کا نام تھا یملیخا اور دوسرے کا مکسلمینیا اور تیسرے کا کشا نطیونس اور جو بائین طرف رہتے تھے
ایک کا نام مرطونس دوسرا کشوطونس تیسرا سا ربیونس اور ایک روایت سے یہ چھہ نام یون ہین یعنی داہنی طرف
والے یملیخا مکسلمینیا مثمتیا اور بائین طرف والے مرنوس مرتوس شاذرطوس اور یہ بادشاہ سب باتون
مین اُنسے مشورہ کرتا تھا اور بغیر اُنکے کوئی کام نہ کرتا تھا اور جسوقت یہ بادشاہ اجلاس کرتا تھا اور بار لگتا
تو یہ دستور مقرر تھا کہ اُنمین سے ایک شخص کے ہاتھ مین ایک پیالہ سونیکا بھرا ہوا مشک سے اور دوسرے
کے ہاتھ مین بھرا ہوا گلاب سے اور تیسرے کے ہاتھ مین ایک جانور اُڑنیوالا سدھایا ہوا ہوتا تھا جب وہ
جانور چھوڑ دیا جاتا تھا تو وہ پہلے غوطہ لگاتا تھا گلاب کے پیالہ مین پھر اُڑتا تھا اور غوطہ لگاتا تھا مشک
کے پیالہ مین اور اسی طرح اُڑتا ہوا بادشاہ کے سر پر جاتا کہ قطرات لطیف مشک اور گلاب کے اُسکے پرون سے
جھڑتے اور بادشاہ کے سر پر پڑتے اور بعض تفاسیر مین لکھا ہی کہ رنگ اُس جانور کا سفید تھا اور بازو
اُسکے سُرخ اور یہ بھی لکھا ہی کہ جب بادشاہ اشارہ کرتا تھا تب وہ جانور از خود اُڑکر غوطہ لگاتا تھا اور
پھر تاج پر بیٹھ کر پر جھاڑتا تھا اور یون ہاتھ پر ایک لڑکے کے بیٹھا رہتا تھا الغرض تیس برس اسطور پر
گذرے اور اُس عرصۂ کثیر مین کبھی کسی طرح کا رنج اور غم اُس بادشاہ کو نہ پیش آیا اور کسی طرح کی بیماری
اُس مدت مین کبھی نہ ہوئی حتی کہ کبھو سر تک نہ دُکھا آخر کو ایسا سرکش ہوگیا اور غرور اُسکے سر مین بھرا
کہ دعوی خدائی کا خود کرنے لگا اور لوگون کو دعوت کی کہ مجھے خدا کہین اور جو شخص کہ اس بات کو قبول
کرتا تھا اسے خلعت و زر اور بہت اسباب دنیاوی دیتا تھا ناچار بہت لوگون نے قبول کیا غرض سب
پوجتے تھے اور ہر سال مین ایک روز عید کا مقرر تھا اتفاقاً ایک روز عید کو بادشاہ تخت پر بیٹھا تھا اور
وہی تاج مرصع سر پر رکھا ہوا تھا کہ ناگاہ ایک سردار اُسکے ارکان سلطنت کا یہ خبر وحشت اثر لایا کہ لشکر
فارس تیری ملک پر غالب آیا بادشاہ یہ سنتے ہی نہایت محزون اور غمگین ہوا یہان تک کہ تھرتھرا کر تخت
کے نیچے گر پڑا اور تاج سر سے الگ جا رہا جب یہ حرکت اُن تین وزیرون مین سے جو داہنی طرف کھڑے تھے
اُس ایک نے دیکھی کہ یملیخا جسکا نام تھا بسبب اسکے کہ وہ بہت عالم اور عاقل تھا سوچا اور فکر کیا کہ

معاذ اللہ اگر فی الحقیقت دقیانوس خدا ہی تو یہ خبر سنکر کیون غمگین ہوا اور پھر خیال کرنے لگا کہ یہ کھاتا بھی ہی اور پیتا بھی ہی اور سوتا بھی ہی جو کہ ہم سب لوگ کرتے ہین اگر یہ سچ خدا ہوتا تو چاہیے تھا کہ یہ صفاتین اُس مین نہوتین کیونکہ خدا تعالی کی یہ صفتین نہین ہین اور ذات پاک اُسکی اِن باتون سے منزہ اور مبرا ہی غرض یملیخا یہ باتین سوچکر دل مین متحیر اور متفکر تھا کہ دربار برخاست ہوا ہر ایک شخص اپنے اپنے گھر گیا اور معمول تھا کہ یہ چھئون جوان وزیران سلطنت ہر شب ایک ایک کے گھر مین جمع ہوتے تھے اور کھاتے پیتے تھے اتفاقاً اُسدن نوبت فراہم ہونے سبکی یملیخا کے مکان کی تھی چنانچہ شام کو اُسکے گھر مین سب جمع ہوئی اور بدستور کھانے پینے لگے تو پانچون نے کھایا پیا یملیخا نے کچھہ نہ کھایا پیا جب انھون نے سبب اُسکا پوچھا تو اُسنے ظاہر کیا کہ ای بھائیو کچھہ نہ پوچھو میرے دل مین ہزارون کھانے پینے اور چین آرام سے زیادہ مزے بھر رہے ہین پانچون نے پوچھا کہ ای بھائی بیان تو کرو کہ وہ کیا ہین اُسنے کہا کہ طلوع کیا میری فکر نے طرف آسمان کے مین نے خیال کیا کہ یہ اتنا بڑا خیمہ آسمان بغیر ستون و چوب اور بدون زنجیر و طناب کیونکر برپا ہی اور چاند سورج ایسے روشن جو اپنا نظیر نہین رکھتے آپ سے آپ کسطرح بنے اور پھر آسمان کو اِتنے ستارون سے خود بخود زینت کیونکر حاصل ہوئی بیشک ان سب کا کوئی بنانے والا ضرور ہی اور مین نے غور کیا زمین مین کہ یہ فرش کسنے بچھایا ہی پانی پر اور کسنے اِسے مستحکم کر دیا ہی اور باندھا ہی پہاڑون سے کہ ہل نہین سکتی پھر خیال کیا مین نے کہ کسنے بچے کو مان کے پیٹ مین ڈالا اور باہر نکالا اور کسنے غذا دی پیٹ مین اور پرورش کیا پھر جانا مین نے کہ اِن سب باتونکا کوئی کاریگر ہی اور وہ بڑا تدبیر والا ہی سوای دقیانوس کے کیونکہ اِس سے یہ باتین بن نہین آتین بلکہ اِسمین خود سب احتیاجین پائی جاتی ہین جو کہ ہم مخلوق مین ہین تو بالضرور یہ بھی ایک مخلوق مین سے ہے اور خالق ارض و سموات اور صانع تمام مخلوقات ذات پاک پروردگار ہی بالجملہ مضمون اِن آیات کرامت مشحون کا بالہام ربانی اسکے آئینہ ضمیر مین انعکاس پذیر ہوا قولہ تعالی والسماء بنیناہا باید وانا لموسعون ۵ والارض فرشنہا فنعم الماہدون ۵ ومن کل شیء خلقنا زوجین لعلکم تذکرون ۵ ففروا الی اللہ انی لکم منہ نذیر مبین ۵ اور آسمان کو بنایا ہمنے اُسکو ساتھہ قوت کے تحقیق ہم اسکو البتہ کشادہ کرنے والے ہین اور زمین کو بچھایا ہمنے اُسکو پس اچھا بچھونا کرنے والے ہین ہم اور ہر چیز کو پیدا کیا ہمنے دو قسمین تو کہ تم نصیحت پکڑو پس بھاگو طرف اللہ کے تحقیق مین واسطے تمہارے اُس سے ڈرانے والا ہون ظاہر - اور جب یہ کلام نیک انجام یملیخا کا اُن پانچون یارون نے سُنا تو بیساختہ اِسکے پانوٗن پر گر پڑے اور قدم چومنے لگے اور کہنے لگے کہ بھائی فی الحقیقت تو سچ کہتا ہی اور جو کچھہ تیرے دل مین آیا ہی بیشک ہمارا دل بھی یہی قبول کرتا ہی اب جو تو حکم کرے وہی ہم بجا لاوین ظاہر اللہ تعالے نے اُنکے دلون مین مطالب اِن آیات بینات کے القا فرمائے آیت خلق السموات بغیر عمد ترونہا

والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم وبث فیہا من کل دابۃ وانزلنا من السماء ماء فانبتنا من کل زوج
کریم ہذا خلق اللہ فارونی ماذا خلق الذین من دونہ بل الظلمون فی ضلال مبین ۵ یعنی پیدا
کیا آسمانون کو بغیر ستون کے دیکھتے ہو تم اُسکو اور ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کہ ہل جاوی ساتھ
تمھارے اور پھیلائے بیچ اُسکے ہر طرح کے جانور اور اُتارا ہمنے آسمان سے پانی پس اُگائی ہمنے بیچ اُسکے
ہر قسم نفیس سے یہ ہی پیدائش خدا کی پس دکھلاؤ مجکو کیا پیدا کیا ہی اُن لوگون نے جو کہ سوا اُسکے ہین بلکہ
ظالم بیچ گمراہی ظاہر کے ہین غرضکہ یہ سنکر یملیخا نے کہا ای بھائیو مین کوئی رستہ واسطے اپنے اور تمھاری
بہتر نہین دیکھتا سوا اسکے کہ یہان سی بھاگ جاوین طرف بادشاہ ارض وسموات کے اسواسطے کہ
ان الفرار من عادت اہل احتیاط یعنے تحقیق بھاگنا عادت اہل احتیاط سے ہے تاکہ اُس ظالم سے
نجات پاوین اُنھون نے کہا ع صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شماست + جدھر تو قصد کرے ہم تیرے
ساتھ ہین یملیخا یہ بات سنتے ہی کھڑا ہوا اور اُسکا ایک باغ تھا کھجورون کا سیدھا اُنکو ساتھ لیے ہوے
باغ مین چلا گیا اور تین درم کو کھجورین بیچین یا تین ہزار درم کو سارا باغ بیچا اور درم چادر کے کونے مین
باندھ لیے اور چھوٹون گھوڑون پر سوار ہو کر سر بصحرا نکلے جب شہر سے تین کوس کی مسافت پر پہونچے تو
پھر یملیخا نے کہا ای بھائیو اب ملک دنیا گیا اور دولت حشمت چھوٹی یاد کرو خدا کو اور پکار دو سے اُترو
گھوڑون سی اور چلو اپنے پانؤن سے اللہ کہ خالق ارض وسموات ہی تمھارے واسطے نجات بخشے اور سب کام
آسان کرے سب گھوڑون پر سے اُتر پڑے اور پانؤن پانؤن چلنے لگے اور گھوڑون کو ہانک دیا چونکہ
یہ چھوٹون نازپروردہ اور عیش وآرام کے خوگر تھے کبھو پیادہ پا کاہے کو چلے تھے مصرع چلتے چلتے
انکے پانؤن مین پھپھولے پڑگئے + یہان تک کہ پھپھولے خلش خار سے فگار ہو کر لہو لہان ہو گئے مصرع
پانؤن مین آبلے اور آبلون مین خار بھی ہی + بڑی محنت اور مشقت سی جون تون گر پڑ کر اکیس کوس پر
پہونچے وہان انکو پیاس کا غلبہ ہوا ناگاہ ایک چرواہا انھین دکھائی دیا اُس سی کہا کہ اگر تیرے پاس
تھوڑا پانی یا دودھ ہو تو ہمکو پلا اُسنے کہا کہ بہت اچھا پلاتا ہون لیکن مین تمھاری چہرون سی روشنی
شہزادون کی سی دیکھتا ہون اور نہین گمان کرتا سوا اسکے کہ تم بھاگے ہوے ہو معلوم نہین کہ تمپر کیا
مصیبت پڑی ہی پہلے تم اپنا حال سچ بیان کرو تا میرا اخلجان خاطر جاتا رہی یملیخا نے جواب دیا کہ ای شخص
کیا پوچھتا ہی حال ہمارا اور کیون مبالغہ کرتا ہی راست گفتاری مین ہم ایسے دین مین داخل ہوی ہین
کہ ہمین جھوٹ بولنا جائز اور حلال نہین اور اگر ہم جھوٹ بولین تو کوئی نجات دینے والا نہین پھر تمام
قصہ بیان کیا چرواہا تمام حال سنکر انکے قدمون پر گرا اور کہا جو تمھاری دل مین آیا ہی بیشک میرا دل
بھی یہی قبول کرتا ہی لیکن تم اپنا یہان ٹھہرو کہ مین بکریان اور دنبیان اُنکے مالکون کے پاس
پہونچاؤن غرض وہ چرواہا گیا اور پہونچا کر اُلٹے پانؤن جلدی جلدی دوڑا ہوا پھر آیا لیکن اُسکا ایک کتا

تھا کہ وہ بھی ساتھ ساتھ چلا آیا راوی لکھتا ہی کہ حبیب خدا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ رنگ
اُس کُتّے کا ابلق تھا اور نام اُسکا قطمیر جسوقت اُن چھوَن جوانون نے دیکھا کہ ایک کُتا بھی چرواہے کے
ساتھ آتا ہی تو آپس مین کہا کہ ایسا نہو کہ یہ کُتا ہمین فضیحت کر ڈالے یعنے خیال کیا کہ اگر ساتھ ہوگا تو رات
کو جہان کہین ہم رہین گے یہ وقت بیوقت بھونکیگا اور اسکے بھونکنے سے لوگ جان جاوینگے کہ یہان پر
آدمی ہین اگر کوئی وطن کا آدمی آئیگا اور ہمکو دیکھے گا تو بیشک پکڑے جاوینگے یہ خیال کرکے چھوَن جوان
کُتّے کو پتھر مارنے لگے کہ کسی طرح اُلٹا پھر جاوے جب کُتّے نے یہ حال دیکھا تو دوڑکر اُنکے پاؤنپر لوٹنے لگا
جیسے کوئی عجز اور زاری کرتا ہی اور انجام کو بحکم خداے تعالے گویا ہوا اور نہایت صاف زبان سے
کہنے لگا کہ اے قوم تم کیون مجھے پھیرتے ہو مین تمھارا بھید نہین ظاہر کرنیوالا اور مین گواہی دیتا ہون
کہ خداے تعالے وحدہ لاشریک ہی اور میرے سببسے کوئی تمھارا دشمن تمھارے راز پر نہین آگاہ ہوگا
مین بھی امید رکھتا ہون کہ تمھارے طفیل سے مجھے بھی خداے تعالے سے قربت اور نزدیکی نصیب ہو
جونہین جوانون نے یہ باتین اُسکی سُنین بیساختہ پتھر ہاتھون سے ڈال دیے اور اُسے گودی مین اُٹھا
لیتا تھا اور کندھے پر چڑھاتا تھا اور اُسے لیے ہوے چلتے تھے اور چرواہا آگے آگے چلا جاتا تھا آخر کو
چرواہا ایک پہاڑ پر اُنھین لیکر چڑھا اور ایک غار کے پاس کھڑا کیا اور اُس پہاڑ کا نام بنجلوس تھا اور
غار کا نام وصید اور اُس غار کے آگے چشمہ جاری تھا اور درخت میوہ دار موجود چونکہ یہ بہت بھوکے
پیاسے تھے اُن درختون کا میوہ دانہ سیر ہو کر کھایا اور اُس چشمہ سے پانی خوب پیا اور اُس غار مین
جاکر آرام لیا اور دروازہ پر غار کے کُتا بھی ہاتھ پھیلا کر بیٹھا کہتے ہین حق تعالے نے ملک الموت کو
حکم دیا کہ اُن سب کی روحونکو قبض کرے لیکن یہ روایت قبض ارواح کی ضعیف ہی صحیح یہ ہی کہ اللہ تعالے
نے اُنپر نوم مستغرق غالب کی اور واسطے ہر ایک کے دو دو فرشتے تعین کیے کہ وہ کروٹین بدلتے رہین
داہنے سے بائین طرف اور بائین سے داہنی طرف اور ابن عباس سے روایت ہی کہ وہ فرشتے برس
بھر مین ایک دفعہ اُنکی کروٹ بدلتے تھے تاکہ زمین اُنکے بدنون کو نہ کھا جاوے یعنے بدن اُنکے بوسیدہ
نہون اور گل نہ جاوین اور یہ بھی روایت ہی کہ سال بھر مین دو دو مرتبہ بدل جاتے اور یہ بات بھی
زیادہ ہی بلکہ حاملان آفتاب کو حق تعالے نے حکم کیا کہ وقت طلوع سے غروب تک شعاع اُنپر نہ پڑے
قولہ تعالے وتری الشمس اذا طلعت تزاور عن کہفہم ذات الیمین واذا غربت تقرضہم ذات الشمال
وہم فی فجوۃ منہ ذلک من آیات اللہ من یہد اللہ فہو المہتدی ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا
مرشدا ۝ وتحسبہم ایقاظا وہم رقود ونقلبہم ذات الیمین وذات الشمال وکلبہم باسط ذراعیہ
بالوصید لو اطلعت علیہم لولیت منہم فرارا ولملئت منہم رعبا ۝ یعنے اور دیکھے تو آفتاب کو
جب طلوع کرتا ہی جھک جاتا ہی غار اُنکے سے داہنی طرف اور جب غروب کرتا ہی کترا جاتا ہی اُنسے

بائین طرف اور وہ بیچ میدان کشادہ کے ہین اُس آیت یہ نشانیون اللہ کی سے ہے جسکو ہدایت کرے اللہ
پس وہ راہ پانیوالا ہے اور جسکو گمراہ کرے پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے اُسکے دوست راہ بتانیوالا اور گمان
کرے تو اُنکو جاگتے اور وہ وہین سوتے اور کروٹین لواتے ہین ہم اُنکو داہنی طرف اور بائین طرف اور
کتا اُنکا پھیلا رہا ہے دونون ہاتھ اپنے بیچ دہنے غار کے اگر جھانکے تو اوپر اُنکے البتہ پیٹھ پھیرے اُنسے
بھاگ کر اور البتہ بھر جاوے اُنسے رعب کہتے ہین وہ سوتے ہین اور آنکھین اُنکی کھلی ہین اسی لیے جانتے
ہین کہ جاگتے ہین اور حق تعالے نے اُس مکان مین دہشت رکھی ہے تا لوگ تماشا نہ کرین کہ وہ بے آرام
ہون اور وہ جو ساتھ ایک کتا ہے لگ گیا تھا وہ بھی زندہ رہا اگرچہ کتا رکھنا برا ہے لیکن اچھون کے
ساتھ مین برائی جاتی رہتی ہے جیسا کہ شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نے کہا ہے فرد سگ اصحاب کہف
روزی چند + پے نیکان گرفت مردم شد ۔ القصہ اُس زمانہ مین ماہ محرم کی دسوین کو عید ہوتی تھی
جسوقت دقیانوس عید کرکے پھرا تو اُن چھون وزیرون کو نہ پایا لوگون سے حال اُنکا پوچھا کسی نے
کہدیا کہ اُنھون نے سوا تیرے اور خدا کو اختیار کیا ہے اور وہ یہان سے بھاگ گئے ہین یہ بات سُنتے ہی
وہ ظالم مع فوج بذات خود سوار ہوا اور کھوج لگاتا ہوا غار تک پہونچا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ سب پڑے
ہین گویا جان کسی مین نہین جب اس حالت سے اُنکو دیکھا تو اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ جو مین چاہتا
تھا کہ انھین سزا دون خود اُنھون نے زیادہ اس سے سزا پائی اور معمارون کو بلوا کر پتھر اور چونے
کی بختہ دیوار سے اُس غار کو بند کروا دیا پھر از راہ غرور کے اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ اب کہدو اُنسے
اگر وہ سچے ہین تو کہین اپنے خدا سے جو معبود ہے آسمانون مین کہ نجات دے اُنکو یہان سے روضۃ الصفا
مین لکھا ہے کہ غار دقیانوس نے بنا بر اسکے کہ ملہم ہوا تھا کہ یہ صورت علامات قدرت الٰہی سے ہے
کہ ایک دن اپنے بندون پر ظاہر کریگا حکم کیا کہ ایک لوح رصاص پر اسامی اور القاب اور انساب اور
تاریخ فرار اصحاب کہف کو نقش کرکر غار کے دروازے پر لگا دے بعد از چندگاہ کہ دقیانوس نے کوس
رحلت بجانب جہنم بجایا اور چندکس اور نے نوبت افسر حکومت سر پر رکھا تا آنکہ نوبت ایالت و سروری
ساتھ ایک بادشاہ عادل و دیندار بنام موس نام کہ بوحدانیت ایزد تعالے اور بہ نبوت حضرت عیسے
علیہ السلام ایمان رکھتا تھا پہونچی اور اُسنے بجائے بیت الاصنام کنائس و صوامع بنائے اور اسکے
زمان دولت مین اصحاب کہف اُس خواب گران سے بیدار ہوے لکھا ہے انکو تین سو نو برس ہوئے
ہوے ہو چکے تھے کما قال اللہ تعالے ولبثوا فی کھفھم ثلث مائۃ سنین وازدادوا تسعا ۔ یعنے اور
رہی وہ بیچ غار اپنے کے تین سو برس اور زیادہ رہے نو برس ۔ کہ حق تعالے نے پھر حکم کیا کہ روح امین
ڈالی گئی یا بیداری اُنکو طاری ہوئی کہ یہ اُٹھ کھڑے ہوے جسوقت کہ یہ اُٹھے تو دیکھا کہ وہ تیغہ ٹوٹ گیا
اور آفتاب روشن ہوا اور غار کا دروازہ کھلا ہے تب آپس مین ہر ایک اپنی خوابگاہ سے اُٹھکر ایک دوسرے

سے کہنے لگا کہ ہم اس رات خدا تعالی کی عبادت سے بہت غافل رہے یعنے اُنھون نے جانا کہ ہم رات
کو سوئے تھے اب صبح ہوئی ہے دن چڑھ گیا غرض باہر آئے تو دیکھتے ہین کہ چشمہ پانی کا خشک اور درخت
بھی سوکھ گئے ہین اسوقت یہ سب کے سب بہت حیران ہوے اور تعجب کرنے لگے کہ رات بھر مین تمام
پانی چشمہ کا اور سب درخت کیونکر خشک ہو گئے اور حبیب السیر مین لکھا ہے کہ پہلے مکسلمینا اُٹھا اور
اورون کو پکارا کہ اٹھو سب گھبرا کر اٹھ بیٹھے قال اللہ تعالی وکذلک بعثناهم لیتساءلوا بینهم قال
قائل منهم کم لبثتم قالوا لبثنا یوما او بعض یوم قالوا ربکم اعلم بما لبثتم یعنے اور اسیطرح اُٹھایا
ہمنے اُنکو تو کہ سوال کرین ایک دوسرے سے آپس مین کہا ایک کہنے والے نے اُنمین سے کتنا رہے تم کہا
اُنھون نے رہے ہم ایک دن یا تھوڑا دن مین سے کہا اُنھون نے پروردگار تمھارا خوب جانتا ہے جتنا
رہے تم القصہ اُنکو بھوک اور پیاس بہت شدت سے معلوم ہوئی بعد از طہارت بر حسب عادت رکوع
اور سجود اور عبادت خالق معبود سے فارغ ہو کر بصلاح ہمدگر یہ قرار دیا کہ ایک شخص شہر کو کچھ درم لیکر
جاوے اور کچھ کھانا خرید لاوے لیکن بہت احتیاج کرے اور دیکھے کہ چربی سور کی اُس کھانے مین
نہو یعنے حلال اور پاکیزہ اور اچھا کھانا ہو قال اللہ تعالی فابعثوا احدکم بورقکم هذه الی المدینة
فلینظر ایها ازکی طعاما فلیاتکم برزق منه ولیتلطف ولا یشعرن بکم احدا انهم ان یظهروا
علیکم یرجموکم او یعیدوکم فی ملتهم ولن تفلحوا اذا ابدا یعنے پس بھیجو ایک اپنے کو ساتھ روپیہ اپنے
کے جو یہ ہے طرف شہر کے پس چاہیے کہ دیکھے کونسا اُنمین سے پاکیزہ ہے کھانا پس لے آوے تمھارے
پاس رزق اُنمین سے اور چاہیے کہ نرمی کرے اور نہ جتاوے ساتھ تمھارے کسی کو تحقیق اگر وہ غالب
آوینگے اوپر تمھارے سنگسار کرینگے تمکو یا پھیر لے جاوینگے تمکو بیچ دین اپنے کے اور پھر ہرگز نہ چھوٹو گے تم
اُسوقت کبھی پس یملیخا نے کہا اے بھائیو تم مین سے کوئی نہ جاوے یہ کام مین کرونگا اور چرواہے سے
کہا کہ مبادا کوئی شہر مین پہچان کر مجھے گرفتار کرے اور اُس ظالم جبار کے پاس پہونچاوے اسلیے
یہ مناسب ہے کہ مین تیرے کپڑے پہنکر جاؤن غرض یملیخا چرواہے کے کپڑے پہنکر روانہ ہوا راہ مین
اکثر مکان ایسے دیکھے کہ پہلے نہ دیکھے تھے اور رستہ بھی متغیر تھا نہین معلوم ہوتا تھا کہ کہان جاتا
ہے ناگاہ چلتے چلتے ایک دروازے پر شہر کے پہونچا اور وہان ایک سبز نشان دیکھا کہ اُسپر لکھا تھا
لا اله الا الله عیسی رسول الله یہ اُسے دیکھتا تھا اور آنکھون سے ملتا تھا اور دل مین کہتا تھا کہ
یہ جو مین دیکھ رہا ہون آیا بیداری ہے یا ہنوز خواب مین معلوم ہوتا ہے اور دیر تک حیران رہا غرض
آخرکار شہر مین داخل ہوا اور بتخانہ کی جگہ کنیسہ دیکھا کہ صورت حضرت عیسی علیہ السلام اُسکی سقف
اور جدار پر نقش کی ہے اپنے دل مین کہا سبحان اللہ ایک شبانہ روز مین بیت الصنم کسنے ویران
کرکے یہان بیت الصمد ترتیب کیا ہے پھر دو شخصون کو دیکھا کہ ایک بحضرت مسیح اور دوسرا اللہ کی قسم

کھا رہے ہین اور ایک قوم کو دیکھا کہ انجیل پڑھتے ہین اور بازارمین سب طرح کی دکانین ہین یہ ایک
نان بائی کی دکان پر گیا کپڑے پوچھا کہ اے نانبائی تمھارے شہر کا کیا نام ہی کہا اس شہر کا نام افسوس ہے
پھر پوچھا کہ بادشاہ کا کیا نام ہی اسنے کہا عبدالرحمن یملیخا بہت خوش ہوا اور کہنے لگا اگر تو سچ کہتا
ہی تو بیشک تو اہل توحید سے ہے یہ درہم لے اور اسکے بدلے مجھے کھانا دے نان پز نے جب وہ درہم لیے
تو دیکھا کہ درہم بہت بھاری اور بڑے ہین اگلے زمانہ کے ہین اسے بہت تعجب ہوا لکھا ہے کہ وہ
دس درہم تھے اور وزن ہر درہم کا ایک اٹھارہ درہم اور دو ثلث درہم کا تھا پھر نان بائی نے یملیخا
سے کہا کہ اے شخص بیشک تونے خزانہ پایا ہی اگر تو اسمین سے کچھ مجھے بھی دے تو دے نہین تو تجھے
بادشاہ کے پاس لیجاتا ہون یملیخا نے کہا نہ مین نے خزانہ پایا ہی نہ کسی غیر کا مال چھین لیا ہی حق یہ ہی
کہ اپنی کھجورین بیچی تھین اسکی قیمت کے یہ درہم ہین اور کچھ مدت نہین ہوئی تیسرا دن ہے کہ مین
اس شہر سے نکلا ہون اور لوگون کو دقیانوس بادشاہ کی عبادت کرتے ہوے چھوڑ گیا تھا نان پز
یہ بات سنکر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا جب تو مصیبت مین پڑیگا تب راضی ہوگا تیری یہ طاقت
کہ اُس ظالم کا نام لیوے جسنے خدائی کا دعوی کیا تھا اور اسکو تین سو نو برس ہوگئے ہین کہ مرگیا
تو مجھ سے مسخرہ پن کرتا ہی غرض اس گفتگو مین بہت سے لوگ جمع ہوگئے اور اسکو پکڑ کر انطوس قاضی
کے پاس لے گئے قاضی نے کیفیت قصہ معلوم کر کر کہا کہ کچھ اندیشہ نکر جو خزانہ کہ تونے پایا ہی ہمکو بتا دے
یملیخا نے جواب دیا کہ مین اس تہمت سے مبرا ہون قاضی نے پوچھا کہ پس یہ درہم تو کہان سے لایا ہی
کہا فلانے روز اپنے باپ کے گھر سے لیے تھے قاضی نے پوچھا تیرا باپ کون ہی جواب دیا کہ فلان بن
فلان قاضی نے کہا کہ ہم نام و نسب اس شخص کا نہین جانتے انجام کو بعد قیل و قال بسیار بادشاہ
پاس یہ قصہ پہونچا وہ بہت عقلمند اور منصف تھا نان بائی کا دعوی سنکر یملیخا سے کہنے لگا کہ ڈر
نہین تحقیق ہمارے پیغمبر عیسے نے حکم دیا ہے کہ کسی کو خزانہ ملے تو اُس خزانہ مین سے کچھ نہ لو مگر پانچوان
حصہ سو ہم تجھ سے خزانہ نہین چھینتے صرف تو پانچوان حصہ دے دے اور اچھی طرح سے صحیح و سلامت
چلا جا یملیخا نے کہا اے بادشاہ خدا تجکو قائم رکھے تو سچ جان کہ مین نے کوئی خزانہ نہین پایا مین
اسی شہر کا ہون بادشاہ نے کہا کہ تو سچ یہین کا رہنے والا ہے اُسنے کہا ہان بادشاہ نے کہا کوئی
شخص تجھے پہچانتا ہی اُسنے کہا ہان بادشاہ نے کہا اچھا تو لوگون کے نام بتلا یملیخا نے قریب ایکہزار
آدمیون کے نام لے دیے بادشاہ نے حضار مجلس کیطرف دیکھا سبنے دست ادب باندھکر عرض
کی کہ حاشا و کلا ان نامون کا ایک بھی شخص اب اس شہر مین نہین یہ نام ہمارے زمانہ کے نہین
ہین البتہ یہ نام اگلے وقتون کے ہین انجام کار بادشاہ نے یملیخا سے کہا کہ اگر تو اس شہر کا باشندہ ہی
تو بیشک تیرا گھر بھی اس شہر مین ہوگا اسنے کہا البتہ گھر بھی ہی غرض معتمدان شاہی بموجب حکم

سلطانی انکے ساتھ گئے اور جدھر چلیا ہمراہ چلے یہان تک کہ ایک حویلی کے پاس یملیخا جا کر کھڑا ہو گیا
اُس شہر مین اُس حویلی سے زیادہ کوئی بلند مکان نہ تھا اور کہنے لگا کہ یہ مکان میرا ہی ارادہ ورود انسے یہ
دستک دی ناگاہ ایک بہت بوڑھا بزرگ سن رسیدہ آدمی کہ پلکین اسکی سفید تھین بسبب شدت
بڑھاپے کے آنکھون سے نیچے پڑی ہوئین گھر سے باہر نکلا اور خلقت کا ہجوم دیکھکر گھبرایا کہ کیا
سبب ہی کہ اتنے جمع ہوئے بڑھے کو گھیر لیا اسوقت معتمد شاہی نے حقیقت حال ظاہر کی اور کہا کہ یہ شخص
یعنے یملیخا گمان کرتا ہے کہ یہ گھر اسکا ہی وہ بوڑھا یہ کلمہ سنتے ہی غیظ و غضب مین آیا اور یملیخا کی طرف
متوجہ ہوا اور کہا کہ یہان صاحب اپنا نام تو بتلاؤ کہ کیا ہی یملیخا نے اپنا نام بتلایا اور اپنے باپ کا نام
بتایا انکے ہی کہ اسکے باپ کا نام ... مین تھا شیخ نے کہا کہ پھر نام اپنا اسنے پھر اعادہ کیا اسوقت تو
شیخ بیساختہ اُسکے قدمون پر گر پڑا اور یہ حال تھا کہ کبھی ہاتھ چومتا تھا اور کبھی پانون چومتا تھا اور
کبھی لپٹتا تھا سو آخرکار شیخ کہنے لگا کہ یہ میرا دادا ہی اور قسم کھائی پروردگار عالم کی اور کہا کہ
بیشک یہ ایک ہی ان جوانون مین کا کہ دقیانوس سے بادشاہ ارض نوما کی طرف بھاگے تھے اور
حضرت عیسی علیہ السلام نے انکے قصہ کی خبر دی تھی اور فرمایا تھا کہ اب وہ قریب زندہ ہونگے القصہ
بادشاہ کو یہ خبر پہنچی وہ فوراً سوار ہوکر حاضر ہوا اور یملیخا کو دیکھتے ہی گھوڑے سے کود پڑا اور بوسہ
دینے لگا اور بغلگیر ہوا اور یہی حال تھا سب لوگون کا کہ اسکے ہاتھ پانون چومتے تھے اور آنکھون سے
لگاتے تھے انجام کو یملیخا سے باقی اصحابون کا حال پوچھا اُسنے مفصل بیان کیا اور کہا کہ وہ غار مین
ہین اور حال شہر کا یہ تھا کہ اسوقت دو بادشاہ تھے اُس شہر مین ایک مسلمان اور ایک نصرانی
دونون بادشاہ مع اپنے گروہون کے اسکو لیکر سوار ہوے کہ ان سب جوانون سے ملاقات کرین جب
قریب غار کے پہونچے تو اُسنے دونون بادشاہون سے کہا کہ ای یارو ایک بات میرے خیال مین آئی ہی
اگر تم کہو تو کہون سب نے کہا فرماؤ کہا مین ایسا خیال کرتا ہون کہ تمھارے گھوڑون کی آواز اور ہتھیار
کا کھڑکا جو انکے کان مین جاویگا تو شاید انکو گمان ہو کہ دقیانوس قتل کرنیکو آیا ہی اور اس سبب وحشت
مین آجاوین یعنے ایسا نہو کہ انھین کچھ صدمہ پہونچے میری دانست مین یہ مناسب ہی کہ تم ذرا ٹھہرو تاکہ
مین پہلے جاکر اُنکو تمام حقیقت سے آگاہ کرون چنانچہ سب لوگون نے اس رائے کو پسند کیا اور وہین
ٹھہر گئے یملیخا تنہا غار مین گیا سب یار اُسکے کھڑے ہوگئے اور لپٹ کر کہنے لگے کہ بڑا شکر ہی خدا
عزوجل کا کہ شر دقیانوس سے تم بچکر صحیح و سلامت آئے یملیخا نے کہا کہ بس اب اُسکی باتین چھوڑ دو اور
بھلا بتلاؤ تم کتنی مدت ہوئی آیہ قالوا لبثنا یوما او بعض یوم کہا انھون نے کہ سوئے ہم ایک دن پورا
یا کچھ کم ایک دن سے۔ اسنے کہا کہ تم تین سو نو برس سوئے اور دقیانوس مرگیا اور قرن بعد قرن گذرگئے
اب تمھارے شہر کا ایک مسلمان عادل بادشاہ ہی اور ایک نصرانی ہی وہ ہر ایک تمھارے ملنے کو آیا ہی

سب نے کہا کہ ای یملیخا تم چاہتے ہو کہ ہم انگشت نما ہون عالم مین اور باعث فتنہ و فساد ہون اسنے کہا پھر کیا
ارادہ ہو سب نے کہا تم ہاتھہ اٹھاؤ طرف آسمان کے اور ہم بھی ساتھہ ہاتھہ اٹھاوین غرض سب نے آسمان
کی طرف ہاتھہ اٹھائے اور جناب باری مین عرض کی کہ یا خدایا ہم کچھہ اور تجھہ سے نہین چاہتے ہین مگر یہ
کہ ہماری روحین قبض کرے اور کسی کو ہمارے حال سے آگاہ نکر خداے تعالے نے دعا انکی قبول
کی اور ملک الموت کو حکم فرمایا کہ انکی روحین قبض کرے اور دروازہ غار کا موجب حکم الٰہی بند ہوگیا جب
یملیخا کو بہت عرصہ گذرا تو دونون بادشاہ گھبرا کر قریب غار کے آئے اور گرد اگرد اسکے سات روز تک
پھرے مگر دروازہ یا کسی طرح کا راستہ بلکہ سوراخ تک بھی نپایا سب لوگ نہایت حیران و پریشان
رہ گئے اور حال انکا محل عبرت ہوگیا انجام کار مسلمان بادشاہ نے تو کہا کہ میرے دین پر مر گئے مین
یہان ایک مسجد بناتا ہون اور نصرانی نے کہا کہ میرے دین پر مرے ہین مین گرجا گھر بناتا ہون غرض
دونون بادشاہون مین خوب لڑائی ہوئی انجام کو مسلمان بادشاہ غالب آیا تو اسنے غار کے پاس
ایک مسجد بنوائی چنانچہ خداے تعالے فرماتا ہے آیہ قال الذین غلبوا علی امرهم لنتخذن علیهم مسجدا
کہا ان لوگون نے کہ غالب آئے تھے اوپر کام اپنے کے البتہ بناوینگے ہم اوپر انکے مسجد۔ اور روضۃ الصفا
مین لکھا ہے کہ جب یملیخا رخصت بادشاہ سب سے پہلے غار مین گیا یارون کو آنے اہل اسلام سے خبر دی
اور جو کچھہ مشاہدہ کیا تھا بیان کیا یہ سب سجدے مین گرے اور عقب سے بادشاہ مع اپنے ہمراہیون کے
غار کے دروازے پر پہونچا اور ایک لوح اور اسامی اصحاب کہف با بشارت ماریوس خازن دقیانوس
اسپر کندہ تھا ملاحظہ کیا اور جب بادشاہ غار مین آکر انکے نزدیک پہونچا ایک ایک کو پکارا انھون نے
سر سجدے سے اٹھایا اور شہریار دیندار نے سبکے ہاتھہ پانون چومے اور بہت سا عجز و نیاز ظاہر کر کر
ماحضر طعام جو ساتھہ لایا تھا حاضر کیا جب بادشاہ اور اصحاب کہف اکل و شرب سے فارغ ہوے
یاران غار نے بادشاہ نیکو کردار سے بعد از دعا و ثنا التماس کیا کہ ہمکو اسیطرح رہنے دے بادشاہ نے
انکی التماس قبول کی اور اصحاب کہف بہیأت اول اپنے مضاجع مین تکیہ پذیر ہوے اور حضرت
عزرائیل بقبض ارواح انکے مامور ہوئی اور بادشاہ نے سبکو حریر و دیباے تکفین کر کرا اور ہر ایک کو
طلائی احمر کے تابوت مین رکھہ کر اسی غار مین رکھدیا اسی شب مین بادشاہ نے خواب مین دیکھا کہ
اصحاب کہف اس سے کہتے ہین ایها الملك اخرجنا من توابیتك واكفانك وكفنا فی اكفان الجنة
یعنی اے بادشاہ نکال تو ہمکو تابوتون اپنی مین سے اور کفنون اپنے مین سے اور کفن کر تو ہمکو کفنون
جنت کے۔ بنابرین بادشاہ نے سب کو ان تابوتون اور کفنون مین سے نکلوا کر انکے بدنون کو انھین
کپڑون مین کہ پہلے پہنکر غار مین آئے تھے مکفون کروادیا اور غار کے دروازے پر ایک کنیسہ بنوادیا
اور روز ملاقات اصحاب کہف کو ایک عید بزرگ اعتبار کیا کہ ہر سال خلق اطراف اس غار پر جمع

ہو سکتا ہے اور جاننا چاہیے کہ یہ اُن مورخون کی طرف منسوب ہو کہ گمان کرتے ہین کہ خفتا ہونا اصحاب کہف
قبل از بعثت حضرت عیسی علیہ السلام اتفاق پڑا ہے اور ایک قول اس باب مین یہ ہے کہ جب اصحاب کہف
قبل از بعثت عیسی بن مریم غار مین آئے آیہ فقالوا ربنا آتنا من لدنک رحمۃ وھیئ لنا من امرنا رشدا
ثم انہم طعموا من شیٔ کان معھم وضعفوا وسھو فضرب اللہ علی اذانھم ثلثمائۃ وتسع سنین
یعنی پس کہا اُنھون نے اے رب ہمارے دے ہمکو پاس اپنے سے رحمت اور تیار کر واسطے ہمارے کام
ہمارے سے بھلائی پھر تحقیق اُنھون نے کھایا جو کہ اُنکے پاس تھا اور رہے اُنھون نے ہمراہ اپنے
سو رہے پس پردہ مارا اللہ نے اوپر کانون اُنکے کے یعنی سلا دیا اُنکو تین سو نو برس تک اور بعد انقضاء
اس مدت کے بیدار ہوے اور یملیخا کو شہر مین بھیجا اور اُسکو بہ تہمت پانے خزانہ کے پکڑ کر بادشاہ عصر کے
پاس لے گئے اور اُسنے صورت سرگذشت اپنی بیان کی اور بادشاہ نے اُسکو بلا کر کیفیت اس قصہ کی
پوچھی احبار نے کہا قصہ اصحاب کہف کا انجیل مین مذکور ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بعد
میرے مرفوع ہونے کے حق جل وعلی اُنکو زندہ کریگا تا میری نبوت پر قائل ہونگے جب بادشاہ نے
یہ حدیث احبار سے سُنی اصحاب کہف کے دیکھنے کا اُسکو کمال اشتیاق غالب ہوا اور یملیخا کو اپنے سے
پہلے غار مین بھیجا تا اصحاب کہف کو توجہ اہل شہر سے خبردار کرے اور اُسنے جاکر اپنے رفیقون سے کہا کہ
بادشاہ یہان آتا ہے اُنھون نے یہ سُنکر سمجھے کہ دقیانوس آتا ہے اضطراب کیا یملیخا نے اُنکو تسکین دی
اور کہا کہ ہمارے غار مین آنے کے بعد ایک پیغمبر مبعوث ہوا ہے کہ اُسکو عیسی ابن مریم کہتے ہین اور بعثت
قرن اُسکے بعثت پر گذرے ہین بادشاہ اور اہل شہر کہ یہان آتے ہین اُسکے ساتھ ایمان رکھتے ہین
اُنھون نے بھی حضرت عیسی پر ایمان لا کر دعا کی تا بحال اول معاودت کرین دعا اُنکی مستجاب ہوئی
اور ویسے ہی ہو گئے اور بادشاہ نے غار مین آکر اُنکو سوتے پایا اور وہان سے حیرت زدہ باہر نکلا حکم
دیا کہ اس غار کو بند کرو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ یہ قول اصح اقوال ہے اور
محمد بن اسحق تیسار اس طرح نقل کرتا ہے کہ جب دقیانوس کو مرے ہوے ایک مدت گذر گئی اور امر حکومت
سے بادشاہ عادل ومسلمان انتقال پایا اور اُسکے زمانہ مین شہر افسوس کی خلقت مین اختلاف پیدا
ہوا کہ بعضون نے حشر ونشر سے مطلق انکار کیا اور قلیل نے حشر جسمانی سے منکر ہوکر حشر ارواح کا اعتراف
کیا اور اہل توحید نے کہا کہ ارواح مع بدنون کے ساتھ محشور ہونگی اور بادشاہ نے بوہم اس امر کے
کہ مبادا اہل باطل اہل حق پر غلبہ کرین صومعہ مین آکر اور لباس پلاس پہنکر اور رو بر مسند سیاہ و رعیت
پر کھول تضرع وزاری مشغول ہوا تا یا تبعا اس مہم کو خداوند لمیزل عیان کرے اور دعا شہریار
عادل مستجاب ہوئی اُس ہنگام مین ایک اہل افسوس کی خاطر مین گذرا کہ باب مسدودہ غار اصحاب کہف
کو ویران کرے اور غار کو اپنے گوسفندون کا حظیرہ بنا دے چنانچہ اُس شخص نے ایک کو اجرت دیکر

اُس غار کے دروازہ کی اینٹین اُکھڑوائین لیکن حضرت عزت نے اُتنا خوف اور رعب اجیر و مستاجر پر مستولی
فرمایا کہ دیکھنے کی مجال نرہی چہ جائے کہ اُس مین آنا اور گوسفندون کو اُس جگہ لانا منقول ہی کہ دلیران زمانہ
وہان پہونچے اور جماعت غار سے بھاگے القصہ جب اُنکے جاگنے کا زمانہ آیا اُنھون نے حیات تازہ پائی
اور اُٹھے اور گمان کیا کہ بدستور معہود خواب کیا ہی اُسوقت یملیخا کو شہر مین بھیجا اور جس طرح کہ سابق
مذکور ہوا رئیس اور قاضی کے پاس لے گئے اور یملیخا اور قاضی کے درمیان مین مناظرات واقع ہوے
اور رئیس اور قاضی کیفیت حال سے واقف ہوکر با جماعت کثیر قریب در غار کہ اُسکو مسدود کر دیا تھا
پہونچے اور دروازہ کھلا پایا اور دو لوحین دیکھین کہ جمیع حالات اصحاب کہف اُنپر منقش تھے ہرگاہ مضمون
اُن الواح کا پڑھا مسلمان ظہور صنعت الٰہی اور علامت قدرت بادشاہی سے فرحناک اور مسرور ہوے
اور نواب بادشاہ نے اصحاب غار سے ملاقات کرکر سرگذشت اُنکی پوچھی اور اُنکے حالات کو مطابق
نقوش الواح پاکر بادشاہ کو کہلا بھیجا کہ بہ تعجیل تمام تشریف فرما ہوتا ایک آیت آیات خدا کی بظاہر مشاہدہ
ہووی اور یقین بعثت پر زیادہ ہم پہونچے بادشاہ بر جناح استعجال روانہ ہوکر اُس موضع متبرک پر فایز ہوا
جب اُسکی نظر اصحاب کہف پر پڑی سجدات شکر الٰہی ادا کیے اور رونے لگا اور شاہ و گدا اور درویش
و توانگر پر روشن ہوا کہ حشر و نشر اجساد جس طرح سے کہ انبیا علیہم السلام نے خبر دی ہی حق اور درست ہی
اِس اثنا مین اصحاب کہف نے بالہام اپنی خوابگاہون مین جاکر بروایت مشہور جان بجان آفرین
سپرد کی اور بادشاہ نے کفن اور تابوت اُنکے دیبا او زر سرخ سے مرتب کیے اور جب بادشاہ نے
خواب مین دیکھا کہ اُن مظاہر قدرت سبحانی نے کہا اے بادشاہ ہم خاک سے پیدا ہوے ہین ہمکو
خاک مین سونپ دے بادشاہ نے حکم دیا کہ اُنکو تابوتون مین سے نکال کر جوف زمین مین دفن کردو
اور بعد ازان دانای نہان و آشکارا نے اُس سعادتمند کو مع غار عیون خلایق سے محجوب اور پنہان
فرمایا منقول ہی کہ سلطان شام معاویہ بن ابی سفیان بعضے غزوات مین اُس دیار مین پہونچا لوگون
نے کہا کہ فلان جبل اصحاب کہف ہی اور اِسنے اُنکے دیکھنے کا قصد کیا ابن عباس نے کہا کہ یہ سعادتمندی ہرگز
قوت سے فعل مین نہین آنے کی اسواسطے کہ حضرت رب الارباب تجھسے بزرگتر کو خطاب فرماتا ہی کہ
آیہ لو اطلعت علیهم لولیت منهم فرارا ولملئت منهم رعبا ط اگر جھانکے تو اوپر اُنکے البتہ پیٹھ پھیرے
اُنسے بھاگکر اور البتہ بھر جاوے اُنسے رعب کر سلطان شام نے کہا اگر اصحاب کہف کو نہ دیکھ سکونگا
تو غار کے دیکھنے سے تو مشرف ہونگا اور بعضے کہتے ہین کہ خالق موت و حیات قبل از قیام قیامت
بوقت نزول حضرت عیسی علیہ السلام اصحاب کہف کو زندہ کریگا اور حضرت مسیح کے ساتھہ ایک مدت
تک یہ مصاحبت کرکر بار دگر جام فنا ساقی اجل سے نوش کرینگے **فصل چھٹی** ذکر برصیصا عابد مین
ابن عباس سے روایت ہی کہ بعد از رفع حضرت مسیح اور پیش از ظہور حضرت خاتم النبوۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام

بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا برصیصا نام کہ ستر برس انھون نے اطاعت قادر ذوالجلال مین گذاری تھے اور کبھی اس مدت مین کوئی امر خلاف رضاے خالق مطلق اُس سے صادر نہین ہوا تھا شیطان رجیم نے اس بات سے تنگ ہوکر اپنے اعوان کو جمع کیا اور کہا کہ مین کثرت عبادت اِس شخص سے کمال رنج مین ہون تم سب سے متوقع ہون کہ کوئی تدبیر میرے اِس رنج کے کھونے کی کرو اُنہین سے ایک ملعون نے ابیض نام کہ بوسوسہ انبیا علیہما السلام آپکو استاد جانتا تھا کہا کہ مین یہ خدمت بجا لاتا ہون القصہ ابیض نے بصورت رہبان ہوکر صومعہ مین برصیصا کے دروازے پر آکر ندا کی برصیصا کہ نماز مین مشغول تھا جواب نہ دیسکا اور کہتے ہین کہ مشار الیہ ہر عشرہ مین ایک لحظہ نماز سے باز رہکر افطار کرتا تھا اور بعضون نے اس سے بھی زیادہ کہا ہے غرضکہ ابیض در صومعہ پر متوقف ہوکر نماز مین مشغول ہوا اور برصیصا نے بعد ازادائے صلوٰۃ ملاحظہ کیا کہ ایک شخص لباس رہبانیون مین عبادت کر رہا ہے جب ابیض نماز تمام کرچکا برصیصا نے اُس سے کہا کہ اُسوقت جو تو نے مجکو ندا کی اور میری خاطر کو اپنی طرف مشغول کیا اب کہو کہ تیری حاجت کیا ہے اُسنے کہا کہ میرا مطلب یہ ہے کہ تیرے ہمراہ لعبادت حق جل وعلیٰ مصروف رہون و بہنگام شرالیف اوقات میرے باب مین دعاے خیر فرماوے برصیصا نے کہا کہ خاطر میری متوجہ بارگاہ صمدیت ہے اور بعد ازاداے فرائض اور طاعات دعوات اور نوافل عبادات جمیع ارباب توحید و یقین کیواسطے دعا کیا کرتا ہون اگر تو مومن ہے تو تیرے حق مین بھی میری دعا مستجاب ہوگی اور اُسکا اثر تجکو پہونچیگا عابد یہ بات کہکر اور اُس سے روگردان ہوکر نماز مین مشغول ہوا اور اِس زاہد سالوس یعنے ابیض نے بھی صومعہ کے دروازے پر کمر عبادت وطاعت پر باندھی جسوقت برصیصا دیکھتا تھا ابیض کو نماز مین پاتا تھا جب چالیس روز اِس طرح پر گذرے تو پھر اُسنے پوچھا کہ تو کیا حاجت رکھتا ہے ابیض نے کہا میری یہ عرض ہے کہ اِس صومعہ مین آؤن اور تجھ سے فوائد اُٹھاؤن الغرض اُسنے رخصت پاکر قریب یکسال عابد کے ساتھ اس معبد مین لعبادت بسر کی عابد اِسکا جہد واجتہاد اور ریاضات دیکھ کر اُسکی مصاحبت پر مائل اور راغب ہوا جب ایک برس کامل بسر اوقات انکی باتفاق ہمدگر ہولی زاہد سالوس نے عابد سے کہا کہ میرا ایک یار ہے کہ طاعت وعبادت مین وہ تجھ سے زیادہ ہے اب مین چاہتا ہون کہ اپنی باقی عمر اُسکی ملازمت مین بسر کرون عابد کو مفارقت اُسکی دشوار ہوئی لیکن رخصت کیا اُس ملعون نے ہنگام وداع کہا اے برصیصا مین ایک اسم اسماء الٰہی سے جانتا ہون کہ ہر گاہ خداوند تعالیٰ کو اُس نام کے ساتھ یاد کرے بیمارون کو شفا کرامت فرماوے اگر تو چاہے تو تجکو سکھا دون عابد کمال ممنون ہوا در ابیض نے ایک اسم اُسکو بتایا اور صومعہ سے باہر آکر شیطان سے ملاقات کی اور کہا کہ عابد ہفتاد سالہ کو مین نے وادی ضلالت مین ڈالا پھر وہان سے چند قدم بڑھکر ایک لڑکا کہ اُسکی منزل کے قریب تھا اُسکا گلا دبایا اور بصورت طبیب اُسکے مان باپ کے پاس ظاہر ہوا اور کہا کہ تمھارے

فرزند کو جنون عارض ہوا ہے اگر تم کہو تو اُسکا علاج کردون اُنھون نے نہایت غنیمت جانا اور ممنون ہوئے
بعد از چند روز علاج کے کہا کہ اِس تمھارے قرۃ العین پر ایک شیطان مسلط ہوا ہے کہ اسکو ایذا پہونچاتا ہے
اور مین اتنی قوت نہین رکھتا کہ اُسکو دفع کردن لیکن برصیصا اسم اعظم جانتا ہے کہ اسکی برکت سے خدائے
عالمیان درماندہ اور رنجوردن کو شفا کرامت فرماتا ہے پس ماں باپ اُس طفلک کے اُس صومعہ عابد
کے دروازے پر آئے اور اپنا ملتمس عرض کیا خلاصہ یہ کہ برصیصا نے بموجب درخواست اُنکے دعا کی
اور ابیض نے اُس حرکت سے ہاتھ کھینچا اور اُس طفل نے صحت پائی پس اسی طرح اُس شیطان نے اُس
نواحی مین چند آدمیون کے گلے گھونٹے اور اُنکی شفا کو بدعاے برصیصا حوالہ کیا اور جب عابد نے دعا کی
یہ مردک اُس حرکت سے دست بردار رہا تا آنکہ خبر اجابت دعاے عابد نے اُس دیار مین شہرت پائی
انجام کار ابیض نے دختر بادشاہ بنی اسرائیل کو کہ نہایت خوبصورت تھی ستایا اور یہانتک شدت
مرض سے اُسکی حالت تباہ ہوئی کہ ورثا کو اندیشہ ہلاک ہوا اُس کافر نے بدستور معہود اور بہیات اطبا
اُسکے بھائیون پاس جاکر کہا کہ اِس مہ جبین کا علاج کرتا ہون غالب ہے کہ جلد صحت ہووے اور بعد
مشغول معالجہ ایک روز از راہ مایوسی کہا کہ اس بیمار زار کو آسیب ایک جن زبردست کا پہونچا ہے
مین اُسکے رفع کرنے مین عاجز ہون لیکن عجب نہین ہے کہ نجات اُسکی دعا بر برصیصا عابد سے حاصل ہو
اور بادشاہ زادون کو کہ اُس دختر کے بھائی تھے کہا کہ تدبیر صواب یہ ہے کہ اُسکو چندروز در صومعہ اُس
عابد پر رکھو شاید اثر نفوس متبرک اُسکے سے مخلصی حاصل ہووے اور اگر برصیصا اِس امر کو قبول نکرے
تو اُسکے معبد کے نزدیک ایک مکان بناؤ اور وہان اُسکو تنہا چھوڑ کر چلے آؤ غالب ہے کہ از راہ ترحم وقت
خاص مین وہ دعاے خیر کرے جو کہ اُنکو اُسکی شفا سے یاس اور عابد کی مستجاب الدعواتی مشہور آفاق
تھی شاہزادون نے بموجب اُسکی ہدایت کے عمل کیا اور صومعہ پر رکھنا چاہا جب ملتمس اُنکا مقبول عابد
نہوا تو متصل اُسکے صومعہ کے ایک مکان بنایا اور اُسکو وہان چھوڑ کر کہا ای شفا بخش رنجوران ہمارا
یہ مطلب ہے کہ یہ ضعیفہ چندروز یہان رہے اور تو اُسکے حق مین جناب باری تعالی سے درخواست کرے
تا شافی مطلق شفاے عاجل اُسکو کرامت فرماوے اور اُس شیطان کے ہاتھ سے کہ اُسپر مستولی ہوا ہے
خلاصی پاوے بادشاہزادے یہ کہکر چلے گئے اور عابد نماز و نیاز اپنی مین مصروف ہوا اور برادران
دختر ہر ہفتہ مین ایکبار اُس بیمار کے پاس آتے تھے اور اُسی حال مین دیکھکر چلے جاتے تھے اور عابد
گاہ گاہ پس پردہ اُسکے پاس آتا اور دعا کرتا تھا کبھی اُسکو آرام ہوتا اور کبھی مرض شدت کرتا اور
سبب اِس تخفیف اور عود تکلیف کا یہ تھا کہ ابیض کبھی اسکا گلو خفا کرتا اور جب عابد وہ اسم پڑھتا تو یہ
اُسکو رہا کرتا تھا تا آنکہ ایکدن اُسنے اُس پریچہرہ کو بہت تکلیف دی اور اُسکے بعض اعضا کو کھولدیا
اور پردہ گرادیا عابد اُس گل اندام کے سرہانے آیا اور اُسکا جمال باکمال برای العین اُسنے مشاہدہ کیا

اور عدیم النظیر پایا گویا کہ املح الشعرا شیخ سعدی شیرازی نے اسی خورشید لقا کے حق مین کہا ہی قطعہ ازین مہ پارۂ عابد فریبی + ملائک صورتی طاؤس زیبی + کہ بعد از دیدنش صورت نہ بندد + وجود پارسایان را شکیبی + غرضکہ وسوسۂ شیطانی اور ہوس نفسانی سے عابد فریفتہ اور مفتون اُس حور شمایل کا ہوا اور اسنے اپنے دل مین کہا کہ اسوقت سے بہتر خلوت کب ہاتھ آئیگی یہ فرصت غنیمت جاننا چاہیے **فرد** از امروز کارت بفردا ممان + چہ دانی کہ فردا اگر دد زمان + ای برصیصا کام دل اس شکر لب سے ابھی حاصل کر جو کہ در توبہ باز ہے پھر استغفار و نیاز کر لینا اور اُس ارادۂ فاسدہ سے عابد نے جادۂ مستقیم ہدایت سے منحرف ہو کر کمر بازالۂ بکارت دختر باندھی اور کلید شہوت سے باب مواصلت کھولا کہ بمقتضائے **بیت** ملحد گرسنہ در خانۂ خالی بر خوان + عقل باور نکند کز رمضان اندیشد + الغرض خرمن چندین سالہ عبادت کو برباد کیا اور مواصلت اور مباشرت اُس پری پیکر کے مشغول ہوا **ابیات** غافل مشو کہ مرکب مردان مرد را + در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند + نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش + ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند + بہر حال جو کہ انجام برے کام کا برا ہوتا ہے دو چار صحبت کے بعد اُس جمیلہ کو حمل رہگیا اور ہرگاہ آثار اُسکے ظاہر ہو گئے زاہد سالوس یعنے ابیض کہ گاہے گاہے ملاقات کے واسطے عابد کی آتا تھا آیا اور اُس سے کہا کہ مین بسبب اتفاق آج اس بیمار کو جو تمہارے قرب و جوار مین سکونت پذیر ہے دیکھنے کو گیا تھا اُسکو تنہائی مین حاملہ پایا یقین ہے کہ تمنے بمقتضائے خواہش بشری اوسکو حمل رکھوایا ہو مجکو اس تصور سے کمال تردد ہوا جو کہ یہ امر مستلزم فضیحت ہے اس باب مین تدبیر یہ ہے کہ اسکو مار ڈال اور زمین مین دفن کر دے اور بعد ازین بجناب باری تعالی رجوع کر کے اس فعل شنیع سے توبہ کر برصیصا نے باغوائے شیطانی فریفتہ ہو کر بمقتضائے وسوسہ اُسکے عمل کیا کہ شب کو اُس بیچاری کو مار کر دامن کوہ مین دفن کیا اور شیطان نے گوشۂ جامۂ دختر پکڑ لیا تا قبر سے باہر رہے اور برصیصا نے بعد از تدفین نازنین صومعہ مین معاودت کی ہرگاہ برادران دختر بدستور معہود اپنی خواہر کے دیکھنے کے لیے آئے اور اُسکو نہ پایا برصیصا کے پاس آکر پوچھا کیا اسنے لاعلمی اپنی بموجب تلقین اُس شیطان کے بیان کی چنانچہ بدریافت خبر گمگشتگی دختر مغموم اور غمگین ہو گئے ابیض نے بصورت پیر مرد زمیندار بلکہ شہزادون سے کہا کہ جو کچھ برصیصا نے درباب تمہاری خواہر کے کہا ہے دروغ محض ہے کسواسطے کہ اس فاسق نے اس مہ جبین سے یہ کام کیا ہے اور بعد ازان از خوف فضیحت اسکو مار کر فلان جگہ مدفون کر دیا ہے ولیکن جو کہ ذرا سا اُسکا گوشۂ جامہ بیرون قبر رہ گیا ہے اگر تمکو باور نہین ہے تو میرے ساتھ آؤ تا مین تمکو وہان لیچلون یہ بھی اُسکے ساتھ قبر پر گئے اور اُسکو خاک مین سے نکالا پھر ایک جماعت کو حکم دیا کہ صومعہ برصیصا کو ویران کیا اور صاحب صومعہ کو اتنا عذاب مین کھینچا کہ یہ اپنے گناہ پر معترف ہوا اور یہ خبر ناخوش بسمع ہمایون بادشاہ پہونچائی چنانچہ بادشاہ نے بقتل و صلب حکم دیا تا آنکہ برصیصا

گو بیابان وار حاضر کیا اور بمقارن اس حال کے ابیض اُسکے سامنے آیا اور کہا اے برصیصا مجکو پہچانتا ہی
کہا نہیں ابیض نے کہا مین وہی شخص ہون کہ جسنے تجکو اسم اعظم سکھایا تھا کہ تو مستجاب الدعوات ہو گیا
اور بعد ازان تو نے اعمال بد پر اقدام کیا اور آپکو ملکہ مومنونکو فضیحت کیا اور آخر کار اس بلا مین مبتلا ہوا
اب اگر ایک چیز مین میرا کہا مانے تو اس بلا سے نجات یاوی برصیصا نے کہا وہ کیا ہی شیطان نے جواب
دیا کہ تدبیر یہ ہی کہ مجکو سجدہ کر تا مین تجکو اس ورطہ سے منتقل موے ازخمیر نکالدون پس حالت اضطرار
مین ابیض کو سجدہ بھی کیا اور بعذاب عاجل در عقاب آجل گرفتار ہوا یہ ہی قول اللہ تعالی کا آیہ کمثل
الشیطن اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریٓء منک انی اخاف اللہ رب العلمین ط یعنی
مانند مثال شیطان کے ہی جسوقت کہ کہا اُسنے کہ کفر کر پس جب کفر کیا کہا تحقیق مین بیزار ہون تجسے تحقیق
مین ڈرتا ہون اللہ پروردگار عالمون کے سے آیہ فکان عاقبتہما انہما فی النار خالدین فیہا وذلک
جزاء الظلمین ط پس ہوا آخر ان دونون کا کہ وہ دونون بیچ آگ کے ہین ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے
اور یہ ہی بدلہ ظالمون کا حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ بعد از برصیصا سب رہبانان وقت
بسبب ندامت زوایۂ گمنامی مین بسر کیا کیے تا آنکہ جریح راہب ظاہر ہوا فصل سا تو ین ذکر جریح
راہب مین ابن عباس سے منقول ہی کہ زمان فترت مین یعنی بعد از رفع حضرت عیسے اور قبل از ظہور
حضرت محمد مصطفے صلعم ایک جوان عالم و عاقل و زاہد پیدا ہوا کہ اسکو جریح کہتے تھے اور پندرہ برس
کی عمر مین بعزلت و گوشہ نشینی مائل ہوا تا آنکہ طاعت و عبادت مین کئی قرن گذارے اُسکی ایک ماں
تھی کہ آوازۂ عزت و صلاح اور زہد و فلاح اسکا آویزۂ گوش عالم تھا وہ ہر روز صومعہ مین اس کے
واسطے طعام و شراب لایا کرتی تھی اتفاقاً ایک شب بارش باران تھی کہ اسنے معبد کے دروازہ پر
آکر آواز دی کہ اے جریح دروازہ کھول جو کہ یہ نماز کرتا تھا جواب ندیا اور دروازہ بھی نہ کھولا اور وہ
صالحہ بہت دیر کے بعد ملول ہوکر پھر گئی دوسرے دن در معبد پر پھر آئی اور پکاری بسبب اتفاق اُس
وقت پھر جریح نماز مین مشغول تھا جواب نہ دیسکا اور وہ عورت پھر گئی تیسرے روز بھی یہی حال واقع
ہوا اور مادر جریح نے ملول ہوکر کہا اللھم لا تمتہ حتی ینظر الی وجوہ لنساء الفسقۃ یعنے خدایا نمار
اُسکو تا وقتیکہ نظر کرے طرف منہ عورتون زانیہ اور رنجا را اور اشرار کے فی الفور تیر دعا اُسکا ہدف
اجابت پر پہونچا ظہور افعال شنیعہ برصیصا سے کہ تمام خلقت رہبانون پر دلیر ہوکر سخنان زشت کہتی
تھی اور انکو ہاتھ اور منہ سے آزردہ کرتی تھی اور بنا بر کثرت زہد و طاعت جریح سے عداوت رکھتی
تھی اور درباب شکست معبد اسکے مکر و حیلہ سوچتی اور بُرے بُرے قصد کرتی آخر الامر اُسوقت انکی
خاطر مین یہ تدبیر صائب گذری ایک فاجرہ فاحشہ بہم پہونچا کر اسکو زر و مال دینا کیا کہ جریح کو بزنا
متہم کرے اور اس عورت کو کسی حیلہ سے سکھا کر صومعہ کے دروازے پر پہونچایا اور آپ کمینگاہ عذر

و مکر مین منھی اور فاحشہ مذکورہ نے کہ نہایت جمیلہ تھی صومعہ پر آکر زنجیر ہلائی جریح نے پوچھا کہ تو کون ہی جواب دیا کہ ضعیفہ عاجزہ دور سے آئی ہون خوف بیابان اور ترس شیر و پلنگ سے اس صحرا مین نہین رہسکتی اگر آجکی رات مجکو اندر صومعہ کے پڑا رہنے دے تو نہایت لطف و کرم ہوگا جریح نے اُسپر رحم کھاکر دروازہ کھول دیا اور وہ عورت معبد مین آئی اور زاہد نماز مین مصروف ہوا جب جریح نماز سے فارغ ہوا زانیہ نے آپکو بوجہ دلپسند جریح پر جلوہ دیا اور استدعای مباشرت کی عابد نے کہا مین اس کام کے لایق نہین ہون اور پھر نماز پڑھنے لگا منقول ہی کہ اُس شیطانہ نے اتنا وسوسہ کیا کہ جریح قاصد مباشرت ہوا لیکن آتش دوزخ سے خوف کھاکر اپنے نفس سے کہا کہ اے نفس اگر تو طاقت رکھتا ہی کہ آگ مین جلے تو مین تیرا مطلب حاصل کرون اُسکے پاس آگ روشن تھی اُسکی طرف ہاتھ بڑھاکر ڈالا جب اُسکی اونگلی اُس سے جل گئی تو شہوت اسکی زائل ہوئی اور پھر شیطان علیہ اللعنۃ نے اغوا کیا اسنے اپنے نفس سرکش کو تسکین دیکر بدستور پھر آگ مین ڈالا اور اپنی نفس کو ایذا پہونچائی چنانچہ صبح تک اسکا حال اسی طرح پر رہا ہرگاہ روز روشن ہوا اور اُسنے دروازہ معبد کا کھولا تا زانیہ باہر جاوے اطراف صومعہ سے مجار نے اسپر ہجوم کیا اور اُس عورت کو پکڑا اور اُس سے کہا کہ اپنا حال بیان کر فاجرہ نے کہا کہ مدت سے جریح میرے ساتھ زنا کرتا ہی اور مین اُس سے حاملہ ہون اور نزدیک ہی کہ وضع حمل کرون مجار جریح کے گلے مین رسی ڈال کر کشان کشان بارگاہ سلطانی مین لائے اور صورت حال بادشاہ سے عرض کی بادشاہ نے بقتل و صلب جریح حکم دیا اسکی مان اس واقعہ سے آگاہ ہوکر اسکے پاس آئی اور کہا مین جانتی ہون کہ تو نے زنا نہین کیا جو کہ تجکو درپیش آیا ہی میری دعا کے سبب سے ہی اور وہان سے پھر بادشاہ کے پاس گئی اور کہا جریح بیگناہ ہی اسکی سیاست مین تعجیل نہ کر کہ مین اسکی بیگناہی پر شاہد و گواہ رکھتی ہون بادشاہ نے پوچھا وہ کیا ہی کہا حکم کر کہ زانیہ کو حاضر کرین بادشاہ نے باحضار اُس مکارہ کے فرمان دیا وہ فاجرہ حاضر ہوئی مادر جریح نے اپنا ہاتھ اُسکے پیٹ پر رکھا اور دعا کی تا صادق کاذب سے اور محرم غیر محرم سے تمیز پاوے اور بعد از مناجات ندا کی یا صاحب البطن جنین نے شکم مادر مین جواب دیا لبیک چنانچہ حاضرین نے بھی اُسکی آواز سنی مادر جریح نے پوچھا کہ تیرا باپ کون ہی کہا فلان شبان کہ متعلقان نبی فلان سے ہے اور تین مرتبہ جنین سے اسی طرح کہا بادشاہ اور سامعین کو تعجب ہوا اور جریح کے قتل سے باز رہے کہتے ہین کہ جب وضع حمل زانیہ پر تین روز گذرے پھر اہل فتنہ و شر جمع ہوکر آئے اور درباب قتل جریح سعی بلیغ کی اور بعضون نے استماع آواز کو دکھ شکم مادر مین سے انکار کیا مادر جریح نے اس امر سے آگاہی پاکر پھر بادشاہ کے پاس آکر عرض کیا کہ جس خدا نے اس طفل کو شکم مادر مین طاقت نطق کرامت فرمائی تھی ہوسکتا ہی کہ خارج شکم مین بھی اوسکو قوت تکلم عطا کرے استدعا کی کہ اُس زانیہ کو مع بچے کے حاضر کرین جب وہ آئی تو کہا ایھا الغلام من ابوک

اے لڑکے تیرا باپ کون ہے طفل نے جواب دیا کہ فلان چرواہا اور حضار انجمن نے یہ کلام سنا دست تعرض دہن عرض
جریج سے کوتاہ کیا اور بعض روایات سے اسطرح پر ہے کہ ایک شبان صومعہ جریج کے قریب گوسپندین چراتا تھا اور
زانیہ کے ساتھہ اختلاط کرتا تھا اور صاحب صومعہ شبان کو اس حرکت سے منع کرتا تھا اور جب یہ حاملہ ہوئی
اور اس سے فرزند پیدا ہوا بہ تعلیم راعی کہ منع جریج سے مجروح خاطر تھا فاجرہ نے اُس عابد کو متہم بزنا کیا اور یہ
حدیث جب بسمع والی عصر پہونچی اُسنے حکم بقتل وصلب صادر کیا عابد راہ مین زانیہ کو دیکھکر ہنسا اور آدمیون
نے پوچھا کہ یہ محل ہنسنے کا ہے جواب دیا کہ بواسطہ دعاے مادر کہ میرے حق مین کی تھی اور کہا تھا ادرک اللہ
وجوہ المستاۃ الفسقۃ اس بلا کے ساتھہ گرفتار ہوا ہون اور بعد ازان راہب نے مجمع مین اُس طفل سے
پوچھا کہ من ابوک یعنے کون ہے باپ تیرا اللہ عزوجل نے اُسکو نطق عطا فرمایا اور اُسنے کہا فلان راعی
تا آنکہ اُسنے تین مرتبہ اسی طرح کہا اور آدمیون نے سُنا اور متعجب ہوے اور اُسکے قتل سے ہاتھہ اُٹھایا اور
بلوازم اعتذار قیام کرکے کہا اگر تو کہے تو تیرا صومعہ طلاے احمر کا بنا دیوین جریج نے کہا مناسب یہ ہے
کہ جیسا کہ میرا عبادت خانہ تھا ویساہی بنا دو کہ سکونت خانہ تنگ و تاریک گلی پر تو آثار رشک اہل حسد
کو ہوا اور تدبیرین اُسکے مکین کے ہلاک کے لیے عمل مین لاے اگر سونے کا ہوگا تو کیا کیا خرابیان تجویز
کرینگے اولے یہ ہے کہ جیسا پہلے بنا ہوا تھا ویساہی اب بنوا دیجیے چنانچہ اُنھون نے اُس طرح کا صومعہ
بنوا دیا واللہ تعالے اعلم بحقیقۃ الحال فصل آٹھوین ذکر اصحاب اخدود مین تفسیر عزیزی مین
درذیل آیت قتل اصحب الاخدود یعنے قتل کیا گیا صاحبان خندق کو کہ چالیس گز طول مین اور بارہ بارہ
گز عرض مین کھودی تھین تا مسلمانون کو اُن خندقون مین ڈالین اور معذب کرین اور وہ خندقین
اسقدر گرم اور گلفتہ ہوگئی تھین کہ النار ذات الوقود یعنے تمام وہ خندق آتشی تھی صاحب شعلہ
بزرگ یا صاحب ہیمہ بسیار کہ اُنمین روشن کرکے بنہایت گرم کیا تھا اور حدیث شریف مین ہے کہ جب
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تلاوت اس سورہ مین اس آیت پر پہونچتے تھے فرماتے تھے کہ اعوذ باللہ
من جہد البلاء یعنے پناہ مانگتا ہون ساتھہ اللہ کے جہد بلا سے اور یہ قتل عام کہ صاحبان خندق کو
واقع ہوا وہ انتقام عاجل وسریع تھا کہ بسبب اشتعال آتش اور اُسکے شرارون کے انتشار کے بعد پھیرنے
مسلمانون کے ارادہ جہاد سے اُنمین فی الفور ہلاک ہوگئے اور فرصت مراجعت اپنے گھرون تک نپائی
کسواسطے کہ یہ انتقام اُسوقت واقع ہوا کہ اذ ھم علیہا قعود یعنے اُسوقت مین وہ صاحبان خندق
اُس آگ پر بیٹھے ہوے تھے قبل ازین کہ اپنی کرسیون پر سے اُٹھین اور گھرون مین جاوین جل گئے
اور ذرا بھی مہلت نہ پائی اور یہ قسم انتقام عاجل وسریع بیشتر نظر عوام مین موجب عبرت ہوتا ہے
اور فی الواقع اُن کم بختون نے ظلم مین کمال مرتبہ بے صرفگی کی تھی کہ ساتھہ اس انتقام عاجل کے
گرفتار ہوے کیونکہ اور ظالم بحضور او ربالمواجہہ اپنے کسی کو زدوکوب نہین کرتے ہین بلکہ اپنے ملازمین کو

حکم دیتے ہین کہ گنہگارون کو سیاست کرین تا خلاف مروت اور نقیض مقتضای رقت جنسیت واقع نہو وہی آیہ وھم علی ما یفعلون بالمومنین شھود ۃ یعنے اور یہ ظالم کہ صاحبان خندق تھے جو کہ اہل ایمان کے ساتھ کرتے تھے آپ بذات خود حاضر ہوتے تھے پوشیدہ نرہے کہ قصہ اصحاب خندق کہ بنا بر دین و ایمان کے آدمیون کو اُس خندق پر از آتش مین ڈالا تھا اور آپ بھی بلا فاصلہ انتقام عاجل مین گرفتار ہو کر کندہ دوزخ ہوے چار ناحیون مین کہ قریب بدیار یمن تھے واقع ہوا ہی احتمال رکھتا ہی کہ اس آیت سے چارون مراد ہوون اور منظور تخویف اہل مکہ سے تا اس قصہ معلومہ سے عبرت پکڑین اور ایذاے مسلمانون مین بے صرفگی نہ کرین **قصہ اول** کہ ملک شام مین واقع ہوا ہی کیفیت اُسکی حدیث صحیح مین کہ مسلم اور صحاح مین بروایت صہیب رومی وارد ہی اسطرح پر ہے کہ اُس ملک مین ایک بادشاہ تھا صاحب ثروت و مکنت دونون اس نام کے اور اُسکا وزیر ایک ساحر تھا کہ فن سحر مین اُسنے مہارت کلی پیدا کی تھی اور بناے کار مملکت بادشاہی اُس ساحر کی تدبیر پر تھی جب کوئی غنیم اُس ملک مین پیدا ہوتا تھا ساحر اُسکو بزور سحر ہلاک کرتا تھا اور حاجت جنگ و جدال نہوتی تھی اور ہر گاہ امرا اور اعیان مملکت بادشاہ اُسکی حرکت ناشایستہ سے تنگ ہوتے تھے ساحر بزور سحر اُنکے دلون کو نرم و مائل کرتا تھا و علی ہذا القیاس جمیع مہمات مین اُسکا سحر کارگر ہوتا تھا تا آنکہ وہ جادوگر بڈھا ہوا ایک دن اُسنے زندگی سے مایوس ہو کر بادشاہ سے عرض کیا کہ مین پیر ضعیف ہوا قریب اس جہان سے رحلت کیا چاہتا ہون کوئی کودک زیرک و ہوشیار اپنے غلامون مین سے تفویض کیجیے تا اُسکو تعلیم سحر کردون کہ میرے بعد تمھاری مملکت کے کاروبار کو سرانجام کرتا رہی بادشاہ نے ایک غلام زیرک مقرر کیا کہ صبح سے شام تک اُس ساحر کے پاس رہی اور جادوگری سیکھے چنانچہ اُس لڑکے نے ہر روز اُسکے گھر آمد و رفت شروع کی اور جادو سیکھنا آغاز کیا اتفاقاً ایک دن راہ مین دیکھا کہ بہت سے آدمی ایک حویلی مین سے نکلتے ہین پوچھا کہ یہ مکان کسکا ہی اُنھون نے کہا اس مین ایک راہب عابد خداپرست رہتا ہی کہ اُسنے دنیا کو ترک کیا ہی اور بعبادت خدا مشغول ہی وہ لڑکا بھی اُس راہب کے گھر مین گیا اور اُسکے روبرو بیٹھا اور اُسکے کلام سُنے اور راہب کے دل مین اثر ہوا اور راہب کے کلام کی اسکے دل مین اتنی محبت پیدا ہوئی کہ جب دربار بادشاہی سے ساحر کے گھر جاتا تھا ضرور راہ مین راہب کے پاس بیٹھتا تھا اور جب کبھی کہ راہب کے پاس دیر تک نشست کرتا تھا اور ساحر کے پاس جانے کو دیر ہو جاتی تھی تو وہ جادوگر اُسکو زجر و تنبیہ کرتا تھا کہ تو نے آج کیون دیر کی یہ کہتا تھا کہ مجکو گھر مین دیر ہو گئی ہی تا آنکہ ساحر نے یہ ماجرا بادشاہ سے عرض کیا اور بادشاہ نے اپنے ملازمین کو تقید کی کہ اُسکو پہلے طلوع آفتاب سے ساحر کے پاس پہونچائے رہو اُنھون نے عرض کیا کہ یہ کودک یہان سے دم صبح جاتا ہی اگر اسکو تاخیر ہوتی ہی تو راہ مین ہوتی ہی بادشاہ اور ساحر دونون سُننے اس کلام سے اُس لڑکے پر آشفتہ خاطر ہوے اور جانا کہ

راہ مین لڑکون کے ساتھ لہو ولعب مین مشغول رہتا ہی تا آنکہ ایک روز بہ خانہ ساحر سے بدولت خانہ بادشاہی مراجعت کرتا تھا اثناے راہ مین دیکھا کہ ایک اژدہاے بزرگ سر کوچہ کو گھیرے ہوے بیٹھا ہے اور تمام راہگیر رہگذر سے بند ہو کر کھڑے ہین کودک نے اپنے دل مین کہا کہ آج مین امتحان کرتا ہون کہ صحبت ساحر لعین میرے واسطے بہتر ہے یا مصاحبت عابد گوشہ نشین ایک پتھر اُٹھایا اور کہا یا الٰہی اگر دین و مذہب گوشہ نشین کا سحر و ساحر سے بہتر ہے تو اس اژدہے کو مارتا خلائق خلاص ہووے اور اُس پتھر کو اُس اژدہے کی طرف پھینکا بمجرد پہونچنے اُس سنگ کے اژدہا بیجان ہو کر گرا اور آدمیون مین شور وغل پیدا ہوا کہ یہ طفل فن سحر مین کمال مرتبہ کو پہونچا اور یہ خبر رفتہ رفتہ جب اُس گوشہ نشین نے سُنی تو خلوت مین اُس لڑکے سے کہا اے پسر حق تعالے نے تجکو بزرگ کیا اور تیرا کام اس حد پر پہونچا کہ مین جانتا ہون لیکن ایک بلا مین گرفتار ہوگا خبردار زینہار میرا نشان نہ دینا کودک نے گوشہ نشین کے ساتھ قول و قرار کیا کہ خاطر جمع رکھ مین ہرگز تیرا نام نہین لینے کا اور تیرا نشان نہین دینے کا اس کودک کو حق تعالی نے برکت گوشہ نشین اور تلاوت انجیل مقدس کہ اُس سے حاصل کی تھی اور اتباع دین عیسوی کہ اُسوقت مین دینداری اسی دین پر منحصر تھی مرتبہ ولایت عظمی پہونچایا تا آنکہ ابرص اکمہ کو اُسکی برکت سے شفا ہوتی تھی اور بہت مریض کہ اطبا اُنکے معالجہ سے عاجز ہوتے تھے اُسکی دعا سے تندرستی پاتے تھے اتفاقا ایک مصاحب بادشاہ کا اندھا ہوگیا اور بسبب کوری کے مصاحبت بادشاہ سے معزول ہوا تعریف اور توصیف اُس کودک کی سنکر اُسکے پاس آیا اور تحفہ و تحائف لایا اور کہا کہ مجھ پر بھی توجہ ہو اور شفا دو اُسنے کہا مین کون کہ شفا دون شفا بدست خدا ہے اگر بخدا ایمان لاوے اور بت پرستی ترک کرے اور بادشاہ کو اپنا پروردگار نہ جانے تو مین جناب الٰہی مین تیرے واسطے دعا کرون تا تجکو شفا حاصل ہووے وہ مرد کور اُسی مجلس مین برضا و رغبت ایمان لایا اور دعاے اس کودک سے فی الفور بینا ہو کر موافق معمول مجلس بادشاہ مین حاضر ہوا بادشاہ نے متعجب ہو کر کہا کہ اطباے سرکار اور کحال آزمودہ کار تیری آنکھون کے معالجہ سے عاجز ہو گئے تھے تو کیونکر بصیر و بینا ہوا کہا میرے پروردگار نے بوساطت اسباب میرے دیدہ تاریک روشن کیے بادشاہ نے کہا آیا میرے سواے اور کوئی پروردگار رکھتا ہے مصاحب نے کہا پروردگار میرا اور تیرا ذات خالق ارض و سما ہے بادشاہ خفا ہوا اور اُسکو دھمکا کر پوچھا سچ بتا کہ یہ عقیدہ تو نے کس سے سیکھا جب اُسپر بہت عقوبت ہوئی اُسنے ناچار ہو کر اُس کودک کا نام لیا بادشاہ نے اُسکو طلب کیا اور کہا تجکو ہماری پرورش اور فیض ساحر سے یہ مرتبہ حاصل ہوا ہے کہ نابینا کو بینا کرتا ہے اور مریض و رنجور کا شفا دیتا ہے یہ کیا کفران نعمت ہے کہ ہماری پرورش کا منکر ہو کر اپنا پروردگار اور کو قرار دیتا ہے کودک نے کہا شفا نہ میرے ہاتھ مین ہے اور نہ تیرے ساحر کے محض بقدرت شافی مطلق ہے بادشاہ نے

کہا اُسکو عذاب شدید کرو اور کہا یہ ساحر کے پاس سے جو غائب رہتا تھا معلوم ہوا کہ اور کہین سے یہ عقیدہ فاسد بہم پہونچایا ہی ساحر بھی اس ماجرے کے سُننے سے افتان و خیزان بحضور بادشاہ پہونچا اور عرض کیا کہ یہ لڑکا مدت سے میرے پاس نہین آتا معلوم نہین کہ کہان جاتا ہی اور ہردم سرکاری نے بھی عرض کیا کہ یہ طفل صبح سے نکلتا ہی اور گھر مین نہین رہتا بادشاہ نے کہا کہ بانواع عذاب معذب کر کر پوچھو کہ یہ عقیدہ کہان سے حاصل کیا اُس طفل نے بشدت عذاب معذب ہو کر اُس گوشہ نشین کا نام لے دیا بادشاہ نے اُسکو بلوایا اور ایک آرہ اپنے روبرو منگوایا اور کہا اگر اپنے دین سے تو نہ پھریگا تو یہ آرہ تیری سر پر کھنچواونگا راہب نے کہا مین ہرگز اس دین سے روگردان نہین ہونیکا جو تو چاہے سو کر حکم دیا کہ آرہ اسکے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کر ڈالو عابد نے دم نہ مارا اور زیر آرہ جان بحق تسلیم کی پھر اُس مصاحب کو دین سے پھرنے کی تکلیف دی اُسنے بھی انکار کیا اور اُسکے سر پر بھی آرہ چلا پھر اُس کودک کو لائے بادشاہ نے کہا تو نے ان دونون کی سزا دیکھی اب اگر تو اپنی زندگانی چاہتا ہی تو اس دین سے بیزار ہو اُسنے بھی ابا کیا بادشاہ نے اپنے کئی معتمدون سے کہا کہ فلان کوہ پر لیجا کر اُسکی چوٹی پر کھڑا کرو اگر یہ اس دین جدید سے پھر جاوے تو اُسکے تئین بعزت یہان لے آنا کہ بمرتبہ امارت اور مصاحبت یہ فائز ہوگا اور اگر اصرار کرے تو اُسکو اُسپر سے گرا دینا تا اُسکا بدن پاش پاش ہو جاوے اسکو جب پہاڑ پر لیگئے تو اُسنے جناب الٰہی مین یہ دعا کی کہ بار خدایا جس طرح تو چاہے اِنکے شر سے محفوظ رکھ مجرد دعا کوہ زمین مین زلزلہ پیدا ہوا اور معتمدان بادشاہ سب گر کر ہلاک ہو گئے اور وہ صحیح و سالم پہونچا بادشاہ نے پوچھا کہ تیرے یارون کو کیا ہوا غلام نے عرض کیا کہ اُس خدا نے کہ جسکا دین مین نے قبول کیا مجکو اُنکے شر سے کفایت کی بادشاہ اور زیادہ خفا ہوا اور اپنے معتمدون کو حکم دیا کہ اسکو ایک کشتی پر بٹھا کر دریا کے درمیان مین لیجاؤ اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو فبہا و الا اسکو دریا مین ڈال دو القصہ جب اسکو وسط دریا مین لے گئے اور تکلیف ارتداد کی دی غلام نے جناب الٰہی مین پھر التجا کی کہ بار خدایا مجھے اس جماعت مفسد کے شر سے نگاہ رکھ ناگاہ کشتی الٹ گئی اور معتمدان بادشاہ سب غرق ہو گئے اور غلام صحیح و سالم بحضور بادشاہ پہونچا پھر بادشاہ نے پوچھا کہ اب تو کیونکر آیا غلام نے تمام قصہ بیان کیا بادشاہ متحیر ہوا اُسنے عرض کیا اے بادشاہ اگر تمکو میرا قتل منظور ہی پس بغیر ایک حیلہ کے تجکو میسر نہین ہونیکا کہا وہ کیا ہی جواب دیا کہ وہ یہ ہی کہ تمام آدمی اس شہر کے باہر صحرا مین جمع ہوویں اور مجکو دار پر کھڑا کرو اور ایک تیر ترکش مین سے لیکر اور اُسکا سوفار کمان کی زہ پر رکھ کر یہ افسون پڑھین بسم اللہ رب الغلام یعنے بنام اُس خدا کے کہ پروردگار اس طفل کا ہی پھر اُس تیر کو میری طرف رہا کرین مین مر جاونگا بادشاہ نے اسی طرح کیا اور تیر غلام کی کنپٹی پر پہونچا غلام نے اپنا ہاتھ اُس تیر پر رکھ کر کہا کہ مین نے اپنا مطلب پایا کہ بنام اپنے پروردگار کے مذبوح ہوا اور غلو تمام خلقت مین پیدا ہوا کہ اٰمنّا

برب الغلام امنّا برب الغلام یعنے ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار غلام کے ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار غلام کے بادشاہ سے مصاحبون نے عرض کی کہ اس مقدمہ مین خیلے قباحت واقع ہوئی اور جس امر سے ہم ڈرتے تھے وقوع مین آیا کسواسطے کہ تمام مردم شہر نے پروردگار غلام کو قوی تر اور تقادر تمہارے خدا جانا اور عجز تمہارا مشاہدہ کیا کہ جبتک اُسکے پروردگار کا نام نہ لیا اُسکے مارنے پر قادر نہ ہوسے بادشاہ کو خشم وخجالت زیادہ ہوئی اور حکم دیا کہ سر کوچہ ہاے شہر خندقین کھُدوا دو اور اُسمین آگ روشن کرو جو کہ دین غلام سے نہ پھرے اُسکو اُنمین ڈالدو بادشاہ اور جمیع اعیان سر خندق پر آکر اور کرسیان بچھا کر اُس عذاب کا تماشا کرتے تھے تا آنکہ ایک عورت خدا پرست کو پکڑ لائے کہ اُسکی بغل مین بچہ شیر خوارہ تھا اور اُسکو بھی چاہا کہ آگ مین ڈالین وہ عورت آگ مین جانے سے ڈرتی اور پچھلے قدم ہٹی بادشاہ نے کہا اُسکو مہلت دو کہ اپنے دین سے پھر جاوے اور اُس بیچاری کو شفقت طفل دامنگیر ہوئی چاہا کہ کلمۂ کفر زبان پر لاوے اُس وقت طفل شیر خوار نے کہ اُسکی گود مین تھا آواز بلند کہ مسموع خاص وعام ہوا فریاد کی کہ اے مادر نادان کیا کرتی ہے صبر کر کہ دین حق پر ہے اور آنکھ بند کر اِس آگ مین چلی آ کہ یہ آگ تیرے اوپر گلزار ہو جاویگی وہ عورت بے محابا اپنے بچے سمیت آگ مین گئی اور وہ آگ ایکبارگی ایسی بھڑکی زور سے کہ اُسمین سے شعلہ نکلے کہ بادشاہ اور اعیان اور ارکان کہ کرسیون پر بیٹھے ہوے تماشا کرتے تھے اُنھون نے اُٹھنے کی فرصت نپائی اور جل گئے چنانچہ ہر خندق مین اسیطرح اشتعال عظیم آگ مین پیدا ہوا اور اکثر مردم شہر کے کہ بہ تبعیت بادشاہ ایذاے مومنون اور جلانے اُنکے مین مصروف تھے جلکر ہلاک ہوگئے ربیع بن انس سے مروی ہے کہ حق تعالی جان اُن مومنون کی آگ مین ڈالتے تھے قبل ازانکہ گرمی آتش اُنکے بدن پر پہونچے قبض فرماتا تھا اور داخل بہشت کرتا تھا اور اِس قصہ مین ایک نکتہ ہے باریک کہ حضرت شیخ اکبر اور اُنکے اتباع لکھتے ہین کہ قتل غلام از دست بادشاہ بنا بر مکافات دینا تھا کہ راہب کے ساتھ جو قول وقرار کیا تھا اُس سے پھر گیا تھا ورنہ بادشاہ اُس غلام پر دستیاب نہوتا اور مکافات کے واسطے ایک کارخانہ ہے کارخانہ مجازات اخروی کے سواے کہ مکافات دنیوی مین اس قسم کی صورتون مین عتاب اور ناراضامندی حضور خداوندی سے نہین ہوتا بلکہ باعث ترقی مراتب اہل کمال ہوتا ہے بخلاف مجازات اخروی کے چنانچہ حضرت سید الشہدا امیر حمزہ کو بابت مارنے شتران حضرت امیر المومنین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کے اور اُنکے دلون کے کباب کرکر کھانے کے یہ روداد واقع ہوئی کہ آپ بھی شہید ہوے اور کافرون نے اُنکا سینہ چیر کر اور جگر بند نکالکر چبایا اور پھینک دیا اور تفصیل اس مقام پر اسرار کی غزوات حضرت خاتم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام مین مفصل لکھی جاویگی اور قصہ دوسرا اصحاب خندق کا یہ ہے کہ زمین نجران مین کہ ایک شہر ہے بلاد یمن سے واقع ہوا کیفیت اسکی یہ ہے کہ ایک شخص مسلمانون مین سے اُسوقت تابعان انجیل تھے ایک شخص کے گھر مین آنکر نوکر ہوا چنانچہ یہ شخص اُسکے

دروازہ پر بیٹھا رہتا تھا یا جو کام کہ ہو دیکھا لیا ہو اور بیٹھے بیٹھے انجیل مقدس پڑھا کرتا تھا اُس شخص کی بیٹی جسکا یہ نوکر تھا دیکھتی تھی کہ ہنگام تلاوت انجیل ایک نور عظیم اُسکے سینہ سے نکلتا ہے اور تمام عالم مین منتشر ہوتا ہے دختر مذکور نے یہ اعجوبہ اپنے باپ سے جاکر بیان کیا اور اُسنے بھی انجیل پڑھتے وقت سوراخ دیوار مین سے دیکھا کہ فی الواقع نور عظیم ظاہر ہوا اُس نوکر سے پوچھا کہ یہ کیا کلام ہے اور کیا اثر ہے اسکا کہ تجسے سُنتا ہون اور دیکھتا ہون اُس مرد مسلمان نے نظر لقوت و شوکت بادشاہ اور رئیسون وہان کے اس امر کے اخفا مین سعی کی اور اُس شخص نے اسکا پیچھا نہ چھوڑا اور نہایت تنگ کیا تا آنکہ اُسنے ناچار ہو کر احوال دین اسلام اور انجیل سے آگاہ کیا وہ اسیوقت مسلمان ہوا اور انجیل سیکھی اور تلاوت اسکے مشغول رہا تا آنکہ رفتہ رفتہ اُس شہر مین یہ امر شائع اور ذائع ہوا چنانچہ اسّی آدمی مرد اور عورتون مین سے بشرف اسلام مشرف ہوے جتے کہ یوسف بن ذونواس حمیری بادشاہ نے اُس شہر کے کہ بت پرستی مین مستغرق تھا یہ ماجرا سُنا اور اُن سب مسلمانون کو کہ نوے آدمی تھے اپنے روبرو طلب کیا اور ایک خندق بنوا کر آگ سے بھری اور اُن سب سے کہا کہ اگر تم دین عیسوی سے نہ پھروگے تو تم کو اس آگ مین ڈالدونگا اس جماعت مین سے بھی اتفاقاً ایک عورت مع بچہ شیرخوار ہمراہ تھی اُس طفل شیرخوار نے بھی باواز بلند کہا بسم اللہ کہکر اس آتش مین چلے آو کہ ثمرہ اسکا بہشت جاودان ہے القصہ بعد ازان کہ سب مسلمان آگ مین آئے بادشاہ اور چند رئیس اور کرسیون پر کنارہ خندق بیٹھے تھے بشرارہاے آتش ہلاک ہوگئے اور قصہ بعد از رفع حضرت عیسے بآسمان واقع ہوا تھا اور بعد ازین مردم نجران نے دین نصرانی کو حق جانکر قبول کیا چنانچہ تا عہد آنحضرت صلعم اُسی دین پر رہے اور سردار کہ سید و عاقب وغیرہ تھے بنا بر زیارت آنحضرت صلعم مدینہ منورہ مین آئے اور احوال آنحضرت مسیح مین بحث ہوئی اور تفتیش کی اور آیہ مبارک اُنکی جواب مین نازل ہوئی وقصہ تیسرا یہ ہے کہ زمین فارس مین واقع ہوا حقیقت اسکی حضرت امیرالمومنین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے اسطرح پر منقول ہے کہ مجوسی بھی دراصل ایک کتاب آسمانی رکھتے تھے اور تابع دین ایک پیغمبر تھے اور شراب انکے دین مین اسقدر کہ بیہوش نکرے بنا بر منافع بدنی حلال تھی ایک دن بادشاہ مجوس نے بہت شراب پی اور حالت مستی مین اپنی ہمشیرہ سے صحبت کی جب ہوش مین آیا تو خیلے ندامت اور انفعال اسکو حاصل ہوا اور اپنی خواہر سے تدبیر رفع اس عار و ننگ کی پوچھی اُسنے کہا کہ تم خواہر کے حلال ہونیکا دعوی کرو اور کہو کہ حضرت آدم اپنی اولاد مین بھائی کا بہن کے ساتھہ نکاح کرتے تھے ہم بھی سنت ابوالبشر پر قائم ہین بادشاہ نے سب آدمیون کو جمع کیا اور مجمع مین یہ مذہب اور یہ مسئلہ بیان کیا اور بہ عیب رواج ازدواج ہمدگر برادر و خواہر کرنی شروع کی ولیکن اصلاً کسی نے اہل قوم سے نکاح خواہر بادشاہ سے کہا کہ ان سکو زیر تازیانہ توبیخ کرین تب بھی کسی نے نہ سنا پھر کہا اگر تیغ رانی کرین جب بھی کسی بشر کو موثر نہ ہوا پھر کہا ایک خندق کھودو اور اُسکو آگ سے بھردو جو یہ مسئلہ قبول

نہ کرے اُسکو اِس آگ مین ڈال دو چنانچہ اسی طرح پر عمل مین آیا آخر کار یہ جو دیکھنے کو گئے تھے اور اُنمین بادشاہ بھی تھا شرار نار جہنم سے کندہ دوزخ ہوے ازان بعد خواہر کو حلال جاننا مذہب مجوس مین رائج ہوا اور آتش پرستی بھی اُنمین شائع ہوئی قصہ جو تھا تفسیر زاہدی مین منقول ہو کہ بنی اسرائیل مین مسلمانونکا ایک شہر تھا ایک مرتبہ اتفاقاً قحط پڑا مسلمان وہان سے جوق جوق بسمت حبش بھاگے وہان کی قوم کہ کافر تھی انھون نے اپنے بادشاہ سے کہا کہ اگر یہ مسلمان قحط زدہ اِس شہر مین آ دینگے تو گرانی نرخ غلات ہوجاویگی اور یہان بھی قحط پڑ جاویگا بادشاہ نے حکم دیا کہ دروازہ شہر پر ایک خندق کندہ کرو اور اُسکو آگ سے بھر دو جب خندق پر از آتش تیار ہوئی تو بادشاہ نے اپنا تخت کنار خندق پر آراستہ کروا کر جلوس کیا اور ایک بت عظیم مثل فیل جسیم وہان رکھوایا او منادی کروائی کہ جو غریب الوطن اس شہر مین ہو کہ اس بت کو سجدہ نکرے تو اُسکو اِس خندق پر آتش ڈال دو بحسب اتفاق ایک عورت کو کہ اُسکی گود مین بچہ شیر خوارہ تھا اول پکڑ کر لائے اور اُسکو کہا کہ اِس بت کو سجدہ کر اُسنے کہا معاذ اللہ بادشاہ نے حکم دیا کہ پہلے اسکے بچہ کو آگ مین ڈال دو جب اُس غریب کا بچہ آگ مین گرا تو مادر طفل مضطرب ہوئی ولیکن کودک نے آگ مین سے آواز دی کہ اے مادر مہربان خوف نکر اور تو بھی اسمین بخطر چلی آ کہ یہ آتش سوزان نہین ہے بلکہ گل و ریحان ہے اُس عورت نے دست بدعا بلند کیے کہ اے خدائے عالم السر و الخفیات تو دیکھتا اور جانتا ہے تیرے آگے حاجت بیان نہین ہے آگ نے اُس خندق مین سے جست کی دس چالیس گز ہوا مین بلند ہوئی اور گرداگرد کفار مثل سراپردہ محیط ہو کر سبکو جلا دیا اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مین بعضے اہل اسلام نے ایک بادیہ یمن مین سولی پر ایک مصلوب کو پایا کہ ایک ہاتھ اپنا ٹھوڑی کے نیچے رکھے ہوے تھا اور جبکہ ہاتھ اُسکا وہان سے جدا کرتے تھے پھر وہین جا لگتا تھا اُنھون نے اِس قصہ سے متعجب ہو کر حضرت سے عرض کیا آپنے کیفیت اِس امر مبہم کی کعب الاحبار سے استفسار کی کعب نے قصہ ذو نواس اور صلب سیر اور اصحاب اخدود اور جو کہ سابق مذکور ہوا بیان کیا آپنے فرمایا کہ اِس مصلوب کو سولی پر سے اُتار کر تکفین و تدفین کرو چنانچہ عمل مین آیا واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب

فصل نوین قصہ جرجیس پیغمبر مین اور عجائب آثار انکے مین روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ ایک طائفہ ائمہ اخبار سے کہتے ہین کہ جرجیس حواریین کے شاگردون مین سے تھے بعضے حضرت جرجیس کے تلامیذون نے لکھا ہے کہ حضرت شہر فلسطین مین اقامت رکھتے تھے اور اتنے صاحب مال تھے کہ محاسب وہم اُسکے ضبط حساب سے عجز اعتراف کرتا تھا اور حبیب السیر مین لکھا ہے کہ کبھی آپ تجارت اشتغال کرتے تھے اور جو کچھ کہ حاصل سوداگری ہوتا تھا بفقرا و مساکین قسمت کرتے تھے اور آپ دین عیسوی کی تائید و ترویج مین مصروف رہتے تھے چنانچہ جماعت نصاری کہ متابعت انکی لازم و واجب جانتے تھے اپنا ایمان بنابر استیلاے

کفار اس نواحی مین پوشیدہ رکھتے تھے اور اس زمانہ مین ایک بادشاہ تھا جبار و عاصی کہ موصل مین کہ اہل شام
اُسکے تابع فرمان تھے اور ایک صنم رکھتا تھا افلون نام کہ خلائق کو بعبادت اُس جماد کے دعوت کرتا تھا
اور جو کوئی بسجدہ افلون سر فرو نکرتا تو بفرمان ملک بعذابہاے رنگارنگ معذب ہوتا تھا اور اُس آوان
مین حضرت جرجیس کی خاطر مین گذرا کہ کرائم اموال تحفہ بادشاہ موصل کے پاس لیجانا چاہیے تا بقیہ ایام
تمادامن داماں مین زندگانی کیجیے اور دست تطاول اغیار دامن عرض و مال سے کوتاہ ہووے لاجرم
ہمراہ اپنے بقیہ بترتیب دیگر بعازم موصل ہوے اور حسب اتفاق اُس دن مجلس بادشاہ مین پہونچے کہ وہ
اپنے عظماء کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور آگ روشن کیے ہوے خلائق کو تکلیف دیتا تھا کہ افلون کو
سجدہ کرو جو کہ اُسکے فرمان سے ابا نہ کرتا تھا نجات پاتا تھا اور جو کہ مخالفت کرتا تھا اُسکو آگ مین
ڈلوا دیتا تھا جرجیس نے بملاحظہ احوال مجلس اپنے دل مین کہا کہ سکوت امثال ان محال مین اور تقرب
باصناف ان رجال بدافعال کے مذہب شریعت و دیانت مین جائز نہین ہی بنا برین اُسی وقت اُس
محفل سے باہر آکر بآواز بلند ندا کی کہ ایہا الملک کلمہ حق مجکو سنا اور غایۂ غضب کو تسکین دے تا مجکو
معلوم ہووے کہ مین تیرے واسطے ناصح امین ہون اور بعد استماع مواعظ و نصائح جو کچھ کہ مصلحت وقت
ہو اُسپر اقدام کرنا اور بعد ازان کہا کہ ای بادشاہ تو ایک ملوک کا غلام ہی اور تیرا ایک پروردگار ہی کہ
آسمان و زمین و ما بینہما پیدا کیے ہوے اُسکے ہین اور اُسنے تجکو اور جمیع مخلوقات کو کتم عدم سے صحراے
وجود مین لاکر روزی دی ہی اور تو نے طریق مستقیم سے منحرف ہو کر اور ایک پتھر کا بت کہ کسی چیز پر قادر
نہین ہی تراش کر اُسکی خدائی کے ساتھ اعتقاد کیا ہی اور آدمیون کو کہتا ہی کہ اُسکو بالوہیت پرستش
کرین یہ کیا کفران نعمت اور گمراہی ہی ذرا غور کر اور اب میری نصیحت قبول کر اور کیش باطل سے دست بردار
ہو کر بقبلۂ حقیقی متوجہ ہو بادشاہ نے کہا تو کون ہی اور کہان سے آیا ہے جواب دیا کہ مین ایک بندہ
ہون خدا کا کہ مجکو خاک سے پیدا کیا ہے اور پھر خاک مین بھیجے گا اور مولد میرا روم ہی اور مسکن فلسطین
اور حضرت واہب العطایا نے مجکو مال وافر عطا فرمایا ہی مگر مین خوف ظالمون اور تاب آفتاب حوادث
سے التجا بسایۂ عاطفت شاہی لایا ہون اور چونکہ دیکھا مین نے کہ بادشاہ ایک مصنوع کی عبادت
کرتا ہی اور خلائق کو تخویف و تعذیب فرما کر بہ کیش باطل ترغیب فرماتا ہی عنان تمالک مین نے ہاتھ
سے دی اور نطق کو سکوت پر راجح پایا بادشاہ نے کہا تو نے بواسطہ اس مخاطبت اور مخالفت کے کہ میرے
ساتھ کی مستوجب عقوبت ہوا لیکن مین تجکو مہلت دیتا ہون اور نصیحت کرتا ہون جیسے تو نے پہلے
مجکو موعظت کی اب مناسب یہ ہی کہ میری متابعت بجا لاوے اور بملاحظہ وزیر و وکیل و ملازمان امیرون
کا کرے اور کرامت و غرور اُنکے کو ملحوظ رکھے اور تو کہ بعبادت الٰہی مغرور ہو رہا ہی اُس سے تجکو کچھ فائدہ
نہین پہونچنے کا اور اگر تیرا خدا موصوف بصفات مذکورہ ہوتا تو چاہیے تھا کہ ذلت و حقارت تجھ سے

زائل کرکے تجکو جملہ خلایق پر رفعت و سروری دیتا حضرت جرجیس نے جواب دیا کہ مین اپنے پروردگار کے
نزدیک ذلیل و حقیر نہین ہون اور میرا کام تواضع اور توکل ہی اور مین اپنے پروردگار کی عنایت سے
وثوق تمام رکھتا ہون اور اُنھون نے دو شخصون کو اُس طاغی کے پاس نہایت مقرب دیکھکر کہا اے
بادشاہ تو اور تیرا صنم دونون ذلیل و حقیر ہین کہ کچھ پیدا نہین کر سکتے اور کسیکو رزق نہین دے سکتے
اور نفع و ضرر کسیکو نہین پہونچا سکتے ہین اور میرا پروردگار وہ حکیم ہے کہ سب امور پر قادر اور توانا ہے اور
دلیل میری صدق دعوی پر یہ ہی کہ یہ دونون شخص کہ تیرے نزدیک مکرم و محترم ہین ایک کو مرتبہ الیاس
اور دوسرے کو مرتبہ عیسے نہین پہونچا سکتے ہین بادشاہ نے پوچھا کہ الیاس کون ہی اور عیسی کون جرجیس
نے جواب دیا کہ الیاس ایک بندہ تھا محتاج باکل و شرب و خواب بعنایت خداوندی اُسنے درجہ ملائکہ
پایا ہی اور فرشتون کی صفتین پیدا کر کر احتیاج کھانے پینے کی نہین رکھتا ہی اور فرشتون کو ساتھ طیران
کرتا ہی اور آثار عجیبہ اُس سے ظاہر ہوتے ہین اور عیسی بھی ایک بندہ خدا تھا کہ اُسکو بے واسطہ پدر پیدا
کرکے بخلعت نبوت سرفراز فرمایا اور احیاے اموات اور علاج اکمہ و ابرص اُس سے صادر ہوا اور حضرت
مجیب الدعوات بعد اظہار معجزات کے اُسکو آسمان پر لیگیا اور مقرب بارگاہ صمدی کیا بادشاہ نے کہا
تو نے کلام کو بہت طول دیا اور وہ حکایتین بیان کین کہ صدق اُنکا ہمپر روشن نہین ہی اب اگر تو
افلون کو سجدہ نہین کریگا تو تجکو آگ مین ڈال دونگا حضرت جرجیس عم نے کہا اگر رفع سموات و بسط ارض
اور تسخیر آفتاب و ماہتاب و اختلاف لیل و نہار اور تفجیر انبات و اشجار منسوب بافلون ہون تو البتہ مین
اُسکو سجدہ کرون والا فلا بادشاہ نے کہا اب تیری تعذیب مین کچھ عذر نرہا پس حکم کیا آہنی کنگہون
سے جرجیس کے بدن کو کوچکر گوشت اور پوست کو ریزہ ریزہ کرین جبکہ اس تعذیب سے جرجیس ہیچ آہ کی
اور نہ مرے بلکہ کچھ آسیب بھی نہ پہونچا تو پھر بادشاہ نے اس حال بدیع کو مشاہدہ کرکے حکم دیا کہ
آہنی میخین آگ مین سرخ کرکے اُنکے سر مین ٹھونکین یہ عذاب بھی اُنکا موجب ہلاک نہوا بعد ازین حکم
کیا کہ ایک حوض تانبے سے بھر کر گلا مین اور جرجیس کو اُسمین ڈالکر سرپوش اسپر رکھدین لکھا ہی کہ
جب کئی روز کے بعد سرد ہوے نحاس مذاب کے سرپوش اُس حوض پر سے اُٹھایا دیکھا کہ حضرت
جرجیس عم زندہ ہین بادشاہ نے پوچھا کہ اس عقوبت سے بھی تجکو ضرر نہ پہونچا جواب دیا کہ نہین کہا
تیرے اس اخلاص و نجات کا کیا سبب ہی حضرت جرجیس عم نے کہا مین تجھسے کہتا ہون کہ میرا
ایک خدا ہی کہ قادر ہی سب اشیا پر اور مجکو اُسنے ان مہالک سے نجات بخشی تا تیرے الزام کے وقت
حجت ہووے بادشاہ نے زوال مملکت اور سلطنت سے اندیشہ ناک ہو کر حکم کیا کہ جرجیس کو قید خانہ
مین لیجاوین اور اوندھا ڈالکر پاؤن زمین پر رکھکر میخہاے آہنی جڑدیوین اور پشت پر استوانہ
سنگ رخام سنگین کر دیوین حاضرین بارگاہ نے بموجب کہنے اُس روسیاہ کے عمل کیا ہنگام شب

حق تعالی نے ایک فرشتے کو حضرت جرجیس کے پاس ارسال فرما کر بتاج نبوت سرفراز کیا اُس فرشتے نے قید
سنگین سے نجات دیکر کہا خداوند صبور و شکور سے تو بصبر و شکر مامور ہوا ہی اور حضرت ایزد متعال فرماتا ہی
کہ سات برس تک تجکو بچنگ اہل تمرد و عصیان گرفتار رکھونگا اور تقدیر ایزدی اسطرح پر ہی کہ تیری قتل پر
چہار مرتبہ مبادرت کرینگے ہر بار بقدرت کاملہ اپنی تجکو زندہ کرونگا پانچوین نوبت فردوس جنان اور روضہ
رضوان مین مقام و منزل تیرا ہوگا دل قوی رکھکر جمیع حالات مین میری عنایت تیرے شامل حال رہیگی
جب صبح ہوئی حضرت جرجیس علیہ السلام ناگاہ بارگاہ بادشاہ مین آئے اُسنے پوچھا ای جرجیس تجکو زندان مین
سے کسنے نکالا کہا اُسنے کہ سب پر غالب ہی وہ کافر در غضب ہوا اور اُسکے کہنے سے حضرت جرجیس کو پکڑکر اور
آرہ فرق مبارک پر رکھکر دو ٹکڑے کر ڈالا اور ہر قطعہ کو ٹکڑے ٹکڑے کرکر خانہ مین ڈال دیا شیرون نے
بالہام ربانی بدن حضرت جرجیس علیہ السلام کو اپنی پشت پر لے لیا اور زمین پر گرنے نہ دیا اُسوقت حضرت حی قدیم
نے اپنی قدرت کاملہ سے اجزاے متفرق و منقطع انکے فراہم کیے اور حیات دوبارہ انکو کرامت فرمائی
اور ایک فرشتہ انکے پاس بھیجا اُسنے کہا حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی کہ حیات جدید تجکو مین نے ارزانی
فرمائی تا پھر سے دشمنون کے ساتھ جہاد کرے اور مین تجکو ایک کرامت کے ساتھ مخصوص کرونگا کہ
کسی نے نہ دیکھی ہو نہ سنی ہو القصہ ایکدن بادشاہ اسباب عیش و طرب ترتیب دیکر اپنے خواص اور ندیمون
سے انہون کی تعریف کر رہا تھا کہ کوئی اس سے قوی تر نہیں ہی اور کہتا تھا اب کہان ہی جرجیس کہ ہمکو ہمارے
معبودون سے ڈراتا تھا کہ ناگاہ وہ بھی مجلس مین نمودار ہوئے اور بادشاہ اور اُسکے ارکان دولت نے متحیر
ہوکر کہا کہ یہ شخص کیا بنہایت جرجیس کے مشابہ ہی حضرت نے فرمایا کہ مین وہی جرجیس ہون کہ خداوند
ذو الجلال و الاکرام نے بعد از قتل نعمت حیات مجکو ارزانی فرمائی ہی اگر تمکو اندک عقل اور ادراک ہووے تو
ساتھ اُس خدا کے کہ ایسے امور پر قادر ہی ایمان لاؤ مشرکون نے آپس مین کہا کہ جرجیس وہ ساحر ہی کہ
بکمال سحر بے آنکہ کوئی اُسکو قتل کرے ہمکو اپنے تئین ایسا دکھاتا ہی کہ مارا گیا ہی اب یہ تدبیر ہی کہ جادوگرون
کو جمع کرو تاکہ اُسکو مغلوب و معذب کرین بادشاہ کو یہ بھی کلام پسند آیا اور حکم دیا کہ ہمارے قلمرو مین سے
جتنے ساحر ہین بپایہ سریر اعلی حاضر ہووین اور بعد از اجتماع جادوگرون کے بادشاہ نے انکے رئیس سے
کہا کہ اس شہر مین ایک شخص ہی کہ مین اُسکے سحر سے نہایت تنگ آیا ہون اب یہ چاہتا ہون کہ پہلے کچھ
اپنے اعمال کے آثار مجکو دکھاؤ تا تمہاری صنعت و کمال پر وقوف حاصل ہووے رئیس ساحرون نے
دو سانپ ایک تھیلی مین سے نکالے اور دونون کو نظر خلایق مین دو گاؤ بنا کر دکھائے کہ انہون نے
زمین کو کھودنا شروع کیا اور پھر رئیس سحرہ نے تھوڑے سے تخم زمین مین بکھیرے وہ اُسی وقت اُگے
اور بعد از حصاد کرنے اور کوٹنے پیسنے اور خمیر کرنے کے روٹیان پکائین سب حاضرین نے انپر تحسین و آفرین
کی اور کہا کہ ہمکو یقین معلوم ہوا کہ تو مقرر بے شبہ جرجیس پر غالب آویگا پھر اُس مردود نے اُس ساحر سے

وعدہ زر نقد کرکے استدعا کی کہ صورت جرجیس کو کتے کی شکل بنا دے ساحر نے یہ بات قبول کی اور ایک
قدح آب طلب کیا اور اُسپر افسون پڑھکر بادشاہ سے کہا کہ جرجیس کو یہ پانی پلا دے اور جرجیس نے بحکم بادشاہ
تمام قدح آب پی لیا ساحر نے پوچھا ای جرجیس آپکو تو کسطرح پاتا ہے جواب دیا غایت خوشحالی میں کیونکہ
اسوقت میں نہایت پیاسا تھا اُس قدح آب کو پیکر سیراب ہو گیا اور رحمت و احسان خاص اُس خدا کا
کہ مجکو شر ظالمون اور شیطانون سے محفوظ رکھا اُس ساحر نے عدم تاثیر افسون سے مبہوت اور متحیر ہوکر
کہا ای بادشاہ اگر کوئی مخلوق تیرے مقام معارضہ اور مقابلہ میں ہوتا تو حتی الوسع والامکان تیری
معاونت ہم بجالاتے تو چاہتا ہے کہ ساتھ خدا کے زمین و آسمان کے مقاومت کرے ہم اس باب میں عجز
و قصور اعتراف کرتے ہیں اور ایک سانے حاضرین میں سے کہا کہ جرجیس مرد اُن ساحرون میں ہو
کوئی جادوگر اسکے دفع اور موت پر قادر نہیں ہے اور رئیس سحرہ نے اس قول پر تصدیق کرکر تقریر کی
کہ ہم ولایت شام میں تھے کہ ایک بڑھیا کی گاے مر گئی اور اس عجوزہ نے اُس شہر میں آکر حضرت جرجیس
سے درخواست کی کہ دعا کرین تا وہ گاے زندہ ہو دے اور حضرت جرجیس نے اپنا عصا اُس پیرزن کو
دیا کہ اسکو لیجا کر اُس گاے مردہ پر مارے تا زندہ ہو دے پیرزن نے کہا یہان سے میری ولایت بہت
دور ہے اور یقین ہے کہ میرے وطن میں پہونچنے تک اُس گاے کے تمام اعضا گل کر سڑ کر جدا ہو جائین حضرت
جرجیس ع نے جواب دیا اگر ایک استخوان بھی اسکا کہین اپنی جاے پر ہوگا تو بھی مطلب تیرا حاصل ہو جائیگا
اُس عجوزہ نے اپنے وطن کو مراجعت کی اور بفرمودہ حضرت عمل کیا وہ گاے زندہ ہو گئی اُسوقت
قائل اُس سخن نے پیشواے ساحرون سے پوچھا کہ جادوگر احیاے اموات پر قادر ہین جمہور سحرہ نے
کہا لا واللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اور بادشاہ نے خفا ہوکر اس سے پوچھا کہ تجکو کس چیز نے ایسی جلدی
فریفتہ کرکر ضلالت و غوایت میں ڈالا اُس صادق اخلاص نے جواب دیا کہ معاذ اللہ میں ضلالت
مین نہین پڑا ہون بلکہ بخداے عالمیان ایمان لایا ہون بادشاہ نے بخوف اس امر کے کہ مبادا اور
بہت لوگ بقول اس موحد کے متابعت حضرت جرجیس ع کرین حکم دیا کہ اُس موحد کی زبان کاٹ کر
مار ڈالین جب اس خبر نے شہر مین اشتہار پایا چار ہزار آدمی اُسکے ساتھ گرویدہ ہوکر مسلمان ہوے
اور اس طاغی اور باغی نے اسلام قوم سے مطلع ہوکر سب کو مروا ڈالا اور پھر حضرت جرجیس ع سے کہا
کہ کیون تو نے اپنے خدا سے مسئلت نہ کی کہ مجکو مارنے اُنکے سے باز رکھتا حضرت نے جواب دیا کہ خداوند
بخشایندہ مہربان نے چاہا کہ اپنے بندگان مخلص کو بہشت مین لیجاوے اور تیری جفا اور محنت دنیا سے
نجات پاوین اور بسبب مصابرت ان بلیات پر بجوار رحمت رب العالمین واصل ہووین منقول ہے
کہ بعد از وقوع اس واقعہ کے ایک نے مقربان بادشاہ سے کہا کہ ای جرجیس تجکو گمان ہے کہ تیرا خدا
جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور جس چیز کے ساتھ اُسکا ارادہ متعلق ہوتا ہے وہ شے موجود ہوتی ہے اگر تو دعا

کرے کہ معبود تیرا ان کرسیون پر کہ ہم بیٹھے ہین نا پیدا کرکے اشجار با اثمار کردے تو ہم تیرے ساتھ ایمان لاوینگے
حضرت جرجیس نے جواب دیا کہ حضرت عزت اگر اس مسئول کو مبذول رکھے مختار ہی والا کوئی اسپر حاکم
نہین ہی اور مقارن اس حال کے ایک فرشتہ آسمان پر سے اترا اور جرجیس سے کہا کہ حضرت باری سبحانہ
تیرے ساتھ مقام عنایت و مرحمت مین ہی کہ جو دعا تجھ سے صادر ہوگی باجابت مقرون فرماویگا اور
حضرت نے وصول اس خبر سے بہ لطف کردگار مستظہر ہوکر رو بقبلہ ہوے اور دعا کی وہ کرسیان سرسبز
وشاداب ہوگئین اور برگ و بار انپر ظاہر ہوے بادشاہ اور اسکے امیر و وزیر نے اس معجزہ کو برای العین
مشاہدہ کیا اور اس مقرب نے کہ حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ بعد ظہور اس اعجاز کے تیرے ساتھ ایمان
لاوینگے کہا کہ مین نے اپنی مدت عمر مین کوئی ساحر ماہر تر اس شخص سے نہین دیکھا اور درپے صدور
عذاب و عقوبت حضرت ہوا اور اسکے کہنے سے ایک تانبے کی گاے مجوف بنائی اور اسکے پیٹ مین
رال اور گندھک بھر کر اور حضرت جرجیس کو اس مین بٹھا کر آتش بسیار مین رکھا کہ جو کچھ اسکے جوف
مین تھا گلا اور بادشاہ نے جانا کہ جرجیس اس مین کباب ہوکر مرگیا اور متعاقب اس واقعہ کے حق
جل و علا نے برف و باران اور رعد و ظلمت ابر غلیظ ان سیاہ دلون پر مستولی فرمایا کہ چند شبانہ روز
رات دن مین امتیاز انکو نہوا اسی اثنا مین خداوند تعالی نے ایک فرشتہ کو مامور کیا کہ صورت گاو کو
اس طرح زمین پر مارا کہ اسکی آواز کی ہیبت سے شہر کے سب آدمی اوندھے گر پڑے اور وہ پیکر شکستہ
ہوکر حضرت جرجیس سلیم الاعضا اور صحیح الارکان اس مین سے برآمد ہوے اور ظلمت و تاریکی جاتی
رہی اور حضرت جرجیس نے بادشاہ کی مجلس مین رونق آرا ہوکر موعظت و نصیحت آغاز کی در بادشاہ
و ارکان دولت کو حیرت و تعجب زیادہ ہوا پھر ایک اور مقرب نے کہ اسکو طورفلیطا کہتے تھے حضرت
جرجیس سے کہا کہ اس نواحی مین ایک غار ہی اور اس غار مین پتھر کے حوض کھدے ہوے ہین
کہ ہر حوض سنگ مین ایک بادشاہ ملوک باستان سے رکھا ہوا ہی مگر تو اپنے دعوی مین صادق ہی
تو دعا کر کہ یہ زندہ ہووین اور ہمارے ساتھ کلام کرین حضرت نے قبول کیا اور مومن اور مشرک غار پر
گئے اور حضرت نے در غار پر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر حکم کیا کہ استخوان بوسیدہ بادشاہون اور انکی
اولاد اور عورتون کے حوضہاے سنگین سے نکلوا کر جدا جدا رکھین اسوقت ملک کارساز سے مسئلت
کی کہ اس جماعت کو زمرۂ احیا مین منتظم فرمادے چنانچہ دعا انکی مستجاب ہوئی مردگان دیرینہ کہ نو مرد
اور پانچ عورتین اور تین لڑکے تھے زندہ ہوے اور حضرت جرجیس نے انمین ایک پیر مرد کو دیکھ کر
پوچھا کہ تیرا نام کیا ہی کہا توقیل اور حضرت نے اسکا حال دریافت کیا اور اسکے مذہب کی تفتیش کی
جواب دیا کہ مدت العمر مین بت پرست رہا اور با آنکہ مجھے مرے ہوے چار سو برس گذرے ہین ابتک
تلخی جانکنی میری حلق مین سے نہین گئی ہی اور بعد از فوت مجکو ایک حاکم عادل پاس لیگئے اور اسنے

ہمارا کیش و مذہب دریافت کیا تو مجکو اور میرے اصحابون کو مشرک پایا پس ہمارے اجساد پر کرم اور
ہماری ارواحون پر حزن متعین کیا اور ہر چند ہمنے التماس کیا کہ ہمکو ایکبار پھر دنیا مین بھیجدو تا تلافی
ایام گذشتہ مشغول ہو دین مقبول نہوا اور اب کہ ارواح ہمارے اجساد سے متعلق ہوئی عذاب کھینچتے
ہین نوفیل نے یہان تک کلام پہونچا کر جرجیس سے پوچھا کہ ایہا الرجل الصالح تو کون شخص ہے کہ خدائے
تعالی نے ہمکو بین الناس بشفیع پیغمبری کے زندہ کیا جواب دیا کہ مین جرجیس پیغمبر ہون نوفیل نے جب
حضرت کا نام سُنا دامن مبارک پکڑ لیا کہ اب ہمارے واسطے شفاعت کرتا خداوند جلت عظمتہ ہمپر رحمت
فرما کر توبہ اس مشت خاک بیچارہ کی قبول کرے اور دست رد ہمارے سینۂ مطلوب پر نہ رکھے او طوفلیطا
نے نوفیل سے کہا کہ تو مشاہیر ملوک مین سے ہوا ہے اور ایک مدت تک اپنے آبا و اجداد کے دین پر قائم رہا
اب تجکو شرم نہین آتی کہ بمتابعت اس ضال و مضل کے سر جھکاتا ہے نوفیل نے اسکی طرف سے منھ پھیرا
اور کہا انا اعلم بما رأيت بعد الموت یعنے مین جانتا ہون اس چیز کو کہ دیکھی مین نے بعد موت کے پھر
حضرت جرجیس نے اپنے مقام پر سے اُٹھکر زمین پر ایک لات ماری اور زیر قدم چشمۂ آب ظاہر ہوا حضرت
نے فرمایا کہ ای جماعت بشرائط وضو اور غسل قیام کر کے کلمۂ توحید زبان پر جاری کرو اُن نو نفر نے کلمۂ
طیب پڑھا اور پھر حضرت جرجیس ع نے زمین پر اپنا پانون مارا اور خدائے تعالے نے اُنکو مار کر بہشت جاوید
جائے دی منقول ہے کہ باوجود ظہور ایسے معجزے کے بھی بادشاہ اور اُسکے متعلقون مین سے حضرت
جرجیس کے ساتھ کوئی ایمان نہ لایا بلکہ بعد مشاہدہ اس امر غریب کے کہا ای جرجیس ہمنے اپنی مدت
حیات مین کوئی ساحر تجسے کامل تر نہین دیکھا کیونکہ ایک قوم مردہ کو زندہ دکھایا کہ کوئی اُنمین
سے خارج مین وجود اور حیات نرکھتے تھے اور اہل شرک و عدد اُن نے دفع حضرت جرجیس مین باہم
مشورہ کیا اور انکی رائے نے اس امر پر قرار پایا کہ انکو تعذیب گرسنگی معذب کیا چاہیے تا بسبب ضرر کے
اپنے قول سے پھرے بنا بر این انھون نے حضرت کو ایک عجوزہ فقیرہ کے گھر مین کہ ایک فرزند اندھا اور
بہرا اور گونگا اور لولا رکھتی تھی اس طرح سے مقید و محبوس کیا کہ ہلنے کو مجال نرہی حضرت جرجیس نے
اس پیرزن سے کچھ طعام طلب کیا اُسنے قسم کھائی کہ اُسدن شبانہ روز مین کچھ تھوڑا سا طعام کہ گدائی
حاصل کیا تھا سد جوع کی اب باہر جاتی ہون اور جو کچھ بسوال ہاتھ آتا ہے آپ کے واسطے لاتی ہون
جب وہ ضعیفہ اپنے مقام پر سے غائب ہوئی حضرت جرجیس نے ایک ستون اس گھر کا ملاحظہ کیا اور
بدرگاہ الٰہی دعا کی وہ ستون اوسی وقت سرسبز ہو گیا اور طرح طرح کے اُسمین پھل لگے اور اس
درخت نے ارتفاع پا کر سر بفلک ہوا جب وہ پیرزن گھر مین آئی اور اُس درخت کو اس طرح پر دیکھا
کہا امنت بالله الذي لا اله الا هو طعمك في بيت الجوع یعنے ایمان لائی مین ساتھ اللہ کے کہ
وہ نہین کوئی معبود مگر وہی کہ طعام دیا تجکو بیچ گھر کے بھوک مین اور پھر پیرزن کو طلب شفائے پسر

دامنگیر ہوئی حضرت جرجیس کے پانون پر گر پڑی اور التماس کیا کہ التفات خاطر اس باب مین دریغ نفرماوین
حضرت نے آب دہن مبارک چشم و گوش مبتلا مین ڈالا وہ بینا اور شنوا ہوا عجوزہ نے کہا کہ بچشم عنایت نطق
زبان اور درستی پا سے بھی دعا کیجیے تا گویا اور روان بھی ہووے حضرت نے فرمایا گویا ہونا اور پانون سے چلنا
تیرے فرزند کا اور دن پر موقوف ہی روایت کرتے ہین کہ آن دنون مین ایک دن بادشاہ اُس پیرزن
کے دروازہ پر گذرا اور اُسپر اُسکی نظر پڑی دیکھا کہ شجر سرسبز لہلہاتا ہی اور میوہ ہاے رنگارنگ اُسمین لگے
ہوے ہین یہ نہایت متعجب ہوا اور اُسکی کیفیت دریافت کی خواصون نے کہا کہ اُس ساحر یعنے جرجیس نے
بویا ہی اور پیر عجوزہ کو شفا بھی دی ہی بادشاہ نے کہا اِس مدت مین کسی نے مجکو اس حادثہ سے کیون
نہین خبر کی جواب دیا اِس جہت سے کہ کچھ غبار تیرے آئینہ ضمیر پر نہ بیٹھے بادشاہ نے در غضب ہوکر پیر
زال کے گھر کو ویران کرا دیا اور اُس درخت کو جڑ سے اکھڑوا ڈالا حضرت جرجیس نے دعا کی کہ اُسنے
بحالت اصلی معاودت کی بعد ازان بادشاہ نے حضرت جرجیس کو پارہ پارہ کر ڈالا اور اُنکے پارہاے
بدن کو جلا کر اور خاکستر کرکے ایک حصہ دریا مین ڈال دیا اور ایک ثلث جنگل مین پراگندہ کر دیا اور
ایک بخش پہاڑون پر اوڑا دیا ہنوز وہ جماعت وہان سے نہ پھری تھی کہ ایک آواز سنی کہ اے بحر و بر
و جبل محافظت کرو اِن اجزاے بندہ پاکیزہ روزگار میرے کو کہ تمھارے پاس پہونچے ہین اور جمع کرو
اُسکی خاکستر کو تا بحال اول پھر مراجعت کرین اور رفتار اِس ندا تینون جانب سے ایک ہوا حرکت مین
مین آئی اور ایک بادِ تند اُٹھی اور اُس مین سے غبار حضرت جرجیس ظاہر ہوا اور اپنے سر مبارک سے
خاک جھاڑنے لگے اور قوم مع اُنکے بادشاہ پاس آئی اور واقعہ مذکورہ بہ تفصیل بیان کیا اوس
کافر نے استماع اِس خبر سے مبہوت و متحیر ہوکر حضرت جرجیس سے کہا کہ ایک امر مین میری متابعت کرے
تو میرے دست تعرض سے امان پاوے اور ناموس سلطنت پر جاوے اور تیرے اعزاز و اکرام مین سعی
بلیغ عمل مین لاکر جمیع امور مین تیرا تابعدار رہون حضرت جرجیس نے کہا وہ کیا ہی بادشاہ نے کہا
وہ یہ ہی کہ اپلون کو تو ایک مرتبہ سجدہ کرے اور بعد از صدور اِس خدمت کے مین تجھسے کسی چیز کی
توقع نہ کرون حضرت جرجیس نے بہلاک صنم امیدوار ہوکر بادشاہ کو بانجاز مقصود وعدہ فرمایا اور بادشاہ
نے مسرور و مبتہج ہوکر کہا چاہیے کہ آج تمام دن میرے پاس رہو اور شب کو بھی میرے فرش پر استراحت
کرو تا تمھاری قدر و منزلت خاص و عام پر روشن ہووے القصہ حضرت نے وہ دن بادشاہ کے ساتھ
گذارا جب رات ہوئی تو نماز کے واسطے اُٹھے اور با آواز حزین زبور پڑھنی شروع کی اور حسن صورت
حضرت اور جودت قرأت کلام الٰہی سے زوجہ بادشاہ نے اُس شب تاریک مین ظلمت کفر و شرک
سے نجات پائی اور ہر گاہ خورشید جہانتاب نے افق شرقی سے طلوع کیا حضرت جرجیس بیت الصنم مین
گئے اور خلق کثیر در بتخانہ پر نظارہ کے واسطے جمع ہوئی اور پیرزن مذکورہ نے کہ سابقا حضرت جرجیس

اُسکے گھر مین محبوس و مقید ہو رہتے تھے اِس عورت سے خبر پاکر اور اپنے فرزند کو کاندھے پر لیکر بیت الصنم مین آئی اور حضرت جرجیس کے ساتھہ عتاب آغاز کیا کہ ای جرجیس خداے تقدس و تعالے نے تجھ کو بخلعت نبوت مشرف فرما کر اعدا پر نصرت بخشی اور بعد از یہہ نوبت کہ تجکو مار ڈالا زندہ کیا با وجود اِس تمام الطاف کے تونے سب کو لت یا منسیا کیا اور پرستش غیر مین مشغول ہوا حضرت نے اُس سے کہا کہ اپنے فرزند کو دوش پر سے اُتار کہ اِس امر مین ایک حکمت ہی عجوزہ نے پسر کو زمین پر رکھا اور حضرت نے اُس کودک سے کہا کہ جا او بتون سے کہو کہ جرجیس تمکو بلاتا ہی پس پاے پسر روان ہوے اور زبان گویا ہوئی اور پیغام حضرت اُسنے بتون کو پہونچایا اور بت بخدمت حضرت متوجہ ہوے اُسوقت حضرت نے زمین پر ایک لات ماری سب کے سب اصنام زمین مین دھنس گئے روایت کرتے ہین کہ ابلیس اُسوقت اُنکا خسف محسوس کر جوف افلون مین سے کہ بزرگترین اصنام تھا باہر آیا اور حضرت جرجیس نے اُسکو ٹھہرا کر پوچھا کہ تیری غرض اضلال خلایق سے کیا ہے کہ انکو جہنم واصل کرتا ہی شیطان نے جواب دیا کہ اغواے افراد انسانی کو مابین ارض و سمات کہ درمیان میرے اور حضرت آدم علیہ السلام اور اُنکے فرزندون کے ہے دوست تر رکھتا ہون القصہ جب بادشاہ نے دیکھا کہ افلون اور تمام اصنام زمین مین دھنس گئے کہا ای جرجیس تونے مجکو فریفتہ کیا اور میرے معبود کو ہلاک گردانا حضرت نے ارشاد کیا تو کیون ایسے جماد کو اِلہ کہتا ہی کہ دفع امثال اِن اشیا پر اپنے سے قادر نہین ہی اور اِس اثنا مین بادشاہ نے اسلام اپنی بی بی کے سے خبر پاکر حکم دیا کہ اُسکو باقبح وجہ ہلاک کرین حضرت نے بعد قتل ہونے اُس موحدہ کے دو رکعت نماز گذار کر مناجات کی کہ یارب مجکو اِس سات برس کی مدت مین بانواع شداید و محن مبتلا کیا تونے اور اب مدت موعود منقضی ہوئی امیدوار ہون کہ بجوار رحمت اپنی واصل فرمائیے اور ایک یہ آرزو ہی کہ پیش از حلول اجل عذاب اہل عصیان مجکو دکھا دے جب دعا سے فراغت پائی موقف قہر الہی سے ایک قطعہ ابر نمود ہو کر ہلاک کفار ہو کر انکے سر پر آتش افشانی کرنے لگا جب مشرکون نے بلا نازل کو بچشم خود مشاہدہ کیا انکی آتش خشم نے اشتعال پایا اور تلوارین کھینچکر حضرت کو پارہ پارہ کیا اور آگ نے اُس شہر کو مع سب عبدہ اصنام جلا دیا مومن ضرر بلا سے صحیح اور سالم رہ گئے ہین وہ لوگ کہ حضرت کے ساتھہ ایمان رکھتے تھے تینتیس ہزار آدمی تھے واللہ اعلم

فصل دسوین ذکر شمسون عابد مین روایت کرتے ہین کہ بعد از رفع حضرت عیسی علیہ السلام اور پیش از بعثت حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام ایک عابد تھا بعض بلاد عرب مین نہایت توانا اور صاحب قوت کہ جس سے اُسکو باندھہ دیتے تھے اُسکو توڑ ڈالتا تھا اور اکثر اوقات سپاہ و کفار قیام کرتا تھا اور اُسکو شمسون کہتے تھے مشرکون نے در باب دفع اِسکے ہمدگر مشورہ کرکے کہا کہ ہمارا اُسپر غالب آنا بدون اعانت اور موافقت اُسکی زوجہ کے غیر متصور ہی بنا بر این حاکم شہر نے

زوجہ عابد کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر اپنے شوہر کے قتل مین ہمارے ساتھ ہمداستان ہووے تو مین تجکو اپنے عقد نکاح مین لا کر بہت سا مال تجکو دون اُس زن بیوفا نے عہد و پیمان شمسون کو کہ اُسکے ساتھ درمیان رکھتی تھی طاق نسیان پر رکھا اور اپنے خاوند کے ہلاک مین ساعی ہوئی منقول ہے کہ اُس خبیثہ نے بادشاہ کے پاس آپ قاصد بھیجا اور پیغام دیا کہ دربارہ شمسون کیا ارشاد ہے تا بشرط خدمت بجا لاؤن بادشاہ نے قاصد کی زبانی کہلا بھیجا کہ اسکو رسی سے محکم باندھکر ہمکو خبردار کر القصہ جب شمسون خواب مین گیا اوس ناقص العقل نے اپنے شوہر کو ایک رسی سے باندھا اور شمسون نے خواب سے بیدار ہوکر اُسکو توڑ ڈالا اور منکوحہ سے پوچھا کہ تو نے یہ حرکت کیون کی جواب دیا کہ مین نے تیرا زور آزمایا ہے شمسون خاموش ہو رہا اور اوس خبیثہ نے صورت واقعہ بادشاہ سے عرض کی بادشاہ نے باتفاق سایر کفار ایک زنجیر بھیجی اور کہہ بھیجا کہ جب شمسون سو جاوے تو اُسکے ساتھ مقید کر اوس عورت بدخصلت نے بدستور خاوند کو مقید کیا اور شمسون نے پھر بیدار ہوکر زنجیر کو بھی توڑ ڈالا اور سبب دریافت کیا زوجہ نے جواب دیا کہ یہ حرکت مین نے اسواسطے کی تا صدق قول اُن لوگون کا ظاہر ہووے کہ کہتے ہین جس چیز سے شمسون کو باندھکر مقید کرین اوسکو وہ توڑ ڈالے شمسون نے کہا یہ بات سچ ہے لیکن اگر میرے بالون سے باندھ دیوین تو ہرگز نہ توڑ سکون القصہ جب شمسون سو گیا تو اوس مکار غدار نے چند بال محاسن مبارک سے کترکر دونون پانون کے انگوٹھے باندھ دیے اور پھر کفار نابکار کو خبر کی یہ بتعجیل تمام آنکر اُسکو بادشاہ کے پاس پکڑ لے گئے اُسوقت بادشاہ ایک بالاخانے پر کہ ایک ستون پر اُسکو ترتیب دیا تھا بیٹھا ہوا تھا ہر گاہ شمسون اسکے قریب پہونچا حکم دیا کہ خلایق کو ندا کرین تا زیر منظر ہذا جمع ہوئین اور ایک سولی برابر منظر استادہ کرین اُس ہنگام مین شمسون نے مناجات کی کہ یارب اگر مین اپنی بقا بنا بر جہاد اعدا چاہتا ہون تو مجکو اس ورطہ سے نجات کرامت فرما دعا اُسکی بشرف اجابت مقرون ہوئی اور ایک فرشتہ آیا اور اسکو قید سے چھڑا کر کہا کہ بادشاہ کے منظر کے نیچے سے ستون کھینچ لے شمسون نے بفرمودہ فرشتہ عمل کیا اور منظر زمین پر گر پڑا اور بادشاہ مع تمامی اپنے ہمراہیون کے جہنم واصل ہوا اور آدمی بادشاہ کو خاک کے نیچے سے نکالنے لگے اور شمسون نے صحیح و سلامت وہان سے اپنے صومعہ مین معاودت کرکے منکوحہ کو طلاق دی اور روایت کرتے ہین کہ شمسون نے ہزار مہینون تک اپنے صومعہ مین بصیام نہار اور قیام لیل قیام کیا تھا اور بعض اہل تفسیر کہتے ہین کہ مراد الف سے آیہ کریمہ آیہ لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی شب قدر بہتر ہے ہزار مہینون سے یہی وہ ہزار شہر ہین کہ شمسون بعبادت ملک غفار مشغول رہا **فصل** گیارہوین ذکر خالد سنان عیسی مین ــ روضۃ الصفا اور حبیب السیر مین لکھا ہے کہ خالد بن سنان فرزندان حضرت اسماعیل پیغمبر سے ہے اور بعضے مورخین کہتے ہین کہ جملہ اجداد نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکا نسب ملتا ہے اور یہ زمان فطرت عہد جہانبانی نوشیروان مین تھا

ظاہر ہوا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ فرشتہ خازن آتش میرے پاس آتا ہے اور بہشت اور دوزخ اور
بعث اور میزان اور تمام احوال آخرت سے مجھکو خبر دیتا ہے اُس اوقات مین دیار عبس مین راتون کو
ایک آتش ظاہر ہوتی تھی کہ عرب تین دن کی راہ تک اُس مقام سے اُسکی روشنی مین اپنے اونٹ
چرایا کرتے تھے اور دن کو سوائے دھوئین سے وہان کچھ نہ دکھائی دیتا تھا جب خالد نے ذکر فرشتہ کا
اپنی قوم مین کرنا شروع کیا اُنھون نے کہا اگر تو اس دعوی مین صادق ہے تو اُس آگ کو کسی طرح سے
بجھا دے خالد نے اُسطرف متوجہ ہوکر اپنے عصا سے اُس نار مرتفع کو منطفی کیا اور بعد ازان قوم سے کہا
کہ مین بعالم آخرت سفر کرتا ہون میری مرگ کے تین شب بعد ایک حمار وحشی میری قبر پر آنکر تین دفعہ
آواز دیگا چاہیے کہ تم اُسکو پکڑ کر ذبح کر ڈالو اور اُسکا پیٹ چیر کر میری قبر پر مارو تو مین خاک مین سے باہر
آکر احوال دنیا و آخرت سے تمکو مطلع کردون چنانچہ از انقضائے تین شبانہ روز کے ایک گورخر قبر خالد
پر آیا اور تین مرتبہ آواز دی آدمیون نے چاہا کہ اُسکی وصیت کے موافق عمل مین لاوین خویشان
خالد نے مانع آکر کہا کہ شاید وہ قبر سے نہ نکلے اور یہ صورت سبب عار اور سرزنش ہماری کا ہووے
معارف حصینی مین مرقوم ہے کہ دختر خالد کبر سنی مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئی اور جناب نبوی نے اپنی ردائے مبارک بچھا کر اُسکو اُسپر بٹھایا اور فرمایا بنت نبی ضیعہ اہلہ اور اُس
ضعیفہ نے سورۂ اخلاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر عرض کیا کہ میرا باپ بھی اس سورہ کو پڑھا
کرتا تھا واللہ اعلم بالصحۃ **فصل بارھوین** ذکر اسکندر فیلقوس مین اگرچہ ذکر اُسکا زمرۂ سلاطین
نامدار کے قابل انسلاک تھا لیکن مترجم نے بلحاظ اس امر کے کہ بعض مورخ سکندر اکبر و اصغر کی نسبت
مین اختلاف کرتے ہین اور اس سبب سے حالات ایک دوسرے کے شامل ہوے ہین اُنکا احوال
چھوڑ جانا مناسب سمجھا اور درج اس ذخیرہ کے کیا روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ نام اسکندر بلغت یونانی
اخشید روش ہے یعنے فیلسوف اور یہ لفظ مخفف فیلاسوفا ہے اور یونانی محب کو فیلہ کہتے ہین اور حکمت کو
سوفا اس تقدیر پر معنے فیلسوف کے محب حکمت ہونگے اور حبیب السیر مین مرقوم ہے کہ جب روفیا بنت
فیلقوس دارا بن بہمن سے حاملہ تھی ایک بڑھیا نے بوے دہن اُس مستورہ کو ساتھ ایک گھانس کے
کہ اسکندر نام رکھتی تھی معالجہ کیا اور مقارن اس حال کے مالکہ روم سے ایک پسر سعادتمند پیدا ہوا
ایک حرف اس اسم پر زیادہ کیا اور اس مولود عاقبت محمود کا اسکندر نام رکھا اور جماعۂ کثیر اعاظم
اہل تاریخ سے اسکندر کو ذوالقرنین اصغر کہتے ہین کسواسطے کہ ذوالقرنین اکبر کو صاحب سید جانتے
ہین کہ ذکر اسکا قرآن مجید و فرقان حمید مین آیا ہے اور شمہ احوال اُسکے سابقاً ان اوراق مین
سمت گذارش پا چکا ہے اور محمد بن جریر طبری اور قاضی ناصر الدین بیضاوی کا یہ عقیدہ ہے کہ باندھنا
سد کا آثار ذوالقرنین اصغر سے ہے بالجملہ بروایت ناقلان آثار سلف و راسخان اخبار خلف مورخ خالص

اور صحیفہ ضمیر پر مکتوب اور منقوش ہو کہ اسکندر رما قدوہ ولی کہ اُسکو ذوالقرنین اور اسکندر رومی اور یونانی
بھی کہتے ہین ایک بادشاہ تھا عالی قدر گردون جناب اور شہریار کامران و کامیاب اُسکی داستان
شجاعت بسیط جہان مین مشہور و مذکور ہی اور ذکر سخاوت اُسکا صحائف زبان پر مزبور و مسطور بیشہ مبارزت
مین شیر سے پنجہ کرتا اور میدان محاربہ مین دونون ہاتھون سے شمشیر مارتا لشکر منصور روم سے تا ختا چین
اور ان دیار سے تا سندھ و ہند لیے پھرا اور حشم نا محصور اُسکا اطراف سہل و جبل و اکناف بحر و بر پر
محیط ہوا اور ماہرین فن تاریخ نے نسب اسکندر مین بھی اقوال متباینہ وارد کیے ہین اور نیز سبب اطلاق
لفظ ذو القرنین مین اُسپے روایات مختلف صادر ہوئی ہین ایک طبقہ ارباب حسب سے کہتے ہین کہ اسکندر
پسر دارای اکبر ہے اور سب ہی طبقہ قایل ہین ساتھ اس امر کے کہ یہ روشنک دختر دارای اصغر کو اپنے
تحت و تصرف مین لایا تھا حال آنکہ یہ محال معلوم ہوتا ہی کسواسطے کہ نسبت کرنا اہل ادراک کا ایک
بادشاہ خداپرست دیندار کو بازدواج دختر برادر یا برادرزادہ اپنی کے لغایت مستبعد ہے اور مستبعد ہو اگر
یہ تاویل بامنظور کرین کہ ادیان سابقہ مین ارتکاب اس امر کا جایز تھا گو کہ یہ دعوی بھی خالی غرابت سے
نہین ہی اور اعتقاد قاضی ناصر الدین اور زمرہ دیگر مورخین کا یہ ہو کہ اسکندر پسر صلبی فیلقوس ہی اور
فیلقوس نسل عیص بن اسحاق علیہ السلام سے تھا اور ایک جماعت کہتی ہی کہ فیلقوس نے اپنی دختر
آذربادشاہ اسکندر کو دی تا انکے درمیان مین مادہ خصومت منقطع ہووے اور کسی سبب سے آذر نے
بعد ایک مدت کے مخدرہ قیصر کو کہ اسکندر کے ساتھ حاملہ تھی اسکے باپ کے گھر کو روانہ کیا اور ملکہ
نے اثنای راہ مین وضع حمل کیا اور خشم و خوف کہ اسکو لاحق حال تھا اُس بچے کو ایک کپڑے مین
لپیٹ کر گوشہ صحرا مین کہ اوسکے قریب چراگاہ اغنام تھا چھوڑ دیا اور بالہام خالق الانعام ایک
بھیڑ ان اغنام مین سے لحظہ بلحظہ بسر وقت پہونچکر اوسکو دودھ پلا لی تھی ایک پیرزن صاحب
فراست نے کہ مالک میش تھی غنیمت گوسفند کو کہ مرۃ بعد اخری مشاہدہ کیا جانا کہ آمد و رفت اس
حیوان کی کسی امر غریب کو متضمن ہے بنابرین ایک مرتبہ اُسکے متعاقب جا کر دیدار اسکندر فایز
ہوئی اور بطبع سلیم دریافت کیا کہ یہ تازہ نہال چمن مجد و جلال سے ہے لاجرم اوسکو لے کر اپنے
گھر مین آئی اور کمانبغی بہ ترتیب و تعہد اوسکے قیام کیا بعد ازانکہ اسکندر بہ سن تمیز پہونچا ایک
معلم کو سپرد کیا تھوڑی سی مدت مین بہ زیور فضائل و آداب متحلی ہوا اور اثنای اس احوال مین
اوس نواح کے حاکم نے ادیب اسکندر سے رنجیدہ ہو کر بجلا وطن اوسکے حکم دیا ادیب و اسکندر وہان
سے نکل کر حسب اتفاق اوس شہر مین پہونچے کہ مادر اسکندر اوس بلدہ مین اقامت رکھتی تھی ناگاہ
روزگذار اوسکی چشم مادر اس پسر پر پڑی بفراست مادرانہ گمان کیا کہ یہ وہی لڑکا ہی کہ بعد وضع حمل
مین نے فلان مقام مین چھوڑ دیا تھا سعہذا یہ لڑکے کو فیلقوس کے پاس لیگئی اور صورت واقعہ

معروض کی قیصر نے دلائل مردانگی اور شمائل فرزانگی ناصیہ اسکندر سے ملاحظہ کرکے سقط راس اوسکے
سے تفتیش کی اور اسکندر نے اپنا بدایت حال جس طرح کہ پیرزن سے سُنا تھا عرض کیا اور ملکہ درجہ
گمان سے بمرتبہ ایقان پہونچکر خرم و شادان ہوئی فیلقوس کہ اولاد نہ رکھتا تھا ہمگی ہمت بہ تربیت اسکندر
مصروف رکھی اور قیصر کو اس عالم طفولیت اسکندر مین نسیم صبائے شہریاری ریاض محاسن شیم اور
مکارم عادات اوسکی سے استشمام ہوئی اور زبان بدایت سن مین امارت جہانداری بیچ حرکات
اور سکنات اوسکے معلوم ہوئین اور پیکر نیک اختر فیروزی طلعت میمون اور طالع ہمایون اوسکے
سے کالشمس فی الضحٰے پیدا دیکھا اور تباشیر صبح بہروزی جبین مشتری سیمائے اور جبہہ مہر آسمائے
اوسکے سے ہویدا مشاہدہ کی اور اوسکو با داب ولیعہد اور باسخن جان فروز باخرد بیکران باہنر بیشمار
پاکر قائم مقام اور ولیعہد اپنا کیا اور زبان زد خلائق ہوا کہ فی الحقیقت بیت بہ سر عرش حق نہاد
افسر ملک + زانکہ دانست کوست در خور ملک + جب تاج شاہی نے بفرق اسکندر تزئین پائی فیلقوس
نے حکم دیا کہ افواج حشم اور طبقات خدم اور عامہ رعایا اور کافہ برایا سب اوسکے اوامر و نواہی کو
واجب الانقیاد اور لازم الاتباع جانکر گردن طوق طاعت اور ربقہ مطاوعت اوسکی سے
نہ پھیرین اور پاؤن حد بندگی اور قدم جادہ خدمتگاری اوسکی سے باہر نہ رکھین کہ ہر آئینہ موافق رضائے
الٰہی اور مطابق آئین بادشاہی ہوگا اور کمر انقیاد محکم باندھکر فرمودہ اوسکے سے کسی وجہ سے تجاوز
جائز نہ رکھین اور جب فیلقوس نے اس جوان بخت کو بسان موم قابل نقش نصیحت پایا کہا کہ اے
فرزند تجکو بھی چاہیے کہ بر وفق الولد الحر یقتدی بآبائہ الکرام مراسم حکومت اور رسوم ایالت و ولایت
مین اقتدا آبائے برگزیدہ اور خصائل پسندیدہ اجداد کرے اور عادات و سنن قاہرہ سلاطین پیشین کو
دستور و مقتدا گردانے اور قوانین معدلت اور رعیت پروری مین قاعدہ اور ضابطہ اسلاف سے
ورنہ گذرے تا آثار محاسن اور انوار فضائل تیرے مثل فیض آفتاب آفاق جہان مین مشہور و مذکور
ہوئین اور بنیان سلطنت اور اساس عظمت روز بروز تشیید تمام اور تاکید مالا کلام پاوین اور جو کہ
مقرر ہے کہ ارکان سلطنت و بادشاہی اور بنیان ابہت و شاہنشاہی باظہار آثار معدلت و داد
گستری اور تنظیم امور نصفت و رعیت پروری رسوخ و قرار پاتے ہین چاہیے کہ رکاب فیض انتظام
تیرے سے نہال انصاف و انتصاف تازہ اور برومند ہووے اور سرسبز و شاداب رہوے بیت
عدل کن زانکہ در ولایت دل + در پیغمبری زند عادل + اور چاہیے کہ تو جانے کہ رایت دین اسلام
اور ضبط ملک اور نظم امور اور سرانجام مہام بے لطف و مرحمت اور غضب و سیاست افراختہ اور
منتشی نہین ہوتا قطعہ گہ باشد از نشاط تو بلبل شگفتہ روی + گہ نرگس از نہیب تو باشد فگندہ سر +
گاہی شود ز سعی تو زنگار گون تراب + گاہی بود ز فعل تو شنجرف گون حجر + اور تنفیذ قضائے شریعت

اور علماے اعلام ملت مین سعی موفور اور جهد مشکور مبذول رکھے اور چونکہ حفظ ممالک و امن مسالک
بے مردکار اور پیادہ و سوار صورت نہین قبول کرتا اور میسر نہین ہوتا لهذا تعهد و تفقد ارباب سلاح کہ
زبان تیغ انکی ہنگام پیکار آیت ظفر ہے کما ینبغی بجا لاے اور ابواب معاونت اور اسباب کرامت انپر
کشادہ اور آمادہ رکھے اور رحومت ارباب قلم کہ نوک خامہ اس جماعت کا فہرست روزنامچہ ضبط و
کفایت ہو اپنے ذمہ ہمت پر واجب جانے اور رعایت علما و ارباب فضل مین کہ اعزاز و احترام انکا
مقدمہ سعادت اور فاتحہ کرامات ہو تقصیر و اہمال قبول نکرے اور صلحا اور درویش اور فقرا اور
گوشہ نشینون کو کہ باداے طاعات اور ادامت شرایط عبادات قیام کرتے ہین بنوازش ہاے بے پایان
اور عواطف بیکران اختصاص دیوے اور انفاس کیمیا خواص انکے سے استمداد اور استعانت
چاہیے اور حسن التفات بمصالح اموال و مناہج آمال خالق مصروف رہے اور بصیقل لوزم عدالت آئینہ
حال رعیت کو غبار جور و ظلم سے پاک و صاف کرے اور اجراے امور سیاستی مین مابین فقیر اور غنی و
شریف و دنی اور ترک و تاجیک اور دور و نزدیک و مقیم و گذری اور رعیت و لشکری کے تفاوت
مرعی نہ رکھے اور ضبط و نظم ولایت اور حصنون و قلاع مین مردان گزیدہ اور مبارزان کاردیدہ مقرر
فرماے اور شرایط و تحفظ و تیقظ اور رعایت حزم و عزم چاہیے کہ جمیع احوال مین نصب العین تیرے
ہووے اور کلی اور جزئی امور مین کہ لاحق ہووین طریق اہمال و اغفال سے مجتنب اور محترز رہے
اور فرصت وقت فوت نہ کرے اور بہ زخم خنجر آبدار اور شمشیر آتشبار عرصہ ولایت کو لوث مخالفون
اور خبث متمردون سے پاک کرے چنانچہ معالم عناد اور مراسم فساد سے اثر و خبر نہ رہے اور ممالک و
مسالک کو خوف و خطر دزد و مفسد سے خالی کرے اور ارباب فسق و فجور کو مقهور و منکوب رکھے
اور صورت مطلوب اور چہرہ مقصود کسی مستحق کو نقاب تعلل و حجاب توقف مین نہ چھوڑے اور دست
تطاول اموال زیردستون پر دراز نہ کرے اور تیر آہ سحرگاہی مظلومون سے غافل و ذاہل نہ ہووے
بیت نگر تا نیازاری بہ بیداد دست + کہ آباد گرد و نہ بیداد لیست + اور مہمات خاص و عام کو بمقتضاے
عدالت و نصفت سرانجام کرے اور رعایا اور بیچارون کو کہ مثل بنات النعش زخم بنان عقاب
حوادث سے متفرق ہو کر باطراف و اکناف سرگردان ہون انکے استحضار کے واسطے نشان بھیجے
اور مانند عقد ثریا کے انکو سلک جمعیت مین انتظام دیوے اور بقواعد بخشش فراوان سایہ لطف
و مرحمت مین جگہ دے کر پرورش کرے اور مشرب عذب عنایت اور منہل خوشگوار شفقت سے
سیراب فرماوے اور دست تغلب متغلب دامن ضعفا اور عجزہ سے کوتاہ کرے اور البتہ آپکو
زیور خصائل شاہانہ اور شمایل خسروانہ سے عاطل نہ چھوڑے بیت تا صیت نام نیک شود وارث ملک
تا ذکر فعل خوب بود از تو یادگار + القصہ فیلقوس نے مواعظ و نصایح سے فارغ ہو کر اسکندر کو

تخت پر بٹھایا اور افسر شاہی اسکے سر پر رکھا اور کتب تواریخ مین اسکے نسب مین اور قول بھی وارد مین
کہ ذکر ان سب کا موجب تطویل و اکثار ہوتا ہی اور رضی امام شمس الدین محمد بن محمود وسہروردی مین
اُن روایات سے کہ نسب اسکندر مین وارد ہوا ہی یہ ہی کہ اسکندر پسر صلبی فیلقوس ہی چنانچہ نزہتہ الارواح
مین کہ مؤلفات اوسکی سے ہے بیان احوال حکما اور تواریخ فضلا مین لکھا ہی کہ جب سات برس
حکومت فیلقوس پدر اسکندر سے گذرے ناگاہ بہ شمشیر کین مارا گیا اور سبب اوسکے قتل کا یہ تھا کہ
ایک شخص نے ارکان مملکت اسکے سے فلوس نام مادر اسکندر حرم محترم فیلقوس پر عاشق ہوکر ایک
تعلق پیدا کیا حتی کہ خور و خواب اور سکون و آرام جاتا رہا رباعی عشق است کہ شیر را زبون آید ازو +
صد نوع مخالفت برون آید ازو + گہ دوستی کند کہ جان آساید + گہ دشمنی کہ بوے خون آید ازو +
اور ہر چند فلوس نے اسباب مواصلت اور روپیہ اشرفی اور جواہر نفیسہ اور لباس فاخرہ اوس
معصومہ کے واسطے بھیجے مفید نہ پڑے اور افسون و دمدمہ فلوس نے کسی طرح تاثیر نہ قبول کی اور
اُس مستورہ نے کہ کمال عفیفہ اور صالحہ تھی امتناع بحث کیا لاجرم اندیشہ قتل فیلقوس اور تسخیر
ملک اور تصرف مادر اسکندر نے ضمیر نامبارک فلوس مین استحکام پایا اور متر صد وقت رہا اثنا ئ
اس احوال مین فیلقوس نے ایک سرہنگ مع فوج سارزون کے جہت دفع پسر بادشاہ فیلاطوس
کہ عصیان و سرکشی کرتا تھا نامزد کیا اور اسکندر کو بنا بر تسخیر ملک براقوس کے با طایفہ شیران بیشیہ
جلادت ارسال کیا اور فلوس کو کہ تفرق لشکر مدت سے مطلوب اُسکا تھا محقق ہوا اُس جماعہ کو کہ
ہوس فتنہ و فساد در سر رکھتی تھی اپنے ساتھ متفق کرکے برسر فیلقوس چڑھ آیا اور اسکو جب درست
سے بزخم شمشیر مجروح کیا اہل شہر اور بقیہ لشکر نے آشفتہ ہوکر بادشاہ کو نیم کشتہ اُس مہلکہ مین سے
اُٹھایا اور محل مین پہونچایا اور قضارا اُسی روز اسکندر نے شہر مین پہونچکر صورت حادثہ معلوم
کی اور جلدی سے قصر پدر مین جاکر اپنی مان کو دیکھا کہ فلوس اُسکے ساتھ ہمبستری چاہتا ہے
ایک طمانچہ اُسکو مارا بنا بر آنکہ مبادا اثر شمشیر اپنی مان کو پہونچے استعجال تیغ مین تعلل کرتا تھا کہ
ناگاہ اُس ملکہ نے فریاد کی اور از روے طعن کہا کہ اگر موجب بے حمیتی اور توقف مین ہون تو
مجکو حیات تازہ کچھ تعلق نہ رہا جتنا جلدی اس حرامزادے کے شر سے مجھے باز رکھے بہتر ہی سکندر
نے ایک ہی ضرب سے فلوس کو قریب ہلاکت کیا اور پھر باپ کے سرہانے آکر اُسکو مشرف
بفنا و زوال پاکر فیلقوس سے کہا اُٹھ اور راس شمشیر سے اپنے دشمن سے انتقام لے فیلقوس نے
اُٹھکر اپنے ہاتھ سے مہم فلوس کو باتمام پہونچایا اور بعد ازان اُسنے طبقات و طوائف امم کو طلب
کرکے تابعداری اسکندر کا حکم دیا اور ارسطو کو بلاکر اسکندر کا ہاتھ اُسکے ہاتھ مین دیا اور وصیت
بلیغ درباب تربیت پسر بجالاکر جہان فانی سے رحلت کی اور جب اسکندر تجہیز و تکفین اور تدفین

اور تعزیت پدر سے فارغ ہوا مجمع خاص مین کھڑے ہو کر کہا ایہا الناس جانو اور آگاہ ہو کہ تمہارے بادشاہ نے بساط حیات اُٹھا ڈالی اور مانند سلاطین سابق گذر گیا اور مجھکو سیر حکومت اور ولایت نہین ہر گز سوا اسکے کہ مین بھی تم مین سے ایک ہون جس امر مین کہ امور دنیوی سے شروع کرو تمہاری مدد اور معاونت کرنے کو حاضر ہون اور اپنی ہوا و ہوس کو تمہاری رضا پر مقدم نہ رکھا اور کسی امر مین تمہاری مخالفت نہین کرنے کا میرا کلام سنو اور میرا مشورہ قبول کرو اور مجکو ناصح امین اور شفیق متین جانو اور یہ معنی خود زمان حیات والد ماجد مین تمکو معلوم ہوے ہین اب اُس شخص کو اپنے اوپر حاکم اور فرمان روا اختیار کرو کہ پروردگار کو طالع تر اور عامہ برایا پر شفیق تر اور ضعفا اور مساکین پر رحیم تر ہووے اور قسمت غنائم تمہارے درمیان مین بعدالت و بالسویت کرے اور اوسکو تفاوت شہوات رعایت احوال لشکری اور رعیت سے راجح نہووے اور اوس کے شر سے امین اور بے خبر رہ سکو اور یہ وہ خطبہ ہے دور و دراز کہ کتب حکمت عملی مین موجود ہے القصہ جب حاضرین محفل نے اس طرح کی باتین اسکندر سے سُنین کہ کسی بادشاہ سے نہ سنی تھین بہت تعجب کیا اور کہا کہ تیرا کلام دل پسند ہمنے سُنا اور جو نصیحت کہ تونے کی ہمنے قبول امور ایالت و سروری کو تیری راے درست پر تفویض کیا سالہاے بے نہایت زمان عز و دولت مین ہمارے درمیان مین مالک اور مسلط رہو کہ ہم کسی کو بادشاہی اور رعیت پروری مین تجھسے سزاوار تر نہین جانتے پھر اُٹھکر و فور رغبت سے اُسکے ساتھ مبایعت کی اور اوسکی متابعت ایمان کے ساتھ موکد کر کے اکلیل شہریاری کو اوسکے فرق ہمایون پر زیب و زینت دی اور اسکندر نے سب کو مشمول عاطفت و احسان کر کے باطراف ممالک نامہ بھیجکر خلایق کو بہ توحید و یگانگی ایزد متعال دعوت کی اور پرستش اصنام و اوثان سے نہی فرما کر لشکروں کے استحضار کے واسطے حکم دیا اور کہا جو کوئی ظلم و شرک اختیار کرے بہ ضرب تیغ تیز و خنجر خون ریز قتل کرین چنانچہ حسب موعود عساکر منصور اطراف و جوانب سے حرکت مین آئے اور درگاہ پاس گردون اساس پر جمع ہوے اسکندر نے سرداران اُس سپاہ کو بخلع و تشریفات گرانمایہ مفتخر و سرفراز فرما کر باطلاق مرسومات و علوفات جنود فرمان دیا کمال سخاوت بادشاہ اور وفور سمو ہمت اُسکی سے اوامر باری تعالے اونسے مشاہدہ کیے کہ عشر عشیر اوسکے کسی کے خیال مین متصور نہ ہوے تھے لاجرم سب کے نفوس و قلوب مین مقرر رہا کہ ایک امر عظیم اور خطب جسیم اُس سے ظہور مین آویگا اور بحکم اُسکے کہ ملک عجم دارا ہر سال اوسکے باپ سے بہ رسم خراج ہزار بیضہ زرین اپنے خزانہ عامرہ مین منگواتا باستدعاے اُنکے قاصد و ایلچی بھیجے اور وہ بیضہ معہودہ طلب کیے اسکندر نے جواب مین کہلا بھیجا کہ مدت گذری کہ انڈے دینے والا نہین رہا ہر چند اوس آوان مین ملوک متعددہ زمین یونان

مین تھے کہ ہر ایک لاف انا و لاغیری مارتے تھے اسکندر نے بہ لطف و عنف اور وعدہ وعید سب کو
اپنا مطیع و منقاد کر رایات ظفر آیات کو بجانب دیار مغرب حرکت دی اور تمامی اوس مملکت کو
حیطۂ تسخیر مین لاکر مظفر و منصور معاودت کی اور پھر اعلام ظفر التیام بسوے مصر افراختہ کیے اور
ایک منارہ غایت رفعت مین کنار بحر اخضر پر اپنے ساتوین سال بادشاہی مین تعمیر کیا و لیکن اور
کتب تاریخ معتبرہ سے منقول ہے کہ اختراع بناے منارہ مذکور عہد اسکندر اکبر مین ہوئی اور بعد
مرور دہور کے جو اندر اس اوسکی اساس مین عارض ہوا ترمیم اوسکی انھون نے کی چنانچہ تفصیل
اوسکی قصہ اسکندر اکبر مین مذکور ہو چکی ہے پھر اوس مقام سے بطرف دیار شام توجہ کی اور وہان
سے بصوب ارمینیہ روانہ ہوا اور اثناے راہ مین سنا کہ دارا نے اس خبر سے بے آرام ہوکر اہل طہرس کو نامہ
بھیجا کہ خبر خروج دزد طاغی کی کہ طائفہ جوردن کو ہر جانب سے فراہم کر لایا ہے جامع علیہ پہونچی اب
چاہیے کہ اوسکے اصحابون کو مع اسلحہ اور ادوات اونکے پکڑکر دریا مین ڈال دیا چاہیے اور رئیس
اوس قوم کو مقید و مغلول میرے پاس بھیجدو کہ قوت و جلادت تمھاری نہ اس مرتبہ پر کہ اقامت
اس جزئی خدمت سے عاجز آؤ کیونکہ یہ دزد ایک کودک ہے رومی اور حقیر اور تم تاخیر کرنے اس
مہم مین معاف و معذور نہ ہوگے اور اسکندر نے مقام ارمینیہ سے کوچ کر کنار نہر اسطلوخوس کو
معسکر ہمایون کیا اور استماع خبر ورود اوسکے سے اضطراب دارا کو زیادہ ہوا بنا بر ین اوسنے اسکندر کو
نامہ لکھا کہ دارا مالک الملوک دنیا کی طرف سے یہ کہ آفتاب سپہر اسکندر دزد پر چمکتا ہوا ما بعد جانے اور
آگاہ ہووے کہ بادشاہ آسمان نے سلطنت زمین اور الوہیت ربع مسکون مجکو ارزانی کی ہے
اور بغیر رفعت و شوکت اور قوت بسیاری اعوان و انصار مجکو مخصوص کیا ہے مجھے اسطرح
خبر پہونچی ہے کہ تو جماعت دزدان و حرامیان اپنے ساتھ لیکر اور اونکی کثرت سے مغرور ہوکر
باستعانت اوس جماعت کے طلب تاج و تخت نے تیرے باطن مین رسوخ پایا ہے اور ہماری ملک کا
فاسد کرنا اور املاک حرث و نسل تیرے نہاد ضمیر ہوا ہے اور ایسے امر کم خردی رومیون سے
غریب و بدیع نہین ہین چاہیے کہ جب ہمارے مکتوب کے مضمون پر مطلع ہووے اپنے کیے سے
پشیمان ہوکر جہان کہ پہونچا ہو وہان سے مراجعت کرے اور اس حرکت ناشایستہ سے کہ تجسے
صادر ہوئی ہو غدغہ سطوت و سیاست سے اپنے مین نہ آنے دیوے کہ تو اب تک زمرۂ اون
لوگون مین کہ قابلیت خطاب و عتاب ہمارے کی رکھین منتظم نہین ہوا ہے اور یہ ایک تابوت
پر زر اور زخرد ار گیند تیرے پاس مین نے بھیجا تا کثرت مال و لشکر میرا ان دونون سے معلوم کرے
اور گیند بھی ارسال کی ہے تا از سر کودکی بگوے بازی مشغول ہووے ذوالقرنین نے جب نامہ کو
مطالعہ کیا اور اوسکے مضمون پر وقوف پایا حکم دیا کہ اوسکے ایلچی کو پکڑلو اور جلادون کو بلواکر

بہ قتل اوس جماعت کے فرمان صادر کیا ہرچند یہ صورت از روے حقیقت خلاف ارادہ اوسکے
تھی اونھون نے فریاد کی کہ اے شہریار یہ کیا بدعت ہے کہ اوسکے احیا پر سعی کرتا ہو اور بار ہا مت
ایلچیان حکم فرماتا ہے کسواسطے کہ کسی نے سلاطین سابق مین سے سفیرون کو قتل نہین کیا ہے
ذوالقرنین نے کہا کہ تمھارا خداوند مجکو چور کہتا ہے اور بادشاہ نہین جانتا مین تمھارے ساتھہ
چورون کے افعال کرونگا پس اس باب مین اپنے خداوند کو ملامت کرو نہ مجکو کہ تمکو چورون کے
ہاتھہ مین مبتلا کیا انھون نے کہا اے بادشاہ دارا نے تجکو دیکھا نہین اور تیری خدمت مین
نہین پہونچا اور ہم تیرے پابوس ہوے اور تجکو بحق المعرفت پہچانا اور تیرا کرم جانا ہمپر احسان کر
اور ہماری جان بخشی فرما تاہم اوسکو تیرے فضل و عقل اور صفات پسندیدہ اور اخلاق حمیدہ
سے آگاہ کرین اور استحقاق اعتناق تیرے پر عروس مملکت کو گواہی دیوین اسکندر نے کہا کہ چونکہ
تم بخضوع و تضرع پیش آے تمھاری استدعاے نجات مین نے قبول کی اور انتقام سے درگذرا
تا مقدار عفو اور اغماض میرے پر اطلاع پاؤ پھر حکم کیا کہ انکو چھوڑ دو اور عوارف بادشاہانہ اور
عواطف خسروانہ خوف و خشیت انکا زائل فرماکر جواب نامہ دارا مین چند کلمہ اس طرح پر زیب رقم
کیے کہ ذوالقرنین اوس شخص کے نزدیک کہ دعوی کرتا ہے بادشاہ بادشاہان ہو اور لشکرہاے
آسمانی اوس سے خوف کرتے ہین اور اضارات اہل دنیا اوسکے سبب سے ہے اما بعد کب
لایق ہو ساتھہ اس شخص کے کہ آدمی ضعیف و حقیر اسکندر جیسے سے ڈرے اور اتنا نہ جانا کہ ملک
اور غلبہ خداے تعالے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے جب کہ انسان ضعیف آپ کو آگے جانے اور جنود
سموات پر آپ کو غالب گمان کرے ہر آئینہ کہ خشم باری تعالے موجب زوال مملکت اوسکی کا
ہووے اور کیونکر خداے تعالے ہو سکیگا وہ شخص کہ مرجاوے اور گل جاوے اور سلطنت اوس
سے جاتی رہے اور دنیا کو اور پاس چھوڑ دیوے اور اب مین نے تیرے ساتھہ مقاتلہ اختیار کیا
اور تیرے ملک کی طرف توجہ کی اور مین اوس خدا کا بندہ ضعیف ہون اور ظفر اور نصرت
اوس سے طلب کرتا ہون اور اوسکی پرستش بجالاتا ہون اور اوس مکتوب مین کہ میرے پاس
تو نے بھیجا ہے تمام اپنی حشمت تو نے لکھی ہے اور میرے پاس ذرہ اور گیند اور تابوت پر زر اور
خروار کنجد کہ تو نے ارسال کیا ہے اپنی سعادت پر مین نے حمل کیا اور فال نیک جانی ذرہ دلالت
کرتا ہے کہ تمپر سطوت عذاب ہوگی اور ملک اور مودت اور امام تمھارے کو قتل کرونگا اور گوے
اس امر پر دال ہو کہ بسیط زمین اور کرہ خاک تمامہا میرے نامون کے تحت و تصرف مین آویگا
اور گوے دولت مین لیجاونگا اور تابوت پر زر کہ ایک خزانہ ہے تیرے خزانون مین سے اسی
بات پر دلالت کرتا ہے کہ تیرے خزانے میری تحویل مین آجاوین اور کنجد اگرچہ تعداد مین

بہت ہین لیکن ہنگام پینے کے نرم ہین اور نجابا ماکولات سے ہین اور آن ہین نہ انبساط ہے نہ
انقباض یعنی نہ اُنکے کھانے سے طبیعت خوش ہوتی ہے اور نہ کراہت ہوتی ہے اور بھیجے ایک
پیمانہ رائی کا تجکو ارسال کیا ہے تا اونکا ذائقہ اور لذت تجھے معلوم ہووے اور جان کہ تو نے
اپنے علو نفس مین غلو کیا اور بسطوت سلطنت مغرور و مشغول ہوا اور دعوی زمین کی خدائی کا
کیا اور علم انا ربکم الاعلی کا بلند فرمایا بصنعت ایزد جل جلالہ امیدوار ہون کہ اللہ تعالی
تیرے دعوون کو بہ تکذیب عالمیان مقرون فرماوے اور جس قدر کہ تو نے اپنی رفعت بیان
کی تجکو ذلیل کرے اور مجکو تجھ پر غالب گردانے کہ اعتماد اور توکل میرا اوسی پر ہے والسلام - اور
نامہ بسر ایلچیون کو تفویض کیا اور وہ مال و زر کہ دارا نے بھیجا تھا اونکو انعام کرکے رخصت
فرمایا اور آپ بجانب آذربایجان متوجہ ہو کر گماشتہ دارا کو اوس دیار سے بھگا کر اوسکا اکثر لشکر
قتل کیا اور ولایت آذربایجان سے سپاہ بجانب گیلان لیکر اوس بلاد کو مسخر کیا اثنا سے
اس احوال مین سنا کہ والدہ ماجدہ نہایت علیل و مریض ہے بنا بر این گیلان سے بطرف
ماقدونیا مراجعت کی اور بعد از صحت مادر پھر لشکر کشی کرکے ایک شہر کے باہر شہرہاے دارا کے
نزول کیا کیونکہ اہل شہر نے دروازہ بند کرکے طریق آمد و شد مسدود کیا تھا حکم کیا اس شہر مین
آگ لگاوین آدمیون نے فریاد کرنی شروع کی اور امان مانگی اور کہا کہ موجب اغلاق ابواب
خوف احراق سے ہے آتش دارا سے بسبب عصیان اور بنا بر مقابلہ کے تیرے ساتھ اسکندر نے
کہا کہ دروازے کھول دو کہ جب تک خداے عزوجل مجکو دارا پر ظفر نہ بخشے گا شہر مین نہین
جاؤنگا اور وفاے عہد اور کردار نیک میری وہ جماعت کہ سر رشتہ اطاعت میرے مین
لائے ہین اور پانون دائرہ محبت و اخلاق میرے مین رکھا ہے جانتے ہین یہ مجرد سننے اس
کلام کے اون لوگون نے فی الحال دروازے کھول دیے اور طرح طرح کے کھانے اور میوے
باہر حاضر کیے اور اسکندر نے وہان سے حرکت مین آکر بجانب فارس توجہ کی اور دارا بھی
مع ایک لشکر کے کہ اوراق اشجار سے فزون تھا مقابلہ مین آیا اور اسکندر نے حکم دیا کہ قلب
سپاہ بمقابلہ مردان سنگین دل آہن پوش آراستہ ہووین چنانچہ دونون لشکر مثل دریاے
اخضر بموج مین آئے اور پہلوانان دو کوہ فولاد ایک نے دوسرے پر حملہ کیا اور پہناے رزمگاہ
گرد سیاہ سے سیاہ ہوئی اور ہیبت آواز کوس اور دمامہ رویین سے بفحواے ان زلزلۃ الساعۃ
شیء عظیم حجاب شیر چشم جہانیان کے روبرو سے اٹھایا اور حقیقت تکاد السموات یتفطرن
دلون پر کھلی اور سرداران روم مقابلہ مخالفون مین باستظہار نصر من اللہ و فتح قریب
کوشش مین آئے اور آتش حرب مشتعل ہوئی اور ابر دار برق شمشیر پر دلون سے خون برسنے لگا

اور خنجر زہر دیکر احبا و دشمنون سے آب شنگرف نکالتا تھا بیت نوک ناوک چو عقل در تنگ و پوست
از درون دو دیدہ مردم جوے + اور اوس وقت سے کہ خسرو سیارگان قبہ زبرجدی اور خیمہ زنگار
پر بحد استوا پہونچا تھا اوس ساعت کہ مہر بافق غربی کھینچا اور ہیاب نور بخش روز تار ہای زلف عنبر
شب مین نہان ہوا یعنے دوپہر سے شام تک طرفین سے نائرۂ قتال التہاب پاکر زبانہ نار حامیہ
سے حکایت کرتا رہا اور زمین گرد و فر پیادہ و سوار سے نفیر اذا زلزلت الارض زلزالہا بلند کیا گی
اور زبان تیغ معنی ضربا بالسوق والاعناق بربان ساطع ادا کیا گی اور صحن صحرا اجزا و اعضا
کشتون سے ناپدید ہوا اور ریم و بخار خون بہ پشت سماک و در دے سماک پہونچے **مثنوی**
جو دریاے خون شد ہمہ دشت و راغ + جہان چون شب و تیغہا چون چراغ + از آواز اسپان
و گرد سپاہ + ہوا گشت چون روے زنگی سیاہ + فرو رفت و بر رفت روز نبرد + بماہی نم
خون و برماہ گرد + آخر الامر بشیتر سرداران لشکر اور رؤسا اور اصحاب دارا بہ تیغ و تیر و خنجر و
شمشیر مارے گئے اور جب خسرو عجم اور وارث ملک فریدون و جم نے اس طرح پر حال دیکھا
با طائفہ خواص ہزیمت اختیار کی اور تمام اسباب اور ہتھیار اور خزائن بیشمار کہ ذو القرنین
کو اوسکی کثرت سے ڈراتا تھا چھوڑ دیے اور زن و دختر اور پسر اوسکے اسیر و دستگیر پنجہ تقدیر
کے ہوے اور دارا اوس ہزیمت مین ایک نہر پر کہ ظاہرا اوسکا برودت سے فسردہ یعنے
یخ بستہ تھا پہونچا اور تنہا اوس پر سے گذر گیا اور بقیۃ السیف عقب اوسکے بروے یخ روان
ہوے اور یخ اونکے ثقل و گذر کی تاب نہ لاکر کھل گئی اور اکثر لشکر اوسکا اُس مین غرق ہو گیا
اور دارا نے جب اپنے دار الملک مین پہونچا بہ تدبیر کار خود مشغول ہو کر قرین صلاح و استصواب
اس طرح جانا کہ بہ تواضع اور تذلل پیش آوے کیونکہ جانتا تھا کہ اسکندر اخلاق کریمہ اور
اوصاف حمیدہ کے ساتھ متصف ہے اور اوسکی راے نے اس امر پر قرار پکڑا کہ بسبیل استعطاف
اسکندر کو نامہ لکھے چنانچہ اوسنے مضمون اوس نامہ مین رہائی زن و پسر و دختر اپنی کی التماس
کی مشروط ساتھ اس امر کے کہ جو کچھ خزائن آبا و اجداد اور گنجہاے خاصہ اوسکے کہ فارس
مین موجود ہین تسلیم و تفویض کرے اور ذو القرنین نے نامہ کو مطالعہ فرما کر عنان عزیمت
بہ طرف دارا معطوف کی اور خسرو ایران نے شہریار ممالک ہندوستان سے ملتجی ہو کر مدد چاہی
علی الفور فور ہندی نے سرداران سرزمین کو باچندین ہزار سوار و پیادہ صف شکن و مرد افگن
مدد کے واسطے بھیجا اور درمیان فریقین محاربہ واقع ہوا کہ جنگ اول اس جنگ کے جنب مین
لعب کودکان معلوم ہوتی تھی عاقبۃ الامر دو شخصون نے دارا کے نزدیکیون سے از روے
الزام طبیعت اور رقاعت و وفا اوسکے مارنے کا قصد کیا اس تصور و خیال سے کہ اسکندر کی نزدیک

کچھ تقرب حاصل ہووے مصرع ع زہے تصور باطل زہے خیال محال ٭ اور دارا نے قبل
از استعمال سیف و سنان عزم کرنے اون بداندیشون پر اطلاع پاکر اُن دونون بدکیشون
سے اوس باب مین عتاب فرمایا اور جو کچھ اتنے برسون سے احسان و انعام کہ اونپر مبذول
رکھے تھے یاد دلوا کر کہا کہ میرا قتل بنا بر تقرب ذوالقرنین وسیلہ نہ کرو کہ وہ بادشاہ ہے اور
سلاطین ہرچند کہ باہم گر دشمن ہوتے ہین کشندہ بادشاہ کو مار ڈالتے ہین اور قاتل
شہریارون پر ابقا جائز نہین رکھتے مگر اون دو غدارون نے زخم شمشیر آبدار سے اوسکو پشت
بادپا سے خاک پر گرا دیا اور دارا سکی روح کے نکلنے سے پیشتر اسکندر بسر وقت دارا آپہونچا
اور گھوڑے پر سے اوترا وہ سر کہ کل سزاوار اکلیل تھا آج خوار و ذلیل دیکھا تو اوسکو اوٹھا کر
اپنے زانو پر رکھا اور گرد اوسکے منھہ پر سے جھاڑی اور ہاتھہ اوسکے سینے پر رکھکر رویا اور کہا
اے بادشاہ اگر تو دل مین ہراس نہ رکھے اور سر اوٹھاوے سوگند بہ خداے آسمان و زمین
کہ تیرا ملک تجکو تفویض کر دون اور سب ذخائر و اموال تیرا واپس کر دون اُٹھ اور احوال
گذشتہ یاد نہ کر اور حلول بلا مین جزع نہ فرما کہ بادشاہ ہنگام نزول حوادث سب لوگون
سے زیادہ صابر ہوتے ہین اور مجکو آگاہ کر کہ یہ حرکات تجھ جیسے بادشاہ کے حق مین کس سے
صادر ہوئی تا شرط انتقام اوس سے بجا لاون دارا نے دست اسکندر کو بوسہ دیا اور رویا
اور کہا اے ذوالقرنین کسی طرح سے تجبر و تکبر کو اپنے مین راہ نہ دے اور بہ اسباب شاہی
مغرور نہ ہو اور تو نے دیکھا کہ دنیا نے میرے ساتھہ کیا کیا ہے اپنے اوپر یہ احسان رہا اور
اقبال دنیا پر اعتماد مت کر اور غدر روزگار اور تقلب احوال سے غافل نہو کہ حوادث
زمانہ کسی کو ایک حال پر نہین چھوڑتے اور فرط عاطفت اور کمال مرحمت تیری سے
امید وہ ہے کہ والدہ میری کو بجاے مادر اور منکوحہ میری کو بمنزلہ خواہر جانے اور دختر
میری روشنک کو اپنے حبالہ عقد و نکاح مین لاوے اسکندر نے ملتمسات اُسکے قبول
کیے بعد ازین دارا **فرد** دمے چند بشمرد و ناچیز شد ٭ بخندہ جہان گفت کو نیز شد +
اور ذوالقرنین نے اوسکو مشک و عنبر سے غسل دلوا کر اور جامہ ہاے منسوجہ زر و سیم
سے کفن کروا کر اور ایک تابوت مین کہ مرصع باصناف جواہر ثمین تھا رکھوا کر حکم کیا کہ
دس ہزار آدمی شمشیر کشیدہ آگے جنازے کے اور دس ہزار پیچھے اور دس ہزار یمین اور
دس ہزار یسار جاوین اور اسکندر مع سرداران اور اعیان فارس ہمراہ ہوا اور اوسکو
فراخور بادشاہان ذوالاقتدار ایک تہہ خانے مین خاک مین سونپا اور جب ذوالقرنین نے
دفن دارا سے فراغت پائی اور اون بدکیشون کو کہ اپنے مخدوم کے قتل پر اقدام کیا تھا مرقد

وارا پرسے جا کر اور دو دارین وہان استادہ کرکے برابر یکدگر دونون کو لٹکا دیا اور لشکر اون
کو فرمایا کہ یگان یگان دونون دارون کے درمیان مین سے گذرین اور روشنک کو سلک
ازدواج مین کھینچا اور ملک فارس بہرا در دارا ارزانی کیا اور نوسے نفر حکام مقرر کیے اونکو
ملوک طوائف کہتے ہین حاکم اور فرمان روا کیا اور کتب علم طب اور نجوم اور فلسفہ اوسکے
اشارے سے زبان فارسی مین لغت یونانی سے نقل کرکے اوس ولایت مین لیگئے اور
ملت مجوس کے نسخے اور کتابین جلادین اور آتشکدون کو خراب کروا کر اوس کیش مذموم
کے علما کو جلاوطن کردیا اثنائے اس حال مین اوسکی مان کے پاس سے اوسکو نامہ پہونچا
مضمون نامہ یہ کہ روقیہ کی طرف سے اسکندر ضعیف کو کہ بہ قدرت باری تعالی دشمنون پر
استعلا اور اونکی ممالک پر استیلا پایا معلوم ہووے کہ اے فرزند عجب اور تجبر سے پرہیز کر کہ یہ دونون
صفتین تجکو آسمان سے زمین پر لاوینگی اور بخل و متابعت ہواسے حذر فرما کہ صفات مہلکہ
سے ہین اور مال و منال کہ ان بلاد مین تصرف مین لایا ہے ایک سوار تیز رفتار کے مصحوب
جلدی میرے پاس بھیجدے فقط اسکندر نے جب نامہ کو پڑھا تمام حکما کو جمع کیا اور اس امر مبہم
سے کہ آخر مکتوب مین لکھا تھا استفسار کیا تمامی ارباب کیاست بہ عجز معترف ہوئے اسکندر نے
ایک کاتب سے تمام خزانہ اور محالات کہ اون مواضع مین اموال بیشمار اوسنے ودیعت رکھا تھا
ایک طومار مین مفصل لکھوا کر اور ایک شخص کو تفویض فرما کر حکم دیا تا بار تیزتگ ہامون نورد
پر سوار ہوکر طومار مذکور یونان مین اوسکی مان کے پاس پہونچا دیوے مجموع علما اور فضلا
نے سرعت فہم اور حدت طبع ذوالقرنین سے متعجب ہوکر اسپر آفرین و مرحبا کہا اور اس اثنا
مین اسکندر نے قریب جیحون ایک شہر عظیم بنا کیا اور ہر ولایت مین سے ایک جماعت کو حکم
دیا تا وہان جا کر متوطن ہووین اور اس بلدہ کا مرجا اوس نام رکھا اور وہ مرو کر کے مشہور
ہوا اور کہتے ہین کہ ہرات اور سمرقند بھی اوسی نے بنائے ہین اور بعد از فراغ ان امور کے
عازم دیار ہند ہوا اور پس از قطع راہ ہائے صعب اور کوہ ہائے درشت قریب دار الملک
فور ہندی کے پہونچکر اوسکو نامہ لکھا مضمون یہ کہ فرمان فرمائے ولایت ہندوستان معلوم
کرے کہ مالک الملک تعالی و تقدس نے ابواب اسباب رعیت پروری ہمارے روی روزگار
پر کھولے اور زمام احکام ملک و ملت قبضۂ اختیار اور انامل اقتدار ہمارے مین رکھی اور
مقالید تقلید جہانداری اور مفاتیح خزائن کامگاری ہمین عنایت اور حسن رعایت ہماری کو
تفویض فرمائے اور درجۂ طالع ہمارے کو از روئے رفعت باوج سپہر برین اور اعلی علیین
لے گیا اور گردن کشان گیتی کو ربقۂ مطاوعت ہماری مین لایا اور اہل کفر و عصیان و ارباب

تجرد وطغیان پر ہمکو استیلا و غلبہ عنایت فرمایا اب مین تجکو دعوت کرتا ہون بعبودیت پروردگار
عالمیان اور آفریدگار انس وجان اور پرستش غیر اوسکے سے جلت آلاؤہ وتعالت نعماؤہ
منع فرماتا ہون کسواسطے کہ سزاوار پرستش بجز خدائے بےہمتا نہین جانتا ہون اور کسیکو سوائے
اوسکے تعالت صفاتہ وعمت عطیاتہ مستحق عبادت نہین پہچانتا ہون میری نصیحت کو بگوش
رضا اصغا کر اور ان بتون کو کہ اپنا معبود بناکر عمر و خزانہ اونکی خدمت مین درباختہ و پرداختہ
کیا ہے میرے پاس بھیجدے اور متقبل باج اور متکفل خراج ہو ورنہ قسم ہے اوس معبود کی کہ
پوجتا ہون کہ آتش خشم اپنی روشن کرکے تمام رطب و یابس مملکت تیری کو جلا دونگا اور
تخریب بلدان تیرے مین دقیقہ نامرعی نہ چھوڑونگا میری بات سن اور جادۂ صواب سے منحرف
نہو اور عافیت کو غنیمت جان اور کوئی نعمت اسکے برابر نہ پہچان فقط جب یہ نامہ ذوالقرنین
دارے ہند کو پہونچا مثل عادت دولت برگشتگان سر خط فرمان سے پھیر کر قدم بادیۂ خذلان
مین رکھا اور ایک جواب بغلط مقرون و بسفاہت مشحون زبان پر لاکر قاصد کو پھیر دیا اسکندر
بعد از استشارہ و استخارہ مستعد مقابلہ فور ہندی ہوا اور بناہ و بعنایت ملک غفور لیجا کر اسکی
طرف روان ہوا اور فور نے اوسی وقت پیلان جنگی اور سباع صحرا و بقتال ہمراہ بارسے بنا بر
محاربہ اسکندر کے روانہ کیے مشاہدہ اس مقام ہولناک سے کچھ تغیر اور تکدر خاطر پاک اور آئینہ
صاف اسکندر مین عارض اور عائد ہوا کہ جنگ ہندیون کی ساتھ کس نسق کے شروع کرے
اور صولت پیلان کوہ شکوہ اور صدمہ سباع ضارہ کو کیونکر اپنے حشم و لشکر سے دفع فرماوے
اس باب مین عقلا اور حکما اور ارباب خرد اور اصحاب تجربہ کے ساتھ شرائط مشورہ بجا لایا
کسی سے جواب شافی نہ پایا آخر الامر ملہم صواب نے نعمت توفیق ارزانی فرماکر اسکو اس امر پر
آمادہ کیا کہ اوسنے جمیع صناع اور اوستادان چابک دست کو جمع کرکے حکم دیا کہ چوبیس ہزار
صورتین مجوف لوہے اور تانبے اور فلزات سے آمادہ و مرکب کین اور سب کو بہ صورت
مردان جنگی آراستہ کیا اور اجواف اون اشکال کو ہیزم اور رال سے پر کیا اور ہنگام اشتعال
نائرہ قتال اون مین آگ دی اور فور نے مع سرداران لشکر ہند اور پیلان کوہ اندام اور برزور
پلنگ و ضرغام کے بجانب ذوالقرنین حملہ کرکے افیال و سباع خراطیم ان تماثیل مین مستحکم کیے
جب حرقت نار اون جانورون تک پہونچی بھاگے اور سپاہ روم نے بضرب شمشیر آبدار ایک
جماعت نامعدود مخالفین دین مین سے پشت زین سے روے زمین پر گرائی اور فور نے اوسی
شہر تحصن و پناہ پکڑا کہ دوسرے روز اطراف مملکت ہندوستان سے ایک خلق بیکران آنکر
اوسکے پاس جمع ہوئی اور باستظہار اور اعتقاد اونکے دوبارہ مقام قتال و جدال مین آیا چنانچہ

مدت مین روز تک مبارزان طرفین نے بہ استعمال سیف و سنان سرہاے بے شمار بدن سے جدا کرکے ایک نے دوسرے کے سینے کو چیرا اور ایک جماعت انبوہ یونانیان اوس رزمگاہ مین بہ سفر نصرت اثر راہی ہوئے اور ذوالقرنین صورت واقعہ کو مشاہدہ فرما کر متفکر اور متاثر ہوا اور آخر الامر بہ تلقین دولت و اقبال فور کو پیغام بھیجا کہ یہ کیا ہمت و شرف ہے اس بادشاہ کو کہ حدوث حادثہ مین اپنے لشکر و حشم کو ورطہ تلف و ہلاک مین ڈالے اور حال آنکہ وہ بہ نفس خود تنہا بے معاونت تنہا اوسکے دفع پر قادر ہووے غرض اس سخن سے یہ کہ اگر تو اتفاق کرے تو مین اور تو بے مظاہرت جنود اس محاربہ اور مقاتلہ کو بہ مقطع پہونچاوین اور اون بیچارون کو کہ بنا بر مصلحت میری اور تیری کے اپنے نفوس نفیسہ کو معرض فنا و زوال مین ڈالتے ہین اس بلا سے چھوڑا دین فور نے اس التماس سے بہت تعجب کیا چونکہ یہ ایک خلقت عظیم اور ایک ہیکل جسیم رکھتا تھا اور اسکندر اوسکے پہلو مین کمال صغیر و حقیر معلوم ہوتا تھا لاجرم فور نے ملتمس شاہ روم قبول کیا اور فرد اور وز تن تنہا مانند شیر ژیان میدان مین آیا اور ذوالقرنین بھی مثل ببر دمان اوسکے برابر حاضر و موجود ہوا اور دونون بادشاہ نے اسباب محاربت کو ساز دیا اثناے گیر و دار مین فور کے کان مین اوسکے لشکرگاہ مین سے ایک آواز ہائل کہ در حقیقت نداے اجل اوسکی تھی پہونچی فور اوس طرف ملتفت ہوا تا کہ معلوم کرے کہ سبب بانگ بے ہنگام کیا ہے اور صاحب آواز کون ہے اسکندر نے اسکی بہ غفلت غنیمت جان کر ایک ضرب شمشیر سے اوسکو گھوڑے پر سے گرا دیا اور آپ اپنے بادپا پر سے اُتر کر اوسکی چھاتی پر ہو بیٹھا اور بہ خنجر کین سر پُر کبر اوسکا مرکب بدن سے جدا کیا فریاد و نہاد ہندیون سے باوج کیوان پہونچی اور بغایت تاسف و تحسر سے دل مرگ پر رکھ کر مستعد جدال و قتال ہوئے ذوالقرنین نے اونسے پوچھا کہ ہر گاہ سایہ عاطفت و احسان فور تمھارے سر سے دور ہوا پھر اس حرکت ناشایستہ کا باعث کیا ہندیون نے جواب دیا کہ تو گمان نہ کرنا کہ ہم بہ ارادہ اختیار جنگ و جدل سے باز رہین گے جب تک ہمارے بدن مین ایک رمق جان باقی ہے جنگ سے چنگ باز نہ رکھین گے اور یہ ارادہ ہے کہ حرب سے کسی طرح روگردان نہووین اور پشت اسپ پر داعی اجل کو لبیک پکارین اور تجکو اپنے قتل پر حاکم کرین اسکندر نے کہا کہ مین بایفاے عہد ار صحت پیمان جہان مین مشہور ہون اور خلف وعدہ اور نقض میثاق سے بغایت دور جو کوئی حرب سے دست کش ہو کر مقام فرمانبرداری میری مین آوے بجان و مال مجھ سے امین ہووے مخالفون نے قول شاہ پر اعتماد کیا اور بقدم تذلل و تملق پیش آئے اور بہ عنایت بادشاہانہ مفتخر و سرفراز ہوئے پھر ذوالقرنین نے فور کو بعظمت تمام اُس وش بجا

کہ اور بادشاہون کے ساتھ تلطف و ترحم کیا تھا روے زمین پر سے اُٹھا کر شکم خاک مین کھا اور گنج واسلحہ اوسکا مع اوراجناس کے کہ ممالک ہندمین پایا اپنے حوزہ تصرف مین لاکر براہمہ کی طرف توجہ کی کیونکہ صیت کثرت علم اور انقطاع انکا زخارف دنیا سے بمسامع علیا اوسکے پہونچا تھا اور براہمہ نے اسکندر کے آنے سے خبر پاکر ایک نامہ اسکے پاس بھیجا مضمون یہ کہ اگر غرض شہریاری ہمارے پاس آنے سے ہمارا مال اور اسباب لینا ہے تو ہم فقیر و مساکین ہین کیونکہ خوراک ہماری بجز گیاہ اور پوشاک ہماری غیر از جلود حیوانات کچھ نہین ہے اور اگر مقصود علم و حکمت ہے تو اوسکے طلب مین یہ تمام حشمت و شوکت کس کام آویگی اسکندر نے انکا نامہ پڑھکے بہ توقف لشکر فرمان دیا اور آپ ساتھ ایک طایفہ خواص کے انکے دیکھنے کے واسطے گیا دیکھا کہ ایک قوم ہے تمام غریب و مساکین کہ مسکن انکے مداخل جبال او مغارات مین اور جورو بچے اُنکے جنگلون مین جانورون کے ساتھ مشغول جب اسکندر مجلس براہمہ مین گیا اور درمیان اسکے اور اوس طایفہ کے مباحثہ بسیار اور مناظرہ بیشمار واقع ہوا ایک نے دوسرے سے تفتیش قوانین علمی اور مسائل علمی کی ذوالقرنین نے اونکے اطوار پسند کرکے از ساتھ فضیلت اوس طبقہ کے معترف ہو کر کہا کہ جو کچھ براہمہ مال و اسباب سے چاہین حاضر و موجود ہو اونھون نے کہا کہ ملتمس قدرت و سلطنت تیری سے سواے بقاے سرمد اور عمر مخلد کچھ نہین ہے اسکندر نے جواب دیا ایجاز اس مطلوب کا مقدور بشر سے خارج ہے کیونکہ جو کوئی ایک نفس اپنے نفس نفیس پر زیادہ نہ کر سکے بقاے سرمد دوسرے کو کیونکر دے سکے براہمہ نے کہا کہ ہرگاہ بادشاہ کو محقق ہے کہ ہر کمال کو زوال اور ہر دولت کو انتقال ہے پھر کس واسطے عازم بہ قتل عباد اور تخریب بلاد اور جمع کنوز و اموال کہ آخر کیسی ناکامی سے دوسرون کے واسطے چھوڑ جائے گا ہوتا ہے اسکندر نے جواب دیا کہ مین مامور ہون از حضرت حق عز اسمہ بہ اظہار دین قویم اور تبتع صراط مستقیم اور قتال اہل جحود و انکار اور منع و زجر فجار و اشرار اگر حضرت آفریدگار کی جانب سے مین ساتھ اس امر کے مامور نہ ہوتا ہرگز اپنے گھر سے قدم باہر نہ نکالتا لیکن مین بہ حکم احکم الحاکمین مطیع و فرمان بردار اور اُسکا جلت کلمتہ تا وقت حلول اجل تعمیل کنندہ ہون اور جس طرح سے کہ آیا ہون اوسی طرح دنیا سے باہر جاونگا اور ذوالقرنین نے بعد ازاں امثال ان محاورات کے براہمہ کو وداع کیا اور اپنے لشکر مین پھر آیا اور بعضی کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ جب ذوالقرنین فور پر غالب آیا اوسنے سُنا کہ اقصاے بلاد ہند مین ایک بادشاہ ہے کید نام با حکمت و سیاست اور انصاف و دیانت ملک آباد رعیت معمور یعنے جس طرح سے کہ لشکری اور رعیت کو مضبوط کیا قواے شہوے اور غضبی کو بھی بحکمت و ریاضت

مسخر اور مامور اپنا کیا ہے اور قریب تین سو برس کے اوسکی عمر مین گذرے ہین اسکندر نے اوسکی
جانب قاصد روانہ کیے اور پیغام بھیجا کہ جب میرے فرستادے تیرے پاس پہونچین اگر تو کھڑا ہو تو
بیٹھنا نہین اور اگر راہ مین ہو تو بہ تعجیل تمام میرے پاس آپ کو حاضر کر ورنہ اثر غضب سے تجکو
بھی وہی پہونچیگا کہ بہت شہرون ہند کو پہونچا ہے القصہ اسکندر کے ایلچی بارگاہ شہریار کشور ہند
مین آئے اور کید نے اونکی تعظیم تمام فرمائی اور ذکر اسکندر کو بعنوان ملک الموت زبان پر جاری
فرمایا اور قاصدون کو تشریفات فاخرہ دے کر رخصت کیا اور کہلا بھیجا کہ مجکو اس مدت مین اتنی
چیزین حاصل ہوئی ہین کہ خزانہ خیال کسی بادشاہ مین متصور نہین ہوئین از انجملہ میرے محلسرا
مین ایک مخدرہ ہے کہ حسن رخسار اوسکے سے آفتاب خجل اور لطف رفتار اوسکے سے سرو روان
پاے در گل ہے اور میرے پاس ایک فیلسوف ہے کہ جو کچھ تو اپنے ضمیر منیر مین سوال گذرانے
تجھ کو بتادے اور میرے پاس ایک طبیب ملازم ہے کہ حفظ صحت مین ید بیضا اور ازالۂ مرض
مین درجہ علیا رکھتا ہے اور میرے پاس ایک قدح ہے کہ اگر اسکو پُر آب کر دیجیے سب خلایق اس
مین سے سیراب ہو جاوے اور وہ اوسی طرح بحال خود رہے یہ سب چیزین کید نے پیشکش
کین اور کہلا بھیجا التماس کرتا ہون کہ شاہجہانیان بواسطہ کبر سن اور ضعف شیخوخیت کے مجکو حرکت
سے معاف رکھے اور اگر میرا عذر مقبول راے جہان آراے نہووے تو سر آنکھون سے خدمت
اشرف مین حاضر ہون القصہ جب جواب کید اسکندر کو پہونچا بہت تعجب کیا اور کہا ایسی چیزین
مانند عنقا اور کیمیا کے نایاب ہین اور ایک جماعت کو حکما اور فضلاے یونان مین سے تعین فرمایا
کہ کید کے پاس جاوین اور بشرط تشخص بجا لاوین جو کچھ شاہ ہند کہتا ہے اگر مطابق واقع ہی اور
اوسکے سخن مین کچھ مکر و کید نہین ہے شاہ کو توجہ ملازمت سے معاف رکھ کر اون اشیا کو بپایہ سریر اعلی
پہونچا دین والا بذات خود اوسکو بعتبۂ علیا حاضر کرین حکما اور فضلا متوجہ دار الملک کید ہوے
اور بعد از قطع منازل و طے مراحل بمقصد وصول راہ پاکر اور تختگاہ ملک ہند مین پہونچکر اسکی
مجلس مین حاضر ہوے اور کید نے اونکو بحرمت تمام منزل لایق مین اوتارا اور تیسرے روز
ایک بڑی محفل ترتیب دے کر باحضار فیلسوفان یونان و روم اور حکماے دیار ہند و آن
مرز بوم فرمان صادر کیا اور طبقۂ اولے کو بجانب دست راست بٹھایا اور طبقۂ ثانیہ کو جانب
چپ جاے دی اور جب مجلس منعقد ہوئی دانشوران ہر دو کشور مسائل علمی اصول فلسفہ اور
حکمت سے درمیان لائے اور مناظرہ اور مباحثہ بین الفریقین حد تطویل کو پہونچا تا آنکہ
حدیث رسولان منجر باشیاے موعودہ ہوئی اور بادشاہ نے بایفاے وعدہ قیام فرما کر سبکو
تسلیم فرستادگان ذوالقرنین کیا اور مطایار آمال اوس جماعت کو نفائس امتعہ او نظر انتف

اتنعہ بلاد ہند سے گران بار کرکے رخصت انصراف ارزانی فرمائی اور حکماے روزگار نے بارگاہ کیوان اشتباہ ذوالقرنین مین حاضر ہوکر وہ چیزین گذرانین اسکندر نے بعد از تماشای گلشن جمال دختر بامتحان فیلسوف دانشور مشغول و مصروف ہوا کہ ایک قدح پر از روغن اسکے پاس بھیجا اور فیلسوف نے بعد از تامل اوس قدح روغن مین ہزار سوزن گرد گرد بیش اسکندر واپس روانہ کیا اسکندر نے اون سوئیون کو گلوا کر اور ایک کرہ بنوا کر فیلسوف کے پاس پھر بھیجا اور فیلسوف نے بعد از تدبیر اشارہ کیا کہ اوس کرہ کا آئینہ ترکیب دیکر مجلس ذوالقرنین مین لے گئے جب اسکندر نے اوس آئینہ کو روشن دیکھا ایک طشت پر آب طلب کیا اور آئینہ کو اوس مین ڈال کر حکم دیا تا طشت کو مع آب اور آئینہ کے کہ اوس کی تہ مین قرار پکڑا تھا منظور نظر حکیم کیا اور فیلسوف نے اوس آئینہ کا ایک مشربہ بنا کر اور طشت پر آب مین رکھ کر اس طرح کہ وہ مشربہ بر روے آب طواف کرتا تھا اوس طشت کو مع مشربہ کے سکندر کے پاس روان کیا اسکندر نے اوس مشربہ کو خاک سے بھر کر حکیم کے پاس بھیجا جب نظر فیلسوف خاک پر پڑی رویا اور بہت جزع و فزع کی اور اظہار حزن کی وانند وہ اپنے نفس پہ کرکے غصہ مین آیا اور روے بسوے آسمان لاکر بہ توبہ و استغفار مشغول ہوا اور ایلچی کو اشارہ کیا کہ طشت اور مشربہ بادشاہ پاس لیے جاوے رسول نے بموجب فرمودہ فیلسوف اوسکو ذوالقرنین کے پاس پہونچایا اور اسکندر صورت حال سے متعجب ہوا اور کسی نے ان امور پر اطلاع نہ پائی دوسرے دن ذوالقرنین نے باحضار حکما و فضلا اور ارکان دولت اور اعیان حضرت فرمان دے کر حکم دیا کہ فیلسوف ہندی کو کہ اب تک اوس سے ملاقات نہین ہوئی حاضر کیا چاہیے اوسی وقت ہاتھون ہاتھ فیلسوف کو حاضر لائے حکیم کو اسکندر نے بلند قامت اور قوی ترکیب دیکھ کر خیال کیا کہ یہ صورت حکمت کے ساتھ کچھ نسبت نہین رکھتی اور اگر ایسے شخص کے ساتھ حدت ذہن اور سرعت فہم یار ہوے تو یگانہ روزگار ہو جائے اور فیلسوف نے اس معنی کو سمجھ کر انگشت سبابہ اپنے منہ کے گرد پھرا کر ناک کی پھننگ پر رکھ لی اسکندر نے اس حرکت کا سبب دریافت کیا فیلسوف نے جواب دیا کہ منور فضل فرح گیا ہست اور ضیاے طبیعت و فراست جو کچھ کہ بادشاہ نے بنسبت میرے خاطر مین گذرانا تھا دریافت کیا مین نے اور یہ فعل اس امر پر اشارہ ہے کہ جس طرح ناک منہ پر ایک ہے اوسی طرح مین عرصہ آفاق مین بے مثل و یگانہ ہون اور بتخصیص دیار ہند مین اپنا شبیہ و نظیر نہین رکھتا ہون اسکندر نے کہا کہو کہ مقصود میرا ارسال قدح روغن اور غرض تیری ادخال سوزن سے کیا تھی فیلسوف نے کہا کہ مجکو مشاہدہ ظرف پر روغن سے ایسا معلوم ہوا کہ بادشاہ فرماتا ہے

کہ دل میرا اس مرتبہ علم و حکمت سے مملو ہے کہ جس طرح یہ قدح کسی چیز کی گنجایش نہین رکھتا
اسی طرح میرے دل مین بھی مسائل علمی اور حکمی کی گنجایش نہین ہے مین نے بہ خلانیدن سوزن
اشارہ کیا کہ ہو سکتا ہے کہ مع ذالک اور معلومات ساتھ امور محروز بادشاہ کے جمع ہو کر صفحہ ضمیر
انور پر مرتسم ہو جاوین جیسے کہ یہ سوئیان بدقت اس قدح مین جاے پذیر ہوئین پھر اسکندر نے
حقیقت کرہ اور آئینہ سے سوال کیا فیلسوف نے جواب دیا کہ معائنہ کرہ سے مجکو ایسا معلوم ہوا
کہ بادشاہ دعوی کرتا ہے کہ میرا دل سفاک و مار اور کثرت اقدام سے امور سیاحی مین مثل و مانند
اس کرہ کے سخت و محکم ہوا ہے اور قابل ورود مسائل حکمت کے نہین رہا ہے مین نے بنا سے
آئینے سے بادشاہ کو آگاہ کیا کہ آہن ہر چند صلب و مستحکم ہے لیکن بہ حیلہ ایسا ہو جاتا ہے کہ غایت
صفائی سے مجموع جواہر و اجسام اوس مین معلوم ہونے لگتے ہین پھر ذوالقرنین نے پوچھا کہ
مقصود میرا طشت مین آئینہ رکھنے سے اور مطلوب تیرا اوس مشربہ سے کہ بر سر آب طواف
کرتا تھا کیا تھا فیلسوف نے کہا کہ مطلوب ملک یہ تھا کہ جیسے آئینہ دفعتاً آب مین بیٹھ جاتا ہے
ایام زندگانی عنقریب نہایت کو پہونچتے ہین اور علم کثیر مدت قلیل مین نہین حاصل ہو سکتا
ہے اور مقصود میرا بنانے مشربہ سے یہ تھا کہ جیسے بحیلہ کسی چیز کو کہ تہہ آب مین بیٹھ جاتی ہے
پانی پر تیرا سکتے ہین اکتساب فضائل کثیر بھی زمان اندک مین بجد و کد ممکن ہے پھر اسکندر نے
کہا کہ جب مین نے مشربہ پر خاک تیرے پاس بھیجا تو نے اوسکے مقابل مین کیون نہ کچھ کہا حکیم نے
کہا وہ عمل لاجواب تھا کیونکہ مدعاے بادشاہ اس عمل سے یہ تھا کہ فناے ہر ممکنات و اجبات
سے ہے اور بقاے مخلوق ممتنعات و محالات سے آخر الامر مجموع اولاد آدم دفین خاک
ہونگے اسکندر نے کہا صدقت اور قامت قابلیت اوسکا بہ خلعت ہاے گرانمایہ اور تشریفات
فاخرہ آراستہ فرما کر اپنے تمام اماثل و اقران مین ممتاز کیا مسعودی کہتا ہے کہ جب تک اسکندر
ولایت ہند مین قیام پذیر رہا حکیم ممدوح ملازمت موکب ہمایون کیا کیا اور جب اوس دیار
سے مراجعت کی فیلسوف نے اسکندر سے التماس توقف کیا اور ملتمس اوسکا مقبول شاہ ہوا
کہتے ہین کہ ذوالقرنین نے پھر قدح کو پر آب کر کر امتحان کیا ہر چند خلایق نے اس مین
سے پانی پیا کچھ تغیر و نقصان عائد نہ ہوا اور طبیب ہندی کہ ملازم آر دوے ہمایون سکندر
ہوا تھا در باب معالجہ و تداوی امراض جتنے امور غریبہ کہ اس سے سرزد ہوے بنان بیان
استقصاے اوسکے سے بہ عجز و قصور معترف ہوا اور تاریخ حکما مین مذکور ہے کہ اسکندر نے
بعد از تسخیر بلاد ہندوستان وہان سے پھر کر اور قطع مسافت بعیدہ کر کے عنان عزیمت بجانب
چین منعطف کی اور درمیان اوسکے اور صاحب چین کے مناظرات لبیار واقع ہوے آخر الامر

بادشاہ اوس سرزمین نے امر ذوالقرنین کو مطاوع اور حکم اوسکے پر منقاد ہو کر رسم ہدیہ و تحفہ
ہزار من طلاء احمر اور ہزار قطع حریر ابیض اور پانچ ہزار عدد جامہ دیبا اور سو قبضہ شمشیر با قبضہاے
مرصع بہ دُر و جواہر کہ چشم بینندہ مشاہدہ اوسکے سے خیرہ ہوتی تھی اور سو راس اسپ تازی نژاد
با زین و لجام مزین بہ جواہر ثمین مراکب خاص مین سے کہ ہنگام رفتار ہوا پر سبقت لیجاتے تھے
اور سو تودہ عنبر اشہب اور ہزار مثقال مشک اذفر اور دو سو رطل عود قماری اور دیگر ظروف
مصنوعہ بانواع تماثیل و نقشہا و صورتہا اور پوست سمور و قاقم چند چند ہزار اور تمام
منسوجات اور بدائع تبرکات بیشمار پیش کش کر کے عذر خواہی کی چنانچہ اسکندر نے بعد
قبول ہدایاے مرسولہ منشور سلطنت ممالک چین بنام نامی فغفور قلمی فرما کر اور بمہر ہمایون
تزئین دیکر عنان کشورستانی بجانب دیگر ولایات مشرق معطوف کی اور جب تمامی اون
امصار کا تحت و تصرف مین آیا اور عجائب و غرائب بہت سے مشاہدہ کیے اور بلاد ترکستان
مین اکثر شہر بنائے پھر بجانب مغرب رایات ظفر آیات نہضت آرا ہوے اور تاریخ معجم مین
مذکور ہے کہ جب اسکندر ممالک فارس پر متصرف ہوا ایک جماعت ابناے ملوک کو
محبوس کیا وا ایک فصل حکیم ارسطاطالیس کو لکھا کہ فتح الباب مملکت خطہ فارس بزور بازو
و مردانگی اور حسن تدبیر و فرزانگی میرے ہاتھ مین آیا ہی بلکہ تائید آسمانی اور توفیق ربانی
اس سعادت نے مساعدت کی کہ مین نے اہل صلاح کو نہج مستقیم پر ترغیب کی اور ارباب جہل
کو اشراق مصابیح ہداے پر تحریص کی اور قانون رعیت نوازی اور آئین وزیر دست پروری
مین باشارت عقل کو مقتدا گردانا اور ہرگز ہمت سے رخصت نہ پائی کہ فعل نکوہیدہ اور عقل
ناپسندیدہ پر اقدام کرون اب اس قصبہ مین کہ چند ملک زادے کہ زندان مین مقید و محبوس
رہگئے ہین متحیر و متردد ہون کہ اگر انکو قید سے خلاصی کرتا ہون ایسا نہ ہو کہ حصن حصین مملکت
میری مین رخنہ پیدا ہووے کہ تدارک و تلافی اوسکا حیز امکان مین نہ آوے اور اگر اونکو
مار ڈالتا ہون تو دنیا مین ملول اور عاقبت مین معاقب ہوتا ہون معلم اول نے جواب مین
لکھا کہ بمجرد استشعار اوس جماعت کو مار ڈالنا اور بے خیانت بعضون کا خون گرانا نہین چاہیے
اور اگر تو ورطہ ہلاک طائفہ بے گناہ مین کوشش کریگا حق جل و علی کسی کو تیرے اوپر مسلط
فرماویگا بہ مکافات اوسکے بیخ کنی خاندان اور قلع شجرہ دودمان تیرے مین سعی کرنے پس
بہتر اور قرین صواب اس طرح پر ہے کہ ہر ایک کو ساتھ ایک قطر کے اقطار مملکت عجم سے
نامزد کر ڈالے اور ساتھ ایک طرف کے اطراف دیار فارس سے اختصاص دیوے تا
کوئی اون مین سے مطیع اور فرمانبردار دوسرے کا نہووے اور بسمر ضبط اپنے سے کسی امر

تا شائستہ پر مبادرت نہ کرے اسکندر نے امثال امر حکیم کو جملہ معترضات سے جان کر ممالکت
ایران اپنی قسمت کی اور ہر ایک کو ہر ایک طرف بھیجدیا کہ اوس جماعت کو اہل تاریخ ملوک
طوائف کہتے ہین اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ آخر ترجمہ تاریخ حکما مین مذکور ہے کہ اسکندر کا اثنائے
طواف بلاد مین ایک قریہ پر گذر ہوا کہ رفعت مساکن و مکان اوس قریہ کی ایک وتیرہ پر تھی
اور ہر شخص کے گھر کے دروازے پر ایک قبر آمادہ دیکھی اور اونکے درمیان مین نہ حاکم پایا نہ
قاضی اسکندر نے سبب تسویہ بیوت و قبور اور عدم رئیس و زمان دہ اور حضر قبور پوچھا جواب
دیا کہ زیادتی تنا ظر ترفع اور تفوق دینے ایک کو دوسرے پر ہے ہم اس صفت سے بنہایت
دور ہین اور قبرین اپنی آنکھون کے روبرو اسواسطے آمادہ کی ہین تا ہم مرگ کو فراموش
نہ کرین اور بحیات بنخوت مغرور نہ ہووین کہ غرور مستلزم آفات ہے اور چونکہ معاملات ہمارے
بروجہ انصاف ہین قاضی اور حاکم کے ساتھ احتیاج نہین رکھتے ہین ذوالقرنین نے کہا
اگر مین تمھارے واسطے کوئی مقام خرم تر اس موضع سے تعین کرون تو تم نقل کر سکتے ہو جواب
دیا کہ ملتمس ہمارا بادشاہ سے یہ ہے کہ اجل محتوم ہمسے مندفع کرے اسکندر نے کہا اگر سوال
تمھارا مقدور بشر سے ہوتا تو کوئی شخص اوسکے انجاح پر مجھسے قادر تر نہ ہوتا کہا جو بادشاہ
اس امر مین مثل اورون کے عاجز ہے امیدوار ہین کہ ہم کو بحال خود چھوڑ دیوے کہ اقامت
مولد و موطن لذت عظیم رکھتا ہے منقول ہے کہ اسکندر در اثنائے جہانگیری ایک شہر مین
پہونچا کہ سات بادشاہون معتبر نے بطناً بعد بطن اوس بلدہ ہین بامر حکومت قیام کیا تھا
اہل اوس شہر سے استفسار کیا کہ کوئی سلاطین سابق مین سے موجود ہے یا نہین کہا احفاد
ملوک ماضی سے ایک جوان فلان گورستان مین مقیم ہے کہ سلطنت سے اعراض کیا ہے
اسکندر نے با طائفہ خاص اوس جوان پاس جاکر اوسکو ترک مملکت اور اقامت اوس
موضع موحش پر بہت سرزنش کی اور بمباشرت امور سلطنت تحریص فرمائی ملک زادے نے
کہا اے بادشاہ موفق مین ساتھ اوس کار کے مشغول ہون کہ جب تک اس سے فراغت
نہ پاؤنگا شغل ایالت و رسالت مین نہ مشغول ہونگا ذوالقرنین نے پوچھا کہ اگر سوا اسے
مشاہدہ استخوان بوسیدہ کے کوئی اور مہم رکھتا ہے ظاہر کر بادشاہزادے نے عرض کیا
کہ ہرگاہ دنیا اور اوسکی بے ثباتی مین مین نے تامل کیا خلق سے دوری اختیار کرکے گورستان
کو مسکن گردانا کتنی مدت سے چاہتا ہون کہ عظام ملوک عظام کو استخوانون عبید و صغار سے
جدا کرون نہین کر سکتا ہون اور یہ امر مجھپر مشتبہ ہوتا ہے لقد نظرت علی القبور فما میزت
بین العبد والمولی یعنے البتہ تحقیق نظر کی مین نے اوپر قبرون کے پس نہ امتیاز حاصل ہوا مجکو

درمیان غلام اور آقا کے ذوالقرنین نے کہا کہ یہ وہ امر مبہم ہے کہ جز علم باری تعالے اسکے ساتھ محیط نہیں ہوتا ہی اگر تو کچھ ہمت رکھتا ہی فرمان میرے سے تجاوز جائز نہ رکھ تا مین تجکو بمرتبہ آبا و اجداد کے پہونچاؤن جواب دیا کہ ہمت رفیع تر اس سے ہوتی ہے کہ طالب حیات بی موت اور شباب بے ہرم اور غناے بے فقر اور سروری بیچون اور محبوب بے مکروہ اور صحت بی سقم کا ہون اسکندر نے کہا یہ مطلوب میرے پاس تو نہین پاسکے گا جوان نے کہا اس شخص سے ڈھونڈھتا ہون کہ اوسکے پاس پاؤن لکھا ہی ایک مرتبہ امرا او روزرا نے ذوالقرنین سے کہا کہ تو مملکت بسیط عریض رکھتا ہے بنا بر کثرت اولاد کے عورتون کی طرف میل فرما تا ملک بیگانون کے ہاتھ مین نہ پڑے اسکندر نے کہا پسند نہین آتا اوس شخص کو کہ پیوستہ مردون پر غالب رہا ہو کہ مغلوب زنان ہو جاوے ایک دن ایک شخص با کسوت ژندہ اور جامہ کہنہ کسی مہم کے واسطے بارگاہ ذوالقرنین مین آیا اور بفصاحت و بلاغت تمام کلام کرنا شروع کیا ذوالقرنین نے اوسکا سوال بجواب نا صواب مقرون فرما کر کہا کہ جیسے تو نے اپنے ما فی الضمیر کو لباس خوب مین جلوہ دیا اپنے ظاہر کو بھی بکسوت مرغوب آراستہ کرتا تو بہتر اور خوشتر ہوتا اوس شخص نے کہا کہ بندہ کو درباب سخن قدرت تمام حاصل ہی لیکن شہریار جہانیان ترتیب کسوت پر مجھسے قادر تر ہے اسکندر کو یہ کلام اوسکا پسند آیا بخلعت گرانمایہ اوسکو سرفراز کیا اور بعضے معرکون مین ایک جماعت نے انبوہ لشکر مین سے قتال اسکندر پر اقدام کیا جب اونکو نوازش کا جنگ سے باز رہکر کہا کہ یہ وہ لشکر ہے کہ اگر ہم اونپر غالب ہووین مفاخرت نہ کرسکین اور اگر عیاذاً باللہ قضیہ منعکس ہوجاوے تو ایک عار ہمکو لاحق ہووے کہ تا ابد اوس سے زبان خلق سے نجات نہو سکے کہتے ہین زیتون شاعر نے ایک دن اسکندر سے دس ہزار دینار مانگے ذوالقرنین نے کہا کہ یہ مبلغ تیرے مرتبے سے کچھ زیادہ ہین زیتون نے کہا اگر میری قدر سے زیادہ ہین تو تیری قدر سے تو بہت کم ہین اسکندر کو یہ سخن پسند آیا اور دس ہزار دینار اوسکو انعام کیے **نقل ہے** کہ اسکندر نے ایک حکیم سے سوال کیا کہ بادشاہ کو کس چیز پر مداومت کرنی لگیا ہیے کہا اوسیر کہ شب کو فکر اور مصلحت رعیت اور مہمات کفایت مین صبح کردے اسکندر نے پوچھا کہ تمام اشیا مین سے کہ دست قدرت تیرا اون تک پہونچتا ہو کس کے ساتھ مسرور تر ہے کہا ساتھ زیارت کرنے قوت اور قدرت اوس شخص کے کہ اوسنے میرے حق مین کچھ احسان کیا ہو لکھا ہے کہ ایک بار ذوالقرنین کو بذات خود معرکہ آرا ہونے مین ملامت کیا جواب دیا انصاف سے دور ہو کہ دوسرا میرے واسطے محاربہ اختیار کرے اور آپ کو تہلکہ مین ڈالے اور مین اوسکی شرط موافقت نہ بجا لا کر آپ کو معاف رکھون

دو شخصون کو اوسکے خواص مین سے باہم کرکچھ خصومت واقع ہوئی ذوالقرنین سے التماس کیا کہ بنفس خود انکے درمیان اوس منازعت کو فیصل کرے جواب دیا کہ ہر آئینہ حکم میرا ایک کے بحسب استرضاے اور دوسرے کے برطبق استکراہ ہوگا اور سلوک طریق دیانت و جادہ صواب تم دونون کو شاکر اور راضی کردیگا ہنگام قصد محاربہ دارا منشیون نے عرض کیا کہ عدد مخالفین تین لاکھ مرد کارزار سے زیادہ ہین کہا قصاب چابک و سلاخ جلد کو بسیاری گوسفند سے نہ ڈرادے ایک دن اسکندر نے برسم معہود اور سنت مالوف سریر بادشاہی اور جلوس ہمایون کو زیب و زینت بخشی اور اوس دن مین نہ کوئی فریادرس دادخواہ آیا اور نہ کسی نے کچھ اس سے التماس کیا اسکندر نے اپنے دل مین کہا بیت ار روزگارا بدین نسق بگذارم + ایزد دا اگر ز عمر انگارم + اسکندر سے پوچھا کہ تیرا اوستاد تیرے باپ سے محترم تر اور معزز تر کیون ہی جواب دیا کہ استاد سبب حیات باقی ہے اور پدر باعث حیات فانی اور اسواسطے کہ باپ مجکو آسمان سے زمین پر لایا اور اوستاد زمین سے آسمان پر لے گیا یعنے والد واسطہ وقوع نطفہ منجمد اور علقہ منعقد کا ہوا ہے کہ بتحریک اوتاد و اعصاب صلب پدر سے رحم مادر مین آکر اور بعد از چند گاہ بے نقشبندی قلم و پرکار اشکال مختلفہ اوسپر وارد ہوئین اور وہان سے صحراے ظہور مین جلوہ گر ا اور حسب انفاس معدودہ بسر آوینگے تو بسوے انعکاس منعکس ہوکر عالم انفعال اور مراسم کون بخط فساد و قوت عالم بھیر جاوینگا اور موذب سبب حیات باقی ہے کہ مادہ اوسکا علم و حکمت ہی اور حکماے عین الحیات نفس ناطقہ معقولات کلیہ کو دی اور خضر معنی نفس کو عاکہ کہتے ہین کہ تاریکی ظلمات جہل کو پہچانے پس وہ نفس کہ ظلمات جہل سے بعین الحیات حکمت آیا اور عطش جہل و حمق کو ساتھ آب حیات حکمت کے تسکین دی حیات باقی اور عمر جاودانی پائی ایک مرتبہ ایک طائفہ سران سپاہ نے ذوالقرنین کو شبخون لشکر فرس پر تحریص دی جواب دیا کہ غالب ہونا دشمنون پر بطریق سرد غفلت مقتضاے ہمت میری سے نہین ہے اسکندر نے ایک حکیم سے سوال کیا کہ حیلہ بنا بر سلامت رہنے ملازمت مردم سے کیا ہے کہا کہنا اوس چیز کا کہ اوس سے قبول کرین کلام ذوالقرنین اسکندر مین سے ہے کہ صاحب مروت ہمیشہ مکرم رہوے اگرچہ درویش ہو اور خداوند خساست و بخل خوار و بیمقدار رہوے اگرچہ تونگر ہو پوچھا بہت قبیح کیا ہی کہا کہنا اور نہ کرنا دریافت کیا کہ بہت جمیل کیا ہی کہا کرنا قبل از کہنے کے اور بہی اسکندر کہتا ہی کہ احتیاج آدمی کو بعقل بیشتر سے مال ہے **رفتن اسکندر بہ ظلمات** قصص الانبیا مین لکھا ہی کہ جب اسکندر نے بلاد مشرق مین ایک مدت بسر کی وہان کے حکیمون اور عالمون کو جمع کیا اور کہا آیا تمنے کسی کتاب مین دیکھا ہی کہ درازی زندگانی اور طول عمر کس چیز مین ہے

ایک اون مین سے اوٹھا اور کہا مین نے وصیت نامہ حضرت آدم علیہ السلام پڑھا ہے کہ حق سبحانہ تعالے نے کوہ قاف کے پیچھے تاریکی مین ایک پانی کا چشمہ پیدا کیا ہے کہ اوسکا پانی شیر سے سفید تر اور برف سے سرد زیادہ اور انگبین سے شیرین بہت اور مسکہ سے نرم اور مشک سے خوشبوتر ہے جو کوئی ایک گھونٹ اوس مین سے پی لیوے تو مرے جب تک کہ خدا کے تعالے سے موت نہ چاہے ذوالقرنین نے اوسکی جستجو کا قصد کیا اور عالمون سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ چلو اونھون نے کہا کہ ہمکو اپنے ساتھ نہ لیجا کہ ہم زمین کے قطب مین ایسا نہو کہ ہم وہان سے پھر نہ آسکین اور دنیا خراب ہوجاوے ناچار بعضون کو اپنے ساتھ لیا اور پوچھا چارپایون جانورون مین کون سا زیرک تر ہے انھون نے کہا گھوڑیان کہ بیائی نہو وین عقلمند ہوتی ہین اسکندر نے حضرت خضر علیہ السلام کو کہ انکے وزیر تھے اور رواما دبھی تھے دو ہزار گھوڑیون کے لشکر کا ہراول کیا اور کہا کہ تم آگے آگے چلو حضرت حضرت خضر نے کہا اگر ہم لشکر سے جدا ہوجاوین تو کیا کرین ذوالقرنین نے ایک گوہر اپنے خزانے مین سے نکال کر حضرت خضر کو دیا اور کہا جب لشکر سے جدا ہوجاؤ تو اس گوہر کو زمین پر رکھدو ہم اوسکی روشنی مین لشکر سے آملین گے پھر چار ہزار گھوڑیون پر مع اپنے لشکر سوار ہوا اور ایک کو ان مین سے امیر کیا اور کہا کہ اگر مین بارہ برس تک نہ آؤن تو تم اپنے اپنے مقام پر پراگندہ ہوکر چلے جانا اور بارہ برس کا توشہ لے کر کوہ قاف کے نیچے ظلمات مین روانہ ہوئے اور اندر جاکر چشمہ کی طرف راہ غلط کی اور ایک سالہ راہ اور طرف طے کی اور جب خضر علیہ السلام تاریکی مین گئے انھون نے بھی راہ گم کی اور لشکر سے جدا ہوگئے پھر انھون نے اوس گوہر کو زمین پر رکھا اور وہان پانی کا چشمہ دیکھا حضرت خضر علیہ السلام چشمہ کے کنارے پر بیٹھ گئے اور اپنا سر اور تن دھویا اور شکر خدائے عزوجل بجالائے اور اوس پانی مین سے پیا اور وہان سے روانہ ہوے پھر تھوڑی راہ طے کی تھی کہ پھر اوس گوہر کو زمین پر رکھا کہ سب جگہ روشنی ہوگئی اور لشکر کہ متفرق ہوگیا تھا سب انکے پاس آکر جمع ہوا اور یہ تاریکی سے باہر آئے ذوالقرنین بھی وہین چلا جاتا تھا کہ یہ بھی روشنی مین اپنے لشکر سے ملاقی ہوا اور کہا تم یہین توقف کرو مین آگے جاتا ہون اور دیکھتا ہون کہ کیا عجائب درپیش آتے ہین القصہ پھر آگے روانہ ہوا اوس کو ایک محل مع زینہ نظر آیا اوسکی دیوارون پر چڑھا اور وہان کچھ نہ دیکھا مگر چند مرغ اوسکے پاس آئے اور کہا یہان کیون آیا ہے تجکو روشنائی کی بادشاہی بس نہ ہوئی کہ اس تاریکی مین آیا ذوالقرنین نے کہا کہ آب زندگانی کی طلب کے واسطے آیا ہون پس ایک بڑے مرغ نے کہا اے ذوالقرنین آیا وہ وقت آیا کہ مرد حریر پہنین اور عمارتین بلند بنائین اور بڑے

کامون مین مشغول ہون ذوالقرنین نے کہا کہ آیا مرغ نے جنبش کی اور ایک سیڑھی پر چڑھا پھر
ذوالقرنین سے کہا شراب پینا ظاہر ہوا کہا ہان دوبارہ مرغ نے پھر جنبش کی اور دوسری سیڑھی پر
اور چڑھ گیا پھر کہا اے ذوالقرنین بربط اور طنبور بجانا آشکارا ہو گیا کہتا ہوا مرغ جست کرکے
کوشک پر چڑھ گیا اور ذوالقرنین ڈرے مرغ نے کہا ڈر نہین کہ میرے ساتھ شیطان ہو پھر کہا
آیا سچا حال اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا ہان اور بعضے قصون مین لکھا ہو کہ پھر اوس مرغ نے ذوالقرنین
کو کہا کہ اس کوشک کی بام یعنے چھت پر چلا آ ذوالقرنین اوپر گئے وہان دیکھا کہ ایک شخص
اوپر کھڑا ہے اور ایک پانون آگے رکھا ہے اور ایک پیچھے اور صور منھ مین ہو اور نگاہ بجانب
آسمان کیے ہوے دیکھ رہا ہے کہتے ہین وہ شخص حضرت اسرافیل تھے القصہ اونے اسکندر
کو کہا آیا تجکو ملک روشنائی بس نہوا کہ تاریکی مین آیا کہا اسواسطے آیا ہون کہ آب حیات
پیون تا بعمر دراز عبادت خدا کرون حضرت اسرافیل نے بلی کے سر کی برابر ایک پتھر دیا
اور کہا اسکے واسطے مین نے اس مین بہت علم ظاہر کیے ہین پھر ذوالقرنین تاریکی مین آکر
اپنے لشکر کے پاس آئے گھوڑون کے پانون کے نیچے سنگریزے تھے کہ انکے پانون اوسمین
دھنسے جاتے تھے لشکر کے لوگون نے کہا یہ کنکر کیسے ہین اور کس چیز کے ہین ارسطو نے کہ
ذوالقرنین کے ساتھ تھا کہا کہ جو کوئی ان کنکرون کو اوٹھاوے پشیمان ہووے اور جو کوئی
نہ اوٹھاوے وہ بھی پشیمان ہو چنانچہ ایک گروہ نے تھوڑے سے اوٹھالیے جب روشنی
مین پہونچے ان کنکرون کو دیکھا کہ سب لعل اور زبرجد اور یاقوت اور فیروزہ تھے جنھون نے
اٹھائے تھے افسوس کرنے لگے کہ ہمنے بہت سے کیون نہ اٹھائے اور جنھون نے نہ اٹھائے
تھے وہ دست افسوس ملتے تھے کہ ہمنے کیون نہ اٹھائے اسکندر نے علما سے پوچھا کہ یہ
پتھر کہ اسرافیل نے مجکو دیا ہے اس مین کیا حکمت ہو انھون نے کہا دیکھتے ہین پس انھون
نے اوس پتھر کو ترازو مین رکھا اور چند بار زر کے ساتھ وزن کیا وہ پتھر بھاری نکلا دیکھنے
اس حال سے سب حیران رہے اوسوقت حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ اس سونے کے
ٹکڑون کو نکال لو اور مشت خاک اٹھا کر اور ترازو کے پلے مین رکھ کر وزن کر جب اس
طرح سے کیا تو وہ پتھر اوس خاک کے برابر اترا اسکندر نے کہا یا خضر اسکی کیا تاویل ہو کہا
اسکی یہ تاویل ہو کہ حق تعالے فرماتا ہے کہ مین نے تجکو جہان کا ملک مشرق سے مغرب تک
دیا اور تو سیر نہوا جب تیرا شکم خاک سے پر ہو گا تو خاک گور سے سیر ہو گا اسکندر نے جب
یہ بات سنی سب کو وہین چھوڑ دیا اور لشکر کو حکم دیا کہ پراگندہ ہو کر جسکا جہان جی چاہے وہان
چلا جاوے اور آپ دومتہ الجندل مین جا کر عبادت خداے عزوجل مین مصروف ہوے تا آنکہ

انکی موت قریب آئی **ذکر وفات اسکندر** منجمون نے زائچہ اسکندر مین حکم کیا تھا کہ قریب موت اسکے زمین آہنی نیچے اور آسمان زرین اوپر ہوگا جب ذوالقرنین نے تسخیر ممالک سے فراغت پائی زمین یونان کا آہنگ کیا اور نواحی شہر مین در اثنائے طے مسافت راہ ایک شخص اورغ مین سے روبرو آگیا اور ایسی ٹکر لگی کہ شدت ضرب سے نکسیر جاری ہوئی بنا برضرورت ایک نے امرا مین سے اپنے جوشن کو فرش کیا اور بجہت رفع مضرت حرارت سپر زرین بالائے سر اسکے آفتاب کے حائل کی ہرگاہ اسکندر نے یہ صورت ملاحظہ کی کہا کہ زمین آہنی اور آسمان زرین کہ منجمون نے اُس سے میری موت کے ساتھ استدلال کیا تھا یہ ہے پس اب آیندہ زندگانی باقی نہین معلوم ہوئی **بیت** افسوس کہ نامۂ جوانی طے شد ٭ خود ہیچ ندانیم کہ کے آمد وکے شد ٭ اوسوقت ایک کاتب کو طلب کیا اور اپنی والدہ کے واسطے کہ اسکندریہ مین تھی نامہ لکھوایا مضمون اوسکا یہ تھا **نامۂ اسکندر** یہ نامہ ہے بندۂ خدا سے تیرے اسکندر کی طرف سے کہ مدت اندک اور زمان قلیل مین اہل زمین کے ساتھ بہ حد رفاقت کی اور اب زمانہاے دراز اور قرنہاے بیشمار مجاورت اہل آخرت کریگا لسبوے والدہ کہ سرائے غربت مین مواصلت اور ملازمت اوسکی سے متمتع نہ ہووے اگر خدا چاہے تو عالم نور کرامت اور دار سرور بہجت مین مجاورت اوسکی سے منقطع نہ ہووے اور یہ وہ نامہ ہے طویل الذیل کہ مفصلاً تاریخ مبسوط مین مذکور ہے القصہ جب بادشاہ گیتی ستان نے بساط حیات لپیٹا اور داعی حق کو لبیک اجابت کہا ارباب علم وحکمت اور ارکان دین ودولت نے بہ حسب وصیت بعد از تکفین جسد ہمایون اوسکے کو ایک تابوت زرین مین رکھا اور عظما واشراف نے اوسکو اوٹھا کر ایک انجمن عظیم مین حاضر کیا اور سرور قوم نے اُس محفل مین کھڑے ہو کر کہا کہ اگر کسی کو تمنا رونے کی ہووے تو اِس ملک باری پر روئے اور اگر ہوا کسی چیز پر تعجب کرنیکی ہووے تو اسپر کرے بعد ازین حکما کی طرف منھ کیا اور درخواست کی کہ کلمہ چند کہ متضمن تعریف خواص وعوام ہون بر سبیل ایجاز واختصار کہین ایک شخص شاگردان ارسطو مین سے کھڑا ہوا اور دست حق پرست اسکندر کو بنا بر وصیت اوسکے بعد از فوت تابوت مین سے باہر نکالا تھا تا خلق عالم جانئین کہ وہ سلطان کہ تمامی بلاد جہان کو اپنے تحت وتصرف مین رکھا باین ملک ومال تہیدست بعالم آخرت راہی ہوا ہے اوسکے سرپر رکھ کر کہا کہ اے سخنور شیرین دہاے زبان آور وفصیح کسنے تجکو اسقدر گونگا اور بہرا کر دیا اور باین ہمہ وسعت میدان حکم وحکمت چون صید غافل اِس دام تنگ مین کیونکر گرا اور پھر ایک ور شخص نے کہا کہ کل اسکندر زر وسیم چشم خلایق سے نہان کرتا تھا آج روزگار نے اِسکو بسان زر وسیم

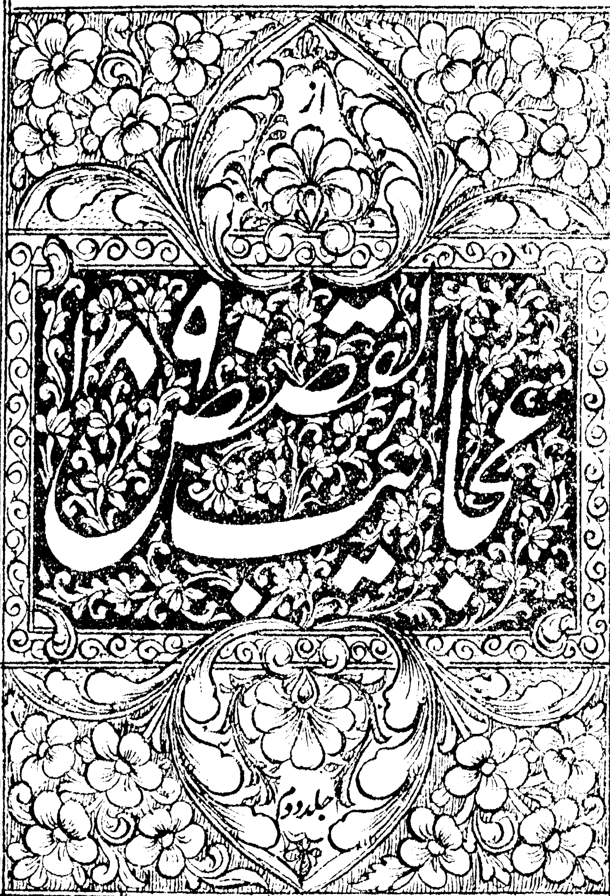
چشم خلایق سے پنہان کیا اور ایک ورنے کہا کہ یہ وہ شخص ہے کہ کل تمام جہان پر بادشاہ قابل تھا اور خوف وبیم سے کوئی اوسکے روبرو کلام نہ کرسکتا تھا اور اوسکے نزدیک کلام پر قادر نہین اور یہ قدرت استماع بھی نہین رکھتا ہے اور ایک نے کہا یہ وہ بادشاہ ہے کہ بسیط زمین مین شرق سے تا غرب محیط تھا اب دو گز زمین مین آپ محاط ہے اور ایک نے کہا کہ کل اسکندر تدبیر امور او ترتیب کار عالم اپنی قوت نفس سے سرانجام پہونچاتا تھا آج اپنے مہام سرانجام سے عاجز ہے فسبحان الذی کل شیء هالك الا وجهه پس جب حکما مین سے ہر ایک ذاخور علم وحکمت اپنی سخن چند زبان پر لاچکا محفوف رحمت وغفران ذوالقرنین کو بجانب اسکندریہ نقل کیا اور تمام اہل شہر اوسکا با جلال تمام استقبال بجالائے ہر گاہ چشم مادر تابوت پسر پر پڑی بنالہ وزاری اور آواز حزین روئی اور کہا اے قرۃ العین اور ثمرۂ فواد مین عجب رکھتی ہون اوس شخص سے کہ علم وحکمت اوسکا تا بہ آسمان پہونچا ہوا اور ربعۂ ربع مسکون کو اپنا ملک گردان کر ملوک آفاق کو مملوک کیا ہو کیسا سویا کہ بیدار نہین ہوتا ہے اور خاموش ہوئی اور دیکھا کہ کوئی کچھ نہین کہتا ہے کہا کون ہے کہ میری طرف سے اسکندر کو یہ پیغام پہونچا دے جو تونے مجھے وصیت ونصیحت کی قبول کیا مین نے تعزیت کو فرمایا تونے صاحب عزا ہوئی اور یہ صبر امر کیا تونے شکیبائی پکڑی اس اثنا مین ایک جماعت حکما اوسکے نزدیک آن کر رسم تعزیت بجالائے اور یہ وعظ ونصیحت قیام کیا اور پھر جثہ ہمایون اوسکا خاک مین سونپ دیا مادر اسکندر نے متاسف ومحزون گھر مین آنکر جس طرح کہ نامہ مین لکھ کر اسکندر نے وصیت کی تھی طعام ترتیب دیا اور زنان مملکت کو بلوا کر دسترخوان پر بٹھایا اور ہنگام تناول فرمایا کہ وہ شخص ان مطعومات مین سے کھاوے کہ ہرگز اوسکو کوئی حزن وبلا اور تعزیت وابتلا نہ پہونچی ہو سب نے اپنا اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور احضار طعام اور منع اکل سے تعجب کیا کیونکہ ایک بھی ان مین ایسی نہ تھی کہ دو دو فرزند روز دو دومان اوسکے سے ارتفاع نہ پایا ہوتا مادر اسکندر نے موجب انکار اور امتناع اکل طعام سے سوال کیا اونھون نے صورت حال بیان کی مادر اسکندر نے جانا کہ غرض فرزند کی اس وصیت سے یہ تھی کہ اس بلا مین جزع وفزع نہ کرون کہ شریک بسیار اور حریف بے شمار رکھتی ہون لاجرم فزع واضطراب کو کم کیا اور بہ حکم الٰہی باذعان ونقین متلقی ہو کر کہا کہ دوام بے انتہا اور بقائے بے انقراض اور ملک بے زوال اور حیات لم یزل ولایزال خاص بنا بر پروردگار عالم وعالمیان ہے اور بس هو الحی الذی لا یفنی ولا یموت انا لله وانا الیه راجعون تاریخ حکما مین مذکور ہے کہ اسکندر از روے صورت نہ مان

کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا اور نہ باپ کے ساتھ اور رنگ اوسکا بزردی مائل اور ایک آنکھ سیاہ اور ایک چشم نیلی کہ ایک پیوستہ بالا نگاہ کرتی اور ایک بزیر اور ایک دانت دقیق و تیز اور منھہ مانند شیر کے رکھتا تھا اور عہد صبا اور ابتدائے نشو و نما مین بہ شجاعت و جرأت شہرت پائی اور انیس برس کی عمر مین بادشاہ فرمان روا ہوا اور مدت سلطنت اسکی سترہ برس کھنچی نو سال تک اپنے اوقات کو بکار بہ مصروف رکھا اور آٹھہ برس باطمینان دل اور فراغت خاطر گذرے اور بائیس مملکت عظیم پر ممالک شرق و غرب اور جنوب و شمال سے تسلط پایا اور اقارب و عشائر اپنے مین سے تیرہ بادشاہون پر فرمانروا ہوا چنانچہ سفر و حضر مین وہ ملوک عظام ملازمت اسکندر مین رہے اور اکثر ربع مسکون کو دو سال مین طواف کیا اور اطراف و اکناف اوسکے دیکھے اور اتنے عجائب و غرائب مشاہدہ کیے کہ اگر جواد خوش خرام قلم میدان تفصیل اونکے مین جولان کرے تک روسے باز رہے اور ساتھہ تین سو بیس ہزار مرد کو نامی کے تمامی مشرق و مغرب کو مسخر کیا اور آخر الامر دنیا کو اور اون پاس ناکام چھوڑا اور اون کنوز و اموال اور خیول و رجال مین سے سوا چند گز کرپاس کے اپنے ہمراہ نہ لے گیا ولکل اجل کتاب یمحوا الله ما یشاء و یثبت وعنده ام الکتاب **مترجم کہتا ہے** للہ الحمد کہ کارسازی لطف و افضال نامتناہی اوسکے سے جریدہ اس کتاب فیض انتساب نے کہ یہ فخر موجودات کی اکمل واشرف اولین و آخرین وجوہر عرض وجود آسمان و زمین اور ظہور نور کرامت نشور اونکے کا بہ مودائے حدیث اول ماخلق الله نوری ایجاد و تکوین سائر مخلوقات سے مقدم اور ثبوت نبوت اونکی کا بہ دلیل خبر انی عبد الله وخاتم النبیین وادم لمنجدل فی طینته پیش از خلق آدم ہے ذکر حالات خجستہ آیات اونکے کا بیان احوال جمیع انبیا علیہم السلام سے مستوجب تقدیم تھا مگر جو خداوند یگانہ سبحانہ و تعالےٰ شانہ نے بنابر شرف و جلالت منصب رسالت انکی کے نسبت بانبیائے ماتقدم آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیچ خلق و ایجاد کے ہر مخلوق کسوت پوش وجود کے رتبہ تقدم دیا اور ظہور ذات سعادت سمات اونکے کو خاتمہ کتاب نبوت و رسالت کیا اور یہ دلیل غایت علو مرتبت فضل و کمالات آن سرور علیہ افضل التحیات کی ہے اسواسطے کہ شریعت و دین ہر نبی کا انبیائے سابقین سے بعد بعثت وارسال ہر صاحب تبلیغ احکام الٰہیہ کے منسوخ ہوا اور دین متین و شریعت غرائے محمدیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بسبب قطع جامۂ خاتمیت رسالت اور برکات بابرکت آن حضرت تا قیام قیامت دست انداز نسخ و تغیر سے مصئون ہے پس بہ نظر ظہور

ذات مقدس ازلی کے کہ آخر تھی تقدیم ذکر حالات اُنکے کی منافی انداز نسق ترتیب کے
تھی اسواسطے علحدہ لکھنا اوسکا مناسب اقتضاے مقام و ملائم طرز حسن اسلوب کلام
متصور لہذا اس کتاب کی دو جلدین کرنی واجب پڑین چنانچہ اس ایک جلد کو احوال جمیع
انبیا و مرسلین پر ختم کیا اور دوسری جلد کو طراز تسطیر حال فرخی اشتمال حضرت افضل و
اکرم کائنات صلّے اللہ علیہ وسلم کے سے پیرایہ زیب و زینت کا دینا مستحسن جانا کہ برعایت
ترتیب موافق و بلحاظ تقدم لشرف رتبت مخالف نہ ہووے اس جہت کہ بوقوف مراعات
ترتیب کے بیان حالات سید الثقلین صلوات اللہ علیہ وسلم کا مؤخر ہے اور بہ نظر
شرف رتبت کے اول ہے اس نظر سے اگر اس جلد ثانی کو اول جانا جاوے اول ہر
اور اگر آخر سمجھا جاوے آخر ہے رعایت دونون امر مایہ المقصود کی بغیر دو جلد کرنے کے
ممکن نہ تھی اسواسطے ایسا کیا گیا آیہ رَبَّنَا اٰتِنَا مِن لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا
وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی



بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و آسمان



مطبع نامی منشی نولکشور میں بہ طبع تزئین ہو کر مطبوع جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز دیباچہ کتاب ساتھ اسم بزرگ اُس واجب الوجود تعالی شانہ کے کہ ھو الاول ھو الآخر و ھو علے
کل شئ قدیر شعبہ صفات تقدس آیات اسی کا ہی شایستگی رکھتا ہی کہ بمقتضاے مصلحت سنجی ارادت کے
جس طرح ابو البشر علی نبینا و علیہ السلام کو اول جمیع انبیا و رسل علیہم الصلوٰۃ و السلام سے پایہ سرفرازی
و شرف منصب خلافت و نبوت کا دیا اسی طرح خاتم الانبیا محمد مصطفی صلوات اللہ علیہ و آلہ وسلم کو شایستہ
تمکین وسادہ صفوۃ و اصطفا و صدر نشین ایوان ختم رسالت کا کیا اگرچہ ظہور سعادت منشور سرور کائنات
اشرف مخلوقات علیہ افضل التحیات کا بحسب ظاہر ابو البشر اور اور انبیا علیہم السلام سے پیچھے ہوا لیکن
اس جہت سے کہ نور محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اول مخلوقات اور واسطہ تکوین کائنات و منشاء خلق
و ایجاد جملہ عالم و آدم ہوا اور ظہور جمیع مکونات و ارضین و سماوات و ما فیہا شعشعہ اُس نور کا ہی اور
اخبار مین وارد ہی کہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اُس عالم مین مربی ارواح انبیا اور
اُنپر واسطہ افاضہ علوم الٰہیہ کی تھی اور اُس عالم مین شب معراج کو ارواح سب انبیا نے اُنکی اقتدا کی
حشر مین بھی طوائف مرسلین لواے محمدیہ سے استظلال کرینگے اور جو نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
پشت آدم علیہ السلام مین لمعان ظہور پایا یامیمنت و سعادت اُسی نور کرامت ظہور سے حق سبحانہ تعالی
نے آدم علیہ السلام کو بفضیلت علم اسماے جمیع مخلوقات ممتاز و بسجود ملائکہ سرفراز فرمایا پس درحقیقت
ذات مقدس حضرت کی سب سے اول ہی زہے ولی نعمت وظیفہ خواران بسیط خاک سزاوار خطاب
قدسی نصاب لولاک لما خلقت الافلاک شایستہ تمجید آیت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی

یا ایہا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما سید الاشراف جامع الاوصاف المخصوص باعلی المراتب والمقامات المؤید باوضح البراہین والدلالات سیدنا محمد ن المحمود فی الایجاد والوجود خاتم النبیین وامام المتقین وسید المرسلین رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ واٰلہ وعلیٰ جمیع اخوانہ من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین بعد حمد و نعت کے او پر سخن فہمان دالاگہر وخرد پیشگان دانش گستر کے پوشیدہ نرہے کہ عمدۃ الحکماے رفیع المنزلت گرامی خطاب سابق الالقاب مؤلف اس نسخہ عجیبہ نے بنا بر انتفاع عموم ناس کے کتاب عجائب القصص کو بزبان ہندی مترجم کیا اور باندراج انتخاب دیگر فوائد وحالات انبیا کے کتب تواریخ معتبرہ سے اس نسخہ بدیع وغریب کو اور نسخ تاریخیہ مشمولہ قصص و حالات انبیا سے رتبہ تفوق کا دیا اگر بنا بر استدراک اِن حالات کے مطالعہ کتب تواریخ کیا جاوے بخوبی واضح ہو کہ کوئی کتاب نسخہاے تواریخ مشہورہ سے واسطے دریافت تمامی حالات انبیا علیہم السلام کے بطرز شرح و بسط کافی نہوگی اس سبب سے کہ یہ قصص ہر کتاب مین متفرق باندازجداگانہ کسی مین کم اور کسی مین زیادہ مرقوم ہین اور کوئی کتاب تاریخ کی ایسی نہین ہے کہ جامع جمیع حالات موسوم بہ تنقیح روایات ہو اور اِس نسخہ بدیع نے اس طرح طراز حسن ترتیب کا پایا ہے کہ نظر بمراعات اِن امور کے ملحق ہر باب منتخب ہر کتاب اسمین مندرج ہے علاوہ اسکے رعایت اندراج ہر قسم فوائد کی صفائح اوراق اِس تالیف مین مناسب ہر مقام کے عمل مین آئی اور جب خاتمہ نکتہ سنج مؤلف ممدوح الصدر نے بعد حصول الفراغ تحریر احوال انبیا علیہم السلام سابق کے سر زانوے تفکر سے اٹھایا باندار تسطیر حال میمنت مآل حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سجدہ زیر زمین صفحات ان اوراق کا ہوا جو حالات انبیا بطرز ترتیب تقدم و تاخر زمان ظہور انکی کے مذکور ہوئی رعایت اس ترتیب کی مقتضی اسکی تھی کہ حال حضرت خیر البشر کا پیچھے سبکے رقم کیا جاوے اور شرف ذات کامل الصفات آن سرور کا اور اولیت اُنکی بیچ خلق و ایجاد کے سائر مخلوقات سے مستدعی تقدیم کی تھی اسواسطے علیحدہ اِس نسخہ مین کہ جلد دوم اُس کتاب کی ہے رقم پذیر ہوا کہ پایہ شرف منزلت اولیت بھی استقرار پاوے اور سر رشتہ رعایت ترتیب بھی ہاتھ سے نجاوے واللہ المؤفق وابہ نستعین اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ بجوٰ نبیک محمد ن المجتبیٰ وصلی اللہ علیہ واٰلہ الاجتبیٰ واصحبہ بدر الدجی وہا انا اشرع فی المقصود پوشیدہ نرہے کہ جو یہ کتاب بیس باب پر شامل تھی اور اُنیس باب اسمین کے جلد اول مین بیچ حالات اور پیغمبرون کے برحسب ترتیب مناسب لکھے گئے اور بیسوان جلد ثانی مین لکھا جاتا ہے باب بیسوان ذکر بعضے احوال حضرت خاتم النبیین سرور انام محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مین اور اس باب مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی** بیان نسب شریف اور بارۂ حال فرخندہ مآل انحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم

ہین کہ پیش از ولادت باسعادت اور قبل از بعثت آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ ظاہر اور ہویدا ہوا جاننا چاہیے
کہ اولین مخلوقات اور تحسین کائنات نور باسرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو کہ بیان اُسکا بالتفصیل
والتوضیح فصل پہلی باب اول مین مرقوم ہوا اور اب جو کہ اول آثارات وجود باجود و احوال اجداد
امجاد حضرت سے اطلاع ضرور ہو تو پیشتر سلسلہ نسب شریف مفصل لکھا جاتا ہو پوشیدہ نہ رہے کہ نسب
شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مواہب علیہ مین اسطرح پر مذکور ہو محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب
بن ہاشم بن عبد مناف بفتح میم بن قصی بضم قاف وفتح صاد مہملہ مشدد بن کلاب بکسر قاف بن مرہ بضم
میم وتشدید راے مہملہ بن کعب بفتح کاف وسکون عین مہملہ بن لوی بضم لام وفتح ہمزہ وتشدید یاے تحتانی
بن غالب بن فہر بکسر فا وسکون ہا بن مالک بن نضر بفتح نون وسکون ضاد منقوطہ بن کنانہ بکسر قاف
دو نون بن خزیمہ بضم خاے منقوطہ وکسر زاے نقطہ دار وسکون یاے تحتانی وبفتح میم وہاے زدہ بن مدرکہ
بضم میم وسکون دال مہملہ وکسر راے بے نقطہ بن الیاس بکسر الف بر قول بعضے وبفتح نزد اکثر ہے اور یہ لفظ
مشتق کیا گیا ہو یاس سے کہ ضد رجا بمعنی امید ہو اور صاحب مواہب کے نزدیک یہ قول اصح ہو بن مضر بضم
میم وفتح ضاد منقوطہ بن نزار بکسر نون وزاے نقطہ دار بن معد بضم میم وفتح عین مہملہ بن عدنان بہ فتح
عین مہملہ وسکون دال یہانتک نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میان اہل تاریخ اور صاحبان
علم متفق علیہ ہو اور فوق اسکے معلوم وصحیح نہین مگر اتفاق ہو اس امر پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولاد
حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہم السلام
مین سے ہین فائدہ عادت الٰہی تعالی وتقدس اسطرح پر جاری تھی کہ حضرت ام الانسان حوا صلوٰۃ اللہ
علیہا ہر ولادت مین دو فرزند ایک پسر اور ایک دختر توام جنتی تھین الا حضرت شیث علیہ السلام کہ جد حضرت
خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تنہا وجود مین آئے تا نور نبوی انہین اور انکے غیر مین مشترک نہو وے
حضرت ابن عباس سے روایت ہو کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نسب شریف کا ذکر کرتے تھے
معد بن عدنان سے تجاوز نفرماتے تھے یہین توقف کرتے تھے اور فرماتے کذب النسابون یعنی دروغ
کہا ہو نسب نویسون نے اور اسی طرح مروی ہو مسند الفردوس مین ولیکن سہیلی کہتا ہو کہ اصح یون ہو کہ
یہ قول ابن مسعود ہو اور تھے رسول خدا جب کہ تلاوت فرماتے اس آیت کو آیت الم یاتکم نبؤا الذین
من قبلکم قوم نوح وعاد وثمود والذین من بعدھم لایعلمھم الا اللہ یعنی آیا نہین پہونچی تمکو خبر ان لوگونکی
کہ پہلے تمسے ہوے ہین گروہ نوح اور عاد اور ثمود اور وہ کہ بعد انکے ہوئین نہین جانتا انکو مگر خدا تعالی
اور حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ کہتے تھے کہ نسب کرتا ہون مین اپنے تئین
عدنان تک و بالاتر اس سے نہین جانتا اور عروہ بن زبیر کہتا ہو کہ نہین پایا ہمنے کسیکو کہ شناسا ہو وے
بعد معد بن عدنان کے غرضکہ عدنان سے تا اسمعیل اور انسے تا آدم علیہ السلام اختلاف بہت ہی بعضے

میان عدنان اور اسمعیل تیس پشتین ذکر کرتے ہین کہ معروف و مشہور نہین ہین اشخاص اور احوال انکے اور سبب کم زیادہ لیکن باانہمہ اختلاف جمہور مؤرخین متفق ہین اِس بات پر کہ چھہ تن انبیاء مرسل مین سے یعنی حضرت اسمعیل اور حضرت ابراہیم اور حضرت ہود اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہم السلام سلسلہ آباء حضرت خاتم النبیین تا بحضرت ابو البشر منتظم ہین اور اکثر اہل تاریخ اور ابن جوزی نے حاشیہ روضۃ الاحباب مین عدنان سے تا حضرت آدم علیہ السلام سلسلہ نسب اسطرح پہونچایا ہے عدنان بن اُد بن ہمیع بن سلامان بن ثابت بن حمل بن قیدور بن اسمعیل بن ابراہیم بن آزر بن تاحور بن شاروخ بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن ملک بن متوشلخ بن اخنوخ بن بیارد بن مہلائیل بن اقینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام اور دریافت کیا جو امام مالک رحمہ اللہ سے حال اُس شخص سے کہ پہونچاتا ہے نسب اپنا تا آدم پس ناخوش معلوم ہوا انکو اور کہا کس نے خبر دی اُسکے پدرون سے اور اسیطرح روایت کیا گیا اُنسے پہونچانے نسب انبیا علیہم السلام مین پس چاہیے کہ توقف کرین ہم مافوق عدنان سے بجہت وجود تخلیط اشخاص اور تغیر الفاظ باوجود کمتر ہونے فائدہ کے بیچ اسکے اور اسیواسطے وحی نہ کی گئی آنحضرتؐ پر اب احوال بعض اُن اشخاص کا کہ مشہور اور معلوم اور متفق علیہ ہین ذکر کیا جاتا ہے تفصیل مناقب اور مآثر اُن اسامی کی یہ ہے کہ والد بزرگوار خجستہ آثار فرخندہ اطوار محمد رسول اللہ عبداللہ ہین اور یہ بہ نبالت اور جلالت نسب اور لطف گفتار اور حسن کردار اور مکارم اخلاق اور محاسن اعمال اور شمائل مطبوع اور حرکات موزون جوانان قریش مین ممتاز اور خوبی اور ملاحت مین یوسف وقت اپنے کے تھے نور کوکب نبوت محمدی طلعت زیبا اُنکی سے ظاہر اور شعاع آفتاب رسالت احمدی چہرۂ دل افروز اُنکے سے باہر اور اُس آوان مین اخبار اور السنہ کاہنان حجاز سے اسطرح مسموع ہوتا تھا کہ عنقریب پیغمبر آخر الزمان اِس جوان رعنا سے پیدا ہوگا کیونکہ ہماری کتب دینیہ مین لکھا ہے کہ جبۂ صوف سفید ملبوس حضرت یحیی علیہ السلام کہ آغشتہ بخون اُنکے پاس ہے جب اُسمین سے قطرات دم تازہ متقاطر ہون نبی آخر الزمان قریب ظہور بگردین سواب اُس جامۂ خشک مین سے خون سرخ ٹپک رہا ہے یہ وہی جوان ہے کہ جسکی صلب سے ولادت اُس باسعادت کی ہوگی کہتے ہین کہ جب عبداللہ حد بلوغ کو پہونچے خواتین قریش اور سیاہ چشمان عرب ایسی شیفتۂ جمال اور طالب وصال اُنکی ہوئین کہ دامن اختلاط اپنے ازواج کی صحبت سے اُٹھا ڈالا اور نفس نفیس اپنا باکرائم اموال اور غرائب رغائب جمال عرض کرنا شروع کیا ولیکن یہ بتوفیق ربانی امتزاج اُن پریچہرون ناہید پیکرون سے محترز اور مجتنب رہتے تھے اور ذیل عصمت اپنا بلوث بی عفافی آلودہ نکرتے تھے جب نزدیک ہوا کہ رشحات فیض سحاب مکرمت اُس دُرّ یتیم کا صدف عزت مین پرورش پاوے ستر نفر یہود شام اور دلیران خون آشام نے عہد باندھا کہ مکہ مین جاوین اور جسطرح ہو روز راحت عمر عبداللہ کو بشام کربت مبدل کرین نہ پھرین اس عزیمت سے روانہ ہوے اور خوف اشتہار سے شب تار مین قطع منازل کرتے تھے اور دن کو راہ سے منحرف ہوکر آسودہ ہوتے تھے تا آنکہ

اسیطرح سے بحوالی مکہ پہونچے اور فرصت کا انتظار کرنے لگے ناگاہ عبداللہ کو ایک روز صیدگاہ مین پاکر بہیئت اجتماعی انکی طرف چلے بحسب اتفاق وہب بن عبدمناف طریدی بھی بقصد شکار اُس صحرا مین مشغول تھا جب دیکھا کہ ایک جماعت شمشیرہاے آبدار کھینچے ہوئے بجانب عبداللہ متوجہ ہین وہب انکی دفع پر آمادہ ہوکر چلے جمعیت عرب انکو مانع ہوئی کہ اس مہالکہ مین ساتھ چند ملازمون کے کہ ہمراہ تھے قدم بڑھاکر انکے دفع پر قیام نکرے اور بعضے کہتے ہین کہ انکا یہ ارادہ تھا کہ انسے درخواست اصلاح کرے بہر تقدیر اُسوقت انکو ایک گروہ نظر آیا کہ مشابہت بمردم دنیا نرکھتے تھے ابلق گھوڑون پر سوار اوج سما پر ہوا سے متوجہ مرکز خاک ہوئے اور جب زمین پر پہونچے یہود پر حملہ کیا اور ان شوربختون نے شکست فاش پائی وہب اس واقعہ سے متحیر و متغیر گھر مین آیا اور جو کچھ مشاہدہ کیا تھا اپنی منکوحہ سے بیان کیا اور اسکو بخدمت عبدالمطلب بھیجا تا عرض کرے کہ وہب کی ایک دختر ہے محجبۂ عزت مین چاہتا ہے کہ اُس محجوبۂ نقاب عفت کو ساتھ سلک ازدواج عبداللہ فرزند تمھارے کے منسلک کرے چنانچہ مادر آمنہ نے صورت واقعہ کو بعرض عبدالمطلب پہونچایا اور وہ چونکہ خوبی صورت اور پاکیزگی طینت آمنہ جانتے تھے ملتمس وہب کو بحسن قبول متلقی کیا اور جانبین سے بہ تمہید مایحتاج سور اور ترتیب اسباب سرور مشغول ہوکر ایک ساعت مسعود مین کہ زہرہ مشتری سے اکتساب سعادت کرتی تھی زہرہ کو ساتھ مشتری ماہ سیما کے قرین کیا اور یہ جشن عروسی مکہ شریفہ مین سبب ماتم ہوا کیونکہ قریب دوسو خواتین شیرین لب شکر گفتار نے سور عشق اور محنت مفارقت عبداللہ سے خرمن زندگانی برباد کیا اور بقیۂ اہل شوق کہ جنکی اجل موعود مین تاخیر تھی فراق گل رخسار اُسکے سے مثل ہزار دستان بصد زبان در ترجمان سرایندگی کرتی تھین بیت قتل ماخستہ بشمشیر تو تقدیر نبود + ورنہ ہیچ از دل بیرحم تو تقصیر نبود اور مؤیدات اس مقال سے قضیۂ فاطمۂ شامیہ ہے بیان اس مجمل کا باین تفصیل ہے کہ یہ ایک حکام دیار شام کی مخدرہ تھی سراپردۂ عصمت مین کہ عالم دلبری مین ساتھ خورشید خاوری کے دعوی برابری کرتی بیت با بروکمان و بگیسو کمند ببالا بہ کردار سرو بلند + آور اس دختر عالمہ و ماہرہ جو کہ ماہر مضمون کتب الٰہی اور صحف سماوی تھی اور فن کہانت بھی جانتی تھی یہ امر دریافت کر کہ اب وہ وقت ہے کہ حقیقت خاتم الانبیاء صلب ایک ابنائے عبدالمطلب سے متصف بصفات ہذا منفصل ہوکر مشیمۂ پاک مین قرار پاوے فاطمہ بہ تصور اسکے کہ شاید نسیم عنایت ملک متعال سے شجرۂ آمال اُسکا ساتھ ثمرۂ اقبال کے بارور ہووے بانفائس و کرائم اموال عازم صوب بالصواب مکۂ متبرکہ ہوئی اور منزل مقصود کو پہونچی اور طالب دیدار فرحت آثار مطلوب اپنے کی ہوئی تا آنکہ ایک دن اتفاقاً عبداللہ شکارگاہ سے پھر کر روبروے فرودگاہ اُسکے سے گذرے ہرگاہ نظر فاطمہ کی جمال جہان آرا اُنکے پر پڑی ایک شخص دیکھا کہ خورشید رخسار اُسکا ضیا بخش زمان و زمین ہے اور سوا اسکے یوسف طلعتی کے اور علامات کہ صحف سابقہ مین مرقوم ہین اُنمین سب موجود ہین لاجرم سراسیمہ و بدحواس دوڑکر عنان اسپ تیزگام انکی پکڑی اور التماس کیا کہ ایک لحظہ تشریف قدوم ارزانی فرماوین چنانچہ انھون نے بوسعت خلق سے استدعا اُس پری پیکر کی قبول کی اور اُسکی مجلس کو بنور حضور اپنے منور کیا ملکۂ شام نے بعد ازاقامت لوازم ضیافت نقاب حجاب درمیان سے اٹھاکر جو کہ خزانۂ خیال مین مخزون رکھتی تھی طبق عرض پر رکھا اور بتصریح عرض کیا

کہ مجھکو اپنے حبالۂ نکاح مین لاؤ انھون نے جواب دیا کہ اتصال ملکہ اگرچہ موجب مسرت و ابتہاج ہے لیکن یہ امر خطیر
بے استجازت و استصواب عبدالمطلب کہ مین انکا تابع فرمان ہون امکان نہین رکھتا۔ فاطمہ نے کہا جو کہ مقتضی وقت ہے
بتقدیم پہونچانا چاہیے بعد ازین ہنگام شام انھون نے بارگاہ فاطمہ سے مراجعت کی اور اپنے گھر مین آئے بمقتضاے
قضاے ربانی آمنہ کے ساتھ شب کو ہم بستر ہوئے اور یہ اُس شب مین حاملۂ بار امانت ہوئین اور اُس نور جہانتاب نے
ناصیۂ عبداللہ سے جدا ہوکر شکم آمنہ مین قرار پکڑا بیت آب حیوان کہ سکندر طلبش میفرمود + روزی جان خضر گشت و خضر شد
خوشنود + علی الصباح عبدالمطلب کی خدمت مین گئے اور جو کچھ کہ فاطمہ سے سنا تھا بعرض پدر بزرگوار پہونچایا اور بسبب
فرط رغبت امر تزویج مین مبالغہ کیا اور بعد از اجازت مبتہج و مسرور فاطمہ کے پاس گئے اور حدیث موافقت
پدر دربارہ مناکحت بیان کی قرۃ العین عالم شام نے اُسوقت بشرۂ عبداللہ کو جو نور نبوت سے بے ضیا دیکھا ایک آہ سرد سینہ
پردرد سے کھینچی اور کہا فرداے حسن احوال تو دیگر شدہ + آنچہ از اول بدی اکنون نہ + بعد از شرائط استفسار حیا کا دفتر کے
اپنا کام کیا زمام اختیار اپنے ہاتھ سے دیکر عبداللہ سے کہا کہ خداے داناے نہان و آشکار گواہ ہے کہ باعث اس تگ و پو
اور جستجو کا نہ وسوسۂ شیطانی تھا اور نہ ہواے نفسانی بلکہ مقصود مواصلت تیری سے مصاحبت اُس سعادتمندی کی
تھی کہ محدب فلک الافلاک سے تا مرکز خاک نمناک جو کہ ہے خیر و شر او خشک و تر سے واہب خیر او فیض وجود نے بطفیل اسکے
انکو لباس وجود پہنایا ہے اور مین ہرچند واسطے تیرے با قافلۂ حسرت و الم اپنے دیار کو جاتی ہون لیکن روزگار فرخندہ آثار
تیرا ہمیشہ طرب و خرمی مین گذران ہو جیو القصہ اسنے بعد اظہار ما فی الضمیر اور اشارات بطلوع خورشید ز مہر عبداللہ کو
وداع کیا اور گردش ایام سے باخاطر پریشان بجانب شام پھر گئی اور اپنے وطن مین پہونچکر باقی ایام حیات تاسف
گذرانے اور مثل اسکے حکایات ام قتال خواہر ورقہ بن نوفل سے اور ایک روایت سے رقیقہ دختر نوفل یا قتیلہ یا لیلی
عدویہ کہ اولاد علماے نصارا مین سے تھی منقول ہین اور بعضون نے وجہ تطبیق ان روایات مختلف مین یون
لکھی ہے کہ غرض نفس مجموع ان سب عورتون سے ہوا تھا اور قبل از انفصال حقیقت نور محمد بن عبداللہ امور
عجیبہ و غریبہ مشاہدہ ہوتے تھے کہ کتب سیر اُنپر ناطق ہین اور کہتے ہین آمنہ واُن تربیت وہب بن عبد
مناف مین روزگار گذرانتی تھین کہ عبدالمطلب نے انکو بنا بر عبداللہ کے خواستگاری کی اور ہالہ بنت
وہب کو اپنے واسطے خطبہ فرمایا اور دونون عقد ایک مجلس مین منعقد ہوئے اور سید الشہدا حمزہؓ ہالہ سے وجود
مین آئے اور خاتم الانبیا آمنہ سے متولد ہوئے اور بروایت صحیح پیش از ولادت رسول اللہ عبداللہ دیار
شام مین گئے اور ہنگام مراجعت اکثر کہتے ہین کہ در وقت توجہ اول جانب کے اور بعض کا عقیدہ ہے کہ جب
خرما خریدنے کو مدینہ مین پہونچے وہان ہادم اللذات بہدم قوائم بنیان قصر وجود انکے مشغول ہوا اس سرا مین
کہ دار النابغہ موسوم تھی مدفون ہوئے مدت عمر انکی پچیس سال اور ایک روایت سے تیس برس ثابت ہے اور احوال عبدالمطلب کا
اہل تحقیق نے یون لکھا ہے اور وجہ تسمیہ مین اسطرح بیان کیا ہے کہ جب یہ پیدا ہوئے تو انکے سر مین سفید بال تھے
اور بعضے کہتے ہین کہ ایک سفید بال سے زیادہ نہ تھا اور شیب بمعنی سفیدی ہے اس جہت سے یہ شیبہ موسوم ہوئے

اور پس از آن کہ لبسن تمیز پہونچے اہل قوم بسبب اتصاف کثرت محامد انکو شیبۃ الحمد کہنے لگے کہ حمد و ثنا کرتی تھی
خلائق انکے نیک فعال پر اور بعضے کہتے ہین کہ نام انکا عامر تھا۔ صاحب مواہب لدنیہ کہتا ہی کہ یہ قول ابن قتیبہ کا ہی
اور محمد شیرازی بھی اس امر پر متفق ہی اور کنیت انکی ابو الحارث باسم بزرگترین اولاد کہ حارث تھا اور بعضون نے سبب
اشتہار انکا بہ عبد المطلب یہ لکھا ہی کہ باپ انکے ہاشم بعضے سفارین مدینہ مین پہونچے سلمی بنت عمرو بن لبید بنی النجار
سے تھی عقد نکاح مین لاکر بعد از ولادت شیبۃ الحمد بجانب شام گئے اور اُس دیار مین مریض ہوکر فراش ناتوانی پر
پہلو رکھا اور حسرت وطن مالوف سے اُس عالم غربت و کربت مین کہا بیت سفر گزیدم و بشکست عہد قربم را + مگر
بحیلہ بہ بینم جمال سلمی را + اور وقت نزع اپنے بھائی مطلب بن عبد مناف سے فرمایا ادرک عبد الذی فی یثرب یعنی
جناح مرحمت و شفقت حال بندہ پر کہ مدینہ مین رکھتا ہی مبسوط رکھنا اور قول جمہور اس باب مین یہ ہی کہ بعد از فوت
ہاشم چند مدت کے بعد ایک شخص کا قریش مین سے مدینہ مین گذر ہوا وہان اُسنے ایک طفل لڑکون مین سے
دیکھا کہ تیر لگا رہا ہی اور کہتا جاتا ہی انا ابن الہاشم اُس شخص نے مدینہ سے مکہ مین آنکر حریم کعبہ مین مطلب سے کہا
کہ برادرزادہ تیرا مین نے دیکھا ہی کہ تیر اندازی مین مصروف تھا اور آثار رشد و صلاح صفحۂ حال اُسکے پر لائح و
پیدا تھے لیکن علامات فقر و پریشانی اُسمین بسقدر مشاہدہ کین کہ سبب پریشانی خاطر ہوا مطلب نے قسم کھائی
کہ مین گھر نہین جانیکا جبتک مدینہ مین سے اپنے بھتیجے کو نہ لے آؤنگا اُس شخص نے کہا ابھی اسیوقت میرا اونٹ حاضر
و موجود ہی چنانچہ مطلب اُسکی ناقہ پر سوار ہوکر بے توقف مدینہ کو گئے اور بے اطلاع اُسکی والدہ اور قرابتیون کے
شیبۃ الحمد کو اپنے ساتھ سوار کرکے مکہ مین لے آئے اور بنا بر اسکے کہ عبد المطلب جامۂ کہنہ او رفرسودہ اور چرک آلودہ پہنے
ہوئے تھے جو کوئی راہ مین دیکھتا تھا باحتمال بندہ و مملوک کے پوچھتا تھا کہ یہ کودک کون شخص ہی مطلب درجواب
کہتے تھے کہ یہ غلام ہی القصہ جب مطلب اپنے گھر مین پہونچے جامۂ فاخرہ اُنکو پہنایا اور مجلس قریش مین لاکر کیفیت حال
اور جانے اپنے سے مدینہ مین بطریق استعجال سکو مطلع کیا اور بسبب اسکے کہ راہ مین انھون نے آدمیون سے کہا تھا
کہ یہ عبد ہی شیبۃ الحمد نے بہ عبد المطلب شہرت پائی اور روضۃ الاحباب مین مرقوم ہی کہ انکی صغر سنی مین انکے باپ
ہاشم نے وفات پائی اور مطلب انکی چچا نے انکو پرورش و تربیت کیا اور دستور عرب تھا کہ جو کوئی کسی یتیم کی پرورش
کرتا تھا اُس یتیم کو اُسکا غلام کہتے تھے اور لکھا ہی کہ عبد المطلب بجلالت قدر اور حلاوت گفتار اور محاسن افعال اپنے
زمانہ مین عدیل نرکھتے تھے اسواسطے سلاطین عرب و عجم کے نزدیک نہایت موقر اور محترم تھے اور بہت سے اعمال خیر
اُنسے صادر ہوے از انجملہ ایک حفر چاہ زمزم ہی اور کیفیت مفصل اُسکی اسطرح پر ہی کہ زمان نبوت حضرت ابراہیم علیہ السلام
مین بین قدوم حضرت اسمعیل سے آب زمزم نے حریم حرم مین سمت ظہور پایا تھا چنانچہ بشرح و بسط قصۂ حضرت
ابراہیم مین بیان ہو چکا ولیکن جسقدر کہ لائق اس مقام کے ہی لکھا جاتا ہی کہ بعضے مردم قبیلہ جرہم نے بہنگام عبور
حوالی مکہ بعد تفحص جریان آب پر اطلاع پائی اور وہان جاکر بدریافت سیرابی جوی از ہجوم جانوران مرور اُس
مقام پر کیا کہ جہان چشمۂ زمزم جاری تھا اور باجازت ہاجرہ شروط باین شرط کہ متصرف اُس پانی پر سبیل

تملیک نمون قیام پذیر ہوئے چنانچہ مدت قلیل مین انبوہ خلائق وہان فراہم ہوئے منقول ہے کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام نے قوم جرہم مین نشو و نما پاکر انسے وصلت کی اور بعد از چندگاہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بنائے خانہ کعبہ مین اشتغال کیا جبتک کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام زندہ رہے ایالت مکہ اور پیشوائی قبیلہ اور تولیت خانہ کعبہ انکے ساتھ متعلق رہی اور جب منزل فانی سے بعالم جاودانی خرامان ہوئے انکی حکومت قیٰ اولاد ثابت پر قرار پایا اور بعد انتقال ثابت بار سروری جو کہ اولاد اُسکی صغیر السن تھی منصب ایالت بہ مضاض بن عمرو پدر مادر فرزند اسمعیل پر منتقل ہوئی اور اعقاب ثابت کہ حجرۂ تربیت اُسکی مین بفراغ بال زندگانی کرتے رہے بعد از انقضائے ایام حیات مضاض اور اولاد اُسکی بطناً بعد بطن سریر فرمانروائی پر متمکن ہوتے مگر اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام باوجود حقیت امر حکومت مین دربارہ وصف شوکت وکثرت بپاد حقوق تربیت مضاض امور ریاست مین انکے ساتھ نزاع اور خصومت نکرتے تھے ہرگاہ ہجوم اولاد اسمعیل اس مرتبہ کو پہونچا کہ فضائے مخصوصہ مکہ معظمہ مین گنجایش نرہی ناچار حرم سے باہر گئے اور اطراف دیار عرب مین توطن کیا پس نصلا طبی انکی ایک مدت کی بعد قبیلہ جرہم اور احفاد مضاض نے مکہ مین طرح ظلم و فساد اور جور و بیجا کی ڈالی اور دست تصرف منذورات خانہ کعبہ مین کہ اطراف و جوانب بلاد سے آتا تھا دراز کیا اور خیانت کرلی اوقات بیت اللہ مین شروع کی اور راہ تعدی اُنکا بمقیم و مسافر پہونچنے لگا ارذال و شراف قبائل نے کہ نواحی مکہ اور حوالی حرم مین اقامت رکھتے تھے ہرچند اُس جماعت کو سرزنش کی مفید نپڑی آخرالامر بنو بکر بن عبد مناف بن کنانہ نے کہ اولاد اسمعیل علیہ السلام سے تھا ایک سفیر مع فرقہ شجاعان عرب قوم جرہم کے پاس بھیجا خلاصۂ پیغام یہ کہ ہم قبل ازین بنا بر حسن معاشرت اور بلاحظہ صلۃ الرحم درباب حکومت کہ بحسب ارشاد و استحقاق ہمکو پہونچا ہے مضائقہ کرتے تھے تمنے اُس طریق مستقیم آبا و اجداد سے منحرف ہوکر جور و عتساف کہ سب ادیانات مین اور کل مذاہب مین اور ہر جگہ مذموم ہے بہ تخصیص مکہ شریفہ مین اپنا شعار کیا ہے اب بہتر اور مناسب یہ ہے کہ دیار تہامہ سے نکل کر جہان چاہو توطن اختیار کرو قوم جرہم نے اول عذر کیا اور پھر بدستور سابق اپنے افعال ناشایستہ پر اڑے رہے بلکہ بجنگ پیش آئے جب ملاحظہ کیا کہ مقاومت بنو بکر انکے حد کے ساتھ ہے طالب صلح ہوئے اور بعد از آمد و شد سفیر اس امر پر اقرار کیا کہ سب قوم جرہم سرحد مکہ سے باہر نکل جاوے سرداران قبیلہ عمرو بن حارث کو ہنگام وداع حکومت حسنہ دامنگیر ہوا اور حجر اسود کو رکن سے اُکھیڑا اور صورت آہوبرہ طلا کہ ایک نے بادک عجم مین سے برسم ہدیہ خانہ کعبہ مین بھیجی تھی مع چند دستہ سلاح کے کعبہ مین سے نکال کر چاہ زمزم مین مدفون کی اور اُسکو مسدود کیا اور سطح زمین ہموار بنا دیا کہ چشمۂ آب زمزم مثل آب حیوان نظر سے غائب ہوا اور تا زمان عبدالمطلب اسی و تیرہ پر خاک تیرہ سے انباشتہ رہا اور جو کہ اُس گروہ مین سے کہ جنکے وقت مین انسداد چاہ ہوا تھا کوئی زندہ نرہا بلکہ چند پشت اُنپر گذر گئی تو مردم عہد عبدالمطلب کو نام بھی اُنکا معلوم نہ تھا مقام کا تو کیا ذکر ہے لیکن جب قریب ہوا کہ چشمۂ ہدایت محمدی علیہ التحیۃ والسلام ریاض آمال تشنگان بادیہ غوایت کو سیراب کرے عبدالمطلب نے خواب مین دیکھا کہ کوئی قائل کہتا ہے بیر زمزم کے کندہ کرنے مین مشغول ہو عبدالمطلب نے اُس شخص سے پوچھا کہ زمزم کے کیا معنی ہین اتنے مین آنکھ اُنکی کھل گئی اور یہ خواب سے اُٹھکر بحر اندیشہ مین غوطہ زن ہوئے

که آیا مقصود خضر زمزم سے کیا ہی تا آنکہ دوبارہ خواب مین ایک شخص نے اُنسے کہا کہ زمزم ایک مغاک ہی آب ہی کہ برکت قدم جبرئیل سے پیدا ہوکر آبخور اسمعیل علیہ السلام اور اُسکے اتباع کا رہا ہی عبدالمطلب بیدار ہوئے اور کہا اُسی یہ خواب مجھپر مکشوف فرمایا مبشر غیبی نے تیسری بار خواب مین علامات موضع آب کو مشروحاً اُنسے بیان کیا تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ عبدالمطلب سے کہا کہ موضع چاہ زمزم قریب بدوضع قریش ہی کہ اُنکو اساف ونائلہ کہتے ہین اور کل جب ایک کلاغ اودن ساتھ ایسے رنگون کے آوے اور منقار زمین پر مارے اور وہان آشیانہ مور ظاہر ہووے اُس مقام کو کندہ کرنا چاہیے دوسرے روز علی الصباح عبدالمطلب محل معہود پر گئے اور منتظر لطیفہ غیبی ہی کہ ناگاہ ایک کلاغ ویسے ہی رنگ وصورت کا ظاہر ہوا اور جسطرح سے کہ خواب مین دیکھا تھا اُسنے اُن دونون بتونکے نزدیک منقار سے زمین کھودی اور وہان آشیانہ مورچہ ظاہر ہوا عبدالمطلب اپنے فرزند کے ساتھ کہ اُس زمانہ مین وہی ایک بیٹا تھا چاہ کے کندہ کرنے مین مصروف ہوئے اور ہرچند قریش نے منازعت کی اور بممانعت پیش آئے کہ چاہ متصل صنمان خضر نہونے پاوے کچھ موثر نہوا اور تائید الٰہی سے عبدالمطلب ہی اس قوم پر غالب آئے اور اُسدن انھون نے نذر کی کہ بعد از حصول ثمرہ مقصود دلستان مطلوب سے اگر حضرت وہاب منت دس پسر مجھکو کرامت فرماوے تو ایک کو انمین سے بموافقت اپنے جد خلیل الرحمان کے اُسکی راہ مین قربان کرون القصہ بعد از جد وجہد بسیار چاہ قدیم ظاہر ونمودار ہوا اور جو کچھ سردار قبیلہ جرہم نے وہان دفن کیا تھا اُنکے ہاتھ آیا قریش نے اس حال پر مطلع ہوکر اُنسے کہا کہ اس عطیہ ارجمند مین سے ہمارا بھی حقیت مقرر کرو کسواسطے کہ ہمنے سُنا ہی کہ منافع اس چاہ کے زمان سابق مین ہمارے اور تمہارے جد بزرگوار اسمعیل پیغمبر کے ساتھ تعلق رکھتے تھے انھون نے اس امر سے انکار کیا اور کہا یہ چاہ وقف بیت الحرام ہی اور یہ دفینہ مین نے اپنی قوت بازو سے نکالا ہی اس دولت خداداد کا کوئی مستحق نہین ہی الا عذر معقول افراط طمع نفسانی سے اُنکو مقبول نہوا اور انھون نے طلب مال مین اس مرتبہ خصومت کی کہ مبہم بہ نزاع منجر ہوا اور آخر کار یہ طور پر قرار پایا کہ اس مال کو کاہنہ بنت سعد بنا ہائم کے پاس کہ حدود شام مین وارد ہی لیجاوین تا وہ انکے درمیان بر آتی حکم فرماوے کسواسطے کہ اُس زمانہ مین جسکو کوئی مشکل درپیش آتی تھی وہ اُسکی رائے دورہین پر عرض کرتا تھا اور جو وہ تجویز کر لیتی تھی فرط اعتقاد سے بخوشی مان لیتا تھا بنا برین عبدالمطلب در تمامی صنادید قریش نے اُس طرف توجہ کی اکثر منازل اُس راہ مین کہ آب وکاہ نتھا عبدالمطلب مانند معدہ گرسنہ کہ آب ونان سے خالی ہووے طی مسافت کرتے تھے ایکدن تشنگی اُنپر اور اُنکے اتباع پر غالب ہوئی یہ بقدر طاقت وتوان صبر کیا کیے اور جب کار با ضطراب پہونچا منازعون سے قدرے آب چاہا اُنھون نے آبروے مروت خاک پر گرا کر جواب سرد دیا خلاصہ جواب انکا یہ کہ اگر ہم تجکو پانی دیوین شاید کہ اس بیابان مین تیری طرح عذاب تشنگی مین مبتلا ہووین انکو اس جواب تلخ سے تلف جان شیرین یقین ہوا تا گزیر چاہا کہ مراجعت بوطن کرین جب اپنا ناقہ اُٹھایا دیکھا کہ دریاے رحمت ایزدی موج مین آیا اور زیر قدم شتر چشمہ آب خوشگوار کہ لطافت وعذوبت مین آبحیات اور دریاے فرات پر طعنہ زن تھا

ظاہر ہوا عبد المطلب نے شکر ملک وہاب ادا کیا تا آنکہ مجموع ظروف اپنے اُس پانی سے کہ ہر قطرہ اُنمین سے لولوے آبدار
عمان پر ترجیح رکھتا تھا مملو کیے اور مخالفون سے کہا کہ اپنا پانی جو حرارت آفتاب سے گرم ہو گیا ہی گرا دو اور اِس چشمہ سے
کہ بغایت سرد اور تازہ ہی بقدر احتیاج بھر لو قریش نے جب یہ صورت برای العین مشاہدہ کی آنسو آنکھون مین بھر لائے
اور کہا آفرینندۂ آب و خاک اور پروردگار انجم و افلاک نے کہ حاکم عادل ہی ہمارے اور تیرے درمیان مین حکم فرمایا اب ہمکو
تیرے ساتھ کچھ خصومت اور تنازع نہین ہی اب التماس یہ ہی کہ بمقام با اکرام اپنے معاودت فرمائیے کہ آیندہ سلوک ہمارا
جز اطاعت و انقیاد تمھارے نہوگا اور جو سہو اور غلطی کہ ہمسے بہ نسبت تمھارے وقوع مین آئی ہے معاف فرماؤ عبد المطلب نے
اُس سفر خیریت اثر سے بخوشی و خرمی مراجعت کی اور نظر خلائق مین جاہ و شرف انکا نسبت بزمان سابق مضاعف ہوا اور
امر حکومت و ایالت مکہ بہ تجدید انپر مقرر ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ جب چاہ زمزم ظاہر ہوا آہو برہ طلا اور اسلحہ کہ حارث
بن عمرو جرہمی نے اُس مقام مین دفن کیا تھا تصرف عبد المطلب مین آئے اور قریش نے اپنا حصہ طلب کیا
عبد المطلب نے درجواب کہا باوجود اس امر کے کہ حفر چاہ زمزم مین تمنے میری مدد نکی بلکہ تمھاری طرف سے
ممانعت قوی اس باب مین صادر ہوئی مین نے بجہت ملاحظہ خاطر تمھارا اس باب مین بمقتضای قرعہ کہ انکی درمیان
مین متعارف تھا عمل کیا قریش نے اس معنی پر راضی ہوکر اموال کو دو قسم کیا آہو برہ کو بخانہ کعبہ متعلق کیا اور
اسلحہ بہ عبد المطلب حوالہ ہوئے اُنھون نے بنا بر زینت آہو برون کو بدستور سابق خانہ کعبہ کے دروازے پر
لٹکا دیا کہ وہ بغزال کعبہ مشہور ہوئے اور اسلحہ کو بیچکر بایحتاج ضروری مین صرف کیا چنانچہ ایک مدت تک وہان
وہ صورت طلائی لٹکی رہی تا آنکہ ایک شب باتفاق ابولہب وہ دونون آہو برہ لیکر تجار کے ہاتھ بیچ ڈالے
چنانچہ یہ قضیہ مشروحاً اپنے مقام مین مذکور ہوگا بہرحال جب اولاد عبد المطلب نی مرتبہ لعاد سے تجاوز کیا اور
بعدد عشرات پہونچے اُنھون نے چاہا کہ بوفاے نذر مشغول ہووین اور قرعہ ڈالکر ایک فرزند اپنی اولاد مین سے
قربان کرین جسطرح سے کہ عرب کے اُس زمانہ مین عادت تھی بعد از استرضائے فرزندان اُنکے درمیان مین
قرعہ ڈالا چنانچہ قرعہ بنام عبد اللہ پڑا باپ نے قصد قربان انکا کیا اور یہ فرزند سعادتمند بھی اس امر پر راضی
ہوا لیکن بنی مخزوم کہ خویشان مادری عبد اللہ سے تھے عبد المطلب کو اس حرکت سے مانع آئے اور
عبد المطلب نے صورت واقعہ مفصلاً براے مشکل کشاے کاہنہ شجاع نام پر کہ شیوہ کہانت مین دوران حال عدیل ح
نظیر اُسکا نہ تھا موقوف رکھا اور جب اُس سے یہ ماجرا کہا اُسنے جواب دیا کہ دیت ایک آدمی کی تمھاری قوم مین کیا ہی
عبد المطلب نے کہا دس شتر شجاع نے کہا دس اونٹون اور فرزندون کے درمیان مین قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹون پر
پڑے فبہا ورالا دس دس اونٹ مکرر پر قرعہ ڈالو اور دیکھو مصرع تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون + عبد المطلب نے
بموجب فرمودہ اُسکے عمل کیا اول قرعہ بنام عبد اللہ نکلا تا آنکہ تعداد شتر سو عدد تک پہونچی اسوقت بنام اونٹون کے
برآمد ہوا اور عبد اللہ نے اُس مہلکہ سے نجات پائی اور جملہ اتفاقات سے یہ ہی کہ دیت احرار شریعت حضرت احمد مختار
صلے اللہ علیہ وسلم مین اسیقدر دیت انسان مقرر ہوئی اور منجملہ غرائبات سے یہ ہی کہ تفسیر عزیزی اور شواہد النبوۃ اور

روضۃ الصفا وغیرہ کتب معتبرہ مین لکھا ہی کہ جب ابرہتہ ولایت یمن پر مستولی ہوا اُسنے ارادہ تخریب رعایاے
ملک معظم کیا اور موسم حج مین جو انکو اداے مناسک مین مصروف دیکھا اسکو حمیت جاہلیت مذہب دامنگیر حال
ہوئی اور تعظیم خانہ کعبہ پر حسد لیگیا چنانچہ اسکی راے سست تر بیت عنکبوت سے تھی اسپر مقتضی ہوئی کہ برابر خانہ کعبہ
ایک کنیسہ بناوے تاکوئی شخص بطواف وزیارت خانہ کعبہ مرتکب نہووے اور اُسی خانہ نو احداث کی پرستش کیا کرے
بنابران بنایان مبانی ولایت اپنی کے طلب کرکے حکم کیا کہ جلد شہر صنعا مین تعمیر کرین اُنھون نے بغایت
تکلف وتزئین بمرتبہ کہ دیدۂ سپہر بیرین نے روے زمین پر ویسی بنا کم دیکھی ہو بنائی اور نقاشان شیرین نگار نے
سقف وجدار اُس عمارت رفیع کو بہ نقوش غریبہ اور صور بدیع آراستہ کیا اور بعد از اتمام اُس عمارت کے
عرضداشت بپایہ سریر نجاشی مالک حبشہ ارسال کی کیونکہ اُس زمانہ مین حکام دیار یمن تابع ملوک حبشہ تھے مضمون
عرضداشت یہ کہ مین نے ایک ایسا کنیسہ بنایا ہی تا مطاف حجاج وزوار مسدود رہے اور جاے واثق کہ مثوبات
اُسکے بعاجل وآجل روزگار فرخندہ آثار بادشاہ کو متواصل ہووے نجاشی نے بھی یہ امر پسند کیا اور مجانا
اُسکی تعظیم پر کردا تا چنانچہ ابرہہ نے خلائق کو پرستش کنیسہ پر کہ اُسکا قلیس نام رکھا تھا دعوت تمام شروع کی
اور اطراف بلاد سے طوائف عباد بعضے بنا بر تقرب بادشاہ وبرخے جہۃ تفریح بمعاینہ ایسے خانہ زر کاری کے
صنعا مین آئے اور جب یہ خبر بلاد عرب مین شائع ہوئی نفیل نامے کہ بنی کنانہ مین سے تھا اُسکو تعصب دینی
دامنگیر حال ہوا اُسنے محافظان کنیسہ سی بہانہ اُسکے کہ مین نے نذر کی ہے کہ ایک رات اور دن اس مقام متبرک
مین بعبادت قیام کردن اجازت شب باشی حاصل کی اور نگاہبانون نے اسکو تمام شب تنہا اس کنیسہ مین چھوڑ کر
دروازہ مقفل کردیا اور اپنے گھر چلے گئے نفیل نے اُس رات دواے مسہل پی کر بفراغ بال در و دیوار اُس
گھر کو اپنے بول وبراز سے اندودہ وآلودہ کیا اور منتظر فتح الباب رہا ہر گاہ اُنھون نے بدستور معہود بحرگاہ در کنیسہ
وا کیا نفیل نے مانند تیر کمان سے گریز کی اور وہ لوگ اُس مقام پاک تو قیر کو آلودہ نجاست دیکھکر نہایت آزردہ ہوے
اور ابرہہ یہ خبر سُنکر آشفتہ ہوا اور چاہا کہ اِس حرکت کے عوض مین خانہ کعبہ کی ہتک حرمت کرے اسی اندیشہ مین تھا
کہ ایک اور نیا گل کھلا یعنی ایک قافلہ ساکنان حرم مین سے اُس شہر کے متصل شب باش فرودگش ہوا وقت صباح
کہ ارادہ کوچ مصمم تھا اُنمین سے کسی نے آگ روشن کی اتفاقاً اُدھر کو ہواے تند چلی اور اُس گھر کو آگ لگ گئی
اور تمام لباس وزیور تھون کا اور فرش وفروش اُس مکان کا جل گیا اور دھوئین نے نقشہاے رنگین اُسکے
تیرہ وتار کردیے مردم قافلہ اس حرکت سے خوفناک ہوکر بھاگے بادشاہ یہ خبر وحشت اثر سُنکر کمال غضبناک ہوا
اور کہا کہ یہ حرکت مخصوص نتائج طبیعت عرب سے ہی لاجرم فرط غضب سے قسم کھائی کہ تو سہی کہ اس سے بدتر
خانہ کعبہ کو خراب کردن اور سپہر عزم مصمم کرکے باحضار لشکر حکم دیا اور نجاشی کے پاس بھیجکر صورت حادثہ اور
عزیمت اپنی سے اعلام کیا اور فیل سفید کو کہ گویا مجسم تھا ظفر ونصرت سے مسمی بہ محمود بادشاہ سے طلب کیا
اور وہ ہاتی بغایت سفید وبلند تھا فر دادن ابروسیر صبا ورفعت چرخ بشکل کوہ ومحل زمین وفعل زمان

اور بیاض اسکی بمرتبہ کہ مشاہدہ اسکے سے نور بصر متفرق ہوتا تھا کہ جمعیت اسکی سراپردہ دیدہ مین محال ہوتی تھی اور رفعت اسکی بدرجہ کہ قوت باصرہ آئینہ زانو سے تجاوز نکرتی تھی نجاشی نے ملتمس ابرہہ مبذول بلکہ محمود کو مع چند زنجیر فیل گراں کوہ پیکر حضرت منظر روانہ کیا اور بعد ابرہہ با مردان صف شکن اور یلان مرد افگن ولایت یمن سے متوجہ جانب مکہ ہوا لیکن دو بادشاہ جلیل القدر اس عزیمت نامبارک پر بالشکر گران بقصد مدافعہ و محاربہ اسکو روانہ ہوئے چنانچہ بعد از تلاقی طرفین جانبین نے تسویہ صفوف قیام کیا اور نائرہ جنگ و جدال نے باہم اشتعال پایا اور بالآخرۃ ابرہہ غالب آیا اور وہ دونون بادشاہ چنگال تقدیر اسکے مین اسیر و دستگیر ہوئے اور ابرہہ نے بنا بر قتل انکے حکم دیا ان دونون نے بتضرع و زاری کہا اگر بادشاہ ہمارے سر خون سے درگذرے مدت عمر شرائط بندگی بتقدیم پہونچاینگے ابرہہ نے انکا خون بخشا اور حکم دیا کہ انکو باطوق و زنجیر زندہ محبوس رکھین اور آپ بولایت حجاز آکر لعقبۃ السیف کو تاخت و تاراج کیا اور مراعی اور مواشی اور نواحی دہوانہی انکے سب لوٹ لیے چنانچہ انھین سے دو سو اونٹ عبد المطلب کے لوٹے ایک جماعت نے قبائل عرب مین سے چاہا کہ بممانعت پیش آوین لیکن جب دیکھا کہ تیر تدبیر ہدف مراد پر نہین لگنے کا ناچار سپر مقاومت ڈال دی اس اثنا مین ابرہہ نے بعد رہائی حمیر کو بطریق سفیر قریش کے بھیجا محصل رسالت یہ کہ مین اس رسالت مین بجنگ و قتال نہین آیا ہون بلکہ غرض انہدام کعبہ ہے اگر تم بھی بمحاربہ مائل ہو ساز و سامان اسکا مہیا ہے اور خیاط کو ہمراہ حمیر کیا اور کہا کہ اگر قریش ارادہ مصالحت کرین سرداران قوم کو لے آنا چنانچہ خیاطہ نے مکہ مین آکر ابرہہ کا پیغام انکو پہونچایا اور قریش کو در مقام صلح پاکر عبد المطلب کو اپنے ساتھ لشکر مین لایا انھون نے بنا بر اس محبت کے ان دونون کے ساتھ رکھتے تھے انسے سنکر انکی جزئیات مین استعلام کیا ان دو نفر نے کہا کہ ہم صحبت بادشاہ سے دور ہین لیکن اسکے مقربون مین ایک انیس نامی ہے اگر مصلحت ہو تو تمہاری اس سے سفارش کر دیوین تا شمہ فضائل حمیدہ اور شمائل پسندیدہ تمہارے بادشاہ کے کان تک پہونچا دیوے عبد المطلب نے کہ خود غالب اس امر کے تھے کہا بہتر القصہ انیس نے بموجب سفارش کچھ درباب علو مراتب اور سمو مناقب عبد المطلب بادشاہ سے انکی تقریب کر کے رخصت ملاقات حاصل کی اور انکو اسکی مجلس مین لیگیا عبد المطلب مرد بلند بالا نیکو منظر شکوہ مند تھے جب نظر ابرہہ انپر پڑی اور آیات مجد و جلال انکے ناصیہ مین مشاہدہ کیے تخت پر سے اتر بیٹھا اور عبد المطلب کو اپنے پہلو مین بٹھایا اور بنا بر اسکے کہ زبان عربی کا فہم نرکھتا تھا ایک ترجمان انکے درمیان مین معین ہوا اور جانبین سے حکایت مین مصروف ہوئے ابرہہ عبد المطلب پر ایسا شیفتہ و فریفتہ ہوا کہ اسنے اپنے دل مین قرار دیا کہ اگر درباب خانہ کعبہ شفیع ہووین تو اسکی خرابی بھی موقوف کرے اور اپنی مملکت کو پھر جاوے ولیکن عبد المطلب نے اسوقت اپنے اونٹ کہ لشکری انکو تاراج لیگئے تھے ابرہہ سے طلب کیے اور مطلق ذکر خانہ کعبہ کا نکیا ابرہہ انکے اس التماس سے ایسا رنجیدہ ہوا کہ عنان شکیب اسکے ہاتھ سے نکل گئی اور بسبیل عتاب عبد المطلب سے کہا کہ تو سید اور سرور قریش کا ہے اور شرف عرب بہ تخصیص قریش کا وجود خانہ کعبہ سے ہے اور مین آیا ہون صرف واسطے خرابی اس مقام کے اور تمنے کچھ بھی اس باب مین نہ کہا محض بنا بر واسطے چند شتر

کہ قیمت اُنکی میزان خرد مین چندان گران نہین ہو مبالغہ کیا یہ امر تم جیسے آدمی سے نہایت غریب بدیع ہی اُنھون نے جواب دیا
کہ اس گھر کا خداوند توانا اور بینا اور دانا ہو کہ محافظت اُسکی کرتا ہی اور ضرر اعدا سے نگاہ مین رکھتا ہے مین
خداوند چند شتر ہون سو مانگتا ہون فرد حدیث من ز مفاعیل فاعلاتن بود * من از کجا سخن ملک و ملکت ز کجا
ابرہہ نے اُنکے اونٹ دلوا دیے اور عبد المطلب نے حدیث العود احمد زبان پر لا کر مراجعت کی اور اشارہ کیا کہ اہل حرم
سب متفرق ہو گئے اور بعضے اطراف کوہستان مین جا چھپے اور آپ انھون نے آنکر مسجد الحرام مین در کعبہ کو پکڑ لیا
اور بلحظہ مناجات اور رفع حاجات اشتغال کیا اور شر شریران بدخصال سے پناہ بحضرت بادشاہ ذو الجلال چاہی
کہ اثناے اس حال مین ناگاہ اُنکی نگاہ طیرا ابابیل پر پڑی کہ تبجیس تمام جدہ کی طرف سے کہ متصل بندر دریاے شور
اور سمت غربی مکہ کے واقع تھی جوق جوق اور فوج فوج بجانب اصحاب فیل چلے جاتے ہین اور بعضے کہتے ہین
کہ وہ جانور سبز رنگ تھے اور بعضے روایت کرتے ہین کہ سیاہ رنگ باگردن ہاے سبز تھے اور مواہب علیہ مین
لکھا ہی کہ اُن جانورون کی منقار زرد تھین مثال مرغ کے اور پنجے اُنکے مانند کتون کے اور سر اُنکے شیر بھیڑیون
جیسے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ جانور سبز تھے با منقار ہاے زرد ہر ایک چمگادڑ سے چھوٹا اور ٹڈی سے
بڑا کسی نے ویسے جانور کبھی نہ دیکھے تھے اور تفسیر مولانا یعقوب چرخی مین لکھا ہی کہ چمگادڑ جیسے تھے
سر اُنکا مثل سر مرغ اور کف دست اُنکے کتے جیسے اور بعضے کہتے ہین کہ سفید تھے ولیکن جو کہ کلام اللہ ناطق ہی
اس بات پر کہ ابابیل تھے ہمین شک نہین کہ یہ جانور غیر چمگادڑ تھے جسکو عرف اطبا مین خطاف بضم خاے معجمہ
اور طاے مہملہ مشدد کہتے ہین اور عربی اُسکی ابابیل ہی عبد المطلب بمجرد رویت ان طیور کے بہ انشاط و سرور
بعد از رفع نیاز بدرگاہ ملک کارساز جانب کوہ حرا راہی ہوتے اور اکثر صنادید قریش اُنکے گھر مین جا کر چھپ رہے
القصہ وہ طائر زرین بال ہنگام صبح افق شرق سے طالع ہو کر بصوب ولایت یمن در طیران مین آئے اور
فیل گردون نے جہتہ قلع و قمع شجرہ روضہ حیات مخالفان خرطوم انتقام دراز کی صبح کو بحکم ابرہہ ہاتیون کو
بلباس ہاے ملون آراستہ کرکے اور محمود کو سب فیلون پر مقدم رکھکر روان ہوئے اور لشکریان بعد
سوار ہو کر مثل دریاے جوشان حرکت مین آئے فیل محمود نام بمحاذات حوالی بیت الحرام مین دور تر ٹھہرا ہوگا
اور بعضے کہتے ہین کہ اُسنے اُسوقت بسمت خانہ کعبہ سجدہ بھی کیا ہر چند فیلبانون نے تحریک افیال مین حیلہ گری
کی مگر اُس فیل محمود نے اصلا حرکت نکی اور اُسکے نہ بڑھنے اور اُس جگہ پر اڑے رہنے سے کسی ہاتی نے حرکت نکی اور
سواے جانب کعبہ جس طرف کو اشارہ کرتے تھے وہ دوڑ جاتے تھے اس اثنا مین لشکر الٰہی کہ عبارت طیر ابابیل سے
تھی پیدا ہوا اور ہر جانور کے پاس ایک سنگ گل خشک سے چونچ مین اور دو سنگ دیگر ویسے ہی دونون پنجون
مین کہ ہر سنگ پر اُن سنگدلون کا نام بکلک قدرت لکھا ہوا تھا اور کہتے ہین کہ وہ سنگریزے مسور کی دال سے
بڑے اور چنے سے چھوٹے تھے جب وہ جانور بمحاذات لشکر ادبار اثر پہونچے اُنکو سنگباران کیا جس سوار کے
سر پر وہ پتھر گرا معاً ناف چارپاے سے باہر نکل گیا اور جب پیادہ کے سر پر آیا اُسکے سوراخ مقعد سے روان ہوا

اور مجموع لشکریان مع چار پایان سولے محمود کے بقہر الٰہی و غضب بادشاہی جل ذکرہ گرفتار ہوکر واصل جہنم ہوگئے
اور ابرہہ اگرچہ اس سفر سے بھاگا لیکن تھوڑے چند روز مین مرغ روح اُسکا بچنگال عقاب موت گرفتار ہوا اور صورت
واقعہ اسکی یون لکھی ہے کہ اس روز ہولناک مین یہ اپنے لشکرگاہ سے الگ ہوکر باستعجال تمام بجانب حبشہ روان ہوا
اور ایک طیران طیور مین سے طوق ملازمت اُسکا اپنی گردن مین ڈال کر عقب اُس خون گرفتہ کے باہر آیا اور راہ
مین ایک مرض صعب ابرہہ پر مستولی ہوا چنانچہ دست قضا کہ بفحوائے کریمہ آیت ید اللہ فوق ایدیہم اسپر ناظر ہی اُسکی
انگلیون کے بند جدا ہوگئے اور نہ مردہ اور نہ زندہ حبشہ مین پہونچکر بپایہ سریر نجاشی حاضر ہوا اور سرگذشت لشکر
اور حکایت طیور غیب بادشاہ سے بیان کرنے لگا اور وہ استماع اس خبر سے مقام تحیر اور تعجب مین تھا کہ ناگاہ
اُس جانور نے ابرہہ کے سر پر وہ سنگریزہ چھوڑ دیا اور یہ بھی فی الفور اپنے یارون سے ملحق ہوا اور کچھ اُسکا حیلہ و مکر
بیچ ضمن قرار مقام نزول عذاب سے اسباب مخلصی اپنا سمجھا تھا موثر نہ پڑا بلکہ باعث ندامت و خواری زیادہ ہوا
جیسا کہ خدا تعالی نے بیچ سورۂ فیل کے یہ تفصیل فرمایا ہے آیۃ الم تر کیف فعل ربک باصحٰب الفیل ط آیا نہ دیکھا تونے
اے محمد کہ کیا رب تیرے نے ساتھ صاحبان فیل کے یعنی ساتھ اُس لشکر کے کہ فیل کو آگے آگے بنا بر ہدم خانہ
کعبہ کے لاتے تھے اور لفظ دیکھنے مین اس طرف اشارہ ہے کہ واقعہ عظمی یہ اساس تیری نبوت کا ہے اور منظور دکھانے
اس کرشمہ سے اثبات پیغمبری کا ہے گویا ربوبیت الٰہی کہ تیرے حق مین مبذول ہے یہ مدد غیبی آسمان پر سے نازل فرمائی
اور جبکہ تجکو اتفاق پڑیگا کہ بجہت فتح ایک لشکر کسی کریگا کوئی ممانعت و مزاحمت غیب سے در پیش نہ آویگی آیت
الم یجعل کیدہم فی تضلیل آیا نہ گردانا مکر بد اندیشون کو بیچ گمراہی اور بیجا اصلی کے یعنی تعمیر خانہ نو احداث
مقابل خانہ کعبہ کے اور حکم کرنا رعایا کو کہ اُس گھر کا طواف کرین کہ ایک تدبیر تھی بغایت قوی ابطال حرمت
اس خانہ معظم مین لیکن وہ سب رائگان گئی اور خفت بر خفت اُنکو حاصل زیادہ ہوئی اور ہر چند عقلا کو
ضائع ہونے سعی اہل اپنے مین عبرت کافی حاصل ہوتی ہے مگر چونکہ وہ عقل سلیم نرکھتے تھے واسطے تنبیہ اُنکی عقوبت
شدید آسمان سے انکو نصیب ہوئی چنانچہ فرماتے ہین آیۃ وارسل علیہم طیرا ابابیل ط اور بھیجا اُنپر
مرغان پرندہ کو کہ جوق جوق آتے تھے لفظ ابابیل اصل لغت مین بمعنی جوق جوق ہے اور واحد اُسکا
مستعمل نہین ہے بقیاس معلوم ہوتا ہے کہ واحد اسکا ابیل یا ابول یا ابالہ ہے اور عرف مین اس لفظ کو اُن جانورپر
کہ جانوران غیبی بصورت اُسکی سنگ لیے ہوئے آتے تھے اطلاق کرتے ہین اور چونکہ اصحاب فیل نے قوی ترین
حیوانات کو کہ ہاتی ہے بنا بر ہدم خانہ کعبہ قرار دیا تھا تو منتقم حقیقی نے اُنکے جواب مین جانوران کوچک و ناتوان کو
بضعف سلاح کہ سنگریزہ خُرد تھے مسلط فرمایا تا لوگ جانین کہ بتائید الٰہی ضعیف مخلوقات اقوی موجودات کو زیر
کرتے ہین اور بدون تائید اُسکے قوی ترین مخلوقات کی قوت کچھ کام نہین آتی آیت ترمیہم بحجارۃ من سجیل
مارتے تھے وہ جانور لشکریون کو ساتھ پتھرون کے کہ جنس سجیل سے تھے اور سجیل معرب سنگگِل ہے یعنی وہ خاک
اور مٹی کہ متحجر ہوکر بشکل سنگ ہو جاوے کہ جسکو ہندی مین کھنگر کہتے ہین اور جوق جوق نازل کرتے ہین ان

جانورون مین حکمت تھی کیونکہ یہ مقدر تھا کہ بعد از سنگ اندازی مردم لشکر متفرق ہوکر باطراف و جوانب فرار کرینگے ناچار جانور بھی متفرق و پراگندہ ہونگے اور از بسکہ مافوق اُنکے پرواز کرینگے تو کوئی اُنمین سے کہین چھپ نہین سکیگا اور تاثیر ان سنگریزہاے خردکی بمقدار اُنکے بدن مین پیدا ہوئی کہ بیان اُسکا اس آیت مین ہے آیت فجعلہم کعصف ماکول پس گردانا لشکریون کو مانند کاہ خوردہ شدہ یعنی مثل اُس کاہ کے کہ جسکو دواب کھاتے ہین اور آخور باقی رہتی ہے اور کرنا یہ تفرق اجزاے بدن سے بحدیکہ شکل بدن قائم نرہا اور یہ تاثیر بھی جملہ خوارق عادات سے ہے یا اُن سنگریزون مین ایک ایسا آسیب مخلوق ہوا تھا کہ بمجرد پہونچنے کے بدن پر اجزاے جسم پاش پاش ہوجاتے تھے اور یبس اور خشکی اس درجہ سرایت کرتی تھی کہ تماسک و التصاق اعضا بالکلیہ زائل ہوتا تھا اور یہ قصہ نمونہ تھا مثوبات الٰہی سے اور مشتمل تھا چند خوارق عادات پر پہلے یہ کہ اُن ہاتھیون کا آنا اور قریب مکہ کے نجانا اور دوسرے آنا ایسے جانور ساتھ کثرت اور ہجوم کے طرف دریاے شور سے کہ بحسب ظاہر جاے بود و باش اُنکی نہ تھی اور بعد اس واقعہ کے بھی اُن جانورون کو کسی نے نہ دیکھا تیسرے لانا اُن سنگریزون کا کہ معدن بھی اُنکا معلوم نہین چوتھے یہ تاثیر قوی اُن کنکریون مین عطا کی تھی اور اہل تحقیق نے مرقوم کیا ہے کہ وہ حجارہ ابابیل بنا بر عبرت اصحاب الکثر اہل قریش نے رکھ چھوڑے تھے اور تا زمان بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بلکہ بعد وفات اکثر اصحاب کی نظر سے گذرتے تھے اور رسم مردم عرب یہ تھا کہ جس سال مین کوئی واقعہ عظیم ظہور مین آتا تھا ابتداے تاریخ اُس سے مقرر کرتے تھے تو اُس برس کا نام عرف اعراب مین عام الفیل مشہور ہوا اور جمہور اہل مکہ اور تواریخ اس امر پر ہین کہ سانحہ اصحاب فیل پچپن یا چالیس روز پہلے ولادت باسعادت آنحضرت سے ظہور مین آیا اور حق تعالی نے برکت مقدم حضرت کے بلیہ اصحاب فیل مکہ اور اہالی اُس مقام سے دفع فرمائی اور جملہ علماے اس معنی کو داخل علامات نبوت آنحضرت جانتے ہین اور ایک قول یہ ہے کہ قصہ اصحاب فیل اور تولد پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک روز مین واقع ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ تیس برس بعد ظہور مین آیا اور ایک جماعت کے نزدیک چالیس برس پہلے ولادت حضرت سے یہ حادثہ واقع ہوا تھا لیکن یہ تینون قول ضعیف ہین اور قول اول صحیح ہے واللہ اعلم روایت کرتے ہین کہ بعد اس واقعہ عظمی کے کہ اصحاب فیل پر نازل ہوا قریش نے قلعہ جبال پر سے ہر چند نظر بجانب آسمان کی اور دیدبانے دوربین سے مشاہدہ طیور کیا کچھ نظر نہ آیا بنا برین چاہا کہ بہیئت اجتماعی اُس جانب توجہ کرین و عبد المطلب نے کہ مبادی احوال و خواتیم اعمال ملاحظہ کر چکے تھے بنا بر کسی مصلحت کے تسکین قریش کی اور کہا کہ شاید اعدا کے خیال مین آوے کہ سکون انکا مستلزم حیلہ ہووے کہ اُنسے ضرر ہمکو لاحق ہووے اور یہ جانین کہ مجکو ابرہہ کے ساتھ فی الجملہ معرفت سابق ہے قرین ثواب یہ ہے کہ اول مین جاکر کیفیت اوضاع معلوم کرون اور خبر تحقیق لاؤن قریش کو راے عبد المطلب مستحسن پڑی یہ تنہا اُس لشکرگاہ مین گئے اور جو زر نقد پر کہ اُنکے ہاتھ آیا اُنھون نے ایک مقام پر نظر اغیار سے مصئون مدفون کیا اور جب اس فہم سے فارغ ہوئے اور وہان سے پھر جمیع قریش کو

کما ہی حالات سے مطلع کیا اُنھوں نے نبی الغور وہان آکر تمام متروکات امولت لوٹ لیا اور علی اختلاف قدر مراتب تقسیم کیا مگر جس قدر کہ عبد المطلب انکو اموال سے متمتع ہوئے کسی اور کو ایسا فائدہ نہوا چنانچہ اس سبب سے کثرت مال اور زیادتی منال اور علو شان اور رفعت مکان انکو بہت ہوا بعد ازین لکھا ہی کہ جب ابرہہ سیف ذویزن پر کہ در دمان ملوک حمیر و یمن سے تھا مستولی ہوا مردم ذویزن کو بنا بر شرف خاندان اُسی طرح بچشم احترام دیکھتے تھے اور اُس زمانہ مین ایک خاتون تھی نہایت جملہ حسینہ کہ اُسکی پیشانی پر داغ کیا چاہتے تھے ابرہہ یہ معنی سُنکر اس جمیلہ کا طالب ہوا اور حکم دیا کہ ذویزن اُس عورت کو چھوڑ دیوے لہذا ذویزن غصہ ہوکر اول بدرگاہ قیصر روم داد خواہ ہوا اور وہان سے مایوس ہوکر ثانیاً بخدمت نوشیروان رجوع کی اور اسنے بھی بنا بر بناعد ہر دو مملکت اور بتائن ہر دو ملت اسکی داد مین اہمال کیا کیونکہ یہ مقام دار الملک حبشہ سے مسافت بعید رکھتا تھا اور لفرانیت ذویزن اور کیش آتش پرستی نوشیروان مین تفاوت بیش از بیش فرو یزن تھا لہذا اُسی مین رہا اور بعد ازین اسنے بساط زندگانی طے کی اور سیف ذویزن زمان حکومت مسروق بن ابرہہ بھی بعد از فوت اپنے باپ کے زمرۂ ملازمین نوشیروانی مین منتظم ہوا اور آخر الامر اُس شہریار دادگستر نے اُسپر رحم کھاکر چھہ سو نفر از باب شجاعت و جلادت کو کہ بمکافات تقصیرات محبوس تھے چھوڑ دیا اور ایک پیر سالخوردہ کو کہ اُنہی سپاہیون مین سے ہرمز نام کہ فن تیر اندازی مین عدیم النظیر تھا اُنپر امیر کیا اور حکم دیا تا سب ظل رایت سیف ذویزن مین راہ دریا سے کہ بمقصد نزدیک تر ہی متوجہ حبشہ و یمن ہووین اور غرض نوشیروان کی انکے بھیجنے سے یہ تھی کہ اگر دیار حبشہ مین لشکر کو کچھ آسیب عائد ہو تو موجب ملامت و ندامت نہووے اور بعد یہ گروہ انتقام طلب اپنے کیفر کردار کو پہونچے چنانچہ یہ بموجب فرمودہ بسوار ہی سفاین راہ دریا سے متوجہ حبشہ ہوئے ولیکن صرف چھہ کشتیان ساحل مراد پر پہونچین اور باقی غرق آب فنا ہوئین ہرمز اور سیف ذویزن نے جہت آسائش و آرام چند روز حدود حبشہ مین ایک موضع مناسب اختیار کیا اور وہان فوج دلیرون اُس سرزمین کی بھی اس لشکر سے ملحق ہوئی اور خبر دارون نے احوال ورود اُس عسکر کا بسمع بادشاہ حبشہ پہونچایا اور اُسنے اُس حدیث سے متاثر ہوکر ایک قاصد ہرمز کے پاس بھیجا خلاصہ پیغام یہ کہ اس کودک یعنی سیف نے تجکو اور تیرے بادشاہ کو فریفتہ کیا اور اگر تو میری سپاہ کی کثرت جانے گا تو مقام اعتذار مین آویگا اور مین ننگ رکھتا ہون کہ تیرے ساتھ محاربہ کرون اگر تو جانب وطن اپنے پھر جاوے تو زاد و راحلہ سے تیری مدد کرون اور اگر اس مملکت مین بصلاحیت رہے تو تجکو معزز تر اس سے کہ ولایت عجم مین ہی رکھون القصہ جب قاصد نے ہرمز کے پاس آکر یہ پیغام پہونچایا اسنے ایک مہینے کی امان طلب کی اور مسروق نے اسکو مہلت دی مگر اُس ایک ماہ مین بہت حمیری سیف سے مل گئے اور بعد انقضاے اُس مدت کے مہم نے حرب پر قرار پایا مسروق نے اپنے بیٹے کو دس ہزار سوار ساتھ دیکر بحرب مخالفان بھیجا اور ادھر ہرمز نے بھی اپنے بیٹے کو دس ہزار سوار کے ساتھ اُسکے مقابلہ اور مقاتلہ کو روانہ کیا ہر گاہ دونون سپاہیون مین ہا ہمدگر

تقابل ہوا سپاہ عجم نے لشکر حبشہ کو ایسا تیر باران کیا کہ جمعیت اُنکی منہزم ہوگئی اور پسر مسروق مارا گیا اور
فوج منصورہ نے مع پسر ہرمز تعاقب ہزیمت زدگان کرکے اُنکو بھی قتل کیا مسروق اندوہناک لخت جگر
سے دوسرے روز خود دس ہزار سواروں کے ساتھ ہرمز کے مقابلہ مین آیا جہان پہلوان نے بھی پانچہزار آدمی
حمیری اور چھ ہزار عجمی سے مسروق کا مقابلہ کیا اور ہرمز نے عصابہ لیکر اپنے مُنھ پر باندھا کہ بھوین اوپر
آنکھین اُسکی ڈھپ گئین اور بنابر اسکے کہ ضعف باصرہ رکھتا تھا پوچھا کہ مسروق کونسا ہے اور کس مقام پر ہے اُسکو
مجکو دکھاؤ اُسکے اہل لشکر نے کہا وہ فیل پر بیٹھا ہوا ہے اور تاج مرصع اُسکے سر پر ہے اور ایک یاقوت خوشرنگ
اُس تاج مین لگا ہے کہ اُسکی پیشانی پر آویزان ہے ہرمز نے اُس یاقوت کو دور سے دیکھکر کہا فیل مرکب بزرگ ہے
اسوقت اُسکی طرف قصد کرنا نچاہیے بعد ایک لحظہ کے مسروق ہاتی پر سے اُترکے گھوڑے پر بیٹھا لوگون نے صورت
واقعہ تبدیل رکوب کو ظاہر کیا اسنے کہا کہ اسپ بھی مرکب عزو شرف ہے کچھ دیر اور توقف کیا چاہیے جب مسروق
گھوڑے پر سے اُترکر خچر پر سوار ہوا ہرمز نے کہا بچہ ہے اور وہ مرکب ذلت وحقارت ہے اب کمان مجھے دو
کہ وقت کار ہے اور کمان لیکر کہا کہ قبضہ اسکا محاذی یاقوت کردو تا تیر میرا خطا نکرے اور رفیقان اس حال کے
اپنے خواص سے کہا کہ بعد تیر چھوڑنے کے اگر سپاہ حبشہ اپنے مقام پر سے متحرک ہوکر بادشاہ کے گرد آوے تو جاننا
کہ تیر نے کام کیا ورنہ تعجیل تمام اور تیر مجکو دینا بالجملہ بیت چو بوسید پیکان بر انگشت او + گذر کرد از مہرہ پشت او
عقاب اجل کہ عبارت تیر جہار پر سے ہے آشیانہ کمان سے پران ہوکر نشانہ پر پہونچا اور دماغ پر غرور بادشاہ کو
ہدف کیا فرد ز ترک چشم تو ہر تیر غمزہ کا مد رست + درون سینہ نشست آنچنان کہ دل میخواست + مسروق خچر سے
گر پڑا اور سب لشکر حبشہ نے گرد اُسکے مجمع کیا سیف ذویزن اور ہرمز نے جب یہ صورت مشاہدہ کی تیغ انتقام
نیام سے کھینچکر لشکر پر دوڑے اور سپاہ حبشہ نے فرار کیا اور اتنا قتال وجدال ہوا کہ کشتون کے پشتے لگ گئے
اور دریاے خون مقتولون سے روان ہوا سیف ذویزن نے مظفر ومنصور صنعا مین آنکر قصر غمدان مین کہ
دیدہ نظارگی نے زیر گنبد خضر نظیر اُس عمارت رفیع کا نہ دیکھا تھا سریر سلطنت پر تمکن کیا اور اعیان واشراف
اطراف واکناف بلا وجہت تہنیت عروس مملکت بدرگاہ بادشاہ رفیع المقدار متوجہ ہوئے از انجملہ صنادید
قریش بھی مثل عبدالمطلب بن ہاشم ووہب بن عبد مناف زہری اور امیہ بن عبد الشمس اور طلحہ اور خویلد
اور عبد اللہ بن جدعان وغیرہ عازم قصر غمدان ہوکر بعد طے منازل ومراحل شہر صنعا مین پہونچے اور ملاقات
بادشاہ کو وجہ ہمت کرکے آنکر حاضر بارگاہ ہوئے حاجب نے اجازت دست بوس حاصل کرکے اُس جماعت کو
مع گردنکشان آفاق کہ دست سینہ پر رکھے کھڑے تھے حاضر کیا قریش نے تحف وہدایا گذرانے اور عبدالمطلب نے
اُس محفل مین رخصت طلب کی بادشاہ نے کہا اگر تو آداب عرض مجلس سلطانی سے عہدہ برآ ہوسکے تو جماعت
نہین ہے عبدالمطلب بعبارت مرغوب تہنیت جلوس اسطرح بجالائے کہ آواز تحسین رفقا اُس انجمن مین تا برج
علیین پہونچی مضمون اس رباعی کا انھون نے ادا کیا قطعہ گرچہ پیشہ نکرد کس تعریف + کہ مرا پیشہ یا یہ مقدار

سنیم خود معروف ہنر ہست + چون نسیمی کہ آید از گلزار + جب بادشاہ نے اُنکو کمال حسب پر موصوف پایا اور کیفیت
نسب دریافت کی عبدالمطلب نے اُنھین سے عرض کیا سیف نے عنایات بادشاہانہ مبذول فرماکر کہا
کہ میری خالہ کا بیٹا ہے کیونکہ اور بادشاہ بھی اشراف قبیلہ بنی النجار سے تھی پھر بادشاہ نے انکو اپنے سے
سہ دیر و بہشت ہو کر انکو دار الضیافت مین بھیجا اور وہان کے مہتممون کو حکم دیا کہ مایحتاج خورد کو لات و
مشروبات سے ایسا سرانجام کرو کہ انکو کچھ حاجت نرہے اور تا عرصہ یکماہ نہ اجازت ملاقات دی اور نہ
رخصت الطرف عطا کی جب مدت مذکور منقضی ہوئی ایک دن عبدالمطلب کو خلوت مین طلب کیا اور بعد
تمہید مقدمات کہا کہ امور مخفی اور قضایائے مختفی نے ہمارے مرآت ضمیر پر ارتسام پایا ہے انکو ظاہر کرنے مین
وقوف اغیار سے اندیشہ ناک ہون جو کہ تم مخزن اسرار حکم اور مجمع محاسن شیم اور مظہر سر موعود اور اصل
مقصود ہو خبر خورد دادن تجویز نہین کرتی کہ یہ حال تمسے پوشیدہ رکھون بیت سر لیست در این سینہ کہ
گفتن نتوانیم + گفتن نتوانیم و نہفتن نتوانیم + اور اس اسرار پر جز اہل البصیرت اور ارباب فراست اطلاع
نہین رکھتے چاہیے کہ جہلا و مطلقا ربرو سے تحقاد بیگانہ اس باب مین کچھ زبان پر نہ لاو بلکہ اپنے سایہ کو بھی
اس راز سے محرم نہ کرنا پھر بادشاہ نے باآنکہ اخفا مین مبالغہ کیا اول کار بطریق مجمل بیان فرمایا کہ عنقریب بہ عرصہ
غیب سے ایک امر عالم شہود پر جلوہ پذیر ہوگا کہ موجب فخر و مباہات اخیار دنیا مین اور سبب رفعت درجات
مولی عقبی مین ہوگا اور ساکنان ام القری ساتھ زیادتی اختصاص اُس موہبت عظمی کے مستثنی ہونگے بتخصیص
تیرا وہان شریف انھون نے عرض کیا کہ افصح ترار شاد ہو تا اصل مدعا مشہود ہو غرضکہ بادشاہ نے
عبدالمطلب کو مقام طلب توضیح و تفصیل مین پاکر فرمایا ہر گاہ کہ حریم حریم محترم اور مکہ مکرم مین وہ مہمان
کریم فضائے غیب سے بارگاہ شہود جلوہ فرما ہوگا کہ درمیان کتف اُسکے خال ہوا ور جن و انس کو متابعت
اُسکے ایک انس پیدا ہوگا بواسطہ ظہور اس صاحب سعادت کے شرافت تجکو باوج سموات پہونچا دے گی
عبدالمطلب نے کہا الحمد للہ والمنہ کہ خزانہ فضل ملک متعال سے با خلعت گرانمایہ اور فخر قیمتی کہ موجب
سرافرازی میرے اور میرے عقاب کا ہے بوطن مالوف مراجعت کرتا ہون اگر مہابت و احترام مجلس
عالی نہوتا حقیقت حال سے اسطرح پر استعلام کرتا کہ ہیچ نوع شایبہ شک و ریب اُسمین نہوتا بادشاہ نے
کہا کہ اب وہ وقت ہے کہ ایک تو منزلت خلیل خلقت موسی قدم عیسی ادم محمد اسم حسن رسم تولد کرے اور شاید کہ
پیدا ہوگیا ہو اور ایک علامات اُسکی سے یہ کہ بدایت سن مین ماں باپ سے جدا ہوگئے اور جد و عم اُسکے
بکفالت حال خجستہ مال اُسکے اشتغال کرین اور محض عنایت خداوند سے بمنصب بلند نبوت فائز ہوئے
اور باوجود اُسکے کہ لکھنا نہ جانتا ہو قلم نسخ صحف سابقہ پر کھینچے خلق کو متابعت شیطان سے بعبادت
رحمان دعوت فرمادے اور طبقات امم ہر کہ اُسکے ساتھ مخالفت کرین غالب آوے اور بتونکو توڑے
اور بتخانون کو برباد کرے اور حرارت آتش پرستان آب تیغ آبدار متابعون اُسکی کے منطفی ہو وے اور

اگرچہ مقام محبوبی حضرت مہیمن سنان مین ہو لیکن کوئی دقیقہ فائق عبودیت سے نامرعی نچھوڑے عبد المطلب نے کہا کہ امید بمراحم خسروانہ یہ کہ زبان گوہر فشان بادشاہ سے یہ معنی اس سے بھی واضح تر ارشاد ہووین سیف ذو یزن نے کہا کہ برب العزت خداوند کعبہ ہمارے نزدیک صحت کو پہونچا ہے کہ حد صحیح اُسکا تو ہے اور جو کچھ کہ مین نے تجھسے کہا ہے محض حق اور عین صدق جان کیونکہ یہ حدیث کتب الٰہی اور اخبار سماوی سے کہ فہم ہر شخص بسبب حد ادراک اُسکے نہ پہونچے ہمکو معلوم ہوا ہے عبد المطلب از سر خضوع پیشانی مسکنت و خشوع خاک پر رکھکر سجدۂ تعظیم مین اگئے بادشاہ نے کہا سر سجدے سے اُٹھا اور بیر کلون سے اگر کچھ خبردار ہے تو شرف اعلام ارزانی فرما انھون نے سر اُٹھایا اور تقریر کی کہ میرا ایک فرزند تھا عبد اللہ نام کہ سمت کیاست و فرزانگی با وصف مروت و مردانگی جمع رکھتا اور مجھکو سب میرے فرزندون مین دوست تر تھا بنا بر اہتمام و انتظام حال اُس عزیز کے آمنہ بنت وہب بن عبد مناف کو کہ بحلیۂ جمال و عفاف آراستہ تھی سلک ازدواج مین لایا ولیکن جب آمنہ حاملہ ہوئی وہ قرۃ العین اور ثمرہ فواد میرا عنفوان شباب اور ریعان جوانی مین بساط زندگانی طے کرکے رخت حیات بعالم بقا لیگیا اور مجھکو بدشت اندوہ و محنت چھوڑا اور بعد از حدوث اس واقعہ ہائلہ کے ایک فرزند پیدا ہوا محمود الخصائل اُن علامات کے کہ بادشاہ نے بیان فرمائین اور بہ محمد موسوم ہوا تا اسم مطابق مسمیٰ ہووے اب اُسنے سرحد طفولیت سے گذر کر بمقام صبی انتقال کیا ہے ارباب فراست اور اصحاب کیاست آثار سیادت اور انوار سعادت بشرۂ ہمایون اُسکے سے مشاہدہ کرتے ہین اور بنا بر اُس موانست کے کہ مجھکو اُسکے ساتھ واقع ہے ایسا جانتا ہون کہ عبد اللہ ابتک قید حیات مین ہے عبد المطلب نے یہان تک کلام پہونچایا کہ سیف ذو یزن نے کہا کہ صورت واقعہ یہود سے پوشیدہ بہت رکھنا کیونکہ وہ جماعت اُسکے ساتھ نہایت عداوت رکھتی ہے اور اپنی قوم سے ان باتون مین سے کچھ نہ کہنا اور اُنکے حسد سے ڈرتے رہنا اور جان اور آگاہ ہو کہ جب محمد علیہ السلام مبعوث ہوگا تو قریش اُسکے ساتھ مخاصمت کرینگے اور اسکے رفع مین بہت فتنہ و فساد اُٹھا دینگے اور آنحضرت بحسب ضرورت مکہ سے نکالکر قدم بادیہ ہجرت مین رکھینگے تا آنکہ اہل مدینہ اُنکی متابعت مین آوینگے اور مہم دین مبین اس سرزمین مین تمشیت قبول کریگی اسوقت مین اگر حیات مستعار پر اعتماد رکھتا تو لشکر ترتیب دیکر یثرب پہونچتا اور انتظار قدوم میمنت لزوم کھینچتا اور نصرت دین حق مین کوشش اور تاخیر اس امر مین اس سبب سے ہے کہ غالباً زمان دعوت خجستہ آثار فرخندہ انجام اُسکا نباوُن

فرد
فرشتہ ایست برین نام لاجورد اندود ۔ کہ پیش آرزو عاشقان کشد دیوار ۔

اور بعد از بشارت صاحب ودومان طہارت اور تمام وصیت محافظت اِس بشارت کی تمامی اشخاص قریش کو کہ دس نفر تھے طلب کیا اور ہر ایک کو بانعام دس غلام اور دس کنیز اور دس برد یمانی اور پانچ رطل طلا اور دس رطل نقرہ اور ایک ظرف پر عنبر اور سو اونٹ سرفراز کیا اور جتنا اِن سبکو انعام کیا تھا اسکو برابر عبد المطلب کو

دیا اور اُنسے التماس کیا کہ سال آئندہ دار الملک صنعا مین کو تجدید اہل ملاقات کو اشتغال کرین پھر سبکو دوست کام
بجانب مکہ و جیب الاحترام رخصت کیا اور قضاے ایزدی سے اُسی سال مین مرغ روح اُس بادشاہ حمیدہ خصال کا
شکارگاہ مین بدام صیاد اجل گرفتار ہوا کہ تفصیل اس سانحہ حیرت افزا کی مناسب اس مقام کے نہین ہے اور بعضے
لکھتے ہین کہ عبد المطلب کو مرگ نے امان نہ دی کہ دوبارہ بملاقات بادشاہ جاتے الا اسمین شک نہین کہ انکو سیف
ذی یزن سے وثوق تعبیر خواب کہ پیش از ولادت حضرت نبوی علیہ السلام دیکھا تھا زیادہ ہوا اور چونکہ ان اوراق
مین مرۃ بعد اخری منامات صادقہ سلک تحریر مین آوینگے ذکر شمہ حقیقت منام اور اسکے اقسام کا شاید کہ نزدیک
خردمندان صافی ضمیر چندان نامناسب نہ معلوم ہووے بلکہ واقفون کو وسیلہ زیادتی معرفت اور ناواقفین کو
بمقتضاے قول مشہور کہ علم شی بہتر از جہل اوست موجب مزید مفاد ہووے ارباب ہوشیاری اور بیداری پر مخفی
نہے کہ خواب عبارت ہے باز رہنے حواس ظاہر کے مشاہدہ محسوسات سے بوسطہ میل کرنے روح حیوانی کے
بسوے باطن پس اگر نفس اس حال مین کسی صورت کو ملاحظہ کرتا ہے تو اُسکو خواب کہتے ہین اور خواب بمعنی ثانی
دو قسم پر منقسم ہوتا ہے راست اور دروغ خواب راست وہ ہے کہ جب نفس بشری شواغل حسی سے فراغت پاوے
بنابر مناسبت اصلی کے بملاء اعلی اور منتسبان عالم بالا اور اتصال روحانیات بعضی صورتون پر کہ مبادی عالیہ
مین منطبع ہین مطلع ہووین چو یہ قضیہ نزدیک فرقہ صوفیہ اور جمیع حکماکے مقرر ہوا کہ مجموع صور حوادث
عالم کون و فساد نفوس فلکی مین مرتسم ہین چنانچہ خیال مین کہ عقب حس مشترک مقدم دماغ ہر بنی نوع انسان کے ہے
اور جو کچھ کہ اس حس مین حواس ظاہر سے پہونچتا ہے مخزون خیال ہو جاتا ہے اور سب صور اشیا اُسمین ارتسام پاتے
ہین اور جب نفس ناطقہ قوی ہوتا ہے اور متخیلہ ضعیف پس جو جواہر شریفہ عالیہ عالم دوم مین نفس پر قابض ہوتے
ہین وہ اُسمین کچھ تصرف نہین کرسکتا اور نہ بصورت دیگر قدرت انتقال رکھتا ہے بلکہ اسی طرح حافظہ کو تفویض
کر دیتا ہے اور نائم بعد از بیداری اس نفس کو کہ نفس فلکی سے نفس بشری پر انعکاس پایا ہے اپنے خیال مین
موجود پاتا ہے یہ خواب ہوتا ہے راست غیر محتاج بہ تعبیر اور اگر متخیلہ بھی قوی ہووے اور اس صورت مین
کہ نفس فلکی سے نفس بشری پر انعکاس پایا ہو تصرف کرے اور لباسہاے مناسب انکو پہناکر خیال کو
سونپے یہ خواب ہوتا ہے راست محتاج بہ تعبیر ان مقدمات سے لازم آیا کہ خواب راست بھی دو قسم پر تقسیم
پاوے جیسا کہ خواب مطلق منقسم ہے اور رای ارباب دانش پر پوشیدہ نہین کہ رویاے صادقہ مخصوص
بمقلدان قلادہ شریعت دلیل ہوتا ہے جب قوت متخیلہ قوی ہوا و نفس ضعیف متخیلہ نفس کو بنابر رعایت قدیم
خواب مین اپنی حرکات تشبیہ و تمثیل اور تالیف و تفصیل سے مشغول کرکے مطالعہ عالم معقول سے اُسکو مانع آوے
کیونکہ متخیلہ کا یہ کام ہے کہ پیوستہ اشیا کو باہم تشبیہ دیوے اور اشیاء مفصلہ کو بایکدیگر ملتئم کرے کبھی ہووے کہ اجزاے
ملتئمہ کو جدا گردانے اور تصویر نفس اسوجہ پر خالی ہووے مصرع زہے تصور باطل زہے خیال محال ۔ اور کبھی
ہو کہ کوئی خلط اخلاط اربعہ مین سے بدن پر مستولی ہووے اور متخیلہ بمقام مناسب اُس خلط کے مختلف صورتین

نفس کو دکھا دے مثلاً جب خون بدن مین غلبہ پا دے اور اُسکے بخارات رنگین صاعد بسوے دماغ ہون
اور نفس ناطقہ نے بدستیاری تخیلہ بیداری مین کسی صورت کا ادراک کیا ہو وہ صورت عالم خواب مین حس مشترک
مین منطبع ہو تو خواب مین اُس کال سرخ رنگ یا آتش ملاحظہ ہو دے اور در صورت ازدیاد صفرا صور زرد اور
زیادتی بلغم مین دریا و باران اور کثرت سودا مین تیرگی و سیاہی اور صورتین مہیب دکھائی دیتی ہین پس فحوائے
ان سطور سے واضح ہو کہ رویا ے کاذبہ تین طرح پر ہوتا ہے یعنی ایک تو بسبب ضعف نفس ناطقہ کہ قوت متخیلہ اسمین تصرف
کرتی ہے اور دوسرے غلبہ اخلاط بدنی سے اور تیسرے جو مذکور کہ اوقات بیداری مین ہوتے ہین بسبب فرط توجہ
طبع کے وہی امور یا باندک اختلاف دیکھتا ہے مصرع چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد + بہرحال منجملہ منامات صادقہ
مستغنی التعبیر کے ایک خواب عبد المطلب کا ہے کہ صورت واقعہ اُسکی یہ ہے کہ ایک دن حجرہ مین اشاغل سے فارغ ہو کر
یہ سوتے تھے کہ قلم قضا نے اُنکی لوح خاطر پر ایک سطر عجیب لکھی اور مرآت ضمیر انکا ساتھ ایک صورت بدیع کے
نقش پذیر ہوا یہ بادل صد بیم ایک کاہنہ پاس گئے کہ فن تعبیر مین عدیم المثال روزگار تھی کاہنہ آثار خوف
و رعب انکی بشرہ پر مشاہدہ کر کے پرسان حال ہوئی عبد المطلب نے کہا کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہے کہ اُسکی
مہابت سے پریشان خاطر ہون اور مین نے اسطرح پر دیکھا ہے کہ ایک زنجیر سفید میری صلب سے ظاہر ہے اور
اُسکے چار طرف ہین ایک جانب اسمین سے فرما سے پیوستہ اور ایکطرف تا ثری اور ایک سرا اسکا ملحق بمشرق اور
سر دیگر ملتصق بمغرب ہے اور مین بچشم تعجب اُسکو دیکھتا ہون کہ ناگاہ وہ زنجیر ایک درخت سبز و خرم ہو گیا کہ مشتمل تھا
جمیع آثار پر کہ عالم نباتات مین ہوتے ہین اسمین موجود ہین اور دو پیر روشن ضمیر فرخ لقا پاصفا اُس درخت
کے نیچے کھڑے ہین اور مین نے اُن دونون سے نام و نشان انکا پوچھا ایک نے کہا میرا نام نوح ہے اور دوسرے نے
فرمایا کہ میرا نام ابراہیم خلیل ہے پھر مجھکو کہا کہ اے عبد المطلب یہ درخت وہ اصل شریف ہے کہ آبا و اجداد سے
تجھ تک پہونچا اور تیری پشت سے ظہور پایا اور قرن بقرن اور صلب بصلب بعہد و میثاق انتقال پاتا رہا کاہنہ نے
کہا اگر اس امر مین تو صادق ہے تو ایک شخص تیری نسل سے ظاہر ہو کہ سقیمان صوامع ملکوت اور ساکنان حصائر
ناسوت غاشیہ اطاعت اُسکا اپنے دوش پر ڈالین اور حلقہ اطاعت اسکا کان مین پہنینگے اور زنجیر دلیل ہے استحکام قواعد
دین اور کثرت انصار پر اور حلقے اسکے مبنی ہین ثبات امر اور استحکام کار اُس صاحب سعادت کے جو کہ اُسکی
ساتھ مخالفت کرے مانند قوم نوح لطوفان عدم اور گرداب فنا گرفتار ہوا اور جو کہ اُسکی فرمانبرداری کرے
آتش جہنم اُسپر گلستان خلیل ہوا اور وہ سعادتمند احیا امراسم ملت ابراہیمی مین شرط التفات اور حسن اہتمام
بجالاوے کہ تا انقراض عالم قصور و انہدام قواعد قصر نبوت اور ارکان امانت اسکے مین راہ نہ پاوے
اور راویان اخبار صادقہ روایت کرتے ہین کہ زمان عبد المطلب مین بسبب غلبہ قریش اس گروہ پر کہ
انکے ساتھ مجادلہ و قتال کے لیے آئے تھے یہ تھا کہ نور نبوت انکے چہرہ پر بشکل مستدیر کہ افضل اُس کال ہے
ظاہر ہوتا اور راز رد دے تجربہ کوئی اہل مکہ مین سے کچھ شک نرکھتا تھا اور جب واقعہ صعب و سخت

دربیش آتا ساکنان ام القریٰ دست بدعا اُٹھا کر شکوہ نزد حضور مجیب الدعوات تشفیع کرتے تھے اور وہ مہم و مشکل الطریق اسہل کفایت ہوتی تھی مصداق اس مقال کا یہ کہ ایک نوبت مکہ بین قحط غلّا اس مرتبہ ہوا کہ مردم تمنائے نان سے بتماشائے فرادیس و جنان مشغول ہوتے تھے و ما احسن قیل بیت چنان قحط سالے شد اندر دمشق + کہ یاران فراموش کردند عشق + اور گاہے خشک الی حد کو پہونچتی کہ تم بھی زبان بیوہ اور یتیمون کی آنکھو نبین نرہنا تھا اور جب اشتیاق نان وگوشت سے جان بلب اور دل دہقان آنا صنا دید قریش اور سرداران عبد المطلب کے ساتھ کوہ شبیر پر جاتے اور انکو بتضرع و تخشع وسیلہ گردانکر منعم بے منت سے وہ موہبت کہ بالذات واسطہ سبب حیات جہانیان ہے مسئلت کرتے اور دعا اُس جماعت کی باسرع اوقات قرین اجابت ہوتی اور بسبب نزول باران رحمت کشت زار امید ساکنان حرم خرم و شاداب ہوتا اور یہ محض برکت قرب زمان ظہور سید المرسلین و خاتم النبیین صلوات اللہ و سلامہ علیہ الی یوم الدین سے صدور پاتا تھا اور لکھا ہے کہ نتائج لطف ایزدی سے عبد المطلب بوجود دس پسر اور چھہ دختر مسرور و مستبشر ہوئے اول پسر اُنکے فرزندون بین کہ بخلعت ہستی مخلع ہوا حارث تھا اور اسنے حفر چاہ زمزم بین اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ سعی بلیغ کی اور ابوسفیان اور مغیرہ اور نوفل جملہ فرزندان حارث سے تھے اور ابوسفیان سال فتح مکہ مین مسلمان ہوا اور سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے باب مین فرمایا کہ ابوسفیان سید جلساء اہل جنت سے ہے اور حالات اور قضایائے عام انکے آیندہ مسطور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ اور یہ وہ ابوسفیان نہین ہے کہ پدر معاویہ سلطان شام ہے اور دوسرا ابولہب اور اُسکو ابوعتبہ بھی کہتے تھے اور جملہ سارقان غزال خانہ کعبہ سے ایک یہ ہے کہ باعث دزدی اسکا یہ تھا کہ ایک سب ابولہب ہمراہ قریش کے کھانا کھاتا تھا اور کنیزگان مغنیہ سرود کرتی تھین جب اسباب طرب تمام ہوا اور نقدی رائج تران دو آہو برہ طلا سے کہ عبد المطلب نے چاہ زمزم سے نکالے تھے نظر نہ آئی لاجرم وہ غزال کعبہ چرا کر بیچ لئے اتفاقاً عبد المطلب سرائے اہل عیش کے دروازے پر گذرے اور آواز ان عورتونکی گانے کی سُنی کہ یہ وہ ابیات گا رہی تھین کہ مشتمل تھین اس امر پر کہ وہ فعل منکر ان سے صادر ہوا عبد المطلب نے اور اہل قوم کو اس معنی سے آگاہ کیا اور اس گروہ کو پکڑ کر فراخور حال تنبیہ اور تادیب کی اور فرزندان ابولہب سے عتبہ اور عتیبہ ہین کہ مان انکی ام جمیل تھی پھوپھی معاویہ کی اور خواہر ابوسفیان کی کہ فحوائے آیت حمالۃ الحطب اُسکے حال کا مبین ہے اور تفصیل اس مجمل کی اسطرح پر ہے کہ ام جمیل یعنی زن ابولہب عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بغایت کوشش کرتی تھی بحدے کہ پشتارے خارستان اور درخت مغیلان سے لاکر ہنگام شب راہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین پراگندہ کرتی تا جب وقت صبح دولتخانہ مین سے مسجد الحرام مین جاوین وہ خار پائے مبارک کو آزار پہونچاوین کہتے ہین ایک دن اُسنے خار کا بار سر پر رکھا اور رسن اُس پشتارے کی اپنے گلے مین محکم باندھی کہ ناگاہ وہ اُسکی سر پر سے گرپڑا اور اُس ہی سے

اسکا گلا گھٹ گیا اور یہ اس خفگی سے راہی دوزخ ہوئی اور اسی طرح سے ابولہب بھی تا آخر عمر خصومت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مصر رہا یہانتک کہ بارہا اسنے بنابر ہلاک آپکے قصد کیا لیکن محافظت الٰہی مانع آئی
اور بیچ تفسیر عزیزی کے تفسیر سورۂ تبت مین لکھا ہے کہ جب سورۂ شعرا مین آیت وانذر عشیرتک الاقربین
نازل ہوئی یعنی اور ڈرا تو اے محمد خویشان نزدیک اپنے کو عذاب خدا سے آیت واخفض جناحک
لمن اتبعک من المؤمنین فان عصوک فقل انی بریٔ مما تعملون یعنی اپنے بازو نیچے رکھ
انکے واسطے جو تیرے ساتھ ہون ایمان والے پھر اگر تیری نافرمانی کرین تو کہہ دے مین الگ ہون تمھارے
کام سے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف فرما ہوئے اور ہر ایک کو اپنے اقارب مین سے
آواز دی اور سب جمع ہوئے بعد ازان فرمایا کہ اگر مین کوئی خبر دون از عقل تمسے کہون اسکو باور رکھنا مثلا
اگر کہون کہ لشکر جرار تمھاری تاخت و تاراج کے واسطے عقب اس پہاڑ سے پہونچا ہے اسکو باور رکھو کسواسطے
کہ تم بسبب نشیب مقام ایستادگی نہین جانتے کہ پہاڑ کے پیچھے کیا ہے اور مین فلاس کوہ پر سے کھڑا ہون دور دور کا
حال مجھے نظر آتا ہے پس جو کچھ کہ مین کہون قابل اعتبار ہے سب نے کہا درست ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا پس تمکو ڈراتا ہون عذاب خدا سے کہ اگر میری اطاعت نکروگے اور بقرآن شریف ایمان نہ لاؤگے تو
تمپر عذاب نازل ہوگا اور مجھسے سوقت کچھ نہوگا ابولہب کہ نام اسکا عبدالعزی ہے کہ یہ عم علاتی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا تھا اسنے حرف سخت آنحضرت کی جناب مین کہا کہ آیا اسی کاروبار کے واسطے ہمکو بلایا اور جمع کیا تھا
ہلاک ہوجیو تو اے محمد یہ سورت اس خبیث کے جواب مین نازل ہوئی قال اللہ تعالیٰ تبت یدا ابی لہب
یعنی ہلاک ہوجیو ہاتھ ابی لہب کے وتب اور ہلاک ہوجیو ابولہب ما اغنی عنہ مالہ وما کسب یعنی کچھ فائدہ
نہ کیا اس سے مال اسکے نے اور جو کچھ کہ کسب کیا نام اور جاہ اور اولاد اور اتباع اور یار اور دوست سے اور
بعضون نے اس امر سے مال کتسبی اور مال موروثی مراد رکھا ہے اور بعضے فرزند سے مراد لیتے ہین بہر کیف
ہر ایک ان امور سے محتمل ہے اب بیان بے نفعی مال و ملبوسات اسکے کا فرماتے ہین کہ اگر یہ چیزین دنیا مین
اسکو فی الجملہ نفع کرینگی تو بھی آخرت مین کہ بیشتر محل حاجات اور جائے استقرار و ثبات ہے اصلا نفع نہ کرینگی
کیونکہ سیصلی نارا ذات لہب ہے کہ داخل ہوا آتش مین یعنی بمجرد مرگ اسکو آگ مین ڈالین اور انتظار روز قیامت
اسکے حق مین نہ کرین بخلاف اور کافرون کے ذات لہب صاحب شعلہ ہائے عظیم کیونکہ کفر اسکا اور ون کے
کفر پر زیادتی رکھتا تھا بجہت قرب قرابت اور کمال اطلاع احوال و عادات رسول صلے اللہ علیہ وآلہ پر
اور علاوہ اس سے بنا بر مزید عداوت اسکے اور علاوہ ازین اسباب زیادتی عذاب اسکے یہ ہین کہ انکی
محبوبہ کو سامنے اسکے عذاب مین جلاوینگے اور اسیواسطے فرمایا وامراتہ حمالۃ الحطب مراد یہ کہ وہ عورت کہ ہیزم
کشی کرتی دنیا مین اشتارۂ خار لاتی تھی اور راہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین پراگندہ کرتی تھی دوزخ مین مقابل
اسکے ڈالی جاویگی فی جیدہا گردن اس عورت مین کہ جائے باندھنے قلادہ جواہر و زیور ہے حبل من مسد رسی

ہوگی پوست سخت خرما سے کہ اسکو محکم بٹا ہوگا اور خاصیت اس رسن کی یہ ہوگی کہ جب عرق مین تر ہوگی زیادہ تمدد یعنی اینٹھنا پیدا کریگی اور موجب خفگی گلو بغایت ہوگی اور مطابق اس حرف کے کہ اسکی شان مین آیا اسی طرح سے دنیا مین واصل جہنم ہوئی واللہ اعلم ہے اور تاریخ مین مذکور ہے کہ دو دختر آنحضرت صلی اللہ علیہ حضرت رقیہؓ اور ام کلثوم ساتھ دونون فرزندون ابولہب کے کہ عتبہ اور عتیبہ نام رکھتے تھے نامزد ہوئی تھین ابولہب نے اپنے بیٹون سے کہا کہ اگر تم میری رضامندی چاہتے ہو اس علاقہ سے دست بردار ہو والا تا دم مرگ تمہارا منھ نہین دیکھنے کا پسر کلان نے کہ عتبہ تھا سکوت کیا اور پسر دوم کہ عتیبہ تھا از راہ کمال بیحیائی اس جگہ سے اٹھکر آنحضرت کے پاس آیا اور بے محابا کہا کہ مین نے تیری دختر کو چھوڑا اور الفاظ ناسزا وہ ملعون زبان پر لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بار خدایا ایک کتا اپنے کتون مین سے اسپر مسلط فرما کہتے ہین اسکو شام مین ایک شیر نے پھاڑ ڈالا اور تیسرا بیٹا عبدالمطلب کا عبد شمس ہے کہ کثرت خیر و احسان سے اسکو تجل کہتے اور اسکی اولاد نہین ہوئی چوتھا پسر انکا مقوم ہے کہ یہ اور سید الشہدا حمزہ ایک مان سے ہین اور حال مقوم غیر ازین کچھ نہ معلوم ہوا پانچوان غرار ہی اور یہ جملہ شعرائے مشہورہ عرب سے ہے اور کنیت اسکی ابوطاہر اور یہ بھی لاولد رہا چھٹا زبیر اور یہ بھی جملہ شعرائے عرب سے ہے ساتوین ابوطالب اور انکے چار فرزند حضرت علی اور عقیل اور جعفر اور طالب اور دو دختر ام ہانی کہ والدہ انکی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہے کہ مومنات مہاجر سے ہے اور ذکر ابوطالب اور کیفیت اہتمام انکا نسبت بحال حضرت خیر الانام بالتفصیل عنقریب سمت گذارش پاویگا انشاء اللہ تعالی آٹھوین عبداللہ ہین کہ زیباترین قوم و قبیلہ تھے و بغیر از سید کونین انکے کوئی فرزند نہ تھا نوین حمزہ کہ بڑے پہلوانان عرب سے ہین اور کنیت انکی ابو عمارہ اور انکا ایک فرزند تھا عمارہ نام اور ایک دختر مسماۃ بام ابوالمہاز دسوین عباس کہ کنیت انکی ابوالفضل تھی کہ تین برس پہلے عام الفیل سے متولد ہوئے اور بعد از انکہ چھیاسی منزل منازل زندگانی سے طی کی تھی کہ زمان خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین درمیان مدینہ کے وفات پائی اور حضرت عثمان نے انپر نماز گذاری اور عباس کے چھہ فرزند تھے عبداللہ اور فضل اور قثم اور معتد اور عبدالرحمن اور ایک دختر ام صفیہ حلبشیہ نام اور مان انکی ام فضل بنت حارث خواہر میمونہ کہ امہات مومنین سے ہے اور اسامی دختران عبدالمطلب یہ ہین صفیہ عاتکہ مضائرہ امیمہ اروی اور یہ سولہ فرزند عبدالمطلب کے خواتین متعددہ سے پیدا ہوے تھے اور انکے فرزند بعضے جاہلیت مین اور بہتے اسلام ہین زمرہ اشراف و اعیان انام مین انتظام رکھتے تھے چنانچہ چھہ تن انمین سے قبل از بعثت فوت ہوے اور چار پسر زمان نبوت احمدی مین رہے ایک عباس کہ رووس ہشلیہ ان کے القاب سے تمکین ہین اور دوسرا ابولہب کہ باتفاق کافر ہے اور تیسرا حمزہ اور چوتھے ابوطالب کہ انکے ایمان مین اختلاف ہے کیونکہ بعضے علما معتزلہ اور کافہ امامیہ کا اعتقاد یہ ہے کہ ایمان لائے تھے اور جمیع ائمہ اہل سنت و جماعت

اس امر پر ہین کہ تا آخر عمر اپنی اجداد کی ملت پر تھے اور دونون طائفہ اپنے اثبات و اعتقاد پر دلائل قائم کرتے ہین کہ تشریح انکی لائق اس مختصر کے نہین ہے واللہ تعالی اعلم ولیکن اتفاق سب کا اسپر ہے کہ بیشک شیبہ عبدالمطلب نسبت آنحضرت رسالت پناہ محبت مفرط رکھتے تھے اور محبت اور شفقت انکی حضرت پر اس مرتبہ تھی کہ اپنی اولاد صلبی سے انکو بہتر جانتے اور گاہ گاہ کہتے اور ایما کرتے کہ اس کودک مین شان عظیم درپیش ہے اور عنقریب بمعارج سروری اور مدارج نیک اختری ترقی کریگا کہتے ہین کہ ایک سایہ خانہ کعبہ پر فرش ہوتا تھا اور مسند وسادہ واسطے نشست عبدالمطلب اور انکی اولاد کے بچھاتے تھے اور یہ وہان اور انکی اولاد اسپر بیٹھتے اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس فرش پر بالاتر آنکر چارزانو باتمکین تمام جلوس فرماہوتے اور اعمام حضرت خیرالانام آپکو اس حرکت سے منع کرتے تو عبدالمطلب انکو اس ممانعت سے مانع آتے اور اگر عبدالمطلب خواب مین ہوتے تو بجز آنحضرت کے کوئی یارا اور قدرت نرکھتا تھا کہ انکو بیدار کرے اور اگر خلوت مین جاتے تو سوائے حضرت کے وہان کوئی بار نپاتا تھا اور پیوستہ عبدالمطلب حرکات اور سکنات معجز آیات حضرت سے آثار سیادت و سروری مشاہدہ کرتے اور بر سبیل تفاخر آشنا و بیگانہ سے اسکو تقریر فرماتے اور آخر ایام حیات اپنی مین کفالت فخر دو عالم بابوطالب حوالہ کیا کہتے ہین جب مرض نے مزاج عبدالمطلب پر استیلا پایا اور طبیعت انکی دفع بیماری قوی سے عاجز آئی اپنے فرزندون کو جمع کیا اور کہا اب وہ حالت کہ ناگریز مخلوقات ہے نزدیک پہونچی اور ضمیر مین کوئی دغدغہ نہین ہے غیر اس اندیشہ محمد کے کہ اسکا باپ ورنہ مان اس جہت سے میری خاطر نہایت پریشان ہے چاہیے کہ تم سب فرزند قبول کرو کہ بعد از فوت میرے یہ تعہد اسکے قیام کرو ابولہب اور بعضے اخوان نے اگرچہ قبول کیا مگر انکو ملتمس انکا مبذول نہ پڑا جب ابوطالب نے دیکھا کہ مطلوب برادران بانجاح مقرون ہنوا لاجرم بعرض پدر بزرگوار پہونچایا کہ رضائے سرور قریش و دیار عرب ہو تو اعلائے شان احمدی اور ارتفاع مکان محمدی اور اہتمام ترتیب ثمرۃ الفواد اور سعی ترسیع سردوحہ مراد مین حسب مقدور و الامکان بتقدیم پہونچادون اور روا نرکھون کہ غبار ملال احوال وبال اسکے پر بیٹھے عبدالمطلب کو یہ التماس موافق طبع آیا کہا کہ ہمیشہ سوانح حالات اور حدوث واقعات محمد باوجود صغر سن کے مستشار میرا تھا اب اس امر مین اسکے ساتھ بھی مشورہ کرتا ہون دیکھون کہ وہ کیا مصلحت دیتا ہے یہ کلام کرکے بسوے خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوے اور کہا تیرے داغ فراق اور سوز مہاجرت کو جہان فانی سے بعالم جاودانی لیجاتا ہون بعد از فوت میری اپنے کون سے چچا سے میل رکھتا ہے تا مین اس سے مراسم حفاظت تیری مین شرائط تاکید بجالاؤن خواجہ علیہ التحیۃ والسلام اٹھے اور ابوطالب سے معانقہ کیا اور انکے زانو پر جلوس فرمایا عبدالمطلب نے کہا الحمدللہ کہ رضا تیری میرے اختیار کے موافق ہے مصرع ہرچہ رضائے تو ہست رضائے ماہمان ، پھر ابوطالب سے کہا کہ محمد کو مین تجھے سپرد کرتا ہون چاہیے کہ شرائط تحفظ اسکے مین لوازم تیقظ بجالاوے ایسا کہ وفور سعی اور بکمال اہتمام تیرے سے مراعات اس فرزند مین کوئی دقیقہ نامرعی نرہے اور آگاہ ہو کہ

اندک مدت مین یہ سید قوم بلکہ سرور عالم ہوگا اگر اقبال تیرا مساعدت کریگا تو زمان ظہور اسکے کو پاوے گا
اُسوقت تجکو معلوم ہوگا کہ داناترین اہل عالم اسکا مین تھا ابوطالب نے وصیت پدر صمیم قلب سے قبول
کی اور ہاتھ پکڑ کر عہد و میثاق باندھا بعد از وقوع پیمان عبدالمطلب نے کہا اب سکرات موت اور
تلخی جانکنی میرے اوپر آسان ہوئی اور روے مبارک حضرت رسول کو چومنا شروع کیا اور کہا کہ کسیکو
اپنے فرزندون مین سے خوشبو اور خوشرو تجھسے مین نے نہین پایا جب وصیت تمام ہوئی نقد زندگانی
بتقاضی اجل سپرد کی مدت عمر انکی ایک سو بیس برس کی تھی حضرت رسول مقبول آٹھ برس کی عمر مین انسے
جدا ہوئے اور رعایت کنف ابوطالب مین تا زمان قرب ہجرت مکہ مین بفراغ بال مقیم رہے اور ابوطالب نے
تا مدت العمر اپنی بوفاے عہد و پیمان قیام کیا یہ تھا حال عبدالمطلب کا کہ بقدر حاجت لکھا گیا اور ہاشم
کہ پدر بزرگوار انکے تھے نام انکا عمرو ہی اور ہاشم اس جہت سے کہتے ہین کہ ہشم بمعنی نان ریزہ کرنے کے ہین اور روضۃ الصفا
مین مرقوم ہے کہ نام انکا عمران ہی بنا بر رفعت رتبہ کے کہ یہ رکھتے تھے انکو عمران العامی کہتے تھے کسواسطے کہ یہ سال قحط
اور عسرت مین بسو ملک دیار شام جاکر وہان سے نان بے اندازہ شتران کثیر پر لاد کر حرم مین لاتے اور روز و شب
ذبح کرکے پکاتے اور نان ہاے خشک کو ثرید بنا کر ہر روز دس دفعہ تقسیم کرتے اول جنسنے کہ عرب مین مہمانون کو
یہ ثرید ضیافت کی یہی تھے اور اسی جہت سے ملقب بہ ہاشم ہوئے اور یہ سخاوت مین ضرب المثل اور صباحت
مین بے بدل شعہ انوار مصطفوی جبین مبین انکی سے ایسے درخشان تھے کہ جو کوئی انکو دیکھتا تاب نظر نہ لاتا
اور پیشانی زمین پہ رکھتا بعضے سلاطین ترسا کہ مقلد ملت نصاری تھے اس معنی کو اخبار سماوی سے جانکر
بہ مصاہرت انکی راغب تھے از انجملہ ہرقل نے ایک قاصد انکے پاس بھیجا اور وہ مخدرہ کہ اپنی شبستان عزت
مین رکھتا تھا انپر عرض کی ہاشم نے قبول کرنے التماس اُسکی سے اعراض کیا آخر الامر بواسطہ اُس خواب کے
کہ مدینہ مین دیکھا تھا سلمہ کو کہ اشراف قبیلہ تجار سے تھی اور زیور عقل و فہم سے آراستہ تھی حبالہ نکاح مین لائے
مشروط باین امر کہ وضع حمل خانہ سلمہ مین ہووے اور بعد از عقد اُس خاتون کو مکہ مین لیگئے جبکہ اسکو حمل
عبدالمطلب رہا بنا بر اس شرط کے کہ واقع ہوئی تھی اُسکو مدینہ مین لاتے اور جب عبدالمطلب پیدا ہوئے ہاشم
بجانب شام گئے مقام غزہ مین کہ توابع دمشق سے ہے مریض ہو کر ہنگام نزع وصیت کی کہ کمان اسمعیل پیغمبر اور
علم اور کلید خانہ کعبہ کہ باپ سے بیٹے کو منتقل ہوتا آتا ہے عبدالمطلب کو تفویض کرین اور ایام جوانی
مین عالم فانی سے انھون نے رحلت کی اور قبر انکی اس دیار مین معروف و مشہور ہے اور بعضے کہتے ہین
ہاشم پیش از ولادت عبدالمطلب شام مین گئے اور مرض موت مین کمان اور علم اور کلید اپنے بھائی کو سپرد کیا
اور اپنی حکومت بھی انکی راے پر قرار دی پھر اُن شیار مذکور نے اُسنے بعید المطلب انتقال پایا اور اُنکے
چار بیٹے تھے اسد کہ پدر مادر امیر المومنین علی کرم اللہ اور نضلہ اور صیفی اور عبدالمطلب کہ ہمارے پیغمبر کے
جد ہین اور نام عبد مناف اُنکے پدر بزرگوار کا مغیرہ ہے اور کنیت انکی عبدالشمس ہے اور مناف نام ایک صنم تھا

اصنام مین سے اور غایت حسن و جمال سے کہ یہ رکھتے تھے انکو قمر بھی کہتے تھے اور انکے بھی چار فرزند تھے ہاشم
کہ جد عبد اللہ ہین اور عبد الشمس کہ جد بنی امیہ ہے اور نوفل کہ جد جبیر بن مطعم ہے اور مطلب کہ جد اعلی امام شافعی ہے
کہ شافعی مطلبی اسی جہت مشہور ہوئے اور حکومت کہ انکے باپ سے انپر منتقل ہوئی ملوک اطراف نی بالخاف
عبد مناف مبادرت کی اور کہتے ہین کہ ہاشم اور عبد الشمس توام پیدا ہوئے تھے اور پیشانیان انکی باہمدگر
ہنگام ولادت چسپیدہ تھین اور روضۃ الاحباب مین مرقوم کہ مشہور اسطرح پر ہے کہ انگشتین دونونکی چسپیدہ
تھین ہرچند لوگون نے سعی کی کہ افتراق اخوین حاصل ہووے میسر نہوا آخر الامر بتحریک شمشیر جدا کیا
ولیکن اسوقت بعضے ارباب بصیرت نے بملاحظہ صورت تفریق سیف کہا کہ یہ اس امر کی علامت ہے کہ
کہ اولاد ان دونون بھائیون کی اظہار ما فی الضمیر اپنا آپسمین بہ شمشیر اور مہمات اپنے باہم بحکومت تیغ
بانقطاع پہونچائین چنانچہ انجام کار بمقتضاے العقل نصف الکرامات اسی طرح ظہور مین آیا اور انکی نسل
مین بھی اثر اسکا باقی رہا مصدق اس مقال کے وہ قضایا ہین کہ درمیان حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ و ابوسفیان اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سلطان شام معاویہ اور حضرت امام حسین علیہ السلام
اور یزید پلید مین واقع ہوئے کہ تفصیل انکی سے کتب سیر مشحون مین اور قصی بمعنی بعید ہے نام انکا زید ہے
اور لقب مجمع اور قضاعہ اور انکو قصی اور مجمع اسواسطے کہتے ہین کہ قریش بعد از پراگندگی سعی انکی سے
جمع ہوئے اور صورت واقعہ اسطرح پر ہے کہ ایکمرتبہ بنی خذیفہ کو مکہ سے خارج اور قریش کو جمع کر کر منازل کو
انپر قسمت کیا اور ایک جماعہ کو کہ بزیادتی شرف اختصاص رکھتے تھے مکہ مین جگہ دی اور بعضون کو کہ انسے
مرتبہ مین نازلتر تھے ظاہر مکہ مین جاے تعین کی اور زمرۂ اول قریش بالطح اور فرقۂ دوم کو ظواہر اور
وجہ توصیف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بالطحی اس جہت سے ہے اور قصی انکو اس سبب کہتے ہین کہ
بعد از فوت پدر اور ملازمت اور جد کے شام مین جا کر چند مدت وہین رحل اقامت ڈالا جب انکو
تقصی یعنی مباعدت قبیلہ اور قوم سے حاصل ہوئی بہ قصی لقب ہوئے بنظر اسکے کہ قصی بمعنی ابعد یعنی
خوردک اور افتادہ ہے اور یہ دور پڑے تھے اپنی قوم سے اور وہ مکان کہ قریش نے جاے فیصل قضایا
کلیہ قرار دیا تھا انھون نے اسکو بنا کیا دار الندوہ مجلس قوم اور جاے سخن انکے کو کہتے ہین ندوہ لغت مین
بمعنی سخن گفتن اور ندی اور ناد یہ بمعنی مجلس ہے لکھا ہے کہ قصی نے ایکدن ایام حیات مین اپنی
اہل بیت کو جمع کیا اور بتقوی اور پرہیزگاری وصیت کی اور غضب الہی سے ڈرایا اور بعد از تمام
نصیحت اپنے ہر ایک فرزند کو ایک مہم پر نامزد کیا اور نقابت و ابالت کو بعبد مناف قرار دیا اور علم
دربانی خانہ کعبہ بعبد الدار اور رفادہ کہ عبارت ضیافت حجاج ہے بعبد العزی تفویض فرمایا اور سقایت
زمزم اور حجابت کعبہ اور رفادہ اختراعات انکے سے ہے اور کلاب بکسر کاف بمعنی بہ گرخصومت کرنا
یا جمع کلب اور کلب بالفتح بمعنی سگ اور مراد معنی کثرت ہین جیسے کہ سباع بالکسر جمع سبع ہے بمعنی

درندہ نام کرتے ہین اور دأب اعراب تھا کہ اپنے فرزندون کے اسطرح پر نام رکھتے ہین ایک اعرابی سے پوچھا کہ
تم اپنے فرزندون کے نامہاے بذشل کلب و ذیب کیون رکھتے ہو اور اپنے غلامون کو باسمہاے نیک مانند
مرزوق و رباح کسواسطے موسوم کرتے ہو جواب دیا کہ نام کرتے ہین ہم اپنے فرزندون کے بنا بر تخذیر دشمنون کے
اور غلامون کے اپنے واسطے اور نام کلاب حکیم ہی اور بعضے کہتے ہین عروہ اور یہ سرور قریش اور اشراف قبیلہ
عدنان تھے اور بعد ازانکہ دیدہ کلاب بجمال قصی روشن ہوئے کہا بشارت ہو تجھے اے معشر قریش کہ میرے فرزندونکو
شرف حاصل ہوگا بواسطہ صاحب ملت کے کہ النبی ظہور مین آویگا اور تمھاری اولاد بھی اُس شرف سے محروم
نہوگی جو کہ اُسکی مکافات کریگا آفات عاجل و آجل سے سالم رہیگا اور واے اُس شخص پر کہ یہ سنکر بھی طغیان
و عناد اور سرکشی کرے لیکن حقیقت اس کلام کی تا ظہور اسلام مخفی اور پوشیدہ رہیگی اور پدر بزرگوار انکے
مُرہ ہین آثار النبوت اور مدارج مین لکھا ہی کہ یہ اول وہ شخص ہی کہ جمع کیا قوم عروبہ کو اور عروبہ بفتح عین
مہملہ نام روز جمعہ ہی جمع کرتے تھے اس روز مین قریش کو اور خطبہ پڑھتے تھے انپر اور نصیحت کرتے تھے انکو بہ بعثت
پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم اور آگاہ کرتے تھے انکو کہ وہ اولاد میری سے ہی اور حکم کرتے تھے انکو بمتابعت
حضرت خاتم الانبیا اور ایمان لانا ساتھ انکے اور انشا کرتے تھے اس باب مین اشعار کہ انہین سے ایک بیت یہ ہی
شعر یا لیتنی شاھد انحوای دعوتہ + اذا قریش تبغی الحق خذلانا + اور لکھا ہی کہ قریش جمیع امور مین براے
دور بین انکے عمل کرتے اور انکے فرمان واجب الاذعان سے سرتابی نہ کرتے تھے اور یہ سرانجام اسباب معیشت
فقرا و مساکین مین ہمیشہ آمادہ رہتے تھے کہ سالہاے قحط مین الوان اطعمہ انکے خوان ضیافت پر مہیا رہتا تھا
اور پیوستہ اپنی اولاد کو ارتکاب اعمال خیر و احسان اور طاعت خالق اور رعایت خلائق پر ترغیب دیتے انہون نے
قریب سفر آخرت اپنے اہلبیت کو جمع کیا اور کہا کہ مین نے اپنے آبا و اجداد سے اسطرح سنا ہی کہ ایک پیغمبر
عالی قدر ہماری نسل سے ظاہر ہوگا کہ عرب اطاعت اُسکی سعادت جانینگے اور کفر انقیاد اسکی باندھینگے میری
وصیت یہ ہی کہ نطفہ نبوت کو ارحام طاہرات مین کہ کفار اور سفہا سے نہون تفویض کرنا اور تمکو معلوم رہے کہ
جسکی اصل کریم ہی اُسکا قلب رفیع ہی اور جو کہ کسی کار مین افراط کریگا وہ خطا مین کریگا اور جو کہ عواقب
امور سے اندیشہ ناک ہوگا مقام عزت مین رہیگا اور کہا عمر بن یحیی نے کہ دین ابراہیم اور اسمعیل اجداد
تمھارے کو تغیر دیا اور اپنی اولاد کو گمراہ کیا تمکو چاہیے کہ بملت حنفی تمسک پکڑو کہ میرے باپ نے مجھکو
اسطرح وصیت کی تھی اور لکھا ہی کہ انھون نے کلاب سے اپنی آخر عمر مین کہا کہ جو منصب سیادت میرے ساتھ تعلق
رکھتا تھا تو مجھکو رعایت زیر دستون مین طریقہ دیانت بمقتضاے وصیت اسلاف بہت ملحوظ تھا او سفہاے
قبیلہ کو افعال شنیع سے مانع آتا اور مجالس قوم استماع علم سے مزین رکھتا تھا اب میرا ہنگام رحلت نزدیک ہی
اور قریب ہی کہ تیری نسل سے ایک شخص ظاہر ہو کہ سرور ہی شرق و غرب ارض بلکہ تمامی ملک و ملکوت اسکے
ساتھ تعلق پکڑے اور تجکو میری وصیت یہ ہی کہ تو اپنے فرزند کو وصیت کرے تا بفرزندان پسند بطنا بعد

بطن عہد و شباق لیوے کہ مردان اعمام اور دختران عمات کو کہ ہم کفو ہین وصیت کرین کہ ہر امر مین عقل اور علم کو کار فرما وین کہ فلاح نہین پاتا وہ شخص کہ بمقتضاے علم عمل نہین کرتا اور مخفی نرہے کہ سیر جواد پیش تیرے واسطے یہ ہین صدق مستکرم عز و شرف اور رفہم موجب مجد و بزرگی اور جود قرین فیروزی اور حسن خلق مستوجب محبت خلق خدا عزاسمہ ہی دوست کوہ کوئی ہووے کہ معرفت ایمان رکھے اور دشمن وہ ہی کہ رغب لذات ہووے اور والد بزرگوار انکے کسب اشراف اور صنادید قریش مین سے تھے اور مرجع الیہ جمیع امور اور والد بزرگوار انکے لوی مرجع اور ملجاء قریش اور حاکم مطلع اور مقبول القول تھے اور والد بزرگوار انکی غالب بمعنی شدت اور سختی عیش اشراف اور صنادید قریش سے تھے اور قبائل عرب مرجع الیہ جمیع امور مین انکو گردانتے تھے اور والد بزرگوار انکے فہر ہین اور اہل تاریخ کی ایک جماعت اس امر پر ہی کہ انکا لقب قریش ہی اور جملہ قریش اپنے نسب کو انسے نسبت کرتے ہین اور جو کہ فرزند فہر نہین ہی اُسکو قریشی نہین کہتے ہین بلکہ کنانہ کہتے ہین اور بعضون کے نزدیک قریش لقب نضر بن کنانہ ہی اور انکی اولاد کو قریشی کہتے ہین اور قریش بھی وجہ تسمیہ انکی ہین بہ قریش چند وجہ ذکر کرتے ہین مشہور یہ ہی کہ قریش نام ایک جانور بزرگ کا ہی کہ وہ مچھلیان کھاتا ہی اور اُسکو کوئی جانور نہین کھاتا اور یہ غالب آتا ہی سب جانورون پر اور غالب نہین آتا اُسپر کوئی جانور اور صراح مین بعضے شعراء متقدمین نے اکثر ابیات شاہد اس معنی پر انشا کیے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ جمع ہوے حرم مین بعد اسکے کہ متفرق ہوے تھے تقریش بمعنی جمع ہونے اور فراہم کرلانے کے ہی اور بنا بر اسکے کہ یہ اہل تجارت اور کسب سے تھے قریش بمعنی کسب کرنے اور جمع لانے کے بھی آیا ہی اور بعضے کہتے ہین جب خلق حج کے واسطے آئی اس قوم نے تفتیش حال فقرا کی اور انکو کچھ دیا کیے تو تقریش بمعنی تفتیش کے ہی اور صراح مین لکھا ہی کہ تقریش عورہ غلا نتا اور اقتراس سعی کرنا بقصد ہی اور انکو انکے والد نے مرض موت مین وصیت کی کہ ایک صفات نفس زکی سے یہ ہی کہ قبل از وقوع مصائب اُس سے پرہیز کرے جب بے اختیار کوئی حادثہ لاحق ہو تو عروہ وثقاے صبر و تحمل کو پکڑے جو کہ مین اب مرہ موتی مین ہون وظیفہ یہ کہ ہر گاہ خوف اشتعال ثائرہ فساد اہل فساد مکنون ضمیر ہو چاہیے ہی کہ اطفا اُسکا آب شکیبائی عمل مین آئے اور بے صبری اور بے صرفگی نہ کیجاوے ولیکن یہ دولت اُسوقت حاصل ہووے کہ تعلق اور لقاے بلیات کو اطراف وجوابت بدن سے بعید نجانے اور ہر فجیات کو اہل ممات سے تصور کرے اور تھوڑے مال پر قانع ہو کر وظائف شکر بجالاوے کہ وہ قلیل نداشت کثیر مین سے ہی کہ قناعت سے منتظم نہووے گا تخصیص کم اور ونکے پاس ہووے اور والد بزرگوار انکے مالک ہین روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ قریش عبارت انسے ہی اور اطلاق لفظ قریش کے نضیر پر وجوہ مناسب لکھے ہین کہ اُسی مناسبت سے انکی اولاد کو بھی قریش کہتے ہین اول یہ کہ دریا مین ایک دابہ ہی کہ دواب بحری پر مستولی ہی اور وہ بقریش منسوب ہی جب نضر بن قریش نے استیلا تمام اکثر قوم عرب پر پایا اُسکو قریش کہنے لگے دوسرے یہ کہ قریش ماخوذ ہی تقریش سے اور تقریش بمعنی تفتیش کے

اور چونکہ یہ جویائی حال مردم کما ینبغی کرتے اور مراسم رعایت بجا لاتے تو بقریش ملقب ہوئے اور تیسرے
یہ کہ یہ مشتق ہی قریش سے بمعنی کسب یعنی جو اپنے متعلقون کو اکثر تجارت بھیجا کرتے تھے لوگ انکو قریش کہنے لگے
ہوتے تھے یہ وجہ مختار الیہ اور صحیح ہی کہ نزدیک بعضے از اہل لغت قریش بمعنی فراہم کرنے کے ہی اور نضر نے بنابر
اسکے کہ اولاد جفا و تمامی اپنے کو جمع کیا اس اسم کے ساتھ ملقب ہوئے اور والد بزرگوار انکے نضر ہین کنیت
انکی ابو نضیر ہی روایت کرتے ہین کہ نضر ایک شب اپنے حجرے مین سوتے تھے ایک آواز سنی کہ یا ابو نضیر ہمنے تجکو مخیر
گردانا درمیان ملک ظاہری اور عزت ابدی کے گلا کہا یارب قد اخترت ما یبقی الابد یعنی اے رب میرے
تحقیق اختیار کی مین نے وہ چیز کہ باقی رہے دوام اور ہنگام وفات اپنی اولاد کو جمع کیا اور بصلاح و انصاف
خلق ترغیب اور بخل و حسد سے ترہیب کی اور سیادت عرب انسے تعلق رکھتی تھی اور یہ مرجع الیہ انکے تھے اور
ایک روز انھون نے قبل از رحلت قوم کو جمع کیا اور کہا کہ تم فرزندون ابراہیم اور اسمٰعیل پیغمبر سے ہو کہ تجدد بزرگی
آبا و اجداد سے تمکو پہونچی پس مراتب اپنے ملحوظ رکھو اور لشکر اسکے کہ سرداری عرب نے تمپر قرار پایا ہی احکام الٰہی کی
تعظیم کرو اور خالصاً للہ باعمال صالحہ تقرب ڈھونڈھو اور امور مستلزم و نائت ہمت سے اعراض اپنے نفس پر
وجب جانو اور عقود دایم اپنا در گذرو اور جو کہ تمسے قطع کرے اسکے ساتھ ہم پیوند ہو اور اکفاے شائستہ اپنے سے
بوسطہ قلت اموال اعراض نہ کرو کہ مال باطل اور زائل ہی اور والد بزرگوار انکے کنانہ بن خزیمہ کہ باکثر صفات
نیک قوم عرب مین مشہور تھے اور بالخصوص صفت سخاوت اور وسعت اخلاق ایسی غالب انکی طبیعت پر تھی کہ
اوقات تنگدستی مین بھی بذل و ایثار مین بقدر مقدور دریغ نکرتے تھے اور درحالات طیش و تعب مین کلمہ
مکروہ بیچ حق اعداکے انکی زبان پر نہ آیا تھا بالجملہ آخر ایام حیات مین انھون نے بھی برحسب عادات آباے
کرام اپنے وصایاے صیانت نور محمدی اپنی اکثر اولاد کو کی اور بروقت ورود قابض ارواح نقد حیات کو تفویض
اسکے کیا اور والد انکے مدرکہ ہین کہ نام انکا عامر یا عمر ہی اور انکو مدرکہ اسواسطے کہتے ہین کہ جو عز و شرف انکے آبا
و اجداد رکھتے تھے سبکو انھون نے دریافت کیا اور متصف اسکے ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ ایکدن ایک خرگوش کے
پیچھے دوڑے اور اسکو پایا اسواسطے انکا مدرکہ خطاب ہوا اور اس لفظ نے شہرت پائی اور بہر تقدیر تا ہنوز اس کلمہ مین مبالغہ
کے واسطے ہی اور یہ معنی کلام عرب مین متعارف ہین اور والد بزرگوار انکے الیاس ہین روایت کرتے ہین کہ ہرگاہ دیدہ
الوین بعد از یاس بمشاہدہ جمال فرخندہ انکی روشنی پذیر ہوئے لاجرم بالیاس موسوم کیے گئے اور بعد از اکتساب فضائل اور
عروج معارج شرف ابناے بنی اسرائیل کو کہ شریعت ابراہیم اور طریق مستقیم سے منحرف ہو گئے تھے اور سالک مسالک
وادی ضلال تھے باتباع ملت خلیل الرحمان دعوت کی جب وفور دانش اور کمال انکے عرب پر ثابت ہوئے اعالی
اور ادانی نے کمر متابعت انکی باندھی اور یہ ممدوح آفاق و عصر ہوئے چنانچہ قصائد شعراے عرب انکی مدح مین
بہت ہین اور یہ اول وہ شخص ہین کہ بنا بر ہدیہ خانہ کعبہ اپنے اونٹ بھیجے اور آخر زندگانی مین بیماری سل انکو
عائد ہوئی انکی بی بی نے کہ خندف نام تھا نذر کی کہ بعد از موت شوہر کسی سقف کے سایہ مین نرہے اور

اپنے نفس کو کسی کے عقد مین نہ لاوے اور لباس تکلف کبھی نہ پہنے غرضکہ بعد از فوت شوہر خندق نے اپنی وفا تک نذر پر قیام کیا اور فیافی حیرت اور وادی سرگردانی مین پھرا کی تا آنکہ وہ بھی رحیل ملک بقا ہوئی اور انکے والد مضر بہت تقویت ملت حنفی مین ساعی ہوئے اور شریعت ابراہیمی نے انسے رونق بہت پائی اور اول سب سے فدائے شتر جہت خانہ کعبہ انہون نے کیا اور بعضے کہتے ہین حُدی شتر بھی انکے مخترعات سے ہے اور والد انکے نزار ہین اور کنیت انکی ابو ربیعہ ہے اور ابو آباد بھی کہتے ہین لکھا ہے کہ نزار انکا اسواسطے نام رکھا کہ ہنگام ولادت انکے والد نے شکرانہ مین ہزار شتر قربانی کیے خلائق نے باسراف انکو منسوب کیا انہون نے کہا ایسی نعمت کے مقابل مین کہ خدا تعالی نے مجکو ارزانی فرمائی ہے مین اتنک اسکو اندک شمار کرتا ہون اور آثار النبوۃ مین لکھا ہے کہ نزار مشتق ہے نزر سے کہ بمعنی اندک ہے مشہور ہے کہ جب نزار پیدا ہوے انکے باپ نے انکی دونون آنکھون مین نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشاہدہ کیا اور کمال سرور و ابتہاج انکو حاصل ہوا مساکین اور فقرا کو طعام کھلایا اور کہا یہ سب اس فرزند کے حق مین اندک ہے اسی رعایت سے نزار انکا نام رکھا کہتے ہین کہ نزار مال بہت رکھتے تھے اور در حال نزع وصیت کی تھی کہ نقود مضر کو دیوین اور خیول ربیعہ کو اور عبید آباد کو اور تمامی اموال اور فرزندون کو اور والد انکے معد ہین اور معنی اسکے نقل اور ثمر تازہ کے ہین چونکہ یہ بمرتبہ کمال تازہ رو تھے موسوم اس نام کے ہوئے اور ازبسکہ بمشاہدہ خندہ روئی انکے جن اور انس انگشت تعجب دانتون مین پکڑتے تھے کنیت انکی ابو قضاعہ ہے اور انکے آٹھ فرزند تھے از انجملہ مشہور ہین قضاعہ بن معد اور آباد بن معد اور نزار ابن معد اور روایت کرتے ہین کہ ابنائے معد بغایت شجاع اور دلیر تھے چنانچہ ضحاک بن معد یا چہل ہزار نفر ایک جماعت کثیر بنی اسرائیل پر کہ کمیت قلم تحریر تہور انکے سے عاجز آئے اور کمیت انکی احاطہ حصار سے افزون چڑھ گئے اور بعد کشش و کوشش مفتوح ہوئے اور اموال غنائم انکا غارت و تاراج کیا اور بقیۃ السیف یہود کو اسیر و دستگیر لیگئے بنی اسرائیل نے استغاثہ انکی زیادتی کا اپنے پیغمبر وقت سے کہا تا بنی عدنان کے حق مین دعا کرے کہ بلا اُنپر نازل ہووے انکے پیغمبر نے رو بقبلہ ہو کر چاہا کہ بموجب درخواست انکے قیام کرے ناگاہ وحی الٰہی نازل ہوئی کہ اس طلب سے دست بردار ہو کہ جو خاتم النبیین اور فاضل ترین اولین و آخرین انبیا جملہ اولاد اور احفاد اسکے سے ہو گا دعائے بد انکے حق مین قبول نہو گی اور معد بیٹے عدنان کے کہتے ہین کہ ایکدن عدنان ایک جا تنہا جاتے تھے یہودیون نے کہ انسے عداوت قلبی رکھتے تھے انکے عقب مین جاکر انکو دو پہاڑون مین گھیر لیا عدنان نے اتنا مجاربہ کیا کہ انکا گھوڑا گر پڑا اور متوجہ قتلکو ہوے دشمنون نے پہونچکر انکو ایسا ستایا اور تنگ کیا کہ یہ اسوقت بدرگاہ حافظ حقیقی ملتجی ہوئے اور بمجرد رجوع بجناب الٰہی ایک ہاتھ غیب سے پیدا ہوا اور انکو اٹھا کر قلہ کوہ پہ لے گیا اور ایک آواز ہولناک بگوش اشقیا پہونچی کہ سب اسکے خوف سے ہلاک ہو گئے الحاصل یہ بھی ایک معجزہ تھا معجزات ما تقدم حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور عدنان سے نسب شریف بالاتر نہین بیان کیا جاتا بروایت صحیحہ

کسواسطے کہ اہل علم انساب کو آمین اختلاف ہی جیسا کہ حدیث نبوی سے واضح ہی اور ظاہر یوں ہی کہ اسمین مصلحت کے حکمت آلہی بھی اس امر مین مقتضی نزول وحی نبوی اور آنحضرت نے بھی پہونچایا سلسلۂ انساب اجداد کا متصل تا ابو البشر نپہونچایا اسواسطے قلم مشکین رقم نے بھی اس مقام مین سرمہ خاموشی بہ گلو کھینچا ولیکن کمیت خوش خرام جہلم میدان بیان رویاے صادقہ اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ مین کہ قبل از ولادت باسعادت حضرت خاتم الرسالت مخبر وجود باجود آنحضرت دیکھی تھی شبدیز تعبیرات عنبر این جولان پاتا ہی پوشیدہ نرہے کہ ایک خواب مرثد ابن عبد کلاب ہی افواہ رجال سے مسموع ہی کہ مرثد موصوف کہ مملکت عرب مین ایک بادشاہ ذیشان وشوکت تھا ایک رات اُسنے ایسا خواب ہائل دیکھا کہ اُسکی مہابت سے شل بیدار زالبعد از بیداری صفحۂ خیال کو حالات مفصلہ منام سے معرا پایا باعیار زین کہ خوف عظیم اُسکی خاطر پر مستولی تھا لہذا اُسنے اپنی مان سے کہ علم کہانت سے کچھ بالنصیب رکھتی شمۂ اپنی پریشانی سے بیان کیا اور تعبیر کا طالب ہوا اُسنے بوسطہ نسیان خواب جواب سے عاجز ہو کر تمامی کاہنان بلاد عرب کو بلایا اور ماجراے گذشتہ انسے بیان کیا سب نے متفق اللفظ ہو کر کہا اگر صورت واقعہ سے ہمکو آگاہ کرتے البتہ اُسکی تعبیر مین ہم ذہن لگاتے جو کہ خواب بالکل فراموش ہوا تمھاری طرح ہم بھی اس باب مین کچھ کہہ نہین سکتے پس جو انکشاف اس مطلب کا ضمیر مرثد مین راسخ رہا یہ ایک روز تنگ دل ہو کر برسم شکار شہر سے باہر آیا صحرا و بیابان مین طواف کر رہا تھا کہ ناگاہ نظر اُسکی ایک آہو پر پڑی اُسنے بارادۂ شکار اُسکے پیچھے گھوڑا ڈالا اور تا دور اُسکے تعاقب مین تنہا گیا چنانچہ اہل لشکر بہت پیچھے رہ گئے اور بہ کثرت حرکت اور شدت حرارت آفتاب سے بیتاب ہو کر متلاشی سایہ ہوا ذرہ وہان استراحت کرے اس اثنا مین بدامن کوہ اسکا گذر ہوا اور دو تین گھر کہ وہان آباد تھے دکھائی دیے یہ اُسطرف متوجہ ہو کر ایک دروازے پر اُن گھرون کے سوار کھڑا رہا کہ مقارن اس حال کے ایک عجوزہ ایک گھر مین سے نکلی اور اُسنے عرض کیا بیت اے رواق منظر چشم من آشیانۂ تست ٭ کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست ٭ مرثد بن کلاب بموجب کہنے اس عورت کے وہان اترا اور اندرون خانہ جا کر فرش پر باستراحت تمام آرام لیا اور گرمی شکار گاہ سے آسودہ ہو کر کچھ دیر سو رہا جب بیدار ہوا اور آنکھ کھولی اپنے سرہانے ایک دختر بیٹھی دیکھی کہ طراوت رخسار اُسکی بہشت برین پہ طعنہ زن تھی اور نسیم زلف عنبرین اُسکی ہواے اردی بہشت سے حکایت کرتی تھی اُسنے مرثد سے کہا کہ اے شہریار واجب التعظیم امید کہ اسباب تفرقہ سے محروس و مصئون ہو کچھ آرزوے طعام ہو تو ارشاد ہووے مرثد اس سخن سے کہ مستلزم اُسکی معرفت کا تھا متوہم ہوا کہ مبادا کوئی دشمن مجھپر مستولی ہو جاوے اور اوج سلطنت سے بحضیض مذلت گراوے لاجرم جواب سے تغافل کر کے بجانب دیگر ملتفت ہوا دختر نے کہا اے بادشاہ وہم کو خاطر اشرف مین راہ نہ دینی چاہیے اور طریق اندیشہ مسدود کر کہ نیر بخت بلند تیرا مرتفع ہی رہا ہے واثق ہو کہ ہم عطایاے ارجمند تیرے سے محظوظ و منتفع ہو دینا اور بعد اس مقال کے الوان اطعمہ حاضر کیے جب بادشاہ تناول طعام سے فارغ ہوا دختر نے ایک قدح شیر خالص اُسکو پینے کیواسطے

دیا مرثد کو لطف تقریر اور حسن دلپذیر دختر بہت پسند آیا حتی کہ تمناے مناکحت اسکی نے اسکے ضمیر مین
رسوخ پایا پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے جواب دیا کہ عفیرا مرثد نے کہا وہ شخص کہ توجسکو ملک روے زمین خطاب
کرتی ہے جانتی ہے کہ کون ہے دختر نے کہا بادشاہ باستقلال ہے کہ جمع کاہنان اور معبران عرب کو بنابر
انکشاف عقدۂ ضمیر اپنے کے جمع فرمایا تھا اور اس مشکل کا حل اُنسے نہوا وہ آپ ہی تو ہین مرثد نے کہا
اس واقعۂ مبہم سے تجھپر کچھ منکشف ہوا ہے عفیرا نے کہا ہان خواب مین کہ دیکھا تھا ہول فراوان وجود
شہریار تھا اگر حکم ہووے تو شمۂ اُسمین سے کہون مرثد استماع اس حدیث سے مسرور و مبتہج ہوا اور اسکے
بیان کا مبالغہ کیا اسنے کہا اے بادشاہ تو نے خواب مین دیکھا کہ بگولے پیدا ہوے اور باہمدگر متعاقب بجانب
آسمان متوجہ ہوکر قریب افق پہونچے اور اُنمین سے آگ چمکتی تھی اور دھوان اُنمین سے نکلتا تھا اور بعد ازین
ایک جوے آب روان صاف تو نے مشاہدہ کی اور مقارن اس حال کے ایک آواز سنی کہ خلائق کو اسکے پانی
پینے پر دعوت کرتی اور کہتی تھی کہ جو کوئی اس پانی مین سے بتدریج تجرع کرے یعنی بعدل پیوے سیراب
ہووے اور جو کہ بظلم مرتکب شرب ہووے اور حرص کو اپنا شعار کرے انجام مین خسران و ضلال اسکو
نصیب ہوگا مرثد نے کہا صورت واقعہ تو یہی تھی جو تو نے بیان کی اب تقریر خواب صادق کو بہ تعبیر
موافق مقرون کر عفیرا نے کہا بادشاہا بگولا عبارت بادشاہون سے ہے اور آتش مخالفت اور موافقت
انکی اور جوے آب عبارت ہے منہل شریعت بیضا سے اور وہ کہ خلق کو پانی پینے پر دعوت کرتا تھا ایک
پیغمبر شفیع مبعوث ہووے کہ مردم کو بانجور شریعت دعوت فرماوے جو کہ صاحب اعتدال و انصاف ہو
متابعت اسکی کرے اور تشنگی بادیہ غوایت سے خلاصی پاوے اور جو کہ مرتکب افراط ہو اسکے ساتھ مخالفت
کرے اور غرق بحر جہالت ہووے مرثد نے سوال کیا کہ یہ پیغمبر بصلح مبعوث ہوگا یا بحرب عفیرا نے جواب دیا
کہ بعزت فرازندۂ آسمان رسم خونریزی کہ خلاف حکم الہی ہو برطرف کرے اور دختران ملوک مانند کنیزان
لیجاکر بردہ بناوے کہ جو کوئی اسکی مخالفت کرے بذلت و خواری گرفتار آوے پھر مرثد نے کہا خلق کو
کس چیز پر دعوت فرماویگا کہا ترغیب بصوم و صلوۃ و صلۂ ارحام و کسر اصنام اور رجوع مخصوص بطرف حضرت
مالک العلام دیگا اور احکام اجتناب از ارتکاب عبادت اوثان اور فرمان دوری ملاہی و مناہی کریگا اسنے
کہا کون سے قبیلہ مین سے ہوگا جواب دیا کہ اولاد نضر بن نزار سے اور وہ اپنی قوم سے محاربات کریگا تا آنکہ محکوم
حکم قضا شیم اسکے ہونگے پھر پوچھا کہ جب وہ مصروف تادیب قوم اپنی ہوگا نصرت و معاونت اسکی کون فرماویگا
کہا وہ اشراف کہ دیدۂ بصیرت اُنکا بنور معرفت روشنی پذیر ہوگا القصہ جب جواب و سوال جانبین تمام ہوے
مرثد اندیشہ مین گیا کہ عفیرا کو کس طرح خلعت فرماوے اور اسنے یہ امر بفراست دریافت کیا کہا اے بادشاہ خواہندہ
ایک عفو بیباک ہے تم اسکے ہم پایہ ہوسکوگے یہ بات سنکر اسنے سودلے خام دامادی کا چھوڑا اور بر سبیل تعجیل سوار ہوکر اپنی
سپاہ سے ملحق ہوا اور سو شتر بختی برسم ہدیہ عفیرا کے پاس بھیجے اور یہ حکایت اس شاہ عالیجاہ سے بر صفحات روزگار

یادگار رہی اور ایک خواب ربیعہ بن نصر ہی اخوا ا حوال سے مسموع اور متون کتب مین مکتوب ہو کہ یہ ایک حکام دیار عرب سے یمن کا تھا ایک مرتبہ اسنے بھی خواب ہولناک دیکھا اور بحسب اتفاق ہر وقت بیداری اسکو فراموش ہوا واسطے رفع تردد کے اسنے معبران ولایت اپنی کو جمع کیا اور بے آنکہ صورت واقعہ انسے کہی تعبیر خواب سے استعلام چاہا انھون نے کہا کہ خواب نامعلوم کی کیا تعبیر کرین ربیعہ نے غضبناک ہو کر کہا غرض تربیت تمھاری سے اس مدت تک یہی تھی کہ جو کوئی مشکل درپیش آوے تو اسکے حل مین اقدام کرو اگر یہ واقعہ مبہم رہیگا تو تمکو سیاست کرونگا ایک نے انمین سے کہا سطیح اور شق نشان دیکر کہا کہ یہ دو شخص دانا ترین روزگار ہین عجب نہین ہی کہ حل اس عقدہ مالاینحل کا انکے ناخن تدبیر سے ظہور مین آوے بنابران ربیعہ نے اول سطیح کاہن کو طلب کیا اور رافع الضمیر اپنے سے استعلام کیا سطیح نے جواب دیا کہ تونے اسطرح سے خواب دیکھا کہ آتش بار یک آئی رنگ اسکا مائل بسود اور تمام خلق یمن کو جلا دیا اور بعضے کہتے ہین سطیح نے کہا اے بادشاہ تو نے مشاہدہ کیا ہی کہ ایک چیز سوختہ مانند خاکستر تاریکی سے باہر آئی اور مجمع اہل دیار تیرے نے اسمین سے کھایا اور بعضے کہتے ہین سطیح نے کہا کہ اخگر سیاہ تاریکی سے نکلی اور اس سے زمین تہامہ یعنی یمن کو آگ لگی اور تمام صاحبان استخوان کے کاسہ سر کو جلا دیا بالجملہ جب سطیح نے اسکے خواب کو جسطرح دیکھا تھا تقریر کیا ربیعہ نے کہا تو نے سچ کہا اب تعبیر اسکی کیا ہی اسنے قسم کھا کر کہا کہ حبشہ سے ایک لشکر آوے اور تیری مملکت پر مالک ہووے بادشاہ استماع اس سخن سے پریشان خاطر ہوا اور پوچھا یہ حادثہ میرے زمانہ مین ظہور پاویگا یا بعد میرے اسنے کہا کہ ساٹھ برس بعد تیرے زمانہ کے سیف ذویزن یمن پر مسلط ہوگا پھر ربیعہ نے کہا بادشاہ زنگبار کے پاس ملک حبش پایدار و دوام رہیگا یا نہین جواب دیا بعد ہفتاد و چند سال کے سیف ذی یزن جانب عدن سے آویگا اور مملکت حبشیہ پر مسلط ہوگا ربیعہ نے پھر پوچھا کہ حکومت خاندان سیف ذویزن مین دائم رہیگی یا مدت قلیل مین زوال پذیر ہوگی جواب دیا کہ بعد از حکومت سیف ذی یزن بادک فرصت ملک مین ایک پیغمبر عالیقدر مستقل ہوگا ربیعہ نے سوال کیا کہ وہ عالیجاہ کونسی قوم مین ہوگا کہا اولاد غالب بن فہر سے اور مملکت اوپر بت پرستی قرار پکڑیگی تا روز قیامت ربیعہ نے جو کہ ملت حنفیہ سے بیگانہ تھا اور بقیامت ایمان نرکھتا تھا اس کلام سے تعجب کیا کہ قیامت بھی کچھ شی ہی کہ ہوگی سطیح نے کہا قیامت ایک دن ہوگا طولانی کہ خالق کائنات سب مخلوق اولین و آخرین کو محشر مین جمع فرماکر حساب افعال و اعمال انکا کریگا نیکوکار پاداش کردار نیک جنات عدن مین جاوینگے اور بدکردار بجزاے بد بہیا درکات جہنم مین گرفتار رہینگے بادشاہ کو تعجب زیادہ ہوا سطیح نے کہا سوگند کھاتا ہون مین بسرخی آخر روز اور سیاہی اول شب کہ بہشت اور دوزخ حق اور جو کچھ مین نے کہا صدق ہی جب سطیح جواب و سوال بادشاہ سے فارغ ہوا شق کو طلب کیا اور اسنے بھی خواب بادشاہ کو اسطرح تعبیر کیا کہ با قول سطیح موافق تھا اور شمہ ہول روز رستاخیز بھی بیان کیا بادشاہ کو جو ان مواعظ حقہ سے انتباہ کامل

حاصل ہوا تو بہت ستارہ دیا اور بہ نبوت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سائر حالات اور جزا پر ایمان لایا اور اندیشہ ناک ہو کر اپنی اولاد کو بجانب دیار عجم بھیجکر ایک سے اولاد ساسان مین سے کہ اُس زمانہ مین بادشاہ تھا سفارش کی شہریار عجم نے برعایت سفارش اس جماعت کو کنار فرات پر ایک مقام دلکش مین اُتار اکہتے ہین نعمان بن منذر فرزندان ربیعہ مین سے ہے اور صاحب روضۃ الاحباب نے اس خواب کو بہ نصر بن ربیعہ منسوب کیا ہے اور جو کہ سطیح عجیب الخلقت اور بغایت مہارت عظیم کہانت مین رکھتا تھا چنانچہ کمال اُسکا اس خبرہاے غیب مذکورہ سے ظاہر ہے اور آیندہ بھی مقام لائق مین یہ مذکور ہونگے لاجرم تفصیل احوال خاص اُسکے کی نظر بصیرت مین مناسب متصور ہوئی جاننا چاہیے کہ ارباب اخبار نقل کرتے ہین کہ ولادت سطیح کاہن ایام سیل عرم مین ہوئی اور اُسنے تا زمان طلوع کوکب درخشان حضرت مقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام زندگانی پائی اور عمر اسکی چھہ سو برس تک پہونچی بعضے کہتے ہین عرم نام ایک بند کا ہے کہ بلقیس نے دیار سبا مین بنا کیا تھا اور یہ بہ یقین مقرر ہوتے کہ بخشندہ بے منت نے اہل سبا کو منظور نظر عنایت فرماکر مساکن مقبول اور بساتین مرغوب اور اشجار پر اثمار اور فواکہ بیشمار ارزانی کیے تھے اور اپنے رسول مقبول کو اُس جماعت پر ارسال کیا ولیکن کم قسمتون نے قدر نعمت الٰہی نجانکر نصائح نبوی سے اعراض کیا تھا بنا برین دریاے قہر الٰہی متلاطم ہوا اور سیل عرم نے پہونچکر منازل اور مواطن اس قوم ناعاقبت اندیش کے خراب کیے اور جو کہ عذاب ابتلاے آب سے بچے منجملہ انکے سطیح بھی ہے کہ اُس دیار سے ہمراہ جماعت مفرور کے شہر شام مین متوطن ہوا منقول ہے کہ اسکے اعضا مین کہین استخوان نہ تھے الا کاسہ سر اور ہاتھ اور انگلیان اور بعضے کہتے ہین کہ منھ اُسکا سینہ مین تھا اور قدرت قیام وقعود پر مطلق نرکھتا تھا مگر جبکہ اُسمین بھونچال آتے تو متحرک ہوتا تھا لکھا ہے ہرگاہ چاہتا کہ کہانت کرے اور امور مخفیہ پر خبر دیوے اُسکو مانند مشک پر آب جنبش دیتے اور لباس جامہ پیچیدہ مجالس مین لیجاتے اور یہ وہ مرد ہے کہ کہتا تھا ایک جنون جن نے کہ زمان مکالمہ حضرت عالم الغیب با موسی علیہ السلام کوہ طور پر استراق سمع کرکر مغیبات پر وقوف ہوا تھا وہ مجھکو قضایاے نہانی سے خبر دیتا ہے اور مین آدمیون سے کہتا ہون اور بعضی کتب مین مرقوم ہے کہ جب سطیح نے وفات پائی علم کہانت بالکل جاتا رہا لیکن یہ حرف مخالف جمہور مورخین ہے اصح اسطرح پر ہے کہ بزمان بعثت حضرت خواجہ کائنات سب کاہن اخبار امور مخفیہ سے ممنوع ہوئے چنانچہ موید اس مقال کا ذکر ابو عامر راہب ہے کہ جنون سے اخبار غیر کاذب اسکو بھی پہونچے تھے چنانچہ تفصیل اس مجمل کی روضۃ الصفا مین لکھی ہے کہ خزیمہ بن ثابت سے منقول کہ ابو عامر راہب نے پیش از ولادت باسعادت حضرت خاتم الرسالت شرک وبت پرستی سے دست بردار ہوکر ملت حضرت ابراہیم علیہ السلام رجوع کی اور پلاس پہن کر ہر طرف پھرتا تھا اور احبار یہود اور علماے نصاریٰ سے خصوصیات شریعت حضرت خلیل الرحمان پوچھتا تھا تا آنکہ اسکو بعثت نبی آخر الزمان اور احبار دین

ابراہیم سے خبر دی ابو عامر بعد استماع اس خبر کے پیوستہ مدائح بہتر و مہتر دودمان عبد مناف کیا کرتا تھا اتفاقاً ایک دن
محفل سران اوس اور خزرج مین مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مشغول تھا ابو الہاشم خزاعی نے کہ یہ بھی معدودون
مین سے تھا کہا اے عامر اگر تو اس پیغمبر کو دیکھیگا تو تعریف اور توصیف اُسکی مین بیشتر مبالغہ کریگا ابو عامر نے کہا
مین نے اُسکے اتنے وصف آدمیون اور پریون سے سنے ہین کہ گویا مین اُسکے دیدار فیض آثار سے بہرہ اندوز
مشرف ہوا ہون اور ہر لمحہ اور ہر لحظہ باستلذاذ شرائف ظاہری و باطنی محفوظ و مستلذ رہتا ہون ابو الہاشم نے
متعجب ہو کر کہا یہ تو ہو سکتا ہے کہ علما نے اُسکے وصف کتب سماوی سے معلوم کیے ہون لیکن استماع اوصاف
اُسکا پریون سے خالی استعجاب و غرابت سے نہین ہے خلاصہ مطلوب یہ کہ حدیث جنیان تو بیان کر ابو عامر نے
کہا مین نے ایک مرتبہ سنا کہ ولایت یمن مین ایک شخص شیوہ کہانت مین بے نظیر پیدا ہوا ہے آرزو ہی ملاقات کی
دامنگیر ضمیر ہوئی شہر حرام یعنی ماہ رجب مین کہ عرب نے شمشیرہاے آبدار نیام مین کی تھین متوجہ یمن ہوا اور
چاندنی رات مین اونٹ دوڑتا ہوا چلا جاتا تھا کہ خواب نے مجھپر غلبہ کیا جب بیدار ہوا آپکو بیابان مین پایا
دیکھا باطراف نظر کی چند جا دور سے آگ مجھکو نظر آئی کہ ہر ایک اُنمین سے مثل ستارہ درخشان تھی اُن آتشون
کی طرف روانہ ہوا جب نزدیک پہونچا اُنکے گرد ایک جماعت مین نے دیکھی با صورتہاے مہیب کہ با شکل انسانی
تفاوت کلی رکھتے تھے اس جہت سے ہراس عظیم نے میری خاطر پر استیلا پایا اور ایک خوف قوی میرے اونٹ پر
غالب آیا تا آنکہ شدت دہشت سے وہ بیٹھ گیا اور لرزہ اندام راکب و مرکوب پر طاری ہوا اس حال مین
مین نے آپ کو اونٹ پر سے گرا دیا بعضے اُنمین سے میری طرف دوڑے اور مین نے فریاد و غوغا کیا
چند کس اور اُنمین سے واسطے ہٹانے اونٹ کے میری طرف آئے اور حمایت مین مصروف ہوئے چار نفر
اُنمین سے تحیت کہکر میرے پاس بیٹھ گئے اور ایک نے اُن چار مین سے مجھسے کہا تو کس قوم مین سے ہے
مین نے کہا قبیلہ غسان سے کہا کون سے بطن سے مین نے کہا بطن قبیلہ سے اور قبیلہ نام اُس عورت کا ہے
کہ اوس اور خزرج فرزند اسکے ہین پوچھنے والے نے کہا تو کیا دیکھتا ہے اُنھون اور تجکو قتل کردین مین نے کہا
نہین آخر مین نے تمھارے ساتھ پناہ اختیار کی ہے جب یہ کلام مین نے کیا مقصود میرے سے استفسار
کرنے لگے مین نے صورت حال ظاہر کی اور کہا ہم اخبار مغیبات مین قول کاہنون پر اعتماد رکھتے ہین
کہ وہ تمسے سنتے ہین اور ہمسے کہتے ہین اب بوسیلہ تمھارے بعض قضایاے آیندہ بواسطہ تمسے پوچھا
چاہتا ہون تین شخصون نے اُنمین سے چوتھے کی طرف اشارہ کیا کہ دانا ترین ہم مین وہ ہے اس سے
سوال کر مین نے اپنا مطلب اس سے پوچھا اُسنے کہا اے ابو عامر ہر آئینہ شتاب ہو کر آوین شتران
باریک میان کہ آدمیون کو جنگ پر تحریص کو جاوین اور البتہ فرود آوے ایک شخص اُن پر کہ مہار سر بلندی کو
دماغ مین کرے اور خاموش کرے شخصون کو بدستیکہ ظاہر ہووے وہ شخص کہ شکنندہ گردن کشان
روم و فارس ہو ابو عامر کہتا ہے مین نے پوچھا کہ یہ شخص بادشاہ ہوگا کہا نہین پیغمبر ہوگا نبی ہاشم سے

باشرف اور وقار پھر مین نے استفسار کیا کہ صفات اُسکے کیا کیا ہونگے کہا درخشان رو ہوگا اور میانہ قد
جب دیکھے بآرام دیکھے اور کبھی ہوکہ سبک دیکھے اگر کسی سے آزردہ ہو صبر کرے اور مقام انتقام مین تعجیل
روا نہ رکھے اور اسکی چشمان نازنین مین کحل مطبوع ہووے اور مہر نبوت درمیان دو کتف اُسکے مختوم
اور ناخوانده وناولیسنده ہوا پس دین مستحسن لاوے نیکبخت وہ ہووے کہ پیروی اُسکی کرے اور یہ باتین
رہست مین نے فرشتون سے سنے ہین کہ نویسندگان اعمال عباد ہین ابو عامر کہتا ہو کہ جب یہان تک پہونچا
وہ پیر روشن ضمیر اُٹھا اور اُن تینون نفر کے ساتھ روان ہوا اور میرے روبرو سے سب غائب ہوگئے
اور مین نے بقیہ شب وہان بسر کی اور علی الصباح بجانب وطن مراجعت کی اور آخر اس حکایت کو بعضے
ارباب سیر نے یون لکھا ہو کہ اسنے باآنکہ ایسا ماجراے شگفت دیکھا اور سنا ولیکن سعادت متابعت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بسبب شقاوت ازلی محروم رہا اور علیہ حسد سے ایمان نہ لایا بلکہ کفار کو حضرت سے
محاربہ پر تحریص کیا کیا تاآنکہ یہ ابو عامر فاسق مشتہار ہوا چنانچہ مفصل عنقریب مذکور ہوگا انشاء
اللہ تعالی اور ایک طرفہ عجائبات سے یہ ہو کہ ہشام بن ابی عاص کہتا ہو کہ حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ نے مجھکو مع ایک قریش کے ہرقل کے پاس بسفارت بھیجا تا اُسکو باسلام دعوت کرون جب
مین خطۂ دمشق مین بپایہ سریر جبلہ بن ایہم غسانی کہ آخر ملوک شام اور باجگزار قیصر تھا پہونچا اُس
بادشاہان رفیع مقدار جالس سریر سلطنت پایا اور اُسنے بعد دریافت خبر ورود ایک مقرب بادشاہی کو
ہمارے پاس بھیجا تا حقیقت حال اور کیفیت رسالت ہماری سے آگہی پاوے ہمنے سوگند
کھائی کہ ہم کلام نکرینگے مگر شاہ جبلہ سے اور اگر یہ امر میسر نہوویگا تو ناکام پھر جاوینگے جبلہ نے ہمکو بلایا
اور ہمارے ساتھ کلام کیا اور ہمنے اُسکو باسلام دعوت کی اُسنے قبول نہ کیا اور ہمنے جو دیکھا کہ تمام
لباس اُسکا سیاہ ہو سبب سیاہ پوشی دریافت کیا اُسنے جواب دیا کہ تمھین کیا نہین دکھائی دیتا
کہ مین کیا پہنے ہوئے ہون مین نے قسم کھائی ہے کہ اس لباس کو اپنے جسم پر سے نہ اُتارونگا جب تک
کہ تمکو حدود شام سے جلاوطن نہ کرونگا ہمنے کہا تونے عجب خیال باطل کیا ہو اگر خدا چاہے تو ہم اس
مملکت کو تجھسے چھین لیتے ہین بلکہ تیرا ملک ہی اپنے تصرف مین لاتے ہین کیونکہ ہمارے پیغمبر نے
اس باب مین بشارت دی ہو جبلہ نے کہا تم نہ وہ لوگ ہو کہ اس ملک کے مالک ہوگے کسواسطے
کہ وہ جماعت موعود دن کو روزہ رکھینگے اور رات کو افطار کرینگے ہمنے کہا ہمارا روزہ اسیطرح پر ہی
جب یہ سخن ہمنے کہا اُسکا منھ زرد ہوگیا کہا اُٹھو اور اپنا مطلب حاصل کرو اور ایک شخص کو حکم دیا
کہ ہمکو ہرقل کے پاس لیجاوے جب قریب دار الملک قیصر پہونچے رفیق شاہی نے کہا لائق ادب شناسی
نہین کہ شتر سوار شہر مین جاوے چاہیے کہ پیادہ ہوکر صورت حال معروض پیشگاہ قیصر کرو ہمنے کہا
فرستادگان عرب تغییر مراکب نہین کرتے بالجملہ ہم اونٹون پر سوار شمشیرین حمائل کیے ہوئے

شہر مین آئے جب در قصر قیصر پر پہونچے اونٹون کو بٹھایا اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر زبان پر جاری کیا
بجرد اسکے غرفہ کوشک اور ایک روایت سے مجموع قصر قیصر مانند نخل تر کہ باد تند سے حرکت مین آتا ہے
لرزنے لگا اُس حال مین کہ قیصر اُس دریچہ مین سے متوجہ رہگذر تھا یہ واقعہ بچشم خود اُسنے دیکھا اور ایک
شخص کو ہمارے پاس بھیجا کہ اپنی ملت اور جو مدعا رکھتے ہو عرض کرو ہمنے جواب دیا کہ ہمکو از طرف
صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اجازت نہین ہے کہ بجز قیصر اور سے اداے پیغام کرین قیصر نے یہ کلام سنکر رخصت
ملاقات دی جب اُسکی مجلس مین آئے ہمنے دیکھا وہ اریکہ شاہی پر بیٹھا ہے اور ایک جماعت قوی ہیکل در پاے
تخت ایستادہ ہے اور بادشاہ مع مجموع ارکان دولت لباس سرخ پہنے ہوئے ہے ہر گاہ چشم قیصر ہمپر پڑی قہقہ
مارا اور ترجمان سے کہا پوچھو انسے کہ تمنے بحسب عادت اپنی ہمکو سلام کیون نہ کیا ہمنے کہا ہماری تحیت
تمپر حلال نہین ہے چنانچہ تمھاری ہمپر قیصر نے کہا تحیت تمھاری نسبت یہ بادشاہ کسطرح ہوتی ہے ہمنے
کہا السلام علیک کہا پھر وہ کسطرح جواب دیوے کہا انھین الفاظ سے پھر پوچھا بزرگترین تمھارا کیا ہے
ہمنے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر جب یہ کلام ہمنے کہا غرفہ کوشک دوبارہ حرکت مین آیا ہرقل نے کہا کہ
تم اپنے گھر مین یہ کلمہ کہتے ہو وہان بھی یہ صورت مشاہدہ ہوتی ہے ہمنے کہا ہان ہرگز یہ حالت نہین دیکھنے
کہا کاش ہنگام کہنے اس کلمہ کے گھر تمھارے سر پہ گر پڑتے اور آدھا ملک میرا زائل ہوجاتا ہمنے کہا کیون
جواب دیا کہ قوت نبیہ ملک مجھپر آسان تر ہے آشکارا ہونے نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسکے سے ہشام
کہتا ہے کہ ہرقل نے بعد ان حکایات کے پوچھا کہ نماز اور روزہ تمھارا کیونکر ہے ہمنے جسطرح سے کہ واقع مین ہے بیان
کیا اُسوقت ہمکو ایک منزل دلکش مین اتروایا اور مدارات شائستہ عمل مین لایا اور تین دن کے بعد ہمکو اپنے
پاس بلایا اور چند حکایتین پوچھین جب سب کا جواب باصواب پایا تو اُسنے ایک صندوق چوبی طلاکار
خانہ دار منگوایا اور اُسکے ہر خانہ مین سے ایک پارہ حریر سیاہ نکالا اور اُسکو پھیلایا اُس حریر پر ایک مرد کی تصویر
سرخ چہرہ فراخ چشم بلند گردن بے محاسن دو گیسوے تافتہ رخسار پر پڑے ہوتے کہ مہابت اُسکے بشرہ سے
پیدا تھی کہا جانتے ہو یہ کسکی صورت ہے ہمنے کہا نہین کہا یہ صورت ابو البشر آدم علیہ السلام کی ہے پھر اسطرح
ایک اور پارہ سیاہ نکالا کہ اُسپر شبیہ ایک مرد سفید ماموی مجعد اور چشم سرخ اور سر بزرگ اور محاسن نیکو کشیدہ تھی
کہا یہ تصویر نوح نبی کی ہے اسی وضع سے بہت تصویرین دکھائین اور نام اُنکے لیے تا آنکہ صورت ایک مرد کی
نکالی بغایت سفید خوب چشم کشادہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی تازہ رو کہا یہ صورت ابراہیم خلیل کی ہے پھر ایک
پارہ حریر پاکیزہ نکالا کہ اُسپر صورت بابرکت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بکمال عظمت و جلال مصور تھی کہا
جانتے ہو یہ کون ہے ہمنے کہا یہی ہے صورت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اُسوقت ہمکو شدت
رقت ہوئی اُسنے جب یہ حال مشاہدہ کیا باکرام اُسکو اٹھایا اور پھر بیٹھکر کہا تمکو خدا کی قسم دیتا ہون راست بتاؤ کہ یہ صورت
محمد صلعم کی ہے ہمنے کہا بخدا اسوگند اسیطرح ہے یہ ہے گویا اُسکو ہم حاضر دیکھتے ہین پس تھوڑی دیر تک ہماری طرف

دیکھا کیا اور کہا فی الواقع یہ صورت اسی پیغمبر عالیقدر کی ہی اس معاینہ سے غرض تمھاری آزمائش تھی پھر اور تصویر نکالی ایک مرد گندم گون شکین موے خوب چشم تیز نظر ترش روہی کہ پیوستہ دندان حیطہ لب خشمگین چہرہ تھا کہا یہ صورت موسی کلیم اللہ کی ہی اور بہ پہلو شبیہ موسی کے ایک صورت اسکی مشابہ تھی لیکن ظاہر معلوم ہوتا تھا کہ شاید سر پر روغن ملا ہی کہا یہ صورت اسحق علیہ السلام کی ہی پھر ایک اور صورت ظاہر کی مشابہ باسحق علیہ السلام اور کہا یہ صورت یعقوب کی ہی پھر ایک اور شبیہ دکھائی معتدل القامت سفید پوست مائل بسرخی باردے نیکو و خوب درخشان کہ تواضع اسکے بشرہ سے لائح تھی کہا یہ صورت اسمعیل جد پیغمبر تمھارے کی ہی بعد ازین ایک صورت حسین مشابہ بصورت حضرت آدم علیہ السلام نکالی اور کہا یہ شبیہ یوسف علیہ السلام کی ہی پھر ایک پارۂ حریر سفید نکالا کہ اس صورت پر ایک مرد تھا سرخ رو باریک ساق خفتہ چشم بزرگ شکم میانہ قد با شمشیر حمائل کہا یہ صورت داؤد علیہ السلام کی ہی بعد ازین صورت ایک شخص بزرگ سر گھوڑے پر سوار ہمکو دکھائی اور کہا یہ سلیمان ہی پھر ایک اور شبیہ سفید سیاہ چشم بسیار موی خوش قماش نکالی اور کہا یہ صورت عیسی علیہ السلام کی ہی القصہ جب ہمنے صور انبیا علیہ السلام مشاہدہ کین قیصر سے پوچھا کہ یہ صورتین کسکے پیغمبرون کی اور تمنے کس طرح بہم پہونچائین کیونکہ ہمنے اپنے پیغمبر کی صورت کے مشاہدہ سے قیاس کیا کہ ہر شبیہ صحیح موافق صاحب صورت کے ہی ہرقل نے جواب دیا کہ مسموع ثقات سے ایسا ہوا ہی کہ حضرت آدم نے درگاہ الہی سے مسئلت کی کہ اُنکے فرزندون کی صورتین کہ بشرف نبوت مشرف ہونگی انکو دکھادے بار یتعالی نے ایجاباً للمتمسہ پیغمبرون کی صورتین انکو عنایت کین لہذا بلاد مغرب مین بیچ خزانہ آدم کے محفوظ تھیں تا آنکہ ذوالقرنین نے وہان پہونچکر انکو نکالا اور پھر حضرت دانیال پیغمبر کے ہاتھ آئین انھون نے انکو ان پارۂ حریر پر کھینچا اور باحتیاط تمام مخزون رکھا بعد انکے تصرف ملوک مین آئین اور آخر کو منتقل ہوکر ہمتک پہونچین لیکن مجکو صحت مشابہت مین انکی تردد تھا اب جو تمنے مطابقت شبیہ پیغمبر آخر الزمان ساتھ انکے صورت متبرک کے بیان کی مجکو وثوق کامل ہوا اور خاطر نے تسکین پائی پھر کہا اے کاش مجھکو خدا یتعالی توفیق ارزانی فرماتا تاکہ دست تصرف مملکت سے کوتاہ کرتا اور عبودیت کمتر شخص کی تم مین بتقدیم پہونچاتا ہشام کہتا ہی کہ ہنگام رخصت انصراف ہرقل نے ہمکو بعواطف خسروانہ مخصوص کیا جب ہمنے مراجعت کی اور بخدمت حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پہونچے صورت حال مشرحاً معروض کی حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ روئے اور کہا بیچارہ ہرقل اگر خدا یتعالی سے چاہتا کہ کچھ خیر اسکو پہونچے دولت اسلام سے فائز ہوتا پھر کہا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب میرے صفات کو خوب جانتے ہین چنانچہ توریت اور انجیل مین حضرت نبوت نے اسکی خبر دی ہی کعب الاخبار روایت کرتا ہی کہ خلیل الرحمان نے حالت نزع مین اپنے فرزندون کو جمع کیا پھر ایک روایت سے تابوت سکینہ اور ایک عبارت سے صندوق منگوایا اور اسکو کھولکر انسے کہا اس تابوت مین نظر کرو تم انکی اولاد نے جب اسمین نگاہ کی بعد پیغمبران خلف نے دیکھے آخر نبوت مین خانہ حضرت رسالت پناہ

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تھا یاقوت سرخ سے کہ گویا آنحضرت نماز پڑھتے ہین اور جانب یمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دیکھا کہ انکی پیشانی نورانی پر مرقوم تھا کہ یہ اول وہ شخص ہے کہ اس پیغمبر کی ملت اور متابعت قبول کریگا اور پیش آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ ایک شمشیر دوش پر رکھے ہوے اور جبین مبین پر لکھا ہوا کہ یہ برادر عم زاد رسول اللہ ہے مؤید بتائید ربانی اور ایک پہلو مین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسلح با چہرہ نور آگین اور عقب مین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو بصورت متبرک آیات کلام الٰہی پڑھتے دیکھا اور گرد آنحضرت کے اکابر اصحاب گھوڑون پر سوار کہ ہر ایک کی پیشانی سے انوار سعادت پیدا و ہویدا تھے کہا بطناً بعد بطن اپنی نسل مین یہ وصیت کرتے رہنا کہ جو کوئی انمین سے سعادت وقت بعثت پیغمبر آخر الزمان حاصل کرے انکو ہمارا اسلام پہونچاوے اور انکی ملت حنفیہ کو طابعاً اور راغباً قبول کرے پوشیدہ نرہے کہ جو تفصیل حلیون انبیا علیہ السلام کی اور وجود تصویر انکا یہان لکھا گیا از روے کتب تواریخ ہے ورنہ روایات معتبرہ علما سے بہت مختلف ہے اور نیز موافق حلیہ اکثر پیغمبرون کے کہ ضمن قصہ انکے مین لکھا گیا ہے نہین ہے بظاہر مورخون نے بسبب تعداد روایات نقل اسکی مناسب سمجھی ہوگی اس فقیر بے بضاعت نے بھی اتباعاً لاہل التاریخ تحریر ان حکایات مین خامہ سائی کی ہے اب عطف عنان تیز گام کمیت قلم اس وادے سے کر کر شروع مقصود اصلی کہ عبارت اخبار و آثار با تقدم میلاد مبارک آن سرور سے ہے کیا جاتا ہے واضح ہو کہ از جملہ آثار پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بموجب اخبار کا منان یہ ہے کہ تخمیناً ہزار برس پہلے آپ کی ولادت باسعادت کے ایک ملوک جبار ہوقت سے کہ موسوم بہ ورع اور ملقب بہ تبع تھا عالم جہان گردی مین وارد دار الملک مکہ ہوا بحسب اتفاق سکناے ام القری سے کوئی آدمی واسطے استقبال اس بادشاہ با جاہ وجلال کے نہ آیا اور اصلا رسم مدارات بجا نہ لایا بارگ سطوت شاہی انکی بے اعتنائی سے حرکت مین آئی اور از روے غایت غضب اسنے ارادہ ویرانی اس ملک اور مسماری خانہ کعبہ کا کیا مقارن اس اندیشۂ فاسدہ کے اسکو مرض جسمانی مہلک ایسا لاحق حال ہوا کہ قریب بمرگ پہونچا اس حالت اضطرار مین کسی غدا رسیدہ نے اسکو مطلع کیا کہ نجات اس بیماری جان گزا سے بغیراز توبہ ارادۂ خرابی اس مملکت سے امکان نہین ہے چنانچہ اسی وقت بادشاہ تائب ہوا اور شفاخانہ شافی حقیقی سے کہ خداوند اس بیت الحرام کا ہے نعمت صحت اسکو عطا ہوئی چنانچہ بظہور ایسی کرامات نمایان کے تعظیم خانہ خدا مین اسنے مبالغہ کیا اور سات عدد لباس قیمتی مکلف سے کعبہ کو ملبس کیا اور اس زمانہ سے لباس اسکا درمیان اشراف و ملوک مروج و مرسوم ہوا پس از چندروز کہ بادشاہ مذکور نے نہضت بطرف یثرب کی قریب چار ہزار صاحبان فضیلت و چہار کس از حکماے بادانش و حکمت کہ سردار انکا شامول نام یہودی تھا خاص مدینہ مین پہونچا اکابر علما و مشاہیر حکمانے بالاتفاق عرض کیا کہ از روے کتب معتبرہ

ہمکو معلوم ہے کہ یہ مقام دار الہجرت خاتم پیغمبران و مدفن متبرک اس سرور سروران کا ہوگا ہمکو اجازت دو
کہ یہین رحل اقامت ڈالین تا شاید ہماری نسل مین سے کوئی قسمت والا سعادت زیارت اس
خلاصہ موجودات سے بہرہ ور ہو اور یہ عرض کرکے شامول مع ہمراہیون کے وہان رہ گیا بادشاہ نے
بھی ایک نامہ مشتمل بر کمال ضراعت و انکسار واسطے گذراننے خدمت با برکت آنحضرت کے سپرد انکے
کیا اور کہا کہ وصیت کرنا اپنی اولاد کو کہ باحتیاط ہمکو رکھین اور بر وقت شرف سعادت ملازمت گذرانین
غرضکہ اسی طرح انکی نسل کے عمل مین آیا حتی کہ وہ نامہ تا با ابو ایوب انصاری کہ اکیسوان فرزند شامول
یہودی سے تھا پہونچا اور بوساطت ابو سبکی قبیلہ بنی سلیم مین بملاحظہ مقدس حضرت خاتم الانبیا گذرا اور
اسوقت تین مرتبہ حضرت نے فرمایا مرحبا بالاخ الصالح یعنی آفرین بہ برادر نیکوکار نیک اندیش بہرکیف
قبل از وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بہت آثار از روے اخبار ثابت ہین کہ یہ مختصر لائق ذکر
مجموع انکے کے نہین ہے لہذا اب احوال انتقال نور محمدی صلب عبد اللہ سے شکم آمنہ مین لکھا جاتا ہے
روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ اور دیگر کتب سیر مین لکھا ہے کہ تحویل نطفہ زکیہ محمدیہ کی صلب عبد اللہ سے
صدف رحم آمنہ مین ایام حج مین درمیان اوسط ایام تشریق شب جمعہ کو ہوئی اس سبب سے امام احمد
بن حنبل سے شب جمعہ کو فاضل تر لیلۃ القدر سے کہتے ہین کہ خیرات اور برکات اور کرامات اور
سعادات کہ اس رات مین اہل عالم پر فائض اور نازل ہوئے کسی اور رات مین تا روز قیامت نازل
اور فائض نہونگے اور یہین جہت شب میلاد حضرت کی بہتر شب قدر سے ہوئی اخبار مین آیا ہے کہ
اس رات کو ملک اور ملکوت مین منادی ہوئی کہ تمام عالم کو بانوار قدس منور اور فرشتے زمین و آسمان کے
اظہار سرور و ابتہاج یکسر کرین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ علم سبز محمدی لیکر فرشتون کے
ساتھ دنیا مین جائین اور اس علم کو سقف خانہ کعبہ پر کھڑا کرین اور ساری دنیا مین خوشخبری دین
کہ نور محمدی نے رحم آمنہ مین قرار پایا اب برگزیدہ خالق بہترین امتون پر مبعوث ہوگا خوشا نصیب
اس امت کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سا جسکا پیغمبر ہوا اور خازن بہشت کو حکم ہوا کہ دروازے فردوس
برین کے کھولے اور عالم کو بفوائح و روائح معطر کرے اور جمیع طبقات سموات اور بقاع زمین کو بشارت
دے کہ آج کی رات نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شکم مادر مین آیا مروی ہے کہ جس رات نور محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم جاگزین بطن والدہ ہوا اس رات کی صبحکو تمام بت روے زمین کے واژگون ہوگئے
اور شیاطین صعود آسمان سے ممنوع ہوئے اور تخت بادشاہون بت پرست کے الٹ گئے ابن عباس سے
منقول ہے کہ حق تعالی نے اس رات چار پایون روے زمین کو گویا کیا اور سب نے کہا بخداے کعبہ کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نطفہ انکا شکم مادر مین آیا اور یہ شخص سراج اہل روے زمین ہے اور بہترین
امت پر مبعوث ہوگا اور اس رات وحوش و طیور آپسمین بشارت دینے لگے اور اسی طرح اہل دریا ایک

دوسرے کو خوشخبری سناتے اور کہتے تھے کہ اب وہ وقت آیا کہ ابوالقاسم پیدا ہوگا روایت ہے کہ اس رات تخت ابلیس کہ درمیان زمین آسمان کے ہوا میں معلق تھا اوندھا ہوا اور وہ مردود چالیس رات دن جبل بوقبیس پر بحالت ضلالت پڑا اور عذاب شدید میں مبتلا ہو کر واویلا کرتا اور مصیبتا کہتا اور کہتے ہیں کہ شیطان پر ایک فرشتہ موکل تھا اسکو اس فرشتہ نے قعر دریا میں غوطہ دیا پھر شیطان کالا ہو گیا اور جب غم و اندوہ اسپر زیادہ از حد گذرا اسکی ذریت نے جمع ہو کر سبب اس الم و مصیبت کا پوچھا شیطان نے کہا کیا پوچھتے ہو ایسی خرابی ہوئی کہ ہرگز کبھی نہوئی تھی کہا کیا ماجرا ہے تب اسنے حال مفصل بیان کیا کہ آج کی رات اسنے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے افزائش سے عالم میں عزت دنیا اور آخرت کی اُسکے ساتھ ہے ایسا شخص اب پیدا ہوتا ہے کہ جسکے سبب سے پرستش لات و منات اور عزیٰ اور ہبل کی موقوف ہوگی اور ساری بتوں کو توڑیگا اور سب دینوں کو منسوخ اور شرک اور کفر اور زنا اور قمار بازی اور شراب خواری کو حرام کریگا اور ہمارا جانا آسمان پر اخبار غیبی کے سننے کیواسطے ابھی سے موقوف ہوا ہے اور وقت صعود حکم ہوا ہے کہ شہاب ثاقب یعنی انگارے ہمپر پھینکیں اور علم کہانت جو ہماری طرف سے عالم میں جاری تھا بسبب موقوفی آمد و رفت بالائے آسمان بالکل جاتا رہا اور تمام عالم عدل اور انصاف سے معمور اور آئندہ ہمارے اغوا سے ہاتھ ظلم اور جور کا کہ فرعون پر دراز ہوتا تھا کوتاہ ہوگا اور تمام زمین مساجد اور عبادت حق سے آباد ہوگی اور آثار ایمان اور اسلام سے سب خلقت دلشاد رہیگی اور نیک باتوں کا روز بروز کمال ہوا اور برے کاموں کا ہر دم زوال کتب معتبرہ مثل روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ میں مرقوم ہے کہ جمہور اہل سیر اور تواریخ متفق ہیں اس امر پر کہ حضرت خاتم الرسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہینے ربیع الاول میں پیدا ہوئے اور بعض علما بھی اس قول پر دعویٰ اتفاق رکھتے ہیں لیکن بعضے کہتے ہیں کہ ولادت باسعادت حضرت کی ماہ مبارک رمضان میں ہوئی ہے اور دلیل اس طائفہ کی یہ ہے کہ علوق نطفہ محمدیہ کا رحم آمنہ میں ایام حج میں عشیہ عرفہ یا اوسط ایام تشریق میں واقع ہوا اور باتفاق اہل سیر و تواریخ ثابت ہے کہ مدت حمل حضرت کی نو مہینے کی پوری تھی بے کم و زیاد اس حساب سے ماہ نہم رمضان ہوتا ہے مگر اصح ربیع الاول ہے صاحب روضۃ الاحباب نے ان دو قول مختلف میں تطبیق یون دی ہے کہ کفار دین میں یعنی تاخیر و تقدیم ماہہاے حرام میں کرتے تھے اور اس پس و پیش سے حج اوقات مختلف میں ہوتا تھا اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بموجب احکام شرعی ہمیشہ ایک برس بارہ مہینے کا ہوتا ہے پورا اور شریعت ابراہیمی میں شہرہاے حرام ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم و رجب مقرر تھے اور ان مہینوں میں جنگ و جدال ممنوع تھا لوگ واسطے حج و عمرہ کے دور و نزدیک سے بخوف و خطر آمد و رفت کرتے مگر کفار نے یہ گمراہی اختیار کی تھی کہ اگر لڑنا انکو ان ماہہاے ممنوعہ میں منظور ہوتا تو حیلہ کرتے انکی تبدیل میں یعنی کبھی مقدم کرتے صفر کو محرم پر اور کبھی موخر کرتے ذیقعدہ کو ذی الحجہ پر چنانچہ خدا تعالی سورہ توبہ میں فرماتا ہے آیت انما النسیٔ زیادۃ فی الکفر یعنی سوا اسکے نہیں کہ آگے پیچھے کر لینا زیادتی ہے

بیچ کفر کے یعنی یہ مہینے ہٹا دیتا ہی سو یہ ری بات ہو کفر کے عہد مین پس نظر برین تقدیم و تاخیر ماہہاے حرام
احتمال ہے کہ سال ولادت حضرت مین حج ماہ جمادی الآخری مین واقع ہوا ہو اس تقدیر پر ربیع الاول
مین پورے نو مہینے ہوتے ہین اور تاریخ مین بھی اختلاف ہی بعضون نے کہا بارھوین ربیع الاول اور
بعضون نے دوسری اور بعضے کہتے ہین آٹھوین اور بعضے دسوین لیکن قول اول یعنی بارھوین اشہر
واکثر ہی اور عمل اہل مکہ ابتک اسی تاریخ پر ہی چنانچہ بارھوین شب کو زیارت موضع ولادت شریف کی
کرتے ہین اور اسی رات کو مولود پڑھتے ہین اور سب اوضاع اور آداب مولد بجا لاتے ہین یہ بات مدارج النبوۃ
مین مذکور ہی اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ تولد پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ کا مکہ مین اس مکان مین ہی کہ
مشہور بسراے محمد بن یوسف نزار ہی اس عمارت کی ابتک زیارت کرتے ہین اور اس مقام کو متبرک
جانتے ہین اور وہ سراے ایک کوچہ مین واقع ہی کہ اُسکو زقاق المولد کہتے ہین اور وہ کوچہ ایک
شعب مین ہی کہ مشہور بہ شعب بنی ہاشم ہی مدارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین منقول ہی کہ عادت
اہل مکہ سے ابتک زیارت اُس مقام کی اور تعمیل آداب دیگر مثل خواندن مولود وغیرہ ہی پس جو کہ
معمول اصاغر و اکابر حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً ہو صحیح و مستند ہی اور روضۃ الاحباب
مین لکھا ہی کہ پیش ازانکہ آمنہ حاملہ ہون پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے قریش بلاے قحط و خشک سالی
مین مبتلا تھے چنانچہ درخت انکے باغون کے خشک اور چارپائے لاغر ہو گئے تھے جس وقت یہ حاملہ
ہوئین مینھ خوب برسا اور نہرین جاری اور درخت سرسبز و شاداب ہوئے حق تعالی نے برکت
قدوم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر بسیار قریش پر ارزانی فرمائی چنانچہ وہ سال
بسنۃ الفتح مشہور ہوا اور آمنہ سے روایت ہی کہ جسوقت یہ حاملہ ہوئین تو کچھ ثقل اور بوجھ کہ عورتونکو
مدت حمل مین ہوتا ہی انکو اصلا محسوس نہ تھا اور کچھ آثار حمل معلوم نہ تھے بعد اسکے جب چھ مہینے
گذرے درمیان خواب اور بیداری کوئی شخص مجھسے کہتا تھا کہ کون تیرے پیٹ مین ہی اور کس سے
تو حاملہ ہوئی ہے مین نے کہا مین نہین جانتی ہون وہ شخص کہنے لگا کہ تو حاملہ ہوئی ہی سید اور پیغمبر
اس امت سے چنانچہ اُس روز سے مجکو یقین ہوا کہ مین حاملہ ہون اور جب زمان ولادت نزدیک آیا
وہ شخص پھر نظر آیا اور اسنے مجھسے کہا کہ تو کہہ عربی اعیذہ بالصمد الواحد من شر کل حاسد یعنی
پناہ پکڑتی ہون اور سونپتی ہون مین اسکو صمد واحد کو شر ہر حاسد سے اور محمد نام بھی رکھ اور نام
اسکا توریت مین اور انجیل مین احمد ہی اور قرآن مین محمد اہل آسمان اور زمین اسکے حمد و ثنا اسکی
کرینگے اور آمنہ سے منقول ہی کہ حضرت میرے پیٹ مین تھے کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک نور
مجھسے نکلا کہ تمام عالم اس سے روشن ہوا اور اس قدر روشنی ہوئی کہ محل بصرہ کے کہ مضافات
شہر شام سے ہین براے العین مین نے دیکھے اور اہل تاریخ لکھتے ہین کہ سواے آنحضرت کے آمنہ

ہا ماں نہین ہوئین اور کوئی اور لڑکا اُنسے سوا حضرت کے پیدا نہین ہوا محمد بن اسحاق سے روایت ہی کہ حضرت انکے پیٹ مین تھے کہ عبداللہ نے وفات پائی اور بعضے کہتے ہین دو مہینہ کے تھے مدارج النبوت مین مرقوم ہی کہ یہ قول اصح اقوال ہے وفات عبداللہ کی مدینہ مین ہوئی قریش کے ساتھ مکہ سے تجارت کو گئے تھے جب یثرب مین داخل ہوتے بیمار ہوئے عبدالمطلب نے خبر بیماری کی سنکر اپنے فرزند الحارث کو انکے لینے کیواسطے مدینہ کو بھیجا اور یہ انکے پہونچنے سے پہلے وفات پاچکے تھے عبداللہ ابن عباس سے روایت ہی کہ جب عبداللہ نے وفات پائی فرشتون نے کہا ربنا یتیم ہوا پیغمبر اور حبیب تیرا حق تعالی نے فرشتون کے جواب مین فرمایا مین حافظ اور نصیر اور کفیل اسکا ہون درود اور سلام اسپر بھیجو اور برکات اُسکے حق مین چاہو اور دعا کرو مولدین جوزی محدث نے لکھا ہی کہ جسوقت آمنہ کو درد زہ پیدا ہوا تنہائی سے گھبرا کے خدا کی جناب مین رجوع کی اور کہنے لگی کہ کاش بیٹیان عبدمناف کی اسوقت میرے پاس ہوتین یہ کہتی تھین کہ کیا دیکھتی ہین کہ عورتین خوبصورت کہ بال اُنکے سیاہ اور سرخ رخسارے تھے اسقدر [illegible] سارا گھر بھر لیا اور وہ عورتین کہنے لگین کہ ہم حورین ہین حق تعالی نے بہشت سے تمہاری خدمت کے واسطے ہمکو بھیجا ہی اور ہم سب تمپر فدا ہین اور عثمان بن ابی العاص اپنی مان فاطمہ بنت عبداللہ ثقفیہ سے روایت کرتا ہی کہ جسوقت آمنہ کو آثار وضع حمل ظاہر ہوئے مین انکے پاس حاضر تھی اتفاقاً اسوقت نظر کی مین نے طرف آسمان کے کیا دیکھتی ہون کہ تارے میل بجانب زمین کرتے ہین یہانتک کہ زمین پر گر پڑینگے اور روایت ہی کہ تارے ایسے نزدیک ہوئے تھے کہ مین خیال کرتی تھی کہ میرے سر پر گر پڑینگے اور آمنہ سے روایت ہی کہ وقت درد زہ کے اور قریب زمان ولادت ایک آواز دہشت ناک سُنی گئی کہ جسکے سُننے سے خوف اور ترس نہایت مجھکو معلوم ہوا پھر دیکھا مین نے ایک مرغ سفید پیدا ہوا اور اسنے اپنے بازو میرے پیٹ سے ملے وہ خوف اور ترس مجھسے دور ہوا پھر وہ مرغ ایک جوان نرم اور نازک اور خوش شکل ہو گیا اور اُسکے ہاتھ مین ایک پیالہ شراب طہور کا تھا سفید زیادہ دودھ سے اسکو میرے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ پی مین نے پیا تو اُسکا مزہ میٹھا شہد سے تھا پھر کہا کہ سیر ہوکے پی مین نے اور پیا پھر کہا کہ خوب سیر ہوکے پی پھر مین نے خوب سیر ہوکے پیا پھر اُسنے میرے پیٹ کی طرف ہاتھ پھیلایا اور اُسکو ملنے لگا اور کہنے لگا اظھر یا سید المرسلین اظھر یا سید العالمین اظھر یا خاتم النبیین اظھر یا رحمۃ للعالمین اظھر یا نبی اللہ اظھر یا رسول اللہ اظھر یا خیر خلق اللہ اظھر یا نور من نور اللہ بسم اللہ اظھر یا محمد ابن عبد اللہ فظھر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالبدر المنیر چنانچہ بارھوین تاریخ ربیع الاول کی صبح صادق کے وقت کہ روز دوشنبہ تھا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

فصل دوسری بعضے فضائل اور شمائل آنحضرت مین مدارج النبوۃ وغیرہ کتابون معتبرہ مین لکھا ہی کہ

ولادت باسعادت حضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کی روز دوشنبہ وقت صبح صادق قبل از طلوع آفتاب
ہوئی اور یہ وقت طلوع غفر تھا غفر بفتح غین معجمہ وسکون فا ورا ے مہملہ آخر شب مین تین تارے
چھوٹے نکلتے ہین منازل قمر سے اور مواہب لدنیہ سے منقول ہے کہ مولد سب پیغمبرون کا یہی وقت ہے اور
ارباب تنجیم ساعت ولادت حضرت کو اسعد ساعات کہتے ہین اور حق یہ ہے کہ حضرت مشرف بزمان نہین
ہین بلکہ زمان کو شرف آپکی ولادت سے ہے اور یہی سبب ہے کہ ولادت شریف حضرت کی اُن مہینون مین
کہ مشہور بکرامت اور برکت ہین جیسے محرم اور رجب اور رمضان واقع نہوئی اور ایام مین اگرچہ جمعہ
افضل ہے کہ پیدائش حضرت آدم کی اسی دن مین ہے اور اس دن مین بالاتفاق ایک ساعت ہے
کہ جو کوئی اُسمین دعا مانگے قبول ہو لیکن باینہمہ کرامت پھر بھی برابر ہی یوم ولادت حضرت کی کہ روز
دوشنبہ تھا نہین کرتا چنانچہ بلحاظ شرف اور کرامت ولادت شریف اس دن مین روزہ رکھنا مستحب ہے
حدیث مین آیا ہو کہ حضرت دوشنبہ کے دن اکثر روزہ رکھتے تھے اور اسکے سبب سے جو پوچھا تو فرمایا
کہ مین پیدا ہوا ہون اس دن اور نازل ہوئی وحی مجھپر اُسدن مین علماے کرام نے اس حدیث سے
تعیین مولد شریف اور بیان فضائل و رسائر آداب کو کہ معمول اہل حرمین شریفین کا ہے استنباط کیا ہے
عبداللہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہو کہ قریب مکہ کے ایک موضع ہے کہ اُسکو وادی فاطمہ کہتے ہین
اُسمین ایک راہب تھا کہ نام اُسکا عیص تھا وہ کہتا تھا اہل مکہ سے کہ پیدا ہوگا تم مین ایک مولود
کہ اطاعت کرینگے اُسکی تمام قبائل عرب اور مالک ہوگا وہ عجم کا بھی اور یہی زمانہ اُسکی پیدائش کا ہی
اور اُسوقت مین جو لڑکا کہ مکہ مین پیدا ہوتا تھا اُسکے احوال کو پوچھتا تھا جس دن حضرت پیدا ہوئے
عبدالمطلب اس راہب کے پاس گئے اور خبر آپکی ولادت کی بیان کی عیص بولا کہ یہ وہی لڑکا ہے
جسکو مین کہتا تھا نام اُسکا کیا رکھا عبدالمطلب نے کہا محمد عیص بولا کہ قسم ہے خدا کی تحقیق جانتا تھا
مین تمھارے درمیان وجود اس مولود کا تین خصلتون سے کہ مین انکو پہچانتا ہون ایک طلوع
اسکے ستارے کا رات مین دوسری ولادت اُسکی دوشنبہ کے دن تیسری نام اُسکا محمد ہے ابونعیم نے
حسان بن ثابت سے روایت کی ہے کہ مین وقت ولادت حضرت کے سات یا آٹھ برس مدینہ مین
تھا سنا مین نے کہ صبح کو ایک یہودی پکارتا تھا اپنی قوم کو قوم نے کہا کیا ہوا ہے تجکو کہ فریاد کرتا ہے اور
ہمکو بلاتا ہے بولا کہ طلع اللہ اللیل نجم احمد یعنی طالع کیا اللہ نے آج کی رات ستارہ احمد کا جب
حضرت مدینہ مین تشریف لائے ہمکو یاد کیا پھر حساب لگایا تو وہی رات آپکی ولادت کی تھی اور اس
یہودی نے خبر دی تھی مدارج النبوۃ مین مسطور ہے کہ احادیث صحیحہ مین آمنہؓ سے روایت ہے کہ یہ دیکھا
مین نے شب وضع حمل مین ایک نور کہ روشن ہوئے اس سے قصور شام کے اور عبدالرحمن بن عوف
اپنی مان سے کہ شفا اُسکا نام ہے روایت کرتا ہے کہ جسوقت حضرت پیدا ہوئے میرے ہاتھ مین آئے

سنا مین نے کہ گوینده کہتا تھا یرحمک اللہ یعنی رحمت کرے تجکو خدا اور روشن ہوا مشرق سے مغرب تک
کہ دیکھا مین نے قصور شام کو اُس روشنی مین اور آمنہ سے روایت ہو کہ جب مجھکو درد زہ پیدا ہوا مین
اکیلی گھر مین تھی اور عبد المطلب طواف خانہ کعبہ مین ایک آواز بلند میرے کان مین آئی کہ اُسکے
سننے سے مجھکو خوف معلوم ہوا پھر دیکھا مین نے کہ مرغ سفید اپنے بازو میرے دل پر ملتا ہو مگر وہ
خوف و ترس جاتا رہا پھر دیکھا مین نے نور بلند اور دیکھین اپنے پاس عورتین بلند قامت مانند درخت
خرما کے گویا بیٹیاں عبد مناف کی ہین تعجب کیا مین نے کہ یہ کہان سے پیدا ہوئین ایک بولی مین
آسیہ جورو فرعون کی ہون دوسری نے کہا مین مریم بیٹی عمران کی ہون اور یہ عورتین حور
بہشتی ہین اور آمنہ سے روایت ہو کہ جب حضرت پیدا ہوئے چار عورتین آسمان سے اُترین مین اُنکو
دیکھکر ڈری اور کہا مین نے کہ کون ہو تم کہ مکّہ کی سی عورتین نہین ہو انھون نے کہا کہ اے آمنہ تم
نہ ڈرو اور خوف نہ کرو ایک بولی کہ مین حوا ام البشر ہون دوسری نے کہا مین سارا والدہ اسحٰق
ہون تیسری بولی کہ مین ہاجرہ مادر اسمٰعیل ہون چوتھی کہنے لگی کہ مین آسیا بنت مزاحم ہون حوا کے
پاس طبق سونے کا تھا اور سارا کے پاس ابریق نقرہ اور اُسمین آب کوثر اور ہاجرہ کے پاس عطر تھا
بہشت کا اور آسیہ کے پاس مندیل سبز تھی حضرت کو غسل دیکر آمنہ کی گود مین دیا پھر حضرت نے سجدہ
کیا اور کہا یارب ھب لی امتی اے پروردگار بخش تو واسطے میرے امت میری کو آواز آئی حقتعالی
کی طرف سے وھبتك امتك یا علی ھمتك بخشا مین نے تیری امت کو بسبب بڑی ہمت تیری کے
اور پھر فرمایا حق تعالی نے اشھدوا یا ملائکتی ان حبیبی لاینسی امتك عند الولادۃ
کیف ینسیھا یوم القیمۃ گواہ رہو اے فرشتو میرے کہ دوست میرا نہ بھولا اپنی امت کو وقت ولادت کے
پھر کیونکر بھولے گا اپنی امت کو دن قیامت کے کتب سیر مین آمنہ سے روایت ہو کہ جب حضرت پیدا
ہوئے سجدہ کیا اور انگشت تسبیح آسمان کی طرف اُٹھائی جیسے کوئی عاجزی کرتا ہو پھر آمنہ کہتی ہین
کہ مین نے دیکھا کہ ایک پارہ ابر سفید آسمان سے اُترا اور حضرت کو لپیٹ کر اُٹھا لیگیا اور میرے
سامنے سے غائب ہو گیا سُنتی ہون کہ منادی ندا کرتا ہو کہ انکو بطرف مشرق اور مغرب زمین کے
پھراؤ اور موالید انبیا مین رکھو تا اُنکے حق مین دعاے برکت کرین اور جامہ ملت حنفیہ کا پہناؤ اور
حضرت ابراہیم پر عرض کرو اور دریا اور صحرا پر گذراؤ تا اُنکا نام اور صفت پہچانین اور تحقیق نام
انکا ماحی ہے یعنی مٹانے والے کفر کے اور شرک و بدعت کے اور ایک حدیث مین آیا ہو کہ آمنہ
کہتی ہین کہ جب حضرت پیدا ہوئے دیکھا مین نے کہ ایک ابر بزرگ نورانی ہے کہ سُنی جاتی ہو اُسمین
آواز گھوڑون کی اور کانپنا بازو کا اور باتین آدمیون کی پھر چھپا لیا اُس ابر نے حضرت کو اور
غائب ہوا میرے روبرو سے پھر سُنا مین نے کہ گوینده کہتا تھا سیر کراؤ محمد کو تمام زمین کی اور عرض کرو

انکو روحانیات پر اور انس اور جن و ملائک پر اور عرض کر و طیور و حوش پر اور دو انکو کلید نبوت اور نصرت کی اور کلید خزانہ عالم کی اور دو انکو خلافت اور صفوت و خلق آدم اور معرفت شیث اور شجاعت اور شکر نوح اور خلت ابراہیم اور لسان اسمعیل اور رضاے اسحق اور فصاحت صالح اور حکمت لوط اور بشارت یعقوب اور جمال یوسف اور کلام اور قوت موسیٰ اور تحمل ہارون اور صبر ایوب اور صوت داؤد اور عبادت یونس اور جہاد یوشع اور عصمت یحیی اور حکمت لقمان اور حب دانیال اور وقار الیاس اور زہد و کرم عیسیٰ اور غوطہ دو انکو دریاے اخلاق سب پیغمبرون مین المختصر جو جو کمال اور خوبی ہر نبی مین تھی سو سب آپ کی ذات بابرکات مین جمع ہوئین رباعی خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری ۔ حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ۔ خوبی شکل و شمائل حرکات و سکنات ۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۔ پھر آمنہ کہتی ہین کہ کشادہ ہوا وہ ابر اور لپیٹا حضرت کو پارہ حریر سبز مین اس حریر سے مانند پانی چشمہ کے پسینا ٹپکتا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ آمنہ کہتی ہین کہ بعد ایک ساعت کے حضرت کو پھیر لائے ایک جامہ سفید صوف مین لپیٹے ہوئے تھے اور گوینده کہتا تھا کیا خوب کیا خوب مقرر ہوئے محمد تمام دنیا پر یہانتک کہ باقی نرہے کوئی مخلوق اہل دنیا سے مگر کہ در آئے آپ کے قبضہ مین اور مطیع اور منقاد آپکا ہو پھر آمنہ کہتی ہین کہ دیکھا مین نے حضرت کو گویا ماہ شب چہاردہم ہین اور بوے مشک اذفر کی آپکے بدن سے آتی ہے اور دیکھا مین نے تین آدمیون کو ایک کے ہاتھ مین ابریق چاندی کا دوسرے کے ہاتھ مین طشت زمرد کا تیسرے کے پاس حریر سفید تھا پھر نکالی ایک انگشتری کہ اسکے نظارہ سے خاص ابصار ناظرین کے خیرہ اور حیران ہو وین پھر دھویا حضرت کو سات بار اور مہر کی درمیان شانہ کے اس انگوٹھی سے اور لپیٹا آپ کو اس حریر مین اور لائے اپنے بازو مین اور رکھا ایک ساعت پھر کہا سیرپا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اس طشت زمرد کے چار گوشے تھے ہر گوشہ مین موتی آبدار لگے تھے اسی حال مین گوینده نے کہا یہ دنیا ہے اور مشرق اور مغرب اور بر و بحر اسکا دوست خدا کے ہر گوشہ سے اسکے جو چاہیے سو لے حضرت نے ہاتھ بیچ طشت کے رکھا غیب سے آواز آئی کہ بخداے کعبہ اسنے کعبہ کو اختیار کیا کہ حق تعالیٰ نے اسکو قبلہ نماز اور مولد مبارک اسکا مقرر کیا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ وہ شخص رضوان داروغہ بہشت تھا اور آمنہ سے مروی ہے کہ ایک ساعت کے بعد جب آپ کو پرون کے تلے سے نکالا انکے کان مین چند باتین کہین کہ مین کچھ نہ سمجھی پھر درمیان دونون آنکھونکے بوسہ دیکر کہا بشارت ہو تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ علم سب پیغمبرون کا تجکو دیا اور علم اور شجاعت اور سخاوت اور سب اخلاق تیرے سب سے زیادہ ہین اور کنجیان خزانہ مدد کی تیرے ہاتھ مین ہین اور ہیبت اور عظمت تیری آدمیون کے دل مین اسقدر ڈالی ہے کہ کوئی شخص ذکر تیرا نہ سنے گا مگر وہ مغلوب خوف و ترس ہوگا اگرچہ تجکو نہ دیکھیگا پھر آمنہ کہتی ہین بعد اسکے اس شخص کو

مین نے دیکھا کہ اُسنے مُنھ اپنا حضرت کے مُنھ پر رکھا جیسے کبوتر اپنے بچہ کو بھراتا ہی اور مین دیکھتی تھی کہ حضرت اپنی اُنگلی سے اشارہ کرتے تھے اور طلب زیادت فرماتے تھے اور عبدالمطلب سے منقول ہی کہ مین شب ولادت حضرت کی خانہ کعبہ مین تھا وقت نیم شب کیا دیکھتا ہون کہ چارون گوشہ دیوار خانہ کعبہ کے بمقام ابراہیم مائل ہوئے اور سجدہ کیا اور آواز تکبیر اُنسے بلند ہوئی کہ اللہ اکبر رب محمدؐ ن المصطفیٰ الان قد طہرنی ربی من انجاس الاصنام وارجاس المشرکین یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر پروردگار محمد مصطفیٰ کا تحقیق پاک کیا مجکو میرے رب نے ناپاکی بتون سے اور پلیدی مشرکون سے اور بت کہ پیرامون خانہ کعبہ تھے پارہ پارہ ہوے اور کلان تر سب بتون کا کہ نام اُسکا ہبل تھا مُنھ کے بھل گر پڑا اور آواز آئی آمنہ سے محمدؐ پیدا ہوئے اور سحاب رحمت اور طشت فردوس سے آیا کہ انکو دھووین عبدالمطلب کہتے ہین یہ جو مین نے دیکھا اپنی آنکھون کو ملنے لگا کہ یہ خواب ہی یا بیداری جب تامل کیا معلوم ہُوا کہ مین جاگتا ہون اور جو کچھ دیکھا سو بیداری مین دیکھا بعد اسکے یہ خانہ کعبہ سے متوجہ خانہ آمنہ ہوے دروازہ بند پایا پکارا کہ اے آمنہ دروازہ کھولو اُنھون نے کھولا عبدالمطلب کہتے ہین کہ جب دروازہ کھولا پہلے نگاہ میری موضع نور محمدی کے آمنہ کے مُنھ پر پڑی اثر اُس نور کا اُنکے چہرہ مین نہ دیکھا بیتاب ہوا اور کہا داغوتاہ اے آمنہ وہ نور کیا ہُوا آمنہ بولی کہ میرے فرزند پیدا ہُوا ہی مین نے کہا میرے پاس لاؤ کہ اُسکو دیکھون اور اُسکے جمال باکمال سے مسرور ہون آمنہ نے جواب دیا کہ ابھی آپ اُسکو نہ دیکھ سکینگے اُنھون نے کہا کیا سبب آمنہ نے یہ قصہ کہا کہ جسوقت حضرت پیدا ہوئے ایک شخص میرے پاس آیا کہ قد اُسکا مانند درخت خرما کے تھا کہ گیا ہی کہ اس لڑکے کو گھر سے باہر نہ نکالنا اور تین دن تک کسی آدمی کو نہ دکھانا مجھکو سنکر غصہ آیا اور تلوار کھینچکر کہنے لگا کہ اس فرزند دلبند کو جلد دکھاؤ نہین تو تمکو یا آپکو ہلاک کرتا ہون جب آمنہ نے یہ حال میرا دیکھا گھبرا کے کہا کہ فلانے مکان مین ہی جا کے دیکھو مین نے قصد اُس مکان کا کیا اندر سے ایک شخص نہایت باعظمت وہیبت ظاہر ہوا کہ اُس طرح کا شخص مین نے کبھی نہین دیکھا تھا شمشیر برہنہ اسکے ہاتھ مین مجھپر حملہ کیا اور کہا کہ لکلمتک امک یعنی پرو رے تجکو تیری مان کہان آتا ہی مین نے جواب دیا کہ گھر مین آتا ہون اپنے فرزند کے دیکھنے کو وہ شخص یہ لا اُلٹے پاؤن پھر جا کہ جب تک فرشتے مقرب بارگاہ صمدی اُسکی زیارت سے مشرف نہو لینگے کوئی بنی آدم اسکو نہ دیکھے گا عبدالمطلب کہتے ہین کہ اُسوقت لرزہ میرے بدن پر طاری ہوا اور ہاتھ سے میرے تلوار گر پڑی اور مین باہر آیا کہ قریش کو اس حال سے آگاہ کرون ولیکن ہر چند چاہا کہ اس حال کی تقریر کرون ہرگز طاقت گویائی نپائی کہ اس بات کو بیان کرون القصّہ بعد تین دن کے جب حضرت کو دیکھا نہایت خوش ہُوا اور اُٹھا کے خانہ کعبہ مین لیگیا اور حق تعالی کی پناہ مین سونپا اور محمدؐ نام رکھا اور دروازے کعبہ پر کھڑے ہو کر شکر خدا تعالی کا بجا لایا پھر انکو وہان سے لاکر آمنہ کو سپرد کیا اور باب محافظت مین

نہایت تاکید کی اور کہا میرے اس فرزند کی بڑی شان ہوگی منقول ہے کہ جس وقت حضرت پیدا ہوئے اثر نجاست مثل خون وغیرہ حضرت کے بدن مطہر پر نہ تھا اور مستور بہ لباس نور تھے کسی کی نظر آپ کے ستر عورت پر نہ پڑی اور جب ماں کے پیٹ سے زمین پر آئے سجدہ کیا اور بآواز بلند کہا اَشْہَدُ اَنْ لا الٰہ الا اللہ انا محمد رسول اللہ اور جب دائی نے قصد نہلانے کا کیا حضرت نے کہا غسل دیا گیا ہون مین آب رحمت سے تھا مین بیچ ازل کے طاہر اور پیدا ہوا ہون مین طاہر اور صفیہ حضرت کی پھوپھی سے روایت ہے کہ حضرت کے تولد کے بعد ایسا نور پیدا ہوا کہ اسکی روشنی مین کئی چیزین عجیب وغریب مین نے دیکھین پہلے حضرت نے سجدہ کیا اور اُمتی اُمتی کہا دوسرے جسوقت پیدا ہوے حضرت کا نور چراغ کے نور پر غالب تھا تیسرے مین نے چاہا کہ آپ کو غسل دون غیب سے آواز آئی کہ ہمنے اسکو شستہ اور پاک بھیجا ہے اور جمہور اہل سیر متفق ہین اس بات پر کہ حضرت مختون اور مقطوع السرۃ پیدا ہوئے یعنی ختنہ کیے ہوئے اور آنول نال کٹے ہوئے اور انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہوا مین مختون اور نہ دیکھا کسی نے میرے ستر عورت کو اور لکھا ہے کہ حکمت اسمین یہ بھی تھی کہ کوئی مخلوق اس محبوب خدا کی زیب وزینت دینے مین شریک نہو بالجملہ جسقدر آیات اور آثار کہ وقت ولادت حضرت کے ظاہر ہوئے زیادہ اس سے ہین کہ حیطہ شمار مین آئین بعضے انمین سے یہ تھے کہ معرض بیان آئے اور ازانجملہ اشہر آثار سے یہ ہے کہ آپکے تولد کے وقت محل نوشیروان کے ہل گئے اور چودہ کنگورہ گر پڑے یہ اشارہ اس امر کا تھا کہ اُسکی اولاد مین چودہ آدمیون کی بادشاہی رہیگی سو وہی رہا کہ دس برس تک سلسلہ سلطنت اُسکے خاندان مین رہا باقی تا زمان خلافت امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسکی اولاد کی بادشاہی رہی اور چودہ تخت نشین سے اُسکی اولاد مین زیادہ نہوئے یہ مدارج النبوت مین مواہب لدنیہ سے منقول ہے اور صاحب روضۃ الاحباب نے نقل کی ہے کہ تا زمان خلافت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمانہ بادشاہی اولاد نوشیروان کا رہا اور ازانجملہ یہ ہے کہ دریا چہ ساوہ خشک ہوا اور جنگل سماوہ مین کہ رودخانہ خشک ہزار برس سے تھا اسمین پانی جاری ہوا اسمین یہ اشارہ تھا کہ انہار کفر کی خشک ہوجائینگی اور دریا اسلام کے جاری رہینگے اور ازانجملہ یہ ہے کہ آتشکدہ فارس کہ ہزار برس سے گرم تھا آگ اُسکی بجھ گئی اور بازار آتش پرستون کا سرد ہوا جب ایسے سوانح ہر روے کار آئے تو کسریٰ کہ فرمان رواے ملک فارس تھا گھبرایا اور نہایت خائف اور ترسان ہوا لیکن از روے حزم و احتیاط کہ لازمہ مراسم سلطنت تھا خوف مکتوم ضمیر کو کسی سے نہ کہا اتفاقاً انھین ایام مین قاضی القضاۃ اسکے وقت نے کہ سردار موبدان تھا خواب دیکھا کہ شتر سرکش عربی گھوڑون کو کھینچتے ہین یہانتک کہ دجلہ سے گذر گئے اور بلاد سے منتشر ہوئے اور موبدون نے تعبیر اُسکے خواب کی یہ کہی کہ بلاد عرب مین ایسا حادثہ ہو کہ اُسکے سبب سے ملک عجم منہدم

اور مغلوب ہو جاوے نوشیروان نے دریافت اس حال کے واسطے اپنے آدمی کاہنون کے پاس بھیجے خصوصًا سطیح کے پاس کہ علم کہانت مین یکتاے روزگار تھا اور اپنا نظیر و عدیل اس علم مین نرکھتا تھا اور حال اس شخص کا نہایت عجیب و غریب تھا کہ سابقًا مذکور ہوا القصہ کسری نے عبد المسیح کو سطیح کے پاس بھیجا جسوقت رسول کسری وہان پہونچا اُسکو سکرات موت مین پایا وقت ملاقات بعد عرض سلام ابلاغ تحیت نوشیروان کیا سطیح نے جواب نہ دیا عبد المسیح نے چند بیت پڑھین کہ مشتمل احوال کسری اور اُسکے سوال پر تھین اُسنے اُن بیتون کو سُنا جنبش کی اور کہا عبد المسیح آیا ہی بجانب سطیح سوار او پر شتر و ماندہ رفتار کے بتحقیق کہ سطیح قریب اُسکے ہی کہ قبر مین داخل ہو فرستادہ ملک بن ساسان یعنی نوشیروان کا بسبب اضطراب اور تزلزل ایوان اور گر پڑنے کنگرون اور اطفاے آتشکدۂ فارسیون کے اور خواب قاضی کے کہ دیکھا ہی اونٹ سرکش عربی گھورون کو کھینچتے ہین یہانتک کہ دجلہ سے گذر گئے اے عبد المسیح جسوقت کہ پیدا ہو تلاوت یعنی قران پڑھنا اور ظاہر ہو صاحب شفیع عقبی یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روان ہو رود فانہ سماوہ اور خشک ہو جاوے دریاچہ ساوہ اور سرد ہو آتشکدۂ فارس بابل مقام فرس اور شام مقام سطیح نہو یعنی حکومت فرس کی زمین بابل سے منقطع ہو اور سطیح رخت حیات کا سرا چۂ دنیا سے باہر لیجاوے اور علم کہانت زمین شام مین نہ رہے اور چودہ آدمی حکومت کرین مردون اور عورتون سے اُسکی نسل مین اور بعد اُسکے شدائد امور پیدا ہون غرضکہ جو کچھ آنے والا تھا سو آیا اُسکا کچھ علاج نہین سطیح نے یہ کلام تمام کیا اور گر پڑا اور مر گیا عبد المسیح نے مراجعت کی اور کسری کے پاس آکر تمام قصہ بیان کیا اہل تاریخ نے از روے تحقیق لکھا ہی کہ حق تعالی نے مملکت یزدجرد کہ آخر ملوک فارس تھا ملتھ سعد بن وقاص کے فتح فرمائی اور اُسکو ایک آسیابان نے آخر زمان سلطنت امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے مرو مین قتل کیا احوال رضاع شریف صاحب مدارج النبوت نے اسطرح لکھا ہی کہ پہلے حضرت کو ثوبیہ کنیز ابولہب نے دودھ پلایا اور یہ کنیز وہی ہی کہ جسنے حضرت کے تولد کی خبر سب سے پہلے ابولہب کو دی تھی اور اُسنے یہ بات سنکر فرط خوشی سے ثوبیہ کو آزاد کرکے حکم دیا تھا کہ حضرت کو دودھ پلاوے حقتعالی نے بدل اس سرور کی ابولہب سے روز ولادت کہ دوشنبہ تھا اُسدن کا عذاب قبر اُس سے موقوف کیا لہذا مسلمانونکو اس مقام سے بڑی سند ہی کہ شب میلاد حضرت کی سرور اور بذل اموال کرنا موجب تخفیف عذاب کا ہوگا یعنی ابولہب کو کہ کافر قطعی تھا اور قرآن مین سورۂ تبت اُسکے حال بد مآل مین نازل ہوا اور کیفیت اُسکی شقاوت کی بمقام اُسکے لکھی جاویگی جب حضرت کے تولد کی خوشی کی باعث تخفیف عذاب شدید مین ملی خوشا حال مسلمانون کا کہ حضرت کی میلاد سے مسرور ہووین اور موافق مقدور کے طعام اور نقد اور جنس خرچ کرین لیکن چاہیے کہ مجالس مولود شریف کی بدعات اور امور ممنوعہ محرمہ سے خالی اور پاک ہون تا موجب خسران طریقہ اتباع سلف سے نہو اور

واضح ہو کہ اسلام ثویبہ مین اختلاف ہے بعضے محدثین اسکو صحابیات سے کہتے ہین اور کتب سیر مین آیا ہے کہ حضرت
نبوی صلے اللہ علیہ وسلم برعایت حق رضاعت اسکا اکرام کرتے اور مدینہ سے اسکے واسطے جامہ و انعام ارسال
فرماتے اور وفات اسکی بعد واقعہ خیبر کے ہوئی ساتوین سال ہجرت مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ
فتح مین مکہ کو تشریف لائے پوچھا کہ اسکے خویشون مین سے کوئی ہے کسی کو نہ پایا اور ثویبہ نے حمزہ بن
عبد المطلب کو بھی دودھ پلایا ہے اس جہت سے درمیان آنحضرت اور انہین جہت رضاعی ثابت ہے
اور مروی ہے کہ سات دن حضرت نے اول اپنی والدہ شریفہ بی بی آمنہ کا دودھ پیا بعد اسکے چند روز
ثویبہ کنیز ابولہب نے دودھ پلایا بعد اسکے یہ سعادت نصیب حلیمہ سعدیہ کی ہوئی اور قصہ حلیمہ سعدیہ کا
کتب سیر اور موالیدین بتفصیل تمام بروایات متعددہ منقول ہے یہان بطریق انتخاب روضۃ الاحباب
اور مدارج النبوت سے نقل کیا جاتا ہے کہ مکہ کے سردارونکا یہ معمول تھا کہ اپنی اولاد کو دودھ پلانے کے لیے
اطراف وجوانب کی دائیون کو سپرد کرتے تھے اور اسمین بہت سے فوائد متوقع تھے منجملہ اسکے یہ کہ اطراف
مکہ مین بسبب صفاے آب و ہوا اور کثرت میوون کے نشو و نماے اطفال بخوبی تمام ہوتا تھا فصاحت
بلاغت وقری کی زیادہ تر شہر سے مشہور تھی اور خاص مکہ شریف مین یہ معمول تھا کہ قبیلہ بنی سعد کی عورتین
شیردار ہر سال دوبار ربیع و خریف مین شہر مکہ مین آئین اور وہانکے سردارونکے اطفال کو بعد تقرر اجرت
دودھ پلاتین اور پرورش کے واسطے اپنے اپنے گھر لیجاتین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے کہ جب حضرت پیدا ہوئے کل کائنات اور سائر مخلوقات حضرت کے دودھ پلانے اور پرورش
کے واسطے راغب ہوئی تھی اور سبب اس رغبت کا یہ تھا کہ بعد پیدا ہونے کے جب حضرت کو آمنہ کے پاس سے
اٹھا لیجا کر تمام مواضع مشرق و مغرب مین پھرایا اسوقت ایک منادی حق تعالی کی طرف سے ندا کرتا تھا
کہ اے گروہ خلائق یہ شخص محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے خوشا حال ان چھاتیون کا کہ اسکو دودھ
پلاوین خوشا حال ان ہاتھون کا کہ اسکو پرورش کرین اور خوشا حال ان مکانون کا کہ یہ شخص وہان
رہے جب یہ ندا مخلوقات سے سنی سب شیردار آرزومند دودھ پلانے کی اور سائر مخلوقات آرزومند پرورش
کی ہوئی اور ہر ایک عالم مخلوقات سے مانند چرند و پرند ابر و ہوا اور سوا انکے دعوی حقیت اور اولویت
اپنی اپنی کا نسبت دوسرے کے کرتا تھا کہ غیب سے آواز آئی کہ تم سب اس خواہش اور آرزو سے
باز رہو اور یہ تمنا نہ کرو کہ یہ سعادت ازلی حلیمہ سعدیہ کی نصیب ہوئی ہے اور اس بی بی نیکبخت سے بروایت
ابن عباس منقول ہے کہ بحسب اتفاق سال ولادت حضرت کے مین اور ہمارے اہل قبیلہ کمال سختی اور
مشقت مین مبتلا تھے اور بسبب قحط سالی کے تردد اور پریشانی سے اوقات بسر ہوتی تھی اور
ایسا ہی حال ہمارے ناقہ کا تھا کہ بسبب لاغری کے شیر اسکا بالکل خشک ہو گیا تھا ولیکن ان سب
تکلیفون پر صبر و شکر کرتے تھے اور نوبت افلاس کی یہانتک پہونچی تھی کہ باوجود حمل مجکو تین دن و فاقہ رہا

تا آنکہ بیٹا پیدا ہوا اور مجھکو شدت گرسنگی سے یا اثر درد زہ سے ایسی بیہوشی طاری ہوئی کہ زمین و آسمان مین تفرقہ دشوار تھا راتون کو کثرت گریہ طفل و رشدت گرسنگی سے نیند نہ آتی ایک رات بکمال ضعف اور سستی سے آنکھ میری لگ گئی تو خواب مین کیا دیکھتی ہون کہ ایک آدمی نے مجھکو اٹھا کر بیچ آب مین کہ پانی اسکا دودھ سے سفید تر تھا غوطہ دیا اور مجھسے کہا کہ اسکو پی کہ دودھ تیرا زیادہ اور خیر و برکت تجھکو حاصل ہو اور وہ شخص ترغیب و تحریص کرتا تھا کہ اور پی بخدا ئے عز و جل کہ اس پانی کا ذائقہ شہد سے شیرین تر اور خوشگوار تھا اسوقت اس شخص نے کہا کہ مجھکو پہچانتی ہے مین نے کہا کہ نہین وہ بولا کہ مین تیرے شکر کی شکل مجسم ہون کہ حالت مشقت مین کرتی تھی اے حلیمہ از جانب بطحاے مکہ روان ہو کہ تیری روزی وہان کشادہ تر ہوگی اور ایک نور روشن وہان سے اپنے ساتھ لاویگی مگر اس راز کو سب سے مخفی رکھنا پھر اسنے اپنا ہاتھ میری سینہ پر رکھکر کہا کشادہ کریگا حق تعالی تیرا رزق و رجاری کریگا شیر پس جب مین بیدار ہوئی اپنا حال اور ہی دیکھا نہ وہ گرسنگی باقی رہی اور نہ خشکی پستانون مین بلکہ تر و تازگی ظاہر و باطن مین پیدا ہوئی اور میرے اہل قبیلہ کی جو سختی اور پریشانی مین اوقات گذرتی تھی بعضی عورات میرے اصلاح احوال کو دفعۃً دیکھکر از روے تعجب استفسار کرنے لگین اور مین جو مامور بکتمان راز تھی مین نے کسی سے کچھ نہ کہا القصہ مین اپنے قبیلہ کی عورتون کے ہمراہ مکہ کو روانہ ہوئی اور جب حوالی بطحا مین پہونچی سنا مین نے کہ ہاتف غیب ندا کرتا ہی کہ خبردار اور آگاہ ہو کہ خدائے عز و جل نے برکت مولود قریش سے کہ وہ آفتاب دزا اور ماہتاب شب ہے اس برس کو تمپر آسان و موجب فراغت کیا ہی خوشا وقت ان چھاتیون کا کہ اسکو دودھ پلاوین اے عورات بنی سعد کی دوڑو اور شتابی کرو تا اس دولت اور سعادت کو پہونچو جسوقت عورتون نے یہ مژدہ سنا باتفاق اپنے شوہرون کے شتاب تر متوجہ حرم مکہ ہوئین لیکن میری مادہ خر کہ بہت ضعیف اور لاغر تھی آہستہ سب کے پیچھے چلتی تھی اور ساتھ کی عورتین آگے آگے جاتی تھین اور مین اپنے مرکب کو بسبب تاکید شوہر ہر چند ہانکتی تھی مگر طاقت نرکھتا تھا کہ قافلہ سے جا ملے اور انکے ساتھ چلے اس حالت مین جیب و راست سے یہ آواز غیبی میرے کان مین آئی کہ گوئندہ نے کہا هنيئًا لك يا حليمہ خوشحال تیرا اے حلیمہ ناگاہ شگاف میانہ دو پہاڑ سے ہوا اور ایک شخص مجھپر ظاہر ہوا کہ قد اسکا مانند نخل باسق تھا اور اسکے ہاتھ مین ایک حربہ نور کا تھا میرے مرکب کے پیٹ پر مارا اور کہا اے حلیمہ حق تعالی نے تجھکو بشارت دی ہے اور مجھکو حکم ہوا ہی کہ شیطان اور سرکشون کو تجھسے دور کرون چنانچہ اسوقت مین نے اپنے شوہر سے کہا کہ تم سنتے ہو جو مین سنتی ہون شوہر نے کہا نہین مگر مین تجھکو ہولناک دیکھتا ہون کیا ہی مین نے مختصر حال کہا پھر میرے مرکب نے چلنے مین شتابی کی جبکہ دو فرسنگ مکہ رہا وہان مقام کیا شب کو اس زمین مین مین نے یہ خواب دیکھا کہ ایک درخت سبز بہت سی شاخون والے نے میرے سر پر سایہ کیا اور ایک درخت خرما دیکھا کہ انواع رطب اسمین لگے تھے اور عورتین بنی سعد کی گرد میرے جمع ہین اور کہتی ہین اے حلیمہ

تو ہماری ملکہ ہی اور اُس درخت سے ایک خرما میری گود مین گر پڑا مین نے اُٹھا کر کھا لیا زیادہ تر شہد سے شیرین تھا اور اُسکے ذائقہ کی حلاوت میرے مُنہ سے نہ گئی جب تک حضرت میرے پاس رہے لیکن مین نے اس واقعہ کو بھی کسی سے ظاہر نہ کیا اور اپنے دل مین کہا کہ حقتعالی نے جو چاہا ہی بالیقین ظاہر ہوگا بہرکیف جب مین مکہ مین داخل ہوئی دیکھا کہ عورتین میرے قبیلہ کی کہ مجھسے پہلے وہان پہونچی تھین انھون نے اطفال قبائل اشراف اور مالدار قریش کے سب لے لیے مین نے ہر چند تلاش کی کوئی لڑکا نپایا بہت غمناک اور آزردہ خاطر ہوئی اور وہان آکے نادم ہوئی اسی فسوس مین تھی کہ ناگاہ ایک مرد دیکھا بہت باعظمت وشوکت مین نے پوچھا یہ کون ہین کسی نے بتایا کہ عبد المطلب بن ہاشم سردار مکہ کے یہی ہین انھون نے باواز بلند کہا کہ اے عورتو شیر دار بنی سعد تم مین سے کوئی باقی ہی کہ ہمارے لڑکے کو لیوے حلیمہ نے کہا کہ مین اُس قبیلہ سے باقی ہون میرا نام پوچھا مین نے کہا حلیمہ تبسم کیا اور کہا بخ بخ خصلتان سعد وحلیمہ فیہما عز الدھر وعز الابد یعنی خوش خوش دو خصلتین نیک ہین نیکبختی اور بردباری کہ عزت سرمدی اور عظمت ابدی ہی اور اسی طرف اشارہ ہی جو حدیث مین آیا ہی انا من قریش واسترضعت فی بنی سعد بن بکر یعنی مین قریش سے ہون اور دودھ پلایا اور پرورش کیا گیا ہون قبیلہ بنی سعد بن بکر مین پھر عبد المطلب نے کہا اے حلیمہ میرے پاس ایک لڑکا ہی یتیم کہ نام اُسکا محمد ہی مین نے اسکو عورتون قوم تمھاری کو دکھلایا کسی نے قبول نکیا اور یہی کہا کہ یہ یتیم ہی اسکی دودھ پلائی مین کیا نفع ہوگا پھر عبد المطلب بولے کہ اے حلیمہ تو شرافت اور بزرگی خاندان رکھتی ہی اس لڑکے کو قبول کر شاید اسکے سبب سے تجکو غنا حاصل ہو مین نے کہا کہ اپنے شوہر سے مشورہ کر کے جواب دونگی جب اُس سے پوچھا حق تعالی نے اُسکے دل مین حضرت کی محبت بغیر دیکھے ڈال دی کہ اُسنے نہایت خوشی سے مجھکو اجازت دی اور کہا کہ جلد جا اور اُس فرزند دلبند کو دودھ پلا اُسوقت مین بخوشی تمام عبد المطلب کے پاس آئی اور کہا کہ اُس لڑکے کو لاؤ عبد المطلب میری رضامندی رضاعت سے ایسے خوش ہوئے کہ چہرہ اُنکا چمکنے لگا اور بولے کہ اے حلیمہ تو رغبت سے اس لڑکے کو لیتی ہی حق تعالی سب رنج ومشقت تجھسے دور کریگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ انھون نے سجدہ شکر کیا اور سر اُٹھا کر آسمان کی طرف کہا کہ خداوندا اس لڑکے کو باسعادت وکرامت کر بعد اسکے وہ کھڑے ہوئے اور شتابی سے کہا اھلاً وسھلاً یا حلیمہ اور مین اُنکے ہمراہ آمنہ مادر رسول اللہ کے گھر مین داخل ہوئی دیکھا مین نے ایک بی بی صاحب جمال کو کہ گویا ماہ نو جبین نورآگین سے ساطع تھا بیٹھی ہین عبد المطلب نے اُنسے سب ماجرا بیان کیا انھون نے بھی مجکو دیکھکر کہا اھلاً وسھلاً یا حلیمہ پھر ہاتھ میرا پکڑ کر اُس مکان مین لیگئین جہان حضرت تشریف رکھتے تھے مین نے دیکھا کہ آپ لپٹے ہوئے ہین صوف مین کہ سفیدی اُسکی دودھ سے زیادہ اور بوے مشک اُس سے پیدا تھی اور بستر حضرت کا حریر سبز تھا کہ اُسپر پیٹھ کے بھل سوتے تھے اور آواز غطیطہ یعنی خرخر کی آتی تھی یہ عادات شریف سے تھا کہ وقت خواب ایسی آواز گلے سے آتی تھی اور تا کبرسن یہی عادات رہی اور یہ اثر انفراج اور انفتاح مجاری دم کا ہی اور خصلت محمود ہی بالجملہ مین دیکھتے ہی آپکے حسن وجمال باکمال پر فریفتہ ہوگئی اور

چاہا کہ حضرت کو بیدار کرون پاس جاکر آہستہ سے ہاتھ اپنا انکے سینہ پر رکھا حضرت مسکرائے اور آنکھین کھولین اور میری طرف دیکھا اور انکی آنکھون سے ایک نور نکلا کہ صعود کیا اسنے جانب آسمان پھر مین نے حضرت کی دونون آنکھون مین کے درمیان بوسہ دیا اور اپنی گود مین دودھ پلانے کے واسطے لے لیا اور پستان راست حضرت کی منھ مین دی حضرت نے دودھ پیا پھر مین نے چاہا کہ پستان چپ ان شریف مین دون آپنے منھ کو نہ لیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حقتعالی نے ابتدائے حال مین آپکو الہام عدالت کیا تھا کہ حضرت نے برعایت انصاف ایک چھاتی کو اپنی شریک کے واسطے یعنی برادر رضاعی کے لیے چھوڑ دیا اور ہمیشہ یہی معمول تھا آپ شیر پستان راست سے سیر ہوتے تھے اور میرا لڑکا شیر پستان چپ پر اکتفا کرتا اور مین نے فرط محبت سے چاہا کہ حضرت کو اپنے مقام مین لیجاؤن اور اپنے شوہر کو دکھلاؤن آمنہ نے ارشاد کیا کہ اے حلیمہ مکہ سے باہر نجانا کہ ابھی مجھکو تجھسے بہت باتین اس فرزند کے حق مین کرنی ہین اور فرمایا تین رات پہلے سے مین نے خواب مین دیکھا تھا کہ مجھسے کہتی ہین کہ اپنے فرزند کو دودھ والی عورت قبیلہ بنی سعد سے کہ منسوب باپ ابو ذویب ہو سونپ مین نے کہا کہ اے آمنہ کنیت میرے باپ اور میرے شوہر کی ابو ذویب ہی ہے اور خواب تمھارا راست اور درست ہے بعد اس کلام کے مین حضرت کو شاد شاد اپنی منزل مین لے آئی جب میرے شوہر سے حضرت کو دیکھا نہایت خوش ہوا اور سجدہ شکر کیا اور کہا ایسے حسن وجمال کا ابتک کوئی لڑکا مین نے نہین دیکھا اور اسی کی برکت قدم سے ہماری اونٹنی پھر شیر دار ہو گئی ہے کل تک ایک قطرہ شیر کا اسکی پستانون مین نہ تھا اب دودھ سے بھر گئین چنانچہ اسکو ہمنے دوہا اور دودھ پیا اور سیراب ہوئے اور نیند بھر سوئے اور جو بموجب کہنے آمنہ کے مین کئی دن متوقف رہی ایک شب کیا دیکھتی ہون کہ آس پاس آپکے تمام نور محیط ہے اور ایک مرد سبز پوش حضرت کے سرہانے کھڑا ہے مین نے اپنے شوہر کو چپکے سے بیدار کر کر کہا کہ اٹھ اور دیکھ جو مین دیکھتی ہون شوہر میرا جاگا اور کہنے لگا کہ اے حلیمہ خاموش رہ اور اپنے راز کو نہان رکھ کہ جس روز سے یہ لڑکا پیدا ہوا ہے احبار یہود کا کھانا پینا گوارا اور آرام وقرار نہین ہے اور ہم اس طفل کے طفیل سے امیدوار فضل وکرم حق تعالی کے ہین القصہ مین تین دن یا سات دن مکہ مین رہی اور ہر روز عجائب کرشمے اور غرائب سانحے دیکھا کی اور انکو بی بی آمنہ سے آکر کہا کی اور وہ بھی مجھسے حکایات عجیب وغریب مدت حمل ووقت تولد کے بیان فرماتین اور ان اسرار کی پوشیدہ رکھنے کو نہایت تاکید کرتین آخر آمنہ نے حضرت کو میرے ساتھ رخصت کیا اور خدا کو سونپا مین آپکو لیکر سب عورتون کے ساتھ اپنے وطن کو چلی اور حضرت کو اپنے مرکب کے آگے گود مین بٹھا کر روانہ ہوئی اور وہ مرکب جو ضعیف ولاغر تھا بکمال چستی وچالاکی چلتا تھا یہانتک کہ سب ساتھ والون کے مرکبون سے آگے رہتا اس چالاکی مرکب سے سب عورتین قبیلہ کی تعجب کرکے پوچھتی تھین کہ یہ وہی مرکب ہے کہ آنے کے وقت طاقت رفتار اسمین نہ تھی مین کہتی کہ ہان وہی ہے ایک دن مین نے سنا کہ وہ مرکب کہتا تھا بخدا کہ میری شان عظیم ہے اور یہ بھی سنا کہ وہ کہتا تھا زندہ کیا مجھکو پروردگار میرے نے اور فربہی اور توانائی میری کو پھیرا اے عورتو تم غافل ہو نہین جانتی ہو کہ مجھپر خاتم النبیین سید المرسلین حبیب رب العالمین سوار ہے اور سوا اسکے اتنا مرا راہ مین

داہین اور بائین طرف سے آوازین آتی تھین کہ اے حلیمہ تیری قوم مین بسبب اس لڑکے کے تیری قدر بزرگ ہوئی ایک دن اسی سفر مین جو گلہ گوسپند پر میرا گذر ہوا بکریان میرے پاس آئین اور کہنے لگین کہ اے حلیمہ تو جانتی ہے کہ یہ رضیع کون ہے یہ محمد رسول ہے پروردگار زمین و آسمان بہترین فرزندان آدم اور فاضلترین انس و جان ہے اور ایک روز ناگاہ راہ مین ایک پیر ضعیف کھڑا تھا حضرت کو دیکھکر کہنے لگا کہ یہ لڑکا بیشک ختم المرسلین ہے اور جب وادی سدرہ مین پہونچی اُس مقام مین چند علماے حبش فروکش تھے اُنھون نے حضرت کو دیکھکر کہا یہ لڑکا بلاشبہہ پیغمبر آخر الزمان ہے اور جسوقت وادی ہوران مین داخل ہوئے ایک اور پیر ضعیف حضرت کو دیکھکر کہنے لگا کہ یہ لڑکا خاتم الانبیا ہے اور اسی کے پیدا ہونے کی خبر حضرت عیسی نے دی ہے اور مین جس منزل مین اُتری اُس مکان کو حقتعالی نے سرسبز کیا پھر جو اپنے قبیلہ مین پہونچی حقتعالی نے حضرت کے قدم کی سعادت سے میری بکریون اور جانورون اور مال مین برکت بخشی جب قوم نے یہ حال دیکھا سب اپنی بکریون کو میری بکریون کے ساتھ چرانے لگے اور میرے گھر آکر حضرت کے پاے مبارک دھوکر اپنے جانورون کے حوض مین پانی ڈالتے پھر اُنکی بکریون نے بھی بچے دیے اور موٹی تازی ہوکر دودھ بہت دینے لگین حلیمہ کہتی ہے حقتعالی نے حضرت کی محبت اسقدر میرے دل مین ڈالی کہ سب کامون سے غافل ہوکر آپکی خدمت ہزار جان سے کرنے لگی اور رات دن سوای پرورش حضرت کے اور دھیان نرکھتی تھی اور یہ بات عجیب مشاہدہ ہوئی کہ حضرت بمقتضاے عادت اطفال اپنے کپڑون مین بول و غایط نہین کرتے تھے بستر اور لباس آپکا تمامی مدت رضاعت مین کبھی نجاست آلودہ نہوا ہر روز ایک وقت معین پر بول و غایط سے فراغت کرتے اور گریہ اور بدخلقی نہین کرتے تھے اور بعد پینے دودھ کے جب مین ارادہ کرتی کہ دہن مبارک کو پاک کردن یا منہ کو دھوؤن غیب سے کفالت اس کام کی ہوتی اور اتفاقاً اگر ستر عورت حضرت کا کبھی ظاہر ہوجاتا تو آپ غصہ فرماتے اور ڈھانپ لیتے اور بعض روایت مین آیا ہے کہ غیب سے ڈھانپا جاتا اور سرعت نمو کا حال یہ تھا کہ ایک دن مین اسقدر بڑھتے کہ اور لڑکے ایک مہینے مین اور مہینے مین اسقدر بالیدگی ہوتی کہ اور لڑکون کو ایک برس مین چنانچہ دوسرے مہینے حضرت اپنے ہاتھون کے زور سے زمین پر چلنے لگے اور تیسرے مہینے اپنی پاؤن سے کھڑے ہوگئے اور چوتھے مہینے ایک ہاتھ دیوار پر رکھکر چلے اور پانچوین مہینے بقوت تمام پھرنے چلنے لگے اور پہلے کلام جو حضرت نے فرمایا یہ تھا اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العلمین وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا اور یہ بھی مین نے سنا کہ حضرت نصف شب کو کہتے لا الہ الا اللہ قدوسًا نامت العیون والرحمن لا تاخذہ سنۃ ولا نوم اور کلام کرنا ساتھ قمر کے بیچ مہد کے اور اشارہ کرنا جانب مہتاب اور میل قمر اس جانب کو کہ آپ اشارہ کرتے اور ہلانا فرشتون کا آپکے مہد کو اور تکلم بوقت تولد حضرت مشہور ایام ولادت سے ہے اور حضرت نو مہینے کے ہوئے تھے کہ بفصاحت تمام کلام بلاغت نظام کرتے تھے اور جب چلنے لگے اطفال کو جو کھیلتے اور لہو لعب مین مشغول دیکھتے اُنسے دور ہوتے اور لڑکون کو کھیلنے سے

منع کرتے اور جو لڑکے آپکو کھیلنے کو کہتے تو آپ فرماتے کہ مجھکو کھیلنے کے واسطے نہین پیدا کیا ہے اور عادت شریف سے
لڑکپن مین تھا کہ جو چیز لیتے سیدھے ہاتھ مین لیتے اور جب بولنے لگے تو جو چیز لیتے بسم اللہ کہکے داہنے ہاتھ سے لیتے
اور ایکدن اتفاق عجب ہوا کہ حضرت میری گود مین بیٹھے تھے کہ کتنی بکریان اُدھر سے گذرین ایک بکری نے آپکے
پاس آکر سر زمین پر رکھا اور حضرت کے پیر کو بوسہ دیا اور چلی گئی اور عجیب تر یہ ہے کہ ایک دن حضرت نے مجھسے پوچھا
کہ مادر مہربان کیا سبب ہے کہ بھائی ہمارے دن کو گھر مین نہین رہتے مین نے کہا بکریان چرانے کو جاتے ہین
حضرت نے فرمایا ہم بھی بھائیون کے ساتھ شبانی کرنے صحرا کو جاوینگے مین نے بلحاظ اسکے کہ خاطر شکنی نہو اس بات کو
قبول کیا وقت صبح کے حضرت کا منھہ ہاتھ دھلایا اور بالون مین کنگھی کی اور سرمہ چشم خدا بین مین لگایا اور کپڑے سفید
پہنائے اور ہار مہرہ یمانی کا واسطے محافظت اور دفع چشم زخم کے گلے مین ڈالا حضرت نے فی الفور اُس ہار کو نکالکر
پھینک دیا اور فرمایا جو میرا حافظ و نگہبان ہے وہ میرے ساتھ ہے پھر حضرت عصا ہاتھ مین لیکر بھائیونکے ساتھ متوجہ
صحرا ہوئے اور قریب آبادی بکریون کے چرانے مین مشغول ہوئے دوپہر کے وقت زمرہ بیٹا میرا دوڑتا گرتا پڑتا بدحواس
روتا ہوا گھر مین آیا اور گریہ وزاری سے کہنے لگا کہ اے مادر بھائی محمد حجازی کی خبر لے کہ قریب ہے تو اسکو جیتا
نپائیگی اور کام اسکا تمام ہو جائیگا مین یہ بات سُنکر گھبرا گئی اور اس سے حال مفصل پوچھا اُسنے کہا کہ محمد ہمارے ساتھ
چراگاہ مین تھے کہ ناگاہ دو شخص انکے پاس آکر اُنکو اُٹھا کر لیگئے اور پہاڑ پر لیجا کر لٹایا اور انکا پیٹ چیرا پھر آگے
مجھکو معلوم نہین کہ حال کیا گذرا یہ سُنکر مین اور میرا شوہر سخت سراسیمہ ہوئے اور ترسان و لرزان حضرت کیطرف
دوڑے جب افتان و خیزان حضرت کے پاس پہنچے حضرت کو زندہ پایا اور دیکھا کہ حضرت پہاڑ پر جلوہ فرما
اور طرف آسمان کے نگاہ کرتے ہین اور چہرہ مبارک متغیر ہے مجھکو دیکھکر تبسم کیا اُسوقت مین دوڑ کر آپکو لپٹ گئی
اور نہایت پیار سے حضرت کے سر و چشم سے بوسہ دیا اور سب ماجرا پوچھا آپنے فرمایا اے مادر مہربان بھائیون کے
ساتھ مین کھڑا تھا کہ ناگاہ دو شخص اور بروایتے تین شخص ظاہر ہوئے ہیبت ناک اور سنا مین نے یہ کہ نام انکا
جبرئیل و میکائیل تھا ایک کے ہاتھ مین ابریق نقرہ اور دوسرے کے پاس طشت زمرد لبریز برف سے تھا
وہ مجھکو بھائیون کے درمیان سے اُٹھا کر پہاڑ پر لیگئے اور ایک نے بلطف و نرمی تکیہ دیا اور پھر سینہ تا ناف
شق کیا اور پھر مین نے سب اپنی آنکھ سے دیکھا مگر کچھ درد و الم مین نے نہین پایا پھر ہاتھ میرے پیٹ مین داخل کرکے
روده کو نکالا اور برف کے پانی سے دھوکے صاف کرکے بجائے خود رکھدیا پھر دوسرا شخص اُٹھا اور اپنے ساتھی سے
کہنے لگا کہ ہٹ جاؤ جو کچھ مجھکو حکم ہے بجا لاؤن اُسنے ہاتھ میرے پیٹ مین ڈالا اور میرے دلکو اپنے مقام سے نکالا اور شق کیا ایک نقطہ سیاہ
خون آلودہ اس سے نکالکر پھینکا اور کہا ھٰذا خط الشیطان منک یا حبیب اللہ یعنی حصہ شیطان کا ہے
تجھسے اے دوست خدا کے بعد اسکے میرے دلکو معرفت حق اور یقین صادق اور نور ایمان سے بھر کر اسی مقام مین رکھدیا
اور خاتم نور سے مہر کی کہ اسکی خوشی اور سرور ہنوز اپنے عروق اور مفاصل مین پاتا ہون پھر ہاتھ میرے سینہ کے شگاف پر
پھیرا وہ روزن فی الفور بھر گیا اور سینہ میرا جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا اور خط باریک سینہ سے ناف تک باقی رہا چنانچہ

انس رضی بن مالک سے کہ حضرت کی خدمتگار تھے روایت ہے کہ مین نے اثر سوزن کا سینہ مبارک پر دیکھا ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ پہلے شکم مبارک کو آب برف سے دہو یا بعد اسکے آب زلال سے حضرت کے دل نور منزل کو دھوکر سکینہ سے بھرا اور وہ سکینہ ایک چیز تھی مانند ریزہ گلاب کہ اسکو حضرت کے دل پر چھیڑکا بعد اسکے حضرت کو دس شخص امت کی ساتھ تولا حضرت وزن اور مقدار مین اُن دس پر غالب آئے اس طرح سے تولتے تولتے لاکھ آدمیون کے ساتھ تولا تبر بھی غالب آئے پھر کہا کہ چھوڑ دو اگر انکو تمام امت کی آدمیون کے ساتھ تولوگے سب پر غالب ہونگے پھر اُن سبھون نے حضرت کی دونون آنکھون کو بوسہ دیا اور کہنے لگے واحبیباہ لاتخف یعنی اے دوست تو نہ ڈر اور کہا کہ اگر معلوم کرے کہ کیا کیا خوبیان تیرے واسطے آمادہ ہین ہر آئینہ آنکھ تیری کھل جاوے پھر اُن سبنے مجھکو چھوڑکر آسمان کیطرف پرواز کی اور مین اُنکو دیکھتا تھا اور اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ یہ شق صدر حضرت کا چار برس کی عمر مین اور ایکبار قریب بعثت کی اور ایک مرتبہ شب معراج مین واقع ہوا اور تفصیل اسکی کتب سیر اور تفاسیر مین مرقوم ہے القصہ جب حلیمہ حضرت کو پہاڑ پر سے لیکر آئین اور زبانی اور شبانون کے حال حضرت کا اور لوگونکو معلوم ہوا اُنکی شوہر اور قوم کو آدمیون نے کہا کہ انکو کاہن کے پاس لیچلو تا حال دریافت ہو حضرت نے کہا کچھ اندیشہ نہین الحمد للہ مین اپنکو صحیح اور سالم پاتا ہون پھر آدمیون نے بہا یہ مین تھہر اکر حلیمہ کو متوہم کیا یہ لاچار ہوکر حضرت کو کاہن پاس لیگئین اور تمام ماجرا بیان کیا اُسنے کہا کہ یہ لڑکا اپنا حال آپ بیان کرے حضرت نے تمام قصہ بیان کیا وہ کاہن اپنے مقام سے کود کر اُٹھا اور حضرت کو زور سے اپنے سینہ سے لگایا اور بآواز بلند پکارا کہ اے قوم عرب اس لڑکے کو مار ڈالو اور مجھکو بھی اُسکے ساتھ قتل کرو کہ اگر اسکو چھوڑ دوگے اور یہ بحد بلوغ پہنچیگا تو عقلمندون کو احمق کہیگا اور تمہارے دین کو باطل کریگا اور تمکو ایسے خدا کی طرف بلائیگا کہ تم اُسکے شناسا نہوگے اور ایسے دین کی دعوت کریگا کہ تم اس دین کے منکر ہوگے حلیمہ نے جو یہ باتین سنین حضرت کو اُس کاہن سے لیکر کہنے لگین کہ تو دیوانہ ہے جو ایسی باتین کرتا ہے اگر مین تیرا یہ حال و خیال جانتی تو تیرے پاس ہرگز نہ لاتی اور تو البتہ اس لائق ہے کہ تجھکو کوئی قتل کرے پھر حضرت کو وہان سے گھر مین لائین اور مکہ مین لیجانے کا قصد کیا وقت شب غیب سے آواز آئی کہ مظہر خیر و برکت بنی سعد سے جاتا ہے اور لے بطحا و مکہ خوشوقت ہو کہ نور و زینت تجھ مین پھر آتا ہے القصہ حلیمہ حضرت کو اپنے گھر سے لیکر مکہ کیطرف روانہ ہوئین جب حرم کے متصل پہونچین حضرت کو دروازہ حرم کے پاس بٹھا کر قضائے حاجت کو گئین فراغت کرکے جو آئین حضرت کو وہان نہ دیکھا جماعت آدمیون کی وہان بیٹھی تھی اُنسے پوچھا کہ میرا لڑکا کیا ہوا اُن آدمیون نے کہا کہ لڑکے کا کیا نام ہے بولین محمد بن عبد اللہ انھین اسواسطے یہان لائی تھی کہ اسکی مان اور دادا کو سونپ دون اور عہدہ امانت سے فارغ ہون اب مین کیا کرون بخدا اے ابراہیم اگر اسکو نپاؤنگی تو آپکو ہلاک کرونگی ہر چند حلیمہ نے چپ و راست ڈھونڈھا اور تلاش کیا اور ہر ایک سے پوچھا ہرگز اثر حضرت کا نپایا آخر نا امید ہوکر رونے لگین اور وامحمداہ اور واولداہ کہکر چارون طرف پکارتی تھین یہانتک کہ جماعت مردون اور عورتون کی اُنکے پاس جمع ہوگی ناگاہ کیا دیکھتی ہین ایک پیر مرد عصا اُسکے ہاتھ مین اُنکے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے زن سعدیہ تجھکو کیا ہوا ہے کہ ایسا روتی ہے اور جزع و فزع

کرتی ہی حلیمہ نے کہا کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب کے مین نے اُسکو دودھ پلایا تھا یہان سے گم ہوا اور سُراغ اُسکا معلوم نہین ہوتا وہ پیر مرد بولا کہ اے حلیمہ غم نہ کھا مین تجکو بتاتا ہون اُس شخص کو کہ جانتا ہی کہ وہ لڑکا جس مقام مین ہی اُسکے طفیل سے تیرا لڑکا گم ہوا تجکو ملیگا حلیمہ نے کہا کہ مین تیرے قربان وہ کون شخص ہی اُسکا نام و نشان مجھکو بتا اور مجھکو اُسکے پاس لیے چل اُس پیر مرد نے کہا کہ وہ ہبل ہی کہ سب بتونکا سردار ہی گم ہوئے کا سراغ بتاتا ہی چنانچہ وہ پیر مرد حلیمہ کا ہاتھ پکڑکے ہبل کے پاس لے گیا اور اُسنے سات بار طواف اُس بت کا کیا اور بہت سی ثنا اور صفت اُسکی بیان کی بعد اُسکے کہا اے بزرگ تیرے احسان اور قوم قریش پر بہت ہین یہ عورت قبیلہ بنی سعد سے تیرے پاس آئی ہی اُسکا لڑکا محمد بن عبداللہ گم ہوا ہی اُسکا اگر سراغ ملے تو بت تمھاری تعظیم و تکریم بجا لائے بمجرد سننے نام مبارک حضرت کے ہبل اور تمام بت کعبہ مین تھے سرنگون گر پڑے اور اُنکے اندر سے یہ آواز آئی کہ اے پیر دور ہو ہمارے پاس سے اور محمد کا نام یہان نہ لے یہ وہ شخص ہے کہ ہم بتون کو توڑیگا اور ملت کفر اور شرک کو باطل کریگا اور بت پرستون کو قتل کریگا یہ سُنکر وہ پیر مرد وہانسے باہر آیا اس حال مین کہ لرزہ اُسکے بدن مین تھا اور دانت اُسکے کانپتے تھے اور عصا اُسکے ہاتھ سے گر پڑا جب ہوش مین آیا کہنے لگا کہ اے حلیمہ تیرے لڑکے کا حافظ خدا ہی اُسکو ضائع نکریگا تو خاطر جمع رکھ تجکو تیرا لڑکا ملیگا جب حلیمہ نے یہ خبر سُنا اپنے دلمین اندیشہ کیا اور سوچا کہ اب اطلاع اس حال کی عبدالمطلب کو ضرور ہی اُنسے اس راز کا چھپانا مصلحت نہین حلیمہ عبدالمطلب کے پاس گئی اُنھون نے حلیمہ کو نہایت سراسیمہ و پریشان حال دیکھا کہ گھبرائی ہوئی آتی ہے اور محمدؐ اُسکے پاس نہین ہی مضطر ہوکر کہا کہ تیرا کیا حال ہی اور محمد کہان ہی اُسنے کہا اے ابوالحارث مین اُنکو تمھارے پاس لاتی تھی مگر دروازہ حرم کے پاس بٹھا کر قضاے حاجت کو گئی تھی وہان سے جو آئی اُنکو نہ دیکھا اور جو کہ بعد ڈھونڈنے کے ہرگز سراغ نہ ملا ناچار ہوکے آپکی خدمت مین بنا بر اطلاع حاضر ہوئی ہون عبدالمطلب اس خبر وحشت اثر کو سُنکر کوہ صفا پر چڑھے اور قریش کو پکارے کہ یا آل غالب تمام قریش نے اُنکی ندا کی اجابت کی اور اُنکے پاس جمع ہوکر کہنے لگے کہ اے سید کیا حال تمکو درپیش آیا عبدالمطلب نے کہا کہ فرزند میرا محمدؐ گم ہوا ہی پھر مع سرداران قریش سوار ہوکر اعلی سے تا اسفل مکہ ڈھونڈھا مگر کہین نپایا تب مضطر ہوکر اندرون مسجد حرم کے گئے اور سات بار طواف خانہ کعبہ کیا آواز سُنی کہ ہاتف غیبی کہتا ہی کہ اے گروہ آدمیون کے غم نہ کھاؤ کہ محمد کا خدا ہی کہ اُسکو نچھوڑیگا عبدالمطلب بولے کہ اے ندا کرنے والے محمدؐ کہان ہی ہاتف نے کہا کہ وادی تہامہ مین درخت کیلے کے تلے بیٹھے ہین یہ سُنکر اس جانب کو روانہ ہوئے اثناے راہ مین ورقہ بن نوفل بھی ہمراہ ہوئے جب وادی تہامہ مین پہونچے دیکھا کہ حضرت کیلے کے تلے بیٹھے پتے اُسکے چن رہے ہین عبدالمطلب نے کہا تم کون ہو فرمایا مین محمد بن عبدالمطلب ہون انھون نے کہا کہ میری جان تمپر فدا ہو مین عبدالمطلب تمھارا دادا ہون پھر یہ حضرت کو اپنے آگے سوار کرکے روانہ ہوئے اور مکہ مین لائے اور بہت خوشی سے سونا اور اونٹ بہت سے صدقے کیے اور حلیمہ کے ساتھ بکمال احسان و انعام پیش آئے پھر اُسے وطن کو رخصت کیا اکثر راویان معتبر نے یہ قصہ اسی طرح پر لکھا ہی و لیکن کسی نے کشف اسرار گم گشتگی نہین کیا عالم الغیوب ہی کو خوب معلوم ہی کہ اسمین کیا سر تھا روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ شیما بنت حارث بن عبدالعزی بندی مین آئین صحابیہ تھین اُنکے ساتھ

بے عنائی کی شیمانے کہا کہ مین خواہر رضاعی تمھارے نبی کی ہون کسی نے باور نہ کیا جب حضرت کے پاس آئین آپنے اُنسے
احوال پوچھا اور بعض علامات سے پہچانا پھر اُنکی تعظیم کی اور چشم پر آب ہوکر فرمایا کہ اپنے مان باپ کا حال بیان کرو شیمانے
عرض کی کہ حلیمہ اور اُنکے شوہر نے وفات پائی بعد دریافت حال حضرت نے انکو بخوبی رخصت کیا اور تین غلام اور ایک کنیز
اور دو اونٹ اور چند بکریان عنایت کین اور اُنکا نام خدا فہ ارشاد کیا اور لقب شیما باقی رہا لیکن صحیح یہ روایت ہے
کہ حلیمہ سعدیہ بعد غزوہ طائف کی اپنے شوہر اور بیٹے کے ساتھ حضرت کی خدمت مین مشرف ہوئین حضرت نے اُنکی نہایت
تعظیم و تکریم کی اور اپنی ردائے مبارک بچھاکر اُسپر انکو بٹھایا اور وہ سب مشرف باسلام ہوئے واضح ہو کہ روضۃ الاحباب
اور مدارج النبوۃ مین جو تصویر حلیہ مبارک کی بتفصیل مرقوم تھی اُسکا خلاصہ بعبارت سلیس رسالہ مصنفہ خلاصۃ المتقین
اور سلالۃ المتورعین شاہ سلامت اللہ صاحب مین مسطور تھا حرف بحرف بنظر اختصار اس مقام مین لکھا جاتا ہے
اول قد مبارک میانہ تھا نہ بہت بلند و دراز اور نہ قصیر و کوتاہ باوجود اسکے آپکے قامت رعنا کا یہ معجزہ تھا کہ جب
کھڑے ہوتے یا چلتے سب آدمیون مین آپکا قد بلند نظر آتا اور کسی کا قد حضرت کے قامت شریف کے برابر نہوتا اور جب مسند
ارشاد و ہدایت پر جلوہ فرما ہوتے تمام جماعت مین سر مبارک بلند اور اونچا معلوم ہوتا کسی طرح سے غیرت الٰہی نے آپکا
ہمسر پیدا کیا تھا یہانتک کہ آپکا سایہ بھی نہ تھا تا شائبہ ہمسری اور برابری کا اس سے ہوا اور نہوتا سایہ کا دلیل
واضح ہے اس بات پر کہ کسی چیز کو خدانے آپکا مثل پیدا نہ کیا دوسرے سر مبارک بزرگ تھا اور بزرگی دلیل زیادتی عقل
اور تیزی فکر کی ہے بسبب قوت دماغ کے کہ حامل جوہر عقل ہے اور مراد بزرگی سر سے کہ احادیث مین وارد ہے نفی صغر اور
حقارت ہے یعنی سر آپکا چھوٹا اور حقیر نہ تھا نہ یہ معنی بہت بڑا خارج حد اعتدال سے ہو اور یہ قاعدہ کلیہ تمام اعضائے
جسم شریف مین محفوظ رہے کہ کمال اعتدال خلقت مین تھے تیسرے موی مبارک آپکے سر کے گھونگھر والے نہ نرم و فرو ہشتہ
یعنی سیدھے تھے کہ اصلا پیچ نرکھتے ہون اور نہ بہت پیچیدہ اور سخت جیسے حبشیون کے ہوتے ہین بلکہ درمیان مین تھے
نہ بالکلیہ کھلے ہوئے نہ بہت اینٹھے ہوئے اور آپکے بال ہمیشہ نور آگین اور چمکتے تھے اور لپٹین خوشبوئیونکی اُنسے
آتی تھین اور آپکے بالونکا یہ معجزہ تھا کہ جب انکو دھوکر بیمار کو پلاتے فی الفور شفا ہوتی اور درازی انکی مرگاہے
درمیان گوش و دوش کے تھی اور گاہے موے شریف کو سدل کرتے یعنی اطراف سر پر چھوڑ دیتے اور گاہے فرق فرماتے
یعنی بعضے بالون کو بعضون سے جدا کرتے اسطرح کہ درمیان مین ایک خط باریک پیدا ہوتا کہ جسکو زبان عربی
مین مفرق اور ہندی مین مانگ کہتے ہین اور یہ مفرق سنت حضرت ابراہیم کی ہے اور دونون جانب گیسو
اور گاہے دونون طرف چار گیسو چھوڑتے تھے چنانچہ حدیث امہانی مین آیا ہے کہ جب حضرت مکہ مین تشریف لائے
آپکے چار گیسو چھوٹے تھے اور سر کے بال رکھنا سنت اور عادت قدیم عرب کی ہے لیکن چاہیے کہ خبر گیری بالونکی
رکھے یعنی روغن ملے اور شانہ کرے اور حضرت بہت کرتے تھے اور جسکے بال شولیدہ و پریشان دیکھتے ناخوش ہوتے
اور جسکو دیکھتے کہ روز و شب اپنے بالون کو بناتا ہے اور خوشبو ڈالتا ہے اور شانہ کرتا ہے یعنی بالون کو بنانے اور سنوارنے مین
مشغول رہتا ہے اس سے بیزار ہوتے تو سط آپکو پسند تھا اور حلق سر مبارک کا سوائے حج اور عمرے کے ثابت نہین ہوا

چوتھا روے شریف حضرت کا مرات جمال آلہی اور آئینہ انوار نامتناہی تھا صحیحین مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوبرو اور خوشترین مردم اور حدیث ابی ہریرہ مین آتا ہی نہین دیکھا مین نے کسی چیز کو بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ حسن و خوبی حضرت کے جمال کی غالب اور فائق سب اشیا پر تھی کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین کہ جسکا حسن و خوبی برابر حسن و خوبی حضرت کے ہو اور کہا ابوہریرہ نے کہ ایسا چہرہ آپ کا روشن اور تابان تھا کہ گویا آفتاب اُسمین سیر کرتا ہوا اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب تو دیکھے آپکے چہرے کو دیکھے تو کہ گویا آفتاب طالع ہوتا ہی مقصود اس تشبیہ سے بیان روشنی اور اشراق و لمعان روے مبارک کا ہی اور حدیث بخاری مین وارد ہی کہ پوچھا براء بن عازب سے کہ تھا روے حضرت کا مانند شمشیر کے کہا نہین بلکہ تھا مثل قمر کے ظاہر ہی کہ تشبیہ شمشیر مین معنی تدویر فوت ہوتے تھے اور قمر جامع لمعان و تدویر دونون کا ہی اسواسطے تشبیہ سے طرف قمر کے عدول کیا خلاصہ احادیث صحاح مین تشبیہ چہرہ مبارک کی باشیاء متعددہ واقع ہی یعنی آفتاب و ماہتاب و شمشیر و آئینہ ماہ شب چہاردہم پارہ قمر ہالہ ماہ اور مقصود ان تشبیہون سے براقت اور لمعان و صفا اور تدویر چہرہ مبارک سے جاننا چاہیے کہ تدویر چہرہ مبارک نہ ایسی تھی کہ گول مانند دائرہ کے ہو بلکہ مراد یہ ہی کہ چہرہ مبارک فی الجملہ گول تھا اور بہت دراز نہ تھا معلوم ہوا کہ غرض اثبات تدویر سے نفی زیادت طول ہی اور تشبیہون مین غور درکار ہی کہ وجہ تشبیہ ہر ایک چیز مین علیحدہ ہی اور فائدہ اختیار تشابیہ مختلفہ مین یہ ہی کہ روے مبارک حضرت کا جامع جمیع صفات حسن و جمال تھا اور یہ نکتہ بس دقیق ہی اور اسی سے تطبیق درمیان احادیث مختلفہ کے کہ تشابیہ روے شریف مین وارد ہین حاصل ہوتی ہی اور ایک بات اور اس مقام مین قابل سُننے اور یاد رکھنے کے ہی کہ یہ سب تشبیہات بطرز شعرا اور موافق عرف و عادت کے ہین ورنہ حقیقت مین کوئی چیز دنیا مین مماثل صفات خلقیہ حضرت کی نہین ہی کہ واقع مین وجہ تشبیہ و جامع پیدا کرکے تشبیہ دین بالجملہ چہرہ مبارک نہ بہت پر گوشت اور نہ بہت گول تھا بلکہ مائل بہ تدویر تھا اور رنگ چہرہ شریف کا مائل بسرخی تھا اور ایسی چمک دمک نور کی آپکے چہرہ مین تھی کہ نگاہ کسی کی طاقت التفات نرکھتی تھی اور چہرہ آپ کا مثل آئینہ صاف اور روشن تھا کہ عکس ہر چیز کا اُسمین معلوم ہوتا بلکہ صفائی اس آئینہ خدانما کی یہانتک پہونچی تھی کہ صورت نور خدا کی صاف اُسمین نظر آتی تھی چنانچہ حدیث من رانی فقد رای الحق یعنی جس شخص نے کہ دیکھا مجھکو پس تحقیق مشاہدہ کیا حق کو کاشف اس رمز کی ہے پانچوین جبین نور آگین انوار خدا سے مالا مال مانند حوصلہ دل عشاق واضح اور کشادہ تھی اور کعب بن مالک سے روایت ہی کہ جب چین آپکی پیشانی مین پڑتی ایسا دکھائی دیتا کوئی ٹکڑا چاند کا ہی اور خوشبو آپکی پیشانی نور فشان کی مشک و عنبر زعفران گلاب عطر سے زیادہ تھی چنانچہ عورتین بجاے خوشبو اور عوض عطر پان کے آپکی پیشانی کے پسینہ کو بدن مین اور بالون مین ملتی تھین منقول ہے کہ ایک عورت بیمقدور تھی اسکو بروز نکاح اپنی دختر کے خوشبو میسر نہوئی حضرت کی خدمت مین آئی اور ایک ظرف مین آپکی جبین نور آگین سے چند قطرہ عرق کے لیجا کر اس عروس کے بدن مین ملے گئی

پشت تک اسکی اولاد مین ویسی ہی خوشبو آتی رہی ابرو آپکے قریب پیوستگی مثل کمان گویا محراب سجود عارفون
اور عاشقون کے تھے اور عبارات احادیث کی اس مقام مین مختلف واقع ہین بعض احادیث مین ملے ہوئے
ابرو اور بعض مین غیر ملے ہوئے وارد ہی وجہ تطبیق ان دونون روایتون مین اس طرح پر ہی کہ مراد نفی نزدیکی
اور غایت پیوستگی ہے یعنی نہ بہت ملے تھے اور نہ بہت جدا تھے ان دونون اعتبار سے مقرون اور
غیر مقرون کہ حدیثون مین وارد ہی صحیح ہوا ہی اور اسیواسطے قریب بہ پیوستگی کہا گیا کہ دونون روایتون مین
تطبیق ہوجاوے خلاصہ یہ کہ ابرو آپکے پتلے پتلے ظاہر مین ملے ہوئے نظر آتے اور حقیقت مین جدا تھے اور درمیان
دونون ابرو کے ایک رگ تھی کہ حالت غضب مین نمود ہوتی اور صورت خدا کے قہر کی اس سے نظر آتی تھی آنکھین
حضرت کی کہ ہموارہ نظر حق مین مشغول تھین سیاہی اور سپیدی انکی بکمال اعتدال تھی اور ڈورے سرخ نہایت خوشنمائی
کے ساتھ نمودار تھے اور روایات حدیث اس بات مین بھی بہت مختلف وارد ہین بعض روایات مین عظیم العینین
آیا ہی یعنی بزرگ چشم اور مراد بزرگی چشم سے نفی خردی ہی نہ یہ کہ نہایت بڑی کہ باہر حدقہ کے ہون سابق گذرا کہ کلیہ اعضا
چشم شریف مین اعتدال اور توسط ہی اور ایک حدیث مین وارد ہی اشکل العینین شکلہ بضم شین معجمہ سرخی کہ سفیدی
آنکھ کی ہو اور بعض روایات مین اشہل العینین آیا ہی شہلہ کہ سرخی سیاہی مین ہو اشاعرون نے معشوقون کی
آنکھ کی تعریف مین نرگس شہلا باندھا ہی اور مشہور اشکل العینین ہی اشکل وہ چیز ہی کہ اسمین سرخی اور سپیدی مخلوط ہو
یا وہ چیز کہ سفیدی اسکی مائل بسرخی ہو اور بعضے روایات مین ادعج العینین وارد ہی ادعج بہت سیاہ چشم کو کہتے ہین اور
قاموس مین بمعنی فراخ چشم بھی اعتبار کیا ہی اور اکحل العینین بھی آیا ہی یعنی آنکھین حضرت کی ایسی تھین گویا
سرمہ لگا ہوا ہی اور سرمگین چشم معشوقون کی آنکھ کی تعریف مین مشہور ہی بالجملہ جو جو صفات چشم محبوبون مین
باندھتے ہین وہ سب بلاتصنع حضرت کے آنکھون مین مجتمع تھے اور وجہ تطبیق ان روایات مین باعتبار جامعیت
حضرت کی آنکھون کے سب اوصاف کو ظاہر ہی اور یہ سب بیان حدقہ اور شکل اور ہیات حضرت کی آنکھون کا تھا صفت
الابصار مین بخاری نے ابن عباس سے اور بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہی کہ حضرت تاریکی مین
ایسا دیکھتے تھے جیسا روشنی مین یعنی اندھیرے اور اجالے مین برابر نظر آتا تھا اور لکھا ہی کہ حضرت کی نظر پیش رو
اور پس پشت سے برابر تھی یعنی آگے اور پیچھے سے برابر دیکھتے تھے چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ حضرت مقتدیون سے
فرماتے کہ سبقت نہ کرو مجھسے رکوع اور سجود مین کہ مین تمکو آگے اور پیچھے سے یکسان دیکھتا ہون اور حق یہ ہی
کہ حضرت کا دل احاطہ اور وسعت ادراک مین اس طرح پر تھا کہ شش جہت کو حکم ایک جہت کا تھا اور بروایت صحیح
ثابت ہی کہ حضرت ثریا کے تارے گیارہ یا بارہ دیکھتے تھے اور بوقت بناے مسجد مدینہ مین قبلہ کو بچشم خود دیکھکر
سمت قبلہ درست فرمائی اور نظر حضرت کی بسوی زمین زیادہ تر نظر سے بسوی آسمان تھی اور جو حدیث مین آیا ہی کہ نگاہ
آپکی بجانب آسمان رہتی تھی مراد اس سے انتظار وحی ہی اور نیچی نگاہ رکھنا حالت روزمرہ تھی اور موجب اسکا حیا
اور حضور ہی اور اکثر عادت حضرت کی ملاحظہ تھا یعنی گوشہ چشم سے دیکھنا اور باعث اسکا نہایت حیا اور غایت فکر ہی

الحاصل حضرت کا جو فعل تھا محمود اور محبوب تھا ساتوین پلکین آپکی دراز مثل سایبان بکمال آرایش و زیبایش تھین
اور کلمہ اہدب الاشفار یعنی دراز مژگان حضرت کی پلکون کی تعریف مین وارد ہی آٹھوین گوش مبارک نہایت
مناسب اور خوبصورت تھے انکا معجزہ یہ تھا کہ دور نزدیک سے برابر سنتے تھے حدیث مین آیا ہی کہ مین دیکھتا ہون
اُس چیز کو کہ تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون مین اُس چیز کو کہ تم نہین سنتے اور حدیث مین وارد ہی کہ ایک دن
حضرت مجمع صحابہ کرام مین بیٹھے تھے ناگاہ طرف آسمان کے نگاہ کرکے فرمایا کہ اسوقت مین نے آسمان کے دروازے
کھلنے کی آواز سُنی اور یہ دروازہ آگے نہین کھلا تھا اور اس دروازے سے ستر ہزار فرشتے واسطے متابعت
نزول سورۂ انعام کے اُترے اس مقام سے حضرت کی قوت شنوائی اور بینائی دونون معلوم کیا چاہیے واقعی ہم
کہ جو قوت شنوائی اور بینائی کہ حقتعالی نے حضرت کو عنایت کی دوسرے شخص کو نصیب نہین ہوئی اور بیداری
اور خواب مین برابر سنتے تھے حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا آنکھین میری سوتی ہین اور دل میرا جاگتا ہی
اسی سبب سے حضرت کا خواب ناقص وضو نہ تھا نوین بینی مبارک بلند تھی اور اُسپر نور کا اُبھار تھا جو کوئی
بے تامل دیکھتا جانتا کہ بہت بلند ہی حالانکہ بہت نہ تھی وہ بلندی نور کی تھی جو بلند نظر آتی تھی دسوین
رخسارے حضرت کے نرم و نازک بکمال نظارت و لطافت اور نہایت آب و تاب سے رشک گلہائے بہشت تھے
اور ایسے درخشان اور درخشان نور الٰہی سے تھے کہ جنکی روشنی چاند کی روشنی پر غالب تھی گیارھوین دہن مبارک
کشادہ تھا یعنی نہایت تنگ کہ بدنما ہو نہ تھا حدیث جابر مین آیا ہی کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
ضلیع الفم یعنی فراخ دہان نکتہ کشادگی دہن شریف مین یہ ہی کہ وسعت دہن نزدیک عرب کے مردون مین
ممدوح ہی اور تنگی دہن خوبی عورتون کی ہی اور تنگدہنی گو کہ شعرا معشوقون کی تعریف اعتبار کرتے ہین گویا
یہ مراد انکے نزدیک عورتون کے حکم مین داخل ہین بارھوین لعاب دہن شریف شفائے بیمار اور دوائے
درد دل عاشق زار تھا منہل اور منبع معجزات اسکو کہتے ہین چنانچہ روز خیبر حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہکی آنکھین
دُکھتی تھین حضرت نے بزاق دہن مبارک سے آنکی آنکھون مین ڈالا فی الفور اچھی ہو گئین اور ایک دایہ طفلا
شیر خوار کو حضرت کی خدمت مین لائی حضرت نے اپنا آب دہن اُنکے مُنھ مین ڈالا اسقدر سیراب ہو گئے کہ تمام روز
دودھ نہ مانگا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پیاسے حضرت نے زبان شریف آنکے دہن مین رکھی اُنھون نے
اُسکو چوسا پیاس جاتی رہی اور تمام روز سیراب رہے اور روز حدیبیہ ایک کنوان تھا کہ کثرت پانی بھرنے سے
خالی ہو گیا اور پانی اُسمین باقی نرہا جب یہ حال حضرت کو دریافت ہُوا اُس کنوئین پر تشریف لائے اور پانی
طلب کرکے کلی اپنے دہن مبارک سے اُس کنوئین مین ڈالی اور فرمایا ایک ساعت توقف کرو پھر کنوان
جوش مین آیا سب آدمیون اور جانورون نے پانی پیا جبتک وہان مقام رہا پانی کم نہوا اور حضرت کے پاس
ایک کنوئین مین سے پانی کا ڈول بھر کر لائے آپ نے اُس ڈول مین سے پانی پیا اور آب دہن شریف سے
اُسمین ڈالا پھر اُس ڈول کے پانی کو اُس کنوئین مین ڈالا اُس کنوئین کے پانی سے بوے مشک آنے لگی اور

انس بن مالک کے گھر مین کنوان تھا کہ اسکا پانی کھاری تھا اسمین ایک قطرہ آب دہن حضرت کا ڈالا وہ کھاری پانی ایسا میٹھا ہو گیا کہ اس پانی سے کسی کنوئین کا پانی مدینہ مین میٹھا نہ تھا اور اسطرح کے معجزہ بہت سے کتب سیر مین مرقوم ہین تیرھوین دندان نور افشان کشادہ اور نہایت روشن اور چمکتے تھے بوقت کلام گویا نور ٹپکتا تھا چنانچہ مفلج الاسنان اور مفلج الثنایا حدیث مین وارد ہی یعنی اگلے دانت آپکے چھدرے اور کشادہ تھے اور حکمت اسمین یہ تھی کہ شعاع تجلیات کو دل نور منزل مین جلوہ گر تھی راہ کشادگی دندان مبارک سے چہرہ شریف پر نور افشان رہے اور حدیث ابن عباس مین وارد ہی کہ جب حضرت ہونٹھ کھولکر بات کرتے دیکھا جاتا کہ کشادگی دونون دانتون اگلے سے نور نکلتا ہو اور طبرانی کے اوسط مین روایت کی ہی کہ ہونٹھ حضرت کے اور دہان شریف اور احسن اور الطف سب آدمیون کے ہونٹھون سے تھے چودھوین عادات شریف سے اکثر اوقات مین تبسم تھا تبسم مبادی ضحک سے ہی اور حد ضحک کی یہ ہی کہ دانت خوشی مین ظاہر ہون اور آواز بلند نہو اور اگر آواز نکلی حالت مین گوش زد ہو اسکو قہقہہ کہتے ہین اور اگر آواز مطلق پیدا نہو وہ تبسم ہی جسکو ہندی زبان مین مسکرانا بولتے ہین بالجملہ خندہ حضرت کا اکثر اوقات اور احوال مین بادو تبسم سے نہ تھا اور کبھی حد ضحک کو پہونچا ہو لیکن قہقہہ ہرگز ثابت نہین حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہین کہ مین نے نہین دیکھا حضرت کو ہنستے اسطرح کہ دیکھے جاوین لہوات آپکے لہوات بفتحات جمع لہاۃ بفتح لام معنی اسکے پارہ گوشت کہ اعلائے حنجرہ مین اقصائے دہن مین ہی اور مراد اس حدیث سے نفی قہقہہ کی ہی اور ہمیشہ تھے حضرت کشادہ رو اور خندہ پیشانی بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ہنستے تھے دیوارین روشن ہو جاتی ہین اور نور دانتون کا دیوارون پر ایسا پڑتا جیسے عکس آفتاب پندرھوین گریہ بھی حضرت کا جنس ضحک سے تھا یعنی رونے مین آواز بلند نہوتی فقط آنسو آنکھون سے حالت گریہ مین گرتے تھے اور سینہ شریف سے ایک آواز بلند بجوش دیگ مسی کے مسموع ہوتی اور سبب گریہ حضرت کا شفقت اور رحمت امت پر تھی اور اکثر سماع قرآن سے اور احیانا نماز شب مین روتے تھے سولھوین صوت شریف اصوات تھی کان احسن الناس صوتا واجلہم یعنی تھے حضرت بہترین مردم از روئے آواز اور شیرین تر آدمیون کے از روئے کلام کے کوئی آدمی مانند حضرت کی خوش آواز اور خوش کلام نہ تھا اور اصدق الناس لہجہ کہ آپکے وصف مین واقع ہی مراد اس سے یہ ہی کہ زبان شریف راست تر اور درست تر زبانون کی تکلم مخارج حروف مین تھی اور صدق لہجہ بمعنی فصاحت آتا ہی انس بن مالک سے روایت ہی کہ نہین بھیجا حق تعالی نے کسی پیغمبر کو مگر خوش رو اور خوش آواز تا آنکہ بھیجا تمہارے پیغمبر کو خوش رو اور خوش آواز زیادہ سبسے اور آواز مبارک بے تکلف پہونچتی تھی اس مقام تک کہ وہان کسی کی آواز پہونچتی نہ تھی خاص کر خطبہ پڑھنے مین جو وعظ و نصیحت فرماتے بقدر آواز بلند ہوتی کہ عورتین اپنے گھرون سنتی تھین اور جب خطبہ پڑھا منا مین ایام حج مین سب آدمیون نے حضرت کی آواز سنی اپنے منازل مین اور دور و نزدیک سے کوئی شخص نہ تھا کہ جسکے کان مین آپکی آواز نہ پہونچی ہو اور وہ جو حدیث مین آیا ہی کہ حضرت منا مین خطبہ پڑھتے تھے اور جناب امیر علیہ السلام اسکو تعبیر کرتے تھے

مراد اس سے تفسیر اور توضیح کلام شریف ہی نہ سنوانا آواز کا ستر ھوین فصاحت لسان اور جوامع کلم اور بدائع بیان اور غرائب حکم حضرت کے بالاتر اس سے ہی کہ ہاتھ فکر و اندیشہ کسی طلیق و ذلیق کا دامن حصر و احصا اسکے تک پہونچے تعریف اور توصیف آپکی فصاحت و بلاغت کی حیطۂ عقل اور تخمین قیاس سے خارج ہی حقتعالی نے کسیکو فصیح و بلیغ تر آپسے پیدا نہین کیا ایکبار حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمارے درمیان مین سے باہر نہین گئے اور کوئی فصیح و بلیغ ہمارے بیچ مین اور مقام سے نہین آیا اسقدر فصاحت آپکو کہان سے حاصل ہوئی فرمایا کہ زبان اسمعیل محو و مندرس ہو گئی تھی لائے جبرئیل علیہ السلام میرے پاس اس زبان کو اور مینے اسکو یاد کر لیا اور فرمایا ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنی ادب سکھایا مجھکو میرے رب نے اور نیک کیا میرے ادب کو علم عربیت کہ متعلق علم فصاحت و بلاغت ہی اسکو ادب کہتے ہین اور فرمایا پرورش پائی مینے بنی سعد بکر مین کہ قوم حضرت کی مرضعہ حلیمہ سعدیہ کی تھی یہ قبیلہ افصح عرب مشہور تھا اور کلام شریف ایسا واضح مفصل مین ہوتا تھا کہ اگر سامع چاہتا جدا جدا آپکے کلمات کو شمار کر لیتا اور مقام احتیاط مین ایک ایک کلمہ تین تین بار فرماتے تا سامع خوب سمجھ لے اور طرز بیان ہمیشہ نہ تھا وقت ضرورت باقتضاے فہم سامع کلام کو بتکرار ارشاد کرتے تھے اور خصائص کلام شریف سے ہی کہ حدیث مین آیا اوتیت جوامع الکلم یعنی دیے گیے ہین مجھکو کلمات جامعہ مراد جوامع الکلم سے یہ ہی کہ لفظ تھوڑے اور معنی بہت ہون علماے حدیث نے حضرت کے جوامع الکلم مین سے جمع کرکے کتب اور دفاتر موشح اور مزین کیے ہین اٹھارہوین ریش مبارک انبوہ تھی یعنی طول عرض مین سب طرف سے بھری ہوئی اور خوب گھن کی بکمال زیبایش تھی حدیث ابن ابی ہالہ مین وارد ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثیر اللحیۃ یعنی تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کثیر اللحیۃ مراد کثیر اللحیۃ سے بسیاری انبوہ موے مبارک اور اژدحام بالون کا ہی اور شفاے قاضی عیاض سے منقول ہی کہ انبوہ ریش مبارک نے سینۂ شریف کو بھر لیا تھا اور درازی ریش مبارک مین قدر معین ثابت نہین وظائف النبی مین لکھا ہی کہ ریش مبارک بقدر چہار انگشت از روے طبیعت یعنی از روے خلقت کے تھی اسقدر سے کم و زیادہ نہین ہوتی تھی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کہتے ہین کہ اس روایت کی سند پائی نہین جاتی اور ارسال لحیہ موجب حسن و جمال ہی خصوصاً اس صورت مین کہ انبوہ ہو اور یہ روایت منافی اسکی ہی کہ شفاے قاضی عیاض سے منقول ہوا اور منافی روایت ترمذی کی ہی کہ کتاب مذکور مین مذکور ہی کہ حضرت لیتے تھے اپنی لحیہ کو طول و عرض سے یعنی طول اور عرض سے قصر کرکے ہموار فرماتے تھے انیسوین قص شارب یعنی سبلت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو کوئی نہ کاٹے اپنی موچھون کو وہ ہمسے نہین اور صحیحین مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا مخالفت کرو مشرکون کی اور ایک روایت مین مجوس کی دراز کرو داڑھیون کو اور پست کرو موچھون کو اور مبالغہ کرو پست کرنے موچھون مین اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبالغہ کرو قطع اور پست کرنے موچھون مین اور چھوڑ دو داڑھیون کو انکے حال پر راقم الحروف کہتا ہی

کہ قصر اور ارسال لحیہ مین اختلاف روایات ہے لیکن معمول اکثر مشائخ اور اسلاف کا ارسال معلوم ہوتا ہے اور منقول ہے کہ ریش مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی انکے سینہ کو پر کیا تھا اور اسیطرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسیطرح عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ریش مبارک تھی اور حضرت محبوب سبحانی کی بھی ریش مبارک طویل و عریض تھی بسبب مدارج بالنسبت مین فرق کرتے ہیں اور حضرت کے خضاب کرنے مین اقوال علما مختلف ہین تحقیق یہ ہے کہ آپنے خضاب نہین فرمایا کسواسطے کہ سفیدی شعر موے مبارک سر اور ریش کی حد خضاب کو نہین پہونچی تھی تمام سر اور ریش مبارک مین چودہ یا سترہ یا اٹھارہ بال سفید ہوئے تھے بہر تقدیر بیس سے کم تھے جب دہان فرماتے سفیدی بالون کی پوشیدہ ہوجاتی پھر حاجت خضاب کی نہ تھی اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ لحیہ شریف مین چند بال سفید تھے اگر چاہتا مین گن لیتا اور اسی قدر آپکے سر مبارک مین اور خضاب نہین کیا حضرت نے قائلین خضاب جو کہتے ہین کہ نکالا انس نے بالون شریف کو کہ انکے پاس تھے وہ مخضوب تھے جواب اسکا یہ ہے کہ وہ مخضوب نہ تھے بلکہ ممزوج مخلوط الطیب تھے بسبب اختلاط خوشبو کے ایسے دکھائی دیتے تھے کہ گویا مخضوب ہین اور احتمال ہے کہ انکو مخضوب کیا ہو انس نے تا محکم ہوجاوین اور دیر تک ٹھہرین اور اسیطرح بعض احادیث کہ وارد ہین خضاب پر کرنے مین ماول ہین تحقیق محققین یہی ہے کہ آپنے خضاب نہین فرمایا اور موے مبارک ریش و سر کے اسقدر سفید نہ تھے کہ لائق خضاب ہوتے اور حضرت قصر شوارب اور اظفار روز جمعہ فرماتے تھے اور بعض روایات مین پنجشنبہ آیا ہے اور کیفیت ناخن تراشی مین کچھ ثابت نہین لیکن اسقدر کہ ابتدا سبابہ ہی سے کرتے اور ختم تراانگشت پر اسی ہاتھ کے فرماتے اور مسواک اور شانہ حضرت سے جدا نہین ہوتا تھا اور جب ادہان کرتے ریش مبارک مین شانہ فرماتے اور آئینہ مین جمال شریف کہ مطلع انوار الٰہی اور مظہر اسرار نامتناہی ہے تھا دیکھتے تھے صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ جیسوین گردن شریف رشک مینائے بہشت کمال خوبی حد اعتدال پر رخشان اور درخشان تھی اور اسقدر صفائی اور آب و تاب رکھتی تھی کہ آئینہ جسکی صفائی کے روبرو شرمندہ تھا گویا چاندی کا تصویر کا عالم تھا اور حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا ہے کان عنقہ جید دمیۃ فی صفاء الفضۃ یعنی تھی گردن آپکی گردن دمیہ کی صفائی چاندی مین دمیہ بضم دال بت کو کہتے ہین کہ بنایا ہو عاج سے کذا فی النہایہ اور صاحب قاموس کہتا ہے کہ رخام یعنی سنگ سفید سے اور مقصود تشبیہ سے فقط مبالغہ ہے صفت مین اور تحسین مین اور حاشیہ شمائل وغیرہ مین ہے کہ دمیہ بمعنی غزال یا آہو برہ کے لکھا ہے سند اسکی کتب لغت مین نہین ملتی اکیسوین شانہ مبارک اونچے اونچے انپر بال اور دونون مین کچھ جدائی تھی چنانچہ اسکے بیان مین بعید ما بین المنکبین وارد ہے یعنی درمیان دونون شانون کے بعد اور مسافت تھی اور بعضون نے بعید بصیغہ تصغیر پڑھا ہے اور بعضون نے اسکو عریض بالصدر تفسیر کیا ہے عرض صدر اگرچہ وصف جداگانہ ہے لیکن ان دونون وصفون مین تلازم ہے یعنی ایک دوسرے کو لازم ہے بائیسوین بغل شریف کمال سفیدی سے ہمرنگ بدن کے تھی اور یہ از جملہ عجائبات اور خواص حضرت سے ہے کہ بغل سب آدمیون کی مائل بسیاہی ہوتی

اور بعضون نے لکھا ہے کہ بال آپ کی بغل مین نہ تھے لیکن اس روایت مین کلام ہے اور بعض احادیث مین آیا ہے
ینتف الطبیہ کنندہ کرتے تھے اپنی بغلون کے بالون کو اور حضرت کی بغلون سے خوشبو مشک کی آتی تھی چنانچہ
بعض صحابہ سے روایت ہے کہ آپنے مجھکو اپنے ساتھ سلایا حضرت کی بغل کا پسینا مین نے سونگھا بوے مشک اس سے
آتی تھی تئیسوین سینہ مبارک عریض چوڑا اور فی الجملہ اُبھرا ہوا تھا اور فائدہ اس ترکیب مین یہ ہے کہ
سینہ مبارک مجمع علوم و معارف اور منبع تجلیات اور معدن اسرار ذات مطلق تھا اس سبب سے وسعت و کشادگی
مناسب ہوئی کہ وسعت ظرف بقدر وسعت مظروف چاہیے چوبیسوین شکم مبارک نہایت ہموار اور صاف برابر
سینہ کے تھا چنانچہ حدیث مین وارد ہے سواء البطن والصدر برابر شکم اور سینہ مراد اس سے ہموار ہے حدیث ام ہانی مین
آیا ہے کہ دیکھا مین نے شکم مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گویا قرطاس باہم گرتہ ہوے رکھے ہین یہ کنایہ
کمال نرمی اور صفائی سے ہے یعنی شکم مبارک کمال نرم اور صاف تھا اور حدیث ابن ہالہ مین آیا ہے دقیق المسربۃ
بفتح میم وسکون سین مہملہ و راے مضموم بے نقطہ و بارموحدہ وہ بال کہ اوپر سے سینہ کے تا ناف ہون یعنی بالون کا
ایک خط باریک لنبا ابتداے سینہ سے تا ناف دستکاری نقاش ازل سے کھنچا تھا باقی سینہ اور شکم صاف تھا اسی واسطے حدیث
شریف مین آیا ہے عاری الثدیین والبطن سوی ذلک یعنی سوا اُس خط باریک بالون کے چھاتی
اور پیٹ پر کوئی بال نہ تھا پچیسوین پشت مبارک آپکی گویا نقرہ گداختہ تھی یعنی نہایت سفید اور صاف اور ہموار تھی اور
استخوان شانہ مضبوط اور پر گوشت تھے اور دونون شانون مین مہر نبوت چنانچہ حدیث مین آیا ہے کتفیہ خاتم
النبوۃ وھو خاتم النبیین یعنی درمیان دونون شانون کے مہر نبوت تھی اور آپ خاتم الانبیا ہین ورہ پایہ
اُبھری ہوئی تھی اجزاے بدن شریف سے رنگ اور صفائی مین مانند بدن کے تھی اسکو خاتم نبوت کہتے تھے اور یہ مہر نبوت
ایک آیت آیات الٰہی سے تھی حاکم نے مستدرک مین وہب سے روایت کی ہے کہ مبعوث نہوا کوئی پیغمبر مگر اُسکی علامت
نبوت کی دست راست مین تھی الا ہمارے پیغمبر کہ علامت نبوت اُنکی درمیان دونون شانون کے تھی اور بعض روایات
مین عند کتفہ الیسری اور بعض مین کتفہ الیمنی وارد ہے اور یہ دونون روایتین منافی روایت بین الکتفین
کہ مشہور روایت ہے نہین ہین کسواسطے کہ درمیان دونون کے ہونا مستلزم اسکا نہین کہ میانا ودبیچ مین دونون کے ہو
اگر مائل بائین طرف یا داہنی طرف شانہ کے ہو تب بھی درمیان شانون کے ہونا اُسپر صادق ہے اور تشبیہ مہر نبوت مین
روایات مختلف ہین بعضون مین مانند تکمہ دحجلہ عروس اور بعضون مین مثل بیضہ کبوتر یا کیک آیا ہے اور ہم رنگ
بدن شریف صفائی اور نورانیت مین تھی اور اسپر چند خال اور کئی بال اسطرح سے جمے تھے کہ صورت حرفونکی نمود
تھی جیسے کہا جاتا ہے کہ اسپر لکھا ہوا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بعضون نے کہا اُسپر لکھا تھا اللہ وحدہ
لا شریک لہ حیثما توجھت فانک منصور یعنی جسطرف تو متوجہ ہو پس تو فتحیاب ہے محدثین نے لکھا ہے کہ مہر نبوت
علامت حضرت کی معرفت اور تصدیق کی ہے کہ یہ وہی پیغمبر ہے کہ جسکی بشارت اگلی کتابون مین ہے اور
صیانت اور حفاظت قدح اور طعن و انکار سے ہے جیسے کسی چیز پر مُہر کرین تا خلل و فساد اسمین راہ نہ پاوے

اور حق یہ ہے کہ مہر نبوت ایک سر عظیم مخصوص حضرت کی تھی حقیقت حال اسکی حق تعالیٰ کو معلوم ہے چھبیسوین دونون ہاتھ
آپکے دراز تھے اور درازی ہاتھ کی کمال جود وعطا اور قوت اور غلبہ پر دلیل صریح ہے کلائیان چوڑی اور دراز تھین
ہتھیلیان پر گوشت اور نرم اور نازک ہتھیلی ہتھیلی اور خوشبودار تھین چنانچہ صحیحین مین انس بن مالک سے روایت ہے
مامسست دیباجۃ ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا
ولا عنبرا اطیب من رائحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہاتھ نہین لگایا مین نے دیبا اور حریر کو کہ زیادہ ہو ہتھیلی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ سونگھا مین نے مشک اور عنبر کو کہ خوشبودار زیادہ ہو خوشبو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے کہ جب یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتے شفقت سے اُسکا سر خوشبودار ہو جاتا اور صحیح مسلم مین روایت ہے کہ مسح
کیا حضرت نے رخسارہ جابر بن سمرہ کو جابر کہتا ہے کہ پائی مین نے دست مبارک کی سردی اور خوشبو کہ گویا باہر لائے ہین
اسکو طبلہ عطار سے اور نزدیک طبرانی اور بیہقی کے آیا ہے وائل بن حجر سے کہ مصافحہ کرتا ہون مین حضرت سے اور مس
کرتا ہے میرا بدن حضرت سے پھر سونگھتا ہون اپنے ہاتھ کو اسکے پاتا ہون خوشبو خوشتر مشک سے اور سعد بن وقاص سے روایت ہے
کہ ایکبار حضرت میری عیادت کو تشریف لائے اور رکھا دست مبارک میری پیشانی پر پھر مسح کیا میرے منھ کو اور سینے کو پس
ہمیشہ پاتا ہون مین سردی دست مبارک کی اپنے جگر مین اس ساعت تک مسور بن شداد اپنے باپ سے روایت کرتے
ہین کہ مین آیا حضرت کے پاس اور مس کیا مین نے دست مبارک کو تھا نرم زیادہ ابریشم سے اور سرد زیادہ برف سے
اور مروی ہے کہ ایکدن حضرت نے قتادہ بن ملحان کے منھ کو ہاتھ لگایا تھا اُسکا چہرہ اسقدر روشن ہو گیا کہ عکس ہر چیز کا
اُسمین نظر آنے لگا ستائیسوین انگلیان دست مبارک کی دراز اور باریک نہایت خوشنما تھین چنانچہ اُسکی
تعریف مین مروی ہے سائل الاطراف یعنی کنارے اعضا کے کہ عبارت انگلیون سے ہے دراز اور روان تھی اور بعض
روایات مین طویل الاصابع وارد ہے یہ معجزہ حضرت کی انگلیون کا مشہور ہے کہ چاند کو شق کیا اور سنگریزون نے آپکی
انگلیون مین تسبیح کی اور گھائیون سے پانی ابلا چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ابریق مین ایک وضو کی مقدار پانی تھا
اور تین سو آدمی اُسوقت حاضر اُنکو حاجت وضو کی ہوئی حضرت نے اُسقدر پانی مین ہاتھ رکھا اُسوقت آپکی گھائیون سے
پانی نکلتا تھا یہانتک کہ اُن سبھون نے فراغت تمام سے وضو کیا اور جابر سے روایت ہے کہ ایکبار صحابہ کو روز حدیبیہ
مین تشنگی ہوئی اور آپ کی ایک چھاگل تھی اُسمین تھوڑا سا پانی تھا حضرت نے دست مبارک اُسمین رکھا فی الفور
پانی تھے بکثرت تمام انگلیون سے مانند چشمہ کے جوش زن سبھون نے پیا اور وضو کیا جابر کہتے ہین اگر ایک لاکھ آدمی ہوتے
تو پانی کفایت کرتا اور ہم سب پندرہ سو آدمی تھے اٹھائیسوین ساق مبارک کی تعریف مین آیا ہے کان
فی ساقیہ حموشۃ حموشۃ بحاے حطی باریکی ساق یعنی دونون ساق حضرت مین باریکی تھی اور مروی ہے
کانہا جمارۃ جمارۃ بضم جیم وتشدید میم میانہ درخت خرما کہ اسکو شحم النخل عربی مین اور گابھا کھجور کا ہندی مین
کہتے ہین بالجملہ دونون ساق کمال لطیف اور باریک اور کم گوشت تھین نہ دراز نہ عریض اس سبب سے رفتار مین
سرعت تھی اور چلنے مین قدم رکھتے تو سے خوب جما کر آگے جھکے ہوئے گویا بلندی سے پستی کی طرف اُترتے ہین

باوجود اسکے تیز رفتار سبک تگ آہستہ رو نرم چال تھے انتیسوین قدم مبارک اور اُسکے وصف مین روایات مختلف مین خلاصہ یہ کہ قدم شریف دونون دراز اور پر گوشت اور اُنگلیان پانون کی دراز اور باریک تھین اور انگشت سبابہ انگوٹھے سے دراز تھی اور خنصر پر گوشت اوپر سے پانون ڈھلکتے ہوے کہ اُنپر پانی نہ ٹھہرتا ایڑیان چھوٹی کم گوشت تھین جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ میرے باپ جنگ احد مین شہید ہوے قرضدار یہودیون کے تھے ایک باغ خرمے کا اپنی ملک مین چھوڑا جب وہ باغ پھلا یہودیون نے چاہا کہ سارا باغ قرض مین لگالین مین نے کہا کہ چند سال کی بہار مین قرض اپنا ادا کرلین یہودیون نے نہ مانا آخر یہ قصہ حضرت کے حضور مین آیا آپنے فرمایا کہ خرمے کاٹ کر خرمن کرو پھر حضرت اُس باغ مین تشریف لائے اور انبار کلان خرمے کی گرد پھر قدم شریف اُسپر رکھا اور فرمایا کہ قرضخواہونکو بلا کر خرمے اس خرمن کے انکی قرض مین لگادو جابر کہتے ہین کہ مین ناپ ناپ کر دیئے لگا حق تعالی کی قدرت سے سب قرض انکا اُسی انبار سے ادا ہو گیا اور مین دیکھتا تھا اس انبار کیطرف گویا اُس مین سے ایک خرما بھی خرچ نہین ہوا سے مسلمانون دیکھو یہ ایک کرشمہ اثر برکت قدم شریف کا ہی اور اسطرح کے معجزے بہت سے کتب سیر مین مرقوم ہین اور حضرت نہایت باوقار و با تمکین تھے اور اسی انداز سے خرامان ہوتے اور جب راہ مین چلتے صحابہ کرام کو اپنے آگے روانہ کرتے اور آپ سب سے پیچھے چلتے اور حدیث مین وارد ہی کہ حضرت فرماتے کہ پیچھا میرا فرشتون کے لیے چھوڑ دو یعنی آپکے پس و فرشتے ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو آگے چلنے کا حکم تھا اور حدیث ابوہریرہ مین آیا ہی کہ نہ دیکھا مین نے کسیکو شتاب تر راہ چلنے مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گویا نوردیدہ ہوتی تھی زمین آپکے واسطے اور ہم سب مشقت مین ڈالتے تھے اپنی جان کو اور دوڑتے تھے کہ حضرت کے ساتھ چلین اور آپ بے تکلف بطور خود چلتے تھے اور اضطراب رفتار مین نہین کرتے تھے یعنی آپ باوصف سرعت رفتار بے رنج اور بدون مشقت چلتے تھے اور تمام بدن حضرت کا پر گوشت اور دوہرا اور کھنچا تھا کنارون سے گوشت لٹکا نہ تھا تیسوین جسم شریف پر اتفاق رکھتی ہین چنانچہ بار دیکھا ان ابیض ملیحا یعنی رنگ مبارک حضرت کا سفید نمکین تھا ملاحت ایک وصف ہی کہ بیان کا حیطہ تحریر سے خارج اسکی کیفیت وجدانی ہے نہ بیانی بالجملہ رنگ شریف حضرت کا سفیدی خالص نہ تھی کہ آلودگی نہ رکھتی ہو بلکہ سفیدی ملیح تھی کہ اُسکو تفسیر کیا ہی ساتھ مائل بسرخی کے چنانچہ مروی ہے کہ سفیدی رنگ شریف مشرف بحمرت یعنی مختلط بسرخی تھی اور بنظر اس اختلاط کے سمرت وصف رنگ شریف مین واقع ہی یعنی گندم گون ظاہر ہی کہ اختلاط سفیدی اور سرخی سے گندمی رنگ پیدا ہو سکتا ہی اور اسیواسطے بعضون نے لکھا ہی کہ مراد سمرت سے حمرت ہی کہ مختلط بہ بیاض ہو اور غرض اس بیان سے رفع تعرض میان احادیث خلاصہ رنگ شریف سفید مختلط بسرخی تھا کہ اسی کو گندم گون بھی کہا ہی اور حق یہ ہی کہ رنگ بدن مین اس رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہین ہی اور نورانیت لون شریف نور ماہ شب چہاردہم پر غالب تھی براء بن عازب کہتے ہین کہ مین نے حضرت کو شب ماہ مین حلہ سرخ یعنی دھاری دار پہنے دیکھا پھر دیکھتا تھا حضرت کو ایک نظر اور چاند کو ایک نظر قسم خدا کی کہ جسم شریف حضرت کا چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تھا الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ عادہ اور دستور یہ ہی کہ جو کوئی حاکم اپنے نائب اور کارندے کو سرفراز کرتا ہی تو ایسا معاملہ مہربانی خاص کا اُسکے ساتھ عمل مین لاتا ہی کہ

سب آدمی معلوم کرین کہ یہ شخص مخصوص اور مصاحب خاص مالک کا ہی اسکا ساختہ پرداختہ بالکلیہ مالک کو منظور و مقبول ہی اور اسکی محبت یا عداوت مالک کی محبت یا عداوت ہی اسیطرح پاک پروردگار نے کہ مالک اور حاکم سارے جہان کا ہی اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مخلوقات سے برسالت منتخب اور برگزیدہ کرکے اپنی خاص مہربانیونکے ساتھ مخصوص کیا تا سب معلوم کرین کہ یہ پیغمبر محبوب اور مخصوص خالق کون و مکان اور مالک زمین و آسمان کا ہی یہانتک کہ اُسکی رضامندی خدا کی رضامندی اور اُسکی ناخوشی خدا کی ناخوشی ہی اور فضیلتین حضرت کو جو حقتعالےٰ نے بخشی ہین دو قسم ہین ایک وہ کہ اور انبیا بھی اسمین شریک ہین لیکن آپکو اور انبیا سے زیادتی اسی وصف اور صفت مین ہی علاوہ جو جو کمال ایک ایک پیغمبر کی ذات مین جدا جدا تھے وہ سب حضرت کی اکیلی ذات مجمع صفات مین مجتمع اور یکجا ہوے فضیلت اس اجتماع کی انفراد پر جو ہی ظاہر ہی مثلاً بیس چراغ بیس مکانونمین جدا جدا روشن ہون اور انھین بیسون کو ایک مکان مین روشن کرین فضیلت اُس مکان کی کہ جسمین بیس چراغ روشن ہین روشنی مین ان مکانون پر کہ وہان ایک ایک چراغ اکیلا روشن ہو معلوم اور متیقن ہی اسیطرح حضرت کی ذات باصفات نسبت ذوات سائر انبیا کے قیاس کیا چاہیے چنانچہ خلافت اور ریاست اور حسن اور خلت اور کلام عبادت اور شکر جو آدم علیہ السلام اور داود اور سلیمان اور یوسف اور ابراہیم اور موسیٰ اور نوح علیہم السلام کو جدا جدا دیا گیا یہ سب کمال ذات سرور کائنات مین یکجا فراہم ہوے اور دوسری قسم وہ کہ مخصوص حضرت کے ساتھ ہی اور کسی نبی کو اُسمین شرکت نہین جیسے انواع ولایات اور محبوبیت مطلق اور اصطفا اور رویت اور قرب اتم اور شفاعت عظمیٰ اور جہاد اور سوا انکی اور کمالات کہ بجاے خود مصرح ہین اور تفصیل بعضونکی تہین سے رسالہ تحریر الشہادتین مین مسطور ہی مخصوص حضرت کے ساتھ ہین اور صفات خلقیہ مین جیسے آگے پیچھے سے اور اندھیرے اجالے مین برابر دیکھنا اور بغل شریف کا سفید ہمرنگ بدن صاف ہونا اور جمائی کا تمام عمر مین نہ آنا اور احتلام کا نہونا اور پسینے سے عنبر و مشک کی خوشبو کا آنا اور زمین کا بوقت قضاے حاجت شگافتہ ہونا اور بول و غائط کا غائب ہونا اور اُس مکان سے بوے مشک کا آنا اور اثر فضلہ کا زمین پر نہ دیکھنا اور ختنہ کرے کرائے اور ناف بریدہ پیدا ہونا اور وقت تولد سجدہ کرنا اور انگشت شہادت بطرف آسمان اٹھانا اور کلمہ پڑھنا اور کلام کرنا اور فرشتون کا مہد حضرت کو ہلانا اور چاند کا آپکے ساتھ باتین کرنا اور بوقت اشارہ آپکی طرف مائل ہونا اور گہوارے مین کلام کرنا اور پارہ ابر کا وقت گرمی آفتاب کی ہمیشہ آپکے سر پر سایہ کرنا اور سایہ درخت کا آپکی طرف متوجہ ہونا اور حضرت کے بدن اور کپڑون پر مکھی کا نہ بیٹھنا اور جس جانور پر سوار ہونا اس جانور کا تا مدت سواری بول و براز نہ کرنا اوصاف مشہورہ سے ہین اور بروایات صحیح ثابت ہی کہ حضرت قبر مین زندہ ہین اور قبر مین نماز پڑھتے ہین اور حضرت کے مزار مبارک پر ایک فرشتہ متعین ہی کہ جو کوئی درود اور سلام آپ پر بھیجتا ہی وہ اُسکو آپکے حضور مین پہونچاتا ہی اور حضرت کے پاس عرض کیے جاتی ہین اعمال امت کی اور آپ اُنکے واسطے استغفار کرتے ہین اور مناقب جلیلہ اور فضائل جمیلہ حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے یہ ہے کہ حقتعالےٰ نے قرآن شریف مین آپکی حیات اور بقا کی قسم کھائی آیت لعمرک انهم لفی سکرتهم یعمهون قسم حیات تیرے کی تحقیق وہ اپنی مستی مین بہکے ہوئے ہین جمہور اہل تفسیر متفق ہین اس بات پر کہ یہ قسم ہے پروردگار عزوجل سے بمدت حیات اور بقاے حضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے اور یہ غایت تعظیم اور نہایت تکریم ہے جیسے عاشق اپنے معشوق کی قسم کھائے اور کہے تیرے جان کی قسم۔ اے مسلمانون قدر لیست اس قسم کی محرمان اسرار کو کہ اس راز و نیاز سے واقف ہین معلوم ہے کہ اس قسم سے کیا ترا و نقل کرتا ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ پیدا نہ کیا حق تعالیٰ نے کسی ذات کو گرامی تر نزدیک اپنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اُنکی حیات کی قسم کھائی نہ غیر اُنکی اور ابو الجوزکہ اجلہ تابعین سے ہین کہتے ہین کہ سوگند نہ کھائی حقتعالیٰ نے کسی کے حیات کی سوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس واسطے کہ حضرت گرامی تر اور بزرگترین خلق ہین نزدیک حق جل و علا کے اور قرطبی نے کہا کہ قسم کھانا حقتعالےٰ کا بحیات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان صریح ہے کہ ہمارے واسطے کہ قسم کھائین ہم آپکے حیات کی اور امام احمد کہتے ہین کہ اگر کوئی قسم حضرت کے حیات کی کھاوے مقصد ہوتی ہے اور اگر کھائی تو کفارہ واجب ہوتا ہے بسبب ہونے حضرت کے ایک دو رکنون شہادت کا اور معمول اہل مدینہ ہے کہ حضرت کی قسم کھاتے ہین اور کہتے ہین بحق اُسکے کہ پوشیدہ کیا ہے جسکو اس قبر نے اور بحق ساکن اس قبر کے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عنوان سورہ لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد سے یعنی قسم کھاتا ہون مین اس شہر کی اور تو حلال ہونے والا ہے بیچ اس شہر کے جو بات ظاہر ہے زیادہ تر اُس سے تشریف اور تعظیم منصور نہین کہ مقید کیا حقتعالیٰ نے قسم کو بہ بلد کہ بلد حرام اور بلد امین جسکا نام ہے بوقت حلول اور نزول حضرت کے اُس شہر مین اس جاسے کہتے ہین کہ شرف المکان بالمکین اور مواہب لدنیہ مین حضرت عمر سے روایت ہے کہ اُنھون نے عرض کی حضرت کی خدمت مین کہ بابی انت وامی پہونچی فضیلت آپکی نزدیک خدا کے اس مرتبہ کو کہ قسم کھائی خدا نے آپکے حیات کی نہ حیات سائر انبیا کی اور پہونچی فضیلت آپکی پاس خدا کے اس حد کو کہ سوگند کھائی آپکی خاک پاک کی اور کہا آیت لا اقسم بهذا البلد یعنی قسم کھاتا بلد کی کہ عبارت زمین سے ہے کہ آپ اُسپر چلتے ہین قسم کھانا خاک پاکی ہے اور یہ قسم ایک سر مکنون اور راز مکتوم ہے کہ نظر کوتاہ بینونکی اُسکے ادراک سے قاصر ہے جو صاف بین اور پاک نظر واقف انداز راز و نیاز عاشق و معشوق ہین وہی اِن باتون کی کیفیت اور لذت پاتے ہین یہ جو کچھ مذکور ہوا مدارج النبوۃ مین مسطور ہے اور منجملہ خصائص حضرت کے یہ ہے کہ عالم ارواح مین اول آپ پیدا ہوئے اور پہلے الست بربکم کہا نہین مین پروردگار تمہارا کے جواب مین بلےٰ آپنے کہا اور سیر معراج مخصوص آپکے ساتھ تھی سواری براق بھی آپکی مخصوص تھی اور اوپر آسمانونکے جانا اور حد قاب قوسین او ادنےٰ کو پہونچنا اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونا خلاصہ آپکا ہے اور فرشتونکا فوج حشم ہونا اور آپکے ساتھ ہوکر کافرون سے لڑنا مخصوص حضرت ہے اور شق قمر ایسے معجزے عجیب و غریب جو آپسے ظاہر ہوے ہین کسی اور پیغمبر سے ظاہر نہین ہوے اور پہلے

قبر سے سر اُٹھانا اور پہلے قیامت مین بیہوشی سے افاقہ پانا اور سواری براق اور ستر ہزار فرشتونکا جلو مین ہونا اور جانب راست عرش کرسی پر بیٹھنا اور مقام محمود سے مشرف ہونا اور لواء الحمد ہاتھ مین دینا اور حضرت آدم اور تمام انکی ذریت کا اُس لوا کے ساتھ مین ہونا اور سب انبیا کا ساتھ اپنی امتون کے آپکے پس رو ہونا اور پہلے دیدار خدا آپ سے شروع ہونا اور شفاعت عظمی مخصوص ہونا اور پہلے پل صراط سے گذرنا اور حضرت فاطمہ آپکی صاحبزادی کا صراط پر آنا اور سب خلق کو حکم انکھین بند کر لینے کا ہونا اور پہلے دروازہ بہشت کو آپکا کھولنا اور دن قیامت کے بمرتبہ وسیلہ مشرف ہونا یہ سب مخصوص حضرت کے ساتھ ہے اور مرتبہ وسیلہ کا نہایت بلند ہے کہ سوا آپکے اور کسی پیغمبر کو میسر نہوا اور حقیقت اجمالی اس مرتبہ کی یہ ہے کہ حضرت قیامت کے دن حقتعالی کی طرف سے بمنزلہ وزیر کے بادشاہ کی طرف سے ہونگے اور بالجملہ بعد خدا کے سب مخلوقات سے افضل اور اشرف اور اکمل اور اکرم ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور مناقب اور مدائح اور کمالات اور معجزات اور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور شمائل ستودہ اور خصائل محمودہ حضرت علیہ السلام کے زیادہ از حد اور بیشمار ہین اور مقدور بشر نہین ہے کہ سبکو احاطہ کرے اور معجزات حضرت کے جو کتب احادیث و سیر مین قلم بند ہین چونسٹھ ہزار ہین مسلمانونکو لازم ہے کہ موافق ارشاد حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عمل مین لاکر ہمیشہ ذکر خیر آپکا کرین اور مدام درود و سلام مین مشغول رہین الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ فصل تیسری اخلاق عظیمہ اور صفات کریمہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بیان مین جاننا چاہیے کہ خلق بضم خاصیت باطن کو کہتے ہین جیسا کہ خلق بفتح خا صورت ظاہر کو اور قاموس ساتھہ دونون پیشون اور جزم کے بمعنی سجیہ اور طبع کے لکھتا ہے اور خلق کے معنی عقلا کے نزدیک ایک ملکہ ہے کہ بسبب اُسکے افعال بسہولت اور آسانی صادر ہون اور اسکا بیان کتب معقولات مین کیا گیا ہے اور اختلاف اقوال اسمین ہے کہ خلق غریزی ہے کہ حقتعالی نے ہر شخص کو اُسپر پیدا کیا ہے یا مکتسب کہ ہر آدمی بکسب و ریاضت حاصل کر سکے قول بعضون کا یہ ہے کہ غریزی ہے ایسا ہی مفہوم ہوتا ہے حدیث مرویہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قسمت کیے حقتعالی نے درمیان تمھارے اخلاق جیسے قسمت کیے ارزاق اور فرمایا کہ اگر کوئی کہے کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل گیا یقین کرو اُس خبر کو اور اگر بیان کرے کہ فلانے شخص نے خو اپنی چھوڑ دی باور نکرو یہ روایت بخاری مین ہے مگر ارسال رسل سے غرض یہی ہے کہ تہذیب اخلاق حاصل ہو اور یہی نتیجہ صحبت علما اور فقرا متبع سنت سید الوری سے اور اعتقاد کرنا چاہیے کہ مکارم اخلاق و محامد صفات صورت اور سیرت اور جمیع کمالات و فضائل و محاسن حاصل ہین تمام انبیا و رسل کو لیکن بعض کو بعض پر تفضیل و تفوق ہے قال اللہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض یعنی یہ سب پیغمبر بڑائی دی ہمنے ایک کو اوپر دوسرے کے اور یہ بات بھی عقیدے مین داخل ہے کہ کوئی ولی درجہ اور مرتبہ کسی نبی کو نہین پہونچتا اور شفاے قاضی عیاض مالکی مین مسطور ہے کہ اخلاق انبیا علیہم السلام کے سب مفطور و مجبول ہین مکتسب اور معمول نہین اور حاصل ہین اول فطرت اور اصل خلقت مین بے مدت اکتساب و ریاضت کے بسبب فیض نامتناہی جل جلالہ اور برگزیدگی کے اور بسبب کثرت و قوت و عظمت اور اجتماع

مکارم اخلاق و محامد صفات کے ثنا کی ذات باری عز اسمہ نے اپنی حبیب کی فرقان مجید مین اور فرمایا آیت اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی
تحقیق تو ہر آئینہ خلق بڑا رکھتا ہے اور فرمایا آیت وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنی اور ہے فضل خدا کا تجھپر بڑا اور خود جناب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بعثت لاتمم مکارم الاخلاق یعنی اُٹھایا گیا مین تاکہ پورا کرون مکارم اخلاق کو اور حسن ذات
ستودہ صفات کا معلم رب کریم اور مودب قرآن عظیم ہے کیونکہ یہ مکارم اخلاق و محاسن افعال اُسمین جمع نہون اور حدیث شریف
مین آیا ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خلق حضرت سے سوال کی گئین جواب دیا کان خلقہ القرآن یعنی تھا خلق اُسکا قرآن
فرد وصف خلق کسے کہ قرآن ست ؛ خلق را وصف او چہ امکان ست ؛ حقیقت وہ ہے کہ کوئی فہم اور کوئی قیاس علو مقام
اور درجات عظیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسا کہ چاہیے اور ہے سوا ذات باریتعالیٰ کے نہین جانتا اور سمجھتا جیسے تاویل آیات
متشابہات قرآنی سوائے خدا کے اور کو معلوم نہین لیس باعتبار وسعت و عظمت اخلاق کے بعثت فرمائی حضرت کی طرف
کافہ ناس بلکہ ملائکہ اور جن و انس کے تمامہا ایسا ہی آیات قرآنی سے ثابت ہوتا ہے آیت یا ایہا الناس انی رسول اللہ
الیکم جمیعا یعنی اے لوگو تحقیق مین بھیجا ہوا خدا کا ہون تم سب کی طرف اور آیت لیکون للعالمین نذیرا یعنی تاکہ
ہون عالم کے لوگونکو ڈرانے والا اور آیت وما ارسلناک الا کافۃ للناس یعنی اور نہین بھیجا ہمنے تجھے مگر روکنے والا
سبکو اور سوائے اسکے اکثر آیات و احادیث اسپر دال ہین عقل کامل علم شامل حضرت کا معلوم و ظاہر ہوا اخلاق شریف سے
اسواسطے کہ منبع اور منشا اخلاق کا عقل ہے کہ اُسسے علم و معرفت اور تصوب رای اور جودت فطنت اور اصابت فکر اور
نظر عواقب امور مین اور مصالح نفس اور مجاہدہ شہوت اور حسن سیاست اور تدبیر اور اقتنا کہ فضائل اور تجنب رذائل سے
حاصل ہوتا ہے اور اختلاف کیا ہے لوگون نے حقیقت عقل مین اور کلام اُنمین حد کثرت کو پہونچا ہے اور قاموس مین کہا ہے
کہ علم صفات اشیا کا حسن و قبیح اور کمال و نقصان اُنکا ثمرات اور نتایج عقل سے ہے اور عقل نام ایک قوت کا ہے کہ
مبدا اور منشا اُسکا علم ہے اور آگاہی عقل ہیات محمودہ انسانی کو حرکات و سکنات مین کہتے ہین اور یہ بھی خواص و آثار عقل سے ہے
غرضکہ قول محقق یہ کہ عقل نور روحانی ہے کہ بوسیلہ اُسکے معلوم اور دریافت ہوتے ہین علوم ضروریہ و نظریہ اور ابتدا
وجود عقل کا نزدیک اجتنان ولد سے ہے رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے یہانتک کہ کامل ہوتی ہے سن بلوغ مین لیس کمال
علم و عقل حضرت کا اُس مرتبہ تھا کہ نہین پہونچا اس مرتبہ کو کوئی بشر سوا حضرت کے اور عقل مین اور فکر اکثر ناس اُس افاضہ
مین حیران ہین اور جو کوئی تتبع کرے مجاری احوال اور حمائد صفات اور محاسن افعال اور مطالعہ کرے جوامع کلم
اور حسن شمائل اور بدائع سیر اور سیاست انام اور تقریر شرائع اور تاصیل آداب جلیلہ اور تقریر شیم حمیدہ اور علم حضرت کا
کتب سماویہ اور صحف منزلہ اور سیر امم خالیہ اور احوال ایام ماضیہ اور تدبیر حضرت کی عرب کے حق مین کہ مثل وحوش شاردہ
صاحب طبائع متنافرہ متباعدہ تھے اور مرتبہ جہل و نادانی و جفا مین یکتا کسقدر تحمل اُنکی جفا اور صبر ایذا پر فرمایا کہ
رام و ملائم ہو کر طریق سلوک راہ خدا اور اصرار سعادت عقبیٰ اختیار کیا وہ شخص جانے کہ بغیر تعلم و مدارست و ممارست و ملازمت
کتاب اور بے مطالعہ کتب متقدمین اور مجالس علمائے اہل کتاب کے پاس کس درجہ و مرتبہ علم شامل و عقل کامل رکھتی تھے اللّٰہم صل علی محمد
وآلہ بقدر حسنہ و جمالہ اور صبر سید انبیا صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کا بلا و ایذا پر سب سے بہت زیادہ اور سخت تر تھا جیسے کہ

فرمایا ہے ما اوذی نبی مثل ما اوذیت یعنی نہین ستایا گیا کوئی نبی میرے برابر اور حدیث مرویہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قضیہ امثال اور اسکے مثل مین کبھی انتقام نفرماتے
تھے واسطے اپنی نفس کے مگر اس صورت مین کہ کوئی شخص حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجھے اسسے انتقام فرماتے واسطے
خدا کے اور سبب صبر کے کراہت اور صعب تر صبر حضرت کا غزوہ احد مین تھا کہ کافر محاربہ مقاتلہ کرتے تھے اور طرح طرح کے
آزار و تکلیفین دیتے تھے باوجود اسکے عوض مین اسکے شفقت و رحم کی راہ سے معذور رکھکر انکے حق مین دعا فرماتے
اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون یعنی بار خدایا ہدایت کر میری قوم کو کہ وہ نہین جانتی اور توریت مین
لکھا ہے کہ مقابلہ جہل مین حلم آپکا زیادہ ہوتا تھا جسقدر کوئی جہل کرتا آپ حلم زیادہ فرماتے چنانچہ ایک یہودی نے
بوعدہ معین آپسے خرما خریدے اور مول اسکا حوالہ کر دیا آگے تسلیم خرما کے اور آیا دو تین دن پہلے وعدہ سے واسطے
لینے خرما کے اور تقاضا شدید کیا اور دامن قمیص مبارک و ردا پکڑ لی اور نظر تیز و تند سے دیکھکر کہا کہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم تم حق میرا نہین دیتے اور تم اے اولاد عبد المطلب حیلہ گر ہو ادائے حقوق مین پس حضرت عمر
رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اے دشمن خدا میرے سامنے پیغمبر خدا کے حق مین ایسے کلمات گستاخانہ ادا کرتا ہے
قسم خدا کی اگر مجھے خوف بے فرمانی حضرت کا نہوتا جدا کر دیتا سر تیرا اپنی تلوار سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آرام و آہستگی دیکھتے تھے اور از راہ تبسم فرماتے تھے کہ اے عمر نہین لائق تھا کہ مجھکو بحسن ادا اور اس مرد کو بحسن تقاضا
امر کرتے پس جاؤ اور ادا کرو حق اسکا اور بیس صاع زیادہ حق سے اسے دو بسبب ڈرانے اور تہدید کے کہ تمہاری
جانب سے واقع ہوئی ہے پس حضرت عمر رض نے موافق حکم پیغمبر خدا کے عمل کیا اور کہا یہودی نے کہ سب علامات نبوت نبی
آخر الزمان کی توریت سے مین جانتا تھا مگر یہ دو خصلتین کہ انکا امتحان کیا مین نے اور عمر رضی اللہ عنہ کو گواہ
کر کے کلمہ شہادت زبان پر جاری کیا اور اسلام لایا اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلعم اٹھے اور ہم بھی
حضرت کے ساتھ اٹھے دیکھا کہ ایک اعرابی نے آکر ردائے مبارک حضرت کی کھینچی اور بسبب خشونت چادر کے گردن
شریف مین خراش شدید کی ظاہر ہوئی اسوقت حضرت نے طرف اعرابی کے متوجہ ہوکر پوچھا کہ کیا غرض ہے تیری کہا یہ
دونون اونٹ میرے باردار کر دو آپنے فرمایا جبتک تو مجھکو اس حالت کشش سے رہا نہ کریگا اعرابی نے کہا بخدا مین
تمہین نہین چھوڑنے کا تاوقتیکہ یہ دونون اونٹ میرے باردار نہونگے پس حضرت نے ایک آدمی کو بلاکر حکم دیا کہ ایک مین
خرما اور دوسرے مین جو بھر دو اور منجملہ عفو و صفح حضرت سے ہے درگذر کرنا لبید بن الاعصم یہودی سے کہ آپکو جادو کیا تھا
اور ایک یہودیہ خیبریہ سے کہ بکری کے اندر حضرت کو زہر دیا تھا اور روایت ہے کہ ایکبار حضرت قیلولہ سے بیدار ہوکر
دیکھتے ہین کہ ایک اعرابی تلوار کھینچے سر مبارک پر کھڑا ہے اور یہ بات کہتا ہے کہ اب کون روکیگا اور بچائیگا
آپکو مجھسے فرمایا اللہ پس گر پڑی تلوار اسکے ہاتھ سے اور پکڑ لیا حضرت نے اسکا ہاتھ اور ارشاد کیا کہ اب کون ہے
مانع اور بچانیوالا تجکو میرے ہاتھ سے پس ڈرا وہ شخص اور کانپا اسوقت پیغمبر خدا نے از راہ اتساع خلق کے اسسے عفو
فرمایا اور ہر چند آپ جہاد اور سختی کفار و منافقین پر جانب حقتعالی سے مجاز و مامور تھے آیت

یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم اے نبی جہاد کر ساتھ کفار کے اور منافقین کے اور سختی کر اوپر انکے لیکن بسبب محبوبیت ذات شریف کے اخلاق محمودہ سے درگذر فرماتے اور شیوہ منافقین کا حضرت کے ساتھ یہ تھا کہ یہ غیبت مین ساحر و کاہن و مجنون کہتے اور جب روبرو آتے تملق و تعریف کرتے دوروئی انسان مین ایسی بدخصلت ہے کہ اکثر نفوس اس سے متنفر ہوتے ہین ور مکافات اسکی یہی ہے کہ ساتھ ویسے ہی پیش آتے ہین جزاء سیئة سیئة مثلہا یعنی بدلا برائی کا برائی ہے ویسی ہی مگر حضرت اسکے عوض مین عفو و رحمت و استغفار فرماتے بیت بدی را بدی سہل باشد جزا + اگر مردے احسن الی من اسا + حدیث بخاری مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ ایک مرد نے اذن چاہا آپ پاس آنے کا آپنے اذن دیا جب وہ سامنے آیا او نظر مبارک اسپر پڑی فرمایا یہ مرد ہے اپنی قبیلہ مین جب آکر بیٹھا بساطت و بشاشت اسکے ساتھ فرمائی جب چلا گیا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس راز پر آگاہی چاہی حضرت نے ارشاد کیا کہ مین فحاش اور زشت خو نہین کہ لوگ مجھسے اجتناب و پرہیز کرین غرض آپکی تالیف قلوب تھی تا سرگشتگان تیہ ضلالت مستعد خدمت بابرکت ہو کر مجلی باسلام اور محلی بایمان ہووین اور تنبیہ و سرزنش ہے امت مرحومہ کو سرکشی اور تجبر و تکفر سے اور امر ہے مداوا اور تلطف پر لیکن فرق ہے مدارات و مداہنت مین باعتبار دنیا اور دین کے کہ مدارات امور دنیاوی مین محمود ہے اور مداہنت امور دینی مین مذموم بیان تواضع فی الصراح تواضع فروتنی نمودن و نرم گردنی کردن اور قاموس مین بمعنی تذلل و اتضاع جھکانا اونٹ کا اپنی ہیئت کو تو پانون اسکی گردن پر رکھین اور اشتقاق اسکا وضع سے کیا ہے کہ بمعنی فرو نہادن کے مستعمل ہے اور ضد اسکی کبر اور صنعت کہ ماناہے ساتھ تواضع کے لیکن تواضع وسط ہے کبر اور صنعت مین او منجملہ تواضع آپکی سے ایک یہ ہے کہ جب مخیر کیا حق تعالی نے آنکو درمیان نبوت ملائکہ اور نبوت عباد کے حضرت نے نبوت عباد اختیار فرمائی اور کبھی آپنے کسی خادم پر غصہ نہین کیا اور نہ مارا واسطے انتقام نفس اپنے کے مگر واسطے دین خدا کے لوگون نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے حال خادم سرور عالیمقام کا پوچھا جواب دیا کہ ذات والاصفات حضرت تھی نرم ترین بسام و ضحاک اور کبھی اپنے پاے مبارک دراز نہین کیے مجلس اپنے اصحاب کی مین اور جب کسی اصحاب اہل نے آپکو پکارا جواب مین اسے لبیک فرمایا اور سبکو آپ تالیف کرتے تھے اور اکرام کرتے کریم ہر قوم کو اور اسے والی کرتے اس قوم پر اور سب ہمنشینونکو از راہ عنایت و التفات لطف فرماتے اور نصیب و حصہ انکا دیتے ہرگز کوئی گمان نہ کرتا فاضلیت اور مفضولیت ایک کا دوسرے پر اور جس وقت کوئی شخص آپ پاس حاضر ہوتا مصابرت فرماتے آپ تک وہ بیٹھا رہتا آپ بیٹھے رہتے اور جب کوئی سرگوشی چاہتا آپ اپنے سر مبارک جھکا دیتے جب تک وہ عرض حال اپنی سے فارغ نہوتا سر مبارک بلند نفرماتے اور سب سے بتازہ روئی اور کشادہ پیشانی پیش آتے اور زانوے مبارک اپنا کسی ہمنشین کے زانو سے بڑھا کر نہ بیٹھتے اور انس بن مالک کہتے ہین کہ مین دس برس خدمت آپکی مین مشغول رہا کبھی آپنے اف نہ کہا اور نفرمایا کہ یہ کیون کیا اور وہ کیون نہ کیا اور اکرام کرتے جو کوئی آپ پاس آتا اور بچھا دیتے کپڑا اپنا واسطے اسکی اکثر اوقات اور تکیہ سر مبارک از راہ مکرمت مرحمت فرماتے اور کبھی واسطے خاطر آنے والے کے نماز کو تخفیف کرتے اور استفسار اسکی

حاجت کا کرتے اور جب فارغ ہوتے اُس حاجت سے پھر نماز کو تشریف لیجاتے اور عبادت کرتے مساکین کی اور مجالست فرماتے ساتھ فقرا کے اور اجابت کرتے دعوت غلام کی اور بیٹھتے اصحاب مین ملکر اور بیٹھتے اخیر مجلس مین اور سوار ہوتے حمار پر اور ردیف وخلف اپنا دوسرے کو سوار کر لیتے اور روایت ہے قیس بن سعد انصاری سے کہ اکابر انصار مین تھا کہ ایک دن حضرت میرے گھر تشریف لائے تھے بوقت مراجعت سعد میرا باپ واسطے سواری آپکے حمار لایا آپ اُسپر سوار ہوئے سعد نے مجھے کہا کہ اے قیس آپکے ساتھ جا حضرت نے مجھے فرمایا کہ سوار ہولے مین نے انکار کیا بلحاظ ادب آپنے پھر فرمایا سوار ہولے یا اُلٹا پھر جا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ یون فرمایا سوار ہولے آگے کہ تو مالک اس دابہ کا ہے اور صاحب دابہ اولی ہے آگے بیٹھنے مین اور اسیطرح ایک سوار جاتا تھا آپکو دیکھکر نیچے اُتر ا دیا آپ سوار ہوئے اور اس صحابی کو آگے اپنے بٹھایا اور عجیب وغریب تر اسسے یہ ہے کہ محب طبری نے مختصر السیر مین نقل کی ہے کہ ایک دن حضرت حمار بے پالان پر سوار طرف مسجد قبا کے تشریف لیجاتے تھے اور ابوہریرہ پیادہ پا حضرت کی رکاب مین ساتھ تھے فرمایا تجھے اپنے ساتھ سوار کرون مین نے عرض کیا جو خوشی آپکی فرمایا سوار ہو پس ارادہ کیا ابوہریرہ نے سوار ہونے کا سوار نہو سکا آپ سے لپٹ گیا دونون زمین پر گر پڑے اسیطرح دوسری مرتبہ اتفاق ہوا تیسری مرتبہ پھر آپنے یہی فرمایا کہ سوار ہو مین نے قسم کھائی خدا کی کہ جسنے برسالت مشرف کیا ہے تمھین تیسری مرتبہ مجھے آپکو گرانا منظور نہین اور طبری مین یہ بھی مذکور ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سفر مین تھے امر کیا یارون کو واسطے اصلاح ایک بکری کی پس اُٹھا ایک اصحاب مین سے اور کہا مین اسے ذبح کرونگا دوسرے نے کہا مین پاک کرونگا تیسرے نے کہا پکانا اسکا مجھپر لازم ہے آپنے کہا لکڑیان لانا ذمہ میرا ہے صحابہ نے عرض کی کیا ہم اس کام کو کفایت نہین کرتے آپنے فرمایا البتہ تم کفایت کرتے ہو لیکن مجھے خوش نہین آتا کہ مین ممتاز ہو کر تم سب سے جدا بیٹھون اور اس کام مین ساتھ تمھارے شریک نہون ایسے بندے سے خدا بھی ناخوش ہوتا ہے اتفاقاً ایک مرتبہ تسمہ پاپوش مبارک کا ٹوٹ گیا ایک صحابی نے عرض کی کہ مین اسے درست کر دونگا مجھے عنایت کیجیے آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ بات مجھے ناگوار ہے کہ از راہ امتیاز مین الگ بیٹھون اور کسی سے کام خدمت لون ایک مرتبہ ایلچی نجاشی بادشاہ حبشہ کیطرف سے آتے تھے آپ بذات خود واسطے خدمت کے مستعد ہوئے صحابہ نے خواہش کی کہ ہمین اجازت ہو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ ان لوگون نے خدمت وتکریم ہمارے یارون کی بہت سی کی تھی مین چاہتا ہون کہ مکافات اسکی بذات خود بجا لاؤن غرضکہ اکثر کام آپ بذات خود کرتے تھے دودھ دُہنے بکریون اور سینے کپڑون اور دینے گھانس اونٹ اپنے کو اور اُسے پابند کرنا اور خادم کے ساتھ کھانا پکانا اور خمیر کرنا اُسکے ساتھ اور مدد کرنا خدمات مین اور سودا اپنا آپ خرید لانا بازار سے اور سوا اسکے بہت کام کبھی بذات خود اور کبھی بغیر خود اور کبھی بمشارکت غیر کیا کرتے تھے اور مواہب مین لکھا ہے کہ صدور ایسے کام کا حضرت سے کبھی کبھی ظہور مین آتا تھا غلام وخادم آپکے اکثر یہ کام سرانجام دیتے تھے پوشیدن سراویل کہ جسے تنبان کہتے ہین اسمین اختلاف ہے ابن قیم جوزی کتاب الہدے مین لکھتا ہے کہ خرید کرنا سراویل کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شاید پہنی ہو مگر یہ روایت ضعیف ہے اور ابوہریرہ رضی نے آپسے مقدمہ سراویل مین سوال کیا

کہ رات دن اور سفر و حضر مین عادت شریف استعمال سراویل کی ہے یا نہین جواب یا لکہ نعم یعنی ہان اور ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا
اس حدیث کو باسانید ضعیفہ اسی ہین لیکن مدار اس حدیث کا اوپر یوسف بن زیاد واسطی کی ہے اور وہ راوی بہت
ضعیف ہے اور کہا ہے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو جس دن شہید کیا انون مین انکو سراویل تھی اور تحقیق اس کلام کی شرح
سفر السعادت مین بہت کی گئی ہے چونکہ منظور یہہ ہے کہ بیان کیجئے اور ہیبت آپکے جمال باکمال مین بدرجہ غایت تھی کہ بڑے بڑے مشہور
دلیر انکا بروقت حضوری زہرہ آب ہوتا تھا لیکن باوجود اسکے تواضع اور خلق اس مرتبہ تھا کہ بمجرد ملاحظہ آثار ہیبت کے اس
حضرت کمال التفات سے تسکین فرماتے چنانچہ لکھا ہے کہ ایک روز ایک شخص آپکے پاس آیا بمجرد نظر جمال باکمال کے مارے ہیبت کے کانپنے لگا
آپنے دلاسا دیا اور کہا کہ آپ اور درست مین بادشاہ نہین ایک عورت قریشیہ کا بیٹا ہون اور حضرت کے پاس ایک عورت کہ تھوڑی
عقل مین فتور تھا آئی اور کہا مجھکو تم سے ایک حاجت ہے حضرت نے فرمایا جس کوچۂ مدینہ مین کہ چاہے تو بیٹھ مین تیری حاجت روا کرون
پس بیٹھے ہی حضرت اس عورت کے پاس جب تک کہ وہ اپنی عرض حاجت سے فارغ ہوئی اور روایت بخاری مین ہے کہ کنیز
مدینہ آتی تھین حضرت کے پاس اور آپکا ہاتھ پکڑ کر واسطے عرض حاجت اپنی کے جہان چاہتین لیجاتین آپ انکار نفرماتے اور
آپ بسبب کمال تواضع کے ہر بیوہ و مسکین اور آزاد و لونڈی کے ساتھ جس جگہ کہ وہ لیجاتی گویا ہمیشہ کے ہو چلے جاتے
اور ناخوش اور ناراضامند حاجتمندونکو نفرماتے اور عادت تھی کہ اکثر ساکنان اہل مدینہ اپنے ظروف وغیرہ آوند پانی سے
بھر کر واسطے بیمارون کے آپکی خدمت مین لایا کرتے اور حضرت بپاس خاطر انکے صبح کو سرما مین ہر ایک ظرف پانی مین
جدا جدا ہاتھ ڈالتے تا دلشکنی کسیکی نہو گو کہ اذیت سردی سے گزند دست مبارک کو پہونچے اور حسن معاشرت ازواج مطہرات
کے ساتھ بہت رعایت فرماتے تھے لڑکیاں انصار کی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آکر کھیلا کرتی تھین اور
لے لیتے استخوان گوشت ہاتھ عائشہ صدیقہ سے اور تناول فرماتے جب ظرف اور ظروف مین کہ عائشہ کھاتین اسی
ظرف سے اسی طرف سے آپ نوش فرماتے حالانکہ عائشہ حالت حیض مین ہوتین اور اکثر اوقات مسواک
اپنے ہاتھ سے دیتے تا عائشہ اپنے لعاب دہن سے اسے نرم کر دیتین پس ناشتہ دہن مبارک مین لیکر مسواک فرماتے یہ نہایت
محبت اور تواضع پر دلالت ہے اور تکیہ فرماتے کنار عائشہ مین اور بوسہ لیتے انکا حالت صوم اپنے مین اور عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا رخسار اپنے دوش مبارک حضرت پر رکھ لیتین اور پس پشت حضرت کی اوٹ مین تماشا بازی حبشیہ کا دیکھتین
اتفاقاً ایک مرتبہ عائشہ صغر السن تھین حضرت نے ازراہ ملاطفت انکے ساتھ مسابقت فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا آگے
نکل گئین اور بار دیگر کہ اس زمانہ مین عائشہ رضی اللہ عنہا اندکے فربہ و تن دار ہو گئی تھین دو بار مسابقت فرمائی
حضرت آگے نکل گئے اور فرمایا اب ہم تم برابر ہوئے اور ایک مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رونق افروز خانہ عائشہ
ہوتے تھے کہ ام سلمہ نے کچھ طعام بھیجا عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہاتھ مارا کہ وہ طعام سب گر گیا اور کاسہ ٹوٹ
گیا حضرت نے کچھ نفرمایا اور کاسہ دوسرا گھر سے عائشہ کے لیکر اور ایک روایت مین آیا ہے کہ کھانا بھی انکے
گھر سے لیا اور بعض کہتے ہین اسی پیالہ کے ٹکڑے جمع کیے اور کھانا زمین سے اٹھایا اور خادم کو دیا اور فرمایا
حاضران مجلس سے ازراہ اعتذار کے کہ ام المومنین نے غیرت و بے تاملی کی اور اس حدیث مین دلیل ہے اوپر

مجبول مخلوق ہوئے عورتوں کی بیدائشی پر مردونکو چاہیے کہ بوقت آثار انکے غیظ و غیرت کے صبر کرین اور مواخذہ سے
درگذر کرین اسواسطے کہ ہر شخص بوقت غلبۂ غیظ کے مغلوب العقل اور مغلوب الفہم ہوجاتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ ایک مرتبہ سودہ رضی اللہ
عنہا نے شوربا حضرت کیواسطے بھیجا تھا عائشہ صدیقہ نے یہ تکرار سودہ سے کہا کہ اول تم کھاؤ سودہ نے نمانا عائشہ نے کہا
نہین تو تمھارا منھ اس شوربے سے الودہ کردونگی غرضکہ عائشہ نے انکا منھ شوربا ڈالکر تمام منھ سودہ رض کا الودہ کردیا حضرت
دیکھکر ہنسے اور فرمایا تم بھی عائشہ کا منھ شوربے سے الودہ کردو یہ تھا معاملہ حضرت کے ازواج مطہرات کے ساتھ کہ کبھی
مواخذہ اور معاتبہ نفرماتے غیرت و مزاج پر آپکے بنا و سیرت حضرت کے ساتھ اہل و عیال و اصحاب و فقرا و مساکین و ایتام
و ارامل و ضعفا و غربا کے اس نہایت کمال کو پہنچی تھی کہ فوق اسکے مقدور کسی بشر کا نہ تھا اور تمام اخلاق و اعمال
حضرت کے دال ہین معجزات اور علامات نبوت کے اور معاملہ مباسطت و مخالطت و مخالقت و مزاح کا کہ اصحاب کے ساتھ
وقوع مین آیا تھا محض مقصود دلجوئی اور خوشخوئی تھی درمیان مزاح دلداری حضرت کے ہزارون برکات و آثار مضمر تھے
ایکبار آپ غسلخانے مین تھے کہ زینب بنت ام سلمہ کہ ربیبہ حضرت کی تھین آئین بطریق مزاح حضرت نے منھ پر انکے پانی
چھڑکا اسکی برکت سے آبروے جوانی اور رونق بڑھاپے تک قائم رہی اور تغیر تھوڑی اور محمود بن ربیع کہ صغار صحابہ سے
تھے پانچ برس کا سن انکا تھا کہ آپ انکے گھر مین تشریف لائے اور جس گھر مین ایک کنوان تھا ڈول مین اسکے
کچھ پانی باقی تھا حضرت نے دہن مبارک مین لیکر از روے خوش طبعی کے منھ پر محمود کے ڈالا اسکی برکت سے ایسا
حافظہ حاصل ہوا کہ وہ قصہ یاد رکھا اسی سبب سے وہ صحابہ مین گنے جاتے ہین اور انکی احادیث بخاری مین مذکور ہین اور ایک بات
تواضع حضرت کی یہ تھی کہ کبھی طعام کو عیب نفرماتے کہ شور ہے یا ترش یا کم نمک ہے یا غلیظ یا رقیق اگر خوش آتا تناول
فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے اس مقام سے ثابت ہوتا ہے کہ نام رکھنا اور برا کہنا اور عیب نکالنا طعام مین خطا اور خلاف سنت ہے
اگر یہ نسبت پکانے والے کے عیب کرے کہ کیا برا پکایا ہے مفت پیسا ضائع اور برباد کیا یہ کہنا روا ہے لیکن اسمین
خاطر شکنی پکانے والے کی ہوتی ہے اولی یہ ہے کہ نہ کہے اور نہایت تواضع حضرت سے یہ ہے کہ کبھی دنیا کو زبان مبارک سے
برا نہ کہتے کہ اہانت و تحقیر و مذمت اسکی زبان خلق سے بسا اوقات بیساختہ زبان پر آجاتی ہے اور ارشاد کرتے تھے
کہ دنیا کو سب و دشنام نہ دو کہ خوش مرکب ہے واسطے مومن کے پہونچاتی ہے اسکو ساتھ خیر کے اور نجات دیتی ہے شر سے
اور ایسا ہی منع فرماتے سب دہر سے کہ حدیث قدسی اسپر دال ہے لا یسبوا الدھر فانا الدھر یعنی دشنام اور برا نہ کہو دہر کو
کہ خالق دہر کا مین ہون دہر سے حکم میرے کچھ نہین ہوسکتا اور در دولت سرا عالی پر کوئی حاجب و دربان متعین نہ تھا
جیسے کہ ملوک و اغنیا کے دروازون پر مقرر رہتے ہین الا تا دولتخانہ عالی مین موقوف اذن و اجازت حضرت پر تھا
تا مسلوا اہل و عیال آپکے اسکے آنے سے اپنے شغل سے باز رہین اور یہ بھی قول حضرت کا داخل تواضع مین ہے کہ فرمایا
لا تفضلونی علی یونس ابن متی و لا تخیرونی علی موسی یعنی بزرگی نہ دو مجھے اوپر یونس بن متی کے
اور نہ بہتر گردانو مجھے موسیٰ پر اور قول حضرت انا سید ولد آدم یعنی مین سردار اولاد آدم کا ہون اور مانند اسکے
اور اقوال دلالت آپکے فضل پر رکھتے ہین سب انبیا اور رسل پر اور تحقیق اس بحث کی اسکے مقام پر آویگی انشاء اللہ تعالی اور

تواضع سے تھا بادرت و مسابقت کرنا آپکا سلام علیک پر ساتھ ہر وارد کے کہ ملتا اور بالتقدیم سلام پر کر بیٹھے اور سلام
ہر شخص کا فرماتے غرض ذات شریف حضرت سراسر رحمت ہے امت کے حق میں اثنا میں میں جود و سخا دونونکے
ایک معنی مین یعنی جوانمردی اور کہا ہے کہ سخاوت صفت غریزی ہے اور مقابل اسکے شح یعنی بخل اور دریغ کرنا
جبلی ہے لوازم نفس انسانی سے اور اطلاق سخی کا حق تعالی پر جائز نہیں بلکہ جواد کا کہ معنی اسکے بخشنے والے غرض
یہ صفات حقتعالی سے ہے کہ تمام نعم ظاہرہ و باطنہ اور کمالات حسی و عقلی خلائق پر افاضہ فرمائے پروردگار تعالی کے
اجواد الاجودین رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اکمل ہیں اور حدیث مین آیا ہے اللہ اجود
جود انا اجود بنی آدم و اجودھم من بعدی رجل علم علماً فنشرہ یعنی اللہ تعالی جل شانہ سخی ہے اور بڑی
بخشش کے پس مین سخی ترین بنی آدم ہون اور بعد میرے وہ مرد کہ علم سیکھا پھر اسکو پھیلایا یعنی لوگون کو
تعلیم کیا اور سکھایا اور بخاری و مسلم مین انس سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کان احسن الناس و
اجود الناس و اشجع الناس یعنی تھے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سب لوگون سے نیکوتر اور سخی تر اور دلاور تر اور سبب
اسمین یہ ہے کہ نفس آپکا شریف ترین نفسون کا اور مزاج آپکا معتدل ترین مزاجون کا تھا اور جو نفس ایسا ہی
فعل اسکا البتہ بہترین افعال اور شکل اسکی بہترین اشکال اور خلق اسکا بہترین اخلاق ہو اور کیون نہ ایسا ہو
کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جامع جمیع کمالات حسی و روحی اور حاوی خوبی صورت و سیرت تھے اور سب فنون
فانیات سے ساتھ باقیات صالحات کے اور مکتفی باللہ اور جود ماسوے اللہ سے اور احادیث صحیح مین آیا ہے کہ
آپ رد سوال کسی سائل کا نفرماتے اور اسکے جواب مین لفظ لا زبان حق ترجمان پر جاری نہوتا اسی صفت کا
بیان ہے کہ کسی شاعر نے منظوم کیا ہے بیت نرفتہ لا بزبان مبارکش ہرگز مگر در اشہد ان لا الہ الا اللہ اور
اگر فرضاً اسوقت کچھ حاضر نہوتا سکوت فرماتے اور بقبل معروف دلجوئی سے عذر فرماتے صاف انکار نکرتے
اور بعضون نے یہ بھی کہا ہے کہ تکلم بلفظ لا بسبب منع کے عطا سے نہ تھا اور اس سے یہ بھی لازم نہین آتا کہ بقصد اعتذار
بھی زبان سے نکلا ہو اور اسیواسطے معذرت ایک گروہ مین کہ طلب سواری کو خدمت شریف مین حاضر ہو کر عرض
کیا تا جہاد کفار مین شریک آپکے ہو وین فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ یعنی نہین پاتا مین کوئی سواری کہ سوار کرون
تمھین اسپر اور باوجود اسکے اہل تحقیق نے کہا ہے کہ لا اجد ما احملکم اور لا احملکم فرق ظاہر ہے کہ قول اول سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ اگر کچھ سواری موجود ہوتی تمھارے دینے مین دریغ نکرتا اور قول دوسرا صریح رد و انکار پر دلالت کرتا ہے اگرچہ مقدمہ
اشعر مین ہے کہ آپ سے سواری چاہتے تھے لا احملکم انکے جواب مین ارشاد کیا تھا اور بعض روایات مین بقید قسم آیا ہے کہ واللہ
لا احملکم فرمایا محمول اسکی توجیہ یہ ہے کہ باوجود علم سائلین کے اس باب مین کہ حضرت پاس سواری بالفعل موجود نہین
گستاخانہ طلب سواری مین مبالغہ کیا اسواسطے تاکید بقسم فرمائی تا طمع سائلین کی قطع ہو جاوے پس یہ صورت عموم
حدیث سے مستثنے و مخصوص ہے ایسا ہی مواہب لدنیہ مین مذکور ہے شیخ عبد الحق قدس سرہ تحقیق اس حدیث مین
یہ بیان کرتے ہین صواب یہ ہے کہ بر بیان کلمہ لا کا زبان شریف پر نفی بخل و خست ہے میدان عزت نوال حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے جیسے سخاوت صفات کمال کے نہیں ورنہ جو آیا ہے ہر شخص جو چیز مانگتا دیا گیا تو اس سے مراد اثبات جود ہے یعنی دنیا کی ہر چیز کا کہ
وہ شخص لائق اسکے ہوا اور لیاقت حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام مصلحت وقت با مصلحت سائلین تھی دینے میں رکھتے تھے
جیسے طالب عمل و حکومت کو باقتضائے مسلمانوں و حال اس شخص میں خلل رہے وہ نہ پاوے اور کبھی منع کرتے تا وہ شخص دنیا کے
طمع اور گرداب حرص میں ڈوب نہ جاوے جیسے حکیم بن حزام کہ مقبول درگاہ اور ہمشیرہ زادہ خدیجہ کبری تھے کچھ مانگا
نہ دیا اور فرمایا دیا ہے دن لیکن اسکے ساتھ کدورت و کراہت ہوگی اور ابوذر کہ زاہد و کبیر صحابہ تھے طالب عمل ہوئے
آپنے فرمایا کہ تم مرد ضعیف ہو طالب عمل نہ ہو اور کسی سے کچھ نہ مانگا کرو یہانتک کہ اگر تمھارا تازیانہ زمین پر
گر پڑے تو آپ اٹھا لو دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی چیز کسی جماعت پر بخشش فرما رہے
تھے کہ حضرت ... رضی اللہ عنہ نے کسی کے واسطے کہ اسکے افلاس پر آگاہ تھے طالب ہو کر عرض کیا یہ مومن
فقیر ... یہ شخص میری دانست میں مومن ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تین مرتبہ تکرار کی
آپنے فرمایا کہ بہت شخص ایسے ہیں کہ میں انہیں دوست رکھتا ہوں اور نہیں دیتا مصلحت حال اسکے نہ دینے میں ہے
... قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہ مومن کہا حضرت ... وسلم فرمایا گویا اس مقام سے متخلق ہونا حضرت کا باخلاق
الٰہی ... ہے حق تعالیٰ اپنے بندوں کو دوست رکھتا ہے اور نہیں دیتا باوجود غنی اور جود کے حکام دنیوی سے اور
... محفوظ رکھتا ہے اور اشیاء نعم فانیہ اسقدر فرماتا ہے کہ محسود ابنائے روزگار ہوتے ہیں جسطرح طبیب
مریض کو ... دوا اور منع کرتا ہے استعمال اشیاء مضرہ سے اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکیم اپنی
امت کے ... دعطا میں اندازہ حکمت رعایت فرماتے تھے بخاری میں یہ حدیث انس سے مروی ہے
... مال بحرین سے حضرت کے پاس ظاہر کیا گیا بعد ملاحظہ حکم فرمایا کہ اسے مسجد میں ڈال دو بعد نماز
... تشریف فرما ہو کر بیٹھے جو سامنے آیا اس مال سے اسے دیا اور محروم نہ کیا اثنائے اس حال میں عباس بن
عبد المطلب نے بھی اس مال سے مانگا حضرت نے انکو کپڑے میں بہت سا ڈال دیا کہ اٹھا نہ سکے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
کسیکو اجازت دو میرے ساتھ لیکر چلے آپنے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا جسقدر تم اٹھا سکو لیجاؤ یہ ارشاد واسطے قطع طمع عباس
اور تمہید دنیا دینے انکو تھا لیس اٹھایا حضرت عباس نے اپنے دوش پر اور لے چلے حضرت انکی طرف دیکھتے اور تعجب فرماتے تھے
انکی حرص پر غرضکہ سب مال مستحقین و سائلین کو دے دیا یہانتک کہ ایک درہم باقی نہ رہا اور روایت ابن ابی شیبہ میں
آیا ہے کہ وہ لاکھ درہم تھے بھیجے ہوئے علاء بن حضرمی کے خراج بحرین سے اور وہ اول مال تھا کہ لایا گیا تھا حضرت کے
پاس در ظہور اثر جود و فتح باب کرم حضرت کا روز حنین زیادہ حد و حصر قیاس سے تھا ہر شخص کو اعراب سے سو سو اونٹ
اور ہزار ہزار بکریاں دیں اور مولفۃ القلوب کہ ضعیف الایمان تھے انکو واسطے تالیف ہدایت کے کہ بسبب مدد دنیا کے
انکا دین ثابت و قائم رہے سب سے زیادہ دیا چنانچہ صفوان بن امیہ کہ زمرہ ضعیف الایمانوں سے تھا اسے سو بکریاں
ایک مرتبہ دیں اور سو دوبارہ اور مغازی واقدی سے منقول ہے کہ ... صفوان کو ایک وادی پر از شتر و گوسپند
عطا فرمایا واسطے ازالہ درد و مرض کفر کے کہ اسے لاحق تھا اور ابو سفیان اور بیٹے اسکے بھی اسی قبیل سے تھے

ایکدن ابوسفیان آیا اور کہا یا رسول اللہ آج کے دن تم قبیلہ قریش مین سب سے زیادہ مالدار ہو اس مال سے ہمین بھی بہرہ مند کرو یہ سنکر حضرت علیہ السلام متبسم ہوئے اور بلال کو فرمایا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اسے دو - ابوسفیان نے عرض کیا کہ یزید میرا بیٹا ہے وہ بھی امید عطا رکھتا ہے فرمایا سو اونٹ اور چالیس اوقیہ نقرہ اور دو پھر عرض کی کہ دوسرا بیٹا میرا معاویہ ہے وہ بھی امید اپنے حصہ کی رکھتا ہے حکم دیا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اسے بھی دو - اسوقت ابوسفیان یہ بولا کہ میرے مان باپ تمپر قربان ہون خدا کی قسم آپ کریم و رحیم ہین زمان جنگ و زمان صلح مین خدا تعالی تمھین جزاے خیر دیوے اور پھیر دینا حضرت کا اہل ہوازن پر انکی قیدی کہ چھہ ہزار تھے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار بکریان اور چار ہزار اوقیہ نقرہ اور علی ہذا القیاس فتح حنین مین پانچ لاکھ دینار مواہب اللدنیہ سے ثابت ہوتا ہے غرض کہ سخا و کرم حضرت کا ایک طرح پر نہ تھا انواع مشتنہ اور انحاے متنوعہ سے سائلین کو مالا مال اغنا فرماتے تھے بطریق ہدیہ گاہے بطور صدقہ اور کبھی بر سبیل قرض و گاہے بطریق ہدیہ چنانچہ اتفاقاً ایک روز کوئی عورت ایک طبق خرما سے تر کہ مرغوب الطبع حضرت کا تھا حضور مین لائی آپنے عوض ہدیہ زر نو رکہ فتح حنین سے آیا تھا دست مبارک بھر کر اسے دیا غرض کہ ہر حال مین ذات شریف پر تکلیف و رنج اٹھاتے اور غیر کو راحت و آرام پہونچاتے اکمل اور اشرف اور ارفع و اعلی اولاد آدم کی صفات و اخلاق مین ذات مقبول حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی بیان شجاعت و قوت فی الصراح شجاعت پردلی و دلیری نمودن در مخاوف - وفی الشفا فضل قوت غضب والقیادہ او مر عقل را وفی القاموس شجاع بفتح شین سخت دل نزد مردمان - زور شجاعت و قوت و دلاوری و مردانگی حضرت کا اندازہ تحریر او حیطہ تقریر سے باہر ہے اکثر مقامون دشوار و سخت مین دلاور دلیر سراسیمہ و مضطر ہو کر روگردان و نما ہوتے اور حضرت بذات خود مثل کوہ البرز استقلال و استقامت فرماتے اور استعانت و استمداد حقتعالی سے چاہکر یک مشت خاک آنکھین اعداے دین اور دشمنان اہل کین کی خیرہ و تیرہ کرتے کہ وہ تاب مقاومت نہ لا کر فرار میدان جنگ سے غنیمت جانتے حکایت ہے کہ ایک رات مدینہ مین شور ہوا دستبرد کسی چور یا دشمن سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تن تنہا سب سے جلد اور آگے اٹھے اور شمشیر گردن مبارک مین حمائل فرمائی اور گھوڑا ابوطلحہ کا بطی السیر و تنگ گام تھا اسپر سواری فرما کر بجانب آواز قصد و ارادہ کیا اور تشریف لیگئے اور بوقت مراجعت لوگ راہ مین ملے آپنے ارشاد کیا کہ اب کچھ کھٹکا نہین آگے چلے آؤ کہتے ہین وہ گھوڑا ابوطلحہ کا کہ بہت کم قدم اور سست رو تھا برکت سواری حضرت کے ایسا سبک گام اور تیز رو ہوگیا کہ کوئی گھوڑا اسکی جلد رفتاری اور سبک خرامی کی برابری نکر سکتا تھا اور یہ امر معجزات حضرت سے تھا اور حقیقت مین جسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوت بخشین اور مدد فرمائین ہر چند وہ شخص کیسا ہی ضعیف و سست و ناتوان و نامراد ہو برکت زبان حق ترجمان حضرت سے ایسا قوی اور توانا اور کامران و کامگار ہو جاوے کہ کوئی ہمسری برابری اسکی نکر سکے بیت تو مرا دل دہ و دلیری بین ٭ روبہ خویش خوان و شیری بین ٭ اور حضرت زور بازو اور قوت مین ایسے یکتا و بے ہمتا تھے کہ کشتی گیران عالم اور پہلوانان بنی آدم آپکے زور و قوت کے سامنے پشہ و مگس و مور سے کم معلوم ہوتے تھے اور محمد بن اسحاق اپنی کتاب مین لایا ہے کہ مکہ معظمہ مین رکانہ نام ایک شخص تھا کہ صنعت مصارعت و کشتی گیری مین عدیم و سہیم اپنا نرکھتا تھا اکثر لوگ بلاد و مصار سے واسطے کشتی اور زور آزمائی کے آتے سبکو پست و زیر کرتا ناگاہ ایکدن شعب مین شعاب مکہ سے یہ شخص حضرت کے سامنے آیا حضرت صلی اللہ علیہ آلہ

وسلم نے فرمایا اے رکانہ تو خدا سے نہین ڈرتا اور دعوت اسلام قبول نہین کرتا رکانہ نے گستاخانہ دیے اور یہ کلمہ زبان سے
کہا کہ اپنی صدق دعوت نبوت پر اگر کوئی گواہ رکھتے ہو تو لاؤ حضرت نے فرمایا کہ تیرے واسطے یہی کافی ہے کہ مین اور تو کشتی اور
آویزش باہم کرین اگر مصارعت مین تو مغلوب اور مین غالب آؤن اُسوقت تو ایمان لاویگا کہا نعم یعنی ہان پس
فرمایا آپنے واسطے کشتی کے طیار و آمادہ ہو رکانہ مستعد کشتی ہوا باوجودیکہ حضرت لباس مبارک بدن شریف پر
رکھتے تھے اُسیطرح برابر رکانہ کے آکر بدست سطوت رسالت پکڑ کر زمین پر گرا دیا کہ وہ بمعاینہ حال ندرت اشتمال کے حیران
و متعجب ہو گیا اور رہائی اپنی آپکے دست مبارک سے چاہی چنانچہ حضرت نے چھوڑ دیا اور پھر اُسکے اعتقاد و استقلال کے واسطے
مکرر و سہ کرر مصارعت باہم کی ولیکن ہر مرتبہ حضرت اُسپر غالب آئے آخر الامر اُسنے بمشاہدہ زور بازوے نبوت متحیر و مفتون
ہو کر کہا عجب شان حضرت کی ہے کہ کوئی بشر برابری ساتھ آپکے کسی امر مین نہین کر سکتا اور حال اسلام رکانہ معلوم
نہین کہ آیا بعد مشاہدہ ایسے اعجاز کے مشرف باسلام ہوا یا نہوا حدیث مین اسیقدر بیان ہے جو لکھا گیا اور بہ اہل تحقیق سے
مروی ہے کہ سوائے رکانہ کے اور زور آورون اور پہلوانون سے بھی آویزش و کشتی حضرت کی واقع ہوئی ہے چنانچہ ابو الاسد جمحی
ایک مرد سخت روز مند مشاہیر زمانہ سے تھا کہ بوقت استادگی اُسکے پوست گاؤ پر اگر دس مرد قوی چاہتے اُس پوست کو اُسکے
زیر پا سے کھینچکر اُسے حرکت و جنبش دیوین ممکن نہ تھا ایک دن اُسنے حضرت کو بلا کر کہا اگر آپ مجھے بر زمین ڈالین ایمان
لاتا ہون مین حضرت نے اُسیوقت بزور قوت ہاشمی اُسے زمین پر ڈال دیا مگر وہ بدبخت باوجود اُسکے بھی دولت ایمان سے
بے نصیب رہا اور یہ قصہ ابو الاسد کا طوالت رکھتا ہے بسبیل اجمال اس مقام پر لکھا گیا ہے ذکر حیا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حیا بعد شرع کے معنون مین مستعمل ہے اور مادہ اُسکا حیات ہے اور اُسی سبب سے استعمال حیا کا باران کی
جگہ آتا ہے کہ سبب حیات ہے لیکن وہ مقصور ہے اور یہ ممدود - اور حیا لغت مین بمعنی تغیر و انکسار استعمال کیا جاتا ہے
کہ عارض ہوتی ہے آدمی کو ترس و خوف اپنے سے اشیاء معیوبہ و مقبوحہ اور یہ اثر ہے حیات قلب کا جسکا دل زندہ ہے
تعلق و حیا اُسمین زیادہ ہے اور شرع مین حیا نام ایک خلق کا ہے کہ باعث اُسکے آدمی فعل زبون اور تقصیر حق
ہر ذی حق سے باز رہے ذات حضرت مین دونون طرح کی حیا علی وجہ الکمال موجود تھی حیا رغائب ورجا بیا بکرو بانتک
بسبب ایسی صفت کے آدمی کو حاصل ہوتا ہے الحیاء من الایمان یعنی حیا جز ہے ایمان کا اور بخاری مین ابو سعید خدری رضی اللہ
عنہ سے آیا ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرہا یعنی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سخت تر از روے حیا زن دوشیزہ سے پردہ اپنے مین اور ذکر فی خدرہا کا حدیث شریف مین بحسب عرف و عادت
کے ہے اور قید اتفاقی ذکر اس تشبیہ کا ابی سعید سے بہ نسبت حضرت خالی از شناعت سے نہین اور ذائقہ ارباب ادب
تعظیم پر خوش نہین آتا شاید بقصد مبالغہ بیان مقصود مین یہ قید واقع ہوئی ہو اور مشایخ طریقت و عرفان حقیقت قدس اللہ
اسرارہم سے تفسیر حیا مین بہت سے کلمات منقول ہین بعض اُنمین سے قید تحریر مین لائے جاتے ہین شیخ ذو النون مصری
قدس سرہ نے کہا ہے کہ حیا وجود خوف پیوست ہے دل انسان مین یا وحشت و ندامت بسبب پیش پہونچانے امور ناشایستہ
بجناب باری عز اسمہ کی اور کہا ہے الحب ینطق والحیاء یسکت والخوف یقلق یعنی محبت گویا کرتی ہے محب کو

یہ ثنا و مدح محبوب کرے اور حیا خاموش کرتی ہے بشہود تقصیر اداے حقوق محبوب مین اور خوف مضطر و بے آرام رکھتا ہے عتاب
و عقاب محبوب سے یحییٰ ابن معاذ کہتے ہین جو کوئی شرم رکھتا ہے خدا سے طاعت و عبادت مین حیا رکھتا ہے اس سے خدا معصیت
و تعذیب مین اور صدور حیا کبھی بباعث کرم ہوتا ہے جیسے کہ حیا آپکی ایک قوم سے طعام ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ
عنہا مین کہ وہ لوگ حاضر تھے اور بسبب درازی قعود کے حضرت بہت متاذی ہوئے لیکن بمقتضاے حیا کہ مجبول
ذات شریف تھی کچھ نفرمایا حقتعالی نے ایذاے حضرت سے اس قوم کو متنبہ فرما کر کہا آیت فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا
وَلَا مُسْتَانِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیِیْ مِنْکُمْ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ
یعنی پس جب کھانا کھا چکو پس منتشر و پراگندہ ہو اور نہ بیٹھو آرام و چین سے باہم باتین کرنے کو یہ فعل تمھارا ایذا دیتا ہے پیغمبر کو
پس وہ حیا کرتا ہے تمسے اور خدا نہین شرماتا سچ سے ۔ آدمی کو لازم ہے کہ ہر دم عیوب نفس اپنے سے آگاہ و مطلع رہے اور جو بات
کہ انسان کو اپنے حق مین بری معلوم ہو دوسرے کے حقمین روا نرکھے اور ہمیشہ معائب خلق سے چشم پوشی و تغافل
کرتا رہے ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت پاس آیا کہ اثر صفرت و زردی اسکی کپڑون پر اسقدر ظاہر تھا
کہ زعفرانی ہو گئے تھے آپنے دیکھکر کچھ نفرمایا جب وہ چلا گیا ارشاد کیا کہ اس شخص سے کہدو کہ یہ کپڑے دھو ڈالے اور
ایکبار روایت مین یہ آیا ہے کہ اگاہ ہوے ایسی بات حضرت پر کسیکے مجلس مین نفرماتے کہ ہم چشمون مین مخجل و شرمندہ ہووے
اور روایت معتبر سے لکھا ہے کہ حیا حضرت کی ذات مین بمرتبہ کمال تھی کہ کسیکو مخاطب و معین ٹھہراکر نہی و نصیحت نفرماتے
اور نام لیکر منع نکرتے بلکہ کلام عام و عبارت شاملہ بطریق ارتکاب مناہی لیسے اوقات اسطرح فرماتے کہ کیا حال ان
قومون اور گروہ ہوتے کہ سرحدات غضب الہی سے نہین ڈرتے اور مرتکب افعال منہیہ کے ہوتے ہین و غرض اس ارشاد کنایہ سے
یہی تھی کہ کوئی مرتکب ملاہی اپنے ہمچشمون مین شرمندہ و مخجل نہووے چنانچہ صحیح بخاری مین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ
حضرت فحش یعنی کلام نامشروع اور الفاظ مکروہ بالطبع اور تفحش یعنی بتکلف ایسے الفاظ زبان مبارک پر
نہ لاتے تھے اور اسواق و بازار مین آواز بلند نفرماتے اور بنسبت ذات مبارک اگر کوئی مدعی بدگوئی و بدزبانی
پیش آتا عفو و درگذر فرماتے ایسے ہی کلام حکایت کیے گئے ہین توریت مین بروایت عبداللہ بن سلام اور عبداللہ
بن عمرو بن العاص سے ۔ قلم بریدہ زبان کو کیا طاقت کہ ادا احاطہ حیا حضرت کا قرطاس شکستہ اساس پر لکھ سکے کہ
کاتب تقادیر پہلے ہی لوح محفوظ مین کلک قدرت سے لکھ چکا ہے اب کیا کسی سے بیان اسکا ہو سکے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
شفقت و رافت و رحمت ۔ ازانجا کہ مضامین رافت و رحمت اور ہمہ دانی ہیہات شفقت ذات سید المرسلین
شفیع المذنبین کہ آیۂ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ یعنی نہین بھیجا ہمنے تجھے مگر رحمت واسطے تمام عالم کے اور
وَلَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ یعنی آیا تمھارے پاس پیغمبر
تمھاری جنس سے بہت دشوار ہے اسپر وہ چیز کہ رنج مین ڈالے تمھین اور نہایت حرص رکھتا ہے ہدایت مومنین پر اور
کمال مہربانی اور رحمت رکھتا ہے تمپر ایسا کہتے ہین کہ معنی رحمت کے بخشودن و مہربانی کرنا ہے اور معنی رافت بہت بخشیدنا
اور مہربان ہونا ۔ امور سہلہ و مخففہ حضرت کے اپنی امت کے حقمین حد و حصا سے باہر ہین منجملہ انکے احکام و شرائع ہین

اور ترک فرمانا آپ کا بعض افعال شریف کو دوام و التزام سے کہ مبادا میری امت پر فرض نہو جاوے جیسے ترک امر مسواک واسطے
ہر نماز کے اور ترک امر تاخیر نماز عشا اور منع صوم وصال سے اور مانند اسکے اور درخواست کرنا حقتعالی سے کہ سب ولعن اور زبون
کہنا کسی کا آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کو باعث رحمت الٰہی اور موجب قرب متناہی جناب قدس کبریائی مین ہووے آپ
یہانتک رقیق القلب تھے اگر سنتے آواز گریہ کسی لڑکے کی کہ ماں اسکی نماز مین شریک جماعت ہوتی سبک فرماتے قرأت حال
تصفح آپ کا اس مرتبہ تھا کہ جب قریش حد تکذیب سے گذر کر لگے ایذا دینے جبرئیل علیہ السلام بامر ملک العلام آئے اور کہا
کہ فرشتہ موکل جبال کو امر ایزد متعال ہوچکا ہے کہ بخدمت سید الکونین حاضر ہو اور کہا اگر حکم آپکا ہو جبل اخشبین کو کہ مکہ معظمہ
ان دونوں پہاڑوں مین آباد ہے اس قوم پر ڈالدون تا سب ہلاک ہو جاوین حضرت نے فرمایا مین نہین چاہتا ہلاک انکی
بلکہ حقتعالی سے یہ امید رکھتا ہون کہ پیدا کرے اصلاب انکے سے ایسی اولاد کہ عبادت کرین خدا کی اور ساتھ اسکے کسیکو شریک
نہ کرین اور یہ قصہ دراز ہے سال دوم بعثت مین بتفصیل بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور روایت مین آیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام
نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر کہا کہ امر الٰہی آسمان زمین اور پہاڑونکو صادر ہوا ہے کہ سب انقیاد امر آپکی کرین
اور جو ارشاد ہو بجا لاوین اور دعا کیجئے حضرت کو ہلاک کرین حضرت نے فرمایا چونکہ حقتعالی نے صبر وحلم مجھے عطا کیا ہے چاہیے
کہ طلب عذاب انکو مین تاخیر کرون بلکہ درگذر دون شاید کہ او سبحانہ توفیق توبہ انکو بخشے اور رجوع کر رحمت کرے انپر اور
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت امر مین خدا کی طرف سے مین مخیر ہوا
آسان ترکو اختیار کیا یعنی اپنی امت کے حق مین اور مقتضائے شفقت و رحمت مین یہ بھی داخل ہے کہ حضرت کبھی کبھی
لوگونکو پند و نصیحت فرمایا کرتے تھے نہ ہر روز بجہت خوف ملالت وکسالت سامعین کے یہی روایت کی ہے ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے بیان خلق و عہد و وفا و صلہ رحم ناشران بشائر حسن وخلق و عہد و وفا اور ذاکران تباشیر
صلہ رحم واتہاے سیدالوری نے ایسی روایت کی ہے کہ جب حضرت پاس کچھ چیز بطریق ہدیہ آتی فرماتے لیجاؤ یہ دوست
خدیجہ رضی اللہ عنہا پاس چنانچہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ مجھے بہ نسبت کسی ازواج مطہرات
حضرت کے ایسا رشک نہ آتا تھا جیسا خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا پر بجہت زیادہ یاد کرنے حضرت کے انکو اور اگر کوئی
بکری ذبح کیجاتی بھیجتے گوشت اسکا ان عورتون کو کہ جو دوست و اخلاص مند خدیجہ رضی اللہ عنہا تھین اتفاقا آئی
ایک عورت حضرت پاس کہ آپ اسکے آنے سے نہایت شادان و فرحان ہوئے اور بہت مستفسر حال اس عورت کے
ہوئے جب وہ چلی گئی فرمایا یہ عورت ہمارے پاس آتی تھی زمانہ خدیجہ رضی اللہ عنہا مین اور متکلم بکلام تربیت و عطوفت
انہا من حسن العہد من الایمان یعنی خوبی وفا عہد جزو ایمان ہی ہوئے اور حال حضرت کی شفقت و رحمت کا اولاد
امجاد سے حیطہ تحریر سے باہر ہے اکثر اوقات حضرت مشغول نماز ہوتے کہ امامہ بنت زینب دوش مبارک پر سوار ہوتین جب
حضرت سجدے مین جاتے پھسل جاتین پھر سوار ہوتین یہ حال محبت و رحمت آپکا تھا اولاد امجاد کے ساتھ اور ایکمرتبہ
ایسا اتفاق ہوا کہ بندیان ہوازن مین شیما بنت حلیمہ کہ بہن رضاعی حضرت کی تھی کہ آپکو تربیت کیا تھا چنانچہ ابن اثیر نے
اسے صحابیات مین ذکر کیا ہے اور اپنی ماں کے ساتھ بشرف اسلام مشرف ہوئی تھی آئی اور اپنے کو جتایا حضرت نے

ردائے مبارک اپنی اسکے واسطے بچھادی اور ارشاد کیا اگر خوش آوے یہان رہ مکرم و محبوب بہرہ مند کرون مین تجھے کمال یا اپنی قوم مین چلی جا اُسنے جانا قوم مین اختیار کیا حضرت کچھ متعرض و مانع نہوئے اور ابو طفیل نے کہا دیکھا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اُس زمانہ مین لڑکا تھا آپکے پاس ایک عورت آئی آپنے اُسکے واسطے ردا اپنی بچھادی وہ اُسپر بیٹھی مین نے حضرت سے پوچھا یہ کون ہے فرمایا میری ماشیردہ ابو البر نے استیعاب مین کہا ہے کہ وہ حلیمہ تھی اور بعضون نے کہا ہے کہ شیردہ پیغمبر علیہ السلام کی آٹھ عورتین تھین یہ کوئی ایک اُنمین سے تھی اور عمرو بن السائب سے بوقت آنے پدر و مادر و برادر رضاعی کے درباب بسط ردا اور اظہار محبت یہی روایت آئی ہے اور بھیجا کرتے تھے حضرت واسطے ثویبہ مولاۃ ابولہب کے کہ شیردہ حضرت کی تھی قسم خوراک و پوشاک سے جب مر گئی پوچھا کوئی اُسکا قرابتی باقی ہے کہا کوئی نہین اور حدیث خدیجہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ حضرت کو کہا ابشر فواللہ لایخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق یعنی خوش ہوا ے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس قسم خدا کی کہ نہ رسوا کرے تجھے خدا تعالی ہمیشہ تحقیق تو ملاتا ہے رحم کو یعنی حقوق رشتہ دارون کے ادا کرتا ہے اور اُٹھاتا ہے گرانی و رنج لوگون ناتوان کا اور پیدا کرتا ہے ناپیدا کو یعنی معیشت اور مہمانی کرتا ہے مہمان کی اور مدد کرتا ہے اوپر سختیون اور حادثون حق کے مانند ادائے حق قرض و مال اور تقویت ضعیف اور مثل اُسکے بیان عدل و امانت و عفت و صدق حاملان اثقال اخبار اور ناقلان علامات و آثار حال عدل و امانت و عفت و صدق شفیع گناہگاران شہنشاہ روزگار رابطہ آفرینش زمین باتمکین و گنبد دولر سے یون خبر دیتے ہین کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام بہت امانت دار اور بڑے عادل اور نہایت پارسا اور بمرتبہ راست گو مردم تھے کہ دشمن و بیگانہ سب مقر تھے کہ صفات ستودہ مین حضرت اپنا عدیل نہ رکھتے اور پیش از نبوت آپکو موسوم بہ محمد الامین کرتے تھے یعنی امانت دار ابن اسحاق وجہ تسمیہ یا مین یہ بیان کرتا ہے کہ جمع کیے گیے حضرت مین اخلاق پسندیدہ اور عادات برگزیدہ اور بیان تفسیر قول سبحانہ تعالی مطاع ثم امین مین یعنی فرمانبرداری کیے گئے ملکوت آسمانون مین امانت دار اکثر مفسرین یہ کہتے تھے کہ مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین چنانچہ قصہ اٹھانے حجر اسود کا اسپر دال ہے کہ قریش باہم چار قبیلے تھے ہر ایک بوقت بناے کعبہ معظمہ رکھنے حجر اسود مین باہم منازعت و اختلاف کرتے تھے آخر الامر سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اول جو شخص آوے اور اس بات مین حکم کرے ہم راضی ہین ناگاہ جناب سرور انبیا تشریف لائے سب نے کہا یہ محمد امین ہین جو کچھ یہ فرماوین ہم سب منقاد و تابع ہین حضرت نے ایک چادر طلب کی اور حجر اسود اسمین رکھا اور چارون گوشہ چادر کے ہر ایک رئیس قبیلہ قریش کے ہاتھ مین دیے اور حجر اسود آپ اٹھاکر جہان مقام رکھنے کا تھا رکھا وقوع اس واقعہ کا پیش از نبوت سال تولد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا مین ہوا تھا اکثر وقائع پیش از زمان اسلام مین قریش حضرت کو اپنا حکم کرتے تھے چنانچہ یہ قول حضرت کا واللہ انی لامین فی السماء وامین فی الارض یعنی قسم بخدا کہ تحقیق مین ہر آئینہ امانت دار ہون آسمان مین اور امانت دار ہون زمین مین اسپر دال ہے اور روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ابو جہل ملعون باوجود یہ سخن زیادہ و نامعقول و ناموزون آپکی شان مین کہا کرتا تھا کہ ہم لوگ تمھاری تکذیب نہین کرتے اور تمھین

جھوٹا نہیں جانتے بلکہ تم راست گو ہو الا دین کہ تم لائے ہو وہ نامرضی و ناپسندیدہ ہمارا ہے حق سبحانہ جل شانہ نے
اس آیہ مین تشفی و دلاسا دل سرور انبیا کو فرمایا اور کہا کہ تم غمگین و ملول نہو آیت فانہم لایکذبونک ولکن الظلمین
بآیت اللہ یجحدون یعنی وہ کفار تحقیق تجھے نہیں جھٹلاتے ولیکن یہ ستمگار نشانہای خدا انکار کرتے ہین
چنانچہ مثل مشہور ہے ضرب الغلام اهانة المولی یعنی مارنا غلام کا اہانت مولی کی ہے سزا اس تکذیب آیات کی
جو کرتا ہے مجھپر چھوڑدے آیت ذرنی ومن یکذب بهذا الحدیث قیامت مین حال تکذیب معلوم ہو جاویگا
لاتے ہین اخنس بن شریق نے ابو جہل علیه اللعنة والعذاب الی یوم الحساب سے روز بدر ملاقات کی اور بعد ملاقات کہا کہ
یا ابا الحکم اسوقت یہان میرا اور تیرے سوا اور کوئی نہیں سچ کہہ محمد صلی اللہ علیه وآله وسلم دعوی رسالت مین راست گو ہین
یا نہین ابو جہل نے کہا واللہ صادق و درست گو ہین اور سوال کیا ہرقل نے ابوسفیان سے اس حدیث مین کہ پوچھا احوال
واوصاف حضرت علیه الصلوٰۃ والسلام سے اور دلیل پکڑی ہے اسکے ساتھ نبوت حضرت پر کہا یہ حال ہے آل تم لوگون کا تھا
کہ دعوی نبوت و ابلاغ رسالت پیغمبر صلی اللہ علیه وآله وسلم کو سچا جانتے تھے اور تہمت یہ دروغ بیفروغ کرتے تھے ابوسفیان نے
کہا واللہ وہ سچے تھے ہرقل نے کہا کیونکر ہو سکتا ہے کہ ساتھ خلق کے راست گو اور خالق پر دروغ و بہتان بند اور یہ حدیث
ہرقل بہت مفید و سود مند ہے شناخت نشانیون نبوت حضرت مین کہ اول بخاری کے مذکور ہے اور شرح مشکوٰۃ مین اس
حدیث کو کتاب الجہاد مین لکھا ہے در باب الکتابة الی الکفار مین اور اس جلد مین بیان اسکا باب ارسال رسل مفصل لکھا جاویگا
انشاء اللہ تعالی اور نضر بن الحارث نے کہ ایک کافر تھا اور غشاوہ کفر اپنے دل پر رکھتا تھا لیکن بہ نسبت اور کفار کے
عاقل و منصف تھا کہ وہ غلیظ و شدید تھے کفر و حق پوشی مین قریش سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیه وآله وسلم خورد سالی اور جوانی سے
پیری تک پسندیدہ ترین افعال ہے صادق ترین اقوال و عظیم ترین امانت دار تم سب مین ہے اور دین حق اور کتاب صادق لائے
اب تم اسے ساحر کہتے ہو عداوت سے واللہ وہ ایسا نہیں ہے اور ولید بن مغیرہ کہ رؤسا کفار قریش سے تھا بارہا قرآن سنتا
اور روتا اور یہ بات کہتا کہ بالیقین یہ کلام بشر و ساختہ مردم نہیں ہے اس کلام مین وہ شیرینی و دلچسپی ہے کہ اور مین نہین
ان له لحلاوة یعنی تحقیق واسطے اسکے البتہ شیرینی اور خوبی ہے اور حارث بن عامر ایک مشرکین سے تھا کہ
لوگون کے روبرو حضرت کو برا کہتا اور تکذیب کرتا اور جب تنہا ہوتا یہ بات کہتا کہ واللہ پیغمبر صلی اللہ علیه وآله وسلم سچے ہین لائق
تکذیب نہین یہ معاملہ کفار و منافقین کا حضرت کے ساتھ تھا اور علماء اہل کتاب یہود و نصاری سے خوب یقین حال
رسالت حضرت سے مطلع تھے آیت یعرفونه کما یعرفون ابناءهم یعنی پہچانتے تھے آنسرور صلی اللہ علیه وآله وسلم کو
جیسے پہچانتے تھے اپنے بیٹون کو اور نشست بہ نشست منتظر پیغمبر آخر الزمان ہوتے تھے اور بوقت پہنچنے وقت موعود کے اپنے بیٹونکو وصیت
کرتے کہ بوقت پانے زمانہ ختم الانبیا کے یہ عرض کرنا کہ مژدہ آمد آمد حضرت مین اور اشتیاق جمال باکمال مین ہمنے اپنی جان دی ہے ہمارا
مصدقین سے جانکر سلام ہمارا قبول فرماوا اور حدیث مین آیا ہے کہ عفت و پارسائی ذات ستودہ صفات مین اسقدر تھی کہ
دست مبارک آنحضرت نے اپنا ہاتھ کسی عورت اجنبیه کا مس نہین کیا ابو العباس مبرد کہ پیشوا اون علم نحو سے ہے کہتا ہے کسی نے
ایام سلطنت مین اوقات شبانہ روزی اس طرح پر قسمت کی تھی کہ روز باد و ہوائے خنک واسطے خواب و آسائش کے اور روز ابر واسطے

صید وشکار اور روز مطر وباران کے واسطے شراب نوشی اور روز آفتاب کے واسطے انجاح حوائج خلق باوجودیکہ کسریٰ دانا بتدبیر سیاست دنیا نہ تھا اور دین بھی نہ رکھتا تھا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجربہ فرمایا تھا ہر ایام اسبوع کو تین جز پر ایک واسطے عبادت خدا اور دوسرا واسطے اہل وعیال اور تیسرا خاص واسطے اپنی کہ اسے دو قسمت فرمایا تھا ایک واسطے ذات شریف اور دوسرا واسطے حوائج اہل حاجت کہ اشارہ اسکا آخر باب حلیہ شریف مین گذرا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ابو جعفر طبری نے روایت کی ہے کہ حضرت سے قصد عمل اہل جاہلیت وقوع مین نہین آیا مگر دو بار ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ غلام راعی غنم کہ ساتھ حضرت کے بکریان چراتا تھا ایک رات اس سے کہا کہ اس گلۂ غنم کو دیکھتا رہ تا مین مکہ معظمہ مین جا کر مثل جوانان دیگر قصہ وکہانی کہون اور سنون حضرت باہر نکلے اور اتفاقاً وارد ایک گھر کے خانہ کعبہ سے ہوتے اور سنا کہ وہان لوگ بسبب تقریب شادی عروسی بازی کرتے تھے اور دف ومزامیر بجا رہے تھے آپ بارادہ سماع بیٹھے کہ حقتعالی جل شانہ نے حفاظت اپنے حبیب کی فرمائی اور غافل ایسا کر دیا کہ بوقت دوپہر حضرت بیدار وہوشیار ہوئے اور وہان سے پھرے اور سماع وجلوس نفرمایا اور دوبارہ بھی ایسا ہی اتفاق ہوا تھا کہ حضرت بحمایت وتوفیق الٰہی اس سے باز رہے اور قصد وارادہ اعمال اہل جاہلیت کا نفرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان وقار وتودہ وصمت ومروت وحسن ہدی ہتنیان صفا وقار وتودہ وصمت ومروت وحسن ہدی سلطان چار بالش اصطفا برگزیدہ ملک اعلیٰ اکمل وافضل انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح زیب بیان فرماتے ہین وقار بفتح واو رزانت وآہستگی تودہ بضم تا وفتح ہمزہ ودال مہملہ یہی معنی رکھتا ہے صمت بفتح صاد خاموش شدن مروت بمعنی مردی وانسانیت ہدی بفتح ہا وسکون دال سیرت وراہ وروش ابیات رسول امین محرم کردگار + کز وگشتہ بنیاد کون استوار + وجودش جہان را کلید آمدہ + جہان از پئے او پدید آمدہ + بلوح کمالش معانی فزدان + بہ معنی دو حرف ازان کاف ونون + ہمہ ہستی عالمش زیردست + کہ ہستی از پئے او شدہ ہرچہ ہست + چراغ جہان ذات پرنور او + خط شرع طغرائے منشور او + حدیث مین آیا ہے کہ وقار حضرت کا سب سے زیادہ تھا وہ مجلس مین کبھی ہاتھ ہلاتا یا نون دراز کرنا عادت شریف تھی اور نشست حضرت کی اکثر بوضع احتبا تھی یعنی سرین پر بیٹھنا زانو اٹھا کر اور پشت وساقین ملا کر گاہے بجامہ مثل فوطہ درواگاہے [illegible] اور کبھی نشست چار زانو بھی فرمائی ہے اور بوضع قرفصا بھی نشست حضرت کا اتفاق ہوا ہے قرفصا بضم قاف [illegible] صاد مہملہ ممدود ومقصور کی تفسیر کی ہے کہ بطور احتبا تھی کہ اتفاقاً ذکر اسکا گذرا اور یہ جلسہ عرب غربا کا ہے اور حدیث قیلہ بفتح قاف وسکون تحتانیہ بنت مخرمہ سے آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین نے بجلسہ قرفصا متخشع بیٹھا دیکھا کہ خوف وترس سے مین بیتاب وطاقت ہو کر کانپنے لگی اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کثیر السکوت تھے بے حاجت تکلم نفرماتے اور لایعنی اور بیہودہ گو سے اعراض اور کلام حضرت فصیل تھا یعنی رشتہ مروارید نہ کم نہ زیادہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ آپ ایسا کلام وجیز ومختصر فرماتے کہ اگر کوئی چاہتا ہر کلمہ جدا جدا گن لیتا اور حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا ہے کہ حضرت کا سکوت منحصر چار جز پر تھا حلم وحذر وتقدیر وتفکر اور ضحک حضرت تبسم تھا علی ہذا القیاس ضحک اصحاب بسبب توقیر وتعظیم واقتدا واتباع حضرت کے اور مجلس منیف ہمیشہ آراستہ بحلم وحیا وخیر وامانت تھی کوئی

آواز بلند نہ کرتا اور تذکرہ کلمات قبیحہ سے اجتناب کرتا اور جب حضرت در بزم وعظ و نصایح ہوتے سامعین ایسے سر افگندہ و
سر نگون ہوتے کہ گویا انکے سرون پر جانور اور پرندے بیٹھے ہین اگر سر بلند کرین ابھی اڑ جاوین اور قاضی عیاض صاحب
شفا نے یہ حال تھا بقید مخصوص بوقت تکلم حضرت کیا ہی اور اوروں نے اپنی کتابون مین مطلق اور دوسری حدیث مین آیا ہی
کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت کے روبرو سنگریزہ منھ مین ڈالکر بیٹھتے تا دم نہ مارسکین اور رفتار شریف باوقار بے اضطراب
اسراف التفتی اور یہ بھی داخل مروت ہی کہ آپ منع کرتے تھے نفخ یعنی پھونکنے کھانے پینے کی چیز کو پھونک سے اور حکم کرتے کھانا جو اپنے
آگے سے کھاوے داہنے بائین اوپر سے نہ کھاوے اور مسواک اور پاک کرنے اور پاک رکھنے براجم یعنی بندہای انگشتان کے
حکم فرماتے اور سیرت و خصلت حضرت کی بہترین سیرتون اور خصلتون کی تھی اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین آیا ہی خیر الحدیث
کلام اللہ وخیر الھدی ھدی محمد یعنی بہترین سخن کلام اللہ ہی اور بہترین سیرت سیرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور جناب حضرت ختم الانبیا دوست رکھتے تھے خوشبو اور اسکے استعمال کو اور ترغیب فرماتے اوروں کو اور یہ کلام معجز نظام ارشاد کرتے
حبب الی من دنیاکم النساء والطیب وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ یعنی دوست
کی گئی ہے میری طرف تمھاری دنیا سے عورتین اور خوشبو کہ حقتعالی نے محبوب و مرغوب کر دی ہین مین باختیار خود
انکو محبوب و دوست رکھتا ہون اور کیا گیا ہی قرار و آرام یا سردی و خنکی میری آنکھ کی نماز مین اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم شادی و مسرت و خوشی کی اور روشنی چشم کہ نماز مین پاتے تھے کسی اور عبادت مین کسیوقت ایسا ذوق و شہود نہ پاتے
اور حدیث مین فی الصلاۃ فرمایا نہ الصلوٰۃ سو اسلئے کہ سرور و آرام و ذوق شہود مصلی کا نماز مین فقط بمشاہدہ حضرت حق
جل وعلے حاصل ہی کانک تراہ یعنی گویا مصلی حق سبحانہ تعالی کو دیکھتا ہی نہ بنفس نماز یا بحصول ثواب و جزا تو اسکے
ہر چند نماز بھی منجملہ نعم جلیلہ حق تعالی سے ہی لیکن بوقت مشاہدہ جمال محبوب آرام و التفات بغیر نہین ہوتا پس نماز
اور چیز ہی اور مشاہدہ حق اور بیان زہد راوی حدیث امراد خصال حمیدہ و اخلاق پسندیدہ زہد اس فصیح لسان
شیخ جہان فرستادہ خدا واسطہ آفرینش ارض و سماء نے فن سیر مین بقلم تحقیق اور بصفحہ تدقیق کے یون لکھا ہی کہ زہد
یعنی بے رغبتی دنیا سے حضرت کو اس حد تھی کہ بکرات و مرات زبان حق ترجمان سے دعای اللھم اجعل رزق آل
محمد قوتا یعنی بار خدایا گردان اور مقرر کر رزق آل محمد کا قوت اعنی اندک کہ بہ سبب اسکی علاقہ جان قائم رہے
نکلنے سے اور باوجود اکتفا بقوت و قناعت بہ کفاف لایموت بحاجت قوت عیال زرہ مبارک کہ منجملہ اسلحہ جنگ و غا تھی
ایک یہودی پاس گرو کر دی تھی کہ بہ سبب زہد و سخاوت ایثار اتفاق انفکاک کا وقت وفات تک میسر نہوا اور عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبتک اس سپنجی سرای سے فنا مین رہے کبھی تین دن متواتر
روٹی گیہون کی سیر ہو کر تناول نہ فرمائی اور بعض روایات مین نان جو بھی آیا ہی اور روایت دوسری مین آیا ہی کہ ایکبار
جبرئیل علیہ السلام نے بہ فرمان ملک العلام نازل ہو کر آپکی خدمت مین جانب پروردگار عالم سے بعد ابلاغ سلام مسرت و
بہجت التیام یہ عرض کیا کہ اگر خوشنودی و رضامندی میرے حبیب کی ہو تو ان پہاڑون کو سونے کا کر دون جناب آپ
تحول و نقل فرماوین خدمت مین حاضر رہین یہ پیام آزمایش فرجام حضرت سنکر ساکت و خاموش و سرنگون یکساعت تک

رہے بعد ازان لسان رسالت بیان سے یہ تکلم فرمایا کہ دنیا گھر اُس شخص کا ہے کہ جسے گھر نہین اور مال اُسکا کہ جسے مال نہین جمع کرتا ہے دنیا کو وہ کہ اُسے عقل و اعتماد نہین پس کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سے کہ یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ثابت رکھے تمھین خدا قول ثابت پر اور حضرت عائشہ صدیقہ سے آیا ہے کہ ہم آل محمد کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ مدت ایک مہینے تک آگ دیگ مین مین نہ ڈالتے فقط خوراک ہماری خرما اور پانی تھا اور عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ خوان بڑا بھرا ہوا اُنکا کھانا عبد الرحمن پاس لائے پر اُسے دیکھکر بہت روئے اور کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اہلبیت آنکے یہانتک فاقون سے جان بلب ہوئے کہ روٹی جو کی بھی میسر نہ آئی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت اور آپکے اہل اکثر راتین برابر بھوکے سو رہتے تھے اور طعام شبانگاہ میسر نہوتا تھا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ حضرت فاقہ کو بہت دوست رکھتے تھے کبھی کسی کے روبرو شکایت نہ فرماتے فاقہ و گرسنگی سے کہ تمام شب بے آرام رہتے اور صبح اُس شب کے روزہ رکھتے کوئی مانع نہوتا - اگر آپ جناب الٰہی سے طلب و درخواست فرماتے عنایت کرتا تمام خزانے زمین اور میوے اُسکے اور فراخ و کشادہ کرتا زندگانی حضرت کی لیکن مین بمزید شفقت و مہربانی یہ حال عسرت آل دیکھکر رویا کرتی اور کہتی روحی فداک یا رسول اللہ یعنی میری جان تمپر قربان ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاشکے بقدر قوت دنیا کے دینے سے اختیار فرماتے اور جواب زبان صدق بیان سے ارشاد کرتے کہ مجھے زخارف دنیاے فانیہ سے کچھ طمع و رغبت نہین کہ میرے بھائی پیغمبر اولو العزم دنیا سے یکسوئی و بے رغبتی کرتے رہے ہین نظر بہ افزونی ثواب و عظمت و بزرگی نزدیک حق جل و علے کے پس مجھے شرم آتی ہے کہ تن آسانی دنیا مین کرون اور نعم باقیہ سے محروم اور اپنے بھائیون سے تنہا اور جدا رہون میرے نزدیک کوئی چیز فائق و بہتر اس سے نہین کہ اپنے بھائیون سے ملون - ایک مہینہ اس بات پر نہ گذرا تھا کہ حضرت نے وفات پائی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت ہے کہ توشک زیر افگندنی حضرت کہ جسپر بوقت شب استراحت فرماتے ایک چیز لیف خرما سے آگندہ تھی اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرش خانہ رسول خدا پلاس تھا بوقت خواب ہم اُسے دو تہ حضرت کے نیچے بچھایا کرتے تھے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ ہمنے اُسے چار تہ کر دیا جب صبح ہوئی آپنے پوچھا کہ آج میرے نیچے کیا بچھایا تھا عرض کی ہمنے کہ وہی فرش قدیم کہ بچھایا کرتے تھے فرمایا کہ اُسے بحال نخست چھوڑ دو اور کبھی اُسمین تکلف نہ کرو کہ نرمی اُسکی نے نماز شب سے مجھے باز رکھا اور گاہ گاہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سریر پر کہ بافتہ برگ خرما سے تھی خواب استراحت فرمایا ہے کہ نقش نشان اُسکے پہلوے شریف مین تاثیر کرتے تھے غرض کہ کمال زہد و بے رغبتی حضرت کا دنیا و مافیہا سے کتب مطولہ مین مملو و مشحون ہے یہ مختصر گنجایش بیان اُسکا نہین رکھتا صلے اللہ علیہ و آلہ بحسنہ و جمالہ

بیان خوف و خشیت و سختی طاعت و شدت عبادت ارباب سیر باخبر نے صفت خوف و خشیت و وصف طاعت و عبادت اُس خیر البشر کو سلک تقریر مین یون منتظم کیا ہے ابیات اے تو بہر مرتبہ عالی مقام + مرتبہ ما سے ہمہ پست از تو دام + صبح با اوراد تو رخشان شدہ + کفر با ارشاد تو ایمان شدہ + طاعت تو بر ہمہ ما فرض عین + پیروی امر تو بر جملہ دین + مائدہ معرفت از خوان تست + آیت این مرتبہ در شان تست + نہ فلک از قدر تو آراستہ + ماہ شب قدر تو نا کاستہ + خوف و خشیت و طاعت و عبادت حضرت کی بقدر علم و معرفت آپکے ساتھ پروردگار تعالی و تقدس کے تھی فی الحقیقت

جو کوئی داناتر اور شناساتر خداے عز و جل ہوتا ہے بڑا خائف و سعید ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے آیت انما یخشی اللہ
من عبادہ العلماء یعنی سواے اسکے نہین کہ خوف و خشیت اللہ کی اوسکے بندون مین سے علما کو حاصل ہے حدیث بخاری مین
آیا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت فرماتے تھے اگر تمھین عرفان و علم و ترس و خوف اسقدر کہ مجھے ہر آن و ہر لحظہ موجود
رہتا ہے حاصل ہو تو کبھی ضحک و خندہ سے واقف نہو اور ہمیشہ حالت گریہ و بکا مین گرفتار رہا کرو اور حدیث ترمذی مین آیا ہے
کہ دیکھتا ہون مین جو تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون مین جو تم نہین سنتے اور فرمایا اطت السماء وحق لہا ان تئط یعنی آواز
کرتا ہے آسمان اور سزاوار ہے اسکے لیے کہ آواز کرے۔ اطیط آواز پالان و نالیدن شتر کو کہتے ہین اور آواز کرنا آسمان کا بجہت کثرت
و افزونی اس چیز کے کہ اسمین ہے ملائکہ اور گرانی و ثقل انکے سے اور یہ کنایہ و اشارہ بیان کثرت سے ہے اگرچہ وہان آواز نہو
اور فرمایا ہے نہین ہے آسمان مین جاے چار انگشت جبہہ ملائکہ سے کہ خالی ہو مگر خدا تعالی کو سجدہ کر رہے ہین اور ایک روایت مین
آیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے سوال کیا کہ کس چیز کا معاینہ حضرت کو ہوتا ہے فرمایا بہشت و دوزخ کا کہ علم الیقین اور
عین الیقین دونون جمع کر دیے ہین حقتعالی نے میرے واسطے ساتھ حیثیت قلبیہ استحضار عظمت الٰہیہ کے کہ نہ تھا اور کسیکو سواے
میرے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک رات حضرت کی خدمت مین حاضر تھا کہ آپ خواب سے بیدار ہوے
اور مسواک و وضو کیا اور واسطے نماز کے قیام فرمایا پس مین بھی باقتدا آپکے کھڑا ہوا آپنے قرأت سورہ بقر شروع فرمائی جہان
آیت رحمت آتی وہان حقتعالی سے طلب و درخواست رحمت فرماتے اور جب آیہ وعید عذاب پر گذرتے تعوذ بنا حضرت باری
عز اسمہ سے مانگتے عذاب و عقوبت سے پس درنگ رکوع مین مثل قیام فرماتے اور بعد از فراغ رکوع قیام مثل رکوع عمل لاتے
بعد ازان سجدہ اور نشست بین السجدتین مانند اسکے اور یہی حال رکعت ثانی کا کہ کبھی سورہ آل عمران اور گاہے سورہ نساء
اور وقتی سورہ مائدہ تلاوت فرماتے اور کبھی بہ تکرار ایک آیہ تمام شب قیام کرتے اور مروی ہے کہ وہ آیت یہ تھی آیت
ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی اگر عذاب کرے تو انکو پس یہ بندے تیرے
ہین اور اگر بخش دے تو خاص انکو پس تو غالب استوار کا حکمت والا ہے۔ اور مقصود تکرار اس آیت سے غرض حال امت اور طلب
درخواست مغفرت اور آمرزش تھا اور آیا ہے کہ نماز مین شکم مبارک سے کبھی آواز جوش دیگ سی اور گاہے آواز آسیا کی سی آیا کرتی تھی
اور حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا ہے کہ حضرت پر طاری درد و غم پیاپے ہوتا تھا اور ازدحام اندوہ و الم متواتر اور آرام و اسایش کم
اور آپنے فرمایا ہے کہ مین دن مین ستر مرتبہ اور ایک روایت مین ہے کہ سو بار واسطے امت کے حقتعالی سے استغفار کرتا ہون غرض کبھی
یہ بھی خالی غم و محبت و اندوہ سے نہین اور رسالہ مرج البحرین مین وجوہ اور بھی بیان کیے گئے ہین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
روایت ہے کہ مین نے طریقہ و حال حضرت سے سوال و استفسار کیا فرمایا المعرفۃ راس مالی والعقل اصل دینی والحب اساسی
والشوق مرکبی وذکر اللہ انیسی والثقۃ کنزی والحزن رفیقی والعلم سلاحی والصبر ردائی
والرضاء غنیمتی والفقر فخری والزہد حرفتی والیقین قوتی والصدق شفیعی والطاعۃ حسبی
والجہاد خلقی وقرۃ عینی فی الصلوۃ وثمرۃ فوادی فی الذکر وغمی لاجل امتی وشوقی الی ربی
یعنی معرفت خداے تعالے اصل و سرمایہ مال میرے کا ہے اور عقل جڑ میرے دین کی اور دوستی خدا بنیاد میری اور

شوق بہ لقاے خدا سواری میری اور ذکر خدا دوست و ہمدم میرا اور اعتماد و توکل خدا پر خزانہ میرا اور اندوہ رفیق و صاحب میرا
اور علم ہتھیار و حربہ میرا اور صبر جامہ میری اور خشنودی خدا مال غنیمت میرے کا اور احتیاج بخدا بزرگی میری اور بے رغبتی ترک
دنیا پیشہ اور کاریگری میری اور یقین قوت میری اور راستی شفاعت کرنے والی میری اور بندگی خدا کی وبال میرا اور جہاد
راہ خدا میں سیرت و خو میری اور خنکی اور آرام میری چشم کا نماز میں ہے اور حاصل میوہ دل میرے کا یادگاری خدا میں ہے اور
غم و اندوہ میرا واسطے امت اپنی کے ہے اور شوق میرا طرف پروردگار اپنے کے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم **بیان صفات حضرت**
کہ قرآن شریف میں مذکور ہیں محرران جواہر صفات اس حمد نسخہ راستی و صفا مہر سپہر رفیع و حیا نقطہ دائرہ اصطفے
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ قرآن صدق بیان اور خالق انس و جان مبنی و مخبر انکا ہے یوں حیطہ تحریر میں لائے
ہیں کہ ایک حدیث مرویہ عطاسے کہ جامع اکثر فضائل حضرت کو ہے صحیح بخاری میں لاتا ہے اور کہا کہ وصف کیے گئے
حضرت بعض صفات کہ قرآن میں مذکور ہے آیت یا ایہا النبی انا ارسلنک شاہدا و مبشرا و نذیرا و حرزا
للامیین یعنی آگاہ ہو اے پیغمبر بدرستیکہ بھیجا ہمنے تجکو گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور پناہ واسطے
ناخواندوں عرب کے + انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی
الاسواق لا یدفع السیئۃ بالسیئۃ ولکن یعفو ویغفر ادفع بالتی ہی احسن السیئۃ ولا یقبضہ اللہ
حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ویفتح بہ اعینا عمیا و اذانا صما و قلوبا غلفا
یعنی تو بندہ میرا اور فرستادہ میرا ہے اور نام رکھا میں نے تیرا متوکل کہ نہیں درشت خو اور سخت گو اور نہ آواز بلند کرنے والا
بازاروں میں نہیں دور کرتا بدی کو ساتھ بدی کے ولیکن درگذر کرتا ہے اور بخشتا ہے دفع کر ساتھ حسن سیرت کی کہ وہ پسندیدہ
تر ہے بدی کو اور نہیں مارتا ہے اسے خدا تا اینکہ راست کرتا ہے ساتھ اسکی امت کی کجی کو تا آنکہ کہیں وہ کلمہ توحید اور اقرار رسالت
اور کھولتا ہے اور روشن کرتا ہے بسبب اسکی آنکھیں اندھی اور کان بہرے اور دل غافل و پوشیدہ اور بعض طریق اس
حدیث میں یہ زیادہ آیا ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے اسدد بکل جمیل واہب لہ کل خلق کریم واجعل السکینۃ
لباسہ والبر شعارہ والتقوی ضمیرہ والحکمۃ معقولہ والصدق والوفاء طبیعۃ والعفو
المعروف خلقہ والعدل سیرتہ والحق الشریعتہ والہدی امامہ والاسلام ملۃ واحمد اسمہ
اہدی بہ بعد الضلالۃ واعلم بہ بعد الجہالۃ وارفع بہ بعد الخمالۃ واسمی بہ بعد النکرۃ واکثر بہ
القلۃ واغنی بہ بعد العیلۃ واولف بہ بین قلوب مختلفۃ واہواء متشتتۃ وامم متفرقۃ واجعل امتہ خیر امۃ اخرجت للناس
راست گفتار اور درست کردار کرتا ہوں میں اسے ساتھ ہر خوبی کے اور بخشتا ہوں میں واسطے اسکے ہر خوے نیک اور
گردانتا ہوں میں آرام و آہستگی کو پوشش اسکی اور نیکی کو علامت اسکی اور گردانتا ہوں میں پرہیزگاری کو نہانی
دل اسکی اور گردانتا ہوں میں حکمت کو معقول اسکا اور گردانتا ہوں میں راستی اور وفاء عہد کو طبیعت اسکی اور
گردانتا ہوں میں عفو و نکوئی کو خصلت اسکی اور گردانتا ہوں میں عدل و انصاف سیرت و خصلت اسکی اور حق
شریعت اسکی اور ہدایت اور رہنمائی پیشوا اور اسلام دین اسکا اور احمد نام اسکا ہے راہ راست دکھاتا ہوں ساتھ اسکے

پیچھے گمراہی کے اور دور کرتا ہون مین ساتھ اُسکی بے نادانی کے اور بلند کرتا ہون مین ساتھ اُسکے بعد نیچا کرنے کے اور بلند و بالا لیجاتا ہون آشنا سا کرتا ہون مین بسبب اُسکی جماعت ناشناسا کو اور بہت کرتا ہون مین اُنکو بعد کمی کے اور غنی و بے نیاز کرتا ہون مین بعد بیاجگی اُسکو بعد فقر و احتیاج کے اور تالیف کرتا ہون مین ساتھ اُسکی دلون مختلف مین اور خواہشون پراگندہ مین اور گروہون متفرقہ مین اور گردانتا ہون مین اُسکی امت کو بہترین اُس امت کی کہ نکالی گئی ہین واسطے لوگون کے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وابناعہ دستہ اجمعین فضل و شرف حضرت کہ بآیات قرآنی ثابت ہے مدرسان قواعد سعادت و صول و مرشدان معاقد معقول و منقول رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین فضل و شرف جناب رسالت سلطان مسند قربت کا کہ آیات بینات فرقانی نسبت بہمہ ثابت ہوا ہی اسطرح قرطاس شست اساس کے اوپر بقید تحریر لائے ہین نظم پایہ این کار بمقدار تست کار کنی نیست ہمین کار تست + لایق این کار ترا دیدہ اند + زانکہ ز اول تو بخشیدہ اند + ہر کہ عطا بخش و کرم خود بود + یہ کرم خویش سبب جو بود + تو سبب رحمت حیوان شدے + چون غم امت بخوری چون شدے + فی المواہب واذا انی ما اتی بہ من الخصال الحمیدۃ نقد اجتمع فیہ ماکان تفرقا فیہم فیکون افضل منہم و بان دعوتہ علیہ السلام فی التوحید والعبادۃ وصلت الی اکثر بلاد العالم بخلاف سائر الانبیاء فظہرت انتفاع اہل الدنیا بدعوتہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکمل من انتفاع سائر الامم بدعوۃ سائر الانبیاء فوجب ان یکون افضل من سائر الانبیاء انتہی یعنی جس وقت لائے حضرت تمام وہ چیز کہ لائے اُسے یعنی سارے انبیا خصلتون ستودہ سے پس تحقیق جمع ہوئی حضرت مین وہ چیز کہ تھی جدا جدا اُن انبیا مین پس ہوئے حضرت افضل اُن سب سے اور دوسرا سبب فضیلت یہ کہ دعوت حضرت کی توحید و عبادت مین پہونچی اکثر شہرون عالم تک برعکس سارے نبیون کے پس ظاہر ہوا یہ کہ فائدہ دنیا والون کا ساتھ دعوت حضرت کے بدرجہ کمال تھا فائدہ سارے امتون سے ساتھ تمام انبیا کے پس واجب ہوا ہونا آپکا افضل سب انبیا سے آخر قول صاحب مواہب کا اول اُن آیات سے کہ حضرت کی رحمت و شفقت بحال امت خبر و بشارت دیتی ہین یہ آیت ہے آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم یعنی بتحقیق آیا تمہارے پاس ایک پیغمبر تمھین مین سے کہ پہچانتے ہو تم مکان و محل صدق امانت اُسکی کہ کبھی تم مین منہم بدروغ نہین ہوا اور پہچانتے ہو آبا و امہات اُسکے کو سب ارفع و اشرف و افضل قوم عرب ہین اور طاہر و مطہر ہوئے ہین کہ انمین زنا اور نقصان اور رذیلی جاہلیت نہ تھی جیسے کہ فرمایا خرجت من اصلاب الطاہرۃ الی الارحام الطاہرات ترجمہ یعنی باہر آیا مین پشتون پاک سے طرف رحمون پاک کے - اسی جگہ سے شرف ذات و محامد صفات و عظام اخلاق و محاسن افعال حضرت کے ظاہر و باہر ہوتے ہین اور جائے دوسری فرمایا لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یعنی ہر آئینہ تحقیق منت و احسان رکھا حق تعالے نی مومنون پر بسبب مبعوث کرنے رسول کے انھین کی جنس سے پس بھیجنا رسول مقبول کا اُنکی جنس و قوم سے افضل و اقرب ہے واسطے الفت و ایمان و ابلاغ و امتنان مین اور فرمایا آیت ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یعنی وہ ایسا ہے

حکمت والا ہے کہ مبعوث و برانگیختہ کیا ناخواندگان عرب میں پیغمبر انکی جنس سے اور فرمایا آیت کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یعنی جیسے کہ بھیجا ہمنے تم میں پیغمبر تمہاری جنس سے امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام کہتے ہیں کہ حقتعالی نے علم غیب سے اپنے عجز وقصور مخلوقات کا معرفت وطاعت میں جانا اور چاہا کہ تعلیم معرفت اپنی سے انھیں خبردار کرے پس پیدا و مبعوث کیا انھیں کی جنس سے ایسا پیغمبر کہ مخلع بہ خلعت صفت رحمت ورافت کیا اپنی صفات میں سے - اور سفیر صادق القول کو اسکی اطاعت وفرمانبرداری اپنی اطاعت وخوشنودی فرمائی آیت من یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی جس شخص نے فرمانبرداری رسول مقبول کی اختیار کی پس تحقیق اطاعت حکم خدا بجالایا آیت وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین یعنی نہیں بھیجا ہمنے تجھے مگر رحمت واسطے عالمون کے تمام ہوا ملخص و محصل کلام امام علیہ السلام کا پس ذات ہدایت ارشاد سمات حضرت مظہر و مصدر رحمت شاملہ و رافت کاملہ ہے عموماً اگر کوئی از راہ انکار و عناد و استکبار گرفتار وپابند سند شقاوت و ضلالت و حرمان و خذلان رہا اور ظلم وجفا اپنی جان پر گوارا کیا آپکا ارسال کہ واسطے رحمت کے ہے اس میں کچھ نقصان و زیان نہیں راہ پاتا جیسے کہ آفتاب واسطے انارت و ضیارت و روشنائی عالم کے مخلوق ہے اگر کوئی شخص کج طلعت وخفاشادہ حیرت اپنے منھ پر کھینچ لے اور اُس نور سراپا ظہور سے بہ سبب علت کوری وضعف بینائی مستنیر و مستفیض نہو ذات آفتاب میں کچھ قصور وفتور نہیں آتا فرد گر نہ بیند بروز شپرہ چشم * چشمۂ آفتاب را چہ گناہ + اور توجیہ آیت متعدمہ سے تقریر آیت چاہیے سمجھنا آیت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی نہیں پیدا کیے ہمنے جن وانس مگر واسطے عرفان وشناخت اپنی کے پس ترکیب ہر واحد کی افراد فریقین سے اوپر صورت مستحقہ ومستعدہ للعبادۃ والعرفان فرمائی اور عقل کامل و ادراک شامل کہ مانع غلبۂ شہوت وثوران غضب ہے عطا کیا گو بوسوسۂ شیطانی وہوای نفسانی مورد عذاب وعقاب رحمانی ہوجاوین پس ذات رفیع الدرجات حضرت رحمت ہے واسطے مومنون کے بالفعل اور سائر الناس کے بالقوۃ یا واسطے مومنون کے رحمت بہ ہدایت اور منافقون اور کافرونکے امان قتل ونہیب وتعجیل عذاب دنیوی سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعثت ورسالت حضرت رحمت ہے واسطے مومنون اور کافرون کے ورود وقوع عذاب سے کہ امم مکذبہ انبیا بہ سبب دعاے بد انکی ہلاک ہوگئی ہیں اور بعضے علما بہ حصول رحمت بوجود ذات سید المرسلین سائر اجزاء و ابعاض عالم میں کہتے ہیں چنانچہ خاک طاہر و مطہر ہوئی اور پانی طوفان سے باز رکھا گیا اور ہوا ہلاک کفار سے اور آتش جلانے صدقات اپنے زیر آسمان رکھتے یک آگ آسمان سے آتی اور جلا دیتی کہ یہ علامت ونشان قبول صدقہ وقربانی تھا پس اسواسطے کہ ذات حضرت رافت ورحمت ہے اپنی امت کے حق میں نور نام وسراج منیر فرمایا کہ بواسطہ حضرت وصول الی اللہ حاصل ہوا اور بہ تنویر جمال باکمال آنکے ابصار و بصائر منور و روشن اور فرمایا آیت قد جاءکم من اللہ نور وکتب مبین یعنی بہ تحقیق تمہارے پاس خدا کی طرف سے آیا نور اور کتاب روشن اور فرمایا آیت یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا یعنی اے پیغمبر بدرستیکہ ہمنے بھیجا تجھے گواہ اور مژدہ پہونچانے والا اور ڈرانے والا اور پکارنے والا خدا کی طرف

بحکم خدا اور چراغ روشن۔ اور اگر کوئی کہے کہ تشبیہ ذات شریف بہ سراج فرمائی با آفتاب و مہتاب کیون نہ ارشاد کی کہا جاوے گا
دو سبب سے ایک یہ کہ وجود عنصری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارضی ہے سماوی نہین اور دوسری یہ کہ ایک
چراغ سے چراغہاے بیشمار روشن ہوسکتے ہین بخلاف شمس و قمر کے بیت یک چراغ است درین خانہ کہ از پرتو آن
ہر کجا مے نگری انجمنے ساختہ اند + اور اگر سراج سے مراد آفتاب لیوین تو بھی بعید نہین کہ حق تعالے نے سراج فرمایا ہے
آیت وجعل فیہا سراجا وقمرا منیرا یعنی اور اگر دانا حق تعالی نے آسمان مین آفتاب و ماہ کو روشن پس جیسے
کہ آفتاب عالم اجسام مین نور بخشتا ہے اور اخذ نور مین محتاج بغیر نہین ایسی ذات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح
اگر تشبیہ ذات شریف بماہ دیجاوے درست آتی ہے کہ ماہ بجز آفتاب محتاج اخذ نور مین دوسرے کا نہین مانند اسی کے
آن سرور انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم استفادہ نور ذات باری تعالی سے حاصل کرتے ہین اور نفوس انسانیہ پر ایثار فرماتے
ہین اور تشبیہ ذات مقدس نبوی مین ساتھ نور کے عجب تلمیح ہے کہ حق جل و علی فرماتا ہے آیت اللہ نور السموات
والارض گویا آسمان و زمین اکوان و اعیان بجز نور الٰہی ساری و طاری نہین اور وہی ہے سر وجود و حیات
و جمال و کمال اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام مظہر اتم اور واسطہ ظہور اس نور کے ہین اور تفسیر مثل نورہ الآیہ مین
مفسرین یون بیان فرماتے ہین کہ مثل ایمان قلب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مانند مشکوٰۃ ہے کہ اسمین مصباح ہے
مشکوٰۃ صدر شریف حضرت ہے اور زجاجہ مثال قلب آنحضرت و مصباح نور معرفت و ایمان کہ آپکے قلب شریف مین ہے اسکے
مواہب مین ہے ساتھ زیادتی تحقیق بیان کے اور آیت الم نشرح لک صدرک یعنی کیا نہ کھولا ہمنے
تیرے واسطے سینہ تیرا کہ شرح صدر نعمت عظیم اور امتنان جسیم ہے اور مراد شرح صدر سے توسیع و تفسیح و تفتیح صدر مبارک ہے
واسطے جمع میان مناجات حق و دعوت خلق باہر از انوار معارف و علوم و توحید و معرفت و ابداع اسرار ازالہ ضیق جہل و کدورت
و اعراض حق سے اور لگاؤ دل کا غیر کے ساتھ اور آسانی وحی اور اٹھانا اعباء رسالت و ابلاغ اور فرمایا آیت ووضعنا
عنک وزرک الذی انقض ظہرک یعنی اور دور کیا ہمنے تجھسے بوجھ تیرا جو کہ شکستہ و گران کرتا ہے
پشت تیری اعظم و ارفع اسباب شرح صدر ایک نور ہے بندے کے دل مین کہ تابندہ و درخشان کرتا ہے اسکو جیسے کہ
فرمایا ہے و اذا دخل النور القلب فتح و انشرح یعنی اور جبکہ نور داخل ہوتا ہے دل مین کھول
دیتا ہے دل کو۔ اور عمدہ سبب انفتاح و انشراح صدر کا پاک ہونا دل کا صفات ذمیمہ و رذیلہ سے پس اتم و اکمل و اعلے
اس صفت مین حضرت سید الثقلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور متابعان و پیروان حضرت بھی اس سے
نصیب و بہرہ رکھتے ہین بقدر محبت و متابعت اور بیان شگرف اس سخن کا کتاب سفر السعادۃ اور بعض رسائل فارسیہ
مین شرح کیا گیا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے آیت ورفعنا لک ذکرک اور بلند کیا ہمنے نام اور آوازہ تیرا
دنیا و آخرت مین ساتھ نبوت و شفاعت کے اور مقرون و متصل کیا ہمنے اپنے نام کے ساتھ نام تیرا کلمہ اسلام
و اذان و نماز مین ایسا کوئی نمازی و تشہدی و خطیب نہین کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد
ان محمد رسول اللہ نہ کہے اور حدیث ابی سعید خدری مین آیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ ایکمرتبہ جبرئیل علیہ السلام نے

میرے پاس آکر کہا کہ حقتعالی فرماتا ہو کہ کچھ بلندی اپنے نام کی تمکو معلوم ہو مین نے کہا اللہ اعلم یعنی اللہ خوب جانتا ہو۔ کہا اس سبب سے اذا ذکرت ذکرت معی یعنی جسوقت کہ مین یاد کیا جاتا ہون یاد کیا جاتا ہو تو میرے ساتھ پس گویا ذکر خدا اور اطاعت حضرت کی اطاعت خدا ہو آیت ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی جس شخص نے اطاعت وانقیاد حکم رسول مقبول کیا پس تحقیق فرمانبرداری اور بجاآوری امر الٰہی عمل مین لایا پس اتباع وپیروی سنت سید المرسلین کی باعث ہو محبت رب العالمین با معان نظر وتعمق فکر دیکھنا چاہیے کہ کسقدر اعزاز وتکرم الٰہی دربارہ حضرت رسالت پیذدل ومقرون ہو کہ جا بجا بوقت ندا حضرت الانبیا کے ساتھ وصفت آیت یا ایھا النبی یا ایھا الرسول موصوف فرمایا ہو اور انبیا ساتھ نام کے یا آدم یا نوح یا موسیٰ یا عیسیٰ ندا کیے گئے اور بدلے آیت یا ایھا المزمل یا ایھا المدثر مین آیا ہو محبت وملاطفت و مہربانی ارباب ذوق پر ظاہر وباہر ہو۔ حلیہ مین ابو نعیم نے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے ارض ہند مین نزول فرمایا متوحش ومتفکر ہوے حضرت جبرئیل علیہ السلام بہ تلقین وتعلیم اذان نازل ہوے اور کہا اللہ اکبر دوبار اور اشھد ان لا الہ الا اللہ دوبار اور اشھد ان محمدا رسول اللہ دوبار کہو الحدیث پس ہرکت اس نام کے توحش اور تفکر آدم علیہ السلام کا زائل ودور ہو گیا اور اسم سامی حضرت کا عرش اور آسمان پر مکتوب ومرقوم ہو اور بہشت مین کوئی حور وقصور وشجر وبرگ واپنے بین کلمہ طیب سے خالی نہین اور بزار ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ زبانی حضرت کی سنا ہین نے کہ فرماتے تھے جب مجھے شب معراج عروج آسمانی اور تقرب یزدانی حاصل ہوا کسی آسمان پر نہ گذرا مین مگر اسپر نام اپنا محمد رسول اللہ لکھا دیکھا مین نے اور اشتقاق کیا حق سبحانہ نے اسم کریم حضرت کا اپنے نامون مین سے جیسا کہ حسان بن ثابت قصیدہ مدحیہ مین بیان کرتا ہو مصرع فذو العرش محمود وھذا محمد یعنی پس صاحب عرش یعنی حق سبحانہ کا نام محمود ہو اور یہ ہمارا صاحب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حق سبحانہ نے اسما حسنی اپنے سے حضرت کو ستر نامون کے ساتھ یاد فرمایا ہو کہ ذکر اسکا بیان اسماے شریفہ مین آویگا انشاءاللہ تعالی جاننا چاہیے کہ باری عز اسمہ نے نام اپنے حبیب کے ساتھ قسم بانواع شتی قرآن مجید وفرقان حمید مین یاد فرمائی ہین ازانجملہ ایک آیت یس والقرآن الحکیم ہو مواہب لدنیہ مین کہ کتاب بہت معتبر کتب سیر حضرت خیر البشر سے ہو یون لکھا ہو کہ ذکر حروف تہجی کا اوائل سور قرانی مین خالی فائدہ وحکمت سے نہین لیکن علم وادراک انسان اسکی کنہ وباریکی کو نہین پایا مگر جسپر کھولدے اللہ تعالی اسکا بھید اور مفسرین سے معانی یس مین چند اقوال منقول مین ایک انمین سے یہ کہ یس بمعنی یا انسان ہو لغت نبی طے مین اور یہ قول ابن عباس وحسن وعکرمہ وضحاک وسعید بن جبیر رضی اللہ عنہم کا ہو اور بعضے کہتے ہین لغت حلبسہ مین اور بعض لغت کلب مین اور ابن الحنفیہ اور ضحاک نے معنی یس کے یا محمد کہے ہین اور ابو الوالب نے یارجل اور قتادہ نے کہا وہ اسم ہو اسماء قرآن سے اور ابی بکر وراق سے منقول ہو یا سید البشر اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حق تعالی نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا سید کر خطاب فرمایا کہ

اسمین تعظیم و تمجید بہت ہی اور طلحہ بن عباس سے روایت ہی کہ یس قسم ہی کہ قسم یاد فرمائی حق تعالی نے اسکے
ساتھ آپکے اسمائی اور کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ دو ہزار برس پہلے خلق آسمانون اور زمین سے حق سبحانہ
تعالی نے قسم یاد فرمائی ہی یا محمد انک لمن المرسلین پھر فرمایا والقران الحکیم انک لمن المرسلین اور یہ رد ہی
اوپر کفار کے وہ کہتے تھے لست مرسلا یعنی نہین تو فرستادہ خدا یس قسم کھائی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین
انہ لمن المرسلین یعنی بدرستی وہ ہر آئینہ پیغمبرون فرستادہ سے ہی علی صراط مستقیم یعنی اوپر
راہ سیدھی کے کہ اسمین کجی اور عدول حق سے نہین یا غرضکہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین رسالت
کسی نبی کی اپنے انبیا سے بقسم یاد نہین فرمائی مگر ساتھ اسم مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
آخر ہوا کلام صاحب مواہب کا اور کہین ساتھ مدت حیوۃ و عمر مبارک کے جیسے کہ لعمرک انہم لفی سکرتہم
یعمہون یعنی سوگند زندگانی تیری کی اے محمد و بدرستیکہ وہ کفار گمراہی اپنی مین سرگردان و پریشان
ہوتے ہین جمہور اہل تفسیر کے نزدیک یہ نہایت تعظیم و تشریف ہی جیسے کہ محب سر و حیات محبوب کی
سوگند کھاتا ہی۔ ابن عباس کہتے ہین کہ پروردگار نے پیدا نہین کی کوئی ذات گرامی تر نزدیک اپنے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سوگند کھائی اسکی حیات کو ساتھ غیر اسکے کے اور آیت لا اقسم بہذا البلد
وانت حل بہذا البلد یعنی سوگند کھاتا ہون مین اس شہر کی کہ تو حلول کرنے والا ہی اس شہر کا زیادہ و شرف
رتبت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ مقید کیا قسم کو ساتھ بلد کے کہ بلد حرام و بلد امین نام اسکا ہی اور معزز
و مکرم ہی خدا کے نزدیک بوقت نزول و حلول علیہ الصلوۃ والسلام کے اسمین آیت ووالد وما ولد یعنی سوگند
کھاتا ہون مین باپ و بیٹے کی بعضون کے نزدیک مراد والد سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ما ولد سے ذریت
آدم کہ اسمین حضرت بھی داخل ہین اور بعض کے نزدیک والد سے مقصود حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام ہین
اور ما ولد سے مطلوب حضرت سید المرسلین مواہب لدنیہ مین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ بابی انت وامی یا رسول اللہ یعنی پدر و مادر من
فدای تو باد یا رسول اللہ تحقیق پہونچی ہی فضیلت آپکی اس مرتبہ کمال کو حق تعالی ساتھ آیت لا اقسم
بہذا البلد کے سوگند یاد فرماتا ہی تمام ہوا قول صاحب مواہب کا اور کہا اللہ تعالی نے آیت والعصر ان
الانسان لفی خسر یعنی سوگند عصر کی بدرستیکہ انسان ہر آئینہ زیان کاری مین ہی اختلاف اقوال ہی
تفسیر عصر مین بقول بعض عصر سے مراد دہر ہی فی الصراح عصر روزگار عصران شب و روز دہر بھی شمول
ان پر رکھتا ہی کہ اسمین اعاجیب حوادث و وقائع کہ زبان بیان و حصر و احصار انکی سے قاصر ہی اور بزرگی
دیا گیا ہی ساتھ بزرگی کے لا تسبوا الدہر فانا الدہر یعنی سب و دشنام ندو دہر کو کہ مین خالق دہر
ہون اور دہر مین واقع ہوتے ہین منافع و مضار و صحت و سقم و آفات و مخاولیات اور حاصل ہوتے ہین
برکات و کمالات اسمین اور ضائع ہونا عمر اور بیکار نشینی و کاہلی کسب کمال مین اور اصلاح حال تصدق

ایمان رسول رب متعال کے ساتھ اور تکذیب اور نا گرویدگی رسول مقبول کی موجب زیانکاریون اور رسوائیون کا ہو واسطے فرمایا آیت ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا و عملوا الصلحت یعنی ہر ایک انسان البتہ زیانکاری مین ہے مگر جو کہ یقین و باور لاوے خدا و رسول پر اور کام کیے نیک و ستودہ پس سوگند یاد کی حقتعالی نے بزمان خیر البشر والعصر مین اور بمکان لا اقسم مین اور بحیات خیر البریات لعمرک مین اور الم الف اشارہ ہے ساتھ اسم اللہ کے ہے لام ساتھ جبرئیل علیہ السلام کے اور میم ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ق مین ساتھ قوت قلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور علی ہذا القیاس کی النجم اذا ہوی کہ ہوی یعنی سقط کرنے کے آیا ہے اور الم نشرح اور والفجر اور آیہ وما ادراک ما الطارق النجم الثاقب ہر ایک مین جا بجا قسم بہ نجوم وغیرہ یاد فرمائی ہے برات و تنزیہ حضرت صلوات اللہ علیہ کی قول اعدا سے اور آیت سورہ نون والقلم وما یسطرون مین قسم کھائی ہے حقتعالی نے اوپر نفی جنون حضرت کے اور ثبوت اجر غیر ممنون یعنی غیر مقطوع کا خاص حضرت کو اوپر تحملون مشقتون اور صبر اوپر بلاؤن اور جفاؤن اور ابلاغ رسالت کے اور باوجود وقوع ایسے امور مولمہ و موذیہ کی اثبات و استقرار اوپر خلق عظیم کے یہ سب خصائص ذات شریف سے ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مراد ساتھ ن کے دوات ہے کہ قسم یاد کی ساتھ دوات قلم کے اور جو کچھ کہ وہ کتابت و تسطیر کرتے ہین اور بقول بعض نون ایک لوح ہے نور سے کہ ملائکہ امر الٰہی کو اوس پر لکھتے ہین و تقدیرات کونی سے اور یہ قلم نمونہ اوس قلم اعلی کا ہے اور نشان ہے نشانیون الٰہی سے کہ بسبب اسکے احکام شرائع و دین و ملت و علوم عالیہ اور حکمی الٰہی اور احوال آیندگان اور اخبار پیشینیان اور انکی باتین اور کتابین اور صحیفہ آسمانی مرقوم ہوتے ہین اور امور دین و دنیا کہ متعلق بمعاد و معاش ہین بذریعہ اسی قلم کے استقامت و استقرار پذیر ہوتے ہین اور صاحب کشاف نے بیچ تفسیر سورہ اقرا بیان علم بالقلم مین لکھا ہے کہ دقائق حکمت الٰہی اور لطف تدبیرات غیر متناہی اور نعت رسالت پناہی اور تفسیر کتاب اللہ اور شرح احادیث رسول اللہ اور مقالات اولیا اور مواعظ دین مبین اور نصائح شرع متین اور قبائح ملت بیگانہ لکھنا اور ثبت کرنا کام اسی قلم راستی رقم کا ہے تا مزید یقین و تقویت و تکمیل ایمان اور رواج و نضارت گلشن دین ہووے اور لوگ کلام فضول اور عندیات اکثر نامعقول اور خیالات و اوہام نامعقول کہ اپنے زعم فاسد مین انہین حقائق و معارف کہتے ہین اور موجب ہدایت انام اور باعث تقویت اسلام سمجھتے ہین اجتناب بلکہ پرہیز لازم ہے کہ اکثر سور و آیات قرآنی انکی تعظیم و تکریم کے اوپر دال و شاہد ہین چنانچہ بزرگترین چیزون اور بلندترین نعمتون غیر متناہی حق تعالی سے آیت والضحی واللیل اذا سجی ہے یعنی سوگند ساتھ وقت چاشت اور ہنگام شب کے جب ڈھانپ لے ساتھ تاریکی و سیاہی اپنی کے قسم کھائی ہے حق سبحانہ تعالی نے ساتھ دن اور رات کے کہ دونون محل ظہور آیات و نفعات کے باوقات خود ہین اور خبر دی احوال رفعت و محبت اشتمال اپنے حبیب کے سے دنیا و آخرت مین اور فرمایا ما ودعک ربک وما قلی یعنی نہین چھوڑا تجھے رب تیرے نے اور نہ دشمن رکھا تجھے بعد برگزیدگی اپنی کے مواہب مین لکھا ہے کہ سوگند یاد کی حقتعالی نے ساتھ دو آیون عظیم کے کہ دلالت کرتی ہین اوپر ربوبیت و وحدانیت و حکمت و رحمت کے اور وہ دونون رات و دن مین

اور تفسیر کیا ہی بعض نے والضحیٰ کو ساتھ روی شریف اور واللیل کو ساتھ موی منیف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اِن مین
کچھ استبعاد و دوری نہین یہانتک کہ کہا دشمنون حضرت کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو اسکے ربنے چھوڑ دیا پس کنایہ
یا دو بالی سے ہے جسکو ظاہر تھا جیسے ساتھ بعد ظلمت و تاریکی لیل کے اور ضحیٰ اور روشنی وحی کے بعد بند اور رک جانیکے وحی کے ساتھ
نسبت کیا اسباب سے یا کسی مصلحت کے مصالح سے کہ خدا ہی اسے خوب جانتا ہی عبارت مواہب تمام ہوئی آیت
وللآخرة خیر لک من الاولیٰ یعنی ہر آئینہ درجے آخرت کے اور نعمتین وہانکی شفاعت و مقام محمود بہتر و
بلند ہین نعمتون دنیا سے کہ دنیا جای تنگ ہی گنجائی اور سمائی ان نعمتون عظیمہ کی نہین رکھتی اور نہایت امر تیرے کے
بدایت تیری ابتدا اور بہتر ہی واسطے ہونے تیرے کے ہر ساعت ترقی مراتب کمال دنیا و آخرت مین اور مواہب مین
منقول ہی آیت ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ ہر آئینہ عنقریب تجھے دیگا رب تیرا یہانتک کہ راضی ہووے تو
یہ آیت دلالت کرتی ہی اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کو جو مرضی و محبوب اسکا ہی عطا کریگا اور باتین کہ جہال
اہل ادیان بیان کرتے ہین کہ رضا و خوشنودی حضرت کی دخول امتی اپنی سے دوزخ مین ہی یا نہین راضی ہونگے حضرت
کہ کوئی میری امت مین سے دوزخ مین جاوے پس یہ بات غرور و بازی ابلیس ہی تلبیس ہی اسواسطے کہ خوشنودی و
رضامندی حضرت کی بیچ خوشنودی حقتعالیٰ کے ہی اور حق سبحانہ تعالیٰ الفاظ و عنایات کو جو کہ مستحق نار ہین
انہین داخل کریگا اگرچہ مراد عدم خوشنودی و رضامندی سے یہ ہی کہ بعد ازان شفاعت حضرت امتی کو دوزخ
مین نہین چھوڑینگے پس پروردگار تبارک و تعالیٰ اذن دیگا حضرت کو پس آپ شفاعت فرماوینگے جسکی شفاعت
ایزدی اقتضا کریگی اور جسکے حق مین مرضی و اذن خدا کا نہ پاوینگے شفاعت نہ فرماوینگے متی اور ہوشیار ہو شریکے
مدارج مین یون لکھا ہی کہ حدیث شفاعت مین آتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت عظمیٰ سے فارغ ہو کے
جیسا کہ طوائف زانیون اور گروہ سارقون اور جماعت شرابیون کے مثل انکے ایسے لوگ رہ جاوینگے کہ انکی ذات مین
خیر و نیکی جز ذرہ ایمان یا حبہ ایقان نہین پس پروردگار جل و علیٰ فرماویگا کہ یہ لوگ میرے خاص ہین انکی
شفاعت و بخشش کرونگا پس نکالے جاوینگے آتش دوزخ سے ساتھ آمرزش پروردگار اور شفاعت سید الابرار
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہ بات معلوم ہی کہ بدون اذن و رضامندی خدا شفاعت نہوگی مگر یہ کہ حقتعالیٰ نے
وعدہ رضای حبیب فرمایا ہی اور خدا اپنے وعدہ کو خلاف نکریگا آیت ان اللہ لا یخلف المیعاد اور مراد
اس قابل کے آنے سے آتش دوزخ مین دوام و ہمیشگی اور مقرر یہ بات ہی کہ گنہگار ہمیشہ دوزخ مین نہ رہینگے کہ قول
خواجہ حافظ شیرازی سے ظاہر ہوتا ہی بیت نصیب ماست بہشت ای خداشناس برو کہ مستحق کرامت گناہگار
آمدند اور اس روایت مین دو عبارتین آئی ہین ایک یہ کہ حضرت راضی و خوشنود نہونگے کسی کے آنے سے دوزخ
مین اپنی امت مین سے دوسرے یہ کہ راضی نہونگے حضرت کہ میری امت ہمیشہ دوزخ مین رہے پس سمجھ تو ساتھ
باریکی نظر اس نکتہ کو۔ اب تتمہ و بقیہ اس سورہ مین وہ نعمتین کہ ابتدائے احوال حضرت مین ترتیب کنار عنایت اپنی مین
بعد یتیم ہوجانے کے مبذول ہین بیان کیا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد در یتیم ہی یعنی پایا ذات شریف کو بے نظیر و عدیل در ظ

کہ

جہل و ضلالت سے کہ اہل کفر اسپر قائم و مستقر تھے نکالکر بمقام رہنمائی پہونچایا اور ساتھ بخشش مال و گنج قناعت
و غنائے دلی کے غنی کیا اور فرمایا آیت الم یجدک یتیما فاوی و وجدک ضالا فہدی
و وجدک عائلا فاغنی یعنی کیا نہ پایا تجھے بے پدر پس جگہ دی تجھے اور پایا تجھے راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی اور
پایا تجھے مفلس تنگدست پس غنی و مالدار کیا تجھے تا معلوم و مفہوم ہووے کہ در حال یتیمی و بیکسی محروم و مایوس نچھوڑا
بعد اختصاص بمرتبہ نبوت و رسالت کیونکر عاطل و بیکار چھوڑیگا آیت فاما الیتیم فلا تقہر و اما السائل
فلا تنہر و اما بنعمت ربک فحدث یعنی پس جو یتیم ہو اسکو نہ دبا اور جو مانگتا ہو پس اسکو نہ جھڑک اور جو نعمتہاے
تیرے رب کا سو بیان کر اسواسطے کہ اظہار نعمت اور اسکا بار بار زبان پر لانا موجب شکر گزاری منعم کا ہے اور پہونچانا
احکام شرع اور تعلیم و ہدایت خلق منجملہ حدیث و نعمت سے ہے اور جو فضل و شرف محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیات
سورہ والنجم سے ثابت و متحقق ہوتا ہے ممکن نہیں عدد و احصار اسکا اور متعذر ہے وصول بکنہ حقیقت اسکی اول
کھانا قسم کا ساتھ والنجم کے کہ مراد اس سے جنس نجوم ہے یا ثریا کہ اطلاق اسم نجم اسپر غالب ہے یا نبات النعش یا قرآن
کہ نجما نجما یعنی تھوڑا تھوڑا نازل ہوا ہے یا محمد مصطفے کہ شب معراج آسمان سے نیچے آئے اور اترے یا قلب محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منشرح بانوار اور منقطع از اغیار ہے کہ اترے آسمان قدس سے اوپر زمین انس کے بنابر بر ثبات و
قیام حضرت کے اور پر طریقہ راہ نمائی کے اور پاک ہونا آپکا گمراہی و ہواے نفسانی سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مراد
ساتھ آیت و ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنی نہیں بات کہتا خواہش نفس سے مگر وحی کہ نازل اور
بھیجی جاتی ہے اسکی طرف قرآن ہے اور اگر سب کلام و حدیث حضرت کی کہ وحی خفی ہے مراد رکھیں سوائے دو تین موضع کے
کہ انکو مستثنی رکھیں کہ قضیہ اساری بدر اور قضیہ ماریہ قبطیہ اور تابیر نخل انھیں میں سے ہے درست ہے اور مواہب لدنیہ
میں لکھا ہے کہ بہتر ہے مراد رکھنی قرآن سے اسواسطے کہ قرآن و حدیث دونوں وحی ہیں فرمایا اللہ تعالی نے آیت
وانزل علیک الکتاب والحکمۃ یعنی اتاری اوپر تیرے کتاب و حکمت مقصود کتاب سے قرآن اور مراد حکمت
سنت ہے جیسے کہ اوزاعی نے حسان بن عطیہ سے نقل کی ہے کہ نزول جبرئیل علیہ السلام کا حضرت کے اوپر واسطے
تعلیم سنت کے ویسا ہی تھا جیسے واسطے تعلیم قرآن کے اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ نطق و گویائی حضرت مخصوص بہ قرآن نہیں
بلکہ اجتہاد آپکا بھی داخل وحی خفی ہے اور منا شیر تعظیم و تکریم الٰہی اور اعلامت شان و اظہار فضل و کرامت و رفع قدر
حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ آیت ہے آیت ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا
الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنی بدرستی و راستی خدا تعالی و تمام فرشتگان حق تعالی درود
بھیجتے ہیں پیغمبر علیہ السلام کے اوپر اے گروہ مومنان درود و سلام بھیجو اسپر اور درود تمھاری اور فرشتوں کی یہی ہے
کہ دعا کرو اور چاہو پروردگار سے کہ درود بھیجے اور رحمت کرے انکے اوپر تمھیں اتنی قوت و قدرت کہاں کہ حضرت کی
رحمت شان و رفعت مکان کے موافق درود بھیج سکو کہ اندازہ ارسال درود و بقدر شناخت قدر و مرتبہ آپکے ہے اور اسکو
حقتعالی خوب جانتا ہے اور پہچانتا ہے اللہم صل علی محمد کما تحب و ترضی ان نصلی علیہ و

علیہ کما ینبغی ان نصلی علیہ اللھم صل علی محمد صلوۃ انت لہا اھل وھو لہا اھل
وبارک وسلم یعنی اے بار خدایا رحمت نازل کر اوپر محمد علیہ السلام کے جیسے کہ تو دوست رکھتا اور چاہتا ہے
یہ کہ رحمت بھیجی جاوے اُسپر اور رحمت نازل کر اُسپر جیسے کہ سزاوار و لائق ہے کہ رحمت بھیجی جاوے اوپر اُسکے یا اللہ درود
ورحمت نازل کر اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تو اُسکے واسطے لائق ہے اور محمد علیہ السلام اُس رحمت کے سزاوار ہے اور
برکت دے اُسکو اور سلامت رکھ نقائص نبوی اور افروی سے پس جمع کیا حقتعالی نے عالم علوی اور سفلی کو اوپر ثنا و دعا
حضرت کے اور اظہار کیا ذکر اُسکا اولین و آخرین میں اور نشر و پراگندہ کیے مناقب اُسکے آفاق میں شرقاً و غرباً دریا و صحرا اور
آسمان اور عرش و کرسی لوح و قلم میں اور ڈالی محبت اُسکی مومنوں کے دلوں میں جیسے کہ رحمت و لذت پاتی ہیں روحیں اُنکی
اُسکے ذکر سے اور خوش ہوتے ہیں ساتھ سننے اُسکے ذکر کے اشباح اُنکے اور مست ہوتے ہیں اُسکی یاد سے دل اُنکے اور اُسکے ذکر سے
زبانیں اُنکی متلذذ و خوش ہوتی ہیں گویا پروردگار نے کہا کہ عالم وجود کو باتباع و پیروی تیری کے بھر دیا میں نے کوئی نماز
فرض خالی سنت سے نہیں سب لوگ ادای فرض میں میرا حکم بجا لاتے ہیں اور سنت میں تیرا امر پس در حقیقت دونوں ساتھ
حکم میرے اور امر تیرے کے ہیں در حقیقت تیری طاعت میری طاعت ہے اور تیری بیعت میری بیعت ہے تمام مفسرین اور
واعظین تفسیر معانی قرآن کہ تیری شان میں نازل ہوا ہے کرتے ہیں اور وعظ و نصیحت پہونچاتے ہیں اور سب ملوک و
سلاطین و فقرا و مساکین تیرے آستانہ ملائک آشیانہ کے اوپر حاضر ہو کر درود و سلام عرض کرتے ہیں اور مسح تراب
روضہ منور تیرے سے روسفید دوجہان ہوتے ہیں اور سب امیدوار تیری شفاعت کے ہیں شرف و رتبہ تیرا آناً ابد الآبدین
باقی و دائم ہے الحمد للہ رب العالمین بیان سورہ فتح میں اتمام نعم و اکمال کمال و جلال اور کرامات و برکات کہ
درگاہ رب العزت سے حضرت کے اوپر وارد و فائض ہیں سورہ فتح ہے کہ پروردگار اقدس و تعالی اسمیں خطبہ مدح و ثنا
آپ بیان فرماتا ہے آیت انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر و
یتم نعمتہ علیک ویھدیک صراطا مستقیما وینصرک اللہ نصرا عزیزا یعنی کھولا اور ظاہر کیا تیرے واسطے کشایش
ظاہر تا بخشے تیرے لیے پروردگار تیرا اگلے و پچھلے گناہ تیرے اور پورا اور تمام کرے تجھپر نعمت اپنی اور راہ دکھاوے
تجھے راہ سیدھی اور یاری دیوے تجھے یاری دینا غالب و قوی جاننا چاہیے کہ فتوح صوری و معنوی کہ جناب عزت
و کبریا سے حضرت خیر الوری کے اوپر فائض ہیں غیر متناہی ایک اُنمیں سے فتح بلاد و تسخیر عباد و حصول غنائم و تقویت
دین و تکثیر امت اور شیوع احکام اسلام ہے اور سب سے اعظم اور بڑے فتوحات سے فتح مکہ معظمہ ہے کہ بعد حصول اُسکے تمام
قبائل عرب اور طوائف انام جوق جوق اور فوج فوج دین خدا میں آئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
متوجہ عالم قدس ہوے اس سورہ میں وعدہ و بشارت ہے ساتھ حصول اُس فتح کے کہ بسبب تحقیق وقوع کے
تعبیر ماضی کی گئی اور فتح مبین معنی پیدا و ہویدا کہ ظاہر و باہر ہے عزت و شوکت اُسکے دین متین میں اور بمعنی
پیدا و ہویدا کنندہ بھی آیا ہے یعنی ظاہر کرنے والا عزت و شوکت و غلبہ دین اسلام کا۔ روضۃ الصفا میں یوں لکھا کہ زمرہ
اہل تفسیر نے کہا ہے کہ مراد فتح مبین سے حدیبیہ ہے کہ یہ صلح مقدمہ فتوحات کثیرہ تھی اسواسطے کہ بعد از صلح جو لوگ سعادتمند

دارا تمند ایمان اپنا بسبب غلبۂ و شوکت وایذاے کفار کے پوشیدہ رکھتے تھے مطلق العنان ہوئے اور مشرکوں کے ساتھ مباحثہ اور مناظرہ بکار لیجا کر آیات بینات انپر پڑھنے لگے اور اس سبب سے ایک جماعت کثیر سرگشتون بادیۂ ضلالت و غوایت سے ساتھ راہ سلوک و ہدایت کے فائز ہوئے اور انھین مؤمنون مین فتح خیبر کہ معظمات فتوح اسلام سے ہے ظاہر ہوئی اور مفسرین نے فتح مبین عبارت فتح مکہ سے رکھی ہے واللہ سبحانہ تعالی اعلم آخر ہوئی عبارت صاحب روضۃ الصفا کی اور آمرزش گناہون حضرت کی کہ آیہ سابقہ مین مذکور ہے بہت قول ہین۔ بعضے کہتے ہین مراد گناہون سے ایک چیز ہے کہ ایام جاہلیت مین پیش از نبوت واقع ہوئی امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ قول مردود ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاہلیت مین اور پیش از نبوت و بعد از نبوت معصوم و پاک ہین اور مجاہد نے کہا مراد ما تقدم سے قضیۂ ماریہ قبطیہ ما تاخر سے ارادہ قضیہ زینب بنت جحش ہے کہ اول حبالہ نکاح زید بن حارثہ مین تھی پس ازان بشرف فراش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف ہوئی۔ اور سبکی نے کہا یہ قول بھی باطل ہے اسواسطے قضیۂ ماریہ اور زینب مین اصلاً و مطلقاً گناہ نہ تھا اور جسنے اعتقاد گناہ کیا خطا کی جار اللہ زمخشری نے کشاف مین لکھا ہے اور قاضی بیضاوی بھی اسکے تابع ہوا ہے کہ ما تقدم سے مراد جمیع لغزشہاے گذشتہ ہین کہ محل عتاب کیا اور امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ قول بھی مردود ہے بجہت ثبوت عظمت انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کے اور تحقیق اجماع امت دال ہے اوپر عصمت انبیا کے تبلیغ امر حق مین اور اسکے سوا کبائر و صغائر رزیلہ کہ حط کرے انکا مرتبہ اور ہمیشگی سے اوپر صغائر کے یہ چارون قسم عصمت مجمع علیہا ہین اور جو صغائر کہ حط مرتبہ انبیا نہین کرتے اسمین اختلاف کیا ہے معتزلہ اور غیر معتزلہ سے بہت طرف جواز کے گئے ہین اور بعض کے نزدیک مختار منع ہے اسواسطے کہ ہم لوگ مامور ساتھ اقتدا انکی کے ہین جو کہ انسے قول و فعل صادر ہو پس کیونکر واقع ہو انسے وہ چیز کہ ناشایستہ و نابایستہ ہو اور ہم ساتھ اقتدا انکی امر کیے جاوین اور حشویہ کو تجرد و تجاسر ہے اوپر حضرات انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کے جواز صدور گناہ مین مطلقاً اگر نسبت اس قول کی انکی طرف صحیح ہے پس وہ جو ہمنے ذکر کیا ہے اجماع سے ساتھ اسکے مجموع ہین اور مجوزین صغائر اسپر کوئی دلیل نہین رکھتے بجز آیہ ما تقدم یا مثل اسکے اور تحقیق ظاہر ہوا جواب اسکا اور جس جماعت نے کہ صدور صغائر غیر رزیلہ تجویز کیا ہے ابن عطیہ نے اسمین اختلاف کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا وقوع ہوا ہے یا نہین قول صحیح یہی ہے کہ وقوع نہین ہوا اور سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بلا شک و شبہہ وقوع نہین ہوا اور خلاف اس قول کے کیونکر خیال کیا جاوے حالانکہ آیت وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْہَوٰی اِنْ ہُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی صفت اسکی ہے یعنی نہین کہتا خواہش اپنی سے نہین قول اسکا مگر وحی اور فعل اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے قطعاً اور یقیناً اتباع و اقتدا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر تھوڑی اور بہت اور چھوٹے اور بڑے مین معلوم ہوتا ہے اور جو کوئی احوال صحابہ رضی اللہ عنہم کا حضرت کے ساتھ تامل کرے اور وہ جو پہچانتے اور دیکھتے تھے حال شریف حضرت کا اول سے آخر تک شرم رکھے خداے عز و جل سے کہ ایسی بات زبان سے نکالے یا خطرہ کرنے مثل ان خطرات واہیہ کے اور یہ کلام مجمل ہے بیان اسکا یہ ہے کہ سلاطین جو تعین کا قاعدہ ہے کہ بوقت تکریم و تشریف نیت بعض بندہاے خاص اپنے کے کہتے ہین کہ ہمنے پہلے پچھلے تیرے گناہ بخشے اور انسے ہمین مواخذہ نہین باوجودیکہ گاہے اس بندے سے صدور خطا و گناہ آگے پیچھے نہین ہوا لیکن از راہ کرم و محبت بحال اپنے بندون کے یہ کلام کہا کرتے ہین فافہم باللہ والتوفیق یعنی پس سمجھ تو اور اللہ کے ہاتھ توفیق ہے اور

قول بعض محققین کا یہ ہر کہ مغفرت کنایہ ہر عصمت سے یعنی آیہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر لیعصمک اللہ فیما تقدم من عمرک وفیما تاخر یعنی چاہیئے کہ بچاوے تجھے خدا تعالی اول عمر اور آخر عمر مین اور اسمین نہایت حسن قبول ہر اسلیے بلفانی ہما لیب بلاغت قرآن سے کناہی ہی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہر کہ حقتعالی اپنے حبیب کو کہتا ہر کہ تو مغفور ہی ماخوذ بگناہ نہین گو بفرض محال گناہ ہوا اور بعضون نے کہا ارادہ کیا بخشنا گناہ واقع اور غیر واقع کا اور بقول بعضے وہ گناہ کہ بسہو وغفلت و تاویل ہون اسے حکایت کیا ہر طبری نے اور اس قول کو اختیار کیا ہر قشیری نے اور کہا گیا ہر پہلے گناہ تیرے باپ آدم علیہ السلام کے اور اور پچھلی تیری امت کے گناہونسے اسے حکایت کیا ہر سمرقندی نے ابن عطا سے اور بقول بعض امت مراد ہر اور بعضونکے نزدیک گناہ سے مراد ترک اولی ہر اور ترک اولی گناہ نہین ہر سواسطے کہ اولی اور اسکا مقابل مشترک ہین اباحت فعل مین قول ابن عباس سے یہانتک عبارت مواہب ہر اور کنایہ کیا گیا ہر ساتھ لفظ مغفرت و توبہ وعفو کے تحقیقات عذاب سی جیسے کہ علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم فاقرؤا ما تیسر من القرآن یعنی جانا خدا نے کہ ہرگز تم طاقت قیام تمام شب نہین رکھ سکوگے پس تم پر رجوع برحمت کیا پس پڑھو جسقدر آسان و میسر ہو قرآن سے اور یہی مفسرین نے کہا ہی کہ جس جگہ پروردگار نے قرآن مین ذکر توبہ وغفران انبیا فرمایا ہر ذکر زلت وخطا کہ انسے صادر و واقع ہوئی ہین بیان کی ہر کہ جیسے کہ قصہ آدم علیہ السلام مین فرمایا وعصی آدم یعنی نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی اور شان نوح علیہ السلام مین انی اعظک ان تکون من الجاہلین یعنی بدرستیکہ مین تجھے نصیحت کرتا ہون یہ کہ ہووے تو نادانون سے اور قصہ یونس علیہ السلام مین فظن ان لن نقدر علیہ یعنی گمان کیا یونس نے یہ کہ ہرگز نہ قادر ہونگے ہم اسپر اور داود علیہ السلام کو کہا ولا تتبع الہوی یعنی پیروی اور فرمانبرداری مت کر تو خواہش نفس کی اور قصہ موسی علیہ السلام مین فرمایا فوکزہ موسی یعنی پس مکا مارا اسے موسی نے اور شان سمو المکان سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین فتح کو مقدم رکھا اور بعد ازان ذکر غفران ذنوب گذشتہ و آیندہ فرمایا اور ذنب یعنی گناہ کو مستور و مخفی رکھا اور شیخ عز الدین عبد السلام نے اپنی کتاب مین کہ نہایت السئول فیما سنح من تفضیل الرسول کہا ہر کہ تفضیل دی ہر خدائے عزوجل نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے انبیا علیہم السلام کے اوپر بوجوہ کثیرہ اور انحای عدیدہ کے ایک انمین سے یہ ہر کہ بعفو و آمرزش گناہون اگلے پچھلے حضرت کے خبر دی ہر اور منقول و محکی نہین کہ ایزد متعال نے خبر دی ہوا یکسی انبیا علیہم السلام سے مانند اسکے بلکہ ظاہر یہ ہر کہ خبر نہین دی اور اسی جہت سے معلوم ہوتا ہر کہ وقت تلاش شفاعت طلب بجا و بیجا ذکر اپنی خطاؤن کا کرینگے اور اسکے ڈر سے اقدام شفاعت پر نہ کر سکینگے اور جسوقت خلایق مضطرہ و مضطربہ حضرت شفیع المذنبین سے استشفاع چاہینگے آپ فرماوینگے کہ یہ کام میرا ہر اور بیان اسکا یہ ہر کہ حق سبحانہ تعالی نے پہلے ثابت کی واسطے حضرت کے فتح مبین بعد اسکے ذکر کیا مغفرت ذنوب کا پس ازان اتمام نعمت و اثبات ہدایت صراط مستقیم و بشارت بہ نصر عزیز پس ان سب سے یہ معلوم و مفہوم متیقن ہوا کہ مقصود اثبات ذنوب نہین بلکہ نفی ذنوب ہے

پس جلال الدین سیوطی نے لکھا ہی آیت ویتم نعمتہ علیک یعنی تمام وکمال کرونا اپنی نعمتونکو تجھپر اہل تحقیق پر
پوشیدہ نہین ہے کہ تمامی فضائل وکمالات وکرامات وبرکات اس کلمہ مین داخل وشامل ہین اور جو کچھ کہ ذکر نیل
کیا جاوے خصوصیات وعمومات نعم سے محاسب اندیشہ ومقایس فکر عدد اسکے سے عاجز وقاصر ہی اور زبان قال وحال ادا
بیان سے گنگ ولال یعنی اجمال ممکن و تفصیل ممتنع قال الشاعر شعر فان فضل رسول اللہ لیس له حد
فیعرب عنہ ناطق بفم فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین ہے حد کہ فصاحت کرے اس سے کوئی بولنے والا
ساتھ منھ کے آیت قل لو کان البحر مدادا لکلمت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا
بمثله مددا یعنی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہووے پانی دریا کا سیاہی واسطے لکھنے کلمات میرے رب کے ہر آیینہ
آخر و تمام ہووے پانی دریا کا آگے اس سے کہ آخر ہووین باتین میرے رب کی اگرچہ لاوین ہم مانند اس آب دریا کے
دریا دوسرا واسطے اسکی مدد کے آیت ولو ان ما فی الارض من شجرة اقلام والبحر یمده من بعده
سبعة ابحر ما نفدت کلمت اللہ یعنی اور جو درخت کہ زمین مین ہین قلم ہووین اور پانی دریا کا انکی سیاہی اور
بعد ازان مدد کرین اسکو سات دریا نہ تمام ہووین باتین خدا کی۔ مراد ان کلمات سے نزدیک اہل تحقیق کے فضائل
کمالات وحقایق ومعارف ہین کہ حضرت ذی الجلال والاکرام نے اوپر خاصان درگاہ اپنی کے انبیا واصفیا سیما
سید انبیا محمد مصطفے علیہ السلام کے اوپر اضافہ کیے ہین ع الاصفات حق اور شیون ذات مطلق تمثیل و نظیر سے کہ
مبنی تقیید ہے اور مشعر تحدید ہین منزہ ومقدس ہے اور بعد از شمول وتعمیم نعمت کے سب نعمتون دنیوی وآخروی کو
تخصیص نعمت ہدایت صراط مستقیم کہ اصل اصول نعم اور مثمر فوز و فلاح انام اور منتج صلاح عالم وانتظام کارخانہ
وجود ہی اور علت غائی بعثت وارسال کی ذکر فرمائی اور کہا آیت ویھدیک صراطا مستقیما وینصرک
اللہ نصرا عزیزا یعنی ہدایت کریگا تجکو خدا راہ سیدھی اور نصرت ویاری دیگا تجھے یاری دینا غالب وبزرگ۔ ابن عطا
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ جمع کی گئین حضرت کے واسطے اس سورہ مین نعمتین متعددہ کہ فتح مبین نشانیون
اجابت سے ہین اور مغفرت علامتون محبت سے اور اتمام نعمت آثار اختصاص سے اور ہدایت مقدمات ولایت سے
پس مغفرت جمیع نقائص وعیوب سے تنزیہ حضرت کی ہے اور اتمام نعمت ابلاغ آپکا ہی بدرجہ کاملہ اور ہدایت دعوت ہی
بمشاہدہ اور بلندی کی شان حضرت کی ایسی چیز کے ساتھ کہ مرتبہ قرب مین فوق اسکے کوئی مرتبہ ومقام نہین اور
فرمایا آیت ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم یعنی تحقیق وہ لوگ کہ
بیعت کرتے ہین تیرے ساتھ اسکے سوا نہین کہ بیعت کرتے ہین ساتھ خدا کے خدا کا ہاتھ انکے ہاتھ پر ہی اور فرمایا آیت
ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی جسنے اطاعت وفرمانبرداری اور پیروی رسول مقبول کی حاصل کی
پس تحقیق انقیاد حکم خدا تعالی بجا لایا۔ اگرچہ باصطلاح اہل عربیت قبیل مجاز سے ہی یہ لیکن اہل حقیقت جانین
کہ یہ کیا رمز ہی واللہ اعلم ازان بعد منت رکھی حضرت اور مومنون کے اوپر ساتھ انزال اور آثار لے سکینہ
وطمانینت وآرام ویقین کے کہ خلاصہ نعمتون کا ہی اور مدح وثنا اصحاب کامل النصاب فرمائی ساتھ فضیلت معیت

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ نتیجہ محبت کا ہے اور اُسمین ایلاف و اتفاق اور شدت و سختی کفار نابجار بدکردار کے اوپر نظام کارخانہ
دین و ملت ساتھ اُسکے منوط و مربوط ہے اور ساتھ اسی صفت کی ما صدق یحبہم و یحبونہ کے ہوئے یعنی دوست رکھتا ہے
انھین خدا اور دوست رکھتے ہین وہ خدا کو اور منقبت آیت اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکفرین کے
موصوف یعنی فروتنی کرنے والے مومنون کے اوپر اور غلبہ و سختی کرنے والے کافرون پر اور وعدہ کیا اُنکے ساتھ مغفرت
و اجر عظیم کا دنیا و آخرت مین اور یہ سب بموجب امتنان و فضل و شرف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہے جاننا
چاہیے کہ تمام فضائل و کرامات و برکات کہ حضرت کے اوپر درگاہ خالق اکبر سے فائض ہوئے ہین اس
کلمہ مین کہ جوامع الکلم سے ہے داخل ہین آیت انا اعطیناک الکوثر یعنی عطا کیا ہمنے تجھے اے محمد کوثر کہ
مراد ساتھ اُسکے خیر کثیر ہے دنیا و آخرت مین اور یہ کلمہ ساتھ اس اختصار و ایجاز کے متضمن اظہار و ابراز اس امر کا ہے
کہ اگر تمام عالم و عارف عالم شرح و بیان اس کلمہ کا کرین استیفا و استقصا اُسکا نہ کرسکین انا اعطیناک الکوثر
یعنی ہمنے دیے تجھے مناقب متکاثرہ کہ ہر ایک اُنمین سے اعظم و اکبر ہے تمام ملک دنیا سے اور جب دین ہمنے
تجھے یہ نعمتین پس مشغول طاعت و عبادت ہماری کا ہو اور کینے بدگویان اور حاسدون سے باک و
ہراس مت رکھ اور عبادت دو قسم ہوتی ہے ایک مالی دوسری بدنی بدنی اشارہ ہے فصل لربک اور مالی
طرف وانحر کے اور ذکر انا اعطیناک کا ساتھ لفظ ماضی نہ بلفظ مستقبل کہ سیعطیک ہے دلالت رکھتا ہے کہ عطا
حاصل ہوئی ہے پیش از وجود عنصری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جیسے کہ کہا آپنے کنت نبیا و آدم
بین الروح و الجسد یعنی مین نبی تھا حالانکہ آدم درمیان روح و بدن کے تھا۔ گویا کہا کہ اے محمد
علیہ السلام ہمنے مہیا کیے تیرے واسطے سارے اسباب خیر و سعادت پیش از دخول تیرے کے دائرہ وجود مین لیکن مہمل
و معطل چھوڑ نہ رکھے ہم تجھے بعد از وجود اور یہ فضل عظیم اور عطائے عمیم جہت بندگی و فرمانبرداری کے نہین دی
بلکہ بجہت احسان و امتنان بموجب اجتبا کے اور یہی معنی اجتبا یعنی برگزیدگی کے ہین اگر کہین سب انبیا اور لوگ
جو کچھ رکھتے ہین پہلے وجود عنصری سے انھین دیا اور بخشا ہے انمین کیا فضل حضرت کا پایا گیا جواب اُسکا یہ ہے کہ نبوت
و کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عالم ارواح مین ظاہر کیے تھے کہ ارواح انبیا اُس سے استفادہ و استفاضہ
کرتی تھی جیسے کہ حدیث سابقہ سے مفہوم معلوم ہوتا ہے اور نبوت انبیاء دیگر کی علم الٰہی مین تھی وجود خارجی
مین نہ تھی مفسرین نے لکھا ہے کہ مراد کوثر سے ایک نہر ہے جنت مین کہ وصف اُسکا احادیث مین آیا ہے
اور بسبب کثرت واردون کے وہ نہر موسوم بکوثر ہوئی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اثنائے سیر بہشت ایک نہر مینے دیکھی کہ ہر طرف اُسکے گنبد مین مجوف سے
اور گِل اُسکی مشک اذفر ہے مینے جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا یہ کیا ہے کہا یہ کوثر ہے کہ پروردگار تعالی شانہ نے
تمھین عنایت کی ہے۔ رواہ البخاری اور مشہور سلف مین یہی تفسیر ہے اور حدیث مین بھی یہی تفسیر واقع
ہوئی ہے اور بعض مفسرین نے کوثر سے مراد اولاد طیبہ اسواسطے کہ یہ سورہ رد قول اُس شخص مین نازل

ہوا ہے کہ حضرت کو طعن کرتا تھا بعدم اولاد اور ابتر کہتا تھا حقتعالی نے کہا کہ ہمنے تجھے ایسی اولاد امجاد عطا فرمائی کہ تا قیامت باقی و دائم رہے اور بعض مفسرین کا یہ قول ہے کہ مقصود کوثر سے خیر کثیر ہے اور کوثر لغت مین مصدر ہے بمعنی کثرت اور عین المعانی مین لکھا ہے کہ کوثر اوپر وزن فوعل کے ہے کثرت سے جیسے کہ نوفل نفل سے کہ مقابلہ رد قول مدعی واقع ہوا ہے آیت ان شانئک ہو الابتر یعنی جو کوئی تجھے عیب کرتا ہے اور بے نسل کہتا ہے انجام کار ابتر وہی ہے اور ابتر اسے کہتے ہین جسکی نسل نہو اور کشاف مین لکھا ہے کوثر فوعل ہے کثرت و مبالغہ پر دلالت کرتا ہے یعنی بہت بہت نقل ہے کہ ایک اعرابی کا بیٹا سفر سے آیا تھا لوگونے پوچھا کس حال مین پھر آیا کہا جاء بالکوثر یعنی آیا ساتھ خیر کثیر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ تفسیر کوثر کو خیر کثیر کے ساتھ کرتے تھے سعید بن جبیر نے اُنسے پوچھا کہ لوگ یون کہتے ہین کہ کوثر ایک ندی ہے بہشت مین کہا وہ بھی منجملہ خیر کثیر ہے معنی وہ ہین کہ ہمنے تجھے دی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیکی دونون سرا بے غایت و نہایت کہ کوئی انبیا رماتقدم مثل اُسکے نہین دیا گیا سوا تیرے اور دینے والا اسکا مین ہون کہ پروردگار جہانیان اور رواہب بے امتنان ہون فصل لربک یعنی پس عبادت و پرستش اپنے پروردگار کی بجالا کہ عزیز کیا تجھے ساتھ اپنی عطا کے اور لوا ز اور نگاہ رکھا منت خلق سے برعکس تیری قوم کے کہ عبادت غیر خدا کرتے ہین وانحر یعنی اور ذبح کر واسطے اُسکے اور بنام اُسکے برخلاف اُس قوم کے کہ بنام بتون کے ذبح کرتے ہین فصل لربک یعنی بدرستی و راستی ترا دشمن کہ تجھے دشمن رکھے تیری قوم سے ہو الابتر یعنی وہی ہے بے نسل و بے برکت قیامت تک جو کوئی پیدا ہوگا مومنون سے سب اولاد معنوی و اعقاب تیرے ہین تیرا ذکر مرفوع و بلند ہے اوپر منابر و زبان ہر عالم ذاکر کے انقراض دہر تک ابتدا بنام خدا کرتے ہین متنی دو دوبارہ تیرے نام کے ساتھ اور آخرت مین ایسی نعمتون کے ساتھ سرفراز و سربلند کرین کہ احاطہ وصف و بیان سے باہر ہے تجھ جیسے کو ابتر کہنا لائق نہین ابتر ترا عیب کرنیوالا ہے دنیا و آخرت مین کہ کوئی نام اُسکا نہین لیتا مگر ساتھ لعنت و نفرین کے ابوبکر بن عباس نے کہا کہ مراد کوثر سے کثرت ہے اور حسن بصری نے قرآن مراد رکھا ہے اور عکرمہ نے نبوت اور مغیرہ نے اسلام اور حسین بن فضیل نے تیسیر و آسانی قرآن و تخفیف شرائع مراد رکھا ہے اور بعض نے شفاعت و بعض نے معجزات اور بعض نے نبوت و قرآن و ذکر عظیم و نصر بر اعدا ارادہ کیا ہے اور بعض نے علما امت کہ العلماء ورثة الانبیاء یعنی عالم وارث پیغمبرون کے ہین روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور بقول بعض کوثر سے مراد علم ہے بقرینہ ذکر فصل لربک پیچھے اُسکے کہ نتیجہ و ثمرہ علم کا عبادت ہے اور کوئی چیز کثرت و بسطت صفت علم کو نہین پہونچ سکتی اور بعضون کے نزدیک کوثر حسن خلق ہے ثواب وہ ہے کہ کوثر مخصوص کسی چیز کے ساتھ نہین بلکہ شامل تمام صفات و کمالات کو ہے وصل بیان مین اُن چیزون کے کہ دلالت رکھتی ہین اوپر غایت فضل و کرامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہونے آپکے نبی الانبیا اور ہونا انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کا حضرت کی اُمت سے یہ آیہ کریمہ ہے آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب و حکمت ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ قال ءاقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشہدوا وانا معکم من الشہدین فمن تولی بعد ذلک

فاولٰئک ھم الفاسقون ترجمہ یعنی یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت کہ لیا اللہ تعالیٰ نے عہد وپیمان نبیوں کا کہ ہر آئینہ جو چیز میں نے دی تمھیں کتاب و حکمت سے پھر آوے تمھارے پاس ایسا رسول کہ تصدیق کرنے والا ہو اُس چیز کو کہ تمھارے پاس ہے ہر آئینہ ایمان لاؤ اُسکے ساتھ اور ہر آئینہ مدد و یاری دو اُسکو کہا خدا تعالیٰ نے کیا اقرار کیا تمنے اور لیا تمنے اوپر اسکے عہد و پیمان میرا کہا اُنھوں نے اقرار کیا ہمنے کہا حقتعالیٰ نے پس گواہ رہو تم اور مین بھی تمھارے ساتھ گواہوں سے ہون پھر جو کوئی اُلٹا پھرے اُس سے پیچھے پس وہ لوگ فاسقون سے ہین جمہور مفسرین اتفاق رکھتے ہین کہ مراد ساتھ رسول کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ خدا تعالیٰ نے ساتھ ہر ایک نبی اور انکی امتون سے عہد و میثاق لے لیا تھا کہ جب زمانہ پیغمبر آخر الزمان ادراک پاوے چاہیے کہ انکی تصدیق و اتباع بجا لاؤ اور اُس دین پیغمبر سچا جانو اور نصرت و مدد اُنکی کرو اور آیت من تولّی بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفاسقون نسبت باہم ہے پس لینا میثاق کا انبیا سے اور تاکید و تشدید اُنپر اقوی و ادخل ہے مقصود مین امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس آیہ مین اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تقدیر حیات انبیا کے اُنکے زمانہ مین مرسل ہین طرف اُنکے پس رسالت و نبوت حضرت کی عام و شامل ہے تمام خلق کو اور زمان آدم تا روز قیامت اور انبیا اور انکی اُمتین ساری امت حضرت کی ہین اور اسی جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخرت مین آدم اور انکے سوا سارے نیچے جھنڈے کے ہوونگے جیسے کہا آدم ومن دونہ تحت لوائی یعنی حضرت آدم اور انکے سوا انبیا یا عموماً سب نیچے جھنڈے میرے کے ہونگے اور اگر فرضاً انبیا علیہم السلام آپکے زمانہ مین ہوتے یا حضرت انکے وقت مین سب حضرت پر ایمان لاتے اور انکی نصرت و یاری کرتے اور اسی واسطے فرمایا لو کان موسیٰ حیاءً ما وسعہ الا اتباعی یعنی اگر ہوتا موسیٰ علیہ السلام زندہ نہ گنجایش تھی اُسے مگر میری پیروی بجہت لینے میثاق کے اور اسی واسطے عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام آپ ہی کی شریعت کے اوپر آخر زمان مین نزول فرماوینگے باوجودیکہ وہ نبی کریم ہین اور اپنی نبوت پر باقی ہین اُس سے کچھ نقصان نہین ہوا اور اسی طرح تمام انبیا بالفرض وجود انکے زمانہ حضرت مین یا فرض وجود باوجود آپکے انکے زمانہ مین ثابت و مستمر ہین اوپر رسالت و نبوت اپنی کے امتون اپنی پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہین اُنکے اوپر اور رسول طرف اُن سب کے پس نبوت حضرت کی اعم و اشمل و اعظم ہے یہ مقام تامل و فکر ہے تا کوئی یہ گمان نہ لیجاوے کہ اسجگہ نفی نبوت سائر انبیا علیہم السلام کی ہے ایسا ہی کہا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے ساتھ زیادہ تحقیق و تفصیل کے اور شیخ عبدالحق قدس سرہ صاحب مدارج النبوۃ نے کہا ہے یہ بات پوشیدہ نہین کہ ظاہر آیہ اخذ میثاق ہے انبیا سے بقرینہ ظاہر قوم حقتعالیٰ آیت لما اتیتکم من کتٰب و حکمۃ کے اور تصریح حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہے کہ مراد اخذ میثاق سے یہی موافقت و توثیق عہد یا قصد نصرت ہووے کہ سب سے وجود مین آیا اور بہت شخص پیش از وجود عنصری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان لائے ہین بلکہ تمام خلق سابق کہ بسماع خبر نبوت و فضائل و کمالات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمان سابق مین مشرف ہوے تھے اور اسقدر کافی و وافی ہے بیچ ہونے انبیا اور انکی اُمتون کے حکم مین امت حضرت

علیہ السلام کی اور ہونا آپکا رسول بہ نسبت اُنکے اور انبیا علیہم السلام خود شب اسریٰ مسجد اقصیٰ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ساتھ جمع ہوے اور آپنے امامت کی سبنے اقتدا کی اُسوقت مین ایمان لائے اور اتفاق ہے ہر چند کہ حیات
و بقاے انبیا بحیات دنیاوی ہے اور اگرچہ درمیان میثاق لینے انبیا علیہم السلام کے اپنی امتون سے ایمان و خدمت کے
بھی فضل و شرف آپکا ہے اور اورونکو نہ تھا لیکن درمیان میثاق لینے حق تعالی کے انبیا سے اُسپر اعز و اعظم و اکبر ہے پس سمجھ تو
اور اللہ کے ہاتھ توفیق ہے قول قال اللہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض یعنی
یہ جماعت ہے انبیا کی تفضیل دی ہمنے بعض کو اوپر بعض کے وقال ولقد فضلنا بعض النبیین
یعنی اور کہا ہے البتہ تحقیق فضیلت دی ہمنے بعض انبیا کو بعض کے اوپر یہ دونون آیتین نص قاطع اور دلیل ساطع
ہین اوپر تفاوت مراتب و مدارج انبیا و رسل کے اور رد ہے اوپر قول معتزلہ کے کہ قائل تفضیل نہین اور سبکو مساوی و
برابر جانتے ہین پس ایک قوم یہ کہتی ہے کہ آدم بجہت ابوت افضل ہین اور یہ قول فاسد ہے اسواسطے کہ بیان بحث
فضیلت من حیث النبوت مین ہے نہ من حیث الابوت مین پس اکثر اوقات بیٹا باپ پر فضیلت و رفعت رکھتا ہے
کمالات مین اگرچہ باپ کو باعتبار ابوت بیٹے پر تفوق ہے اور ایک قوم یہ کہتی ہے کہ سکوت و خاموشی اس مقام مین اولی اور
انسب ہے لیکن بعد از نطق نص قرآنی بہ تفضیل بعض کے بعض کے اوپر اور جاری عصمت و سکوت حسن و محمود نہین اور فرمایا
اللہ تعالی نے منهم من کلم اللہ اور بعض پیغمبرون سے وہ ہین کہ کلام کیا حقتعالی نے اُنکے ساتھ مفسرین نے کہا ہے
کہ مراد اُس سے موسی علیہ السلام ہین کہ حق سبحانہ تعالی نے بیواسطہ اُنسے کلام کیا پس یہ آیہ نص نہین ہے اور تخصیص موسی
علیہ السلام کی کہ کلام کیا حق سبحانہ نے اُنکے ساتھ بیواسطے اور حالانکہ ثابت اور متحقق ہوا ہے کلام سید المرسلین صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا یا رب العالمین شب معراج مین بیواسطہ مگر وہ کہ کلام موسی علیہ السلام کا بوجہ خاص ہووے اور بسبب
اسی وجہ کے خاص ہے اطلاق کلیم اُسپر جیسے کہ کہتے ہین کلام نفسی سنا یا ہر جہت سے اور جسوقت آنحضرت فوق العرش
جلوہ افروز ہوے اور اُس جگہ پہونچے کہ منتہای علوم خلائق ہے اور کوئی وہان نہین پہونچا پس کلام اور ورای کلام
درجات و کمالات سے جو کچھ کہ آپکو حاصل ہوا بہ نسبت اورون کے اعلی و اتم و اکمل ہے چنانچہ اشارہ فرمایا حق
تبارک و تعالی نے ساتھ اُس قول اپنے کے ورفع بعضهم درجات یعنی اور بلند کیے بعضون کے درجے + بالاتفاق
مفسرین کے مراد اُس بعض سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ اس ابہام مین نہایت تعظیم فضل و بلند قدر انکی ہے
کہ عارف و ماہر اسالیب کلام عربیہ اُسے خوب جانتے ہین اور علمانے کہا ہے کہ تفضیل انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین
کی تین وجہ سے ہوتی ہے یا باعتبار معجزات یا باعتبار اُمت یا ذات پس آیات و معجزات حضرت کے اظہر و اقوی و
ابہر ہین اور اُمت آپکی ازکی و اعلم و اکثر اور ذات شریف مخصوص بمراتب علیہ و مناقب سنیہ کلام و خلقت و روایت و
سوا اُسکے لطائف و تحف سے شک نہین کہ جناب رسالت مآب باعتبار مراتب و مناصب یگانہ کے انبیاء سالفہ سے مرتبت و
شرف رکھتے ہین حدیث شفاعت مین دیکھنا چاہیے کہ محکمۂ محشر مین تمام خلائق بقصد طلب شفاعت کیواسطے آدم و نوح
ابراہیم موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کے پاس جاکر التماس شفاعت کرینگے اور ہر ایک بعجز و ناتوانی اپنی کے تحمل اس بار عظیم سے

اعتراف واقرار کرینگے اور کہینگے یہ کام ہمارا نہین پس سب لوگ مضطر و مضطرب آپکے پاس مایوس ہوکر حاضر ہونگے
حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین فرماوینگے کہ البتہ بوعدۂ الٰہی آیت ولسوف یعطیک ربک فترضی
ترجمہ کے یہ کام میرا ہی پس بارگاہ عزت مین جاوینگے الی آخر الحدیث اور فرمایا انا سید
ولد آدم یعنی مین سردار اولاد آدم کا ہون وانا اکرم ولد آدم یعنی ہین بزرگترین ہون
اولاد آدم کا وانا سید الناس یوم القیمة یعنی اور مین ہون سردار بنی نوع انسان کا دن
قیامت کے اور اولی استدلال ساتھ حدیث ومن دونہ تحت لوائی کی ہی کہ ترجمہ اسکا اوپر گذرا اور بعضنے
استدلال ساتھ آیہ کریمہ کے کیا ہی آیت کنتم خیر امة اخرجت للناس یعنی تھے تم بہترین امت
علم الٰہی مین کہ باہر لائے گئے واسطے ہدایت لوگون کے شک نہین ہی کہ خیریت امت بسبب کمال انکو ہی
دین مین اور یہ تابع کمال پیغمبر کے ہی کہ اُسکے تابع و پیرو ہین اور امام فخر رازی رحمۃ اللہ علیہ نے
اس آیہ کے ساتھ استدلال کیا ہی کہ حق تعالی نے وصف کیا انبیا علیہم السلام کو باوصاف حمیدہ کے
پس ازان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا آیت اولئک الذین ہدی اللہ فبہدیہم اقتدہ یعنی انبیاء
ماتقدم ایسے ہین کہ ہدایت کی اُنہین اللہ نے پس پیروی اُنکی ہدایت کی کر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو باقتدای تمامہ انبیائے سالفہ امر کیا اور بجا آوری امر خدا کے واجب ورجب بجالائے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پیرو ہین جمیع اُن چیزونکے کہ اور انبیا دیے گئے ہین خصائل وکمائل سے پس بہ تحقیق جمع ہوئین
حضرت مین وہ چیزین کہ ہر ایک نبی مین متفرق تھیں پس بالاولی فضیلت حضرت کی اور انبیا کے اوپر ثابت
ومتحقق ہوئی اور یہ استدلال لطیف ہی اول نظر مین ایسا آتا ہی کہ آنحضرت باقتدا واتباع انبیا امر کیے گئے پس
مفضول ہوئے لیکن مراد اُس جگہ اقتدا سے موافقت ہی بسبب اُسکے کہ انبیا پہلے حضرت سے تھے اسی سبب سے
لفظ اقتدا اطلاق کیا گیا جیسے کہ باتباع ملت ابراہیم امر کیے گئے اور ایک وجہ اور فضیلت حضرت کی یہ ہی
کہ دعوت آپکی اکثر بلاد وامصار عالم مین بہ نسبت سائر الانبیا زیادہ ساری وجاری ہی پس انتفاع اہل دنیا کا
بدعوت حضرت علیہ السلام اکثر واکمل واشمل ہوا انتفاع ساری امم سے بدعوت سارے انبیا ونکے پس آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سارے انبیاؤن سے افضل واکرم ہوے ساتھ دلیل خیر الناس من ینفع الناس
یعنی بہترین آدمیون کا وہ ہی کہ نفع پہونچاوے لوگون کو لیکن وہ جو قرآن مجید مین واقع ہوا ہی آیت
لا نفرق بین احد منہم یعنی تفریق وجدائی نہین کرتے ہم درمیان کسی ایک کے جماعت انبیا سے
اور حدیث صحیحین مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہی لا تفضلونی علی الانبیاء یعنی نہ فضیلت
دو مجھے اوپر انبیا کے۔ اور ایک روایت مین ہی لا تفضلوا بین الانبیاء یعنی تفضیل نہ دو درمیان انبیا کے
کہ ایک کو دوسرے سے بہتر کہو اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے لا تخیروا بین الانبیاء روایت کی ہے
یعنی فیما بین انبیا ایک کو دوسرے سے بہتر مت پکڑو اور ربیع حدیث ابن عباس کے کہ مسلم نے روایت کی ہی

آیا ہو کہ نہیں لائق بندہ کو کہ کہے میں بہتر یونس بن متی سے ہون اور حدیث ابو ہریرہ مین بروایت شیخین یعنی بخاری و مسلم کے آیا ہو کہ جو کوئی کہے مین بہتر یونس بن متی سے ہون پس تحقیق وہ جھوٹا ہی جواب یا ہی علمانے کہ مراد بقول عزوجل آیت لا نفرق بین احد منهم تفریق ایمان مین ہو کہ بعض پر ایمان لاوین اور بعض پر نہ لاوین جیسے کہ فرمایا آیت ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ترجمہ یعنی بدرستی و راستی جو لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھ خدا کے اور اسکے رسولون کے اور چاہتے ہین کہ تفریق کرین اللہ اور پیغمبرون اسکے مین اور کہتے ہین کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہین اور بعض پر نہین اس سے معلوم ہوا کہ ایمان لانا بعض انبیا کے اوپر اور انکار کرنا بعض کے ساتھ حقیقت مین تکذیب سب انبیا کی ہی اور جہت اتحاد کلمہ اسلام کے اور اسی پر عمل کیا ہی [illegible] علمانے قول حقتعالی کو آیت وان یکذبوک فقد کذبت رسل من قبلک یعنی اور اگر جھٹلاتے ہین تجھے کافر پس تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر پہلے تجھسے اور تسویہ برابری پیغمبرون مین بیچ ایمان کے منافات نہین رکھتی ہین کہ بعض بعض سے افضل ہووین اور جواب دیا گیا ہی احادیث سے بوجوہ متعددہ بعضون نے کہا ہی کہ نہی تفضیل سے پیشتر نزول وحی کے تھی حضرت پر کہ تم سید انبیا اور افضل البشر و سید ولد آدم ہو لیکن قائل کو واجب ہی کہ ثابت کرے تقدیم تاریخ اور بعضون نے کہا ہی کہ تفضیل ایسی وجہ سے نہ کرے جس سے تنقیص و اہانت مفضول پر فاضل کی لازم آوے واللہ اعلم اور بعض نے کہا ہی کہ تفضیل اصل نبوت مین نہین و رسالت مین ہی اسواسطے کہ انبیا مین باصل نبوت تفاضل نہین و درمیان انکے بلکہ تفاضل باموری زائد ہی جیسے کہ بعضے رسل ہین اور بعضے اولو العزم اور یہ بات خالی خفا سے نہین تفضیل انکی یہ ہی کہ بعضون نے کہا ہی کہ تفضیل کرتے ہین ہم جسکا بلند کیا ہی رب العزت نے درجہ بعضوں کا ساتھ قرب کے اور بعضون نے کہا ہی کہ ہم اعتقاد رکھتے ہین خدا نے تفضیل دی ہی بعض انبیا کو بعض پر اور علے الاجمال اور باز رکھتے ہین اپنے تئین تفضیل آرا و عقول سے بلکہ بحکم کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ کرتے ہین ہم جیسے کہ مذکور ہوا لائق ہے فقد بر مسئلہ تفضیل بشر کا ملک پر کہ جمہور اہل سنت وجماعت کے نزدیک مشہور و معروف ہی یہ تفصیل کہ خواص بشر کہ انبیا علیہم السلام ہین افضل ہین خواص ملائکہ سے کہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و حملہ عرش و مقربان و کروبیان و روحانیان ہین ایسا ہی تفسیر کیا ہی مواہب لدنیہ مین اور عبارت عقائد یہ ہی ورسل البشر افضل من رسل الملئکۃ یعنی پیغمبر کہ بشر ہین افضل ہین ان پیغمبرون سے کہ ملائکہ ہین اور شعب الایمان مین اسپر تنصیص کی ہی اور جو قول کہ متقدمین و متاخرین نے نقل کیا ہی وہ یہ ہی کہ رسل بشر افضل ہین رسل ملائکہ سے اور اولیاء بشر افضل ہین اولیاء ملائکہ سے انتہی اسی پر تمام ہوا قول شعب الایمان والیکا اور قید جمہور اہل سنت وجماعت کی اسواسطے لگائی ہی کہ بعضے اشاعرہ طرف تفضیل ملائکہ کے گئے ہین اور قول مختار قاضی ابو بکر باقلانی کہ عمدہ اہل مذہب اشاعرہ اور شاگرد شیخ ابو الحسن اشعری کا ہی یہی ہی اور ابو عبد اللہ حلیمی بھی اسی طرف گیا ہی اور کلام امام غزالی سے بعض مواضع مین ایسا ہی سمجھا جاتا ہی اور بعض کا قول یہ ہی کہ ملائکہ من حیث التجرد والقرب افضل ہین اور بشر بحیثیت کثرت ثواب افضل ہین اور مراد اہل سنت کے ساتھ فضیلت کی کثرت ثواب ہی جیسے کہ پیغمبر کے یارون مین اور شیخ

تاج الدین سبکی نے کہ اعظم علماء مذہب شافعیہ کا ہے اور علم مین پایہ بلند رکھتا ہے یون کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو مدت عمر اپنی
مین مسئلہ افضلیت مخطور و معلوم نہووے لا لفیاً دلا اثباتاً تا امیدوار ہون مین کہ قیامت مین مسئول نہووے اور ظاہر
یہ بات ہے مسئلہ فضلیت ملک و بشر مین علوم مینی ہے و لیکن طرفین کی کتابون کلامیہ مین مذکور ہے اور ملائکہ بھی باہم
تفاضل رکھتے ہین سب مین افضل جبرئیل علیہ السلام ہین کہ انھین روح الامین و مظہر علم و حامل وحی کہتے ہین اور
تین فرشتے دوسرے کہ میکائیل و اسرافیل و عزرائیل ہین سب ملائکہ سے افضل ہین اور در آنکہ انکے گروہ ملائکہ ہین
فاضل و مفضول ہین۔ جاننا چاہیے کہ رسل انبیا سے افضل ہین اور رسل مین بھی باہم تفاضل حاصل ہے لیکن سب مین
ہمارے پیغمبر محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم افضل ہین کہ وہ سید المرسلین خاتم النبیین افضل الخلائق اجمعین ہین اور انکی
آل و اصحاب و اتباع کہ راہ نمایان راہ حق اور زندہ کرنے والے علوم دین کے ہین اور علما و انبیا مین بھی اختلاف ہے
اور مشہور اس بات مین کہ حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ ہے نزدیک ابن مردویہ کے چنانچہ سوال کیے گئے رسول خدا عدد انبیا سے
فرمایا چوبیس ہزار پھر عدد مرسلین سے فرمایا تین سو تیرہ اور انبیا کہ قرآن مین مذکور ہین نام انکے یہ ہین آدم
علیہ السلام اور نوح علیہ السلام اور صالح علیہ السلام اور ہود علیہ السلام اور ابرہیم علیہ السلام۔ لوط علیہ السلام۔ اسمعیل علیہ السلام
اسحاق علیہ السلام یعقوب علیہ السلام۔ یوسف علیہ السلام۔ ایوب علیہ السلام شعیب علیہ السلام موسی علیہ السلام۔ یونس علیہ السلام
داود علیہ السلام سلیمان علیہ السلام الیاس علیہ السلام الیسع علیہ السلام۔ زکریا علیہ السلام یحیی علیہ السلام عیسی علیہ السلام او
ذو الکفل علیہ السلام نزدیک اکثر مفسرین کے اور قرآن مجید مین آیا ہے کہ قصہ بعض انبیا حضرت پر ظاہر کیا ہے اور بعض کا نہین کیا
جیسے کہ اس آیہ سے مفہوم ہوتا ہے آیت منهم من قصصنا علیك الآیۃ اس جا سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے انبیا
علیہ السلام کا قصہ حضرت کے اوپر ظاہر نہین کیا و حصل اعظم و اعلی اُس چیز کا کہ اظہار کیا ہے حق سبحانہ تعالی نے
کرامت و مکارم حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کتاب مجید اور فرقان حمید مین قصہ اسری ہے
سُبحان الذی اسری اور والنجم مین کہ منطوی و مشتمل ہے اوپر عظم قدر و منزلت اور علو درجت و قرب و
مشاہدہ آیات و عجائب قدرت حق جل و علی سے نظم احمد مرسل کہ نبشتہ قلم + حمد بنام وی رحامیم ہم + ابلق ایام
بر آخر کش + غاشیہ فقر و تفاخر کش + تیغ کشیدہ قلم انداختہ + فتنہ ز تیغش علم انداختہ + گوے زمین برده
بچوگان خود + حقہ میدانش ازل تا ابد + نہ فلک از نام محمد مقیم + ہر دو جہان در حد نامش و میم + اے بخشش گنج خدا را
کلید + گوہر آن گنج تو کردی پدید + غرہ ماہ از خم ابروی تست + طرہ شام از شکن موے تست + ہر تو و شیل را تو ہمہ
ظل لواے تو پناہ ہمہ + از عمل خویش ندارم امید + بر کرم تست ہزار عتمید + این ہمہ گستاخی ما بر گناہ + زان سبب آمد کہ
تو ئی عذر خواہ + صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم و عظم و کرم سے حفظ و عصمت آپکی ہے اعدا سے خصوصاً مشرکان مکہ و مدینہ
جیسے کہ فرمایا ہے آیت واللہ یعصمك من الناس اور اللہ محافظت و پاسبانی کرتا ہے تیری شر لوگون سے
جسوقت یہ آیہ نازل ہوئی فارغ ہوے کید اعدا سے آیت واذ یمکر بك الذین کفروا لیثبتوك او
یقتلوك او یخرجوك الآیۃ یعنی یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جسوقت مکر کیا تیرے ساتھ کافرون نے

تا قید کرین تجھے یا قتل کرین تجھے یا نکالین تجھے مکہ سے یہ معاملہ ابتدائے ایام ہجرت مین تھا جیسے کہ قصہ اسکا معروف ومشہور ہے
اور قول حقتعالی آیت الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ یعنی اگر تم نصرت ویاری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہین کرتے
پس تحقیق یاری دی اسے اللہ تعالی نے دفع اور دور رکھی حق سبحانہ نے حضرت سے اس قصہ مین ایذا مشرکون کی بعد
تعین انکے ہلاک حضرت مین اور اتفاق انکا اس امر مین اور اندھا کر دینا انکی آنکھون کا نزدیک خروج آپکے انکے آگے سے
اور غفلت انکی طلب سے غار مین اور باوجود تیقن کے روگردانی انکی طلب حضرت سے اور ظہور آیات ونزول سکینہ و
شہود معیت حق سبحانہ تعالی اور یہ اعاظم معجزات اور آیات بینات کا ہے کہ اپنے محل مین مذکور ہوئے اور حفظ وعصمت
الہی تعالی شانہ مین سے اپنے حبیب کو یہ آیہ ہے آیت اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا
یعنی وقتیکہ کہتا تھا پیغمبر اپنے صاحب یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو غار مین غم نہ کھا تحقیق اللہ ساتھ ہمارے ہے
اور مثل اسکے موسی علیہ السلام سے بھی ظاہر ہوا ہے بوقت برآمد انکے بنی اسرائیل کے ساتھ اور تعاقب فرعونیون کا
انکے پیچھے لیکن شہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شہود موسی علیہ السلام مین فرق ہے کہ حضرت کی نظر اول جو درحق
تبارک وتعالی پر پڑی کہ ان اللہ معنا فرمایا اور نظر اول موسی علیہ السلام اپنے نفس پر پیچھے اللہ پر کہ ان
معی ربی کہا یعنی بدرستی ساتھ میرے میرا پروردگار ہے ہر چند یہ دونون قسام شہود وقرب سے ہین لیکن اول اتم و
اقرب ہے دوسرے سے کہ اول مصداق ما رأیت شیئا الا ورأیت اللہ قبلہ کا ہے یعنی نہین دیکھی مین نے کوئی چیز
مگر دیکھا اللہ کو پہلے اسکے اور ثانی ماصدق ما رأیت شیئا الا رأیت اللہ بعدہ کا ہے یعنی نہین دیکھی مین نے
کوئی چیز مگر دیکھا اللہ کو پیچھے اسکے اول طریقہ جذب کا ہے اور ثانی طریقہ سلوک کا اور کہا اللہ تعالی نے آیت
ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم یعنی بہ تحقیق دیا ہمنے تجھے مثانی سے اور قرآن عظیم
مراد سبع مثانی سات سورہ دراز کہ مقدم ہین سورتون قرآنی کے اوپر کہ اول انکا الم ہے اور آخر سورۂ انفال یا توبہ
کہ دونون ایک سورہ کے حکم مین ہین اور مراد قرآن عظیم سے ام القرآن یعنی الحمد ہے یا سبع المثانی ام القرآن کہ سات
آیتین ہین یعنے سورۂ فاتحہ اور قرآن عظیم باقی قرآن اور تسمیہ قرآن کا ساتھ مثانی کے کئی وجہ سے ہے یا بجہت اسکی
کہ مثنی مکرر کیے گئے ہین قصے اسکے یا باعتبار اسکے کہ ثنا کرنے والا ہے حق تبارک وتعالی کی یا اسپر ثنا کی گئی ہے ساتھ
بلاغت واعجاز کے اور کہا اللہ تعالی نے آیت وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا
یعنی اور نہین بھیجا ہمنے تجھے مگر طرف تمام خلق کے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور فرمایا آیت قل یا
ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا یعنی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدرستی مین بھیجا ہوا خدا کا
ہون تم سبکی طرف یہ بھی خصائص حضرت سے ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے وما ارسلنا من رسول الا بلسان
قومہ لیبین لہم یعنی اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتھ زبان انکی قوم کے تا بیان کرے احکام خدا ساتھ انکے
پس تخصیص کیا اور رسولون کو ساتھ انکی قوم کے اور بھیجا حضرت کو طرف کافہ خلق کے جیسے کہ حضرت فرماتے ہین
بعثت الی الاسود والاحمر یعنی بھیجا گیا مین طرف سیاہ وسرخ کے کہ سیاہ عرب ہین اور عجم سرخ وسفید اور فرمایا حق تعالی نے

آیت النبی اولی بالمومنین من انفسهم وازواجه امهاتهم یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت نزدیک ہین ساتھ
مومنون کے ذاتون انکی سے اور ازواج حضرت انکی مائین ہین حکم حضرت کا نافذ وجاری ہے جیسے کہ خواجہ کا اپنے غلام پر
اور بعضون نے کہا ہے کہ اتباع حضرت کے حکم کا اولی ہے اتباع رائے اپنی نفس سے اور یہ مبنی باب وجوب اتباع محبت حضرت
مین تفصیل واضح وروشن ہے مین انشاء اللہ تعالی اور ازواج مطہرات حضرت کہ مائین مومنون کی ہین حرمت نکاح مین بعد
حضرت کی بجہت کرامت وخصوصیت حضرت کے اور بسبب اسکے کہ یہ ازواج حضرت کی ہین آخرت مین اور قرأة
شاذہ مین آیا ہے وهو اب لهم یعنی اور حضرت باپ ہین خاص مومنون کے اور فرمایا اللہ تعالی نے آیت
وانزل اللہ علیک الکتب والحکمة وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما
یعنی اتاری اللہ نے اوپر تیرے کتاب وحکمت اور سکھایا تجھے جو چیز کہ تو نہ جانتا تھا اور ہے فضل خدا کا تجھ پر بڑا کہ دریا
کسی شخص کی اسکی کنہ کو نہین پہونچی اور آیات قرانی کہ متضمن فضل وکرامت انحضرت کے اور دال ہین بہت ہین
احاطہ تحریر مین نہین آسکتے اور حقیقت مین سارا قرآن بعد حمد وثناے الہی بیان اوصاف وکمالات حضرت
رسالت پناہی ہے اسکے بیان مین درازی کلام بہت ہوتی ہے اسواسطے چند آیات بطور اختصار لکھی گئین وصل بیچ بیان
دور کرنے شبہات کے بعض آیات مبہمات ومبہمات قرانی سے کہ بادی النظر مین [illegible] دال ومشعر بتقصیر وانحطاط درجہ
اس جناب بابرکت کے ہین اور حقیقت مین قبیل متشابہات سے کہ علمانے معانی لائقہ وتاویلات رائقہ کے ساتھ
رائع تحقیق کیا ہے انمین سے ایک یہ قول حقتعالی ہے آیت ووجدک ضالا فهدی کہ نسبت ضلالت سابقہ
حضرت کی طرف اور رفع اور دور ہونا اسکا ساتھ ہدایت کے کرتا ہے جاننا چاہیے کہ سارے علما اس بات پر متفق ہین
کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ پہلے نبوت سے اور نہ پیچھے نبوت کے متصف بہ رسوم ضلالت وگمراہی ہوے ہین اور
بشارت وتائید اکثر حضرت کی توحید وایمان وعصمت پر واقع ہوئی ہے اور اسی طرح تمام انبیا ومرسلین
صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین بھی ایسے ہی مشمول ومحمول ہین اور کسی اہل اخبار نے نقل نہین کیا کہ کوئی انبیا ومرسلین
کے ساتھ صفت نبوت ورسالت کے متصف اور مجتبی ہوا ہے پہلے اس منصب جلیلہ سے ساتھ کفر وشرک وفسق وضلالت
کے موصوف ومعروف ہوا اور مستند اس باب مین نقل ہے البتہ اختلاف اسمین ہے کہ آیا عقلاً جائز ہے یا نہین
فرقہ معتزلہ اسطرف گئے ہین کہ عقلاً جائز نہین کہ یہ بات موجب تبعید اور باعث تنفر ہے اور نزدیک اہل سنت و
جماعت کے جائز ہے کہ حقتعالی ایک شخص کو چاہ ضلالت وگمراہی سے نکال کر اور بذریعہ ہدایت پہونچا کر مرتبہ
نبوت ورسالت پہونچا دے لیکن نقل ودلیل سمعی اسپر دلالت نہین کرتی اسواسطے کہ سب انبیا پیش از نبوت
جہل وکفر وشرک سے بہ نسبت بازی اور فسق ومعاصی سے کہ موجب نفرت ونقص کا ہے معصوم ومبرا ہین
اور بعد از نبوت کبائر سے مطلقاً اور صغائر سے عمداً وسہواً ونسیاناً اور [illegible] اغلاط وغفلت سے بچ جانے
رضا وغضب وجد وہزل اس چیز مین کہ تعلق بہ تشریع ملت وتبلیغ امت رکھے معصوم ومحروس ہین سیما سید انبیا
وافضل رسل صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کی عصمت انکی سب سے اتم اور اکمل اور رتبہ اعلی وارفع ہے اور جو کوئی بہ نسبت

بنسبت

حضرت کے ساتھ چیز ناپسند پیدا اور سوء ادب کے در بارے گویا ضلالت و گمراہی مین پڑے اسواسطے کہ ذات
حمیدہ صفات حضرت کی اول سے پاک و آراستہ و پیراستہ مخلوق ہوئی ہے تا کسی عیب و نقصان کو بدامان عزت و
جلال حضرت کے مجال وصول نہین ہے تا بہ تعلیم و آداب دراجہ حاجت ہو کہ او خود از آغاز آمد مؤدب ہے جاننا
چاہیے کہ یہان ادب و قاعدہ ہے کہ بعضے علمائے اہل تحقیق نے ذکر کیا ہے کہ شناخت و رعایت اسکی موجب
حل اشکال و سبب سلامت حال ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر جناب ربوبیت سے کوئی خطاب عتاب و سطوت و سلطنت
و استغنا و استعلا واقع ہوا بہ نسبت حضرت کے انک لا تہدی اور لیحبطن عملک اور ولیس لک من الامر
شیٔ اور ترید زینۃ الحیوٰۃ الدنیا مانند اسکے یعنی ہرگز تو اے محمد اختیار ہدایت نہین رکھتا اور سراینہ حبط
و ضائع ہو جاوینگے عمل تیرے اور نہین واسطے تیرے کوئی چیز امر سے اور چاہتا ہے تو آرایش و زیبایش زندگانی
دنیا کی یا جناب نبوت سے عبودیت و انکسار اور افتقار و عجز و مسکنت وجود مین آئی ہو مثل انما انا بشر مثلکم و
اغضب کما یغضب العبد ولا اعلم ما وراء الجدار وما ادری ما یفعل بی ولا بکم یعنی سوا اسکے
نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے اور غصہ کرتا ہون مین جیسے کہ بندہ غصہ کرتا ہے اور نہین جانتا مین کہ پیچھے
دیوار کے کیا ہے اور نہین جانتا مین قیامت کو کیا معاملہ کیا جاوے میرے ساتھ اور نہ یہ کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ
پیش آوے اور ہمکو اسکے بیچ مین نہین لازم کہ اسمین دخل کرین بلکہ اوپر حد ادب اور سکوت و خاموشی کے
توقف کرین خواجہ کو اختیار ہے کہ اپنے بندے کے ساتھ جو کچھ چاہے سو کرے اور کہے اور استعلا و استغنا ظاہر کرے
اور بندہ بہ نسبت اپنے خواجہ کے بندگی و فروتنی و عجز و انکسار دکھاوے غیر کو کیا مجال و طاقت و یارا
کہ اس مقام راز و نیاز مین دخل کرے اور حد ادب سے باہر آوے کہ یہ مقام پاؤن پھسلنے اکثر ضعیف الایمان اور جاہلون اور
نقصان انکے کا ہے اور اللہ سے ہے امید توفیق عصمت و مدد کی جاننا چاہیے کہ مفسرین نے بیچ تفسیر و تاویل اس
آیت ووجدک ضالا فہدیٰ کے وجہ کثیرہ بیان کیے ہین اول یہ کہ پایا حضرت کو ضال و نادان معالم نبوت و
احکام شریعت سے پس ہدایت بہ تعلیم و تلقین فرمائی اور یہ قول ابن عباس اور حسن اور ضحاک اور شہر بن حوشب سے
مروی ہے اور موید اس قول کا قول یہ ہے آیت ما کنت تدری ما الکتب ولا الایمان یعنی پہلے وحی سے طرز دعوت
خلق الی الایمان اور روش قرأت قرآن تجھے حاصل و معلوم تھی اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد ساتھ ایمان کے فرائض
و احکام ہین و الا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے نزول وحی کے بھی مومن تھے ساتھ توحید حق تعالیٰ کے اور
پیچھے فرائض نازل ہوئے کہ علم اسکا آپکو نہ حاصل تھا یا مراد ایمان تفصیلی ہے بشرائع یا مراد ایمان سے صلوٰۃ ہے جیسے
کہ بیچ اس قول سبحانہ تعالیٰ کے آیت ما کان اللہ لیضیع ایمانکم مراد صلوٰۃ ہے طرف بیت المقدس کے اور حدیث
مین آیا ہے کہ حضرت خیر البشر خدا کی توحید کرتے تھے اور بتون کو برا جانتے تھے اور حج اور عمرہ ادا کرتے تھے زمانہ جاہلیت
مین ثانی یہ کہ روایت کی گئی ہے مرفوعاً کہ اتفاقاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ اپنے جد امجد عبد المطلب کے
پاس سے گم ہوئے تھے چھٹپن مین حضرت فرماتے ہین کہ مین مارے بھوک کے قریب ہلاکت ہو گیا تھا کہ راہ دکھائی مجھے

میرے پروردگار نے ایسا ہی ذکر کیا ہے امام فخر الدین نے اور اسی طرح ہے مواہب میں اور مشہور یون ہے کہ حلیمہ شیر دہ آپکی اپنے گھر سے حضرت کو مکہ میں لاتی تھیں تا اہل و عشائر میں لا کر سونپ دے راہ میں سے حضرت کھو گئے اور ظاہر مراد امام کی بھی یہی ہے ثالث یہ کہ ضلال بمعنی ضل الماء فی اللبن سے ہے یہ کتب بولتے ہیں جبکہ پانی مغلوب و مغمور ہو جاوے دودھ میں مراد یہ کہ تھا تو مغلوب کفار میں پس قوت و غلبہ عطا کیا تا ظاہر کیا تو نے دین خدا کا رابع وہ کہ جو درخت جنگل میں یکہ و اکیلا ہو اُسے ضال محاورہ عرب میں بولتے ہیں گویا حق سبحانہ فرماتا ہے کہ تو اے محمد یگانہ و یکتا و بے ہمتا تھا تو اُن شہروں میں مثل اُس درخت کی کہ وحید و فرید ہے جنگل میں اور ایمان و حیدیہ سے وہ ہے کہ ہدایت کیا حق تعالی نے خلق کو تیری طرف تا بہرہ ور ہوئے ساتھ تیرے خامس یہ کہ بسا اوقات سردار و سرگردہ کو مخاطب کرتے ہیں اور مراد اُس سے قوم ہوتی ہے یعنی پایا ہمنے تیری قوم کو گمراہ پس ہدایت کیا بسبب تیرے اور شرع تیری کے سادس یہ کہ مراد ضال سے محبت ہے یعنی پایا ہمنے تجھے مستغرق محبت اور طالب معرفت الہی کا اور وجہ تسمیہ محب کا ضال کے ساتھ بہت عام آیا ہے کہ گم ہوتا ہے ہستی و قرار و اختیار اپنے سے لقاے محبوب و معشوق میں جیسے کہ یہ دونوں آیتیں اسپر دال ہیں آیت انا لنریها فی ضلال مبین یعنی بدرستیکہ ہم دیکھتے ہیں اُس زلیخا کو گمراہی ظاہر میں آیت انک لفی ضلالک القدیم یعنی تحقیق کہ تو اے یعقوب گمراہی پہلے میں واقع ہے تو یعنی محبت قدیم بہ نسبت یوسف علیہ السلام اور یہی وجہ خاص مروی ہے عطا سے کہ وہ تابعین میں سے ہے سابع وہ کہ پایا تجھے فراموش کنندہ پس یاد دلایا تجھے اور اس توجیہ کو حالت لیلۃ المعراج پر حمل کرتے ہیں کہ دہشت و وحشت و ہیبت مقام سے آپ سب بھول گئے تھے کیا کہیں اور کیا پایا ہیں اور کس طریق پر حمد و ثنائے الہی بجالاویں پس ہدایت کیا انہیں حق تعالی نے کیفیت ثنا سے اور کہا لا احصی ثناءً علیک کما اثنیت علی نفسک یعنی شمار نہیں کر سکتا میں ثنا و تعریف کا تیرے اوپر تو ویسا ہی ہے کہ ثنا کی تو نے اپنی ذات کی اور شاید کہ بعض کسی اور وقت میں بھی حضرت سے سہو و نسیان وقوع میں آیا ہو جیسے کہ خطائے اجتہادی میں بعض نے کہا ہے پھر آگاہ کر دیا حق تعالی نے حضرت کو اسپر اور ثابت کر دیا حق و ثواب کے اوپر کریا آیہ کریمہ اسکے امتنان و احسان میں نازل ہوئی ثامن مراد وہ ہے کہ پایا تجھے درمیان اہل ضلال کے کہ مظنہ وقوع ضلال اور پڑنا ورطہ جہل و ضلال میں اُس سے مصون تھا پس معصوم و محفوظ رکھا اُس سے اور ہدایت کی واسطے ایمان آبدار شاد انکی جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے اُن دونوں آیتوں سے آیت وان کادوا لیفتنونک یعنی ہر آئینہ قریب تھا کہ فتنہ میں ڈالیں تجھے اور لقد کدت ترکن الیہم یعنی ہر آئینہ قریب تھا کہ میل کرے تو طرف انکی یا مثل اسکے اور آیات کہ دلالت اسی مطلب پر رکھتی ہیں تاسع کہ پایا تجھے متحیر بیان لطائف سیر و سلوک یعنی قرآن میں طرف تیرے پس ہدایت و رہنمائی اور کشفی اور دلاسا فرمایا ساتھ اُن آیات کے آیت ثم ان علینا بیانہ یعنی پس تحقیق ہمپر ہے بیان اسکا اور فرمایا وانزلنا الیک الذکر یعنی اتارا ہمنے تجھپر ذکر اور یہ وجہ مروی ہے جنید رضی اللہ عنہ سے عاشر مروی ہے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ میں نے کسی وقت و حال میں قصد و ارادہ عمل اہل جاہلیت کا

نہین کیا الا دو مرتبہ کہ ہر مرتبہ باز رکھا حقتعالی نے اپنے حول و قوت و فضل سے میرے تئین اُس سے اور حائل اور
سائر ہوتی عصمت و ہدایت اُسکی مجھ مین اور اُس عمل مین تا ارتکاب اُس عمل سے باز رہا مین پھر بکرم و شرف کیا مجھے
حقتعالی نے ساتھ رسالت اپنی کے اور مذکور اعمال جاہلیت کا کہ حضرت بعنایت الٰہی اُنکے ارتکاب سے باز رہے
اوپر بالتفصیل بیان ہو چکا ہی اسواسطے یہان تکرار لاطائل ہی دوسرا اور آیات موہمہ مین سے ایک یہ آیہ ہی آیت
ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک یعنی اور اتارا اور اٹھا لیا ہمنے تجھسے بوجھ تیرا کہ باعث
شکستگی پیٹھ تیری کا تھا۔ کہ ظاہر مین موہوم اثبات بار گناہ کہ سبب شکست پشت طاقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی
معلوم ہوتا ہی واسطے ازالہ مین علماء مفسرین نے بہت سے وجوہ و تاویل لکھے اور بیان کیے ہین کہ اُنکے لکھنے سے بسط
کلام ہوتا ہی ایک اُنمین سے لکھی جاتی ہی کہ مراد وزر سے گناہ امت ہین کہ واسطے اُنکے دل رؤف و رحیم حضرت شفیع المذنبین
مغموم و محزون رہا کرتا تھا پس مطمین و مستمال فرمایا کہ خاطر رافت مظاہر حضرت کو دنیا و آخرت مین آیۂ سابقہ اور آیات
لاحقہ کے ساتھ اور فرمایا آیت وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنی نہین منظور الٰہی کہ عذاب کرے اُنکو دنیا
مین باوجود ہونے تیرے کے اُنمین اور فرمایا بعدہٗ قبول شفاعت آخرت مین آیت ولسوف یعطیک ربک
فترضی یعنی قریب ہی کہ دیوے تجھے پروردگار تیرا پس راضی و خوشنود ہو ویگا تو اور قول سبحانہ تعالے
لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی چاہیے کہ بخشے اللہ تیرے واسطے اگلے گناہ
تیرے سے اور پچھلے یہ آیت عمدہ اور اشہر ہی اس مطلب مین لیکن تاویلین اُسکی علمانے ذکر کی ہین۔ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مراد ذنوب سے بر تقدیر وقوع اور فرض امکان عقل ہین نہ از روی وجود و فعل
اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد وقوع و صدور ذنوب بسہو و غفلت اور یہی تاویل طبری نے حکایت کی اور قشیری نے
اختیار کی ہی اور بعض نے کہا کہ مراد ما تقدم سے خطیئۂ آدم علیہ السلام اور تاخر سے ذنوب امت یہی حکایت کیا ہی
سمرقندی نے اور قول بعض کا یہ ہی کہ مراد ساتھ ذنب کے ترک اولیٰ ہی اور ترک اولیٰ حقیقت مین گناہ نہین ہی
اسواسطے کہ اولیٰ اور اُسکا مقابل دونون شریک ہین اباحت مین قول محقق اور مسلم اس بات مین یہ ہی کہ
یہ کلمہ تشریف و تکریم کا ہی بے اسکے کہ اسجگہ کوئی گناہ ہووے اور تمام تحقیق اس کلام کی ذکر فضایل حضرت کے
مین بآیات قرآنی گذری ہی فلیطالع ثمہ وہان دیکھ لے اور آیت یا ایہا النبی اتق اللہ ولا تطع
الکفرین والمنفقین یعنی اے نبی پرہیز کر اور ڈر خدا سے اور اطاعت و فرمانبرداری کفار و
منافقین کی مت کر۔ کہ موہم امکان عدم تقوی اور وجوب اطاعت بمقتضاے صیغۂ امر و نہی ظاہر ہی کہ مراد
استدامت اوپر تقوی کے اور عدم اطاعت کے ہی اور بعض نے کہا ہی کہ ظاہر مین خطاب ساتھ نبی کے ہی اور مراد
امت ہی اسی واسطے فرمایا آیت ان اللہ کان بما تعملون خبیرا یعنی بدرستی اللہ تمھارے عملون کا
خبردار ہی۔ اور نہ کہا بما تعمل عجب نادان اور نافہمون سے ہین کہ اس آیہ کو ظاہر پر حمل کرتے ہین اور
نسبت توہم نقص اور صدور ذنوب بعلو جناب رسالت مآب اعاذنا اللہ منہا ہم سبکو خدا اس سے

ماموں محفوظ رکھے اور اس قول حق سبحانہ تعالی میں کہ آیت فان کنت فی شک مما انزلنا الیک
فاسئل الذین یقرؤن الکتب من قبلک لقد جاءک الحق من ربک فلا تکونن
من الممترین ولا تکونن من الذین کذبوا بآیات اللہ فتکون من الخسرین
یعنی اگر ہے تو شک میں اُس چیز سے کہ اتارا ہمنے تیری طرف پس پوچھ اُن لوگوں سے کہ پڑھتے ہیں کتاب تجھ سے
پہلے البتہ تحقیق آیا ہے تیرے پاس راست اور ٹھیک تیرے رب کے پاس سے یعنی قرآن پس نہووے تو ہر آئینہ شک کرنیوالوں سے
اور ہر آئینہ نہووے تو اُن لوگوں میں کہ جھٹلایا انہوں نے ہماری نشانیوں کو پس ہوگا تو زیانکاروں سے مفسرین نے اختلاف
کیا ہے کہ مخاطب اس کلام کے ساتھ کون ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا انکے سوا کوئی اور جو کہ مخاطب آنحضرت علیہ السلام کو
لیتے ہیں انھوں نے تین وجہ کے اوپر اختلاف کیا ہے اول یہ کہ خطاب اگرچہ بظاہر حضرت کو ہے لیکن مراد تعریض بغیر ہے جیسے کہ اس آیت
میں آیت لئن اشرکت لیحبطن عملک یعنی ہر آئینہ اگر شریک کردانے تو ہر آئینہ ضائع و نابود ہو جاوینگے عمل تیرے
اور جیسے کہ قول حق سبحانہ تعالی عیسی ابن مریم علیہما السلام کے باب میں آیت ءانت قلت للناس اتخذونی
وامی الھین من دون اللہ یعنی کیا تو ہی نے کہا ہے لوگوں کو کہ پکڑو مجھے اور میری ماں کو معبود خدا کے سوا
غرضکہ اس روش کے کلام بہت مستعمل ہیں جیسے کہ بادشاہ کسی امیر کو ایک قوم کے اوپر مسلط کرے اور کہے ایسا ایسا کر
اگر ایسا اور ایسا کرے تو تیرے حق میں ایسا کرونگا ظاہر میں خطاب امیر کیطرف ہوتا ہے اور مراد رعیت ثانی یہ ہے کہ خدا
خوب جانتا ہے کہ اسکا رسول مقبول شاک یعنی شک کرنے والا نہیں ہے لیکن ایسا اوقات راہ محبت اور پیار سے
باپ اپنے بیٹے کو اور مولی اپنے غلام کو کہتا ہے کہ اگر تو میرا بیٹا اور میرا غلام ہے تو میرا حکم بجالا اور اطاعت میری کر باوجودیکہ
یقیناً جانتا ہے کہ یہ میرا بیٹا اور وہ میرا غلام ہے لیکن تشدد و تاکید کیلئے یہ بات کہتا ہے اسیطرح حق تعالی تعریضا و کنایتاً
فرماتا ہے ثالث کہ مراد اسجگہ ضیق صدر اور تنگدلی ہے ایذا و عداوت کفار سے یعنی انکی ایذارسانی اور دشمنی پر صبر کر اور پوچھ اُنکا
حال کو پہلی کتابیں پڑھنے والوں سے اور احوال انبیاء ما تقدم سے کہ کیونکر انہوں نے صبر کیا اور استقلال رکھا اپنی قوم کی
ایذارسانی اور عداوت رانی کے اوپر پس انجام کار تائید سبحانی و نصرت یزدانی نے انکی دستگیری فرمائی اور معاندین انبیا
کو مخذول و منکوب کردیا چنانچہ قرآن مصدق و محقق ان قصص کا ہے اسواسطے بوقت نزول اس آیہ کے حضرت نے فرمایا
لااشک ولا اسئل یعنی نہ میں شک کرتا ہوں اور نہ میں پوچھتا ہوں۔ ابن عباس کہتے ہیں سوگند بخدا کہ
آپنے نہ شک کیا اور نہ پوچھا شیخ عبد الحق بن سیف الدین خصہ اللہ بمزید الصدق والیقین وعصمہ عن الشک
والتخمین کہتے ہیں کہ یہاں مراد شک سے وہ معنی ظاہری نہیں ہیں کہ منافی و مباین تصدیق کی ہوویں بلکہ
ایک حالت ہے کہ پیش از معاینہ و مشاہدہ کہ موجب اطمینان قلب ہووے حاصل ہوتی ہے اور موید حمل خطاب بر غیر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قول حق تعالی کا ہے آیت قل یا ایھا الناس ان کنتم فی شک من دینی الآیۃ
یعنی کہ اے محمد اے لوگو اگر تم ہو شک میں دین میرے سے ولیکن قول حق تعالی کا آیت ولو شاء اللہ
لجمعھم علی الھدی فلا تکونن من الجھلین یعنی اگر چاہتا خدا ہر آئینہ جمع کرتا سب آدمیوں کو ہدایت کے

اوپر بس نہو تو نادانون سے قاضی عیاض نے کہا ہے مراد یہ نہین کہ ہو نادان باوجودیکہ اگر مشیت الٰہی تقاضا کرے جمع کرے سب لوگون کو
اوپر ہدایت کے اسواسطے کہ اثبات جہل ہے ساتھ ایک صفت کے صفات حقتعالی سے اور جہل بصفات الٰہی جائز نہین اوپر انبیاء کے
خصوصاً اوپر سید الوریٰ کے بس مقصود بیان وعظ و پند حضرت کی ہے کہ انپر امور مین تشبیہ بشبہات جہال کرین یہ دلیل ہے اس بات پر نہین
کہ حضرت مین صفت جہل ہے کہ اُس سے منع کیا ہے بلکہ امر کیا ہے اوپر التزام صبر کے مخالفت اور اعراض قوم سے کہ باہر آنا ثبات و
صبر سے عادت و خصلت جاہلون کی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ خطاب اُمت کو ہے کہ تم جاہلون سے نہو جیسے کہ اور مواضع مین کہا ہے
اور مثل اُسکے قرآن مین بہت ہے اور ایسا ہی قول حقتعالی مین آیت وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن
سبیل اللہ یعنی اور اگر اطاعت کرے تو اکثر انکی کہ زمین مین ہین یعنی کفار گمراہ کرینگے تجھے راہ خدا کی سے کہ مراد حضرت
نہین بلکہ غیر حضرت اور ایسا ہی آیت وان تطیعوا الذین کفروا الآیۃ یعنی اور اگر اطاعت کرو تم انکی جو کافر ہے اور
آیت فان یشاء اللہ یختم علی قلبک پس اگر چاہے اللہ مہر کر دے اوپر دل تیرے کے ساتھ صبر کرنے کے اوپر
اذیت کفار کے اور مثل اسکے اور آیتین کہ مراد سب جگہ غیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جیسے کہ گذرا اور اللہ تعالی امر و نہی
کرتا ہے اپنے حبیب کو ساتھ جس چیز کے کہ چاہتا ہے حالانکہ حضرت سے کبھی وہ چیز وقوع مین نہین آئی جیسا کہ کہا آیت
ولا تطرد الذین یدعون ربھم الآیۃ یعنی اور دور مت کر اور مت ہانک انکو کہ پکارتے ہین اپنے پروردگار کو
صبح اور شام حالانکہ حضرت نے کبھی انھین طرد نہین فرمایا اپنے پاس سے اور قول حق سبحانہ آیت وان کنت من قبلہ
لمن الغافلین یعنی اگرچہ تھا تو پہلے اسکے غافلون سے مراد نہ غفلت آیات حق سے ہے بلکہ مقصود غفلت قصۂ
یوسف علیہ السلام سے کہ کبھی مخطور دل مبارک اور مسموع گوش شریف نہوا تھا مگر بوحی الٰہی اور سوا اسکے بہت آیات فرقانی
اور اقوال سبحانی ایسے مضامین موہمہ کے اوپر دال ہین کہ ان سب کے بیان مین طوالت کلام حاصل ہوتی ہے اسواسطے بعض پر
اختیار کیا گیا وصل بیان مین ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتب سابقہ مین اور تعظیم و تبجیل آپکی اور اخبار انکی
رسالت و کمالات کا توریت و انجیل مین اور اقرار اہل کتاب کا اُسکے ساتھ قال اللہ تبارک و تعالی آیت الذین
یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل یامرھم بالمعروف
وینھاھم عن المنکر یعنی کہا خدا بابرکت و برتر نے جو لوگ کہ پیروی کرتے ہین بھیجے گئے خبر دینے والے ناخواندہ کی
ایسا ناخواندہ کہ پاتے ہین تعریف اسکی لکھی ہوئی اپنے پاس توریت و انجیل مین حکم کرتا ہے انھین ساتھ امور شرعیہ کے
اور روکتا ہے انھین اشیاء نامشروعہ سے اور یہ بڑی دلیل ہے اوپر صدق آنحضرت کے کہ خبر دیتی ہے ساتھ ہونے
احوال و صفات انکی کتاب یہود و نصاریٰ مین اور الزام انکا اُسکے ساتھ کہ اگر مطابق واقع نہوتا البتہ موجب نفرت و
تکذیب انکی کا ہوتا خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حالانکہ وہ حقیقت مین خوب جانتے اور پہچانتے تھے
احوال صدق نبوت حضرت کا اور ایسا کوئی یہودی نہ تھا کہ وصف آپکا توریت و انجیل مین نہ پڑھا تھا اور مدینہ
طیبہ مین بہولے دریافت سعادت ملازمت حضرت اور دیکھنے علامات ظہور اُسکے مین بیٹھے تھے اور ہمیشہ منتظر طلوع کوکب
دولت پیغمبر آخر الزمان رہتے تھے اور نصاریٰ کہ معادات و مخالفت رکھتے تھے ساتھ بعثت پیغمبر آخر الزمان کے استفتاح

دست انتظار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ نزدیک پہونچا ہی وہ وقت کہ سایۂ دولت نبی آخر الزمان مین دمار روزگار تمام
مخالفین و معاندین و مکذبین کا نکالین ہم اور انکے باپ دادا بوقت ارتحال اس عالم سے وصیت نامے لکھکر
اپنی اولاد کو دیتے تھے اور یہ بات کہتے تھے کہ ہمارا سلام پیغمبر علیہ السلام کو پہونچانا اور کہنا کہ ہمنے تمہارے
اشتیاق مین جان دی اور با ایمان اس جہان سست بنیان سے کوچ کیا ہی قولہ تعالی یعرفونہ کما یعرفون
ابناءھم حق تعالی فرماتا ہی کہ یہ کافر آنحضرت کو پہچانتے ہین جیسے کہ پہچانتے ہین اپنے بیٹون کو کہ بوجود انکی علم یقینی تھوڑی
رکھتے ہین بخلاف باپ دادا کے کہ علم انکا بسماع و اخبار حاصل ہی لیکن جب اس نور نے ظہور کیا سابق شقاوت ازلی نے
نشان کشان انہین حسد و عناد و تکذیب مین ڈالا اور کفر انکار اختیار کیا اور دیدہ و دانستہ براہ کتمان حق
جان کر تحریف و تغیر کتاب اللہ کر دیا اور محبت دینار و درم اور حب ریاست واثر دن مین بدرک اسفل شقاوت
و خسارت و ذلت پہنچ گیے اور باوجود تحریف و تغیر اب تک دلائل نبوت و رسالت اور اعلام شریعت انکی کتاب مین
واضح و لائح ہین اور روایت ہی کہ نام حضرت کا سریانی زبان مین مشفح اور مشفح ہی کہ معنی اسکے محمد ہین اسواسطے کہ
شفح انکی زبان مین بمعنی حمد ہی جیسے حمد خدا تعالی کی کرتے ہین اور کہتے ہین شفحالاہا بمعنی الحمد للہ پس جو شفح بمعنی
حمد ہوا مشفح بمعنی محمد ہووے اور احوال و صفات و علامات و امارات نبوت حضرت اور زمان بعثت و خروج
انکا متیقن و مستبین تھا جس روز کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے عبد اللہ بن سلام کہ
احبار و اشراف یہود اور اولاد یوسف علیہ السلام سے تھا ایمان لایا اور جس روز سے کہ خروج آنحضرت کا مین سنتا تھا اسی
دن سے منتظر حصول سعادت لقاے شریف تھا بیت مدتے بودکہ مشتاق لقایت بودم + لاجرم روی ترا
دیدم واز جان رفتم + اور جب بلقاے شریف مشرف ہوا آپنے پوچھا کہ ابن سلام تو ہی ہی عالم اہل یثرب نے کہا
نعم یعنی ہان فرمایا مین تجھے سوگند خدا کی دیتا ہون کہ جسنے توریت بھیجی ہی آیا پاتا ہی تو ذکر و توصیف میری
کتاب خدا مین کہا البتہ گواہی دیتا ہون مین کہ تو رسول خدا ہی اور خدا ظاہر و غالب کرنے والا تیرا ہی
اور دین تیرا سب دینون کے اوپر غالب ہی اور پاتا ہون مین صفت تیری کتاب خدا مین کہ خدا نے
بھیجا ہی شاہد اوپر امت کے تصدیق و تکذیب نجات و ہلاک انکی اور بشارت دینے والا مطیعون کا ساتھ ثواب کے
اور ڈرانے والا عاصیون کا ساتھ عقاب کے اور حرز امیین کہ مراد اس سے عرب ہین کہ اکثر خط و کتابت نہین رکھتے
اور تعلیم و تعلم نہین جانتے باوجودیکہ جناب حضرت سید الوری لیث دین پناہ تمامہ علما ہین تخصیص عرب بجہت بعثت حضرت کے
انمین اور قرب انکا آپکے ساتھ دیا بجہت غلو و انہماک انکی تھی جہل و ضلالت مین کہ بعد مقام علم و ہدایت سے دوسری
روایت مین آیا ہی کہ ابن عباس نے کعب سے پوچھا کہ کیونکر پاتا ہی تو نعت رسول مقبول کی توریت مین کہا یون
لکھا ہی محمد بن عبد اللہ عبدی المختار مولدہ بمکۃ و مھاجرہ بالمدینۃ و ملکۃ بالشام و لا فظ
و لا غلیظ و لا سخاب بالاسواق و لا یجزی بالسیئۃ السیئۃ و لکن یعفو و یغفر یعنی محمد بیٹا عبد اللہ کا بندہ
میرا ہی مختار کہ مولد اسکا مکہ ہی اور مہاجرت اسکی مدینہ اور ملک اسکا شام نہین ہی درشت خو اور نہ سخت دل

اور نہ فریاد برلانے والا بازارون مین اور نہین جزا دیتا بدی کو ساتھ بدی کے لیکن عفو فرماتا ہے اور درگذر کرتا ہے اور اس آیت
مین ہے امت مرحومہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی ہے کہ فرمایا ہے کہ امت انکی شکر گذار ہوگی غم و شادی خوشی و ناخوشی
مین تکبیر کہنے والی ہر بلندی مین حمد کہنے والی ہر پستی مین رعایت کرتے ہین آفتاب کی نماز مین اور جب پہونچے وقت نماز
ادا کرتے ہین اگرچہ خاک روبہ مین ہوون ازار باندھین نصف ساقون اپنی کے اوپر اور وضو کرین اوپر اطراف اعضا اپنی کے
موذن انکا ندا کرتا ہے بیچ آسمان مین یعنی جاے بلند پر صفین انکی قتال و نماز مین یکسان ہووین اور انکین رات مین زمزمہ ہووے
مثل زمزمہ زنبور مراد اس سے اوراد شب ہین اور روایت ابوہریرہ مین آیا ہے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
فرمایا جب اتری موسی علی نبینا وعلیہ السلام کے اوپر توریت اور پڑھا اسے پایا اسمین ذکر امت حضرت کا کہا خداوندا پاتا ہون
الواح مین ذکر اس امت کا کہ وہ آخر و سابق ہین یعنی آخر وجود مین اور سابق فضل مین شفاعت کیجاتی ہے انکے واسطے بستا ہے منہہ
انکی دعا سے اور کھاتے ہین غنائم اور یہ خاص اس امت سے ہے کہ آسان کیا گیا کام انکا اوپر اور حلال ہوئین غنائم انکے واسطے اور
صدقات بخلاف امم سابقہ کے اور جب ارادہ کرتا ہے ایک انمین سے بدی کا اور نہین کرتا وہ بدی مخطورہ لکھی نہین جاتی بوقت عمل البتہ
لکھی جاتی ہے ایک اور جب کرتا ہے ایک نیکی لکھی جاتی ہین دس اور دیا گیا ہے انھین علم اول و آخر اور مارینگے مسیح دجال کو اور بعض روایت
مین آیا ہے کہ موسی علیہ السلام نے الواح توریت سے قریب ستر صفت کے اس امت سے کہ آخر مین آوینگا ذکر کین اور کہا اے خداوند
اس امت کو میری امت گردان فرمان الہی آیا کہ یا موسی اس امت کو تیری امت کیونکر کردون کہ وہ امت میرے حبیب کی ہوگی پھر
دعا کی موسی نے کہ یارب مجھے اس امت مین گردان پس دیے گئے موسی نزدیک اس کلام کے دو خصلت کہ آیت یا موسی انی
اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما آتیتک وکن من الشاکرین یعنی
اے موسی تحقیق مین نے برگزیدہ و اختیار کیا تجھے سب لوگون پر اوپر رسالت [illegible] اور [illegible]
مین نے تجھے اور ہو شکر گزارون مین سے پس کہا موسی نے خداوندا [illegible]
بن الخطاب سے روایت کرتا ہے کہ ایک مرد نے کعب احبار سے کہا کہ مین نے [illegible] خواب [illegible]
ہین پس پکارے گیے کئی انبیا اور آگے ہر نبی کے ساتھ امت انکی اور دیکھے گیے ہر نبی کے [illegible]
ایک نور کہ جاتا تھا انکے ساتھ پس پکارے گئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تھا ہر موے [illegible]
ایک نور اور ہر ایک کو انکے متابعین و منقادین سے دو نور پس کعب نے کہا اور وہ [illegible] خواب [illegible] دیتا ہے
اے مرد تجھے اس سے کسنے خبر دی ہے اس مرد نے خدا کی قسم یاد کی اور کہا مین نے اپنے خواب مین یہ ماجرا دیکھا ہے پس کعب نے کہا
سوگند ہے اسکی جان کعب کی اسکے دست قدرت مین ہے یہ صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی امت کی ہے اور وہ صفت انبیا اور
انکی امتون کی کتاب خدا مین کیا تو نے توریت مین پڑھا ہے [illegible] کتب سابقہ و صحائف سابقہ سب انکی فضیلت [illegible] اور مخبر ہین فضل خیار
بیشمار سبق علما یہود مین ساتھ صدق اور نبوت حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عناد و انکار ان شہرار نابکار کا بعد از ظہور اس دولت
پایندہ کے مگر وہ لوگ کہ توفیق و ہدایت قرین حال انکے ہوئی اکثر ہین کہ ہمیشہ ذکر آنحضرت توریت مین درس کہتے تھے اور تکرار کرتے تھے
اور اپنی اولاد کو تعلیم و تلقین کرتے تھے اور حلیہ شریف بیان کرتے تھے اور وقت خروج و بعثت حضرت تعین کرتے تھے اور

لیتے تھے کہ خروج اُسکا مکہ سے اور ہجرت طرف مدینہ کے ہوگی اور جب حضرت مبعوث ہوئے ازراہ حسد و عناد یہ بات لگے کہنے کہ یہ وہ شخص موعود نہیں ہے کہ جسکے حال سے ہم خبر دیتے تھے بلکہ از رہ اعراض و انحراف تحریف لگے کرنے لیکن باوجود تحریف و تغیر اتنک دلائل و شواہد اُسکے توریت میں لائح و واضح ہیں ابو عامر راہب ایک شخص تھا قبیلہ اُس سے اور کوئی شخص اُس سے جمیع میں زیادہ اوصاف راہب سے خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ تھا حال اُسکا یہ تھا کہ یہود مدینہ کے ساتھ مولفت و مصاحبت رکھتا تھا پوچھا کرتا تھا اُنسے باتیں دین کی اور یہود اُسے صفات رسول رب العالمین سے آگاہ و خبردار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ مدینہ دار ہجرت اُسکا ہے۔ ازان بعد یہود تیما پاس گیا اُنہوں نے بھی مثل اُسکے خبر دی پھر طرف شام گیا اور نصاری سے سوال کیا اُنہوں نے بھی یہ نعت و صفت آنحضرت خبر دی پس باہر آیا اور نکلا وہاں سے ابو عامر اور ترہب اختیار کیا اور پلاس پہنا اور کہا کرتا تھا کہ میں اوپر ملت حنیفیہ اور دین ابراہیم علیہ السلام کے ہوں اور منتظر خروج پیغمبر آخر الزمان کا اور بسا اوقات اسی ابو عامر محروم نے جنوں سے بھی صفات و مشخصات حضرت کی سُنے تھے لیکن بوقت ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حال گمراہی پر رہا اور نفاق و انکار اختیار کیا اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کے اوپر تو مبعوث ہوا ہے آپنے فرمایا اوپر ملت حنیفیہ کے کہا نہیں بلکہ خلط و آمیزش کر دیا تو نے اُسکو اُسکے غیر کے ساتھ حضرت نے جواب دیا اور فرمایا بلکہ لایا میں اُس دین کو بصفا و نقی پاک و صاف تجھے کیا ہوا ای ابو عامر وہ اخبار کہ تجھے خبر دیتے تھے احبار یہود میری صفات سے کہا تو وہ نہیں ہے کہ جسکی توصیف و تعریف یہود بیان کرتے تھے آپنے فرمایا تو جھوٹا ہے اے ابو عامر کہا میں دروغ گو نہیں ہوں تمہارا دعوا دروغ ہے حضرت نے فرمایا خدا دروغ گو وحید و طرید و غریب مارے بعد ازان رجوع کی ابو عامر نے مکہ میں اور متابعت اختیار کی دین قریش کی اور تدین و ترہب کہ پہلے رکھتا تھا چھوڑ دیا پس ازان ملحق بشام ہوا اور وہاں جاکر غریب و طرید و وحید ہوا بدعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اُسکے حق میں کی تھی اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم و دانش کچھ کام نہیں آتی بغیر توفیق و ہدایت کے آیت واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم یعنی اور حقتعالی ہدایت کرتا ہے جسے چاہے طرف راہ سیدھی کے بیت این سعادت بزور بازو نیست ۔ تا نہ بخشد خدای بخشندہ اور بیٹا ابن ابی عامر حنظلہ کہ اُسے غسیل الملائکہ کہتے ہیں بملازمت خدمت بابرکت حضرت میں حاضر ہوا اور ایمان لایا اور سادات صحابہ سے ہوا اور قصہ اُسکے تسمیہ کا بغسیل مشہور و معروف ہے ابن حبان اپنی صحیح میں اور حاکم مستدرک میں لائے ہیں کہ وہ نوکدخدا تھا بلکہ اُسیدن تزوج کیا تھا اور اپنی زوجہ سے مضاجعت کی کہ ناگاہ آواز شدت حرب جنگ کفار روز اُحد میں سُنی بیطاقت ہوا اور فرصت غسل جنابت نپائی باہر نکلا اور شریک جنگ ہوکر شہید ہوا آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کے اوپر مکشوف ہوا کہ فرشتے اُسے غسل دیتے ہیں فرمایا حقیقت حال حنظلہ کیا ہے اور کس سبب اُسے شہدا میں سے مخصوص بغسل کیا ہے اور روایات میں یوں آیا ہے کہ جب جاکے اُسکی زوجہ سے پوچھو جورو نے حقیقت حال عرض و بیان کردی اور اسی جگہ سے ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ شہید جنبی کو حکم غسل فرماتے تھے اور امام شافعی اور صاحبین امام صاحب کے ساتھ خلاف رکھتے ہیں اور کہتے ہیں وہ غسل کہ جنابت اُسکا موجب تھی بجہتہ خروج دائرہ تکلیف سے ساقط ہوا اور وہ غسل کہ بسبب موت تھا ساقط اُسکی شہادت ہوئی پس اور غسل واجب نہوئے اور امام صاحب اسی قصہ حنظلہ کو دلیل و سند لاتے ہیں اپنے قول کی اور فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کہ بعض روایات مین آیا ہی کہ وہ جنب تھا اول و اقوی دلیل ہی اوسپر ابیات مثنوی کہ در ہزار مجلد تو ان نوشت + دیباچہ صحیفہ مدح و ثنای تو + در ہر طرف کہ عقل کند استراق سمع + ذکر جمیل میشنود از برای تو + کر دبیان عالم علوی ہمی برند + از سینہای اہل تو لاد عاب تو + رضوان بہ ہم سرمہ گرش دسترس بود + در دیدہ ہای خویش کند خاکپای تو + نظم دو سہ صفت تو شہنشای سید دو سرا مین نظم سید و افی علوم و من لدنی اقتباس + شاہ اوراد نے سریر رب دنی التماس + سعی او حی نا شستہ حرکت شرک از ثواب دل + امر و نہی او نہادہ قصر ملت را اساس + راز او در خانقاہ لی مع اللہ بیشمار + زاد در بارگاہ قاب لی اللہ بیقیاس + طبل فضل و لتش در آسمانہا میزدند + در تواضع در زمین او مشت جو میکرد داس + گفت حق ای گنج رحمت گنج تو از بہر کیست + گفت یا رب از برای عاصیان بیقیاس + ہکذا فی درج الدرر و آثار النبوۃ و مدارج النبوۃ یون ہی ہی درج الدرر و آثار النبوہ اور مدارج النبوۃ مین - اب وہ اخبار کہ توریت و انجیل و زبور اور صحف ابراہیم و آدم وغیرہا سے صفت و مدح حضرت مین آئے ہین نقل کرتے ہین وصل دانشوران عقل بلند اور طالبان سیر ارجمند پر مخفی و پوشیدہ نہ رہے کہ بعد از اخبار قرآن صحیح البیان کے صفات و احوال شریف انحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین ناطق ہی اثبات اس مدعا مین راحت کسی کتاب سابقہ اور دلیل قاطعہ کی نہین ہی لیکن واسطے الزام و افحام آن کفار معاند شعار کے وارد کرنا اسکا در کار ہی تا مومنین موقنین کو بھی زیادہ موجب اطمینان و مزید نورانیت ایمان و ایقان ہووے جاننا چاہیے کہ توریت مین بعد از حذف و تحریف و تبدیل و خیانت ہا کہ جانب و اشقیا سے وقوع مین آئی یون لکھا ہی کہ تجلی کی خدا تعالی نے سینا سے اور چمکا وہ نور ساعیر سے اور آشکار ہوا فاران سے معلوم کرنا چاہیے کہ سینا نام ایک پہاڑ کا ہی کہ اسی طور سینا اور طور سنین کہتے ہین کہ تجلی کی حق سبحانہ نے اس کوہ پر اور کلام کیا اُسکے اوپر عیسی علیہ السلام سے اور ظاہر ہوئی نبوت اور نازل ہوئی انجیل اسپر اور فاران نام عبرانی ہی جبال بنی ہاشم سے کا کہ ایک انمین سے حضرت تعبد فرماتے تھے اور بدو وحی وہین ہوا ہی اور دو تین پہاڑ ہین ابن ابی قتیبہ کہ علماے امت سے ہین اور صحیح و الا کتب سالفہ اور مترجم انکا اعلام النبوۃ مین لکھا ہی کہ اسمین کچھ غموض و خفا نہین کسی کے اوپر کہ تامل و تدبر اسمین ثابت ہوا ہی کہ مراد تجلی خدا سینا سے انزال توریت ہی اوپر موسی علیہ السلام کے طور سینا مین اور مقصود و اشراق حق سبحانہ ساعیر سے انزال انجیل عیسی علیہ السلام کے اوپر ہی کہ وہ وہان سکونت رکھتے تھے ساعیر مین بیچ ارض خلیل کے ایک گانون ہین کہ اسے ناصرہ کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اس قوم کی نصاری یہی ہی اور ایسا ہی ثابت ہی کہ استعلان او سبحانہ جبل باران سے بانزال قران ہووے اوپر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور توریت کی سفر خامس مین آیا ہی کہ خطاب کیا پروردگار عالم نے موسی علیہ السلام کے ساتھ کہ تیرا پروردگار پیدا کرتا ہی اور برپا رکھتا ہی واسطے بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر تیرے بھائیون سے اور ایک روایت مین انکے بھائیون سے پس اس کلام سے دلالت واضح ہی اوپر نبوت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور بعضے یہود کہتے ہین کہ مراد ساتھ اس نبی موعود کے یوشع بن نون ہی یہ قول باطل ہے اسواسطے کہ یوشع کفو و مثل موسی کا نہ تھا بلکہ خادم انکی حیات مین اور موکد اور موید دعوت کا پیچھے وفات سے پس ثابت و متحقق ہوا کہ مقصود نبی موعود محمد ہین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ کفو و مماثل موسی علیہ السلام کے تھے

انتساب ثبوت ہین اور تحدی کی معجزہ و تشریع احکام و اجرا لے نسخ اوپر شرایع سابقہ کے اور بہت دلیلین باہر و زاہر ہین کہ پیغمبر آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ انمین کچھ شک و شبہہ نہین اور فرمانا حق سبحانہ کا کہ رکھتا ہون مین اپنا کلام اُسکے منھ مین دلیل واضح ہے کہ مراد اُس سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین سو واسطے کہ غرض اس سے یہ ہے کہ وحی کرتا ہون مین طرف اُسکے کلام بصحف و الواح سو واسطے کہ وہ امی ہے لکھنا پڑھنا نہین جانتا و فصل وہ جو ذکر کیا ہے ابن ظفر نے کہ ناقل قول یوحنا ہے کہ وہ حواریون سے ہے انجیل مین مسیح سے یون لاتا ہے کہ مسیح نے کہا کہ طلب کرتا ہون مین اپنے باپ سے کہ دی تمھین فار قلیط دوسرا کہ ثابت و قائم رہے تمھارے ساتھ ابد تک وہ روح حق ہے تعلیم کریگا تمھین ہر چیز اور کہا ایسر جانیوالا ہے کنایہ کیا اپنی ذات سے اور آتا ہے بعد اُسکے فار قلیط زندہ کریگا اسرار کو واسطے تمھارے اور تفسیر دیگا ہر چیز کو اور گواہی دیگا میرے واسطے جیسا کہ مین گواہی دیتا ہون واسطے اُسکے اور لاتا ہون مین تمھارے واسطے امثال اور وہ لادیگا تاویل اُسکی کہ مراد تاویل قرآن ہے کہ محتمل تاویلات و معانی بہت کا ہے بخلاف اور کتابون کے پس اگر مجھے دوست رکھتے ہو اجابت کرو اور نگاہ رکھو میری وصیت اور مین مانگتا ہون اپنے باپ سے کہ دیوے تمھین فار قلیط دوسرا کہ ہووے تمھارے ساتھ انقراض دہر تک اور اختلاف کیا ہے نصاری نے فار قلیط مین بعضے کہتے ہین بمعنی حامد ہے اور بعضے بمعنی مخلص پس مخلص رسول ہے کہ آتا ہے واسطے خلاص عالم کے اور یہ تفسیر موافق ہماری غرض کے ہے سو واسطے کہ ہر نبی خلاص کنندہ امت کا ہے کفر و شرک سے اور اسی بات پر شاہد ہے قول المسیح کا انجیل مین کہ آتا ہون واسطے خلاصی عالم کے ہے اور جب ثابت ہوا کہ مسیح نے اپنے کو فار قلیط کہا اور باپ سے دوسرا فار قلیط طلب کیا پس مشارکت لفظی و معنوی حاصل ہوئی اور اگر فار قلیط بمعنی حامد ہووے پس یہ لفظ قریب تر ہے ساتھ احمد و محمد بھی اس لفظ سے اور اطلاق لفظ پدر کا بہ نسبت باری عز اسمہ محرفات اہل کتاب سے ہے اور اشارہ ہے ساتھ پروردگار سبحانہ تعالی کے سو واسطے کہ یہ لفظ تعظیمی ہے کہ خطاب کرتے ہین ساتھ اُسکے معلم کو کہ استمداد علم اُس سے حاصل کرتے ہین یہ معنی حقیقی پدر کے اور ہمیشہ عادت بنی اسرائیل اور بنی عیص کی تھی کہ کہتے تھے نحن ابناء اللہ یعنی ہم بیٹے خدا کے ہین اپنی سوء فہم تدبیر سے اور یہ جو مسیح نے کہا کہ بھیجتا ہے اُسے میرا باپ بنام میرے اشارت ہے بشہادت مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے حق مین ساتھ صدق و رسالت کی تضمین ہے اُس سے قرآن مین تبرئہ اُسکی سے کہ افترا و بہتان کیا گیا ہے اُسکے حق مین اور دیگر ترجمہ انجیل مین آیا ہے کہ کہا مسیح نے نہین آتا فار قلیط جبتک کہ نجاؤن مین اور جبکہ وہ آوے توبیخ و تشدید کرے عالم کو اوپر خطیہ کے اور نہین کہتا وہ کلام اپنی طرف سے بناکر اور خبر دیتا ہے بحوادث آیندہ اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ نہین کہتا وہ اپنے نفس سے بلکہ تکلم کرتا ہے جو کچھ سنتا ہے خدا کی طرف سے بوحی جیسے کہ فرمایا ہے آیت وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُوحَىٰ یعنی اور نہین کہتا خواہش نفس سے وہ کہنا اُسکا مگر بوحی کہ وحی کیا گیا ہے طرف اُسکے اور کہا ہے کسی نے تمجید و تقدیس نہین کی باب مسیح مین جیسے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہے کہ وصف کیا اُسے برسالت اور پاک و مبرا کیا اور اُسکی ماں کو نسبت طعن فاسد اُسکی امت سے پس یہ تمام صفات حضرت کے ہین کہ مسیح نے خبر دی اور کون ہے جسنے توبیخ کیا ہے علماء بنی اسرائیل کو اوپر کتمان حق کے اور تحریف کلم کے اُنکے مواضع سے اور بیع دین سے ساتھ ثمن قلیل کے اور انجیل مین حق تعالی نے وحی کیا

عیسی علیہ السلام کو کہ تصدیق کر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور اپنی امت کو آگاہ کر کہ جو کوئی انمین سے اوس زمان حضرت کا کرے
ایمان لاوے اوپر اوسکے پیغمبر کے تب والی یہ جان لے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہوتا آدم و بہشت و دوزخ کو مین پیدا نکرتا اور
جب مین نے عرش کو ایجاد و پیدا کیا مضطرب تھا قرار نہ رکھتا تھا پس عرش کے اوپر لکھا مین نے لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ ساکن ہوا اور قرار پکڑا اور مواہب لدنیہ مین بیہقی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جب جارود نصرانی
ملازمت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں آیا اور سلام لایا کہا سوگند بخدا کہ بھیجا ہے تجھے بحق تحقیق پائی مین نے وصف و
تعریف تیری انجیل مین اور بشارت دی ہے تیرے ساتھ ابن بتول نے اور بیہقی دلائل النبوۃ مین ابو امامہ باہلی سے اور وہ ہشام
بن العاص اموی سے لایا ہے کہ بھیجا گیا مین اور ایک شخص دوسرا طرف ہرقل قیصر روم کے تا اوسے دعوت اسلام کرین ہم
پس ایک رات ہرقل نے ہمین اپنے پاس بلایا اور ایک صندوق زراندودہ کہ اوسمین بہت خانہ چھوٹے چھوٹے تھے منگا کر
کھولا کہ اوسمین تصویرین آدم سے محمد مصطفے تک سب انبیا علیہم السلام کی موجود تھین ہمکو ہر ایک تصویر دکھا کر پوچھا
کہ آیا اس تصویر کو جانتے ہو ہمنے جواب دیا کہ نہین جسوقت تصویر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دکھائی اور کہا اسے
پہچانتے ہو ہمنے کہا ہان یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین پس دیکھا ہمنے اور اوٹھا ہرقل واسطے تعظیم
شبیہ حضرت کے اور بیٹھا اور کہا کیا یہی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین ہمنے کہا ہان اس شبیہ کو کہ تونے دکھایا
گویا بزیارت حضرت مشرف ہوا تو پس ایک ساعت اوس صورت کو بغور دیکھا اور کہا واللہ یہ آخر نبوت صندوق
مین تھا دیر انبیا علیہم السلام ہین اور سوا انکی کہا ہمنے کہا تونے تجھے یہ حاصل ہوئی ہین کہا آدم علیہ السلام نے جناب
باری عز اسمہ سے درخواست کی تھی جو انبیا علیہم السلام کہ اوسکی اولاد مین ہونگے انکو مجھے دکھلا پس بھیجین حقتعالی نے
صورتین اونکی آدم کے پاس اور تھین یہ صورتین خزانہ آدم مین جہان کہ سورج چھپتا ہے پس نکالا انکو ذوالقرنین نے اور سونپا
دانیال کو ذکر شریف در زبور داود جو الیسویں مزبور زبور مین حقتعالی نے پیغمبر آخر الزمان خطاب کیا اور فرمایا
یہ ہے فاضت النعمت من سفیتک یعنی بیکٹی ہے نعمت دنیا و آخرت دونوں ہونٹوں تیرے سے من اجل ذلک
بارک اللہ لک الی الابد اسی سبب سے برکت دی اللہ نے تیرے واسطے ابد تک تقلد ایہا الجبار السیف
حمائل گرا سے بزرگ شکستہ نہد اپنی شمشیر کو فان شرائعک و سنتک مقرونة
بھیبۃ یمینک یعنی پس بدرستیکہ تیری شریعتین اور حکمتین ملی ہوئی ہین ساتھ بزرگی اور درد ہاتھ
ہاتھ تیرے کے وسہاک سنونت اور تیر تیرے کے گئے ہین و جمیع الامم یخرون تحتک اور ساری امتین اور
تمام عالم منھ کے بل گرنے مین نیچی تیرے غرض کہ مراد اس مزبور سے نبوت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے کہ فیضان
نعمت شیرین کلامی اور برکت ابد تک و در تقلد سیف کہ عادات عرب سے ہے اور آنحضرت عربی ہین اور کسی
امت مین بجز عرب شمشیر کو اپنی گردنون مین حمائل نہین کرتے اور حضرت صاحب شریعت و سنت ہین کہ ظلمت ساتھ سیف اسلام
دور کردی اور یہی زبور مین آیا ہے کہ داود علی نبینا و علیہ السلام نے بگریہ و زاری بجناب حضرت باری عرض کیا کہ یارب
جلد بھیج ظاہر و پیدا کرنے والے سنت کو لوگ جانین کہ مسیح بشر ہے اور یہ بھی بشر ہے اور یہ عادا و نے پیش از وجود محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح علیہ السلام کی بھی مراد وہ ہے کہ خداوند محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجتا لوگونکو جتاوے اور آگاہ کرے کہ مسیح بشر ہی نہ الہ مراد دوسری یہ ہے کہ لوگ باب مسیح مین دعوی الوہیت کرینگے اور ذکر داود علیہ السلام بھی آیا ہے کہ آنحضرت کو حقتعالی نے برگزیدہ کیا ہے ساتھ راستی و درستی کردار و گفتار کے اور دیا ہے اسنے ظفر اوپر اعدا کے اور اسکی امت کو برگزیدہ کیا ساتھ کرامت کے تسبیح کرتے ہین حقتعالی کو اپنی خوابگاہ مین و تکبیر کہتے ہین ساتھ آوازون بلند انکے ہاتھون مین شمشیرین تیز ہین اسواسطے انتقام دشمنون خدا کے امتون سے کہ عبادت نہین کرتے اُسکی اور قید و بند کرتے ہین بادشاہ اُن امتونکو ساتھ قید و بند کے اور انکے شرافونکو ساتھ طوقونکے اور زبور مین آیا ہے کہ خدا تعالی نے صیہون سے کہ مراد اُس سے مکہ ہے ظاہر کیا ہے تاج مرصع محمود کہ مقصود تاج سے ریاست امامت کلی ہے اور محمود سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسری جگہ زبور مین آیا ہے کہ وہ مالک ہوتا ہے اور جود و بخشش کرتا ہے دریا سے دریا تک اور انہار سے انقطاع ارض تک بیٹھے ہین اہل جزائر آگے اُسکے بزانوے ادب کے اور چاٹتے ہین دشمن اُسکی خاک کو ساتھ زبان کے آتے ہین ملوک ساتھ ہمنشینون اور خصوصون اپنی کے اور سجدہ کرتے ہین اور سر زمین پر رکھتے ہین اور فروتنی ظاہر کرتے ہین اُسکے روبرو ساتھ فرمانبرداری و گردن نہی کے خلاص کرتے ہین اندوہ و ستم دیدہ کو اُس شخص سے کہ قوی و زبردست ہے اُس سے اور رہائی دیتی ہے ایسے ضعیف کو کہ اسکا کوئی نصیر یاری دہ نہین ہے اور مہربانی کرتی ہے ضعیفون اور مسکینون پر اور درود بھیجی جاتی ہے اوپر اُسکے اور دعا کیجاتی ہے ہر وقت اور ہمیشہ رہتا ہے ذکر اُسکا ابد تک وصل جیسے کہ کتب ثلثہ توریت و انجیل و زبور مین وصف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مذکور و مزبور ہے صحف اور انبیا مین بھی مسطور و مرقوم ہے حتی کہ بیچ صحیفہ حضرت آدم ابو الانبیا کے نقل کیا ہے کہ پروردگار تعالی و تقدس نے وحی بھیجی طرف آدم علیہ السلام کے کہ مین ہون خدای مکہ اور اہل مکہ میرے ہمسایہ ہین اور زائر اور جانیوالے کعبہ کے میرے مہمان اور کنف عنایت و حمایت اور سایہ حفظ و رعایت میری مین ہین معمور و آباد کرون مین وہ خانہ ساتھ اہل آسمان و زمین کے اور وہان گروہ گروہ پریشان بال غبار آلودہ آواز نکالنے والے لبیک کہنیوالے اور آنسو آنکھون سے گرانے والے اور جو کوئی بزیارت اُس گھر کے آوے اور مقصود اُسکا بجز زیارت خانہ کعبہ اور رضا و خوشنودی میری کی کہ خدا ہون نہووے ایسا ہووے کہ گویا میری زیارت کی اور میرا مہمان ہوا سزاوار و لائق میرے کرم کے وہ ہے کہ اُسے تکریم کرون مین اور محروم و مہجور نکرون اور کام اُس گھر کا ایک پیغمبر کو سونپ دونگا تیرے فرزندون سے کہ اُسے ابراہیم کہین اور صحف ابراہیم مین آیا ہے کہ اے ابراہیم تیری دعا شان اسماعیل تیرے فرزند مین مینے قبول کی ہے اور اُسکی نسل پر برکات خالص کرون مین اور اس سے ایک فرزند پیدا کرون بہت معظم و مکرم کہ نام اُسکا محمد ہووے اور بلند مرتبہ اور برگزیدہ ہووے اور امت اُسکی بہتر سب امتون سے اور کتاب حیقوق مین کہ ایک پیغمبر تھے معاصر دانیال پیغمبر منقول ہے کہ کہا لاتا ہے اللہ تعالی جبال معظمہ سے احمد کو کہ پر ہو گئی ہے زمین اُسکی تعریف و توصیف سے اور مالک ہوتا ہے سب مین و گردنون کا اور کتاب مین یہ بھی آیا ہے کہ ہر آئینہ منیر و روشن ہوتا ہے آسمان بھائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُسکی روشنی سے اور نہایت کو پہونچتا ہے کام دین و ملت کا اُسکے زمانہ نبوت مین جیسے کہ قرآن شریف مین آیا ہے اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی پس پورا کیا مینے تمہارے واسطے دین تمہارا اور تمام کین تمپر اپنی نعمتین وہب بن منبہ سے منقول ہے کہ مین نے

کتب قدیمہ مین پڑھا ہی کہ خدا تعالی و تقدس اپنی عزت و جلال کی سوگند یاد کرتا ہی کہ بھیجون مین جبال عرب پر ایک نور
کہ بھر دے ما بین مشرق و مغرب کو اور پیدا کرون مین اولاد اسمعیل سے پیغمبر عربی امی کہ ایمان لاوین اسپر سب تارے آسمان کے اور
روئیدگیان زمین کی اور میری ربوبیت اور اسکی رسالت پر سب ایمان لاوین اور اپنے دین آبائی سے بیزار ہون دریا کہین
اور موسی علیہ السلام نے کہا کہ پاکی تجھکو خدا اور تیرے نامونکو تحقیق گرامی رکھا تونے اس پیغمبر کو کہا انتقام کھینچونگا مین اسکی دشمنون
دنیا و آخرت مین ظاہر و غالب کرونگا اسکی دعوت ہر دعوت کے اوپر اور خوار و ذلیل کرونگا اسکے مخالفین شریعت کو اسنے بعدل
تربیت کیا مین نے اور واسطے عدل داؤد کے برانگیختہ کیا مین نے قسم بعزت اپنی کے کہ خلاص کرونگا مین بسبب اسکی امتون کو
آتش دوزخ سے آغاز کیا مین نے دنیا کو ساتھ ابراہیم کے اور ختم کیا مین نے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جو کوئی پاوے
اُسے اور ایمان نلاوے اسپر اور اسکی شریعت مین نہ آوے پس وہ خدا سے بیزار ہے و صحیفہ شعیا پیغمبر علیہ السلام مین ذکر آنحضرت کا
مذکور ہے کہ حقتعالی فرماتا ہی کہ وہ بندہ محبوب میرا ہی کہ شاد و خرم ہے ساتھ اسکے دل میرا بندہ مختار میرا خوشنودی میرے نفس کی انا
کرتا ہون اسپر روح اور بھیجتا ہون وحی پس ظاہر ہوتا ہی اوپر امتون کے عدل ایسا بندہ کہ خندہ نہین کرتا سنی نہین جاتی آواز
اُسکی بازارون مین بینا کرتا ہی آنکھین اندھونکی شنوا کرتا ہی کان بہرون کے زندہ کرتا ہی دلون مردون کو - دونمین اُسے جو
کسیکو نہین دیا احمد کہ حمد کرتا ہی میری حمد تازہ وہ ضعیف و مغلوب نہین کیا جائیگا میل و رغبت نہین کرتا بہ ہوائے
نفس خوار نہین رکھتا صالحین کو اور سوا اُسکے بہت تعریف و توصیف آپکی مذکور ہی اور یہ بھی آیا ہی اے محمد مین خدا
کہ عظیم و رفیع و قوی ہون مین نے تجھے بحق ورکیا مین نے نور امتونکا تا وا کرے آنکھین کورونکی اور خلاصی بخشے تو اسیران
نفس اور مقیدان ہوا و ہوس کو تاریکیون جہل سے طرف نور ایمان کے اور بھی اسی صحیفہ شعیا مین آیا ہی کہ کہا مجھے
پروردگار نے اٹھ اور دیکھ اور خبر دے جو کہ دیکھتا تو پس اُٹھا مین اور دیکھا مین نے دو سوار سامنے سے آتے ہین ایک سوار
حمار اور دوسرا سوار جمل کہتا ہی ایک دوسرے کو گرا بابل اور وہان کے بت کہ تراشے تھے ابن قتیبہ کہ عالم ہی متتبع اور
متفحص اور متصنف کتب سماویہ کہتا ہی کہ مراد بصاحب حمار مسیح بن مریم ہین باتفاق ہمارے اور نصاری کے
پس کیون نہ مراد بصاحب جمل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووین اسواسطے کہ سقوط بابل اور وہان کے بتون کا
اوپر ہاتھ ہمارے پیغمبر کے ہوا نہ اوپر ہاتھ مسیح کے اور کہا ابن قتیبہ نے کہ کتاب شعیا مین ذکر مکہ و بیت و حجر اسود کا ہی
جیسے بوسہ دیتے ہین اور کہا پروردگار نے مکہ کو کہ خوش ہو اے عاقر اور نطق کر بہ تسبیح کہ تیرے اہل بہت ہووین
میرے اہل سے مراد اپنے اہل سے بیت المقدس رکھے ہین بنی اسرائیل و حاج سے کہ عمار مکہ بہت ہووین انمین سے اور
تشبیہ مکہ بہ زن عاقر اسواسطے کیا کہ نہ تھا اسمین پہلے مگر اسمعیل کہ اسپر کتاب نہین نازل ہوئین بخلاف بیت المقدس
کے کہ انبیا وہان بہت اور مہبط وحی تھے - حاصل کلام صفات آنحضرت و احوال شریف کتب متقدمہ مین بہت ہی کہ
اسمین کچھ خفا و اشتباہ نہین یہ نسخہ و جنبہ حاصل اُسکا نہین ہو سکتا ہر چند اعدای دین و متبع شیاطین نے نام
شریعت مصطفوی اپنی کتابون سے تغییر و تحریف کر دیا ہی باوجود اسکے دلائل و شواہد اسکے ظاہر و باطن مین آیت
یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون یعنی چاہتے ہین کہ

بجھا دین اپنے مونہون کے پھونک سے خدا کے نور کو حالانکہ خدا تمام کرنے والا اپنے نور کا ہے اگرچہ مکروہ رکھین کافر صلی اللہ
علی سید الاولین والآخرین خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین وصنف مجملا معلوم ہوا کہ ذکر شریف
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتب سابقہ سماویہ مذکور ہیں مسطور ہے اور اہل کتاب کو انکا علم قطعی حاصل تھا لیکن براہ
حسد وعناد وغلبۂ شقاوت وخسارت جانکر استنکار واستبعاد کرتے تھے اور تحریف وتغییر دیتے تھے پس اگرچہ بجگہ بعض حکایات
وروایات کہ متضمن اور مبین تفصیل اسکی کے ہے لائی جاوین مناسب ہے اگرچہ تطویل کلام ہوتا ہے لیکن چونکہ اسکا موجب مزید علم و
یقین ارباب دین اور ذوق ونشاط محبان سید المرسلین کا ہوتا ہے سو ذکر اسکے سے نچاہیے گذرنا مصرع گرچہ مگذرد
سخن دوست خوشتر است + ابو سعید خدری انکے باپ مالک بن سنان کہ شہید احد سے ہین ناقل ہین کہ کہا آیا
مین بنی عبد الاشہل پاس یکدن واسطے بیٹھنے کے تا حدیث کرون مین اور تھے ہم اس ایام مین صلح کرنے والے
یہود کے ساتھ پس سنا مین نے یوشع یہودی کو کہ کہتا تھا نزدیک پہونچا ہے زمانہ خروج اس پیغمبر کا کہ نام اسکا احمد ہے
حرم سے اور ہجرت گاہ اسکی مدینہ ہے پس آیا مین اپنی قوم کیطرف متعجب قول یوشع سے پس سنا مین نے ایک مرد کو اپنی قوم سے
کہ کہتا تھا تنہا یوشع قائل اس قول کا نہین بلکہ تمام یہود یثرب یہی کہتے ہین وہان سے باہر نکلا مین تا بنی قریظہ پاس
جاؤن کیا دیکھتا ہون کہ وہ سارے تذاکر آنحضرت کررہے ہین اور زبیر باطانی کہ رؤسائے یہود ہے کہتا ہے کہ ستارہ
سرخ نہین طلوع کرتا مگر بخروج وظہور اس پیغمبر کے کہ نام اسکا احمد ہے اور اب زمانہ خروج اسکا عنقریب آیا ہے
اور یہ شہر مدینہ جائے ہجرت اسکا ہے ابو سعید خدری کہتا ہے کہ بوقت قدوم رسول خدا کے مدینہ منورہ مین قول
زبیر یہودی سے خبردار کیا مین نے فرمایا کیا خوب ہوتا زبیر لشرف اسلام مشرف ہوتا کہ تمام رؤسا یہود اور سارے اسکے
تابع اسلام لاتے اور قتادہ سے روایت ہے کہ کہا کرتے تھے یہود خداوندا اپنے امی کو کہ ذکر اسکا توریت مین ہم پاتے ہین
مبعوث فرما تا عذاب کرے کفار عرب کو اور قتل کرے آرزو انکی یہ تھی کہ وہ نبی انکے جنس سے ہو نبی اسرائیل مین سے
جو مبعوث ہوئے انکی غیر سے حسد لیگئے اور کفر و انکار کیا روایت ہے سعد بن زید سے کہ نکلا اسکا باپ زید بن عمرو طلب
و جستجوی دین مین پس آیا ایک راہب کے پاس کہ موصل مین تھا اور زید کو کہا کہ کہان سے آتا ہے تو کہا بیت ابراہیم سے
کہا کس چیز کا تو طالب ہے مین نے کہا دین کا کہا راہب نے الٹا پھر جا قریب ہے کہ جسکا تو طالب ہے تیرے ہی زمین مین
ظاہر ہووے اور یہ زید عمرو بن نفیل موحدان جاہلیت سے ہے کہ ذبیحہ مشرکون کا کھلاتا تھا اسکا ذکر صحیح بخاری
مین ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خدا تعالی نے برانگیختہ کیا اپنے پیغمبر کو واسطے بہشتی کرنے ایک شخص کے
اور قصہ اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن کنیسہ مین تشریف لائے ایک یہودی کو دیکھا کہ توریت
اپنی قوم پر پڑھ رہا ہے جب وہ مقام صفت پیغمبر آخر الزمان کے پہونچا خاموش ہوا پڑھنے سے اتفاقاً گوشہ کنیسہ
مین ایک بیمار پڑا تھا اسنے پوچھا کسواسطے باز رہا تو پڑھنے سے پس وہ یاس دینے لڑکے کے اور آیا یہودی پاس
پاس اور لے لیا نسخہ توریت اور پڑھی صفت آنحضرت اور کہا یہ ہے صفت تیری اشهد ان لا الہ الا اللہ وانک
لرسول اللہ اسی کلمہ پر جان دی پس فرمایا حضرت نے اپنے یارونکو کہ تیاری تجہیز کرو اپنے بھائی کی اور تھے یہود

[illegible]

قرنیظہ و نضیر و فدک و خیبر کہ باقی تھے صفت آنحضرت اپنے پاس ہمیشہ زیر انگیختہ ہونے کے اور کہتے تھے کہ مدینہ اسکا دار ہجرت ہی
جب حضرت متولد ہوئے کہا آجکی رات طلوع کوکب اقبال ولادت باسعادت آپکا ہوا ہی اور جب وقت مبعوث ہونیکا کافر ہو گئے
اور سمع اور باز نہ رکھا انھیں ایمان سے مگر بغی و حسد و عناد نے اور ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اور اسنے حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ کیونکہ مکہ میں ایک یہودی آرہا تھا جب شب ولادت تھی وہ یہودی ایک مجلس قریش سے
بیٹھا تھا کہا آیا آجکی رات تمھارے بیچ مین کوئی لڑکا وجود مین آیا ہی کہا ہم نہین جانتے کہا دیکھو اور دریافت کرو ای
معشر قریش اور تحقیق کرو میری اس خبر کو کہ پیدا ہوا ہی آج رات پیغمبر اس امت کا احمد درمیان دونون شانون اسکی کے
ایک علامت ہی کہ اسمین بال ہین لوگونکی زبانی معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کے گھر رات کو ایک لڑکا پیدا ہوا ہی اسکا
نام محمد رکھا ہی پس اگر یہودی کو خبر دی اسنے کہا مجھے لے چلو پس لیگئے اسے آمنہ پاس دیکھا یہودی نے علامت کو
پشت مبارک مین اور بیہوش گر پڑا جب ہوش مین آیا پوچھا سبب بیہوشی کا کہا اب نبوت بنی اسرائیل سے اور کتاب انکے ہاتھ سے
گئی یہ ایسا مولود ہی کہ انھیں مار یگا اور ہلاک کریگا اب نبوت عرب مین آئی تم خوش ہوا ے معشر قریش اور خبردار رہو خدا کی
قسم تمھارا غلبہ و سطوت ہوگا مشرق سے مغرب تک اور اسیطرح ابوہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت حسن
مولد شریف اور دعوی نبوت زبانی یہود راہبون کے یا نجاشی ثابت و محقق ہین اور جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ بوقت
بھیجنے حقتعالی کے اپنے پیغمبر کو اور ظاہر و ہویدا ہونا اسکے امر کا مکہ مین اتفاقا بجانب شام مین بھی جاتا تھا جب بصرہ مین
پہونچا میرے پاس ایک جماعت نصاری آئی اور کہا تو مکان حرم سے ہی مین نے کہا ہان پوچھا پہچانتا ہی تو صورت اس
پیغمبر کی جسنے دعوی نبوت کیا تم مین سے مین نے جواب دیا کہ پہچانتا ہون مین پس میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی دیر مین لیگئے
اور کہا نظر کرو ان صور و تماثیل مین سے اس مرد مدعی نبوت کی کہ تم مین پیدا ہوا ہی کونسی صورت ہی پس نگاہ کی مین نے
اور صورت حضرت کی ان صورتون مین نہ دیکھی بعد ازان لائے مجھے ایک اور دیر بڑے مین کہ وہان بہی تصاویر کثیرہ
بہ نسبت دیر اولی تھین پس کہا دیکھ آیا پاتا ہی تو صورت اسکی اس جگہ پس نگاہ کی مین نے دیکھی صورت و صفت آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ دونون زانو حضرت کے پکڑے ہوئے ہین کہا صفت حضرت پہچانی مین نے کہا اللہم ہی
کہا یہ شخص کہ دونون زانو پکڑے ہی اسے بھی پہچانا کہا مین نے ہان یہ یار و خلیفہ اسکا ہی بعد اسکے مین نے کہا مجھے یہ خوف ہی کہ
مبادا قریش اسے مار ڈالین کہا خدا کی قسم اسے نہ مار سکین گے وہ پیغمبر آخرالزمان ہی غالب کریگا اسے خدا تعالی سبکے اوپر
صفیہ بنت حیی بن خطب یہودی سے کہ امہات المومنین ہین روایت ہی کہ بوقت قدوم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اور نزول انکے قبا مین گیا میرا باپ حیی بن خطب مذکور اور میرا چچا ابو یاسر بن خطب پگاہ تاریکی سب مین حضرت کے پاس
اور نہ آئے یہانتک کہ ہنگام شام ہو گیا جسوقت گھر مین ثقل کسل و غم و اندوہ آکر گھر مین پڑ رہے اور مین محبوب ترین
اولاد تھی نزدیک انکے پس بعادت مالوف ان پاس گئی یہانتک زیر بار غم و اندوہ شکستہ و محزون تھے کہ اصلا مطلقا
میری طرف متوجہ و ملتفت نہوے اثنای اس حال مین چچا نے میرے باپ سے پوچھا آ ہو آیا یہ مرد وہی ہی
پیغمبر آخرالزمان ہی کہ نعت اسکی توریت مین مین نے پڑھی ہی میرے باپ نے چچا سے کہا نعم واللہ ہو ہو ہان سوگند

بخدا وہ وہی ہے کہا تجھے یقین ہے کہ وہ وہی ہے کہا قسم بخدا یقیناً وہی ہے پوچھا کہ بہ نسبت اُسکی تو اپنے دل مین کیا پاتا ہے
محبت یا عداوت جواب دیا کہ عداوت واللہ جبتک مین زندہ ہون عداوت سے باز نہین رہنے کا پس وے دونون شقی
ازلی بعداوت آنحضرت گرفتار وبال ونکال ابدی ہوئے نعوذ باللہ من ذلک اور بعضے ان اشقیا جہنم ماوی نے حیا و نفاق کو
وسیلہ جمع و احراز حطام دنیاوی اور سیادت حیات فانی سمجھا بدرک اسفل السافلین گئے اور بعض علما و احبار یہود کہ
سابقۂ رحمت ازلی نے ناصیۂ اقبال اُنکے پر حرف سعادت لکھا تھا طرف دین اسلام کی مبادرت کی اور احراز دولت
سعادت حاصل کیا جیسے کہ عبد اللہ بن سلام اور امثال اُسکی رضی اللہ تعالی عنہم اور مخریق کہ جراد عالم و عالم و کثیر المال
تھا ہمیشہ منتظر بعثت تھا جب روز جنگ احد ہوا کہا اے معشر یہود بخدا تم جانتے ہو کہ نصرت و یاری محمد صلی اللہ وآلہ وسلم کی تم پر
واجب و حق ہے پس حاصل کرو اس سعادت کو کہا آج یوم السبت یعنی روز شنبہ ہے مخریق نے کہا کہ کچھ مانع نہین پس مسلح ہوکر
آپ نکلا اور ایمان لایا اور شہید ہوا اور وصیت کیا کہ اگر مین مارا جاؤن اس جنگ مین سارا مال میرا واسطے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہے جو کچھ چاہے کرے جیسے چاہے دے پس مارا گیا وہ رضی اللہ عنہ پس وہ مال حضرت کے قبضہ مین آیا اکثر صدقات
اُس مال سے فرماتے تھے اور قصہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا حضرت کی طلب مین ساتھ سے خبر بعثت تین سو برس تک اور
ایک روایت مین زیادہ اُس سے اور دیکھنا اُنکا مقصود کا مشہور ہے غرضکہ بہت اخبار اسمین مشہور ہین لاہذا المقدار ر
یکفی وصل فی ذکر فضائل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہ مشترک ہین درمیان حضرت اور دوسرے حضرات اور انبیا مین اور
فضائل وکمالات مخصوصہ کہ اُسمین کوئی سہیم وشریک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا و آخرت مین نہین جاننا چاہیے
کہ حق جل وعلی نے جواہر نفوس مختلف پیدا کیے ہین بعضی نہایت مرتبہ صفا اور غایت جودت و بہا مین اور بعضی متوسط
اور بعضی غایت کدورت ونہایت رداءت مین اور ہر قسم مین مراتب و درجات متفاوت نفوس انبیا علیہم السلام سارے
صاف تر وجید تر اور بدن اُنکے بھی پاک تر نقصان اور سلیم تر عیب سے نسبت بسیار نفوس بشر کیے اور باوجودیکہ
سب دائرہ کمال مین داخل اور اپنی غیرت سے فاضل و کامل ہین لیکن باہم بھی تفاضل و تفاوت حاصل ہے اور
سیدنا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے اصح و اعدل مزاج ہین اور اتم و اسلم بدن مین - اور اصفی و ازکی
روح مین اور اکمل و اعلی خلق مین اور الطف و اشرق نور مین اور کچھ خلاف نہین کہ حضرت افضل البشر اور سید ولد آدم افضل الناس
منزلت مین اور اعلی الناس مرتبہ مین اور جو کچھ اور انبیا کو حاصل تھا آپکو بھی مثل اُسکے یا زیادہ اُس سے حاصل اور وہ جو
آنحضرت کو حاصل اُنھین بھی حاصل - آدم علیہ السلام کو دی گئی یہ فضیلت کہ حق تعالی نے پیدا کیا اُنھین ساتھ
قدرت اپنی کے اور نفخ روح اُنمین کیا اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام دیے گئے یہ کمال کہ متولی شرح صدر انکا ہوا
خود ذات باری عز اسمہ سے اور رکھا اُسمین ایمان و حکمت پس متولی ہوا آدم سے خلق وجودی کا اور ہمارے پیغمبر سے
خلق نبوی کا اور مسجود ملائکہ آدم کو کہ حقیقت مین وہ سجدہ ابداع نور محمدی کو تھا جو ہر روح مین اور ظاہر کرنا اُس
نور کا حلیہ شریف مین اور تشریف و تکریم حضرت بشرف آیت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یعنی
بدرستی خدا اور اُسکے فرشتے درود بھیجتے ہین اوپر نبی کے ساتھ واجب ہے تشریف آدم سے بسجود ملائکہ اسواسطے کہ حق تعالی نے ۸۱

ساتھ ملائکہ کے شریک سجود نہ تھا کہ یہ حقتعالی پر جائز نہیں اور صلوٰۃ وسلام مین شریک بلکہ مقدم فرشتون پر اور سجود ملائکہ مین
تعظیم وتشریف ایک مرتبہ اور صلوٰۃ وسلام مین افاضہ انوار رحمت و اسرار قدس دائم ومستمر ومتجدد ہی جمیع ازمنہ مین اور
مومن بھی اس اشتراک مین مامور ہین اور فضیلت تعلیم اسمار آدم کو اسکا بیان دیلمی نے مسند الفردوس مین حدیث ابو
رافع سے یون کیا ہی کہ حضرت کی امت بار وطین آپ پر متمثل کی گئی ہی اور سب کے نام تعلیم کردیے تھے پس جیسے کہ آدم کو
تعلیم اسما فرمائی ایسی ہی حضرت کو ساتھ زیادتی ذوات ومسمیات کے اور شک نہین کہ رتبہ مسمیات رتبۂ اسماسے
زیادہ ہی یہان دونون موجود اور ادریس علیہ السلام کے حق مین فرمایا ایت ورفعناہ مکانا علیا یعنی اٹھایا
اور دیا ہمنے اُسے مکان بلند اور حضرت کو مشرف ومقرب بمعراج فرمایا کہ یہ مرتبہ کسی اور کو سوا حضرت نہین عطا
فرمایا اور نوح علیہ السلام اور جو شخص کہ آپکے اوپر ایمان لائے تھے طوفان غرق سے نجات بخشی اور حضرت کی
امت کو عذاب نازل کیے گئے آسمان سے قال اللہ تعالی وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم یعنی اور نہین اللہ
کہ عذاب کرے انھین حالانکہ ہو تو انہین موجود۔ امام فخر رازی اپنی تفسیر مین لائے ہین کہ اکرام حقتعالی کا نوح کو تھا
نگاہ رکھنا سفینہ اُسکا پانی پر اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس سے عظیم تر چنانچہ روایت کی گئی ہی کہ تھے آنحضرت لب
کنارہ آب پر اور بیٹھا تھا عکرمہ بن ابی جہل اسجگہ پس کہا عکرمہ نے اگر تو دعوی نبوت مین سچا ہی تو بلا اُس پتھر کو کہ دوسرے کنارہ
پر ہی پانی کے تا شنا کرے اور نہ دوبے اور اسطرف چلا آوے پس اشارہ فرمایا آنحضرت نے ناگاہ منقلع ہوا حجر اپنے مکان سے
اور سباحت وشناوری کی اور آگے حضرت کے آکر کھڑا ہوا اور شہادت دی آپکی رسالت ونبوت کی اور پس فرمایا حضرت نے آیا خاطر جمع ہوئی
تیری اے عکرمہ کہا اس پتھر کو کہو تا رجوع کرے جہان سے آیا ہی پس شناکی سنگ نے اور گیا جس جگہ کہ تھا پس شنا کرنا سنگ کا اور
نہ ڈوبنا اُسکا پانی مین عظیم تر و غریب تر ہی قائم رہنے کشتی سے پانی کے اوپر اور نہ ڈوبنا اسکا خاصیت جوب ہی اور برد وسلام ہونا
نار نمرودی کا ابراہیم صلوٰۃ اللہ وسلامہ کے اوپر اس سے عجیب وغریب نہین کہ محمد صلی اللہ وآلہ وسلم کے اوپر نار حرب کفار کا طفا
خاموش ہونا کما قال اللہ تعالی کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاھا اللہ جیسے کہ فرمایا خدا تعالی نے جسوقت افروختہ کی
کفار آتش واسطے جنگ کے سرکرتا اُسے پروردگار اور ہرچند چاہتے کہ سرد کرین نور دین ساتھ نار کفر کے پس ابا وانکار لایا اللہ جبار و
قہار مگر یہ کہ تمام کرے اپنا نور اور سرد کرین نار شرور اور لیوے واسطے محمد کے سرور وظہور آیت ویابی اللہ الا ان یتم نورہ
ولو کرہ الکفرون یعنی اور انکار کرتا ہی خدا مگر یہ کہ پورا کرے اپنا نور اور اگرچہ مکروہ جانین کافر۔ اور مذکور ہی کہ
شب معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دریائے آتش پر گذرے کہ حکما اُسے کرۂ نار کہتے ہین اور سلامت ومحفوظ رہے اُس سے اور
روایت کیا ہی نسائی نے کہ محمد بن خاطب نے کہا کہ ایام طفولیت مین میرے اوپر دیگ جوشان آن پڑی تھی اور تمام پوست میرے
بدن کا سوختہ ہو گیا پس لے گیا مجھے میرا باپ حضرت کے پاس اور ڈالا آپنے میرے بدن پر کہ جل گیا تھا آب دہن مبارک اور
کہا اذہب الباس رب الناس یعنی لیجا اور دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیوں کے پس شفا پائی مینے گویا کوئی آفت
مجھے نہ پہونچی تھی اور وہ کہ ابراہیم علیہ السلام کو ساتھ خلعت خلت کے ممتاز کیا حضرت کو ساتھ مقام محبوبیت کے کہ مقام محبت
بالاتر مقام خلت سے ہی اور اختصاص ساتھ شفاعت عام برگزیدہ کیا اور بعض کہتے ہین کہ آنحضرت جامع مقام خلت و

محبت ہین اور خلت حضرت کی ارفع و اکمل و افضل و اعلی خلت ابراہیم سے ہے اور تحقیق اس کلام کے آخر بیان تخصیص
آنحضرت بفضائل آخرت مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کہ بکسر اصنام موصوف ہین کہ ساتھ
تبر کے توڑا سیدنا و مولانا و مولی الثقلین نے اصنام مضبوط دیوار ہاے کعبہ کو بادشاہ ایک چوب کے ۔ اور یہ نہین مگر ساتھ
قوت ربانیہ اور قدرت الہیہ کے اور کما آیت جاء الحق و زھق الباطل یعنی آیا حق اور گیا باطل اور یہ ابراہیم
علیہ السلام کو جو بنا تعمیر بنا بیت الحرام شرف حاصل ہوا حضرت کو ساتھ وضع حجر اسود کے اس مقام مین جیسے کہ قصۂ بنا قریش
مین مذکور ہوا اور جو موسی علیہ السلام کو عصا دیا گیا وہ سانپ بن جاتا تھا لیکن اُسے نطق نہ تھا ہمارے حضرت کی جدائی
مین رونا و فریاد کرنا چوب ستون کا کہ مسجد مین تھا زیادہ فضل و بزرگی رکھتا ہے کہ قصہ اُسکا باب معجزات مین آویگا اور
امام فخر رازی نے اپنی تفسیر مین بیان کیا ہے کہ ایک دن ابوجہل لعین نے چاہا کہ حضرت کو بضرب سنگ مجروح و خستہ کرے
کیا دیکھتا ہے کہ کتفین شریفین کے اوپر دو اژدہے ہین مارے ڈر کے بھاگا اور روشنی ید بیضا موسوی کہ آنکھ نور سے
چشم بینندہ خیرہ ہوتی تھی ذات حضرت سر سے قدم تک نور ہی تھی کہ دیدۂ حیرت جمال باکمال حضرت مین خیرہ ہوتا تھا اور
مثل ماہ و آفتاب تابان و درخشان اگر نقاب حجاب بشری مین وہ نور احمدی مستور و محجوب نہوتا کیا تاب و طاقت کسی مین
کہ منظر حسن جہان آرا اُکی اُدھر نظر کرنا اور قتادہ بن النعمان نے کہ صحابہ کرام سے ہین ایک رات نماز عشا حضرت کے ساتھ ادا کی
اُس رات تاریکی ابر و باران بہت تھا حضرت نے شاخ خرما اُنکے ہاتھ مین دی اور فرمایا اسے لیجا روشنی بخشے گی آگے سے
اور پیچھے سے بمقدار دس گز اور جب گھر مین آو وہ مار سیاہ معلوم ہوگا اُسے مد کر باہر ڈال دینا روا ابونعیم اور صحیح بخاری
اور کتابون مین مذکور ہے کہ عباد بن بشر اور سید بن حضیر شب تاریک مین بملازمت شریف آئے اور ہر ایک کے ہاتھ مین
عصا تھا پس روشن ہوا عصا کہ ہاتھ مین ایک کے اُن دو سے تھا کہ اُسکی روشنی مسافت راہ وقوع مین آیا اور
جب جدا ہوے عصا کہ دوسرے شخص کے ہاتھ مین تھا روشن ہوا اور بخاری تاریخ مین اور بیہقی اور ابونعیم حمزہ اسلمی سے
لائے ہین کہ تھے ہم ساتھ حضرت کے ایک سفر مین پس متفرق و جدا ہوتے ہم رات اندھیری مین روشن ہوئین میری انگلیان
تا سب اُس روشنائی مین جمع ہوئے اور ایک کوئی ہلاک نہوا اور انگلیان میری روشن تھین اور حدیث مین آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک صحابی کو واسطے دعوت اُسکی قوم کے بھیجا تھا اُسنے ایک نشان چاہا کہ حجت
ہووے اُسے پس حضرت نے انگشت شریف اُسکی دونون آنکھون مین ماری اُس جگہ سے ایک سفید اور نور پیدا ہوا پس
پس اُس صحابی نے عرض کیا کہ مجھے خوف ہے کہ لوگ برص خیال نہ کرین پس نقل کیا اُسے حضرت نے ساتھ تازیانہ اُسکے
اور یہ خدشین دلیل ہین حضرت کی نورانیت پر اور سرایت نورانیت حضرت خادمان درگاہ مین اور شگافتہ ہونا
دریا کا واسطے موسی علیہ السلام اور شق القمر اُس سے زیادہ تر ہے کہ وہ تصرف عالم ارض مین ہے اور یہ تصرف عالم
سما مین اور فرق ان دونون مین ظاہر ہے والفرق بینہما واضح اور بہت روایتون مین آیا ہے کہ درمیان
آسمان و زمین کے ایک دریا ہے کہ نام اُسکا مکفوف ہے اور دریاے زمین اُسکی نسبت حکم یک قطرہ کا رکھتا ہے نسبت ساتھ بحر محیط کے
ایسا دریا منفلق و شگافتہ ہوا واسطے حضرت کے سبب معراج مین یہ امر بہت بڑا ہے انفلاق بحر سے واسطے موسی علیہ السلام کے

اور وہ جو موسیٰ علیہ السلام کو معجزہ مارحجر اور بننا چشمونکا اس سنگ سے دیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انفجار لئے اصابع
مبارک سے اور یہ اُس سے ابلغ و اکمل ہے اسواسطے کہ سنگ جنس زمین سے ہے کہ باہر آتے ہین اُس سے چشمے بخلاف روان ہونے چشمونکے
گوشت و پوست سے اور وہ جو فرمایا حقتعالیٰ نے وکلم اللہ موسیٰ تکلیما یعنی اور کلام کیا حقتعالیٰ نے موسیٰ کے ساتھ
کلام کرنا مشرف ہوئے حضرت ہمارے اُس سے زیادہ شب اسری مین دونون کے ساتھ اور یہی مقام مناجات حضرت کا فوق
سموات علی و سدرۃ المنتہی ہے اور مقام مناجات موسیٰ علیہ السلام طور سینا اور وہ جو دیگئی ہارون علیہ السلام کو فصاحت
لسانی جیسے کہ فرمایا ہے واخی ھارون ھو افصح منی لسانا یعنی میرا بھائی ہارون دو فصیح تر ہے مجھسے اور جو زبان کہ
عطا ہوئی ہمارے حضرت کو ایسی فصاحت و بلاغت کہ بالاتر اس سے ہے بلکہ مانند اُسکے متصور نہین اور فصاحت ہارون غایت
اُسکی عبرانی مین اور عربی زبان عبرانی پر افصح ہے اسیواسطے موسیٰ علیہ السلام نے افصح منی کہا نہ افصح مطلق اور زبان
موسیٰ علیہ السلام مین لکنت تھی جیسے کہ قصہ اُسکا مشہور ہے اور یوسف علیہ السلام کہ لشطر حسن شہرت رکھتے ہین ہمارے حضرت تمام حسن و
جمال صباحت و ملاحت وجہ تھا کہ اور زیادہ تھا اور تعبیر رؤیا و تاویل منام کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو عنایت ہوئی تھی
اُس سے تین چیزین منقول و معلوم ہین ایک انہین سے دیکھنا کواکب و شمس و قمر کا سجدہ کنندہ واسطے انکے - دوسرا
رؤیا یا صاحب السجن کا تیسرا خواب بادشاہ کا اور حضرت کے فضائل و شرائف اس باب مین زیادہ از حد و عد ہین
جو کوئی تصفح اخبار و تتبع آثار کرے اُسے بخوبی معلوم ہووے اور وہ جو داؤد علیہ السلام کو دیا گیا تھا آلینا حدید کہ
بوقت مسح نرم ہوجاتا تھا اور چوب خشک انکی ہاتھ مین سبز اور برگ آور ہوتی تھی - شاۃ ام معبد کہ بہت دبلی و لاغر
خشک ہوگئی تھی ببرکت دست مبارک شیر اُسکی پستانونمین جاری و زیران ہوا زیادہ مجرای عادت سے یہ بھی
گویا ایک طرحکی سخت چیز کا نرم کرنا ہے اور آپکے واسطے بھی سنگ سخت نرم ہوگیا ہے - حافظ ابونعیم نے روایت کی ہے کہ جب حضرت
باتین تمام ہوئے اور سر مبارک فرو کیا طرف سنگ کے تا پنہان کرین اپنے جسم شریف کو نرم کیا حقتعالیٰ نے سنگ کو تا کہ
سر مبارک غار مین اور استراحت حاصل کیا ساتھ سنگ سخت کے پس نرم ہوا اسواسطے حضرت کے اور اثر کیا بازو شریف نے
اُسمین اور ہوا معجزہ بیت المقدس مثل خمیر کہ باندھا اُسکے ساتھ اپنا دابہ اور تسبیح کی جبال نے داؤد کے ساتھ اور تسبیح کی
سنگ نے دست شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور وہ جو دیا گیا سلیمان علیہ السلام کو کلام طیر اور تسخیر شیاطین و
ریح و ملک کہ نہین دیا گیا بعد اُنکے کسیکو دیا ہمارے سید و سلطان پیغمبر آخر الزمان کو مانند اُسکے اور زیادہ اُسپر کہا کلام طیر
کہ فرمایا وعلمنا منطق الطیر یعنی اور سکھائی گئی ہمکو گویائی جانورونکی سخن کیا حضرت کے ساتھ سنگ نے اور تسبیح کی
اوپر ہاتھ آپکے حصی نے کہ جماد ہے اور یہ اعلیٰ و اغرب ہے کلام طیر سے اور کلام کیا حضرت کے ساتھ ذراع شاۃ مسمومہ نے اور
کلام کیا آہو نے اور شکایت کی بعیر نے جیسے کہ باب مین آویگا اور روایت کیا گیا ہے کہ ایک طائر آیا اور گرد سر مبارک پھرا
اور کچھ سخن کہا آپنے فرمایا کہ ستایا ہے کسی نے تم مین سے اس طائر کو بابت اُسکے بچونکے چاہیے کہ پھیر دے اُسکی طرف بچے اُسکے
اور قصہ کلام گرگ حضرت کا مشہور ہے اور ریح کہ لیجاتی تھی تخت سلیمان کا جس جگہ کہ وہ ارادہ کرتے تھے اقطار زمین سے
حضرت کو براق عنایت ہوا تھا کہ شریف تر ریح سے بلکہ تیز تر برق خاطف سے کہ لیگیا حضرت کو فرش سے عرش تک

ایکساعت مین اور مسخر کی گئی ہو واسطے سلیمان علیہ السلام کے زمین تا دیکھا مشارق و مغاربہا رض کو اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طی کی گئی اور گرد لائی گئی واسطے انکو زمین تا دیکھا مشارق ارض اور اُسکے مغارب کو اور تسخیر شیاطین کہ حدیث صحیح مین آیا ہو کہ سامنے آیا حضرت کے شیطان نماز کے اندر پس قدرت عطا فرمائی اللہ تعالی نے حضرت کو اُسکے اوپر اور چاہا کہ اُسے باندھ دین ساتھ ایک ستون کے ستونوں مسجد سے کہ بازی کرین اُسکو ساتھ اُسکے لوگ کے اور دیے جو دیے گئے عیسی علیہ السلام ابرای الکمہ و ابرص و احیاے موتی اور دیئے گئے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رد کی آنکھ ابو قتادہ کی کہ باہر نکل پڑی تھی پس ہو گئی بہتر اُس سے کہ پیشتر تھی اور روایت کیگئی ہے زن معاذ بن عفرا برص رکھتی تھی پس شکایت اس امر کی حضرت پاس لائی حضرت نے چوب دستی مسح اُسپر فرمایا پس دور کیا حقتعالی نے برص اُسکا نقل کیا اُسنے مواہب لدنیہ مین امام فخر سے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین قصہ ایک مرد کا نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مین ایمان لاتا ہون اگر زندہ ہو جاوے یہ میری بیٹی مردہ پس جناب محمد مصطفے اُسکی قبر پر تشریف لائے اور کھڑے ہوے اور ندا کی یا فلانہ اُسکی قبر سے آواز آئی لبیک وسعدیک یا رسول اللہ الحدیث احیاء موتی جناب آنسرور سے بمواضع متعددہ واقع ہوا ہے کہ باب معجزات مین آوے گا غرضکہ وہ جو فضائل و کمالات و معجزات تمام انبیا و رسل مین تھے وہ سب ذات شریف مین موجود تھے بیت حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری و صل فضائل و معجزات کہ مذکور ہوے مشترک ہے درمیان اور انبیا اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیکن وہ فضائل کہ مخصوص بہ ذات شریف ہین اور خصائص بھی کہتے ہین خارج حد و عدد حضرت سے ہین لیکن وہ جو قید ضبط مین محصور ہین مذکور ہوتے ہین خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قسم ہین ایک قبیل احکام شرع سے اور دوسرے قسم صفات اور احوال و معجزات سے اور بعضوں نے کہا ہو کہ کلام قسم احکام مین اور بحث کرنا اس سے بیفائدہ ہے اور متعلق نہین ہو ابسکی ساتھ کوئی حکم وہ ایک امر ہے کہ گذرا اور صواب یہ ہو کہ فائدہ اُسپر مترتب ہے اول علم حال شریف حضرت کے اور تحقیق وہ ایک سعادت اور ایک نوع کمال ہے کہ اتباع و اقتدا اوپر اُسکے موقوف ہے جبتک کہ نجانا جاوے عمل اُسپر نہین کیا جاتا پھر یہ قسم چار قسم ہے قسم پہلی وہ جو مخصوص آپکے ساتھ ہے واجبات سے اور حکمت اُسمین زیادتی قرب درجات ہے جیسا کہ وجوب نماز ضحی مین نتیجہ ایک قول کے اور صواب اُسکے خلاف ہے اور قول عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبح سبحۃ الضحی محمول اسی نماز پر ہے یعنی نہین دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسبیح کرتے تسبیح ضحی اور جیسیکہ نماز تہجد حضرت کے اوپر فرض تھی اور بعضوں نے کہا کہ امت کے اوپر بھی فرض تھی پس مرفوع ہو گئی اُنسے جیسے مسواک اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت مامور بوضو تھے واسطے ہر نماز کے جب شاق و دشوار آیا آپ پر مامور ہوئے مسواک واسطے ہر نماز کے اور حدیثین اور بھی شان مسواک مین آئی ہین کہ دلالت اُنکی وجوب قطعی پر نہین اور قسم دوسری خصائص آنحضرت حرمت مین یعنی احکام کہ حضرت پر حرام ہین اُنکے غیر پر حرام نہین جیسیکہ تحریم زکوۃ اور تحریم صدقہ اور قول صحیح و مشہور یہ کہ منصوص بقول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انا لا ناکل الصدقۃ یعنی ہم نہین کھاتے صدقہ۔ روایت کیا اُسنے مسلم نے پس بعضونکے نزدیک

امتناع اکل سے جہت حرمت ہی اور بعضون کے نزدیک تنزہ ہی بہرحال امتناع اکل صدقہ سے خواہ تحریما ہو خواہ تنزیہا خصائص حضرت سے ہی جیسے کہ تحریم زکوۃ آل و موالی حضرت پر اور جیسا کہ کھانا چیز کریہ الرایحہ کا مانند سیر و پیاز کے احادیث مین آیا ہی اور جیسے کہ تحریم نکاح کتابیہ ہی واسطے کہ ازواج مطہرات حضرت امہات المومنین ہین اور ہر زوجات حضرت بہشتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اعز و اشرف ہین اس بات سے کہ رکھین نطفہ پاک اپنا رحم کافرہ مین اور جیسے کہ تحریم نکاح امتہ مسلمہ لیکن تسرے یعنی کنیز گردانا جائز ہی باتفاق قسم تیسری وہ کہ مخصوص ہی آنحضرت کے ساتھ مباحات سے جیسے کہ نہ ٹوٹنا وضو کا ساتھ نوم کے اور بعضون نے کہا ہی یہ حکم عام ہی سب انبیا علیہم السلام کو اور جیسے کہ ادا صلوۃ بعد العصر اور جواز نماز تراویح براحلہ کے باوجود وجوب وتر اور نماز جنازہ اوپر غائب کے نزدیک حنفیہ کے اور شافعی کے نزدیک عام ہی ساری امت کو اور صوم الوصال کہ تحقیق اسکی باب الصیام مین اوپگی انشاء اللہ تعالے اور اباحت نظر با جنبیات اور جواز خلوت اجنبیہ اور اسمین کلام ہی کہ اسکے محل مین مذکور ہوگا اور نکاح زیادہ چار عورتون سے اور اسیطرح اور انبیا کو اور نو سے زیادہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اسمین خلاف ہی اور جواز نکاح بہ ہبہ یعنی یہ جائز ہی کہ بخشے ایک عورت اپنے نفس کو اور مہر طلب نہ کرے بغیر ولی و شہود کے نسبت بآنحضرت اور نہ انکے غیر کے اور آنحضرت کو جائز تھا کہ تزویج کر دین کسی مرد کے بدون اذن اسکے اور لیلے اور نکاح زینب بے رضامندی زن اور اگر رغبت فرماتے حضرت طرف نکاح ایک لے کہ شوہر نہین رکھتی لازم ہوتا تھا اس عورت کو اوپر اجابت اسکی اور حرام ہوتی تھی دوسرے پر خواستگاری اس زن کی اور اگر شوہر دار ہوتی واجب ہوتا شوہر پر طلاق دینا اسے اور اسجگہ امتحان ایمان اس شخص کا تھا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون الحب الیہ من نفسہ والدہ وولدہ والناس اجمعین یعنی مومن نہین ہوتا ایک تم مین سے یہانتک کہ ہون مین محبوب طرف اسکی اسکی ذات اور اہل اور اولاد اسکی اور سب آدمیون سے اور اسی واسطے واجب تھا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قال النبی اولی بالمومنین من انفسہم پس تحقیق نبی بہتر ہی مومنین کو انکی جانون سے اور مصداق اسکا قصہ زید و زینب کا ہی اور حاصل اس قصہ کا یہ ہی کہ حقتعالی نے تزویج کیا زینب کو ہمشیرہ حضرت کے ساتھ اور ڈالی کراہیت اسکی دل زید مین اور حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم درتے تھے اسکے اظہار سے تا ضعیف الایمان ورطہ ہلاک مین نہ پڑین وحی نازل ہوئی جانب حقتعالی سے کہ تو خدا سے ڈر اور خلاف اسکے امر کے نہ کر لوگون سے خوف و ترس بیجا کرتا ہی پس تزویج فرمایا آنحضرت نے اور اپنے گھر مین لائے اور بعضے مفسرون اور ارباب سیر کو اس مقام مین کلام ہی کہ نہین لائق بمنصب نبوت اور اہل تحقیق نے اسی زلات مفسرین سے شمار کیا ہی اور قصہ یوسف علیہ السلام کا ساتھ زن عزیز یعنی زلیخا کے اور قصہ داؤد علیہ السلام ساتھ زن اوریا کے اور مقرر کرنا عشق کا بجای مہر جیسے کہ مقدمہ صفیہ مین واقع ہوا اور وجوب نفقہ زوجات مین حضرت کے اوپر اختلاف ہی - نووی نے کہا اصح وجوب ہی اور واجب نہ تھا حضرت پر رعایت قسم درمیان زنان دیگر اکثر علما حنفیہ بھی اسیطرف گئے ہین اور وہ جو حضرت بہ نسبت ازواج رعایت فرماتے تھے بطریق تفضیل تھا نہ بسبیل وجوب اور حلال ہونا حضرت پر جمع درمیان زن و عمہ و خالہ کے دو وجہ ہین نہ ہمشیرہ مادر و دختر مین کہ یہ درست نہین اور اہل تحقیق نے کہا ہی کہ مرجع ان سب خصایص کا اسطرف ہی کہ نکاح آپکے حق مین حکم تسرے کا رکھتا تھا یعنی کنیز کی ہی واسطے

کہ سب مرد و عورت حکم داہ و غلام حضرت مین تھے اور مباح تھا حضرت کو کہ لین مال غنیمت سے پیش از قسمت جو چاہین بعنی لونڈی وشمشیر وغیرہ سے اور مباح تھا حضرت کو قتال مکہ مین اور دخول مکہ مین بے احرام کہ تحقیق اور تفصیل اُسکے باب فتح مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور خصایص حضرت سے حکم کرین ساتھ علم اپنے کے اور حکم کرین اپنے واسطے اور اولاد اپنی کے اور گواہی دیوین واسطے نفس اپنے کے اور ولد اپنے کے اور شتم ولعن اُسکا قربت ورحمت اور مباح تھا خاص حضرت کو کہ قسمت کرین اراضی پیش از فتح کہ مالک الملک نے مالک کردیا تھا حضرت کو تمامہ اراضی وممالک کا۔ کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے جبکہ حضرت کو اختیار قسمت ارض جنت حاصل ہووے پس قسمت ارض دنیا بطریق اولی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصل اور خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قبیل احکام سے نہین بلکہ قبیل صفات واحوال سے ہین لاتعد ولاتحصی مین خصوصاً صفات واحوال باطن کہ علم کسی فرد انسانی کا اُسکی کنہ کو نہین پہونچتا اور مذکور ان بعض صفات کا ظاہر ہے کہ علما نے اُنکا شمار کیا ہے اور معجزات سارے اسی قبیل سے ہین کہ کسی ایک انبیا علیہم السلام سے ظاہر نہین ہوے لیکن انکے واسطے جدا باب وضع کیا گیا از جہت عظمت وکثرت اُنکی اور فضیلت اعلی واکمل حضرت کی وہ ہے کہ پروردگار تعالی نے اُنکی روح پیشتر ارواح خلائق سے پیدا کی اور ارواح سائر مکونات کی اُنکی روح مبارک سے منشعب کین اور سبکو آپکے نور سے پیدا کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی تھے اور آدم ہنوز درمیان روح وجسد جیسیکہ روایت کیا ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور عالم ارواح مین بھی فیض بار روح انبیا روح سید الوری سے پہونچا تھا اور جبتک کہ آفتاب روح حضرت پردہ غیب مین تھا کواکب ثواقب حضرات انبیا کہ مستور نور حضرت مین تھے ظہور کیا اور جب آفتاب عالمتاب نبوت حضرت نے ظہور کیا سب محو ومخفی ہوے بعینہ جیسے رات مین باوقت طلوع آفتاب کے اور ابوہریرہ رضہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا مین اول انبیا پیدایش مین ہون اور آخر اُنکا بعثت مین اور فضائل عظیمہ حضرت کی سے وہ ہے کہ جوامع الکلم عطا کیے گئے کہ مراد اُنسے کلمات مختصر شامل وحاوی معانی کثیرہ کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول اُس شخص کے ہین کہ لیا گیا اُس سے میثاق روز الست مین اور کہنے قول بلی مین اُسہر وز جیسا کہ آیا حدیث مین اور عالم وآدم سب واسطے اُنکی پیدا کیا گیا کہ مقصود اصلی پیدائش عالم سے وجود حضرت ہے اور لکھا گیا اسم مبارک حضرت کا اوپر عرش اور ابواب جنت وما فیہا کے اور لیا حقتعالی نے عہد انبیا سے آپکے باب مین کہ بوقت بعثت حضرت کی اُنپر ایمان لاوین اور نصرت وتائید اُنکی کرین جیسا کہ سابق گذرا اور واقع ہوئین اخبار وتبشیر بوجود شریف حضرت کتب سالفہ مین اور نسب شریف مین تازمان آدم علیہ السلام سفاح یعنی زنا جیسیکہ عہد جاہلیت مین عادت تھی جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ برگزیدہ کیا حقتعالی نے کنانہ کو اولاد اسمعیل سے اور برگزیدہ کیا قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے حضرت کو پس برگزیدہ اور بہتر ومہتر سب کے حضرت ہوے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بوقت ولادت شریف سارے بت سرنگون پڑے اور جنون نے اشعار پڑھے اور پیدا ہوے شکم آمنہ سے مختون ولطیف بے چرک وناف بریدہ وولادت کے وقت اور رافع نظر طرف آسمان اور رافع انگشت شہادت اور دیکھا انکے اُنسے کہ ایک نور اُنسے خارج ہوا کہ بسبب اس نور کے کوشک شام کے روشن ہوے اور متحرک تھا مبارک ساتھ تحریک ملائکہ کے اور کلام کیا مہد مین اور لکھا ہے سخن کرنا قمر کا ساتھ حضرت کے اور میل کرنا جسطرف کہ حضرت اشارہ کرتے تھے اور سایہ کرنا حضرت کے اوپر

ابر کا تمازت آفتاب مین اوقات متعددہ مین واقع ہوا ہے۔ اول بان صغر مین کہ ہمراہ اپنے عم ابوطالب کے سفر مین نکلے تھے اور
بحیرا راہب نے آپکو پہچانا اور بعضون نے اسیواسطے سایہ رکھنے ابر کو بھی خصائص مین ذکر کیا ہے اور شق صدر شریف ہے کہ صحاح
مین آیا ہے اور وقوع اسکا چار بار اتفاق ہوا۔ اول اسوقت کہ صغیر سن تھے بنی سعد مین دوسرے دس برس کی عمر مین
تیسرے قریب بعثت کے چوتھی شب معراج مین اور فشار دن جبرئیل کا حضرت کو ابتدای وحی مین اور تصرف کرنا مہر وجود
مبارک مین اسے بھی خصائص سے شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ کسی ایک کو انبیا سے یہ نہین ہوا اور تفاصیل ان معانی کی انکے
مواضع اور مواقع مین آویگی اور حقتعالی ہر عضو آنحضرت کو قرآن مین ذکر کیا ہے قلب کو اس اپنے قول مین آیت
نزل به الروح الامین علے قلبك یعنی نازل کیا جبرئیل امین نے قرآن کو تیرے دل پر اور لسان کو
آیت فانما یسرناه بلسانك یعنی پس سوای اسکے نہین کہ آسان کیا ہمنے قرآن کو تیری زبان پر
آیت ما ینطق عن الهوای یعنی اور نہین نطق کرتا اپنی خواہش نفس سے اور بصر ساتھ آیت ما زاغ البصر
و ما طغے یعنی کجی و میل نہ کیا بصر نے اور تجاوز اور روی مبارک کو ساتھ آیت قد نری تقلب وجهك
فی السماء یہ ترجمہ ہے کے تحقیق دیکھتے ہین ہم روگردانی تیری طرف آسمان کے۔ واسطے انتظار وحی کے
اور عنق کو ساتھ آیت ولا تجعل یدك مغلولة الی عنقك کے یعنی اور نہ بند کر اپنے ہاتھ کو الفاق سے اور
صدر و ظہر مبارک کو ساتھ آیت الم نشرح لك صدرك و وضعنا عنك وزرك الذی انقض
ظهرك کے یعنی کیا نہ کھولا ہمنے سینہ تیرا اور اُتارا ہمنے تجھسے بوجھ تیرا وہ کہ توڑی اسنے پشت تیری۔ اور یہ دلالت
رکھتا ہے کمال محبت و عنایت حق جل و علی پر حضرت کو اور نکالا حقتعالی نے اپنا اسم کہ محمود ہے احمد و محمد سے کہ پہلے
اس سے اس اسم کے ساتھ کوئی تسمیہ نہین کیا گیا اور کھلاتا تھا آپکو حقتعالی طعام و شراب بہشت سو کہ ذکر اسکا صوم
و وصال مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور دیکھتے تھے حضرت پیچھے سے جیسے دیکھتے تھے آگے سے اور شب جدوز تاریکی مین
جیسے کہ دن اور روشنی مین اور ذکر اسکا حلیہ شریف مین گذرا ہے اور جسوقت حضرت سنگ پر چلتے نشان دونون پاے
مبارک کا اسمین پڑجاتا جیسے کہ مقام ابراہیم مین متواتر ہے اور اثر قدمین شریفین کا سنگ مکہ مین مشہور ہے اور اثر
حافر بغلہ شریف کا مسجد بنی معاقہ مین مدینہ مین واقع ہے اور آب دہن مبارک شیرین کر دیتا تھا آب شور کو اور کفایت کرتا تھا
طفل شیرخوارہ کو جیسا کہ باب حلیہ مین گذرا اور بغلین حضرت کی سفید تھین بال نرکھتی تھین بعضون نے کہا ہے یہ اعتقاد
کرنا چاہیے ابطین شریفین مین رایحہ کریہ نہ تھی بلکہ نظیف و ابطین طیب الرائحہ جیسے کہ ثابت ہوا ہے صحیح مین اور
آواز حضرت کی دور رس تھی کہ وہان کسیکی آواز نہ پہونچتی تھی اور مگس بدن مبارک پر نہ بیٹھتی تھی اور شپش یعنی
جون لباس مبارک مین نہ پڑتی تھی اور حضرت کو اتفاق احتلام نہین ہوا ہرگز اور ایسی ہی اور انبیا کو روایت کیا ہے
اسے بر نی نے اور بعض علمانے انزال تجویز رکھتا ہے کہ شاید بجہتہ غلبہ باہ کے ہوتا ہو خواب شیطانی کے اور تھا عرق شریف
خوشبودار زیادہ مشک سے اور سایہ حضرت کا زمین پر نہ پڑتا تھا کہ محل کثافت و نجاست ہے اور نہین دیکھا گیا سایہ آ
حضرت علیہ السلام کا آفتاب و ماہتاب مین۔ ایسا ہی بیان ہے علما سے لیکن مقام استعجاب و استغفار ہے کہ کسی نے ذکر

چراغ نہین کیا اور حدیث طویل ہین کہ پڑھنا اُسکا بعد از نماز شب آیا ہے اور بعض مشائخ درمیان سنت فجر کے پڑھنے مین
درخواست کیا ہے حضرت نے خدا سے کہ سائر اعضا آپکے مین نور بخشے اور اس حدیث کے آخر مین فرمایا واجعلنی نورا یعنی
تمام جسم میرا نور کردے پس آنحضرت جب نور ہوے وین نور کا سایہ نہین ہوتا اور جب مشی فرماتے دراز قد ہونگے ساتھ اُن
سب مین دراز معلوم ہوتے ہین مگس جامہ مبارک پر نہ بیٹھتی تھی ذکر کیا اُسے فخر رازی نے پس اندام شریف پر نہ بیٹھنا
مگس کا بطریق اولی ہووے اور کاٹا اور چوسا نہین خون حضرت کا پسینے اور نہین ستایا جون نے یہی ہے عبارت قوم کی
اور مراد عدم وجود قمل ہے اور یہ کہ بعض احادیث مین آیا ہے کہ کان یفلی ثوبہ یعنی حضرت کہ ڈھونڈھتے جون اپنے کپڑون
مین سے مراد اس سے حقیقت نہین ہے اسیطرح کہا لوگون نے اور جملہ خصائص حضرت سے انقطاع کاہنون کا ہے
نزدیک مبعث آپکے اور حراست و حفاظت آسمان کی استراق سمع اور رمی شہاب ہے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
کہ محجوب و مطرود نہ کیے جاتے تھے شیاطین آسمان سے اور آتے تھے آسمانون مین اور لاتے تھے خبرین اور سکھاتے
کاہنونکو اُنکی ارواح کو ساتھ ارواح خبیثہ جنونکے علاقہ و مناسبت روحانی تھا اور بسبب اس علاقہ کے انکے کسب
علوم کرتے تھے اور دروغ اپنی طرف سے اسپر بڑھاتے تھے جیسا کہ حضرت انبیا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو ساتھ ارواح
طیبہ ملائکہ کے اُس مناسبت سے مورد اخبار صادقہ ہوتے تھے جب حضرت سید الثقلین امام القبلتین پیدا ہوے ممنوع
و مزجور ہوئے اور باز رکھے گئے عروج و ولوج سموات سے اور کہا ہے کہ تولد عیسیٰ علیہ السلام کے ممنوع ہوئے تھے تین
آسمانون سے اور ساتھ تولد حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تمام آسمانون سے جو کوئی قصد و ارادہ کرے عروج آسمان و
استراق سمع کا رمی شہاب کہ شعلہ ناری ہے روکا جاتا ہے کہ ہرگز خطا نہین کرتا بعض کو مارتا ہے اور بعض کا منہ جلاتا ہے اور بعض کا
فاسد و تباہ کرتا ہے اعضاء و عقل معمر نے کہا مین نے پوچھا زہری سے کہ آیا رمی شہاب و سقوط نجوم ایام جاہلیت مین بھی
تھا کہا البتہ لیکن تغلیظ و تشدید وقت بعثت حضرت سے شروع ہوئی اور ابن قتیبہ نے کہا کہ رجم پیش از بعثت حضرت تھا
لیکن بعد از بعثت شدت ہوگئی حراست مین اور بعضون نے کہا کہ سقوط نجوم اور رمی شہاب شیاطین کو کیا جاتا تھا
لیکن پھر عود کرتے تھے اپنی جگہ ذکر البغوی اور شب لیجانے حضرت کو مسجد حرام سے طرف مسجد اقصیٰ کے اور عروج
ہوئی مجلس اعلیٰ اور ظاہر کی گئین اُسپر آیات کبریٰ اور محفوظ رکھے گئے نظر سے طرف ماسوی کے اور حاضر کیے گئے واسطے
حضرت کے انبیا اور امامت کی اُنکی اور ملائکہ کی اور مطلع اور خبردار کیا حضرت کو بہشت و دوزخ پر اور لے گئے ایسی جگہ
کہ علم و قیاس کسی کا وہان پرواز نہ کرسکے اور دیکھا پروردگار کو بچشم سر جیسا کہ ذکر معراج مین آویگا انشاء اللہ
تعالیٰ اور جمع کیا حقتعالیٰ نے درمیان رویت و کلام کے اور مشرف کیا حضرت کو اُسی عالم مین برویت جمال
اپنی کے کہ ملک دینی و دلی کو یہ فضیلت حاصل و میسر نہین ہوئی اور ملائکہ ہمراہ حضرت سیر و مشی کرتے تھے پس
پشت جیسے کہ آپ فرمایا کرتے تھے صحابہ کرام کو واسطے پیش روی کے تا پس پشت ملائکہ کے لیے باقی رہے اور قتال کیا
ملائکہ نے آپکے ہمراہ ہو کر غزوہ بدر و حنین مین اور نگاہ رکھی گئی حضرت کی کتاب یعنی قرآن تبدیل و تحریف سے ہر چند
کہ سعی کی بہت سی ملاحدہ و معطلہ نے واسطے تغیر و تبدیل اُسکی مین لیکن راہ یاب نہوئے سطرف اور قادر نہوئے اُسکے

فلی پیش و جستن بر سر موی کہ را بانگشتان گردانیدن جویدن قال فلو ثیابہ یفلیہ و فلیتہ و فلیت راسہ من القمل صراح ۱۲

اطفاء نور ہے اور تغیر ایک کلمہ کلیہ اُسکے کلمات سے اور تشابیک ایک حرف مین اُسکے حرف سے اور باوجود توفیر دواعی ملاحدہ
اور یہود و نصاری کے اوپر تغیر تبدیل و فساد و ابطال اُسکے فرمایا اللہ تعالی نے آیت لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ
ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید یعنی نہین آتا قرآن مین باطل روبرو اُسکے سے اور نہ پیچھے اُسکے سے نازل کیا گیا حکمت
والی ستودہ سے - یہ کتاب عزیز مشتمل ہے اُس چیز پر کہ مشتمل ہین اُسپر جمیع کتب اور جامع ہے اخبار قرون سالفہ اور احوال امم
ماضیہ پر اور اُن شرائع و احکام کو کہ نشان اُنکا ظاہر و پیدا نہین اور نہین جانتا ہے مگر ایکا حبار اہل کتاب سے کہ قطع کرے
عمر عزیز اپنی اُسکی تعلیم مین باوجود اس تمام ایجاز و اختصار کے اور سارا کلام صفات اس کتاب عزیز مین معجزات مین آویگا
انشاء اللہ تعالی اور آسان کیا حفظ اُسکا جو کوئی چاہے بخلاف اور امتون کے اُنمین سے ایک کو بھی بجز انبیا علیہ السلام
کتاب اپنی یاد نہ تھی کیا جگہ جم غفیر کی باوجود مرور قرون و سنین کے اوپر اور قرآن کے میسر و آسان ہے سمان اطفال و غلمان کو
قریب و قلیل کے اور نازل کیا ہے اوپر ساتھ حروف کے واسطے تسہیل و تیسیر و ترحم و تفضیل کے اور تحقیق سبع احرف کی
شرح مشکوۃ مین کی گئی ہے اور پروردگار تعالی خود متکفل ہوا ہے اُسکی حراست و حفاظت کا اور یہی سبب ہے اُسکی سلامت
تحریف و تبدیل و زیادت و نقصان سے جیسے کہ فرمایا ہے آیت انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون
یعنی بدرستی ہمنے نازل کیا قرآن کو اور تحقیق ہم اُسکے واسطے البتہ نگاہبان ہین اور حفظ توریت و انجیل کا انبیا و احبار کو
چھوڑا اسیواسطے راہ پائی اُسمین تحریف اور تبدیل نے اور بعضے سلف نے کہا ہے کہ اسجگہ دلیل قوی ہے اوپر ہونے بسملہ کے
جزو ہر سورہ کا سور قرآن سے بجہتہ اثبات اُسکے قرآن مین اور نہین تو لازم آوے زیادتی پس جب زیادتی متحقق ہوئی
گمان نقصان بھی متصور جواب اُسکا یہ ہے کہ لکھنا بسم اللہ کا اوپر سر ہر سورہ کے باجماع صحابہ ثابت ہے اور بسم اللہ
منزل واسطے فصل و جدائی کے درمیان سور کے ہے اور یہ داخل تغیر نہین ہے کہ موجب شبہہ کا ہووے اور مخصوص کیا
حقتعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ساتھ فاتحۃ الکتاب اور آیت الکرسی کے اور آمن الرسول خزانون
تحت العرش کے سے ہے کہ نہین دیا گیا کوئی ایک پیغمبرون سے مثل اُسکے اور حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہین تم مین سے کوئی موکل کیا گیا ہے ساتھ اُسکے قرین اُسکا جن سے اور قرین اُسکا ملائک سے
کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپکے واسطے بھی فرمایا البتہ لیکن اعانت دیاری دی مجھے میرے پروردگار نے اُسپر
پس اسلام لایا اور امر نہین کرتا مجھے مگر ساتھ خیر کے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد اسلام لانے سے انقیاد و طاعت اور
نہ تصرف کرنا آنحضرت کی بابین اور قول اکثر کا یہ ہے کہ مراد حقیقت اسلام ہے اور یہ غیریت نہین خصوصیات آنحضرت سے ہے
اور یہ کہ جائز نہین آنحضرت پر ذکر کیا ہے اُسے اور رودی اور بجازی کے مختصر مین اور ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ نسیان ہی
جائز نہین حکایت کیا ہے یہ قول نودی نے شرح مسلم مین اور اسیطرح ذکر کیا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے یہ تفصیل
اور ذکر اختلاف و تفصیل یہ ہے کہ اجماع کیا ہے اوپر نہ ہونے نسیان کے اقوال و اخبار مین کہ متعلق بہ تبلیغ شرائع اور
وحی کے ہین اور بعضون نے اخبار مین اختلاف کیا ہے اور نسیان جائز رکھا ہے یہ قوم ضعیف ہے اسواسطے کہ اخبار خلاف
واقع کذب ہے اور منقصت کو موجب ہے تنزیہ ساحت عزت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اُسے اور مذہب جمہور علما

بھی ہے لیکن نسیان افعال میں جائز ہے اور وقوع اسکا نماز میں ساتھ صحت کے پہونچا ہے پس چارہ نہیں قائل ہونے سے ساتھ اسکے باوجودیکہ فراموشی اس مقام میں متضمن حکمت تقرر حکم شریعت اور مشتمل اوپر فائدہ بیان مسئلہ واسطے امت کے اور ادراک امت کا سعادت متابعت آنحضرت کو اس امر میں اور ابقا حصہ بشریت اور احکام جبلت کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ساتھ احتمال حصول شہود خاص اور استغراق انہیں کہ موجب نسیان اس عالم و ماسوا کا حق ہوتا ہے اور افعال اعضا اور حرکات جوارح آپکی علم سے نہیں واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور خطا اگر مراد ساتھ اسکے خطا فی الاجتہاد ہے بعض مواضع میں واقع ہوئی ہے جیسے کہ فدیہ لینا اسیران بدر سے لیکن آنحضرت کو خطا پر نہ رکھتے تھے بلکہ آگاہ و خبردار کرتے تھے اور ایسا ہی نسیان میں لیکن شک حضرت سے ہرگز واقع نہیں ہوا کہ متردد ہوویں کہ دو رکعت ادا کیں ہیں یا تین اور فرمایا شک شیطان سے ہے اور یہ ہے کہ میت سے سوال کیا جاتا ہے آنحضرت سے قبر میں اور کہا جاتا ہے کہ کیا کہتا تھا تو حق اس مرد کے کہ درمیان تمہارے مبعوث ہوا الحدیث جیسا کہ کہا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امتیں اور انبیا کی مسئول نہیں ہوتیں اور انبیا سے قبر میں اور حرام کی گئیں ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے حضرت سے قال اللہ تعالی وازواجہ امھاتکم فرمایا اللہ تعالی نے اور زنان حضرت تمہاری مائیں ہیں یعنی حرمت میں حکم ماؤں کا رکھتی ہیں تکریم و تعظیم آنحضرت کے اور فرمایا آیت وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا یعنی اور نہیں تم کو کہ اذیت دو رسول خدا کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو زنان حضرت کو ساتھ بعد حضرت کے کبھی۔ روضۃ الاحباب میں کہا ہے کہ کہتے ہیں طلحہ بن عبداللہ نے کہا کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے رحلت فرماویں میں عائشہ صدیقہ کے ساتھ نکاح کروں پس یہ آیت نازل ہوئی اور بعضی کتابوں میں لکھا ہے کہ یزید مرید نے طمع کی درباب عائشہ رضی اللہ عنہا کے پس پڑھی یہ آیت انکو سامنے پس ممنوع ہوا اس ارادہ سے اور یہ حکم سب ازواج مطہرات کا نہیں غیر مخیرات کا ہے جنھوں نے کہ دنیا و زینت اسکی چاہی یا خدا اور رسول کو چاہا پس جن ازواج نے کہ دنیا چاہی اور آنحضرت سے جدا ہوئیں انکی حل میں خلاف ہے۔ امام الحرمین اور غزالی نے جزم کیا ہے ساتھ حل انکے لیکن وہ ازواج کہ وقت وفات تک حضرت کے ساتھ تھیں حرام ہیں غیر حضرت پر اور جواز نظر میں دو وجہ ہیں اشہر منع ہے اور حکم امومت احترام و طاعت و تحریم نکاح میں ہے نہ جواز خلوت و نفقہ و میراث میں اور تعدیہ نہ تجاوز نہیں کرتا یہ حکم غیر ازواج سے جیسا کہ کہیں بنات مثل اخوات مومنین ہیں اور برقول اصح کے ایسا ہی مواہب لدنیہ میں ہے اور حقیقت میں سبب حرمت ازواج کا یہ ہے کہ آنحضرت قبر شریف میں حی اور زندہ ہیں اسواسطے کہا ہے کہ عدت وفات انپر واجب نہیں اور حصول ذریۃ اولاد بنات نسبت بھی آپکی حضرت کیطرف جیسے کہ آپنے فرمایا ہے ہر پیغمبر کی اولاد اسکی صلب سے ہوئی اور اولاد میری صلب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور حدیث شان حسنین رضی اللہ عنہما میں آیا ہے ھذان ابنای وابنا ابنتی اللھم انی احبھما فاحبھما واحب من یحبھما یعنی یہ دونوں دو بیٹے میرے ہیں اور دو بیٹے میری بیٹی کے بار خدایا بدرستیکہ میں دوست رکھتا ہوں ان دونوں کو پس دوست رکھ تو ان دونوں کو اور دوست رکھے جو ان دونوں کو دوست رکھے تو اسکو اور دوسری حدیث میں آیا ہے ان ابنی ھذین ریحانتان من الدنیا یعنی بدرستی یہ دونوں فرزند میرے دو ریحان میرے ہیں دنیا سے اور بھی حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو فرماتے تھے بلاؤ

میرے پاس دونون فرزندونکو پس گلے سے لگاتے اور پیار کرتے انھین اور شان امام حسن مین فرمایا ان ابنی هذا سید یعنی تحقیق یہ بیٹا میرا سید ہے اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ حضرت امام حسن یا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما ایک ان دونون صاحبزادون سے سجدہ مین حضرت کی پشت مبارک پر سوار ہوا آپنے سر مبارک سجدہ سے نہ اٹھایا اور سجدہ دراز کیا پس صحابہ نے سبب درازی سجدہ سے سوال کیا اور کہا مگر وحی تمھارے پر نازل ہوئی یا رسول اللہ فرمایا میرا بیٹا سوار ہوا میرے پر پس ناخوش جانا مین نے شتابی کو جبتک وہ اپنی قضای حاجت کرے اور از انجملہ یہ ہے کہ ہر نسب و سبب روز قیامت منقطع ہے یعنی سودمند نہین الا نسب و سبب حضرت اور مراد بہ نسب اولاد ہے اور مقصود بسبب ازدواج اور اسیواسطے تزویج کیا امیر المومنین عمر نے بنت فاطمہ زہرا کو بامید ادراک اتصال آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور ایک یہ ہے کہ تزویج نکیا جاوے اوپر بنات حضرت کے یعنی اگر کوئی دختر دختران حضرت سے نکاح مین کسی مرد کے ہووے نہین سزاوار اُس مرد کو کہ اوسپر دوسری زن خواستگاری کرے اور اصل اس بات مین قصہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہے کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے دختر ابو جہل کو کہ مسلمان ہو کر مدینہ مین آئی تھی خواستگاری فرمائی جب یہ خبر فاطمہ زہرا رضی اللہ نے سُنی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئین پس آنحضرت اٹھے اور اوپر منبر کے تشریف لیگئے اور خطبہ پڑھا اور کہا کہ فاطمہ جگر گوشہ میری ہے اور مین روا نہین رکھتا اور خوش نہین آتا مجھے کہ ستاوین اور فتنہ مین ڈالین اُسے اور مجھے ایذا دیتا ہے جو کوئی ستاتا ہے فاطمہ رضی عنہا کو اور مین نے سنا ہے کہ علی خواستگاری کرتا ہے دختر ابی جہل کو سوگند بخدا کہ جمع فراہم نہین ہوتی دختر رسول خدا اور دختر دشمن خدا ایک مرد کے نکاح مین چاہیے کہ علی طلاق دیوے فاطمہ کو بعد ازان نکاح کرے دختر ابی جہل کو پس علی مرتضی آئے اور عذر چاہا اور ترک کیا خواستگاری ابی جہل کو پس آنحضرت نے حرام کیا حضرت علی پہ نکاح اوپر حضرت فاطمہ کے تا مدت حیات فاطمہ تک اور فرمایا اے علی مین تجکو دوست رکھتا ہون اور ڈرتا ہون کہ آزار دیوے تو فاطمہ کو کہ لازم آوے اُس سے آزار میرا اور منطوق اس حدیث کا مخصوص بفاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ہے لیکن چونکہ علت ایذا ہے جاری کیجاتی ہے سب بنات مین فتدبر اور یہ کہ اجتہاد و تحری یہ کیا جاوے قبلہ محراب مسجد نبوی مین کہ مدینہ مین ہے چپ و راست اور روایات مین آیا ہے کہ دور کیا گیا حجاب کہ درمیان تھا پس دیکھا حضرت نے کعبہ کو اور بنایا محراب مسامت عین کعبہ کے اور منجملہ خصائل حضرت کے ایک یہ ہے کہ جسنے دیکھا حضرت کو خواب مین دیکھا اُسنے حق درست بے شک و شبہہ اسواسطے کہ شیطان بصورت شریف متمثل نہین ہوتا اور ایک روایت مین آیا کہ فرمایا من رآنی فقد رای الحق یعنی جسنے دیکھا مجھے پس تحقیق دیکھا حق درست مراد یہی دیکھنا خواب مین اور روایت جابر مین آیا ہے من رآنی فی المنام فقد رآنی یعنی جسنے دیکھا مجھے خواب مین پس تحقیق مجھی کو دیکھا اگرچہ حقتعالی نے شیطان کو قدرت بخشی ہے ہر صورت کہ چاہے متمثل ہووے لیکن قادر نہین کیا اُسے کہ بصورت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ظاہر ہووے اسواسطے کہ آنحضرت مظہر ہدایت ہین اور شیطان مظہر ضلالت اور ہدایت و ضلالت مین تضاد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ فضیلت شامل سارے انبیا کو ہے کہ شیطان متمثل نہین ہو سکتا بصورت کسی پیغمبر کے لیکن صاحب لدنیہ نے خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین لایا ہے اور دیکھنے حضرت کے عمل

مقبول ہین یہ شرط نہین کہ بصورت خاص حضرت مشرف بزیارت ہو بلکہ جس صورت مین دیکھا حضرت ہی کو دیکھا
بعضون نے تعریف مراد رکھی ہے اور بعض نے تنکیر اور کہتے ہین جو کوئی ابن سیرین پاس کہ معبرین خواب سے تھا آتا اور کہتا
کہ مین نے خواب مین حضرت کو دیکھا ہے پوچھتا کس صورت پر میرے سامنے ظاہر کر اگر ایسی صورت بیان کرتا کہ حضرت اس صورت پر نہ تھے
ابن سیرین کہتے ہین کہ تو نے حضرت کو نہین دیکھا اور سند اس حدیث کی صحیح ہے واللہ اعلم اور کسی نے روبرو حضرت عینا کے
کہا کہ مین نے حضرت کو خواب مین دیکھا ہے پوچھا کس صورت پر عرض کیا بصورت حسن بن علی کہا سچ دیکھا تو نے قول جمہور
محدثین یہ ہے بہر صورت کہ دیکھے گویا حضرت ہی کو دیکھا لیکن دیکھنا بصورت خاص اتم و اکمل ہے اور تفاوت حال ترائی ہے
جیسا آئینہ خیال صاف تر اور نور اسلام منور تر رویت اسکی درست تر اور کامل تر غرضکہ تحقیق اس مقام کی بہت ہے تمام و کمال
شیخ نے شرح مشکوہ مین لکھی ہے وہان دیکھنا چاہیے اور بعض روایات مین آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت پاس آکر عرض کیا کہ
میرا باپ بوڑھا ہے ملازمت شریف مین حاضر نہین ہو سکتا لیکن خواب مین شرف بزیارت ہوا ہے فرمایا من رانی فی المنام
فسیرانی فی الیقظہ یعنی جسنے دیکھا مجھے خواب مین عنقریب ہے کہ دیکھے مجھے بیداری مین علما کو رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین حالت بیداری بعد از وفات شریف اختلاف ہے صاحب مواہب لدنیہ نے اپنے شیخ سے نقل کیا ہے کہ کوئی نہین پہونچا
ہمین کسی ایک صحابہ مین بعد ہم سے یہ قول صحت کو باوجودیکہ رنج و اندوہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اوپر فوت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شدید و سخت ہوا تھا بحدیکہ وفات پائی انھی اندوہ نہانی مین بعد از حضرت چھ مہینے پیچھے حالانکہ
گھر فاطمہ زہرا کا قریب قبر شریف تھا نقل نہین کیا انسے رویت حضرت اس مدت فراق مین لیکن صلحا سے حکایتین
اس باب مین توثیق عمری المازری اور بہجت النفوس ابن ابی جمرہ اور روضۃ الریاض عفیف یافعی ۔ اور رسالہ شیخ
صفی الدین بن ابی منصور او سوا اسکے اور تصانیف مین اور بھی مواہب مین عبارت ابن ابی جمرہ سے نقل کیا ہے
کہ کہا تحقیق ذکر کیا گیا ہے جماعۃ خلف و سلف سے کہ تصدیق کے ساتھ اس حدیث مین من رانی فی المنام
فسیرانی فی الیقظۃ کے دیکھا انھون نے حضرت کو خواب مین پس ازان دیکھا بیداری مین اور حضرت سے پوچھین
وہ چیزین کہ انمین مشوش تھے پس خبر دی انھین بکشود کار اور ظاہر کین راہین کہ انسے کشود حاصل ہوا اور ویسا ہی
وقوع مین آیا بے زیادت و نقصان اور کہا ہے کہ منکر رویت آیا بکرامات اولیا تصدیق رکھتا ہے یا نہین اگر نہین رکھتا
اس سے بحث نہین چاہیے کرنا جو چیز ہم اثبات کرین وہ تکذیب کریگا اور اگر تصدیق رکھتی کہنا چاہیے کہ یہ بھی انھین مین سے ہے
اسواسطے کہ کشف کیا جاتا ہے اولیا کو بخرق عادات اشیائی غریب علوی و سفلی مین کہ سائر الناس کو اسطرف راہ نہین
اور بھی صاحب مواہب نے کہا کہ شیخ ابو المنصور نے اپنے رسالہ مین کہا ہے کہتے ہین شیخ ابو العباس قسطلانی ایک مرتبہ آئے
حضرت پاس پس فرمایا حضرت نے انھین خذ اللہ بیدک یا احمد یعنی دستگیری کرے خدا تعالی تجھے ای احمد اور کہا شیخ
ابو العباس حرا نے کہ آیا مین نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایکبار دیکھا مین نے آنحضرت ساتھ اولیا ولایتونکو لکھتے ہین
اور لکھا آنحضرت نے واسطے میرے بھائی کے کہ محمد نام رکھتا تھا ایک فرمان کہا مین نے یارسول اللہ میرے واسطے نہین لکھتے جیسا
میرے بھائی کے لیے لکھا آپنے فرمایا کہ اسکو مقام ہے سوا اسکے اور امام حجۃ الاسلام کتاب المنقذ من الضلال مین کہتے ہین

کرا ربابِ قلوب مشاہدہ کرتے ہین بیداری مین ملائکہ وارواح انبیا کو اور سنتے مین اُنسے آوازین اور اقتباس کرتے ہین اُنسے انوار اور
استفادہ کرتے ہین حکایت کیا گیا ہی سید نورالدین ایجی والد شیخ صفی الدین اور شیخ عفیف الدین سے کہ سنا بعض زیارت مین
جواب سلام علیک السلام یا ولدی داخل قبر منورہ سے اور مواہب اللدنیہ مین اسی قبیل سے حکایات لاتا ہی اور حکایت کرتے
ہین شیخ ابوالعباس مرسی سے کہ کہا اگر پوشیدہ ہو جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک طرفۃ العین مین اپنی کو
مسلمانون سے نہین شمار کرتا اور محمول اوپر دوام مشاہدہ اور حضور اور رعایت سنین وآداب سلوک مناسب حضرت اوپر
طریقہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ یعنی احسان وہ ہی کہ عبادت
کرے تو خدا کی گویا کہ تو اُسے دیکھتا ہی - حاصل کلام یہ کہ دیکھنا آنحضرت کا بعد از وفات بمثال ہی جیسا کہ خواب مین دیکھا جاتا ہی
بیداری مین اور وہ شخص شریف کہ مدینہ منورہ مین قبر مقدسہ مین آسودہ و زندہ ہین یہی شخص بصورت مثال ایک آن مین ساتھ
صورتون بہت کے متصور ہوتا ہی عوام کو خواب مین اور خواص کو بیداری مین اور مواہب مین کہا ہی جو کوئی تصدیق کرامات اولیا
رکھتا ہی قائل ہی اس بات کا کہ منکشف ہوتا ہی انپر احوال اشیاء عالم علوی و سفلی مین مشکل مشتبہ نہین ہوتی انپر کوئی چیز اس باب
مین اور امام غزالی نے کہا ہی کہ جو چیز عوام خواب مین دیکھین خواص بیداری مین پاوین اور جو کچھ کہ وہ بکسب حاصل کرین خواص
بموہبت اور جملہ خصائص حضرت سے وہ ہی کہ نام رکھنا ساتھ نام شریف کے میمون و مبارک و نافع ہی دنیا و آخرت مین روایت کیا
انس بن مالک نے ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایستادہ کیے جاوین گے دو بندے درگاہ حق مین اور حکم ہوگا کہ
انھین بہشت مین لیجاوین وہ دونون عرض کرینگے کہ ہم کس سبب مستحق و سزاوار بہشت کے ہوئے حالانکہ ہمسے کوئی عمل
استحقاق بہشت کا وقوع مین نہین آیا رب العزت جل جلالہ فرماویگا انھین بہشت مین لیجاؤ کہ مین نے سوگند بنفس خود
یاد فرمائی ہے کہ آتش مین نہ آوے جسکا کہ نام احمد و محمد ہی اور علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ کہا
کوئی مائدہ نہین کہ حاضر ہوئے اُسپر وہ شخص کہ نام اُسکا احمد یا محمد ہی مگر یہ کہ پاک کرے خدا تعالی اُس منزل کہ رکھا گیا ہی
وہ مائدہ اُسمین ہر روز دو بار روایت کیا اسے ابو المنصور دیلمی نے اور آیا ہی کہ اگر جمع ہو ایک قوم واسطے مشورت کے
اور اُسمین نام کسی کا محمد ہی البتہ برکت ہووے اُس مشورت مین اور آیا ہی جسکا نام محمد ہو آنحضرت اُسکی شفاعت فرماوین اور
بہشت مین لاوین - اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہین کہ مین نے حضرت غوث الثقلین کو ایک مرتبہ خواب مین دیکھا تو مین
اُنکی تعظیم کے لیے کھڑا ہو گیا حاضران مجلس شریف نے عرض کیا کہ محمد عبدالحق سلام کرتا ہی پس حضرت غوث پاک کھڑے ہو گئے
اور معانقہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ دوزخ تمپر حرام ہی ظاہرا یہ بشارت نتیجہ اس تسمیہ با برکت کا ہی اور علما کو جواز تسمیہ باسم مبارک آنحضرت
اتفاق ہی اور کنیت مین خلاف کہ وہ ابوالقاسم ہی خواہ محمد نام اُسکا ہو یا نہو بعضون نے جمع کرنے سے درمیان نام و کنیت کے
منع کیا ہی اور تنہا نام یا کنیت کو جائز رکھا ہی اور یہ قول صحیح تر ہی اور نووی نے کہا کہ اس مسئلہ مین چند مذہب ہین - مذہب
شافعی منع مطلق ہی - اور مالک نے مطلق بجواز حکم کیا ہی - اور مذہب ثالث یہ کہ جائز ہی اُسے کہ جسکا نام محمد نہو اور
جو کوئی کہ قائل بہ تجویز مطلق ہی مخصوص کرتا ہی منع کو بحیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہ قول نزدیک تر
بصواب ہی انتہی اور از انجملہ یہ ہی کہ مستحب ہی غسل و تطیب واسطے قرأت حدیث آنحضرت اور چاہیے کہ نزدیک پڑھنے

حدیث کی آواز پست کیجاوے جیسے کہ حالت حیات میں جب آپ تکلم فرماتے تھے قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم
فوق صوت النبی اے ایمان والو نہ بلند کرو تم اپنی آوازونکو اوپر آواز پیغمبر کے سو واسطے کہ کلام حضرت کہ مروی ہوا ہے
بعد حضرت کی ورفعت میں مثل کلام آپکے ہے کہ سنا جاتا ہے لفظ شریف حضرت سے اور چاہیے کہ پڑھا جاوے اوپر مکان
عالی مرتفع کے روایت ہے مطرف سے کہ جب لوگ مالک رحمۃ اللہ علیہ پاس آتے باہر بھیجتے کنیز کو اور کہلا بھیجتے کہ تم کیا
چاہتے ہو حدیث یا مسائل اگر کہتے مسائل جلد باہر آتے گھر سے اور تعلیم مسائل کرتے اور غیر اس روایت میں آیا ہے کہ
بھیجتے اندر سے جواب مسائل کا اور اگر کہتے کہ ہم خواہان و طالب حدیث ہیں غسل خانہ میں جاتے پس غسل کرتے جامہ سفید پہنتے
اور عمامہ سفید سر پر رکھتے اور طیلسان پہنتے اور تطیب کرتے اور رکھی جاتی کرسی پس باہر آتے اور بیٹھتے اوپر اسکے اور تبخیر عود
کرتے اور تحدیث کرتے بخشوع و وقار اور نہ بیٹھتے کرسی پر مگر وقت تحدیث میں اور کہتے ہیں کہ امام مالک نے یہ روش
سعید بن المسیب سے اخذ کی تھی اور تحقیق مکروہ رکھا ہے قتادہ اور مالک اور جماعہ نے تحدیث اوپر غیر طہارت کے
اور تھا اعمش کہ جب بے وضو ہوتا تیمم کرتا اور شک نہیں کہ احترام و تعظیم و توقیر آنحضرت بعد از وفات نزدیک ذکر حضرت
و سماع حدیث و اسم مبارک و سیرت حضرت لازم جیسے حیات میں لازم تھا اور چاہیے کہ وقت قرأت حدیث واسطے آنے
کسی کے تعظیم نہ کرے کہ اسمیں قلت ادب و قلت احترام اور قطع حدیث حضرت کا ہے واسطے غیر کے خصوصاً واسطے
فاسق کے اور بدعتی کے اور تھے قطع حدیث نہ کرتے تھے اور نہ حرکت اگرچہ کوئی ضرر و آفت لاحق ابدان انکے ہوتی صبر کرتے از جہت
احترام حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنا ہے کہ ایک مرتبہ سترہ بار عقرب نے امام مالک رحمہ کو اثنائے قرأت حدیث میں
کاٹا انھوں نے جنبش نہ کی اور صبر و تحمل کیا اسپر اور قطع نہ کیا حدیث نبوی کو از جہت تعظیم و توقیر حدیث پیغمبر کے اگرچہ ایسی
حالتیں معذور تھے پس حرکت و قیام بے ضرورت کیا گنجایش رکھتے ہیں سیما کہ مضاف ہو ساتھ اسکے کلام بیہودہ ذکر کیا ہے ابن الحاج نے
مدخل میں اور قوت القلوب میں لکھا ہے کہ بچہ پر سے نظر کے اوپر جمال بہ آیت مثال حضرت کے وہ کشائش کا روشوار حاصل ہوتی ہے کہ
اور دن کو الغیبات میں نہیں حاصل ہوتی اور یہ معجزات و خصائص سید انبیا سے ہے کہ اور انبیا میں تھا اور اسی خصائص میں حضرت کے
لکھا ہے قال الشاعر قطعات منت خدا را کہ بما آمدی برد + نور ہدایت تو ضلال ضلال را + بودی کہ امتی و گرفتیم از جہت + بر خویشتن خجستہ
و فرخندہ فال را + گر قبول کنی اقبال و سعادت یابم مقبل آن روز شود بندہ کہ گردد مقبول + دارم امید کہ نامید نگردم ز درت + چون
منم سائل و مثل تو کریمے مسئول + اور خصائص آنحضرت میں مرقوم ہے کہ صحابہ حضرت سب عدول تھے باعتبار ظواہر کتاب و سنت کے کہ
مدح و تعدیل انکی میں واقع ہوئیں پس بحث و تکرار نہ کی جاوے عدالت کسی ایک کی نہیں ہے جیسے کہ سائر رواۃ حدیث سے
اور حدیث کو بانفراد صحابی فرد و غریب نہیں کہتے بلکہ غیر انکے تابعین و من بعدہم سے اور اہل سنت و جماعت نے اجماع کیا ہے اوپر
تعدیل صحابہ کے اگرچہ بعضے انسے ملابس فتنہ ہوئے ہیں اور بحسن ظن کہتے ہیں کہ ملابست فتنہ انسے اور وقوع اسمیں بخطا اور
اجتہاد اور تاویل ہی تھا اور نظر کرتے ہیں فضائل اور مآثر انکے میں جیسے امتثال و نہی اوامر و نواہی آنحضرت کے اور حضور انکا ایکے
ساتھ غزوہ و جہاد و فتح اقالیم و بلاد میں اور تبلیغ احکام و ہدایت کرتے ناس ساتھ مواظبت و مداومت کے اوپر نماز روزہ
و زکوٰۃ اور انواع قربات صفات کمال کے شجاعت و بزرگی و کرم و اخلاق حمیدہ کہ نہ تھا کسی میں امم سابقہ سے اور

جمہور علما اس بات پر ہین کہ صحابہ خیار امت اور افضل یکسست ہین اور جو کوئی انسے پیچھے ہے انکے مرتبہ کو نہین پہونچتا اور
قول بعض محدثین کا یہ ہے کہ خیریت و فضیلت مخصوص اُن صحابہ کے ساتھہ کہ ممتد و دراز تھی صحبت آنکی اور بہت تھا استفاضہ
و استفادہ انکا حضرت سے لیکن مختار اول ہے اور حق یہ ہے کہ فضل رویت حضرت بحصول ایمان عیانی اور یقین کے
مخصوص صحابہ ہے کہ اور کوئی نہین رکھتا اور احادیث کہ فضل آخر امت مین وارد ہے حیثیت دوسری سے ہین کہ
ایمان بالغیب ہے جیسے کہ یومنون بالغیب مین ساتھہ اس وجہ کے تفسیر کیا ہے واللہ اعلم اور خصائص آنحضرت سے ایک یہ ہے
کہ نمازی خطاب کرتا ہے حضرت کو السلام علی اللہ السلام علی جبرئیل السلام علی میکائیل السلام علی فلان پر جب آنحضرت نماز سے
پھرے منھہ ہماری طرف کیا اور فرمایا السلام علی اللہ نہ کہو اسواسطے کہ خدا خود سلام ہے یعنی سالم از نقائص و تخاوف ہے اور سلامتی
بخشنے والا بندون کا پس سلام اسپر کہ ہم خود محتاج ہین بیجا ہے اور کچھہ معنی نہین رکھتا اور جب تم نماز مین بیٹھو کہو التحیات
للہ والصلوٰۃ والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا
وعلی عباد اللہ الصالحین جسوقت مصلے نے یہ کہا پہنچا ہر عبد صالح کو کہ آسمان و زمین مین ہے
الحدیث پس اسجگہ تخصیص واقع ہوئی ساتھہ سلام کے آنحضرت پر علی الخصوص اور اوروں پر علی العموم اور کرمانی نے شرح
صحیح بخاری مین کہا ہے کہ صحابہ بعد از فوت حضرت السلام علی النبی کہتے تھے نہ بصیغہ خطاب واللہ اعلم اور ازانجملہ یہ ہے
کہ جسے حضرت پکارین اجابت کرے اگرچہ نماز مین ہو اور شاہد اس حدیث کا سعد بن المعلی ہے کہ کہا در حالت نماز مجھے آنحضرت
صلعم نے پکارا مین نے جواب نہ دیا آپنے فرمایا کیا نہین کہا خدا تعالی نے استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم
لما یحییکم یعنی جواب دو خدا اور رسول کو جسوقت پکارین تمھین کہ زندہ کرتا ہے تمھین پس اجابت دعوت فرض ہے اور جسکو
ہوتا ہے تارک اسکا تامل اسمین ہے کہ آیا نماز باطل ہوتی ہے یا نہین قول صاحب مواہب یہ ہے کہ تصریح کیا ہے ایک جماعت
شافعیہ وغیرہ سے کہ باطل نہین ہوتی اور بقول بعض باطل ہوتی ہے لیکن حدیث سے کوئی چیز معلوم نہین ہوتی واللہ اعلم اور
ازانجملہ یہ ہے کہ دروغ کہنا حضرت پر مثل دروغ کہنے کے ہے غیر دنی پر اور جو کوئی دروغ باندھے آنحضرت پر قبول نکیجاوے روایت اُس سے
کبھی اگرچہ توبہ کرے جیسا کہ ذکر کیا ہے جماعت محدثین نے اور سعید بن الجبیر سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت کے اوپر دروغ کہا پس
بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی ابن ابی طالب اور زبیر رضی اللہ عنہما کو اور فرمایا اگر پاؤ اُس شخص کو مار ڈالو اور شیخ محمد جو
ونی پدر امام الحرمین اسطرف گئے ہین کہ تعمد کذب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کفر ہے لیکن ائمہ حدیث نے انکی موافقت اس
قول مین نہین کی اور حق وہ ہے کہ دروغ باندھنا حضرت پر فاحشہ عظیمہ اور موبقہ کبیرہ ہے لیکن کافر نہین ہوتا صاحب اسکا
تا استحلال نکرے اور توبہ اگر صحیح ہو اور آثار اسکے عیان ہو وین مقبول ہے اور نہین شہادت و روایت مین اور ازانجملہ
یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جمیع انبیا علیہم السلام گناہون صغیرہ وکبیرہ سے معصوم ہین خواہ عمداً خواہ سہواً مذہب مختار
یہی ہے اور کتب کلامیہ مین تفصیل اسکی ہے لیکن حق یہی ہے اجمال ہے اور ازانجملہ یہ کہ حضرت اور جمیع انبیا صلوٰۃ وسلامہ علیہم اجمعین پر
جنون اور اغما طویل جائز نہین اور تنبیہ کیا ہے سبکی نے اسپر کہ اغمار انبیا کا مخالف اغمار اوروں کی ہے اور غلبہ اوجاع سے ہے اور چونکہ
ظاہرہ کے نہ اوپر قلب کے اسواسطے کہ وارد ہوا ہے آنکھین انبیا کی خواب کرتی ہین نہ دل اور جب نگاہ رکھی انکی دلونکی خواب سے

کہ سبکتر اعمار سے ہو گئی وپس اغمار سے بطریق اولی اور بھی سبکی نے کہا ہو کہ انبیا پر کوری جائز نہیں کہ یہ نقص ہو اور اعمی نہیں ہوا کوئی پیغمبر ہرگز اور وہ جو مذکور ہوا ہو شعیب سے ثابت نہیں ہوا اور یعقوب علیہ السلام کی بصر پر ایک پردہ حائل ہوتا تھا بسبب شدت حزن لیکن منقطع ہو گیا اور امام فخر رازی نے تفسیر قول حق سبحانہ وابیضت عیناہ من الحزن یعنی اور سفید ہو گئیں دونوں آنکھیں اسکی غم سے کہا ہو کہ غالب ہوا یعقوب علیہ السلام پر بکا کہ بسبب اسکے سفیدی معلوم ہوتی تھی اور دلیل صحت اس قول پر یہ کہ تاثیر حزن غلبہ بکا میں ہے نہ حصول عمی میں بعد ازان کہا گیا ہو کہ اختلاف کیا ہو بعض کہتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اندھے ہو گئے تھے بالکل پس کیا حقتعالی نے انکو بصیر بیچ وقت القائے قمیص یوسف علیہ السلام کے اور بعضے کہتے ہیں کہ بصر انکی کثرت بکا سے ضعیف ہو گئی تھی بوقت القائے پیرہن + یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کے منہ پر قوی و تیز ہو گئی بصر انکی اور نقصان جاتا رہا اور قدرے عمی شعیب علیہ السلام کی مشہور ہے ہاں ساتھ عدم ثبوت ان کے تحکم ہے اور صحیح یہ باب یعقوب میں عمی ہے اسواسطے فرمایا فارتد بصیرا یعنی پس ہو گیا بینا اور مقابل کے کہا ہو کہ مدت چہ برس تک یعقوب علیہ السلام نابینا رہے تا قمیص یوسف علیہ السلام تک شان بصر حاصل ہوا اور از انجملہ یہ ہو کہ جو کوئی دشنام دیوے آنحضرت کو یا نسبت دینا آنحضرت کے ساتھ کسی وجہ کے وجوہ سے بصریح یا بکنایہ واجب ہو قتل اسکا اس قول میں اتفاق ہو اختلاف نہیں ہو کہ یہ قتل بطریق حد ہے یا قتل بالفعل مارنا چاہیے طلب توبہ نہیں چاہیے بالجملہ وقت کہ توبہ چاہیے طلب کرنا اگر توبہ بجا لاوے عفو کریں لیکن مختار قول اول ہے اور یہ صورت میں ہو کہ مسلمان ہووے اگر کافر ہو اور اسلام لاوے درگذر کریں اور یہ بحث آخر کتاب میں تفصیل آویگی انشاء اللہ تعالی اور جملہ خصائص حضرت سے یہ ہو کہ جبرئیل علیہ السلام بفرمان ملک العلام تین مرتبہ مرض حضرت میں واسطے عیادت و پرسش کے آئے اور مواہب میں مذکور ہو کہ نماز اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فوج فوج مسلمانوں نے بے امام بے دعائے جنازہ کے کہ مشہور ہو ذکر کیا اسکو روایت کی بیہقی اور ابن سعد وغیرہما نے اور مدفون ہوئے حضرت بیچ دن وفات کے اور بچھایا گیا واسطے آنحضرت کے لحد میں قطیفہ کہ بچھاتے تھے نیچے آپکے اور یہ دونوں امر جائز نہیں غیر آنحضرت کیواسطے انتہی اور بعضوں نے کہا ہو کہ قطیفہ شقران نے کہ موالی آنحضرت سے تھا بچھا دیا تھا بے علم و اطلاع صحابہ کے تا کوئی اور بعد از حضرت کے اپنے نہ بچھوا دے کہ اسکے حقمیں مکروہ ہو اور زمین مظلم و تاریک ہوئی بعد موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسا کہ محل اسکی میں آویگا اور از انجملہ یہ ہو کہ زمین جسد مبارک حضرت و دیگر انبیا کو نہیں کھاتی اسیطرح مواہب میں بھی مرقوم ہو اور بعض اولیاء اللہ سے بھی نقل کرتے ہیں جیسے کہ قبر شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی بعد چودہ برس کے کسی تقریب سے کھولی تھی بدن و کفن باقی تھا بیان تقریب یہ ہو کہ لوگ چاہتے تھے کہ برادرزادہ انکے کو کہ جوان صالح تھا انکی قبر میں دفن کریں چنانچہ مکہ معظمہ میں عادت ہو کہ اموات کو تبرکا قبر بزرگوں میں دفن کرتے ہیں اور ظاہر وہ ہو کہ نہ کھانا زمین کا جسد شریف کو کہ نہ ہو حیات سے اور یہ مخصوص با آنحضرت و حضرات انبیا ہے اور خصائص حضرت سے یہ ہو کہ میراث مال حضرت میں جاری نہیں ہوتی بجہت باقی رہنے ترکہ حضرت کے انکی ملک میں اور بعضوں نے کہا ہو کہ وہ مال صدقہ ہو جاتا ہے اور یہی قول صواب ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہو ما ترکنا صدقہ یعنی متروکہ ہمارا صدقہ ہو صرف کیا جاوے جس مصارف میں کہ آنحضرت

صرف فرماتے تھے اہل وعیال و فرزندان و فقرا وصایا اور مصالح مسلمین مین اپنی حیات اور مبلغ ہو حضرت کو وصیت کرنا بجمیع مال اپنے کے اور غیر کو جائز نہین مگر ثلث اور اسیطرح حکم سارے انبیا کا ہو کہ اونکے اموال مین ارث نہین چلتی اور اوسطریق پر جواب دیا جاتا ہو قول حقتعالی سے ورث سلیمان داود یعنی میراث لیا سلیمان نے داود کی اور قول حق سبحانہ سے رب هب لی من لدنك ولیا یرثنی یعنی اے رب میرے بخش مجھو اپنے پاس سے کوئی ولی کہ میراث لیجاوے مجھسے مراد ارث سے نبوت وعلم ہو ہکذا فی المواہب والمدارج اور از انجملہ یہ ہو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہین اپنی قبر مین اور اسیطرح سارے انبیا علیہم السلام اور آنحضرت نماز پڑھتے ہین اپنی قبر مین باذان واقامت اور حکایت کیا ابن زبالہ نے اور ابی النجار نے کہ اذان ترک کی گئی ایام حرہ مین تین دن اور باہر گئے لوگ اور سعید ابن المسیب مسجد مین تھا کہتا ہو سعید کہ متوحش ہوا مین جب وقت ظہر ہوا نزدیک قبر شریف کے گیا مین اور آواز اذان سنی مینے اور نماز ظہر مینے ادا کی پس تر سنی مینے اذان واقامت قبر مین واسطے ہر نماز کے تاکہ گذرے تین دن رات اور پھرے لوگ در عود کیا موذنون نے پس سنی مینے اذان آنکی جیسا سنی مینے قبر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آخر ہوا قول صاحب مواہب او رمدارج کا تنبیہ جاننا چاہیے کہ بعد از اتفاق حیات پیغمبر مین اختلاف کیا ہو کہ زندہ قبر مین ہین یا نہین جائے معین مین بلکہ جس جگہ خدا چاہے بہشت یا آسمان یا عرش یا اور جگہ ہین کہ مقید بجائے معین نہووے بعضے کہتے ہین کہ ہمنے جسد شریف قبر مین رکھا اور اوسی خروج پر دلیل نہین رکھتے ہم پس ظاہر یہ ہو کہ اسی بقعہ مین ہو اور اگر کہین یہ بقعہ تنگ ہو مناسب نہین جسد شریف اوسمین جواب اسکا یہ ہو کہ حدیث مین آیا ہو کہ فسحت و فراخی کیجاتی ہو قبر مومن مین ستر در ستر کیا جگہ قبر شریف سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فسحت اسکی دائرہ قیاس سے باہر ہو اور اگر کہین کہ فردوس اعلی لنسبت اولی ہو واسطے تمکین و استقرار آنحضرت کے بقعہ قبر سے جواب اسکا یہ ہو کہ کوئی بہشت بہتر و شریف قبر شریف سے نہین اگر حضرت اس جگہ ہو دین۔ امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہو اگر اس بقعہ کو کہ ختم اعضائے شریفہ حضرت کیا ہو تمام اماکن و مواضع پر تفصیل و ترجیح دیوین حتی کہ کعبہ معظمہ او عرش مجید پر نہین جانتا مین کسی مومن کو کہ توقف کرے اسمین اور حدیث شب معراج کہ آنحضرت نے فرمایا دیکھا مین نے موسی کو کہ نماز ادا کرتا تھا اپنی قبر مین موید اس قول کا ہو اور حدیث دیکھنا انبیا کا شب معراج مین آسمان پر اور حدیث دوسری کہ دیکھا مین نے موسیٰ کو کہ ساتھ ستر ہزار بنی اسرائیل کے حج مین آتے تھے اور تلبیہ کہتے تھے ناظر اطلاق مکان مین ہو اور کہین قرآن مجید ناطق ہو بموت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قال اللہ تعالی انك میت وانهم میتون یعنی بدرستی کہ تو مرنیوالا ہو اور یہ سب مرنیولے اور فرمایا آنحضرت نے انی رجل مقبوض یعنی بدرستی کہ مین ایک مرد مقبوض ہون اور صدیق اکبر نے فرمایا فان محمدا قد مات یعنی پس بدرستی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق فوت ہوے اور اجماع امت اسی پر ہو جواب اسکا یہ کہ حضرت نے درد موت چکھا بعد ازان زندہ کیا انھین حقتعالی نے جیسے کہ حدیث مین آیا ہو کہ مین گرامی تر ہون خدا کے نزدیک کہ چھوڑے مجھے قبر مین زیادہ اوپر چالیس دن کے اور بھی حدیث مین آیا ہو کہ خدا تعالی نے حرام کیا ہو جسد انبیا کو

زمین پر پس آنحضرت زندہ ہین بحیات جسمانی دنیاوی کے ساتھ اُس بدن کے کہ حیات شریف مین رکھتے تھے اور بہ اکمل ہے حیات شہدا سے کہ روحانی اخروی ہے اور حقتعالی قادر ہے کہ نگاہ رکھے ارواح کو بے ابدان ولیکن نقل وارد ہوئی ہے بوجود ارواح ابدان مین جیسا کہ ہونا موسی علیہ السلام کا نماز گذار زندہ قبر مین اور اُس سے یہ لازم نہین آتا کہ جیسے دنیا مین حاجت بطعام وشراب وغیر ذالک صفات اجسام سے مشاہدہ ومحسوس تھا وہ انکا معاملہ بھی متلبس علیہ اسی پر ہووے بلکہ انھین عالم برزخ مین اور احکام ہوین اور احتیاج بطعام وشراب اور امثال اُسکے امر عادی ہے اور وہان کا حال برخلاف عادت ہووے اور ہوسکتا ہے کہ بروائح ونسایم اور مانند اونکے ارزاق روحانی سے ہووے جیسا کہ شان شہدا مین واقع ہوا ہے یرزقون فرحین یعنی روزی دیے جاتے ہین اُس حال مین کہ خوش وخرم ہین اور اگر طعام بہشت سے مراد ہو تو بھی عجب نہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہے یطعمنی ویسقینی یعنی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے لیکن علم وادراک وسماع انبیا مین شک نہین بلکہ سائر اموات مین تصریح کیا ہے اسے علمانے ایسا ہی پایا جاتا ہے جو مدارج مین اور احادیث مین آیا ہے کہ حج ادا کرتے ہین اور تلبیہ کہتے ہین اور ذکر وتسبیح کرتے ہین اور اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ آخرت دار عمل نہین اور وہان تکلیف نہین یہ اعمال کسواسطے کرتے ہین جواب اعتراض یہ ہے کہ عالم برزخ پر احکام دنیا جاری ہین اکثر اعمال وزیارت اجور اسے ادر گاہ ہے حاصل ہوتا ہے عمل بے تکلف واسطے راہ تلذذ وذوق وشوق کے جیسے کہ نوافل وتطوعات کا حال ہے اور اسیواسطے بہشت مین تسبیح پڑھتے ہین اور قرآن خوانی اور جملہ خصائص حضرت سے یہ ہے کہ معین ومقرر روضہ مبارک حضرت پر ایک فرشتہ ہے کہ پہونچاتا ہے صلوٰۃ وسلام طرف زائر سے روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد اور نسائے اور حاکم سے اور تصحیح کیا اُسے حاکم نے ساتھ اس لفظ کے ان اللّٰہ ملٰئکتہ سیاحین فی الارض یبلغونی عن امتی السلام یعنی بدرستی واسطے خدا کے فرشتے ہین کہ پھرتے ہین زمین مین پہونچاتے ہین مجھے میرے اُمت کی طرف سے سلام اور ازانجملہ وہ ہے عرض کیے جاتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعمال امت کی استغفار فرماتے ہین خاص اُسکی لیے اور روایت کیا ابن المبارک نے سعید ابن المسیب سے کہ کوئی دن نہین مگر یہ کہ عرض کیے جاتے ہین حضرت پر اعمال امت کی صبح وشام پس پہچانتے ہین اُنکو حضرت ساتھ نشان اُنکے اور اعمال اُنکے اور بعض روایات مین یون آیا ہے کہ عرض کیے جاتے ہین حضرت پر اعمال امت کے جو اُنمین بد ہین اونکو مین ستر وپوشش کرتا ہون اور وہ جو نیک ہین عرض کرتا ہون بدرگاہ رب العزت اور مراد ستر سے عرض نکرنا گناہونکا ہوگا گویا سنت الٰہی جاری ہے کہ اعمال بعد از عرض ثبت ہوتے ہین اور جو عرض نہین کیے جاتے محو وساقط ہوتے ہین درجہ اعتبار سے فافہم وباللّٰہ اور مدارج مین ہے کہ حدیث کعب الاحبار مین آیا ہے کہ ہر پگاہ وبیگاہ ستر ہزار فرشتہ قبر شریف پر نازل ہوتے ہین اور طواف کرتے ہین اور مارتے ہین بازو اپنے اور جب آپ مبعوث ہوئے ہین قبر سے باہر آتے ہین میان ان فرشتون کے اور لیجاتے ہین آنحضرت کو بدرگاہ رب العزت اور ازانجملہ وہ ہے کہ منبر آنحضرت کہ مسجد شریف مین ہے بالائے حوض حضرت کے ہے اور ایک گروہ اسطرف گئے ہین کہ یہ اخبار ہے اس منبر سے

کہ اُس دن واسطے حضرت کی بنا کرین نہ یہ منبر کہ مسجد شریف مین ہی اور یہ قول نہایت بعید ہی سیاق لفظ حدیث سے
کہ فرمایا ہی ما بین حجرہ میرے اور منبر میرے کے ایک باغ ہی باغون جنت کی سے اور منبر میرا اوپر حوض میرے کے ہی ظاہر
و متبادر اس کلام سی وہی منبر ہے کہ واسطے تجدید روضہ مقدسہ کے مذکور ہی اور ایسا ہی مذکور ہی تاریخ مدینہ مین اور صاحب
مواہب نے کہا کہ اختلاف نہین کیا کسی ایک نے علما سے بیچ اسکے کہ یہ محمول اوپر ظاہر کے ہی اور یہ حق ہی اور محسوس
و موجود اور قدرت شامل ہے سب چیز کو اور جس چیز کی خبر دیتی ہی مخبر صادق نے امور غیب سی ایمان اُسپر واجب ہی اور
از انجملہ وہ ہی درمیان منبر اور قبر شریف حضرت کی ایک روضہ ہی ریاض جنت سی روایت کیا اسے بخاری نے ساتھ
ما بین بیتی و منبری کے یعنی درمیان میرے گھر اور میرے منبر کے اس جگہ تکلم کیا ہی بعض نے کہا ہی کہ مراد تشبیہ بقعہ
شریفہ ہی بروضہ جنت نزول رحمت اور حصول سعادت اور بعض نے کہا ہی کہ طاعت و عبادت اس مقام مین
موصل الی الجنتہ ہی اور یہ دونو قول ضعیف ہین اور بعید اسواسطے کہ تشبیہ بریاض جنت و نزول رحمت و ایصال
خیر بروضہ بہشت اور ترتب ثواب اُسپر شامل تمام مساجد اور کل بقاع خیر کو ہی اور مخصوص ساتھ اس مسجد شریف
و منبر منیف کے نہین اور اگر حمل اوپر رحمت خاص اور روضہ مخصوص کے جنت سی کرین یہ بھی خالی بعید سی نہین اور
تکلیف سی اور حق وہ ہی کہ محمول اوپر حقیقت ظاہرہ اپنی کے ہی کہ ما بین حجرہ آنحضرت و منبر شریف ایک روضہ ہی
ریاض جنت سی باعتبار اس معنی کے کہ فردائے قیامت اسی بہشت برین مین نقل کرینگا اور مانند سائر بقاع
ارض فانی و مستہلک نکرینگا جیسا کہ ابن فرحون اور ابن جوزی نے امام مالک سی نقل کیا ہی اور اتفاق جماعۂ علما کو
اُسکے ساتھ منضم کیا ہی اور شیخ ابن حجر عسقلانی نے اور اکثر علمائے حدیث نے اس قول کو ترجیح دیا ہی اور ابن ابی جمرہ کہ
کبائر علماء مالکیہ سی ہے فرمایا ہی کہ احتمال رکھے کہ عین یہ بقعہ شریفہ روضۂ ریاض جنت سی ہووے کہ اُس جگہ سے دار دنیا
مین پہونچا ہو جیسا کہ شان حجر اسود اور مقام ابراہیم مین واقع ہی اور بعد از قیام قیامت بھی بمقام اصلی اسکے
لیجاوین اور نزول رحمت و استحقاق جنت لازم مزیت فضل اور علو مرتبت اس مقام کو ہی اور حدیث مین آیا ہی
کہ آنحضرت نے فرمایا کہ آتا ہون مین باب جنت کے تئین دن قیامت کے اور استفتاح کرتا ہون مین پس کہتا ہی خازن
جنت بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک یعنی ساتھ تیرے امر کیا گیا مین کہ نہ کھولون مین دروازہ
بہشت واسطے کسی ایک کے پہلے تجھسے اور جائز ہی کہ ب بک مین واسطے قسم کے ہووے اور یہ معنی احسن و الذ ہین
اور از انجملہ وہ ہی کہ محشور ہووین حضرت سوار اوپر براق کے اور کسوت و خلعت دیا جاوے اعظم در نفس حلل جنت سے
حدیث مین آیا ہی کہ حشر کیے جاوین لوگ قیامت کے دن پس ہونگا مین اور میری امت مقام بلند پر اور پہناوے
مجھے میرا پروردگار حلہ سبز اور ایستادہ ہون حضرت اوپر راستان کرسی کے نہین کھڑا ہوتا وہان کوئی ایسے مقام
مین کہ رشک لیجاوین اوسپر اولین و آخرین اور از انجملہ یہ ہی کہ دیا جاوے اونھین مقام محمود مجاہد نے کہ اپنی تفسیر
سے ہی کہا کہ مراد مقام محمود سے جلوس حضرت کا ہی اوپر عرش کے اور عبداللہ بن سلام سے منقول ہی جلوس
اوپر کرسی کے اور تفسیر بیضاوی مین کہا ہی کہ ایسا مقام کہ تعریف اُسکی کرین جو کوئی وہان کھڑا ہی اور جو کوئی اسی پہنچانے

اور یہ مطلق ہے ہر تمام مین کہ متضمن ہے کہ امت کو اور مشہور یہ ہے کہ وہ مقام شفاعت ہے کذا فی المواہب و ازانجملہ یہ ہے
دیا جاوے حضرت کو لواء حمد قیامت کے دن اور حضرت آدم علیہ السلام اور ماسوائے انکو نیچے اس لوا کے ہووینگے اور عطا
کیا جاوے وسیلہ کہ اعلی درجہ ہے بہشت مین وہ بھی مخصوص آنحضرت ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ فرمایا
انا سید ولد آدم یوم القیامۃ وانا اکرم الاولین والآخرین وبیدی لواء الحمد ولا فخر
وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا ہو تحت لوائی یعنی مین ہون سردار اولاد آدم قیامت کے دن اور
مین ہون کریم ترین پہلون اور پچھلون کا اور میرے ہاتھ مین ہے نشان حمد اور نہین فخر اور نہین کوئی نبی
اسدن آدم اور غیر اُسکے مگر وہ نیچے نشان میرے کے ہے اور ازانجملہ وہ کہ مخصوص کیا آنحضرت کو حقتعالی نے
ساتھ کوثر کے کہ سیلان کرتے ہین اُسمین در و یاقوت اور پانی اُسکا بہت شیرین ہے شہد سے اور بہت سفید ہے دودھ
سے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ بہت سفید ہے برف سے اور کوزے اُسکے ستارون سے زیادہ اور بعضون نے کہا ہے
کہ ہر پیغمبر کے لیے آخرت مین ایک حوض ہوگا اوپر قدر فضل و مرتبت اُسکی اور کوثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے
عظیم تر اور شریف تر ہے اور ازانجملہ وہ ہے کہ جو چیز انبیاء سابق کو بعد از سوال عطا فرمائی حضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو بے سوال ارزانی رکھا ابراہیم خلیل اللہ نے کہا ولا تخزنی یوم یبعثون یعنی رسوا نکر مجھے دن بعث کے
اور آنحضرت کی شان اور اُنکی امت کی حقمین فرمایا لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ الآیہ یعنی
دن ہے کہ نہین رسوا کریگا اللہ نبی کو اور جو کہ ایمان لائے اُسکے ساتھ آخر آیہ تک اور موسی علی نبینا وعلیہ السلام
نے کہا رب اشرح لی صدری یعنی اے رب میرے کھول میرے لیے سینہ میرا اور شان مین پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے فرمایا ہے الم نشرح لک صدرک یعنی کیا نہین کھولا ہمنے تیرے لیے سینہ تیرا اور انہین سے یہ ہے
کہ حقتعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بمقام محبت برگزیدہ کیا اور ابراہیم علیہ السلام کو بمقام خلت اور
مقام محبت بالاتر مقام خلت سے ہے کہ اول ذکر اُسکا گذرا اور آخر مین بھی کلام اُسکے بیان مین آویگا اور بعضے
عارفین نے علماء سے فرق مین درمیان خلیل و حبیب کے ایک کلام لطیف کہا ہے کہ خلیل خلت سے ہے بمعنی حاجت
اور ابراہیم علیہ السلام محتاج و مفتقر تھا طرف خدا کے اسی جہت سے اُسے خلیل پکڑا اور حبیب فعیل ہے بمعنی فاعل یا
مفعول پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من وجہ محب ہین اور من وجہ محبوب بے وساطت عرض کے اور
بعض نے کہا ہے کہ خلیل کا فعل برضائے حق ہوتا ہے اور فعل حبیب برضا و خوشنودی حبیب اور خلیل کا ہے شتابی نہین کرتا
واسطے لقائے محبوب کے جیسے کہ بوقت آنے ملک الموت کے ابراہیم علیہ السلام پاس قبض روح کے لیے توقف کیا ابراہیم
علیہ السلام نے اور کہا پروردگار سے پوچھ جو اُسکا حکم ہو بلا توقف بجا لاؤ اور آنحضرت نے فرمایا اخترت الرفیق
الاعلی یعنی اختیار کیا مین نے رفیق اعلی کو اور ازانجملہ وہ ہے کہ نماز نافلہ حضرت کو بیٹھکر ادا فرمائی ثواب
اُسکا برابر ثواب ایستادہ نماز کے تھا بخلاف اورون کے کہ فرمایا من صلی قاعدا فلہ نصف
اجر القائم یعنی جو کوئی بیٹھکر نماز پڑھے اُسکے لیے ثواب آدھا بہ نسبت قائم کے ہے اگرچہ ظاہر اس حدیث کا

عام وہ

عام ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے ساتھ مخصوص ہیں اور منجملہ خصائص یہ ہے کہ جیسا حضرت روبرو سے دیکھتے ویسا ہی
پیچھے سے اور جیسا تاریکی میں دیکھتے ویسا ہی روشنائی میں اور کلام اسکی تحقیق میں ذکر معجزہ شریف میں پہلے گذرا ہے یوں ہی ہے مواہب
و آثار النبوت میں اور از انجملہ یہ ہے کہ جو کچھ دنیا میں ہے زمان آدم تا نفخہ اولی تک سب حضرت پر منکشف و ہویدا کر دیا تا سب اول سے
آخر تک معلوم ہوئے اور حضرت نے بھی یاروں اپنے کو بعض اُن احوال سے مطلع و آگاہ فرمایا اور بعض صلحاء اہل فضل سے سنا گیا ہے کہ بعض
عارفوں نے ایک کتاب لکھی ہے اور اسمین اثبات کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام علوم الٰہی تعلیم و معلوم کرا دیے تھے ایک ہی
مرتبہ یہ بات بظاہر مخالف بہت دلیلوں کی ہے آیا اسکے ذکر کا قصد کیا ہو واللہ اعلم وصل فضائل و خصائص امت مرحومہ
محمدیہ بھی بیشمار ہیں اور یہ بھی راجع طرف فضائل آنحضرت کے ہے کہ ایسی امت و الیسے پیرو رکھتے ہیں جیسے کہ فضائل آنحضرت
و افضل امت میں ہے کہ ایسا پیغمبر رکھتے ہیں اور تبع اور مقتدی ساتھ ایسی ذات کامل الصفات کو ہیں جاننا چاہیے کہ جب
پیدا کیا پروردگار تعالی و تقدس نے اور ابراز و اظہار کیا عنصر لطیف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم عیان میں نہایت
احکام و اتقان کے ساتھ متوجہ و ظاہر ہوئی عنایت ربانیہ ساتھ امت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگرچہ جن و انس ساری
امت حضرت کی ہیں بجہت خصوصیت و قابلیت کے کہ انکو ہی ظہور کیا اور دوسری جا ظہور نہ کیا اور فرمایا ۔ آیت
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس ط یعنی تھے تم بہترین امت نکالے گئے واسطے لوگوں کے اور یہ خطاب ہے واسطہ ساتھ اول اہل
اس امت کے ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سابقان و مقربان درگاہ ہیں اور ان صفحات میں کہ آیت
تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر ط یعنی امر کرتے ہو تم ساتھ معروف کے اور منع کرتے ہو منکر سے در حقیقت
بسبب اور شرط خیر میں اتم و اکمل و احق ہیں اور ساتھ فضل صحبت رسول مقبول اور مشاہدہ جمال جہان آرائی حضرت
اور اقتباس و استفاضہ انوار و آثار انکے بے واسطہ مخصوص ہیں اور اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ اول اس امت کا افضل ہے تابع
اپنے سے کہ اس باب میں شارع سے ترتیب بھی واقع ہوئی ہے کہ فرمایا خیر القرون قرنی الذین تابعہم ثم الذین
یلونہم ثم الذین یلونہم یعنی بہترین اہل زمانہ میرے ہیں کہ میں انمیں ہوں پس بعد وہ کہ متصل ہیں انکے ساتھ
پھر وہ کہ پیوستہ ہیں ساتھ انکے مشہور یہ تین مرتبہ ہیں صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور ایک حدیث صحیح بخاری سے مرتبہ چوتھا بھی
معلوم ہوتا ہے انھیں اتباع تبع کہتے ہیں ثم یفشوا الکذب یعنی پھر ظاہر و آشکارا ہوگا جھوٹ ۔ وہ ضبط و ربط
دین اور صدق و تقوی و یقین کہ اوائل میں تھا نہ رہا اور ایک جماعت صحابہ سے وہ ہے کہ ایک لحظہ بدیدار شریف حضرت
مشرف ہوئے اور ایمان لائے اور چلے گئے اور ساتھ کار و بار اپنے کے مشغول ہوئے اور ساتھ امتداد صحبت اور طول خدمت کے استفادہ
اور استفاضہ حاصل کیا جو لوگ ساتھ تفضیل صحابہ رضوان اللہ علیہم کے مطلق قائل ہیں کہتے ہیں کہ انھیں بھی کمال
حاصل ہے کہ موجب افضلیت ہے من بعد ہم سے اور معلوم نہیں ہوتا کہ مقصود اس طائفہ کا کیا ہے اگر چاہتے ہیں کہ
بہ برکت رویت و مشاہدۂ آنحضرت تمام کمالات حاصل ہوتے ہیں جیسا کہ متاخرین رکھتے تھے پس یہ محل توقف ہے اور
مستلزم عدم تفاضل و تفاوت کو ہے درمیان صحابہ کے اور خلاف واقع ہے یا چاہتے ہیں کہ وہی رویت مشاہدۂ آنحضرت
تفضیلت ہے کہ اکمل و اتم ہے سب فضائل و کمالات سے اور کوئی تفضیلت اسکے ساتھ برابری نہیں کرتی اور حاصل کلام

صحابہ مین حیث الصحبۃ اگرچہ مدت قلیل اُنکی ہو فضل ہین من ورا انہی سے اور جماعہ اصولین اطلاق اسم صحبت کا بہی مخصوص رکھتے ہین ساتھ جماعہ اولیٰ کے اور یہ خلاف مذہب محدثین کے ہی کہ صحبت مین ساتھ رویت و ملاقات ایکبار کے اکتفا کرتے ہین اور پہلے بھی تھوڑا سا اس باب مین مذکور ہوا ہی اور چاہیے کہ بعد بھی بتقریب مذکور ہوا اور فضائل و خصائص اس امت کے علی الاطلاق بیشمار ہین اور اخبار و آثار تمہین بہت وارد ہین بڑا ان سب فضائل مین ہوتے امت محمد مین جیسے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیا اور جامع فضائل و کمالات جمیع انبیا کے ہین اور مکارم اخلاق و محامد صفات حضرت پر منتہی ہوئی امت آنکی خاتم الامم ہی اور مخصوص ہی ساتھ کمال دین اور اتمام نعمت کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی یعنی آجکے کون کامل کیا مین نے تمہارے لیے دین تمھارا اور تمام کین تمپر نعمتین اپنی اور صفتین اس امت کی کتب سابقہ مین مذکور ہین جیسے کہ ذکر انکے پیغمبر کا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا موسیٰ علیہ السلام نے اے رب آیا کوئی ہی امتون مین گرامی تر امت میری سے کہ سایہ کیا تو نے اپر ساتھ غمام کے اور نازل کیا اُنپر من وسلوی پس فرمایا خدا تعالی نے یا موسیٰ نہین جانا تو نے کہ فضلات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب امتون پر مانند فضل میرے کے سب مخلوقات پر کہا موسیٰ نے یا رب دکھا مجھے وہ امت کہا نہ دیکھیگا تو انھین سنواتا ہون تجھے کلام اُنکا پس ندا کی حقتعالی نے انھین پس جواب دیا سب نے بیک آواز لبیک اللھم لبیک اور حالانکہ وہ اصلاب آبا اور ارحام امہات مین تھے پس فرمایا حق سبحانہ نے صلواتی علیکم ورحمتی سبقت غضبی وعفوی سبق عذابی یعنی درود و رحمت میری تمپر اور رحمت میری نے سبقت کی ہے غضب پر اور عفو میرے نے پیشی کی ہے عذاب پر اور جو کوئی پاوے مجھے اس حالت مین کہ گواہی دیتا ہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بخشتا ہون مین گناہ اُسکی فرمایا حضرت نے پس چاہا حق سبحانہ نے کہ منت رکھے مجھپر اس نعمت کے ساتھ کہا وما کنت بجانب الطور اذ نادینا یعنی نہ تھا تو اے محمد یعنی نشاء عنصری مین وقتیکہ ندا کیا ہمنے تیری امت کو تا سنوا دین ہم موسیٰ کو کلام اُنکا روایت کیا اس حدیث کو قتادہ نے اور زیادہ کیا یہ کہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے یا رب کیا عجب نیک ہی آواز امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے دوبارہ سنوا اور ابو نعیم نے حلیہ مین انس سے روایت کیا اور کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وحی نازل ہوئی حقتعالی کی موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل پر کہ جو کوئی مجھے پاوے اس حال مین کہ منکر ہی ساتھ احمد کے لاؤنگا مین اُسے آتش دوزخ مین کہا موسیٰ نے یا رب احمد کون ہی خدا تعالی نے کہا احمد وہ شخص ہے کہ پیدا نہین کیا مین نے کسی پیدائش کو گرامی تر اپنے نزدیک اُس سے لکھا ہی مین نے نام اُسکا اپنے نام کے ساتھ عرش پر پہلے اس سے کہ پیدا کرون زمین آسمان کو زمین اور جنت حرام ہی تمامہ خلق پر جبتک آوین حضرت اور اُنکی امت پس اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ امت حضرت کو بہ تبعیت حضرت پہلے اور انبیا سے بہشت مین لاوین اور کیا عجب کہ جو مہمان عزیز ہی اُسکے طفیلی بھی عزیز ہووین مگر وہ کہ مراد خلق سے غیر انبیا ہووین اگرچہ کہا ہی جمیع خلق اسی پر یہ کہ امت فاضل تر انبیا سے ہووے یا برابر ساتھ اُنکی پس حاشا و کلا اس واسطے کہ کوئی ولی مرتبہ نبی کو نہین پہونچتا کہا موسیٰ نے اور کون لوگ ہین امت محمد اور کیا ہین صفات اُنکی پس ذکر کیا حق تعالے نے صفات اُنکی کا

پس کہا موسیٰ نے خداوندا مجھے نبی اُس امت کا گردان فرمایا خدا تعالیٰ نے نبی اُس امت کا اُنھیں کی جنس سے ہوگا
پس کہا موسیٰ نے خداوندا گردان مجھے اُمت اُس نبی کی اور یعقوبؒ نے کہا ہے کہ وضو بھی خصائص اس امت سے ہے نسبت
بامم سابقہ اگرچہ انکے پیغمبرونکو یہ صفت حاصل تھی اور استدلال کیا ہے ساتھ اس حدیث کے ان امتی یدعون
یوم القیمۃ غرًا محجلین من آثار الوضوء یعنی امت میری پکاری جاویگی دن قیامت کے سفید رو و سفید دست بالنسبۃ
وضو سے کہ یہ چیز از وضو مخصوص ساتھ انکے ہے اور فتح الباری میں قصہ سارا میں ساتھ اس جبار کے پکڑا اسے
بظلم و تعدی کہا ہے کہ جب چاہا اُس کافر نے قربت لبارا سارا اُٹھی اور وضو کیا اور نماز ادا کی اور ایک روایت
مسلم میں ابوہریرہ سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سیما ہے کہ نہیں غیر تمہارے کو اور ظاہر حدیث
احمد سے بھی کہ مشکوۃ میں بیچ کتاب الطہارت کے لایا ہے ایسا ہی مفہوم ہوتا ہے اور مجموع صلوۃ خمس بھی خصائص
اس امت سے ہے کہ امت سابقہ میں چار نمازیں تھیں سوا عشا کے پیغمبر ہمارے اول گزارندہ عشا تھے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث میں آیا ہے آنحضرت نے فرمایا تاخیر کرو نماز عشا کی اسواسطے کہ تمھیں تفضیل
عطا ہوئی ہے ساتھ اس نماز کے سائر امم پر اور نہیں ادا کیا اس نماز کو کسی نے پہلے تمسے اور اذان و اقامت
بھی خصائص اس امت سے ہے اور بسملہ بھی کسی امت پر نازل نہیں ہوئی پہلے اس سے مگر سلیمان علیہ السلام کو
اور آمین کو خصائص امت محمدیہ رکھا ہے اور حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا
یہود حسد نہیں لیجاتے اوپر ہمارے کسی چیز پر جیسا کہ حسد لیجاتے ہیں اوپر جمعہ کے اور ہدایت کیا ہمکو خدا تعالیٰ نے
اوپر کہنے آمین کے پیچھے امام کے اور خصائص اس امت سے ہے رکوع نماز میں۔ روایت ہے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا
پہلے وہ نماز کہ رکوع کیا ہمنے اُسمیں نماز عصر تھی پس کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا ہے یہ رکوع کہ ہرگز نہیں کیا تمنے اور آجکے
دن کیا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ اسکے امر کیا گیا میں اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ
اوائل ہمارے دین میں بھی رکوع نہ تھا جیسا کہ نماز یہود و نصاریٰ میں پیچھے اُس کے حکم ہوا اور واقع میں انتقال
قیام سے برکوع اور رکوع سے بسجود اور تدریج اُسمیں داخل ہے حدوث حضور اور وجود خشوع میں لیکن اسجگہ
اشکال لازم آتا ہے کہ قول حق سبحانہ تعالیٰ یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین یعنی
اے مریم قنوت کر اپنے رب کے لیے اور سجدہ کر اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنے والونکے دلالت رکھتا ہے اوپر وجود رکوع
امم سابقہ میں اور کہتے ہیں کہ مراد بقنوت ادامت طاعت ہے اور معنی طاعت و قیام و خشوع بھی مستعمل ہے اور خصائص
اس امت سے وہ ہے کہ صفوف انکی نماز و قتال میں مانند صفوف ملائکہ کے ہیں قدر و منزلت اور قرب درگاہ میں
اور خصائص اس امت سے تحیۃ سلام اور جمعہ اور ساعت جمعہ ہے کہ جو چیز اُس ساعت میں حقتعالیٰ سے چاہیں
حاصل ہووے اور اس مقام میں اقوال ہیں قریب چالیس کے کہ شرح سفر السعادت میں وہ اقوال بالتطبیق منقول
ہیں اور صحیح ترین اُنمیں سے دو قول ہیں کہ وہ ساعت بعد از خروج امام ہے خطبہ کے لیے فراغ نماز تک اور تعجیل
دوسرا آخر ساعت میں روز جمعہ سے اور از انجملہ یہ ہے کہ اول شب رمضان سے کہ ہوتی ہے نظر کرتا ہے حق سبحانہ

طرف اُنکے نظر عنایت اور جو شخص کہ نظر کرے خدا تعالی طرف اُنکے نظر عنایت عذاب کرے اُسے کبھی اور زینت دیتا ہی اور
آراستہ کرتا ہی بہشت کو اُس مہینہ مین اور کرتا ہی بوے فم صائم خوشبو اپنے نزدیک بوے مشک سے اور استغفار کرتے
ہین واسطے صائمین کے ملائکہ ہر شب بوقت افطار اور جب آخر شب رمضان کی ہوتی ہے بخشتا ہی سب روزہ دارونکو
اور دی گئین اس امت کو شہر رمضان مین پانچ خصلتین کہ نہین دی گئین امت کسی پیغمبر کو اور بند در
زندان مین کیے جاتے ہین مردہ شیاطین[له] اور ازانجملہ استحباب سحور اور تعجیل افطار اور اباحت اکل و شرب و جماع رات
مین کہ ناجائز و حرام تھا اُن لوگون پر کہ پہلے ہمسے تھے بعد از خواب اور ایسا ہی ہمپر بھی ابتدا اسلام مین بعد ازان
منسوخ ہوا اور ازانجملہ شب قدر ہی اور روایات مین آیا ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد تھا کہ ہزار مہینہ راہ
خدا مین لڑا تھا اور سلاح بدن سے نہ کھولے تھی صحابہ نے کہا کسے طاقت ہم مین ہے کہ ایسا کر سکے پس نازل ہوئی سورہ قدر
شب قدر بہتر ہزار ماہ سے ہی اور قیام اس ایک رات مین فاضل تر جہاد سے ہی راہ خدا مین ہزار مہینے باقی کلام
تحقیق اس مقام مین اپنے محل آویگا اور اختلاف کیا ہی کہ صیام رمضان خصائص اس امت سے ہی یا امم
سابقہ بھی شریک اُس خطاب مین ہین اور آیت کریمہ کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من
قبلکم یعنی فرض کیا گیا تمپر روزہ جیسے کہ فرض کیا گیا اوپر اُن لوگون کے کہ پہلے تمسے تھے کہ مراد صیام
ماہ رمضان ہین ظاہر یہ ہی کہ امم سابقہ پر بھی مکتوب تھے اور ابن ابی حاتم نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ
صیام رمضان امم سابقہ پر مکتوب تھی جیسے کہ ہمپر اور اسناد اس حدیث مین ایک مرد مجہول ہے اور اگر کہین ہم کہ مراد
مطلق صیام ہین نہ قدر اور وقت اُنکا پس تشبیہ واقع اوپر مطلق صوم کے ہی اور قول جمہور یہی ہی اور خصائص
اس امت سے استرجاع اُنکا ہی وقت مصیبت کے کہ مستوجب و مستحق صلوٰۃ و رحمت ہی پروردگار تعالی سے
اور سبب ہدایت کا ہی خاص اُنکو اور سعید بن جبیر سے روایت ہی کہ کہا تحقیق دیا گیا ہی اس امت کو نزدیک مصیبت
کے وہ کہ نہین دیا گیا انبیا کو مانند اُسکے اور وہ قول آیہ انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی نزدیک مصیبت کے
اور اگر دیا جاتا انبیا کو دیا جاتا یعقوب علیہ السلام کو وقتی کہ کہا یا اسفی علی یوسف اور بدرستی کہ کہا یعقوب نے
فصبر جمیل واللہ المستعان اور یہ بمعنی استرجاع ہی اور قول یعقوب یا اسفی علی یوسف منافی اُسکا نہین
اور ازانجملہ وہ ہی کہ خدا تعالی نے اُٹھا یا اس امت سے اصر[له] و اغلال[عه] کہ امم سابقہ کے اوپر تھا مثل تعین قصاص
عمد و خطا مین اور قطع اعضا خاطیہ اور قطع موضع نجاست اور مار نا نفس کا توبہ مین اور تھے بنی اسرائیل کہ
کرتے تھے گناہ رات مین اور لکھا پاتے تھی صبح کو اپنے گھر کے دروازہ پر کہ کفارہ اس گناہ کا یہ ہی کہ نکالے تو
دونون آنکھین اپنی پس نکال ڈالتے اور مروی ہی ابن عباس سے کہ کہا جو کچھ کہ تھا اوپر بنی اسرائیل کے
شدائد و مکارہ سے اُتار احق تعالی نے اس امت سے اور ازانجملہ وہ ہی کہ خدا تعالی نے رفع کیا ہی اس
امت سے مواخذہ بخطا و نسیان اور جس چیز پر کہ اکراہ کیا جاوے اور حدیث نفس کہ اُسے خاطر اور وسوسہ
کہین اور تھے بنی اسرائیل کہ نسیاناً یا خطاءً مرتکب کسی چیز کے ہوتے اُسیوقت عقوبت اُس گناہ کی اُنپر ہوتی اور پر اندازہ

له [illegible]

عه اغلال بالکسر ... ۱۲

اُس گناہ کے طعام وشراب ہی اور بہ تحقیق فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اللہ تعالی رفع عن امتی الخطاء و النسیان و ما استکرھوا علیہ یعنی بدرستیکہ اٹھا یا اللہ تعالی نے امت میری سے خطا اور فراموشی اور وہ چیز کہ اکراہ کیے جاوین اُسپر روایت کیا ہے احمد اور ابن حبان اور حاکم اور ابن ماجہ نے اور خصائص کاملہ اس امت سے وہ ہی کہ شریعت انکی اکمل ہی جمیع شرائع متقدمہ سے اور یہ ظاہر و واضح ہی محتاج بیان نہین اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہین واسطے پورا کرنے مکارم اخلاق و محامد افعال کے لاجرم دین اور شریعت انکی اتم و اکمل ادیان و شرائع ہوئی اور یہ شریعت غرا جامع ہی میان جلال و جمال و قہر و لطف غایت مرتبہ توسط و اعتدال مین نظر شریعت موسی علیہ السلام کرنا چاہیے کہ کیا تکالیف شاقہ اسمین تھے قتل نفوس و تحریم طیبات و تعجیل عقوبات و تحمیل اغلال بر گناہان اور اظہار آثار قہر و جلال اور تھے موسی علیہ السلام اعظم و اشد خلق اللہ ہیبت و غضب و بطش مین کہ خلق اللہ انکی طرف دیکھ نہ سکتی تھی - لائے ہین کہ جس وقت سے موسی علیہ السلام بشرف تکلم و تجلی مخصوص ہوے بر قع روے مبارک پر رکھتے تھے تا تاب قہر و جلال انکی سے لوگ بیتاب نہوں اور نفوس انکی امت کے بھی شدید و غلیظ و معوج کہ سوا تکالیف غلیظ اور احکام شدیدہ صلاح و استقامت نہین قبول کرتے تھے جیسے کہ حقتعالی فرماتا ہی آیت ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ یعنی پھر سخت ہو گئے دل تمھارے اس سے پیچھے پس وہ دل مانند سنگ کے ہین یا سخت تر سختی مین اور تھے عیسی علیہ السلام مظہر صرف جمال و لطف و احسان جیسے کہ تھے موسی علیہ السلام مظہر محض جلال و قہر و سطوت لیکن ہمارے پیغمبر صلوات اللہ علیہ مظہر کمال اور جامع میان جلال و جمال تھے قوت و عدل و شدت و لین و رافت و رحمت مین اور شریعت انکی اکمل شرائع اور امت انکی اکمل امت اور احوال انکے اکمل احوال و مقامات انکا ارفع مقامات اور سیوطی آیا ہی کہ شریعت حضرت غایت توسط و اعتدال و نہایت جامعیت و کمال مین تھی کبھی وارد ہوا التزام و ایجاب اور کبھی ندب و استحباب موضع شدت مین شدید اور جا لینت مین نرم کسی جگہ شمشیر مارتے اور کہین عطا کرتے کبھی عدل کرتے اور کبھی فضل اور سیوطی آیت وجزا سیئۃ سیئۃ مثلہا یعنی بدلا بدی کا بدی ہی مثل اُسکے کرتے تھے اور یہ عدل ہی اور کا ہے آیت فمن عفی و اصلح فاجرہ علی اللہ یعنی پس جسنے بخشا اور اصلاح کیا پس اجر اُسکا اوپر خدا کے ہی اور یہ فضل ہی آیۃ انہ لا یحب الظلمین یعنی بدرستی حقتعالی نہین دوست رکھتا ظالمونکو تحریم ظلم ہے آیۃ وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ یعنی اور اگر عذاب کرو تم پس عذاب کرو مانند اُسکے کہ عذاب کیے گئے تم ساتھ اُسکے یہی ایجاب عدل اور یہی تحریم ظلم ہی آیت ولئن صبرتم لھو خیر للصبرین یعنی اور ہر آئینہ اگر صبر کرو تم البتہ وہ بہتر ہی واسطے صبر کرنے والونکے تنبیہ ہی اوپر فضل کے اور خصائص اس امت سے وہ ہی کہ مجتمع نہین ہوتی اوپر ضلالت کے اور یہ حدیث مشہور ہی باسانید کثیرہ اور واسطے اُسکے ہین شواہد عدیدہ اور حدیث مین آیا ہی کہ سوال کیا مین نے پروردگار اپنے سے کہ مجتمع نہووے میری امت اوپر گمراہی کے پس سوال میرا مجھے دیا اور یہ دلیل ہے اوپر حجت اجماع حجت ہی اور اختلاف انکا رحمت اور اختلاف امم سابقہ کا عذاب تھا

اور حدیث مین آیا ہی اختلاف اصحابی لکم رحمۃ یعنی اختلاف میرے اصحاب کا تمھارے لیے رحمت ہی اور مشہور اس لفظ کے ساتھ ہی کہ
اختلاف امتی رحمۃ اور بعض نے اس حدیث سے اختلاف اہل حرف و صناعات مین مراد رکھا ہی کہ موجب تیسیر و تسہیل امور دنیا اور انتظام کارخانہ
معیشت کا ہی جیسے کہ اختلاف علما کا مسائل فقہیہ مین بسبب ترخیص و توسعہ امر دین کا ہی اور خصائص اس امت مرحومہ سے وہ ہی کہ طاعون
شہادت و رحمت ہی اس امت کے لیے اور اور امم پر عذاب تھا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی الطاعون شہادۃ لامتی
ورحمۃ لہم ورجز علی الکافر یعنی وبا شہادت ہی واسطے امت میری کے اور رحمت ہی انکے لیے اور عذاب ہی اوپر
کافر کے اور فرار اس سے بیچ حکم فرار کے زحف ہی جیسے کہ حدیث عائشہؓ اور جابرؓ مین آیا ہی بیشک معصیت اور گناہ کبیرہ ہی اور
خصائص اس امت سے ہی کہ نزدیک گواہی دو شخص کے انمین سے کسی بندہ کے حق مین بخیر واجب ہوتی ہی واسطے اس بندہ کے
جنت اور امم سابقہ مین وقتیکہ گواہی دیوین سو آدمی اور حدیث مین آیا ہی من اثنیتم علیہ بخیر وجبت لہ الجنۃ
ومن اثنیتم علیہ بشر وجبت لہ النار یعنی جسکو ثنا کرو تم ساتھ خیر کے واجب ہوتی اسکے لیے جنت اور جسکو ثنا کرو تم ساتھ
بدی کے واجب ہوتی اسکے لیے آتش دوزخ۔ اور کہا گیا ہی کہ معتبر شہادت اہل عدالت و صدق کی ہی کہ بے آمیزش غرض اور
کذب کی ہووے اور خصائص اس امت سے ہی کہ عمرین انکی قصر اور اعمال انکے اقل نسبت امم سابقہ کے اور اجر انکا
اکثر اور وافر جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داستان تمھاری اور داستان انکی کہ پہلے تمسے تھی یہود و نصاری سے
مانند داستان اس شخص کے ہی کہ لیے تین اجیر ایک صبح سے پیشین تک اور ایک پیشین سے عصر تک اور ایک عصر سے شام تک اور واسطے
ہر ایک کی ایک درہم اجرت مقرر کی جب وقت دینے مزدوری کا ہوا مزدور کھڑے ہوئے کہ کیونکر روا ہووے کہ کام ہمارا ہی متفاوت
اور مزدوری برابر اس شخص نے کہا مین نے جو شرط اور دنیا تمھین کیا تھا دیا باقی میرا فضل ہی جسے چاہوں دوں اول
مثال یہود اور ثانی مثال نصاری اور ثالثہ مثال اس امت مرحومہ کی ہی اور جملہ خصائص اس امت سے وہ ہی کہ دی گئی ہی
یہ اسناد کہ ساتھ اسکے سلسلہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باقی ہی اور دور قیامت تک ایسا ہی باقی رہیگا اور یہ خصوصیت
فاضلہ اور سنت سنیہ ہی کہ اکرام کیا حقتعالی نے اسکے ساتھ اس امت کو اور تشریف و تفضیل دی انھین اسکے ساتھ کہ کسی
ایک کو امم سابقہ سے نہین دیا اور تھے صحیفے انبیا کے انکے ہاتھو مین اور غلط کیا اسکے ساتھ انہو اخبار کو کہ لیا ہی اسے غیر ثقات سے
اور نہین انکے پاس تمیز و تفرقہ درمیان توریت اور انجیل کے اور درمیان اس چیز کے کہ لاحق کیا انہوں سے اور اس امت فاضلہ
شریفہ نے اخذ کیا احادیث کو ثقات سے کہ معروف و مشہور تھے اپنے زمانہ مین ساتھ صدق امانت کی اور انھون نے اور دون سے تا منتہی ہوا
سلسلہ حضرت تک اور بحث و تفتیش حاصل کی تا پہچانا احفظ و اضبط کو مرتبہ مین اور تمیز و تفرقہ کیا اسمین کہا طول تھی
مصاحبت و مجالست اسکی ساتھ شیخ اپنے کے اس شخص سے قصیر و قلیل تھی صحبت اسکی اور لکھا احادیث کو بطرق متعددہ اور
ضبط کئے حروف و کلمات انکی غلط و خطا و زلل و خلل سے اور تہذیب و تنقیح کیا خصوصا اصحاب صالح نے عمدہ انمین سے
بخاری اور مسلم مین کہ نیرین آسمان جلالت و عدالت کی ہین۔ ابو حاتم رازی نے کہا ہی کہ نہ تھا کسی امت مین امم سابقہ
سے ہنگام پیدائش آدم علیہ السلام سے علما اور امین کہ نگاہ رکھین آثار رسولوں اپنے کو مگر اس امت مرحومہ مین اور
معرفت تواریخ و انساب بھی خصائص اس امت سے ہی کہتے ہین کہ عارف ترین صحابہ بعلم انساب ابوبکر صدیق رضی اللہ

عنہ تھے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لائے ہین کہ وصیت کرتے تھے ساتھ التزام اور حفظ دواوین شعر اور لغات
عرب کی واسطے معرفت وجوہ تفسیر قرآن اور اسکے اعراب کے اور جملہ خصائص سے یہ ہے کہ یہ امت مخصوص و موفق ہوئی ساتھ
تصنیف کتابوں کے اور یہ اس کلام مین مصداق حدیث کے ہین لا یزال طائفۃ منھم ظاھرین علی الحق حتی
یاتی امر اللہ و مجاھدین امر اللہ و مجاھد فی سبیل اللہ و سنۃ رسول اللہ یعنی ہمیشہ انہین سے ہوگی ایک جماعت مددگار
اوپر حق کے یہانتک کہ آوے حکم خدا کا اور لڑنے والے راہ خدا مین اور چنگل مارنے والے ساتھ سنت رسول خدا کے
اور قرن اول اور مبادی قرن ثانی تک قاعدہ تصنیف درمیان نہ آیا تھا اگرچہ کتابت علم اور جمیع احادیث نہ اوپر
وجہ تصنیف و ترتیب کے موجود تھا لیکن یہ منہاج بہ تبویب و تفصیل اور وضع و اصطلاح اور تدوین علوم اور تعیین موضوع
اور مسائل مسلوک نہ تھا بعد ازان اسقدر ہوا کہ حد حصر سے باہر ہوا کہ بجز علم علام الغیوب کے احاطہ اسکا نہین کرسکتا اور خصائص امت
محمدیہ سے وجود قطاب و اوتاد و نجبا و ابدال کا ہے انہین حدیث مرفوع مین انس سے آیا ہے کہ ابدال چالیس مرد و زن ہین جب مرتا ہے
ایک ان مرد یا زن سے پیدا کرتا ہے حقتعالی بدل اسکا مرد یا زن دوسرا اور روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط مین ساتھ اس
لفظ کے کہ خالی نہین ہوتی زمین چالیس مرد سے مانند خلیل الرحمن علیہ الصلوۃ والسلام کی کہ ساتھ انکی قائم ہے زمین اور ساتھ
برکات انکی کے سیراب ہوتے ہین لوگ نہین مرتا ایک کوئی انہین سے مگر وہ کہ بدل کرتا ہے اللہ تعالی انکی جگہ دوسرا یکو اور
تسمیہ بابدال اسی جہت سے ہے اور بعض مشائخ عظام نے کہا ہے کہ اسلیے ابدال کہتے ہین کہ صفات ذمیمہ انکی مبدل بصفات
حمیدہ کیے گئے ہین اور منسلخ ہوئے ہین صفات بشریت سے اور مراد ہوتی انکی سے مانند خلیل الرحمن کے ہونا انکا ہے
بیچ ایک صفت کی صفات کمال سے کہ خص صفات بھی شریک ساتھ اس امت علیہ السلام کے اور یہی معنی ہین قول اس
قوم کے کہ کہتے ہین کہ ہر ولی اوپر قدم نبی کے جمیع صفات مین حاشا اور ابن عدی نے کامل مین بیان کیا ہے کہ بائیس
ان چالیس سے شام مین ہوتے ہین اور اٹھارہ عراق مین اور جب امر الٰہی ہوگا سب مقبوض ہووین قائم ہووے
قیامت اور اسیطرح مروی ہے نزدیک امام احمد کے مسند مین اور ابو نعیم حلیہ مین ابن عمر سے مرفوعاً لایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اخیار میری امت کے ہر قرن مین پانچ سو مرد ہین اور ابدال چالیس ہین نہ پانچ سو کم ہوتے ہین نہ
چالیس جسوقت کہ ایک مرتا ہے دوسرا اسکے بدل آتا ہے اور یہ مرد تمام روی زمین پر ہوتے ہین اور بھی حلیہ مین ابن مسعود مرفوعاً
لایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چالیس مرد ہین میری امت سے کہ دل انکے اوپر دل ابراہیم کے ہین دفع کرتا ہے
خدا تعالی ساتھ برکت انکی بلا کو خلق سے کہا جاتا ہے انہین ابدال اور انہون نے نہین پایا درجہ بسبب نماز و روزہ و صدقہ کے پوچھا
ابن مسعود نے پس یہ درجہ کس چیز کے سبب پایا فرمایا ساتھ سخاوت و خیر خواہی مسلمانوں کے یعنی نماز و روزہ مین شریک ہین مسلمانوں کے
ساتھ لیکن صفت خاص انکی کہ جسکے سبب یہ درجہ پایا ہے یہی دونون صفتین ہین اور نقل ہے معروف کرخی رضی اللہ عنہ سے
کہ جو کوئی ہر روز کہے اللھم ارحم امۃ محمد لکھین اُسے ابدال سے اور آیا ہے کہ نشان ابدال کا یہ ہے کہ پیدا نہین ہوتی انکی اولاد اور وہ لعنت
نہین کرتے کسی چیز کو اور یزید بن ہارون نے کہا کہ ابدال اہل علم ہین اور امام احمد نے کہا کہ اصحاب حدیث اور تاریخ
بغداد خطیب مین ایک کتاب سے منقول ہے کہ نقبا تین سو ہین اور نجبا ستر اور ابدال چالیس اور اخیار سات اور عمد چار اور غوث

ایک مسکن نقبا مغرب مین ہی اور مسکن نجبا مصر مین اور مسکن ابدال شام مین اور اخیار سیاح ہین نہین ہین اور عمد گوشہ ہاے
زمین ہین اور مسکن غوث مکہ مین اور جب کچھ عارض ہوتا ہی امر عامہ سو دعا و ابتہال کرتے ہین برآمد اوس حاجت کے لیے
نقبا بعد ازان نجبا بعد ازان اخیار الیسے پیچھے عمد انکو پیچھے ابدال اگر مستجاب ہوئی دعا ان سبکی فبہا نہین تو ابتہال
کرتے ہین غوث اور اجابت کیجاتی ہے دعا غوث کی پہلے تمام ہوتے مسئلت سو اور خصائص امت سو وہ ہی کہ داخل
ہوتے ہین قبور مین بہ گناہ اور خارج ہوتے ہین بیگناہ پاک کیے جاتے ہین گناہون سے باستغفار مومنین کے
انکو لیے روایت کیا اسے طبرانی نے اوسط مین حدیث انس سے اور ساتھ اس حدیث کے استیناس حاصل ہوتا ہی وہ
جو بعضی علما ذکر کیا ہی اگرچہ یہ قول شاذ ہی کہ عذاب قبر خواص اس امت سو ہی تا انھین پاک و صاف آخرت مین
لیجاوین اور پھر عذاب آخرت نہو اور از انجملہ وہ ہی کہ پہلے سب امم سے یہ اپنی قبور سے بعد شگافتہ ہونے زمین کے باہر
آوین اور حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا انا اول من تنشق الارض عنی و عن امتی یعنی مین اول اوس شخص کا
ہون کہ شگافتہ ہوگی ہی زمین مجھسے اور میری امت سو اور از انجملہ وہ ہی یہ کہ موقف مین مکان بلند پر ہونگے
حدیث جابر مین آیا کہ آنحضرت نے فرمایا ہونگا مین اور میری امت اوپر جاے بلند کے مشرف اوپر خلائق کے اور
کوئی مرد مگر یہ کہ دوست رکھتا ہی کہ ہمسے ہووین اور نہین کوئی پیغمبر کہ تکذیب کیا اسے اوسکی امت نے مگر وہ کہ
گواہی دونگا مین انکو حق مین اوپر ابلاغ رسالت پروردگار کے اور حدیث دوسری مین آیا ہی کہ فرمایا نہین ہونگا مین
اور امت میری اوپر تل کے اور از انجملہ وہ ہی کہ انکو واسطے علامت و نشان ہوگا اوپر منہ کے اثر سجود سے قال اللہ تعالی
سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود یعنی نشانیان انکی انکو مونہون پر اثر سجود سے آیا یہ علامت دنیا مین ہی یا
آخرت مین پس دو قول ہین ایک وہ کہ یہ سیما دنیا مین ہی اور مراد ساتھ اسکے سمت حسن ہی اور سیما اسلام اور خشوع
اور بعضون نے صفرت و اثر بیداری سے کہ گمان لیجاوے دیکھنے والا کہ یہ بیمار ہین حالانکہ بیمار نہین قول دوسرا
وہ کہ یہ سیما آخرت مین ہوگا کہ مواضع سجود انکو مونہون سے روشن و تابان ہونگی تا امتیاز و شناخت حاصل ہوئی
یہ ساجد تھے دنیا مین اور از انجملہ وہ ہی کہ دیے جاوین انکو نامہ اعمال داہنے ہاتھ مین روایت کیا اسے احمد و بزار نے
اور نہین ہی مواہب مدارج و آثار النبوت مین اسجگہ سے معلوم ہوتا ہی کہ دنیا نامہ اعمال کا داہنے ہاتھ مین خصائص
اس امت مرحومہ سے ہی اور مشکوۃ مین بھی حدیث احمد ابی الدرداء سے لاتا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ مین اپنی امت کو پہچانتا ہون دن قیامت کے مین علامت سی ایک محجل غرہ اور دوسرا ہونا کتاب کا داہنے ہاتھ مین
انکے اور تیسرے سعی کرتی ہے آگے انکو ذریت انکی شیخ ابن حجر شرح مین لکھتا ہی کہ ظاہر حدیث اسپر دال ہی کہ دنیا کتاب کا
داہنے ہاتھ مین خصائص امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی اور وہ جو دلالت کرتے ہین اوپر اسکے آیات و تقسیم احادیث
عموم ہی مگر یہ کہ حمل کیا جاوے اوپر کہ دیے جاتی ہین پہلے اور دون یا اوپر ایسی صفت کی کہ نہین حاصل انکے غیر کو و یہین
سعی ذریت ہوسکتا ہی کہ خصائص سے ہو سو اسطے کہ نہین پائی جاتی کوئی چیز کہ معارض اسکی ہو انتہی اور از انجملہ
وہ ہی کہ نور انکا دوڑتا ہی آگے انکے اور جانب دہنے انکی جیسا کہ منطوق کتاب مجید کا ہی اور امام احمد نے باسناد صحیح اسے

اخراج کیا ہے اور جملہ خصائص انکے سے وہ ہے کہ وہ جو انھون نے سعی وکوشش کی اپنی حیات مین بذات خود اور وہ سعی کیجاوے
واسطے انکے اور نہ تھا ان لوگون کے لیے کہ پہلے انکے تھے مگر وہ چیز کہ سعی کرتے تھے بذات خود ایسا ہی کہا ہے عکرمہ نے اور اس مقام مین
اشکال وارد ہوتا ہے ساتھ قول حق سبحانہ وتعالی کے آیت وان لیس للانسان الا ما سعی یعنی اور بدرستیکہ
نہین واسطے آدمی کے مگر وہ کہ کیا اپنی حیات مین اسواسطے کہ یہ آیۃ دلالت رکھتی ہے اسپر کہ آدمی کو نفع نہین بجز اس بات کے
کہ بذات خود سعی کی اور عمل کیا اور جواب اس اشکال سے بر چند وجہ ہے ایک یہ کہ منسوخ ہے ساتھ قول حقتعالی کے آیت
ذریتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم یعنی اور تابع ہووین مومنون کی اولاد انکی ایمان مین لاحق کرین ہم ساتھ
انکے اولاد انکی پس کیا جاوے ولد طفل میزان والدین مین اور ہووے فرط واسطے والدین کے اور قبول کرتا ہے حقتعالی شفاعت
آبا حق ابنا مین اور شفاعت ابنا حق آبا مین بدلیل اپنے قول کے آیۃ اباؤکم وابناؤکم لاتدرون ایہم
اقرب لکم یعنی باپ دادا تمہارا اور بیٹے تمہارے کون انہین سے نزدیکتر ہے تمہارے واسطے از روے نفع کے قرطبی نے
کہا احادیث بہت دلالت کرتی ہین اوپر اس قول کے اور مومن کو پہونچتا ہے ثواب عمل صالح کا غیر اسکے سے اور بیچ صحیح کے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے کہ جو کوئی مرا اور رہا اسکے روزہ روزہ رکھے اسے اسکا ولی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی
حج کرے غیر اپنے سے حج کرے پہلے اپنی طرف سے پیچھے غیر کی طرف سے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ اعتکاف کیا
اور اعتاق اپنے بھائی عبدالرحمن کیطرف سے اور کہا سعد بن عبادہ نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری مان
مر گئی آیا تصدیق کرون مین اسکی طرف سے فرمایا ہان کہا کونسا صدقہ فاضل تر ہے فرمایا پانی پلانا پس بنایا سعد نے ایک چاہ
اور کہا یہ واسطے ام سعد کے ہے اور عبداللہ بن ابی بکر کی دادی نے نذر کیا تھا کہ پیادہ جاوے طرف مسجد قبا کے پس مر گئی اور وفا
نذر کی پس فتوی دیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عبداللہ کو کہ جاوے اسکی طرف سے اور مفسرین سے بعض نے کہا ہے کہ مراد انسان سے
وان لیس للانسان الا ما سعی مین ابوجہل ہے اور بعض نے کہا مراد بانسان اس جگہ حی ہے نہ میت اور بعض نے
کہا ہے کہ عقبہ بن ابی معیط اور بعض نے کہا ولید بن مغیرہ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ اخبار ہے شرایع من قبلہا سے اور دلالت کیا ہے
ہماری شریعت نے کہ انسان کو سعی اسکی اور اسکے غیر کی دونون ہین اور صاحب کشاف نے کہا ہے کہ سعی غیر کیونکر نافع نہین
ہین نے سعی اوپر نفس اپنے کے کی ساتھ ہونے اسکے مومن مصدق پس ساتھ اس اعتبار کے ہووے سعی غیر کی بیچ حکم سعی نفس کے
واسطے ہونے اسکے تابع اور قائم مقام اور بھی سعی غیر نافع نہین جبتک کہ وہ عمل کرے واسطے نفس اپنے کے ولیکن جو نیت کی
غیر کے لیے موافق شرع کے وکیل اور قائم مقام اسکا ہوا انتہی اسیطرح سے مواہب مدارج وآثار النبوت مین ہے اور تحقیق اختلاف
کیا ہے علما نے بیچ ثواب قرأت قرآن کے آیا پہونچتا ہے میت کو یا نہین اکثر اسپر ہین کہ نہین اور مشہور مذہب شافعی اور
مالک اور جماعہ حنفیہ سے یہ ہے اور اکثر شافعیہ اور حنفیہ اسپر ہین کہ پہونچتا ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہین امام احمد بن حنبل
بلکہ منقول امام احمد سے وہ ہے کہ میت کو ثواب ہر چیز کا صدقہ اور نماز اور حج و اعتکاف و قرأت قرآن و ذکر وغیر ذلک
پہونچتا ہے ولیکن کہا ہے کہ قرأت قرآن قبر کے اوپر بدعت ہے اور ذکر کیا ہے شیخ شمس الدین قسلاطی نے کہ صحیح وصول
ثواب قرأت ہے قریب و اجنبی وارث و غیر وارث سے جیسے کہ نافع ہے صدقہ اور دعا و استغفار باجماع اور امام عبداللہ

یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کفایۃ روضۃ الریاحین میں ذکر کیا ہے کہ شیخ عز الدین ابن عبد السلام کو خواب میں دیکھا کہتے ہیں کہ ہم حکم کرتے تھے دنیا میں ثواب قرآت میت کو نہیں پہونچتا اب معلوم ہوا کہ پہونچتا ہے پس ہوا اور ثواب اسکا پہونچا اور فتویٰ دیا ہے قاضی حسین نے کہ استیجار واسطے قرآت قرآن کے قبر پر جائز ہے جیسے کہ استیجار اذان و تعلیم قران کے لیے۔ اور چاہیے کہ دعا کرے میت کے لیے بعد از قرآت اسواسطے کہ لاحق ہوتی ہے اُسے دعا بعد از قرآت باجابت اور اکثر ہے از روے برکت کے اور ذکر کیا ہے شیخ عبد الکریم سالوسی نے اگر نیت کرے قاری ساتھ قرآت اپنی کے کہ ہووے ثواب اسکا واسطے میت کے نہیں پہونچتا اسواسطے کہ نیت کرنا پیش از تلاوت قرآن عبادت بدن ہے پس غیر سے واقع نہیں ہوتی لیکن اول پڑھا بعد ازاں کہا وہ جو اُسے حاصل ہوا ہے اجر ہے واسطے میت کے اور یہ دعا ہے بحصول اُس اجر کے خاص میت کو نفع کرتا ہے میت کو اور کہا ہے کہ قرآن موضع برکت اور نزول رحمت ہے اور میت بیچ حکم زندہ حاضر کے ہے پس امید رکھا ہے اُسکے لیے نزول رحمت اور حصول برکت وقتیکہ بھیجے قاری ثواب اسکو لیے اور ذکر کیا ہے صاحب عدہ نے اگر باہر لایا چشمہ یا کھودا کنواں یا لگایا درخت یا وقف کیا بیچ حال حیات اپنی میں یا کیں یہ باتیں غیر اُسکے نے بعد از موت اُسکی پہونچتا ہے ثواب اسکا میت کو جیسا کہ وارد ہوا ہے خبر میں اور مخصوص نہیں حکم وقت مصحف کا بلکہ ملحق ساتھ اُسکے ہر وقت اور یہ قیاس تقاضا کرتا ہے جواز اضحیہ طرف میت کے اسواسطے کہ وہ ایک نوع صدقہ سے ہے ولیکن تہذیب میں کہا ہے کہ جائز نہیں اضحیہ غیر سے بدون اذن وامر اُسکے اور ایسا ہی میت سے مگر اُس حال میں کہ وصیت کیا ہو ساتھ اُسکے اور تحقیق روایت کیا گیا ہے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہ قربانی کرتے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعد از وفات حضرت کی اور ابی العباس محمد بن اسحق سراج سے آیا ہے کہ کہا تضحیہ کیا میں نے آنحضرت سے ستر اضحی لیکن اہدای ثواب قرآت طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہیں پہچانتے ہم اُسمیں کوئی امر واثر و انکار کیا ہے اُسکا ایک جماعت نے اور کہا ہے کہ نہیں کیا یہ صحابہ نے اور بعض فقہاے متاخرین نے مستحب رکھا ہے اور بعضے اُسے بدعت جانتے ہیں اور کہا ہے آنحضرت غنی ہیں اُس سے اسواسطے کہ حضرت کے لیے ثابت ہے اجر ہر شخص کا کہ عمل خیر کیا امت میں سے بے اسکے کہ نقصان ہووے اجر عامل سے کچھ چیز امام شافعی نے کہا ہے کہ کوئی چیز نہیں کہ عمل کرتا ہے ایک امت اُسکی سے مگر وہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل بیچ اُسمیں اور جمیع حسنات مسلمین اور اعمال صالحہ اُنکی صحائف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہیں زیادہ اُسپر کہ عامل کو اجر سے ہے یا مضاعف کہ نہیں جانتا اُسے مگر خدا تعالیٰ اور اسی قبیل سے ہے وہ جو مشروع ہے نزدیک رویت کعبہ کہ کہتے ہیں اللھم زد ھذا البیت شریفاً و تعظیماً یعنی اے پروردگار زیادہ کر اُس گھر کی تشریف و تعظیم - یہ حسب مذکور ہے مواہب اور مدارج اور آثار النبوت میں اور اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا ہے ساتھ قول اپنے کے من سنّ سنۃ حسنۃ فلہ مثل اجر من عملھا جسنے نکالی راہ و روش نیک پس اُسکے لیے مانند اجر اسکی ہے کہ عمل کیا اُسپر بعد از ترغیب تحریص امت کے اور پر تستن سنت حسنہ کے بفعل و کمال اپنا اثبات اجو غیر متناہی

ہین خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور خصائص اس امت سے ہے کہ یہ بہشت مین آوین پیش از سائر امم کے روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط مین حدیث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حرام کیا گیا بہشت اوپر انبیا کے جبتک کہ داخل ہون مین اور حرام کیا گیا امتون پر جبتک امت میری امت اور ازانجملہ وہ ہے کہ داخل ہون بہشت مین انمین سے ستر ہزار بغیر حساب کے روایت کیا اسے شیخین نے اور نزدیک بیہقی و طبرانی کے آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے وعدہ کیا میرے ساتھ پروردگار میرے نے کہ لاوے میری امت سے ستر ہزار کو بہشت مین بے حساب پس سوال کیا مین نے زیادتی کا پس پایا مجھے ساتھ ہر ایک کے ستر ہزار ستر ہزار اور حاصل کلام یہ کہ دیا ہے پروردگار تعالی نے اس امت کو وہ جو نہین دیا اور امتون کو جیسا کہ دیا ہے انکے پیغمبر کو وہ جو نہین دیا اور پیغمبران کو وصل اور حفظ خصائص اور اشرف فضائل کمالات اور ابہر معجزات و کرامات تشریف تخصیص خدائے عزوجل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ تفضیلات اسری اور معراج کے ہے کسی شخص کو انبیا اول سے ساتھ اس تشریف کے مشرف و مکرم نہین کیا اور جس جگہ کہ آنحضرت کو پہونچایا اور جو کچھ کہ حضرت کو دکھایا کوئی نہین پہونچا اور نہین دیکھا آیت سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایتنا یعنی پاک و منزہ ہے وہ کہ لیگیا بندے اپنے کو راتمین مسجد حرام سے مسجد اقصی تک کہ برکت دیا ہمنے گرداگرد اسکے کو تا دکھلادین ہم اسے آیتون اپنی سے — اسری کہ لیجانا حضرت کا ہے مکہ سے مسجد اقصی تک ثابت بکتاب اللہ اور منکر اسکا کافر ہے اور اس جگہ سے آسمانون پر لیجانا کہ معراج نام اسکا ہے ثابت ہے باحادیث مشہورہ کہ منکر اسکا مبتدع اور فاسق و مخذول ہے اور ثبوت تمام آیات عجائب و غرائب آسمانون کا باخبار احادیث ہے کہ منکر اسکا جاہل محروم ہے اور صحیح وہ ہے کہ وجود اسری و معراج شب بیداری مین بجسد تھا اور جمہور علماء صحابہ و تابعین و اتباع و من بعدہم محدثین و فقہا و متکلمین اسپر متفق ہین اور متوارد ہین اسکے ساتھ احادیث صحیحہ اور اخبار صریحہ اور بعضے یہ کہتے ہین کہ بروح تھا منام مین اور ایک جماعت اسپر ہے کہ تعدد ہو تھا ایک وقت بیداری مین بجسد اور اوقات دیگر مین بمنام و بروح بعض مکہ مین تھا اور بعض مدینہ مین اور باوجود اسکے سب اتفاق رکھتی ہین کہ رویائے انبیا وحی ہے کہ راہ نہین شبہہ کو اسمین اور بیدار ہے دل انکا اسمین اور پوشیدہ ہے چشم انکی جیسا کہ پوشیدہ ہوتی ہے چشم وقت حضور و مراقبہ مین تا شاغل نہووے کوئی چیز محسوسات سے اور قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا کہ وقوع اسکا نوم مین واسطے توطیہ اور تیسیر کے تھا جیسے کہ ابتدائے نبوت مین رویائے صادقہ دیکھتے تھے تا سہل و آسان ہو اوپر انکے اٹھانا ثقل وحی کا کہ ایک امر عظیم ہے اور عاجز اس سے قوائے بشریہ ہین واسطے معراج اول منام مین واقع ہوئی تا قوت و استعداد وصول اسکا بیداری مین حاصل ہووے بلکہ بعض قائلین اس قول نے کہا ہے کہ وقوع اسکا منام مین پیش از بعثت تھا واللہ اعلم اور بعض عارفین نے کہا ہے کہ آنحضرت کے اسرات و معاریج بہت تھے اور بعضون نے چونتیس کہے ہین ایک انمین سے بجسم تھا اور یقظہ مین اور باقی بروح منام مین اور ایک قوم کہتی ہے کہ اسری مسجد حرام سے مسجد اقصی تک بجسد بیداری مین تھا اور

معراج وہان سے سموات تک بروح منا آ اور تحقیق شیخ عبدالحق محدث دہلوی تجارہی مدارج النبوت مین
یہ ہو کہ اشارہ قول حق سبحانہ لنریہ من ایاتنا بمعراج ہو یعنی مسجد اقصی لیگئے پھر وہان سے بسموات
لیجاکر آیات دکھائے اسواسطے کہ ارائت آیات وظہور غرائب کرامات و معجزات سموات مین تھا نہ مقصود مسجد اقصی مین
اور لیجانا مسجد اقصی مین مبدا اسکا ہو اسواسطے ذکر کیا مسجد اقصی کو اور واقع مین اگر معراج منام مین ہوتی استبعاد
نہ کرتے اسے کفار اور فتنہ مین نہ پڑتے ضعفا اور مومنین اور بھی وقوع اس سبب تابع اور قضایا کا خارج حد اور
احصار غیر متعارف سے ہو نوم مین اور بھی اسری نوم مین اطلاق نہین کرتے اور جب اسری یقظہ مین ہوا معراج
کہ پیچھے اُس سے واقع ہوئی بھی بیداری مین ہوئی اور کوئی دلیل نہین ہو منام پر پیچھے اُس سے اور شبہہ
قائلین کا بوقوع معراج منام مین کئی چیزین ہین ایک قول حق سبحانہ تعالی آیہ ماجعلنا الرویا التی
ارینٰک الا فتنۃ للناس یعنی اور نہ گردانا ہمنے خواب وہ خواب کہ دکھلایا ہمنے تجھے مگر آزمائش لوگون کے لیے کہ
بعض مفسرین نے اسکو حمل اوپر قضیہ معراج کے کیا ہو اور رویا نام رویت کا منام مین ہو اور جواب اسکا دہ ہو کہ
یہ رویا محمول اوپر رویاے قضیہ حدیبیہ یا رویاے واقعہ بدر کے ہو اور کہا ہو کہ رویا بمعنی رویت بصری آیا ہو اور
استشہاد لاتے ہین ساتھ قول متنبی کے کہ کہا ہو مصرع ورویاک احلی فی العیون من الغمض یعنی اور
رویت اور دیکھنا تیرا شیرین تر ہو آنکھون مین چشم پوشی سے بعضون نے کہا ہو کہ تسمیہ برویا بجہت وقوع اسکی
رات مین ہو اور وہ کہ حدیث مین آیا ہو کہ فرمایا فاستیقظت اس جگہ بھی دلیل اوپر ہونے اسری و معراج کے
منام مین نہین ہو جیسے کہ واقع ہوا ہو ۲ستیقظت وانا فی مسجد الحرام یعنی ہو گیا مین بیدار حالانکہ
مین مسجد حرام مین تھا اور محققین نے کہا ہو کہ مراد باستیقاظ افاقہ وہشیاری اور بحال خود آنا ہو اس حالت سے
کہ سخت پکڑ کیا تھا حضرت کو مطالعہ عجائب وغرائب ملکوت سموات وارض اور مشاہدہ ملا اعلی نے اور جو وہ دیکھا
آیات کبری الہی اور انوار اسرار نامتناہی سے ولیکن تکلم کرنا اور زبان تاویل اور اثبات اسکے امکان کا ساتھ
دلائل کلامیہ کے کھولنا اور گرفتار عقل اور حیلہاے عقلیہ کا ہونا مقام ایمان وعبودیت سے بعید ہو اور ہم مومنین کو
کوئی دلیل ورای قول خدا اور رسول خدا کے نہین جو کچھ انسے سنا ایمان لاتے ہم اور بیشک و شبہ دل مین ٹھہر گیا اور
فرقہ اسے تقلید کہتے ہین اور اسباب کو نہین سمجھتے کہ یہ تقلید کس شخص کی ہو یہ تقلید ایسے شخص کی ہو کہ ثابت ہو تحقیق
اسکی بمعجزات باہرہ اور تقلید محقق عین تحقیق ہو اور حقیقت مین یہ تقلید نہین یہ اتباع صراط مستقیم ہو تم لوگ مقلد ہو
کہ تقلید عقل کی کرتے ہو اور عقل کے کہنے پر کہ ثابت نہین ہوئی تحقیق اسکی باور کرتے ہو تمام شکوک و شبہات اسکی
راہ مین ہین فلاسفہ خود دراصل منکر انبیا کے ہین انسے کیا کام اُنکا پیغمبر اُنکی عقل ہو ان متکلمان خانہ خراب کو
کیا ہوا کہ باوجود راہ راست راہ کو گم کیا اور راہ گفتگو اور شبہ و جدل پڑی اگرچہ نیت مین انکی مخالفت فلاسفہ اور
رد اُنکے قول پر تھا لیکن سلوک راہ عقل مین پیرو اور موافق اُنکے ہوئے اور گمراہ ہوے اور اُنکو بھی گمراہ کیا
فضلوا واضلوا واللہ الہادی یعنی پس بہکے اور بہکایا اور اللہ ہدایت کرنے والا ہو نظم شاہد معراج نبی افرات

آنکہ بدین نیست مقر کافر است + دستگہ سلطنت این وصال + نیست بپا مردی خیل و خیال + طبع ندارد
نہ معارج فرح + لیس علی الاعرج فیہا حرج + خلق چہ داند کہ مدام ست این + عشق شناسد کہ چہ دام ست این
جام کشان ساغر جم می کشند + خاک خوران درد شکم میخورند + قصہ قوسین کجا و کمان + نیست بہ بازوی
گمان این کمان **نظم** اے رفتہ شبی بکام ہمری + از حجرہ مکہ تا باقصے + از شوق ہوا پای بوست +
رفتہ دل سنگ صخرہ از جا + بر بام سپہر راندہ از شام + چون صبح براق سدرہ پیما + جبرئیل ز سرعت رکابت +
واماندہ نشستہ پای برجا + تو تاج لقد رای نہادہ + بر تارک لامکان ز بطحا + از جام مراد خوردہ ہر دم +
در بزم ولی مدام ادحی + دیدہ ہمہ رازہای پنہان + در جام جہان نمای پیدا + **نظم** اے پردہ تنت
بعرش محمل + آوردہ ہنوز گرم منزل + نیم شبان کان مہ کردون غلام + کرد بدولت سوی گردون خرام
دلولہ در عالم بالا افتاد + غلغلہ در گنبد مینا فتاد + نہ طبق و ہفت ختم فاکشتند + ہفت و نہ خویش بیارا ستند
ثابت سیارہ دران انتظار + ماندہ ز بیرون درون بیقرار + روضہ برآوردہ غبار بخور + ساختہ جاروب ز گیسوی
حور + حور براہ داشتہ چشم سیاہ + کردہ ز دیدہ درم افشان راہ + سدرہ طوبی سوی بدر چنان + ما سجدہ
کنان در شب قدر چنان **وصل** جان کہ حدیث معراج کو جمع کثیر نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے
روایت کیا ہے بمرتبہ تواتر معنوی اگرچہ بعض خصوصیات مین روایات مختلف آئی ہین اور مشہور اُس سے
حدیث طویل ہے کہ بخاری اور مسلم اپنی صحیح مین قتادہ سے اور قتادہ انس بن مالک اور مالک بن صعصعہ سے
لائے ہین اور اس حدیث مین ذکر شق قلب نبوی اور دھونا اُسکا آب زمزم طشت ذہب مین اور بہر کرنا
بحکمت و ایمان اور رکھنا اُسکا سینہ شریف مین اور التیام اُسکا واقع ہوا ہے اور شق صدر شریف چار مرتبہ
ہوا۔ اول عہد طفولیت مین کہ پاس حلیمہ سعدیہ کے تھے دوسرا دس برس کی عمر مین کہ قریب بوقت بلوغ
پہونچے تھے تیسرے نزدیک بعثت کے چوتھے اُسوقت مین کہ وقت اسری تھا تا بکمال طہارت و صفا مستعد و
متوجہ دریافت عالم ملکوت کے ہوے اور بر قیاس وضو و تطہیر کے کہ پیش از نماز کرین کہ نمونہ معراج کا ہے اور
یہ بھی ایک موضع دقیقہ سے ہے کہ حکماء طبعین اس سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ شق صدر قلب موت ہے
کہ حیات کے ساتھ جمع نہین ہوتی اور ارباب عقل تاویل کرین اور کہین کہ مراد تطہیر و تنظیف باطن آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے لوث حدوث و امکان سے اور اہل ایمان تصدیق کرین بے تاویل و صرف ظاہر سے
اور کہین یہ سب اسباب عادی ہین اور خدا پر کوئی چیز محال نہین اور لانا طشت ذہب کا اور دھونا اُسمین
ایک نوع تکریم ہے بحسب عرب عادت کے اور اشارہ ہے کہ حضرت مکرم و معظم مین سب عوام مین اور وہ کہ
استعمال ذہب شریعت محمدیہ مین حرام ہے اور دار آخرت مین مومنوں کے واسطے خالص ہوگی بہ اشارہ قول
حقتعالی کے آیۃ قل ھی للذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا خالصۃ یوم القیمۃ یعنی کہدو آن لوگون کے
جو ایمان لائے زندگانی دنیا مین خالص دن قیامت کے اور تقیید اسری حقیقت مین عالم آخرت سے ہے

یا یہ کہ استعمال و استمتاع مذہبت بذاتہ حضرت سے حاصل نہیں ہوا بلکہ ملائکت سے کہ غیر مکلف ہین ساتھ اسکے یا یہ کہ احتمال ہی کہ وقعہ پہلے حکم تحریم سے ہوئے اور فی الحقیقت یہی ہی اسواسطے کہ تحریم اسکی مدینہ مین ہوئی ہی بعد قضیہ اسری کے اور حکمت دھونے قلب مقدس مین آب زمزم وہ کہا ہی کہ آب زمزم تقویت کرتا ہی قلب کو پس دھویا قلب شریف کو تا قوی ہو اوپر مشاہدہ عالم الملکوت کے اور بعض علما نے استدلال کیا ہی اسپر کہ آب زمزم افضل ہے آب کوثر سے کہ دھویا نہ گیا قلب مکرم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر ساتھ افضل میاہ کے اور قول بعض کہ آب زمزم قریب حاضر تھا اور آب کوثر بعید و غائب نہایت ضعیف ہی اسواسطے کہ قرب و غیبت یہان معقول نہیں سب برابر ہے واللہ اعلم بعد ازان لائے جبرئیل علیہ السلام آپکے واسطے دابہ سفید کہ نام اوسکا براق ہے نیچا خچر سے اور اونچا حمار سے کہ رکھتا تھا قدم کو باندازہ نظر **ابیات** اسپی ز باد سبکپائی تر + آتش ز آب تن آسانی تر + مرتع فردوس چراگاہ او + آئینہ خور خورد ماہ او + خط قصوریش شدہ ماوای خواب + حور چاہ ذقنش دادہ آب + بال و دم خویشتن چو بر می فشاند + بر سر شب عنبر تری فشاند + کرد شہ مکہ وداع حرم + دیدۂ زمزم شدہ زان عین نم + از غم ہوئیش بشب مشک بیز + استرہ سان شدہ حجر مکہ نیز + بر حرم مکہ چو دامن فشاند + تا حرم قدس مقدس براند منادی عنایت گوش جان مین یہ لطیفہ غیبیہ پہونچاتا ہی پس مقتضی حال و زمان اور مناسب عہد و اوان یہی ہے کہ وظیفہ حرفیہ اس ورد کا وصف شب معراج مین پڑھا جاوے اور یہہ عرض جوہریان مجامع فضل و فصاحت اور صیرفان اقالیم فہم و بلاغت کی پہونچایا جاوے **ا** آرام و قرار شب مین حاصل ہی **ب** بہجت افطار شب مین ہے **ت** تجلیات آثار شب مین **ث** ثواب ہزار ماہ شب مین **ج** جود عاشقان بختیار کے شب مین **ح** حلاوت طاعت ابرار شب مین **خ** خزائن عبادت اخیار شب مین **د** دبدبہ تسبیح سبحان عالی مقدار شب مین **ذ** ذوق قرأت مقران شیرین گفتار کا شب مین **ر** راحت متعطشان دیدار شب **ز** زینت تسکین و وقار شب مین **س** سودا رخواب بیچ خلوت خانہ آنکھون طالبان انوار کی شب مین **ش** شرف نزول قرآن گوہر بار شب مین **ص** صولت و ہیبت علو اسرار شب مین **ض** ضیاء بواطن بندہ ہای نماز گزار شب مین **ط** طرب راکعان و ساجدان شب بیدار شب مین **ظ** ظہور روشنائی آشنایان با اختیار شب مین **ع** عشرت مونسان ورد دار شب مین **غ** غبطہ سواعدت مشتاقان جمال پروردگار شب مین **ف** فتح و ظفر جانبازان وفادار شب مین **ق** قافلہ ناقلہ مخدوم مہاجر و انصار شب مین تھی **ک** کفایت کار لوط پیغمبر بزرگوار شب مین ہوا ہی **ل** لذت سیر و سلوک و اختیار شب مین **م** معرفت حقائق و مرگ معنوی پوشیدہ شب مین **ن** نوید روز قیامت اثر بیدار می شب ہے اور پر خسار بردبار کے ہوویگا **و** وسیلہ قسم سلطان جبار کے شب مین **ہ** ہیبت و لہا اسرار مشبتہ بظلمت شب ہے **لا** لائی تدبیر و تفکر صنائع کردگار شب ہی **ی** یمن سفر احمد مختار بعالم افتخار شب **نظم** شب چیست جاودانی آ شعلہ شمع آن جہانی + شب برقع اطلس سیاہ ہست + بر چہرہ شاہد معانی + در ظل شب شب موسی جان + سرمست مدام لن ترانی + بما عاشق اشک ریز شب خیز + شب راست کرشمہ نہانی + ای دولت بین بہر جانت + کر لذت شین شب بدانی + **اور** حدیث مین آیا ہی پس سوار کیا گیا مین اور لے گیا مجھے جبرئیل آسمان پر اور ظاہر اس حدیث مین معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت تا آسمان براق پر سوار تھے اور ہوا مین جاتے تھے جیسے کہ زمین پر چلین اور یہ بھی خارق عادات ہی کہ بشر ہوا پر نہین جاتا اور خصوصاً بوقت سواری چارپایہ پر غرضکہ سب ست قدرت الٰہی مین ہی اور قدرت مقید نہیں بجریان عادت **اور** بعض روایات مین آیا ہی کہ اس براق کے دو بازو تھے کہ انکے ساتھ اڑتا تھا **اور** حکمت بیچ بھیجنے براق کے تعظیم و تکریم حضرت محبوب رب العالمین کی تھی جیسا کہ محب محبوب کے لیے

گھوڑا بھیجے اور اخص خواص کہ محرم وانیس مجلس خاص کا ہی واسطے بلانیکے بھیجے اور رات مین کہ زمان خلوت خاص ہی پوشیدہ پوشیدہ چشم اغیار سے بلاوے اور حکمت ہونیکی براق مین پست تر بغل سے اور بلند تر حمار سے نہ اور شکل فرس کی اشارہ ہی کہ بلا تا سلم وامن مین تھا نہ حرب وخوف مین اور واسطے اظہار معجزہ کے ساتھہ وقوع اسراع شدید کے ساتھہ جایہ کے کہ ہوے نہیں ہے اسکے ساتھہ عرف عادت مین اور بعض روایات مین آیا ہی کہ جب حضرتنے پای مبارک رکاب مین رکھا براق نے سرکشی کی پس جبرئیل علیہ السلام نے براق کو کہا کہ کیا ہوا تجھے کہ سرکشی کرتا ہی تو سوار نہین ہوا تجھپر کوئی گرامی تر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس عرق کیا براق نے اور زمین پر بیٹھا اور رام ہوا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی پیٹھہ پر بیٹھے اور یہ سخن دلالت کرتا ہی اسپر کہ براق آمادہ تھا واسطے سواری انبیا علیہم السلام کے اور بعض نے کہا ہی کہ ہر نبی کو براق تھا اور باندازہ قدر ومرتبہ اسکے جیسا کہ روایات مین آیا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام آتے تھے اوسپر سوار اور براق کے بیت مقدس سے مکہ مین واسطے زیارت اسمعیل علیہ السلام کے اور گویا اشارہ جبرئیل کا بجنس براق کے ہی واللہ اعلم اور وجہ استصعاب براق یا اس جہت سے تھی کہ ہر کوئی اوسپر سوار نہوا تھا یا جہت بعد عہد سے اور بعضوں نے کہا ہی کہ استصعاب براق بجہت ناز وطرب وافتخار نہ بطریق استبعاد وسرکشی اور کہتے ہین کہ رکاب براق کی جبرئیل کے ہاتھہ مین اور بعض روایات مین آیا ہی کہ جبرئیل ردیف آنحضرت تھے اور شاید کہ اول رکاب مین ہو دین بعد ازان اثنای راہ مین محبت وعنایت نے یہ اقتضا کیا ہو کہ انھین ردیف اپنا کر لیا یا پہلے ردیف ہون ازان بعد برعایت طریقہ ادب وتکریم آنحضرت اتر لیے ہون واللہ اعلم اور روایات مین آیا ہی گزرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسی علیہ السلام پر کہ نماز ادا کر رہی تھے اپنی قبر مین پس کہا اشھد انك الرسول اللہ یعنی گواہی دیتا ہون مین بدرستیکہ تو البتہ رسول اللہ ہی اور جو انبیا زندہ ہین اپنی قبر مین خدا کے نزدیک تعبد کرتے جیسے کہ ذکر کرتے ہین اہل جنت جنت مین بے آنکہ مکلف ہون ساتھہ اسکے بعد ازان گزرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ مین اوپر قوم وطوائف انام کے نیکون بد ون سے کہ عالم برزخ ومثال مین ساتھہ آثار وثمرات واعمال احوال اپنے کے مشغول وگرفتار ہین اور ذکر اسکا یاد رکھتا ہی بعد ازان پہونچے بیت المقدس مین اور باندھا براق کو ساتھہ حلقہ باب مسجد کے کہ اوسے باب محمد صلعم کہتے ہین پس آئے مسجد مین اور ادا کین دو رکعت کہ ظاہر ہی دو رکعت تحیۃ المسجد ہون اور حاضر ہوے ملائکہ اور متمثل کی گئین ارواح انبیا آدم علیہ السلام سے عیسی علیہ السلام تک اور ثنا کہی خدا کی لیئے اور درود بھیجے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اعتراف واقرار کیا سبنے ساتھہ فضل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ازان کہی تکبیر واسطے نماز کے اور مقدم کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس آنحضرتنے امامت فرمائی اور سب انبیا اور ملائکہ آپکا اقتدا کیا اور اختلاف کیا ہی علمانے کہ نماز نفل تھی یا فرض اور اگر فرض تھی نماز عشا تھی تا صبح اور ظاہر سیاق حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہی آنا بیت المقدس مین پیش از عروج باسمان ہوے پس نماز عشا رکھی اور اوپر قول اس شخص کے کہ کہتا ہی یہ قصیہ بعد از نزول ہی نماز صبح ہووے شیخ کبیر عماد الدین بن کثیر کہ اعظم علمای حدیث وتفسیر سے ہین کہا ہی کہ نماز ادا کرنا آنحضرت کا انبیا کے ساتھہ پیش از عروج وبعد ازان دونون حال مین تھا اور جب باہر آئے حضرت مسجد سے لائے جبرئیل ایک خمر اور ایک طرف لبن اور مخیر کیا کہ ان دونون مین سے جسے چاہو اختیار کرو پس اختیار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبن کو پس کہا جبرئیل نے اختیار فرمایا آپنے فطرت کو اور مراد فطرت سے اس جگہہ دین اسلام ہی استقامت اسپر اسواسطے کہ شیر اسہل ترطیب وطاہر وسائغ ہی پینے والون کو جو کوئی خواب مین دیکھے کہ شیر پیتا ہی تعبیر اسکی یہ ہی کہ علم دین پاوے بخلاف خمر کہ ام الخبائث

اور جالب انواع شر ہے حال و مآل مین اگرچہ اس وقت مین مباح تھی اسواسطے کہ قضیہ اسرے کا مکہ مین تھا اور تحریم خمر مدینہ مین لیکن
انجام کار حکم اسکا حرمت تھا اور حدیث ابن عباس مین دو قدح آئے ہین ایک لبن سے اور دوسرا عسل سے اور ایک روایت
مین تین اوانی لبن و خمر اور ذکر عسل نہین کیا۔ ایتان ان اوانی کا متصل وصول بسدرۃ المنتہی بھی آیا ہی تصریح کیا اسے
اسی حافظ عماد بن کثیر نے اور یہ تحقیق ظاہر ہوا اثر شفقت موسی علیہ السلام کا اس امت مرحومہ تخفیف صلوۃ مین پچاس
سے ساتھ پانچ کے اور کہا ہی کہ یہ رحمت و شفقت موسی علیہ السلام اس امت مرحومہ کے بجہت اُسکے تھی کہ موسی علیہ
السلام نے توریت مین صفات امت کی پڑھین تھین اور آرزو کی کہ انھین میری امت گردان حقتعالی نے فرمایا کہ یہ امت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوویگی اس آرزو کو قطع کر پس کہا مجھے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گردان وصل ازان بعد برداشتہ
ہوئے آنحضرت طرف سدرۃ المنتہی کے کہ اُسی طرف ہے منتہی ہوتے ہین اعمال و علوم خلق کے اور اسی جگہ سے اُترتا ہی امر اور کئے
جاتے ہین احکام اور اسی کے نزدیک توقف کرتے ہین ملائکہ اور کسی کو مجال تجاوز و عروج اس سے نہین اور طرف منتہی ہوتا ہے
جو کچھ صعود کرتا ہی عالم سفلی سے اور نزول کرتا ہی عالم علوی سے اور تجاوز نہین کیا اس مقام سے کسی نے مگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور باز رہے اور جدا ہوئے حضرت سے جبرئیل علیہ السلام حضرت نے فرمایا اے جبرئیل کیا جگہ
باز رہنے اور جدا ہونے کی ہی یہ وہ جگہ نہین کہ دوست دوست کو تنہا چھوڑے جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر مقدار
سر انگشت نزدیک ہو نمین سوختہ ہو نمین **ابیات** بہ گفتا فراتر مجالم نماند + بماندم کہ نیروے بالم نماند + اگر یک
سر موے برتر پرم + فروغ تجلی بسوزد پرم + بعض روایات مین آیا ہی کہ آنحضرت نے کہا جبرئیل علیہ السلام کو کہ تمکو
جو کچھ حاجت ہو کہو تا بہ حضرت رب العزت عرض کرون مین جبرئیل نے کہا حاجت میری یہ ہی کہ درخواست و عرض کرو
تم درگاہ حق سے کہ فراخ کرون مین بازو اپنے اوپر صراط کے قیامت کے دن تا اُمت تمھاری گذرے اس روایت سے
ثابت ہوتا ہی کہ سدرۃ المنتہی آسمان ششم مین ہی اور دوسری روایت مین ساتوین آسمان مین ہی اور تطبیق
بین الروایتین یہ ہی کہ بیخ اوسکی آسمان ششم اور شاخین آسمان ہفتم مین اور وجہ تسمیہ سدرہ کہ بمعنی کنار ہے یہ ہی کہ غرض
و موقوف اور علم شارع کے ہی اور کہتے ہین کہ اس درخت مین تین طرح کی منفعت ہی ظل مدید و طعم لذیذ و رائحہ
طیب اور بمنزلہ ایمان کے ہے کہ جمع کرتا ہی قول و نیت و عمل و ظل بمنزلہ عمل اور طعم بمنزلہ نیت اور رائحہ بمنزلہ قول
کذا قالوا اور ہو سکتا ہی کہ یہ درخت لگایا گیا ہو آسمان مین جیسے کہ لگائے جاتے زمین اور قدرت شامل ہے
جیسے کہ اور درخت زمین مین لگائے جاتے ہین یہ درخت ہوا مین ہو جیسے کہ سیر فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
نے ہوا مین اور ہو سکتا ہی کہ مغروس ہو تراب مین جیسے کہ درخت جنت کے اور درخت کا بھی احتمال ہی کہ مغروس
نہون اور اللہ خوب جانتا ہی حقیقت حال کو جاننا چاہیے کہ سدرۃ المنتہی سے چار نہرین نکلی ہین دو باطن مین اور دو
ظاہر مین دو باطن کی بہشت مین جاتی ہین اور ظاہر نیل و فرات مین اور حدیث ابی ہریرہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ چار نہرین جنت سے ہین نیل و فرات و سیحان و جیحان پس بعضے کہتے ہین کہ ہونا انکا جنت سے باعتبار ہی کہ منافع نوع
انکی دائم و بیشمار ہین و اللہ اعلم اور احوال نیل مین جو کہ عجائب و غرائب لکھے ہین عقل اسمین حیران ہی اور نہرین ما و لبن و عسل

وخمر جدا ہین کہ بہشت مین جاری ہین جیسا کہ منطوق قرآن عظیم ہے اور روایت کی ہی ابن ابی حاتم نے حدیث انس سے کہ جناب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان ہفتم پر تشریف لیگئے ایک نہر دیکھی اوسپر سنگریزون یاقوت زمرد کے جاری ہی اور اوانی اسکی ذہب نقرہ و یاقوت
و لولو زبرجد سے ہین اور پانی اوسکا سفید زیادہ شیر سے اور شیرین زیادہ شہد سے اور حدیث ابی سعید مین آیا ہی کہ بہشت مین
جاری ہوتا ہی ایک چشمہ کہ اُسے سلسبیل کہتے ہین کہ نکلتی ہین دو نہرین ایک کو کوثر کہتے ہین دوسری کو نہر رحمت اور یہ وہ نہر ہی کہ جو قوم
عقبات دوزخ سے سیاہ و سوختہ ہوکر نکلین جب اوسمین نہائین اسیوقت تر و تازہ ہوین اور سدرۃ المنتہی کو انوار مین پوشیدہ
مانند ملخ و پروانہ کے طلا سے اوسپر ہر ایک کے ایک فرشتہ ہی اور وصف اس مقام کا باہر حد قیاس عقل سے ہی اور اس جگہ بھی آیا ہی
کہ واسطے آنحضرتؐ کے اوانی ہین خمر و لبن و عسل سے پس اختیار فرمایا لبن کو جیسا کہ بیت المقدس مین معلوم ہوا اور یہان بھی
نماز پڑھی انبیا کے ساتھ اور امامت کی جیسے کہ بیت المقدس مین بعد ازان کھلایا گیا حضرتؐ کو بیت المعمور اور اوٹھایا گیا
اس سے پردہ پھیر لیے یہی ہی لفظ حدیث کا ثم رفع لی البیت المعمور اور تفسیر کیا اسے ان معنو کے ساتھ کہ درمیان اسکے اور
بیت المعمور کے عوالم تھے کہ قدرت اور ادراک انکی نہ تھی پس اٹھایا گیا حجاب اور بلند کیا گیا اور لایا گیا بیچ بصر و بصیرت
حضرتؐ کے تا دیکھا اُسے اور بیت المعمور ایک مسجد ہی محاذی کعبہ کے تا اگر فرض کیا جاوے گرنا اسکا زمین پر گرے اوپر کعبہ کے اور
کہتے ہین یہ وہ گھر ہے کہ بھیجا واسطے آدمؑ علیہ السلام کے بعد از ہبوط اور اٹھایا گیا ازان بعد اوپر آسمان کے اور قدر و مرتبت
اوسکی اوپر آسمان کے مانند خانہ کعبہ کے ہے زمین او طواف کرتے ہین اُسی اور طواف کرتے ہین اُسی اور نماز پڑھتے ہین وہان ملائک جیسے کہ
طواف کرتے ہین کعبہ کو آدمی اور آتے ہین بیت المعمور مین ہر روز ستر ہزار فرشتے کہ نہین آتے اُسطرف پھر دوسری مرتبہ اور دوسرے
دن پھر ستر ہزار اور آتے ہین کہ نہین آئے اس سے پہلے اور یہی حال ہی جس روز سے کہ پیدا کیا ہی ابد تک اور یہ دلیل ہے اوپر عظمت
قدرت پروردگار تعالی و تقدس کے اور کوئی خلق عظیم تر اور بیشتر ملائکہ سے نہین اور یہ روایت ہی کہ نہین آسمانون اور زمینون مین جگہ
ایک بالشت کی مگر وہ کہ رکھی ہے فرشتون نے پیشانی اپنی واسطے سجدہ کے اور نہین کوئی قطرہ دریا کے مگر وہ کہ موکل ہی اسپر فرشتہ
اور آیا ہی کہ آسمان مین ایک نہر ہے کہ اوسے نہر الحیوۃ کہتے ہین آتے ہین جبرئیل علیہ السلام وہان پر ہر روز اور نہاتے ہین اس نہر مین پھر
باہر آتے ہین اور جھاڑتے ہین پر و بال اپنے اور جدا ہوتے ہین اس سے ستر ہزار قطرے اور پیدا کرتا ہی پروردگار تعالی ہر قطرہ سے فرشتے پس
پس یہی فرشتہ ہین کہ نماز پڑھتے ہین بیت المعمور مین اور دوبارہ اسطرف نہین آتے اسیطرح ہے مواہب اور آثار النبوت مین اور نقل
کیا ہی امام فخر الدین رازی نے تفسیر قول حق تعالی مین و یخلق ما لا تعلمون یعنے پیدا کرتا ہی وہ چیز کہ تم نہین جانتے عطا و مقاتل
و ضحاک نے آئمہ تفسیر مین روایت کیا ہی ابن عباس سے کہا دہنی عرش کی ایک نہر ہے نور سے باندازہ ہفت آسمان و ہفت زمین
و ہفت دریا کے اُسمین جبرئیل علیہ السلام ہر صبح غسل کرتے ہین اور زیادہ کرتے ہین نور پر نور اور جمال پر جمال اپنا اور جھاڑتے ہین پس
اور پیدا کرتا ہی حق تعالی ہر قطرے سے کہ گرتا ہی اونکی پر سے کئی ہزار فرشتے قیامت تک اور اور روایت کیا گیا ہی کہ اس جگہ فرشتے
کہ تسبیح کرتے ہین خدا کی اور پیدا کرتا ہی حق تعالی ساتھ تسبیح کے فرشتہ واللہ علی کل شیء قدیر یعنی و حق تعالی ہر چیز پر
قادر ہی + صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہی کہ ما عدا اُن فرشتون کے ہین کہ واسطے تعبد کے ہین اور ما سوا ان ملائک کے کہ موکل اوپر نباتات
اور ارزاق اور حفظ اور موکل اوپر تصویر بنی آدم اور ملائکہ نازل ہوتے ہین سحاب مین اور فرشتے کہ لکھتے ہین حسنات لوگون کے

جمعہ کے دن اور خزینہ جنت اور فرشتے کہ آتے ہین بہ تعاقب لیل و نہار تا ضبط کرین اعمال بندون کے رات دن مین اور ستر ہزار فرشتے
کہ اوپر قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آتے ہین اور محفوف کرتے ہین اُسے اور وہ کہ آمین کہتے ہین اوپر قرات مصلی کے
ربنا و لک الحمد اور وہ کہ دعا کرتے ہین منتظران نماز کو اور وہ کہ لعنت کرتے ہین عورتون مہجوران جامہ خواب جدا رون کو
اور اوپر ہر ایک آسمانون کے فرشتے ہین کہ ہر طائفہ کو تسبیح جدا ہے اور آیا ہی کہ ہر فرشتے کو حملۂ عرش سے سونیہ ملین جسد مین گوشت
نہین ہوتا بعض بعض کے ساتھ اور اگر فرشتہ پھیلا دے بازو اپنا ڈھانک لیوے دنیا کو ہر ایک بازو اپنے سے اور حملہ عرش آٹھ
فرشتے ہین ساتھ اس عظمت و بزرگی کے کہ مسافت نرمۂ گوش سے دوش تک اُنکی سو برس کی راہ اور ایک روایت مین سات سو
برس ہے اور کتاب العظمہ مین کہ ابی الشیخ کی ہے وہ چیزین ذکر کی ہین کہ اعجب العجائب سے ہین اور اسی جگہ سے عظمت و کبریائی
خالق تعالی کا ادراک کرنا چاہیے اور آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب صعود کیا مین نے اوپر آسمان ہفتم کے
ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا مین نے کہ تکیہ ساتھ بیت المعمور کے کیے بیٹھے ہین اور پاس اُنکے ایک قوم ہی خوش رو پس سلام کیا مین نے
ان پر اور سلام کیا اُنھون نے مجھپر اور اپنی امت کو دو قسم پایا مین نے ایک جماعت لباس سفید رکھتے ہین مثل قراطیس اور ایک گروہ
لباس چرکین پس آیا مین ساتھ اُنکے ساتھ وہ کہ لباس سفید رکھتے تھے بیت المعمور مین اور محجوب ہوے وہ کہ لباس چرکین رکھتے تھے
پس نماز پڑھی مین نے بیت المعمور مین اُنکے ساتھ کہ لباس سفید رکھتے تھے اور سفیدی جامہ کنایہ حسن اعمال سے ہی اور آیا ہی
کہ فرمایا نزدیک ابراہیم علیہ السلام کے کہ ایک قوم دیکھی مین نے سفید رو خوش رنگ مانند قراطیس کے اور دوسری کہ اُنکے
رنگون مین تیرگی تھی پس آئی وہ قوم ایک نہر مین غسل کیا پس اُنکے رنگون سے کچھ خالص ہوا پھر دوسری نہر مین آئی اور خالص ہوے
اُنکے رنگ یہ تمام مثل اُس قوم کے کہ سفید رو خوش رنگ تھے پس پوچھا آنحضرت نے وہ سفید رو کون لوگ ہین اور یہ تیرہ رنگ
کون اور یہ مرد کہ بیٹھا ہے کون ہی اور یہ نہرین کہ جن مین نہائے کیا ہین۔ حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ مرد باپ تمھارا ہی ابراہیم
علیہ السلام اور یہ سفید رنگ ایک جماعت ہی کہ نہ ملایا ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے اور یہ تیرہ رنگ وہ لوگ ہین کہ خلط کیا
اعمال صالحہ کو ساتھ اعمال بد کے پس توبہ کی اور رحمت فرمائی حق تعالی نے اونپر یہ نہرین اول نہر رحمت اور ثانی نہر نعمت
اور ثالث نہر شراب طہور بعد ازان بالا ترکئے اور اوس جگہ پہونچے کہ سنی جاتی تھی آواز اقلام کہ کتابت کرتے تھے ساتھ اُسکے فرشتے
اقدار الہی کو اگرچہ قضا و تقدیر الہی قدیم ہی ولیکن کتابت اُسکی حادث اور کتابت لوح محفوظ کی کہ کائنات اُسمین ثبت ہین
پیش از پیدا کرنے آسمان و زمین کے ہی و جفت القلم بما ہو کائن یعنے خشک ہو قلم ساتھ اُس چیز کے کہ ہونے والی ہے
اشارہ ہی ساتھ اُسکے ولیکن یہ کتاب صحف ملائکہ مین مثل فروع منتسخہ کے ہے اصل سے جیسا کہ شب نصف شعبان مین
اور دیگر ایام و لیالی مین لکھتے ہین اور محو اثبات اُسمین جاری ہوتا ہی و یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت یعنی نابود کرتا ہی
خدا جو چاہتا اور ثابت رکھتا ہی عبارت اُسی سے ہی جیسا کہ آثار مین آیا ہی اور صاحب مواہب لدنیہ نے ابن قیم سے نقل کیا ہی
اور کہا ہی کہ اقلام بارہ ہین اور متفاوت درجہ اور رتبہ مین اعلی و اجل قلم قدر ہے کہ لکھا ہی پروردگار جل و علی نے ابداً مقادیر
خلائق کو جیسے کہ سنن ابی داؤد مین عبادۃ الصامت سے آیا ہی کہ کہا سنا مینے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے
اول ما خلق اللہ القلم یعنے اول چیز کہ پیدا کی خدا تعالی نے قلم ہے کہا قلم کو لکھ اُسنے کہا کیا لکھون کہا لکھ مقادیر

خلائق قیامت تک پس یہ قلم اول قلم ہی اور جمیع اسرار اور حقیقت کا اسی سے ہونے والا ہے تفسیر ہے کہ یہ قلم ہی کہ سوگند کھائی حق تعالی نے ساتھ اسکے ثانی قلم وحی ہے ثالث قلم تقسیم ہوا اللہ اور رسول اللہ رابع قلم طب ابدان کہ حفظ ابدان ساتھ اسکے متعلق ہے خامس قلم توقیع ملوک اور امرا کہ امور ملکی ساتھ اسکے اصلاح کیے جاتے ہیں امور ممالک سادس قلم حساب ہے کہ ضبط کیا جاتا ہے ساتھ اسکے مال مستخرج [illegible] اور مقادیر اسکے اور یہ قلم ارزاق ہے سابع قلم حکم کہ ثابت کیے جاتے ہیں ساتھ اسکے حقوق اور جاری کیے جاتے ہیں ساتھ اسکے قضایا ثامن قلم شہادت کہ نگاہ رکھی جاتی ہیں اسکے ساتھ حقوق تاسع قلم تعبیر آوردہ کاتب وحی منام اور تفسیر و تعبیر اسکا ہے عاشر قلم تواریخ عالم اور وقائع عالم حادی عشر قلم لغت اور اوسکی تفاصیل کا ثانی عشر قلم جامع آوردہ علم [illegible] پر رد ملحدین ورفع شبہات محرفین ہے۔ بعد ازاں قسم کھائی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہشت اور دوزخ جیسے کہ مذکور ہیں بہشت میں پس دیکھا بہشت کو کہ مظہر رحمت الہی ہے اور دوزخ محل غضب حق تعالی اور کھولا گیا بہشت اور بند کیا گیا دوزخ پس غسل فرمایا چشمہ سلسبیل میں اور دھوئیں آلایشیں کون وحدوث کی ظاہر و باطن سے اور بعض روایات میں آیا ہے کہ کھایا ایک میوہ اوپر درختوں بہشت کے کہ نہ تھا بہشت میں کوئی درخت احسن واطیب اس سے کھایا ہوا اسکا ہر الطف صلب حضرت میں اور جب نیچے آئے زمین پر موافقت فرمائی ساتھ خدیجہ کے پس باردار ہوئیں ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور اس جگہ اشکال صریح ہے کہ ولادت حضرت فاطمہ پیش از نبوت سات برس کچھ اوپر ہے اور اسری بعد از نبوت مگر یہ کہ التزام کریں کہ آنحضرت کو پیش از نبوت بھی اسری منام میں ہوئے اور یہ حکایت اوس شام کی ہے آنحضرت کو پیش از نبوت بہشت میں لائے ہوں مے اسری اور واقعہ انکا ہو ولیکن ذکر اسکا بیچ قضیہ سری کے درست ہوگا واللہ اعلم وصل الحرجب رویت آیات الہی و نوبت آنکی شد قریب حضور میں آخر پہونچی اور سبب الانقطاع قبول کیا اور تنہا رہے اور کوئی فرشتہ اور انیس آپکے ساتھ نہ رہا اور پہونچے حجاب نورانی کہ ستر تھے اور ہر حجاب پانچسو برس کی راہ تھا درپیش ہے اور سب حجاب با امداد عنایت حق جل وعلی قطع کیے حیرت و دہشت جلال و عزت کبریائی پیش آئی اور منادی نے بہ نعت ابی بکر ندا دی کہ قف یا محمد فان ربک یصلی یعنی ٹھہر اے محمد پس بہ رستی پروردگار تیرا نماز ادا کرتا ہے حضرت متفکر ہوگئے کہ یہ آواز ابی بکر کی کہاں سے آئی اور اوس کہ ساتھ اس آواز کے پایا باہر آئے وحشت و تحیر سے کہ حاصل ہوا تھا پس حضرت پروردگار سے ندا آئی اُدن یا خیر البریہ اُدن یا احمد اُدن یا محمد یعنی پاس آ اے بہترین خلائق پاس آ اے احمد پاس آ اے محمد پس نزدیک کیا مجھے اپنے ساتھ میرے پروردگار نے اور ایسا ہوا میں کہ فرمایا ہے ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین یعنی نزدیک ایسے تھا پاس تھا بعد خانہ دو کمان کا یا کم پوچھا مجھ سے میرے پروردگار نے کچھ پس میں جواب دے سکا پس رکھا دست قدرت اپنا درمیان دو شانوں میرے کے بے تکلیف ودلے تحدید پس پائی میں نے خنکی اسکی اپنے سینہ میں پس دیا مجھے علم اولین و آخرین سے اور جمیع انواع علم تعلیم فرمائے ایک علم تھا کہ اسکے کتمان کا مجھ سے عہد لیا کہ کسی سے نہ کہوں میں اور کوئی شخص برداشت اسکی نہ رکھے میرے سوا اور ایک علم دوسرا کہ مخیر کیا اظہار و کتمان اسکے میں اور ایک علم تھا کہ امر کیا مجھے ساتھ تبلیغ اسکے بیچ خاص و عام میری امت کے پس کہا آنحضرت نے اے پروردگار میرے متوحش ہوا میں پہلے قدوم اپنے سے تیرے پاس ناگاہ ندا سنی میں نے ساتھ نعت کے

کہ مشابہ نعت ابی بکر ہی کہتا ہی قف فان ربک یصلی پس تعجب کیا مین نے اس سے کہ ابو بکر یہان کہان سے پہونچا اور
پروردگار بے نیاز ہے نماز ادا کرنے سے حکم ہوا کہ مین بے نیاز ہون نماز پڑھنے سے واسطے دوسرے کی اور مین کہتا ہون سبقت
رحمتی علی غضبی یعنی پیشی لیگئی رحمت میری غضب پر میرے پڑھ ای محمدؐ یہ آیت ہو الذی یصلی علیکم وملئکتہ
لیخرجکم من الظلمت الی النور وکان بالمومنین رحیما یعنی وہ خدا ایسا ہی کہ رحمت نازل کرتا ہے
تمپر اور فرشتے اسکے تاکہ نکالین تمھین تاریکیون سے طرف روشنی کے اور ہی اوپر مومنون کے رحم کرنیوالا پس صلوات میری
رحمت ہی تجھپر اور تیری امت پر اور سنوانا میرا تجھے آواز یار تیرے کی کہ ابی بکر ہے اسواسطے تا انس پکڑے تو
اور بحال خود آوے تو اس مقام پر ہیبت سے ای محمدؐ اور جب چاہا تھا ہمنے کہ کلام کرین ہم تیرے بھائی موسی کی ساتھ
پس پکڑا اُسے ہیبت عظیم نے پس پوچھا ہمنے اس سے وما تلک بیمینک یا موسی یعنی اور کیا ہی یہ داہنے ہاتھ
مین تیرے ای موسی پس حاصل ہوا موسیؑ کو انس ساتھ ذکر عصا کے اور بحال ہوا ایسے ہی تو ای محمدؐ چاہا ہمنے آواز یار اپنے کے
کہ وہ انیس تیرا ہی دنیا و آخرت مین پس پیدا کیا ہمنے فرشتہ کو اوپر صورت ابی بکر کے کہ ندا کرے تجھے بلغت اُسکے تا زائل ہووے
استیحاش تجھسے اور لاحق نہووے ہیبت سے کچھ کہ باز رکھے تجھے سمجھنے اُس چیز کے سے کہ چاہا ہی ہمنے تجھسے بعد ازان پوچھا
حق تعالی نے کہ کیا ہوئی وہ حاجت جبرئیلؑ کی کہ تجھسے چاہی تھی کہا مین نے ای خداوند تو خوب جانتا ہی اُسی فرمایا قبول
کی ہین نے حاجت اُسکی لیکن اس شخص کے حق مین کہ تجھے دوست رکھے پس بھیجا گیا میرے واسطے رفرف منیر کہ غالب تھا
نور اوسکا اوپر نور آفتاب کے پس چمکی اس نور سے میری آنکھ اور کیا گیا مین اوپر اوس رفرف کے اور اُٹھایا گیا مین تا پہونچا مین
اوپر عرش کے پس دیکھا مین نے ایک امر عظیم کہ زبانین اُسکا وصف نکر سکین پس نزدیک ہوا میرے ساتھ ایک قطرہ عرش سے
اور پڑا میری زبان پر پس چکھا مین نے وہ کہ نہ چکھا کسی چکھنے والے نے شیرین زیادہ اُس سے اور حاصل ہوئی مجھے خبر اولین
اور آخرین کی اور روشن کیا دل میرا - اور ڈھانکی نور عرش نے بصر میرے پس دیکھا مین نے سب چیز کو اپنے دل مین
اور دیکھا مین نے نیچے سے جیسا کہ دیکھتا ہون مین آگے سے اور رفرف بساط کو کہتے ہین اور اصل مین اس بساط کو کہتے ہین
کہ رقیق ہو دیباے اور اسکے سوا اور جاننا چاہیے کہ یہ دنو و تدلی کہ مذکور ہوئے اور تعبیر کیا گیا اس سے
ساتھ قاب قوسین او ادنی کے اور مذکور ہی احادیث معراج مین غیر دنو و تدلی کے کہ مذکور
سورہ والنجم مین ہی کہ وہ نسبت ساتھ رویت اور نزدیکی جبرئیل کے ہے ساتھ قول برگزیدہ کے اور سیاق و
سباق آیہ کریمہ ظاہر ہے اُسمین اور بعضے اوپر رویت و قرب حق تعالی کے بھی عمل کرتے ہین جیسے کہ کتابون
تفسیر مین مذکور ہی اور تمام ترین کمال ادب اور بزرگداشت جناب ربوبیت اور نگاہداشت حد بندگی اور
نہایت سکون دل اور اطمینان باطن اور بلندی ہمت اور موافقت بینائی اور بصیرت کا وہ کہ باوجود ظاہر
ہونے ان کرامات و آیات کے ساتھ کسی یک کے اُنسے توجہ اور التفات نہ فرمایا اور دیدہ خواہش و رغبت نہ کھولا جیسا کہ
حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ما زاغ البصر وما طغی یعنی نہ کج ہوئی چشم اور نہ حد سے گذری جیسے کہ نوکر بارگاہ
سلطانی مین نگاہداشت آداب کرتے ہین اور یہ کمال ہے کہ سوا کامل ترین بشر اور سید و سردار انبیا صلوۃ اللہ

علیہم اجمعین کے کسی اور کو میسر نہین عادت نفوس اسپر ہے کہ جب بمقام عالی اقامت کرین بمقام اعلی کو مستطلع
و مستشرف ہوتے ہین جیسے کہ کلیم جب بمقام مناجات و تکلیم پہونچے طالب رویت ہوئے اور یہ ایک نوع
سکر و انبساط سی ہے کہ بمقام قرب مین رعایت ادب سے دور پڑتا ہے اور سید و سرور ہمارے صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جسوقت بمقام قرب مین مقیم کیے گئے اُسکا حق وفا کیا اور با وجود قرب التفات نہ کیا بصر نے
بخیر اُس چیز کے کہ اقامت اُسمین اور ارادہ و خواہش ورہی اُسکی نہ فرمایا اسی واسطے بہ جمیع مرادات و
ومراتب و درجات کہ اقصی اور اعلی اُسکا رویت حق ہی اور اقامت فیما اقام اللہ اعلی مقامات اہل صحو
اور ارباب تمکین کا ہے فائز ہوے اور فرمایا ماکذب الفواد ومارای یعنی دروغ نجانا دل نے جو دیکھا
آنکھ نے بصر و بصیرت دونون متوالی و متصادق ہوے جو کچھ کہ بچشم دیکھا دل نے اسکی تصدیق
مین ارتیاب نہ کیا سب حق و تصحیح تھا پس پہونچا آنحضرتؐ بہ کمال کہ سبقت لیگئے اولین و آخرین کے
اوپر اور ہوے معنو انبیا و مرسلین کے اور مستقیم پر دنیا و آخرت مین آیت ذالک فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم یعنی یہ فضل خدا کا ہی دیتا ہی جسے چاہی اور اللہ صاحب فضل بزرگ کا ہی
اور فرمایا آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی یعنی وحی بھیجی طرف بندے اپنے کے جو وحی بھیجی تمام علوم
و معارف و حقوق و بشارت و اشارات اور اخبار و آثار اور کرامات و کمالات حیطر اس ابہام مین داخل ہین
اور کثرت و عظمت اُنکی ہے کہ مبہم لایا اور بیان نہ کیا اشارہ اسواسطے کہ علم کسی کا بجز علم علام الغیوب اور
رسول محبوب کے اُسپر محیط نہین ہوتا مگر وہ جو آنحضرتؐ نے بیان فرمایا یا وہ جو بمقابلہ اور محاذات روح اقدس حضرت
سے اوپر پرتو المین بعضے اکمل اولیا کے کہ بشرف اتباع حضرتؐ کے مستسعد اور مشرف ہین چمکا واللہ اعلم وصل اور
جب چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مراجعت فرماوین طرف اس عالم کے کہا خداوند ا ہر قادم کو سفر سے تحفہ ہوتا
ہی میری امت کا تحفہ اس سفر سے کیا ہی فرمایا تبارک و تعالی نے مین اُنکے واسطے کافی ہون مدت حیات
ممات اور قبور و نشور مین سب حال مین مدد و معین اُنکا ہون پس خوشحال تمہارا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور بشارت تمہارے لئے وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین - اور جب رجوع فرمایا آنحضرتؐ نے اسری سے اور صبح ہوئی
بیان کیا لوگون کے روبرو مرتد ہوئی ایک جماعت ضعیف ایمانون سے اور دوڑے بعضے مشرک طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
اور کہا کچھ تمھین خبر ہے اپنے یار کی کہ کیا کہتا ہی مجھے آج طرف بیت المقدس کے لے گئے کہا ابوبکرؓ نے آیا تحقیق کہتا ہی وہ
یہ بات کہا البتہ اور بہ تکرار کہتا ہی کہا پس جو کچھ وہ کہتا ہی سچ کہتا ہی ایمان لایا مین ساتھ اُسکے کہا تصدیق کرتا ہی تو اسکی
کہ شب بیت المقدس کی طرف گیا اور پیش از صبح یہان آیا کہا البتہ تصدیق کرتا ہون مین اُسے دورتر مین اُس سے
اور اگر کہے کہ آسمان پر گیا مین اور پھر آیا مین باور کرونگا کیا جای بیت المقدس پس اُسی دن سے اُسکا لقب صدیق ہوا پس
آئے ابوبکر رضی اللہ عنہ خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور کہا حدیث کرتے ہو تم یا رسول اللہ ساتھ ان کے خبر
بیت المقدس سے فرمایا البتہ کہا وصف بیت المقدس میرے سامنے بیان کرو کہ مین وہان گیا ہون پس وصف کیا رسول اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اور کہا ابوبکر صدیق رضی نے مین گواہی دیتا ہون کہ تم رسول اللہ ہو اور حدیث ام ہانی مین آیا ہی کہ حضرت سے پوچھا بیت المقدس کو اور کہتا ہی فرمایا آپنے کہ ہمنے نہین گنا تھا اب کہ مرفوع و مکشوف ہوا میرے اوپر گننا مین نے اور خبر دی مین نے اور لائے ہین کہ آنحضرت صلعم نے جسوقت رجوع کیا سفر اسری سے گذرے ایک قافلہ پر قریش سے کہ غلہ اٹھایا تھا اور اوس مین دو غرارے تھے ایک سیاہ اور دوسرا سفید اور جب اُٹھانے مین مقابل شتر کے لائے ڈرتا اور بھاگتا پس گرا دیا اوسے ایک اونین سے کہا حضرت نے پس سلام کیا مین نے اونکو اور کہا کہ یہ آواز محمد کی ہی پس آئے محمد قبیل صبح اور خبر دی قوم کو وہ جو دیکھا تھا اور کہا نشانہ اسکا وہ ہی کہ گذرا مین اوپر شترون تمھارے کہ فلانی جگہ مین آتے تھے اور گم کیا ایک شتر کو اور لایا اسے ایک فلانا مرد اور آگے آتا تھا قافلہ کے شتر سیاہ سفید رنگ کا اوسکے پاس سیاہ ہی اور دو غرارے فلانے روز یہان پہونچتے ہین جب وہ دن ہوا نہ آئے قوم نے انتظار کیا اور دروازہ گفتگو کا کھولا قریب نصف نہار تھا کہ قافلہ پہونچا جسطرح پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصف کیا تھا اور منہ مین دشمنون اور منکرون کے خاک پڑی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روز چہارشنبہ قافلہ آویگا آویگا آفتاب نزدیک بغروب پہونچا اور ہنوز قافلہ نہ آیا آنحضرت نے دعا فرمائی اور حبس کیا گیا آفتاب کہ قافلہ آگیا فصل اختلاف کیا ہے اگلے پچھلے صحابہ و تابعین و من بعد ہم نے بیچ روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار کو شب معراج مین اور عائشہ صدیقہ اور جماعت صحابہ اور سلف سے جانب نفی مین ہین اور بخاری حدیث مسروق سے لایا ہی کہ کہا مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی کو ای مادر میری آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بہ تحقیق میرے بال کھڑے ہوگئے اس بات کہنے تیرے سے اور کہا جو کوئی حدیث کرے کہ محمد نے دیکھا پروردگار اپنے کو پس تحقیق دروغ کہا بعد ازان پڑھی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر یعنی نہین پاتین اوسے بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو اور وہ لطیف ہے خبردار اور روایت مسلم مین آیا ہی کہ کہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے من حدثک ان محمد رای ربہ فقد اعظم الفریۃ یعنی جو کوئی حدیث کرے تجھسے کہ بہ درستی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا پروردگار اپنے کو پس افترا بزرگ کیا اور دروغ اور بہ درستی مخالفت کی بعضے صحابہ نے اوسکو اور صحابی جو کہے ایک قول اور مخالفت کرے اوسکی غیر اسکا صحابی سے نہین ہوتا وہ قول حجت باتفاق اور آیت مین تاویلات ہین اور ایک اخص ہے رویت سے اور لازم نہین آتا نفی اسکے سے نفی رویت اور ادراک معرفت حقیقت ہی اور وہ منفی ہے جیسا کہ کوئی قمر کو دیکھتا ہی اور ادراک اور کنہ اسکی نہین کرتا اور بعض نے کہا ہی کہ ادراک احاطہ ہی اور بعدم احاطہ سے احاطہ عدم رویت لازم نہین آتی جیسا کہ عدم احاطہ بعلم سے عدم علم لازم نہین آتا اور منقول ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہلا بھیجا ابن عباس سے کہ آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پروردگار کو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نعم اور کہا دی خدا نے خلت ابراہیم علیہ السلام کو اور کلام موسی علیہ السلام کو اور رویت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حسن بصری سے منقول ہے کہ اون نے سوگند کھائی اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اپنے رب کو اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی آیا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا اور روایت کیا ابن خزیمہ نے عروۃ الزبیر سے کہ اثبات و جزم کیا ہی ساتھ اسکے کعب احبار

اور زہری و معمر اور انکے سوا نے اور یہی ہی قول اشعری کا اور مسلم حدیث ابی ذر سے لایا ہی کہ اوسنے پوچھا حضرتؐ سے حال رویت پروردگار کا پس کہا نورانی اراہ یعنی نور ہے کیونکر دیکھون اُسے اور یہ حدیث معارض ہی سلتھ حدیث دوسری کے کہ واقع ہوا ہی رایت نورا یعنی دیکھا مینے نور کو اور امام احمدؒ سے بھی اثبات رویت منقول ہی اور اس کہ قول عائشہ رضؓ کو کس چیز سے دفع کرین ہم کہا بہ قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمایا رایت ربی یعنی دیکھا مینے اپنے رب کو اور قول پیغمبرؐ اکبر ہے قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دیکھا بدل نہ بچشم اور مراد ساتھ دیکھنے دل کے نہ علم اور جاننا ہی کہ وہ ہمیشہ اور بوجہ اتم کے حاصل تھا بلکہ مراد وہ ہی کہ حق سبحانہ نے پیدا کیا رویت حضرتؐ کے دل مین جیسے کہ چشم مین کذا قیل پس جاننا بدل اور ہی اور دیکھنا بدل اور تطبیق کرتے ہین ساتھ اوس توجیہ کے قول عائشہؓ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما مین اور ظاہر یہ ہی کہ اختلاف رویت بچشم مین ہے نہ رویت بدل مین اور دیکھنا بدل چاہیے کہ متفق علیہ ہووے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والیہ المرجع والمآل اور اسیطرح ہی مواہب لدنیہ مین شیخ عبدالحق بن سیف الدین حقہ اللہ بمزید الصدق والیقین یعنی خاص کرے اسے خدا ساتھ زیادتی راستی اور یقین کے کہ کلام علما ر نظر بدلائل واخبار و آثار ویسا ہی کہ مذکور ہوا لیکن یہ خلجان کرتا ہی کہ معراج اتم مقامات اور اقصی کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا کہ کوئی انبیا سے اس جگہ حضرتؐ کے ساتھ تک شرکت نہ رکھتا اور کسی بشر ملک کو گنجایش اس مقام کی نہ تھی پس عجب ہے کہ اُس مقام مین لیگئے اور خلوت خاص مین لائے اور اعلی مطالب اقصی مآرب دیدار سے مشرف نہ کیا اور آپ اسبات پر راضی ہوسے اگرچہ کمال بندگی اور ادب سطوت کبریائی حق اوسکو تقاضا کرتا ہی کہ سوال نہ کرسکے اور ذوق کلام سے مست ہو کر انبساط نہ ظاہر کیا اور دیدار نہ طلب کیا جیسا کہ موسی علیہ السلام کے کیا لیکن کمال محبت و محبوبیت کہ حضرت جناب قدس سے رکھتے ہین کہان چھوڑے اور روا رکھے کہ حجاب درمیان رہے یہ دولت بطلب ہاتھ نہین آتی اور کہتے ہین کہ مانع دیدار موسی کو طلب و سوال و انبساط ہوا گاہی ناخواستہ دیتے ہین کہ مانع دیدار طلب و سوال انبساط ہوا اور اگر چاہین خواستہ بھی نہ دیوین۔ قول غریب وہ ہی کہ ایک قوم کہتی ہے کہ جب موسی علیہ السلام طلب سے باز رہی اور بیہوش ہوے دیکھا وہ جو دیکھا اور لن ترانی جزا شتابی اور بیتابی کی تھی اور تحقیق وہ ہی کہ سبب ناکامی موسی علیہ السلام کا وہ تھا کہ ہنوز سید المحبوبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ دولت دیدار کے مشرف نہین ہوے دوسرے کی کیا طاقت کہ قابل رویت ہووے اور دیکھے اور بالتحقیق متفق ہین اوپر امکان رویت کے دنیا مین اور بعد از امکان کونسا مانع ہے اور خود مقام معراج درحقیقت عالم آخرت سے ہی اور جو کچھ عالم آخرت مین دیکھنا اور حاصل کرنا چاہیے دیکھا اور پایا تا دعوت خلق بحکم عین الیقین کرے جیسا کہ کہا ہی مصرع از دیدہ بسی فرق تا بہ شنیدہ ٭ واللہ اعلم

وصل معجزات آنحضرت مین کہ دلائل و آیات صحت نبوت اور صدق رسالت حضرتؐ کے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معجزہ امر خارق عادت ہی کہ ظاہر ہووے اوپر ہاتھ مدعی رسالت کے مقرون ہووے ساتھ تحدی کے اور معنی تحدی کے برابری کرنا کسی کام مین اور آگے بلانا خصم کو اور غلبہ ڈھونڈھنا اور تحقیق یہ ہی کہ معجزہ مین تحدی شرط نہین ہے اتنے معجزات حضرتؐ رسالت سے ظاہر ہوتے تھے کہ تحدی اس جگہ نہ تھی مگر وہ کہ کہین مراد وہ ہی

کہ شان اسکی سے تحدی ہووے اور اوپر تقدیر اس قید کے وقوع ہاتھہ مدعی رسالت کے کافی ہی اور سخن مشہور وہ ہی کہ مدعی رسالت سے
واقع ہوا اُسے معجزہ کہین اور وہ جو غیر نبی سے واقع ہووے اگر اُسے مقرون بہ کمال ایمان و تقوی و معرفت و استقامت ہووے کرامت
عبارت اس سے ہی کرامت ہے اور وہ جو عوام مومنین اہل صلاح سے تروع پاوے معونت کہین اور وہ جو کافرون اور فاسقون سے صادر ہووے
استدراج کہین مگر وہ کہ باعث اونکی توبہ اور اسلام کے ہووے اور سخن تحقیق معجزے مین علم کلام مین بہت ہی اور ساتھہ اسکے اکتفا کرین ہم اور
جو غرض کہ اس جگہ رکھتے ہین ہم آوین ہم سو تقریر ہے اور تمام انبیا اور رسل صلوات اللہ علیہم اجمعین کو معجزات ہین اور کوئی پیغمبر بے معجزہ
نہین اور معجزات ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر او فرد اقوی اور ابہر اور ازہر و اشہر معجزات ہین اور تعبیر معجزات سے کلام ائمہ مین بدلائل و آیات
بہت واقع ہوے ہین اور دلائل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ اخبار ہین کہ ہوئی ہین توریت و انجیل اور سائر کتب منزلہ مین
ذکر و نعت اور خروج انکا ارض عرب سے جیسے تھوڑا اوس سے گذرا اور وہ جو ظاہر ہوا ہی ایام مولد و بعثت مین امور غریبہ عجیبہ کہ آثار کفر و وہن
ارکان شرک ہین جیسا کہ ذکر انکا انکے محل مین بہ تفصیل آویگا جیسے کہ قصہ اصحاب فیل اور خمود نار فارس اور سقوط شرفات ایوان کسرا سے
اور خشک ہونا آب دریاچہ ساوہ اور خواب موبدان اور سماع ہواتف اور صادقہ نبوت اور صفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ جو نقل کیا
گیا ہی اخبار مین مشہور ہی ظہور عجائب ولادت شریف مین اور ایام خصائت مین اور پیچھے اسکے زمان بعثت تک اور ظہور و غلبہ و تصرف بعد از بعثت
تک اور ظہور و غلبہ و تصرف بعد از بعثت اور حالانکہ نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مال کہ استمالت کرین وہ قلوب کو اور طمع مین پڑین لوگ
اس مال کی اور نہ قوت کہ غالب و قاہر ہوویں ساتھہ اسکے لوگون پر اور نہ اعوان و انصار کہ ساتھہ مال و عقل کے مظاہرت کرین اور پردے کے ظاہر کیا
اور بلایا لوگون کو طرف اسکے حالانکہ سب مجتمع و متفق تھے اوپر عبادت اصنام اور التزام از لام تمکن و عادت جاہلیت ہیچ اور حمیت اور تعادی
و بنا غض اور فسق و فساد اور سفک دما اور الفت و غلو اور انہماک دین جاہلیت مین اور عدم اتفاق امر خیر مین اور باز نہ رکھتا تھا انکو سوء افعال سے
نظر عافیت کے اور نہ خوف عقوبت اور ملاحظہ ملامت پس اصلاح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احوال و افعال انکی اور تالیف کی دل
انکے اور جمع کیے کلمہ انکے تا آنکہ متفق ہوے مابین اسے اور مجتمع ہو کر دل اور سب منقاد مسخر اور یکدل و یک زبان ہوے نصرت حضرت مین اور عاشق ہوے
اوپر طلعت حضرت کے اور چھوڑ دیے بلاد و اوطان و خانمان اور قوم و عشائر اپنی محبت و مودت حضرت مین اور فدا کیا جان و مال اپنا نصرت
حضرت مین اور قائم کیا اپنی قرابتون کو مقابلہ سیوف مین بیچ اعزاز کلمہ حق کے اور دلائل نبوت حضرت وہ ہی کہ تھے امی ناخواندہ کہ اصلا خط و
کتابت نہ جانتے تھے اور جاہل و ناخواندہ مولود ہوے اس قوم مین کہ سب امی و جاہل و ناخواندہ تھے اور ناشی ہوے درمیان انکی ایسی بلد مین
کہ نہ تھا اسمین کوئی کہ جانے اخبار ماضیہ اور سفر نہ کیا شہر دوسرے مین کہ وہان کوئی عالم ہووے تا ملازمت اسکی کرین اور پڑھین اسکے آگے
اور جانین اخبار توریت اور احوال امم ماضیہ اور جاتے رہے تھے عالم ان کتب کے مگر قلیل و نا مونس حجت و دلیل آپکے سامنے اسکے اور عاجز
و ساکت ہوے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اچھا کہا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے **بیت** یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست ٭ کتب خانہ چند ملت بشست
وصل اور انمین سے قرآن ہی کہ اعظم ترین معجزات ہی تا آنکہ عاجز ہوے ہین فصحا معارضہ اسکے سے اور قاصر رہی ہین بلغا اسکے مثل لانے سے
پس لانے اسکے کوتاہ ترین سورہ مانند اسکے اگرچہ بعض انکی بعض کو معاون و مددگار ہوے اور قرآن مشتمل ہے وجوہ اعجاز کے تا آنکہ تقریبا
ساٹھہ ہزار معجزے اسمین شمار کیے ہین اور متعرض ہوا ہی قاضی ابو الفضل عیاض مالکی شفا مین جہت ضبط انواع و اقسام اسکے ہذا فی
نثر اللآلی اور معارج مین مذکور ہے کہ معجزہ دوسرا انشقاق قمر ہے جیسا کہ روایت کیا امیر المومنین علی بن ابی طالب اور ابن مسعود

اوراعجاز

اور ابن عباس اور عمر اور انس بن مالک اور حذیفہ الیمان اور جبیر بن المطعم نے رضی اللہ عنہم اجمعین کہا ایک جماعت مشرکین
حوالی کعبہ میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہوئے اور کہا اگر دعوی نبوت میں تم صادق ہو چاند کو آسمان دو نیم کردو اور وہ
شب چہاردہم تھی ماہ مرتبہ کمال کو پہونچا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں کردوں ایمان لاتے ہو کہا ہاں ایک روایت
میں ہی کہ آنسرور نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور بعد ازان ہاتھ بدعا بلند کیا اور حق تعالی سے درخواست کر کے ساتھ انگشت سبابہ کے
اشارہ طرف ماہ کے کیا ماہ دو ٹکڑے ہوا آدھا آسمان پر رہا آدھا پس کوہ نہان ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک کو
بلاتے تھے اور فرماتے تھے ای فلان و فلان گواہ رہو اور ایک روایت میں ہو کہ آدھا ماہ اوپر پہاڑ قعیقعان کے اور آدھا اوپر پہاڑ
ابو قبیس کے ظاہر ہوا اور ایک روایت وہ کہ دونوں شق اسکے آپس میں ایسے جدا ہو گئے کہ کوہ حرا کو درمیان دونوں شق کے دیکھا اور جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ معجزات انکو دکھائے کہا محمدؐ نے ماہ پر سحر کیا ہی اور ابوجہل لعین فریاد بر لایا سحر مستمر یعنی یہ سحر ہی کہ سبکو
پہونچا اور ہمارا استمرار سے عموم ہی نہ استمرار بسبب دوام اور بعضوں نے کہا کہ اگر یہ نسبت ہمارے سحر کیا ہی لوگوں پر سحر نہ کر سکے لاجرم مسافر
آتے تھے پوچھتے تھے کہ البتہ فلانی رات میں انشقاق قمر ہوا اور ہر نیمہ اسکا ایک جانب گیا انھوں نے کہا محمدؐ نے ہم پر سحر کیا ہی یہ آیت نازل
ہوئی آیۃ اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنی نزدیک ہوئی قیامت
اور شگافتہ ہوا قمر اور اگر دیکھتے تھے کوئی نشانی روگردانی کرتے تھے اور کہتے تھے جادو سبکو پہونچا **نظم** در چرخ راہ قفل نہ رست کلید وے
تا گشت شق بر شست کلید در آن جو در شست اوست سہ از داغداران انگشت اوست ہم از نور آن نیمہ سر شگان صیف بدر شکست روز
تھا اور عجب معجزہ الایا ہی کہ علامہ ابن سبکی شرح مختصر ابن حاجب میں کہتا ہی کہ صحیح میرے نزدیک یہ ہی کہ انشقاق قمر متواتر ہی منصوص علیہ
قرآن مروی ہی صحیحین و غیرہ میں بطرق کثیر صحیحہ کہ شک نہیں کیا جاتا تواتر اور صحف اسکی میں اور انکار کیا ہی اس معجزے کو بعضے مبتدعین
کہ موافق ہیں مخالفان ملت کے ساتھ نہ قبول کرنے اجرام علویہ کے خرق اور التیام اور علما اور تیمیان ملت کہتے ہیں کہ عقل کو انکار نہیں
اسمیں کیونکہ قمر مخلوق خدا ہی کرتا ہی اسمیں جو کچھ چاہتا ہی کا حوال قیامت میں نصوص میں انکو ہی تنبیہ مواہب لدنیہ میں کہتا ہی کہ
جو بعض قصاص ذکر کرتے ہیں کہ قمر جیب نبی میں در آیا اور باہر آیا آستین شریف سے کچھ اصل نہ رکھے جیسا کہ شیخ بدرالدین زرکشی نے اپنی تخریج
عمادین کثیر سے نقل کیا واللہ اعلم اور رد شمس پھر آنا اسکا بعد از غروب بھی معجزہ آنحضرت تھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہی
اسما بنت عمیس نے کہ وحی نازل ہوئی حضرتؐ پر اور سر مبارک اور سر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنار حضرت علی رضی عنہ میں تھا پس اتفاق
ادا نماز عصر علی ابن ابی طالب کو نہ ہوا تا آنکہ آفتاب نے غروب کیا پس آنحضرتؐ نے پوچھا آیا نماز عصر پڑھی تو نے یا علیؓ کہا نہیں پس کہا آنحضرتؐ نے
خداوندا یہ بندہ تیرا تیری طاعت اور تیرے رسول کی طاعت میں تھا پس الٹا پھیر لا اسپر آفتاب کو کہا اسما نے دیکھا میں نے آفتاب کو
کہ بعد از غروب طلوع کیا اور پڑی شعاع اوسکی جبال و ارض پر اور یہ واقعہ صہبا میں تھا خیبر سے اور تمام کلام اس حدیث کا غزوہ خیبر
میں آویگا انشاءاللہ تعالی **وصل** اور ایک معجزہ مشہورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مکرر واقع ہوا ہی مواطن عدیدہ اور مشاہدہ
عظیمہ میں اور روایت کیا گیا ہی طرف کثیرہ سے اور نہیں سنا گیا ہی کسی ایک انبیا علیہم السلام سے اگرچہ باہر آئے چشمے سنگ سے
اوپر ہاتھ موسی علیہ السلام کے اور شک نہیں کہ باہر آنا پانی کا اصابع سے ابلغ ہی اور اعجاز میں ظاہر ہونے پانی کے
حجر سے کہ باہر آنا پانی کا اس سے معہود و معتاد ہی بخلاف باہر آنے کے گوشت و پوست و استخوان سے اور یہ تحقیق روایت کیا ہی

اس حدیث کو جماعۂ صحابہ سے اور مشہور اس سے حدیث انس و جابر و ابن مسعود رضی اللہ عنہم ہے لیکن حدیث انس صحیحین مین واقع ہوئی کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وقت نماز دیگر قریب آگیا اور لوگ طالب ہوے آب وضو کے اور نہ پایا آخر لا امر لایا گیا حضرت پاس آب وضو اور رکھا آپنے دست مبارک اپنا ظرف آب مین اور امر کیا لوگون کو وضو کرین پاس سے پس دیکھا مین نے پانی کو کہ باہر آتا تھا مانند چشمہ کے میان انگشتان مبارک حضرت کے پس وضو کیا قوم نے تا آخر حدیث کہا ہے انس سے تم کتنے لوگ تھے کہا تین سو اور حدیث شاہین مین انس سے روایت ہی گئی کیا تھا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوۂ تبوک مین پس کہا مسلمانون نے یا رسول اللہ ہم اور اونٹ اور چرواہے ہمارے پیاسے ہین فرمایا آیا ہے کچھ بچا ہوا پانی ساتھ تمہارے پاس پس لایا ایک مرد تھوڑا سا پانی بچا ہوا ایک مشک کے سنہ مین پس فرمایا لاؤ ایک کاسہ اور ڈالا پانی پس کاسہ مین اور رکھا کف دست مبارک اپنا پانی مین کہا انس نے کہ دیکھا مین نے باہر آتا چشمون کا میان انگشتان حضرت سے پس سیراب کیا ہم نے اپنے شترون اور چرواہون کو اور اٹھا رکھا باقی پانی اور حدیث جابر صحیحین مین آئی ہی کہ کہا جابر نے بیٹھے تھے ہم روز حدیبیہ اور آگے حضرت کے رکوہ رکھی کہ وضو کرتے تھے اس سے اور گرد آئے لوگ آپکے پاس پوچھا حضرت نے کیا حال ہے کہتے ہوا اور کس واسطے آئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ پانی پینے اور وضو کو نہین کچھ ہے ہم کو سوی اسکے جو آپ پاس دھرا ہے پس رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اپنا رکوہ مین پس جوش مارنا پکڑا پانی نے مانند چشمون کے پس پیا ہم نے پانی اور وضو کیا کہا جابر سے تم کتنے آدمی تھے کہا اگر لاکھ آدمی ہوتے کفایت کرتا ہمکو اور تھے ہم پندرہ سو آدمی اور روایت کیا ہی حدیث جابر کو امام احمد و بیہقی اور ابن شاہین نے لیکن حدیث ابن مسعود صحیح مین روایت علقمہ سے آئی ہی کہ کہا ابن مسعود نے اثنا اس حال مین کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہ تھا ہمارے پاس پانی پس فرمایا ہمکو حضرت نے کہ طلب کرو کسی پاس کچھ تھوڑا سا پانی ہو پس لائے پانی اور ڈالا حضرت نے پانی کو ایک ظرف مین اور رکھا دست مبارک اپنا پانی مین اور احادیث کو اگرچہ ایک نے صحابہ سے روایت کیا ہی مثل انس یا جابر کے مثلاً حقیقت مین گویا وہ سب جماعہ کہ حاضر تھے راوی نہ حاکی ہین اور اگر انکار رکھتے سکوت نہ کرتے جیسے کہ عبادت انسانی اور عادت صحابہ تھی اور ساتھ اس نکتہ کے خبر واحد اگر آگے جماعت صحابہ اگر مثلاً روایت کرین اور وہ سکوت کرین حکم اسکا رکھے کہ گویا سب راوی ہین فقد بر صحیح مسلم مین معاذ بن جبل سے غزوۂ تبوک مین لایا کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پرستی کہ وقت روشن ہونے دن کے بمشیت الٰہی چشمہ تبوک پر آتے ہو پس جو کوئی وہان آوے چاہیے کہ ہاتھ نہ ڈالے اور مساس نہ کرے پانی اوسکا جبتک مین آؤن کہا معاذ نے پس آئے ہم اوس چشمہ پر اور حالانکہ ہم سے پہلے دو مرد وہان پہونچے تھے اور چشمہ مثل شمشیر چمکتا تھا اور ٹپکتا اوس سے پانی پس پوچھا آنحضرت نے ان دونون مرد سے آیا مساس کیا تم نے اور ڈالا اپنا ہاتھ پانی مین کہا نعم پس زبون کیا انھین اور کہا وہ جو چاہا تھا خدای عزوجل نے پس کھود اصحابہ نے اپنے ہاتھون سے چشمہ کو تا جمع کیا اوس سے کچھ پانی اور جدا ہوئی پانی سے ایک ہوا کہ اوس سے آواز بھی مثل آواز صاعقہ پس دھویا آنحضرت نے منہ اور دونون ہاتھ اپنے پھر ڈالا اوس پانی کو چشمہ مین پس روان ہوا پانی بہت کہ پیا لوگون نے بعد ازان فرمایا حضرت نے اے معاذ نزدیک ہے اگر دراز ہو تیری حیات دیکھے تو اس جگہ بساتین و عمارات پس ایسا ہی واقع ہوا اور یہ خبر دینا بھی معجزات حضرت سے ہی اور اخبار بالغیب ایک قسم اولی و اوفر ہی معجزات سے اور قضیۂ حدیبیہ مین آیا کہ سو دہ سو آدمی تھے اور چاہ اونکا سیراب نہ کرتا تھا پچاس بکریون کو پس نکالا پانی اسکا اور نہ چھوڑا اوسمین ایک قطرہ پس بیٹھے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اوپر ایک جانب چاہ اور کشیدہ کیا اُس سے ایک ڈول پانی اور وضو کیا اور ڈالا اُسمین لعاب دہن مبارک اپنا اور دعا کی
پس جوش مارا پانی نے اور بلند ہوا پس سیراب ہوے لوگ اور سیراب ہوے اونٹ اُنکے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نکالا ایک تیر اپنی
ترکش سے ڈالا مین پس جوش مارا پانی نے تا آنکہ سیراب ہوے اور حدیث جابر مین جیسا کہ گذرا حدیبیہ مین نکلنا چشمونکا میان
اصابع سے بھی آیا ہی اور درمیان ان دونون قضیون کے مغایرت ہے اور کہا کہ توفیق ہے میان قضیتین یہ کہ ہر کلام ایک وقت مین
تھا پس حدیث جابر نزدیک حضور وقت نماز تھے جب حضرت وضو کر چکے اور باقی پانی رکوہ مین تھا چاہ مین نہ ڈالا پس زیادہ ہوا
چاہ مین اور حدیث عمر رضی اللہ عنہ مین در باب جیش عسرت آیا ہی کہ لوگون کو عطش سے یہان تک نوبت پہونچی کہ نحر کرتی
تھے اپنے شتر اور فشردہ کرتے اُنکے شکمبے اور پیتے پس چاہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت دعا فرماوین پس اُٹھائے
حضرت نے دونون ہاتھ اور ہنوز باز نہ لائے تھے ہاتھون کو کہ برسا مینھ اور بھر لیے لوگون نے جو ظروف اُنکے پاس تھے
اور تجاوز نہ کیا اُس مینھ نے لشکر کو لائے ہین کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ردیف ابی طالب تھے ذی المجاز مین
پس کہا ابوطالب نے مین تشنہ ہون یا ابن اخی اور نہین ہے میرے پاس پانی پس آنحضرت نیچے آئے اور مارا قدم اپنا اوپر زمین کے
پس باہر آیا پانی اور کہا پی اے عم اور صحیحین مین ابن الحصین لایا ہی کہ تھے ہم ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک سفر مین پس شکایت کی لوگون نے نزدیک حضرت کے عطش سے پس اُترے حضرت اور بلایا دو شخص کو صحابہ سے
کہ ایک اُن مین سے علی ابن ابیطالب تھے کہا جاؤ اور طلب کرو پانی اور آگاہ کرو اُنکو کہ جب تم ایک عورت کو سوار اوپر اونٹ کے
کہ اُسکے ساتھ دو مزادہ ہین پس جب ان ہر دونون اور سامنے آئی اُنکے ایک عورت کہ دو مزادہ یا دو سطیحہ رکھتی تھی
پانی سے پس لائے اُس عورت کو حضرت کے پاس اور اُتارا اُسنے اُسکے اونٹ سے اور طلب کیا حضرت نے ایک آوند اور
ڈالا اُسمین پانی اور پکارا لوگون کو کہ آؤ اور پیو اور بلاؤ پانی اور وہ عورت کھڑی دیکھتی تھی کہ کیا ہوتا ہی۔ راوی کہتا ہے
قسم خدا کی پھر چھوڑ دیا اُسکو اور حالانکہ خیال کرتے تھے ہم کہ زیادہ ہی پانی اس سے کہ پہلے تھا پس کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جمع کرو اوس عورت کے واسطے ہر جنس طعام سے کہ ہووے پس جمع کیا صحابہ نے اُسکے لئے تمر دقیق و سویق
سے اور گردانا اوس کو ایک کپڑے مین اور سوار کیا اوسکو اُسکے شتر پر اور رکھا بار آگے اُسکے اور کہا آنحضرت جانتی
ہی تو کہ ہمنے کم نہین کیا پانی تیرے سے کچھ و لیکن خدا نے پانی عنایت کیا ہمکو اپنی قدرت سے پس آئی وہ عورت اپنے لوگون
پاس اور کہا بوالعجب پیش آیا مجھے دو مرد لیگئے پاس ایک مرد کے کہ کہا جاتا ہی اُسنے صابی پس ایسا ایسا کہا اور تمام قصہ
بیان کیا اور کہا بخدا اسوگند یہ مرد یا ساحر ترین مردم ہی یا رسول خدا ہی اور کہا اپنی قوم کو آیا ہی تمھین غیبت طرف
اسلام کے الحدیث ایسا ہی ہی مواہب لدنیہ مین اور بعض روایت مین آیا ہی اطاعت کی اوس عورت نے اور آئی اسلام
اور احادیث استسقا ہی اسی باب سے جیسا کہ اپنے محل مین مذکور ہووین و صل جیسے کہ احادیث تکثیر قلیل مین آئی ہین
تکثیر طعام یسیر مین بھی بہت مین بہت ہین اور یہ دونون اثر تربیت اور ولی نعمتی سید کائنات کا ہی جیسا کہ بسبب
روحانیت مربی و مکمل قلوب و ارواح کے ہین عالم جسمانیت مین بھی پالنے والے اور خورش دینے والے ابدان اشباح کی
بیت شکر فیض تو چمن چون کند ای ابر بہار + کہ اگر خار و گر گل ہمہ پروردۂ تست + اور مشہور اس باب مین حدیث جابر

رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق مین کہ روایت کیا ہی اسکو بخاری اور مسلم نے کہا آیا مین آگے اپنی بی بی کے اور کہا مین نے
آیا کچھ تیرے پاس طعام سے کہ دیکھا مین نے روے مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اثر گرسنگی سخت کا پس باہر لائی
بی بی ایک انبان کہ اسمین ایک صاع جو تھا اور ہمارے گھر مین ایک بزغالہ تھا فربہ پس ذبح کیا مین نے اُسے اور پیسا اُسنے
جو کو اور ڈالا مینے گوشت کو دیگ مین اور آیا مین نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عرض کیا مین نے یا رسول اللہ ذبح کیا
مین نے بزغالہ اور طحن کیا میری عورت نے اندر کے شعیر کہ میرے گھر مین تشریف لاؤ ساتھ چند نفر کے صحابہ سے حضرت نے
فرمایا کہ جابر نے سور تیار کیا ہی آؤ اور یہی فرمایا دیگ کو نہ اُتارنا اور خمیر کو نگاہ رکھنا جبتک کہ مین آؤن پس آئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ساتھ ہزار آدمی کے اور باہر لائے ہم خمیر اور دیگ حضرت کے روبرو پس ڈالا اسمین آب دہن مبارک اور دعاے
برکت فرمائی اور کہا جو روٹی پکانے والی ہو اور شریک کر اپنے ساتھ دوسری عورت کو پکانے مین اور نکالتی جا اور دیگ سے
گوشت کو اور نیچے نہ اُتار دیگ اور نگاہ رکھ اُسمین پس سوگند خدا ان ہزار شخص نے کھایا اُس طعام سے اور ہنوز دیگ جوش مین
تھی اور خمیر باقی اور حدیث انس کہ اُسے بھی بخاری و مسلم نے روایت کیا ہی کہا ابو طلحہ نے ام سلیم سے قسم خدا سنا مین نے آواز رسول
خدا کو سست پہچانا مین نے اسمین آثار جوع آیا ہی تیرے پاس کچھ پس کہا ہان پس نکالا ام سلیم نے قرص چند جو کے اور لپیٹا کپڑے مین اور مجھے
دیا پس لیگیا مین پاس آنحضرت کے اور تھے حضرت کے ساتھ لوگ پس آپ نے کہا بھیجا ہے تجھے ابو طلحہ نے کہا مین نے ہان
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا حضرت نے لوگون کو کہ آپ ساتھ تھے اٹھو پس روان ہوئے آنحضرت اُنکے ساتھ اور روان
ہوا مین آگے اُنکے تا آیا مین اور آگاہ کیا طلحہ کو کہ آتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا ای
ام سلیم آئے رسول خدا ساتھ جماعت مردون کے اور نہین ہمارے پاس کچھ کہ کھلاوین ہم اُنہین سوا اُن چند قرص کے کہ ہم نے
بھیجے تھے اُنکی خدمت مین کہا ام سلیم نے خدا اور رسول اُسکا دانا تر ہے یعنی جو واقع ہوا ہی گویا دریافت کیا ام سلیم نے
کہ آنا رسول خدا کا ساتھ جماعت کے باوجود علم کے ہمارے حال سے خالی از حکمت نہو گا پس گیا ابو طلحہ واسطے استقبال کے
اور آئے رسول خدا اور کہا ای ام سلیم جو تیرے پاس ہی حاضر کر وہ جو تیرے پاس ہی پس لائی ام سلیم وہ روٹیان کہ بھیجی تھین
پس فرمایا کہ توڑی جاوین روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نے اُس ظرف کو کہ اسمین روغن تھا اور نان خورش کیا اُسے پس پڑھا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسمین جو کچھ کہ خدا نے چاہا یعنے دعاے برکت بعد ازان کہا کہ بلاؤ دس آدمی
پس آئے اور کھایا پیٹ بھر کر اور باہر نکلے پھر فرمایا بلاؤ اور دس آدمی دس آدمی تا آئے اور سب نے کھایا اور سیر ہوے ستر
یا اسی شخص شک راوی ہے اور ایک روایت مین مسلم سے اسی بیشک وارد ہوے ہین اور یہی آیا ہی کہ آپ نے تناول فرمایا اور اہل بیت
ابو طلحہ نے اور باقی رہا پس خوردہ اور بعض روایات مین آٹھ آٹھ بھی آیا ہی اور ظاہر وہ ہی کہ یہ دوسرے قضیہ مین ہی اسواسطے کہ اکثر
روایات صحیحین مین دس دس ہین کذا فی المواہب واللہ اعلم اور حکمت جماعت بلانے مین نہ سبکو ایکبارگی وہ کہا ہی کہ اگر سب
ایکبارگی آتے طعام اُنکی نظر مین قلیل معلوم ہوتا اور کافی نہ دکھائی دیتا اور یہ سوء ظن موجب ہے اب برکت ہونا یا جگہ تنگ
تھی گنجایش سبکی اُسمین نہ تھی یا کاسہ ایک تھا تناول جماعہ کثیر کا اُس سے دشوار آتا اور موجب ازدحام ہوتا اور روایت ہی
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب بیچ غزوہ تبوک کے آخر غزوات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے گرسنگی لوگون پر غالب ہوئی

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ امر کر لوگون کو زاد بقایا کو توشہ اپنا کہ جمع کرین اور دعا کر ساتھ برکت کے آمین
فرمایا آپ نے پس فرمایا ایک نطع بچھا دین اور جو تھا زاد ڈالا اوس مین ایک مٹھی لایا اور دوسرا روٹی سکے اور اعلی ادنکا تھا
کہ لایا ایک صاع تھر سے تا گرد آئی نطع پر شے اندک پس دعا فرمائی حضرت نے برکت کی اور فرمایا ڈالو اپنے ظروف مین پس نہ رہا
لشکر مین کوئی ظرف مگر کہ بھر لیا اور کھایا سب نے اور سیر ہوئے اور ہنوز بقیہ پس رہا تھا اور لشکر غزوہ تبوک مین بروایتے
ستر ہزار مرد تھے اور جب مشاہدہ کیا حضرت نے یہ معجزہ کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ ملاقات
نہ کرے خداے تعالی ساتھ ان دو شہادتون کے کوئی بندہ کہ باز رکھا جاوے بہشت سے اور ایک روایت مین ہے
انس سے کہ آنحضرت زینب کو عروسی مین لائے تھے پس بھیجا ام سلیم نے واسطے حضرت کے برتن کہ اس مین طعام خرما اور
روغن و قروت سے تیار کرتے ہین اور کبھی بجاے قروت ستو لیکن بھی ڈالتے ہین اور کہا انس کو حضرت کے پاس لیجا اور کہہ یا
رسول اللہ اسکو میری مان نے آپکے واسطے بھیجا ہے اور آپ کو سلام کہا ہے اور عذر قلت اس طعام کا عرض کیا ہے
پس انس اسکو روبرو آنحضرت کے لایا فرمایا رکھ دے اور بلا فلان فلان جماعت کو انکا نام لیا بلا لا اور جے آدمی کہ ملین
اثنا سے راہ مین پیش آوین پس باہر گیا مین اور بلایا جسکا کہ حضرت نے نام لیا تھا اور جو کوئی پیش رو آیا جب پھر آیا مین
دیکھا گھر لوگون سے بھرا ہے پوچھا انس سے کہ کسقدر آدمی ہین کہا بقدر تین سو کے پس دیکھا مین ہم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے دست مبارک اپنا اوس طعام پر رکھا اور کچھ پڑھا اور طلب کیا دس دس آدمیون کو اور فرمایا کھاؤ بسم اللہ کہکر
اپنے اپنے آگے سے پس کھایا اور سیر ہوئے اسیطرح طائفہ طائفہ آتے تھے اور کھاتے تھے تا سب نے کھایا پس فرمایا اے انس
اٹھا پس اٹھایا مین نے مجھے نہین معلوم کہ وہ طعام رکھتے زیادہ تھا یا اٹھاتے وقت روایت کیا اسے بخاری اور مسلم نے
اور حدیث ابو ایوب مین آیا ہے کہ اس نے طیار کیا حضرت کے واسطے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کے طعام بقدر کفایت ان دونون صاحبون کے پس فرمایا حضرت نے طلب کر تیس آدمی اشراف انصار سے پس
طلب کیا ابو ایوب نے انکو پس کھایا انہون نے اور بچ رہا پھر فرمایا طلب کر ساٹھ آدمی اور انہون نے کھایا سب نے اور بچ رہا
پھر فرمایا طلب کر ستر آدمی انہون نے بھی کھایا اور باہر آیا نہین کوئی ان مین سے مگر کہ اسلام لایا اور بیعت کی کہا ابو ایوب نے
کھایا اس طعام میرے سے ایک سو اسی مرد نے اور مروی ہے سمرہ بن جندب سے کہا کہ ہم تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھ کہ نوبت بنوبت ہم کھاتے تھے صبح سے رات تک دس لوگ اٹھتے تھے اور دس بیٹھتے تھے اور کھاتے تھے
کہا کسی نے یہ برکت کہان سے تھی پس اشارہ کیا سمرہ نے طرف آسمان کے اور کہا یہان سے تھی روایت کیا اس حدیث کو
دارمی اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے اور حدیث عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما مین
آیا ہے کہ تھے ہم حضرت کے ساتھ ایک سو تیس تن اور خمیر کیا گیا ایک صاع طعام سے اور ذبح کی گئی ایک بکری پس
بریان کیے گئے جگر و دل اور گردے اور جو پیٹ مین ہوتا ہے اور سوگند ہے خدا کی نہ تھا کوئی ان ایک سو تیس تن سے
مگر دیا کہ کاٹا آنحضرت نے اوسکے واسطے ایک پارہ اس سے پس کیا دو مشادے کاسہ بزرگ مین اور طعام سے پس کھایا
ہم سب نے اور باقی رہا وہ جو کاسہ مین تھا پس اٹھایا اسے اونٹ پر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امر کیا

مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ طلب کرون مین اہل صفہ کو پس ڈھونڈھا مین نے انکو اور جمع لایا مین
پس رکھا گیا ہمارے آگے ایک کاسہ طعام پس کھایا ہمنے جسقدر چاہا اور فارغ ہوئے ہم اور کاسہ ویسا ہی بھرا تھا کہ رکھا گیا تھا
مگر انگلیاں انکی اسمین نشان اصابع تھا اور بھی ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ مین نہایت گرسنہ تھا ایک کاسہ شیر
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا فرمایا طلب کر واہل صفہ کو پس مین نے اپنے دل مین کہا یہ شیر کیا مقدار ہی اگر
اگر مجھے دیتے مین پیتا اور آسودہ ہوتا لیکن آپکے فرمانے اور حکم سے چارہ نہین پس بہ حکم آنحضرت باہر آیا اور یارون بلایا
مین نے پس سب آئے اور کھایا اور باقی نہ رہا سیر ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی پس مجھے دیا بعد ازان
آپ پیا اور فرمایا ساقی القوم آخرھم یعنی ساقی قوم کا آخر انکا ہی اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ کہا
جمع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبد المطلب کو کہ چالیس شخص تھے کہ کھاتے تھے جذعہ اور پیتے تھے
فرق پس تیار کیا حضرت نے ایک پیمانہ طعام سے کہ کھایا سب نے اور سیر ہوے اور باقی رہا جیسا تھا اور طلب کیا ایک قدح
پانی سے سب نے پیا اور سیراب ہوے اور ویسا ہی باقی رہا رواہ فی الشفا اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام مالک انصاریہ
بھیجتی تھی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عکہ روغن پس آتے فرزند اسکے اور طلب کرتے نان خورش اور گھر مین
اسکے کچھ نہوتا پس قصد کرتی ام مالک طرف اوس عکہ کے کہ اسمین روغن حضرت کے واسطے بھیجتی تھی پاتی اسمین روغن پس
ہمیشہ رہتا اسکو روغن اس عکہ مین تا ایک دن اُسنے نچوڑا پس آئی ام مالک نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بیان کی
صورت حال فرمایا حضرت نے نچوڑا تو نے اُس عکہ کو اور اگر نچوڑتی اور چھوڑتی بحال خود ہمیشہ ہوتا روغن تمہارے لیے
اس جگہ مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہین کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی خدمت کرے
حضرت سید المرسلین کی اور انفاق کرے محبت انکی مین کچھ خیر و برکت دیوے حق تعالی رزق اور ال
اُسکے مین اور سب چیز مین رزقنا اللہ محبتہ یعنی نصیب کرے ہم سب کو خدا محبت و اتباع سید المرسلین محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ آیا ایک مرد حضرت پاس اور طعام طلب کیا پس دیا اُسکو نیم
وسق شعیر پس ہمیشہ کھاتا وہ اور جورو اُسکی اور مہمان اوسکے اس شعیر سے تا وہ کہ پیمانہ کیا اُسے پس آیا وہ آگے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عرض حال کیا فرمایا اگر پیمانہ نہ کرتا تو قائم رہتی برکت اسکی تیرے پاس اور کھاتی اُس سے
ہمیشہ اور کہا ہی حکمت جانی رہنے برکت روغن کی وقت افشردن عکہ کے اور معدوم ہونا شعیر کا وقت پیمانہ کے
وہ ہی کہ نچوڑانا اور پیمانہ کرنا مضاد تسلیم و توکل او پر خدا کے ہے اور متضمن تدبیر و اخذ بحول و قوت کی پس سزا دیا گیا
فاعل اُسکا ساتھ زوال نعمت کے کہا نووی نے اور مثل اوسکی ہی نگاہ کرنا دیگ اور خمیر مین درمیان حدیث تکثیر
طعام کے گذرا اور حدیث رضی اللہ عنہ کی در باب قرض ادا کرنے اُسکے باپ عبد اللہ انصاری کے کہ بخاری نے
روایت کیا ہی کہ اس باب مین مشہور ہی کہ چھوڑا تھا قرض اور بدل کیا واسطے غرما اپنے باپکے اصل مال کو اور قبول نہ کیا اور
نہ تھا ثمر نخیل اُسکے کفایت اُنکے دین کا پس آیا جابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا بتحقیق حضرت
جانتے ہین کہ باپ میرا روز احد شہید ہوا اور چھوڑا دام بہت اور مین چاہتا ہون کہ دیکھین تمھین غرما فرمایا جا اور

خرمن تمر کو ایک گوشہ مین رکھہ پس کیا مین نے جسطرح حضرتؐ نے امر فرمایا اور بلایا آنحضرتؐ کو جب غرمانے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا لپٹ گئے مجھے جب دیکھا آنحضرتؐ نے اُنکو پھرے گرد خرمن کہ کلان
تر تھا سب سے اور بیٹھے اُسپر اور طلب کیا اپنے غرماکو پس کیل کیا اُنکے واسطے تا ادا کیا حق تعالی نے والد میرے سے
امانت اوسکی اور مین راضی تھا کہ امانت والد ادا کیجاوے اور کچھہ واسطے خواہرون کے نہ رہے - اور جابر
رضی اللہ عنہ کی نو بہنین تھین کہ اوسکے باپ نے چھوڑا تھا غرض کہ خرمن بھی باقی و سالم رہا اور قرض بھی ادا ہوا اور مین
دیکھتا تھا اُس خرمن کو کہ اُسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے گویا ایک خرما اُس سے کم نہین ہوا پس تعجب کیا
غرمانے اور روایت کیا ہی ابوہریرہ نے کہ لوگ بھوک سے سخت عاجز ہوئے پوچھا آنحضرتؐ نے مجھسے کچھہ چیز رکھتا ہی تو
ابا ہریرہ مین نے عرض کیا البتہ تھوڑے سے خرما رکھتا ہون مین توشہ دان لائے اور نکالے اُس سے ایک مشت خرما اور دعاے
برکت فرمائی اور طلب کیا دس دس آدمیون کو تا تمام لشکر اوس سے سیر ہوا اور کہا مجھے لے جو کچھہ لایا تھا تو تمر سے اور
اور ڈال ہاتھہ اپنا توشہ دان مین اور نکال اُس سے ایک مشت بوقت حاجت اور شمار ست کر اُس سے پس لیا مین نے
زیادہ اُس سے کہ لایا تھا مین پس کھایا مین نے اور کھلایا اُس خرما سے مدت حیات رسول و ابی بکرؓ و عمرؓ تک تا کہ
وہ شہید ہوئے عثمانؓ اور غارت کیا گیا میرا گھر پس گیا مجھسے وہ خرما ۱۰ اور روضۃ الاحباب مین ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے ایک بیت منقول ہے شعر للناس ہم ولی فی الیوم ہمان * ہم الجراب وہم الشیخ عثمان
یعنی لوگون کو ایک ہم ہے اور مجھے آج دو ہم ہین * ہم توشہ دان و ہم شیخ عثمان * واللہ اعلم اور مروی ہے کہ آنحضرتؐ
نے عمر بن الخطاب رضؓ کو امر فرمایا تا اندکے خرما سے چار سو شتر سوار کو زاد و توشہ ترتیب کیا اور وہ خرما باقی تھے گویا
ایک خرما اُس سے کم نہوا تھا اور احادیث تکثیر طعام مین بہت وارد ہین اور فائق سب مین حکایت غزوہ تبوک ہے
کہ بقایا ازواد کو باوجود قلت ایسی برکتین بخشین کہ ستر ہزار آدمی اُس سے سیر ہوئے اور تمام لشکر نے ظروف پر کیے جیسا کہ
گذرا پروردگار تعالی ہمسکو برکات سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات سے محروم نرکھے اور فقر و فاقہ
کو نعمت ظاہر و باطن آنحضرتؐ سے مجبور کرے **حکایت** یاد رکھو مین کہ بازار مکہ معظمہ زادہا اللہ تعظیما و تکریما
مین ایک ترہ فروش اوپر ترہون کے پانی چھڑکتا تھا اور کہتا تھا یا برکۃ النبی تعالی و انزلی منزلی
تمرلا تو تجلی اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم ای برکت پیغمبرؐ آ تو اور میرے گھر مین
پھر نہ کوچ کر تو **وصل** کلام حیوانات اور اطاعت اُنکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسے آدمی مطیع و مسخر
و منقاد امر دین و شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنمین سے کہ قرعہ سعادت بنام اُنکے پڑا اہل ایمان سے
ہین ایسی ہی سائر حیوانات کو کہ مطیع و منقاد امر ارادی الٰہی کے ہین بطریق اعجاز اور خرق عادات منقاد و مطیع
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا اسی جگہ سے ہی کہ بعضے ارباب تحقیق اور اہل باطن نے کہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بکافہ خلق حیوانات و نباتات و جمادات سے مبعوث ہین لیکن وجود انمین عقل اور تکلیف امر و نہی
سے باہر ہین اُنسے بجز طاعت و ایمان اور شہادت تصدیق رسالت نہ آوے اور سوسوم معصیت نہو وین

جیسے آدمی لیکن حیوانات از انجملہ سجود جمل و شکایت اُسکی ہی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے جیسے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھا بیچ ایک اہلبیت انصار سے ایک شتر
تھا پس آئے وہ پاس آنحضرت کے اور عرض کیا یا رسول اللہ تھا ہمارے پاس ایک اونٹ کہ کھینچتے تھے ہم
ہم اوپر اوسکے پانی اب سختی اور سرکشی کرتا ہی ہے اور دفع کرتا ہی ہمکو پشت اپنی سے اور نخل و زرع ہمارے
سب بے پانی ہیں اُٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب آپ کے طرف اس شتر کے بیچ اُس باغ میں
اور کھڑے رہے اور شتر ایک گوشہ میں بیٹھا تھا اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ شتر مانند سگ گزندہ ہے اور ہم خوف
کرتے ہیں کہ ذات شریف پر مبادا گزند پہونچے فرمایا اس شتر سے مجھے کچھ خطر نہیں پس جب شتر نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور منہہ لایا آپکی طرف اور سجدہ کیا آگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پکڑ لئے
حضرت نے موئے پیشانی اُسکے اور کام میں لگایا اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اس حیوان لایعقل
نے آپکو سجدہ کیا پس ہم سزاوار تر ہیں ساتھ اسکے فرمایا نہیں ہے سزاوار واسطے آدمی کو سجدہ کہ سجدہ کرے
آدمی کو اور اگر ہوتا امر کرتا میں زن کو کہ سجدہ کرے شوہر اپنے کو بسبب بزرگی حق شوہر اوپر زن کے
رواہ احمد والنسائی اور بعض روایات میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے اس مقام میں نہیں ہے بیچ آسمان و
زمین کوئی چیز کہ میری رسالت کا [illegible] اور دوسری خبر میں آیا ہے
کہ وہ چاہتے تھے کہ اُسے ذبح کریں پس [illegible] آیا آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور دوسری حدیث میں آیا ہو کہ [illegible] آگے آنحضرت کے ذاکت پر اور فریاد کی ساتھ
اُس آواز کے کہ شتر رکھتا ہی [illegible] آواز اور فرمایا صاحب شتر کو کہ اوسے
میرے ہاتھ بیچ ڈال [illegible] کہ اُسے [illegible] کے لیکن یہ شتر ایسے گھر والوں کا
ہو کہ جنکی معیشت بجز اس شتر کے اور نہیں [illegible] فرمایا [illegible] شکوہ کیا اس شتر نے کثرت عمل اور قلت علف کا
احسان کرو اُسکے ساتھ اور [illegible] ان طرق متعددہ و با لحاظ مختلفہ آئی ہے
اور حدیث صحیح ہی اور انس سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہما باغ میں ایک انصاری
کے اور تھی اوسمیں ایک گوسفند پس سجدہ کیا اُسنے آنحضرت کو کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ ہم سزاوار تر
ہیں کہ سجدہ کرین آپکو فرمایا آنحضرت نے نہیں ہے سزاوار کسی کو کہ سجدہ کرے بشر کو الحدیث ایک مرتبہ ایک
شتر آنحضرت کے پاس آیا اور شکوہ کیا اپنے مالکوں کا کہ وہ قربانی کرتے ہیں ایک [illegible] سے اور میں ڈرتا ہوں
کہ خدا تعالیٰ اُس قوم پر عذاب کرے پس آنحضرت نے اُس عمل سے منع فرمایا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی
ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک بکری تھی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف لاتے بکری
ساکن و ثابت و آرمیدہ ہوتی اور جب باہر تشریف لیجاتے بیقرار و پریشان و مضطرب ہوتی اور آیا ہی کہ آنحضرت
شتروں کو قربانی فرماتے پس ہر ایک [illegible] نزدیک آتا آپ کے تا پہلے اُسے ذبح کرین اور مروی ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دست مبارک اپنا پشت پر ایک گوسفند کے پھیرا کہ نر اُس سے متصل نہ ہوا تھا
پستان اُسکے پر شیر ہوئے حضرتؐ نے شیر دوہا آپ پیا اور ابوبکرؓ کو پلایا اور قصہ دوشیدگی شیر شاۃ ام معبد کا کہ تمام
ہو گئی تھی اور شیر مطلق نہ رکھتی تھی مشہور ہے باب ہجرت میں بہ تفصیل بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ روایت کیا ہے
امام احمدؒ نے حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ دوڑا ایک گرگ اوپر ایک بکری کے اور اُسے پکڑا پس چھڑایا راعی غنم
نے اور چھین لیا شاۃ کو ذئب سے پس بیٹھا گرگ اوپر دم اپنی کے جیسے کہ عادت سباع کی ہوتی ہے اور کہا کہ نہیں ڈرتا خدا سے
تو اور چھینتا ہے مجھسے میرا رزق کہ بھیجا تھا حق تعالیٰ نے میری طرف پس کہا راعی نے وا عجبا گرگ تکلم کرتا ہے ساتھ
کلام آدمیوں کے پس کہا گرگ نے آیا خبر دوں میں تجھے ساتھ عجب تر اس سے کہ محمد صلعم خبر دیتا ہے لوگوں کو اخبار
سالفہ اور لوگ باور نہیں کرتے اور نہیں ایمان لاتے اوپر اُسکے پس آیا راعی غنم مدینہ میں اور چھوڑا غنم کو ایک گوشہ میں
اور آیا نزدیک رسول خدا کے اور خبر دی حضرتؐ کو پس امر کیا حضرتؐ نے تا اذان کہیں جب لوگ فراہم ہوئے کہا راعی کو
کہ خبر دے لوگوں کو جو سنا اور دیکھا تو نے اسی طرح روایت کیا بیہقی نے حدیث ابن عمر سے اور ابو نعیم نے حدیث انس سے
اور بعض طرق میں ابی ہریرہؓ سے آیا ہے کہ کہا گرگ نے راعی غنم کو حال تیرا عجب ہے مجھسے کہ میں کھڑا ہوں اوپر غنم
اپنی کے اور ترک کیا تو نے ایسے پیغمبر کو کہ مبعوث نہیں ہوا ہے کوئی عظیم القدر زیادہ نزدیک خدا کے اُس سے بدرستی
کشادہ ہوئے اسپر دروازے جنت کے اور مشرف ہوئے ہیں اہل جنت کے اور مشرف ہوئے ہیں اہل جنت اوپر اصحاب
اُسکے اور منتظر قتال ہیں بعض ملائکہ اور حور و غلمان بہشت دیکھتے ہیں اصحاب اُسکے کو اور مشتاق ہیں کہ اُنکے ساتھ
بہشت میں آویں اور انتظار قتال اُنکا کرتے ہیں کہ مارے جاویں اور بہشت میں آویں اور کہا ذئب نے راعی کو
کہ نہیں حائل درمیان تیرے اور اُسکے مگر یہی درہ پہاڑ سے جاتا ہے تو اُسکے حضور میں اور ہوتا ہے تو جنود خدا سے
کہا راعی نے پس غنم میرے کو کون چراوے کہا ذئب نے میں چراتا ہوں پس آیا نزدیک حضرتؐ کے اور اسلام لایا
اور ذبح کیا واسطے ذئب کے ایک شاۃ اُسمیں سے اور مثل اُسکے حکایت ابوسفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ
سے بھی لائے ہیں کہ ایک گرگ کو دیکھا کہ آہو کو پکڑا ہے جب آہو حرم میں آیا اور تعجب کیا پس کہا گرگ نے عجب تر
اُس سے وہ ہے کہ محمدؐ بن عبداللہ پکارتا ہے تمکو طرف جنت کے اور پکارتے ہو تم اُسکو طرف آتش دوزخ کے
یدعوکم الی الجنۃ وتدعونہ الی النار پس ابوسفیان نے صفوان کو کہا سوگند لات عزیٰ کی اگر ذکر کرتا ہے
تو یہ حکایت مکہ میں چھوڑتا ہے تو زنان مکہ بے مردوں کے اور ابوجہل اور اصحاب اُسکے سے بھی مثل اُسکے روایت
کیا ہے اور اسی باب سے ہے حدیث ضب یعنی سوسمار اور کلام کرنا اُسکا یہ حدیث بھی مشہور ہے اور روایت کیا ہے
اُسے بیہقی نے احادیث کثیرہ میں اور ذکر کیا ہے قاضی عیاض نے شفا میں حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک محفل میں اصحاب اپنے کے ناگاہ آیا ایک اعرابی بنی سلیم سے کہ شکار کیا تھا ضب کو اور رکھتا
تھا اُسے اپنی آستین میں تا لیجاوے اُسے منزل گاہ اپنی میں اور بریان کرے اور کھاوے پس جب دیکھا اعرابی نے
ایک جماعت کو کہا یہ کون ہے کہ ساتھ جماعت کے بیٹھا ہے کہا رسول خدا ہیں پس باہر لایا اپنی آستین سے ضب کو

اور کہا سوگند بہ لات عزی کہ ایمان نہین لاؤنگا مین تجپر جبتک ایمان نہ لاوے یہ ضب اور ڈالا ضب کو آگے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ندا فرمائی آنحضرتؐ نے ضب کو اور کہا اسے ضب جواب دیا ضب نے ساتھ ایسی زبان
روشن کے کہ مناسب قوم تھی لبیک اور سعدیک کہا اور اسے زینت تمام خلق کی پس فرمایا آنحضرتؐ نے ضب کو
کسے عبادت کرتا ہے تو کہا خدا کو کہ آسمان مین ہے عرش اُسکا اور زمین مین ہے سلطنت اُسکی اور دریا مین ہے راہ
اُسکی اور جنت مین ہے رحمت اُسکی اور آتش مین ہے عقاب اُسکا فرمایا آنحضرتؐ نے مین کون ہون کہا رسول
رب العالمین خاتم النبیین قد افلح من صدقک وخاب من کذبک یعنی بہ رستی فیروزی
حاصل کی جسنے تجھے سچا جانا اور بے بہرہ اور ناامید ہوا رحمت خدا تعالیٰ سے جسنے تجھکو جھٹلایا　پس اسلام لایا
اعرابی اسی بیٹھ بلولہ اور اشعار بھی نقل کیے ہین کہ اُس نے آپکی نعت مین پڑھے اور ازانجملہ حدیث
غزالہ ہے کہ روایت کیا اُسے اُسنے بطرق متعددہ کہ تقویت کرتا ہے بعض اُسکا بعض کو ذکر کیا ہے قاضی عیاض نے
شفا مین اور ابونعیم نے دلائل مین ام سلمہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحرا مین پھرتے تھے ناگاہ سُنی
آواز ایک نالہ کی یا رسول اللہ پس آنحضرتؐ نے دیکھا تو دیکھتے ہین کہ آہو مادہ بستہ بندیا
پڑا ہے اور اعرابی نے اُسے کپڑے مین لپیٹا ہے پس فرمایا آنحضرتؐ نے آہو کو کیا حاجت ہے تیری کہا صید کیا ہے
اس اعرابی نے مجھے اور میرے بچے ہین اس پہاڑ مین پس اگر مجھے چھوڑ دے تو جاؤن مین اور دودھ پلاکر پھر لوٹ چلی
آؤن مین فرمایا آنحضرتؐ نے ایسا ہی کریگی تو کہا ولتی چلی آئیگی کہا عذاب کرے مجھے خدا تعالیٰ عذاب عشار
اگر لوٹ نہ آؤن مین پس رہا کیا اُسے آنحضرتؐ نے اور گئی اور پھر آئی اور باندھا اُسے آنحضرتؐ نے
پس بیدار ہوا اعرابی اور کہا یا رسول اللہ کچھ حاجت رکھتا ہے تو فرمایا حاجت ہے کہ رہا کر تو اس ظبیہ کو پس
رہا کیا اعرابی نے اُسے پس وہ دوڑتی تھی صحرا مین خوش خوش اور کہتی [illegible] اشہد ان
لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ اور بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر مین تھے
اور سب لوگ پیاسے ہوئے اور [illegible] پانی [illegible] اور آنحضرتؐ نے
اُسکا دودھ دوہکر سب کو سیراب کیا کہ باندازہ تین سو آدمی کے تھے [illegible] آنحضرتؐ کا نام رکھا فرمایا کہ اسے
نگاہ رکھو پس رافع نے اُسے باندھا بعد ایک ساعت [illegible] فرمایا ان الذی جاء
بہا ذہب بہا یعنی بہ رستی جو لایا تھا اُسے وہی لے گیا اور ازانجملہ وہ ہے کہ امام حاکم روایت کیا
ہے اور ابن عساکر نے کہ جب فتح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کو تو ایک حمار سیاہ [illegible] آنحضرتؐ
نام تیرا کیا ہے کہا یزید بن شہاب ہے کہ پیدا کیے ہین پروردگار تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ حمار
کہ سوار نہین ہوا اُنپر سوا پیغمبر کے اور مین امید وار تھا کہ آنحضرتؐ مجھپر سوار ہون اور باقی نہین رہا نسل
جد میری سے میرے سوا اور انبیا سے بجز حضرتؐ کے اور مین تھا ایک یہودی کے قبضہ مین
اور تھا مین عمداً کانپتا اسکی سواری مین اور تھا وہ یہودی کہ مجھکو بھوکا رکھتا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نام تیرا

یعفور ہو گیا اور تھا یعفور خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور آنحضرت دروازے پر اور کسی کو بھیجتے تھے کسی کی تلاش
کرے اور بلاوے اوسکو پس آتا یعفور اوپر دروازے کے اور کوٹتا در کو ساتھ سر اپنے کے جب باہر آتا صاحب وہ اشارہ
کرتا کہ اجابت کر رسول خدا کو تجھے بلاتا ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی یعفور اوپر چاہ
ابو الہیثم بن التیہان کے آیا اور اپنے تئین چاہ میں ڈالا بجہت جزع اور حزن کے اور فراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور یہ بھی اسی باب سے ہی تسخیر اسد اور تملق اوسکا ساتھ سفینہ کے کہ صحرا میں لشکر سے دور پڑا اور راہ بھول گیا اور کہتا
کہ میں مولا رسول اللہ کا ہون پس راہ بتائی اور پہونچایا اسے شیر نے لشکر میں اور یہ معجزہ آنحضرت تھا اور فی الحقیقہ کرامات
اولیا معجزہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ہوا اور وہ جو روایت کیا ہی کبوترون نے مکہ میں اوپر حضرت کے سایہ کیا روز فتح
پس دعا فرمائی انکے حق میں ساتھ برکت کے اور تسبیح عنکبوت اور تبیض حمام اوپر در غار کے ثور کے اور کہتے ہیں کبوتر
حرم کے نسل ان کبوترون سے ہیں کہ غار میں مسکن رکھتے ہیں اور روایت کیا گیا ہی کہ امر کیا آنحضرت نے شجرہ کو تعدادی
کہ روئیدہ ہوا اور پوشیدہ کیا در غار کو ذکرہ فی الشفا اور قاضی عیاض نے کہا کہ احادیث درباب کلام حیوانات
اور اطاعت انکی خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ہیں وہ جو مشہور اور واقع کتب ائمہ میں تعیین بیان کئے
ہمنے جیسا کہ حیوانات سب مطیع و منقاد آنحضرت تھے نباتات بھی حیطہ فرمانبرداری اور اطاعت میں
حاضر تھے اور اسی طرح ہے کلام وسلام شجرہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اطاعت و شہادت رسالت
انکی حدیث میں آیا ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کہ وحی بھیجی گئی
طرف انکے نہ گذرتا تھا کسی سنگ و درخت پر مگر وہ کہ سلام کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ اور حضرت علی
سے آیا ہی کہ تھا میں ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ میں پس باہر آئے ہم بعض نواحی اسکی میں اثنائے راہ
میں پیش نہ آیا کوئی پہاڑ اور درخت کہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ رواہ ترمذی اور یہ حال ابتدائے وحی میں تھا جیسا
حدیث سابق میں گذرا اور دوسرا یہ ہی دارمی اور حاکم مستدرک میں لایا ہی باسناد جید ابن عمر سے کہا کہ تھے ہم
ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر میں کہ پیش آیا اعرابی اور جب نزدیک آنحضرت صلعم کے آیا کہا اوسکو
خاص رسول اللہ صلعم نے کہان جاتا ہی کہا جاتا ہون طرف اہل اپنے کے فرمایا تجھے رغبت ہی طلب خیر میں یعنی چاہتا ہی
تو کہ نیکی اور سعادت حاصل کرے تو واسطے اپنے کہا وہ کیا ہی فرمایا شہادت اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یعنی گواہی دیتا ہون دل میں کہ نہیں کوئی معبود حق سوا اللہ کے واحد ہی
وہ نہیں شریک واسطے اوسکے اور یہ کہ محمد بندہ اوسکا اور فرستادہ اوسکا ہی اعرابی نے کہا کوئی اسپر شاہد ہی جو کہتا تو
فرمایا یہ درخت سمر شاہد ہی پس بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو اور وہ کنارہ وادی پر تھا پس شگافتہ کرتا تھا
زمین کو اور آتا تھا یہانتک کہ پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھڑا ہوا پس شہادت چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اوس سے تین مرتبہ اور گواہی دی واسطے اوسکے بعد اوسکے پھر گیا جگہ اپنی [illegible] نے بھی روایت کیا مانند اوسکے اور
احد میں کہ کافروں نے خستہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور غمگین کیا اور [illegible] شہر پناہ میں زار ہو پہونچایا

آنحضرت ایک گوشہ مین بیٹھے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئی اور حال پوچھا پس محزون و غمگین پایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو کہا آیا دوست رکھتا ہی تو کہ دکھلا دون تجھے ایک آیہ کہ موجب تسلی و تشفی خاطر کا ہووے پس کہا جبرئیل علیہ السلام نے طرف
ایک درخت کے کہ پس وہ تھا کہ خطاب کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس درخت کو درخت نے مشے کی اور آیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پاس اور ٹھہر رہا کہا جبرئیل علیہ السلام نے امر کر کہ پھر جاوے اپنی جگہ پس امر کیا اور پھر گیا وہ اپنی جگہ پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسبی حسبی یعنی کفایت ہی مجھے کفایت ہے مجھے + رواہ الدارمی ہن حدیث انس روایت
کیا ہی دارمی نے حدیث انس سے اور بریدہ اسلمی سے آیا ہی کہ سوال کیا ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
معجزہ پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ اعرابی کے کہ اس درخت کو کہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تجھے بلاتا ہی پس کہا اعرابی نے درخت سے راست و چپ و پیش و پس اپنے سے اور جدا ہوئین رگین اسکی پس آیا اوس حالت مین
کہ پارہ کرتا تھا زمین کو اور کھینچتا تھا رگین اپنی اور ٹھہر رہا آگے آنحضرت صلعم کے اور کہا سلام علیک یا رسول اللہ کہا اعرابی نے
امر کرو اس درخت کو کہ جاوے اپنی جگہ پس پھر گیا پس بیٹھ گئین رگین اسکی اپنی جگہ اور ہموار ہوا پس کہا اعرابی نے آنحضرت صلعم کو کہ اذن دیجے مجھے
تا سجدہ کرون ہیں اذن نہ پایا پس کہا اذن دے تا دست و پاے بوسی کرون ہیں اسکا اذن دیا۔ لائے ہین کہ آنحضرت صلعم
ایک سفر مین شب تاریک مین شتر پر سوار تھے ایک درخت کنار سے پہونچے خواب آلودہ سدرہ دو نیم ہوا تھا آنحضرت بسلامت
درمیان اسکے سے گذر گئے اور وہ درخت ویسا ہی دو نیم ہے اور معروف بسدرۃ النبی ہوا اور ابن عباس سے آیا ہی کہ کہا ایک
اعرابی حضرت پاس آیا اور کہا ساتھ کس چیز کے پہچانین ہم آپ کو کہ رسول خدا ہو فرمایا ساتھ اس کے کہ پکارون میں
اس شاخ درخت کو گواہی دے کہ مین رسول خدا ہون پس بلایا اس شاخ کو جدا ہوئی وہ درخت سے اور گری زمین پر پس فرمایا
حضرت نے پھر جا اپنی جگہ پھر گئی اور جا پہنچی اپنی جگہ پس اسلام لایا اعرابی رواہ الترمذی و صححہ اور آنا درخت کا نزدیک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سلام کرنا اور الٹا پھر جانا اپنی جگہ بہت احادیث مین آیا ہی اور صحیح حدیث
طویل جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرود آیا مین ایک صحراے کشادہ مین پس تشریف لیگئے حضرت واسطے قضاے
حاجت کے اور گیا مین پیچھے حضرت کے ساتھ چھاگل پانی کے پس دیکھی کوئی چیز ساتر ناگاہ دو درخت کنار وادی
نظر پڑے پس گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف ایک درخت کے اور پکڑی ایک شاخ شاخون اسکی سے اور فرمایا
میرا انقیاد و اطاعت کر باذن خداے عز و جل پس منقاد ہوا وہ درخت مثل انقیاد شتر کہ مہار اسکی ناک مین ہے
پس نزدیک درخت دوسرے کے گئے اسے بھی کھینچ لاے اور کہا میرے اوپر چسپیدہ ہو پس چسپیدہ ہوے اور روایت
دوسری مین آیا ہی کہ فرمایا جابر کو کہ اس درخت کو کہ رسول خدا تجھے کہتا ہی کہ ملحق ہو ساتھ صاحب اپنے کے
بیٹھنے مین نیچے تمھارے پس گیا مین اور کہا مین نے درخت سے وہ جو رسول خدا نے کہا تھا پس آیا اور ملا وہ درخت
ساتھ صاحب اپنے کے اور بیٹھے آنحضرت پیچھے انکے اور باہر آیا مین اور دیکھا مین نے اور بیٹھا مین ایک جگہ اور
اپنے نفس سے بات کرتا تھا ناگاہ التفات کیا مین نے گیا دیکھتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے آتے ہین
اور وہ دونون درخت آپس سے جدا ہو کر ہر ایک اپنی اپنی جگہ استادہ ہین اور حدیث اسامہ بن زید مین بھی مانند اسکے

آیا ہی کہ کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض مغازی اپنی مین آیا دیکھتا ہی تو واسطے حاجت
رسول خدا کے کوئی مکان کہا مین نے نہین نہ ادمی مین کوئی جگہ خالی آدمیون سے فرمایا دیکھتا ہی تو کوئی درخت
خرما یا کوئی سنگ کہا مین بیچ دیکھتا ہون نخلات متقارت فرمایا حضرت صلعم نے جا اور کہہ ان نخلات کو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر کرتا ہی تمھین کہ آؤ واسطے حاجت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور احجار سے بھی اسیطرح کہہ پس گیا مین اور کہا مین نے سوگند ہی اوس
خدا کی کہ بھیجا آنحضرت صلعم کو بحق دیکھا مین نے نخلات کو کہ باہم متصل ہوے اور احجار آپس مین قریب جب حضرت قضاے حاجت فرما چکے
کہا کہ انکو کہ جدا ہووین قرب اتصال سے اور امثال ان معجزون کی بہت آئی ہین **وصل** جیسا کہ نباتات کو مطیع
و منقاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تھا جمادات بھی یہی حکم رکھین سلام کرنے حجر سے اور تکلم کرنے اوسکی سے
ساتھ آنحضرت صلعم کے جیسا کہ گذرا کوئی شجر و حجر نہ تھا مگر وہ کہ سلام کرتا تھا مجھپر اور کہتا تھا السلام علیک
یا رسول اللہ اور علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث اس باب مین گذری
اور جابر رض سے آیا ہی اور ایسی ہی حدیث راہب اوسوقت مین کہ تھے حضرت ہمراہ ابوطالب کے ابتدا امر اپنے مین پیش از
بعثت کہا باقی نہ رہا کوئی شجر اور حجر مگر وہ کہ سجدہ کیا حضرت صلعم کو اور آویگا انشاء اللہ تعالی یہ قصہ اپنے محل مین
اور جیسا کہ روایت کیا ہی مسلم نے حدیث جابر بن سمرہ سے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدرستی مین پہچانتا
ہون اوس سنگ کو مکہ مین کہ سلام کرتا تھا مجھپر پہلے مبعوث ہونے میرے سے بدرستی بتحقیق مین اب بھی پہچانتا ہون اور
لوگون کو اختلاف ہے اس حجر مین کہ کونسا ہی بعضون نے کہا ہی کہ حجر اسود ہی اور بعضون کے نزدیک سواے اوسکی کوچہ مین
کہ اوسی رقاق الحجر کہتے ہین راہ مین خانہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے استوار کیا گیا ہی ایک دیوار مین اور لوگ تبرک جانتے ہین
لمس اوسکا اور کہتے ہین یہ وہی سنگ ہے کہ سلام کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسوقت گذرتے تھے اوس راہ
سے شیخ ابن حجر مکی ہیثمی نے کہا متواتر آیا ہی اہل مکہ سے یہ حجر کہ رقاق الحجر مین ہی وہی حجر ہی کہ سلام کرتا تھا اوپر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مقابلہ اوسکے دوسری دیوار مین اثر مرفق شریف آنحضرت صلعم ہی اور کہتے ہین
کہ سنگ و آہن واسطے انبیا کے نرم کیا جاتا ہی اور مکہ معظمہ مین ایک جبل مین کہ آنحضرت رعی غنم کبھی کرتے تھے اثر
قدمین شریفین بیان کرتے ہین واللہ اعلم اور صاحب مواہب لدنیہ ابوحفص میانشی سے لایا ہی کہ کہا خبر دیتا تھا مجھے
جو کوئی کہ ملاقات کرتا تھا مین ساتھ اوسکے اہل مکہ سے کہ یہ حجر مذکور وہی حجر ہی کہ سلام کرتا تھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر اور از انجملہ آمین کہنا آستانہ اور در و دیوارون کا ہی جسوقت دعا فرمائی آنحضرت
صلعم نے خاص عباس رض اور اوسکے بیٹون کے واسطے روایت کیا اسے بیہقی نے دلائل مین اور ابن ماجہ نے مختصر کہ کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص عباس بن عبد المطلب کو یا ابا الفضل نہ جا اپنے گھر سے تو اور تیرے بیٹے
کل جبتک کہ آؤن مین تمھارے پاس اسواسطے کہ مجھے تمسے کچھ کام ہی پس منتظر رہے تا آنکہ تشریف لائے حضرت صلعم ان پاس
بوقت چاشت اور کہا السلام علیکم جواب دیا علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا کیونکر صبح کی تمنے کہا صبح کی ہمنے
بخیر والحمد للہ فرمایا نزدیک ہو آپس مین اور ملصق ہو ایک دوسرے سے پس نزدیک ہوے پس اڑھائی انھین حضرت نے چادر اپنی اور

کہا یا رب یہ ہم میلے ہوئے اور حنوط پر ہم میں کیا اور یہ اہلبیت میرے ہیں پس محجوب کر انکو آتش دوزخ سے جیسا کہ محجوب کیا ہیں نے انکو ساتھ اس چادر کے پس آمین کہا آستانہ اور دیوارون خانہ نے اور کہا آمین آمین آمین اور ایک مرتبہ عقیل بن ابیطالب سفر میں خدمت آنحضرت صلعم میں تھے تشنہ ہوئے پس آنحضرت صلعم نے انکو ایک کوہ کی طرف بھیجا اور کہا کہ اس کوہ کو کہ مجھے پانی دیوے وہ کوہ متکلم ہوا اور کہا پیغمبر خدا سے کہ جس دن سے یہ آیت نازل ہوئی فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارة یعنی پس ڈرو اوس آتش سے کہ ہیں اوسکے ایندھن آدمی اور پتھر اتنا رویا میں ترس خدا سے کہ پانی میرے اجزا میں نہ رہا اور مشہور اس باب میں حنین جذع اور حدیث حنین جذع جماعہ کثیر صحابہ رض سے مروی ہے کہ مفید قطع اور یقین ہے اسکے ساتھ مواہب میں تاج الدین سبکی لایا ہی کہ شرح مختصر ابن حاجب میں کہا صحیح یہ ہے کہ حدیث حنین جذع متواتر ہے روایت کیا ہی علماء حدیث نے بخاری و مسلم وغیرہ نے بطریق کثیرہ بطرح مفید صحابہ سے اور یہ کہ متواتر ایک قوم کے نزدیک غیر متواتر ہو دوسری قوم کے نزدیک اور شیخ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا ہی کہ حنین جذع اور انشقاق قمر نقل کیا گیا ہی ہر ایک دونون سے نقل شایع کہ مستفیض ہی قطع و یقین کو نزدیک اس شخص کے کہ مطلع ہے اوپر طرق حدیث کے نہ غیر اسکا کہ مہارت نہ رکھی اس کلام میں واللہ اعلم اور بیہقی نے کہا کہ قصہ حنین جذع امور ظاہرہ سے ہی نقل کیا ہے اسے خلف نے سلف سے اور یہ اکبر آیات اور اعظم معجزات سے ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر نبوت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور شافعی نے کہا کہ نہیں دیا ہی حق تعالی کسی پیغمبر کو وہ جو دیا ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کہا شافعی کو کر دیا ہی خداے تعالی نے عیسی علیہ السلام کو احیاء موتی کہا دیا پیغمبر صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کو حنین جذع تا سنی گئی آواز اوسکی اور یہ اعظم و اکبر ہی اس سے بعد ازان شمار کیا ہی علمائے حدیث نے صحابہ کو روایت کیا ہی اور روایت و اسانید اور طرق اسکے کو ذکر اسکا طویل ہے روایت کیے گئے ہیں کہ تھے نبوی سقف اوپر جذوع نخل کے اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش از انکہ بنایا جاتا واسطے اونکے منبر کھڑے رہتے تھے خطبہ کے سنگی جذع ان جذوع سے اور جب بنایا گیا منبر مفارقت فرمائی اس جذع سے پس سنی اس جذع سے آواز ناقہ اور روایت انس میں آیا ہی کہ جنبش میں لرزہ آیا مسجد کو اوسکی آواز سے اور بہت بکا کیا لوگون نے بسبب مشاہدہ حال غریب اسکے کے اور ایک روایت میں آیا ہی شگافتہ اور پارہ ہوئی جذع پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا دست مبارک اپنا اسکے اوپر اور گلے سے لگایا پس تسکین و سکوت حاصل ہوا اسنے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ اس چوب نے گریہ کیا از جہت اس چیز کے کہ تم نے کیا ذکر خدا سے اور اگر اسے گلے نہ لگاتا میں ہمیشہ یونہیں رہتا حال اسکا روز قیامت واسطے اظہار حزن کے اوپر میرے پس امر کیا آنحضرت صلعم نے کہ دفن کیا جاوے نیچے منبر پس نماز پڑھتے تھے آنحضرت صلعم طرف اسکے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ بلایا اسے آنحضرت صلعم نے اپنی طرف پس زمین پھاڑ کر آیا پس گلے سے لگایا اسے اور فرمایا پھر جا اپنے مکان کو اور حدیث میں آیا ہی بروایت بریدہ کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے اس چوب کو اگر چاہے تو سرسبز کردون میں تجھکو جس باغ میں کہ تو تھی تازہ و سیراب ہوں رگ و ریشہ تیرے اور کامل ہو خلقت تیری اور پیدا ہو میوہ تیرا اور اگر چاہے تو سرسبز کرون میں تجھے بہشت میں تا کھاوین دوست خدا کے میوا تیرا بعد ازان گوش مبارک

بسماعت اُسکے قول کے متوجہ فرمایا کہ کہتی ہے پس فرمایا کہتی ہے سرفراز فرما مجھے یا رسول اللہ صلعم بہشت مین تا کھا دین
مجھے دوست خدا کے اور مین اُسمین کہنہ نہ ہون اور فانی نہون غرض کہ سُنا اس آواز کو جو کہ اُسکے متصل تھا پس فرمایا آنحضرت صلعم
ایسا ہی کیا مین نے اور فرمایا اختیار کیا اوسنے دار البقا کو اوپر دار فنا کے اور تھے
حسن بصری رضی اللہ عنہ جب تحدیث کرتے ساتھ اس حدیث کے کہتے تھے اے
بندگان خدا چوب نالہ کرتی ہے شوق پیغمبر خدا صلعم سے پس تم زیادہ سزاوار ہو کہ
مشتاق لقاے آنحضرت صلعم کی ہو بیت سنگے وگیاہ کہ ور نہ منقطع ہست + بہ آزادہ میروان کہ ورد معرفتی نیست
اور اس حدیث کو بالفاظ مختلفہ روایت کیا ہی جسقدر کہ ذکر کیا ہمنے کافی ہے اور اسی باب سے ہی کلام کرنا آنحضرت صلعم کا
جبل کے ساتھ اور کلام کرنا جبال کا آپکے ساتھ روایت کیا ہے انس نے کہ چڑھے آنحضرت صلعم اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی
جبل احد کیطرف کہ کوہ مدینہ ہے اُسکی شان مین وارد ہوا ہے احد جبل یحبنا ونحبہ یعنی احد ایک پہاڑ ہے دوست رکھتا
ہمکو اور ہم دوست رکھتے ہین اُسکو پس جنبش کی احد نے پس مارا آنحضرت صلعم نے اُسے پاوں مبارک اپنا اور کہا ثابت رہ اے
احد نہین تجھپر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید رواہ احمد والبخاری والترمذی وابو حاتم اور حدیث دوسری مین عثمان
بن عفان رضی اللہ عنہ سے آیا ہی کہ تھے آنحضرت صلعم اوپر جبل ثبیر کے کہ جبل مکہ سے ہے اور آپکے ساتھ ابوبکر اور
عمر اور مین تھا پس جنبش کی جبل نے تا آنکہ گرے اُسکے سنگ حضیض مین پس مارا آنحضرت نے پای مبارک اپنا اور فرمایا
اپنی جگہ ثابت و قائم رہ یا ثبیر نہین تیرے اوپر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید رواہ البخاری واحمد والترمذی وابو حاتم
اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ تھے آنحضرت اوپر حرا کے اور ابتدائے وحی مین اُس جگہ متعبد ہوتے تھے اور وحی وہان
نازل ہوتی تھی اور تھے حضرت کے ساتھ ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم پس ہلا صخرہ پس کہا حضرت نے
آرمیدہ ہو اے حرہ نہین اوپر تیرے مگر نبی یا صدیق یا شہید اور ایک روایت مین سعد بن ابی وقاص سے مذکور ہے
نہ علی اور ایک روایت مین تمام عشرہ مبشرہ مذکور ہین مگر ابو عبیدہ بن الجراح واللہ اعلم اور ایک روایت مین آیا ہے
کہ جب طلب کیا آنحضرت کو قریش نے کہا ثبیر نے اُتر یا رسول اللہ اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون کہ مارین تجھکو میری پیٹھ پر
پس کرے مجھے خدا عزوجل پس کہا حرا نے مجھپر آ یا رسول اللہ اور ثبیر اور حرا دونون کوہ ہین مکہ مین مقابل آپس مین
اور کہا ہی کہ جنبش ان جبال کی نہ جنس رجفہ سے تھی کہ ساتھ قوم موسی علیہ السلام کے واقع ہوئی جسوقت تحریف و تبدیل
کلمہ کیا تھا اسواسطے کہ وہ رجفہ غضب تھا اور یہ رجفہ طرب و اسیواسطے تنصیص فرمایا آنحضرت نے اوپر مقام نبوت اور صدیقیت
و شہادت کے کہ موجب سرور و استقرار جبال ہین اور اسی باب سے ہی تسبیح حصی اوپر دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی جیسی کہ روایت کیا ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کف حصی سے پس تسبیح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاتھ مین اور سنی ہمنے آواز تسبیح پھر دیا اُن حصے کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین اور تسبیح کی بعد ازان ہمارے
ہاتھ مین دیا پس تسبیح نہ کی اور قاضی نے شفا مین کہا کہ روایت کیا مثل اسکے ابوذر نے اور ذکر کیا کہ تسبیح کی کف عمر
و عثمان رضی اللہ عنہما مین بھی اور حدیث طبرانی مین آیا ہی کہ کہا ابوذر نے پس تر رکھے گئے وہ سنگ ریزے ہاتھون

ہمارے مین پس تسبیح نہ کی ساتھ کسی ایک کے ایسا ہی لایا ہی اس حدیث کو مواہب لدنیہ مین اور روضۃ الاحباب مین تمہید ابو شکور سلمی سے نقل کیا ہی کہ کہا علی مرتضیٰ رض بھی اس مجلس مین تھے اور اوپر اُنکے ہاتھ کے بھی تسبیح کی اور ازانجملہ ہی تسبیح طعام۔ بخاری نے ابن مسعودؓ سے روایت روایت کیا ہی کہ کہا ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام کھاتے تھے اور تسبیح طعام سُنتے تھے اور جعفر بن محمد باقر بن علی زین العابدین سلام اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہی کہ کہا بیمار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آئے آپکے پاس جبرئیل علیہ السلام ساتھ ایک طبق کے کہ اُسمین انگور و انار تھے پس تناول فرمائے اور تسبیح کی فواکہ نے اوپر دست مبارک کے اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن منبر پر یہ آیت وما قدروا اللہ حق قدرہ یعنے اور نہ جانچا اُنھون نے اللہ کو پورا جانچنا بعد ازان کہا تُنا کہتا ہی جبار اوپر ذات اپنی کے اور فرماتا ہی انا الجبار انا الجبار انا الکبیر المتعال ۝ یعنی مین ہون بردست مین ہون زبردست مین ہون بزرگ تر پس ہلا منبر تا کہا ہمنے کہ زمین پر گرے حضرتؐ اور اسی حکم مین ہی تکلم صبیان اور شہادت اُنکی ساتھ رسالت حضرتؐ کے روایت ہی معیقیب یمامی سے کہ کہا حج کیا مین نے حجۃ الوداع اور آیا مین سرائے مین بیچ مکہ کے دیکھا مین نے اُسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مشاہدہ کیا مین نے حضرتؐ سے ایک امر عجیب کہ آیا اُنکے پاس ایک مرد یمامہ سے لڑکا لیکر کہ گویا اسیدن پیدا ہوا ہی پس کہا اوسکو رسول خدا نے من انا مین کون ہون کہا انت محمد رسول اللہ کہ تو محمد رسول اللہ ہی۔ فرمایا حضرتؐ نے صدقت بارک اللہ فیک یعنی راست گو ہی تو برکت و کرامت فرماے خدا تعالی تجھہ مین بعد ازان اُس لڑکے نے تکلم نہ کیا جوانی تک اور نام رکھا ہم نے اُسکا مبارک الیمامہ اور فہد بن عطیہ سے روایت ہے کہ لاے ہین حضرت پاس ایک لڑکے کو کہ جوان ہوا اور ہرگز تکلم نہ کیا آپنے پوچھا مین کون ہون کہا رسول اللہ رواہ البیہقی وصل ابراے فوی العاہات اور احیاء موتی مین یعنی تندرست کرنا بیمارون کو اور زندہ کرنا مردون کو۔ روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا ایک عورت خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئی اور چھوٹے بیٹے اپنے کو ہمراہ لائی اور کہا یا رسول اللہ یہ پسر کہ میرا جنون رکھتا ہی اور غلبہ کرتا ہی اِسے جنون وقت طعام چاشت اور طعام شام کے اور ملد کرتا ہی ہمیں وقت کو پس مسح فرمایا آپنے اُسکا سینہ پس قے کی اور باہر آئی اُسکے شکم سے مثل سگ بچہ سیاہ کہ دوڑتے تھے رواہ الدارمی اور آئی حضرت پاس ایک عورت خثعم سے اور اُسکے ہمراہ ایک طفل تھا کہ تکلم نہ کرتا تھا پس پانی طلب کیا حضرتؐ نے اور مضمضہ فرمایا اور دھوے دونون ہاتھ اپنے اور پلایا پانی لڑکے کو تندرست ہوا فی الفور اور عاقل کہ فاضل ہوئی اُسکی عقل لوگون کی عقلون پر اور پہونچا روز احد ایک زخم قتادۃ النعمان کی آنکھہ پر کہ رخسارہ پر نکل پڑی پس آیا قتادہ حضرتؐ پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میری زوجہ ہے دوست رکھتا ہون مین اُسے ڈرتا ہون مین کہ دیکھے مجھے اور اُسکی آنکھہ مین قبیح و زشت آؤن مین پس پکڑا حضرتؐ نے اُسکی آنکھہ کو بدست مبارک اپنے کے اور رکھا بیغولہ مین اور کہا خداوندا پہنا اوسکی چشم کو حلیہ پس تھی وہ آنکھہ

بہترین اور زیباترین و بیناترین اسکی آنکھون سے درد نہ کرتی تھی جسوقت کہ درد کرتی تھی آنکھ دوسری اور روایت کیا طبرانی نے اور ابو نعیم نے قتادہ سے کہ کہا تھا مین نگاہ رکھتا تیرون کو اپنے مُنھہ پر روے مبارک پیغمبر خدا سے یعنی اپنے کو سپر آنحضرت ؐ کیا تھا مین نے آخر کو تیر مجھے پہونچا کہ بیغولہ میری آنکھہ کا نکل پڑا پس پکڑا مین نے اُسکو ہاتھہ سے اور دیکھا مین نے طرف رسول خدا کے جب دیکھا حضرت ؐ نے میری چشم کو میرے ہاتھہ مین روے آنحضرت ؐ اور کہا خداوندا قتادہ نے جیسا کہ نگاہ رکھا مُنھہ تیرے پیغمبر کا اپنے مُنھہ کے ساتھہ اور پہونچی آفت اُسکی چشم کو پس کردی چشم اسکی بہتر روشن چشمان اور روایت کیا گیا ہی کہ ایک شخص گرفتار علت استسقا ہوا حضرت ؐ پاس کسیکو واسطے استسقا کے بھیجا پس لیا آپ دست مبارک مین یک کف خاک سے اور ڈالا اُسمین پانی دہن مبارک اپنے اور اُس مرسل کو دیا وہ متعجب ہوا اور گمان لیگیا کہ حضرت ؐ نے استہزا فرمایا اُسکے ساتھہ پس لایا اسکو نزدیک اس مریض کے کہ قریب الہلاک تھا اور پلایا پس شفا پائی اور شخص اور تھا کہ دونون آنکھین اسکی سفید ہوگئین تھین یہانتک کہ کچھہ معلوم نہوتا تھا پس دم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونو آنکھین کو بینا ہوا اور اسّی برس کی عمر مین سوئی پرو لیتا تھا اور امثال اُسکے بہت ہین اور غزوہ خیبر مین پوچھا کہ علیؑ کہان ہے عرض کیا بسبب درد چشم حاضر نہین پس کسیکو بھیجکر بلایا اور رکھا سر اُنکا اپنی بغل مین اور تفل فرمایا دونو آنکھین اُنکی مین اور دعا کی پس فی الحال درد جاتا رہا گویا کبھی نہ تھا اور ہرگز درد نہ کیا چشم علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے اور دم فرمایا تین کرت اوپر ضربت ساق سلمہ بن الاکوع کے روز خیبر پس فی الحال اچھا ہوگیا اور ہرگز درد نہ کیا اور پاے یزید بن المعاذ مین شمشیر لگی تھی پاشنہ پا تک جبکہ مارا کعب بن الاشرف کو پس تفل کیا در حال اچھا ہوگیا اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ عبداللہ بن عتیک نے ابو رافع یہودی مارا شب ماہتاب تھی جسوقت پانون زینہ پر سمجھا کہ زمین ہے پس گرا اور ٹوٹ گئی ساق اوسکی پس آنحضرت ؐ پاس آیا حضرت ؐ نے دست مبارک اپنا اُسکی ساق پر ملا فی الحال شفا پائی اور امثال ان حکایات کے نہایت کثرت اور شہرت سے ہین اور کتب حدیث مین مذکور و مسطور ہین ولیکن احتیاج نہ ہوتی۔ روایت کیا ہی بیہقی نے دلائل مین کہ آنحضرت ؐ نے بلایا ایک مرد کو باسلام پس کہا اُس مرد نے مین ایمان نہین لاتا تیرے اوپر تا زندہ کرے تو بیٹی میری کہ مردہ ہی کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا مجھے قبر اوسکی پس دکھائی قبر اُسکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ڈال آیا مین بیٹی کو وادی مین پس فرمایا آنحضرت ؐ نے دکھا مجھے وہ وادی پس ندا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دختر کو پس جواب دیا اسنے اور کہا لبیک وسعدیک پس فرمایا آنحضرت ؐ نے آیا تو دوست رکھتی ہی کہ رجوع کرے تو دنیا مین کہا نہین یا رسول اللہ پایا مین نے آخرت کو بہتر دنیا سے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ باپ اور مان تیرے ایمان لائے ہین اگر دوست رکھتی ہی راجع کردین تجھے اوپر اُنکے کہا کہ حاجت نہین مجھے مان باپ کی پایا خدا کو بہتر اور مہربان زیادہ اُنسے یہ حدیث دلالت رکھتی ہے کہ اولاد مشرکین کو عذاب نہین ہی اور قصہ زندہ کرنے بیٹون جابر کا آنحضرت اُسکے گھر مہمان آئے اوسنے بُزہ بسمل کیا اور اُسکے بیٹے بزرگ اُسکے نے ساتھہ دیکھنے اس حال کے چھوٹے بھائی اپنے کو ذبح کیا جس وقت مان اُسکی پیچھے دوڑی وہ کوٹھے پر چڑھ گیا اور اپنے کو زمین پر ڈالا اور مرگیا پس دونو بیٹے اوسکے بدعاے حضرت زندہ ہوکر شواہد النبوت مین بہ تفصیل مذکور ہے اور احیا حضرت ؐ کا اپنی ابوین کو اور ایمان لانا اُنکا جیسا کہ احادیث مین آیا ہی بھی اسی

قبیل سے ہی لیکن محدثین کو صحت ان احادیث مین کلام ہی اور بعضے متاخرین نے انھین بیرایہ اثبات دیگر بدرجہ
اعتبار پہونچایا ہی اور انس بن رضی اللہ عنہ سے آیا ہی کہ ایک جوان انصار مین سے مرگیا تھا اور اوسکی ماں تھی
بڈھیا اندھی پس تجہیز و تکفین کیلئے ہمنے اوس مردے کو اور تعزیت کی ہمنے اوس عورت کو کہا اوسنے آیا مرگیا میرا بیٹا لوگون نے
کہا البتہ مرگیا کہا خداوند تو جانتا ہی کہ مین نے ہجرت کی ہی طرف تیرے اور تیرے پیغمبر کے بامید اسکے کہ یاری اور فریادرسی
کرے تو میری ہر شدت و محنت مین پس نرکھ مجھپر بار اس مصیبت کا پس ہم اس سے نہ گئے تھے تا دور کیا ہمنے جامہ منھہ
مردہ سے پس زندہ ہوا اور طعام کھایا اپنی ماں کے ساتھہ روایت کیا اس حدیث کو ابن عدی اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور
ابو نعیم نے اور یہ برکت التجا اور استغاثہ اوس زن کے تھا ساتھہ حضرت رسول مقبول صلعم کے پس معجزہ حضرت صلعم کا ہووے
اور ایسا ہی روایت کیا ہی ابو بکر بن الضحاک نے سعید بن المسیب سے کہ ایک مرد انصار سے مرگیا تھا جب تکفین کر چکے
اور آئے لوگ اوٹھانے کو تکلم کیا اور کہا محمد رسول اللہ اور ایسا ہی آیا ہی کہ زید بن خارجہ انصاری خزرجی نے کہ بدر
اور بیعۃ الرضوان مین حاضر ہوا تھا وفات پائی خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین اور تکلم بعد موت کے وہ کلام کہ محفوظ
رکھا گیا اس سے کہا احمد احمد فی الکتب الاول صدق صدق ابو بکر الصدیق الضعیف
فی نفسہ القوی فی امرہ فی الکتب الاول صدق صدق عمر بن الخطاب القوی الامین
فی الکتب الاول صدق صدق عثمان بن عفان علی منہاجہم مضت اربع سنین وبقیت
سنتان اتت الفتن واکل الشدید الضعیف وقامت الساعۃ یعنی احمد تعریف و ستایش
کیا گیا لوح محفوظ مین راست ہی ابو بکر صدیق ناتوان ہی اپنی ذات مین اور زور آور ہی اپنے امر مین لوح راست راست
ہی عمر بن الخطاب قوی اور امین ہی لوح محفوظ مین راست راست ہی عثمان بن عفان اوپر طریق اور راہ انکی کے
ہی گذرے ہین چار سال اور باقی رہی دو سال آوین فتنے اور دکھاوے زور اور کمزور کو اور برپا ہووے قیامت ایسا ہی مذکور ہے
جامع الاصول مین اور مواہب لدنیہ مین یون بیان کیا ہی کہ نعمان بن بشیر نے کہا کہ تھا زید بن خارجہ سرداروں
انصار سے درمیان ہشتی کے راہ مین مدینہ سے میان ظہر و عصر کے منھہ کے بل اور مرگیا پس آئین زنان انصار اور رونین
اوپر اسکے اور مرد انکے پس ہا بحال خود تھا تا آنکہ تھا مابین المغرب والعشا سنی آواز کہ کہتا تھا خاموش ہو پس دیکھا لوگون نے کہ ناگاہ
آتی ہی آواز زیر جامہ ہای کفن سے پس کھولا منھہ اور سینہ اوسکا کہتا تھا رسول اللہ النبی الامی خاتم النبیین لانبی
بعد وکان ذلک فی الکتاب الاول ثم صدق ہذا رسول اللہ السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ یعنی محمد رسول اللہ نبی ہی ناخواندہ خاتم الانبیا نہین کوئی نبی بعد اوسکے اور ہی یہ مسطور لوح محفوظ مین کہ
راست راست ہی یہ رسول اللہ ہین سلام اوپر تیرے ای رسول اللہ اور رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی روایت کیا اسے
ابو بکر بن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین انتہی روایت کیا گیا ہی عبد اللہ ابن عبید اللہ انصاری سے کہا تھا مین
اوس جماعت مین کہ دفن کیا ثابت قیس بن شماس کو اور مارا گیا تھا وہ یمامہ مین پس سنا ہمنے جسوقت داخل کیا ہمنے اسکو قبر مین کہتا تھا
یعنی محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر الشہید عثمان بن عفان البر الرحیم یعنی محمد رسول ہین ابو بکر صدیق ہے

عمر شہید ہی عثمان بن عفان نیکو کار ہین عیم تنیگاہ ہمنے اور دیکھا کہ مردہ ہی کذا فی الشفا اور اگر تشکیک کرین اور کہین کہ شاید زندہ
ہوا اور غشی واقع ہوئی اور یہی حضرت کے ہاتھ پر واقع نہین ہوتا معجزہ اُسکے کہین جواب اوسکا وہ کہ موت ایسا امر نہین کہ پنہان رہے اور ذکر
آنحضرت اور مدح انکی ناظر ہے اسطرح کہ یہ بسبب برکت و عزت آنحضرت کے تھا اور اگر کرامت ہے تو بھی معجزہ حضرت کا ہی اور ابونعیم
روایت کیا کہ ذبح کی تھی جابر نے ایک شاۃ اور پکائی اور نزدیک آنحضرت کے لایا پس بلایا حضرت نے قوم کو اور فرمایا کھاؤ لیکن ہڈی مت توڑو
بعد ازان جمع فرمایا ہڈیون کو اور رکھا دست مبارک اپنا اُنپر اور تکلم فرمایا بکلام ناگاہ اُٹھ کھڑی ہوئی شاۃ کان جھڑ جھڑاتی اپنا اور
بعضے اکمل اولیا کہ مظہر نادریت خداے جل شانہ کے تھے بشرف متابعت رسول مقبول سلام کے ایک پرتو اس خارق عادت سے
پڑا کہ ایک مرغ کھایا اور ہاتھ اوپر ہڈیون اُسکی کے رکھا اور نام اللہ و رسول کا لیا مرغ اُٹھ کھڑا ہوا اور چلنے لگا پس یہ بھی معجزات
آنحضرت سلام سے ہی اور معلوم ہوا کہ تکلم شاۃ سموم کہ خیبر مین ہوا بعض اُسے قبیل سوتی سے رکھتے ہین اور بعضے کہتے
ہین وہ تکلم ہے کہ پیدا کیا حق تعالی نے شاۃ میت مین جیسا کہ شجر و حجر مین حروف اصوات پیدا کرتا ہی پروردگار تعالے
اور سنواتا ہی نسبی تغیر اشکال و نقل ہیات اُنکے اور مذہب شیخ ابو الحسن اور قاضی ابوبکر باقلانی کا یہی ہی اور
بعضے کہتے ہین کہ طریق ایجاد حیات کے ہی اُسمین اولاً اور تکلم ثانیاً اور کہتے ہین کہ حق تعالی نے پیدا کیا اُسمین حیات
اور شگافتہ کیا واسطے اُسکے مُنھ اور زبان اور قدرت دی کہ اُسنے اوپر کلام کے اور ظاہر قول اول ہی واللہ اعلم

وصل اور ایک انواع معجزات اور اقسام اُسکے سے اجابت دعاے آنحضرت سلام ہی اور شفا مین کہا ہی کہ یہ باب
دعا واسع جدا اور اجابت دعاے آنحضرت سلام خاص جماعت کو نفع و ضر استواتر المعنی اور معلوم ہی ضرور اور
حدیث حذیفہ مین آیا ہی کہ تھے رسول خدا کہ جب دعا کرتے کسی کے لیے اور اک کرتی دعا حضرت کی اُسکو تین پشت تک
اور مشہور اخبار سے اس بات مین دعاے آنحضرت سلام ہے انس بن مالک کہ دس سال بخدمت حضرت حاضر رہے اور
بانواع نعم و کرامات ظاہر و باطن مخصوص ہوے اور لائی مان انکی حضرت پاس اور کہا یا رسول اللہ دعا کرو واسطے انس خادم
اپنے کے پس دعا کی آنحضرت نے اور کہا خداوندا زیادہ مال اور اولاد اور برکت دے خاص اور اسکو جس چیز مین کہ عطا کیا ہی
نعمت سے ۔ اور روایت کرتا ہی عکرمہ کہ کہا انس نے سوگند بخدا مال میرا بہت ہے اور اولاد میری زیادہ سو تن سے
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا نہین جانتا مین کسی شخص کو کہ پہونچا ساتھ رخا اور فراخی عیش اور خوشی زندگانی کے
جیسا کہ مین پہونچا اور کہا بتحقیق دفن کیا مین نے ساتھ ان دو ہاتھ اپنے کے سو تن اپنے اولاد سے اور سقط اور
ولد ولد نہین بیان کرتا مین اور آیا ہی کہ نخیل اُسکے دوبار ثمر دیتے تھے اور از انجملہ ہی دعا حضرت کی عبد الرحمن ابن
عوف کے حق مین ساتھ برکت کے وہ رضی اللہ عنہ کہتا تھا اگر اُٹھاتا مین بالفرض سنگ کو امیدوار ہون کہ پاتا
نیچے اُسکے زر اور کھولے گئے اوسکے واسطے دروازے کے رزق کے اور ہجرت کی تھی فقر مین کہ کچھ چیز نہ رکھتا تھا
اور صلح کی اُسکی زوجات نے کہ چار تھین ربع پر کہ حق اونکا ثمن تھے اسی ہزار پر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ صلح کیا
گیا ساتھ ایک زن کے اُنمین سے کہ اُسے طلاق دی تھی حالت مرض مین اوپر اسی اور چند ہزار کے اور وصیت کی ساتھ
پچاس ہزار کے وراے صدقات عظیمہ کے کہ اپنی حیات مین کرتا تھا اور ادا کرتا تھا ایک روز مین تیس غلام تصدق کیا

ایک مرتبہ کاروان اپنے کو کہ اُسمین سات سو شتر تھے اور ہر جنس کا مال سامان اُنکی اور باعث اسکا یہ تھا کہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے خبر دی اُسے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دیکھا مین نے عبد الرحمن بن عوف کو بہشت مین کہ داخل
ہوتا تھا مانند کودک کے پس بشکرانہ اس نعمت کے تصدق کیا تمام کاروان بنا اور دعا کی آنحضرت ﷺ نے واسطے معاویہ
بن ابی سفیان کے ساتھ تمکین کے بلاد مین پس پائی خلافت و امارت اور دعا کی واسطے عروہ بن ابی الجعد کے
پس بیان کرتا ہی عروہ تھا مین کہ کھڑا رہتا تھا مین کناسہ مین کہ نام ایک موضع کا ہی تا آنکہ فائدہ حاصل کرتا چالیس
ہزار درہم ایک دن مین اور بخاری نے اپنی حدیث مین کہا کہ اگر وہ خاک خرید کرتا اُسمین بھی فائدہ ہوتا اور بھاگی ایک
مرتبہ ناقہ آنحضرت ﷺ پس دعا کی اور آواز دی ناقہ کو لیس آئی ایک ہوا تند اور سونپا آنحضرت کو اور دعا کی واسطے مادر
ابوہریرہ کے بہ اسلام پس مسلمان ہوئی اسیوقت باوجودیکہ بُرا کہا کرتی تھی آنحضرت کو اور دعا فرمائی واسطے علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کے کہ نگا رکھی گئی گرمی و سردی سے پس تھے حضرت علی کہ پہنتے تھے شتا مین ثیاب صیف اور صیف مین
ثیاب شتا اور سردی گرمی حضرت نہ کرتی تھی اور دعا فرمائی فاطمہ زہرا کے حق مین کہ گرسنہ نہوئین بعد ازان ہرگز اور
درخواست کی آنحضرت سلام سے عقیل بن عمرو نے آیت و کرامت واسطے قوم اپنی کے پس دعا کی آنحضرت ﷺ نے
اُسکے لیے اور کہا خداوندا بخش اُسے نور پس ساطع ہوا نور درمیان ہر دو چشم اُسکے پس کہا یا رسول اللہ ڈرتا ہون مین
کہ لوگ برص خیال کرین پس پھر گیا اور آیا نور بجانب تازیانہ اُسکے کے اور روشن ہوتا تھا تازیانہ اُسکا شب تاریک مین
اور نام کہا گیا اُسکا ذو النور اور دعا کی اوپر مضر کے پس قحط پڑا اور نیز پس مہربانی طلب کی قریش نے حضرت سے اور
دعا کی دور ہوا قحط اُٹھا اور دعا کی اوپر کسریٰ کے جسوقت کہ پارہ کیا کتاب آنحضرت ﷺ کو کہ پارہ ہو ملک اُسکا پس باقی نرہا
اُسکے لیے کوئی ملک اور باقی نرہی فارس کو ریاست اقطار مین اور دعا کی ایک شخص پر کہ قطع کی اوپر حضرت کے
نماز کہ قطع کرے حق تعالی اثر اُسکا پس جا ماندہ ہوا وہ شخص اور دیکھا ایک مرد کو کہ بائین ہاتھ سے کھاتا تھا فرمایا سیدھے
ہاتھ سے کھا کہا سیدھے ہاتھ سے نہین کھا سکتا اور دروغ کہا فرمایا کبھی نہ کھا سکیگا پس اُٹھا اُسکا ہاتھ اپنا سیدھا اور کہا
عتبہ بن ابی لہب کو خداوندا مقرر دے اوپر اُسکے ایک سگ اپنے سگون مین سے پس کھایا اُسے شیر نے اور حدیث دعا کی
آنحضرت اوپر قریش کے کہ کھا شکنبہ اوپر گردن مبارک کے مشہور ہی اور گشتہ ہوے وہ لوگ غزوہ بدر مین اور کج کرنا حکم بن العاص کا
اپنے منہ کو اور پوشیدہ کرنا اپنی چشم کو نزدیک آنحضرت صلعم کے بقصد تہکم اور استہزا کے اور فرمانا آپکا ایسا ہووے تو پس ایسا ہی
تھا جبتک ہوا اور دعا کی اوپر محلم بن جثامہ کے کہ قبول نکرے اُسے زمین اور جب اُسے قبر مین رکھتے تھے باہر ڈالتی تھی زمین
چند مرتبہ ایسا ہی اتفاق ہوا آخر الامر رکھا اُسے دو طرف وادی مین اور اُٹھائی دیوار ساتھ پتھر کے اور ایسی دعا کی اوپر ابن عامر
راہب کے بموت طریدًا وحیدًا یعنی مرے رانده شده تنہا اور ایسا ہی ہوا اور کہا ہی شفا نے کہ مثال اُسکی بہت ہین اندازہ حصر دا حاطہ

سے وصل

کراستون اور برکتون آنحضرت ﷺ مین جس چیز کو کہ لمس مباشرت فرماتے۔ صحیح مین آیا ہی کہ باہر لائین اسمانیت
ابی بکر جبہ طیالسہ اور کہا یہ پیغمبر خدا صلعم سے پہنا ہی اور ہم اُسے دھوتے ہین واسطے بیمارون کے اور طلب شفا کرتے ہین
اور تھے چند اشعار شریف آنحضرت صلعم کلاہ مین خالد بن ولید کے جس جنگ مین حاضر ہوتا فتح اور فیروزی پاتا اور ڈالا

آنحضرت نے بقیہ آب وضو اپنے سے بیر قبا مین پس خشک اور کم نہوا پانی ہرگز اور آب دہن مبارک تھ الا بیر مین کہ دار انس
مین تھا پس تھا مدینہ مین کوئی چاہ شیرین تر پانی اُسکے سے اور گذرے آنحضرت اوپر ایک چشمہ آب کے اور پوچھا نام اُسکا
کیا ہی کہا نام اُسکا بستان ہی اور پانی اُسکا شور ہی فرمایا بلکہ نام اُسکا نعمان ہی اور آب اوسکا خوش پس خوش ہوا
پانی اُسکا اور لایا گیا حضرت پاس ایک ڈول آب زمزم سے اور ڈالا آب دہن مبارک اپنا اوسمین پس ہوئی خوشبو زیادہ
مشک سے اور ڈالا آب دہن مبارک ایک ڈول مین چاہ سے اور ڈالا اوس چاہ مین فائح ہوئی اُس سے بوے مشک
اور دی زبان شریف اپنی حسنین رضی اللہ عنہما کے دہن مین پس چوسی انھون نے اور ساکت ہوے حالانکہ روتے تھے
قبل اُسکے عطش سے اور ڈالتے تھے آب دہن مبارک اپنا لڑکون شیر خوارہ کے سونھون مین پس کفایت کرتا انکو
تا بہ شب اور گذرا ہی ذکر اُسکا باب حلیہ شریف مین اور از انجملہ ہی برکت دست مبارک شریف اور لمس اُسکا اور غرس
نخیل واسطے یہود کے اور ثمر دینا اُسکا اسی سال قصہ سلام سلمان فارسی ہین کہ مکاتب کیا تھا انھین یہود نے اوپر چالیس
اوقیہ کے اور غرس جبتک کہ بلند ہووے اور آگے مگر ایک نخل کہ کسی اور سے تغریس کیا تھا اور روایت کیا ہی ابن عبداللہ
نے کہ غارس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے اور بخاری نے کہا کہ سلمان اور شاید دونو شریک ہون اُسمین اور اس ایک
نخل کو بھی آنحضرت سلام نے قلع فرمایا اور غرس کیا اُن نے بھی ثمر دیا اوسی سال مین اور دیا حضرت سلام نے
مثل بیضہ دجاجہ کے ذہب سے بعد ازان کہ گذرا اُسے زبان مبارک اپنی پر پس دیا اُسے چالیس اوقیہ اور باقی رہا اس
پاس مثل اس چیز کے کہ دیا تھا اور اوقیہ وزن اربعین کو کہتے ہین اور حنس بن عقیل کہ ایک صحابہ سے ہین کہتے ہین
کہ دیا مجھے آنحضرت نے شربت سویق کہ پیا تھا اول اُس سے آپ نے اور پیا مین نے آخر اوسکو پس ہمیشہ تھا مین کہ
پاتا تھا سیری اُسکی جب تشنہ ہوتا مین اور سردی اوسکی جب گرم ہوتا تھا مین اور منجملہ برکت حضرت سے ہے
شیر مین گوسفندون کے مثل قصہ شاۃ ام معبد شاۃ انس اور غنم حلیمہ اپنی مرضعہ کے اور انہون اُسکی مین اور شاہ
عبداللہ بن مسعود کہ نہ متصل ہوا تھا اُسکے ساتھ نر اور شاۃ مقداد اور سوا اُسکے اور از انجملہ ہی توشہ حضرت
سلام اصحاب کو مشک آب سے بعد ازان کہ باندھ دیا تھا منہ اُسکا اور دعا فرمائی جب حاضر ہوا وقت نماز نزول کیا
اور کھولا اُسے ناگاہ دیکھا کہ اُسمین شیر خوش و شیرین ہی اور کف اوسکے منہ پر اور ہاتھ پھیرا حضرت سلام نے
اوپر سر بن سعد کے اور دعا برکت فرمائی پس انشی برس کی عمر اُسکی ہوئی اور ہنوز جوان تھا اور جوان اس عالم سے گیا
شفا مین کہتا ہی کہ مثل ان قصص کے بہتون سے روایت کئے ہین اور مسح کیا حضرت نے اوپر سر قیس
بن زید جذامی کے اور دعا کی اُسکو پس سو برس کا ہوا اور تمام سر اوسکا سفید ہوا تھا الا موضع کف
آنحضرت سلام اور جہان دست مبارک گذرا تھا اور پاک کیا تھا آنحضرت سلام نے منہ عابد بن
عمر سے کہ مجروح ہوا تھا روز حنین اور دعا فرمائی اُسکے حق مین پس تھا غرہ مثل غرہ فرس اور تمام کیا اُسی
اور مسح کیا منہ قتادہ بن ملحان کو پس تھا اوسکے منہ کو براقت و لمعان یہانتک کہ دکھائی دیتا تھا منہ
اُسکے منہ کے اندر جیسا کہ معلوم ہوتا ہی آئینہ مین اور مسح کیا راس عبدالرحمن بن زید بن الخطاب کا

اور وہ قصیر تھا اور پیدا ہوا سکا طویل پس عائی اسکو ساتھ برکت کے پس ہر آیند مرد و نکاح ہوا طول اور حسن
اور جمال مین اور برکت پاشیدگی آب سے اور پس شنفہ زینب بنت ام سلمہ کے پہچانا نجاتا تھا شنفہ کسی عورت
مین وہ جو پہچانا نجاتا تھا اُسکے شنفہ حسن و جمال سے اور کہتے ہین کہ وہ پاشیدگی آب ازروے مزاح اور ہزل تھا
تعالی اللہ جو حال مزاح و ہزل یہ تھا عزم و عہد کو کیا تاثیر ہو گی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عتبہ ابن فرقد
ایک مرد تھا کہ زنان متعدد رکھتا تھا اور وہ تعصب یکدیگر خوشبوئین لاتی تھین اور عتبہ طیب مین سب
پر غالب و فائق رہتا تھا اور سبب وسکا وہ تھا کہ آنحضرت سلام نے مسح کیا تھا شکم اور پشت اوسکا بجہت
عارضہ ثلٹ کے اور پیدا ہوا جودت و جلادت کا فرس ابی طلحہ مین ساتھ برکت سواری آنحضرتؐ سلام کی اور بعد
کہ نہایت تنگ گام تھا اور ایسا ہوا کہ کوئی فرس مماشات و مجارات اُسکے ساتھ نہ کرسکتا تھا اور پیدا ہوا سرعت
وسبکی کا شتر جابر مین بعد از سستی و ماندگی کے ساتھ برکت نعلین چوب کے دست شریعت مین تھی ایسا تیز ہوا کہ کوئی
اُسکو نہ روک سکتا تھا اور جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہ پشت اسپ پر بیٹھ سکتا تھا اور آنحضرتؐ نے اور سینہ
اُسکے کے بار الہیٰ ہوا فارس ترین عرب اور ثابت اُسکا اور از انجملہ دینا حضرت سلام کا ہی عکاشہ کو بیخ درخت وقت
شکستہ ہونے اُسکی شمشیر کے روز بدر اور ہوجانا اُسکے ہاتھ مین اُس بیخ کا تیغ بران اور قتال کرنا اُسکا ساتھ اُس شمشیر کے
ہمیشہ ہوا فقت و مشاہد مین تاوقتیکہ شہید ہوا قتال اہل ردت مین اور نام اس سیف کا عون تھا اور ایسا ہی دینا
حضرت سلام عبداللہ بن جحش کو روز احد شاخ خرما اور ہوجانا اسکا ہاتھ اُسکے مین شمشیر اور شکایت کرنا ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ کا نسیان احادیث کو اور امر کرنا اُسکو بسط رداکے اور رکھنا دست مبارک بیچ رداے اُسکی ہین اور
امر کرنا ساتھ ضم رداکے اور حاصل ہونا حفظ علم کا ساتھ برکت دست شریف کے مشہور ہے اور انتقال
اس عالم سے نہ فرمایا آنحضرتؐ سلام نے تا فتح کیا حق تعالے نے مکہ و خیبر و بحرین اور باقی جزیرہ
عرب کو اور عرض یمن تمامہ اور لیا جزیرہ کو مجوس ہجبہ سے اور بعض اطراف شام اور ہدیہ بھیجا پیشکش
حضرتؐ کو ہرقل بادشاہ روم نے اور صاحب مصر و اسکندریہ کہ مقوقس ہووے اور بادشاہ عمان
عمان اور نجاشی ملک حبشہ نے اور ایمان لایا جب رحلت فرمائی آنحضرت سلام نے اس عالم سے اور
اختیار کیا حق تعالیٰ نے اُسکے واسطے جو کچھ حق تعالیٰ کے نزدیک تھا کرامت سے قیام کیا بامر بعد
از حضرت خلیفہ راستین اُسکے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پس اصلاح کیا اور جمع اور قوی وہ جو متفرق
تھا اور پریشان اور سست ہوا بعد از حضرتؐ اور ایسی شجاعت بروے کار لاے کہ کوئی ایک صحابہ
عظام سے مانع نہوسکا اُنکو اُس سے باوجودیکہ سب رائے توقف مارتی تھی خلیفہ اول نے کمر ہمت
وشجاعت باندھی اور طے کیا جزیرہ عرب کو اور عدل گستری کی اور برانگیختہ کیا جیوش اسلامیہ کو
اوپر بلاد فارس کے بصحابت خالد بن ولید کے پس فتح کیا اندک اُس سے اور لشکر دوسرا بصحابت
ابی عبیدہ بن الجراحؓ طرف شام کے اور حبش دیگر بصحابت عمرو بن العاص طرف مصر کے اور فتح کیا حبش

شامی کو ایام خلافت اُسکی مین بصرہ اور دمشق اور مخالیف اُسکے کو بلاد حوران اور توابع اُسکے سے۔ پس طالب ہوے اختیار کیا اُسکو اپنے پاس حق تعالے نے برحمت ومنت رکھی اسلام اور اہل اسلام پر ساتھ اہتمام کرنے اور استخلاف عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اور قیام کیا امر بعد از خلیفۂ اول قیام تمام قوت سیرت اور تمام وکمال عدل مین اور فتح کئے اُسنے بلاد شامیہ بالتمام اور دیار مصر تا انتہا اور اکثر اقالیم فارس اور کسر کیا کسرے کو اور خوار کیا اُسے نہایت خوار اور رلیا تا اقصے ممالک اوسکی اور قیصر کیا دست قیصر بلاد شام سے اور ایجاز کیا تا قسطنطینہ اور انفاق کیا مال اُسکا راہ خدا مین درمیان مسلمانون کے جیسا کہ خبر دی تھی اور وعدہ کیا تھا اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور بعد ازان دولت عثمانیہ ممتد ہوئی ممالک اسلامیہ تا اقصاے مشارق ارض اور مغارب اُسکے تک پس مفتوح ہوے بلاد مغرب تا اقصی اندلس اور قیروان سبتہ اُس جہت سے کہ متصل بحر محیط تھے اور ناحیہ مشرق سے تا اقصی بلاد چین اور مارا کسرے کو اور ہلاک ہوا وہ اور زوال قبول کیا اُسکے ملک نے بالتمام اور مفتوح ہوے مدائن عراق و خراسان و اہواز اور قتال کی مسلمانون کے ساتھ ترک کے قتال عظیم اور آیا خراج مشارق والمغارب سے اور یہ سب بہ برکت تلاوت وراست اُنکی قرآن عظیم کو اور جمع کرنا امت کو اوپر حفظ قرآن عظیم کے کہ فتح اسلام ساتھ قرآن عظیم کے ہے اور تھی ملازمت اور محبت اُس رضی اللہ عنہ کی قرآن کو عظیم تر اور فتح ہوئی اُسپر بلاد اسلامیہ اکثر دوا فر بعد ازان خلیفہ مطلق اور امام برحق حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ ہوسے لیکن لوگون نے قدر و منزلت اور مرتبت انکا نہ پہچانا اور براہ خلافت ونزاع اُنکے چلے اور کمر اوپر خلافت اُنکے محکم باندھی پس ہوا وہ جو ہونا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم سب واسطے خدا کے ہین اور ہم اوسکی طرف رجوع کرنیوالے تورپشتی نے کہ علماء فقہ وحدیث اور حنفی المذہب ہی کتاب عقائد مین لکھا ہے کہ مخالفان علی مرتضی تین قسم ہین۔ ایک جماعت نے انکو نہ پہچانا اور انکے ہم فی محبت دنیا اختیار کی اور ایک گروہ نے خطا در اجتہاد کی اور کہا ہے کہ حق عائشہ صدیقہ اور طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہم مین اسکے سوا اور اعتقاد نہ کرنا چاہیے اور ازانجملہ قول حق سبحانہ ہی آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ۰ اور وہ ایسا خدا ہے کہ بھیجا اپنے رسول کو ساتھ ہدایت اور دین راست کے تا کہ غالب گردانے اُسے سب دینون پر اور اگرچہ ناخوش رکھین مشرک اور یہ امر ظاہر وعیان ہے کہ دین اسلام جیسا کہ خبر دی ہے غالب فائق ہے اوپر سب ادیان کے اور ازانجملہ قول حق جل وعلا ہی آیت اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا یعنی جسوقت آئی یاری اور فیروزی خدا کی اور دیکھا تو نے لوگون کو کہ داخل ہوتے ہین خدا کے دین مین فوج فوج پس گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ رہا بلاد عرب

مین کوئی موضع کہ نہ آیا اُسمین حکم اسلام وللہ الحمد اور قسم دوسری خبار ست کہ واقع ہوئی ہین احادیث بہتیرا
ازانجملہ روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا خطبہ پڑھا حضرت سلام نے ایکدن پس نہ چھوڑی کوئی چیز کہ واقع
ہوئی ہے قیامت تک مگر وہ کہ حدیث فرمایا اُسکو جسنے یاد رکھا تھا اُسے یاد رکھا اور جسنے فراموش کیا تھا اُسنے
اُسکو فراموش کیا اور بتحقیق جانا ہی اُسکو یارون ہمارے نے اور کبھی ظاہر ہوتی ہے کوئی چیز اُس سے کہ مین
بھول گیا ہون اُسکو پس دیکھتا ہون مین اُسے اور پہچانتا ہون اور یاد کرتا ہون جیسے کہ یاد رکھے ایک مرد
صورت و شکل مرد غائب کی اپنے سے اور جب دیکھے پہچانے اُسکو اور کہا حذیفہ نے نہین جانتا مین کہ فراموش
ہوئی ہو یارون ہمارے سے کوئی چیز یا دیدہ و دانستہ اُسے بُھلا دیا ہو بخدا سوگند ترک نہ فرمایا کچہ فتن آئندہ سے
اور پراگندہ ہونیوالون کے تمام گذرنے دنیا تک کہ تین سو مرد آپکے ہمراہ نکلے مگر وہ کہ ذکر فرمایا نام اُنکا اور
باپ اور قبیلہ اُنکے کا اور کہا ہے ابوذر نے کہ ترک نہین کیا حضرت نے ہمسے اس چیز سے کہ ہلاتا ہے پرندہ بازو
اپنے آسمان مین مگر وہ کہ بیان کر دیا ہے ہمارے لیے اُس سے علم اور روایت کیا ہے مسلم نے حدیث
ابن مسعود سے در باب قتل دجال کہ بھیجین مسلمان دس سوار طلیعہ اور مین پہچانتا ہون نام اُنکے اور نام اُنکے باپون کے
پہچانتا ہون رنگ اُنکی اور ... اور وہ بہترین سوار ہونگے روی زمین پر اور بتحقیق کیا ہے ائمہ اخبار
صحیحہ نے اُس چیز سے کہ جتایا ہے آنحضرت نے اپنے اصحاب کو اور وعدہ فرمایا اُنکو غلبہ کا اور فتح مکہ اور فتح
مکہ اور بیت المقدس اور یمن اور شام اور عراق اور ظہور امن طریق تا سفر کرے ایک عورت تنہا حیرہ سے
طرف مکہ کے نہین خوف کرتی مگر خدا سے جیسا کہ حدیث مین آیا ہی اور نزول مدینہ مین ... اور ...
حضرت علی مرتضیٰ ... اور فتح کرنا خدا تعالیٰ کا اوپر امت حضرت کے دنیا ... اور ... کرنا اور اسکا
خزانہ کسرے اور قیصر کو اور ذہاب کسرے اور فارس کا یہانتک کہ نہون ... کسری ... اور قیصر
لیکن کسری پس منقطع ہوا ملک بالکلیہ اور پارہ پارہ ہوا جیسا کہ پارہ پارہ ... آنحضرت
اور قیصر منہزم ہوا شام سے اور آیا اقصی بلاد اسلام مین اور فتح کئے مسلمانون نے ... اور ... تھا
یہ زمانہ خلافت حضرت عمر بن الخطاب مین جیسا کہ آویگا اور خبردار و آگاہ فرمایا آنحضرت نے بعد وقت
فتن و اختلاف ہوا اور سلوک سبیل پیشینیان یہود و نصاری سے اور افتراق امت کا اوپر تہتر
فرقون کے اور نجات ایک فرقہ کی اور سمجھانا اہل تنعم اور اعراف کا ... فروش اور ... کا صباح
و مسا مین اور رکھنا صحفہ یعنی کاسہ کا اور اٹھانا اور ... و تنعم طعام ... اور پوشش دیوارون کی مثل
پوشش کعبہ کے اور خراش تیار اور خدمت کرنا دختران فارس و روم کا اور فرمایا جب لوگ ایسا کرین پیدا
لاوے خدا تعالی عذاب اور جنگ درمیان اونکے اور مسلط کرے اُنکے بدون کو اوپر انکے نیکون کے
اور جا دین نیک درمیان سے بدی اور آگاہ خبردار کیا تقارب زمان اور جلد گذرنا اُسکا نزدیک
قرب قیامت کے اور اُٹھہ جانا علم کا اور موت علما کی اور ظہور فتن اور پیدا ہو ہرج و مرج کا کہ اول اُسکا

واقعہ عثمان رضی اللہ عنہ تھا تا واقعہ حرہ تک واقعہ حرہ شنیع شائع سے ہے کہ زمان یزید مرید مین واقع ہوا وقد ذکرنا ہ فی تاریخ المدینۃ یعنی بدرستی یاد کیا ہمنے تاریخ مدینہ مین اور خبر دی ساتھ واقعہ مسیلمہ کذاب کے اور انداز فرمایا ساتھ ردت اُنکے اور فرمایا وای اہل عرب کو اس شر سے کہ نزدیک پہونچا ہی اور فرمایا لپیٹی گئی میرے واسطے زمین اور دکھائے گئے مشارق ومغارب زمین کے اور نزدیک پہونچے ملک میری امت کا وہان تک کہ لپیٹا ہوا ہے زمین سے اور ایسا ہی دراز ہوا ملک مشرق ومغرب مین یا بین ارض ہند کہ انقطاع مشرق سے تا بحر طنجہ تک کہ ورائے اوسکے عمارت نہین ہی اور مالک نہین ہوئی اُسپر کوئی امت استوار ہے اور ممتد دراز نہین ہوا جنوب اور شمال مین مانند اسکے اور فرمایا ہمیشہ ہووین اہل عرب غالب اوپر حق کے تا آنکہ برپا ہووے قیامت اور مراد ہے اہل عرب کہتے ہین اسواسطے کہ عرب بعین مہملہ اور سکون را معنی ڈول ہے اور عرب مخصوص ساتھ پانی دینے کے لوگ ہین کذا قیل بعض نے مراد ہے اہل عرب اہل یا مغرب کہی ہے کہ غلبہ بر حق انکین زیادہ ہووے اور بعض روایات مین اہل مغرب واقع ہوا اور یہ روایت مقوی اس معنی تفسیر کی ہے اور حدیث دوسری مین روایت ابی امامہ سے آیا ہے کہ ہمیشہ ہووے طائفہ امت میری سے غالب بر حق اور قاہر بر اعداء سے دین تا آنکہ آوے اُنکو امر خدا یعنی قیامت اور حال آنکہ وہ اسی حال پر ہوویں کہا یا رسول کہان ہوویں وہ فرمایا بیت المقدس مین اور خبر دی آنحضرت علیہ السلام نے ساتھ ملک بنی امیہ اور دلالت معاویہ کے اور فرمایا آگاہ ہو قریب ہی کہ تو والی ہوگا امر امت میری کا اور جب ایسا ہووے قبول کو نیکون کو اور عفو ودرگذر کر بدون سے کہا معاویہ نے اُس روز سے امیدوار ہوا مین کہ کہ مبتلا ہونگا ساتھ ملک داری کے اور وہب ابن منبہ مین بروایت ابن عساکر لایا ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مغلوب نہین ہوتا معاویہ ہرگز اور علی مرتضی نے روز صفین کہتے تھے کہ اگر سنتے ہم اس حدیث کو قتال نکرتے ہم ساتھ معاویہ کے اور لینا بنی امیہ کا مال خدا کو دولت دنیا اور فرمایا ساتھ ام ابن عباس کے کہ تیرے شکم مین لڑکا ہے جب پیدا ہولے لا اُسے میرے پاس جب پیدا ہوا اوسکو حضرتؐ پاس لائی پس اذان کہی گوش راست اُسکے مین اور اقامت گوش چپ مین اور چکھایا اوسے لعاب دہن اپنا اور نام رکھا عبد اللہ اور فرمایا لیجا ابو الخلفا کو اور خبر دی ساتھ غالب نے ترک کے عرب پر اور خبر دی ساتھ فوج بنی عباس کے بہ علمہاے سیاہ اور پہونچنا اُنکے ملک کا زیادہ اُسپر کہ مالک ہوا اور وہ جو دیکھا اہلبیت آنحضرتؐ نے اُنکے ہاتھ سے قتل وسختی وپراگندگی سے اور خبر دی ساتھ قتل علی مرتضیؓ کے اور یہ کہ بدبخت ترین قوم وہ کوئی ہے کہ رنگین کرے اُس ریش کو اُنکا ساتھ خون کے اور یا آنکہ علی مرتضیٰ قاسم جنت ونار مین لاتے ہوئے دوستون اپنی کو جنت مین اور دشمنون کو نار مین اور یہ خبر دسندہ ہے اُس چیز پر کہ اور احادیث مین واقع ہوا ہی کہ علی حکم نائب رکھتے ہون روز محشر در پیش حضرت رسالت پناہؐ جیسا کہ ساقی کوثر اُنکے باب مین واقع ہوا ہی اور شفا مین کہا ہے کہ دشمن حضرت علیؓ کے خوارج اور ناجیہ اور ایک طائفہ ہے کہ نسبت کی جاتی ہین طرف اُنکے روافض سے اور تکفیر کی ہے اُنکی اور حدیث دوسری مین منقبت حضرت علی مین واقع ہوا

کہ تجھ مین شباہت ہی عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ کہ دشمن رکھا اُسے یہود نے تا بہتان کیا اُسکی مان کو اور
دوست رکھا نصاری نے تا فزود دلاے اُنکو اوس مرتبہ مین کہ نہین حاصل اونکو اور فرمایا علی مرتضی نے ہلاک
ہوتے ہین میرے سبب دو مرد محب مفرط کہ مدح کرتا ہے میری وہ جو نہین مجھ مین اور مبغض کہ باعث ہوتا ہے
اُسکو بہتان کرتا ہے میرے اوپر عداوت کو اور خبر دی آنحضرت ص نے بہ شہادت عثمان رض در حالت تلاوت
فرقان حمید اور فرمایا کہ پڑے خون اُسکا اوپر آیہ فسیکفیکهم الله کے اوپر فرمایا کہ مارا جاوے
مظلوم اور خبر دی کہ خداے تعالی پہناوے عثمان کو پیراہن اور وہ چاہین کہ اُتارین اُس سے اور ایک
روایت مین آیا کہ فرمایا اے عثمان پہناتا ہی تجھے خداے تعالی چاہیے کہ نہ اتارے تو اُسے بدن اپنے سے اور
خبر دی عثمان کو بہ بہشت اوپر بلا کے کہ پہونچی اُسکو اور فرمایا کہ تا حیات عمر ظہور نہوگا اور خبر دی بہ مقتل
عمار کہا وہ مارا جاویگا شہید اور خبر دی محاربہ زبیر ساتھ علی رض کے اور پشیمان ہونا اُسکا اور ساتھ آواز
کرنے سگون کے اوپر بعض ازواج آنحضرت ص کے جواب مین کہ نام ایک موضع کا ہی میان مکہ اور بصرہ کے
کہ کشتہ ہوتے ہین گرد اوسکے کشتگان بہت اور ظاہر ہونا اس حال کا اوپر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کے بوقت نکلنے اُنکے طرف بصرہ کے واقعہ جمل مین اور خبر دی عمار یاسر کو کہ مارین اُسے فیہ باغیہ پس مارا
اوسکو اصحاب معاویہ نے اور خبر نزدیک ہوا تہی اور عبد اللہ بن زبیر کو کہا واے لوگون کو تجھ سے اور
واے تجکو لوگون سے پس تھا امر اُسکا ساتھ حجاج کے وہ جو تھا اور کہا ابن عباس کو کہ کم کرتا ہی تو اپنی بصر کو
اور پھیری جاتی ہی طرف تیرے روز وفات تیری کے ولہ قصہ اور خبر دی ساتھ شہادت زید بن حارثہ
اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ اور فتح کرنا خالد کا قتال مین غزوہ موتہ مین کہ مسافت یکماہ تھی
جیسا کہ بیان اُسکا مجمل آویگا اور قزمان کہ حضرت ص نے خبر دی کہ وہ اہل نار سے اور واقعہ خیبر مین اتنا لڑا
کہ لوگ حیران رہے اور شاید کہ باطن بعض صحابہ مین خبر دینے آنحضرت مین شک نے راہ پائی ہوا آخر سخت زخم
کھائے اور بیتاب ہوا اور اپنے تئین اپنے ہاتھ سے آپ مارا پس خبر حضرت ص کو پہونچائی فرمایا اشہد
ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ اور فرمایا آنحضرت ص نے درمیان جماعت کے کہ اون مین
ابوہریرہ رض اور سمرہ بن جندب اور حذیفہ تھے وہ کہ آخر جو مرے تم مین سے آتش مین چاہیے مرنا یعنی آتش دنیا
اور تھا آخر اُنکا سمرہ کہ پیر و خرف ہوا تھا آتش افروختہ کی تھی تا گرم ہووے پس جلا اسمین اور خبر دی آنحضرت ص نے
غزوہ مین کہ حنظلہ کو ملائکہ غسل دیتے ہین فرمایا اوسکی زوجہ سے پوچھو کہ حقیقت حال کیا ہی کہا کہ جنب تھا
جب سُنا کہ کار آنحضرت ص پر سخت ہی فرصت غسل کی نہ پائی اور مارا گیا ابو سعید خدری کہتا ہی پایا مینے
سر اُسکا کہ اُس سے پانی ٹپکتا تھا اور خبر دی کہ قبیلہ ثقیفہ کذاب و سفاک ہوگا پس پائے گئے دو شخص ان دو صفت کے
ساتھ کذاب مختار ابن عبیدہ کو کہین اور سفاک حجاج بن یوسف اور قصہ مختار کا مشہور ہے اور فرمایا
امام حسن رض کے حق مین کہ یہ فرزند میرا سید و سردار ہی اور قریب ہے کہ صلح دیوے خداے تعالی بسبب اوسکے درمیان

دو گروہ کے مسلمانون اور مصداق اسکا صلح کرنا حضرت امام برحق کا ساتھ معاویہ کے جیسا کہ مشہور
ہی اور خبر دی فاطمہ زہرہؓ کو کہ تم پہلے سب اہلبیت سی میرے پاس پہونچو گی پس وفات پائی بعد آٹھ یا چھہ
مہینے کے آنحضرتؐ سے اور فرمایا زودترین ازواج کا لحوق مین ساتھ میرے وہ کہ ہاتھ اوسکے دراز
ہووین کہ مراد ساتھ اسکے زینب تھین کہ ہاتھ انکے کاروبار اور تصدق مین دراز تھے الحدیث اور
خبر دی ساتھ قتل امام حسین علیہ السلام کے طف مین اور نشان دیا کہ قاتل اوسکا کلب القبع کہ نام اُسکا شمر
ہی ہوگا اور یہ باہر لانے سب مبارک مین خاک مضجع ومرقد اُنکے کی اور مواہب لدنیہ مین لایا ہے
جب قتل کیا اشقیاے جہنم ماواے نے امام حسینؓ جگر گوشہ رسول اللہؐ کو بھیجا اُنھون نے سر اُنکو طرف
یزید مرید کے پس شروع کی اُنھون کے تحقیر و تکذیب سر مبارک کی ناگاہ نکلا اُپر دیوار سے ایک ہاتھ
کہ اُس پاس قلم تھا حدید سے اور لکھی سطر **شعر** اترجوا امۃ قتلت حسینا + شفاعۃ
جدہ یوم الحساب + کیا امید رکھتی ہے وہ امت کہ قاتل حسینؓ ہی شفاعت جد امجد اُسکے کی
دن قیامت کے + پس بھاگے اور چھوڑا سر مبارک کو اور خبر دی کہ خلافت بعد از حضرتؐ تیس برس
رہیگی اور بعد ازان بادشاہت اور ایک روایت مین بادشاہ گزندہ اور خبر دی حال اویس قرنی سے اور
نشان دیا اُن امر کا کہ تاخیر کرین نماز کو اُسکے وقت سے اور فرمایا قریب ہے کہ پیدا ہووین میری امت
مین تیس ۳۰ دجال کذاب اُنمین سے چار عورتین ہون گی اور وہ سب دروغ کہتی ہین اوپر خدا و رسول خدا کے
آخر اُنکا دجال کذاب یعنی وہ کہ آخر زمان مین نکلے اور ایک روایت مین آیا کہ سب دعوی نبوت کرین اور فرمایا
نزدیک ہے کہ بہت ہووین درمیان تمھارے عجم کھاتے ہین تمھارے بیچ مین اور مارتے گردن تمھاری اور برپا نہین
ہوئی قیامت تا آنکہ ہانکتا ہی لوگون کو ساتھ عصا اپنے کے قحطان سے یعنی بادشاہ اور حاکم ہووے تمھارے پر
اور فرمایا خیرکم قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم یعنی بہترین تمھارے ہمزمان میرے ہین
پس تر وہ لوگ کہ متصل اور نزدیک اُسکے ہین پر وہ کہ اُنسے ملحق و متصل ہین - مراد صحابہ و تابعین اور اتباع تابعین
ہین اور روایت بخاری سے تا چہار مرتبہ آیا ہی بطریق شک بعد ازان ظاہر و فاش ہووے کذب و دروغ اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ آتے ہین ایک گروہ کہ گواہی دیتے بغیر طلب گواہی کے اور خیانت کرتے ہین اور امانت نہین اختیار
کرتا اور نذر کرتے ہین اور وفا نہین کرتا اور فرمایا نہین کوئی زمانہ مگر وہ کہ زمانہ پسین اُس سے بدتر ہی اُسکو نقص کیا ہی ساتھ زمانہ عمر
بن عبد العزیز کے کہ بعد از جماعہ سابقہ نبی مروان سے آیا ہی اور جواب دیا ہی کہ یہ حکم باعتبار اغلب کے ہی اور فرمایا ہلاک امت
میری کا اوپر ہاتھ کودکان کے ہوگا قریش سے اور ابو ہریرہ کہ راوی اس حدیث کے ہین کہتے تھے اگر چاہون مین اونکو نام بنام
اور کہتے تھے ابو ہریرہؓ اعوذ باللہ من امارۃ الستین یعنی پناہ چاہتا ہون مین ساتھ خدا کے امیری و سرداری
سال شصتم سے پس گذرے وہ رضی اللہ عنہ اس عالم سے پیش از سال شصتم کے کہ بادشاہی یزید پلید کی اُسمین تھی اور
خبر دی آنحضرتؐ نے بہ ظہور قدریہ اور مرجیہ در اقضیہ خوارج کی اور فرمایا در باب خوارج کہ وہ خروج کرتے ہین اوپر بہترین فرقہ

اور مراد حضرت علیؓ اور اصحاب انکے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور فرمایا علامت انکی ایک مرد سیاہ رنگ کہ اسکو والثدیہ کہین ایک بازو اوسکا مانند پستان زن ہی کہ ہلتا اور حرکت کرتا ہی اور سیا اوسکا تحلیق اس ہووے اور مارا انکو امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اگر پاؤنین انکو مارونین مانند عاد وثمود کے اور خبر دی ساتھ سب آخر اس امت کے اول امت کو جیسا کہ رفضہ کرتے ہین اور خبر دی ساتھ قلب انصار کے تا آنکہ ہووین مانند نمک کے طعام مین اور ہمیشہ ہووے امر اونکا متفرق تا آنکہ باقی نہووے واسطے اونکی جماعت اور ہووین اوپر اونکے بگڑ بیگی اور اختیار کرنا امرا اور ولاۃ کا اور لوگون کو ولایت وحکومت ورعایت مین کہ ساتھہ اورون کے کرین اور انکے ساتھہ نہ کرین اور یہ ظاہر معاویہ مین تھا اور خبر دی کہ آخر زمانہ مین مردم آراذل اور راعی غنم اور برہنہ تن اور برہنہ پا تطاول کرین عمارتون مین اور جننے داہ رتبہ کو یعنی بی بی اپنی کو کنایہ ہی کثرت تسری سے اور خبر دی کہ بعد ازین قریش احزاب جنگ کرین ساتھہ آنحضرتؐ کے اور غزا کرین ساتھہ انکے اور یہ غزوہ خندق مین فرمایا کہ بعد ازین کافر ہمپر چڑہ کر نہ آوینگے اور ایسا ہی واقع ہوا اور خبر دی ساتھہ موتان کے بعد از فتح بیت المقدس اور مراد ساتھہ اسکے وبا اور طاعون ہے اور اکثر استعمال موتان کا موت مواشی مین ہے اور ظاہر مراد طاعون عمواس ہے کہ زمان امیر المومنین عمرؓ مین پڑی تھی کہتے ہین کہ تین دن مین ستر ہزار آدمی مرے واللہ اعلم اور وعدہ کیا بہ سکونت بصرہ اور خبر دی کہ صحابہ جنگ کرتے ہین بحر مین اور بیٹھتے ہین جیسا کہ ملوک بیٹھتے ہین کہا ہی کہ وقوع اسکا امارت معاویہ مین تھا در زمان خلافت امیر المومنین عثمانؓ اور خبر دی کہ اگر ہووے دین متعلق بہ ثریا پاوین اسکو لوگ ابنائے فارس سے اور اکثر لوگ لیے حمل اوپر سلمان فارسی اور امثال اسکے کرین اور بعضے اوپر امام ابو حنیفہ اور امثال اسکے کہ اصل ابنائے فارس سے ہین فرود لاوین اور ایک روایت مین رجل من فارس آیا ہی واللہ اعلم اور خبر دی آنحضرتؐ نے ساتھہ عالم مدینہ کے ایک جماعت علما سے اوپر اسکے ہین کہ مراد ساتھہ اسکے امام مالک ہین اور ایک کہین کہ مراد وجود عالم ہے کہ مدینہ مین ہووے اور سوائے اسکے اس زمانہ مین دوسرا نہووے جیسا کہ سوق حدیث اسپر دلالت رکھی اور یہ زمانہ اخیر مین ہوگا اور خبر دی بہ عالم قریش ابن مسعود سے آیا ہی کہ کہا رسول اللہؐ نے لا تسبوا قریشا فان عالمها يملأ طباق الارض یعنی دشنام مدو قریش کو پس درستی عالم قریش پر کرتا ہی طبقون زمین کو از روے علم کے اور امام احمدؒ وغیرہ اسپر ہین کہ مراد ساتھہ اسکے امام شافعی ہین اور جو تفانی حدیث انس سے لایا ہی کہ یکون فی امتی رجل یقال له ابو حنیفة هو سراج امتی یعنی ہوویگا میری امت مین ایک مرد کہا جاتا ہی اسے ابو حنیفہ وہ چراغ ہی میری امت کا تنزیہ الشریعہ مین کہا اسناد اس حدیث مین احمد جویباری ہی اور راوی اسکا ماموں سلمہ ہے اور ایک نے ان دو سے وضع کیا اس حدیث کو اور صاحب سفر السعادت کہتا ہی کہ در باب فضائل شافعی اور ابو حنیفہ اور انکی مذمت مین کوئی خبر صحیح نہین اور جو کچھہ اس باب مین موضوع ومفتری ہے واللہ اعلم اور خبر دی کہ ہمیشہ ہوگا ایک طائفہ امت میری سے غالب اوپر حق کی یہانتک کہ آوے امر خدا یعنی قیامت اور خبر دی کہ خدا تعالی برانگیختہ کرتا ہی اس امت مین اوپر سر ہر سو برس کے ایسا شخص کہ تجدید کرتا ہے دین کو اور خبر دی بذهاب الامثال فالامثال اور حاکم نے روایت کیا بہ لفظ الخیر فی الخیر کے اور تصحیح کیا اسکو اور بعض غزوات مین ایک ہوا چلی تند فرمایا چلی ہے یہ ہوا جہت موت ایک منافق سے کہ مدینے مین ہوا ہی اور جب پہونچے ایسا ہی پایا اور

خبر دی حال ایک مرد سے کہ خیانت کی غنیمت مین ایک مہرہ کی مہرون یہود سے پس پایا گیا جائے سکونت اُسکی مین اور
ایسی ہی پرانی گلیم ایک مرد نے پس خبر دی اور پائی گئی وہ اُسکی متاع مین اور اتفاقاً ایک مرتبہ ناقہ رسول اللہ گم ہوئی تھی
پس خبر دی کہ فلانے وادی مین ہی اور لپٹی ہے مہار اسکی شاخ درخت اور خبر دی بنشان کتاب حاطب کے اہل مکہ کو لکھا تھا
اور نشان دیا کہ ایک زن ایسی اور ایسی فلانے وادی مین اُس کتاب کو لیے جاتی ہے پس گئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ایک دو
آدمی اور پیچھے اوس زن کے اور پایا اُسی جگہ کہ نشان دیا تھا اور قصہ اوسکا مذکور و مسطور ہے کتب احادیث و تفسیر مین
اور سبب نزول سورہ ممتحنہ کا یہی قصہ ہی اور فرمایا خاص سعد ابی وقاص کو اُسوقت مین کہ آرزوے موت کی اُسنے شاید
کہ تو بہت باقی رہے اور زندہ رہے تا نفع پاوے ساتھہ تیرے ایک قوم یعنے مسلمان اور زیان پاوے دوسری قوم یعنی کافر
اور بشارت دی اُسے بطول عمر اور تھا وہ رضی اللہ عنہ آخر عشرہ مبشرہ کا موت مین اور ہوا سنہ خمس و خمسین یا سبع
خمسین مین اور بعضو نے کہا ثمان و خمسین مین اور خبر دی کہ مارا جاوے ابی بن خلف اوپر ہاتھہ میرے کے اور کہا عتبہ
بن ابی لہب کے حق مین کہ کھاوے اُسے کلب اللہ پس کھایا اُسے ایک شیر نے اور خبر دی مواضع ہلاک اہل بدر سے اور
تعین کیا موضع ہر ایک کو اور خبر دی بموت نجاشی جسدن کہ وہ موا اور وہ حبشہ مین تھا اور تشریف لائے
مصلے پر اور نماز ادا فرمائی اوپر اوسکے ساتھہ چار تکبیر کے اور خبر دی فیروز دیلمی کو جسوقت آیا برسالت جانب
کسرے سے ساتھہ موت کسری کے اُسی دن پس جب تحقیق کیا فیروز نے قصہ کو اسلام لایا اور خبر دی اباذر کو ساتھہ
نکال دینے لوگون کے اُسکو مدینے سے اور دیکھا اوسے ایکدن سوتا مسجد مین کہا ہو وے گا حال تیرا اے اباذر وقتیکہ نکالا جاوے
اُس مسجد سے کہا سکونت کرون حرم مین فرمایا جب وہان سے نکالا جاوے تو کیا کرے تو الحدیث اور خبر دی بہ زندگانی ابوذر کے
تنہا اور مرنا اُسکا تنہا اور قصہ ابوذر اور جانا اُسکا ربذہ مین کہ جگہہ اُسکی تھی اور جانا اسکا عالم سے مشہور و مذکور ہے
کتب سیر مین انشاء اللہ تعالی آخر کتاب مین آویگا ذکر ابوذر مین اور فرمایا سراقہ کو کیا حال ہووے تیرا جسوقت کہ پہنے تو
دو سوار کسرا ے کو پس جب آیا مال و اسوال کسرا ے از زمان خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین لیکن کبھی اُسمین تھی
پس پہنا ے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سراقہ کو وہ سوار یعنی واسطے تصدیق خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کہا شکر خدا کا کہ اوتارا اُسکو ہاتھہ کسرے سے اور پہنا ے سراقہ کو اور خبر دی ساتھہ بنا ہونے
ایک شہر کے میان دجلہ اور حیل کے کہ مراد ساتھہ اُسکے بغداد ہی اور فرمایا پیدا ہوگا اس امت مین ایک شخص کہ
اُسے ولید کہینگے اور وہ بدتر ہے اس امت مین فرعون ہی اپنی قوم کے حق مین اور خبر دی کہ قیام قیامت
نہین ہوتا تا آنکہ قتال کرین دو گروہ کہ دعوی ہر دو کا ایک ہی یعنے دونون مسلمان ہین کہا ہی کہ مراد اس سے
واقعہ صفین ہے اور قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا کہ یہ اول امر ہے کہ ناگاہ اسلام مین آیا اور قرطبی نے کہا
اول حادثہ کہ پڑا اسلام مین بعد از وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قتل عمر رضی اللہ عنہ ہی اور ساتھہ موت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منقطع ہوئی وحی اور ظاہر ہوا ارتداد عرب وغیر ذلک اور ساتھہ موت
عمر کی کھینچی گئی تیغ فتنہ اور مارے گئے عثمان پس بقضا و قدر الہی جو ہونا تھا سو ہوا اور سہیل بن عمرو کہ اشراف قریش

اور خطیب اُنکا تھا اور سب آنحضرت ؐ اور صحابہ کی کرتا تھا جب قید ہوا بروز بدر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے دانت توڑ ڈالوں مین پس فرمایا آنحضرت ؐ نے عمر رضی اللہ عنہ کو قائم ہووے یہ شخص
ایسے مقام مین کہ شاد کرے تجکو وہ ای عمرؓ اور ایسا ہی ہوا کہ وہ بعد از اسلام مکہ مین تھا پس خبر موت آنحضرت
اور خلافت ابوبکرؓ پہونچی پس خطبہ پڑھا اور ثابت و قوی کیے دل مسلمانون کے اور روشن کین بصائر
اُنکی اور کہا ثابت بن قیس بن شماس کو تعیش حمید ا و تقتل شہید ا یعنی جیے گا تو ستودہ اور مارا
جاویگا تو شہید پس مارا گیا روز جنگ مسیلمہ کذاب یمامہ مین اور کہا خالد کو جسوقت کہ بھیجا اُسے اوپر اکیدر
کے بدرستیکہ پاویگا تو اُسے کہ شکار کرتا ہی گانوکا اور جو کچھ خبر دی آنحضرت ؐ نے اسرار و بواطن لوگون سے
اور مطلع ہوتے اوپر اُسکے اسرار منافقین اور مومنین سے بھی واقع ہوا حیات آنحضرت ؐ مین اور بعد از
وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہانتک کہ کہتے تھے لوگ آپس مین واللہ اگر نہووے حضرت ؐ کے
پاس کوئی کہ خبر دیوے اُنکو خبر دیتے ہین سنگریزے بطحا کے اور اعلام کیا آنحضرت ؐ نے ساتھ اوس سحر
کے کہ کیا تھا آپ کے لبید بن عاصم یہودی نے اشعار آنحضرت ؐ مین کہ وقت شانہ کرنے کے گرے تھے اور بند
شگوفہ نخل تر مین بیچ چاہ ذروان کے اور پایا گیا ساتھ اُسی صفت کے اور نکالا گیا اور خبر دی ساتھ کھا جانے
کرم کے صحیفہ کو کہ لکھا تھا قریش نے بنی ہاشم کو مگر خدا کے نام پس پایا گیا ویسا ہی کہ آپ نے فرمایا تھا
اور وصف کرنا آنحضرت ؐ کا بیت المقدس کو جسوقت کہ تکذیب کی قریش نے اُسکی لیلۃ الاسریٰ مین اور
پہونچنا اُنکے قافلہ کا ذکر معراج مین گذرا اور خبر دی بظہور صفات قبیحہ کے امت مین آخر زمانہ مین رفع امانت
اور فرقان اور شیوع خیانت و حسد قران اور قلت رجال و کثرت فنون اور خبر دی با فزونی مال اور وقوع
فتن و ملاحم و زلازل اور ظہور نار حجاز اور قصہ اوسکا تاریخ مدینہ مین مذکور ہی اور اخبار اشراط ساعت و حشر
و نشر اور باقی احوال آخرت اور احوال قیامت سے ایک باب بڑا ہی کہ کتاب جدا چاہتا ہی اور وقوع اُسکا منتظر و متوقع
ہی اور جسقدر ذکر کیا گیا کافی ہی ظہور معجزہ اور صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا **وصل** در ایک ابواب معجزات عظیمہ
آنحضرت ؐ سے حفظ عصمت الٰہی عز اسمہ و جل جلالہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شر مردم اور کید اعدائے دین سے
قال اللہ تعالیٰ واللہ یعصمک من الناس یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور خدا نگاہ رکھتا ہی تجھے لوگون سے
آیت واصبر لحکم ربک فانک باعیننا یعنی اور صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے پس بدرستی تو آنکھون
ہماری مین ہی یعنی حفظ و حراست ہماری مین اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیت انا کفیناک المستہزئین الذین
یجعلون مع اللہ الٰہا آخر یعنی بدرستی ہم کافی ہین تجھے استہزا اور مسخریہ کرنیوالون سے کہ گردانتے ہین ساتھ خدا کے
معبود دوسرا اور فرمایا آیت واذ یمکر بک الذین کفروا الآیہ یعنی ہرگاہ مکر کرتے ہین تیرے ساتھ کافر لوگ اور
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حراست و پاسبانی فرماتے تھے نفس نفیس اپنے کو اور صحابہ رضوان علیہم تا نازل ہوئی یہ آیت
واللہ یعصمک من الناس پس باہر لائے سر مبارک اپنا خیمہ سے اور کہا اُن لوگون سے کہ پاسبانی آپکی کرتے تھے ای لوگون

اور جانو کہ حراست میری کی پروردگار عزوجل میرے نے اور احتیاج نچھوڑی میری تمھارے ساتھ اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر مین نیچے ایک درخت کے نزول فرمایا تھا اور عادت شریف ایسی تھی کہ جب نزول واقع ہوتا کسی منزل مین اختیار کرتے صحابہ حضرتؐ کے لیے کوئی درخت کہ قبول فرماتے اسکے سایہ مین آیا ایک اعرابی اور کھینچی شمشیر اپنی اور کہا کون ہی کہ باز رکھے مجھسے فرمایا اللہ پس کانپا اعرابی اور گرپڑی شمشیر اُسکے ہاتھ سے اور مارا سر اپنے کو ساتھ شمشیر کے تاروان ہوا دماغ اُسکا پس نازل ہوئی یہ آیت اور بہ تحقیق روایت کیا گیا ہے یہ قصہ حدیث صحیح مین کہ آنحضرتؐ نے عفو کیا اُس اعرابی کو اور گیا طرف اپنی قوم کے اور کہا آیا ہون مین تمھارے پاس آگے بہترین مردم سے اور بھی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے لے لی شمشیر اُسکے ہاتھ سے اور کہا تجھے کون بچاوے میرے ہاتھ سے اور ہانک دیا اُسکو اور آیا مثل اس حکایت کے غزوۂ بدر مین کہ جدا پڑے تھے حضرتؐ صحابہ سے واسطے قضاے حاجت کے پس گیا پیچھے حضرتؐ کے ایک منافقین سے اور ذکر کیا مثل اسکے غزوہ عطیفان مین آیا ہی کہ اسلام لایا وہ مرد اور جب رجوع کیا اپنی قوم کیطرف باوجودیکہ وہ سب مین اشجع اور سید تھا کہا کیا ہوا تجکو تو نہ کہتا تھا کہ ہلاک کرونگا مین اسکو اور ہو سکتا تھا کیون جرات نکی تو نے کہا دیکھا مین نے ایک مرد سفید رو بلند قامت کہ مارا اُسنے میرے سینہ پر کہ گرا مین اوپر پشت اپنی کے اور گرپڑی شمشیر میرے ہاتھ سے اور زمین کے پس جانا مین نے کہ وہ فرشتہ ہی اور اسلام لایا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آیا شمشیر کھینچے اوپر سر آنحضرتؐ کے اور کھڑا رہا پس کہا حضرتؐ نے خداوند کفایت کر مجھے شر اسکے سے جسطور کہ چاہے تو پس گرا منھ کے بل بسبب درد کے کہ پیدا ہوا اوسکی کمر مین اور اسی جگہ نازل ہوا ہی قول حق سبحانہ آیت یا ایھا الذین اٰمنوا ذکروا نعمۃ اللّٰہ علیکم اذھم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیھم یعنی ایمان والون یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر تمھارے جب ارادہ کیا قوم نے کہ دراز کرین طرف تمھارے ہاتھ اپنے اور خطاب مومنین کیطرف اس جہت سے ہی کہ نفع اور ضرر اور یہ راجع بہ حقیقت اونکی طرف ہے اور لائے ہین کہ جب سورۂ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی زن ابی لہب کہ ام جمیل بنت حرب خواہر ابی سفیان تھی کہ حمالۃ الحطب اُسکی شان مین ہی آئی تا پیغمبر خدا کو ایذا دیوے اور دشنام دے اور ابوبکر صدیق خدمت مین حاضر تھے دیکھا کہ جمیل آئی ہے کہا یا رسول اللہ وہ عورت نہایت بے حیا اور بے ادب اور بدزبان ہے اگر یہان سے آپ اٹھ کھڑے ہوئین بہتر ہے آنحضرتؐ نے کہا وہ مجھے نہ دیکھے گی پس ام جمیل آئی اور کہا اے ابوبکرؓ صاحب تیرے نے میری ہجو کہی ہے کہا صاحب میرا شعر نہین کہتا اور ہجو نہین کرتا پس وہ زن خائف و خاسر پھر گئی اور آنحضرتؐ کو کہ اُسی جگہ بیٹھے تھے نہ دیکھا اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حق تعالی ایک فرشتہ بھیجا تا مجھے ساتھ بازو اپنے کے ڈھانکا اور محمد بن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ ہاتھ مین اُس زن کے سنگ تھا کہا اے ابوبکر اگر دیکھتی مین محمد کو مارتی یہ سنگ اُسکے منھ پر اور ذکر کیا شفا مین ایک مرد بنی مغیرہ سے آیا تا آنحضرت کو مار ڈالے پس کور ہوئین اُسکی آنکھین سنین باتین آپکی اور گیا طرف قوم اپنی کے اور نہ دیکھا حضرتؐ کو اور نہ دیکھا اور نہ پہچانا قریش آنحضرتؐ کو ابتداے قصہ ہجرت مین کہ درون خانہ سے اور اون سے باتین کین اور گذرے اور اُنھون نے اُنکو نہ دیکھا اور اگر دیکھتے نہ پہچانتے اور خاک اون کے سر پر ڈال کر نکل آنا بھی اس باب سے ہے چنانچہ اپنے محل مین بیان اُسکا آدیگا انشاء اللہ تعالے

اور نہ دیکھتا اور نہ پہچانتا غار ہجرت مین بھی قریب اس حال کے ہی اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا وعدہ کیا
مین نے اور اتفاق ابوجہیم کے بن حذیفہ کے ایک رات اوپر قتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس آئے ہم منزل
آنحضرت ؐ مین پس سنا ہمنے انکو کہ افتتاح کیا اور پڑھا آیت الحاقۃ وما ادراك ما الحاقۃ ٥ ما فھل
تری الھم من باقیۃ ٥ پس ابوجہیم نے اوپر بازو عمر ؓ کے مارا اور کہا نجات دی ہمکو پس فرار کیا دونو نے اور
بھاگے اور تھی یہ حکایت مقدمات اسلام عمر ؓ سے اور قصہ اسلام عمر رضی اللہ عنہ عجائب اجابت ہے جیسا کہ محل اسکے
مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی اور سراقہ بن مالک معشم وقت ہجرت کہ اہل مکہ نے اسکو طلب آنحضرت ؐ اور پکڑنے آپکے مقرر کیا تھا
اور پہونچنا اوسکا آنحضرت پاس اور دھنس جانا پاؤن اسکے گھوڑے کا زمین مین اور نکلنا بدعائے آنحضرت ؐ اور پھرنا
مشہور ہے اور خبر دیگر مین آیا ہی کہ ایک اعمی نے پہچانا آنحضرت ؐ اور ابوبکر ؓ کو اور دوڑتا جاتا وے قریش کو جب مکہ مین
پہونچا بھول گیا کہ کیا کرے اور کیا کہے اور بھلا دیا گیا اوسکو جس ارادے سے نکلا اور باہر آیا تھا تا پھر گیا اپنی جگہہ۔
ابن اسحاق وغیرہ نے روایت کیا ہی کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سجدہ مین تھے ابوجہل لعین نے ایک سنگ
لیا اور ملاعین دیکھتے تھے چاہا کہ حضرت ؐ پر ڈالے پس لپٹ گیا سنگ اسکے ہاتھ سے اور خشک ہوے دونون ہاتھ
گردن تک اور پھر الٹے پاؤن پھری اور حضرت ؐ سے دعا ہی چاہی کہ عفو فرماوین پس کھل گئے دونو ہاتھ اور بار دیگر ابوجہل نے
ایک شتر دیکھا بہت بڑا کہ ہرگز بزرگی مین مثل اوسکے نہ دیکھا پس قصد کیا اس شتر نے کہ کھا جاوے اسکو فرمایا آنحضرت ؐ نے
کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے ساتھ اس صورت کے ظاہر ہوے اگر نزدیک آتا کھا جاتے اسکو اور ایک مرتبہ آنحضرت
نیچے دیوار کے بیٹھے تھے ایک نے اشقیا سے سنگ آسیا اٹھایا اور چاہا کہ بالائے سر مبارک ڈالے پس اٹھے آنحضرت
اور سوے جانب مدینہ پھرے اور روایت کیا ابوہریرہ نے کہ ابوجہل نے وعدہ کیا قریش سے اگر دیکھون مین محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نماز مین پامال کرون مین اسکو پس بہ قصد نماز آنحضرت تشریف لائے اور اس شقی کو
آگاہ کیا اور جب وہ نزدیک پہونچا بھاگا ڈرتا ہوا اور بچاتا ہوا اپنے کو ساتھ دونو ہاتھون کے پس پوچھا کہا
جب پاس گیا مین دیکھا مین نے ایک خندق پر آتش کو کہ گرتا ہون مین اسمین اور دیکھا مین نے ہول عظیم اور
آواز جنبہ کو کہ پر کیا ہی زمین کو فرمایا آنحضرت ؐ نے وہ ملائکہ تھے اگر نزدیک آتا لیجاتے اعضا اسکے اور پارہ کرتے
اور نازل ہوا کلا ان الانسان لیطغی یعنی حقا بدرستی انسان ہرآئینہ سرکشی اور نافرمانی کرتا ہے
اس قول تک ارایت الذی ینھی عبدا اذا صلی تا آخر یعنی آیا دیکھا تو نے منع کرتا ہی بندے کو
جب نماز ادا کرتا ہے اور روایت کیا کہ شیبہ بن عثمان حجبی کہ قوم اوسکی دربان بیت اللہ تھی اور کلید کعبہ انکے
ہاتھ تھی اس سے پہلے کہ بشرف اسلام مشرف ہووے روز حنین مین حضرت ؐ پاس بھیجا اور حمزہ بن
عبدالمطلب نے باپ اور چچا اسکے کو حضرت ؐ نے مارا تھا کہا آج کے دن کینہ اپنا محمد ؐ سے لیتا ہون کہ باپ
اور چچا میرے کو مارا ہے پس جب بے رحم ہوے لوگ اٹھائی اپنی شمشیر بارادہ مارنے حضرت ؐ کے کہتا ہی جب
نزدیک ہوا مین آنحضرت ؐ سے بلند ہوا میری طرف زبانہ آتش عظیم سے سریع وشتاب تر برق پس بھاگا مین

اُنکے آگے سے اور جب دیکھا مجھے آنحضرتؐ نے پکارا اور رکھا دست مبارک اپنا میرے سینہ پر اور حالانکہ حضرتؐ دشمن ترین مردم تھے میرے نزدیک پس اُٹھایا ہاتھ کو مگر وہ کہ حضرتؐ محبوب ترین خلق ہوگئے طرف میرے فرمایا پاس آ قتال کر دشمنوں رسول خدا کے ساتھ پس آیا مین آگے آنحضرتؐ کے درحالیکہ مارتا تھا مین شمشیر اور اگر بالفرض اسوقت میرے روبرو باپ میرا آتا مارتا مین اُسے ساتھ شمشیر کے حضور رسول اللہؐ کے اور فضالہ بن عمر سے روایت ہی کہ کہا چاہا مین نے قتل آنحضرتؐ سال فتح مین اور آنحضرت طواف مین تھے جب پاس آیا مین حضرتؐ نے کہا ای فضالہ اپنے دل مین کیا باتین کر رہا ہی تو ارادہ رکھتا ہی تو کہ مارے رسول خدا کو مین نے کہا لا یعنی نہین یارسول اللہ پس خندہ فرمایا آنحضرتؐ نے اور استغفار کیا میرے واسطے اور رکھا ہاتھ اپنا میرے سینہ پر پس آرام پایا میرے دل نے پس سوگند بخدا کہ نہ اُٹھایا ہاتھ تا پیدا نہ کیا خداے تعالی نے کسی چیز کو محبوب تر میرے نزدیک حضرتؐ سے اور ہشام ہیں اخبار سے اس باب مین خبر عامر بن الطفیل و اربد بن قیس ہنگامی کے ہی آئے آپ کے پاس اور کہا عامر نے اربد کو مین مشغول رکھتا ہون تجھ سے محمدؐ پس مار اُسے شمشیر اپنی پس نہ دیکھا عامر نے اربد کو تا کام کیے پس کہا کیا ہوا تجھے کہ کام نہ کیا تو نے کہا بخدا سوگند کہ قصد نہ کیا مین نے کہ ماروں اُسکو مگر وہ کہ پایا مین نے تجکو درمیان اپنے اور حضرتؐ کے چاہتا ہی تو کہ ماروں مین تجھے اور عصمت عز و جل سے ہی نگاہداشت حبیب اپنے کی کہ بہت یہود اور کاہنوں نے آگاہ و خبردار کیا قریش کو اور ڈرایا اُنکو ساتھ اُسکے اور معین کیا حضرتؐ کو بغلبہ سطوت اور اُنکے اور بہکایا اُنکو اور قتال آنحضرتؐ کے اور بچایا اُسے حق سبحانہ تعالی نے تا پہونچے امر باری تعالی اُسکے باب مین آیت یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکفرون یعنی ارادہ کرتے ہین کہ بجھا دین نور خدا کو ساتھ منہ اپنے کے اور نہین چاہتا اللہ مگر یہ کہ تمام کرے نور اپنا ہرچند کہ ہر چند مکروہ رکھین اُسے کافر فصل اور معجزات باہرہ اور آیات بینہ علوم و معارف سے ہی کہ جمع کیا حق تعالی نے ذات جامع الکمالات حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اور مخصوص اُنکو اُسکے ساتھ کہ مشتمل ہین اوپر تمام مصالح دنیا و دین کے اور معرفت اُنکی ساتھ اُمور شرائع اور قواعد دین اور سیاست عباد کی اور احوال و اخبار امم سابقہ اور قرون ماضیہ کا زمان آدم علیہ السلام سے اپنے وقت تک اور حفظ شرائع اور کتب اور سیر انکا اور صفات اعیان اور اور اختلاف آرا اور مذاہب اُنکے کا اور معرفت مدد اور عمار اُنکا اور حکم حکماء اُنکے کا اور حجت کفار ہر امت کی اور معارضہ ہر فرقے کا اہل کتب سے ساتھ اوس چیز کے کہ اون کتابون مین تھا اور اعلام بہ اسرار اور مخفیات علوم و اخبار ساتھ اُس چیز کے کہ پوشیدہ کرتے تھے اور تغیر دیتے تھے اُس سے اور احتوا اوپر لغت عرب و غریب الفاظ فرق کے اور احاطہ ساتھ ضروب فصاحت اور حفظ حکمتوں کا اور بیان حکمتوں بینہ کا بہ جہت آسانی فہم غوامض کے اور بیان کرنا اُسکے مشکلات کا باوجود اشتمال شریعت غراے حضرتؐ کے محاسن اخلاق اور محامد آداب و قواعد و اصول کے حفظ نفس و اعراض و اموال مین کہ مستحسن ہے ارباب عقول کے حتی کہ نزدیک کفار و جہال اور ملاحدہ کے کہ عقل سلیم اور انصاف رکھتے ہون مگر معاند مخذول اور مخالف نامعقول اور تکلم بجوامع کلم محتوی اوپر صنوف علوم اور فنون معارف کے مثل طب اور تعبیر خواب اور فرائض و حساب

اور سوائے اُسکے علوم سے کہ نہین جانتا بعض اُسکے کو مگر جسنے کہ ممارست کی درس و تدریس کو اور عکوف کیا اوپر کتب کے اور مجالست کی اُسکے اہل کے ساتھ اور ریاضت کی اُسمین اور آنحضرتؐ نے نہ لکھا اور نہ پڑھا اور نہ صحبت رکھی ساتھ کسی لکھے پڑھے کے اور نہ پیدا ہوئی قوم اہل علم مین اور نہ باہر آئے اور سفر کیا اُسکی طلب مین اور غایت معارف عرب علم انساب اور اخبار اور اوائل اور شعر و بیان ہی اور حصول اُسکا بھی موقوف ہے اوپر سیکھنے اور اخذ کرنیکے اُستادسے اور اشتغال ساتھ طلب مباحثہ اور تکرار کے مجالست ساتھ اہل اُس فن کے اور یہ فن ایک قطرہ ہی بحر علم اور ایک لفظ ہے کتاب فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور دلائل نبوت اور علامات رسالت آنحضرتؐ سے ترادف و تواتر اخبار کا رہا ہمین جبار اور علماء اہل کتاب سے آپکی صفت اور آپکی امت کی صفت مین اور اسماء اور علامات اُسکے جیسا کہ حلیہ شریف اور خاتم نبوت اور اشتمال اُسکے اور اور وقوع اُسکا اشعار موحدین متقدمین مثل تبع اور قسؓ بن ساعدہ اور سیف بن ذی یزن وغیرہ کے اور تعریف کیا امر حضرتؐ کو زید بن عمرو بن نفیل نے کہ اُسکو موحدہ جاہلیت کہین اور ورقہ بن نوفل نے کہ تنفر کرتا تھا اور وقوع ذکر شریف حضرتؐ کا کتب سابقہ مین اور اعتراف علماء یہود کا ساتھ اُسکے مگر وہ کہ براہ حسد و عناد کی اور بی التفصیل ابواب سابقہ مین تبیین و تفصیل بیان کی گئی اور وہ جو سنا گیا ہو اتف جن سے اور ظاہر ہوا اوپر السنہ اصنام اور ذبائح اوثان اور اجواف طیور کے اور دیکھا گیا کتاب سے اسم شریف اور شہادت رسالت حضرت احجار و قبور مین بخط قدیم اور اسلام لانا جسنے کہ مشاہدہ کیا اُسکو مذکور و مسطور ہے اور سوائے اُسکے اور آیات و علامات کہ وقت ولادت شریف اور وفات مین اور اسفار و غزوات مین ظاہر ہوویدا ہوئین محل و مقام اُسکے مین مذکور ہووے انشاء اللہ تعالیٰ اور جملہ خصائص و کرامات و آیات آنحضرتؐ سے ہے اخبار فرشتون اور جن سے اور امداد رب العزت کی آپکو ساتھ ملائک کے اور طاعت جن اور دیکھنا اکثر صحابہ کا اُنکو جیسا کہ غزوہ بدر مین اور سوائے اُسکے ظاہر ہوا اور ایک اُنمین سے دیکھنا صورتون جبرئیل علیہ السلام کا ہے کہ واسطے بیان معنی اسلام و ایمان و احسان کے آئے ہین اور بھی دیکھا ابن عباس اور اسامہ نے جبرئیل علیہ السلام کو حضرتؐ پاس صورت دحیہ کلبی مین اور دیکھا سعد نے اوپر یمین و یسار آنحضرتؐ کے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کو صورت دو مرد مین کہ اوپر اُنکے لباس سفید ہو اور دیکھا بعضون نے اُنمین سے ہانکنا ملائک کا اپنے افراس کو روز بدر اور بعضون نے کاٹنا سر کافرون کا دیکھا اور ضارب کو نہ دیکھا اور دیکھا ابو سفیان بن الحارث نے مردون سفید جامہ کو اوپر افراس ابلق کے درمیان زمین و آسمان کے اور معانقہ کرنے تھے ملائک عمران بن الحصین کو کہ مشاہیر صحابہ سے ہین اور دکھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ساتھ حمزہ کے جبرئیل علیہ السلام کو کعبہ مین پس بیہوش گر پڑے حمزہ رضؓ اور دیکھا عبد اللہ بن مسعود ایک جن کو لیلۃ الجن مین اور سُنا کلام اُنکا اور یہ سب معجزات آنحضرتؐ سے ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ جب مارے گئے مصعب بن عمیر روز احد لیا رایت ایک فرشتہ نے کہ اوپر صورت اُنکی کے تھا

ندا کی آنحضرتؐ نے اور فرمایا آگے آ اے معصب کہا مین معصب نہین ہون پس جانا آنحضرتؐ نے کہ وہ ایک ملک ہے ملائکہ سے **اور** ذکر کیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہ ہم ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس بیٹھے تھے ناگاہ آیا ایک پیر کہ اُسکے ہاتھ مین عصا تھا اور سلام کیا اوپر حضرتؐ کے اور جواب دیا حضرتؐ نے اُسکے سلام کا اور فرمایا یہ آواز جن ہے پوچھا تو کون ہے کہا مین ہامہ بن الہیم بن لاقیس بن ابلیس ہون اور ملاقات کی مین نے نوح کے ساتھ اور جو پیغمبرؑ کہ بعد اونکے ہوا اور تعلیم کیا اُسے ایک سورہ قرآن سے **اور** دیکھا ابو ہریرہ نے شیطان کو کہ تین بار وزآ کر طعام صدقہ فطر سے کہ حوالہ اُسکے تھا چرایا اور تعلیم کی ابو ہریرہ کو آیۃ الکرسی **اور** ذکر کیا ہی واقدی نے کہ دیکھا خالد نے نزدیک بدم عربی کے ایک زن سیاہ کو کہ نکلی اوسکے درمیان سے برہنہ پریشان مو پس دو پارہ کیا اُسکو ساتھ شمشیر اپنی کے اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ یہ عربی تھی **اور** حدیث ارادہ کرنے ایک شیطان کی شیاطین سے تا قطع کرے نماز آنحضرتؐ اور چاہنا آپ کا کہ باندھین اُسے ساتھ ستون مسجد کے اور یاد آنا دعا سے سلیمان علیہ السلام کا کہ متقدمہ تسخیر جن مین کی تھی اور چھوڑ دینا اوس شیطان کو مشہور ہی **وصل** وہ ہی ظاہر ہوا معجزات اور آیات سے وقت ولادت اور بعد اُس سے حین رضاع مین اور صغر سن مین وقت بعثت تک اور ظہور نور نبوت اور تمام زمان عمر شریف غیر اُس چیز کے کہ ذکر کیا گیا وقت وفات تک خارج حد و حصر اور احصا سے ہی بخواستہ خدا کچھ اُس سے محل اُسکے مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی - کہا قاضی ابو الفضل عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے بتحقیق لایا مین اس باب مین ایک چیز معجزات واضحہ اور جملہ علامات مقنعہ سے کہ اُس مین کفایت و بی نیازی ہے زیادت سے اور بہ حقیقت معجزات ہمارے پیغمبرؐ کے اظہر و اوضح معجزات رسل اور اکثر و ادفر انکی ہین لیکن اکثر اُس جہت سے ہے کہ کوئی پیغمبر معجزہ نہین لایا مگر مثل اُسکے یا ابلغ اُس سے سید ہمارے سے ظاہر ہوا اور ایک وجہ اکثریت سے وہ ہے کہ قرآن عظیم بہ تمامہ معجزہ ہی اور اقل اُس چیز کا کہ واقع ہوتا ہے ساتھ اُسکے اعجاز بعضے ائمہ کے نزدیک انا اعطیناک الکوثر ہے یا کوئی آیت کہ بہ اندازہ اُسکے ہے پھر اعجاز قرآن جیسا کہ سابقا گذرا ساتھ دو وجہ کے ہے ایک بطریق فصاحت و بلاغت اور دوسرا بطریق نظم و تالیف پس ہر چیز مین ان دو سے معجزہ ہے پس مضاعف ہوئے عدد اس وجہ سے پھر اُسمین اور وجوہ ہین اعجاز سے خبر دینا ساتھ علوم غیب کے اور وضوح معجزات آنحضرتؐ اس جہت سے ہے کہ اکثر معجزات رسل کے بقدر ہمم اہل زمان اُنکے ہوتے تھے اور اوپر اندازہ اس فن کے کہ وہ قرآن اُسپر مشتمل تھا **اور** جو زمانہ موسی علیہ السلام کا ساتھ ایسے معجزہ کے کہ مشابہ اُس چیز کا تھا کہ دعوی کرتے تھے اہل اُس زمانہ کے قدرت کو اوپر ادا کے پس لائے موسی علیہ السلام ایسی چیز کہ خارق اُنکی عادت کی تھی اور نہ تھی اُنکی قدرت مین اور باطل کیا سحر اونکا **اور** زمانہ عیسی علیہ السلام مین صنعت طب بہت سا قدر و مرتبہ رکھتی تھی اور اہل اس زمانہ کے اُس مین تفاخر کرتے تھے پس لائے عیسی علیہ السلام وہ امر کہ قادر نہ تھے وہ اُسپر اور لائے ایسی چیز کہ گمان اُسکے اتیان کا نہ رکھتے تھے احیا موتی سے اور ابراے آنکھ اور ابرص بے معالجہ طب اور ایسی ہی معجزات اور

انبیا علیہم السلام کے پس بھیجا خدا تعالے نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور سب معارف عرب اور علوم
اُنکے چار تھے بلاغت و شعر اور خبر و کہانت پس نازل کیا گیا حضرتؐ پر قرآن کہ خارق ان چار کا ہی کہ مشتمل ہی
اوپر فصاحت و ایجاز و بلاغت کے کہ خارج ہے نمط کلام اُنکے سے اور نظم غریب اور اسلوب عجیب کہ راہ نپائی
کسی منظوم مین ساتھ اوسکے اور نہ جانا اسالیب اور انمین منہج اُسکا اور اوپر اخبار کے کوائن حوادث و اسرار
اور خفایا و ضمائر کہ پائی گئی جیسا کہ خبر دی تھی اور اعتراف و اقرار کیا اعدا نے ساتھ صحت و صدق اوسکے
اور ابطال کیا کہانت کو کہ کبھی ایک بات دس مین سے راست ہوتی تھی اور باقی کاذب اور جڑسے اوکھاڑا
اُسکو ساتھ منع شیاطین کے کہ القا کرتے تھے اُنپر اخبار ساتھ رجم شہب اور رصد نجوم کے اور خبر دی قرون
سالفہ اور امم ہالکہ اور حوادث ماضیہ سے اوپر ایسی وجہ کے کہ عاجز آیا جو کوئی کہ اُس علم مین متفرع اور متفرد تھا
بعض اُن وجوہ سے بعد ازان رہا یہ معجزہ جامع ان وجوہ کو ثابت و باقی تا روز قیامت ہر راست پر کہ آسکے اور
نظر کرے اُسپر اُسمین اور تامل کرین اُسکے وجوہ اعجاز مین پس کوئی عصر اور زمانہ نہین گذرتا کہ صدق اُن اخبار کا
اُسمین ظاہر ہوتا ہی پس متجدد ہوتا ہے ایمان اور متظاہر ہوتا ہے برہان اور مشاہدہ کو تاثیر ہے زیادت ایقان
اور نفس اشد ہے طمانینت اُسکے ساتھ عین الیقین کے علم الیقین سے ہر چند خفا نہین اور یقین ہر صورت مین حاصل ہی
اور تمام معجزات رسل علیہم السلام کے متفرق ہوے ساتھ انقراض اُنکے اور معدوم ہوے ساتھ عدم زمان اُنکے
اور معجزہ ہمارے حضرتؐ کا مضمحل و منقطع نہین ہوتا اور متجدد ہین آیات اُسکے **وصل** جان کہ مواہب لدنیہ
مین بعد مقصد سابع کہ کتاب اپنی مین وجوب محبت اور اتباع سنت آنحضرتؐ اور محبت آل و اصحاب و قرابت
عشرت حضرتؐ مین اور حکم صلوات و سلام اوپر آنحضرتؐ کے کیا ہی مقصد ثامن طب و تعبیر رویا اور اخبار بمغیبات
مین اور حقیقت مین تمام افعال مستقبلہ اور اعمال قدیمہ و معارف و محاسن آداب و شیم و بدائع حکم اور جوامع
کلم آنحضرتؐ کے اور قوت تدبیر انام خارج طاقت بشر اور حیطہ عادت سے ہی **مقدمہ** آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بیمار پرسی فرماتے تھے اور نزدیک اُنکے جاتے تھے اور بیٹھے متصل سر بیمار کے اور ہاتھ رکھتے اوپر پیشانی
کے اور کبھی اوپر جگہ درد کے اور پوچھتے حال اُسکا کہ کیونکر ہے اور کہتے تھے بسم اللہ اور یہ بھی ایک نوع ہی طب سے
اور علاج ہے باد خال سرور دل بیمار مین اور تصرف کرنا اُسکے باطن مین **بیت** گر قدم رنجہ کند یار بہ پرسیدن ما
+ خوش طبیبی ست بیا تا ہمہ بیمار شویم + اور تصریح نفس مریض اور تطییب اُسکے قلب کا اور ادخال سرور کو تاثیر
عجیب ہے حصول شفا اور تخفیف علت مین اسواسطے کہ ارواح و قویٰ قوت پکڑتے ہین اس سے اور مساعدت
کرتے ہین طبیعت کو دفع موذی مین خصوصاً اعزا اور کبرا اور احیا سے اور اسی جگہ سے ہی بقاء الخلیل
شفاء العلیل یعنی دیکھنا اور ملاقات دوست کی تندرستی ہے بیمار کی ایک غلام تھا یہودیسے کہ خدمت کرتا
تھا آنحضرت صلعم کی ناگاہ بیمار ہوا پس آنحضرتؐ واسطے عبادت کے تشریف لائے اور بیٹھے اوسکے پاس اور
عرض کیا اوپر اُسکے اسلام پس مسلمان ہوا اور فرمایا آنحضرتؐ صلعم نے الحمد للہ الذی انقذہ من النار

یعنی شکر و سپاس اُس خدا کو کہ نکالا اُسنے آتش و دوزخ سے جابر نے کہا بیمار ہوا مین اور بیہوش پس آ ئے آنحضرت ؐ اور وضو کیا اور ڈالا آب وضو اپنا مجھپر پس ہوشیار ہوا مین کہ دم کیا میرے مُنہہ پر پس صحت پائی مین نے فی الحال اور فرمایا عودوا المریض یعنی عیادت اور پوچھو مریض کو اور بعض نے استثنا کیا ہی اِس سے رمد اور درد دنبل اور درد دندان اس روایت سے کہ بیہقی لایا ہی اور صحیح خلاف اوسکے ہی اور کبھی یہ حکم مطلق ہی ہر زمانے مین اور بعض نے کہا ہی کہ عیادت بعد تین روز کے ہی اور فعل آنحضرت ؐ سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہی اور ترک عیادت روز شنبہ خلاف سنت ہی اور اصل اُسکی ایک طبیب یہودی سے ہی کہ ایک بادشاہ بیمار ہوا اور امر کیا اُسکو ساتھ التزام خدمت کے اور چاہا یہودی نے کہ بر آوے واسطے عیادت روز سبت کے افترا کیا کہ بیمار پر روز شنبہ کو آنا نجس ہے بعد ازان شائع ہوا لوگون مین اور بعضون نے کہا ہے کہ عیادت مستحب ہی شتا مین راتکو اور صیف مین دن کو بہ جہت تضرر مریض کے بطول لیل شتا مین و بطول نہار صیف مین اور مکروہ ہی تطبیب ساتھ اعداے دین کے مگر عند الضرورۃ اور حدیثین فضل عیادت مین بہت ہین اور آداب اُسکے کتابون مین معلوم اور جاننا چاہیے کہ مرض دو قسم ہے مرض قلوب و مرض ابدان اور طب قلوب خاصہ رسول اللہ کا ہی اور ممکن نہین تلقی اُسکے کا جانب آنحضرت ؐ سے اور طب ابدان غیر آن حضرت ؐ سے بھی حاصل ہوتی ہی اور حصول اُسکا آنحضرت سے بطریق تبع اور طفیل کے ہے اور مقصود اصلی بعثت سے طب قلوب و اصلاح اوسکی ہی امراض سے اور ضرر ذنوب کا قلوب مین مثل ضرر سموم ہے ابدان مین ساتھ اختلاف اُسکے درجون کے ضرر مین اور نہین پہونچتا بندہ کو کوئی شر اور ضرر غالب احوال دنیا و آخرت مین مگر بسبب ذنوب معاصی کے اعاذنا اللہ منہا کہ پناہ مین رکھے ہم سبکو خدا اس سے اور آثار معاصی شامل مین قلب و بدن کو اور از انجملہ حرمان علم ہے کہ نور علم ساتھ ظلمت معصیت کے جمع نہین ہوتا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین شعر فشکوت الی وکیع سوء حفظی ۔ فاوصانی الی ترک المعاصی ۔ گلہ کیا مین نے طرف وکیع کے بدی حافظہ اپنے کے سے پس وصیت کی مجھے طرف چھوڑنے گناہون کے پس بدرستی کہ علم نور ہے خدا تعالی کا اور نور خدا نہین دیا جاتا گنہگار کو اور از انجملہ حرمان رزق ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ بندہ محروم کیا جاتا ہی بسبب گناہ کے کہ پہونچتا ہی اُسکو اور تقوی باعث ہی مزید رزق کا

قولہ تعالی ولو ان اھل القری اٰمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکات من السماء والارض ۵ یعنی فرمانا حق تعالی کا اور اگر بدرستی اہل قریے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے البتہ کھولتے ہم اُنپر برکتین آسمان و زمین سے اور جیسے کہ وارد ہوا ہی نوم الصبحۃ تمنع الرزق ۵ یعنی خواب صبح کا منع کرتا ہی رزق کو اور اس جگہ خلجان ہے اگر کوئی کہے کہ اکثر عاصی کو ناعم بوقت صبح دیکھتے ہین ہم کہ اور دارا ہے مرزوق و منعم زیادہ ہین جواب اوسکا یہ ہی کہ یہ وعید مومنون اور معتقدون کے حق مین ہی پس اس جگہ خوف اُسکا کہ بیخ ایمان زمین دل اُنکے سے اکھڑ گئی ہی یا مامت دنیا حق تعالی کا عاصیون کو مکر اور استدراج ہی اور ظلمت و وحشت کہ دل مین ارتکاب معصیت کی پائی جاتی ہے مقطوع اور محسوس ہی اور کبھی یہ ظلمت اور سواد اوپر منہ کے سرایت کرتا ہی اور یہ بھی فرع ایمان اور درستی قلب

ولیے ملک
ن بچہ مری قسم
دنا او دیست
دانشمند
مرد ف
کہ بعضے بعضے
استاد نیز
گو بند ۱۲
منتخب ۱۲

دیدن بھی آثار معاصی سے ہی اور معصیت سبب کوتاہی عمر ہے جیسا کہ طاعت سبب زیادتی اسکا اور بعضے اسکو حمل اوپر زوال برکت کے کرین اور موجب قبال و فساد عقل اور زوال نعم اور حلول نقم اور جیسے کہ صحت بدن ساتھ حفظ قوت از حمیہ اور استفراغ مواد فاسدہ اور اخلاط ردیہ کے ہے حال قلب کا بھی ایسا ہی ہی اور اصلاح اسکی تقویہ اور حمیہ اور اجتناب نواہی سے اور حدیث میں بروایت انس آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دلالت کرون میں تمھین اوپر درد اور دوا تمھاری کے درد تمھارا ذنوب ہی اور دوا استغفار و توبہ پس ظاہر ہوا کہ معرفت طب قلوب اور معالجہ اسکا البابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور وہ بواسطہ وحی کے اور طب اجساد فالبا راجع بہ تجربہ اور گاہے بوحی بھی ہوتا ہی جیسے کہ رخصت افطار سفر و مرض مین اور شرعیت تیمم خوف مرض اور امثال اسکی مین ظاہر و ہویدا ہی اور کبھی وہ معالجے کہ آنحضرت نے فرمائے ہین ظاہر یہ ہے کہ بوحی ہووین اور اگر بہ تجربہ اور قیاس ہون مستبعد نہین اور تجویز علاج مین اثبات اسباب ہی اور وہ منافی توکل نہین جیسا کہ دفع جوع و عطش بہ اکل و شرب اور دلیل اوپر جواز تداوی کے حال سید المتوکلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی باوجودیکہ آپ تو کل کے تداوی اور مباشرت اسباب فرماتے تھے اور فرمایا نہین بھیجا ہی حق تعالی نے کوئی درد مگر ساتھ اسکے دوا اسکی بھیجی ہے اور ایک روایت مین لفظ شفا وارد ہوا ہی الا موت کہ وہ مرض مقدر ہی اور بعض احادیث مین امر ہے بہ مداوات اور اشارہ ہی کہ نظر مداوات مین اوپر حکم الٰہی و تقدیر کے رکھنا چاہیے اور دوا کو علت شفا نہ سمجھنا چاہیے ور اتفاق ہی اسپر کہ امر ہے برائے وجوب نہین اور ربا بست سبب باعتماد اوپر تقدیر الٰہی کے منافی اور مضاد توکل نہین آپ سے کبھی اسباب کرتے ہین واسطے تحقیق حال نفس اور تحصیل مقام توکل کے اور سیطرف ہے اشارہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا من غیر حساب ھم الذین لا یسترقون و لا یتطیرون و علی ربھم یتوکلون یعنی داخل ہوتے ہین میری امت سے بہشت مین ستر ہزار بغیر حساب کے یہ لوگ ہین کہ تعویذ و افسون نہین کرتے اور نہ فال بہ رسم جہال و کفار اور اوپر پروردگار اپنے کے اعتماد و توکل کرتے ہین اور روایت دوسری مین لا یکتوون بھی زیادہ کیا ہے یعنی اور داغ نہین کرتے اور کہا ہے کہ مراد وہ ہے کہ یہ افعال بطریق اعتقاد اور اعتماد دلی نہین کرتے اور مواہب لدنیہ مین حارث محاسبی رضی سے باب ھل یتداوی المتوکل مین نقل کیا ہی کہ کہا منافی توکل نہین انہ بہت وجود اسکے سید المتوکلین پس کہا گیا حارث رضی اللہ عنہ کو کہ خبر مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من استرقی و اکتوی بری من التوکل یعنی جسنے تعویذ و افسون کیا اور داغ بیزار ہوا توکل سے پس جواب دیا کہ مراد برات اس توکل سے کہ حدیث سابقہ مین یدخل الجنۃ الی آخرہ مین مذکور ہے اور کہا بعض توکل بعض سے افضل ہی انتہی یعنی تمام ہوا کلام حارث کا اور تمہید مین لکھا ہے کہ مراد برات توکل سے اسوقت ہی کہ رقیہ کرے برقائی مکروہیہ شرعیہ اور مخالف اسکے اور اکتوی کرے اس حال مین کہ غیبت اسکی متعلق بہ وجود شفا کے ہو و اور یقین کرے ساتھ اسکے اور معرض فعل آلٰہی سے اور غافل ہوا اس سے کہ شفا اسکی طرف سے ہے بہ دلیل جواز

استرقا بہ قرآن اور فاتحۃ الکتاب کے جیسا کہ آویگا بیان اور تحقیق اس باب مین یہ ہی کہ اسباب کے تین قسم
ہین ایک اسباب یقینیہ کہ رعایت اُنکی بہ حکم آلہی اور تقدیر ربانی واجب ہے جیسا کہ مضغ لقمہ اور پانی اسکا
اکل مین اور رکھنا کوزہ کا مُنہہ مین اور مرض اُسکا شراب مین پس ترک اُسکا داخل توکل نہووے بلکہ موجب
اثم ہے۔ دوسرے اسباب ظنیہ کہ بحکم تجربہ صحیحہ مدخلیت اُسکی ثابت و متحقق ہوئی ہے مثل استعمال
ادویہ حارہ اور باردہ کے تسخین و تبرید مزاج مین اور ملابست اس قسم کی منافی توکل نہین مگر واسطے تحقیق
احوال نفس کے اور تحصیل مقام توکل کہ بعض نے اس قوم سے کہا ہے اور باوجود اسکے فتوی شریعت مین محل عتاب
ہوئی ہین تیسرے اسباب وہمیہ کہ ایسی نہین اور ارتکاب اور استعمال اُنکا منافی توکل ہی بہ اتفاق اور علاج
آنحضرت کا اجساد کو تین طرح پر تھا ایک ساتھ ادویہ طبیہ کے کہ عبارت ہی اجزاے حیوانی نباتی جمادی سے
دوسرا ادویہ آلہیہ روحانیہ کہ ادعیہ اور اذکار اور آیات قرآنی ہین۔ تیسرا ساتھ ادویہ مرکبہ کے ان دو قسم
اور جاننا چاہیے کہ کوئی شفا اتم و انفع و اعظم قرآن سے نہین اُترے جیسا کہ فرمایا آیت و ننزل
من القرآن ما هو شفاء و رحمة للمومنين یعنی اور اوتارتے ہین ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا
اور رحمت ہے واسطے ایمان والون کے۔ اور قرآن تمام شفا ہے امراض روحانی سے اس واسطے کہ
امراض روحانی اعتقادات فاسدہ اور اخلاق ذمیمہ اور اعمال قبیحہ ہین اور قرآن مشتمل ہے اوپر دلائل واضحہ
قطعیہ کے اوپر اسباب عقائد حقہ اور بیان اور ارشاد اخلاق فاضلہ اور اعمال محمودہ کے اور ہونا اُسکا
شفا امراض جسمانیہ سے بہ جہت اُسکے ہی کہ تبرک و تیمن ساتھ قرأت اُسکے نافع ہے بہت امراض و علل سے
اور زائل وواقع ہے خاص اُنکا اور پڑھنا اور پھونکنا افسونون مجہولہ کا کہ معانی اُنکے مفہوم نہین اور وارد
ہین جانب اہل فسق و فجور سے کہ ثابت ہے بہ حسن بصر نجاست و کثافت اُنکے جب آثار عجیبہ جلب منافع
سفا سد مین ظہور کرتے ہین پس قرآن عظیم سے کہ مشتمل ہے اوپر ذکر جلال اور کبریاے آلہی اور ذات و صفات
اُس تقدس و تعالی کی اور ثابت ہوا ہے جانب ایسے شخص سے کہ ثابت ہوئی ہے صفا اور نزاہت اور عظمت
اور کمال اُسکا بہ عیان اور بہ معجزات قاہرہ کیونکر نہووے اور فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے جو کوئی نہ ڈھونڈھے شفا ساتھہ قرآن کے اُسے خدا تعالے شفا نہ دیجیو ہرگز اور آیا ہے
فاتحۃ الکتاب دوا ہی ہر درد کو اور رقیہ لدیغ اور مجنون اور معتوہ کا اور فاتحۃ الکتاب ایک امر ثابت
و مقرر ہے احادیث مین اور حدیث امیر المومنین علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ مین مرفوعا واقع ہوا ہے
کہ خیر الدوا القرآن یعنے بہترین دوا قرآن ہی اور بیضاوی نے تفسیر حق سبحانہ تعالی آیت و ننزل
من القرآن ما هو شفاء و رحمة مین آیات شفا کا ذکر کیا ہی اور چلپی نے حاشیہ اپنے مین اُن
آیات کو تعین کیا ہے اور کتب معتبرہ مین مثل مواہب وغیرہ کے ایک حکایت در باب اُن آیات کے
امام طریقت ابو القاسم قشیری سے لائے ہین کہ بیمار ہوا تھا لڑکا اُسکا بیماری سخت ستی تا مشرف

بر سویت ہوا اور شدید ہوا مرض اسکا کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین او شکایت کی مین نے پاس آنحضرت کے حال ولد اپنے سے فرمایا آنحضرت نے این انت من آیات الشفاء یعنی کہان ہے تو غافل آیات شفا سے اور کیون نہین تمسک کرتا ہی تو ساتھہ اسکے اور شفا نہین ڈھونڈھتا تو اسکے ساتھہ پس بیدار ہوا مین اور فکر کیا مین نے اسمین ناگاہ پایا مینے اون آیات کو چھہ جگہ کتاب خدا سے عزوجل مین اول آیت ویشف صدور قوم مومنین یعنی اور شفا دیتا ہی سینون مومنین کو دوسری آیت وشفاء لما فی الصدور یعنی اور شفا ہی واسطے اوس چیز کے کہ سینون مین ہے تیسری آیت یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس یعنی نکلتا ہے شکمون اون مکھیون سے شراب رنگارنگ کہ اسمین شفا ہی واسطے لوگون کے۔ چوتھی آیت وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین اور نازل کرتے ہین ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا اور رحمت ہے مومنین کے لیے۔ پانچوین آیت واذا مرضت فہو یشفین یعنی اور بیمار ہوتا ہون مین پس وہ شفا دیتا ہو مجھے چھٹی آیت قل ھو للذین آمنوا ھدی وشفاء یعنی کہا ہی محمد وہ ایمان والون کے لیے ہدایت اور شفا ہی رکھا پس لکھا مینے ان آیات کو اور گھولا انکو پانی مین اور پلایا مین نے اس لڑکے کو پس شفا پائی اوسیوقت گویا کہ بند اسکے پانون سے کھل گئے اور شیخ تاج الدین سبکی نے کہ اعاظم علماء شافعیہ سے ہین نقل کیا ہے کہ کہا پایا مین نے اکثر مشائخین کو کہ لکھتے تھے یہ آیت طالب عاقبت بیمار کے لیے لیکن یہان ایک سخن کو جاننا اور دریافت کرنا چاہیے کہ آیات اور اذکار اور ادعیہ کہ رقیہ کیا جاتا ہی اونکے ساتھہ اور استشفاء نفع اور شفا انکی ذات مین لیکن صلاحیت محل وقبول اوسکا اور قوت ہمت فاعل اور تاثیر اسکی شرط ہے اسمین اور جب تخلف کرے شفا پس یا جہت ضعف تاثیر فاعل کے ہوگا بسبب عدم قبول محل یا کوئی اور مانع قوی ہے کہ باوجود قوت فاعل اور صلاحیت محل کے حاجت وعاجز وصول اثر اور ظہور تاثیر سے آیا اور علی ہذا القیاس ادویہ جسدیہ مین بھی پیدا ہوا ہی کہ عدم تاثیر اسکے کا ہی جہت عدم قبول طبیعت سے ہی اس دواکو اور کبھی جہت جود مانع کے وصول اثر دوا سے ساتھہ اسکے بحسب قبول ہوگا ایسا ہی قلب لیوی رقا اور تعاویذ کو بہ قبول تام اور ہمت قوی کے نفس فعال سے تاثیر کرتا ہی ازالہ علت مین اور یہی حال ہے دعا کا ازالہ مکارہ اور دفع بلایا اور حصول مطلوب مین لیکن گاہی تخلف اثر دعا کا یا جہت ضعف اس دعا کے اپنی حد ذات مین جیسے کہ دعا ہووے کہ دوست نہین رکھتا اسے خدا تعالی اس جہت سے کہ اسمین تجاوز ہے حد حقانیت اور انصاف سے یا بسبب ضعف قلب داعی اور عدم اقبال اسکا اوپر جناب حق تعالی وتقدس کے یا عدم حضور وجمعیت قلب دعا کے یا حصول کسی اور مانع کے مثل اکل حرام اور عروض ظلمت اسکا قلب داعی پر وقت دعا کے باستیلا غفلت اور لہو ولہو کا اور حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالی قبول نہین کرتا دعا کو قلب لاہی اور ساہی غافل سے اور دعا صد بلا ہی مدافعہ

اور معالجہ کرتی ہے اُسکو اور دفع کرتی ہے بعد از نزول یا تخفیف کرتی ہے اُسمین اور دعا سلاح مومن سے ہے
اگر باحضور قلب اور جمعیت کلیہ ہووے اور پر مطلوب کے اور بمعارف ہووے اوقات اجابت کو ساتھ خشوع اور
خضوع اور انکسار و ذل اور تضرع و طہارت و رفع یدین اور ابتدا بحمد و صلوٰۃ اور بعد توبہ و استغفار اور صدق الحاح
اور تملق او توسل باسما اور صفات الٰہی کے اور توجہ صادق ساتھ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور تمام شروط اور آداب اُسکے اوپر مثال رمی کے کہ تیر راست اور کمان درست اور روز بازو بکمال اور ہدف مقابل
اور قابل صالح اُسکی ہووے اور حاجت و مانع حصول درمیان نہووے اور علم ساتھ صنعت تیر اندازی کے اور تمام شرائط
اور آداب اسکے سے حاصل ہووے لیکن استشفار بمعوذات وغیرہ کے اسما آلٰہیہ بھی طب روحانی سے ہی اگر جاری
ہووے اوپر زبان ابرار کے بانہ توجہ تام اور ہمت تمام کے لیکن بوجود جود اس نوع کا عزیز و نادر ہے لوگ ہاتھہ ساتھ طب
جسمانی کے مار کر اُس سے غافل بیٹھتے ہین اور مراد ساتھ معوذات کے کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم دم کرتے تھے نفس کریم اپنے کو ساتھ معوذات کے اور مراد ساتھ اُسکے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہے
اور بعضون نے قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون بھی مراد رکھی ہے یا جس جگہ کہ قرآن مین متضمن استعاذہ واقع ہوئے
ہین مثل اَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَاَعُوذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَحْضُرُونِ اور یہ سب قرآن سے
ہین اور اسباب مین کہ سخن کرتے ہم عام تر اُس سے مراد ہے اور اذکار اور ادعیہ باب استعاذہ مین بہت وارد ہین اور
بتحقیق اجماع کیا ہی علما نے اوپر جواز رقیہ کے نزدیک اجتماع تین شرط ایک وہ کہ بکلام خدا اور اسما اور صفات حق تعالیٰ
کے ہووے اور بزبان عربی یا اور زبان ہو کہ جانتا ہو معنی اُسکے اور اعتقاد اُسکا ہو شرحقیقتی خدا ہی عز اسمہ ہے اور تاثیر
رقی کے ساتھ تقدیر اوسکی ہے جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ پوچھا لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یہ رقا
اور حرز اور اسباب دیگر کہ ہم کرتے ہین تغیر کرتے ہین تقدیر خدا ی جلشانہ کو فرمایا یہ بھی تقدیر آلٰہی سے ہی اور
حدیث مسلم مین عوف بن مالک سے آیا ہے کہ رقیہ کرتے تھے ہم زمان جاہلیت مین پس کہا ہمنے یا رسول اللہ
کیا فرماتے ہو اس باب مین فرمایا عرض کرو رقیون اپنی کو میرے اوپر اگر اُن مین شرک نہووے کرو کچھ باک نہین
اور جابر سے روایت ہی کہ نہی کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رقا سے پس آئے بعضے صحابہ سے اور کہا
یا رسول اللہ ہمارے پاس رقیہ تھا کہ واسطے لدغ عقرب کے کرتے تھے ہم اور عرض کیا اُس رقیہ کو حضرتؐ پر فرمایا
کچھ باک نہین کرو اور فرمایا جو کوئی نفع پہونچا سکے اپنے بھائی کو پہونچا دے اور تمسک کیا ہی ایک قوم نے
ساتھ اس عموم کے اور تجویز کیا ہے ہر رقیہ کو کہ مجرب ہووے منفعت اسکی اگرچہ معلوم نہوں معنی اسکے ولیکن احتیاط
اُسمین ہے کہ بغیر معلوم المعنی نہ کرین مبادا کہ متضمن شرک کو ہووے اور یہ غیر ماثور ہے اور نہین تو جو کہ ماثور ہووے
جیسا کہ رقیہ حمہ عقرب مین آیا ہی بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر قفطا جائز ہو گا بے شبہہ
اور بتحقیق معلوم ہوا حدیث عوف بن مالک سے کہ ہر رقیہ کہ متضمن ہووے شرک کو جائز نہین اور ایسی ہی دعوات
و اسما بزبان سریانی و عبرانی کہ معلوم نہین معانی اُنکے نہ پڑھنا چاہیے اور حکایت مشائخ مین لائے ہین کہ ایک شخص

دعا پڑھتا تھا شخص دوسرا اُس جگہ حاضر تھا کہا کیا ہوا اوس مرد کو کہ دشنام دیتا ہی خدا اور رسولؐ کو اتفاقاً مضمون اُن کلمات کا یہ تھا اور وہ شخص نا دانستہ پڑھتا تھا یا مگر بعض کلمات ہووین کہ تفاوت سے معلوم ہوا پڑھنا اُنکا اور مشائخ سے متواتر آیا ہی جیسا کہ حرز یمانی ہین کہ اُسے سیفی کہتے ہین اور مانند اُسکے پڑھتے ہین اور حدیث ابی داؤد اور ابن ماجہ مین آیا ہی اور تصحیح کیا ہی اسکو حاکم نے ابن مسعود سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رقا اور تمائم اور تولہ شرک ہے۔ تمائم جمع تمیمہ ہے اور وہ حرزہ یا قلادہ ہی کہ گردن مین لٹکاوین اور اوسکو جاہلیت مین واسطے دفع آفات کے کرتے تھے اور تولہ بکسر مثناۃ اور فتح واو اور لام ایک چیز ہی کہ عورتین واسطے جلب محبت مردون کے کرین اور یہ ایک نوع ہی سحر سے اور دعا در خرب اور رقیہ کہ پارہ کاغذ پر لکھین کہ اُسے تعویز کہین اور گردن اور بازو مین باندھین بعضے علما اُسے بھی منع کرتے ہین لیکن حدیث عبد اللہ بن عمرو سے اُسکی یک سند ہی کہ آنحضرتؐ نے اُسکو واسطے دفع فزع اور وحشت اور بیخوابی کے یہ کلمات سکھائے تھے کہ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ ه یعنے پناہ لیجاتا ہون مین ساتھ کلمون خدا کے کہ پورے ہین غضب اُسکے سے اور عذاب اوسکے اور بدی بندون اسکے سے اور بہکانے اور وسواس شیاطین سے اور یہ کہ حاضر ہووین میرے پاس الیس ہ رضی اللہ عنہ تلقین کرتے تھے اُن لوگون کو کہ عاقل تھے اولاد اُنکی سے اور وہ کہ عاقل نہ تھے لکھتے تھے پارہ کاغذ وغیرہ پر اور ڈالتے تھے اُنکے گلے مین اور لفظ تعویذ کہ احادیث مین واقع ہوا ہی مثل تعویذ الطفل اعوذ بکلمات اللہ التامۃ الحدیث اور تعویذ النبی جیسا کہ ذکر اُنکا آویگا بمعنی استعاذہ اور طلب پناہ کے ہین شر سے ساتھ خدائے عز وجل کے اور زینب زن عبد اللہ بن مسعود بیان کرتی ہین کہ دیکھا عبد اللہ نے میری گردن مین رشتہ کو پوچھا کہ کیا ہی کہا مین نے یہ ایک خط ہے کہ افسون کیا گیا ہے میرے واسطے اوس مین پس لیا اُسے عبد اللہ نے اور پارہ کیا اور کہا اے آل عبد اللہ تم بے نیاز ہو شرک سے اور محتاج اُسکے سنا مین نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ رقا اور تمائم اور تولہ شرک ہے کہا مین نے کسواسطے یہ ارشاد فرماتے ہو تم تھی میری آنکھ کہ باہر نکلی پڑتی تھی غایت درد سے اور نکلتی تھی چیپڑا اور اشک پس گئی مین پاس ایک یہود کے پس پڑھا اُسپر یہود نے ایک افسون اور درد جاتا رہا اور آرام پایا مین نے کہا وہ درد کہ تیری آنکھ مین تھا عمل شیطان تھا کہ تیری آنکھ مین تصرف کرتا تھا اور جب پڑھی گئی اُسپر افسون باز رکھا اوسکو اور لازم تھا اوپر تیرے کہ کہتی تو جیسا کہ رسول خدا کہتے تھے اذہب الباس رَبَّ النَّاس وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا یعنی دور کر سختی کو اے پروردگار آدمیون کے اور شفا دے تو شفا دینے والا ہی نہین شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چھوڑے بیماری کو روایت کیا اوسے ابو داؤد نے اور کہا ہی کہ ان رقا اور افسونون کو

شرک سے اسواسطے شمار کیا ہی کہ اہل جاہلیت اعتقاد موثریت اسکا رکھتے تھے اور بنام غیر خدا
کرتے تھے پس وہ جو بنام خدا اور اُسکے کلام کے ہووے اُسکے حکم مین نہووے اور کیونکر داخل ہووے
حالانکہ وارد ہوئی ہین اُسمین احادیث اور اخبار صحیح صریحہ اور بعض نے کہا ہے کہ تھے اُن رقیہ سے
کہ پڑھتے ہین اہل عزائم اور مدعیان تسخیر جن اور لاتے ہین ساتھ اُمور مشتبہ مرکبہ کے حق و باطل سے اور
جمع کرتے ہین ساتھ ذکر خدا اور اسمار او تعالیٰ کے اسمار شیاطین اور استعانت و پناہ طلب کرتے ہین
ساتھ اُنکے اور کہتے ہین جن از جہت علاقہ عداوت کے کہ بالطبع ساتھ انسان کے رکھتے ہین ساتھ
شیاطین کے دوست ہین اور جب پڑھی جاوین عزائم باسمار شیاطین اجابت کرتے ہین اُسکو اور باہر جاتے
اپنی جگہہ اور بالجملہ اجماع رکھتے ہین علما اراست اوپر کراہت رقا بغیر کتاب اللہ اور اسما اور صفات
اُسکی کے اور جاننا چاہیے کہ حاصل مقام وہ ہے کہ قرطبی نے کہ مشاہیر علماے فقہ اور احادیث
سے ہے کہا کہ رقا تین قسم پر ہے ایک وہ کہ رقا کیا جاتا تھا ساتھ اُسکے جاہلیت ہین اور معلوم نہین معنے
اُسکے پس واجب ہے اجتناب اس قسم سے مبادا کہ اُسمین شرک ہووے یا مودی بشرک - دوسری
وہ کہ بہ کتاب اللہ اور اسمار اللہ تعالیٰ و تقدس اور یہ جائز ہے اور اگر کوئی چیز اُس سے ماثور ہووے
مستحب ہے - تیسرے وہ کہ باسمار غیر خدا کے ہووے فرشتہ یا بندہ صالح یا معظم مخلوقات مثل
عرش کے ہی اور یہ قسم واجب ہے اجتناب اوس سے اور ترک اُسکا اولی ہے اور جہت وجود التجا بغیر
خدا کے اور اگر متضمن تعظیم مرقی ہو تو بھی لازم اجتناب اوس سے جیسا کہ حلف بغیر خداے عزوجل شیخ
عبدالحق دہلوی بخاری قدس سرہ العزیز مدارج النبوة مین لکھتے ہین کہ توسل و تمسک ساتھ دوستان
خدا اور انکے اسمار کے کرتے ہین نہ ساتھ استقلال اور استبداد کے اسکو قیاس اوپر حلف بغیر اللہ کے
نہ کرنا چاہیے بلکہ اوپر طریق توسل اور تشفیع کے نہ بطریق اشتراک کے جیسا کہ جہال اور عوام الناس کرتی ہین
پس حکم صلوٰة کا رکھے اللھم صلی علی محمد و آلہ کہا الاحنفی طربیع رحمة اللہ علیہ سے نقل ہے کہ کہا پوچھا مین نے
امام شافعی کو رقیہ سے کہا لاباس ان یرقی بکتاب اللہ و بما یعرف من ذکر اللہ یعنی باک نہین کہ افسون کیا
جاوے ساتھ کتاب اللہ کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ معروف و مشہور ہے ذکر اللہ کہا مین نے آیا درست
ہی کہ رقیہ کرین اہل کتاب مسلمانون کو کہا البتہ وقتیکہ رقیہ کرین ساتھ چیز معروف کے کتاب خدا اور ذکر اللہ سے
انتہا اور ظاہر وہ ہے کہ مراد بکتاب اللہ قرآن ہووے وگرنہ جو توریت وغیرہ مین تحریف و تغیر واقع ہوا ہے
اعتماد اُسپر نہ کرنا چاہیے تا مگر معلوم ہووے مضمون اوسکا کہ موافق اور مطابق قرآن ہے امام مالک موطا مین
لائے ہین کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہودیہ کو کہ رقیہ کرتی تھی عائشہ رضی اللہ عنہا کو رقیہ کر اُنھین
بہ کتاب اللہ اور نودی نے کہا ہے کہ اختلاف کیا گیا ہے قول مالک مین بیچ رقیہ یہودی اور نصرانی کے
مسلم کو اور امام شافعی بجواز اُسکے قائل ہی اور کیا ہی ابن وہب نے مالک سے کراہت رقیہ بجدید اور ملح اور عقد خنطہ کے

اور وہ جو لکھتے ہین خاتم سلیمان سے کہانہ تھا وہ عادت ناس سے زمانہ قدیم مین یعنی بدعت ہی اور مکروہ
تنبیہ بیشتر پائی نعمت ہی عوام الناس کی اُس سبب سے ہے کہ ان افسونون باطلہ اور شگونون جاہلہ کو تاثیرات
عجیبہ پاتے ہین کہ حیران ہوتے ہین کہ رقائی مشروعہ سے کا ہے ظاہر نہین ہوتین اور اسی جگہ سے مزلہ ہے انکار
اور ورطہ حیرت مین پڑتے ہین جیسا کہ قول زینب امراۃ ابن مسعود سے ظاہر ہوتا ہی کہ کہا مین کیا کرون کہ ابھی میری
آنکھہ درد سے نکلی پڑتی تھی فلانے یہود نے افسون کیا درد فی الفور جاتا رہا اور نہین جانتے کہ یعنی فساد اور بطلان
کے وہ ہین کہ شارع نے اس سے نہی کیا اور حکمت و فائدہ اُسکا نزدیک شارع کے ہی اور ظاہر یہ ہے کہ مقصود اخراج
ورطہ کفر اور شرک سے ہی لیس وہ لوگ کہ قدم اُنکا مقام صدق ایمان مین ثابت ہے ارتکاب نہین کرتے ان امور نا مشروع کا
اگرچہ سبب ہلاک و زوال حیات فانی کا ہووے اور جانتے ہین کہ سعادت ابدی اور حیات باقی امتثال امر شارع
مین ہی اور جنھون کی مطمح نظر زندگانی دنیا ہے مقام استقامت سے پھسل جاتے ہین اور ورطہ کفر و معصیت
مین پڑ جاتے ہین اعاذنا اللہ من ذالک ہم سبکو اللہ تعالی پناہ دیوے اس سے اور ہمارے دیار مین
ایک افسون ہے کہ اُسے نسبت بشیخ اشرف الدین یحیی منیری کے کرتے ہین کہ لوگ اسپر فتون و شغون ہین
اور چونکہ وہ اُسے منسوب بشیخ موصوف پاتے ہین زیادہ تر فتون و والہ ہوتے ہین اور اوسمین ایسے اسماء ہین
کہ متعارف زبان ہنود کے ہین اجتناب اُس سے لازم ہے واللہ اعلم بصحتہا اور اللہ خوب جانتا ہی صحت اُنکی
وصل رقا آنحضرت ع سے ہر باب مین مروی ہین خصوصا عین اور رحمہ تا آنکہ حدیث مین واقع ہوا ہے کہ
افسون کرے چشم زخم اور رحمہ اور نملہ سے یعنی وریش کہ اوپر پہلو کے ظاہر ہوتے ہین اور حدیث دوسری مین
آیا ہی لا رقیۃ الا فی نفس وحمۃ یعنی نہین رقیہ مگر چشم زخم اور رحمہ مین اور مراد نفس مین ہی یعنی چشم زخم
اور ایک روایت مین و لدغۃ زیادہ کیا ہی اور مراد حمہ نیش زہر دار عقرب سے اور مانند اوسکے اور لدغہ ساتھہ
دانتون کے کاٹنا جیسا کہ سانپ اور اُسکے مانند اور مراد بحصر مبالغہ ہے بہ تخصص رقیہ ساتھہ ان اشیا کی اسواسطے
کہ رقیہ محصوص ساتھہ ان چیزون کے نہین بلکہ جمیع امراض و آلام مین مشروع اور مسنون جیسے کہ تپ اور درد سر
اور درد دندان اور امثال اُنکے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے العین حق یعنی چشم زخم اور کام کرنا
اُسکا موجود ثابت ہے نفس الامر مین اور حق تعالی نے یہ خاصیت بعض نفوس مین رکھی ہے کہ جب نظر کرے
کسی چیز کی طرف اوپر وجہ استحسان کے ضرر پاوے وہ چیز جیسے کہ سحر مین اور فرمایا لو کان شیئ
سابق القدر لسبقہ العین یعنی اگر ہوتی کوئی چیز کہ پیشدستی کرتی اور غلبہ قضا و قدر پر البتہ
سبقت کرتی اُسکی عین یہ مبالغہ ہی اُسکی عین مین اور حدیث دوسری مین آیا ہی کہ اکثر مرنا آدمیونکا بعد از
قضا و قدر آلہی ساتھہ چشم زخم کے ہے اور اکثر علماء دین اُسپر ہین کہ عین حق ہے اور جماعہ مبتدعہ سے
مثل اہل اعتزال اور جو کوئی کہ اُنکے طریق پر چلتا ہے منکر ہوئے ہین اُسکو اور جو مخبر صادق نے ساتھہ اُسکی
خبر دی ہی اعتقاد اُسکا واجب اور انکار اُسکا باطل اور وہ جو کہین کہ سب بہ تقدیر آلہی ہی چشم زخم کیا اعتبار رکھے

جواب اُسکا وہ کہ یہ بھی بہ تقدیر آلہی ہی اور عین کو تاثیر ذاتی نہین اور جو کوئی اوپر طریقہ اہل سنت کے ہی کہتا ہے کہ وہ اسباب عادی سے ہی ساتھ اُن معنون کے کہ عادت اللہ جاری ہوئی کہ احداث ضرر کرتا ہی نزدیک مقابلہ شخص ساتھہ شخص کے اور نظر کرنا اُسکا طرف اُسکے اوپر وجہ استحسان کے ولیکن وہ کہ ایک چیز چشم عائن ہی نکلتی ہی اور ساتھہ معیون کے پہونچتی ہی یقین ساتھہ کسی جانب اثبات اور نفی اُسکی نہ کرنا چاہیے دونون جانب محتمل ہین اور بعضے اہل طبائع نے کہا ہے کہ جواہر لطیفہ غیر مرئیہ منبعث ہوتے ہین عائن سے اور متصل ہوتے ہین ساتھہ معیون کے اور آتے ہین مسامات چشم اُسکے مین پس پیدا کرتا ہی باری تعالیٰ ہلاک کو نزدیک اُسکے جیسا کہ پیدا کرتا ہے ہلاک نزدیک پینے زہر کے اور یہ محتمل ہے پس دعوی اُسکے یقین کا خطا ہی اور نقل کیا گیا ہے بعض اُنسے کہ منسوب ساتھہ نظر لگانے کے ہوے ہین کہتے تھے کہ جب ہم دیکھتے ہین ایک چیز کہ خوش آتی ہے ہمکو پاتے ہین ہم ایک حرارت کو باہر آتی ہے آنکھون سے اور بعضون نے کہا ہی کہ منبعث ہوتی ہی چشم عائن سے قوت سمیہ کہ متصل ہوتی ہے ساتھہ معیون کے کہ باعث ہلاک اور فساد ہوتی ہے مثل زہر کے کہ افعی سے ساتھہ لدغ کے پہونچتا ہے اور بعض افاعی سے بوساطت نظر زہر پہونچتا ہے اور بالجملہ اوپر مثال تیر کے ایک چیز جانب عائن سے بجانب معیون روانہ ہوتی ہی اگر کوئی مانع کہ حفظ اور وقائع اُسکا کرے درمیان نہووے پہونچتی ہے اور کارگر ہوتی ہی اور اگر مانع درمیان ہووے کہ عبارت حرز تعویذ اور دعا سے ہے اور مانند سپر کے ہے وصول اور نفوذ نہین پاتی اور اگر سپر سخت اور قوی ہو سکتا ہے کہ بھی بجانب عائن کے عود کرے اوپر مثال تیر کے اور علاج نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص اس علت چشم زخم کے لیے تعویذات ہووین یعنی باٰیات اور کلمات کہ اُسمین استعاذہ ہی شرور سے مثل معوذتین اور فاتحۃ الکتاب اور آیۃ الکرسی اور کہا ہے کہ بزرگترین رقیون کا قرارت فاتحہ اور آیۃ الکر اور معوذتین کا ہی اور جملہ تعویذات نبوی سے کہ احادیث صحیحہ مین ثابت ہوا ایک یہ ہی اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر وباسماء الحسنی ما علمت منھا وما لم اعلم من شر ما خلق وما برا ومن ما ینزل من السماء وما یخرج فیھا ومن شر ما ذر فی الارض ومن شر ما یخرج منھا ومن شر فتن اللیل والنھار ومن شر طارق اللیل والنھار الا طارق یطرق بخیر یا رحمن ط یعنے پناہ لیجا ہون مین ساتھہ کلمون خدا کے کہ پورے ہین ایسے کہ نہین تجاوز کرتے نیکوکار اور نہ بدکار سے اور ساتھہ نامون نیک کے وہ جو جانتا ہون مین اُنسے اور وہ جو نہین جانتا ہون مین بدی اُس چیز سے کہ پیدا کیا اور وہ چیز کہ ظاہر کیا اور بدی اُس چیز سے کہ اترتی ہے آسمان سے اور وہ چیز کہ چڑھتا ہے اُسمین اور بدی اُس چیز سے کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اُس چیز سے کہ نکلتی ہی اُس سے اور برائی فتنون رات اور دن سے اور برائی سختیون اور تاریکیون رات اور دن سے مگر سختی کہ راہ پاوے ساتھہ نیکی کے ای بخشنے والے اور از انجملہ وہ کلمات کہ اُنسے دفع ہووے چشم زخم کہنا ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کا

اور اگر عائن کہ ڈرتا ہی ساتھ پہونچنے چشم زخم کے اپنے کو اللهم بارك عليه کہے چشم زخم دفع کرے
اور حدیث مین آیا ہی کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو دیکھا کہ غسل کرتا ہی اور تھا وہ ابیض حسن الجسم
عامر نے حُسن بدن اُسکے سے تعجب کیا اور استحسان اور کہا واللہ مثل اس پوست کے مردون اور عورتون
مخدرہ مین نہین دیکھا سہل اوسی وقت سر کے بل گرا اوپر زمین کے پس خبر پہونچی آنحضرت صلعم کو فرمایا کیا تہمت
کرتے ہو کسی کو کہا عامر کو کہ دیکھا اُسکے بدن کو اور تحسین کیا پس طلب کیا عامر کو اور غصہ فرمایا اُسپر اور کہا
کیوا ایذا پہونچاتا ہی ایک تمہا تمہارا اپنے بھائی کو کیون نہ کہا تو نے جسوقت کہ دیکھا اُسے اور تیری نظر مین
خوش آیا اللهم بارك عليه پس فرمایا دھو اپنا بدن واسطے سہل بن حنیف کے پس دھویا عامر نے
اپنا منھہ اور دونون ہاتھہ اپنے مرفقین تک اور رکبتین اور اطراف رجلین اور اعضاے تناسل اپنے کو ایک قدح مین
پھر ڈالا اُس پانی کو اوپر سہل کے پس پشت سے اسکے سر پر پس تندرست ہوا اور گیا لوگون کے ساتھہ
گویا کچھہ اوسے ضرر نہ تھا اور دھونے اعضا مین کیفیت خاص بیان کی ہے اور مواہب لدنیہ مین ابن
کثیر سے نقل کی ہی کہ نہایہ مین کہا ہی کہ تھی عادت قوم کی جب لاحق ہوتا کسی ایک کو چشم زخم لاتے
ایک قدح پانی عائن پاس پس اُٹھاتا ساتھہ کف دست راست اپنے کے پانی قدح سے اور مضمضہ کرتا
پس ڈالتا پانی قدح مین پھر دھوتا اپنا منھہ قدح مین پھر لاتا بائین ہاتھہ کو قدح مین اور اُٹھاتا پانی قدح سے
اور ڈالتا داہنے ہاتھہ پر پھر لا دائین ہاتھہ کو پانی مین اور ڈالتا بائین ہاتھہ پر پس لاتا دست چپ کو اور ڈالتا
پانی مرفق ایمن پر پس لاتا دست راست کو اور ڈالتا مرفق ایسر پر پس لاتا دست چپ اور ڈالتا پانی
قدم یمنی پر پس لاتا دست راست کو اور ڈالتا قدم یسری پر پھر لاتا دست چپ اور ڈالتا پانی زانوے
راست پر پھر لاتا دست راست اور ڈالتا زانوے چپ پر پھر دھوتا اعضاے تناسل اپنے اندر رکھتا
قدم زمین پر پس ڈالتا وہ پانی مستعمل اوپر سر معیون کے جانب پس اسکے سے پس تندرست ہوتا تھا
باذن خدا انتہی پوشیدہ نرہے کہ ابن کثیر نے عادت قوم ذکر کی اور ظاہر وہ ہی کہ آپ کے پاس بھی یونہی
کرتے تھے واللہ اعلم۔ اور اوپر ہر تقدیر کے سر اوسکا از راہ عقل نہین معلوم ہوتا معلوم کرنا چاہیے کہ مراد
داخل آزار سے کیا ہی کیا بعض نے کہا فرج ہی قول دوم وہ کہ طرف آزار ہی وہ پہونچی ہی جانب
راست سے اور قاضی عیاض نے کہا کہ مراد جسد اُسکا ہی کہ متصل بآزار ہی یا موضع آزار جسد سے اور
بعضون نے کہا مراد سُرہ ہے کہ منفذ آزار ہی اور ایک جماعت نے سلف سے روا رکھا ہی کہ آیات
قرآن لکھین اور معیون کو پلا دین اور مجاہد کہتا ہے کہ باک نہین لکھنے اور دھو کر پلانے مطلق قرآن
مین بیمارون کو یا آیات کہ مناسب شفا یا مشتمل اوپر ذکر اسمار اور صفات کے ہووے اور یہی انسب ہے
اور ابن عباس سے مروی ہی کہ ایک زن دردِ زہ مین گرفتار تھی فرمایا ایک یا دو آیت قرآن سے لکھین اور
گھولین اور پلاوین اُسے اور وہ جو سابقاً مذکور ہوا حکایت شیخ ابو القاسم قشیری سی آیات شفا

معنی کا ہے **حکایت** ابو عبداللہ نیاجی سے روایت ہے کہ کہا سفر مین اوپر شتر خوش خوب رفتار کے سوار تھا مین اور درمیان ہمراہیون ہمارے کے ایک شخص تھا منسوب تھا ساتھ چشم زخم لگانیکے جس چیز پر نظر استحسان ڈالتا تاف ہوتی ابو عبداللہ نیاجی کو کہا شتر اپنے کو اُسکے شر سے بچا نیاجی نے کہا اسکو میرے شتر پر قدرت نہین یہ خبر عائن کو پہونچی منتظر رہا تا نیاجی اپنی منزل سے کہین گیا پس عائن آیا اور شتر اسکے مین نگاہ کی شتر مضطرب ہوا اور گر پڑا مثل درخت کے کہ جڑ سے اُکھاڑین۔ نیاجی کو خبر کی کہ عائن نے تیرے شتر کو نظر لگائی آیا اور جو عائن کو دیکھا یہ رقیہ پڑھا بسم اللہ حبس حابس وحجر یابس وشہاب قابس ردوت عین العائن علیہ وعلیٰ احب الناس الیہ فارجع البصر ھل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر یعنی ساتھ نام خدا کے ہے بند کرنا بند کرنیوالی کا اور درخت خشک اور ستارہ چمکنیوالی کا رد کیا مین چشم زخم نظر لگانیوالی کا اوپر اسکی اور اوپر دوستون کے دونکی طرف اسکی پس پھیرا آنکھ کو آیا دیکھتا ہی تو کچھ شگاف سے پس پھیر آنکھ کو دوبارہ اونٹ سے پھری طرف تیرے آنکھ اُس حال مین کہ ذلیل ہے اور وہ منقطع ہے دیکھنے حال سے۔ جب نیاجی نے یہ دعا پڑھی فی الفور آنکھ اُس مرد عائن کی نکل پڑی اپنے محل سے اور شتر تندرست ہوکر کھڑا ہوگیا اور یہ بھی قبون چشم زخم سے ہے اور مواہب مین ابن قیم سے منقول ہے کہ کہا اور جملہ علاج عین سے احتراز اور اجتناب ہے اُس سے اور ستر محاسن اُس شخص سے کہ ڈرایا جاتا ہی نظر اُسکی سے ساتھ ایسی چیز کے کہ نہ کرے نظر کو جیسا کہ بغوی شرح السنہ مین لایا ہی کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے دیکھا لڑکے خوبصورت کو اور کہا سیاہ کردنون اُسکا تا اُسے چشم زخم نہ پہونچے اور مراد ساتھ نون کے گڑھا ہی کہ زنخدان مین ہوتا ہی لڑکے کے اور پوشیدہ نہ رہے کہ سیاہ کرنے نون مین کوڈ کے سے ستر جمال اُسکا نہین ہے اور ظاہر وہ ہے کہ یہ بھی ایک سر ہے کہ خاصیت اُسکی دفع ضرر عین کا ہی اور حکم رقیہ کا رکھے واللہ اعلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر مین ام سلمہ کے ایک کنیز کو دیکھا کہ اُسپر اثر نظر عین کا ہی اور صحیحین مین یون آیا ہی کہ ایک جاریہ دیکھی کہ رنگ اُسکے مین صفرت ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افسون پڑھو اُسپر کہ اُسے نظر جن ہوئی ہے اس جگہ سے معلوم ہوا کہ جیسے آدمی کی نظر ہوتی ہی جن کی بھی ہوتی ہے اور کہا کہ نظر جان تیز تر سنان سے ہے اور کہا ہی کہ اصابت عین بجہت اعجاب اور استحسان کے ہوتا ہی اگرچہ بغیر حسد ہو از روی محبت کے اور مرد صالح سے جیسا کہ عامر بن ربیعہ سے نسبت بسہل بن حنیف کی وقوع مین آیا اور اختلاف کیا علما نے وجوب قصاص اور دیت مین قرطبی نے کہ ایک علمار فقہ اور حدیث سے ہے کہا کہ اگر تلف کرے عائن کسی چیز کو ضامن ہوتا ہی اسکا اور اگر جان سے مارے قصاص اور دیت ہی اُسپر اور اگر مکرر واقع ہو کسی شخص سے کہ عادت اُسکی ہو یا حکم ساحر کا رکھے اور نووی نے روضہ مین کہا ہی کہ نہین ہے اُسپر دیت اور نہ کفارت اسواسطے کہ منضبط اور عام نہین یہ کام اور مخصوص بعض ناس ہی اور بعض احوال مین اور وقوع اس فعل کا اُس سے بخاصیت ہی

اور اصابت مکروہ اُس سے متیقن نہین قتل اور ہلاک اور زوال حیات مین اور گاہی حصول مکروہ بڑے ہلاک ہوتا ہی انتہی
اور اقوال مشائخ حنفیہ اِس جگہ معلوم نہین ہوا ملتمس ناظرین سے وہ کہ اگر معلوم کرین لکھدین واللہ اعلم اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقیہ اور دعا فرماتے تھے واسطے جمیع امراض جسمانی کے شل حمی اور صرع اور صداع -
اور ترس اور وحشت اور بیخوابی اور سموم اور ہموم اور آلام اور مصائب اور احزان واندوہ اور غم
وشدت اور اوجاع بدنی اور درد دندان اور حبس بول اور خُراج اور رعاف اور عسر ولادت اور فقر
اور فاقہ اور تمامہ امراض اور آلام اور سائر محن اور بلایا اور شدائد مین اور وہ سب قا اور ادعیہ اور تعاویذ
کتب احادیث مین مذکور ہین وہان سے چاہیے طلب کرنا اور ایسا ہی تعرض بعلاج جسمانی ساتھ ادویہ
حسیہ کے بھی واقع ہوا ہی اکتفا اور اختصار اعلی المقصد اس درمیان سے ذکر سحر اور حکم اُسکا بجہت اشتمال
اوسکے اوپر قصہ یہود کے سحر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور طول کلام اُسمین واقع ہوا وصل فی الصراح
سحر افسون وجادو وجادو کردن اور سحر حرام ہے اور کبائر سے باجماع اور گاہے کفر ہوتا ہی اگر اُسمین کوئی قول
اور فعل ایسا ہو کہ موجب کفر ہووے اور تعلیم وتعلم بھی اُسکا حرام ہے اور بعضون نے کہا ہی تعلم سحر اگر بہ نیت
دفع سحر کے اپنے سے ہووے حرام نہین اور ساحر اگر اُسکے سحر مین کفر نہووے تعزیر کیا جاوے اور اگر کفر ہو قتل اور
درباب قبول توبہ ساحر اختلاف ہے جیساکہ زندیق اور زندیق اُسے کہین کہ منکر دین اور نبوت او حشر ونشر
اور قیامت کا ہووے اور حقیقت سحر مین اختلاف ہی بعضے کہتے کہ مجرد تخیل اور ایہام ہی کچہ حقیقت نہین رکھتا
یعنے جو کچھ کہ مسحور مین احوال وافعال سے حاصل ہوتا ہی مجرد وہم وخیال ہی بے حقیقت محض اور اختیار ابو جعفر
استرآبادی شافعی اور ابو بکر رازی حنفی اور جماعہ دیگر کا یہی ہے اور نووی نے کہا کہ صحیح وہ ہی کہ اُسکو حقیقت ہے
اور جمہور علما اسی پر ہین اور کتاب اور سنت مشہورہ اسی پر دلالت رکھے کذا فی المواہب اور شیخ ابن حجر
عسقلانی نے کہا کہ محل نزاع وہ ہی کہ آیا واقع ہوتا ہی ساتھ سحر کے انقلاب عین اور قلب حقیقت یا نہین
جو کوئی کہتا ہی کہ وہ تخیل محض ہے منع کرتا ہی اُسکو اور جو لوگ کہ قائل اُسکی حقیقت کے ہین اختلاف کیا ہے
اُسمین کہ آیا مراد فقط تاثیر ہے جیساکہ تغیر دیتا مزاج کو پس ایک نوع امراض سے ہی یا منتہی ہوتا ہی یا حالہ
جیساکہ جماد حیوان ہو جاوے یا حیوان جماد اور جمہور قول اول پر ہین اور بعض کہین کہ سحر وقوع اور
اور ثبوت نہین رکھتا اور یہ سخن باطل اور مکابرہ ہے کہ کتاب اور سنت بخلاف اُسکے ناطق اور بعضے
کہتے ہین کہ زیادہ نہین تاثیر اوسکی اُسپر کہ قرآن مجید مین مذکور ہے کہ آیت یُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ
یعنے جدائی ڈالتے ہین ساتھ اُسکے مرد وزن مین اور اگر زیادہ ہوتی البتہ ذکر اُسکا قرآن مین ہوتا اور صحیح
جہتہ عقل ونقل سے وہ ہے کہ واقع ہوتا ہے اکثر اوس سے اور آیت دلالت نہین رکھتی منع زیادت پر غایب
وہ کہ قصہ ہاروت وماروت مین جو واقع تھا یہی تھا پھر زیادہ بھی ہوا ہو لیکن اوسے ذکر نہین کیا اور
سحر حیل صناعیہ سے ہے کہ حاصل ہوتا ہے ساتھ اعمال واسباب کے بطریق اکتساب کے اور اوسکا اقسام

خارق عادت سے سمجھے ہو باعتبار ظاہر کے اور اکثر وقوع اہل فسق وفساد سے ہی اور شرط ہے کہ جنب ہو وے
وطی حرام سے بلکہ ساتھ محارم کے ہو داخل ہے ایسا ہی کہا گیا ہی اور کہتے ہین کہ حبال اور عصے کہ اوپر ہاتھ
ساحرون فرعون کے حرکت کرتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام سعی اونکی خیال کرتے تھے سحر نہ تھا بلکہ عصا مجوف
تھے اور حبال چرم سے محشو ساتھ زیبق کے اور نیچے اسکے آگ افروختہ کی یا آفتاب مین چھوڑا تھا کہ زیبق جو
گرم ہو وے جنبش مین آوے اور یہ سخن غریب ہے اور حق تعالیٰ نے اُسے چند مواضع بسحر یاد فرمایا ہی اور بعض
مواضع مین سحر عظیم اور اوسکے کرنے والون کو سحرہ فرمایا پس حمل اُسکا اوپر اُسکے تمویہ اور تخیل کے بعید معلوم ہوتا ہے
مگر وہ کہ مراد سحر قرآن مین بمعنی لغوی ہین معنی عجیب اور حمل اوپر حقیقت سحر کے ادخل ہے اعجاز موسیٰ علیہ السلام
مین مگر وہ کہ بنقل صحیح ثابت ہوا ہو کہ واقع ایسا تھا واللہ اعلم اور بنقل ثابت ہوا ہی کہ یہود نے سحر کیا آنحضرتؐ کو
اور تاثیر اوسکی ذات جلیل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ظاہر ہوئی عروض نسیان اور تخیل اور ضعف قوت
جماع اور امثال اُسکے اور وقوع اوس حادثہ کا بعد از رجوع حدیبیہ سے تھا ذی الحجہ آخر سن سادس مین اور مدت
بقای اس عارضہ کی ایک قول مین چالیس دن اور ایک روایت مین چھ مہینے اور ایک مین ایک سال ہے حافظ ابن حجر نے کہا
کہ یہ روایت صحیح و معتمد ہی اور غالباً قوت وزور اُسکا چالیس دن تھا اور وجود آثار وبقایا اسکا اول سے آخر تک
تا مدت مدید ممتد رہا تا ایک رات پاس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے تھے دعا فرمائی بہت اور کہا یا عائشہ
آگاہی رکھتی ہے تو اُسکی کہ فتوی دیا مجھے خدائے تعالیٰ نے جس چیز مین کہ اُس سے فتوی طلب کیا مینے یعنے اجابت
کیا وہ جو مینے سوال کیا اُس سے فرمایا آئے میرے پاس دو مرد اور بیٹھے ایک اون دو سے نزدیک سر میرے کے اور
دوسرا نزدیک پانوؤن کے پس کہا ایک نے اون دو مرد مین سے اپنے یار کو کیا حال ہی اس مرد کا اور درد اُسکا کیا ہے
کہا مطبوب ہی یعنے مسحور اور طب لغت مین بمعنی سحر مستعمل ہے کہا کہ سحر کیا ہے اوس سے لبید بن اعصم یہودی
نے کہا کس چیز مین سحر کیا ہے کہا مشط اور مشاطہ مین اور مشط بضم شین شانہ اور مشاطہ بضم میم وہ کہ بال کہ
گرتے ہین سر اور ریش سے ساتھ شانہ کرنے کے اور وعاے شگوفہ نخل تر مین - کہا کہان رکھا ہی اُسکو
کہا بیر ذروان مین اور وہ بذال معجمہ مفتوحہ نام ایک چاہ کا ہی کہ اُسمین پنہان کیا تھا اور ایک روایت مین
بیر اروان ہاتف اور کہا ہے کہ یہ صحیح تر ہے پس آنحضرتؐ ساتھ چند اصحابؓ کے اوس چاہ پر تشریف
لیگئے اور فرمایا یہی چاہ ہے کہ دکھایا مجھے اور پانی اُسکا سرخ تھا گویا حنا گھولی تھی اور روس
اسکے نخلون کے مثل روس شیاطین پس نکالا اوس چاہ سے وہ سحر ایسا ہی آیا ہے صحیحین مین
اور ایک روایت مین بخاری سے آیا ہے کہ کہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیون فاش
نہین کرتے تم اوسکو یا رسول اللہ اور رسوا نہین کرتے اونکو جنھون نے یہ کام کیا ہے فرمایا
خوش نہین رکھتا مین کہ پراگندہ کرون لوگون پر شر خدا تعالے نے مجھے شفا دی پھر کیا کام کہ فاش کرون
اور شر اُسکا اوٹھاؤن مین اور حدیث ابن عباس مین نزدیک بیہقی کے دلائل النبوۃ مین

بسند ضعیف لایا ہے کہ پایا اوس مین ایک ڈورا کہ اوس مین گیارہ گرہ تھین اور نازل ہوا سورۂ فلق
اور ناس ہر آیت کہ پڑھتے تھے ایک گرہ اوس سے کھلتی تھی اور ابن سعد ساتھ دوسری سند کے
لایا ہے کہ بھیجا آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ اور عمار رضی اللہ عنہما کو پس پایا طلعہ نخل کو کہ اوسمین گیارہ
گرہ باندھی تھین اور ایک روایت فتح الباری مین ذکر کیا ہے کہ نیچے اوترا ایک مرد اور پایا طلعہ نخل کو
اوس مین تمثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موم سے بنا کر اوسمین سوئیان چبھا کر اور ڈورا اوسمین
گیارہ گرہ لگائین پس نازل ہوئے جبرئیل ساتھ معوذتین کے جو آیت کہ پڑھتے تھے ایک گرہ کھل
جاتی تھی اور ہر سوزن کہ کھینچتے تھے درد تسکین پاتا تھا اور راحت پیدا ہوتی تھی اور آیتین ان دونون
سورتون کی بھی گیارہ ہین ہر آیت پر ایک گرہ کھلتی تھی اور بعضے متصوفہ نے کہا ہے کہ سلوک کیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس قضیہ مین مسلک تفویض و تسلیم مین خاص امر پروردگار کو
اور صبر کیا طلب اجر مین اس بلا پر اور جب تمادی کی اس عارضہ نے ڈرے ضعف طاعت اور
تمشیت امر دعوت اور ابلاغ اوسکے سے کہ مبادا قصور اور فتور واقع ہو توجہ کی بجناب الٰہی اور
دعا پس اشارہ پایا ساتھ دوا کی اور معالجہ کے ساتھ علاج حسی اور روحانی کے روحانی خود
یہ تھا کہ منزل ہوئین اوس پر معوذتین اور حسی وہ تھا کہ حجامت سر فرمایا اور صاحب سفر السعادت
نے کہا ہے کہ جو کوئی دین اور ایمان سے حظ نہ رکھے یہ بات کہے کہ حجامت ایک قسم ہے
استفراغ سے ساتھ علاج سحر کے کیا مناسبت رکھے اور اوسے دفع کیونکر ہے اس
علاج کا انکار کرتا ہے جواب دینا چاہیے کہ اگر کفار اطبا مثل جالینوس اور ارسطاطالیس
نقل کرتے البتہ انکار نہ کرتے بعضے کہتے جو انھون نے حکم کیا ہے لابد بوجہ اور حکمت ہوگا
یہ بات فعل آنحضرت ﷺ مین اولی اور انسب ہے بعد ازان اشارہ کرتا ہے ساتھ معقولیت
حکمت کے نفع حجامت مین بیچ دفع سحر کے اور کہتا ہے جو مادہ سحر کا بسر مبارک پہونچا تھا
یعنے قوی دماغیہ مین تاثیر کی تھی ایسا تخیل تھا کہ چیز کردہ نہ کردہ اور چیز نہ کردہ کردہ متخیل ہوتی تھی
اور یہ تصرف ہے ساحر سے طبیعت اور مادۂ وسوی مین تا اوس مادہ نے اوپر بطن مقدم
دماغ کے غلبہ کیا اور مزاج اوسکا طبیعت اصلی سے پھرا اسواسطے کہ سحر مرکب ہے تاثیر ارواح
خبیثہ جن اور شیاطین سے اور خباثت نفوس بشری اور انفعال قوی طبیعیہ بدنیہ کا اون تاثیرات
سے یعنے جو تاثیر سحر کی بدن اور روح حیوانی مین ہے کہ مادہ اوسکا دموی ہے کہ بعد انضمام
اوسکے تجویف قلب مین ایک بخار لطیف بطون دماغ مین متصاعد ہو کر حامل قوای دماغیہ کا ہوتا ہے
اور ساتھ تاثیر اور تصرف سحر کے مزاج اوسکا محل تضرر اور خارج طبیعت اصلی سے ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ استعمال
حجامت اوس محل مین کہ ساتھ سحر کے متضرر ہوا ہو غایت حکمت اور نہایت حسن معالجہ ہووے

اور بعض متاخرین نے انکار کیا ہے وقوع تاثیر سحر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور گمان کیے ہین کہ یہ موجب انحطاط مرتبہ شریف حضرت کا اور موجب تشکیک کا نبوت مین ہے اور جو چیز موجب اسکی ہووے وہ باطل ہے اور موجب عدم وثوق بشریعت ہے اسواسطے کہ احتمال رکھے اس تقدیر پر کہ تخیل کرتے ہون کہ مین جبرئیل کو دیکھتا ہون اور حقیقت مین وہ جبرئیل نہووے اور خیال فرماتے ہون کہ وحی کیا گیا ہوا اور واقع مین ایسا نہوا اور تاثیر سحر ناقصون مین ہوتی ہے نہ ارباب کمال مین اور یہ سخن مردود ہے اسواسطے کہ برہان قائم ہوا ہے اوپر صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوی نبوت مین اور وہ جو پہونچایا جانب خدای عزوجل سے اور اوپر عصمت حضرت کے تبلیغ مین معجزات باہرہ شاہد ہین اور وہ جو متعلق ہے ساتھ بعض امور دنیویہ کے کہ بعثت اور رسالت حضرت کی اسواسطے نہین اگر امراض بدنیہ سے کہ لوازم بشریہ سے ہین کوئی چیز لاحق اور عارض ہو محل عصمت امور دین مین نہین ہو سکتی اور بالجملہ وہ جو حفاظ آنحضرت سے منقول ہین اسمین کچھ خلاف اور اختلاف واقع نہین کہ موجب منقصت کا ہووے بلکہ ظہور تاثیر سحر کا حضرت مین دلائل ثبوت حضرت سے ہے اور دال انکے صدق پر اسواسطے کہ کفار انھین ساحر کہتے تھے اور امور مقررہ سے ہے کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور اظہار تاثیر سحر کا حضرت مین واسطے حکمت اور مصلحت کے ہے اور قول انکا کہ تاثیر سحر مخصوص ساتھ ناقصون کے ہے یہ قول کلی نہین شاید کہ کاملون مین بھی واسطے کسی مصلحت اور حکمت کے ظاہر ہووے اور احادیث صحیحہ اس باب مین وارد ہین کہ قابل انکار نہین واللہ اعلم اور جاننا چاہیے کہ رقی اور تعویذات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہین استیفا انکا احاطہ تحریر سے خارج ہے جن امراض کے ساتھ ابتلا کثیر الوقوع ہے اور رقی اور تعویذات ان مین اشہر واکثر ہین تیمنا اور تبرکا مذکور ہوتے ہین وباللہ التوفیق از انجملہ رقیہ یمین ہے اور رقیہ اسکے بھی بہت ہین اور بزرگترین رقیون کا اسلیے اور تمام بلاؤن اور امراض و آفات کی قرات سورہ فاتحہ اور معوذتین اور آیت الکرسی ہے اور یہ دعا کہ اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءك شفاء لا يغادر سقما یہ دعوت حضرت سے تھے جمیع امراض وآلام اور اوجاع کے لیے اور از انجملہ اعوذ[۵۲] بكلمات الله التامات من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون[۵۳] اللهم انی اعوذ بوجهك الكريم بكلماتك التامات من شر ما انت آخذ بناصيتها اللهم انت تكشف المأثم والمغرم اللهم انه لا يهزم جندك ولا يخلف وعدك سبحانك وبحمدك اور از انجملہ اعوذ[۵۴] بوجه الله العظيم الذي ليس شيء اعظم منه بكلمات الله التامات التي

۵۲ پناہ لیتا ہون ساتھ کلمون تمام خدا کے غضب اور عذاب اسکے سے اور بدی بندون اسکے سے اور ایذا رسانی شیاطین سے اور حاضر ہونے انکے سے ۱۲

۵۳ اے پروردگار برستی مین پناہ لیتا ہون ساتھ وجہ کریم تیرے ساتھ کلمات تیرے پورے تیرے ایذا اور بدی اوس چیز سے کہ تو پکڑنے والا ہے اوسکی پیشانی کا ہے اے پروردگار خدایا تو کھولتا اور دور کرتا ہے گناہون اور قرض کو پروردگار خدایا نہین ہزیمت دیا جاتا لشکر تیرا اور نہین خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا منزہ اور پاک جانتے ہین ہم تجھے اور شکر گذار تیرے ہین ہم ۱۲

۵۴ پناہ لیتا ہون ساتھ وجہ خدا سے بزرگ کے کہ نہین کوئی چیز بزرگ اوس سے اور ساتھ کلمون تمام خدا کے کہ نہین چھوڑتا انکو ۱۲

۵۵ دور کر خوف کو اے رب لوگون کے اور شفا دے تو ہی شافی نہین شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چھوڑے کوئی بیماری ۱۲

لا یجاوزھن بر ولا فاجر و باسماء اللہ الحسنیٰ ما علمت منھا و مالم اعلم من شر ما خلق و ما ذرا و
ما برا و من شر کل شر لا اطیق شرہ و من شر کل ذی شر ربی اخذ بنا صیتھا ان ربی علیٰ صراط مستقیم اور از انجملہ
ہی اللّٰھم انی علیک توکلت و انت رب العرش العظیم ما شاء اللہ کان و ما لم یشاء لم یکن و لا حول و لا قوۃ الا باللہ
اعلم ان اللہ علیٰ کل شئ قدیر ان اللہ قد احاط بکل شئ علما و احصیٰ کل شئ عددا اللّٰھم انی اعوذ بک من
شر نفسی و من شر الشیطٰن و شرکہ و من کل دابۃ انت اخذ بنا صیتھا ان ربی علیٰ صراط مستقیم اور از انجملہ
تحصنت بالذی لا الٰہ الا ھو الحی و الٰہ کل شئ اعتصمت بہ و ھو ربی و رب کل شئ و توکلت
علی الحی الذی لا یموت و استدفعت الشر بلا حول و لا قوۃ الا باللہ حسبی اللہ و نعم الوکیل حسبی الرب
من العباد حسبی الخالق من المخلوقات حسبی الرازق من المرزوقات حسبی الذی ھو حسبی الذی بیدہ ملکوت
کل شئ و ھو یجیر و لا یجار علیہ حسبی اللہ و کفی سمع اللہ لمن دعی لیس وراء اللہ مرمی حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ
توکلت و ھو رب العرش العظیم اور کہا ہی کوئی ان دعوات کو تجربہ کرے بزرگی و قدر جانے اور از انجملہ رقیہ جبرئیل علیہ السلام
ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو رقیہ کیا صحیح مسلم مین روایت ہی۔ بسم اللہ ارقیک من کل شئ یؤذیک و من شر کل
نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک رقیہ وجع جسد صحیح مسلم مین عثمان بن ابی العاص سے آیا ہی
کہ اُسنے شکوہ کیا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے درد کا پاتا تھا اپنے تن مین اُس سے پھر جبکہ اسلام لایا کہا اُسسے آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ و سلم نے رکھ اپنا ہاتھ اُس جگہ پر کہ درد کرتی ہی بدن تیرے سے اور کہہ بسم اللہ تین مرتبہ اور کہہ سات مرتبہ اعوذ بعزۃ اللہ
و قدرتہ و من شر ما اجد و ما احاذر رقیہ ترس بیخوابی شکوہ کیا خالد نے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے اور کہا یا رسول اللہ
نیند نہین آتی مجکو رات کو پس کہا آنحضرت نے جب آوے تو جا کے خواب مین کہہ اللّٰھم رب السمٰوات السبع و ما اظلت و رب الارضین
و ما اقلت و رب الشیٰطین و ما اضلت کن لی جارا من شر خلقک کلھم جمیعا ان یفرط علی احد منھم و ان یطغی عز جارک
و جل ثناءک و لا الٰہ غیرک رقیہ دعاء الکرب و اللّٰھم لا الٰہ اللہ العظیم الحلیم لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم
لا الٰہ الا اللہ رب السمٰوات و الارض رب العرش الکریم روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور روایت کیا ہی ابوداؤد نے
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دعوات الکرب اللّٰھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین و اصلح لی شانی
کلہ لا الٰہ الا انت اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ مین ابن مسعود سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا نہ پہونچے کسی بندے کو اندوہ و غم اگر کہے

اللهم انی عبدک و ابن عبدک و ابن امتک ناصیتی بیدک ماض فی حکمک عدل فی قضاءک اسئلک بکل اسم هو لک سمیت به نفسک او انزلته فی کتابک او علمته احدا من خلقک او استاثرت به فی علم الغیب عندک ان تجعل القرآن العظیم ربیع قلبی و نور بصری و جلاء حزنی و ذهاب همی اور ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو کوئی لازم پکڑے استغفار کو کردا نے خدا تعالی اسکے لیے ہر ہم سے مخرج اور ہر ضیق سے مخرج اور رزق دیوے اسکو اس جگہہ سے کہ گمان نہین رکھتا اور بھی ابن عباسؓ سے آیا ہی کہ کہا جسکو ہموم کثیرہ لاحق ہون چاہیئے کہ بہت کہے لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور صحیحین مین آیا ہی کہ ایک خزانہ ہے خزانون بہشت سے اور ترمذی لایا ہی کہ وہ ایک باب ابواب جنت سے اور بعض آثار مین آیا ہی کہ نہین اترتا کوئی فرشتہ آسمان سے اور نہین جاتا مگر ساتھ لا حول و لا قوۃ الا باللہ کے اور مشائخ نے کہا کہ نہین کوئی چیز اعوان اوپر عمل اس کلمہ سے اور آیا ہی کہ جو کوئی پڑھے آیۃ الکرسی اور خواتیم سورہ بقرہ نزدیک کرب کے فریاد رسی کرے اسکی خدا تعالی اور حدیث سعد بن ابی وقاص مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا البتہ جانتا ہون مین ایک کلمہ کہ نہ کہے اسکو مکروہ مگر وہ کہ کشایش دیوے اسکے لیے حق تعالی اور وہ کلمہ ہی برادرم یونس علیہ السلام سے ہے کہ ندا کی ظلمات مین اور کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین نہین کوئی معبود مگر تو پاکی یاد کرتا ہون مین تجھے بدرستی کہ ہوا مین ظلم کرنیوالون سے اور ترمذی کے نزدیک آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا نکرے ساتھ اسکے مرد مسلمان ہرگز کسی چیز مین مگر مستجاب کیجاوے ہر دعا اسکی اور ایک روایت مین آیا ہی اسئلک تمام العافیۃ و اسئلک دوام العافیۃ و اسئلک الغنی عن الناس و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور مانگتا ہون مین تجھسے پوری عافیت اور مانگتا ہون مین تجھسے ہمیشگی عافیت اور مانگتا ہون تجھسے شکر اوپر عافیت کے اور مانگتا ہون مین تجھسے بے نیازی لوگون سے اور نہین بازگشت اور نہ قوت مگر ساتھ اللہ برتر بزرگ کے قصہ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ آیا ایک مرد پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ پشت دی اور منہ پھیرا دنیا نے مجھسے فرمایا تو کہان ہی صلوۃ ملائکہ اور تسبیح خلائق کہ بسبب اسکے رزق دیا جاتا ہی انکو کہہ نزدیک طلوع فجر کے سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ پاک و منزہ جانتا ہون مین خدائے بزرگ کو اور ساتھ حمد اسکی کے طلب آمرزش کرتا ہون مین اللہ سے آویگی تیرے پاس دنیا خوار اور رام گئے وہ مرد اور دیر لگ ایک مدت اور پھر آیا اور کہا یا رسول اللہ متوجہ ہوئی دنیا میری طرف نہ جانون کہ کہان رکھون اسے

[illegible]

اور اس کلمہ کو سلسلہ کبرویہ یعنی نجم الدین کبری مین درمیان سنت اور فرض فجر کے پڑھتے ہین اور اگر ضم کرین اسکے ساتھ لاحول ولا قوۃ الا باللہ جیسا کہ حدیث مین آیا ہی سبب مغفرت سب گناہونکا ہے اور یہ سبب وسعت رزق کا ہے اسواسطے کہ سعاصی موجب ضیق رزق اور ہم و غم کے ہین جیسا کہ گذرا اور اس جگہ ایک رد ہی کہ اسکا کیمیا ہے مشائخ نام رکھا ہے اور مجرب ہے بعد سلام نماز جمعہ کے پہلے اوس سے کہ پھیرے پانون اپنے اس موضع سی کہ تشہد مین کہے ہین فاتحۃ الکتاب سات مرتبہ اور قل ہو اللہ سات مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق سات بار اور قل اعوذ برب الناس سات مرتبہ اس مقدار حدیث میں واقع ہوا ہی واسطے غفران گناہ پچھلے گناہون کے اور مشائخ بعد ازان اس دعا کو پڑھین کہ آثار مین آیا ہی سات بار اللھم یا اللہ یا غنی یا حمید یا مبدی یا معید یا رحیم یا ودود اغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک وبفضلک عمن سواک رقیہ اطفاء حریق طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اذا رأیتم الحریق فکبروا فان التکبیر تطفئہ یعنی جب دیکھو تم آگ لگی ہوئی پس تکبیر کہو تم پس پس بدرستی کہ تکبیر بجھاتی ہے آگ کو مجرب ہے اور وجہ بجھانے تکبیر مین حریق کو یہ بیان کیا ہی کہ نار مادۂ شیطان سے ہے کہ پیدا کیا گیا ہی اس سے اور ہی اسمین افساد عام کہ مناسب شیطان اور اسکے فعل کا ہے اور آتش بالطبع چاہتی ہے علو اور فساد کو اور شیطان ہلاک بنی آدم کو پس آتش اور شیطان ہر ایک چاہتے ہین مین فساد کو اور کبریائی حق تعالی قمع کرتی ہے شیطان اور اسکے فعل کو پس اسی جہت سے تکبیر کیا اثر ہے اطفاء حریق مین اور نہین قائم و ثابت اور رہتے کبریائی حق کی کوئی چیز پس جب ہے تکبیر مسلم اپنے پروردگار کو اطفا کرتا ہی نار کو رقیۃ الصرع کہا ہی کہ صرع ایک تصرف ارواح خبیثہ ارضیہ سے ہی اور دوسری اخلاط ردیہ سے اس قسم ثانی مین اطبا نے تکلم کیا ہی لیکن علاج کا ارواح خبیثہ سے ساتھ رقیون کے ہوتا ہے اور معالجہ اسکا محاربہ ہی اور محارب کو ضرور ہی کہ سلاح اسکی ثابت اور سالم اور بازو اوسکے قوی ہون یہان تک کہ بعض معالجین سے وہ تھا کہ اکتفا کیا بقول اخرج منہ کرتا تھا بقول بسم اللہ یا بقول لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور تھے آنحضرت کہ کہتے تھے اخرج عدو اللہ انا رسول اللہ یعنی نکل دشمن خدا سے مین رسول اللہ کا ہون اور بعض معالجہ کرتے تھے ساتھ آیۃ الکرسی کے اور امر کرتے تھے مصروع کو ساتھ کثرت آیۃ الکرسی اور معوذتین کے اور بعض نے پڑھنا محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار آخر سورہ یعنے محمد فرستادہ خدا ہین اور جو لوگ اون کے ساتھ ہین سخت ہین اور کفار کے اور یا سوگند ساتھ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفع مین تجربہ کیا ہے رقیہ صداع روایت کیا ہے حمیدی نے طب مین یونس بن یعقوب سے اور اوس نے عبداللہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعوذ فرماتے تھے صداع سے ساتھ قول اپنے کے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار یعنے ساتھ نام خدا کے کہ روزی دہندہ اور بخشندہ ہے اور ساتھ نام اللہ بزرگ کے اور پناہ لیجاتا ہون مین ساتھ نام خدائے بزرگ کے بدی ہر رگ جوشندہ اور بدی گرمی آتش سے رقیہ جمع النفس بیہقی لا

کہ عبداللہ بن رواحہ نے شکوہ کیا نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درد دندان کا پس رکھا دست مبارک اپنا حضرتؐ نے رخسار اوسکے پر جسطرف درد تھا اور کہا سات بار اللهم اذهب عنه سوء ما يجد وفحشه بدعوة نبيك المكين المبارك عندك یعنے یا اللہ دور کر اُس سے برائی اوس چیز کہ پاتا ہی اور زشتی اُسکی ساتھ دعا اور پکارنے پیغمبر اپنے کے کہ صاحب منزلت اور مرتبت ہے برکت دیا گیا نزدیک تیرے پس شفا دی اُسے خدا تعالی نے پہلے جانے حضرتؐ سے اور روایت کیا ہی حمیدی نے کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام آئین حضرتؐ پاس اُس حال مین کہ شکایت کرتی تھین درد کی کہ پاتی تھین اپنے دندان مین پس لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبابہ یمنی اپنی کو اور رکھا اوپر سن موجعہ کے اور کہا بسم الله الرحمن الرحيم وبالله اسئلك بعزتك وجلالك وقدرتك على كل شئ فان مريم لم تلد غير عيسى من روحك وكلمتك ان تكشف ما تلقى فاطمة بنت خديجة من الضر كله پس آرام پایا اُس درد سے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رکھتی تھین اور مواہب مین کہا ہی کہ نوادر اعمال سے کہ شایع اور ذائع ہے ہمارے شیخ محب طبری انار اللہ برہانہ کے مین نے یکھا مین نے اُسکو کہ کیا بار ہا اور رکھا اپنا ہاتھ اوپر سر اوس شخص کے کہ درد کرتا تھا دانت اوسکا اور پوچھا اُس سے نام اُسکا اور اوسکی مان کا اور پوچھا چند مدت چاہتا ہی کہ دانت تیرا درد نہ کرے پانچ یا سات یا نو سال بعدد طاق پس اٹھاتا ہاتھ اپنا مگر وہ کہ ساکن ہوتا درد اُسکا اور مکث کرتا مدت مذکورہ بقدر یکہ درد نہ کرتا اور یہ امر شائع اور مشتہر ہوا اُس سے لیکن کوئی دعا معین نہ کر نہین کی ظاہر ایسی دعا ماثور مذکور ہوگی یا توجہ کرتا تھا اور پیش خود کوئی دعا پڑھتا تھا واللہ اعلم اور کہا صاحب اہتدا نے وہ جو تجربہ کیا گیا ہی وہ ہی کہ لکھے جس رخسار کی طرف درد ہی بسم الله الرحمن الرحيم قل هو الذي انشأكم وجعل لكم السمع والابصار والافئدة قليلا ما تشكرون اور اگر چاہے لکھے وله ما سكن في الليل والنهار وهو السميع العليم رقیۃ عسر البول روایت کیا ہی نسائی نے ابی الدردا سے کہ آیا اُنکے پاس ایک مرد اور کہا کہ میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا ہی اور پہونچا ہی اُسکو حصاۃ البول پس تعلیم کیا اُسے ابو الدردا رضی اللہ عنہ نے رقیہ کہ سنا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ربنا الذي في السماء تقدس اسمك امرك في السماء والارض كما رحمتك في السماء فاجعل رحمتك في الارض واغفر لنا ذنوبنا وخطايانا انت رب الطيبين فانزل شفاء من شفائك ورحمة من رحمتك على هذا الوجع فيبرئ اور امر کیا اوسکو کہ رقیہ کرے ساتھ اس دعا کے پس رقیہ کیا اُسکے ساتھ اور تندرست ہوا اور یہ رقیہ شکایت عام مین کہ ہر مرض کے واسطے کرین یہی پایا ہی حدیث ابی الدردا سے رقیۃ الحمی روایت کیا ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ صدیقہ

[illegible]

پاس اور وہ دشنام دیتی تھین تب کو فرمایا آنحضرت صلعم نے دشنام نہ دو تپ کو کہ وہ مامور ہی ولیکن اگر چاہو تو تم
سکھاؤن مین تمکو کلمات کہ جب کہو تم اون کلمات کو لیجاوے خدا تعالیٰ کہنے تمھارے سے پس سکھائی
انکو وہ کلمات اور فرمایا کہ اللھم ارحم جلدی الرقیق وعظمی الدقیق من شدۃ الحریق یا ام
ملدم ان کنت امنت باللہ العظیم فلا تصدعی الراس ولا تنتنی الفم ولا تاکلی اللحم
ولا تشربی الدم وتحولی عنی الی من اتخذ مع اللہ الھا آخر کہا عائشہ رضہ نے پس کہا اون لوگون نے
ان کلمات کو کہ سکھایا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس گئی تپ جیسے صاحب مواہب کہتا ہی مجرب ہی
یہ رقیہ جیسا کہ دیکھا مین نے بخط شیخ اپنے کہ اور لفظ اسکے یہ ہین اللھم ارحم عظمی الدقیق وجلدی الرقیق واعوذ بک
من فورۃ الحریق یا ام ملدم ان کنت امنت باللہ والیوم الآخر فلا تاکلی اللحم ولا تشربی الدم ولا تفوری
علی الفم وانتقلی الی من یزعم ان مع اللہ الھا آخر فانی اشھد ان لا الہ الا اللہ محمد عبدہ ورسولہ حمی شانہ کی
جیسا ذکر کیا ہی صاحب امداد نے اوپر تین پارہ کاغذ باریک کے بسم اللہ فرت بسم اللہ مرت بسم اللہ قلت اور دیوے
ہر روز ایک رقعہ کو اور ڈالے دستے مین اور نگل جاوی ساتھ پانی کے اور لکھنے قرآن اور اسکے پینے مین واسطے شفا کے
سلف سے رخصت ہی جیسا کہ گذرا اور ابن الحاج سے مدخل مین نقل ہے کہ شیخ ابو محمد مرجانی ہمیشہ لکھتے تھے اوپر پارہ ہا
کاغذ کے واسطے تپ وغیرہ کے اور رکھ چھوڑتے تھے ایک گوشہ مین پس جسکو ہوتا تھا کچھ لیتا ایک پارہ اوس سے اور استعمال
کرتا اور شفا پاتا ساتھ اذن حق جل وعلا کے اور اوس پر دعا لکھتے تھے الذی لم یزل ولا یزال یزیل الزوال وھو لا یزال
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین رقیہ
خراج صاحب زاد المعانی نے کہا ہی کہ لکھی اوسپر یہ آیت ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفھا ربی نسفا فیذرھا
قاعا صفصفا لا تری فیھا عوجا ولا امتا مجرب ہی رقیہ عسر ولادت اور اس چیز سے کہ مجرب ہی عسر ولادت
ایک چیز ہے کہ روایت کی گئی ہے عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل سے کہا دیکھا مین نے اپنے باپ کو لکھتے تھے اوس وقت
کہ دشوار ہو کسی عورت پر ولادت جام سفید یا چیز لطیف مین حدیث ابن عباس لا الہ الا اللہ
الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین کانھم یوم
یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحھا

[illegible]

نہین کوئی معبود مگر خدا بردبار بخشندہ منزہ اور پاک ہی خدا پروردگار عرش بزرگ کا شکر اور سپاس اُس خدا کو کہ پروردگار
عالم کے لوگون کا گویا وہ جب دیکھینگے وہ چیز کہ وعدہ دیے گیے ہین نہ درنگ دمہلت کرین مگر وقت عشا یا چاشت
اُسکی + خلال نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابوبکر مروزی نے کہ آیا امام احمد باس پاس ایک مرد کہا یا ابا عبداللہ لکھو کوئی چیز ایک عورت کے
لیے کہ سخت ہوئی اُسپر ولادت مدت دو دن سے کہا کہ اُسکو کہ لاوے جام واسع اور زعفران کہا خلال نے دیکھا مین نے
اُسکو کہ لکھا تھا بہتون کے لیے اور مدخل مین کہا ہی کہ لکھے کورے باسن مین اخرج ایھا الولد من بطن ضیقۃ الی سعۃ
ھذہ الدنیا اخرج بقدرۃ الذی جعلک فی قرار مکین الی قدر معلوم انزلنا
ھذا القرآن علی الرایۃ الی آخر سورہ وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ
للمومنین ہوے اُسکو عورت اور جھاڑے اپنی منھ پر کہا شیخ جرجانی نے لیا مین نے یہ رقیہ بعضے بزرگون سے
اور نہ لکھا مین نے اُسے کسی کے لیے مگر وہ رستگاری پائی اُسے مدہم اور روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے کہا
گذرے عیسیٰ علیہ السلام اوپر ایک عورت کی حالانکہ معترض زمین پر پڑی تھی اور بچہ اُسکے پیٹ مین پس کہا
اُس عورت نے اے روح اللہ دعا کر میرے لیے کہ چھڑوادے خدا مجھے اِس محنت سے کہ مین جسمین گرفتار ہون
پس کہا عیسیٰ علیہ السلام نے یا خالق النفس ویا مخلص من النفس ویا مخرج النفس
من النفس خلقھا یعنی اے پیدا کرنے والے نفس کے اور چھڑانے والے نفس کے نفس سے اور اے برآرندہ
نفس کے نفس سے رہائی دے اُسے + پس ڈالا اُس زن نے ولد کو اور اُسیکی کہا شیخ جرجانی نے جسکی عورت کی
دشوار ہو ولادت لکھے اُسکے لیے رقیہ رعاف اور اُس چیز سے کہ تجربہ کیا گیا ہی رعاف کو لیے وہ کہ لکھا
جاوے ہاتھ سے پیشانی مرعوف پر وقیل یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض
الماء وقضی الامر یعنی اور کہا گیا اے زمین نگل جا پانی اپنا اور اے آسمان بند ہو اور کم کیا گیا پانی
اور جاری کیا گیا حکم - اور جائز نہین کتابت اُسکی ساتھ خون رعاف کے جیسا کہ بعضے جہال کرتے ہین بسبب
کہ خون نجس ہے پس نہین جائز کہ لکھا جاوے ساتھ اُسکے کلام اللہ رقیہ واسطے ہر درد کے ابان بن عثمان
انھون نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
تھے جو کوئی کہے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم
بنام خدا ایسا خدا کہ نہین ضرر کرتی ساتھ اُسکے کوئی چیز نہ زمین اور نہ آسمان مین اور وہ سننے والا
جاننے والا ہی + تین بار وقت شام کے نہ پہونچی اُسے کوئی بلا ناگہانی صبح تک اور اگر صبح کو کہے نہ پہونچے
شام تک کہا راوی نے پس پہونچا ابان بن عثمان کو فالج پس نظر کیا اُسمین جسنے کہ سنی تھی یہ حدیث
بطریق تعجب اور انکار پس کہا ابان نے کیا دیکھتا ہی تو میری طرف بخدا سوگند دروغ نہین باندھا مین نے
عثمان پر اور نہ دروغ باندھا ہی عثمان نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ولیکن آج جس حالت مین کہ مین
گرفتار ہون بسبب عصیان کے کہ فراموش کیا مین نے پڑھنا اُسکا - روایت کیا اُسے ابو داود اور

ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی رقیہ کہ حاصل ہووے بسبب اُسکے معافات ستر بلا سے روایت ہی
انس بن مالک سے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم دس مرتبہ پاک کیا جاوے گناہوں سے گویا کہ ماں کے
پیٹ سے پیدا ہوا ہی اور عافیت دیا جاوے ستر بلاؤں دنیا سے کہ جنون اور جذام اور برص او رنج
اُنکے سے ہو اور ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بہت کہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اسواسطے کہ تحقیق جست ہی
کہا مکحول نے جو کوئی کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا ملجأ من اللہ الا الیہ دور کرے اُس سے
خدا تعالی سات باب ضرر سے کہ ادنی اُسکا فقر ہی اور روایت کیا ہی طبرانی نے ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قال لا حول ولا
قوۃ الا باللہ کان دواء من تسعۃ وتسعین داء ایسرہا الہم کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے کہا نہیں بازگشت اور نہیں قدرہ مگر ساتھ اللہ کے ہووے دوا
ننانوے دروں سے کہ آسان تر اُنکا اندوہ ہی اور حدیث دوسری مین بروایت ابو موسی آیا ہی
کہ جو کوئی کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہر روز سو مرتبہ نہ پہنچے اُسے ہرگز فقر اور بھی آیا ہی
جسپر رنگ اور کشش کرے رزق چاہیے کہ اکثر کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور امام جعفر بن امام
محمد باقر رضی اللہ عنہما سے اُنکو باپ اُنکے دادا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے آیا ہی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہے ہر روز و شب لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین
ہووے اُسکو امان فقر سے اور انس وحشت قبر سے اور کشادہ ہووے اُسکے لیے دروازہ غنا کا اور کشادہ
ہووے دروازہ بہشت کا اور بعض رواۃ اس حدیث نے کہا ہی اگر رحلت کریں واسطے اس حدیث کے
چین تک بہت نہووے ذکر کیا ہی اُسکو عبد الحق نے کتاب الطب النبوی مین رقیہ درد طعام روایت
کیا ہی بخاری نے اپنی تاریخ مین عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہے جسوقت طعام رکھا جاوے
بسم اللہ خیر الاسماء فی الارض والسماء لا یضر مع اسمہ داء اللہم اجعل فیہ رحمۃ وشفاء
ضرر نہ کرے اُسکو کوئی چیز رقیہ ام الصبیان امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکے یہاں پیدا ہو فرزند پس اذان کہے اُسکے گوش راست میں اور اقامت گوش
چپ مین زیان نہ کرے اُسے ام الصبیان روایت کیا اُسے ابن السنی نے اور ذکر کیا اُسے عبد الحق نے
طب نبوی مین اور ام الصبیان ایک رنج ہی کہ لاحق ہوتا ہی اولاد کو اور بسا اوقات دبا لیتا ہی اُسکو اور
گرتا ہی اُسپر اور سر تا دین مین وہ ہی کہ اول جو کہ اُسکے گوش مین آوے کلمہ شہادت ہو اور کبریا اور عظمت
اُسکی پس یہ گویا تلقین ہی اُسکو شعائر اسلام سے بوقت آنے اُسکے دنیا مین جیسا کہ تلقین کیا جاتا ہی کلمہ

توحید نزدیک خروج اُسکے دار دنیا سے اور بھی شیطان بھاگتا ہی کلمات اذان سے رُقیہ حفیظہ رمضان لا الا
لا الا الا عرك باللہ انك انت السمیع العلیم یا اللہ محیط بہ علیك وسیغلبون وبالحق
انزلناه وبالحق نزل وما ارسلناك الا مبشرا ونذیرا اور نہین بھیجا ہی تجھے مگر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا
اور بعض نسخون مین بجاے سیغلبون کے یعلمون واقع ہوا ہی اور معنی حلہ بفتحتین کی سرگشتگی اور
دہشت اور تیزی اور جد اور حرص اور پلیدی نفس اور زحمت حمار کے آئے ہین واللہ اعلم صاحب مواہب
کہتا ہی ہمارے شیخ سے مشہور ہوا ہی بلاد یمن اور مکہ اور بصرہ اور مصر و مغرب اور سب شہرون مین کہ حفیظہ
رمضان ہر نگاہ رکھتا ہی غرق و حرق و برق اور تمام آفات سی اور لکھا جاتا ہی آخر جمعہ مین رمضان سے
اور سب لوگ اُسے لکھتے ہین جسوقت کہ خطیب خطبہ پڑھتا ہی اوپر منبر کے اور بعضے بعد نماز عصر کے اور کہا ہی
کہ یہ بدعت ہی نہین اصل اُسکی اگرچہ واقع ہوا ہی کلام غیر واحد مین اکابر سے اسکا ورود حدیث ضعیف مین
اور تھے حافظ ابن حجر۔ انکار کرتے تھے اسکو جدا یعنی بہت یہانتک اثناے خطبہ مین منبر پر کھڑے ہوے جب دیکھتے
کہ لکھتا ہی اسکو کہتے تھے نہیك اللہ ما ھذہ البدعۃ زجر شنت کیجیو تجھے خدا یہ کیا بدعت ہی آخر ہوا کلام صاحب
مواہب کا وصل و لیکن طب آنحضرت صلعم ساتھ ادویہ طبیہ کے بہت ہی اور اکثر امراض مین واقع ہی اور ظاہر ہی
کہ طب آنحضرت صلعم ساتھ وحی کے ہو اگر بعض مواضع مین بقیاس اور اجتہاد اور تجربہ کے بھی ہو بعضی جگہ اور
ہمنے اقتصار اوپر ادویہ روحانیہ کے کیا بجہت ہونے انکے اتم اور اعلی اور اخص اور اکمل لیکن وہ حدیث کہ
باب غسل مین در باب علاج اسہال العسل واقع ہی اسجگہ کلام ہی نقل کرین ہم اُسکو صحیحین مین حدیث ابی
سعید خدری سے آیا ہی کہ آیا ایک مرد پاس آنحضرت صلعم کے اور کہا بھائی میرا شکایت کرتا ہی شکم اپنے سے
اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جاری ہی شکم اُسکا پس امر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو ساتھ پلانے
شہد کے پس پلایا اُسکو شہد پس زیادہ ہوا استطلاق یعنی روانگی شکم پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سچ کہا ہی حقتعالی نے اور دروغ کیا شکم بھائی تیرے نے اور روایت مسلم مین آیا ہی کہ تین بار امر کیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ پلانے شہد کے پس آیا وہ مرد چوتھی بار پس فرمایا آنحضرت صلعم نے ساتھ پلانے
شہد کے پس زیادہ ہوا استطلاق اور روایت احمد مین آیا ہی کہ مرتبہ چہارم مین ساتھ پلانے شہد کے امر کیا
تندرست ہوا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتبہ چہارم مین صدق اللہ وکذب بطن اخیك سچ کہا
خدا نے اور جھوٹ کہا شکم بھائی تیرے نے کہا ہی کہ اہل حجاز اطلاق کرتے ہین کذب کو جانے خطا مین کذب بمعنے
یعنی خطا کی اور بنائی حقیقت اُس چیز کی کہ کہا گیا اُسکو پس معنی کذب بطنہ یعنی صلاحیت نہ رکھی قبول شفا کی
بلکہ خطا کی اُس سے کذا قیل اور امام فخرالدین رازی نے کہا ہی شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانا
ساتھ نور وحی کے کہ عسل ظاہر ہونا نفع اُس کا اور جب ظاہر نہوا فی الحال گویا جاری ہوا مجری کذب کے
اسی جہت سی اطلاق کیا گیا اُسپر لفظ کذب انتہے + اور بعض ملاحدہ نے اعتراض کیا ہی اسجگہ اور کہا ہی کہ

عسل مسہل ہے پس کیونکر کہا جاوے کسی کو کہ واقع اسہال ہے اور جواب دیا گیا ہے کہ یہ سخن اسکے قائل سے صادر
بجہل ہے اور مصدوق بل کذب بما لم یحیطوا بعلمہ کا ہے اسواسطے کہ اتفاق رکھتے ہین اطبا کہ مرض واحد
مختلف ہوتا ہے علاج اسکا باختلاف سن اور عادت اور زمان اور غذائی مالوف اور تدبیر اور قوت طبیعت کے
اور اسہال کبھی حادث ہوتا ہے ناگواری طعام سے کہ ناشی ہوتا ہے سوء ہضمی سے اور اتفاق رکھتے ہین کہ علاج
اسکا چھوڑنا طبیعت کا اسکے فعل پر ہے پس اگر محتاج ہے طرف مسہل کے امداد اور اعانت کیا جاوے اسپر اگر
علیل مین قوت ہے پس گویا یہ مراد استطلاق اسکے بطن کا شاید بدہضمی سے ہو پس امر کیا اسکو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باستعمال عسل واسطے دفع فضول کے کہ جمع ہوئی تھی نواحی معدہ مین خلاط
لزج سے کہ منع کرتے تھے استقرار غذا کو اور معدہ مین رکتے اور پڑے رہتے ہین جب لپٹ جاتے ہین انکین
اخلاط لزج فاسد کرتے ہین معدہ کو اور اُس غذا کو کہ واصل بمعدہ ہے پس دوا اُنکی باستعمال شی جالی چاہیے
کہ پاک کردے معدہ کو اخلاط سے اور نہین کوئی چیز نافع تر اس باب مین عسل سے خصوصاً اگر آمیختہ ہو
ساتھ پانی گرم کے اور تکرار امر مین ساتھ پلانے شہد کے ایک نکتہ لطیف ہے اسواسطے کہ دوا چاہیے
کہ اندازہ اور کمیت مین بحسب حال مرض کے ہووے تا اگر اُس سے قاصر آوے بکلی مرض کو زائل کرے
اور اگر زیادہ آوے قوی کو ساقط کرے اور مرض کو زیادہ اور ضرر دوسرا پیدا کرے اور جو ہر نوبت مین اتنا
شہد نہ دیا کہ مادہ مرض سے مقاومت کرے لاجرم اسہال زیادہ ہوا اور امر بادہ پلانے عسل کے
فرماتے تھے تا بقدر حاجت پہونچا اس جہت سے فرمایا صدق اللہ وکذب بطن اخیک اور یہ عبارت ہے
کثرت مادہ فاسد سے اور سب آخر مین اس قدر دیا اخراج مادہ اور دفع مین کافی اور وافی تھا نفع اُسکا
ظاہر ہوا پس قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذب بطن اخیک مین اشارہ ہے ساتھ اُسکے کہ
یہ دوا نافع ہے بقاے رنج جہت قصور دوا سے شفا مین نہین بلکہ از جہت کثرت مادہ فاسدہ کے ہے پس
اسی جہت سے امر کیا باعادہ شرب عسل کے واسطے استفراغ کے اور بعضون نے کہا ہے کہ عسل کبھی جریان کرتا ہے
بسرعت طرف عروق کے اور نفوذ کرتا ہے اُسکے ساتھ اکثر غذا اور ادرار بول کرتا ہے پس قبض کرتا ہے اور کبھی
باقی رہتا ہے معدہ مین پس برانگیختہ کرتا ہے اور لذع معدہ کو تا آنکہ دفع کرتا ہے طعام کو اور اسہال دیتا ہے بطن کو
پس انکار وصف عسل کا باسہال قصور عقل منکر سے ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وصف کرنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بیچ عسل کو واسطے اس مرد کے چار قول ہین ایک حمل کرنا آیت کا عموم پر شفا مین اور
ساتھ اسکے اشارہ کیا آنحضرت صلعم نے اپنے قول مین صدق اللہ اے رحمت فرمایا اللہ نے اپنے قول مین
وفیہ شفاء للناس یعنی شہد سے شفا ہے لوگون کے لیے پس آگاہ کیا اس حکمت پر اور تلقی بقبول کیا اسکو
پس شفا دیا گیا باذن اللہ ثانی وہ کہ وصف مذکور بنا بر الف عادت اُنکی تھا تداوی بعسل مین اندر
سب امراض کے ثالث وہ کہ اسہال بسبب ہضیہ تھا جیسا کہ گذرا - رابع وہ کہ محتمل ہے کہ امر بطبخ عسل تھا

تتمہ

پلاپش اور شراب اسواسطے کہ وہ عقد بلغم کرتا ہی پس شاید کہ اُس مردنے اول سے طبخ استعمال کیا اور قول ثانی
اور رابع ضعیف ہین اور تائید کرتے ہین قول اول کو حدیث ابن مسعود علیکم بالشفائین العسل
والقرآن یعنی اختیار کرو اور لازم پکڑو اپنے پر دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن ہی اخراج کیا اس حدیث کو
ابن ماجہ اور حاکم نے بطریق مرفوع اور اخراج کیا ابن ابی شیبہ اور حاکم نے بطریق موقوف کہ رجال اُسکے
رجال صحیح ہین اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے آیا ہی کہ جب شکایت کرے اور ایک
روایت مین جب چاہے تم میں سے کوئی شفا چاہیے کہ بخشوالے اپنی بی بی کے مہر سے کچھ چیز اور خریدے
اُسکا شہد اور لکھے آیت کتاب اللہ کو کاسہ مین اور دھووے اُسکو آب باران مین اور خلط کرے ساتھ عسل کے
شفا دیوے خدا تعالی اُسکو اور بعض علمانے اُسکی توجیہ مین کہا ہی کہ حقتعالی نے فرمایا ہی وننزل من القرآن
ماھو شفاء اور فرمایا آیت ونزلنا من السماء ماءً مبارکا یعنی اور اُتارا ہمنے آسمان سے پانی برکت
دیا گیا اور دوسری جگہ ماءً طھورًا اور آیت فان طبن لکم عن شئ منه نفسا فکلوه هنیأ مریأ
یعنی اگر دیوین تمھارے ازدواج بخوشی خاطر اپنی مہر سے کچھ پس کھاؤ اُسکو رچتا پچتا اور فرمایا باب شہد
مین فیه شفاء للناس پس جب ساتھ ان سب اسباب کے شفیع جمع ہووے امید حصول اُسکا
بفضل خدا غالب آوے وھو الشافی اللھم شفنا شفاء عاجلا بحق القرآن العظیم وبرکته نبیك
الکریم اللھم صل وسلم علیه اے اللہ شفا دے مجھکو شفا شتاب ساتھ حق قرآن بزرگ کے اور ساتھ
برکت نبی اپنے کے کریم ہی یا اللہ رحمت نازل کر اُنپر اور سلام **وصل تعبیر رویا مین آنحضرت صلی اللہ**
علیہ وآلہ وسلم سے جاننا چاہیے کہ تعبیر بمعنی تفسیر ہی عبرت الرویا بتخفیف وتشدید دونون آیا ہی اور
تشدید واسطے مبالغہ کے ہی اور رویا بضم را وسکون ہمزہ وہ جو دیکھے شخص خواب مین اور بیان حقیقت
رویا کا اوپر طریق متکلمین اور حکما کے شرح مشکوٰۃ مین کیا گیا ہی۔ یہان وہ جو اوپر طریقہ محدثین کے
کتاب مواہب مین وارد ہوا ہی ذکر کیا جاتا ہی۔ قاضی ابو بکر بن العربی نے کہ اعاظم علمار مالکیہ سے ہی
کہا ہی کہ رویا ادراکات ہین کہ پیدا کرتا ہی خدا تعالی بندہ کے دل مین اوپر ہاتھ فرشتہ یا شیطان کے
یا اُنکے حقایق یا اُنکی تعبیرات اور حاکم عقیلی نے روایت کیا ہی کہ ملاقات کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
علی رضی اللہ عنہ سے کہا یا ابو الحسن دیکھتا ہی مرد رویا پس بعض اُس سے سچا ہوتا ہی اور بعض جھوٹا فرمایا
البتہ سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے نہین کوئی عبد اور آمنہ کہ خواب کرے
پس پر ہوتا ہی ساتھ خواب کے مگر وہ کہ باہر آتی ہے اُسکی روح طرف عرش کے پس وہ کہ بیدار نہین ہوتا
پایان عرش وہ رویا ہی کہ صادق آتا ہی اور وہ کہ بیدار رہوتا ہی پاس عرش کا ذب آتا ہی اور فرہبی
اس حدیث کو صحیح نہین جانتا اور ابن حدیث لایا ہی کہ رویائے مومن ایک کلام ہی کہ کرتا ہی اُسکو پروردگار
تعالی وتقدس اور حکیم ترمذی نے کہا کہ بعض اہل تفسیر نے قول حقتعالی آیت ماکان لبشر ان یکلمه اللہ

الا وحیاً او من وراء حجاب طاہین کما ہو من وراء حجاب ای فی المنام اور خواب انبیا صلوٰۃ اللہ و
سلامہ علیہم اجمعین کا وحی ہے بخلاف غیر انکے پس وحی مین خلل نہین راہ پاتا اسواسطے کہ وہ محروس ہی
بخلاف رویا غیر انبیا کے کہ کبھی حاضر ہوتا ہو اُسکو شیطان اور بخاری مین حدیث انس سے لایا ہو کہ
رویاے حسنہ مرد صالح سے ایک جز ہو چھیالیسوین جزو نبوت سے اور یہجگہ اشکال کیا ہو کہ ہونا رویا کا جز
نبوت کیا معنی رکھے اور حالانکہ نبوت منقطع ہوگئی بموت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جواب دیے
ہین کہ رویا اگر واقع ہو نبی سے جز ہو اجزاے نبوت سے او پر مجاز کے ساتھ اعتبار تشبیہ رویاے نبوت کے
افادہ علم مین اور امام مالک سے پوچھا کہ آیا تعبیر خواب ہر شخص کر سکتا ہو کہا بہ نبوت یاری کرتا ہے
بعد ازان کہا الرؤیا جزء من النبوۃ مراد اسکی وہی تشبیہ رویا ہو ساتھ نبوت کے جہتہ اطلاع سے
اوپر بعض غیوب کی اور حدیث عائشہؓ مین آیا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ باقی نہ رہا میرے بعد مبشرات سے
مگر رویا اور قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا ہو کہ حقیقت اجزا نبوت کو نہین جانتا ملک یا نبی اور
وہ جو ارادہ کیا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی مقدار کہ رویا ایک جز ہو اجزاے نبوت سے
فی الجملہ اسواسطے کہ اسمین اطلاع ہو او پر غیب کی غیوب سے ساتھ ایک وجہ کے وجوہ سے لیکن تفصیل
نسبت مخصوص ہو ساتھ معرفت اُس شخص کے نبوت کو اور اس روایت مین بھی روایات مختلف
آئی ہین بعض مین جز پینتالیس۴۵ سے اور بعض مین ستر سے اور بعض مین چھہتر۷۶ اور بعض مین چھبیس۲۶ سے
اور بعض مین چوبیس۲۴ سے پس وثوق اُسکی صحت کا نہ رہا اور مشہور ستہ وار بعین سے اور بعضون نے
واسطے روایت مشہورہ کے ستہ وار بعین سے ایک مناسبت پیدا کی ہو اور کہا کہ حقتعالی نے
وحی بھیجی طرف اپنے پیغمبر صلعم کے چھہ مہینے منام مین بعد ازان یقظہ مین مدت حیات تک اور مدت
دور نبوت تمام تیئیس۲۳ سال ہے اور نسبت چھہ۶ مہینے کے ساتھ تیئیس سال کے نسبت ایک جز کی ہے
ساتھ چھیالیس کے اور یہ وجہ مناسب اور معقول ہو اگر ثابت ہو وحی ابتداے نبوت مین چھہ۶ مہینہ
منام مین + دوسرے جان کہ حدیث مین آیا ہو اصدق الرؤیا بالاسحار یعنی راست ترین رویا کا
وہ رویا ہو کہ دیکھے وقت سحر رواہ الترمذی والدارمی اور مسلم حدیث ابی ہریرہ سے لایا ہو کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ متقارب ہووے زمان دروغ نہووے رویا مسلم کا اور
راست ترین رویا کا تم مین سے راست ترین تمھارا ہو بات مین اور معنون اقتراب زمان مین دو
قول ہین ایک وہ کہ معنی اسکے تقارب زمان لیل ونہار ہو اور وہ وقت استواء اُن دونون کا
ایام ربیع مین ہو کہ وقت اعتدال طبائع اربع کا ہو اور یہی ہو عبارت قوم کی اور ظاہر وہ ہو
کہ ایام خریف کو بھی کہین کہ وقت تحویل میزان ہو اور وقت استواے لیل ونہار اور معبران
خواب بھی اس امر پر ہین کہ اصدق رویا نزدیک اعتدال لیل ونہار اور ادراک اثمار کے ہو

اور اس جگہہ بحث ہے اس وجہ پر کہ فائدہ تقیید کا ساتھ مسلم کے کیا ہے اسواسطے اعتدال طبایع ہر وقت
مین مسلم نہین ہے بلکہ دونون برابر ہین - جواب اُسکا وہ کہ حال کا فر کا خارج دائرۂ اعتبار سے ہے
اور اطلاق صدق کا اُسکے رویا پر ممنوع اور قول دوسرا وہ کہ مراد باقتراب زمان انتہی اُسکی مدت کا ہے
نزدیک قیام ساعت کے اور تائید کرتی ہے اُسکو حدیث ترمذی کی کہ ساتھ لفظ فی آخر الزمان لاتکذب
رویا المؤمن کے لایا ہے یعنی آخر زمانہ مین خواب مومن کا جھوٹھہ نہین ہوتا اور شیخ عبد الحق
دہلوی بخاری نے اپنے مشائخ سے سُنا ہے کہ مراد اقتراب زمان موت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد
زمان مذکور سے زمانہ مہدی علیہ السلام ہے کہ زمانہ بسط عدل اور کثرت امن اور فراخی خیر اور
رزق کا ہے اور بعض کے نزدیک زمان عیسیٰ علیہ السلام بعد قتل دجال کے اور بھی حدیث مین آیا ہے کہ
جب دیکھے کوئی تمہارا خواب مین شی محبوب پس وہ جانب خدا سے ہے چاہیے کہ حمد کرے خدائے عزوجل کی
اور تحدیث کرے وہ خواب اور اگر دیکھے شی منکر و مرغوب و ناخوش پس وہ وسوسہ شیطان سے ہے
استعاذہ چاہیے ساتھ خدا کے اُسکے شر سے اور ذکر نہ کرے اُسکا کسی کے روبرو ضرر نہین کرتا
روایت کیا اسے بخاری نے اور روایت مسلم مین آیا ہے کہ خواب بد شیطان سے ہے خبر نہ کرے اُسکی
کسی کو اور تف کرے بجانب ہاتھ بائین کے تین بار اور نعوذ بخدا اسیطان سے اور دوسری روایت مین
آیا ہے کہ سووے کروٹ بدل کر اور ایک روایت مین ہے کہ نماز پڑھے اور تحدیث نہ کرے مگر سامنے دوست کے
یا عالم ناصح کے اور پڑھے آیۃ الکرسی اور بھی آیا ہے کہ رویا اوپر پانون پرندہ کے ہے یعنی اعتبار نہین رکھتا
اور واقع نہین ہوتا تا آنکہ تعبیر نہ کیا جاوے اور جب تعبیر کیا جاوے واقع ہوتا ہے پس چاہیے کہ تعبیر
بخیر کرے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا آئی ایک عورت حضرت صلعم پاس اور عرض کیا کہ
روج میرا غائب ہے اور چھوڑا ہے مجھے حامل خواب مین دیکھتی ہون کہ ستون میرے گھر کا شکستہ ہے اور
جنی ہون لڑکا احوال کہا آنحضرت صلعم نے پھر آوے خاوند تیرا انشاءاللہ تعالیٰ صحیح اور سالم اور جنے تو لڑکا
نیکوکار - اور اتفاقاً ایسی عورت بار دیگر آئی اور حضرت صلعم کو گھر مین نہ پایا اور مین نے قصہ خواب کا اس سے
پوچھا پس آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور فرمایا بازرہ اے عائشہ اور ایسا مت کر جب تعبیر کہو
کسی مسلمان کے خواب کی تعبیر کہو بخیر اور حمل کرو اوپر خیر کے اسواسطے کہ رویا واقع ہوا ہے جس چیز پر ساتھ
اُسکے تعبیر کیا جاوے اور بھی آیا ہے کہ معبر پیش از تعبیر خیر لنا و شر لاعدائنا کہے یعنی بھلائی ہمارے لیے اور
برائی ہمارے دشمنون کے لیے بعد ازان تعبیر کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یونہین کرتے تھے
اور کہا ہے کہ آداب عام سے وہ ہے کہ نہ کہے خواب کی تعبیر نزدیک طلوع آفتاب و نزدیک غروب اُسکے
اور نہ وقت زوال و رنہ رات مین - ایسا ہی لایا ہے صاحب مواہب اور وجہ اُسکی ظاہر نہین اور کوئی
حدیث بھی اس باب مین نقل نہین کی اور اگر کہین کہ یہ اوقات مکروہ ہین کہ نماز انمین مکروہ ہے پس وقت

استوا بھی ذکر کرنا چاہیے مگر ساتھ ذکر زوال کے اشارہ طرف اسکے کیا پس جو منع لیل مین کہا ہی اور
بتحقیق ثابت ہوا ہی حدیث صحیح مین کہ آنحضرت صلعم جب نماز فجر سے عود فرماتے پوچھتے صحابہ سے آیا دیکھا ہی
کسی نے تم مین سے کوئی خواب آج رات لیس ذکر کرتا انمین سے اپنا خواب جو دیکھا تھا اور تعبیر فرماتے
اسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعض علمانے کہا ہی کہ تعبیر رویا نزدیک صلوۃ صبح کے اولی اور اقرب ہی
نسبت باوقات دیگر کے جہت حفظ صاحب رویا کے رویا کو بسبب قرب عہد کے اور حضور ذہن عابر کا
اسوقت مین بجہت طیب ہوا اور نورانیت قلب اور قلت شغل ساتھ فکر کے امور معاش مین اور جملہ آداب
رائے سے وہ ہی کہ صادق اللہجہ ہووے اور باوضو سووے اور پہلوے راست پر جیسا کہ سنت ہی سونے مین
اور پڑھے وقت سونے کے سورہ الشمس اور و اللیل اور و التین اور سورہ اخلاص اور معوذتین اور کہے
اللھم انی اعوذ بک من سیئی الاحلام و استجیر بک من تلاعب الشیطن
فی الیقظۃ والمنام اللھم انی اسئلک رویا صادقۃ نافعۃ حافظۃ غیر منسیۃ اللھم ارنی فی منامی ما احب اور چاہیے
کہ دشمن اور جاہل پر عرض خواب نہ کرے تا بعلت جہل و باعث عداوت عمل اور پر غیر جانب خیر کے نہ کرے
اور تمام رویا منحصر دو قسم ہوتین ایک اضغاث احلام اور وہ خوابہاے پریشان اور کاذب جیسا کہ کسی کو
بیداری مین خیالات فاسد پریشان خاطر مین پھرتے ہین اور ضغث لغت مین بمعنی خس و خاشاک بہم آمیختہ
کے مستعمل ہے اور صلاح مین ضغث دستہ گیاہ خشک و تر بہم آمیختہ کو کہین — اضغاث احلام خوابہاے
شوریدہ اور اس قسم کا رویا معتبر نہین اور تعبیر نہ رکھے اور گاہے بجہت تلاعب شیطان ہوتا ہی تا محزون
اور اندوہگین کرے رائے کو جیسے کہ کوئی دیکھے کہ کٹ گیا سر اسکا اور وہ پیچھے اسکے جاتا ہی یا مردہ ہی
یا چاہ ہولناک مین گرا ہی کہ خلاصی اس سے تا ممکن ہی قسم دوسری رویا رصادقہ ہین مثل رویاے
انبیا و صلحا و تابعین کے اور کبھی انکے غیر سے بھی بر سبیل ندرت و اتفاق پڑتا ہی اور یہان دو عبارت
ہین رویاے صادقہ اور رویاے صالحہ اور ظاہر یہ ہی دونون کے ایک معنی ہین اور بعضے فرق
کرین کہ صادقہ وہ کہ راست ہو صالحہ وہ کہ موافق مقصود اور حسب دلخواہ دیکھے اور یہ رویاے
انبیا اور صالحین مین نسبت امور دنیا کے بحسب ظاہر دلخواہ نہ پڑے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے روز احد دیکھا کہ گاوٴن کو ذبح کرتے ہین اور اپنے شمشیر مین دیکھا کہ رخنہ پڑ گیا ہی
پس تعبیر فرمایا ذبح کیا البقر کو ساتھ اس چیز کے کہ پہونچا انکے اصحاب کو اس دن مین اور رخنہ شمشیر کو
تعبیر کیا ساتھ مارے جانے ایک کے اہل بیت سے انکے یعنی حمزہ بن عبد المطلب اور سب لوگ تین قسم
ہین مستور الحال اور غالب انپر استوار صدق و کذب ہی اور فسقہ اور غالب انپر اضغاث ہین اور
نادر ہی اور پر انکے صدق اور کفار صدق انکا نہایت نادر ہی اور بعض کفار سے صادق بھی اتفاق
پڑتا ہی جیسا کہ خواب صاحبی السجن کا ساتھ یوسف علیہ السلام کے اور رویا انکے بادشاہ کا اور سوا اسکے

یا اللہ بر سچی مین پناہ لیتا ہون ساتھ تیرے برائی خوابون سے اور ہمسائگی چاہتا ہون ساتھ تیرے بازی گری شیطان سے بیداری اور خواب مین یا اللہ مرادی مانگتا ہون مین تجھ سے خواب سچا نفع دینے والا یاد رکھنے والا نہ بھولنے والا یا اللہ دکھا مجھ میرے خواب مین وہ چیز کہ دوست رکھتا ہون مین ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

اسکے اور حدیث مین آیا ہی کہ اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ اور امام جعفر صادق سے مروی ہی کہ اسرع رویا
تاویل مین رویا قیلولہ ہی اور محمد بن سیرین سے نقل کیا ہی کہ کہا رویائے نہار مثل رویائے لیل ہی اور نساء حکم
رجال کا رکھتین اور بعض نے کہا ہی کہ زن جب دیکھے کوئی چیز کہ وہ اسکی اہل نہین وہ رویا اسکی روح سے ہی
اور ایسا ہی رویا عبد کا واسطے سید کے اور رویا طفل کا مان باپ کے لیے واللہ اعلم وصل رویا اور تعبیر
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہی بہت ہین ازانجملہ رویت لبن اور تعبیر اسکی بعلم اور بخاری حدیث
ابن عمر سے لاتا ہی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے اس اثنا مین کہ مین خواب
مین تھا لایا گیا میرے پاس قدح شیر پس پیا مین نے اس شیر سے تا آنکہ دیکھتا ہون مین سیرابی اسکی کہ
باہر آتی ہی ناخونون سے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ پیا مین نے شیر کو تا آنکہ پاتا ہون مین اسکو کہ روان
ہوتا ہی بیچ رگون مین درمیان گوست اور پوست کے پس دیا مین نے وہ کہ زیادہ رہا اس سے عمر کو
عرض کیا اصحاب نے پس کیا تاویل اور تعبیر فرمائی اسکی آپ نے یا رسول اللہ صلعم کہا ساتھ علم کے اور
ازانجملہ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے قمیص کو اور تعبیر اسکی ساتھ دین کے حدیث بخاری
مین ابے سعید خدری سے آیا ہی کہ کہا آنحضرت صلعم نے اس درمیان مین کہ مین خواب مین تھا
دیکھتا ہون مین لوگون کو کہ عرض کیے جاتے ہین میرے اوپر انکے بدن پر پیراہن ہین بعض ان
پیراہنون سے پہونچتا ہی پستان تک اور بعض اس سے دون اور گذرا مجھپر عمر بن الخطاب اور اوسپر
پیراہن ہی کہ کھینچتا ہی اسکو یعنی دراز زمین تک اور دون دو احتمال رکھتے ایک وہ کہ کوتاہ تر اس سے
جیسا کہ ساتھ حلق کے چسپیدہ ہو دوسرا وہ کہ پایان تر اس سے ہو جیسا کہ ناف تک پہونچا ہو پس دراز تر
پہلے سے ہوگا اور موید اس احتمال کا ہی وہ جو روایت کیا ہی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین کہ بعض
انسے وہ تھا کہ قمیص اسکا ناف تک ہی اور بعض کا زانو تک اور بعض کا انصاف ساق تک اور وصل
اس باب مین قول حقتعالی ہے ولباس التقوی ذلک خیر یعنی پوشاک پرہیزگاری یہ بہتر ہی اور
بعض نے کہا ہی کہ وجہ وہ ہی کہ دین ساتر ہی برہنگی جسکو جیسا کہ قمیص ساتر عورت بدن کو پس جسکا
قمیص پہونچتا ہی سینہ تک ڈھانپتا ہی دل اسکا کفر سے اگرچہ ارتکاب معاصی کرتا ہی اور وہ کہ پایان تر ہی
اور شرمگاہ اسکی ظاہر ہی اور پانون سے مشی کرتا ہی طرف معصیت کے اور وہ کہ پانون تک پہونچا ہی وہ شخص
کہ ڈھانپا گیا ہی ساتھ تقوی کے جمیع وجوہ سے اور وہ جو کھینچتا ہی قمیص کو اپنی زیادہ اسپر ہی ساتھ
عمل صالح کامل کے اور مراد بناس یا تمام مومن ہوین یا خصوص امت مرحومہ محمدیہ بلکہ بعض انسے اور
مراد ساتھ دین کے تحمل کرنا مقتضا اسکو ہے حرص سے اوپر امتثال اوامر کے اور اجتناب مناہی سے
اور تھا حضرت عمر کو اس باب مین مقام عالی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ اہل دین متفاضل
ہین دین مین ساتھ قلت اور کثرت اور قوت اور ضعف کے اور ازانجملہ رویت سوارین کا

دستہاے مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور تعبیر اُسکو ساتھ کذابین کے - ابو ہریرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مین خواب مین تھا ناگاہ دیے گئے مجھے خزانے زمین کے کنایہ ہے خزائن کسرے اور قیصر اور غیرہا سے کہ فتح کیے گئے حضرت کی امت پر اور احتمال رکھے کہ معادن ذہب اور فضہ ہون فرمایا پس رکھے گئے میرے دونون ہاتھون مین دو سوار طلا سے گران اور مکروہ معلوم ہوا مجھے اور رنجیدہ کیا مجھکو پس وحی کیا گیا میری طرف کہ نفخ کر ان سوارین کو پس نفخ کیا مین نے انکو پس گئے سوارین اور ایک روایت مین آیا ہے اوڑ گئے پس تاویل اور تعبیر کیا مین نے سوارین کو ساتھ اُن دو کذاب کے کہ مین درمیان انکے ہون - ایک صنعا - اور دوسرا صاحب یمامہ کہ دعوی پیغمبری کا کیا - ایک اسود عنسی نے کہ یمن مین دعوی نبوت کیا اور ہلاک کیا اُسے فیروز دیلمی نے پیشتر از وفات آنحضرت صلعم اور وحی نازل ہوئی اُسکے قتل کی حضرت پر مرض موت مین قبل از موت پس خبر دی اُسکے قتل کی اور فرمایا قتلہ والعبد الصالح فیروز الدیلمی اور فرمایا فاز فیروزہ دوسرا مسیلمہ کذاب کہ دعوی کیا یمامہ مین کہ ایک بلاد ہے حجاز سے پس مارا گیا خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین اور قصہ اُسکا مشہور ہے اور وجہ تعبیر کذابین مین اسوارین کہا ہے کہ رکھنا شئ کا ہے غیر محل اُسکے مین پس جب دیکھا آنحضرت صلعم نے اپنی ذراعین مین دو سوار طلا سے حالانکہ نہ تھے یہ لباس آنحضرت صلعم سے اسواسطے کہ یہ حلیہ نسا مین اور بھی ہونے انکے مین ذہب سے کہ منہی عنہ ہے مرد نکو اُسکا پہنتا دلیل ہے کذب کے اور بھی ذہب مشتق ہے ذہاب سے کہ معنی رفتن ہے پس جانا کہ وہ چیز جانیوالی ہے اور زائل ہونیوالی اور رفتنا کد ہوا یہ ساتھ اذن حق سبحانہ کے نفخ پس جاتی رہی اور اوڑ گئی اس سے معلوم کیا حضرت صلعم نے کہ ثابت نہین رہنے کا امر اُنکا اور کلام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ بوحی آیا ہے ازالہ کرتا ہے انکو انکی جگہ سے اور بعض نے وجہ تاویل سوارین مین ساتھ کذابین کے کہا ہے کہ سوار ہاتھ مین شبیہ ہے بقید ہی ہاتھ کو جیسا کہ قید پانو مین ہوتی ہے اور قید مانع دست ہے عمل اور تصرف سے گویا کہ کذابین نے پکڑ لیا دست مبارک حضرت صلعم کا اور نہ چھوڑا کہ عمل و تصرف کرین ساتھ دونون ہاتھ کے کذا ذکرہ الطیبی اور از انجملہ دیکھنا زن سیاہ کا ژولیدہ مو کا کہ نکالی جاتی ہے مدینہ اور تعبیر اُسکی ساتھ نقل وبا ہے مدینہ کی جحفہ مین روایت کیا ہے بخاری نے حدیث عبداللہ بن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے امراۃ سوداء ژولیدہ مو کو کہ نکالی گئی ہے مدینہ سے اور اقامت کی مہیعہ مین پس تاویل کیا مین نے اُسکو کہ وبا ہے مدینہ نے نقل کیا وے طرف جحفہ کے اور مدینہ مین پیشتر از قدوم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبا اور تپ بہت تھی پس آنحضرت

صلعم نے اُسکو نکالا اور دیار کفر مین بھیجا - قیروانی نے کہا کہ اہل تعبیر کہتے ہین ہر چیز کہ غالب ہو شہر سپاہی کروہ
اور مذموم ہوسے جیسا کہ ثوران تاویل کیا جاتا ہو ساتھ تپ کے اسواسطے کہ وہ برپا کرتا ہو بدن ساتھ لرزنے
اور بھرنے کے خصوصًا تپ سوداوی کہ بیشتر وحشت لاتی ہے اور ازانجملہ رویت یہ ہین کہ ہلاتی تھی اُسکو پس
ٹوٹ گئی سیف اور پھر بحال خود آئی روایت ابوموسی رضی اللہ عنہ مین آیا ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا مین نے منام مین کہ ہلاتا ہون شمشیر کو پس اوپر سے وہ ٹوٹ گئی اور تاویل کیا
مین نے اُسکو جو پہونچا مومنون کو روز احد کے پھر ہلایا مین نے شمشیر کو دوبارہ پس ہوئی بہتر اُس سے
کہ تھی اور تاویل کیا مین نے اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ لایا خدائے تعالی فتح اور اجتماع مومنین سے اور
وجہ تعبیر مین کہا ہو کہ آنحضرت صلعم نے تعبیر کیا صحابہ سے بسیف اسواسطے کہ جملہ زور اور غلبہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ اُنکے تھا اور تعبیر کیا ہلانے شمشیر کو امر کرنا اُنکو ساتھ حرب کے اور ٹوٹ جانا شمشیر کا
وقوع قتل کا اُنمین اور ہلانا اُسکا دوبارہ اور عود کرنا بحالت اصلی اجتماع اُنکا ہے اور حاصل ہونا
فتح اور جمعیت کا اُنکو اور یہ منام قضیہ غزوۂ احد مین ہوا اور مواہب مین اور بھی منام ذکر کیے ہین
ابی موسی سے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے منام مین کہ ہجرت کرتا ہون مین
مکہ سے طرف ایک زمین کے کہ اُسمین نخیل ہین پس خیال کیا مین نے کہ وہ ارض یمامہ ہو یا ہجر لیکن کہ
وہان نخیل بہت ہین بعد ازان جانا گیا کہ یثرب ہی اور روایت امام احمد وغیرہ مین جابر سے یون آیا ہی
کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے دیکھا مین نے اندر زرہ محکم کے گویا آیا مین اور دیکھا مین نے گاوٴن کو ذبح
کیجاتی ہین ناگاہ لایا حقتعالی خیر ثواب اور صدق پس تاویل کیا مین نے درع حصینہ کو ساتھ مدینہ کے
اور تاویل کیا مین نے ذبح گاوٴن کو ساتھ اُن لوگون کے کہ مارے گئے ہین اصحاب سے روز احد اور
تاویل کیا مین نے وہ جو لایا خدا تعالی فتح اور ثواب سے صبر مین اور پھر جہاد اور قتال کے روز بدر تا آخر
فتح مکہ روایت ہو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خواب مین دیکھا
ہون مین کہ اوپر سرا ایک چاہ کے کھڑا ہون مین اور اُس چاہ پر ایک ڈول ہو پس کھینچا مین نے اُس چاہ سے
پانی جسقدر کہ حقتعالی نے چاہا بعد ازان آیا ابن ابی قحافہ اور کھینچے اُس چاہ سے ایک دو ذنوب اور ایک
روایت مین یون ہو پس آیا ہو ابوبکرؓ اور لیا ڈول کو میرے ہاتھ سے تا راحت مین ڈالے مجھے اور ایک
روایت مین یون آیا ہو نہ دیکھا مین نے کسی شخص کو عجب تر اُس سے کہ عمل کرے مثل عمل اُسکے پس ہوا
وہ ذنوب غرب اور اُسکے کھینچنے مین پانی کو ضعف ہو اور خدا اُسے بخشے پس ازان آیا عمر بن الخطاب پس
نہ دیکھا مین نے کوئی عبقری لوگون سے کہ کھینچتا ہو پانی کو مانند کھینچنے ابن خطاب کے پس سیراب ہوے لوگ
اور عبقری قوم سے سید اور بزرگ اور قوی اور توانا کو اُنمین سے کہین اور عبقر اصل مین زمین پریون
کہین اور عرب ہر چیز کو مردم اور جامہ اور فرش وغیرہ کو کہ غایت قوت اور حسن اور لطافت ہو ساتھ اُسکے

لنسب اکر بن کذا فی الصلاح اور ایک روایت مین آیا ہی پس کھینچا تھا عمر تا آنکہ سیراب ہوے لوگ اور پر ہوے حوض
اور روان ہوا اور مواہب مین کہتا ہی کہ کہا ہی نووی نے یہ رمل ہی کہ جاری ہوئی ہی واسطے ان دونون
خلیفہ کے ظہور آثار صالحہ انکی سے اور انتفاع خلائق کا انکے ساتھ اور یہ سب ماخوذ ہی آنحضرت صلعم سے
کہ قواعد دین اور اساس ملت نبوی کو محکم اور مشید کیا پس تشبیہ دیا گیا امر دین اور اسلام کو ساتھ چاہ کے
کہ اسمین حیات اور صلاح کا انکی ہی اور قول آنحضرت صلعم مین کہ فرمایا لیا ابو بکر نے ڈول کو مجھسے تا راحت
بخشے مجھے اشارہ ہی ساتھ خلافت ابو بکر کے بعد از وفات آنحضرت صلعم کے اسواسطے کہ موت راحت ہی
کدو کاوش اور تعب دنیا سے پس قیام ساتھ تدبیر امر امت کے اور معاونت انکی احوال کی اور وہ جو
فرمایا کہ اسکے کھینچنے مین ضعف ہی اخبار ہی قصر مدت اسکی ولایت کی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دو سال تھے۔ لیکن ولایت عمر رضی اللہ عنہ چونکہ دراز ہوئی بہت ہوا انتفاع ناس ساتھ اسکے اور
اتساع پایا دائرۂ اسلام نے ساتھ کثرت فتوح اور بمقر امصار اور تدوین دواوین اور نہین ہی قول
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیغفر اللہ مین کہ بعض روایات مین مذکور ہی کچھ نقصان اور اثبات
گناہ بلکہ یہ کلمہ ہی کہ مقام تحسین اور ادای شکر مین کہتے ہین اور ازانجملہ وہ ہی کہ روایت کی ہی مسلم نے
انس سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے دیکھا مین نے خواب مین
کہ گھر مین عقبہ بن رافع کے کہ صحابی ہی ابن خالہ عمرو بن العاص کا ایک طبق رطب ابن طاب کہ ایک
نوع ہی رطب مدینہ سے آگے اسکے یاروں کے لایا اور ایک شخص تھا ابن طاب کہ اس نوع کو رطب
اسکے ساتھ منسوب مین اسنے بہم پہونچایا اور لگایا تھا اسکو یا خو رکھتا تھا کھانا اسکا رطب ابن طاب
کہتے ہین اور تمر ابن طاب صیح کو تعبیر فرمائی کہ انکی عاقبت بخیر ہی دنیا و آخرت مین یہ معنی عقبہ سے
لیے اور جامع الاصول مین حدیث مسلم مین لایا ہی کہ رفعت اور عاقبت انکو ہی اور رفعت کو ابن
رافع سے لیا اور وہ دین کہ اختیار کیا ہی خاص انکو حق تعالی نے شیرین اور خوش آیا انکو اسکو لفظ
رطب بن طاب سے لیا۔ یہ سب مناسبات سے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ دیکھے
اور تعبیر فرمائی لیکن پوشیدہ نہ رہے کہ تعبیرات آنحضرت صلعم نہ بمجرد و استنباط مناسبات مذکورہ کے
ہین اور جیسا کہ اہل تعبیر ساتھ مناسبات کے کہ انکو ظاہر ہوتی ہین اعتبار کرین بلکہ یہ سب بوحی اور
الہام کے ہین اور اگر برعایت مناسبات بھی ہو کچھ دور نہین جیسا کہ اس حدیث رطب ابن طالب مین
معانی کو اسماء لے کر تعبیر فرمائی ہے اور عادت شریف تھی کہ اسما سے معانی لیکر تفاءل فرماتے تھے
جیسا کہ حدیث بریدہ اسلمی مین کہ طریق مدینہ مین بوقت ہجرت پیش آیا پوچھا کہ نام تیرا کیا ہے کہا
بریدہ فرمایا برد امرنا ثابت اور خنک ہوا کام ہمارا پھر پوچھا نسبت تیری کیا ہی کہا اسلمی فرمایا
سلم امرنا صحیح اور سلامت رہا امر ہمارا پھر پوچھا کونسا اسلمی کہا بنی ہاشم سے فرمایا اصبت سہمک بہم

تو جھکا دیں پہرہ اپنے کو او رسوا اسکے اور تعبیر فرمایا سیف کو بمؤمنین اور جہالا نا سیف کو تعبیرات اور ہین نزدیک معبرون کے مثل ولد اور اخ اور زوجہ اور لسان اور ولایت اور مثال اُسکے جیسا کہ ذکر کیا ہی طیبی نے واللہ اعلم و فصل وہ جو گذرا بیان رویاے آنحضرت صلعم تھا کہ ساتھ ذات شریف اپنی کے دیکھا لیکن وہ جو صحابہ اپنے دیکھا اور آنحضرت صلعم نے تعبیر فرمائی بہت ہین اور عادت شریف ایسی تھی کہ جب نماز بامداد سے پھرتے متوجہ ہوتے طرف صحابہ کے اور فرماتے جسنے دیکھا ہو تم مین سے آج کی رات کوئی خواب چاہیے کہ بیان کرے میرے روبرو تا تعبیر اُسکی کہوں اُسکے لیے اور اگر نہ کہتا کوئی آپ وہ جو دیکھتے کہتے۔ ایک صبح بعادت معہودہ پوچھا کہ کسی نے تم مین کوئی خواب دیکھا ہی کہا نہین دیکھا۔ آپنے فرمایا مین دیکھتا ہون آج رات کہ دو مرد آئے میرے پاس اور پکڑے دونون ہاتھ میرے اور باہر لائے مجکو طرف زمین مقدسہ کے ناگاہ ایک مرد بیٹھا تھا اور دوسرا کھڑا اُسکے ہاتھ مین ایک زنبور لوہے سے کہ اندر لاتا ہی اُس زنبور کو کنج کلہ مین اور کھینچتا ہی تا پہونچتا ہی اُسکی قفا تک اور یونہین کرتا ہی ساتھ کلہ دوسرے کے پھر دونون کلے اچھے ہو جاتے ہین پھر لاتا ہی زنبور کو کلون مین یونہین ہر بار کرتا ہی کہا مین نے اُن دونون مردون کو یہ کیا ہی کہا چلا جا مت پوچھ کہ اور چیزین بھی دیکھتی ہین پس روان ہوے ہم تا آئے ہم متصل ایک مرد کے کہ بہلو اپنے پر سوتا ہی اور دوسرا مرد کھڑا ہی اُسکی سر پر سنگ ہاتھ مین کہ توڑتا ہی ساتھ اُس سنگ کے سر اُسکا پس جب مارتا ہی اُسکو ٹوٹتا ہی سنگ پس جاتا ہی یہ مرد طرف سنگ کے تا پکڑے اُسکو اور جب پھر آتا ہی دیکھتا ہی سر اُسکا درست اور اچھا اور بحال پھر توڑتا ہی اُسکا سر کہا مین نے یہ کیا ہی کہا اُنھون نے چلا جا نہ پوچھ پس روان ہوے ہم تا آئے ہم طرف ایک سوراخ کے کہ مانند تنور تھا اعلی اُسکا تنگ اور اسفل اُسکا فراخ اور اُسمین مرد اور عورتین تھین برہنہ نیچے اُسکے آتش افروزان ہی اور جب مشتعل ہوتی ہی وہ آتش اوپر جاتے ہین اہل اُسکے یہانتک قریب ہی کہ باہر گرین اور جب نیچے جاتی ہی آتش اُلٹے چلے جاتے ہین تنور مین پس کہا مین نے یہ کیا ہی کہا اُنھون نے چلا جا پس روان ہوے ہم تا آئے ہم اوپر ایک نہر کے کہ خون سے ہی اور اُسمین ایک مرد ہی استادہ درمیان نہر کے اور اوپر کنارہ نہر کے ایک مرد ہی کہ اُسکے آگے بہت سے سنگ ہین پس منھ کو کرتا ہی طرف کنارہ کے وہ مرد کہ نہر مین ہی اور جب چاہتا ہی کہ باہر آوے ڈالتا ہی وہ مرد کہ اوپر کنارہ نہر کے کھڑا ہی ایک سنگ کو منھ مین اُسکے پس اُلٹا پھیرتا ہی اُسکو جس جگہ کہ تھا اسیطرح ہر بار کہ ارادہ نکلنے کا کرتا ہی ڈالتا ہی اُسکے منھ مین ایک سنگ اور اُلٹا پھیرتا ہی پس کہا مین نے یہ کیا ہی کہا اُنھون نے روان ہو پس روان ہوئے ہم تا پہونچے ہم طرف ایک مرغزار سبز کے کہ اُسمین ایک درخت ہی بڑا اور جڑ مین اُس درخت کے ایک بوڑھا ہی اور لڑکے اور ناگاہ ایک مرد ہی نزدیک درخت کے آگے اُسکے آتش ہی کہ افروختہ کرتا ہی اُسکو پس لیگئے مجکو وہ دو مرد اوپر اُس درخت کے

پس لائے مجھے ایک سرا مین کہ درمیان اُس درخت کے ہے اُوپر اُس سے نہین دیکھی ہین نے بہتر اُس سے
کوئی سرا اُسمین مرد بوڑھے ہین اور جوان ہین اور عورتین ہین اور لڑکے ہین پس باہر لائے
مجھے اُس سرا سے اور بالا تر لیگئے اور لائے سرا مین بہتر اور افضر دن تر اول کے حسن سے اُسمین
مرد ہین بوڑھے اور جوان پس کہا مین نے اُن دو مردون کو بہ تحقیق بہت پھرایا مجھے آجکی رات
اب خبر دو مجھکو اُسسے کہ دیکھا مین کہا اُنھون نے البتہ خبر دیتے ہین پس وہ مرد کہ دیکھا تو نے اُسکو پارہ کیا
جاتا ہے اُسکے ساتھ وہ جو دیکھا تو نے قیامت کے دن تک اور وہ مرد کہ دیکھا تو نے کہ توڑا جاتا ہے سر اُسکا
ایک مرد ہے کہ تعلیم کیا اُسے حق تعالے نے قرآن پس خواب کی قرآن سے اور غفلت مین اور نہ پڑھا قرآن کو
اور نہ اُٹھا نماز شب کے لیے اور پڑھا قرآن اور عمل نہ کیا ساتھ قرآن کے کیا جاتا ہے اُسکے ساتھ وہ جو
دیکھا تو نے روز قیامت تک اور اُن لوگون کو کہ دیکھا تو نے کہ تنور مین ہین۔ وہ لوگ زناکار ہین اور
اُنکو کہ دیکھا تو نے نہر مین ہین سود خوار ہین اور پیر کہ دیکھا تو نے اُسکو بیچ درخت مین ابراہیم علیہ السلام
ہین اور کودک کہ گرد اُنکے ہین اولاد لوگون کی ہین اور وہ کہ افروختہ کرتا ہے آتش مالک ہے خازن دوزخ
اور سرا ے اولین کہ اُسمین آیا تو سرا ے عامہ مسلمانون کی ہے لیکن یہ سرا شہدا کی ہے اور مین جبرئیل
اور یہ میکائیل ہے پس بلند کر سر اپنا پس بلند کیا مین نے سر اپنے کو ناگاہ دیکھتا ہون مین مانند
ابر کے اور ایک روایت مین ہے مانند ابر سفید کے کہ برستا ہے کہا اُنھون نے وہ منزل تیری ہے کہا مین نے
چھوڑ دو مجھے تا آؤن مین اپنی منزل مین کہا اُنھون نے ابھی باقی ہے تیری عمر تمام نہین کیا تو نے اُسکو
جب تمام کرے تو عمر اپنی کو آوے تو منزل اپنی کو روایت کیا اسے بخاری نے اور اس حدیث مین کچھ
زیادتی ہے کہ دوسری روایت بخاری مین آیا ہے اور روایتین مذکور ہین اور غرائب اُس چیز سے کہ دیکھا
کیا گیا ہے تعبیرات سے وہ ہے۔ کہ زرار و عمرو بن نخعی آیا آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت نخع مین
پس کہا یا رسول اللہ صلعم مین نے آتے ہوتے راہ مین ایک خواب دیکھا ہے کہ مادہ خر کہ چھوڑ آیا ہون مین اُسکو
اپنی قبیلہ مین جنی ہے ایک بزغالہ کہ دو رنگ ہے سفید اور سیاہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا ہے تیرے ہان
کوئی کنیز کہ چھوڑ آیا ہے اُسکو گھر مین حاملہ کہا البتہ ایک کنیز ہے میرے گھر مین کہ گمان رکھتا ہون مین کہ حاملہ
ہوئی ہے۔ فرمایا آنحضرت صلعم نے بتحقیق جنی ہے وہ کنیز ایک لڑکا کہ تیرا بیٹا ہے کہا زرارہ نے پس کیا سبب ہے
کہ پیدا ہوا اُسکے ہان بچہ سفید و سیاہ فرمایا میرے پاس آ پس نزدیک آیا مین فرمایا کیا تجھے برص ہے کہ
چھپاتا ہے تو لوگون سے کہا ہان سوگند بخدا کہ بھیجا ہے تجھکو بحق نہین دیکھا وہ برص میرا کسی مخلوق نے اور
نہین جانا اُسکو۔ فرمایا یہ سفیدی اور سیاہی اُس بچہ کے بدن مین اثر تیرے برص کا ہے کہ اُسمین ظہور کیا ہے
اور پھر کہا زرارہ نے دیکھا مین نے نعمان بن منذر کو خواب مین اور یہ نعمان بن منذر ایک بادشاہ عرب
تھا زمان کسرےٰ مین کہ اُسپر دو گوشوارے اور دو بازوبند اور دو سوار ہین کہ زیور عورتون کا ہے تعبیر فرمائی

آنحضرت صلعم نے وہ ملک عرب ہے کہ رجوع کرے بحال خود زینت اور بہجت اور پوشش اور مہیات نیک مین اور کہا زرارہ نے دیکھا مین نے ایک پیرزن کو کہ موے سفید اسکے ساتھ سیاہی کے آمیختہ ہین باہر آتا ہے زمین سے فرمایا ہے بقیہ دنیا ہے اور کہا دیکھا مین نے ایک آتش کو کہ نکلتی ہے زمین سے اور حایل ہوئی درمیان میرے اور میرے بیٹے کے کہ اسکو عمرو کہتے ہین اور دیکھا مین نے اس آتش کو کہ کہتی ہے لظی لظی اور لظی زبانہ آتش اور نام دوزخ اور کہتی ہے بینا اور نابینا کھاتی ہون مین تم سبکو اور تمھارے اہل اور مال کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ فتنہ ہے کہ آخر زمانہ مین ہوتا ہے کہا زرارہ نے اور کیا ہے وہ فتنہ اور کونسا ہے یا رسول اللہ فرمایا فتک کرتا ہے لوگون کو ساتھ انکے امام کے اور فتک ناگاہ گرفتن وناگاہ کشتن - اور فتک دلیر کو بھی کہین پھر اختلاف اور اشتباک کرتے ہین مانند شتباک اطباق راس کے یعنی دو عظام کہ باہم مشتبک ہین آپس مین آئی ہوئین کنایہ ہے ہرج مرج سے اور باہم فساد انگیز اور درہم لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگشتان مبارک اور فرمایا یحسب المسیئ انہ محسن یعنی گمان لیجاتا ہے اس فتنہ مین بدکار کہ وہ نیکوکار ہے یعنی اشتباہ ہوتا ہے کہ برے کام کرتے ہین اور نیک سمجھتے ہین دوم المؤمن عند المؤمن احلی من شرب الماء یعنی اسوقت خون مسلمانون کا نزدیک مسلمانون کے شیرین تر ہووے پانی پینے سے مراد کثرت تقاتل ہے - کہا صاحب مواہب نے بس نظر کرنا چاہیے ساتھ اس تعبیر کے - طرف اسرار مشکوۃ نبوی کے محشو ساتھ حلاوت حق اور ملبوس ساتھ طلاوت صدق کے جو ساتھ انوار وحی کے - اور اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعبیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بمجرد اخذ مناسبت اور مشابہت کی نہین ہین اور اگر اس راہ سے بھی ہون احتمال تخلف اور خلاف واقع کا نہ رکھین جیسا کہ گذرا - اگر کہا جاوے کہ سوارین کو اس تعبیر مین راجع ساتھ بشارت کے کیا اور فرمایا کہ تعبیر اسکی وہ ہے کہ ملک عرب عاید بزینت اور بہجت ہوویگا اور سابق گذرا کہ دیکھا آنحضرت صلعم نے سوارین کو اپنے ہاتھ مین گران اور مکروہ آیا حضرت پر جواب اسکا وہ ہے نعمان بن منذر بادشاہ عرب تھا جانب اکاسرہ سے اور وہ سوار پہناتے تھے ملوک کو اور متجلی کرتے تھے ساتھ حلی کے اور سوار لباس نعمان تھا منا اور مکروہ نہ تھا اسکے حق مین اور موضوع نہ تھا غیر موضع مین عرفا ولیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے لباس فراہب و اسطے اعادمت کے پس جگہ اسکی تھی کہ اندوہگین کرے حضرت کو کہ انکے لباس سے نہ تھا پس استدلال کیا ساتھ اسکے اوپر ایک امر موضوع کے غیر موضوع مین لیکن محمود ہوا جانا اور اڑ جانا اسکا اور قیس بن عباد سے صحیحین مین آیا ہے کہ بیٹھا تھا مین مسجد مدینہ مین بیچ حلقہ کے کہ اسمین سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمر تھے رضی اللہ عنہم پس گذرا عبداللہ بن سلام اور ایک روایت مین آیا ایک مرد کہ اسکے منہ پر اثر خشوع تھا پس کہا جماعہ نے کہ بیٹھی تھی یہ مرد ہے اہل جنت سے پس ادا کی دو رکعت نماز

اور سب ادا کی اور باہر آیا اور گیا مین پیچھے اسکے اور کہا مین نے اسکو اُس ہنگام مین کہ آیا تو مسجد مین
کہا اس جماعت نے کہ یہ مرد ہی اہل جنت سے کہا نہ چاہیے کسی کو کہ کہے کچھ بغیر علم کی اور ایک وہ ہے
مین ہی نہین چاہیے انکو کہ کہین وہ چیز کہ نہین انکو اسکا علم اور اس بات مین تواضع ہی اُس رضی اللہ
عنہ سے اور ترس عجب ہی اور ترس اسکا کہ مشار الیہ باصابع نہووے یعنی نہین جانتا مین کہ انکو کہان سے
علم حاصل ہوا ساتھ ان مضمون کے جو چیز کہ ہی یہ ہی کہ مین نے ایک خواب دیکھا تھا عہد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گویا ایک مرغزار ہی بہ نہایت فراخی اور سبزی مین اسمین ستون ہی
لوہے سے بلند کہ اسفل اسکا زمین مین ہی اور اعلی اسکا آسمان مین اور اعلی اسکے مین ایک عروہ ہی
اور وہ عروہ دستہ کوزہ اور دلو اور اسکے مانند کے لیے استعارہ کرتے ہین اور امر غیر کو محکم پکڑتے ہین
انکو کہتے ہین پس - کہا گیا مجھے اوپر چڑھ کہا مین نے اوپر نہین چڑھ سکتا مین اور طاقت چڑھنے
کی نہین رکھتا ہون پس آیا میرے پاس ایک خدمتگار اور اٹھائے میرے کپڑے پیچھے سے پس
چڑھا مین اوپر عمود کے اور پکڑا مین نے عروہ کو اور کہا گیا محکم پکڑ اس عروہ کو پس بیدار ہوا مین
اور حالانکہ عروہ میرے ہاتھ مین تھا پس عرض کیا مین نے یہ خواب اوپر پیغمبر خدا صلعم کے فرمایا
یہ روضہ اسلام ہی اور وہ عمود عمود اسلام اور وہ عروہ عروۃ وثقی ہی کہ بوقت مرگ تو متمسک بعروہ
وثقی ہوگا اور یہ آنحضرت صلعم تلمیح ساتھ قول خدائے تعالی کے آیت فمن یکفر بالطاغوت
ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی پس جسنے کہ کفر اختیار کیا ساتھ بتون کے اور
ایمان لایا ساتھ خدا کے پس تحقیق چنگل مارا ساتھ عروۃ وثقی کے - اور دوسری روایت مین
آیا ہی کہ پیش آیا میرے ایک مرد اور کہا اٹھ اور پکڑا ہاتھ میرا پس چلا مین اسکے ساتھ ناگاہ آیا
راہ پیش آئی بجانب شمال اور چاہا مین نے اس راہ جانا پس کہا گیا مت جا اُس راہ کہ یہ راہ
اصحاب الشمال ہی اور تو اسکا اہل نہین پس ایک راہ پیش آئی یمین سے پس کہا پکڑ اس راہ کو
پیش آیا مجھے ایک پہاڑ پس کہا چڑھ اُس کوہ پر پس ارادہ کیا مین نے چڑھنے کا ہر بار کہ ارادہ کرتا مین چڑھنے کا
نیچے آرہا مین اور نہ چڑھ سکتا پس جب عرض کیا مین نے اس خواب کو اوپر آنحضرت صلعم کے فرمایا کہ راہ محشر ہی اور
جبل پس وہ منزل شہدا ہی نہ پاوے تو اُسکو اور کہا ہی کہ یہ نشانیون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی اسواسطے
کہ عبد اللہ بن سلام شہید نہین مرا ہی اور اوپر فراش اپنے کے مرا ہی اول عمارت معاویہ مین پیچ مدینہ کے کہا صاحب
مواہب اللدنیہ نے کہ ایک نوع ہی تعبیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وگرنہ جو کچھ کہ منقول ہی لطائف
تعبیر اور غرائب تاویل سے مجلدات عمر اسکا نہین کر سکتے اور جب آدمی نیک تامل کرے جانے کہ ہر کرامت کہ دیکھی ہی
ایک کو افراد امت سے علم باطل مین سب آثار معجزات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین اور ثمر تصدیق اور برکات
طریق اور ثمرات اہتدی کی بعد کی توفیق انکے سے اوپر ہوتی ہین ساتھ اسکے از روی صدق وصواب اور

۵۷ تمسک ساختن بعروہ در اسلام

بیان:

عجب عجائب اور بحر عباب کے اور اگر شمار کرے تو جو کچھ دیا گیا ہے امام محمد بن سیرین کو لطائف تعبیر سے وہ جو شائع اور ذائع ہے اور بھر گئے ہین ساتھ اُسکے اسماع حکم کرے تو جو کچھ دیا گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علوم اور معارف سے احاطہ نہین کر سکتے اُسکا عبارات اور نہین پہونچتی ساتھ حقیقت اور کنہ اُسکی اسارات ۃ اور جو ابن سیرین ایک امت سے ہی کہ نقل کیے گئے ہین اُس سے فن تعبیر وہ جو خارج حد و عد سے ہین پس آنحضرت صلعم سے کس قدر اور کس حد ہوگا زاد اللہ فضلاً و شرفاً و مدہ وافاض علینا سحائب علومہ و معارفہ تعطف علینا بعواطفہ مکرمہ زیادہ کرے اللہ تعالی اُسکا فضل و شرف اور مدد اور ریختہ کرے اوپر ہمارے بادل علوم اور معارف اُسکے اور مہربانی کرے اوپر ہمارے ساتھ مہربانیون اُسکی کے وصل روایت کیا ہی بخاری اور ترمذی نے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اکثر فرماتے تھے اپنے اصحاب کو آیا دیکھا ہی کسی نے تم مین سے کوئی خواب پس عرض کرتا تھا جو کوئی دیکھا تھا خواب صلعم سے اور تعبیر دیتے تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ازان ترک کیا سوال کرنے کو اگر کوئی آپ خواب بیان کرتا تعبیر فرماتے اور حکمت سوال کرنے اور پوچھنے مین سابقا معلوم ہوئی اور اختلاف کیا ہی اہل نقل نے سبب ترک کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سوال کو بعض نے کہا ہی سبب اُسکا حدیث ابی بکرہ ہی کہ ترمذی اور ابوداؤد کے نزدیک ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ ایک دن کون ہی جسنے دیکھا ہی تم مین خواب کہا ایک مرد نے مین نے دیکھا ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا اُتری ہی آسمان سے ایک میزان پس وزن کیے گئے آپ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پس راجح اور فائق آئے آپ اور وزن کیے گئے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما پس راجح آئے ابوبکرؓ اور وزن کیے گئے عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما پس فائق ہوئے عمر رضی اللہ پس بر داشتہ ہوئی میزان پس بد اور ناگوار آیا حضرت کو اسکا جواب اور اندوہگین کیا آپکو اور دیکھے ہمنے آثار کراہیت روی مبارک مین اُسکے بعد ازین نہ پوچھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو خواب اُسکے سے اور کہا ہی کہ سبب کراہیت آنحضرت کا اس خواب سے اشارا اور افشا اُسکا ہی ستر عواقب اور اخفا مراتب کو اور ہر گاہ کہ یہ رویا کاشف منازل اور مراتب اور مبین فضل بعض کا اوپر بعض کے ہی ڈرے کہ متواتر اور متوالی ہووے وہ چیز کہ ابلغ ہی کشف مین اُس سے اور خاص حقتعالی کو ستر حوال خلق مین حکمت بالغہ ہی اور مشیت نافذہ کذا فی المواہب یعنی وہ جو دیکھا تو نے تفاوت مراتب سے اگرچہ حق ہی لیکن کشادہ ہونا اس راہ کا خوب نہیں کہ بکشف اسرار منجر ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ وجہ مسارت اور کراہیت کی وہ ہووے واللہ اعلم کہ اٹھانا میزان کا دلالت رکھے اوپر اعطا مرتبہ امر دین کے جس زمانہ مین کہ قیام ساتھ اُسکے چاہیے بعد از عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے اسواسطے کہ رعایت موازنۂ اشیا متقاربہ مین ہوتی ہے اور جب متباعد ہووے موازنہ نہووے ایسا ہی کہا ہی شارحین حدیث نے واللہ اعلم اور ابن قتیبہ سے منقول ہی کہ سبب ترک سوال مین رد یلے حدیث ابن زمل ہی کہ کہا تھے

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب ادا کرتے نماز صبح کی کہتے تھے اور حالانکہ دوتا کرنے والے ہوتے دو پانون اپنے سبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ان اللہ کان توابا پاک اور منزہ ہے خدا اور طالب مغفرت اللہ کا ہون مین بدرستی کہ اللہ تعالی توبہ پذیر ہے ستر مرتبہ اور کہتے تھے کہ ستر برابر ہین اور جزاو ہندہ سات سو بار کے خیر نہین جس شخص کو کہ ہون گناہ ایک دن مین زیادہ سات سو سے بعد ازان متوجہ ہوتے طرف لوگون کے اور فرماتے آیا دیکھا ہے کسی نے تم سے خواب کہا ابن زمل نے پس کہا مین نے ایک دن مین دیکھتا ہون یا رسول اللہ صلعم فرمایا خیر تلقاہ شر توقاہ وخیر لنا وشر لا عدائنا والحمد للہ رب العالمین یعنی خیر ہے کہ ملاقات کرتا ہے تو اُسکو اور بدی ہے کہ باز رکھا جاتا ہے تو اُس سے اور نیکی ہمارے لیے ہے اور بدی واسطے دشمنون ہمارے کے اور تمام تعریفین خدا کے لیے ہین کہ پروردگار عالم کا ہے غرض کہ قصہ خواب اپنے کا کہا دیکھا مین نے تمام لوگون کو اوپر راہ فراخ کے نرم جاتے ہین جادہ پر پس اُس درمیان مین کہ وہ جادہ پر جاتے ہین مشرف کیا اُس راہ نے اُنکو اوپر چراگاہ بزرگ کے کہ نہین دیکھا ہے کسی چشم نے مانند اُس چراگاہ کے اور چمکتی تھی وہ چراگاہ ایسا چمکنا کہ ٹپکتی تھی اُس سے تری اُسکی گویا پانی ٹپکتا ہے اُس سے اور اُس چراگاہ مین طرح طرح کی گیاہ ہے اور گویا مین مانا ہی اور آپس مین پیوستہ ہون یعنی ساتھ گلہ سپاہ کے اور اہل اُسکے کہ پہلے اُسمین آئے ہین جسوقت کہ مشرف اور مطلع ہوئے اُس چراگاہ پر تکبیر برلائے ہین یعنی تعجب کیا ہے خوبیہ اور تازگی اُسکی سے پھر چھوڑ دیا ہے اپنے رواحل شترون کو راہ مین اور گم نہین کیا راہ کو چپ و راست بعد ازان آیا گاہ دوسرا اور یہ بیشتر اداے چند چند اور مشرف اوپر چراگاہ کے تکبیر برلائے پھر چھوڑ دیا رواحل انہون کو راہ مین پس بعض سے انہین سے چرایا اور بعض نے لیا اور اُٹھائے دستے گیاہ کے اور گذرے اوپر اسی حال کے بعد ازان آئے عظیم اور کثیر لوگون سے یہ بھی جب مشرف ہوئے تکبیر کہی اور کہا یہ بہترین منازل ہے یعنی خوش کہا اُس جگہ کو اور مقام اور منزل کیا پس میل کیا اور پھرے چراگاہ مین چپ و راست پس جسوقت دیکھا مین نے یہ معاملہ لازم پکڑا مین نے راہ کو اور نہ ٹھہرا رہا مین اُس جگہ تا آیا مین نہایت چراگاہ کو پس ناگاہ مین تمہارے ساتھ یا رسول اللہ ایک منبر پر ہون کہ سات درجے رکھے اور تم اعلی درجہ اُس منبر پر ہو اور بجانب دست راست تمہارے ایک مرد بلند بینی گندم گون جب بات کرتا ہے بلند ہوتا ہے اور نزدیک ہے کہ بالا جاوے مردون سے درازی مین اوپر دست چپ آپکے ایک مرد ہے میانہ قد فربہ گوشت سرخ خال بہت اور مُنہہ کے جب تکلم کرتا ہے کان دھرتے ہین اور سُنتے ہین بات اُسکی بجہتہ اکرام اور بزرگ رکھنے کے اُسکو اور آگے منبر کے ایک پیر ہے بزرگ گویا تم سب اقتدا کرتے ہو اُسکے ساتھ اور اتباع کرتے ہو اُسکا اور آگے ایک ناقہ ہے لاغر کلان سال اور گویا آپ اُسکو اُٹھاتے ہین یا رسول اللہ صلعم کہا حاکی اُس رویا نے کہ ابن زمل ہے جب سُنا آنحضرت صلعم نے متغیر ہوا رنگ روی مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہیئت

پھر بحال در کشادہ ہوا یہ حال گویا وحی نازل ہوئی کہ اُسوقت آنحضرت صلعم کو ایک حال پیش آیا تھا پستر کشادہ ہوجاتا تھا پس شروع کیا تعبیر اس خواب کی مین اور فرمایا وہ جو راہ فراخ اور نرم سے تو نے دیکھی پس وہ راہ راست ہی کہ ظاہر اور ہویدا کی مین نے اوپر تمھارے اور تم اوپر ہو۔ اور جو مرغزار کہ دیکھا تو نے اُسکو دنیا اور نضارت اور خوش عیشی اُسکی ہی کہ نہین چسپیدہ ہوئے ہین ہم ساتھ اُسکی اور نہین چاہا اُسنے ہمکو اور نہ ہمنے اُسکو ولیکن گلا اور جو اگاہ ناقہ اور تا اللہ اور پڑھا آنحضرت صلعم نے انا للہ وانا الیہ راجعون ایک کلمہ ہے کہ نزدیک اصابت مصیبت اُسے پڑھتے ہین مقصود پڑنا اُس جماعت کا ہو مراتع شہوات دنیا اور افراط و تفریط مین اور بہرہ مند اور منتفع ہونا ساتھ متاع حیات دنیا کے جیساکہ ملوک اور امرا امت نے کیا لیکن تو اے ابن زمل وہ پر طریقہ صالحہ کے ہوگا اور ہمیشہ رہیگا اُس طریقہ پر تا آنکہ ملاقات کرے تو میرے ساتھ جیساکہ کہا تو نے مین تمھارے ساتھ ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور منبر ہفت پایہ کہ دیکھا تو نے وہ دنیا ہی کہ مدت عمر اُسکی سات ہزار سال ہی اور مین الف آخر مین ہون کہ پایہ اعلیٰ ہی اور مرد دراز گون کہ دیکھا تو نے وہ موسیٰ علیہ السلام ہی کہ تکریم کرتا ہون مین اُنکو ساتھ فضل ہم کلام خدا تعالیٰ کے اُنکی ساتھ بے واسطے اور مرد میانہ بالا پر گوشت سرخ نزد عیسیٰ علیہ السلام ہی تکریم کرتا ہون مین اُنکو ساتھ زیادتی مرتبہ کے خدا کے نزدیک اور پیر کہ دیکھا تو نے کہ ہم اقتدا کرتے ہین اُسکے ساتھ وہ ابراہیم علیہ السلام ہی اور ناقہ لاغر کلان سال کہ تو نے دیکھی اُٹھاتا ہون مین اُسکو قیامت ہی کہ مجھپر اور میری امت پر قائم ہوتی ہی اور نہین کوئی نبی مجھسے پیچھے اور نہ کوئی امت میری امت کے کہا سوال نہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے اس قصہ سے کسی ایک کو خواب اُسکے سے مگر لاتا تھا ایک مرد اپنی خواب کو آگے آپکے اور تحدیث کرتا تھا حضرت صلعم پر۔ روایت کیا ابن قتیبہ اور طبرانی اور بیہقی نے اس حدیث کو دلائل مین اور سند اُسکی ضعیف ہی واعلم بالصواب وصل در ذکر اسماء شریف جان اور معلوم کر کہ حق جل وعلی نے تسمیہ کیا ہی اپنے حبیب صلعم کو قرآن عظیم اور غیر اُسکے مین کتب سماویہ سے اور اوپر زبان انبیا اور رسل علیہم السلام کے ساتھ اسماء کثیرہ کے اور کثرت اسماء دلالت کرتی ہی اوپر شرف مسمیٰ کے اسواسطے کہ اشتقاق اسما کا صفات اور افعال سے ہی اور ہر اسم مشتق صفت اور فعل سے ہی اور اشہر و اعظم سب اسما مین محمدؐ ہی جیساکہ اسم ذات باری عز اسمہ اللہ اور باقی اسماء صفات ہین کہ اُسپر محمول ہین اور لائے ہین کہ عبدالمطلب نے ایک خواب دیکھا تھا کہ گویا اُسکی پشت سے سلسلۂ فضہ باہر آیا ہی کہ ایک طرف اُسکی آسمان مین اور دوسری طرف مشرق و مغرب مین بعد ازان کویا وہ سلسلہ ایک درخت ہوا ہی کہ ہر برگ اُسکے پر ایک نور ہی اور اہل مشرق و مغرب متعلق ہین اُسکے ساتھ۔ اُسوقت کے معبرون نے تعبیر کیا اُسکا ساتھ ایک مولود کے کہ پیدا ہو صلب عبدالمطلب سے اور متابعت کرین اُسکی اہل مشرق و مغرب اور احمد کہین اُسکی اہل سما اور ارض اس جہت سے

محمد نام کیا گیا اور وہ جو حدیث کیا عبد المطلب کو آمنہ والدۂ آنحضرت صلعم نے کہ کہا گیا اُسکو خواب مین کہ تو بار دار
کی گئی ساتھ سید اس امت کے اور جب رکھے اور جنے تو اُسکو نام اُسکا محمدؐ رکھا اور حدیث صحیحین مین جبیر بن مطعم سے
آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ان لی خمستہ اسماء انا محمد و انا احمد و انا
الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر و انا الحاشر الذی یحشر الناس علی اقدامی و انا العاقب یعنی خاتم الانبیاء یعنی
خاتم الانبیاء اور معنی قول حضرت کے لی خمستہ اسماء وہ ہین کہ یہ اسما موجود ہین کتب متقدمہ مین اور مذکور
نزدیک علماء امم سالفہ کے اور بعض احادیث مین چھہ آئے ہین یہ پانچ اور خاتم اور روایت کیا ہے نقاش نے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ قرآن مین سات نام میرے ہین محمدا اور احمدا اور یسا اور طہٰ
اور مدثرا اور مزمل اور طہٰ کو ساتھ یا طاہر یا ہادی کے تفسیر کیا ہے اور یٰس مین یا سید حکایت کیا ہے اُسکو
اسلمی نے واسطے اور جعفر بن محمدؑ سے اور بعض احادیث مین دس آئے ہین پانچ کہ حدیث اول مین گذرے
اور وانا رسول الرحمۃ اور رسول الراحۃ اور رسول الملاحم جمع ملحمہ کی بمعنی شدت حرب یا شدت ضرب کے
اور وہ جہاد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے راہ خدا مین کیا کسی نے نہین کیا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و انا
المقفے ساتھ کسرۂ فا اور فتح اُسکے قفا سے بمعنی عاقب اور بعض نے بفتح فا قفادت سے بمعنی کرم اور لطف کے
رکھا ہے - اور قفی کریم و لطیف کو کہین اور مقفی بزیارت تا بعد قاف کے بھی آیا ہے و انا القیّم ساتھ تحتانیہ
مشددہ کے بمعنی جامع کامل کے اور صاحب شفا نے کہا ہے کہ گمان وہ ہے کہ اسم قثم ہے بضم قاف و فتح مثلثہ کے
اور فرمایا آنحضرت صلعم نے آیا میرے پاس فرشتہ اور کہا انت قثم اے مجتمع اور تحقیق آئے ہین القاب اور
اسما حضرت سے قرآن مین نورا اور سراج منیرا اور منذرا و نذیرا اور مبشرا اور بشیرا اور شاہدا اور شہیدا اور
حق المبین اور خاتم النبیین اور الامین اور العزیز اور الحریص و الرؤف اور الرحیم اور قدم صدق
اور نعمۃ اللہ اور عروۃ الوثقی اور صراط المستقیم اور طہٰ اور نجم الثاقب و یسٰ و الکریم اور نبی الامیّ
اور برہان اور خاص واسطے آنحضرت صلعم کے اوصاف کثیرہ اور اسمات جلیلہ ہین کتب متقدمہ مین اور
احادیث مین جیسا کہ مصطفٰے مجتبے اور ابو القاسم اور شفیع اور مشفع اور متقی اور مصلح اور طاہر اور
مہیمن اور صادق اور مصدوق اور ہادی اور سید ولد آدم اور سید المرسلین اور امام المتقین اور
رسول رب العالمین اور قاعد الغر المحجلین اور حبیب اللہ اور خلیل الرحمن اور صاحب الحوض المورود
اور صاحب الشفاعۃ اور صاحب المقام المحمود اور صاحب الوسیلۃ و الفضیلۃ و الدرجۃ الرفیعۃ اور
صاحب التاج و المعراج و اللواء و القضیب اور راکب البراق و الناقۃ و النجیب اور صاحب الحجۃ اور
سلطان اور خاتم اور علانیہ اور صاحب الہراوات و النعلین اور اسماء شریف اُنکی سے کتب متقدمہ مین
المتوکل اور المختار اور مقیم السنۃ اور مقدس اور روح الحق اور یہی ہین معنی بارقلیط کے انجیل مین
واقع ہوا ہے - اور کہا ہے کہ فارقلیط وہ کہ فرق کرے درمیان حق اور باطل کے اور اور اسماء

آنحضرت سے کتب سابقہ مین ماد ماد بمعنی طیب طیب ہی اور خطا خطا بمعنی حامی الحرم اور اسم شریف آپکا زبان یانی
مین مشقح اور منحمنا اسم مبارک حضرت کا توریت مین امید اور بمعنی اُنکی صاحب القضیب و صاحب السیف مین اور
کنیت مشہورہ حضرت کی ابو القاسم ہی اور روایت ہی انس سے کہ جب پیدا ہوئے حضرت گھر ابراہیم مین آئے
جبرئیل اور کہا السلام علیک یا ابا ابراہیم انتہے اور بعضون نے ابو الارامل اور ابو المومنین بھی کہا ہی اور اگر
ابو الیتامی بھی کہین گنجایش رکھی جیساکہ شعر ابو طالب مین آیا ہی مصرع ع اب للیتامی عصمۃ للارامل
اب بیٹون کے لیے پناہ بیوہ زنون کے لیے اور صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہی کہ اسما آنحضرت کے قرآن مین
بہت آئے ہین اور شمار کیا اُسے بعضون نے اور پہونچایا ہی بعدد مخصوص پس بعض نے ساتھ ننانوے کی
پہونچایا ہی موافق اسما الٰہی کے اور یہ وجہ کتاب مستوفی مین لکھی ہی اور اگر تفحص کیا جاوے ان سب کا
کتب متقدمہ اور قرآن اور حدیث سے پہونچتے ہین تین سو تک اور دیکھا ہی مین نے کتاب احکام القرآن قاضی
ابو بکر بن العربی مین کہ کہا بعض صوفیہ نے کہا ہی خدا تعالی و تقدس کے ہزار نام ہین اور پیغمبر صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو بھی ہزار نام ہین اور مراد اوصاف ہین ہر وصف سے ایک اسم مشتق ہی بعضے مختص مین ساتھ
ساتھ اُسکے اور غالب ہین اوپر اُس صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور بعض مشترک اور جو ہر وصف اوصاف اُسکی سے
ایک اسم لیوین پہونچتے ہین اوصاف اُسکے اس عدد تک بلکہ بیشتر وصل صاحب مواہب نے شمار کیا ہے
اسما شریف آنحضرت صلعم کو زیادہ اوپر چارسو سے اور ذکر کیا ہی اُنکو مرتب اوپر حروف معجم کے جیساکہ
اولی اور اعظم اور اشہر اسما آنحضرت مین احمد و محمد ہی کہ بمنزلہ اسم ذات ہین اور دونون اسم حقیقت مین
ایک اسم ہی مشتق حمد سے مفید معنون مبالغہ کو اول باعتبار کیفیت اور دوسرا باعتبار کمیت پس وہ
حمد گوئندہ ہی خدا تعالی کو ساتھ افضل محامد کے اور حمد کی گئی حضرت پر ساتھ کثرت محامد کے دنیا اور آخرت
مین احمد الحامدین احمد المحمودین و افضل من حمد و حمد یعنی ستودہ ترین سب ستودون مین اور [illegible]
اُس شخص کا کہ ستایش اور ستودہ ہوا اور ساتھ اُسکے ہی لوا حمد روز قیامت یا تمام ہووے اُسکو کمال حمد اور
مشہور ہووے اُس مرصات مین سات صفت حامدیت اور محمودیت کا اور برانگیختہ کرے اُسنے ہر دو کا
اُسکا مقام محمود مین جیساکہ وعدہ کیا ہی ساتھ قول اپنے کہ آیت عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا
یعنی قریب ہی کہ برانگیختہ کرے تجھے رب تیرا مقام محمود مین اور حمد کہین اولین و آخرین ساتھ کشادہ کرنے
باب شفاعت کے اور تعلیم کرے حقتعالی اُسکو ایسی محامد کہ کسی کو نہین کی اور تسمیہ کیا ہی حق جل جلالہ نے
اُسکی امت کو حمادون پس سزاوار ہی کہ تسمیہ کیا جاوے ساتھ احمد و محمد کے اور ابن عساکر کعب الاحبار سے
روایت کرتا ہی کہ آدم نے شیث کو کہا ہی چھوٹے بیٹے میرے تو خلیفہ میرا ہی میرے بعد اخذ کر اُسکو ساتھ عمارت تقوی اور
عروہ وثقی کے جسوقت ذکر کرے تو خدا کا ذکر کر اُسکے پہلو مین محمد کو کہ مین نے دیکھا ہی اسم اُسکا مکتوب اوپر
ساق عرش کے اور حال آنکہ مین روح اور طین تھا بعد ازان طواف کیا مین نے سموات کو اور نہ دیکھا مین نے

آئین کوئی موضع مگر وہ کہ لکھا دیکھا مین نے اسپر اسم محمدؐ کا اور بدرستی میرے پروردگار نے رکھا مجھے بہشت مین پس نہ دیکھا مین نے بہشت مین کوئی قصر اور کوئی غرفہ مگر وہ کہ لکھا ہی اسپر اسم محمد کا اور دیکھا مین نے اسم محمدؐ کا لکھا ہوا اوپر سینون حورالعین کے اور اوپر پتون درخت طوبی کے اور پتون سدرۃ المنتہے اور اوپر اطراف حجب کے اور فرشتون کی آنکھون مین اپس اکثار کراے پس ذکر محمدؐ کو اور حدیث مین بروایت ابوہریرہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جب لیگئے مجھے اوپر آسمان کے نہ گذرا مین کسی آسمان پر مگر وہ کہ پایا مین نے نام اپنا اسمین لکھا ہوا محمد رسول اللہ اور ابوبکر میرے پیچھے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آدم علیہ السلام نے نزدیک مصیبت اپنے کے کہا اللہم بحق محمدؐ اغفر لی خطیئتی یعنی یا اللہ بحق محمدؐ بخش میری خطا اور ایک روایت مین تقبل توبتی آیا ہی یعنی قبول کر میری توبہ کہا اسے حقتعالی نے کہان سے پہچانا تو نے محمدؐ کو دیکھا مین نے ہر موضع مین کہ بہشت سے کہ لکھا ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عبدی و رسولی یعنی میرا بندہ اور میرا رسول پس مانا مین نے کہ وہ اکرم خلق ہی تیرے نزدیک پس قبول کی خدا نے توبہ اسکی اور یہی ہی تاویل قول حق سبحانہ کی آیت فتلقی آدم من ربہ کلمات یعنی پس لیے آدم نے اپنے پروردگار سے کلمات توبہ اور کتاب شفا مین عجائب و غرائب سے لکھا ہی کہ دلالت رکھی ثبت اسم شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سفلیات مین بھی کہ اوپر ایک سنگ قدیم کے کہ لکھا پایا محمد تقی مصلح امین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک ہین اصلاح کنندہ امانت دار اور کہا ہی اوپر ایک سنگ کے بخط عبرانی لکھا پایا باسمک اللہم جاء الحق من ربک بلسان عربی مبین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کتبہ موسی ابن عمران ذکرہ ابن ظفر فی التسییر عن معمر عن الزہری ساتھ نام تیرے کے یا اللہ آیا حق تیرے رب کی طرف سے زبان عربی آشکارہ مین نہین کوئی معبود غیر اللہ محمد رسول اللہ کے ہین لکھا اسے موسی بن عمران نے ذکر کیا اسکو ابن ظفر نے سیر مین معمر سے اور معمر نے زہری سے اور مشاہدہ کیا گیا بعض بلاد خراسان مین ایک مولود کہ پیدا ہوا اور لکھا ہوا اوپر پہلو اسکے کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بلاد ہند مین ایک گل ہی کہ لکھا ہوا ہی اسپر بخط سفید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور علامہ ابن مرزوق نے ذکر کیا ہی عبداللہ بن صوحان سے کہ کہا چلی اوپر ہمارے ایک ہوا تند حالانکہ ہم موجون دریای ہند مین تھے پس لنگر کیا ہمنے کشتی کو جزیرہ مین اور دیکھا ہمنے اسمین ایک گل سرخ تیز بو خوش نسیم کہ لکھا ہی بخط سفید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ایک گل سفید کہ لکھا ہی اسمین بخط زرد براءۃ من الرحمن الرحیم الی جنت النعیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی بیزاری ہی روزی دینے والے بخشنے والے سے طرف بہشتون نعمت کے اور تاریخ ابن العدیم مین علی بن عبداللہ ہاشمی شرقی لایا ہی کہ پایا گیا بعض قراے ہند مین گل بزرگ خوشبو سیاہ کہ لکھا ہی اسپر بخط سپید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر صدیق عمر الفاروق رضی اللہ

عنہم کہا پس شک کیا مین نے اُسمین اور کہا مین نے کہ یہ مصنوعی ہی پس قصد کیا دوسرے گل کی طرف کہ ہنوز
ناشگفتہ تھا اُسمین بھی ایسا ہی خط لکھا دیکھا مین نے اور شہر مین بہت سی چیزین مشاہدہ کین اور
اہل اُس قریہ کے عبارت احجار کرتے ہین اور خداے جل جلالہ کو نہین پہچانتے اور کہا عبداللہ بن مالک نے
آیا مین بلاد ہند کو اور سیر کی مین نے شہر مین کہ اُسکو نمیلون کے ساتھ یا تمیلا کے ساتھ کہین پس
دیکھا مین نے ایک درخت بڑا کہ میوہ اُسکا مانند بادام کے ہی اور اُسکو پوست ہی اور جب توڑا جاتا ہی
وہ میوہ نکلتا ہی اُسمین سے ایک ورق سبز پیچیدہ کہ لکھا ہوا بسرخی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور اہل ہند تبرک ڈھونڈھتے ہین ساتھ اُسکے اور استشفا طلب کرتے ہین اُس سے اور جب قحط ہوتا ہی بارش
حکایت کیا ہی اُسکو ابوالبقا بن صافی نے منسک مین اور کتاب روض الریاحین یافعی مین نقل کیا ہی
بعض سے مثل اُسکے اور کہا حدیث کیا مین نے اُسکو یعقوب صیاد سے کہا تھا مین کہ سیر کرتا تھا مین
اوپر نہر اویلہ کے پس صید کیا مین نے ایک ماہی کو کہ لکھا ہی پہلوے راست پر اُسکے لا الٰہ الا اللہ
اور پہلوے چپ پر محمد رسول اللہ پس جب دیکھا مین نے اُسکو دفن کیا مین نے اندر پانی کے
از جہت تعظیم اور احترام کے اور بعضے لوگون نے شرح قصیدہ بردہ مین ابن مرزوق سے نقل
کیا ہی کہ کہا لائی گئی ایک سمک پس دیکھا گیا ایک لوکان اُسکے لا الٰہ الا اللہ اور دوسرے پر
محمد رسول اللہ اور منقول ہی ایک جماعت سے کہ اُنھون نے پایا ایک خربزہ زرد کو کہ اُسمین
خطوط سفید ہین حلقہ زدہ اور سب خطوط مین بعزلی لکھا ہی ایک پہلو مین اللہ دوسرے مین احمد
بخط روشن کہ شک نہ کرے اُسمین جاننے والا خط کا اور کہا پایا گیا ۸۰۹ آٹھ سے نو ہجری مین دانہ
انگور کہ لکھا ہی بخط ظاہر برنگ سیاہ لفظ محمدا اور کتاب بالطن مین نقل کیا ہی کہ دیکھا جزیرہ مین
ایک درخت بزرگ کہ اُسکے اوراق بڑے ہین خوشبو لکھا ہی اُسمین ساتھ سرخی اور سفیدی کے
سبزی مین کتابت واضحہ بطریق خلقت کے کہ پیدا کیا ہی اُسکو خداے تعالیٰ نے اوراق تین
سطرین اول مین لا الٰہ الا اللہ دوسرے مین محمد رسول اللہ تیسرے مین ان الدین
عند اللہ الاسلام **وصل** مشرف کرنے مین حقتعالیٰ کے اپنی لبیب حبیب کو ساتھ تسمیہ کے
باسماء حسنیٰ اور صفات کبرے کے قاضی عیاض رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے مخصوص
کیا ہی بہتون کو انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین سے ساتھ کرامت خلعت اسمائے اپنی سے
جیساکہ اسحٰق اور اسمٰعیل کو ساتھ علیم اور حلیم کے پکارا اور ابراہیم کو حلیم کہا اور نوح کو شکور اور
عیسیٰ اور یحییٰ کو برا اور موسیٰ کو کریم اور قوی اور یوسف کو حفیظ علیم اور ایوب کو صابر کہ بمعنی
صبور ہی اور اسمٰعیل کو بصادق الوعد بھی فرمایا جیساکہ ناطق ہی اُسکے ساتھ کتاب عزیز مواقع
ذکر اُنکے مین اور تفصیل دی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ کثیرہ کے اپنی اسما سے اور

ہمنے بتعلیم الٰہی تحریر کیے ہین تیس اسم اور امیدوار ہین ہم کہ زیادہ اوپر اُسکے فتح اور الہام کریے، آخر ہوا کلام قاضی عیاض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع ہین کمالات اسمائی اور صفاتی حضرت رب العالمین تعالےٰ اور تقدس کو اور متخلق ہین بجمیع اخلاق الٰہی عز اسمہ کے جیسا کہ بعضے عارفون نے تفصیل اُسکو بیان کیا ہی اور مقصود قاضی کا ذکر اُن اسما کا ہی کہ کتاب مجید اور احادیث صحیح مین اُس سے مذکور ہوا جیسا کہ سیاق کلام اُس رحمۃ اللہ کا ناطر ہی اُسمین ایک اُن سب سے اسم حمید ہی یعنی محمود اسواسطے کہ حمد کیا ہی حق تعالےٰ نے اپنی ذات کو کلام قدیم مین اور ساتھ بہت آیات اور دلائل واٰلا اوپر کمال اُس علے اطلاق کے انفس وآفاق مین اور حمد کہی ہی اُسکو بندونے اور ہوسکتا ہی کہ حمید بمعنی حامد ہووے کہ حامد ہی ذات اپنی کا اور اعمال طاعات کا بس حقیقت بھی حامد ہی معبود اور تسمیہ کیا اپنے حبیب کو ساتھ محمدؐ اور احمدؐ کے اور محمد بمعنی محمود ہی اور احمد بھی بمعنی حامد اور بھی بمعنی محمود آیا ہی اور جملہ اسمار الٰہی سے الرؤف الرحیم اور تسمیہ کیا ہی اُسکو اُس اسم کے ساتھ کتاب اپنی مین بالمومنین رؤف الرحیم اور یہ دو دونون اسم متقارب ہین معنون مین اور بعض نے کہا ہی کہ رافت شدت رحمت ہی اور کہا ہی کہ رؤف بالمطیعین رحیم بالمذنبین اور اسمار الٰہی سے الحق المبین یعنی حق موجود ثابت کہ متحقق ہی امر اُسکا اور مبین وہ کہ ہین اور آشکار ہی امر الوہیت اُسکا اور برہان حقانیت اور بان اور آیان کے ایک معنی ہین اور بمعنی مبین عباد کے لیے امر دین اور مبدا اور معاد اُنکا یہ معنی بھی جائز ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی تسمیہ کیا ساتھ اُسکے اور فرمایا یاایھا الناس قدجاءکم الحق من ربکم یعنی اے لوگو تحقیق آیا تمھارے پاس حق جانب پروردگار تمھارے سے اور فرمایا آیت فقد کذبوا بالحق لما جاءھم یعنی پس تحقیق جھٹلایا اُنھون نے حق کو جب آیا اُنکے پاس اور فرمایا آیت حتی جاءکم الحق ورسول مبین یعنی یہان تک کہ آیا تمھارے پاس حق اور رسول ظاہر اور بیان کنندہ وقل انا النذیر المبین یعنی اور کہہ کہ ہین ہون ڈرانیوالا ظاہر اور مراد حق سے محمدؐ ہین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعضون نے کہا قرآن اور معنی حق کے اس جگہ ضد باطل کے ہین یعنی وہ کہ متحقق ہی امر اُسکے صدق کا اور مبین ہی امر اُسکی رسالت کا اور مبین ہی جانب حق سے اُس دین متین کو بھیجا اُسکو ساتھ اُسکے مثل قول حق تعالےٰ کے آیت لتبین للناس ما نزل الیھم یعنی تو کہ بیان کرے تو اور آشکارا واسطے لوگون کے وہ اُتارا گیا اُنکی طرف اور بعض اہل اشارت نے قول حق سبحانہ مین کہا ہی آیت وما خلقنا السموات والارض وما بینھما الا بالحق اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور وہ چیز کہ اُسمین ہی مگر ساتھ حق کے اے ساتھ محمدؐ از جہت حابر کے کہ کہا اول ما خلق اللہ روح محمد

ثم خلق منہ العرش والکرسی والسماء والارض وجمیع الموجودات یعنی اول اُس چیز کا
کہ پیدا کیا اللہ نے روح محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے پھر پیدا کیا اس سے عرش اور کرسی اور آسمان
اور زمین اور سب موجودات کو اور ایک اسمار الٰہی سے نور ہے اور معنی اُسکے خداوند نور اور
پیدا کرنے والا انور کا یا نورانی کرنے والا آسمان کا اور زمین کا ساتھ نوروں کے اور روشن
کرنے والا دلون عارفون کا ساتھ ہدایت اور اسرار کے اور آنحضرت کو بھی نور فرمایا آیت
قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین یعنی تحقیق آیا تمھارے پاس خدا کی طرف سے نور
اور کتاب ظاہر و آشکارا اور فرمایا بشان حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین وسراجا منیرا
یعنی چراغ روشن کرنے والا اتسمیہ کیا حضرت کو اُسکے ساتھ از جہتہ وضوح اُسکے امر اور بیان اُسکی
نبوت کے اور روشن کرنا عارفون کے دلون کا ساتھ اُس چیز کے کہ لائے دین سے اور اسمار الٰہی
سے الشہید ہے قاضی نے کہا معنی اُسکے عالم ہے اور کہا گیا شہید اوپر بندون اپنے کے اور آنحضرت
کو بھی شاہد اور شہید فرمایا انا ارسلناک شاھدا یعنی بدرستی بھیجا ہمنے تجکو عالم و حاضر
ساتھ حال امت اور تصدیق اور تکذیب اور نجات و ہلاک اُنکے اور کہا یکون الرسول علیکم
شہیدا یعنی اور ہوگا رسول اوپر تمھارے گواہ جیسا کہ انکا رامم مین ارسال انبیا کو اور شہادت
امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اوپر اُنکے اور تزکیہ آنحضرت کا امت کو آیا ہے اور اسماء الٰہی سے
الکریم ہے اور معنی اُسکے کثیر الخیر اور فضل و رعفو ایسا ہی کہا ہے قاضی نے اور حدیث مین اسمار الٰہی سے
الکرم بھی آیا ہے اور آنحضرت کو بھی کریم پکارا اور فرمایا آیت انہ لقول رسول کریم وما ھو بقول
شاعر قلیلا ما تؤمنون ولا بقول کاھن قلیلا ما تذکرون یعنی بدرستی ہر آئینہ وہ قول
رسول کریم کا ہے اور نہین وہ قول شاعر کا کہ ایمان لاؤ تم اور نہ قول کاہن کا کم ہے کہ پند پذیر ہو تم
مراد محمد ہین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نہ جبرئیل ساتھ قرینہ قول وما ہو بقول شاعر و لا بقول کاھن
اسواسطے کہ وصف نہین کیا کفار نے جبرئیل کو ساتھ اُسکے پس متعین ہو کہ مراد رسول کریم آنحضرت
ہین نہ جبرئیل کہ وہ آیتہ سورۃ الحاقہ مین ہے اور سورۃ تکویر مین مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اور بعض نے
کہا کہ اُسجگہ بھی مراد آنحضرت ہین از جہتہ صادق آنے اُن صفات کے حضرت پر اور صواب یہ ہے کہ سلف
واللہ اعلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا انا اکرم ولد آدم یعنی مین
اکرم اولاد آدم کا ہون معنی اس اسم کے صحیح ہین حق آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اور کہا ہے
کہ جب وصف کیا ایک کو بکرم وصف کمجمیع صفات خیر کے اور تھے آنحضرت متصف ساتھ صفات کرم کے
ظاہراً و باطناً ذاتاً و صفاتاً صلے اللہ علیہ وسلم اور اسمار الٰہی سے العظیم ہے اور معنی اُسکے جلیل الشان
ہر چیز سے کہ دون اُسکی ہے اور کہا اپنے پیغمبر کی شان مین آیت وانک لعلی خلق عظیم یعنی

بدرستی تو البتہ اوپر خلق عظیم کے ہے اور واقع ہوا ہے سفر اول مین توریت سے واسطے اسماعیل کے
وسنلد عظیما لامة یعنی اور قریب ہے کہ پیدا ہوا اور جنے عظیم القدر کو واسطے امت کے پس آنحضرت
عظیم ہین اور اوپر خلق عظیم کے اور جو صفت کسی کی عظیم ہوئی ذات اُسکی بھی عظیم ہو گی جیسا کہ باب
اخلاق شریف مین تھوڑا اس کلام سے گذرا ہے اور اسماے الٰہی سے الجبار اور جبار بمعنی مصلح اور
قاہر اور اعلے اور عظیم اور متکبر کے آوے اور نام کیے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مزامیر داؤد مین اور مزمور چوالیسوین مین کہا ہے تقلد ایہا الجبار سیفک فان
ناموسک وشرایعک مقرونة بہیبتک یعنی گردن مین ڈال اے جبار شمشیر اپنی کو پس بدرستی
ناموس یعنی راز تیرا اور شریعت تیرے نزدیک کی گئی ہے ساتھ ہیبت تیرے کے اور ذکر اسکا سابق
گذرا ہے اور معنی اُسکے حق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین صادق ہین از جہت حضرت کے امت کو ساتھ
ہدایت اور تعلیم کے اور قہر اُنکا اعداے دین کو اور علو منزلت اور عظیم خطر اور کبر شان اُنکا بہ نسبت
سائر افراد بشر کے اور وہ کہ نفی کیا ہے قرآن مین تکبیر سے وہ ہے کہ نہین لائق ساتھ شان اور حال
اُنکے اور فرمایا ہے وما انت علیہم بجبار یعنی اور نہین تو اُنپر جبر کرنے والا اور اسمار الٰہی سے الخبیر ہے
اور معنی اُسکے مطلع اوپر کنہ شی کے اور عالم ساتھ حقیقت اُس شی کے اور اس تقدیر پر علیم کے
معنون مین ہووے اور بعضون نے کہا ہے خبیر بمعنی مخبر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خبیر ہین ساتھ دونون وجہ کے اسواسطے کہ وہ عالم ہین ساتھ غایت علوم کے ساتھ اُس چیز کے
جتا تا ہے اُنھین حقتعالی اپنے مکنون علم اور عظیم معرفت اپنی سے اور مخبر امت اپنی ساتھ اس چیز کے
کہ اذن دیا ہے حق سبحانہ نے اُنکو ساتھ اعلام اور اخبار اُسکے اور تسمیہ حضرت کا باسم خبیر ثابت اس آیہ سے کہ
فاسال بہ خبیرا مراد بہ خبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اوپر ایک کے وجوہ مذکورہ سے
آیہ مین اور اسمار الٰہی سے الفتاح اور معنی اُسکے حاکم میان بندگان اور فاتح الابواب
رزق اور رحمت ہے اور کھولنے والا کامون بستہ کا اوپر خلق کے اور فاتح قلوب و بصائر اُنکا واسطے
معرفت حق کے اور بمعنی ناصر بھی آیا ہے قول حق سبحانہ مین ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح ای ان
تستنصروا فقد جاءکم النصر یعنی اگر نصرت مانگتے ہو تم پس تحقیق آئی تمھین نصرت اور تسمیہ کیا ہے آنحضرت کو
خدا تعالے نے فاتح حدیث اسرا مین کہ ابی العالیہ وغیرہ سے ابی ہریرہ کی روایت مین آیا ہے
وجعلتک فاتحا وخاتما اور اسمار الٰہی سے الشکور ہے اور معنی اُسکے ثواب دینے والا اوپر عمل قلیل کے ساتھ جزاے
کثیر کے اور معنی اوپر مطیع کے اور تحقیق وصف کیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کو ساتھ شکور کے
کہ افلا اکون عبدا شکورا یعنی پس کیون نہ ہوؤن مین بندہ شکر گزار معترف ساتھ نعم پروردگار کے
عارف اُسکے قدر کا ثنا کرنے والا اوپر اُسکے اور ظاہر ہے کہ توصیف حضرت کا اپنے کو اشکور ساتھ اذن اور

امر الٰہی کے ہی اور اسمار الٰہی سے العلیم اور علام اور عالم الغیوب و الشہادت ہی اور وصف کیا اپنی نبی کو ساتھ علم کے اور مخصوص کیا اُسکو ساتھ مزیت اور فضیلت کے اُسکو اور آیہ وعلمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما یعنی اور سکھلایا تجھے جو نہ جانتا تھا تو اور ہی فضل خدا کا تجھپر بڑا اور کہا ویعلمکم الکتب والحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون یعنی اور سکھلایا تمکو کتاب اور حکمت اور سکھلایا تمکو جو کہ تم نہ جانتے تھے اور اسمار الٰہی سے الاول والآخر ہی اور معنی اُسکے سابق وجود مین اور باقی آور باقی بعد از فنا اُسکے اور تحقیق اُسکی وہ ہی کہ نہین اُسکو اول اور نہ آخر اور آنحضرت اول انبیا ہین پیدائش مین اور آخر اُنکی بعثت مین اور اشارہ کیا ہی ساتھ قول حق سبحانہ کے آیت واذا خذنا من النبیین میثاقھم ومنك ومن نوح وابراھیم اور جب لیا ہمنے پیغمبرون سے پیمان اُنکا اور تجھسے اور نوح اور ابراہیم سے اسواسطے کہ تقدیم کیا آنحضرت کو اوپر نوح اور ابراہیم وغیرہما کے اور بھی فرمایا آنحضرت نے نحن الاخرون السابقون یعنی ہم آخرین بعثت مین اور باعتبار زمان سابق ہین ہم اور اولیت ثابت ہی آنحضرت کو امور کثیرہ مین اور جیسا کہ فرمایا انا اول من تنشق الارض واول من یدخل الجنۃ واول شافع واول مشفع وھو خاتم النبیین واخر الرسل یعنی مین اول اُس کسی کا ہون کہ شگافتہ کیجاوے زمین اور اول اُس کسی کا کہ داخل ہوتا ہی بہشت مین اور اول شفاعت کرنے والا اور اول مقبول الشفاعت اور وہ خاتم پیغمبرون کا ہی اور آخر رسولون کا اور اسمار الٰہی سے القوی ذو القوۃ المتین اور معنی اُسکے قادر ہر امر پر اور وصف کیا اُسکو حق تعالیٰ نے اپنے ساتھ قول اپنے کے ذی قوۃ عند ذی العرش مکین یعنی صاحب قوت نزدیک خداوند عرش کے صاحب منزلت مراد ساتھ اُسکے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعض نے کہا ہی کہ مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اس صورت مین یہ صفت مخصوص ساتھ آنحضرت کے نہوگی اور اسمار الٰہی سے صادق ہی اور حدیث مین آیا ہی وصف آنحضرت کا بصادق مصدوق اسمار الٰہی سے ولی اور مولیٰ ہی اور فرمایا ہی حق تعالیٰ نے انما ولیکم اللہ ورسولہ یعنی سوائے اُسکے نہین کہ ولی تمہارا اللہ اور رسول اُسکا ہی اور فرمایا آنحضرت ؐ نے انا ولی کل مومن یعنی مین ولی ہر مومن کا ہون اور فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی جسکا مین مولا ہون پس علی اسکا مولیٰ ہی مراد بیجگہ محب اور ناصر ہی اور اسمار الٰہی سے غفور ہی اور معنی اُسکے گذرنے والا گناہون اور تقصیرات سے اور امر کیا ساتھ اُسکے اپنے پیغمبر کو قرآن اور توریت مین ساتھ غفور اور صفح کے اور خذ العفو وامر بالمعروف یعنی اختیار کر در گذر گناہ سے اور امر کر ساتھ نیکی اور احسان کے اور کہا فاعف عنہ واصفح یعنی پس عفو کر گناہ سے اور در گذر اور کہا ہی توریت و انجیل مین آپکی شان مین

لیس بفظ ولا غلیظ ولکن یعفو ویصفح یعنی نہین ہے بدخو اور درشت کو ولیکن بخشتا ہے اور گذر کرتا ہے اور اسمار الٰہی سے الداعی ہے اور معنی اُسکے توفیق دینے والا جسکو چاہے بندون اپنے سے بہ ہدایت اور بہی راہ دکھلانے اور پکارنے کے آیت واللہ یدعوا الی دار السلام ویہدی من یشاء الی صراط مستقیم یعنی اور اللہ پکارتا ہے طرف بہشت کے اور ہدایت کرتا ہے طرف راہ سیدھی کے اور فرمایا وداعیا الی اللہ باذنہ یعنی اور پکارنے والا طرف اللہ کے ساتھ اُسکے حکم کے ولیکن معنی پہلے مخصوص ہین ساتھ حق تعالی کے اور ثانی مشترک ہین درمیان اُسکے اور پیغمبر کے اور اسمار الٰہی سے المؤمن والمہیمن ہو بعضون نے کہا یہ دونون اسم ایک معنون بین ہین پس معنی مومن کے حق تعالے ہین مصدق اپنے وعدہ کا ہے کہ ساتھ بندون کے کیا اور مصدق قول اپنے کا کہ حق ہے اور مصدق بندون مومن اور رسولون اپنے کا اور بعضون نے کہا ہے موحد ذات اور شاہد اوپر الوہیت اپنی کے اور بعضون نے کہا ہو امان دینے والا بندون اپنے کا دنیا مین ظلم اور شدت سے اور مومنونکو آخرت مین عذاب اپنے سے اور کہا ہے مہیمن بمعنی امین ہے مصغر مومن کا پس طلب قلب کیا گیا ہمزہ کو ساتھ ہاکے اور کہا ہے مہیمن بمعنی حافظ اور شاہد کے ہو اور وہ کہ بے ڈر کرے اورون کو خوف سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امین ہین اور مہیمن اور مومن اور تسمیہ کیا ہے انکو امین حق تعالے نے اور کہا مطاع ثم امین یعنی اطاعت کیا گیا ہو اُسجگہ امانت دار اور آنحضرتؐ پیش از نبوت اور بعد از نبوت معروف اور مشہور بامین تھے اور تسمیہ کیا انکو عباس اُسکے عم نے بمہیمن اور خداے تعالے نے کہا آیت ویؤمن باللہ ویؤمن للمومنین یعنی تصدیق کرتا ہو بخدا اور تصدیق کرتا ہے واسطے مومنون کے اور فرمایا انا امین لاصحابی یعنی مین امین ہون اپنے اصحاب کا اور صاحب مواہب نے قول حق سبحانہ مین نقل آیت وانزلنا علیک الکتب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتب ومہیمنا علیہ یعنی اور اتاری ہمنے اوپر تیرے کتاب راست تصدیق کرنیوالی ساتھ اُس چیز کے کہ روبرو اُسکے ہو کتاب سے اور نگہبان اوپر اسکے مجاہد سے نقل کیا مراد وہ ہو وجعلناک یا محمد مہیمنا علیہ یعنی اور گردانا ہمنے تجھے نگہبان اوپر اُسکے اور اسمار الٰہی سے مقدس ہو اور معنی اُسکے منزہ نقائص سے اور مطہر نشانون حادث سے اور واقع ہوا ہو کتب انبیا مین اسمای آنحضرت مین مقدس یعنی مطہر ذنوب سے جیساکہ فرمایا ہو آیت لیغفر لک اللہ ما تقدم وما تاخر یعنی بخشے تیرے لیے خدا اگلے پچھلے گناہ تیرے یا مقدس اخلاق ذمیمہ اور صفات دنیہ سے یا وہ کہ مقدس اور مطہر ہوتے ہین لوگ ساتھ تیری پیروی کے جیساکہ وینزکیہم

یعنی اور پاک کرتا ہو انکو اور اسمار آلہی سے العزیز ہو اور معنی اُسکے ممتنع غالب یا وہ کہ نظیر نہ رکھے اور یا معز ہو غیر کو اور کہا ہو اور استدلال کیا ہو قاضی نے اوپر اُسکے ساتھ قول حق تعالی کے ولِلّٰہِ العزۃ و رسولہ یعنی اور واسطے اللہ کے ہو غلبہ اور اُسکے رسول کے لیے یعنی جب ثابت ہوئی عزت خدا کہ عزیز اور معز ہو پس رسول خدا بھی عزیز و معز ہوے اور صاحب اہب لدنیہ نے کہا ہو کہ عزت مومنون کے لیے بھی اثبات کی کہ فرمایا وللمومنین لیکن بطریق تبعیت طفیل ہے نہ بطریق استقلال جیسا کہ آنحضرت کو ہو پس یہ معنی منافی خاص ہونے اس صفت کے حضرت کے ساتھ نہو وین تنبیہ معلوم کرنا چاہیے کہ خدا تعالی اور تقدس بزرگی اور عظمت کبریائی اپنی مین مشابہ نہین ہو ساتھ کسی چیز کے مخلوقات سے اسما حسنی اور صفات علیا ہین اور مماثل نہین کوئی چیز اُسکے ساتھ اور وہ جو صفات سے اطلاق کیا انکو شرع نے خالق اور مخلوق پر تشابہ اور تماثل نہین ہو درمیان اُسکے معنون حقیقی کے اس واسطے کہ صفات خالق قدیم ہین اور صفات مخلوق حادث اور کافی ہے اس باب مین قول خدا تعالی کا لیس کمثلہ شئ یعنی نہین مانند اُسکے کوئی شے اور بعضے عارفین محققین نے کہا ہو التوحید اثبات ذات غیر مشبۃ للذوات ولا معطلۃ من الصفات یعنی توحید ثابت کرنا ایک ذات کا ہو کہ مانند اور ذاتون کے نہین اور نہ بیکار صفات سے واسطی نے کہا ہو کہ نہین ہو مثل ذات اُسکے کوئی ذات اور نہ مانند صفت اُسکے کوئی صفت اور نہ مانند اسم اُسکے کوئی اسم اور نہ مانند فعل اُسکے کوئی فعل مگر از جہت موافقت لفظ کے ساتھ لفظ کے اور بزرگ اور منزہ ہو ذات قدیم کہ ہووے اُسے صفت حادث جیسا کہ محال ہو ذات حادث کو صفت قدیم ہووے اور یہ مذہب اہل حق اور سنت و جماعت ہو اور تحقیق تفسیر کیا امام ابو القاسم قشیری رضی اللہ عنہ نے اس قول واسطی کو اور زیادہ کیا ہو اُسکے لیے بیان اور کہا ہو کہ یہ حکایت مشتمل ہو اوپر جوامع مسائل توحید کے اور کیونکہ تشبیہ دیوے اُسکی ذات کو ساتھ ذوات محدثات کے حالانکہ ذات اُسکی ساتھ وجود اپنے کے مستغنی ہو سب سے اور کیونکر تشبیہ دیا جاوے فعل اُسکا ساتھ فعل خلق کے کہ غیر جلب کمال یا دفع نقص سے حاصل ہوا ہو نہ بخواطر اور امراض موجود ہوا اور نہ ساتھ مباشرت اور معالجت کے ظاہر ہوا اور فعل خلق کا باہر ان وجوہ سے نہین اور کہا ہو مشائخ نے وہ چیز کہ توہم کیا تمنے ساتھ اوہام اپنی کے اور ادراک کیا ساتھ عقول اپنے کے محدث ہو ساتھ تمھارے اور کہا ہو امام المعالی جوینی نے جو کوئی مطمئن ہوا اور آرام پکڑا اسے ساتھ وجود کے کہ منتہی ہے ساتھ اُسکے فکر اُسکا وہ مشبہ ہو اور جو کہ مطمئن ہوا ساتھ نفی محض کے وہ معطل ہے اور جس کسی نے کہ یقین کیا ایسے موجود کو اقرار کرتا ہو ساتھ عجز کے دریافت حقیقت اُسکی سے وہ موحد ہو اور یگانہ پرست اور کیا اچھا ہو قول ذو النون مصری رضی اللہ

عنہ کا حقیقۃ التوحید ان تعلم ان قدرتہ تعالیٰ فی الاشیاء بلا علاج وصنعتہ
لہا بلا علاج یعنی بالاکتساب اور بمزاج الآلات نہیں وعلۃ کل شیٔ اصنعۃ
ولا علۃ لصنعۃ اور علت اور سبب ہر چیز کا کاریگری اور فعل اسکا ہے اور نہیں علت صنع الٰہی کو یعنی
حقیقت توحید وہ ہے کہ جانے تو کہ قدرت اللہ تعالیٰ کی بغیر مشارکت اسباب کے ہے اور بنا کرنا حق تعالیٰ کا
اشیا کو بامیختگی مادہ نہیں اور علت ہر چیز کی صنع الٰہی ہے اور صنع الٰہی کو کوئی علت درکار نہیں وما
تصور فی فہمک فاللہ بخلافہ یعنی اور جو چیز کہ تیرے ذہن و فہم و وہم میں آوے پس اللہ برخلاف
اسکے ہے یہ ہے ملخص کلام قاضی عیاض کا اور شرح مشکوات میں شرح اس مقام کی بتفصیل مذکور ہے
وصل صاحب مواہب لدنیہ نے اسمائی شریفہ سے وہ جو کتاب اور سنت اور کتب قدیم میں
مذکور ہیں زیادہ اوپر چار سو کے ساتھ ترتیب حروف معجم کے ذکر کیے ہیں ہم بھی تطویل از ذکر سے
نہ اندیشہ کرکے بطریق تیمن اور تبرک کے ثبت کرتے ہیں طالب مشتاق کو لازم ہے کہ انکو مونس جان و
ورد زبان اپنا کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ الالف الآمر بالمعروف الابطحی الاتقی الناس
الاجود اجود الناس الاحد احسن احسن الناس الاحمد احید الآخذ بالحجزات اخذ الصدقات الآخر
الاخشی للہ اذن خیر ارجح الناس عقلا ارحم الناس بالعیال الازہر الاسلم اسلم الناس اشجع الناس
الاصدق فی اللہ الطیب الناس ریحا الاغر الاعلی الاعلم باللہ اکثر الناس تبعا الاکرم اکرم الناس
اکرم ولد آدم المص امام الخیرات امام الناس امام المتقین امام النبیین الامام الآمر الامین امنۃ اصحابہ
الامین الامی انعم اللہ اول شافع اول المسلمین اولی المسلمین اول مشفع اول من تنشق الارض عنہ الباء
بارقلیطا الباطن البرہان بشر بشری البشیر البہیر بلیغ بالغ البیان بینۃ التاء التالی تذکرۃ التقی تنزیل
تہامی الثاء ثانی اثنین الجیم الجبار الجد جواد جامع الحکام جامع خزب اللہ حاشر حافظ حاکم بما اراد اللہ
حامد حامل لواء الحمد الحامد الحاتم عن النار الحبیب الحفی الحفیظ الحکیم الحلیم حمطایا حمیاطا حق حمید حنیف
النجا و خبیر خاتم النبیین خاتم المرسلین الخاتمہ خازن مال اللہ الخاشع الخالص خطیب الانبیاء خطیب الامم
خطیب الوافدین علی اللہ الخلیل خلیل الرحمن الخلیفۃ خیر الانبیاء خیر البریۃ خلق اللہ خیر العالمین
خیر الناس خیر ہذہ الامۃ خیرۃ اللہ الدال دار الحکمۃ الداعی الی اللہ دعوۃ ابراہیم دعوۃ النبیین
دلیل الخیرات الذال الذاکر الذکر ذکر اللہ ذو الحوض المورود ذو الخلق العظیم ذو الصراط المستقیم ذو القوۃ
ذو المکان ذو الفضل ذو المعجزات ذو المقام المحمود ذو الوسیلۃ الراء الراضع الراضی الراغب راکب البراق
راکب البعیر راکب الجمل راکب الناقۃ راکب النجیب الرحمۃ رحمۃ الامۃ رحمۃ للعالمین رحمۃ مہداۃ رحمۃ الرحیم
الرسول رسول الراحۃ رسول الرحمۃ رسول اللہ رسول الملاحم الرشید الرفیع رافع المراتب رفیع الدرجات
الرقیب روح القدس الرؤف رکن المتواضعین الزاء الزاہد زعیم الانبیاء الزکی زین العباد الزمزمی

زین من وافی القیمة السیمین السابق السابق الخیرات سابق العرب الماجد سبیل اللہ السراج المنیر الصراط
المستقیم السعید سعید اللہ سعد الخلائق السمیع السلام السید سید ولد آدم سید المرسلین سید الکونین سید الثقلین
سیف اللہ المسلول سید الفریقین الشین الشارع الشافی الشافع الشفیع الشاکر الشکور الشاہد الشاکر الشمس الشہید
الصماد الصابر الصاحب الآیات صاحب المعجزات صاحب البرہان صاحب البیان صاحب التاج صاحب الجہاد
صاحب الحجة صاحب الحطیم صاحب الحوض المورود صاحب الخاتم صاحب الخیر صاحب الدرجة الرفیعة صاحب الرداء
صاحب ازواج الطاہرات صاحب السجود للرب المعبود صاحب السرایا صاحب السلطان صاحب السیف
صاحب الشرع صاحب الشفاعة الکبریٰ صاحب العطایا صاحب العلامات الباہرات صاحب العلو والدرجات
صاحب الفضیلة صاحب الفرج صاحب النقیب صاحب القضیب الاصفر صاحب قول لا الٰہ الا اللہ
صاحب قدم صاحب الکوثر صاحب المحشر صاحب المدینة صاحب المظہر الشہود صاحب المعراج صاحب المنبر
صاحب المغنم صاحب المقام المحمود صاحب المنیر صاحب الخیر صاحب النعلین صاحب الہراوت صاحب
الوسیلة الصالح الصابر الصادق الصبور الصدق صراط اللہ صراط الذین انعمت علیہم صراط المستقیم
المصفوح عن الزلات الصفوة الصفی الصالح الصاد الضارب بالحسام المسلول الضاحک الضمور
الطاب طاب الطاہر الطیب طٰس طٰہٰ الطیب طسم طٰہٰ الظاہر الظافر الظفر الظاہر العین العابد
العادل العظیم العافی العاقب العالم علم الایمان علم الیقین العالم بالحق العالم عبد اللہ العبد
عبد الکریم عبد الجبار عبد الحمید عبد المجید عبد الوہاب عبد الغفار عبد الغیاث عبد الخالق عبد الرحیم
عبد الرزاق عبد السلام عبد القادر عبد القدوس عبد القہار عبد المومن عبد المہیمن العدل
العربی الفردة الوفی العزیز العطوف العفو العلیم العلی العین الغالب الغفور الغنی باللہ الغیث
الغوث الغیاث الفاتح الفاتح الفارقلیط الفارق الفاروق الفتاح الفجر الفرط الفصیح فضل اللہ
فاتح النور القاصف القاسم القاضی القانت قائد الخیر قائد الغر المحجلین القائل القائم القتال
القتول القثم القثوم قدم صدق القرشی القریب القمر القیم الکاشف کافة الناس الکفیل الکامل
فی جمیع امورہ الکریم کبعض الامام اللسان المیم الماجد ماذ ماذ الماضی الماحی المامون المانع المبارک
المبعوث بالحق المبتل المبرا المبشر مبشر الیاسین المبعوث بالحق المبعوث المبلغ المبین المتین المتبل
المتبسم المتربص المخصوص المترحم المتضرع المتقی المتلو علیہ المتنبی المتوکل المحرم المثبت مجاب
مجیب المجتبی المجیر المحرر المحرض المحفوظ المحال محمد محمود المخبر المختار المخصوص بالشرف المخصوص
بالعز المخصوص بالمجد المخلص المدثر المدنی مدینة العلم المذکر المذکور المرتضی المرتل المرتجی
المرحوم المرسل المترفع الدرجات المراد المردة المزکی المزمل المسبح المسعود المستغفر المستغنی المستقیم
المسلم المشاور المشفع المشفوع المشفع المشہور المشیر المصباح المصارع المصلح مصلح الحسنات

المصدوق المصطفیٰ المصلح المصلی علیہ المطاع المطیر المطلع المطیع المظفر المعزز المعصوم المعطی المعقب
المعلم معلم امتہ المعلن المعلی المفتاح مفتاح مفتاح الجنۃ المفضال المفضل المتفضل المقادیس المفسری المقسط
المنقسم المخصوص علیہ المقضی مقیل العثرات مقیم السنۃ مبدالقربات المکرم المکتفی بقلیل المکین المکی
الملاحمی الملقی القرآن الممنوح المنادی المنقذ المنجی المنذر المنزل علیہ المنحتا المنصف المنصور المنیب
الموتمن الموتی جوامع الکلم الموحی الیہ موذ موذ الموصل الموقر المولی المؤید المومن المستر المهاجر المهتدی
المهدی المهدات المهیمن المیرا النور النایذ النابذ الناس الناسخ الناشر الناصح الناطق الناهی
نبی الاحمر نبی الاسود نبی التوبۃ نبی الحرمین نبی الرحمٰن نبی الرحمۃ النبی الصالح نبی اللہ نبی المرحمۃ
نبی الملحمۃ نبی الملاحم النبی النجم النجم الثاقب نجی اللہ النذیر النسیب النصیح ناصح النعمۃ نعمت اللہ النقیب
النقی النور الذی لا یطفیٰ الواو الوجیہ الواسط الواسع الواصل الواضح الواعد الواعظ الورع الوسیلۃ
الواقی الوفی الولی ولی الفضل الهمار الهادی ہدی ہدیۃ اللہ الهاشمی الهاشمی یاسین صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ وسلم اجمعین کعب الاحبار سے نقل ہے کہ اُسنے کہا کہ اسم نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نزدیک اہل جنت کے عبدالکریم اور اہل نار کے نزدیک عبدالجبار اور عرش والوں کے
نزدیک عبدالحمید اور فرشتوں کے نزدیک عبدالمجید اور انبیا کے نزدیک عبدالوہاب اور شیاطین کے
نزدیک عبدالقہار اور جن کے نزدیک عبدالرحیم اور جبال مین عبدالخالق اور جنگل مین عبدالقادر
اور دریا مین عبدالمہیمن اور مچھلیان کے نزدیک عبدالقدوس اور حشرات کے نزدیک عبدالغیاث
اور وحوش کے نزدیک عبدالرزاق اور درندون کے نزدیک عبدالسلام اور چارپایون کے
نزدیک عبدالمومن اور طیور کے نزدیک عبدالغفار اور توریت مین موذ موذ اور انجیل مین
طاب طاب اور صحف مین عاقب اور زبور مین فاروق اور خدا کے نزدیک طٰہٰ اور یٰسین اور مومنین کے
نزدیک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی منقول ہے حسین بن محمد دامغانی سے کتاب شوق العروس
اور انس النفوس مین جاننا چاہیے کہ کسی کو خلاف نہین اس باب مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اجمل خلق اور اکرم بشر اور سید ولد آدم اور افضل انبیا ہین - روایت ہے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پروردگار تعالے نے قسمت کیا خلق کو
دو قسم اور کیا مجھے بہترین دونون قسم سے اور یہی ہے قول سبحانہ کا آیت اصحٰب الیمین واصحٰب الشمال
اور مین اصحاب یمین سے ہون اور بہترین اصحاب یمین ہون پھر کیا ان دو قسم کو تین قسم آیت
اصحٰب المیمنۃ واصحٰب المشئمۃ والسابقون پس مین سابقین سے ہون اور
بہترین سابقین پس ان قسام کو قبائل کیا اور کیا مجھے اُس قبیلہ سے کہ بہترین قبیلون کا ہے
اور یہی ہے قول حقتعالیٰ کا آیۃ وجعلنٰکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم

یعنی اور گردانا ہمنے تمکو شاخین اور قبیلے تاکہ پہچان حاصل کرو تم بدرستیکہ گرامی ترین تمہارا خدا کے نزدیک پرہیزگار تمہارا ہے پس مین اتقی اولاد آدم اور عزیز و اکرم اُنکا ہون نزدیک خداے عز و جل کے پھر گردانا قبائل کو بیوت اور گردانا مجھے بہترین بیوت مین اور یہی ہے قول حق سبحانہ کا آیت لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا یعنی تاکہ لیجاوے تم سے پلیدی اور پاک کرے تمہین پاک کرنا اور لائے ہین کہ آئے ایک روز عباس رضی اللہ عنہ حضرت پاس خشمگین گویا کفار سے کچھ سنا تھا کہ نسبت بآنحضرت طعن اور تنقیص سے کہتے تھے پس کہا عباس نے جو سُنا تھا پس اُٹھے آنحضرت اور آئے اوپر منبر کے اور فرمایا اُن لوگون سے کہ بیٹھے تھے مین کون ہون کہا رسول اللہ فرمایا مین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہون بدرستی اور راستی پیدا کیا حقتعالی اُنے خلق کو پس کیا مجھے بہترین خلق مین اور کیا خلق کو دو فرقہ عرب اور عجم پس کیا مجھے بہترین فرقہ یعنی عرب مین اور کیا اُنکو قبائل اور کیا مجکو بہترین قبائل مین اور کیا اُنکو بیوت اور آیا مجکو بہترین بیوت مین پس مین بہترین خلق ہون از روے ذات اور بہترین اُنکا از روے بیت کے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ خداے تعالی نے نظر کی طرف قلوب عباد کے پس اختیار کیا اُنمین سے قلب محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پس قبول کیا اُنکو اپنے لیے اور بھیجا اُسے برسالت فصل جیسا کہ فضل دیا پروردگار تعالی نے حضرت کو ابتداے خلق اور ابتداے امر مین اور کیا اُنکو مبدا امر اور منشار آفرینش کا اور اول انبیا رعالم ارواح مین اور اول خلق اجابت مین روز الست اور نور ہی ساتھ حضرت کے مہر و فضل و کمال معاد مین پس کیا اُنکو اول اُنمین سے کہ شگافتہ ہووے زمین ساتھ اُسکے اور اُٹھین حشر مین اور اول شافع اور اول مشفع اور اول ناظر بجمال رب العالمین اور تمام خلق محجوب ہووے اُس ہنگام مین اور اول نبی کہ حکم کیا جاوے اُمت اُسکی مین اور اول اُسکا کہ گذرے صراط سے ہمراہ اپنی اُمت کے اور اول اُسکا کہ آوے بہشت مین اور امت اُسکی اول امتون کی ہو آئے بہشت کے مین اور عطا کرے اُسے لطائف اور نفایس تحف خارج عد و حد اور احصا سے روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مین اولین اُن لوگون کا ہون کہ برانگیختہ ہوو ین قبور سے اور مین خطیب اُنکا ہون جسوقت کہ آوین نزدیک پروردگار کے اور مین بشارت دہندہ ہون جسوقت ناامید ہو وین کہ لوا رحمد میرے ہاتھ مین ہے اور مین اکرم اولاد آدم کا ہون نزدیک پروردگار اپنے کے اور نہین اُسمین فخر روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے پہنایا جاؤن حلہ حلہاے بہشت سے پستر کھڑا ہون مین داہنے طرف بہشت کے اور نہین وہ مقام کہ کھڑا ہووے وہان کوئی سواے میرے اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے

کہ مین حامل لوا رحمد ہون دن قیامت کے اور اول اُس کسی کا ہون کہ ہلاوے حلقی دروازہ بہشت کے پس کھولا جاوے میرے لیے اور داخل ہووین میرے ساتھ فقرا مومنین اور مین اکرام اولین اور آخرین ہون اور نہین فخر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین بہترین مردمان ہون روز قیامت اور جانتے ہو تم کہ وہ کس جہت سے ہی جمع کرتا ہی خداے تعالے اولین و آخرین کو بعد ازان ذکر فرمائی حدیث شفاعت کہ آوے گا بیان اُسکا اور آبی ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت نے امیدوار ہون اُسکا کہ ہون مین عظیم ترین انبیا از روے اجر کے روز قیامت مین اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا کیا تم خوش نہین کہ ہووین ابراہیم اور عیسیٰ درمیان تمھارے بعد ازان فرمایا کہ وہ میری امت مین داخل ہین روز قیامت - ابراہیم کہتا ہی تو صاحب دعوت میری کا ہی اور میری ذریت پس گردان مجکو انہی امت سے اور عیسیٰ علیہ السلام کہتا ہی انبیا سارے بھائی علاتی میرے ہین کہ باپ اُنکا ایک ہی اور مائین متعدد اور فرمایا عیسیٰؑ میرا بھائی ہی نہین میرے اور اُسکے درمیان کوئی پیغمبر اور مین قریب ترین مردم ہون اُسکے ساتھ اور وہ جو فرمایا سید اولاد آدم ہون دن قیامت کے اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید اُنکے ہین دنیا و آخرت مین تخصیص روز قیامت کی اسلیے ہی کہ اور آثار اُسکا روز قیامت مین زیادہ ہووے اور اُس جہت کہ اُسدن مین منفرد اور یگانہ ہووین سرداری مین جسوقت کہ متوجہ ہون طرف اُسکے اور پناہ پکڑین ساتھ اُسکے اور نہووے کوئی سید اور مہتر اور سردار وراے حضرت کے اور سید اُسے کہین کہ التجا لاوین لوگ ساتھ اُسکے حوائج مین پس ہووین اس ہنگام مین سید منفرد جماعۃ لبشر سے کہ مزاحمت نہ کرے اُسکو کوئی - مواہب لدنیہ مین حدیث ابن عمر سے مروی ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین اول شخص کا ہون کہ شگافتہ ہووے زمین اُسکے لیے اُس سے پیچھے ابوبکر اور اُس سے پیچھے عمر رضی اللہ عنہما پس آؤن مین اہل البقیع پاس پس برانگیختہ ہوین بعد ازان انتظار کرون اہل مکہ کا تا وہ کہ حشر کیا جاؤن مین درمیان حرمین کے کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا اُسکو ابو حاتم نے اور نوادر الاصول مین حکیم ترمذی ابن عمر سے روایت کرتا ہی کہ باہر آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز منزل مبارک سے داہنی طرف اُنکے ابوبکر - اور بائین طرف عمر رضی اللہ عنہما پس فرمایا آنحضرت نے برانگیختہ ہون مین یونہین قیامت کے دن اور آیا ہی کہ آنحضرت محشور ہووین اوپر براق کے اور حشر کیے جاوین انبیا اوپر دواب کے اور محشور ہووین صالح اپنے ناقہ پر اور حشر کیے جاوین دونون بیٹے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اوپر ناقہ میرے کے کہ غضبا اور قصوی ہے اور محشور ہو بلال اوپر ایک ناقہ کے ناقون بہشت سے اور حدیث کعب الاحبار مین

آیا ہو کہ کہا ہو طلوع نہین کرتی کوئی صبح مگر وہ کہ اُترتے ہین ستر ہزار فرشتے آسمان سے اور گرد پھرتے ہین
قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مارتے ہین بازو اپنے اور درود بھیجتے ہین سید الانبیا پر
اور جب شام ہوتی ہے عروج آسمان کرتے ہین اور اُترتے ہین ستر ہزار فرشتے اور اسی طرح جسدن تک
کہ شگافتہ ہو زمین آنحضرتؐ سے اور باہر آوین وہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ستر ہزار فرشتون کہ لیجاوین
انکو بدرگاہ رب العزت جیسے کہ عروس کو بخانہ شوہر لیجاوین اور در روایت جامع الاصول مین بروایت
ابو ہریرہؓ آیا ہو کہ فرمایا کہ مین اول اُس کسی کا ہون کہ شگافتہ ہووے اُس سے زمین پس پہنایا
جاؤن مین حلہ اور ظاہر اس روایت کا وہ ہو کہ انشقاق اور کسوت دونون ثابت ہین آنحضرتؐ کو
اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ اول خلائق کہ کسوت دیا جاوے اُنکو ابراہیم علیہ السلام ہین اور
زیادہ کیا بیہقی نے کہ اول اُس کسی کا کہ پہنایا جاوے خلق سے ابراہیم ہین کہ پہناوین انکو حلہ بہشت سے
اور دی جاوے کرسی اور رکھی جاوے داہنی عرش کے پھر لایا جاوے مجھے اور پہنایا جاؤن مین
حلہ بہشت سے کہ قیمت نہ کرسکے اُسے بشر اور بٹھایا جاؤن مین اوپر کرسی کے جانب دائین عرش کے
اور کہا ہو کہ لازم نہین آتا تخصیص ابراہیم علیہ السلام سے ساتھ اولیت کسوت کے کہ وہ افضل ہون
آنحضرت سے اور احتمال رکھے کہ پیغمبر ہمارے ساتھ جامہ اپنے کے قبر سے باہر آوین اور عطا اور
پوشش حلہ جہت تکریم اور تعظیم ہو بجہت برہنگی اور ابراہیم کو بسبب برہنگی کے پہناوین پس اولیت
ابراہیم کی کسوت مین نسبت بہ بقیہ خلق کے ہو۔ کہا شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے
کہ تقدیم ابراہیم بکسوت جہت رعایت نسبت ابوت آنحضرت کے ہو کہ آیا امثال ان امور مین اوپر
اولاد کے مقدم ہوتے ہین اور یہ فضل جزی ہے امور ظاہری مین لیکن فضائل معنوی جانب
حضرتؐ مین ہین اور اسی واسطے حضرت کو اوپر کرسی سے بٹھاوین نہ ابراہیم کو اور بعض نے کہا ہے
کہ تقدیم کسوت ابراہیم کو جز عریان کرنے نمرود کے انکو وقت القائے نار مین کذا قیل واللہ اعلم
اور مشہور وہ ہو کہ حشر لوگون کا حفاۃ عراۃ وغرل یعنی پا برہنہ اور تن برہنہ اور بے ختنہ ہوتا ہے
جیسا کہ حدیث بخاری مین بروایت ابن عباسؓ آیا ہے اور اشارہ ہو قول حق تعالے کا آیت
کما بدانا اول خلق نعیدہ یعنی جیسا پیدا کیا ہو ہمنے اول خلقت مین بنی آدم کو پھر
دوسری بار پیدا کرین ہم انکو بھی ساتھ اسکے ہو ولیکن ابو داؤد اور ابن حبان نے روایت کیا ہو
کہ ابو سعید خدری نے وقت احتضار کے لباس نو منگا کر پہنا اور کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے برانگیختہ ہوتا ہو جس لباس مین کہ مرا ہو اور صاحب مواہب لدنیہ نے
حارث بن ابی اسامہ اور احمد بن منیع سے روایت کیا ہو کہ مردے مبعوث ہوتے ہین اپنے اکفان
مین اور زیارت کرتے ہین ایک دوسرے کو اُسمین اور کہا ہو کہ توفیق درمیان اس حدیث اور

اُس حدیث کے کہ بخاری مین ہے یون ہو کہ بعض عاری مبعوث ہووین اور بعض کاسی اور بعض نے کہا ہو کہ مراد یہ ثبات اعمال ہین کہ مبعوث ہووین اُسپر اور ابوسعید نے نہ پایا تاویل کو اور حمل کیا اوپر ظاہر کے اور بعضے اصحاب ہین اہل ظواہر کہ نہین دریافت کرتے مراد کو کہ جیسے نپایا عدی بن حاتم نے تاویل خیط الابیض والاسود کو صیام مین ایساہی کہا ہو تورپشتی نے اور شیخ نے شرح مشکوۃ مین اس حدیث مین زیادہ کلام کیا ہو تنبیہ در بیان لوار حمد مراد ساتھ لوار حمد کے انفراد اور شہرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ساتھ حمد اور مقام محمود کے جیساکہ فصل شفاعت مین معلوم ہووے اور عرب وضع کرتے ہین لوار کو موضع شہرت مین اور ہوسکتا ہو کہ آنحضرت کے دست مبارک مین لوار ہووے اور اُسکا نام لوار الحمد ہو۔ قول طیبی بھی ہے۔ اور صاحب مواہب طبرانی سے ریاض النضرۃ مین ایک حدیث لایا ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آیا نہ جانا تونے اے علی کہ مین اول انہین کا ہون کہ پکارا جاوے روز قیامت اور کھڑا ہون مین جانب راست عرش کے اُسکے سایہ مین اور پہنایا جاؤن مین حلہ سبز حلون بہشت سے بعد ازان پکارے جاوین اور انبیا ایک کے پیچھے ایک پس استادہ ہووین دونون جانب عرش کے اور پہنائے جاوین حلہا سبز حلون بہشت سے۔ پس جان اور آگاہ ہو کہ میری امت اول انہون کے ہووے کہ حساب کیا جاوے روز قیامت کے پستر بشارت دیتا ہون تجھے اے علیؑ کہ تو اول اُسکا ہو کہ پکارا جاوے تجکو اور سپرد کیا جاوے تجھے لوار حمد کہ میرا لوار ہو کہ سایہ ڈھونڈھین آدمؑ اور تمام خلق قیامت کے دن اُسکے نیچے اور درازی میری لوار کی مسافت ایک ہزار اور چھ سو برس کی ہے اور ستان اُسکی یاقوت احمر کی اور قبضہ اُسکا نقرہ سفید کا اور جبرہ اُسکی مروارید سبز کی ہو اور اُسکے تین گیسو ہین نور سے ایک مشرق مین اور دوسرا مغرب مین اور تیسرا درمیان دنیا کے مکتوب ہین اُسمین تین سطر اول بسم اللہ الرحمن الرحیم ثانی الحمد للہ رب العلمین ثالث لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ درازی ہر سطر کی ہزار سال اور پہنائی اُسکی بھی ہزار سال پس سیر کرے تو اے علیؑ ساتھ اُس لوا کے اور امام حسنؑ جانب راست اور امام حسینؑ جانب چپ تیرے ہون تا آنکہ ایستادہ ہووے تو درمیان میرے اور ابراہیم کے سایہ عرش مین اور پہنایا جاوے تو حلہ بہشت سے اور کہا ہو صاحب مواہب لدنیہ نے کہ کہا ہو حافظ قطب الدین چلپی نے جیساکہ نقل کیا ہے محب بن الہایم نے کہ یہ حدیث موضوع ہو اور ظاہر ہین اُسمین آثار وضع اور خداداناتر ہو ساتھ حقیقت لوار الحمد کے کہا شیخ عبدالحق قدس سرہ العزیز نے قول قائل کہ خداداناتر ہو بحقیقت لوار حمد حق ہے ولیکن احادیث مین تعبیر حقائق یا مثال ان صورکے کہ واقع ہوئی ہو جیساکہ درمیان لوح قلم کے واقع ہوا ہے کہ زبرجد سے ہو یا یاقوت سے اور حاملان عرش اور عمال ہین

اورعمال زبرجد بعض اسناد قوی ۱۲

کہ نرمہ گوش سے دوش تک مسافت دو سو برس اور ایک روایت مین سات سو برس ہے اور امثال
اسی کے اور ہم ایمان لاتے ہین ساتھ ہر چیز کے کہ بصحت پہونچی اور ثبوت ملی ہے نقل اُسکی شارع سے
اور وہ جو مراد شارع ہے اُس سے اور اگر اُسکی کوئی تاویل ہو ہم اُسپر بھی ایمان لاتے ہین اور چھوڑتے
ہین حکم عقل کوتہ اندیش کو کہ استحالہ اور استبعاد اُسکا کرے اور سپرد کرتے ہین ہم حقیقت اور مراد اُسکی
اوپر خدا کے اور اگر محدثین اُسکی اسناد مین گفتگو کرین وہ بات دوسری ہے اور اگر اُسکے معانی مین
استبعاد کرین کمال قدرت قادر جواب اُسکا ہو انتہے واللہ اعلم اور صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہو
کہ عرف عرب مین نگاہ نہین رکھتا لوا کو مگر صاحب جیش اور رئیس اور سردار اور احتمال رکھے کہ ہاتھ
غیر کے مین بھی ہو باذن اُسکے اور تابع ہو خاص اُسکو اور متحرک ہو ساتھ حرکت اُسکے اور مائل ہو
ہر جانب کہ وہ مائل ہے اور استعمال عرب مین نزدیک حروب کے نگاہ نہین رکھتا لوا مگر صاحب اُسکا
اور سر منع نہین کرتا اُسکو قتال سے بلکہ کرتا ہو ساتھ اُسکے اشد قتال اور اسی واسطے لائق نہین نگاہ رکھنا
اُسکا ہر کسی کو جیسا کہ فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو روز خیبر کہ دیتا ہون مین رایت کو فردا ایسے مرد کو کہ
دوست رکھتا ہو خدا اور رسول کو اور دوست رکھتا ہو اُسے خدا اور رسول ؑ کہا صاحب مواہب نے
غزوہ موتہ مین آیا ہے کہ لیا رایت کو پہلے جعفر بن ابیطالب نے پس قتال کیا اور مارا گیا بعد ازان
لیا عبداللہ بن رواحہ نے پس لڑا اور مارا گیا بعد ازان خالد بن ولید نے لیا اور قتال کیا اور فتح کیا
پس معلوم ہوا کہ لوا ہاتھ مین قتال کنندہ کے ہوتا ہو واللہ اعلم وصل تفضیل وتخصیص آنحضرت مین
بحوض کوثر۔ حدیث ابن عمر مین آیا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حوض میرا مسافت
یکماہ ہو اور زوایا اُسکے برابر اور آب اُسکا شیرین تر شہد سے اور مجرے اُسکا اوپر در و یاقوت کے ہو
اور سفید زیادہ شیر سے اور ایک روایت مین سفید زیادہ سیم سے اور بعض مین سفید زیادہ
برف سے اور بو اُسکی خوش زیادہ مشک سے اور کوزے اُسکے مثل ستارون آسمان کے در تحدید
مسافت حوض مین بہت جگہ احادیث مین ذکر واقع ہوا ہو ہر جماعت نے بلاد سے کہ متعارف
اُس دیار کے ہین نشان دیا ہو اور ظاہر وہ ہو کہ وہ مواضع برابر ہون مسافت مین یا قریب قریب
اور اگر متفاوت ہون مقصود بیان بعد مسافت اور کنایہ اُس سے ہو بطریق تخمین اور تقریب
نہ تعیین اور تحدید اور بعض نے کہا ہو کہ آنحضرت کو دو حوض ہین ایک موقف مین اور دوسرا
بہشت مین اور دونون کو کوثر کہین اور قرطبی سے منقول ہو کہ واجب ہو اوپر مکلف کے
علم اُسکا اور تصدیق اُسپر اسواسطے کہ حق تعالی نے تخصیص کیا ہو اپنے پیغمبر کو ساتھ
حوض کے کہ ثابت ہوے ہین صفات اُسکے احادیث صحیحہ مشتہرہ مین کہ حاصل ہوتا ہو اُن سب سے
علم قطعی اور حدیث انس مین آیا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے

چار رکن ہین اول ابی بکر صدیق کے ہاتھ مین اور ثانی عمر فاروق کے ہاتھ مین اور ثالث عثمان ذو النورین کے ہاتھ مین اور رابع ہاتھ مین علی مرتضی کے پس جو کہ محب ابوبکر ہی اور مبغض ہی عمر کا پانی نہ پلاوے اُسے ابوبکر اور جو کہ محب علی ہے اور مبغض عثمان نہ پلاوے اُسکو علی روایت کیا ہی اسکو ابو سعید نے شرف النبوت مین اور اسی طرح منقول ہی مواہب لدنیہ مین لیکن مشہور وہ ہی کہ ساقی کوثر علی مرتضی ہین اور انھین نے کہا ہی کہ مبغض ابوبکر صدیق کو آب کوثر سے ہرگز نہ پلاؤن مین واللہ اعلم وصل تفصیل آنحضرت مین شفاعت اور مقام محمود کے صاحب مواہب نے واحدی سے نقل کیا ہے کہ کہا اجماع ہی مفسرین کا اسپر کہ مقام محمود مقام شفاعت ہی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا بیٹھین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قیامت کے دن اوپر کرسی کے پروردگار کے روبرو اور حاصل مقام وہ ہی کہ حق تعالی اپنے حبیب کو ایسے مقام مین رکھے کہ کسی کو سوائے اُسکے حاصل نہین اور قیامت کے دن حکم خاص خدا کو ہے اور یہ نیابت اور خلافت اُسکی محمد کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور حدیث شفاعت مشہور ہی انس اور ابو ہریرہ اور اور صحابہ سے اور مذکور ہی کتب ستہ وغیرہ مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حکم ہووے آنحضرت کو کہ جاؤ اور جسکے دل مین بمقدار دانہ گندم یا جو کے ایمان ہی باہر لاؤ اُسکو پس جاؤن مین اور نکالون اور رجوع کرون طرف پروردگار اپنے کے اور حمد و ثنا کہون مین اُسکی بمحامد کثیرہ پھر حکم ہو کہ جسکے دل مین بمقدار دانہ خردل ایمان ہو کہ اُسکو نکالو پس جاؤن مین اور نکالون اُسکو اور رجوع کرون طرف پروردگار کے اور حمد و ثنا کہون بہت پھر حکم ہو کہ جسکے دل مین کم سے کم دانہ خردل سے ایمان ہووے اُسکو دوزخ سے نکالو - دفعہ چہارم مین اگر کہون مین یارب اذن دے مجکو حق مین اُسکے کہ کہا لا الہ الا اللہ فرماوے حق تعالے نہین یہ کام مفوض طرف تیرے یہ کام میرا ہی سوگند بعزت و کبریائی اور عظمت اپنی کے کہ باہر لاؤن مین نار سے جسنے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس باقی نہ رہے نار مین مگر جسکو کہ حبس کیا ہی اُسکو قرآن نے یعنی واجب ہی اُسپر خلود اور یہ حدیث روایات متعددہ ساتھ اختلاف الفاظ اور عبارات اور طول اور اختصار کے آئی ہے اور احادیث اس باب مین بہت ہین اور سب سے ظاہر ہوتا ہی کہ شفاعت آنحضرت اول وقوف مردم سے محشر مین دخول نار تک واسطے دفع عذاب کے اور بعد از دخول جنت بھی واسطے رفع درجات کے شامل اور واقع ہے فائدہ کہا ہے کہ مواطن شفاعت پانچ ہین اول راحت اہل موقف مین شدت وقوف اور حبس اُس مقام مین گرمی آفتاب اور عرق اور انتظار حساب سے ثانی عفو مین سوال اور حساب سے اور آنا بہشت مین بے حساب ثالث شان مین اُس قوم کے کہ حساب کیے گئے اور مستحق عذاب کے ہوے ساتھ رفع عقاب کے اُنسے رابع نکالنے مین اُس قوم کے کہ لائی گئی

آتش مین سا تھ نکالنے اُنکے اُس سے خامس رفع درجات مین اُن لوگون کے کہ آئے بہشت مین اور ہر ایک مین ان ابواب سے احادیث واقع ہوئی ہین اور بعضون نے شفاعت سادسہ بھی ذکر کی ہے اور وہ شفاعت حضرت کی اپنے عم ابی طالب کے لیے تخفیف عذاب مین اور بعضون نے شفاعت سابعہ بھی ذکر کی ہے اور وہ شفاعت اہل مدینہ کو جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ ثابت قائم نہ رہے کوئی اوپر شدت اور محنت مدینہ کے اور صبر نہ کرے اُسپر مگر وہ کہ ہون مین اُسکا گواہ اور شفیع دن قیامت کے شیخ ابن حجر نے کہا ہے کہ متعلق اس شفاعت کا خالی نہین ہے پانچ قسم اول سے اور اگر اسکو جدا شمار کرین اور اقسام پیدا ہووین جیسا کہ آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول وہ کہ شفاعت کرون مین اُنکی جو اہل مدینہ ہین بستر اہل مکہ بستر اہل طائف پھر شفاعت اُسکی کہ زیارت کی ہے قبر شریف آنحضرت کی پھر جو کوئی اجابت کرے موذن کی یعنی جو وہ کہے یہ کہے بعد اذان درود بھیجے پیغمبر پر پھر درگذر کرنا تقصیر صالحین سے پھر وہ کہ برابر ہین حسنات اور سیات اُسکے کہ آوے بہشت مین منقول ہے ابن عباس سے کہ سابق آتا ہے بہشت مین بغیر حساب کے مقتصد یعنی میانہ رو ساتھ رحمت خدا کے اور ظلم کنندہ اپنے نفس کا اور اصحاب اعراف بشفاعت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت مین آوین اور ارجح اقوال اصحاب اعراف مین وہ ہے کہ وہ ایک قوم ہین کہ برابر ہین حسنات اور سیات اُنکے واللہ اعلم

وصل روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سوال کیا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت اپنی سے بروز قیامت جواب دیا حضرت نے البتہ کرون مین انشاء اللہ تعالی عرض کیا مین نے کہان ڈھونڈھون آپکو یا رسول اللہ فرمایا طلب کر مجھے نزدیک صراط کے کہا مین نے اگر وہان ملاقات نہو اور نپاؤن مین فرمایا پس طلب کر نزدیک میزان کے کہا اگر وہان نپاؤن کہان طلب کرون فرمایا پس طلب کر نزدیک حوض کے کہ خطا نہ کرون مین ان تین جگہ اور اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ سب اماکن اور مواطن آخرت مین موجود اور قائم ہونگے امداد و اعانت و شفاعت امت کے لیے اور خلاصی اور رہائی دلاوین شدائد اور مزالق اور مضائق و مصائب سے اسی پر صراط حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے قائم کیجاوے صراط اوپر پشت دوزخ کے پس مین اور میری امت پہلے اُسپر سے گذرین اور دعا رسولون کی اُسدن مین یہ ہے اللھم سلم سلم یا اللہ بچا بچا اور حدیث مین آیا ہے کہ جب امت اوپر صراط کے گذرین اور لغزش کرین اور عاجز رہین مرور سے فریاد کرین وامحمدا وامحمدا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدت اشفاق اور فرط اعطاف سے باواز بلند ندا کرین رب امتی امتی یعنی اے پروردگار میری امت میری امت سوال نہین کرتا مین تجھسے آج کے دن اپنے نفس کے لیے اور

نہ فاطمہ زہرا کے لیے کہ بیٹی میری ہے اور اسمین مبالغہ اور غایت اہتمام ہے آنحضرتؐ سے باب امت
مین اور استخلاص اُنکے مین اور اس حدیث سے کمال محبت اور اتحاد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا
ساتھ نفس شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معلوم ہوتا ہے اور لیے پر میزان کہ بعد سوال اور
حساب اوپر اُسکے ہی حدیث مین آیا ہے کہ رکھا جاوے بہشت بجانب راست عرش اور دوزخ بجانب
چپ اُسکے بعد ازان لائی جاوے میزان اور رکھا جاوے کفۂ حسنات مقابل بہشت کے اور کفہ
سیات مقابل دوزخ کے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب چاہین کہ حکم کیا جاوے درمیان خلق کے ندا کرین کہان ہین محمد اور اُنکی امت اور ایک روایت
مین ہے کہ کہان ہے امت امیہ اور پیغمبر اُنکا پس کھڑا ہون مین اور پیروی کرے مجکو امت میری
غُر محجّل اثر وضو سے یکسو کیجاوین امتین راہ ہماری سے اور دیکھین لوگ فضیلت اور درجہ اس
امت کا کہین کہ نزدیک ہے کہ یہ امت سب پیغمبر ہوتین اور حدیث مین آیا ہے کہ زائل نہین ہوتا قدم
بندہ کا اپنی جگہ سے جبتک سوال کیا جاوے چار چیز سے عمر اُسکی سے کہ کس چیز مین کھوئی اور
عمل اُسکے سے کہ کیا عمل کیا اس عمر مین اور مال اُسکے سے کہ کہان سے کمایا اور کہان کھویا اور جسم
اُسکے سے کہ کس چیز مین کہنہ کیا اُسکو روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن
صحیح ہے اور حذیفہ سے مروی ہے کہ صاحب میزان روز قیامت جبرئیلؑ ہونگے اور وہی کرینگے
وزن اعمال اُسمدن روایت کیا اُسکو ابن جریر نے اپنی تفسیر مین اور یہ سب احوال اور
حساب اور سوال بحضور رسول کریم متعال ہووے گا اور مخلصی اور نجات سبکی بشفاعت
اور رعایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے ولیکن حوض شریف اور درود اوپر اُسکے
ظاہر وہ ہے کہ بعد از خلاصی شدت اور وقوف اور سوال اور حساب اور تجاوز صراط سے اور نجات
احوال و آفات و مخافات سے ہووے گا جیسا کہ فرمایا من شرب منہ لا یظمأ ابدًا یعنی جو پیوے
اُس سے نہ تشنہ ہووے کبھی بعد ازان دخول جنت ہے اور اول اُس کسی کا کہ آوے بہشت مین
آنحضرت ہونگے جیسا کہ فرمایا انا اول من یقرع باب الجنۃ یعنی مین اول
اُس شخص کا ہون کہ کوٹا دروازہ جنت کا اور روایت ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حرام ہے اوپر انبیا کے آنا بہشت مین تا آنکہ آون مین
اور حرام ہے اوپر اور امتون کے جبتک آوے امت میری لیکن تفصیل آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی جنت مین ساتھ وسیلت اور فضیلت اور درجۃ الرفیعۃ کے ہے پس روایت کیا ہے
مسلم نے حدیث عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم
موذنون کو اذان دہندہ کہو جو کہ وہ کہین و بعد ازان درود بھیجو اوپر میرے اور جو کوئی درود

نت بھیجے اوپر میرے درود بھیجے اُسپر خدا تعالےٰ دس بار پھر سوال کرو خدائے تعالےٰ سے میرے لیے وسیلہ پس ظاہر وہ ہی کہ مناسبت اور درست آویز ہو کہ آنحضرت اُسکے ساتھ توسل اور تقرب طلب کرین بدرگاہ عزت اور باعث فتح باب شفاعت ہوئے اور بعضون نے کہا کہ حق سبحانہ نے تقدیر کیا ہے اُس منزلت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے باسباب کہ ایک اُنسے دعا امت کی ہو آپکے لیے ساتھ وسیلہ کے بمقابلہ اُس چیز کے کہ پایا ہی اوپر اُنکے ہاتھ کے ہدایت اور ایمان سے کذا قال صاحب مواہب اما طلب فضیلت پس وہ مرتبہ زائدہ ہی اوپر سائر خلائق کے اور احتمال ہی کہ وہ بھی منزل ہو یا تفسیر وسیلہ کے جیسا کہ درجہ رفیعہ بیان اُسکا ہوا اور حدیث ابی سعید خدری مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وسیلہ ایک درجہ ہی خدا کے نزدیک کہ نہین فوق اُسکے کوئی درجہ پس سوال کرو میرے لیے وسیلہ کو روایت کیا اُسکو احمد نے مسند مین اور روایت کیا ہے ابن مردویہ نے علی رضی اللہ عنہ سے اور اُنھون نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ مانگو خدا سے مانگو میرے لیے وسیلہ عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کون رہے گا آپکے ساتھ اُسمین فرمایا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم تنبیہ جب ثابت اور مقرر ہوا ثبوت نبوت صحت رسالت واجب ہوا ایمان لانا اوپر اُسکے اور تصدیق کرنا اُسکا قال اللہ تعالےٰ فآمنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا یعنی کہا خدائے تعالیٰ نے پس گرویدہ ہو ساتھ خدا اور اُسکے رسول کے اور نور وہ نور کہ اُتارا یعنی قرآن اور کہا انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا لتومنوا باللہ ورسولہ یعنی بدرستی بھیجا ہمنے تجھے اے محمد گواہ اوپر امت کے اور بشارت دہندہ بہ بہشت اور ڈرانے والا دوزخ سے تاکہ ایمان لاوین ساتھ خدا اور اُنکے رسول کے اور کہا آیت قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا فآمنوا باللہ ورسولہ النبی الامی یعنی کہہ اے محمد اے آدمیو تحقیق مین فرستادہ خدا ہون تم سب کی طرف پس گرویدہ ہو ساتھ اللہ کے اور اُسکے رسول کے کہ نبی ناخواندہ ہی پس ایمان بہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واجب اور مقرر ہے اور تمام نہین ہوتا ایمان اور حقیقت اُسکی اور صحیح نہین ہوتا اسلام اور حصول نہین قبول کرتا مگر ساتھ ایمان کے بہ محمد اور شہادت برسالت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فصل وجوب اطاعت اور اتباع سنت اور اقتدائے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین۔ اور جب ایمان واجب ہوا اطاعت اور اتباع بھی لازم آیا اور اکثر اطلاق اطاعت کا فرائض اور واجبات عبادات اور اوامر نواحی مین آتا ہے اور اتباع اور اقتدار سنن اور آداب اور عادات شریف نبوی مین اطلاق پاتا ہی اور اسی واسطے صاحب شفا نے دو فصلین کین ہین واسطے ذکر ان دو مطلب کے اور جو دونون کو ایک فصل مین ذکر کرین بھی درست ہی جیسا کہ صاحب مواہب نے کیا اما طاعت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہا اللہ برتر نے آیت یاایها الذین آمنوا اطیعوا اللہ و رسولہ
یعنی اے ایمان والو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اُسکے کی اور کہا آیت و اطیعوا اللہ
والرسول لعلکم ترحمون یعنی اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول کی تاکہ تم رحم کیے جاؤ
آیت وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ یعنی اور نہین بھیجا ہمنے کوئی رسول
مگر تاکہ اطاعت کیا جاوے ساتھ حکم خدا کے اور کہا آیت من یطع الرسول فقد اطاع اللہ
یعنی جسنے فرمانبرداری کی رسول کی پس تحقیق فرمانبرداری کی اللہ کی پس گردانا حق سبحانہ نے
اطاعت رسول مقبول کو اطاعت اپنی اور مقارن گردانا اطاعت رسول کو ساتھ اطاعت اپنی کے
اور وعدہ کیا اوپر اُسکے ثواب جزیل اور وعید کے اوپر ترک اور مخالفت اُسکے طرف عقاب
جلیل کے اور واجب کیا امتثال امر اجتناب و نہی اُسکے کو حقیقت مین اطاعت اپنی پوچھی گئے
سہیل بن عبداللہ تستری شرائع اسلام سے کہا آیت اتاکم الرسول فخذوہ وما نهاکم
عنہ فانتہو یعنی وہ جو دیوے تمہین رسول پس لو اُسکو اور وہ جو منع کرے تمکو اُس سے
پس باز رہو اور کہا ہی اطاعت کرو اللہ کی بشادت ربوبیت اور اُسکے رسول کی بشہادت نبوت
اور یہ اطاعت دلیل محبت ہی اور محبت مورث معیت جیسا کہ وصل معیت مین آوے - غرضکہ
محبت خدا مشروط ہے باتباع رسول اور مشروط بے شرط وجود نہ پکڑے اور پھر اتباع مورث
محبت اور علت اُسکی ہے پس اتباع ہم شرط محبت ہی کہ انتفا اُسکا مستلزم اُسکے انتفا کو ہے
اور ہم علت محبت کہ وہ جو اُسکا مستلزم اُسکے وجود کو ہے اور مواعظ نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم
مین آیا ہے کہ فرمایا تم پر واجب ہی کہ لازم اور محکم پکڑو میری سنت کو اور سنت خلفاے راشدین
مہدیین کو اور دور رکھو آپکو محدثات امور سے اسواسطے کہ ہر محدث بدعت ہی اور ہر بدعت ضلالت
اور حدیث جابر مین یہ زیادہ آیا ہے کہ ہر ضلالت نار مین ہے اور بھی آیا ہی کہ جسنے تمسک کیا
ساتھ سنت میرے کے نزدیک فساد میری امت کے ہووے اُسے اجر سو شہید کا اور آیا ہے
کہ تمسک بہ سنت بہتر ہی احداث بدعت سے اگرچہ حسنہ ہو جیسے کہ احیاء آداب غسل اور قیلولہ مثلاً
جیسا کہ سنت مین واقع ہوا ہی بہتر ہی بنا رباط اور مدرسہ سی اور پہونچتا ہے فاعل اُسکا باعلیٰ مقام
قرب اور وصول کے برکت اقامت سنت اور حصول رضاے حق اور مقرر و متحقق ہی کہ مذموم اور
مربوط بدعت مغیرہ سنت ہی اور جو بدعت کہ ایسی نہووے بلکہ مقوی اور مروج سنت ہو اُسکو
بدعت حسنہ کہین اور یہ جائز ہی از جہت رعایت مصلحت اور حکمت کے اور کہا ہی کہ بدعت
کئی طرح ہوتی ہے - واجب فعل اُسکا مانند سیکھنے صرف اور نحو اور وہ علم کہ نہ تھے زمان نبوت مین
یا مستحب مثل بنانے رباط اور مدارس اور بقاع خیر کے - یا مباح مثل سیری اور ترفیہ کے باقی مکروہ

اور حرام اور اقامت سنت اگرچہ قلیل اور صغیر ہو اعلی اور رفع ہی بدعت سے اگرچہ کثیر اور کبیر ہو
منفعت اور مصلحت اسمین و باللہ التوفیق - لائے ہین کہ بعضے عمال عمر بن عبدالعزیز نے لکھا طرف
اُسکے احوال اپنے بلد کا اور کثرت نصوص کا اُس بلد مین آیا گرفتار کرون مین اُنکو بمظنہ یا موقوف
رکھون مین اوپر بینہ کے جیسے کہ سنت ہی پس لکھا اُنکو عمر نے گرفتار کرو انھین بہ بینہ نہ بمظنہ اور
ساتھ اُس چیز کے کہ جاری ہوئی ہے اُسپر سنت اور اگر اصلاح نہ کرے اُنکو جو چیز کہ حق ہی اصلاح
کرے اُنھین خدا اور دیکھا عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو اور کہا واللہ جانتا ہون مین کہ تو حجر ہی
نفع اور ضرر نہین کرتا تو اگر نہ دیکھتا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ بوسہ کرتے تھے تجھے تو
نہ کرتا مین تجکو بعد ازان بوسہ کیا اُسکو اور دیکھا گیا عبد اللہ بن عمرؓ کو کہ پھراتے تھے ناقہ کو ایک جگہ
پس پوچھا سبب اُسکا کہا نہین جانتا مین مگر وہ کہ دیکھا مین نے رسول خدا کو کہ کرتے تھے مین بھی
کرتا ہون اور بھی لائے ہین کہ عبداللہ بن عمر نے وضو کیا اور وہان ایک درخت تھا پھرتے تھے
گرد اُسکے اور ڈالتے تھے پانی اُسکی جڑ مین زکوۃ سے کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو کیا ایسا مین بھی کرتا ہون اور آیا ہی تفسیر قول حق تعالی والعمل الصالح یرفعہ مین
کہ عمل صالح اقتدا برسول اللہ ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کہا سہیل تستری نے کہ اصول مذہب
ہمارے کی تین چیزین ہین اقتدا ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق و افعال مین اور
اکل حلال اور اخلاص نیت سب اعمال مین اور حکایت کی گئی ہے احمد بن حنبلؒ سے کہ کہا تھا
مین ایک دن ساتھ ایک جماعت کے کہ برہنہ ہوئی وہ اور آئی پانی مین اور عمل کیا مین نے
بحدیث کہ فرمایا حضرت نے جو کوئی ایمان رکھے ساتھ خدا اور دن آخرت کے چاہیے کہ نہ آحمام
مین مگر بمیزر اور برہنہ نہوا مین پس دیکھا مین نے اُسی رات مین قائل کو کہ کہتا ہی یا احمد بشارت
ہو جیو تجھے کہ خدا نے بخشا تجکو باستعمال اُس سنت کے اور کیا مجھے امام کہ اقتدا کیا جاوے
ساتھ تیرے پوچھا مین نے کون ہے تو کہا مین جبرئیل ہون وصل در جملہ حق سے
رعایت ادب ہی ساتھ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قرآن مملو اور مشحون ہی
ساتھ آیات کے کہ ارشاد ہے اُنمین برعایت ادب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قال اللہ تعالے لتومنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ معنی اس آیت کے سابق مین
مذکور ہوے اور کہا آیت یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ
اور کہا آیت یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الآیۃ آیت
لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا اور معنی آیات کے بھی مذکور ہونگے انشاء
اللہ تعالے اور لفظ تعزروہ کہ آیت اول مین واقع ہوا معنی اُسکے وہ ہین کہ مبالغہ کرو

تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور تنصروہ یعنی اعانت کرو اور یاری دو اُسکو اور
دوسری آیت مین نہی کی پیشدستی سے نسبت با آنحضرت اور سخن مین یعنی نہ کہو پہلے کہنے
اُسکے سے اور جو وہ کہے سنو اور نہی کی شتابی سے بقضاے کسی امر کے کہ پیش آوے
قبل از قضاے آنحضرت کے امور دین سے اور کہا آیت واتقوا اللہ ان اللہ
سمیع علیم یعنی ڈرو خدا سے بدرستی کہ اللہ سننے والا ہے وہ جو کہتے ہو پہلے کہنے رسول
مقبول سے اور دانا ہے وہ جو کرتے ہو پہلے کرنے اُسکے سے ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے
اور مواہب مین کہا ہی کہ جملہ آداب سے ہی کہ تقدیم نہ کرے آگے آنحضرت کے بامر و نہی
اور اذن اور کسی تصرف مین تا آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر کرین اور نہی کرین
اور اذن کرین جیسا کہ آنحضرت کے باب آداب مین اسی آیت مین حق سبحانہ نے ارشاد
کیا ہے اور یہ حکم باقی ہے تا قیام قیامت اور منسوخ نہین ہوا پس تقدیم نسبت بسنن
اور احکام اُسکے بعد از وفات حضرت کے مثل تقدم روبرو حضرت کے ہے حالت
حیات مین اور کہا ہی کہ نظر کرو ساتھ ادب صدیق رضی اللہ عنہ کے نسبت بحیات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ تقدیم کیا آگے اُسکے نماز مین پس کیونکر تاخر
کیا اگرچہ وہ تقدم باذن اور امر آنحضرت تھا اور کہا نہین سزاوار پسر ابو قحافہ کو کہ تقدم
کرے آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہان پہونچایا اُسکو اس ادب نے
کہ قائم مقام اور امام کیا بعد از اُسکے اور ایسی جگہ پہونچایا کہ کوئی نہ پہونچا اور جملہ آداب
رسول سے وہ ہی کہ نگردانا جاوے دعا اور پکارنے اُسکے کو مانند دعا بعض ہمارے کے
بعض کو فرمایا اللہ تعالے وتقدس نے آیت لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم
کدعاء بعضکم بعضا اور اس آیت کے معنون مین مفسرین کے دو قول ہین ایک وہ
کہ نہ پکارین اُسکو ساتھ نام اُسکے جیسا کہ پکارتے ہین بعضے تمھارے بعض کو بلکہ کہو یا رسول اللہ
یا نبی اللہ ساتھ توقیر اور تواضع کے اور ان معنون پر مصدر مضاف بمفعول ہے
دوسرے وہ نہ کرو پکارنا اُسکا مثل پکارنے بعض تمھارے کے بعض کو اگر چاہے
جواب دیوے اور اگر چاہے نہ دیوے بلکہ بر تقدیر پکارنے اُسکے تمکو البتہ جواب
دینا چاہیے کہ اجابت اُسکی واجب اور تخلف اُس سے گنجایش نہین رکھتا جیسا کہ مضمون
کریمہ آیت یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم
یعنی اے ایمان والو اجابت کرو واسطے اللہ کے اور رسول کے جب پکارے تمھین
اُس چیز کے لیے کہ زندہ کرے تمکو پھر دال ہے اور او پر اُس تقدیر کے مصدر مضاف

بفاصل ہے اور شاہد اسکا حدیث ابن المعلی ہے کہ نماز مین تھا اور آنحضرت نے اُسسے پکارا
اُسنے اجابت نہ کی اور عذر کیا کہ نماز مین تھا مین اس سبب سے جواب نہ دیا مین نے پس
فرمایا آنحضرت نے کیا نہین کہا ہے اللہ تعالی نے استجیبوا للہ وللرسول اور ذکر خصائص
شریف مین گذرا ہے کہ نماز باطل نہین ہوتی نزدیک شافعی کے باجابت نبی وصل
لزوم محبت آنحضرت مین اور محبت آنحضرت وجب ہے تمام خلق پر جاننا چاہیے کہ محبت حیات قلوب اور
غذاے ارواح اور روح ایمان ہے اور مقامات مین رضا سے اور احوال مین محبت سے بالاتر اور
فاضل تر نہین ہے اور شیخ وقت نے سالک بے محبت کو جسد بے روح سے مشابہت دی ہے
اور عبارت قوم بیان معنی محبت مین اور کشف اُسکی حقیقت مین مختلف آئی ہین اور فی الحقیقت
اختلاف اس مقال مین ناشی اختلاف احوال سے ہے اور اکثر اُسکا راجع ثمرات نتائج محبت ہے حقیقت
اُسکی اور مواہب لدنیہ مین بعضے محققین سے نقل کیا ہے کہ حقیقت محبت کی نزدیک اہل معرفت کے
معلومات سے ہے کہ تعریف اور تجدید اسکی نہین ہو سکتی اور نہین پہچانتا اُسے مگر وہ کوئی کہ قائم ہے
ساتھ اُسکے بطریق وجدان کہ ممکن نہین تعبیر اُس سے اور تجدید زیادہ کرتی ہے اُسمین خفا پس
حد اُسکی وجود اُسکا ہے انتہے اور یہ کلام ذوق اور وجدان محبت مین ہے و گرنہ بحسب وضع
لفظ کے معنی اُسکے میل اور انجذاب قلب کا ہے طرف چیز موافق اور مرغوب کے اور واسطے
محبت کے مراتب اور درجات اور آثار اور ثمرات اور شواہد اور علامات ہین کہ اشارات قوم
اُسپر واقع ہین پس بعضون نے کہا ہے کہ محبت موافقت محبوب ہے جمیع احوال مین اور ایثار اور
جود اور اطاعت اُسکی ہے اوپر شہوات نفس اور ارادت قلب کے اور بعض نے کہا ہے کہ محبت
محو ہونا صفات محب اور فانی ہونا اُسکا صفات محبوب مین اور اُسکی ذات مین اور یہ
احکام سے محبت مین ہے نہین پاتا اُسکو مگر وہ کہ فانی کیا ہے اُسکو وارد محبت نے اور خالی
ہوا ہے ہستی اپنی سے بتمامہ اور بعض نے کہا ہے محبت مقر قلب ہے طلب محبوب مین اور
شوق ساتھ لقاے اُسکی کے اور جاری رکھنا زبان کا ساتھ ذکر اُسکے علی الدوام اور
چونکہ عادت آدمی زاد جاری ہے اس بات پر کہ دوست رکھتا ہے محسن اپنے کو کہ احسان
کرے اُسکے ساتھ ایک بار یا دو بار نعمت فانیہ سے باخلاص اور نجات دے اُسکو مہالک
اور مضار زائلہ سے پس کیونکر نہو محبت ایسے محبوب کی کہ پہونچی ہین اُس سے نعمتین
دائمی ابدی اور نگاہ رکھا اور بچایا ہے بلیات اور آفات سرمدی سے اور قاعدہ ہے کہ
آدمی دوست رکھتا ہے اُسکو کہ کچھ صورت جمیلہ اور سیرت حمیدہ رکھتا ہو پس وہ محبوب و
معشوق کہ جامع تمام حسن اور جمال اور حاوی جمیع اجناس فضل و کمال کا ہو بہ محبت اولی

اور الیق ہی پس مستحق اور سزاوار حب اُسکے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ محبت انکی اوفر اور اکثر اور
اولی اور اعلے محبت نفس اپنے اور اہل و اولاد اور اموال اپنے سے ہو وے پس جو کوئی کہ حضرت پر
ایمان لایا ہے ایمان صحیح باخلاص خالی نہین وجدان شمع اس محبت سے ولیکن بعض نے حظ وافر اس سے
پایا اور بعض نے کمتر اور مدار اس محبت کا اوپر ترک شہوات اور عدم حجاب غفلات کے ہی اور شک نہین
کہ حظ صحابہ اس باب مین اتم اور اکمل ہے اسواسطے کہ یہ ثمرہ معرفت کا ہی اور معرفت انکی با آنحضرت
عالی ہے جیساکہ آثار منقولہ سے معلوم اور مفہوم ہوتا ہی اور کہا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے
کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوب ترین طرف ہمارے ہمارے اموال ور اولاد اور پدرون
اور مادرون سے اور پانی سرد سے اوپر تشنگی کے وصل اور اعظم ثواب محبت اور جزا اُسکی ثبوت معیت
معنوی روحانی اگرچہ مفارقت جسمانی درمیان ہووے حدیث انس رضی عنہ مین آیا ہی کہ آیا ایک مرد
نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا متی الساعۃ کب ہو گی قیامت یا رسول اللہ
فرمایا آنحضرت نے کیا آمادہ کیا ہی تو نے اعمال سے قیامت کے لیے یعنی قیامت سے کیا سوال کرتا ہی
تو عمل کر کہ روز قیامت تیرے کام آوین کہا آمادہ نہین کیا قیامت کے لیے مین نے کثرت روزہ
اور صدقے سے ولیکن دوست رکھتا ہون مین خدا اور رسول خدا کو فرمایا آنحضرت نے انت
مع من احبب یعنی تو ہمراہ ساتھ اپنے محبوب کے ہی اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکڑا ہاتھ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا اور کہا جو کوئی
دوست رکھے ان دونون کو اور باپ اور مان ان دونون کو ہووے میرے ساتھ درجہ میرے
مین قیامت کو اس جگہ غایت مبالغہ ہی کہ فرمایا ہووے میرے درجہ مین اور تحقیق کہ مراد غایت قرب
اور معیت ہی بہ نسبت اورون کے کہ وہان التقا مطلق معیت ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ آیا ایک مرد
آنحضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تو محبوب ترین میرے نزدیک اہل و زر میرے سے ہی اور جب
یاد کرتا ہون مین تجھے بن دیکھے جمال تیرے کے صبر کر نہین سکتا اور مین یاد کرتا ہون موت اپنی اور
موت تیری اور جانتا ہون مین کہ جب آوے تو بہشت مین مرفوع اور برداشتہ ہووے تو اور پیغمبرون
کے ساتھ مقام اعلی مین اور آؤن مین نہ دیکھون تجکو پس بھیجی حق تعالے نے یہ آیت ومن یطع اللہ
والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین الآیۃ
یعنی اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اور اللہ اور رسول کی پس وہ گروہ ساتھ انکے ہی کہ انعام کیا اللہ نے
اوپر انکے پیغمبرون اور صدیقون سے پس بلایا آنحضرت نے اُس مرد کو اور پڑھی یہ آیت اسکے سامنے
اور دوسری حدیث مین یون آیا ہی کہ ایک مرد تھا مجلس شریف مین بیٹھا کرتا تھا اور نظر بجمال مبارک
کیا کرتا تھا اور ہرگز اور طرف میلان نظر نہ کرتا تھا پوچھا حضرت نے کیا ہی حال تیرا کہا مان باپ میرے

تم پر فدا ہون یا رسول اللہ بہرہ مند ہوتا ہون مین بجمال حضرت کے اور ذوق حاصل کرتا ہون ساتھ دیدار آپکے لیکن غم اسکا رکھتا ہون کہ جب روز قیامت ہو وے بر داشتہ کرے تمکو خدائے تعالیٰ ساتھ تفضل اپنی کے پس نازل کیا حقتعالیٰ نے اِس آیت کو۔ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی ہو سکتا ہو کہ جسوقت مشتاقون نے شکایت کی ہے حرمان رویت بصری سے قیامت مین بحبت علو درجہ آنحضرت کے اُس موطن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی انکو اِس دنیا مین جبکہ رویت قلبی اور بصری مین افتراق اور تفاوت ہو اُس عالم مین کہ بصر اور بصیرت متحد ہو وین ایسے معنی حاصل ہون کہ کچھ پردہ درمیان مین نہ رہے واللہ اعلم وصل بیان مین اُس چیز سے کہ وارد ہوا ہو سلف اور ائمہ سے آثار محبت مین ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ روایت ہو ابو ہریرہ سے رضی اللہ عنہ کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سخت ترین میری امت کا محبت مین وہ لوگ ہین کہ آتے ہین بعد میرے دوست رکھتا ہو ایک اُنمین کا شکل دیکھے مجھے مقابلہ اہل ومال اپنے مین۔ یعنی سب مال اور اہل اپنے کو دیوے اور فدا کرے اور دیدار میرا حاصل کرے اور یہ تمنا دیدار شریف اور اظہار محبت آنحضرت ہو کہ ساتھ اس طریق کے بہی حاصل ہوتی ہے اور ان معنون پر مراد دیدار آنحضرت ہو زمانہ آنحضرت مین اور یہ بطریق فرض اور تقدیر ہوا اور بقول شیخ علیہ الرحمۃ اگر مراد دیدار آنحضرتؐ بعد وفات آنحضرتؐ ہو منام مین جیسا کہ سائر صلحاء امت کو ہوتا ہے یا یقظہ مین جیسا کہ کاملین اولیا کو ہوتا ہے بھی دور نہین یعنی ایسے مشتاق جمال اور لقائے شریف حضرت ہین کہ اگر اُسکو یہ بذل اہل ومال پاوین اگرچہ خواب مین ہو غنیمت جانین فافہم باللہ التوفیق۔ روایت ہو ابن اسحاق سے کہ ایک زن انصار سے کہ مارا گیا باپ اور سب بھائی اور زوج اُسکا روز احد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پس پوچھا اُس زن نے کیا حال ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگون نے کہا بخیر ہو الحمد للہ جیسا کہ دوست رکھتی ہے کہا مجھے دکھاؤ تا دیکھون مین جب دیکھا حضرت کو کہا ہر مصیبت بعد از سلامت آپکے خرد اور آسان ہو اور روایت ہو کہ جب احتضار بلال رضی اللہ عنہ قریب ہوا انکی بی بی نے فریاد کی اور کہا واحسرتاہ اور ایک روایت مین واکرباہ کہا بلالؓ نے واطرباہ لاغدا القی الاحبۃ محمدًا وحزبہ یعنی زہے خوشی اور شادی کل ملاقات کرتا ہون مین دوستون کو کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی گروہ ہو اور کیا اچھا کہا کسی شاعر نے بیت در غربت مرگ ہیم تنہائی نیست ٭ یاران عزیزان طرف بیشتر اندو اور روایت کیا گیا ہو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے سوگند بخدا کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے کہ اسلام ابو طالب خنک اور روشن کنندہ تر ہو میرے آنکھ کو اسلام اُسکے یعنی ابو قحافہ سے کہ باپ میرا ہے

اسواسطے کہ خنک کنندہ چشم مبارک کا ہو۔ اور ایسا ہی کہتے ہین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ساتھ عباس رضی اللہ عنہ کے کہ اسلام لانا تیرا محبوب تر ہو میرے نزدیک اسلام خطاب سے اسواسطے کہ محبوب تر ہی نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور روایت کیا گیا ہو کہ عبد اللہ بن عمر سو گیا اُنکا پاؤن پس کہا گیا یاد کر محبوب ترین مردم کو نزدیک اپنے تا زائل ہو یہ آفت پس فریاد برلائے یا محمداہ پس اچھا ہوا اُنکا پاؤن اور روایت کیا گیا ہو کہ آئی ایک عورت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس اور التماس کیا کہ وا کر میرے لیے قبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کھولا عائشہ صدیقہؓ نے قبر شریف کو پس گریہ کیا اُس عورت نے یہان تک کہ جان دی اور زید بن عبد اللہ انصاری صاحب الاذان سے آیا ہو کہ اپنے باغ مین کام کر رہے تھے پس اُنکا بیٹا اور خبر فوت آنحضرت پہونچائی پس دعا اور زاری کی کہ خداوندا مجھے نابینا کر تا نہ دیکھون مین بعد محبوب اپنے کے کسی کو پس جاتی رہی بصر اُسکی اور مثل از دعا کے بعضا اصحاب سے بھی ماثور اور منقول ہے وصل علامات محبت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت ہین اعلی اور اعظم سب مین اتباع اور اقتدا اُنکا اور استعمال سنت اور سلوک طریقہ اور ابندی بہدی اور سیرت اُنکی اور وقوف حدود شریعت پر اور عدم تجاوز احکام ملت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قال اللہ تعالی آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ پس گردانا متابعت اپنی کو دلیل اور علامت محبت خدا کی پس محبت خدا اور محبت رسول خدا ایک ہو اور لازم اور ملزوم آپس مین اور رسالہ قشیری ابو سعید خراز لاتا ہو کہ کہا دیکھا مین نے آنحضرت کو منام مین اور کہا یا رسول اللہ معذور رکھ مجھے کہ محبت خدا نے باز رکھا ہو مجھے محبت تیری سے لیکن محبت میری تیرے ساتھ اتنی ہے کہ ہرگز ساتھ غیر تیرے کے مشغول نہین ہوتا مین اور یاد غیر تیرے کی نہین کرتا مین اور ساتھ ذکر غیر تیرے کے مشغول نہین ہوتا مین ولیکن جو محبت حق افضل و مقدم ہو اور تو نے بھی ساتھ اُسکے فرمایا ہے مجھے لیگئی فرصت کو اور گنجایش محبت دوسرے کی نہین چھوڑی اور محبت تیری جیسا کہ چاہتا ہون مین وجود مین نہین آتی اور یہ بے تمیزی اور سکر حالی سے ہی او مرتبہ جمع اور اجمال مین دیکھ آنحضرت نے اُسکے جواب مین کیا فرمایا کہا یا مبارک من احب اللہ فقد احبنی یعنی جسنے کہ دوست رکھا خدا کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو یعنی دوستی خدا کی اور دوستی میری ایک ہو اور لازم ہے آپسمین ولیکن جہتہ غلبہ سکر اور عدم تمیز کے اطلاع اوپر حقیقت حال کے دست نظر بصیرت سے جاتی رہتی ہے اور یہی ہے سبب اشتباہ بعضے کوتاہ بینون کا کہ مشہود حق کو وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مفارق جانتے ہین

اور اوپر برزخیت اُنکی کے واقف نہین ہوتے اور ہو سکتا ہے کہ یہ کلام تعجب کا وارد ہووے
اوپر ابو سعید کے کہ یہ جو تو کہتا ہے معنی نہین رکھتا اور خطا اور نقص ہے رجوع کر اس خیال
مکروہ سے اور یہ بات مت کہہ ولیکن جو ابو سعید صادقان راہ اور خادمگان درگاہ اور محبان
آگاہ سے ہو نہ کیا ساتھ پا مبارک کے اور معذور رکھا اور منع فرمایا ساتھ رفق اور نرمی کے
اور نہ ظاہر کیا شارت اور عنف تو قع اس امر کے کہ حقیقت حال سمجھ جائیگا اور رفع اشتباہ
اور التباس کا فرمایا اور مثل اُسکے رابعہ بصری سے نقل کرتے ہین واللہ اعلم اور فی الحقیقت
محبت علت متابعت اور باعث ہو اوپر اُسکے پس متابعت دلیل اور علامت محبت کی ہووے
اور کہا ہے کہ محبت ناشی ہوتی ہے مطالعہ نعمت سے اور بقدر اطلاع اوپر نعمت کے ہوتی ہو
قوت محبت اور یہ بملاحظہ احسان کے ہو اور ساتھ مشاہدہ حسن اور قدر اُسکے بھی پیدا ہوتی ہو
اور منجر بمتابعت اسواسطے کہ محبت بالذات مقتضی اتفاق اور اتحاد کو ہو اور جو متابعت
محبت سے ہو کچھ ثقل اور تعب طاعات اور عبادات مین نہوگا بلکہ غذا ہے قلب اور نعیم روح
اور سرور خاطر اور قرۃ عین ہوگا اور اعظم ہوگا لذات جسمانیہ سے خصوصًا بتصور معیت
آنحضرت کے ولیکن جاننا چاہیے کہ یہ اقوی اور اکمل انواع محبت ہو اور جو کوئی کہ متصف ہو
بصفت متابعت کامل المحبت اور عالی مرتبت ہو اور جو کہ مخالف ہو بعض اُمور مین ناقص المحبت
اور دنی الدرجہ ہو لیکن اصل اسم محبت اور اتصاف سے ساتھ اُسکے باہر نہین اور دلیل اُسکی
قول آنحضرت ہو درباب اُس شخص کے کہ حد مارا گیا شرب خمر مین اور مکرر واقع ہوا اُس سے
یہ فعل پس لعنت کیا اُسکو بعض مردم نے فرمایا کہ لا تلعنوہ فانہ یحب اللہ و رسولہ یعنی لعنت
نہ کرو اُسے پس تحقیق وہ دوست رکھتا ہو اللہ اور اُسکے رسول کو اور وہ شخص تھا اہل بادیہ سے
زاہر نام اور آپ پاس آیا کرتا تھا اور اشیاے بادیہ سے ترہ اور مثل خضراوات وغیرہ کے
لایا کرتا تھا اور آنحضرت بھی چیزون شہری سے مثل جامہ اور زر وغیرہ سے اُسکو عطا فرماتے تھے
اور فرماتے کہ زاہر ہمارا روستائی ہے اور ہم اُسکے شہری اور بعض کتب سے معلوم ہوتا ہے
کہ نام اس شارب خمر کا عبد اللہ ہو ملقب بہ احمار اور زاہر اور ہو واللہ عالم اور اس جگہ سے
معلوم ہوتا ہے کہ اصل محبت وہی میل اور انجذاب ہو اگرچہ متابعت مین تقصیر اور کوتاہی ہو
اور بھی معلوم ہوتا ہو کہ مرتکب کبیرہ کا فر نہین ہے جیسا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہو
ولیکن جاننا چاہیے کہ استمرار ثبوت محبت اللہ تعالے کا دل عاصی مین مشروط اور مقید ہو
ساتھ ندامت کے وقوع معصیت پر تا اقامت کیجاوے اُسکے اوپر حد کی پس کفارہ ہو اُسکے
گناہ کا بخلاف اُس کسی کے کہ واقع نہو اُس سے ندامت اور انفعال خوف اس بات کا ہو

کہ بتکرار ذنوب اور اصرار کے کہ بمرتبہ طبع اور رین اور ختم کے منجر ہو اور سلب کیا جاوے اُس سے ایمان العیاذ باللہ اور علامات محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی توقیر اور تعظیم اُنکی نزدیک ذکر اُنکے اور اظہار خشوع وخضوع اور انکسار نزدیک سماع اسم شریف حضرت کے اور تھا جعفر بن محمد کثیر المزاح والتبسم اور جب ذکر کیا جاتا نزدیک اُسکے اسم مبارک حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زرد ہو جاتا رنگ اُسکا اور تھا صفوان بن سلیم متعبدین اور متزہدین سے جب ذکر کیا جاتا اُسکے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت روتا تا آنکہ اُٹھ جاتے لوگ اُسکے پاس سے اور چھوڑ جاتے اُسکو اور تھے قتادہ رضی اللہ عنہ جب سنتے نام شریف آنحضرتؐ کا لائق ہوتا اُنکو نالہ اور گریہ اور اضطراب اور تھے عبدالرحمن بن مہدی جب پڑھتے حدیث امر کرتے لوگوں کو بسکوت اور کہتے لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اور واجب ہی انصات نزدیک قرأت حدیث آنحضرت کے جیسا کہ واجب ہی نزدیک سماع قول حضرت کے اور درود بھیجتے ہین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سماع اسم شریف کے کلام ہی کہ آوے گا باب اُسکے مین اور فرمایا آنحضرتؐ نے درباب حسنین رضی اللہ عنہما کے خداوندا مین دوست رکھتا ہون اُنکو پس دوست رکھ تو اُنکو اور فرمایا جس کسی نے دوست رکھا اُنکو پس تحقیق دوست رکھا مجھکو اور جسنے دوست رکھا مجکو پس تحقیق دوست رکھا خدا کو اور جسنے دشمن رکھا اُنکو تحقیق دشمن رکھا مجکو اور جسنے دشمن رکھا مجکو دشمن رکھا خدا کو اور فرمایا حق مین فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے کہ وہ پارۂ گوشت میرا ہی غضب مین لاتا ہی مجھے وہ جو غضب مین لاتا ہی اُسکو اور فرمایا درباب اسامہ بن زید کے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دوست رکھ اے عائشہ اُسکو زیرا کہ مین دوست رکھتا ہون اُسکو اور فرمایا درباب اصحاب رضی اللہ عنہم کے نہ پکڑو اُنکو ہدف اور جو کہ دوست رکھتا ہی پس بسبب دوستی میرے کے دوست رکھتا ہی اُنکو اور جو کہ عداوت رکھتا ہی اُنسے پس بسبب دشمنی میرے کے دشمن رکھتا ہی اُنکو۔ اور جو کوئی ایذا پہونچاتا ہی اُنکو پس تحقیق ایذا پہونچاتا ہی مجھے۔ اور جسنے ایذارسانی کی میری تحقیق ایذارسانی کی خدا کی۔ اور جسنے ایذارسانی کی خدا کی نزدیک ہی کہ پکڑے خدا اُسکو اور عذاب کرے اور فرمایا نشان ایمان کا دوست رکھنا انصار کا ہی اور نشان نفاق کا دشمن رکھنا اُنکا اور فرمایا جسنے دوست رکھا عرب کو پس بدوستی میری کے دوست رکھا اُنکو اور جسنے دشمن رکھا عرب کو پس بدشمنی میرے کے دشمن رکھا اُنکو سہیل تستری رضی اللہ عنہ نے کہ علامات محبت خدا سے محبت قرآن ہی اور علامت محبت قرآن کی محبت پیغمبر کی ہی اور نشان محبت پیغمبر کا محبت سنت اور نشان سنت کا محبت آخرت اور نشان محبت آخرت بغض دنیا ہی اور نشان بغض دنیا وہ کہ ذخیرہ نہ کرے مگر توشہ پہونچاوے اُسکو با آخرت ابو موسی رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے تھے اور آنحضرت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گوشہ مین گوش وپر آواز انکے رکھکر ذوق پکڑتے تھے اور محظوظ ہوتے تھے
جب صبح ہوئی فرمایا شب کو تم کیا اچھا قرآن پڑھتے تھے اور مین سنتا تھا کہا افسوس اگر مین
جانتا کہ آپ سنتے ہین زیادہ اس سے اپنی آواز آراستہ کرتا ہین بیت دلم را شادی رو داده
ورنالب دم شب نہ زجا بے باز کوتا گوش بر آواز من دار دہ اور صحابہ جب جمع ہوتے اور درمیان
انکے ابو موسی اشعری ہوتے کہتے اے ابو موسی یاد خدا سے ہمکو بہرہ مند کرلیں پڑھتے ابو موسی
قرآن کو اور وہ سنتے - شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سماع قرآن
وہ سماع ہے کہ مختلف نہین اسمین دو شخص اہل ایمان سے اور اختلاف پڑھنے اشعار مین ہی
بالحان موسیقیہ ایک جماعت اسکو موصل اور مقرب جانین اور ایک قوم ملحق الفسق اور دونون
جانب افراط اور تفریط مین ہین انتہے - شیخ اجل اکرم عبدالوہاب متقی قادری شاذلی رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے تھے کہ جب شیخ نے ہمسے دست انابت اور ارادت پکڑا کہا کہو الفقر افضل من الغنا
یعنی فقر بہتر ہے تونگری سے اول بافضیلت فقر اقرار کیا بعد از ان مرید کیا اور اس جگہ باطل ہوا
زعم بعضے مدعیون اور متصنعون ہمارے زمانے کا کہ دعوا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جمیع مراتب
اتباع ہمکو حاصل ہین اور باوجود اسکے گرفتار دنیا ہین پس راست آیا انکو حق مین قول حقتعالی کا
آیت فخلف من بعدھم خلف ورثوا الکتب یاخذون عرض ھذا الادنی ویقولون
سیغفر لنا یعنی پس پیچھے سے آئی بعد انکے سے اولاد کہ وارث ہوئی کتاب کی لیتے ہین متاع
اس عالم خسیس کو اور کہتے ہین زود ہے کہ بخشا جاوے ہمکو تاب اللہ علیہم وعلینا انشاء اللہ قبول
کرے اللہ توبہ انکی اور رجوع برحمت کرے انپر اور ہمپر اگر چاہے اللہ تعالی وصل وجوب
مناصحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جان کہ خیر خواہی رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اخلاص اور اداے حقوق انکا سراً وعلانیۃً مین واجبات دین اور اسلام سے ہے اور حدیث
صحیح مین آیا ہے کہ الدین النصیحۃ یعنی دین بھی نصیحت ہے قالوا لمن پوچھا صحابہ نے نصیحت کسکے لیے
یارسول اللہ فرمایا للہ ولرسولہ ولکتابہ ولعامۃ المسلمین وخاصتھم یعنی اللہ اور اسکے رسول کو
اور اسکی کتاب اور عامہ مسلمین اور خواص انکے کو اور ایک روایت مین وائمۃ المسلمین وعامتھم
آیا ہے اور یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے اور تمام علوم دینی خیطہ اجمال اسکے مین مندرج ہین اور
جوامع الکلم ان احادیث کو کہین کہ غایت ایجاز و اختصار لفظ قلیل سے جامع اور حاوی معانی
کبیرہ کے ہوین اور اس قسم کی بات شرائف کلام محمدی اور دلائل وشواہد کمال انکے سے ہے
جیسا کہ فرمایا اوتیت جوامع الکلم واختصرلی الکلام یعنی دیا گیا مین جوامع الکلم اور اختصار
کیا گیا میرے لیے کلام - پس جیسا کہ وجہ جمیل حضرت مین اجناس دقائق حسن اور جمال خارج

حد و حصر اور احصا سے ابداع کیے کلام جلیل حضرت مین انواع اسرار اور حقائق باہر تصور افہام سے تفضیل فرمایئے اور نصیحت لغت مین خالص و صاف ہونا عسل کا ہے عسل ناصح اُس شہد کو کہین کہ موم سے صاف اور خالص ہوا ہو مراد اس جگہ صفا اور خلوص ہے ادا ے حقوق دار وہ خیر مین منصوح لہ کے لیے پس نصیحت اللہ صحت اعتقاد ہے ساتھ وحدانیت اُسکے اور وقف اُنکا ساتھ اُن اشیا کے کہ اہل اُسکا ہے اور تنزیہ و تقدیس ذات اور صفات اُسکا ایسی چیز سے کہ لائق کمال اُسکے نہین اور امتثال او امر و مناہی شرعیہ اور تسلیم احکام ارادیہ اُسکے کا ہے اور نصرت دین سجہا اور تحصیل اسباب کہ موجب بقا اور تقویت دین اور ملت کا ہے ساتھ علم اور عمل اور اخلاص کے عبادت مین اور نصیحت لرسول اللہ ابو سلمان نے کہا تصدیق نبوت اور اطاعت اُسکی اوامر و نواہی مین اور ابو بکر نے کہا نصیحت رسول نصرت اور حمایت اُسکی ہے حیاۃً و میتاً اور احیا اُسکی سنت کا ساتھ طلب اور تائید اور دفع کرنے اور باز رکھنے مخالف کو اُس سے اور تخلق باخلاق کریمہ اور آداب جمیلہ اُسکے اور اسحاق یحیی نے کہا کہ تصدیق اُسکی اُسمین لایا پیش خدا سے دین اور اعتصام نسبت اور نشر اُسکا اور برانگیختہ کرنا لوگون کو اُسپر اور دعوت کرنا بخدا اور کتاب اُسکی اور رسول اسکے اور ساتھ سنت اُسکی کے اور عمل اُسپر اور عمر بن لیث کو ایک امرا خراسان سے تھا اور پہلوان اور توانان اور قوی بازو اور دولت خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ کیا کیا حقتعالی نے تیرے ساتھ کیا بخشا مجھے کہا کس چیز سے بخشا کہا ایک دن اوپر بلندی کوہ کے کھڑا ہوا نظر کرتا تھا اوپر لشکر دن اپنے کے پس خوش آئی مجھے کثرت اُنکی اور آرزو کی مین نے کہ کاش کے حاضر ہوتا مین خدمت آنحضرت اور امداد و اعانت و نصرت کرتا مین اُنکی پس رحمت کی اور بخشا مجھے خدا ے تعالے نے اور بعض حکایتین اُس سے یا غیر اُسکے سے منقول ہین کہ کہا اے کاش وقت محاربہ حضرت امام حسین اور اہلبیت رضی اللہ عنہم کے حاضر ہوتا مین اور مخذول و مقہور کرتا مین یزیدیون کو اُس سے اور نصیحت لکتب اللہ ایمان لانا اُسکے ساتھ اور عمل کرنا ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمین ہے اور تدبیر آیات اور معرفت معانی اور حاصل کرنا علوم کا کہ متعلق ہین ساتھ اُسکے اور ملازمت تلاوت اُسکے ساتھ رعایت طہارت اور تحسین صوت اور حضور قلب اور اُسکی تعظیم کے اور تفہیم و تفقہ اُسمین اور دفع کرنا تاویلات اہل زیغ و ضلال اور طعن ملاحدہ اور زنادقہ خسران مال کا اور بھی رعایت حقوق کلام اللہ سے ہے ترک تکلم اُسمین اور تفسیر اُسکی اپنی طرف سے بے سند اور نقل کے سلف سے اور موافقت شرع کے جیسا کہ بعضے جاہل بو الفضول اس وقت کے کرین اور اُسکو تفسیر قرآن نام رکھین اور نجانین کہ من فسر القرآن برایہ فقد کفر نعوذ باللہ منہما یعنی جسنے تفسیر کیا قرآن کو اپنی عقل سے

پس تحقیق کفر کیا پناہ دیوے اللہ ہمین اُس سے لیکن نصیحت عامہ مسلمین کیا ہی رعایت اُنکی حقوق کی
اور ارشاد اُنکو بمصالح اور معاونت امر دین اور دنیا مین قولاً اور فعلاً اور تنبیہ اور آگاہ کرنا غافلون کو
اور تبصیر اور بینا کرنا جاہلون کو اور دینا محتاجون کو اور ستر عورات اور دفع مضار اور جالب اُنکو منافع کا
کرنا اور حرمت مال اور عرض اور نفس اُنکے کا نگاہ رکھنا اور بچشم حقارت مسلمانون مین نظر کرنا اور ہاتھ
اور زبان اُنکی ایذا سے باز رکھنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا اور یہ بھی نصیحت عامہ مین
داخل ہی کہ تکلم بقدر عقول اُنکے کرنا اور ذکر حقائق اور دقائق اور کشف اسرار کا کرنا اور اظہار
اقوال علما اور اُنکے اختلافات کا یا غیر علما کا بھی یہی حکم رکھے ومن اللہ العصمۃ ولعون اور
نصیحت و خیر خواہی خواص مسلمانون کی اگر مراد بخواص امرا اور سلاطین رکھین کہ حاکم ہین اوپر خلق کے
جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی والائمۃ المسلمین پس طاعت اُنکی ہی امر حق مین اور معونت اور
امداد اور تذکیر کرنا اُسکو ساتھ اُسکے اوپر احسن اور ارفق و اصلح وجوہ کے اور تنبیہ اور آگاہ کرنا اُس
چیز پر کہ غافل ہون امور مسلمین سے اور پوشیدہ ہوا اُنسے اور ترک خروج اوپر اُنکے اور عدم
اعزاز لوگون کا اور افساد قلوب کا اوپر اُنکے اور ترغیب اُسپر کہ اُنکی طرف سے شدت اور مکروہ
پہونچے اور دعاے خیر کرنا اُنکے لیے اور بعض علماء صوفیہ نے مشائخ مغرب رحمہم اللہ سے
خواص کو تین قسم کیا ہے ایک امرا اور اولی الامر اور کہا ہی کہ مرد اپنے گھر مین امیر ہی اور
معلم اپنے شاگردون پر اور باپ اپنی اولاد پر اور ہر حاکم اور رئیس اوپر تابعین اور زیر دستون کے
کہ اُنکے جو اوپر یہ حکم ہین امیر ہی دوسرے علما اور تعظیم علما اور تصدیق اُنکی واجب ہی جبتک یہ
کہ موافق دین کے نقل کرین اور تمسک بکتاب اور سنت کرین نہ اُسمین کہ مخالف دین کہین اور
بہواے نفس اور محبت دنیا کے حیلہ آموزی اور فتنہ اندوزی کرین تیسرے مراد
اہل خصوص مشائخ طریقت کو رکھا ہی کہ بعد از عمل بعلم اور تحقیق ورع اور اتباع سنت اور
توجہ تام بجناب حق اور انقطاع غیر حق سبحانہ سے اور ترک دنیا اور تجرید ما سوی سے
بعد از رسوخ کے شریعت اور شریعت اور طریقت مین ساتھ انوار اور اسرار حقیقت کے
پہونچکر ساتھ صفت کمال مزیت کے ممتاز ہوے ہین اور تصدیق اُنکی محققین اور مسلمین کے
کہ جامع ہین میان ظاہر و باطن اور اسرار حقیقت سے کہ مخالف اور مباین ظاہر شریعت کے
نہ پڑے لازم ہے اور ضابطہ اس باب مین وہ ہی کہ جو چیز بے شبہہ مخالف مقتضاے علم
شریعت کے ہو انکار اوسکا واجب اور جو کہ اُسمین شبہہ ہو توقف اُسمین لازم اور سا اگر
قائل اور فاعل اُسکا ایک مرد ہی کہ امام ہی علم و عمل مین اور مستقیم ہی تقوی اور ورع
مین تاویل اور توجیہ اُسکے قول کی لائق اور اگر مصلحت شرعی اُسکی رد مین ہوتا باعث

ضلال اور اضلال نا قصون کا نہو وے جائز جاننا چاہیے کہ عصمت خاصہ انبیا ہے اور جو کہ وراے انبیا
ہین خطا آنپر جائز - لائے ہین کہ معاذ بن جبل کہ علماے صحابہ اور اُنکے عظما سے تھے وقت اپنی
رحلت کے کہتے تھے کہ رد و انکار کرو اُسپر کہ خلاف دین اور شریعت کے کیے کائنا من کان جو کہ ہو اور
جو کوئی ہو واللہ الموفق وصل تعظیم اور توقیر اور اجلال صحابہ بیچ شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
حدیث طویل مین عمر بن العاص سے کہ ذکر کیے ہین اُسمین صفات رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
آیا ہے کہ کہا نہ تھا کوئی محبوب تر میرے نزدیک پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور نہ بزرگ تر اور
نہ عظیم تر میری آنکھ مین حضرت سے اور تھا مین کہ طاقت نہ رکھتا تھا کہ سیر نگاہ کرون مین طرف حضرت
اور اگر پوچھا جاؤن مین کہ وصف کرون آنحضرت کو قدرت نہین رکھتا مین اور ترمذی انس سے
لایا ہے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ باہر آئے اور جلوہ گر ہوتے اپنے اصحاب پر مہاجرین
اور انصار سے حالانکہ وہ بیٹھے ہوتے اور ہوتے درمیان اُنکے ابو بکر اور عمر پس نہ اُٹھاتا کوئی آنکھ اپنی
طرف حضرت کے بسبب اپنی غایت اجلال و عظمت اور کبریائی اُنکی سے مگر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کہ نظر
کرتے طرف حضرت کے اور نگاہ کرتے آنحضرت طرف اُنکے اور تبسم کرتے وہ طرف آپکے اور تبسم فرماتے
آپ طرف اُنکے اور جہت غایت انس و محبت کے کہ درمیان اُنکے تھی اور حدیث وصف آنحضرت
مین کہ بیان کی ہے آیا ہے کہ جب تکلم فرماتے آنحضرت سرفگندہ اور خاموش ہوتے ہمنشین اُنکے
گویا اُنکے سرون پر طائران پرند ہین اور کہا عروہ بن مسعود نے جس ہنگام مین کہ بھیجا اُسکو قریش نے
سال صلح حدیبیہ مین طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا تعظیم اصحاب حضرت سے وہ جو
دیکھا اور دیکھا جب وضو کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبادرت کرتے اور گرتے آب وضو پر یہانتک
کہ نزدیک ہوتا کہ باہم قتال کرین اُسپر اور نہ ڈالتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آب دہن اور آب
بینی اور حلق مگر وہ کہ پیش آئے اور لیتے اُسکو کفہاے دست اپنے مین اور ملتے اُسکو اپنی وجوہ وجسد پر
اور نہ گرتا موے شریف آنحضرت مگر وہ کہ مبادرت کرتے اور اُٹھاتے اور نگاہ رکھتے اُسکو تبرکا اور جب
امر کرتے شتابی کرتے اُسکے امتثال مین اور جب تکلم کرتے پست کرتے اپنی آوازون کو اور نہ پاتے
مجال نگاہ کرنے کی اور طاقت نظر ڈالنے کی طرف حضرت کے غایت تعظیم اور اجلال اُنکے سے پس جب
رجوع کیا عروہ نے طرف قریش کے اور دیکھا اُنکو کہا یا معشر قریش آیا مین کسریٰ اور قیصر اور نجاشی
پاس ایام سلطنت اُنکی مین اور بخدا سوگند دیکھا مین نے کسی بادشاہ کو کسی قوم مین مانند محمد اور
اُنکے اصحاب کے اور رعایت ادب آنحضرت سے ہی کہ جب صلح حدیبیہ مین آنحضرت نے عثمان بن
عفان رضی اللہ عنہ کو قریش پاس بھیجا بدعوت اسلام اور تمہید قواعد صلح اذن کیا قریش نے عثمان
رضی اللہ عنہ کو طواف بیت اللہ مین پس انکار کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اور کہا نہین مین کہ طواف

کرون تا طواف نہ کرین اُسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پس عثمان رضی اللہ عنہ نے عظیم جانا رعایت ادب کو ساتھ آنحضرت کے طواف سے اور الحق یون ہی چاہیے کوئی عمل اور کوئی عبادت برابر اُسکے نہووے کہ رعایت ادب با آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرین اور مغیرہ سے روایت ہے کہ کہا تھے اصحاب رسول اللہ کہ قرع باب آنحضرت باظفار کرتے تھے تا آواز قرع سخت نہو اور تشویش وقت شریف نہ پڑے اور کہا براء بن عازب نے تحقیق تھا مین کہ سوال کرون آنحضرت سے کوئی کار پس تاخیر پڑی چند سال اور باوجودیکہ تھے آنحضرت مہربان ترین مردم اور خوش خلق ترین اُنکے اپنے اصحاب کے ساتھ خصوصًا ساتھ فقرا اور مساکین کے جیسا کہ باب اخلاق شریف مین گذرا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وصل تعظیم روایت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی سنت مین کہا عمرو بن میمون نے آمد رفت کی مین نے طرف ابن مسعود کے ایک سال تک اور نہ سنا مین اُسکو کہ کہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جو تحدیث کیا ایکروز پس اتفاقًا گذرا اُنکی زبان پر قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پکڑا اُسکو کرب نے تا دیکھا مین نے عرق کو کہ ٹپکتا ہی پیشانی اُنکی سے اور ابومصعب نے کہا کہ تھے امام مالک کہ تحدیث نہ کرتے تھے بحدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مگر وہ کہ باوضو ہوتے اور مطرف نے کہا ہی کہ جب آتے لوگ مالک رض پاس باہر آئی لونڈی اُنکی اور کہتی شیخ کہتا ہی تمھین کہ سائل حدیث ہو یا سائل مسائل اگر کہتے سائل مسائل علے الفور نکلتے اور جواب دیتے مسائل کا اُنکو اور اگر کہتے خواہان حدیث ہین ہم آتے غسل گاہ مین اور غسل کرتے اور خوشبو ملتے اور نئے کپڑے پہنتے اور طیلسان سیاہ و یا سبز دوش پر ڈالتے اور عمامہ اوپر سر کے رکھتے اور بچھایا جاتا اُنکے لیے تخت پس نکلتے اور بیٹھتے اُسپر بخشوع اور خضوع اور بخور کرتے تا فارغ ہوتے اُس حدیث سے اور ہرگز نہ بیٹھتے اوپر اس حال کے مگر اُسوقت کہ تحدیث کرتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مکروہ رکھتے کہ تحدیث کرین راہ مین یا استادہ یا مستعجل اور سلف مکروہ سمجھے تھے تحدیث کو بے وضو اور عبد اللہ بن مبارک نے کہا تھا مین پاس مالک کے اور وہ تحدیث کر رہے تھے پس نیش مارا اُنکو کژدم نے سولہ بار اور متغیر اور زرد ہوتا تھا رنگ اُنکا اور قطع نہ کرتے تھے حدیث کو پس جب فارغ ہوئے اور متفرق ہوے لوگ اُنسے کہا مین نے یا ابا عبد اللہ آج تمسے ایک امر عجیب مشاہدہ کیا مین نے کہا آرے صبر کیا مین نے بنا بر تعظیم اور اجلال حدیث رسول اللہ کے اور جریر بن عبد الحمید القاضی نے کہ قاضی شہر تھے پوچھی مالک رض سے حدیث رسول مقبول دران حالیکہ کھڑے تھے پس امر کیا ساتھ حبس اُنکے لوگون نے کہا وہ قاضی ہین کہا قاضی سزاوار تر ہے کہ ادب کیا جاوے اور ہشام بن عمار نے پوچھی مالک رض سے حدیث درحال استادگی پس مارے اُسے بیس تازیانہ بعد ازان شفقت کی اوپر اُسکے اور روایت کین بیس حدیثین پس کہا

ہشام نے دوست رکھتا ہون مین کا شکے زیادہ مارتے تازیانہ تازیادہ کرتے روایت حدیث کو
اور کہا ہے عبد اللہ بن صالح نے تھے مالک اور لیث کہ نہ لکھتے تھے مگر اوپر طہارت کے
اور مشہور ہے کہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے صحیح اپنی مین ہر حدیث کے لیے غسل کرتے تھے اور
دوگانہ ادا کرتے تھے اور ایسا ہی لکھتے تراجم کتاب مین اور بعضون نے کہا ہی کہ غسل آب زمزم
کرتے تھے اور دوگانہ مقام ابراہیم علیہ السلام مین ادا کرتے تھے واللہ اعلم وصل اور جملہ
توقیر اور برادر آداب آنحضرت ہر اور آداب آل اور ذریت انکے کا جگر گوشۂ حضرت کے ہین اور
ازواج حضرت کہ امہات المومنین ہین جیسا کہ تخصیص اور ترغیب کیا ہی اسپر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اور چلے ہین اس راہ سلف صالح اور چونکہ برگزیدہ کیا حق تعالی نے اپنے
حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو ہر کسی پر کہ ما سوائے انکے ہی اور مخصوص کیا انکو ساتھ
فضل عام کے مشتمل ہو برکت انکے ہر کوئی منتسب ہو انکے ساتھ نسبا اور نسبتا اور قریبا اور بعیدا
اور حقیقت مین دوستی اس کسی کی کہ دوست رکھا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جیسا کہ محبت رسول اللہ نشان دوستی خدا کا ہی۔ اور ایسی ہی عداوت اور بغض اور سب
انکی پس جو کوئی دوست رکھتا ہی کسی کو دوست رکھتا ہی ہر شخص اور ہر چیز کو کہ متعلق ہی اسکے ساتھ
اور دشمن اور مکروہ رکھتا ہی جسکو اور جس چیز کو کہ بیگانہ اور مخالف اسکے ہی فرمایا اللہ تعالی نے
آیت لاتجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ پس حب
اہل بیت اور اصحاب اور اولاد اور ازواج کی واجبات منجیہ سے ہووے اور بغض انکا موبقات
مہلکہ سے اور کمال حب اور بغض چیز کا اسمین سے کہ سرایت کرے اسکے متعلقون مین کما قال اللہ تعالی
آیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی سوائے اسکے نہین کہ
چاہتا ہی خدا تاکہ لیجاوے اور دور کرے تمسے پلیدی گناہ کی اے اہل بیت پیغمبر اور تاکہ پاک کرے
تمکو پاک کرنا اور کہا وازواجہ امہاتکم یعنی اور زنان حضرت مائین آن مومنون کی ہین اور تفسیر
اہل بیت مین اقوال اور اطلاقات ہین کبھی انپر کہ حرام ہی صدقہ اطلاق اہل بیت آیا ہی اور
وہ آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل اور آل عباس رضی اللہ عنہم ہین اور کبھی بمعنی شامل اولاد
آنحضرت اور ازواج مطہرہ کے اور کبھی مخصوص بفاطمہ زہرا و حسنین اور علی سلام اللہ علیہم
اجمعین کے آوے از جہت فضل انکے اور تطبیق ان اقوال مین وہ ہی کہ تین بیت ہین بیت نسب
اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس اولاد عبد المطلب اہل بیت نسب ہین اور ازواج مطہرہ
اہل بیت سکنی اور اولاد کرام اہل بیت ولادت ہین اور حضرت علی اگرچہ اولاد سے نہین مگر
ملحق باولاد ہین بوساطت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے اور حدیث مین آیا ہی کہ مین

چھوڑنے والا ہون تم مین ایسی دو چیز کو کہ اگر پکڑو اور تمسک کرو اُسکے ساتھ گمراہ نہو کتاب اللہ اور میری عترت پس دیکھون کیونکر خلیفہ ہوتے ہو تم میری ان دو چیز مین اور فرمایا آنحضرت نے شناخت آل محمدؐ کی سبب ہی بیزاری کا آتش دوزخ سے اور حب آل محمد سبب گذرنے کا ہی صراط سے اور ولایت مرآل محمد کو امان ہے عذاب سے اور مراد ساتھ شناخت اُنکی شناخت ہی مرتبہ اور منزلت اُنکی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور جب پہچانا اُنکو کسی نے ساتھ اس نسبت کے پہچانا وجوب حل وحرمت آنکا بسبب اُسکے اور عمر بن ابی سلمہ سے آیا ہی کہ کہا جو وقت مین کہ آیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس کا یہ نازل ہوئی اور یہ بیت ام سلمہ مین تھا بلایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہؓ زہرا اور حسنینؓ کو اور کہا خداوندا یہ میرے اہل بیت ہین اور اُڑھائی اُنکو کپا اور علیؓ مرتضی پس پشت آنحضرتؐ تھے کھڑے ہوے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حسنین رضی اللہ عنہما کو بغل مین پکڑا اور علیؓ کو ایک ہاتھ مین پکڑا اور فاطمہؓ کو ساتھ ہاتھ دوسرے کے چسپیدہ کیا اُن دونون کو ساتھ اپنے اور کہا خداوندا یہ یہ میرے اہل بیت ہین پس دور کر اُنسے رجس اور پاک کر اُنکو اور اختلاف ہی اُسمین کہ مراد اہل بیت اس آیہ مین کون ہین اکثر اوپر اُسکے ہین کہ مراد ساتھ اُسکے فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور علیؓ ہین سلام اللہ علیہم اجمعین جیسا کہ اکثر روایات بھی یہ دال ہین اور انصاف وہ ہی کہ نساء طاہرہ بھی داخل ہین از جہت ندائے سیاق اور سباق کلام کے اُسمین اور نزول آیہ کا درباب اُنکے جیسا کہ دخول امراۃ ابراہیم علیہ السلام کا قول سبحانہ مین آیت رحمۃ اللہ علیکم وبرکاتہ اھل البیت یعنی رحمت خدا کی اوپر تمھارے اور برکتین اُسکی اے اہل بیت اور جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دشمن نہ رکھے ہمکو اہل بیت ہین ہم کوئی ایک گروہ کہ لاوے اُسکو خدائے تعالیٰ آتش مین اور بلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان چار تن پاک کو اور بٹھانا اُنکا اپنی کنار مین اور اُڑھانا کسا کا اور قول اُس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللھم ان ھولاء اھل بیتی الحدیث یعنی یا اللہ بدرستی یہ ہین اہل بیت میرے منافات نہ رکھے دخول نسا مین بیچ اُنکے اور شمول فضل اذہاب رجس کا اور ثبوت تطہیر کا خاص اُن سبکو اور ایسا ہی اختلاف ہی اس آیہ کریمہ مین آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ یعنی کہہ اے محمدؐ نہین مانگتا مین تمسے اوپر اس ابلاغ کے مزدوری مگر محبت ذوالقربا مین اور روایت کیا گیا ہی کہ جب نازل ہوئی یہ آیت کہا صحابہ نے من قرابتک یعنی کون ہین اقربا تیرے کہا آنحضرت نے ھولاء علیؓ وفاطمہؓ وابناھما یعنی یہ ہین علیؓ اور فاطمہؓ اور دونون بیٹے اُنکے اور

صواب وہ ہی کہ شامل ہے تمام لوگون کو کہ قرابت رکھین ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اور یہ چار تن عمدہ اور نجبا اُس جماعت کے ہین اور امام فخر الدین رازی نے کہا کہ اس جگہ نفیس
کامل ہے صحابۂ عظام کو کہ نسبت قرابت معنوی رکھین ساتھ جناب رسالت مآبؐ کے رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم اجمعین اور فرمایا شان مین علی کرم اللہ وجہہ کے من کنت مولاہ فعلی مولاہ
اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ یعنی جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اُسکا
مولیٰ ہے یا اللہ دوست رکھ جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ جو دشمن رکھے علی کو اور فرمایا
خاص درباب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق
یعنی دوست نہ رکھے تجھے اے علیؓ مگر مومن اور بغض وعداوت نہ کرے تیری مگر منافق
اور فرمایا انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ یعنی تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہی موسیٰ سے
اور ایک روایت مین آیا ہی اما ترضی ان یکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ یعنی
کیا نہین چاہتا تو یہ کہ ہووے تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے اور یہ تشبیہ مبہم ہے اور
قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مابعد اس حدیث مین الا انہ لا نبی بعدی یعنی
مگر یہ کہ نہین ہے نبی میرے بعد بیان اُسکا کرتا ہی کہ یہ تشبیہ نبوت مین نہین ہی بلکہ اُسکے غیر مین ہی
اور وہ خلافت ہی اور فرمایا شان فاطمہ رضی اللہ عنہا مین فاطمۃ بضعۃ منی یوذینی من
اذاھا وینصبنی من انصبھا یعنی فاطمہ پارۂ گوشت میری ہے ایذا دیتا ہی مجھے
جو کہ ایذا دیتا ہے اُسکو اور رنج مین لاتا ہی مجھکو جو کہ رنج مین لاتا ہی اُسکو اور کہا عائشہ صدیقہ نے
احب النساء الی رسول اللہ کانت فاطمۃ واحب الرجال زوجہا علی
یعنی دوست ترین عورتون مین طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھین فاطمہ رضی اللہ
عنہا اور محبوب ترین مردون مین اُنکا زوج علی کرم اللہ وجہہ - روایت کیا ہی اس حدیث کو
ترمذی نے اور یہ غایت انصاف عائشہ صدیقہ رضؓ کا ہی اظہار مین اور اگر فرضاً فاطمہ رضی اللہ
عنہا سے پوچھتے کہتین کان احب الرجال ابوبکر واحب النساء عائشۃ یعنی تھا
سب مردون مین محبوب بہت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور محبوب تر سب نسا مین عائشہ رضی اللہ
عنہا اور یہ بھی صحیح ہی اسواسطے کہ وہ جو محبت متعدد ہین اور مختلف فافہم باللہ التوفیق
اور فرمایا شان حسنینؓ مین اللھم انی احبھما فاحبھما واحب من یحبھما یعنی یا اللہ
بدرستی مین دوست رکھتا ہون ان دونون کو پس دوست رکھ تو ان دونون کو اور دوست
رکھ جو کہ دوست رکھتا ہی ان دونون کو اور کہا ابو ہریرہؓ نے دیکھا مین نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو کہ واکرتے تھے دہن امام حسن رضی اللہ عنہ کو لپٹاتے تھے زبان مبارک اپنی

اُنکے منھ مین اور فرماتے تھے خداوندا مین دوست رکھتا ہون اُنکو تو دوست رکھ اُسے اور دوست رکھ
جو کہ دوست رکھے اُسکو فرمایا تین بار اور تھے یہ دونون امام بزرگ شبیہ ترین ناس ساتھ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور واسطے غیر اُنکے بھی اثبات مشابہت باآنحضرت کیا ہے مثل جعفر بن
ابی طالب اُنکا بیٹا عبداللہ بن جعفر اور قثم بن عباس اور سفیان بن الحارث بن عبدالمطلب وغیرہم کے
کہ اقارب اور اخوان اُسکے تھے رضی اللہ عنہم اور فرمایا خاص عباس رضی اللہ عنہ کو سوگند بخدا
کہ میری بقا ہاتھ قدرت اُسکی مین ہے نہ آوے دل کسی مرد مین ایمان تاکہ وہ دوست رکھے تمکو بہت
خدا اور اُسکے رسول کے اور فرمایا من اذی عمی فقد اذانی وانما عم الرجل صنو ابیہ
یعنی جسنے ستایا میرے چچا کو پس تحقیق مجھے ستایا اور سوا اسکے نہین کہ عم مرد شاخ باپ اسکی کی ہے
اور فرمایا خاص عباسؓ کو آکل میرے پاس اے عم ساتھ اولاد اپنی کے پس جمع کیا انکو اور
اُڑھائی انکو چادر اپنی کہ کسا سیاہ مخطط ساتھ خطون سرخ کے تھی اور فرمایا اللھم اغفر العباس
وولدہ مغفرۃ ظاھرۃ باطنۃ لاتغادر ذنبا اللھم احفظہ فی ولدہ رواہ الترمذی
یعنی یا اللہ بخش عباسؓ اور اسکی اولاد کو بخشنا ظاہر و باطن کو نہ چھوڑے کوئی گناہ یا اللہ محافظت کر اسکو
اُسکی اولاد مین روایت کیا اُسکو ترمذی نے اور کہا ہے کہ چھ تن تھے فضل اور عبداللہ اور عبیداللہ
اور قثم اور معبد اور عبدالرحمن اور ھذا عمی وصنو ابی وھولاء اھل بیتی وعترتی فاسترھم
من النار کستری ایاھم یعنی یہ میرا عم ہے اور شاخ میرے باپ کی اور یہ سب اہل بیت میرے
ہین اور خویش میرے پس ڈھانپ انکو آتش سے مثل ڈھانپنے میرے کے انکو یعنی ساتھ کسا کے پس
آئین کہا آستانہ در اور دیوار ون خانہ نے آمین آمین اور فرمایا آنحضرت نے ام سلمہؓ کو ایذا نہ دے
مجھے مقدمہ عائشہ رضؓ مین اور یونہی فرمایا فاطمہ زہراؓ کو دوست رکھ عائشہؓ کو ساتھ دوستی میرے کے اور
اُٹھاتے تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اوپر گردن اپنی کے اور کہتے تھے
بابی شبیہ بالنبی لیس شبیہا بعلی یعنی میرا باپ فدا ہو جیو مشابہ ہے ساتھ نبیؐ کے اور نہین مشابہ
ساتھ علیؓ کے اور حضرت علی خندہ فرماتے تھے اور تھے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کہ زیارت کرتے تھے
ام ایمن کو کہ مولات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھین اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم زیارت اُنکی کرتے تھے اور جب حلیمہ سعدیہ رضؓ حضرت پاس آئین بچھاتے اُنکے لیے ردائے
مبارک اپنی اور برلاتے حاجت اُنکی اور جب وفات پائی آنحضرتؐ نے آئین ابوبکر اور عمر رضی اللہ
عنہما پاس پس کیا اُنکے ساتھ وہ جو کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صل اور جملہ توقیر اور بر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے توقیر اصحاب اور معرفت اُنکے حق کی اور ادا اُسکا اور اقتدا اور
اتباع اور جریان اوپر سنن اور آداب اور اخلاق اور عمل ساتھ افعال اُنکے اُس چیز مین کہ عقل کو

اُسمین مجال نہین اور حسن ثنا اور رعایت اُنکی ادب کی اور دعا اور استغفار اُنکے لیے اور جسکی کہ ثنا حق تعالےٰ نے کی اور راضی ہوا اُس سے واجب اور حق ہی ہر شخص پر کہ ثنا کی جاوے اُسکی اور استغفار اُسکے لیے اور ایسا ہی امساک اور کف نفس ذکر اختلافات اور منازعات اور وقائع سے کہ درمیان اُنکے ہووے اور گذرے ہین اور اعراض اور اضراب اخبار مورخین اور جہلا روایت اور ضلال شیعہ اور غلات اُنکے اور مبتدعین سے کہ ذکر مواہب اور قوادح اور زلات اُنکا کرین کہ اکثر اُنکا کذب اور افترا ہی اور طلب کرنا اور جستجو تاویلات نیک کا کہ کوئی شان اُنکی ہووے اُس چیز مین کہ واقع ہوئی ایسمین مشاجرات اور محاربات اور ذکر اور یاد نہ کرنا کسی ایک کو اُنمین سے ساتھ بدی اور عیب کے بلکہ ذکر حسنات اور فضائل اور حمائد صفات اور سیر اُنکا اور سکوت اور اغماض ما ورا اُسکے سے اسواسطے کہ صحبت اُنکی ساتھ حضرتؐ کے یقینی ہی اور ما ورا ے اُسکے ظنی اور کافی ہے اس باب مین وہ کہ برگزیدہ اور اختیار کیا اُنکو حق تعالے نے واسطے صحبت اپنے حبیب کے اور اگر احیاناً بعض اُنکے سے کوئی تقصیر حقوق اہل بیت مین اور سواے اُسکے واقع ہوئی ہو امید ہی کہ بشفاعت اُس سے بھی درگذرین طریقہ اہل سنت و جماعت اس باب مین یہ ہی۔ عقائد مین لکھا ہی ولا یذکر احد منہم الا بخیر یعنی اور نہ یاد کیا جاوے کسی ایک کو اُنمین سے مگر ساتھ بھلائی کے اور احادیث کہ فضائل صحابہ مین عموماً اور خصوصاً واقع ہوے اس باب مین کافی ہین کہا اللہ تعالیٰ نے آیت محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم آخر السورۃ یعنی محمدؐ فرستادہ خدا ہین اور وہ لوگ کہ ساتھ اُنکے ہین بہت سخت ہین اوپر کافرون کے مہربان ہین آپسمین آخر سورہ تک اور کہا آیت والسبقون الاولون من المھاجرین والانصار الایۃ یعنی اور سبقت کرنے والے پہلے مہاجرین اور انصار سے اور کہا اللہ تعالیٰ نے آیت لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ یعنی ہر آئینہ تحقیق خوشنود ہوا خدا اُن مومنون سے جب کہ بیعت کی اُنھون نے تیرے ساتھ اے محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نیچے درخت کے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیت رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ الایۃ یعنی مرد ہین کہ راست کیا اُنھون نے جو عہد کیا تھا ساتھ خدا کے اور قول حق تعالے کا آیت یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ یعنی دن ہی کہ نہ رسوا کریگا اللہ پیغمبر کو اور جو کہ ایمان لائے ہین ساتھ اُسکے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم یعنی اصحاب میرے مثل ستارون کے ہین ساتھ ہر کدام اُنکے کہ پیروی کرو تم راہ پاؤ تم اور روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث

مثل اصحابی کمثل الملح فی الطعام لا یصلح الطعام الا به یعنی مثال میرے اصحاب کے
مانند نمک کے ہے طعام مین اصلاح نہین پاتا طعام مگر ساتھ اوسکے اور فرمایا اللہ اللہ فی اصحابی
لا تتخذوھم غرضا بعدی ومن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم
یعنی اللہ اللہ حق اصحاب میری مین نہ پکڑو انکو نشانہ بعد میرے پس جسنے دوست کہا انکو پس ساتھ
دوستی میری کے دوست رکھا انھین اور جسنے دشمن رکھا انکو ساتھ دشمنی میری کے دشمن رکھا
انھین اور فرمایا لا تسبوا اصحابی فلو انفق احدکم مثل احد ذھبا الحدیث
یعنی دشنام نہ دو اور برا نکہو میرے یارون کو پس اگر خرچ کرے ایک تم مین سے مثل کوہ احد کے زر
راہ خدا مین آخر حدیث تک یعنی مرتبہ صحابہؓ کو نہین پہونچا کوئی اور فرمایا من سب اصحابی
فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین یعنی جسنے دشنام دی اور برا کہا میرے یارونکو
پس اوپر اوسکے لعنت خدا اور فرشتون اور سب آدمیون کی اور فرمایا اذا ذکر اصحابی فامسکو
یعنی جب یاد کیے جاوین میرے اصحاب پس بند کرو تم زبان اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین
آیا ہے ان اللہ اختار اصحابی علی جمیع العلمین سوی النبیین والمرسلین و اختار منھم
اربعۃ ابا بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیاؓ فجعلھم خیر اصحابی و اصحابی کلھم خیرا یعنی بدرستی
اللہ نے برگزیدہ کیا میرے یارون کو اوپر تمام عالم کے سواے انبیا اور مرسلین کے اور برگزیدہ
کیا انھین سے چار کو ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کو پس گردانا ان چار کو بہترین میرے اصحاب کا
اور اصحاب میرے سب بہتر ہین اور بعض احادیث مین ذکر علی مقدم در اوپر عثمانؓ کے آیا ہے رضی اللہ عنہ
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من احب عمر فقد احبنی ومن ابغض
عمرؓ فقد ابغضنی یعنی جسنے دوست رکھا عمرؓ کو پس تحقیق دوست رکھا مجھے اور جسنے دشمن رکھا
عمرؓ کو پس تحقیق دشمن رکھا مجھے اور احادیث فضل صحابہ مین بہت ہین فصل خطاب مین امام ہمام
محمد باقر رضی اللہ عنہ سے لاتا ہے کہ ایک قوم اہل عراق سے اونکے پاس آئی اور ابو بکر اور عمر
رضی اللہ عنہما کو ساتھ بدی کے یاد کیا اور کچھ اونکے حق مین کہا بعد ازان بدگوئی عثمان رضی اللہ
عنہ مین پڑے امام ہمام نے انکو کہا خبر دو مجھے کہ مہاجرون سے ہو کہ خداے تعالی نے انکی حق مین
فرمایا ہے آیت للفقراء المھاجرین الذین اخرجوا من دیارھم یبتغون فضلا
من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ھم الصدقون
یعنی مال غنیمت فقراء مہاجرین کے لیے ہے وہ جو نکالے گئے اپنے گھرون سے اور اپنے
اموال سے ڈھونڈھتے ہین فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو اور یاری دیتے ہین اللہ کو
اور اوسکے رسول صلعم کو یہ گروہ وہی ہین سچے - کہا اور جماعہ عراق نے ہم انسے نہین ہین کہا

امام نے پس جماعۃ انصار سے ہو کہ اُنکی شان مین آیا ہی آیت والذین تبوؤ الدار والایمان
من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم ولا یجدون فی صدورھم حاجۃ
مما اوتوا ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ
ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون یعنی اور بھی مال غنیمت اُن لوگون کو ہی کہ لازم پکڑا
دار یعنی مدینہ کو پہلے آنے مہاجرین سے دوست رکھتے ہین جو کہ ہجرت کرے طرف اُنکے اور
نہین پاتے اپنے سینون مین تنگی باُس چیز سے کہ دیے گئے ہین مہاجرین غنیمت وغیرہ سے
اور اختیار کرتے ہین مہاجرین کو اوپر نفسون اپنی کے اور اگرچہ ہووے ساتھ اُنکے احتیاج
اور فاقہ اور جو کہ نگاہ رکھا جاوے بخل نفس اپنے سے پس وہ گروہ وہی رستگار ہین کہا
جماعۃ عراق نے ہم اُنسے بھی نہین ہین فرمایا امام نے گواہی دیتا ہون مین کہ اُس جماعت سے
بھی نہین ہو کہ اُنکی شان مین فرمایا آیت والذین جاؤا من بعدھم یقولون
ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان الآیۃ یعنی وہ لوگ کہ آئے بعد مہاجرین
وانصار کے کہتے ہین اے رب بخش ہمکو اور بھائیون ہمارے کو وہ بھائی کہ سبقت لیگئے ہمسے
ساتھ ایمان کے - پس کہا اُٹھو میرے آگے سے خدا کسی کو تمھارے ساتھ نہ کرے تمنے صورت
اسلام اپنا لباس کیا ہی ولیکن معنون مین اہل اسلام سے نہین ہوا اور عبد اللہ بن مبارک نے
کہا دو خصلتین جسمین ہووین نجات پاوے صدق اور حب اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
حدیث خالد بن سعید مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشریف لائے مدینہ
مین حجۃ الوداع سے پرا اوپر منبر کے اور خطبہ پڑھا اور فرمایا یا ایھا الناس انی راض
عن ابی بکر فاعرفوا لہ ذلک ایھا الناس انی راض عن عمر وعن علی وعن
عثمان وعن طلحۃ والزبیر وسعد وسعید وعبد الرحمن بن عوف
فاعرفوا لھم ذلک یعنی اے لوگو بدرستی مین راضی ہون ابو بکر سے پس جتادو اسکو یہ اے لوگو
تحقیق مین راضی ہون عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور سعید اور عبد الرحمن
بن عوف سے پس جتادو اُن سبکو یہ اور یہ حدیث مثل حدیث عشرہ کے ہی کہ اُنمین بشارت
دی ہے اُنکو ساتھ جنت کے لیکن اُسمین ذکر ابو عبیدہ بن الجراح کا نہین ہی اور لایا گیا
حضرت پاس جنازہ ایک مرد کا پس نہ پڑھی اوپر اسکے نماز اور فرمایا وہ بغض رکھتا تھا ساتھ
عثمان کے پس مبغوض رکھا اُسے خدائے عزوجل نے اور کلام اس باب مین اعنی فضل اصحاب
مین اور تفاضل اُنکی مین طویل ہی نہایت طول مین شیخ قدس اللہ سرہ العزیز نے شرح مشکوٰۃ
خصوصًا اُسکے منتخب مین اُس سے کہ کتب قوم مین نظر سے گذرا قطع نظر تعصب فریقین سے

نقل کیا ہی جو چاہے وہان دیکھ لے و باللہ التوفیق و ہو اعلم **فصل** در جملہ اعظام اور اکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکبار جمیع اشیاء متعلقہ کا ہی ساتھ انکے مشاہدہ اور اماکن اور معاہد سے اور وہ اشیا کہ دست شریف صلعم انکا ساتھ اُسکے پہونچا اور ساتھ اُسکے شناخت ہوا۔ لائے ہین کہ ابو مخدورہ رضی اللہ عنہ کے موی پیشانی دراز تھے جب بیٹھتے اور لٹکاتے اُن اشعار کو زمین تک پہونچتے تھے کہا لوگون نے کیون دراز رکھتے ہو ان اشعار کو اور نہین تراشتے کہا نہین تراشتا ہین اس جہت سے کہ ایک وقت مین دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہونچا تھا پس نگاہ رکھتا ہون مین ان اشعار کو تبرکًا اور دیکھا لوگون نے ابن عمر کو کہ رکھا ہاتھ اپنا اوپر جگہ بیٹھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ازان رکھا اس ہاتھ کو اوپر منھ اپنے کے اور حکایت کیا گیا ہی احمد بن فضلویہ زاہد سے اور تھا وہ غازیون اور تیر اندازون سے کہ کہا نہین پکڑا مین نے کمان کو اپنے ہاتھ مین بے طہارت ازان بعد کہ سُنا مین نے کہ آنحضرت کمان کو دست مبارک مین لیتے تھے اور مالک رحمۃ اللہ نے فتوا دیا حق مین اُسکے جس نے کہا تربت مدینہ ردی ہے ساتھ مارنے تین درّون کے اور امر کیا ساتھ قید اُس شخص کے باوجودیکہ تھی اُس مرد کو قدر اور منزلت لوگون مین کیا عجب کہ گردن نہ مارا جاوے وہ جو کہے اُس خاک کو کہ دفن کیے گئے اُسمین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ردی اور غیر طیب ہی اور ایک اسماء کرامت انتماء اُس بلدہ کریمہ سے طاب اور طیبہ ہی از جہت طہارت اُسکے انجاس شرک سے اور موافقت اُسکی طبائع سلیمہ کو اور جہت طیب رایحہ کے بلکہ طیب نام امور اُسکے اور کہا کہ ساکنین اس بقعہ شریف کے تربت اور در و دیوار اُسکے سے روائح طیبہ پاتے ہین کہ کسی طیب مین نہین پاتے اور شاید کہ استشمام مشیمہ نے اس معنی نے شامہ ذوق لطیفہ صادقین غریب اور محبین مشتاق بھی راہ پائی ہو اور شبلی کہ علماء صاحب جدون سے ہی کہتا ہی کہ تربت مدینہ کو نفحہ خاص ہے کہ کسی مشک و عنبر مین نہین اور کہا کہ یہ معنی اعجب عجائب سے ہین اور حقیقت مین کچھ عجب نہین بیت دران زمین کہ نسیمے وزد ز طرۂ دوست * چہ جاے دم زدن از نافہاے تاتاریست * اور آیا ہی کہ لیا جہجاہ غفاری نے قصب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ سے اور چاہا کہ توڑے اُسکو اوپر زانو اپنے کے پس فریاد کی لوگون نے اُسپر پس پکڑا اکلہ نے زانو اُسکا پس کاٹا زانو کو اُسی سال مین اور مر گیا اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کھاوے جھوٹی سوگند میرے منبر پر چاہیے کہ آمادہ کرے جگہ اپنی کو آتش دوزخ مین اور مابین قبر شریف اور منبر حضرت کے روضہ ہی ریاض جنت سے اور باقی فضائل اور کمالات اور مناقب اور صفات اس بلدہ طیبہ اور اماکن اور مواضع اُسکے اور آداب اقامت کے اُسمین اور رعایت تعظیم اُسکی اہل کی۔ کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب مین مذکور ہین پس چاہیے کہ طلب کرے وہان سے وصل

صلوۃ سلام مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جواب اُسکا اور فضیلت اُسکی اور
بیان صفت اور کیفیت اور مواطن اور سواے اُسکے وہ جو متعلق ہی ساتھ اُسکے جان کہ اصل
باب وجوب صلوت اور سلام مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ آیہ کریمہ ہے
ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
یعنی بدرستی خدا اور اُسکے فرشتے درود بھیجتے ہین اوپر پیغمبر کے اے ایمان والو درود بھیجو تم اوپر
اُسکے اور سلام بھیجو سلام بھیجنی کہ جان کہ حق تعالی نے اس آیہ کریمہ مین اسناد کیا صلوۃ علی النبی کو
کہ طرف ذات کریم اپنی اور ملائکہ کے اور امر کیا مومنون کو ساتھ صلواۃ اور سلام کے اوپر حضرت کے
اور اقوال علماء معانی صلوۃ مین متغائر ہین اور متفاوت کہا ابو العالیہ نے کہ تابعین سے ہی یعنی
معنی صلوت خدا کی اوپر نبی کے ثنا اُسکی ہے اوپر اُسکے اور تعظیم اُسکی نزدیک ملائکہ کے اور معنی
صلوت ملائکہ کے اوپر حضرت کے دعا کرنا اُنکا اور درخواست کرنا درگاہ عزت سے اُسکو اور
ایسا ہی مومنین سے کہ امر کیے گئے ہین ساتھ اُسکے اور طلب زیادت اور برکت ہی اُسمین
نہ اصل اُسکی اور مقاتل نے کہا کہ صلواۃ من اللہ مغفرت اُسکی اور صلوۃ من الملائکہ استغفار اور ضحاک نے
کہا کہ صلوۃ من اللہ رحمت اُسکی ہے اور ایک روایت مین اُس سے مغفرت بھی آیا ہی اور صلوۃ
من الملائکہ دعا یعنی دعا بمغفرت اور رحمت اور خود کار ملائکہ استغفار ہی مومنون کے لیے فرمایا
حق تعالی نے آیت ویستغفرون للذین امنو یعنی مغفرت مانگتے ہین مومنون کے لیے
اور درباب اُس کسی کے کہ منتظر بیٹھا ہو بعد نماز نماز دوسرے کا آیا ہی کہ دعا کرتے ہین اُسکے لیے
ملائکہ اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ یا اللہ بخش اُسکے لیے یا اللہ رحم کر اُسکو اور مبرد نے کہا
صلوۃ خدا سے رحمت ہی اور ملائکہ سے رقت ہی کہ باعث ہی اوپر استدعا رحمت کے اور
علیمی نے کہا ہی کہ معنی صلوۃ علی النبی کے تعظیم اُسکی ہے اور معنی قول ہمارے کے
اللھم صل علی محمد عظم محمدا ہین اور مراد تعظیم اُنکی ہے دنیا مین باعلامی ذکر اُنکے اور
اظہار دین اور ابقای شریعت کے اور آخرت مین ساتھ اجزال مثوبت اور تشفیع حضرت کے
دربارہ امت اور اقامت اُنکی مقام محمود مین اور قاضی ابو بکر بن العربی نے کہا ہے کہ
فائدہ صلوۃ بھیجنے کا اوپر آنحضرت کے رجوع کرتا ہی طرف مصلی کے از جہت دلالت کرنے
اُسکے اوپر نصوح عقیدت اور خلوص طویت اور اظہار محبت کے اور مداومت اوپر
طاعت اور معرفت حق وساطت کے اور احترام واسطہ کا کہ ذات شریف کی ہی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ دعا کرنا آنحضرت کو اور استدعا فیض اور خیر وبرکت کا اُنکے لیے حقیقت
مین دعا ہی خلق کے لیے فائدہ اختلاف ہی حکم صلوۃ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

کہ فرض ہی یا مستحب مختار وہ ہی کہ فرض ہی واسطے کہ ظاہر امر وجوب کے ساتھ ہی ولیکن لے اجمالاً اگرچہ تمام عمر مین
ایک بار ہو جیسا کہ شہادت بہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس واجب وہ چیز ہو کہ ساقط ہوتا ہی ساتھ اُسکے
صریح ہے تخصیص عدد اور وقت معین کے اور بھی فائدہ امر الصلوٰۃ کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مکافات اُنکے احسان کی ہے اور احسان اُنکے دائم اور مستمر پس متاکد ہووے جسوقت کہ ذکر کیا جاوے
اور کہا ہی صاحب مواہب نے کہ اطلاق کیا ہی قدوری نے کہ قول بوجوب صلوٰۃ ہر بار کہ ذکر ہووے
مخالف اجماع ہی اور بعض نے کہا ہی ہر مجلس مین ایک بار اگرچہ ذکر شریف مکرر ہووے اور
زمخشری سے بھی یہی حکایت کیا گیا ہی اور بعضون نے کہا واجب ہی دعا مین اور اُسیر ہین کہ مستحب ہی
اور امر بھی واسطے استحباب کے ہی اور مذہب شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ہی کہ اگر
کہین ایک بار فرض ہی اور اکثار اُسکا واجب اور ہر بار مستحب بھی صورت رکھے ولیکن لائق بحال
محب مشغوف وہ کہ اس مستحب کو بمنزلہ واجب جانے اور ساتھ تقصیر کے اُسمین از خود راضی نہو اور بوقت
اطلاع کے اُسکے فوائد پر عجب ہی طالب ہی کہ غایت بذل و جہد اُسمین نہ کرے اور معلوم کیا چاہیے
کہ احادیث کیفیت صلوٰۃ بین درمیان تشہد کے واقع ہوے ہین ساتھ صیغون مختلف کے لایا گیا ہی
اگر ساتھ اس صیغہ کے پڑھین کفایت ہی یعنی اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت
علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل
محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اور ایسا ہی سُنا گیا ہی بعض
مشائخ سے اور اگر اول مین کہے وصلی علینا معھم اور ثانی مین وبارک علینا معھم
جیسا کہ بعض طرق مین آیا ہی بہتر ہووے اور اختلاف کیا ہی افضل صلوٰۃ مین کہ کس طریق پر ہو اکثر
اوپر اُسکے ہین کہ یہی صیغہ جو نماز مین پڑھتے ہین کہ افضل حالات ہی اور بعض نے جو چیز کہ مشتمل ہو
ساتھ زیادتی کمیت اور فضل کیفیت کے اور بعضون نے کہا ہی کہ اس صیغہ کو کہے اللھم صلی علی
محمد کما ھو اھلہ ومستحقہ اور مثال اُسکے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالے صلوٰۃ مین صلوٰۃ
اور اُسکے صیغون سے وہ جو حاصل ہوا ذکر کیا ہی وباللہ التوفیق وصل مواطن کہ وارد ہی انمین صلوٰۃ
اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشہد اخیر ہی صلوٰۃ سے جیسا کہ گذرا اور معلوم ہوا کہ وہ فرض ہی
شافعی کے نزدیک اور بعض ائمہ دیگر سے اور جمہور کے نزدیک مستحب ہی بعد از تشہد قبل از دعا اور
وجوب اُسکی مین تشہد اول مین دو قول ہین اظہر منع ہی بجہت بنا اُسکی اوپر تخفیف کے اور استحباب
صلوٰۃ بھی تشہد اول مین دو قول ہین اور وجوب اُسکے مین تشہد اخیر مین بھی دو رائے ہین اصح وہ ہی
کہ سنت تابعہ ہی اور یہ سب اقوال شافعیہ کے ہین اور حنفیہ کے نزدیک صلوٰۃ ورائے تشہد ثانی کے
نہین ہے اور سنت ہی اور اگر تشہد اول مین سہوا پڑھے سجدہ سہو واجب ہووے اور بجہت تاخیر قیام

اور ابن عطا نے کہا ہی کہ دعا کے ارکان اور اجنحہ اور اسباب اور اوقات ہین پس جو موافق ہووے
ارکان قوی ہوتی ہی دعا اور اگر موافق ہو اجنحہ پرواز کرتی ہے طرف آسمان کے اور اگر موافق
ہووے مواقیت فیروزی پاتی ہے اور اگر موافق ہووے اسباب جلد پہونچتا ہی ساتھ مقصود کے
پس ارکان دعا کے حضور قلب اور رقت اور فروتنی اور بہانا غصہ کا اور تعلق قلب بجناب
حق اور قطع ماسوا سے اور اجنحہ دعا کے صدق اور مواقیت اسکے اسحار ہین اور اسباب اسکے
درود اوپر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حدیث مین آیا ہی جس دعا کے کہ اول و آخر
درود ہووے رد نہین کیجاتی اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ ہر دعا محجوب ہی زیر آسمان
جب درود بھیجی جاوے اوپر میرے صعود کرتی ہے اوپر آسمان کے اور وارد صلوٰۃ بعد از دعای
قنوت ہی اور سند اسکی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ولد اپنی حسن بن علی رضی اللہ
عنہا کو قنوت اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ اور آخر اسکے مین آیا ہی صلے اللہ علی النبی محمد
اور یہ نزدیک شافعیؒ کے ہی اور باب صلوٰۃ مین ذکر اسکا آویگا اور مواطن صلوٰۃ علی النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے خطبہ جمعہ ہی اور عقیب اجابت موذن اور بعض کتب مین عقب اذان اور
اقامت اور اجابت بھی آیا ہی اور اثنا ے تکبیرات عیدین ذکر کیا اسکو مواہب مین اور مذہب
شافعیؒ کے اور نزدیک دخول مسجد اور خروج کے اس سے بروایت کیا ہی فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا نے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آتے مسجد مین درود بھیجتے پیستر فرماتے
اللہم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک یعنی یا اللہ بخش میرے لیے گناہ میرے
اور کھول میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے اور جب باہر آتے درود بھیجتے اوپر محمد کے
پیستر فرماتے اللہم اغفر لی ذنوبی وافتح ابواب فضلک یا اللہ بخش میرے لیے گناہ
میرے اور کھول میرے لیے دروازے اپنے فضل کے اور تلبیہ احرام حج اور عمرہ مین اور اوپر
صفا اور مروہ کے اور نزدیک اجماع اور تفرق کے واسطے امن کے غیبت سے اور نزدیک صباح
اور مسا کے اور نزدیک فراموش کرنے چیز یا بات کے درود بھیجے وہ چیز یاد آجاوے تجربہ اسکا فراموشی
سخن مین بہت کیا گیا ہی اور نزدیک قبر شریف کے کہ اولی اور اقرب مواطن صلوٰۃ کا ہی اور
بعد از نماز اور شیخ عبد الحق علیہ الرحمہ کو بعض فقراے سلسلہ شریفہ قادریہ سے اجازت ہی کہ
بعد ہر نماز فرض یا نفل کی تین مرتبہ درود کہے وباللہ التوفیق اور نزدیک قیام کے منام سے
صلوٰۃ اللیل کے لیے اور عقب وضو اور حمد کے اور بعد از تہجد اور روز جمعہ اور شب جمعہ مین
خصوصاً بعد از نماز جمعہ اور پنجشنبہ اور روز شنبہ اور یکشنبہ مین اور ہر ایک ان ایام سے احادیث
وارد ہوے ہین اور وقت سحر مین اور نزدیک دیکھنے کعبہ زادہا اللہ شرفاً کے اور نزدیک استلام

حجراسود کے اور طواف اور التزام اور مواقف حج مین اور نزدیک مشاہدہ آثار نبویہ اور مواطن
حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل مسجد قبا اور وادی بدر اور جبل احد اور مشاہد
نبویہ اور سوائے اُسکے اور نزدیک بیع وشرا کے اور نزدیک کتابت وصیت اور ارادہ سفر
اور رکوب راحلہ اور نزول منزل اور بازار نکلنے اور آنے مین اور نزدیک طریان شغل اور
غفلت کے اور نزدیک حضور دعوت اور رجوع کے دعوت سے اور نزدیک آنے اور
نکلنے کے گھر سے اور نزدیک نزول حاجت اور نزدیک خوف اور احتیاج کے اور نزدیک
بھاگنے لونڈی اور غلام کے بلکہ گم ہونے ہر چیز کے اور نزدیک غم اور شدت اور دفع طاعون
اور خوف غرق کے اور نزدیک سو جانے پاؤن کے اور نزدیک کھانے مولی کے تا بدبو
نہ لاوے اور حدیث بھی اس باب مین لاتے ہین اور نزدیک بالی پہنے کے طرف سے
اور نزدیک نہیق حمار کے اور مشہور اُسمین استعاذہ ہے شیطان سے اور درود بھی پڑھے
تا دفع شر اور جلب خیر دونون واقع ہون اور بعد از وقوع ذنب تا کفارہ اُسکا ہووے
اور نزدیک ملاقات برادر مسلمان کے یا مصافحہ کے اور ہر اجتماع مین کہ خدا کے واسطے
واقع ہوا اور شعائر اسلام سے ہو اور نزدیک ختم قرآن کے اور دعاے حفظ قرآن مین
اور نزدیک افتتاح کلام غیر معنی عنہ کے اور ابتداے درس علم مین خصوصاً حدیث اور
نشر علم اور وعظ اور قرات حدیث مین اولاً و آخراً اور نزدیک استحسان کسی چیز کے اور
بعض علمانے مقام تعجب مین مکروہ رکھا ہے اور چاہیے کہ تلفظ اور کتابت مین سلام کو
ساتھ صلوۃ کے ضم کرے تنبیہ صلوۃ اوپر حضرت کے جمیع اوقات مین مستحب ہے اور مستحسن
خصوصاً روز جمعہ مین کہ افضل ایام اسبوع ہے اُسمین امر باکثار درود کے واقع ہوا ہے
اور ساتھ وصول اُسکے جناب نبوت مین اور ساتھ قبول کے آنحضرت سے بشارت
پہونچی ہے حدیث صحیح مین آیا ہے اکثروا من الصلوۃ علی یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ
یعنی بہت بھیجو صلوۃ اوپر میرے دن جمعہ اور رات جمعہ مین اور سید اور صاحب مواہب نے
ابن قیم سے وجہ مناسبت کی نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سید الانام ہین اور
روز جمعہ سید الایام پس صلوۃ اوپر حضرت کے اُس دن مین مزیت اور مناسبت رکھے کہ
غیر اُسکے مین نہین ہے یا حکمت اور یہ کہ ہر چیز اور نعمت کہ پہونچی ہے دنیا اور آخرت مین بھی
اوپر دوست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچی اور اعظم کرامت کہ حاصل
ہوتی ہے حضرت کو روز جمعہ مین حاصل ہوتی ہے اور حور اور قصور جنت اور دیدار مولی
تعالی و تقدس آخرت مین اُسی دن مین حاصل ہوتا ہے اور نام اُسکا آخرت مین یوم المزید ہے

کہ جمع ہوتی ہے اُسمین خلق عالم اور اسعاف کرتا ہی خداے تعالی اُسمین مطالب اور حوائج
اُنکے اور نہین کرتا سائل کو اور قبول کرتا ہو دعا کو اور یہ سب حاصل نہین ہوتا انکو مگر بسبب
وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس شکر اور حق نعمت شناسی اور اداے قلیل
حق آنحضرت سے وہ ہی کہ اکثار صلوٰۃ کرین اوپر اُنکے اُسدن اور راتمین واللہ اعلم
وصل معلوم ہووے کہ فوائد اور فضائل اور نتائج اور ثمرات صلوٰۃ کے خارج حد و حصر
اور بیان سے ہین اور جمیع خیرات اور برکات دنیا و آخرت کو شامل اور متضمن اور اصل
اُسکی امتثال امر الٰہی تعالی شانہ اور موافقت اُسکی اور ملائکہ شانہ کی ہے کہ فرمایا ان اللہ
وملئکتہ یصلون علی النبی یایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور احادیث صحیحہ مین آیا ہی
کہ من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا یعنی جو کوئی میرے اوپر ایک بار
درود بھیجے درود بھیجے اللہ اوپر اُسکے دس بار وجہ بالاتر اور عظیم تر اُس سے کہ رب العزت جل جلالہ
وعم نوالہ اوپر کسی کے صلوٰۃ اور رحمت اور برکت بھیجے اور ابو طلحہ سے روایت کہ کہا یار آئے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن اور حالانکہ ظاہر ہوتے تھے اثر سرور بشرہ مبارک حضرت
مین کہا یا رسول اللہ آج کے دن اثر ذوق و سرور کا روے پرنور مین تابان رہے سبب کیا ہی
فرمایا آئے جبرئیل اور کہا آیا راضی نہین کرتا تجھے یا محمد کہ پروردگار تیرا کہتا ہو درود نہین بھیجتا اور تیرے
کوئی امت تیری سے مگر وہ بھیجون مین اوپر اُسکے دس صلوٰۃ اور سلام اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ
کہ ناجی لوگون کا اہوال اور شرور روز قیامت سے بیشترین تمہارا ہی صلوٰۃ بھیجتے مین اوپر میرے اور
بالجملہ صلوٰۃ اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبع انوار و برکات اور مفتاح تامہ ابواب خیرات
اور سعادت ہی اہل سلوک کو آنا اس باب مین موجب فتح عظیم اور مواہب شریفہ کا ہی اور بعضے
متاخرین مشائخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نے فرمایا ہی کہ طریق سلوک اور تحصیل معرفت قرب الٰہی کا
زمان فقدان وجود اولیا مرشد متصرف کے التزام ظاہر شریعت کا ہی ساتھ ادامت ذکر اور کثرت
صلوٰۃ کے اوپر حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کثرت اشتغال صلوٰۃ سے ایک نور
باطن مین پیدا ہووے اور فیض اور اعانت اور امداد آنحضرت سے بے واسطے پہونچے اور حسن
بصری نے کہا ہی کہ جب بندے نے اللہم کہا گویا خداے تعالی کو ساتھ تمام اسماء الٰہی کے یاد
کیا اور جب صلے علی محمد کہا بحر فضل حضرت رسالت پناہی مین غوص کیا اور ساتھ علی الہ و
اصحابہ کے بحار فضائل اور کمالات اُنکے مین پڑا آخر بعد از غوص اور غوص کے ان بحار نامتناہی
مین محروم اور مایوس برآنا کیا صورت رکھے اور جسوقت کہ اس فقیر کو ساتھ سفر مدینہ منورہ کے
وداع کیا فرمایا جاتو کہ اس سفر مین بعد از اداکرنے فرائض کے کوئی عبادت بالاتر صلوٰۃ سے

اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین ہے جب تعین عدد سے پوچھا گیا فرمایا شیخ اجل اکرم
قطب الوقت عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہ عدد معین نہین اتنا پڑھو کہ ساتھ اُسکے
رطب اللسان اور ساتھ رنگ اُسکے مصبغ ہوجاوے اور فوائد عظیمہ اور مطالب شنیعہ سے وہ کہ صلوٰۃ اور
سلام امت کا پہونچتا ہی حضرت کو اور روایت کیا ہی ابوہریرہ نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے سلام نہین بھیجتا میرے اوپر کوئی مگر وہ کہ اُسکا بھیجتا ہی خدائے تعالی اوپر میرے روح
میری تاوہ کہ رد کرتا ہون مین اوپر اُسکے سلام اُسکا اور جواب اُسکے سلام کا کہتا ہون مین اور دوسری
حدیث مین ابوہریرہ سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی درود بھیجتا ہی
اوپر میرے دور سے پہونچائی جاتی ہے میری طرف یعنی ملائکہ پہونچاتے ہین اور حدیث ابن مسعود
مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے بدرستی کہ واسطے حق تعالی کے فرشتے ہین سیاحت کنندہ زمین مین
پہونچاتے ہین مجھے امت میری سے سلام اور بعض روایت مین آیا ہی کہ نام اُسکا بھی لیجاتے ہین
اور کہتے ہین یارسول اللہ فلانا فلانے کا بیٹا اوپر آپکے عرض صلوٰۃ اور سلام کرتا ہی بیت جان بیدہم
در آرزوائے قاصد آخر باز گو ✤ در مجلس آن نازنین حرفی کہ از ما میرود ✤ اور اعظم فوائد اور اتم
رغائب سے حصول شرف رد سلام کہ سنت مستمرہ بلکہ فرض مقررہ ہی اور کوئی سعادت بالاتر اس سے نہ
کہ دعاء خیر اور سلامت آنحضرت کسے شامل حال کسی کے ہووے اگر تمام عمر مین ایک بار بھی
حاصل اور میسر ہووے موجب صد ہزار کرامت اور مثمر فراوان برکات ہی نظم بہر سلامت
مکن رنجہ در جواب آن لب ✤ کہ صد سلام مرا بس یکے جواب بود ✤ زہی سعادت آنکہ کہ بارش
آرد یاد ✤ دہار زبند غم و محنت الم آزاد ✤ اور فوائد صلوٰۃ سے اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے باز رکھنا ملکین کا کتابت ذنوب سے تین دن تک اور منع اغتیاب لوگون کا
مصلی کو اور آنا مصلی کا نیچے سایہ عرش کے قیامت کے دن اور گرانی میزان اعمال کی
اور امن عطش سے اور تکثیر ازواج جنت مین اور حصول رشد اور ہدایت دنیا اور آخرت مین
اور استمال صلوٰۃ کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ذکر الہی عز اسمہ کے اور تضمن
اُسکا شکر نعمت حق عز وعلا کو اور معرفت حق اور نعمت اُسکی کا اور اقرار ساتھ اُسکے ذکر کیا ہی
ان سب کو۔ فاکہی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ آداب زیارت مین کہ جذب القلوب مین وہان سے
منقول ہی اور اس جگہ اس کتاب مین اتفاق نقل کا پڑا اور حکایات اور فوائد زوائد کے بھی
مذکور ہین کہ وقت ساتھ ذکر اُنکے اتساع نہین لاتا ایک اُن حکایات سے کہ شیخ احمد بن ابی بکر محمد
رواد صوفی محدث اپنی کتاب مین کہ شیخ مجد الدین فیروزآبادی سے باسانید کہ اُسکو حاصل ہین
روایت کرتا ہی اور اس جگہ بامید اُسکے کہ طالب اُسے ورد اپنا کرے ثبت ہوتا ہی لاتا ہی

کہ ایک دن شبلی قدس سرہ اوپر ابو بکر مجاہد کے کہ علما روقت اور ائمہ عصر اپنی سے تھا آیا ابو بکر بجہت اکرام اسکے کھڑا ہوا اور اسکے ساتھ معانقہ کیا اور درمیان دو چشم اسکے بوسہ دیا حاضرین نے کہا یا سیدی یہ معاملہ شبلی کے ساتھ کرتا ہی تو اور حال آنکہ تو اور جو کوئی کہ بغداد مین ہی اسکو مجنون پکارتے ہین کہا مین نے نہین کیا مگر وہ جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھا مین نے خواب مین دیکھتا ہون کہ شبلی آگے پیغمبر خدا کے آیا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بمجرد دیکھنے اسکے کھڑے ہوئے اور اسے گلے لگایا اور درمیان دو چشم اسکے بوسہ دیا پس کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ معاملہ ساتھ شبلی کے کرتے ہین آپنے فرمایا ہان بعد از نماز یہ آیت پڑھتا تھا آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم الآیۃ اور پیچھے اسکے درود اوپر میرے بھیجتا تھا اور پڑھنا اس آیہ کا بیچ ان شہرون کے صلوٰۃ متعارف مجالس ہو اہل حرمین شریفین کا ہی زادہما اللہ تشریفا و تعظیما اور پیچھے اس سے یہ آیت بھی پڑھتا تھا آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما بعد از ان ساتھ امتثال اس امر کے شروع صلوٰۃ مین کرتا تھا اللھم صلی اللہ محمد وعلی الہ وسلم وصل شک نہین کہ اوپر اندازہ فضائل درود فوائد کے درود اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مدح اور ثواب فاعل اسکے کا کہ وارد ہوا ہی اور مضار ترک اور ذم اور عقاب تارک اسکے کا بھی ثابت ہووے گا اسواسطے ہر عمل کہ فضیلت اور ثواب اسکا عالی تر اور کامل تر اور ترک اسکا قبیح تر اور مذموم تر اور عقاب اوپر اسکے شدید تر اور قوی تر اور حدیث علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ مین آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان البخیل او رایک روایت مین البخیل کل البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی یعنی بخیل اسخت تر اور کامل تر وہ کہ ذکر کیا جاؤن مین نزدیک اسکے اور درود نہ بھیجے اوپر میرے اور اس مقدار صرف وقت اور استعمال زبان محبت اور شکر نعمت میری مین نہ کرے کہ ثواب اسکا عظیم تر اور وافر تر صرف مال و بذل عتق رقاب سے ہی اور آسان تر اس سے اور حدیث ابوہریرہ مین آیا ہی کہ ابو القاسم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کہ فراموش کیا درود کو اوپر میرے فراموش کیا طریق جنت کو اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ خوار ہوجیو وہ مرد کہ ذکر کیا جاؤن مین نزدیک اسکے اور درود نہ بھیجے اوپر میرے اور خوار ہوجیو وہ مرد کہ آیا اوپر اسکے رمضان اور گذرا پہلے اس سے کہ بخشا جاوے یعنی ماہ رمضان مین چاہیے کہ وہ کام کرے کہ سبب مغفرت اسکی کا ہووے کہ وجود ان ایام کا غنیمت ہی اور موسم مغفرت ہی۔ اور خوار ہوجیو مرد کہ پایا ماں باپ اسکے نے یا ایک نے ان دو سے بڑھاپے کو اور نہ لائے اسے بہشت مین۔ یعنی چاہیے کہ ماں باپ کی خدمت کرے اور راضی رکھے انکو خصوصاً کبر سن مین تا مستوجب دخول جنت کا ہووے اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت

۵ یعنی عرف مین اسکو خرچ کرنے مین ... مال ... صرف ... کرسکا ۱۲

منبر پر آئے اور فرمایا آمین پھر منبر پر آئے اور فرمایا آمین معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا یا
رسول اللہ سبب کہنے ان آمینوں کا کیا تھا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جبرئیل
علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد جو کوئی نام لیا جاوے نزدیک اُسکے آپ کا اور درود نہ بھیجے آپ پر
اور مرے اور آتش میں آوے اور دور ڈالا ہے اُسکو خدائے تعالیٰ نے درگاہ و قرب اور رحمت اپنی سے
کہ آمین کہیں کہا میں نے آمین اور یونہی کہا جبرئیل نے حق میں اُسکے کہ پایا رمضان کو اور قبول
نہ کیا گیا اُس سے اور جسنے کہ نیکی نہ کی ماں باپ کے ساتھ اور آیا ہے کہ جو کوئی بیٹھے مجلس میں اور
درود بھیجے تو بخشا جاتا ہے جو کچھ کہ واقع ہووے اُس سے اس مجلس میں تنبیہ گمان نہ لیجاویں لوگ کہ
مراد ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس میں فقط لیجانا نام شریف کا ہے بلکہ عام تر اور شامل تر ہے
ذکر اسم اور ذکر اوصاف اور احوال سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ صراحۃً نام مبارک نہ مذکور
ہووے وصل اختلاف کیا ہے درود بھیجنے میں اوپر غیر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
سائر انبیا علیہم السلام کے اور مجموع اُسکا کہ سمجھا جاتا ہے کلام قوم سے تین قول ہیں ایک منع
اوپر اُسکے ہے کہ جائز نہیں صلوٰۃ اوپر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفا میں کہتا ہے کہ
روایت کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا جائز نہیں صلوٰۃ اوپر غیر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور مواہب میں کہا کہ ثابت ہوئی ہے یہ روایت ابن عباس سے اور ایسا ہی
بعضے روایتوں میں ابی شیبہ وغیرہ سے عدم جواز منقول ہے قول ثانی اس باب میں کہ مخصوص
نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا صلوا علی الانبیا قبلی
فان اللہ بعثھم کما بعثنی یعنی درود بھیجو اوپر انبیا کے کہ پہلے مجھسے ہیں پس بتحقیق اللہ تعالیٰ
مبعوث کیا اُنکو جیسا کہ مبعوث کیا مجھے پس صلوٰۃ مخصوص ہے ساتھ انبیا کے اور اُنکے غیر پر جائز نہیں
اور سفیان ثوری سے بھی منقول ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور روایت میں آیا ہے کہ کہا
لا ینبغی الصلوٰۃ علی احد الا النبیین یعنی نہیں سزاوار بھیجنا درود کا اوپر کسی کے مگر
اوپر انبیا کے اور تیسرا فرقہ کہتا ہے کہ صلوٰۃ بمعنی ترحم اور دعا ہے حضرت عزت جل جلالہ سے کہ رحمت
کرے اوپر بندے اپنے کے وصل انواع عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شک
نہیں کہ مقصود آفرینش عالم سے عبادت ہے قولہ تعالیٰ وما خلقت الجن والانس
الا لیعبدون فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور انس کو مگر واسطے عرفان
اور شناخت اپنی کے اور اختلاف علما ہے تعبد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش از بعثت
آیا متعبد تھے ساتھ کسی شریعت کے شرائع پیشینہ سے جمہور اوپر اُسکے ہیں کہ تبع نہ تھے ساتھ
کسی چیز کے اُس سے بلکہ کرتے تھے جو القا ہوتا تھا اُنکے دل میں اور حکم کرتی تھی عقل اُنکی ساتھ

اُسکے اور بعض نے توقف کیا ہی اس مسئلہ مین اور صاحب مواہب نے مقصد عبادات کو سات نوع پر ترتیب دیا ہی اول طہارت دوسرے صلوٰۃ تیسرے زکوٰۃ چوتھے صوم پانچوین حج چھٹے دعا ساتوین تلاوت نوع اول طہارت مین اور اُسمین چند اوصال ہین وصل وضو اور مسواک اور مقدار آب وضو مین وضارت بمعنی حسن او لطافت ہی وضو مصدر و بالفتح آب وضو اور بمعنی مصدر بھی آیا ہی اور بعض نے کہا ہی دونون لغت ہین کبھی بمعنی مصدر آوین اور کبھی بمعنے آب کذا فی القاموس اور اختلاف کیا ہی علمانے وقت وجوب وضو مین بعض نے کہا ہی کہ وجوب اُسکا مدینہ مین ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور بعض اوقات مین ایک وضو کے ساتھ چند فریضہ بھی ادا فرماتے ہین اور ابن عبد اللہ نے نقل کیا ہی کہ اتفاق اہل تفسیر اُسپر بھی کہ غسل جنابت فرض کیا گیا اوپر حضرت کے مکہ مین جیساکہ فرض کی گئی نماز اور مسواک مشتق ہی سواک کے بمعنی مالیدن اور مالیدن دہن کے مسواک بالکسر چوب دندان مال مسواک مثلا اور احادیث فضیلت اور استحباب مسواک مین بہت واقع ہوئی ہین فرمایا اگر نہو خوف مشقت اوپر امت کے واجب کرتا مین اوپر اُنکے مسواک ہر نماز کے لیے اور مستحب ہی کہ مسواک درخت اراک سے ہووے اور مقدار آب غسل در وضو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہا ہے کہ غسل ساتھ ایک صاع پانی کے کرتے تھے کہ پانچ مد ہی اور وضو ایک مد کے ساتھ وصل کبھی ہوتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعضاے وضو ایک بار سے زیادہ نہ دھوتے تھے تعلیم امت کے لیے کہ اسقدر کافی ہے اور اقتصار اوپر مقدار فرض کے کہ وضو بدون اُسکے درست نہین اور کبھی تین بار دھوتے اور یہ نہایت مرتبہ تطہیر اور مبالغہ ہی اُسمین اور اسباغ وضو کہ اکثر احادیث مین امر اُسکے ساتھ واقع ہوا نزدیک اکثر حکما کے یہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مضمضہ اور استنشاق کبھی ساتھ ایک غرفہ کے فرماتے تھے اور کبھی ساتھ دو کے اور کبھی ساتھ تین کے جیساکہ غسل اعضا مین کرتے تھے اور ایک غرفہ سے آدھا مضمضہ اور آدھا استنشاق مین بکار لیجاتے تینون صورتون مین اسی طرح وصل فرماتے اور جمع درمیان مضمضہ اور استنشاق مذہب شافعی کا ہی اور وہ اوپر صور متعددہ کے متصور ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ ساتھ ایک غرفہ کے مضمضہ اور استنشاق وضو مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے سنت ہی اور امام احمد کے نزدیک فرض اور مسح سر مین اختلاف ہی قدر واجب مین اُسکے امام شافعی اور ایک جماعت کے نزدیک واجب وہ ہی کہ جسپر اطلاق کیا جاے مسح اگرچہ ایک بال ہوا اور ایک روایت مین تین بال اور امام مالک اور ایک جماعت اوپر اُسکے ہین کہ مسح تمام واجب ہی اور نزدیک امام ابوحنیفہؓ کے ربع سر اور دلائل ان مذہب کے مذکور ہین ہر ایک کے

محل مین اور غسل رجلین اکثر روایات مین مطلق آیا ہی بے ذکر عدد کے لیکن مقید بقید تنقیہ اور
اور تنظیف ہی اسی واسطے بعضے قائل اُسکے تثلیت کے نہین ہین یونہین مذکور ہی شرح ابن الہمام
مین اور بعض مین دھونا داہنا پانون تین بار اور دھویا بایان پانون تین بار ظاہر او قت مین
ساتھ ایک طریق کے واقع ہوا ہی واللہ اعلم اور تخلیل لحیہ مین عثمان اور عمار رضی اللہ عنہما سے
حدیث مروی ہے اور محدثین کو اختلاف ہی صحت اور ثبوت اُسکے مین اور راجح جانب ثبوت ہی
اور وہ سنت ہی امام ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک اور امام احمد کے نزدیک بھی اور پر مذہب
معروف کے اور نزدیک بعض ائمہ اُنکے مذہب کے واجب ہی از جہت حدیث انس رضی اللہ عنہ کے
اور وقت اُسکا نزدیک دھونے منھہ کے ہی اور نزدیک امام محمد کے مخیر ہی وقت دھونے منھہ کے
کرے یا وقت مسح راس کے اور تخلیل انگشتان ہاتھ اور پانون کے کبھی کبھی کرتے تھے ایسا ہی ہی
سفر السعادت مین اور وہ نزدیک ابی حنیفہ اور شافعی کے سنت ہی اور نزدیک امام احمد کے
تخلیل اصابع رجل مسنون ہی بے خلاف اور تخلیل اصابع مین یدین دو روایت ہین اشہر مین سنت
اور دوسری مین نہین اور مسح رقبہ مین بھی حدیث آئی ہے کہ فرمایا جو کوئی مسح کرے اور قفا کے
ہمراہ سر کے نگاہ رکھا جاوے غل روز قیامت سے اور اس حدیث کو مسند الفردوس مین ابن عمر سے
روایت کیا ہی ولیکن سند اُسکی ضعیف ہی اور نزدیک امام ابی حنیفہ کے مستحب ہی اور اختیار بعض شافعیہ بھی
یہی ہے اور آنحضرت کو رومال تھا کہ ساتھ اُسکے اعضا بعد از وضو پاک کرین بطور خود چھوڑتے
تھے کہ آپ ہی خشک ہوتے تھے اور منھہ کا پوچھنا کپڑے کے کنارے سے بھی آیا ہی اور حدیث
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اسی پر دلالت کرتی ہے لیکن جامع ترمذی مین ان دونون
حدیثون کو تضعیف کیا ہی اور کہا ہی کہ آنحضرت سے اس باب مین کچھ بصحت نہین پہونچا اور بعض
کتب حنفیہ مین مذکور ہی کہ اگر بقصد اور تکبر نہو وے کراہت نرکھے اور احادیث کہ آخر کار وضو مین وارد
ہوئی ہین کچھ اُنسے بصحت نہین پہونچا بلکہ محدثین نے بوضع اُن حدیثون کے حکم کیا ہی اور منقول
سلف سے شروع وضو مین یہ لفظ ہی بسم اللہ العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام
اور آخر وضو مین لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد محمد عبدہ ورسولہ
وصل مسح خفین مین جاننا چاہیے کہ کتب ائمہ حدیث مین کتب فقہ وغیرہا سے مذکور ہی بروایات
متعددہ اور طرق مختلفہ کے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سفرا و حضر مین مسح موزہ فرماتے تھے
اور تصریح کیا ہی جماعت حفاظ نے کہ حدیث مسح خفین تواتر ثابت ہوئی ہی کہ شک اور شبہ کو
اُسمین راہ نہین اور منکر اُسکا نزدیک صاحب ہدایہ مبتدع اور کرخی کے نزدیک کافر ہے اور
جاننا چاہیے کہ علما نے اختلاف کیا ہی کہ مسح افضل ہے یا غسل ایک جماعت اوپر اُسکے ہی

کہ غسل افضل ہے اسواسطے کہ غسل عزیمت ہے اور مسح رخصت اور اخذ بعزیمت افضل عمل بہ
رخصت سے اور صواب وہ ہے کہ مسح اور غسل دونون مشروع ہین اور برابر اور ایک دوسرے سے
افضل اور ارجح نہین ہے۔ فصل تیمم مین۔ تیمم ثابت ہے بکتاب اور سنت اور اجماع کے اور خصائص
اس امت سے ہے اور آنحضرت اوپر ہر زمین کے کہ نماز ادا کرنا چاہیے خواہ سنگ خواہ
خاک خواہ ریگ تیمم فرماتے اور فرق خاک اور ریل اور غیر اسکے مین نکرتے اور تیمم حکم وضو کا
رکھتا ہے کہ ایک تیمم کے ساتھ چند نماز ادا سکے کرنا جیسا کہ ساتھ وضو کے اور کیفیت تیمم کی دو ضربہ
ہین ایک منھ کے لیے اور دوسرا ذراعین کے لیے مرفقین تک۔ فصل غسل آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین غسل بفتح شستن و بضمتین و سکون اسم اور بالکسر سرسوی مانند گل اور
خطمی وغیرہ کے۔ اغتسال غسل لانا غسول بالفتح آب غسل مغتسل بھی ایسا ہی ہے اور
جاے غسل مغسل بکسر سین جاے مردہ شستن غسالہ بالضم آب دست در وشستہ یعنی
مستعمل غسل مغسول شستہ یہ معنی لغوی اس لفظ کے ہین اور حقیقت اغتسال کی شرع مین
غسل جمیع اعضا کا ہے اور اجرا پانی کا اوپر اور اختلاف کیا ہے وجوب دلک مین ساتھ
ہاتھ کے نزدیک اکثر علما کے واجب نہین اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور اجماع ہے اوپر
عدم وجوب غسل کے بین الجماعتین لیکن وضو مستحب ہے اور پاک کرنے اعضا مین بخرقہ
اختلاف ہے۔ حدیث میمونہ مین آیا ہے کہ میمونہ رضی اللہ عنہا بعد از غسل حضرت کو جامہ
دیتی تھین کہ ساتھ اسکے پانی اعضا سے خشک کرتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ مکروہ ہے
صیف مین اور مباح ہے شتا مین۔ نوع دوسری نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین جان کہ نماز افضل اور اشرف اور اتم اور اکمل عبادات کی ہے کہ جمع ہوئے ہین
اسمین سجود اور قیام اور قرأت اور قعود عبادات اور عبودیات سے کہ غیر اسکے مین
جمع نہین طہارت اور صمت اور استقبال اور استفتاح اور تکبیرات اور رکوع اور سجود
اور تسبیح اور دعا اور توجہ اور حضور اور خشوع کہ ہر ایک انسے عبادت ہے تنہا کیا جاے
جمعیت ان سب کی اور فرضیت نماز کی شب معراج مین ہوئی ہے کہ پہلے پچاس کا حکم ہوا تھا
بعد ازان پچاس سے پانچ تک آیا اور حکم ہوا کہ یہ پانچ پچاس کے حکم مین ہین کہ تبدیل
نہین باتا قول نزدیک میرے۔ فصل تعین اوقات صلوٰۃ خمسہ مین تعین اوقات صلوٰۃ
بعد از رجوع آنحضرت کے ہے معراج سے اور بعض نے کہا ہے کہ پیش از ہجرت ساتھ
بیان جبرئیل علیہ السلام کے اور پیچھے اس سے ساتھ بیان حضرت کے بس ندا کی کہ الصلوٰۃ
جامعۃ اور جمع ہوے صحابہ اور امامت کی جبرئیل ؑ نے پہلے دن اول وقت ادا ے ظہر کیا

اُسوقت کہ آفتاب نے زوال قبول کیا بعد ازان امانت کی اور ادا کیا عصر کو اُسوقت کہ سایہ شخص مثل اُسکے ہوا مغرب اُسوقت کہ آفتاب نے غروب کیا اور عشا اُسوقت کہ غروب کیا شفق نے اور صبح اُسوقت کہ ظاہر ہوئی فجر۔ دوسرے دن پھر جبرئیل آئے اور امامت کی اور پڑھا ظہر کو وقت بلوغ ظل شی کے اُسکی مثل کو اور پڑھی عصر وقت بلوغ ظل مثلین کو اور مغرب وقت غروب آفتاب اِس جگہ دونون دن ایک وقت مین پڑھا اور عشا یا ثلث یا نصف لیل تک شک راوی ہے اور فجر بوقت اسفار تنبیہ سابقا حدیث امامت جبرئیل علیہ السلام مین گذرا ہی کہ ندا دی الصلوات جامعۃ اور یہ پیش از شریعت اذان تھا اور اذان مدینہ مین مشروع ہوئی سنہ اولی مین ہجرت سے یا ثانی مین اور تحقیق وہ ہی کہ آنحضرت نے شب معراج مین کلمات اذان سے تھے لیکن حکم نہوا کہ ان کلمات کو اذان مین نماز کے لیے کہین اور آنحضرت نے مکہ مین بے اذان نماز پڑھی ہے تا مدینہ مین آئے اور اِس باب مین ساتھ اصحاب کے مشاورت فرمائی اور بعض اصحاب نے اذان کو خواب مین سُنا وحی آئی کہ وہ کلمات اوپر آسمان کے سُنے تھے اوپر زمین کے سنت اذان کی ہو وین واللہ اعلم فصل افتتاح آنحضرت مین نماز کو۔ احادیث مین آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے اللہ اکبر فرماتے اور پیش از تکبیر نیت اوپر زبان کے یا اور کوئی لفظ مروی نہین ہی اور محدثین کہتے ہین کہ نیت ساتھ زبان کے پڑھنا بدعت ہی نہین کیا ہی اُسکو آنحضرت نے اور کسی نے اصحاب اُنکے سے اور فقہا اختلاف رکھتے ہین تلفظ مین ساتھ نیت کے بعضے اوپر اُسکے ہین کہ بدعت ہی اسلیے کہ منقول نہین فعل اُسکا آنحضرت سے اور بعضے کہتے مستحب ہی اس لیے کہ وہ عون ہی اوپر استحضار نیت قلبی کے اور موجب جمع ہی درمیان عبادت لسانی اور قلبی کے اور قواعد شرع اور فرورت عقل سے معلوم ہوا ہی کہ اگر دل ساتھ زبان کے جمع ہووے اتم اور اکمل ہی اور ساتھ تکبیر کے دونون ہاتھ اُٹھاتے اکثر احادیث مین ایسا ہی واقع ہوا ہی اور بعض احادیث مین تاخیر تکبیر رفع یدین سے بھی وارد ہی اور اُٹھانا ہاتھون کا اکثر تا بگوش اور احیانا تا بدوش ہوتا تھا بعد ازان داہنا ہاتھ اوپر بائین کے زیر سینہ بالاے ناف شافعی کے نزدیک اور زیر ناف امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور بعض اصحاب شافعی کے اور یونہین ہی مواہب مین اور ہدایہ مین مذہب شافعی بالاے سینہ کہا ہی بعد ازان دعاے استفتاح سبحانک اللھم آخر تک اور انی وجھت وجھی آخر تک اور سواے اُسکے اور شافعیہ اسکو گاہ اور بعضا نماز فرض اور نفل سب پڑھتے ہین اور ابو حنیفہ کے نزدیک نوافل اور صلوۃ لیل ہی اور فرض مین

غیر از سبحانک اللھم نہین ہی بعد ازان استعاذہ اور کہتے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
اور بعد از استعاذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا خفا بعد ازان فاتحہ الکتاب پڑھتے اور آخر فاتحہ مین
آمین کہتے جھری مین بجہر اور سری مین بخفیہ اور مقتدی بھی بموافقت آمین کہتے اور مذہب
امام ابو حنیفہ اخفا ہی مطلقاً اور بعد از فاتحہ سورہ پڑھتے نماز صبح مین قرات دراز فرماتے
مقدار ساٹھ آیت کے سو تک اور کبھی تخفیف قرات مین کرتے اور نماز جمعہ مین سورہ جمعہ
اور منافقون پڑھتے اور کبھی سبح اسم اور غاشیہ اور جب قرأت سے فارغ ہوتے
تکبیر کہتے اور رکوع مین جاتے تکبیر کہتے بے رفع ہمارے نزدیک اور بارفع شافعی
کے نزدیک اور رکوع مین دونون کف دست کو اوپر زانو کے سخت کرتے اور درمیان
انگلیون کے تفریج اور کہنیون کو پہلو سے دور اور پشت کو سیدھا اور سر کو برابر
پشت اور تین بار سبحان ربی العظیم کہتے - اور سجدے مین ہاتھون کو پہلو سے
دور رکھتے جیسا کہ ظاہر ہوتی بیاض الابطین اور بازو اور شکم کو زانو سے دور رکھتے
جیسا کہ بزغالہ انہین سے نکل جاوے اور سجدہ مین سر کو درمیان دونون کف کے
رکھتے اور قومہ اور جلسہ بھی اوپر اندازہ رکوع کے ہوتا تھا اور کبھی اس قدر کہ
لوگون کو وہم ہوتا کہ نماز کو فراموش کیا اور احادیث باب اطمینان اور اعتدال رکوع
اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین بہت وارد ہین ادنی اسکا وہ ہی کہ استخوان پشت سیدھی
کرے اور قومہ اور جلسہ سنت ہی وصل اور جب تشہد مین بیٹھتے بایان پانون فرش کرتے
اور اسپر بیٹھتے اور داہنے پانون کو نصب کرتے قول امام اعظم یہی ہے اور امام
شافعی کے ہان بھی یہی ہے قعدۂ اولی مین اور ثانیہ مین تورک اور جب تشہد پڑھتے
دونون ہاتھ اوپر دونون زانو کے رکھتے اور عقد اور اشارت ساتھ ہاتھ داہنے کے کرتے
نزدیک شافعی کے بعقد ترپن اور صورت اسکی وہ ہی کہ انگلیون کو بند کرے مگر مسبحہ کہ
اسکو بسط کرے اور طرف ابہام نزدیک اسفل مسبحہ اور جانب کف دست کے رکھے
ایسا ہی تفسیر کیا ہی علماً شافعیہ نے عقد پنجاہ و سہ مین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے
بعقد تسعین یعنی نوے کے اور صورت اسکی قبض خنصر اور بنصر اور بسط مسبحہ اور رکھنا ابہام کا
اوپر انگشت وسطی کے اور نزدیک امام مالک کے قبض سب انگلیون داہنے ہاتھ کا اور
بسط سبابہ اور تحریک اسکی اور وقت اشارہ کا بعض کے نزدیک وقت تلفظ الا اللہ کے
اور بعضون کے نزدیک وقت تلفظ بکلمۂ اللہ کے اور مشہور وہ ہی کہ نزدیک نفی کے
انگشت اٹھاوے اور نزدیک اثبات کے رکھے اور خطاب السلام علیک ایہا النبی مین

دو سوال کیے ہین ایک وہ کہ خطاب یہ بشر کرنا نماز مین منہی عنہ او رمفسد نماز ہی اور جواب دیا ہی کہ خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی اور حقیقت مین یہ دعا ہی نماز مین اگرچہ بصیغہ خطاب ہی اور ساتھ اس تقریر کے حاصل ہوا جواب سوال دوسرے سے کہ کہتے ہین کیا حکمت ہی عدول مین غیبت سے طرف خطاب کے باوجودیکہ مقتضاے سیاق لفظ غیبت ہی او رصیغہ صلوات مین روایات متعددہ آئی ہین اور کافی اسی قدر ہی کہ پڑھتے ہین اور دعا مین بعد از درود احادیث بطریق متعددہ روایات سے آئی ہین بنا بر تطویل نہین لکھی گئین اور بعد از فراغ نماز دو سلام دینا راتبہ دائمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا کہ پندرہ نفر نے مشاہیر صحابہ سے اور عظما اُنکے سے روایت کیا ہی **وصل** بیان اذکار اور دعوات مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از صلوٰۃ پڑھتے تھے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا جب آنحضرت نماز سے پھرتے تھے یعنی سلام دیتے تھے استغفار کرتے تھے تین بار اور پڑھنا معوذات کا بھی آیا ہی اور یہ حدیث غایت صحت مین ہی اور مشہور ترین اذکار بعد از فرائض کہ معقبات ہی یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور مشاہیر اوراد سے پیچھے نماز فرض کے پڑھنا آیۃ الکرسی کا ہی جیسا کہ سنن نسائی مین لایا ہی اور طبرانی نے قل ہو اللہ احد بھی زیادہ کی ہے **وصل** بیان سجدہ سہو مین جاننا چاہیے کہ نسیان اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اقوال مین اُس چیز مین کہ متعلق باخبار وابلاغ ہی جائز نہین باتفاق لیکن افعال مین کیا نماز اور کیا اُسکی غیر مین اختلاف ہی مختار نزدیک اہل حق کے جواز ہی اُسکا اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہی کہ پانچ موضع مین مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سہو فرمایا ہی نماز مین تمام عمر مین اور غیر اُس سے ثابت نہین ہوا پہلے نماز ظہر تھی کہ تشہد اول مین بیٹھے اور اُٹھے جب تمام کیا نماز کو دو سجدے کیے اور سلام پھیرا دوسرے ایک مرتبہ پھر رکعت دوسری مین نماز ظہر سے یا پچھلی مین سلام پھیرا اور بات کے بعد از ان یاد کیا اور تمام فرمایا اور بعد از سلام دو سجدے کیے اور بعد از دو سجدہ پھر سلام پھیرا اور اس حدیث مین سجدہ سہو بعد از سلام تھا اور اس حدیث کو حدیث ذو الیدین کہین کہ نام صحابی کا ہی تیسرے ایک روز نماز پڑھی اور نماز سے باہر آئے ایک رکعت باقی رہی تھی جو مسجد سے باہر آئے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ عقب آنحضرت سے نکلے اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک رکعت فراموش کی آپ نے پس رجوع بمسجد فرمائی اور بلال کو کہا تا اقامت کی اور رکعت کہ آپ نے فراموش کی تھی اور فرمائی اور سلام دیا اور پھر پھرے لیکن اس حدیث مین ذکر سجدہ مسکوت عنہ ہی کہ مقام نے اُسکے بیان کا اقتضا نہ کیا چوتھے پھر نماز ظہر ادا کی اور ایک رکعت زیادہ پڑھی صحابہ نے کہا کہ

نماز مین ایک رکعت زیادہ ہوئی فرمایا کس سبب سے کہا انھون نے پانچ رکعت پڑھین آپنے
اُس وقت دو سجدہ سہو کیے حضرت نے اور سلام دیا اور اسپر اقتصار کیا اور آخر مین
اس حدیث کے ہی کہ انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون الحدیث یعنی سواے اسکے
نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمھارے بھولتا ہون جیسا کہ تم بھولتے ہوا ور یا پچہ مین بھی
ایکبار پھر نماز عصر مین تین رکعتین پڑھین اور بدولتخانہ مراجعت فرمائی اور صحابہ پیچھے گئے اور
اور اعلام کیا مسجد مین پھر تشریف لائے اور ایک رکعت ادا کی اور سلام پھیرا اور بعد از سلام
دو سجدہ کیے اور دوبارہ پھر سلام دیا **وصل** سجدہ تلاوت مین اختلاف کیا ہی علمانے حکم
سجدہ تلاوت مین- آئمہ حنفیہ اوپر اسکے ہین کہ واجب ہین اور امام مالک اور شافعی اوپر
اسکے ہین کہ سنت ہی اور فعل اُسکا ترک اسکے سے افضل ہی اور ایک روایت مین
امام احمد سے بھی واجب ہی اگر نماز مین ہووے اور غیر اسکے مین واجب نہین اور مذہب
امام اعظم اور جمہور آئمہ کا وہ ہی کہ واجب ہی اوپر قاری اور سامع کے مطلقاً بشرائط صلوۃ
قول مختار بھی ہی اور نزدیک حنیفہ کے پیش از سجدہ اور بعد از سجدہ تکبیر کہین اور دونون
مندوب ہین نہ واجب اور مروی ابن مسعود سے ایسا ہی ہے اور نزدیک بعضون کے
سلام بھی ہے لیکن تشہد کسیکے نزدیک نہین ہی اور اگر کھڑا ہووے اور سجدہ مین جاوے
اولی اور افضل ہے **وصل** اور تسبیح اس سجدے کی وہی تسبیح سجدہ نماز کی ہی شکر مین
جان کہ علمانے اختلاف کیا ہی سجدہ مفردہ مین کہ خارج صلوۃ کے کرین آیا جائز او رمسنون ہی
اور عبادت اور موجب تقرب بجناب الٰہی ہے یا نہین نزدیک بعضون کے بدعت ہی
کچھ اسکی شرع اصل نہین اور بعض کے نزدیک جائز اور مسنون اور حنیفہ سے
نقل کیا ہی کہ جائز ہی مع الکراہتہ تفصیل کلام اسطرح پر ہی کہ سجدہ خارج نماز مین کئی قسم ہی
ایک سجدہ سہو ہی اور وہ خود حکم مین سجدہ نماز کے ہی- دوسرا سجدہ تلاوت اور اسمین
اختلاف نہین ہی اور سجدہ مناجات کہ بعد از نماز ہی اور ظاہر اکلام اکثرین کا اسپر
دال ہے کہ یہ بھی مکروہ ہی اور ایک سجدہ شکر اوپر حصول نعمت اور اندفاع بلیات کے
اور اس جگہ اختلاف ہی نزدیک امام شافعی کے سنت ہی اور قول امام احمد و ابی یوسف
بھی یہی ہے اور احادیث اور آثار اس باب مین بہت آتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ
اور مالک کے سنت نہین بلکہ مکروہ ہی اور ایک قسم اور ہی کہ اسکو سجدہ تحیت کہین اور
بعض روایات فقیہ مین رخصت ساتھ اسکے واقع ہی لیکن مختار کراہت اور حرمت
اسکی ہے **وصل** ذکر نماز جمعہ مین مشہور جمعہ ضم جیم اور سکون میم اور ضم اسکا او سیوطی نے

بفتح میم بھی کہا ہو اور زجاج سے کسرہ اُسکا بھی حکایت کیا ہو اور نام اُس دن کا جاہلیت مین
عروبہ بفتح عین اور ضم را اور بار موحدہ کے تھا اور جمعہ اسم اسلامی ہو بجہتہ اجتماع ناس کے
اُس دن مین نماز کے لیے کذا قیل ور اختلاف کیا ہو علمار نے روز جمعہ اور عرفہ مین
کہ کونسا ان دونون سے افضل ہو بعض نے کہا ہو کہ دنون مین جمعہ کا دن افضل ایام
اسبوع ہو اور روز عرفہ افضل ایام ستہ اور خصائص و فضائل یوم جمعہ کے بہت ہین
از انجملہ وہ کہ اُسمین ایک ساعت ہو کہ جو کچھ بندہ اُس ساعت مین خدا سے چاہے
پاوے اور علما کو صحابہ اور تابعین اور من بعد ہم سے اس ساعت مین خلاف ہو
اوپر دو قول کے - بعضے کہتے ہین کہ وہ خواص زمان کرامت نشان رسالت سے تھا
اور بعد اُسکے مرفوع ہوا اور یہ قول مردود ہو - قول دوسرا اور وہ صحیح ہو کہ جیسا زمان
برکت توامان حضرت مین تھا ویسا ہی اسوقت مین بھی باقی ہے اور اسمین بھی دو قول
ہین ایک جماعہ کے نزدیک وہ ساعت مبہم و مخفی رکھی ہے جمعہ مین نظیر شب قدر کی عشرہ
اخیر رمضان مین اور اکثر اوپر اُسکے ہین کہ معین ہو اور اس جگہ اقوال متعددہ زیادہ
وارد ہین تیس ۳۰ قول سے بجہتہ طوالت کے نہین لکھے گئے اور فضیلت موت مین
روز جمعہ اور شب جمعہ مین ساتھ امن کے عذاب قبر سے آثار بھی وارد ہین - سیوطی
جمع الجوامع مین حدیث احمد اور بیہقی سے لایا ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم نے ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ سبحانہ تعالیٰ
فتنۃ القبر یعنی نہین کوئی مسلمان کہ مرے دن جمعہ یا رات جمعہ مین
مگر بچاوے اُسے اللہ تعالیٰ فتنہ قبر سے اور آیا ہو کہ جب حق تعالیٰ و تبارک برانگیختہ کرے
ایام کو دن قیامت کے اوپر ہیات اور صورت کے کہ رکھین اٹھاوے جمعہ کو روشن
اور تابان کہ اہل جمعہ اُسکی روشنائی مین جاوین اور حرمت اور کراہت بیع نزدیک
اذان جمعہ کے اور استحباب شراب بعد از نماز خصائص جمعہ سے ہو اور پڑھنا سورہ الم
سجدہ اور سورہ ہل اتی کا نماز فجر نماز مین - اور پڑھنا سورۃ جمعہ یا منافقون یا سبح
اسم اور سورۃ غاشیہ کا نماز جمعہ مین اور پڑھنا قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ کا
نماز مغرب جمعہ مین اور پڑھنا سورۃ جمعہ اور منافقون کا نماز عشا جمعہ مین مسنون ہو
حاصل کلام روز جمعہ روز شریف اور عظیم ہو دنیا اور آخرت مین پس شرف اُسکا دنیا
مین معلوم ہوا اور در باب عظمت اُسکی آخر مین ایک حدیث ہو کہ وارد ہوئی ہے
مشتمل اوپر فوائد شریفہ اور حقائق عظیمہ کے کہ دلالت رکھتی ہو اوپر اُسکے کہ حاضرین

نماز جمعہ کو وہ کہ حاصل ہوتی ہین انوار شہود اور عظمت اور جلال حق پر تو اور نمونہ ہو اسکا
کہ حاصل ہووے گا روز آخرت مین قرب پروردگار اور دیدار اسکے سے اور انعقاد
عدد جمعہ مین اختلاف علما ہی اور اسمین پندرہ قول ہین اول یہ کہ ایک سے بھی
صحیح ہو نقل کیا اسے ابن حزم نے ثانی دو مرد مثل جماعت کے اور یہ قول بھی اور
اہل ظاہر کا ہو ثالث وہ مع الامام نزدیک ابی یوسف اور محمد اور ابی اللیث کے
رابع تین آدمی مع امام نزدیک امام اعظم اور سفیان ثوری کے خامس سات
نزدیک عکرمہ کے سادس نزدیک ربیعہ کے سابع بارہ نزدیک ربیعہ کے دوسری
روایت مین ثامن مثل اسکے غیر امام کے نزدیک اسحق کے تاسع بیس روایت
ابن جلیب مین مالک سے عاشر تیس اُنکی روایت مین حادی عشر چالیس ساتھ
امام کے نزدیک شافعی کے بشرط ہونے اُنکے حر عاقل بالغ مقیم ثانی عشر
چالیس سوائے امام کے بھی شافعی کے نزدیک ثالث عشر پچاس امام احمد کے
نزدیک اور ایک روایت مین عمر ابن عبدالعزیز سے رابع عشر اسی حکایت کیا اسکو
مازری نے خامس عشر جماعت کثیر بغیر حصر اور شمار کے اور کاتب کے یہی قول اخیر
فتح الباری مین کہا ہو کہ ارجح الاقوال ہو اور یہ اقوال تعداد انعقاد جمعہ مواہب لدنیہ
سے منقول ہین وصل جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ کے لیے منبر پر تشریف
لاتے بلال شروع کرتا اذان مین در پیش دست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور زمان شریف مین غیر از اس ایک اذان کے نہ تھا اور ایسا ہی زمان ابو بکر و عمر
رضی اللہ عنہما مین اور جب دورہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ پہونچا اور کثرت
اور تفرق لوگون مین پیدا ہوا امر کیا ساتھ اذان دوسری کے پیش از اذان سے
باہر مسجد کے بازار مدینہ مطہرہ مین اوپر زوراء کے کہ نام ایک موضع کا ہو اور اوپر
ہر تقدیر کے وہ جو خلفای راشدین نے کیا ہووے اسکو بدعت نہ کہنا چاہیے
اور اگر بعض سلف نے اطلاق بدعت اوپر اسکے کیا ہو بمعنی اسکے ہے کہ زمانہ حضرت
نہ تھا اور مقصود تذمیم اور تقبیح اسکی نہوگی جیسا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے
جماعت تراویح مین آیا ہو کہ کہا ہو نعمت اللہ عنہ ہذہ یعنی اچھی بدعت ہی یہ اور حکم
بدعت حسنہ کا یہی ہے اور فعل عثمان رضی اللہ عنہ کے اجماع سکوتی تھا کہ کوئی
ایک صحابہ سے اسکو اوپر اسکے انکار نکرتا تھا فتدبر اور مشکوٰۃ مین بروایت عمر بن حریث
لایا ہو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور سر مبارک پر حضرت کے

کہ دستار سیاہ تھی کہ چھوڑی نہین دو طرف اُسکے درمیان دونون شانون اپنے کے اور دن جمعہ کے
لباس اسود مستحب ہی اور حنفیہ کے نزدیک سب اوقات مین **وصل** نماز تہجد مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہجود بمعنی نوم اور تہجد ترک نوم جیساکہ تاثم ترک اثم اور تحنث حنث اور یہان مراد ترک
نوم بمعنی استیقاظ ہی اسواسطے کہ نماز تہجد بعد از نوم اور بیدار ہونے کے اس سے ہوتی تھی اور اختلاف ہی
اسمین کہ قیام لیل کہ بمعنی نماز تہجد ہی فرض تھا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا سنت اور
دلیل طائفہ کی قول حق تعالی کا ہی فتہجد بہ نافلۃ لک یعنی پس ترک خواب کر نماز شب کے لیے اس حال
مین کہ نافلہ ہی تیرے لیے - ایک جماعت کہ سنت کہتی ہی نافلہ کو نفل سے کہین بمعنی زیادہ اوپر فرض کے
اور وہ لوگ کہ فرض کہین نافلہ کو بمعنی زایدہ رکھین کہ معنی اصل - لغت نفل کے ہین یعنی فریضۃ زائدۃ علی الفرض
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع کرتے تھے نماز شب کو ساتھ دو رکعت خفیف کے بعد ازان
تطویل فرماتے اور کیفیت قیام اور کمیت رکعات مین روایات متعددہ واقع ہوئی ہین متعب مخبر ہی
اوپر مواظبت ہر ایک کے اُن انواع سے اور فعل اُنکے مین اوقات مختلفہ ہین کہ یہ طریق ادخل و انسب ہی
ساتھ سلوک طریق اتباع کے اور وہ طریق احادیث صحاح مین مذکور ہی **وصل** آنحضرتؐ بعد از دو رکعت
سنت فجر کے پہلوی راست اوپر زمین کے رکھتے اور ایک لحظہ استراحت فرماتے بخاری اور مسلم نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جو پڑھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت فجر کی اگر
بیدار ہوتی مین مجھسے بات کرتے وگرنہ اضطجاع فرماتے وقت اعلام نماز تک اور بعض اہل علم نے
اصحاب نبی اور من بعدہم نے تابعین سے کلام کو بعد از طلوع فجر فراغ نماز سے مکروہ رکھا ہی مگر وہ
جو مجلس ذکر الٰہی یا سخن ضروری سے ہو کہ اُس سے چارہ نہووے اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا
انتہی اور تکلم آنحضرت بھی اس قبیل سے تھا **وصل** لیکن آنحضرت شب نصف شعبان مین کہ اکثر
یہان کے لوگ اُسے شب برات کہتی ہین ثابت ہوا ہی ساتھ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہا
قیام کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شب مین پس دراز کیا سجدہ کو تا گمان لے گئے
ہین کہ قبض کی گئی روح مبارک اُنکی پس جب دیکھا مین نے یہ حال کھڑی ہوئی مین اور گئی مین
اُنکی طرف اور ہلایا مین نے نر انگشت اُنکا پس ہلے اور اُٹھایا سر مبارک اپنا سجدہ سے اور فارغ
ہوئے نماز سے الی آخر الحدیث اور احادیث فضل شب نصف شعبان مین بہت وارد ہوئی ہین
کہ وہ افضل لیالی ہے بعد از لیلۃ القدر کے اور حدیث مین آیا ہی کہ کھولے جاتے ہین دروازے
رحمت کے چار شبون مین شب عید اضحی اور شب نصف شعبان اور شب عرفہ - وقت اذان
صبح تک اور ساتھ صحت کے پہونچا ہی قیام لیل اور صوم نہار اُسکا اور آنحضرت سے بجز قیام اور
طول سجدہ اور استغفار واسطے اہل بقیع کے ساتھ صحت کے نہین پہونچا اس رات مین اور

اور از نامہ مشایخ ہین کہ اس رات مین سو رکعت لکھی ہین ہر رکعت مین دو بار قل ہو اللہ محدثین کے نزدیک صحت نہین پہونچی اور شیخ امام ابو الحسن بکریؒ کہ روایات امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے لایا ہی کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ پڑھین چار رکعت شب نصف شعبان مین اور پڑھی بعد از سلام چودہ بار فاتحۃ الکتاب اور چودہ بار قل ہو اللہ اور چودہ بار قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ایکبار آیۃ الکرسی بعد ازان لقد جاءکم رسول من انفسکم اور ثواب اسکا بہت فرمایا پس محدثین کے نزدیک اس حدیث مین کلام ہی اور بیہقی کے نزدیک موضوع واللہ اعلم اور وہ جو متعارف ہوا ہی ہمارے دیار مین روشن کرنے چراغان اور امثال اسکے سے اس رات مین سب نامشروع ہی اور مشابہ ساتھ دوالی ہنود کے اور رسم مجوس کی ہی لیکن قیام لیل رمضان مین کہ اسکو تراویح کہین بیان اسکا باب صیام مین آویگا انشاء اللہ تعالی فصل بیان صلوۃ ضحی یعنی نماز چاشت مین اور ضحوت اور ضحیۃ اوپر وزن عشیۃ کے ارتفاع نہار کو کہین اور ضحی فوق اسکی ہی اور بمعنی شعاع آفتاب بھی آیا ہی اور ضحا بالفتح اور مد وقت بلند ہونے آفتاب کا ربع آسمان تک جان تو وہ کہ متعارف بین الناس اول نہار مین نوافل سے دو نمازین ہین ایک اول روز مین بعد از طلوع آفتاب اور بلند ہونے اسکے ایک دو نیزہ اور اسکو صلوۃ الاشراق کہین اور دوسری بعد از بلند ہونے آفتاب کے مقدار ربع آسمان تا انتصاف نہار اسکو صلوۃ ضحی اور نماز چاشت کہین اور اکثر احادیث مین بھی اسم صلوۃ الضحی کا شامل دو نماز دن کو دونون وقتون مین آیا ہی اور ساتھ صحت کے پہونچا کہ آنحضرت نے دونون وقت مین نماز پڑھی ہے اور امت کو ساتھ اسکے ترغیب کیا ہی اور امر باستحباب فرماتا ہی اور ظاہر وہ ہی کہ ایک وقت ہی اور ایک نماز کہ اول وقت اسکا اشراق ہی اور آخر اسکا قبل انتصاف نصف النہار تک اور جو بعض اوقات مین دونون وقت مین نماز پڑھی ہے اس جگہ سے گمان لیگئے ہین کہ مگر اس جگہ دو وقت اور دو نمازین اور بعضے ضحوۃ الصغری اور ضحوۃ الکبری بھی کہین واللہ اعلم اور وہ جو کہا ہی علما کو کہ اختلاف ہی صلوۃ ضحی بعض نے اثبات کیا ہی اور بعض نے نفی اور بعض نے سنت کہا ہی اور بعض نے بدعت اور ہر ایک نے اپنی اپنی جانب کی روایات کو ترجیح دیا ہی ظاہر وہ ہی کہ یہ اختلاف نماز اخیر مین ہی کہ اسکو نماز چاشت کہتے ہین نہ نماز اولی مین کہ اسے نماز اشراق کہین اور عدد رکعات اس نماز مین بھی اختلاف ہی اور وہ بحسب اختلاف ایام اور احوال کے موافق نشاط اور کس ساتھ اہتمام مہمات کے چاہیے اور اکثر علمانے اختیار چار رکعت کی ہی اسلیے کہ احادیث اسکی سب صحیح ہین اور احادیث اور اعداد اعداد کی بعض صحیح اور بعض ضعیف واللہ اعلم فصل نماز عیدین مین جان کہ عید کو عید اسلیے کہین کہ عود کرتی ہے اور مکرر آتی ہے اور یہ وجہ عام ہی شامل اور موا اسم کو بھی

اسلیے بعض نے قید اور زیادہ کی ہے اور کہا ہو کہ عود کرتی ہے ساتھ فرح اور سرور کے پس موجب فرح اور سرور عید فطر مین شکرانہ تمام ہونے نعمت صیام کا ہو اور عید الضحی مین تمام ہونا نعمت حج کا اور جمعہ کو کہ عید ہر ہفتہ ہو شکرانہ تمام نماز ون ہفتہ کا ہو اور عیدین مین اور جمعہ مین پہنا اجمل و احب ثیاب کا مسنون ہو اور درباب غسل یوم الفطر اور یوم النحر اور یوم العرفہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو حدیثین آئی ہین ایک بروایت فاکہ بن سعد اور دوسرے بروایت زیادہ بن عیاض اشعری کے اور کتب ستہ مین ہرگز کوئی حدیث اس باب مین منقول نہین غیر اثر ابن عمر کے کہ جامع الاصول مین موطا سے لایا ہو کہ تھے عبد اللہ بن عمر کہ غسل کرتے تھے پہلے جانے سے عیدگاہ مین اور تاخیر نماز عید الفطر اور تعجیل نماز اضحی مسنون ہو وصل استسقاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین صاحب مواہب لدنیہ لکھتا ہو کہ خلاف نہین کیا کسی ایک نے علما سے مسنونیت نماز استسقا مین الا امام اعظم نے اور نماز استسقا دو رکعت ہین اور تحویل ردا کہ منقول و مروی ہو استسقا مین نکالی ہو ساتھ تقلیب حال کے وصل صلوت کسوف مین اور مشہور لغت مین استعمال خسوف قمر مین اور کسوف شمس مین ہو اور روایت حدیث مین بعض نے بہ کاف روایت کیا ہو دونون مین اور بعض نے یہ خا اور احادیث کہ اس باب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذکور اور مخبر ہین سب کسوف شمس مین ہین بجز ایک حدیث کے کہ شیخ ابن حجر نے شرح اپنی مین اوپر مشکوٰۃ کے خسوف قمر پر حمل کیا ہو وصل صلوٰۃ الخوف مین صلوٰۃ خوف ثابت ہو ساتھ کتاب و سنت کے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین آیا ہو کہ کفار نے کہا اگر ہم حملہ اوپر مسلمانون کے نماز مین کرتے بارہ پارہ کرتے انکو اور کہا کہ انکو ایک نماز ہو کہ محبوب تر ہو اموال اور اولاد سے اور وہ نماز عصر ہی اُسوقت مین اوپر اُنکے کرنا چاہیے پس جبرئیل آئے اور یہ خبر حضرت کو پہونچائی پس پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز خوف وصل عبادت خر مین آداب سفر اور ادعیہ اذکار کہ وقت رکوب راحلہ اور نزول منزل مین وقت رجوع وطن تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہو کتابون مین مذکور ہین لیکن اس جگہ دو مسئلہ مذکور ہین ایک مسئلہ قصر اور دوسرا مسئلہ جمع قصر و کہ نماز چہارگانہ مین دو رکعت ادا فرماتے یہ قول متفق علیہ کے درمیان علمای امت کے کسی کو اسمین خلاف نہین۔ اور صورت جمع بین الصلاتین وہ ہو کہ جب رحیل پس از زوال واقع ہوتا نماز ظہر کو تاخیر فرماتے وقت عصر تک نزول فرماتے اور جمع کرتے میان ظہر اور عصر اور شکو جمع تاخیر کہین اور اگر وقت پیش از رحیل آتا کبھی نماز ظہر پڑھکے سوار ہوتے بعد ازان جب وقت عصر آتا نزول فرماتے اور نماز عصر ادا کرتے اور اس صورت مین

جمع نہین واقع ہوتی اور بعض اوقات مین ظہر کو ساتھ عصر کے جمع کرتے اسوقت سوار ہوتے
اور اسکو جمع تقدیم کہین اور اسی طرح مغرب اور عشا مین یعنی کوچ پیشتر از مغرب واقع ہوتا اور
وقت مغرب کا راہ مین آتا نماز مغرب کو تاخیر فرماتے تا وقت نزول مین مغرب اور عشا کو جمع
کرتے جمع تاخیر اور اگر وقت مغرب پیشتر از رحیل آتا مغرب اور عشا دونون کو جمع کرتے جمع تقدیم
اور سوار ہوتے اور امام اعظم کے نزدیک مطلق جائز نہین اور وجہ انکی قول کی وہ ہو کہ تعین
اوقات نماز قطعی ہو اور ثابت بتواتر کہ شک اور شبہہ کو اسمین دخل نہین یہانتک کہ تاخیر
نماز کو وقت سے اور تقدیم نماز کو اوپر وقت کے کبائر سے گناہ ہو اور شیخ ابن حجر نے فتح الباری
مین کہا کہ بعض شافعیہ کے نزدیک ترک جمع افضل ہو اور ایک روایت مین امام مالک سے
آیا ہو کہ جمع مکروہ اور فعل آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم محض جواز کے لیے تھا واللہ اعلم
تنبیہ وہ جو گذرا بین الصلوتین مین حق مسافرین تھا لیکن جمع بین الصلوتین مقیم کے لیے
ترمذی کہتا ہو کہ بعض نے تابعین سے رخصت دی ہو اسمین مریض کے لیے اور ساتھ
اسکے قائل ہین احمد اور اسحاق اور مطر مین اور ساتھ اسکے قائل ہو شافعی اور احمد اور اسحق
اور قائل نہین شافعی ساتھ جمع کے مریض کے لیے اور ابن عباس سے روایت لاتا ہو
کہ کہا من جمع بین الصلوتین من غیر عذر فقد اتا بابا من ابواب الکبیرۃ یعنی جسنے اکٹھی
پڑھین دو نمازین بے عذر پس تحقیق آیا ایک دروازہ کو دروازون کبیرہ سے - اور عمل اسی
حدیث پر ہو جمہور امت کے نزدیک کہ جمع نہ کیا جاوے دو نمازون مین مگر سفر اور عرفہ مین
انتہی وصل نماز جنازہ مین مسائل کتاب الجنایز کی اور احادیث واردہ اور آداب اور
مقدمات اسکے بہت ہین فضیلت مرضی اور ثواب اسکے سے اور ثواب عبادت اور
آداب اسکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عبادت کے لیے کوئی دن معین نہ تھا
بلکہ سب اوقات مین شب و روز سے عبادت فرماتے جیسا کہ لوگون مین متعارف ہو کہ رات کو
یا روز شنبہ اور سہ شنبہ عبادت نامبارک ہو نہ کرتے اور آنحضرت درد چشم کے لیے بھی عبادت
کرتے تھے اور نماز جنازہ مین کبھی چار تکبیر کہتے اور کبھی پانچ اور کبھی چھہ اور عمل صحابہ بھی
مختلف آیا ہو اور ہاتھ ہر تکبیر مین اٹھاتے مذہب شافعی اور احمد کا یہی ہو اور امام مالک سے
تین روایتین ہین رفع کل مین اور عدم رفع کل مین اور رفع اول مین اور عدم رفع
بواقی مین اور مذہب ابو حنیفہ یہی ہو اور بعض روایات مین پڑھنا فاتحہ الکتاب اور سورہ کا
جہر آنحضرت سے ماثور ہو اور کہا ہو کہ جہر بنا بر تعلیم تھا تاکہ لوگ جانین کہ سنت ہو اور آنحضرت
ہمراہ جنازہ پیادہ جاتے تھے اور راکب کو بعذر چاہیے کہ پیچھے جنازہ کے جاوے اور

نماز جنازہ اوپر غائب کے حضرت سے ماثور نہین الا اوپر نجاشی کے کہ حبشہ مین مرا تھا نماز پڑھی ہے اور گور کو بلند نفرماتے اور اوپر اُسکے بنا سنگ و خشت وغیرہ سے نہ کرتے اور ساتھ گچ اور گل کے سخت نہ کرتے اور اوپر گور کے عمارت اور قبہ نہ بناتے اور یہ سب بدعت ہے اور مکروہ سفر السعادت مین بھی یہی لکھا ہے اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا لعنت کرے حق تعالی یہود کو کہ پکڑا قبور انبیا اپنے کو مساجد اور لعنت کرے اُن عورتون کو کہ بزیارت قبور جاوین اور بعض نے کہا ہے کہ یہ منع اور لعنت اول مین تھی اور بعد از رخصت عورتین بھی داخل ہین اور منع از جہت قلت صبر اور کثرت جزع اُنکی ہے اور چراغ روشن کرنا اوپر قبر کے ممنوع ہے مکروہ کہ اُسکے سایہ مین کچھ کام کرین یا لوگ راہ چلین اور نماز پڑھنا مواجہہ قبر کے مکروہ ہے اور بعضون نے مقبرہ مین بھی مکروہ رکھا ہے اور عادت نہ تھی کہ لوگ جمع ہوکر میت کے لیے قرآن اور ختمات پڑھین نہ اوپر قبر اور نہ غیر اُسکے اور یہ سب بدعت ہے الا تعزیت اہلبیت اور تسلی اور صبر فرمانا اُنکو مستحب و رسنت ہے لیکن یہ اجتماع مخصوص روز سیوم اور ارتکاب تکلفات اور صرف اموال یتامی کا ہے بدعت اور حرام ہے اور حد تعزیت تین دن ہین اور بعد ازان مکروہ وصل السنن روایت مین مراد السنن روایت یہان نماز ین ہین غیر فرائض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے روز شب مین بطریق راتبہ اور وظیفہ پڑھی ہین عام تر موکدہ اور غیر موکدہ ہے اسلیے کہ چار رکعت پیش از عصر کو روایت مین ذکر کرتے ہین اور حالانکہ اُنکو موکدات سے نہین گنتے اور راتبہ ظہر بروایت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے چار رکعت پہلے اُس سے اور دو پیچھے اُسکے اور اسی پر ہے عمل اکثر صحابہ اور اہل علم اور تابعین کا اور یہی ہے مذہب امام اعظم کا اور یہی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت بعد از زوال چار رکعت پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس ساعت مین دروازے آسمان کے کشادہ ہوتے ہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ یہ چار رکعت آیا سنت ظہر سے تھین یا نماز مستقل ورا ے راتبہ ظہر کے اور راتبہ مغرب دو رکعت ہین پیچھے اس سے اور راتبہ عشا بھی دو رکعت ہین پیچھے اُسکے لیکن پڑھنا چار رکعت کا پیش عشا احادیث مین نظر سے نہین گذرا اور کتب حنفیہ مین اُسکو مستحب لکھا ہے واللہ اعلم اور بعض کے نزدیک سنت فجر واجب ہین جیسا کہ وتر اور کہتے ہین کہ سنت فجر ابتداے عمل ہے اور وتر ختم عمل ہے اور بیٹھکر پڑھنا اُنکا بے عذر جائز نہین تنبیہ عامہ ناس مین کہ متعارف ہوا ہے کہ بعد از سنت اخیر ظہر اور سنت مغرب اور عشا کے دو رکعت نفل پڑھتے ہین وجہ اسکی نہین معلوم ہوتی کہ کہان سے ہے اور التزام ادا کرنا اُنکا بیٹھ کر بھی خالی غرابت سے نہین کہ عادت لوگون کی ایسی ہی ہے فتدبر نوع تیسری زکوۃ مین زکوۃ لغت مین بمعنی نما اور افزونی اور طہارت اور پاکی کے ہے اور زکوۃ کو صدقہ بھی کہتے ہین اور اصح وہ ہے کہ وجوب زکوۃ بعد از ہجرت ہے سنہ ثانیہ مین پیش از وجوب رمضان یا بعد اُس سے اور فرضیت زکوۃ

چار صنف ہی ایک صنف زرع اور ثمار نہ مثل البقول اور خضراوات دوسری صنف بہیمۃ الانعام
قسم شتر اور گاؤ اور گوسپند سے تیسری صنف زر و سیم کہ قوام و معاش عالم والون کا باعتبار
تقویم و اشیا کے اُسکے ساتھ ہی چوتھی صنف اموال تجارت مین جس قسم سے کہ ہو جمیع اصناف
اموال مین ہر سال مین ایک بار اور زروع اور ثمار مین بوقت حصاد اور درو اور پختگی انکی کے
اور شرع شریف مین ہر صنف مین مال سے ایک نصاب تعین آئی ہی جیسا کہ نقرہ دو سو درہم مین
کہ روپیے اُسکے بحساب ہمارے دیار کے باون تولہ ہووین اور ذہب بیس مثقال مین کہ بوزن
اِس دیار کے ساڑھے سات تولہ ہووے اور غلات اور ثمار مین پانچ وسق کہے ہین کہ آٹھ سو
من شرعی ہووے اور وسق سات صاع ہین اور نصاب زکوۃ گوسپند چالیس ہین اور
گاؤ تیس مین اور شتر پانچ مین ہی اور آنحضرت شتران صدقہ کو بدست مبارک داغ
فرماتے تھے اور اکثر داغ اوپر گوش کے فرماتے اور داغ کرنے حیوانات مین علما کو خلاف ہی
صحیح وہ ہی کہ اگر اُسمین مصلحت ہو مثل علامات اور تمیز کے مختلف ہووین جائز ہے اور
آدمی کے داغنے مین بقصد علاج اسمین بھی اختلاف ہی اور صحیح حرمت اور کراہت ہی
مگر بوقت انحصار علاج کے اُسمین بقول طبیب حاذق کے اور یہ متاثر اور صدقہ فطر
واجب ہی اوپر ہر مسلم مرد یا زن آزاد یا بندہ خورد یا بزرگ کے اور وجوب بندہ اور صغیر پر
بمعنی وجوب کے سید اور والد پر ہی اور صدقہ فطر نصف صاع ہی گندم سے اور صاع
تمر اور شعیر سے اور وزن صاع مین اختلاف ہی بوزن جہانگیر شاہی نصف صاع دو سیر
ہوتا ہی اور افضل وہ ہی کہ صدقہ فطر پیش از نماز عید دیوین اور صدقہ تطوع
اگرچہ امر ایجابی نہین اور اُسکی ترک پر وعید نہین لیکن اُسکو آنحضرت بہت دوست
رکھتے تھے اور بہت خوش ہوتے تھے اور بانواع شتی دیتے تھے نوع چوتھی بیان
صیام مین۔ صوم عبارت ہی روکنا نفس کا طعام اور شراب اور جماع سے لیکن صوم کامل
وہ ہووے کہ جوارح اور اعضا کو معاصی اور حرکات شنیعہ سے باز رکھین اور صحیح بخاری
مین فضیلت صوم مین آیا ہی کہ حق تعالے فرماتا ہی کہ صوم میرے لیے ہی اور مین جزا دیتا ہون
ساتھ اُسکے اور تھی فرضیت صوم کی سنہ ثانی مین ہجرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم افطار مین تعجیل اور تسحر مین تاخیر فرماتے تھے اور صیام ایام بیض مین تاکید فرماتے اور صیام دہر سے کہتے اور روز دوشنبہ
پنجشنبہ مین بھی تحری صوم فرماتے اور عشرہ ذیحجہ مین کہ مراد اُس سے نو روز ہین روزہ رکھتے
اور روز عاشورہ مین اور آخر عمر مین اگر باقی رہا مین نوین کو بھی روزہ رکھونگا اور روز
عرفہ اگر حج مین ہوتے افطار فرماتے اور فضیلت صیام شش عید مین فرمایا ہی کہ یہ چھ روزے

متصل رمضان کے برابر صیام دہر کے ہین اور سب رمضانون مین اعتکاف فرماتے عشرہ آخیر مین مگر ایک
رمضان مین کہ اعتکاف فوت ہوا اُسکی قضا ماہ شوال مین فرمائی نوع پانچوین بیان حج وعمرہ
مین۔ حج لغت مین بمعنی قصد آیا اور شرع مین قصد بیت اللہ اوپر وجہ مخصوص کے اور تحقیق لفظ
حج مین فتح اور کسرہ حا دونون لغت ہین اور عمرہ بمعنی زیادت آیا ہی اور بمعنی عمارت اور زفاف
زن بھی آیا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد از ہجرت ایک حج کیا ہی کہ اُسکو حجۃ الوداع
اور حجۃ الاسلام کہین اور عدد عمران آنحضرت چار لکھی ہین۔ اول مرۃ حدیبیہ کہ سال ششم مین
ہجرت سے بوقوع آیا ہی۔ ثانی سال ہفتم مین۔ ثالث سال ہشتم مین کہ سال فتح مکہ ہی۔ رابع وہ
عمرہ کہ حج کے ساتھ سال دہم مین حجۃ الوداع مین کیا اور ذبح فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نے تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے اور یہی عدد تریسٹھ عمر شریف حضرت کی تھے
اور وجہ تسمیہ چاہ زمزم کی ساتھ زمزم کے از جہت بسیاری اُسکے پانی کے ہی اور زمزم اور
زمازم مار کثیر کو کہین اور معلوم کیا چاہیے وہ ذبح کہ جسکے ساتھ تقرب حاصل ہوتی ہین
ایک ہدی کہ اُسکو حرم مین بھیجین یا لیجاوین۔ دوسرے اضحیہ کہ روز اضحی اقربانی کرین تیسرے
عقیقہ کہ مولود کے لیے ذبح کرین اور اضحیہ مین ضاحی کو چاہیے کہ ترک قص اشعار اور اظفار
کرے واللہ اعلم نوع چھٹی اذکار و دعوات و استغفار مین تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ ذکر خدائے تعالیٰ کرتے تھے جمیع احیان اور اوقات مین اور کوئی چیز اُنکو ذکر حق سے
نروکتی تھی اور سخن حضرت کا مجموع یاد حق اور حمد وثنا اور تمجید اور توحید اور تسبیح اور
تقدیس و تہلیل و تکبیر مین ہوتا تھا اور سب حالت قیام اور قعود اور اضطجاع او ذہاب
و ذہاب و اکل و شرب و نوم و یقظہ و دلوج و خروج و سفر و اقامت و رکوب و قدوم
اور سائر حالات مین ذکر حق تعالیٰ سے زبان اور دل حضرت کا جدا اور منفک نہوتا تھا اور فضیلت دعا
اور تحریص و ترغیب اُسکی مین آیات اور اخبار اور آثار زیادہ عد وحصر اور شمار سے وارد ہوے
ہین اور کافی ہے اُسکے اثبات مین امر حق تبارک وتعالیٰ اُدعونی استجب لکم یعنی پکارو مجھے
قبول و اجابت کرون مین تمہارے لیے اور قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا الدعاء مخ العبادۃ
یعنی دعا مغز ہی عبادت کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائے ہین امت کو شرائط
اور آداب کہ مذکور ہین کتب مین اور عمدہ سب مین اکل حلال اور صدق مقال و جد و جہد اور
عدم استعجال و ابتدا بحمد وثنائے ذوالجلال و صلوٰۃ و سلام اوپر حضرت اور آل و اصحاب
اُنکے ہی اور ایک آداب دعا سے رفع یدین اور بسط اُنکا مقابل وجہ کے اور وارد بعض روایات مین
خدائے تکبیر بھی وارد ہی اور حدیث بخاری مین بروایت ابی ہریرۃ آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر پیغمبر کے لیے ایک دعا ہے مستجاب اور مین چاہتا ہون کہ پوشیدہ
اور پنہان کرون مین اپنی دعا کو شفاعت امت کے لیے آخرت مین اور تھے آنحضرت کہ استغفار
کرتے تھے ساعت بساعت اور روایت ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ ستر بار اور ایک روایت مین
زیادہ ستر بار سے ہر روز اور ایک روایت مین سو بار آیا ہے اور کہا ہے کہ استغفار کہنا حضرتؐ کا
تعلیم وتشریع ہے امت کے لیے تا ہمیشہ مستغفر اور تائب ہو رہین والا آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم معصوم ومغفور ہین استغفار اور توبہ کس چیز سے کرین یا یہ کہ استغفار امت کے لیے ہووے

وصل قرأت آنحضرت مین صفت قرأت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرأت مرتلہ مفسرہ تھی
حرفاً بعد حرف اور مد کرتے تھے اور وقف اوپر سر آیت کے اور حدیث صحیح مین آیا ہے
زینوا القرآن باصواتکم یعنی زینت اور آرایش دو قرآن کو اپنی آوازون کے ساتھ اور اختلاف
کیا ہے علما نے مسئلہ تغنی مین ساتھ قرآن کے بعض نے مطلق جائز رکھا ہے یعنی اگرچہ لازم آوے
افراط مد مین اور اشباع حرکات اور مانند اسکے مین تغنی اگرچہ بقوانین موسیقیہ ہووے اور
بعضون نے مطلق منع کیا ہے۔ اور حق وہ ہے کہ تطریب اور تغنی اوپر دو وجہ کے ہے اور ایک وہ
کہ اقتضا کرے اسکو طبیعت اور سماعت کرے ساتھ اسکے بے تکلف اور تمرین اور تعلیم کے اور
وجہ دوسری وہ کہ ساتھ صنع کے صنائع موسیقہ سے ہووے مگر بہ تکلف اور تمرن کے اور یہی ہے
کہ اسکو سلف نے مکروہ رکھا ہے اور انکار کیا ہے قرأت کا ساتھ اس وجہ کے اور صاحب مواہب
کہتا ہے کہ ابو اسحاق ثعلبی نے ذکر اسمار اس جماعت مین کہ جنھون نے مجلس سماع مین جان
دی ہے ایک مجلد تصنیف کیا ہے اور کتاب نفحات الانس مین بھی مذکور ہے

وصل اور جبکہ
سخن تغنی قرآن مین واقع ہوا ہے اگر مجمل سماع غنا سے اشارہ کیا جاوے دور نہووے
جاننا چاہیے کہ اس مسئلہ مین اختلاف بہت آیا ہے قدیماً وحدیثاً وقولاً وفعلاً بعضے ساتھ اباحت کے
اسکے قائل ہوے ہین اور مباشرت اسکے ساتھ کی ہے اور بعض نے انکار اور اجتناب کیا ہے اور
بعض متوقف اور متردد رہے ہین اور کہا ہے کہ نہ یہ کام کرین ہم نہ انکار اور حاصل کلام اس جگہ
تین طریق ہین ایک مذہب فقہا اور یہ انکار کرتے ہین اشد انکار اور سلوک کرتے ہین مسلک تعصب
اور عناد مین اور الحاق کرتے ہین اسکے فعل کو ساتھ ذنوب کبائر کے اور اسکے اعتقاد کو ساتھ
کفر اور زندقہ اور الحاد کے اور یہ افراط اور خروج ہے طریقہ استدلال اور انصاف سے اور دوسرا
طریقہ محدثین کا ہے اور وہ کہتے ہین کہ تحریم اسکی حدیث صحیح اور نص صریح سے ثابت نہین ہوئی ہے
بلکہ جو کچھ وارد ہوا ہے اس باب مین احادیث سے یا موضوع ہین یا مطعون اور ایسے ہی آیات
قرانی اگرچہ تفسیر کیا ہے اسکو بعض مفسرین نے ساتھ اس چیز کے کہ دلالت اوپر حرمت غنا کے کرے

لیکن اُسکے لیے تاویلات اور محامل بھی اور ہین پس جب ثابت نہوئی حرمت ثابت ہوئی حل اور اباحت
تیسرا طریقہ صوفیہ کرام کا اور مذہب اُنکے اس باب مین مختلف اور افعال مجتذب آئے ہین بعضون نے
اجتناب کیا ہی بعض نے مباشرت لیکن انکار انکا اشد اور اجتناب قوی ہووے کہ مذہب انکا
اخذ بعزیمت اور احتیاط اقوال ورافعال جمیع اوقات اور احوال مین لیکن اوپر بعض کے انہین
غالب آیا ہی ولع اور شوق اور سکر محبت اور طفح حال اور وجد اور حکم انکا حکم والہ او سکران کا ہی
اور صاحب کتاب الامتناع باحکام السماع نے کہا ہی کہ غنا اوپر دو وجہ کے ہی ایک وجہ کہ جاری
ہوئی ساتھ اُسکے عادت کہ استعمال کیجاتی ہے تنشیط قلوب اور محافظت اعمال ورحمل اثقال
اور قطع مفاوز طریق حج مین وصف کعبہ اور زمزم اور مقام مین اور طریق غزوہ اور وصف
حرب ورجہاد اور مبارزت مین اور مثل غنا رنسا رکے تسکین اطفال کے لیے اور مانند
اُسکے اور یہ مباح ہی اگر سالم ہو ذکر فواحش اور محرمات سے بلکہ مندوب ہی اور سماع غنا
عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مستفیض اور مشہور ہی اور اسی طرح سعد بن المسیب سے
کہ افضل ہین تابعین مین سے اور سعید بن جبیر کہ اعظم تابعین سے ہین اور ابراہیم بن سعد
کہ امام وقت تھے اور حکایت کیا ہی صاحب تذکرہ سے کہ پوچھے گئے امام ابو حنیفہ اور سفیان
ثوری حال غنا سے پس کہا دونون نے کہ نہین غنا کبائر سے اور نہ اسواء صغائر سے اور
امام ابو یوسف کہ اکثر اوقات حاضر ہوتے تھے مجلس رشید مین اور ہوتا تھا اُسمین غنا پس
سنتے تھے اور روتے تھے اور پوچھا گیا امام مالک سے پس کہا منکر نہین اُس سے مگر عامی
یا جاہل ویا عراقی غلیظ الطبع اور یہی حال اور قول ہی اور رونکا بھی واسطے طوالت کے
قلم کوروکا گیا اور امام شافعی سے کہ کراہت غنا منقول ہے مراد وہ ہی کہ ترک اُسکا اولی ہی
اور امام احمد بن حنبل صحیح ہوا ہی اُس سے روایت مین کہ سنا ہی غنا کو پاس بیٹے اپنے کے
تمام اُسکا صالح ہی وصل اور صاحب امتناع نے سماع مین تین قول ذکر کیے ہین حرمت اور
کراہت اور اباحت اور دلائل ہر مذہب بھی لکھے ہین لیکن مذہب اباحت کو ترجیح دیا ہی موافق مدعا
اپنے کے اور مقصود شیخ عبدالحق علیہ الرحمہ کا نقل قادیل سے اباحت سماع ہی تا معلوم ہو
مسئلہ مختلف فیہ ہی جزم کرنا ایک جانب کا اور ترجیح اُسکی اور تعصب کرنا اُسمین مناسب طریقہ
اختلاف کے نہین ہی پس چاہیے کہ زبان حال و رقال طعن اور تشنیع اور تضلیل و رتقبیح بزرگون سے
باوجود تعارض ادلہ اور تباین طرق اور وجود علما اور فقہا اور عرفا کے اُس جانب دوسری مین
قطع نظر راجح اور مرجوح سے نگاہ رکھے اور سر رشتہ ادب رہا نہ کرے فرد صحبت عافیتست
گرچہ خوش افتادای دل ٭ جانب عشق عزیز است فرو مگذارش ٭ لیکن دف مختلف فیہ ہے

بعضون نے مباح کہا ہو اور بعضون نے مطلق حرام اور بعض نے فرق کیا ہو جلاجل دار اور
اُسکے غیر مین اور صواب باحت اُسکی کا ہی نکاح مین اور بعض نے اعلان اُسکا بدف مستحب
کہا ہو اور شباب کہ بمعنی نَے ہے اور عود کہ اُسکو بربط بھی کہین اُسمین بھی اختلاف ہو اور وہ
کہ قول محدثین کا ہو کہ نہی شارع سے ثابت نہین ہوئی اور کوئی حدیث اس باب مین بہ ثبوت
نہین پہونچی مراد وہ ہوگی کہ نہی اُسکی علی الاطلاق اور تحریم اُسکی لذاتہ ثابت نہین ہوئی جیسے کہ
خمر اور زنا اور اُسکی امثال مین ثابت ہو لیکن تغنی اور اُسکی استماع مین حیثیت اتباع سید الوریٰ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقتفائے اصحاب ور اتباع آنحضرتؐ کہ بطریق تقرب ور تعبد اوپر
اُسکے اجماع کیا ہو خلجان باقی ہے جواب وہ ہو کہ محل ور مقام آنحضرتؐ متعالی اور برتر ہی
اور اور وں کے اوضاع اور مشارب مختلف اوپر بعض کے جانب تورع اور اتقا غالب آئی اور
احتیاط دامن گیر ہوئی اور ذوق وجمعیت عبادات اور طاعات مین حاصل آیا اور اوپر
بعض کے سکر اور مستی نے غلبہ کیا اور ذوق اور شوق اُنکو سماع مین پایا گیا پس مدعا
وہ ہو کہ یہ امر مختلف فیہ ہو اور امر مختلف فیہ مین ایک کو دوسرے پر عیب اور طعن کرنا چاہیے
اور ہر ایک کو اُسکے حال پر چھوڑا چاہیے بیت عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو ۰ نفی حکمت مکن
از بہر دل عامے چند ۰ واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب وصل طعام وشراب ولباس و
نکاح ونوم مین - بروایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آیا ہو کہ کہا نہ ہوا شکم پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ سیری کے ہرگز اور تھے آنحضرتؐ اہل وعیال اپنے مین کہ نہ طلب کرتے تھے
اُنسے کوئی طعام خاص اور شراب جو کھلاتے کھا لیتے اور جو پلاتے پی لیتے اور عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ خوش آتی تھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا مین
تین چیزین رطب - اور نسا - اور طعام پس پایا اُن دو کو اور نہ پایا طعام کو اور تھا نان خورش
آنحضرتؐ سرکہ اور فرماتے تھے نعم الادام الخل یعنی بہتر نان خورش سرکہ ہو اور جاننا چاہیے
کہ یہ ضیق اور قلت معیشت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے اصحاب رضی اللہ عنہم کو
دائمی نہ تھی اور اگر تھی نہ از جہت احتیاج اور افلاس ور نایافت کے تھی بلکہ گاہے بجہت
جود و ایثار اور گاہے بجہت کراہت شبع اور کثرت اکل ور اختیار ریاضت کے تھی اور
اختیار کیا آنحضرتؐ نے فقر کو باوجود امکان حصول توسع اور تبسط کے جیسا کہ حدیث مین
بروایت ابی امامہ آیا ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عرض کیا اوپر
میرے پروردگار میرے نے کہ کردیوے میرے لیے بطحاء مکہ کو طلا مین نے قبول نہ کیا اور
کہا سیر ہون مین ایک دن اور گرسنہ رہون مین ایک دن تا حالت سیری مین شکر کرون

اور حالت گرسنگی مین تضرع اور علما راضی نہین ہین کہ آنحضرت کو فقیر اور محتاج کہین بانزدہ ضرورت وصف کرین اور جو مشہور ہے لوگون مین قول آنحضرت سے کہ الفقر فخری و بہ افتخر یعنی فقر بزرگی میری ہے اور ساتھ اُسکے افتخار کرتا ہون مین ۔ کہا ہے شیخ الاسلام حافظ ابن حجر نے کہ یہ حدیث موضوع ہے فتدبروا اللہ اعلم ف احادیث مین وارد اور مشتہر ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت جوع سنگ اوپر شکم کے باندھا ہے اور صحابہ نے بھی اور مواہب مین لکھتا ہے کہ انکار کیا ہے ابو حاتم بن حبان نے احادیث وضع حجر کو اوپر بطن شریف کے اور کہا ہے کہ یہ احادیث باطل ہین اور تمسک کیا ہے ساتھ حدیث صوم وصال کے وصل در آنحضرت اوپر نوع مخصوص کے اغذیہ سے قصر نفرماتے تھے اور بجہت عادم سلوک راہ تکلف اور بقصد توسع اوپر اُمت کے اور سد راہ رہبانیت کے تناول فرماتے تھے جو کہ عادت اہل بلد کی تھی اور جو کچھ حاضر آتا لحوم اور فواکہ اور خبز اور تمر اور مانند اُسکے سے اور کھایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لحم شات اور کھانا لحم بقر کا بالخصوص معلوم نہین ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہش کرتے تھے لحم کو یعنی بدندان کھاتے تھے استخوان سے اور کھایا ہے آنحضرت نے قدید یعنی گوشت خشک کیا ہوا اور کھایا ہے آنحضرت نے جگر بریان کیا ہوا اور کھایا ہے لحم دجاج کو روایت کیا اُسے بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہم نے اور کھایا ہے لحم حمار وحش کو یعنی گورخر روایت کیا اُسکو شیخین نے اور کھایا ہے گوشت شتر کو سفر اور حضر مین اور کھایا ہے گوشت خرگوش کو اور کھایا ہے دواب بحر کو ۔ روایت کیا اُسکو مسلم نے اور کھائی ہے حضرت نے نان ترکی ہوئی ساتھ روغن اور مسکہ کے اور کھائی نان ساتھ زیت کے اور کھایا ہے آنحضرت نے کدو کو اور دوست رکھا ہے اُسکو اور کھایا ہے سلق بختہ بآرد جو اور کھایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خزیرہ کو اور وہ ایک طعام ہے کہ تیار کیا جاتا ہے آٹے سے اور ہیات عصیدہ کے لیکن رقیق تر اُس سے کذا قال الطبری اور کھایا ہے آنحضرت نے اقط کو کہ اُسکو فارسی مین جغرات کہین ڈالا جاتا ہے طعامون اور آشون مین ۔ اور کھایا ہے رطب اور تمر اور بسر کو دوست رکھتے تھے جذب کو کہ اُسکو جمار بھی کہین اور وہ ایک چیز ہے کہ درخت خرما سے نکلتی ہے کہ اُسکو شحمۃ النخل کہین اور کھایا ہے بنیز کو اور کھایا ہے آنحضرت نے بطیخ ساتھ رطب کے اور ایک روایت مین طبیخ واقع ہوا ہے بتقدیم طا اور تناول فرماتے آنحضرت ؐ فواکہ بلد اپنے کے بوقت تازگی

جمار بضم جیم و تشدید میم ۱۲ معنی خشک ۱۲ جذب بفتح جیم و ذال معجمہ ۱۲ تمر پختہ ۱۲ غورہ خرما یعنی خرمای بسر بضم باء و سکون سین خرمای خشک ۱۲ طا خرمای ۱۲ رطب بضم راء و فتح اقط بفتح الف و کسر قاف ۱۲ ماکہ خرما سے خشک ۱۲ دار و درایک بصورت ۱۲ خزیرہ بفتح خاء معجمہ

اُنکے اور پرہیز کرتے تھے اُس سے اور نہین کھایا حضرتؐ نے سیر اور پیاز خام کو بلکہ منع
فرمایا ہے کہ انکو کھاکر مسجد مین نہ آوے اور مجامع کو بھی اسی پر قیاس کیا ہی اور کراہت
انکی تنزیہی ہے نہ تحریمی وصل طریقہ تناول آنحضرتؐ مین اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کہ تناول فرماتے تھے ساتھ تین انگشت ابہام اور سبابہ اور وسطےٰ کے روایت کیا
اسکو ترمذی نے شمائل مین اور صاحب مواہب حدیث مرسل لایا ہی کہ آنحضرت نے ساتھ پانچ انگشت کے
کھایا ہی اور جمیع بین المحدثین باختلاف احوال و اوقات ہی اور بعد از اکل بہ لعق اصابع او تمجفہ
امر واقع ہوا ہی اور بعض اوقات مین چٹانا اصابع کا اطفال و خدام کو بھی وارد ہی اور تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ نہ کھاتے تھے متکی اور فرماتے تھے کہ مین بندہ ہون بیٹھتا ہون جسطرح کہ بیٹھین بندے
اور کھاتا ہون جسطرح کہ کھاوین بندے الا درصورت عارضہ رخصت ہی اور صاحب مواہب نے
کہا ہی کہ جو ثابت ہوئی کراہت آنکار کی یا ہونا اُسکا خلاف ادب پس مستحب صفت جلوس بین اکل
کے لیے وہ ہی کہ دو زانو پر بیٹھے اور برپشت دونون قدم کے یا استادہ کرے پاے راست کو
اور بیٹھے اوپر پاے چپ کے اور جب رکھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک طعام مین
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے اور اگر بسم اللہ کہے کافی ہے اور حاصل ہوتی ہی سنت اور بعد
طعام کے حمد کرتے تھے خداے عزوجل کی اور صیغے حمد کے متعدد و ماثور ہین اور اس قدر
کافی ہے کہ کہے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین یعنی سب تعریفین ثابت
ہین اللہ کے لیے جسنے کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور گردانا ہمکو مسلمانون سے اور آنحضرت دھوتے تھے
دست مبارک پیش از طعام اور بعد اُسکے اور نہ کھاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام
گرم کو اور نہین کھایا حضرت نے اوپر خوان کے ہرگز اور نہین کھائی نان تنک ولیکن کھایا ہی اوپر
سفرہ کے کہ وہ چرم یا برگ خرما سے تھا اور مواہب مین کتاب ہدی سے نقل کیا ہی کہ بعض اطبا نے
کہا ہی کہ جو کوئی چاہے حفظ صحت بعد از عشا مشی کرے باندازہ سو قدم کے اور خواب نہ کرے عقیب اُسکے
کہ مضر ہی اور نماز پڑھنا پیچھے کھانے کے آسان کرتا ہی ہضم کو وصل بیان شرب آنحضرت مین ولیکن
شرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس تحقیق دوست رکھتے تھے آب شیرین اور سرد کو کہ لاتے تھے
صحابہ رضی اللہ عنہم بیر سقیا سے کہ ایک چشمہ ہی کہ درمیان مدینہ اور اُسکے دو دن کی راہ ہے اور
لاتے ہین کہ آنحضرت عسل کو آب مزج کرتے تھے وقت صباح اور نوش فرماتے تھے اور جب
چند ساعت اوپر اُسکے گذرتین اور جوع پیدا ہوتی جو حاضر ہوتا طعام سے تناول فرماتے اور
دوست رکھتے تھے حضرتؐ لبن کو اور فرماتے تھے کوئی چیز نہین کہ کفایت کرے طعام اور شراب سے
اور کام دونون کا کرے مگر لبن بھی حضرتؐ نے فرمایا ہی تین چیزین اگر کوئی دیوے پھیرنا نہ چاہیے

لبن اور ساده اور دہن اور ایک حدیث مین طیب بجاے دہن واقع ہوا ہی اور احیاناً حضرت نے
تکرع بھی کیا ہی یعنی پانی کے ساتھ پیا ہی انہار وغیرہ سے نہ ساتھ منھ کے مثل چارپایون کے اور
آنحضرت پانی اوپر کھانے کے نہ پیتے تھے کہ مفسد ہی اور جبتک طعام روبانہضام نہ لاوے پانی
پینا نہ چاہیے اور پانی بیٹھ کر پیتے تھے روایت کیا اسکو مسلم نے - الا آب زمزم اور آب وضو اور
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پیتے تھے پانی کو تین دم کے ساتھ اور فرماتے تھے کہ یہ سیراب
سازندہ تر اور گوارندہ تر اور شفا بخشندہ تر ہی اور قدح کو ہر بار دہن مبارک سے جدا کرتے اور دم
لیتے اور دم لینے کو اندر قدح کے منع فرماتے تھے اور جب نزدیک کرتے قدح کو ساتھ منھ کے تسمیہ
فرماتے اور جب جدا کرتے حمد کتے کرتے یہ تین بار اور حدیث مین آیا ہی کہ جب رکھا جاوے مائدہ
پس چاہیے کہ نہ اُٹھے آدمی اور نہ اُٹھاوے اپنا ہاتھ کھانے سے اگرچہ سیر ہووے جب تک کہ
فارغ نہووے قوم کہ یہ بات خجل کرتی ہے اُسکے ہمنشین کو کہ شاید اُسے حاجت باقی رہے وصل
بیان لباس حضرتؐ مین - عادت شریف حضرتؐ کی لباس مین توسع اور ترک تکلف تھا سفر السعادۃ
مین مرقوم ہی کہ لوگ بعد آنحضرت دو فرقے ہوے - بعض نے مبالغہ کیا تزئین اور تجمل مین اور
ثیاب نفیس پہننا اختیار کیا اور اُسکے مقید ہوے اور بعض نے التزام ثیاب خشن اور درشت
اور خسیس اختیار کیا اور اُسکے مقید ہوے اور یہ دونون روش خلاف طریقہ نبوی کے ہین
توسط اور عدم تقیید اور تکلف ہر حال مین محمود ہی اور اگر احیاناً لباس نفیس گران بہا کہ حضرت
کے لیے ملوک عجم اہدی اور ارسال کرتے تھے بارادہ استمالت اُنکی خاطر کے پہنتے تھے لیکن جلد
بدن مبارک سے اُتارتے تھے اور اوپر لوگون کے تقسیم کرتے تھے اور اکثر علما اور عباد لباس
حسن اور جامہ نفیس پہنتے تھے اور نیت اُنکی اسمین صالح تھی جیسا کہ آنحضرتؐ وفود کے لیے
تجمل فرماتے تھے اور جمعہ اور اعیاد کے لیے بھی لباس جدا بناتے تھے وصل دستار مبارک
مین - نہ تھا عمامہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت بڑا اور بھاری کہ اُس سے سر مبارک پر
بار ہوتا اور نہ صغیر کہ قاصر ہوتا وقایہ سر کو حر اور برد سے اور آیا ہی کہ چودہ گز سے زیادہ نہ تھا اور
کبھی سات گز ہوتا اور دراع شرعی ایک ہاتھ سے سر انگشت میانہ سے بند مرفق تک صحیح مسلم مین
حدیث عمر بن حریث سے آیا ہی کہا دیکھا مین نے آنحضرت کو اوپر منبر کے اور تھا اوپر سر مبارک کے
عمامہ سیاہ کہ رہا کیے تھے طرف اُسکے درمیان دونون شانون اپنے کے اور صاحب مواہب
ابن ارقم سے نقل کرتا ہی کہ کہا ہی یہ آستینین فراخ دراز مانند اخراج کے اور عمائم مثل ابراج حادث
ہین نہین پہنا اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور نہ کسی ایک نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے
اور مخالف ہی سنت کے اور عنبس خیلا سے اور داخل ہر تقدیر کے وہ جو واقع ہوا ہی حرمت اور

کراہت سے اسبال اور تطویل سے ازار اور اسکے غیر مین مقید بقصد خیلا اور تکبر اور تزئین کے ہی
اور جو اس مین قصد نہووے جیسا کہ دفع برد یا اور عارضہ کے ہو داخل اس حکم مین نہووے
اور جاننا چاہیے ازار اس جگہ کہ مذکور ہی بمعنی تہ بند کے ہی لیکن وہ ازار کہ عرف عجم مین ہی اور
عرب اسکو سراویل کہتے ہین اختلاف ہی کہ آنحضرت نے اسکو پہنا ہی یا نہین اور روایت کیا گیا ہی کہ
پہنتے تھے آنحضرت سراویل کو اور پہنتے تھے صحابہ حضرت کے زمانہ مین واللہ اعلم اور تھا
محبوب ترین ثیاب حضرت ؐ کے نزدیک قمیص اگرچہ ازار اور ردا بھی پہنتے تھے لیکن پیراہن کو
بہت دوست رکھتے تھے اور تھا طول ردا حضرت کا چار گز اور عرض اسکا دو گز اور ایک شبر
اور پہنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبہ رومیہ تنگ آستین چنانچہ وقت وضو کے
دستہائے مبارک آستین سے نکالکر اور جبہ کو اوپر کتفین اور پشت کے ڈالتے پس ہاتھ دھوتے
اور یہ حالت سفر مین تھا اور سفر مین جامہ تنگ پہنتے تھے اور صاحب مواہب نے نودی سے
نقل کیا ہی کہ اختلاف ہی علما کا ثیاب معصفر مین پس اباحت کیا ہی ایک جماعت علما اور صحابہ
اور تابعین اور من بعدہم نے اور امام اعظمؒ اور شافعیؒ اور مالکؒ قائل ہین ساتھ اسکے ولیکن کہا ہی
امام مالک نے کہ لبس غیر معصفر افضل ہی اور ایک روایت مین تجویز کیا ہی لبس اسکا بیوت اور
سرا ؤن مین اور مکروہ رکھا ہی محافل اور اسواق مین اور ایک جماعت نے کہا ہی کہ مکروہ ہی
بکراہت تنزیہی اور مذہب حنفیہ مین بھی اقوال ہین صحیح وہ ہی کہ مکروہ ہی بکراہت تحریمی
اور جائز ہے نماز ساتھ اسکے بکراہت پس معلوم ہوا کہ جامہ معصفر اور مزعفر دونون منہی عنہ
ہین ولیکن تطلس کی عبارت ہی ڈھانکنے سر سے ساتھ چادر اور مانند اسکے اور ڈالتے دونون
طرف اسکے اوپر کتفین کے پس کہا ہی ابن قیم جوزی نے کہ وہ مکروہ ہی منقول نہین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور حدیث بیہقی کی شعب الایمان مین
حدیث سہل بن سعد ساعدی اور ابن سعد طبقات مین حدیث انس سے۔ اور سعد بن
منصور سنن مین یہ سب احادیث کرتی ہین قول ابن قیم جوزی کو وصل اور لباس آنحضرت سے
خاتم تھی کہ پہنتے اسکو صحیحین مین بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما آیا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کیا خاتم کو نقرہ سے اور رہتی تھی وہ خاتم دست مبارک مین اور بعد آنحضرت کے ابو بکر
رضی اللہ عنہ مین اور بعد انکے دست عمر رضی اللہ عنہ مین اور بعد انکے دست عثمان رضی اللہ
عنہ مین تا آنکہ گر پڑی بیر اریس مین کہ نام ایک چاہ کا ہی جانب مسجد قبا مین اور پہننا خاتم حدید
اور صفر اور نحاس کا مکروہ ہی دلیکن خاتم ذہب پس صحیحین مین روایت براء بن عازب اور ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے آیا ہی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاتم ذہب کو اور تختم بخاتم

عقیق پس بروایت انس آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تختم کرو بخاتم عقیق اور یہ یمنی اسے فراز تر ہی بزینت اور نقش نگین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد رسول اللہ ﷺ تھا سطر اول مین محمدؐ اور ثانی مین رسولؐ اور ثالث مین اللہ یونہین کہا ہی صاحب مواہب نے اور لبس دو خاتم یا زیادہ مین کراہت ہی خصوصاً کہ فضہ ہووے اور صاحب مواہب بھی کہتا ہے کہ عبارت سے کراہت ظاہر ہوتی ہے نہ حرمت اور اصل مین لبس خاتم مین بھی اختلاف ہی بہتون نے اہل علم سے مباح رکھا ہی بے کراہت اور بعض نے مکروہ رکھا ہی اگر بقصد زینت ہووے اور بعض مکروہ رکھین مگر صاحب سلطنت اور خداوند حکم کو اور حدیث مین بھی ایسا ہی آیا ہی وصل بیان نعل شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نعل اُسے کہین کہ ڈھانپے ساتھ اُسکے قدم کو اور اگر ڈھانپا جاوے ساتھ اُسکے شتالنگ موزہ ہی والا نعل۔ صحیح بخاری مین بروایت انس آیا ہی کہ تھین نعلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبال اور قبال زمام نعل ہی اور وہ ایک دوال ہے کہ ہوتا ہی درمیان دو انگشت کے اور ترمذی شمائل مین روایت ابن عباس رضؓ سے لایا ہی کہ دو قبال تھے کہ دونون تھے شراک اُنکے اور بعض نے علماء حدیث کے تمثال نعل شریف کو تالیف علیحدہ مین بیان کیا ہی اور فضل و نفع اور برکت اُسکی بہت لکھی ہے اور مواہب مین تجربہ اُسکا دفع وجع کے لیے ساتھ رکھنے اُس تمثال کے موضع وجع مین اور حصول امان کے لیے یعنی بغات اور غلبۂ عدات سے اور حرز بر شیطان مارد اور شر حاسد سے اور تیسیر طلق اوپر عورت کے ذکر کیا ہی اور قصائد اُنکی مدح اور بیان فضائل مین انشا کیے ہین وصل بیان فراش مین۔ اور فراش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیحین مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہی کہ کہا تھا فراش رسول خدا کہ خواب فرماتے تھے اوپر اُسکے ایک چرم محشو بپوست درخت خرما اور تھا کوفتہ اور کہا ہی کہ لیٹتے تھے آنحضرت اوپر حصیر کے اور نہ تھا اوپر بدن مبارک کے سوائے ازار کے اور نشان پڑ گئے تھے حصیر کے پہلو مین اور آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ یہ ایک قوم ہی کہ دیے گئے شتاب اُنکو طیبات اُنکے دنیا مین اور ہم وہ قوم ہین کہ دیر رکھے گئے طیبات ہمارے آخرت مین وصل بیان نکند اور جمع آنحضرت مین ابن سعد نے طاؤس اور مجاہد سے نقل کیا ہی کہ دیے گئے تھے آنحضرت قوت چالیس مرد کی جماع مین اور کہا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تزوج کرو اسلیے کہ افضل اس امت کا وہ کوئی ہے کہ زیادہ ہین نساء اُسکی اشارت ہی ساتھ ذات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا عام ہووے۔ بروایت انس آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تفضیل دیا گیا مین

اوپر لوگون کے ساتھ چار خصلت کے سماحت اور شجاعت اور کثرت جماع اور شدت بطش کے
براہ ابطرائی پس معلوم ہوا کہ قوت مباشرت نسار کمال انسان سے ہے اور تھین نوح علیہ السلام
کی ننانوے ازواج پس دوست رکھا ایک اور عورت کو تا سو پوری ہوئین اور سلیمان بن داؤد
علیہما السلام طواف کرتے تھے اوپر نوتے نسار کے اور قوت جماعی کہ آنحضرت کو تھی داخل معجزہ ہے
کہ طواف کرتے تھے ایک سب مین سب ازواج مطہرات کے اوپر کہ گیارہ یا نو تھین علی قدر الاختلاف الروایات
اور یہان سے کوئی توہم تفضیلت سلیمان علیہ السلام کا اوپر آنحضرت ؐ کے نہ کرے اسلیے کہ سلیمان
علیہ السلام نبی ملک تھے اور دیا گیا تھا انکو ملک کہ نہین دیا گیا بعد انکے کسی کو اور یہ کثرت نسار
انکو منجملہ اسکے تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت اور عبودیت اور فقر اختیار
فرمایا اور فوائد اور منافع نکاح اور جماع کے بہت ہین عمدہ انکا وجود تناسل و رلقار اور دوام
نوع انسان جس مدت تک کہ خدا نے چاہا ہے اور قضائے حاجت اور نیل لذت اور ذوق
مباشرت اور منافع نکاح سے غض بصر اور دفع احتقان منی کا ساتھ استفراغ اسکے اور
حفظ صحت اور دفع مضار کہ حاصل ہوتے ہین احتقان سے اور فوائد نکاح سے زیادہ تکلیف
اوپر قیام حقوق نسار کے اور صبر انکی ایذا اور کج خلقی کے اوپر اور مذہب حنفی مین مطلق
تزوج افضل ہے تجرد سے وصل نوم آنحضرت ؐ مین - نوم آنحضرت ؐ اوپر قدر اعتدال کے تھا
اور نہ فرماتے تھے نوم فوق قدر محتاج الیہ کے اور منع نہ کرتے تھے نفس کو قدر محتاج الیہ سے
اور رات مین کبھی خواب فرماتے اور بعد ازان بیدار ہوتے اور مسواک کرتے اور وضو اور
نماز ادا کرتے اور پھر خواب مین جاتے اور بیدار ہوتے اور وضو اور نماز ادا فرماتے چند بار
شب مین ایسا ہی کرتے اور خواب اوپر پہلوے ایمن کے فرماتے تھے اور احیار العلوم مین
لکھا ہے کہ نوم چار نوع پر ہے نوم اوپر ظہر کے عبرت پذیرون کے لیے کہ نظر کرتے ہین
آسمان اور کواکب مین اور فکر کرتے ہین آیات اسکی مین اور نوم اوپر یمین کے متعبدون لیے واسطے
بیدار ہونے والون کے لیے واسطے نماز شب کے اور نوم اوپر یسار کے راحت خفتیار
کرنے والون کے لیے ساتھ ہضم طعام کے اور نوم اوپر منھ کے یعنی اوندھا ہونا انکون مجنون
اور بیخبرون کے لیے قسم تیسری ہی ذکر وقائع سنوات ہجرت مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ابتدا سے تا مبادی مرض اور وفات تک جاننا چاہیے کہ بالاتفاق مدت آنحضرت ؐ مدینہ مین
دس برس تھی اور علمار سیر نے وقائع ان دس سال کے کہ ہر سال مین وقوع پائے ہین ہر
جدا جدا ذکر کیا ہے اول وقائع بعد از قدوم شریف تاسیس مسجد قبا ہے کہ آنحضرت ؐ نے بدست
مبارک اپنی کے اور خلفانے سنگ رکھے ہین ثانی وقائع سنہ اولی سے اسلام عبداللہ بن سلام کا

کہ احبار یہود اور اولاد یوسف علیہ السلام سے تھا اور ثالث وقائع سنہ اولی سے پہونچنا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا زید بن حارثہ اور ابو رافع کو کہ مولی آنسرور تھا کہ مین ساتھ پانچسو درہم او دو شتر کے تا فاطمہ
رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم اور سودہ بنت زمعہ اور اُسکی مان ام ایمن کو مدینہ مین لاوین پس اس
جماعت کو لائے اور عبد اللہ بن ابی بکر رض بھی عیال پدر اپنی کو اُٹھا کر ہمراہ اُنکے مدینہ مین لائے
رابع وقائع اسی سال سے بنا مسجد عظیم مدینہ ہے اور زمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
علامت محراب کہ اب مساجد مین متعارف ہے نہ تھی ابتدا اُسکی وقت عمر بن عبد العزیز سے ہے
کہ ولید بن عبد الملک کی طرف سے امیر مدینہ تھا اور تعمیر مسجد شریف کرتا تھا اور صاحب مواہب
کہتا ہے کہ مسجد مین ایک موضع مظلل تھا کہ وہان پناہ پکڑتے تھے اور جا بود باش اپنی کرتے تھے
وہ مساکین کہ خانمان نہ رکھتے تھے اور اُسکو صفہ کہتے تھے اور اہل اُسکے کو اصحاب صفہ اور صحیح بخاری مین
بروایت ابی ہریرہ رض وہ ستر تن تھے کہ نہ تھی اوپر کسی ایک کے اُنمین سے ردا الا ازار گلیم باندھا
اوپر گردن اپنی کے بعضون کو تا نصف ساق اور بعض کو تا کعبین پہونچتی تھی اور گاہے اہل صفہ
چارسو تک پہونچتے تھے اور کبھی کم ہو جاتے تھے اور گاہے بیشتر اور وقائع اسی سال سے تشریع
اذان ہے اور ذکر اُسکا باب عبادات مین بہ تفصیل گذرا ہے حاجت اعادہ کی نہین ہے اور بعض نے
اُسکو وقائع سنہ ثانیہ سے رکھا ہے واللہ اعلم اور وقائع سنہ اولی ہجرت سے اسلام سلمان فارسی کا ہے
کہ اصل اُسکی فارس ہرمز سے ہے اور بعض نے اصفہان سے کہا ہے اور وقائع اسی سال سے ہے
باندھنا عقد مواخات کا درمیان مہاجرین اور انصار کے کہ تھے وہ ہر طائفہ سے پینتالیس اور
ایک قول مین پچاس مہاجرین سے اور پچاس انصار سے اور یہ عقد مواخات پیش از نزول
اس آیہ کے تھا و اُولے الارحام الخ اور بعد اُسکے منسوخ ہوا اور وقائع اسی سال سے ہے زیادتی
نماز حضر مین اور سخن کرنا گرگ کا ساتھ شبان کے اور وقائع سنہ اولی سے ہے امر کرنا آنحضرت صلعم کا
صحابہ رض کو ساتھ صوم یوم عاشورہ کے اور وقائع اسی سال سے ہے وفات براء بن معرور کی اور وہ
نقبی انصار سے ہے خزرجی سلمی اور موت اسعد بن زرارہ بھی اسی سال مین ہوئی ہے اور بھی اسی
سال مین کلثوم بن الہدم نے کہ انصار سے ہے اور عثمان بن مظعون نے کہ مہاجرین سے ہے وفات
پائی ذکر وقائع سال دوم اور منجملہ وقائع سال دوم تحویل قبلہ ہے اور نکاح فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا کا ساتھ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے اور ولادت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بقول اصح پانچ
برس سے پہلے نبوت سے ہے اور شہر تزویج مین اختلاف ہے بعض کے نزدیک رمضان اور بقول
بعض رجب اور بقول بعض صفر اور بقول بعض بعد از غزوہ احد کذا فی جامع الاصول اور سن شریف
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وقت تزویج مین بعض کے نزدیک سولہ برس کا اور بقول بعض اٹھارہ برس

اور بقول بعض پندرہ برس اور تھے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اکیس [۲۱] برس پانچ مہینے کے اور حدیث مین آیا ہی کہ رنگ روی مبارک حضرت فاطمہ رضی کا بسبب اکثر نشست روبروے آتش اور پکانے روٹی اور جاروب خانہ اور طحن جو کے متغیر ہوا تھا اور دست مبارک متاثر اور جامہ مغبر چنانچہ علی مرتضیٰ رض ایک مرتبہ بطلب خادم پیش آنحضرت تشریف لیگئے پس آنحضرت نے فرمایا مین تمکو بہ از خادم ایک چیز تعلیم کرتا ہون کہ جسوقت سونے لگو تینتیس [۳۳] بار سبحان اللہ اور تینتیس [۳۳] بار الحمد للہ اور چونتیس [۳۴] بار اللہ اکبر کہو علی مرتضیٰ رض کہتے ہین کہ ہرگز اس ورد کو ترک نہین کیا مین نے اور نہ شب صفین مین ۔ اور وقائع سنہ دوم سے فرضیت ماہ رمضان اور نماز عید اور صدقہ فطر کی ہے بعد از تمادی اٹھارہ مہینے کے قدوم آنحضرت ﷺ سے مدینہ مین اور بھی اسی سنہ مین امر بجہاد و قتال واقع ہوا اور اذن کیا گیا ساتھ اسکے اور مجموع غزوات آنحضرت کہ خود بہ نفس نفیس باہر آئے ہین بقول صاحب مواہب ستائیس [۲۷] تھین اور صاحب روضۃ الاحباب کے نزدیک ایک قول مین اکیس [۲۱] اور قول دوسرے مین چوبیس [۲۴] نقل کی ہین اور صحیح بخاری مین زید بن ارقم سے روایت کیا ہی ۔ بدر اور احد اور احزاب اور بنو قریظہ اور بنو المصطلق اور خیبر اور فتح مکہ اور حنین اور طائف اور عدد سرایا کا سینتالیس [۴۷] تھا اور بعض نے چھپن [۵۶] کہا ہی اور صحیح بخاری مین بروایت ابن اسحٰق اول غزوۂ آنحضرت ابوا بعد ازان بواط بعد ازان عشیرہ اور روایت کیا ہی احمد اور ترمذی نے ابن عباس رض سے کہ رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاہ تھا اور لوا سفید اور بروایت ابن عدی مکتوب تھا اسمین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بھی شہر ربیع الاول سنہ دوم مین اوپر راس تیرہ مہینے کے ہجرت سے غزوۂ بواط واقع ہوئی اور بعد ازان غزوۂ عشیرہ اور روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ مین مذکور ہی کہ اسی سفر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مکنی کیا ساتھ ابو تراب رض کے اور مشہور بروایت بخاری اور مسلم سے سہل بن سعدی سے اور طرح پر ہی اور بھی اسی سال مین کرز بن جابر فہری اوپر شتران مدینہ کے کہ چراگاہ مین تھے اور وہان شتر آنحضرت ﷺ کے بھی تھے آیا اور ہانک لیگیا اور بھی اسی سال مین سریۂ عبد اللہ بن جحش نے کہ پسر عمۂ آنحضرت ﷺ اور بھائی ام المومنین زینب رض بنت جحش کا تھا وقوع پایا اور اعظم وقائع کا سال دوم مین ہجرت سے واقعہ غزوۂ بدر کبریٰ اور بدر عظمیٰ سے ہین وصل اور جب لشکر اسلام جمع آیا آنحضرت ﷺ نے تسویہ صفوف کیا اور فرمایا کہ جبتک مین نہ کہون حملہ اوپر اعدا کے نہ کرو پس اول وہ کہ لشکر کفار سے باہر آئے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ تھے اور مبارز طلب کیے اور لشکر اسلام سے بھی تین شخص نکلے عوف اور معاذ بیٹے حارث کے اور عبد اللہ بن رواحہ کفار نے پوچھا تم کون لوگ ہو کہا ہم ایک قوم مین

انصار سے کہا ہمکو ساتھ تمہارے کچھ کام نہین ہم ابناے اعمام اپنون کو طلب کرتے ہین اور
معوذ اور معاذ دونون بھائی تھے بیٹے عفرا کے کہ ڈھونڈھتے تھے ابوجہل کو جب دیکھا اُسکو
مانند دو چراغ کے اپنی جگہ سے کودے اور اُسکو ساتھ ضرب شمشیر کے مارا اور ڈالا اور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الحمد للہ الذی نصر عبدہ واعز دینہ یعنی جمیع
ستایش اُس خدا کو جسنے فتح مند کیا اپنے بندے کو اور غالب کیا اپنے دین کو اور فرمایا
مات فرعون ہذہ الامۃ یعنی اور مرا فرعون اس امت کا اور ایک روایت مین آیا ہے
کہ سجدہ شکر بجالائے اور اسی جگہ سے ہے کہ بعضے فقہا قائل ہوے ہین ساتھ استحباب سجدہ شکر کے
بحدوث نعمت متجددہ اور رفع بلیہ مندفعہ کے اور کہا خطابی نے کہ شدت اجتہاد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس جنگ مین اور شفقت اُنکی دعا مین اُس جہت سے تھی کہ دیکھا
مسلمان غوض کرتے تھے غمرات موت مین اور ملائکہ کھڑے ہین قتال مین چاہا کہ آپ بھی
اجتہاد کرین جہاد مین اور جہاد اوپر دو نوع کے ہے ایک جہاد بالسیف اور ایک جہاد بدعا
اور آیا ہے جسوقت کہ ملتقی ہوئین دونون جماعت لی آنحضرت ؐ نے ایک سنگریزون سے اور ڈالا
اُسکو اُنکے مونہون پر اور کہا شاہت الوجوہ یعنی زشت اور خراب ہووے منہ پس باقی نہ رہا کوئی
مشرک مگر وہ کہ آئی آنکھون اور ناک اُنکی مین کچھ اُن سنگریزون سے اور منہ بانہزام رکھا وصل
اور اعظم فضائل اور خصائص غزوہ بدر سے حضور ملائکہ اور قتال اُنکا ساتھ مشرکین کے کہ اور غزوہ
مین نہین واقع ہوا اور تفسیر قول سبحانہ ویوم حنین مین لائے ہین کہ اختلاف ہے اُسمین کہ روز
حنین مین قتال کیا ملائکہ نے یا نہین اور اس جگہ دونون قول ہین قول جمہور وہ ہے کہ نہین کیا
ولیکن رد کرتی ہے اس قول کو حدیث مسلم اپنی صحیح مین سعد بن ابی وقاص سے کہ دیکھا
جانب یمین اور شمال رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روز احد دو مرد کو کہ تھے اوپر اُنکے
ثیاب سفید کہ نہین دیکھا مین نے اُنکو ہرگز اس سے پہلے اور نہ پیچھے اس سے یعنی جبرئیل
اور میکائیل علیہما السلام کو اور قتال کرتے تھے اشد قتال اور مواہب مین ربیع بن انس سے
لائے ہین کہ کہا مدد کی حق تعالی نے مسلمانون کو ساتھ ہزار کے پھر ہوے تین ہزار پھر ہوے
پانچ ہزار اور کہا ہے کہ پہچانے جاتے تھے کشتگان ملائکہ ساتھ آثار سیاہ کے اعناق اور بنان
مین اور عدد مقتولون بدر کے کفار سے ستر تن تھے اور ستر اور اسیر ہوے اور مسلمانون سے
چودہ مرد بدرجہ شہادت پہونچے چھ مہاجرین اور آٹھ انصار سے چھ خزرج اور دو اوس سے
وصل بیان ثبوت سماع اور علم و شعور موتی مین حدیث صحیح مسلم اور حدیث صحیح
متفق علیہ مین آیا ہے کہ میت سنتا ہے آواز کو وقت نعال مردم بوقت مراجعت اُنکے دفن سے

اور شیخ ابن الہمام نے شرح ہدایہ مین کہا ہی کہ اکثر مشائخ حنفیہ اوپر اسکے ہین کہ میت نہین سنتی ہے اور جواب دیا ہی حدیث مسلم سے کہ ناطق بسماع میت ہی قرع نعال مردم کو ساتھ اسکے کہ یہ مخصوص ہے بوقت رکھنے کے قبر مین مقدمۂ سوال کے لیے اور یہ تخصیص خلاف ظاہر کے ہی اور کوئی دلیل اوپر اسکے نہین اور ظاہر حدیث کا وہ ہی کہ یہ حالت حاصل ہی میت کو قبر مین اور زندہ کرنا میت کو بوقت سوال ہی اور آگے اس سے زندہ کرنا مقدمۂ سوال کے لیے کیا معنی رکھّے اور جواب دیا ہی حدیث مسلم سے کہ نص ہی اوپر خلاف مذہب انکے - گاہے ساتھ اسکے کہ یہ مخصوص ہے بآنحضرت اور معجزہ ہی جیسا کہ بروایت قتادہ لائے ہین کہ کہا حق تعالی نے زندہ کیا انکو تا سنوا دی اور نہین یہ سخن پیغمبر زیادت توبیخ اور حسرت اور ندامت کے لیے اور پوشیدہ نہ رہے کہ حمل اوپر اسکے مجرد احتمال و رتاویل ہی حمل اسپر نہ کرنا چاہیے جبتک کہ تمام ہووے دلیل اوپر استحالہ سماع کے اور پروردگار عزوجل قادر ہی اوپر اسکے اور ہیبت جو واسطے ادراک کے لیے عادی ہے بدون اسکے بھی ہوسکتا ہی اور قوی ترین شبہات اور منکرین ہونے کا یہ دو آیتین ہین انک لا تسمع الموتی یعنی بدرستی تو اے محمد نہین سنوا سکتا مردون کو وما انت بمسمع من فی القبور یعنی نہین تو سنوانے والا انکا جو قبرون مین ہین اور معنی آیت کے وہ ہین کہ تو نہین سنوا سکتا بلکہ خدا سنواتا ہی اور مراد بموتی اور من فی القبور سے کافر ہین اور مراد ساتھ عدم اسماع کے عدم اجابت حق کو ساتھ اس دلیل کے کہ یہ دونون آیتین نازل ہوئی ہین دعوت کفار مین طرف ایمان کے اور نہ قبول کرنا انکا حق کو - یا مراد بموتی ومن فی القبور آیا ہے اور ساتھ قبور کے اجساد انکے کہ اسمین دلہاے مردہ پڑے ہین اور حاصل کلام اخبار اور آثار سماع موتی اور علم و شعور مین بہت ہین اور کوئی دلیل قاطع اوپر خلاف اسکے ساتھ ثبوت کے نہین ملی اور کلام اس مقام مین شرح مشکوۃ شیخ مین باستیفا مذکور ہی چونکہ منظور بیان اب اختصار ہر جگہ ہی اسلیے زیادہ تحقیق نہین کیجاتی ہے وصل بیان اسیران بدر مین - مروی ہی کہ جب اسیران بدر کو غل گردن اور زنجیر پانون مین آنحضرت ؐ پاس لائے فرمایا کہ یہ نہین چاہتے کہ مسلمان ہووین اور بہشت مین آوین ولیکن حق تعالی بزور بستہ اپنی درگاہ مین لاتا ہی اور بہشت مین داخل کرتا ہی اور ایسا ہی ہے حکم تکالیف شرعیہ کا کہ حق تعالی نے اپنے بندون کو تکلیف کی ہے اور مفید اسکے ساتھ کرکے اپنی درگاہ مین لاتا ہی اور بہشت مین داخل کرتا ہی اور اسلام حضرت عباس بن عبد المطلب مین خلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ یہ قائم الاسلام تھے لیکن پوشیدہ رکھتے تھے اور بعض کہتے ہین روز بدر اسلام لائے اور بعض نے کہا ہی کہ پیش از فتح خیبر اسلام لائے تھے او مخفی رکھتے تھے

بروز فتح مکہ ظاہر کیا اور قصہ اسیران بدر کا غرائب قصص سے ہے کہ جب لائے گئے اسیران بدر پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت نے اُنکے باب مارنے اور فدیہ مین ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشورہ فرمایا کہ فدیہ لیکر زندہ رکھنا چاہیے شاید کہ خدائے تعالے اُنکو توفیق اسلام عطا فرما دے - اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مارنا چاہیے گردن انکی کہ یہ ائمۂ کفر ہین اور پیشوا کافرون کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقول صدیق ؓ عمل فرمایا اور جب فارغ ہوئے آنحضرت اس قضیہ سے آخر رمضان اور اول روز مین شعبان سے بھیجا زید بن حارثہ کو مدینہ مین واسطے بشارت فتح کے اور پہونچا وہ وقت ضحی مین اُسوقت کہ فارغ ہوئے تھے دفن رقیہ بنت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے و ہذا ہو الصحیح و فضل احادیث فضل اہل بدر مین بہت واقع ہوئی ہین ایک اُنمین سے یہ حدیث ہے کہ اُسکا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالی مطلع ہوا اوپر اہل بدر کے پس کہا کرو تم جو چاہو پس تحقیق بخشا مین نے تمکو اور ایک روایت مین پس تحقیق واجب ہوئی تمھارے لیے جنت اور اس جگہ ایک حکایت غریب ہے کہ عامۂ ناس مین شہرت رکھتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جبال بدر مین ایک موضع ہے کہ سُنی جاتی ہے اُس موضع سے آواز مثل آواز نقارہ کے کہ بادشاہون کے ہان وقت فتح اور نصرت کی علامت ہے اور کہتے ہین کہ یہ نشان ہے کہ حق تعالی نے اُس وادی مین فتح اور نصرت مومنون کا کہ فتح مبین اور نصر عزیز واقع ہوئی ہے علامت چھوڑی ہے اور شیخ قدس سرہ العزیز فرماتے ہین کہ مین جب اُس مقام شریف بزیارت عرصۂ بدر کہ مقام فتح اور نصرت مومنون کا ہے پہونچا مشاہدہ اُس جنگ اور حضور سید انام اور صحابہ کرام کا خیال آیا اور ارادہ دیکھنے اُس موضع اور سُننے آواز کا کہ مشہور ہے دل مین آیا جماعہ اہل اُس وادی سے کہ وہان کھڑے تھے حقیقت حال پوچھی کہا البتہ کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہین اور یہی وقائع سال دوم سے سریہ بن عدی بن خرشہ ہے کہ بھیجا ہے اُسکو آنحضرت ؐ نے اوپر عصماء یہودیہ بنت مروان زوجہ یزید بن زید خطمی یہودی کے تا قتل کرے اُسکو اور تھی وہ ملعونہ ایک زن بحیا معارف زنان یہود سے سلیط اللسان کہ ہمیشہ عیب کرتی تھی اسلام اور اہل اسلام کو اور ہجو کرتی تھی اور ایذا دیتی تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اسی سال مین غزوہ قرقرۃ الکدر کہ نام ایک موضع کا ہے واقع ہوا اور قرقرہ بفتح قافین نام زمین ملساء مطمئنہ کا ہے اور کدر بضم کاف اور سکون دال مہملہ ایک نوع ہے طیر سے کہ اُسکے رنگ مین ایک تیرگی ہے اور بعض نے اس غزوہ کو سال سوم مین رکھا ہے - بعد ازان غزوۂ قینقاع اور وہ ایک بطن ہے یہود مدینہ سے کہ فام آنمین شجاعت اور صبر تھا اور یہ غزوہ نصف شوال مین اوپر اس بیس مہینے کے ہجرت سے بعد واقعۂ بدر کے ہوا تھا اور بھی

اسی سال عبد الضحیٰ مین امیہ بن الصلت شاعر کہ جاہلیت مین باعساس فضائل کے اپنے ہواے
نبوت اور رسالت سر مین رکھتا تھا اور جب خبر ظہور نبوت آنحضرت کی سنی لعلت حسد اور سابقہ
شقاوت ازلی کے گرفتار نکال کفران کا ہوا بعد ازان پانچوین ذوالحجہ مین اور محمد بن اسحق نے
کہا صفر مین غزوہ سویق واقع ہوئی وقائع سال سوم از ہجرت اس سال مین غزوہ غطفان
اور اسکو غزوہ امر بفتح ہمزہ اور میم کے بھی کہین اور حاکم نے غزوہ انمار بفتح ہمزہ اور سکون نون
نام کیا اور وہ ناحیہ نجد مین بارھوین شب مین کہ گذری تھی ربیع الاول مین واقع ہوئی
اور ایک وقائع سنہ ثالثہ ہجرت سے قصہ قتل کعب بن اشرف یہودی کا ہے کہ چودھوین شب مین
ربیع الاول سے واقع ہوا اور اسکو مواہب مین سریہ محمد بن مسلمہ نام کیا ہے اور بھی اسی سال مین
غزوہ نجران تھی اور اس غزوہ کو غزوہ بنی سلیم بھی کہتے ہین ناحیہ فرع سے بفتح الفاء والراء
اور بھی اسی سال مین سریہ قردہ بفتح قاف وراء اور بعض نے بکسر قاف اور سکون راء بھی کہا ہے
نام ایک آب کا ہے آبون نجد سے وقوع پایا اور بھی اسی سال مین بعد از قتل کعب بن الاشرف
قتل ابو رافع تاجر حجاز کا تھا اور روضۃ الاحباب مین کہتا ہے کہ بقولے قتل اُسکا سال چہارم مین ہے
اور بقولے سال پنجم مین اور بقولے سال ششم مین واقع ہوا ہے اور اسی سال نصف شہر رمضان
مین سبط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و فلذۂ بتول ریحان مشموم اور امام مسموم نور دیدہ مصطفیٰؐ
امام حسنؑ مجتبیٰ متولد ہوے اور احوال اس اہلبیت طہارت کا مفصل محل اُسکے مین مسطور ہوگا
انشاء اللہ تعالےٰ اور بھی اسی سال مین ام کلثوم کو بعد از وفات اُنکی ہمشیرہ کے کہ رقیہ تھی
اور غزوۂ بدر مین وفات پائی تھی ساتھ عثمانؓ بن عفان کے تزوج فرمایا اور اسی سال مین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ دختر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور زینب
بنت خزیمہ کو عقد نکاح اپنے مین لائے اور تفصیل اس احوال کی اُسکے مین مذکور ہوتی ہے
انشاء اللہ تعالیٰ اور بھی اسی سال مین غزوہ احد واقع ہوئی شوال مین گیارھوین شب
یا ساتوین شب کہ گذری تھی اُس سے اور بعض نے نصف شوال مین کہا ہے اور منقول
مالک سے وہ ہے کہ بعد ایک سال کے بدر سے اور بھی اُنھین سے منقول ہے کہ اوپر اس
اکتیسؐ شہر کے ہجرت سے اور اعداد اور افراد لشکر کے ہزار سر و تھے اور ایک روایت مین
نو سو اور سعدین یعنی سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ دونون زرہ پہنے ہوے آگے آگے
آنحضرتؐ کے جاتے تھے وصل جب لشکر اسلام احد مین پہونچا جانبین نے صف باندھی
مسلمانون نے بیچ احد مین اور اُن شور بختون نے شورستان مین کہ وہان ہے اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود صفوف صحابہ کو درست فرماتے تھے اور ایسا کیا کہ احد پیٹھ پیچھے اور

مدینہ مقابل منھ کے آیا اور مشرکون نے بھی اپنی صفین آراستہ کین خالد بن ولید کو میمنہ مین اور عکرمہ بن ابی جہل کو اوپر میسرہ کے اور ابوسفیان کو قلب مین متعین کیا اور صفوان بن امیہ کو اور ایک روایت مین عمرو بن العاص کو ساتھ اتباع کے برابر رخنہ کوہ کے رکھا اور عبداللہ بن ربیعہ کو اوپر تیراندازون کے امیر کیا اور لوا طلحہ بن عثمان کو دیا القصہ مسلمان اوپر لشکر کفار نا ہنجار کے غالب آئے اور کفار نے منھہ بہزیمت رکھا فتح اور نصرت بجانب اسلام ہزیمت وخیبت بجانب کفار کار مقرر ہوئی اور غرائب روایات سے ہے کہ معارج النبوۃ مین لایا ہے کہ آواز شیطان کی کہ بقتل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ندا کرتا تھا مدینہ مین پہونچی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو آواز سنی باہر دوڑین اور روتی تھین اور ایسی ہی زنان ہاشمیہ بھی روتی تھین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رضی اللہ عنہا پیچھے سُننے اس آواز کے مدینہ سے اُحد مین تشریف لے گئین جیسا کہ ذکر شریف اُنکے مین اُس جگہ آویگا اور نہ حاضر ہونا عثمانؓ کا روز احد جیسا کہ صحیح بخاری مین آیا ہے اور غائب رہنا اُنکا جنگ بدر ستی اور حاضر نہونا اور تخلف بیعۃ الرضوان سے کہ سائل نے ابن عمر سے سوال کیا تھا۔ پس کہا ابن عمر نے آیا خبر دون مین اور بیان کرون تجھسے وہ جو پوچھا تو نے صحابہ اُسوقت مین چار قسم ہوے ایک جماعت نے جنگ کی اور شہید ہوے اور ایک گروہ بھاگ کر زدایا اور شعاب جبل مین مختفی ہوے اور بعض نے شہر مین جاکر قرار پکڑا اور عثمانؓ بن عفان ازانجملہ تھے اور بعد ازا تمام معاملہ اور مقاتلہ اور تسکین نائرہ جنگ کے خدمت مین حضرت کی مراجعت کی اور اس آیت نے سب ہی شامل حال ہو کر رقم عفو ومغفرت ناصیہ حال اور نامہ اعمال اُنکے پر کھینچا۔ ان الذین تولوا منکم الی آخرہ یعنی جن لوگون نے روگردانی کی اور ایک جماعت نے ثبات قدم اختیار کیا اور اوپر مرکز صدق کے قائم رہے پس فرار عثمان مین روز احد کے گواہی دیتا ہون مین کہ خدا نے اُسے عفو کیا اور تخلف اُنکا بدر سے بجہت بیمار ہونے صاحبزادی آنحضرت کی کہ اُنکی تزوج مین تھین اور چھوڑا حضرت نے اُنکو بیمار داری صاحبزادی کی مین اور فرمایا تمکو اجر اُس مرد کا ہے جو حاضر ہوا بدر مین اور سہم اُسکا اور غیبت اُنکی بیعۃ الرضوان سے پس اُس جہت سے کہ بھیجا اُنکو حضرت نے نزدیک اہل مکہ کے تا کہین اُنکو کہ حضرت معتمر آئے ہین نہ محارب اور تھی بیعۃ الرضوان بعد جانے عثمان کے طرف مکہ کے اور پکڑا آنحضرت نے دست راست اپنا اور مارا اوپر دست چپ کے اور فرمایا یہ دست عثمانؓ کا ہے وصل بیان شہادت حضرت حمزہ مین اور قصہ قتل حمزہ بن عبدالمطلب مجملاً اسطرح پر ہے کہ وحشی بکینہ طعیمہ بن عدی طرف احد کے بقصد قتل حضرت حمزہ کے جاتا تھا ہندبنت عتبہ زن ابوسفیان مادر معاذیہ نے راہ مین وحشی سے

ملاقات کی اور اسکو تحریص کیا اوپر قتل حمزہ کے اور کہا کہ میرے باپ عتبہ کو حمزہ نے روز بدر
مارا ہے وحشی کہتا ہے اتفاقاً جنگاہ مین حمزہ کو دیکھا مین نے کہ مانند شیر مست کے درمیان
قوم کے اکر صفوف لشکر قریش کو درہم برہم کرتے تھے ناگاہ سباع بن عبد العزی خزاعی
صف کفار سے باہر آیا اور مبارز طلب کیا حمزہ باہر آئے اور سباع کو مارا اور مین پس سنگ
متوار ہی تھا کمین مین جب حمزہ میرے پاس غافلانہ آئے حربہ اپنے کو اُنکی طرف ڈالا مین نے
پس راہ مین گرے اور ایک جماعت اُنکے یارون سے اوپر سر اُنکے کے آئی اور کہا یا عماہ
جواب نہ سنا جانا مین نے کہ آخر ہوے صبر کیا مین نے تا لوگ اُنکے سر سے دور ہوے
پس گیا مین اور حربہ اپنے کو اُٹھا کر شکم اُنکا شگافتہ کیا اور جگر نکال کر ہند پاس لیگیا مین
اُنھون نے اُسکو چبا کر پھینک دیا وصل اور صحابہ نے بھی اس غزوہ مین کارزار ہیت کی
اور حق محبت اور اخلاص بجالائے بعضے بشرف شہادت پہونچے اور بعضے باقی رہے رضی اللہ
عنہم اور روایت ہے قیس سے کہ اُسنے اپنے باپ سعد سے روایت کی کہ کہا علی مرتضی رضی اللہ
عنہ کیسے سُنا مین نے کہ روز احد مین فرمایا سولہ ضرب مجھے پہونچین چار ضرب مین آئین مجھے
اوپر زمین کے گرا مین اور ہر بار کہ گرتا تھا مین ایک مرد خوبرو اور خوشبو میرے بازو پکڑتا تھا
اور مجھے قائم کرتا تھا اور کہتا تھا متوجہ اوپر کفار کے ہو کہ طاعت خدا اور رسول اسی مین ہے
اور وہ دونون مجھسے راضی ہین بعد از فراغ جنگ مین نے حضرت رسالت سے عرض کیا
آن سرور نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور طلحہ رضی اللہ عنہ سے بھی روز احد مین بہت
دلاوریان وجود مین آئین کہ سبب ایجاب دخول جنت ہوے اور ایک دلاورون اور جان بازون
درگاہ سے حنظلۃ الغسیل تھا کہ اُسکو غسیل الملائکہ بھی کہتے ہین اور وہ مدینہ مین تھا اور اُسی رات
کدخدا ہوا تھا اور ہمراہ اپنی بی بی کے سویا تھا اور صباح غسل جنابت کرتا تھا اور ایک جانب
سر اپنے سے دھوئے تھی کہ ناگاہ سُنا کہ وقت نے اوپر اصحاب کے تنگی کی اور ایک روایت مین
آیا ہے کہ غیب سے آواز آئی اُسی حالت جنابت مین بیطاقت ہوا اور اُحد مین آیا اور محاربہ
کیا اور بہت کفار کو دوزخ مین پہونچایا اور شہید ہوا پس آنحضرت نے دیکھا کہ ملایک اُسکو
غسل دیتے ہین وصل اور ایک وقائع صعبۂ اُحد سے شہادت مصعب بن عمیر کی ہے اور
مصعب بن عمیر اجلۂ اصحاب اور فضلا اُنکے سے ہین اور ایک ہزبران میدان جلالت اور
سپہ سالاران معرکہ سے وہب بن قابوس مزنی اور برادرزادہ اُسکا حارث بن عقبہ بن قابوس
تھے وصل مردانگی اور دلاوری مردان اصحاب کی یہ تھی کہ مرقوم ہوئی لیکن بعض نساء مومنات نے
کہ ہمراہ تھین اور خدمت غزوات کرتی تھین اور پانی اُنکو پہونچاتی تھین جہاد اور قتال کیا

چنانچہ نسیبہ بنت کعب کہ شیر زن تھی پُر دل اور ہنر بر معارک اور محافل کہ باتفاق شوہر اپنے زید بن عاصم اور دونون بیٹون اپنے عمار اور عبداللہ کے کہ اہتمام تمام کیا اور کہین کہ نسیبہ معرکہ مسیلمہ کذاب مین بھی حاضر تھی وصل محاربہ اصحاب اور قتال انکا ساتھ کفار کے اِس غزوہ مین اور مارنا اور مارے جانا اور جان فدائے آنحضرت کرنا اور عہد وفا کرنا بہت اور زیادہ اُس سے ہین جو مذکور ہوا اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جو خون روی پر انوار سید ابرار سے ہوتا تھا پدر ابدر مالک بن سنان مُنھ اپنے کو اُس موضع پر رکھکر چوستے تھے اور نگل جاتے تھے پس لوگون نے اسمین تکلم کیا آنحضرت نے فرمایا جو کوئی مساس کرے میرے خون کو نہ پہونچے اُسکو آتش دوزخ اور روضۃ الاحباب مین شیخ ابن حجر سے نقل ہو کہ شرح صحیح بخاری مین کہا ہو کہ عبدالرزاق معمر سے اور معمر زہری سے روایت کرتا ہو کہ ستر ضرب شمشیر اوپر روی مبارک حضرت کے پارین اور حقتعالی نے سبکے سر سے آنحضرت کو نگاہ رکھا اور عبدالرحمن بن حمید اسدی نے بھی بقصد آنحضرت گھوڑا دوڑایا ناگاہ ابو دجانہ نے ساتھ ایک ضرب شمشیر کے اُسکو اوپر زمین کے ڈالا اور کیفیت عتبہ بن ابی وقاص اور عبداللہ بن شہاب کی معلوم نہین کہ ہلاکت اُنکی کب اور کہان ہوئی اور معارج النبوۃ مین علی الاجمال کہا ہے کہ بقیہ وہ پنج نفر شوم بھی اُسی سال مین باقبح وجوہ ہلاک ہوے وصل لائے ہین کہ جب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بامداد طلحہؓ اور علیؓ کے اِس مغاک سے باہر آئے اور اصحاب نے چاہا کہ وہ سرور انبیا زندہ ہین ہمراہ یارون کے متوجہ احد کے ہوے اور چاہا کہ اوپر قلہ کوہ کے چڑھین بجہت ضعف کے کہ بسبب جراحات اور کوفت بدن کے ذات بابرکات مین عارض ہوا تھا میسر نہوا ابی سفیان نے ساتھ ایک جماعت کے مشرکون سے چاہا کہ دوسری طرف اوپر کوہ کے جاکر اوپر اُنکے مستعلی ہووین اور نہ چھوڑین کہ شعب مین آوین آنحضرت نے دست بدعا اُٹھایا اور فرمایا اے خداے تعالی مت چھوڑ کہ یہ عمل اپنے سے پیشتر جاسکین الغرض اُن نامردون نے اُن کشتون کو اہل اسلام سے مثلہ کیا اور شکم اُنکے شگافتہ کیے اور جگر اُنکے باہر لائے اور گوش و بینی شہدا کی کاٹ کر رشتون مین کھینچی الا حنظلہ غسیل الملائکہ کہ اُسکو مثلہ نہ کیا بسبب اسکے کہ وہ بیٹا ابوعامر راہب کا کہ اسکو ابو عامر فاسق کہتے تھے تھا اور ساتھ مشرکین کے ایک تھا اور اول اُس کسی کا کہ اوپر لشکر اسلام کے تاخت لایا وہ تھا لعنۃ اللہ علیہ وصل اور جو مشرکین نے طرف مکہ کے بازگشت کی خاطر اصحاب مین دغدغہ نے راہ پائی کہ مبادا ہزیمت مدینہ کرین اور غارت و تاراج بوقوع آوے اسلیے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تا عقب مخالفین کے جاوین اور تحقیق اِس خبر کی کرین پس حضرت امیر المومنین بموجب فرمودہ سید المرسلین خبر لائے کہ کہ مشرکین مکہ کو گئے اور نماز ادا کرنے مین اوپر شہداء احد کے روایت مین آیا ہو کہ بعض اہل حدیث

اور سیر سے اوپر اُسکے ہین کہ آنحضرت نے اولاً اوپر حضرت حمزہؓ نماز پڑھی بعد ازان جسکا جنازہ لاتی تھے
آگے حمزہ کے رکھتے تھے اور نماز پڑھتے تھے تا ستر نمازین اور حضرت حمزہ کے پڑھی گئین اور یہ
بحث بہ طول و تفصیل شرح سفر السعادت مین بیان کیا گیا ہی وہان چاہیے دیکھنا۔ اور بصحت
پہونچا ہی کہ جنگ احد مین ستر مرد مسلمانون سے مقتول ہوے چار تن مہاجرین سے اور چھیاسٹھ تن
انصار سے اور لشکر کفار سے قریب تیئس کے واصل جہنم ہوے وصل اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے فضل مطلق شہادت مین وارد ہوا ہی اور روایت ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ہی
کہ حقتعالی اوپر شہدا کے تجلی کرے اور کہے کہ طلب کرو اے شہیدو اور اے جانبازو مجھسے جو کچھ چاہو
کہین اے پروردگار ہم چاہتے ہین کہ روحین ہماری اجساد مین ہمارے دوبارہ لاوے تو اور
ہمکو دنیا مین بھیجے تا تیرے رضا مین بار دوسری شہید ہووین ہم فرمان الٰہی آوے کہ ہم جسکی روح
قبض کرین دوبارہ دنیا مین اُسکو نہ بھیجین اور ابی فروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن زیارت قبور شہداء احد فرمائی اور کہا اے خدا بدرستی
اور راستی بندہ تیرا اور رسول تیرا گواہ ہی کہ یہ جماعت طلب رضا تیری مین شہید ہوئی ہی
اور منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال بزیارت شہداے اُحد جاتے تھے۔
اور بعد حضرت کے ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروق یہی سبیل سلوک رکھتے تھے اور اخبار و آثار
فضل شہداے احد مین بہت وارد ہین لائے ہین کہ بعد چھیالیس برس کے کشف قبور بعض
شہداے احد کا بکدام ضرورت شرعیہ واقع ہوا ویسے ہی تر و تازہ مثل غنچہ ہاے گل اندر اکفان
مین تھے کہ تو کہ آج ہی دفن ہوے ہین اور لائے ہین کہ جب ابوسفیان اور مشرکین نے حرب
احد سے طرف مکہ کے مراجعت کی پھرنے اپنے سے نادم اور پشیمان ہوے اور کہا زحمت کھینچی ہمنے
اور لشکر جمع کیا ہمنے اور دہن عظیم لشکر محمد مین ڈالا ہمنے اور اخیار اصحاب آنحضرت کو مارا ہمنے اور
ہنوز بکار ناتمام پھرے ہم مصلحت وہ ہی کہ پھرین ہم اور اصحاب حضرت کو بالتمام مستاصل کرین ہم
بعد ازان بمکہ مراجعت کرین ہم چنانچہ عکرمہ بن ابی جہل اس باب مین موافق ابی سفیان کے تھا
وقائع سال چہارم اور ماہ صفر مین اوپر راس چھتیس مہینے کے ہجرت سے جو واقعہ ہوا
سریہ رجیع ہی اور اسی قضیہ مین حدیث عضل اور قارہ کہ نام دو موضع کا ہی۔ اور حدیث
صحیح بخاری مین آیا ہی کہ خبیب کو جسوقت کہ محبوس تھا دیکھا کہ خوشہ انگور کھاتا ہی اور نہ تھا
مکہ مین اُسوقت کوئی میوہ اور تھا وہ بستہ تجدید لبس نہ تھا وہ مگر رزق کہ روزی گردانا اُسکو
حق سبحانہ نے اور جب منقضی ہوئی اشہر حرم اُسوقت تنعیم مین خبیب اور زید کو اوپر دار کے
کھینچا اور خبیب نے اُس حال مین قریش سے التماس کیا کہ تا دو رکعت نماز ادا کرے حقتعالی نے اُنکے

دلون مین ڈالا کہ التماس اُنکی کو مبذول رکھا اور یہ سنت درمیان مقتولون کے جنیب سی یادگار
رہے اور اوپر راس پینتیس ۳۵ مہینے کے ہجرت سے سریہ ابو سلمہ عبد اللہ بن اسد مخزومی وقوع مین آیا
کہ اُنکو ساتھ ایک سو پچاس مرد کے انصار سے کہ ابو عبیدہ بن الجراح اور سعد بن ابی وقاص اور
اسید بن حضیر اور ارقم بن ابی ارقم وغیرہ انمین تھے اوپر بنی اسد کے بھیجا اور بھی اوپر راس
پینتیس ۳۵ شہر کے عبد اللہ بن عنیس کو بھیجا تا سفیان بن خالد عزلی کو ساکن عرنہ تھا قتل کرے
اور ساحت دین اسلام کو شر اور فساد اُسکے سے پاک کرے اور بھی ماہ صفر مین اوپر راس چھتیس ۳۶
شہر کے بعد از چار ماہ کے غزوہ احد سے واقع ہوا قصہ بیر معونہ ہی کہ اُسکو سریہ المنذر بن عمرو اور
سریہ القرا بھی کہین اور بیر معونہ ایک موضع ہی بلاد ہذیل مین درمیان مکہ اور عسفان کے
اور بھی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ساتھ جماعت کے کبار صحابہ رضی مثل
ابو بکر اور عمر اور علی اور طلحہ اور زبیر کے مہاجرین سے اور سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر اور
سعد بن عبادہ کے انصار سے ساتھ ایک تقریب کے کہ ارباب سیر نے ذکر کیا ہی منازل یہود
بنی النضیر مین تشریف لائے اور یہ ایک قبیلہ بڑا ہی قبائل یہود سے اور لائے ہین کہ خیمہ
آنحضرت فضاے بنی خطمہ مین قائم کیا تھا غزورا کہ ایک تیر انداز ان یہود سے تھا
تیر پھینکتا تھا ایک تیر خیمہ آنحضرت مین ہو وہان سے خیمہ کو دوسری جگہ استادہ کیا
حضرت علی اُسکی گھات مین تھے ناگاہ دیکھا کہ شمشیر برہنہ ہاتھ مین ساتھ نو مرد اور کے
باہر آیا علی مرتضیٰ نے اوپر اُسکے حملہ کیا اور سر اُسکا تن بلند اُسکے سے جدا کیا اور آگے
حضرت کے لائے پس آنحضرت نے ابو دجانہ اور سہل کو ساتھ آٹھ نفر اور کے مصحوب
علی مرتضیٰ کے کیا اور جماعت کو کہ ہمراہ غزورا کے تھی سبکو قتل کیا اور سر اُنکے حضرت کے
روبرو لائے اور آنحضرت نے پندرہ رات دن اُس جماعت کو محاصرہ مین رکھا اور
ابن ابی منافق اور قبائل اور کوئی فریاد رس بنو النضیر کے نہو سکے پس آنحضرت نے ابو لیلا
مازنی اور عبد اللہ بن سلام کو امر فرمایا نخلستان یہود کو قطع کرین۔ القصہ حقتعالی نے
خوف دل مین بنی النضیر کے ڈالا اور رعب نے اوپر اُنکے غلبہ پایا کہ کسیکو اپنی طرف سے
خدمت مقدسہ حضرت نبویہ مین بھیجا کہ ہمکو چھوڑ دو تا نکل جاوین ہم اور پانوین وادی
غربت مین رکھین ہم آنحضرت نے فرمایا کہ اسلحہ آپنے تمام مہا چھوڑ جاؤ اور جسقدر کہ مال
تمھارے چارپائے اُٹھا سکین لیجاؤ وہ لوگ بضرورت و اضطرار اس بات پر راضی ہوے
اور اپنے گھر اپنے ہاتھ سے برباد اور خراب کیے اور کہین کہ اسلحہ بن النضیر پچاس زرہ اور
پچاس خود اور تین سو چالیس ۳۴۰ شمشیر تھی اور بھی اسی سال مین وفات عبد اللہ پسر عثمان

بن عفان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واقع ہوئی کہین ایک خروس نے منقار
آنکی آنکھ مین ماری اس سبب سے بیمار ہوئے وہ دار دنیا سے رحلت کی اور بھی اسی سال
مین ام سلمہ کو تزویج فرمایا اور شوہر انکا کہ ابوسلمہ بن الاسد مخزومی تھا اُسنے وفات پائی اور
بھی اسی سال مین زینب بنت خزیمہ نے کہ ازواج مطہرات سے تھین وفات پائی اور بھی
اسی سال مین فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف مادر حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ
عنہ نے وفات پائی اور بھی اسی سال مین چوتھی شعبان کو ریحان رسول مقبول اور نور دیدۂ
بتول امام شہید سعید ابو عبد اللہ حسین رض متولد ہوئے اور حاملہ ہوئی تھین فاطمہ زہرا ساتھ
امام حسین کے بعد از ولادت امام حسن کے ساتھ پچاس شب کے اور نہ تھا حضرت فاطمہ زہرا کو
وہ جو ہوتا ہے عورتون کو حیض ونفاس سے اور اسلیے تسمیہ کیا گیا ہے انکو ساتھ حوراء جنت کے
اور بھی اسی سال مین غزوہ بدر موعد واقع ہوئی اور اُسکو بدر صغرا بھی کہین اور بھی
اسی سال مین ایک مرد یہودی نے ساتھ زن یہودیہ کے زنا کیا پس آنحضرت نے بحکم شریعت
مختاریہ حکم برجم دونون کے فرمایا اور بھی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
زید بن ثابت کو امر بہ تعلیم خط توریت فرمایا پس پندرہ دن مین اسکو سیکھ لیا کذا فی روضۃ الاحباب
اور بھی اسی سال مین واقعہ سرقہ طعمہ بن ابیرق کا کہ ابنی ظفر سے تھا کہ ایک زرہ خانہ قتادہ
بن النعمان انصاری سے کہ ہمسایہ اُسکا تھا چُرائی اور انبان مین لایا اور آرد سے راہ
رخنون سے کہ انبان مین تھا گرتا پکڑا پس ڈرا کہ حال ظاہر ہووے اسکو گھر مین زید بن السمین
یہودی کے ڈال دیا اور بھی اسی سال مین بقول مشہور اور ایک قول کے موافق سال ششم مین
اور مطابق ایک قول کے ہشتم مین اور بعض نے اس قول کو ترجیح دی ہے تحریم خمر واقع ہوئی
وقائع سال پنجم اسی سال مین زینب بنت جحش کو بحکم الٰہی نکاح مین لائے اور بروز زفاف
آنکے آیۂ حجاب بقول اہل سیر نازل ہوئی اور اسی سال مین غزوۂ مریسیع واقع ہوئی - اور
یہ نام ایک آب کا ہے خاص بنی خزاعہ کے لیے اور اُسکو غزوۂ بنی المصطلق کہین اور یہ لقب ایک مرد کا ہے
کہ نام اُسکا خزیمہ بن سعد بن عمرو ہے ایک بطن ہے خزاعہ سے اور مصطلق آواز سخت کو کہین اور وقوع اس
غزوہ کا روز دوشنبہ بعد از دو شب سے کہ گذری تھین شعبان سنہ خمس سے اور اسحق نے سنہ ستہ
اور موسیٰ بن عقبہ نے سنہ اربع کہا اور کہا کہ یہ روانگی قلم کی ہے کہ بجائے خمس کے اربع لکھا اور مختار
وہ ہے کہ سنہ خمس مین ہوا اور بھی اسی سال مین نازل ہوئی آیہ تیمم اور بھی اسی غزوہ بنی المصطلق مین

[illegible]

جو مسلمان عورتون کی بندی لیگئی اور شہوت نے اونپر انکے غلبہ کیا اور غزوہ سے تھے شدید پایا بطریق
ملک یمین بغیر پوچھے حضرت کے تصرف بعزل کرتے تھے پس سوال کیا آنحضرت سے کہ آیا عزل جائز ہی یا
نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ تم عزل کرو یا نہ کرو جو کہ پیدا ہونے والا ہی ہوگا اور
اسی جگہ سے اباحت اور حرمت دونون مفہوم ہوتی ہین اور مذہب حنفیہ نے یون قرار پایا ہی کہ عزل امۃ
مین جائز ہی اور حرہ مین جائز نہین مگر باذن اُسکے اور جاریہ غیر مین کہ منکوحہ کسی کی ہو جائز نہین الا
باذن مولیٰ اور بھی اسی سال قصہ افک ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقع ہوا اور افک بکسر اول
فتح بمعنی کذب کے ہی اور غریب وہ ہی کہ مسلمانون سے بھی چند آدمی ساتھ اہل افک کے شریک ہوے
اور اس ورطہ مین پڑے مثل حسان بن ثابت اور مسطح اور مثالہ بن اثاثہ قرشی مطلبی کہ بیٹا خالہ
ابوبکر صدیق کا تھا اور حمنہ بیٹی جحش خواہر زینب بنت جحش کی کہ امہات مومنین سے ہی اور بعضے
اور لوگ کہ نام اُنکے مذکور نہین اور عروہ کہ راوی اس حدیث کا ہی کہتا ہی کہ مجھے علم نہین اُنکے نامون کا
بجز اسکے کہ سب عصبہ تھے اور مروی ہے کہ جب آیات برأت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نازل ہوئین
قاذفون کو طلب کیا اور حد قذف کہ اسی تازیانہ ہی ہر ایک کو اُن چار سے مارے اور بھی اسی سال
مین ہجرت سے غزوہ خندق نے وقوع پایا اور غزوہ خندق اسلیے کہین کہ اس غزوہ مین ایک
خندق کھودی تھی گرد مدینہ مطہرہ کے اور شیخ ولی الدین بن عراقی نے کہا کہ مشہور وہ ہی کہ سنہ رابعہ
مین وقوع ہوا اور ہمنے جو مدار سنوات کا اوپر روضۃ الاحباب کے رکھا ہی سنہ خامس مین ذکر کیا
ہمنے القصہ محاربات اور مقاتلات میان دو لشکر کے واقع ہوے خصوصاً علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے
اس غزا مین مبارزات حد قیاس عقل سے زیادہ وقوع مین آئے اور بھی اسی سال مین متصل واقع
خندق کے غزوہ بنی قریظہ کہ قبیلہ عظیمہ تھا یہود مدینہ بنی النضیر سے کہ آنکو اجلا فرمایا تھا واقع ہوئی
اور وقائع اسی سال سے وہ کہ بلال بن حارث مزنی ساتھ چارسو نفر کے قبیلہ مزینہ سے خدمت سید عالم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئے اور بدولت اسلام مستسعد ہوے پس آنحضرت نے اُن سبکو فرمایا اپنے
منازل مین جاؤ جہان تم رہوگے مہاجرین مین داخل ہو اور اسی سال مین خوف واقع ہوا کہ
جو وران مدینہ کہتے تھے اوپر ماہ کے سحر کیا ہی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز خسوف ادا کرتے تھے
تا ماہ متجلی ہوا اور بھی اسی سال مین غزوہ دومۃ الجندل واقع ہوا اور وہ نام ایک کوہ کا ہی کہ وہان سے
کوفہ تک دس مرحلہ ہی اور دمشق تک بھی دس مرحلہ - کذا قیل اور بعض نے کہا ہی کہ دومۃ الجندل ایک
قلعہ ہی کہ اساس اُسکا اوپر سنگ کے رکھا ہی اور محصول موضع کا خرما اور جو ہی اور مواہب مین کہا ہی
کہ ایک شہر ہی کہ میان اُسکے اور دمشق کے مسافت پانچ شب کی ہی اور بعد اُسکا مدینہ سے پندرہ یا سولہ
شب اور تسمیہ اُسکا ساتھ اس نام کے ساتھ دومی بن اسمٰعیل کے ہی کہ نزول کیا تھا اس جگہ اور بھی اس سال

ماہ ذیحجہ مین سریہ ابو عبیدہ بن الجراح تھا اور مدارج النبوۃ مین لایا ہو کہ آنحضرتؐ نے ابو عبیدہ
بن الجراح کو ساتھ ایک جماعت کے طرف سیف البحر کے بھیجا تھا اور زاد انکا اُس سفر مین خرما تھا اور
روضۃ الاحباب مین ذکر اِس سریہ کا پایا نہین جاتا ہان اواخر سال ششم مین سریہ محمد بن مسلم مین
لایا ہی سقدر لکھا ہو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتھ چالیس مرد کے
کشتنگاہ انکی مین بھیجا تھا اُس جماعت سے انتقام کھینچا - وقائع سال ششم اِس سال مین
بقول جمہور حج اسلام فرض ہوا اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہو کہ فرضیت حج اسلام کی سال نہم مین ہو
اور بھی اِسی سال مین بقول جمہور مورخین اور اہل سیر کے غزوہ ذات الرقاع واقع ہوئی اور ابن اسحق کے
نزدیک سنہ رابع مین ہو بعد از واقعہ بنی النضیر کے اور نزدیک ابن سعد اور ابن حبان کے سنہ
خامسہ مین اور بخاری نے اُسکو بعد از خیبر کہا ہو اور بھی اسی سال مین غزوہ بنو لحیان واقع ہوا
ربیع الاول مین اور ابن اسحق کے نزدیک جمادی الاول مین اوپر راس چھ مہینے کو قرانظہ سے
اور ابن حزم نے کہا ہو کہ صحیح وہ ہو کہ سنہ خمس مین وقوع پایا اور بھی اسی سال مین محمد بن مسلمہ کو
ساتھ تیس سوار کے ربیع الاول مین اوپر سر ایک جماعت کے بنی کلاب سے موضع قرطہ مین کہ دریا
اُسکے اور مدینہ کے چوبیس میل ہی بھیجا اور بھی اسی سال مین غزوہ قرد کہ نام ایک آب کا ہو اور مسافت
ایک برید کے مدینہ سے اور اُسکو غزوہ غابہ بھی کہین نام ایک موضع کا ہو اور غابہ اصل مین بمعنی
بیشہ ہو وقوع پایا اور وقوع اِس غزوہ کا پیشتر از حدیبیہ ہو باتفاق اہل سیر کے اور بھی اسی سال
مین عکاشہ بن محصن اسدی کو ساتھ چالیس مرد کے طرف ایک قوم کے بنی اسد سے بھیجا ایک
موضع مین کہ اُسکو غمر کہین اور اسی سال مین بار دوسری زید بن حارثہ کو موضع عیص کہ اوپر
چار میل کے مدینہ سے تھا جمادی الاول مین ساتھ ستر سوار کے واسطے طلب کاروان قریش کے
کہ شام سے آتے تھے بھیجا پس آئے اور لیا جو کچھ کہ اُنکے پاس تھا اور اسی سال مین زید بن حارثہ کو
رمضان مین وادی القری مین بھیجا - ایک سریہ زید بن حارثہ کو رمضان مین طرف ام قرفہ فاطمہ
بنت ربیعہ بن زید فرازیہ کے کہ ناحیہ ام القری مین تھا اور مسافت سات شب کی مدینہ سے
بھیجا اور دوسری سریہ زید بن حارثہ کو طرف طرف کے اور یہ ایک آب ہو اوپر چھتیس میل کے
مدینہ سے بھیجا اور دوسرے سریہ زید طرف حسمی کے نزدیک وادی القری کے اور تھا جمادی الاخر
مین - پھر سریہ زید کو طرف وادی القری کے رجب مین اور بھی اسی سال مین عبد الرحمن
بن عوف کو قبیلہ بنی کعب مین ایک موضع مین کہ اُسکو دومۃ الجندل کہین بھیجا اور اسی سال مین
حضرت علی ابن ابیطالب کو قبیلہ بنی سعد بن ابی بکر مین ساتھ سو مرد کے موضع فدک مین بھیجا اور
اسی سال مین قضیہ عکل و عرینہ واقع ہوا اور اُسکو سریہ کرز بن جابر فہری بھی کہین اور فتح الباری

مین کہا کہ ابن التین نے زعم کیا ہی کہ عرنیہ اور عکل نام ایک قبیلہ کا ہی اور یہ گمان اُسکا غلط ہی بلکہ دو قبیلہ ہین متغایر عکل عدنان سے ہی اور عرنیہ قحطان سے اور ایک وقائع اس سال مین سریہ عبد اللہ رواحہ ہی طرف اسیر بن زرام یہودی کے خیبر مین اور وقائع اس سال سے پہونچنا عمرو بن امیہ الضمیری کا تھا طرف ابو سفیان بن حرب کے مکہ مین اور اسی سال مین روز دوشنبہ غرہ ذیقعد سنہ ستہ مین ہجرت سے بقصد عمرہ حدیبیہ مین کہ نام ایک موضع کا ہی اوپر نو میل کے مکہ سے اور وہ جامع ہی میان حل اور حرم کے وصل جب دریافت کیا مشرکین قریش نے کہ آنحضرت ع بہ نگاہداشت حرمت حرم اور ترک محاربہ اور مقاتلہ اور قمع اور قلع اُنکے متوجہ ہین مغرور ہوے اور اوپر جہل اور سفاہت اور بدخوئی اور بدبختی اپنی کے قائم ہوکر بنیاد تمرد اور سرکشی کی محکم کی اور لوگون کو اثبات مدعی اپنی کے لیے پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان لائے اول بدیل بن ورقہ خزاعی ساتھ ایک جماعت کے قبیلہ سے کہ عہد جاہلیت اور اسلام مین مخلصین اور محبون درگاہ نبوت سے رہے تھے اور ہمیشہ اخبار اور اسرار اہل مکہ کو مدینہ مین پہونچاتے تھے اور اس بدیل بن ورقا سے اُسوقت مین سلک اہل اسلام مین انتظام نہ پایا تھا اور بعضون نے اُسکو صحابی متقدم الاسلام مین لکھا ہی اور بعض نے کہا ہی کہ اسلام لایا وہ اور بیٹے اُسکے عبد اللہ اور حکم بن حرام بروز فتح مکہ کے اور حاضر ہوا وہ اور بیٹا اُسکا حنین اور طائف اور تبوک مین اور مارا گیا عہد نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور بعض نے کہا ہی کہ مارا گیا بروز صفین اور لائے ہین کہ جب جانب قریش سے لوگ آئے اور سعی اُنکی نے رفع قساوت قریش اور شدت اُن اشقیا مین سود نہ کیا آنحضرت نے بھی چاہا کہ کسی کو بھیجین کہ اس باب مین سعی کرے پہلے ایک مرد کو بھیجا کہ نام اُسکا حراش بن امیہ کعبی خزاعی تھا اور اُسکو سواری کے لیے ایک شتر دیا تھا تا اُنکی دلنشین کرے کہ آنا آنحضرت کا بزیارت کعبہ اور اداے عمرہ کے ہی نہ محاربہ اور قتال کے جب قریش پاس پہونچا اُنھون نے اُسکے شتر کو پی کیا اور ارادہ اُسکے قتل کے ایک جہت ہوے اُسکی قوم کہ مکہ مین تھی حمایت کی اور نجات اور خلاص دیکر طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجا اور روضۃ الاحباب مین کہا ہی کہ اُن پچاس مرد کو کفار قریش سے کہ محمد بن مسلمہ لایا تھا آنسرور نے اُسی روز اُنکے ساتھ لطف فرمایا اور سب کو اُلٹا بھیج دیا اور موافق اس روایت آنا عثمان رضی اللہ عنہ کا اُسوقت مین ہوا کہ آنحضرت نے بعد از وقوع صلح اور فراغت کے کتابت صلح نامہ سے سہیل بن عمرو کو اپنے پاس نگاہ رکھا کہ جبتک عثمان نہ آوین تجھکو نہین چھوڑتے ہم پس اُسنے قریش کو لکھا کہ عثمان کو بھیج دو تا مین خلاصی پاؤن پس عثمان آئے اور سہیل کو رخصت کیا کذا فی المواہب واللہ اعلم وصل بعد ازان خویطب بن عبد العزی اور کرز بن حفص اور سہیل بن عمرو نے تمہید لبناء مصالحہ کیا۔ پہلی بات کہ کہی سہیل نے یہ تھی کہ امسال

حضرت یہان سے پھر جاوین اور سال دیگر آن کر عمرہ ادا فرماوین اور دس برس تمہارے اور
ہمارے درمیان صلح ہووے محاربہ اور مقاتلہ اور جدال مرتفع ہووے اور بلاد دیار مین
بامن وسلامت آمد ورفت آپسمین کرین اور ایک دوسرے سے تعرض نہ کرین اور ہم
سوگند اور ہم عہد آپسمین تعرض نہ پہونچاوین اور یہ بھی شرط کی کہ سال آئندہ بھی اگر آوین
زیادہ او پر تین دن کے نہ رہین اور شمشیرون کو جلباب مین رکھین اور شرط دوسری وہ کہ جو کوئی
ہمسے بے اذن اپنے ولی کی آگے تمہارے آوے اُسکو آگے ہمارے بھیج دو اور اگرچہ مسلمان ہووے اور
جو کوئی تم مین سے ہمارے پاس آوے اُسکو اُلٹا نہ بھیجین ہم مسلمانون نے اس شرط سے تعجب کیا
اور حاصل کلام بعد از اقرار اور تمہید ثبات شرائط صلح اور احضار آلات اور ادوات کتابت کے
آنحضرتؐ نے اوس بن خولی انصاری کو کہ صنعت کتابت وخط مین مہارت رکھتا تھا بلایا تا لکھا
عہد نامہ قیام کرے سہیل نے کہا اے محمد چاہیے کہ یہ عہد علی بن ابی طالب لکھین اور اسی لیے حضرت نے
واسطے پڑھنے سورۂ توبہ کے کہ اُسمین بیان نقض عہد اور توبہ منافقین کا ہے بعد از بھیجنے ابو بکر کے
حج کے لیے اور امیر حاج کرنا اُنکو علیؓ کو بھیجا وسل اور جب کتابت صلح نامہ باتمام پہونچی اور ایک جماعت نے
اعیان صحابہ سے اور بعضے مشرکین نے بھی گواہی اپنی ثبت کی آنحضرتؐ نے اصحابؓ کو فرمایا کہ اب اٹھو اور شتران
اپنی ہدی کو ذبح کرو اور احرام سے باہر آؤ اور لائے ہین کہ آنحضرتؐ نے بیس شتر کہ ایک انمین سے شتر ابی جہل کا
تھا بدست مبارک اپنے کے نحر فرمایا اور باقی کو ساتھ ناجیہ بن جندب کے دیا تا مکہ مین لیجا کر مروہ مین ذبح کیا
اور گوشت فقرا اور مساکین کو وہان کے قسمت کیا اور بعض نے کہا ہے کہ مجموع شتران ہدی کو
حدیبیہ مین نحر فرمایا اور اسی سال مین آنحضرتؐ نے رسل اور مناشیر ملوک آفاق اور سلاطین
اکناف کو بھیجے اور بعض اہل سیر یہ کہتے ہین کہ یہ ارسال محرم کے سال ہفتم مین تھا ظاہر آخر سال
ششم اور اول سال ہفتم کا تھا اور ارادہ ارسال سال ششم مین تھا اور ارسال ہفتم مین بیچ وجود
آیا یا بعض سال ششم مین تھا اور بعض سال ہفتم مین اسی لیے اشتباہ نے راہ پائی واللہ اعلم
اور ملوک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ اُنکی طرف لکھے ایک نجاشی تھا
بادشاہ حبشہ اور ہرقل بادشاہ روم اور کسریٰ بادشاہ مدائن اور مقوقس والی اسکندریہ
اور حارث بن ابی شمر غسانی حاکم شام اور ہوذہ بن علی حنفی والی یمامہ - یہ چھہ شخص ہین کہ
اُنکی طرف نامہ لکھے اور بعض نے اہل سیر سے ساتوان منذر بن ساوی حاکم بحرین کو کہا ہے
اور بھی اسی سال مین قضیہ خوانیت ثعلبہ بن قیس بن مالک بن خزرج کا ساتھ رفع اُسکے
اوس بن اخرم انصاری کے تھا اور وقائع سال ششم سے مسابقت تھی میان شتران واسپان
اور صورت اُسکی وہ ہے کہ آنحضرت نے فرمایا تا کہ مسلمان اسپ اور اشتر اپنے دوڑاوین اور آپسمین

سوار

مسابقت کرین تا دیکھا جاوے کہ اسپ شتر کس کا آگے جاتا ہے اور یہ بات اعداد آلات جہاد سے ہے اور وقائع
سال ششم سے وفات ام رومان والدۂ عائشہ صدیقہ کی ہے اور اسم اسکا زینب بنت عامر ہے اور نسب انکی مین
اختلاف بہت ہے باوجود اتفاق کے اوپر اس قول کے کہ بنی غنم بن مالک بن کنانہ سے تھی اور آخر اس سال مین
اور بیچ ایک قول کے اول سال ہفتم مین ابوہریرہ دوسی اسلام لایا اور کلام شرح اسلام اور سائر احوال اسکی مین
بہت ہین وقائع سال ہفتم اس سال مین غزوہ خیبر واقع ہوا اور خیبر نام ایک مدینہ کبیر کا ہے خداوند
حصون عدیدہ اور مزارع کثیرہ کا اوپر آٹھ منزل کے مدینہ سے بجانب شام کذا فی المواہب وصل
اہل خیبر نے جو اوپر عزیمت خیر البشر کے اطلاع پائی کنانہ بن ابی الحقیق کو پاس ہم سوگندون اپنے
غطفانیون کے بھیجا اور استمداد چاہی اور وقائع سے جو اس غزوہ مین وقوع پایا ایک وہ تھا کہ ہوا
ان ایام مین بہت گرم تھی محمود بن مسلمہ بھائی محمد بن مسلمہ کا بجہت شدت حرارت ہوا کے اور ثقل
سلاح کے سایۂ حصار ناعم مین بتصور اسکے کہ وہان کوئی اہل قتال سے نہین ہے سو گیا تھا ایک نامرد نے
نامردون انکے سے کہ کنانہ ابن الحقیق تھا یا مرحب یہودی علی اختلاف القولین اور صحیح قول اول ہے
ایک سنگ حصار سے ڈالا اور اوپر سر محمود کے لگا اور سر اسکا ٹوٹا اور تین دنون مین بروز یہ زخم
شہادت پاکر فرادیس جنت مین دوڑا اور واقعہ دوسرا وہ کہ جناب بن المنذر نے بغرض حضرت
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچایا کہ یہ درخت خرما یہود کے نزدیک فرزندون سے
احب ہین حکم ہو تا ان نخیل کو قطع کرین تا حسرت انکو زیادہ ہووے پس اصحاب اس کام مین مشغول
ہوے جو ابوبکر صدیق نے کہ قلب شریف انکا محل رفق اور رحم اور رقت تھا اوپر اسکے
خبر پائی حضرت پاس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ حق تعالی نے وعدہ کیا ہے آپکے ساتھ کہ خیبر
فتح ہووے گا اور اس وعدہ کو وفا کرے گا پس قطع نخیلات سے کیا فائدہ کہ اگر حکم ہووے کہ
ہاتھ قطع نخیلات سے باز رکھین بہتر ہووے فرمایا باز رکھین اور دوسرا واقعہ وہ کہ ایام محاصرہ
مین مہم صعب مسلمانون کو بجہت شدت مجاعت کے پیش آئی چنانچہ قریب ہلاک ہووے پس
آنحضرت نے درگاہ صمدیت سے مسئلت کی تا عسرت انکی مبدل بہ یسر ہووے اور محنت براحت
مستقل اور ایک حصن کہ اسمین طعام بہت ہووے فتح کرے پس رایت ہاتھ مین منذرین الحباب کے
دیا اور سپاہ مسلمانون نے یکبار حملہ کیا اور اپنے تئین اوپر دروازے حصن صعب کے
پہونچایا اور بقتال مشغول ہوے تا حصار مفتوح ہوا اور قمشہ و امتعہ اور اطعمہ بہت اس
قلعہ سے نکلے اور خمر بہت بہائی وصل جو ارادت الٰہی اسپر جاری ہوئی تھی کہ یہ قفل خاص یعنی
فتح خیبر مزید اختصاص بجناب ولایت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے رکھی ہر چند قلعہ قموس تمام
قلاع خیبر سے سخت تر اور محکم تر تھا اوپر ہاتھ اس رضی اللہ عنہ کے فتح کرے مقدمہ اساس فتوح

سائر قلاع اور دیار خیبر کیا اگرچہ بعض اُنمین مثل قلعہ نطاۃ اور صعب وغیرہ کے پیشتر اِس سے بھی مفتوح ہوے ہین لیکن اتمام فتح خیبر اور بکمال منسوب بجناب مرتضوی ہے اور امام محمد باقر سلام اللہ علیہ وعلی آبا رہ العظام واولادہ الکرام سے منقول ہو کہ کہا جب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے درِ خیبر پکڑا اور ہلایا تا جگہ سے اُکھاڑین تمام حصار ہل گیا چنانچہ صفیہ بن جہی بن خطب اپنی سیر سے گرے اور منہہ اُسکا مجروح ہوا اور معارج مین نقل کیا ہو کہ وزن اُسکا آٹھ سو من کا تھا اور مواہب مین لایا ہو کہ اُکھاڑا علی رضی اللہ عنہ نے باب خیبر کو کہ تحریک نہ کیا اُسکو ستر مرد نے مگر بعد از مشقت بسیار القصہ جب اہل حصن قموس اور سائر حصون نے اِس قدرت اور قوت کو حضرت امیر سے مشاہدہ کیا فریاد برلائے کہ الامان الامان پس علی رضی اللہ عنہ نے باشارہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امان انکو دی مشروط باین شرط کہ ہر مرد سر دار طعام اُٹھاکر اِس دیار سے باہر جاوے اور نقود وامتعہ اور اسلحہ اور تمام اموال اہل اسلام کے واسطے چھوڑین اور کوئی چیز پوشیدہ اور پنہان نہ رکھین اور اگر کچھہ مال سے ظاہر ہووے کہ بن کہے لیگئے امان بھی مثل بیان کے اُنسے مسلوب ہووے۔ پس جب خبر فتح خیبر کی جناب رسالت کو پہونچی شکرانہ اِس نعمت کا بجالائے کہ سبب ظہور عزت اسلام کا ہوا پس جسوقت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مہم کفار قرار دیکر متوجہ بدرگاہ رسالت پناہ ہوے آنحضرت بجہتہ تہنیت اُس رضی اللہ عنہ کی باستقبال اور استبشار خیمہ سے باہر تشریف لائے اور حضرت علی کو گلے سے لگایا اور درمیان ہر دو چشم اُنکے بوسہ دیا اور جسوقت تمام غنائم جمع ہوے قسمت فرمایا بعد از اخراج خمس کے مرد پیادہ کو ایک سہم اور راکب کو دو سہم ایسا ہی تفسیر کیا ہو اِس حدیث کو نافع نے اور ثابت ومتحقق ہوا ہو کہ اُس غنائم سے بجز حضار معرکہ خیبر اور کو کچھ نہین دیا الا ایک جماعت کو مہاجرین حبشہ سے کہ روز فتح کے راہ دریا سے پہونچی تھی مثل جعفر بن ابیطالب اور زوجہ اُنکی اسما بنت عمیس اور باون یا ترپن نفر اشعریین سے کہ ابو موسی اشعری رئیس اُنکے تھے وصل ذکر غزوہ خیبر اور اُسکے احکام مین اول ذکر تزویج اُم المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا اور صفیہ بنت یحیی بن اخطب یہودی کی ہین کہ ذکر اُنکا گذرا اور ایک روایت مین آیا ہو کہ جب حکم جاری ہوا بندی نساء اور ذریت یہود مین از انجملہ حضرت صفیہ تھین اور سہم وحیہ کلبی مین آئی تھیں لوگون نے کہا کہ وہ جمیلہ اور سیدۂ قبیلہ اور دختر ایک ملک کی ملوک یہود سے ہین اور وہ اولاد ہارون پیغمبر علیہ السلام سے مناسب وہ ہو کہ مخصوص بحضرت ہووین کہ صحابہ مین امثال وحیہ بہت ہین اور غنیمت مین مثل صفیہ کم اور اُنکی تخصیص سے ساتھ وحیہ کے سبب آزار خواطر بہتون کا صحابہ سے ہوگا پس مصلحت عامہ اُسمین وہ ہو کہ

مستر دکیجا وین وجیہ سے اور مخصوص کیجاوین بآنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے
زفاف ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ کا تھا اور یہان اسکی صفیہ بنت
ابی العاص بن امیہ عم عثمان بھی اور وہ پہلے زوجہ عبداللہ بن ابی جحش برادر زینب بنت جحش
کی تھی اور ہمراہ اسکے حبشہ مین ہجرت کی تھی ہجرت ثانیہ اور اس سے جنی تھی حبیبہ کو کہ کنیت دی
گئی تھی ساتھ اسکے یعنی ام حبیبہ اور نام اسکا رملہ تھا اور بعض نے ہند کہا ہے اور اول
صحیح تر ہے بعد ازان مرتد ہوا عبداللہ اور دین نصاریٰ مین آیا اور مرا حبشہ مین اور ثابت
رہی ام حبیبہ اوپر اسلام کے اور دوسرا وقائع اس غزوہ سے زہر دینا اہل خیبر کا تھا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخبار صحیحہ مین آیا ہے کہ جب خیبر فتح ہوا اور آنحضرت قلعہ قموص مین تشریف
لائے زہر دیا حضرت کو زینب بنت حارث یہودی نے کہ برادر زادہ مرحب کا تھا اور وہ زن
سلام بن مشکم کی اور وقائع اس غزوہ سے وہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از
رجوت کے خیبر سے منزل صہبا مین پہونچے اور صفیہ کے ساتھ زفاف فرمایا اسی منزل مین
نماز عصر ادا کی اور بعد اسکے سر مبارک کنار حضرت علیؑ مین رکھا تھا کہ آثار وحی نے اوپر آنحضرت کے
ظاہر ہونا پکڑا اور علی مرتضےٰؑ نے نماز عصر نہ پڑھی تھی اور زمان وحی ایسا دراز ہوا کہ آفتاب نے
غروب کیا جب وحی منجلی ہوئی آنحضرت نے علی مرتضےٰؑ سے پوچھا کہ نماز عصر تمنے ادا کی کہا نہین
یا رسول اللہ پس آنحضرتؐ نے مناجات کی اور کہا خداوندا اگر علیؑ تیری طاعت اور طاعت
تیرے رسول کی مین تھا آفتاب کو اوپر اسکے رد کر کہ نماز عصر ادا کرے پس حقتعالی نے مسئلت
اپنے حبیب کو اجابت کیا اور آفتاب بعد از انکہ افق مغرب مین فرو ہوا تھا طالع ہوا شعاع
اسکی اوپر کوہ وہامون کے پڑی اور خلائق نے برائے العین مشاہدہ کیا اور حضرت علیؑ نے
وضو کیا اور نماز عصر ادا کی اور ایک وقائع اس غزوہ سے قصہ لیلۃ التعریس ہے اور تعریس
اترنا مسافر کا آخر شب مین خواب اور استراحت کے لیے تنبیہ اس جگہ اشکال وارد کرتے ہین کہ
حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے تنام عینای ولا تنام قلبی یعنی سوتی ہین آنکھین میری
اور جاگتا ہے دل میرا پس باوجود بیداری دل کے کیا تھا کہ طلوع فجر سے آگاہ نہوے جواب
اسکے مین طول ہے لیکن قول شیخ عبدالحق قدس سرہ جواب مین لکھا جاتا ہے کہ ہان دل بیدار ہے
اور خواب کو اسمین تاثیر نہین لیکن ہو سکتا ہے کہ ایک حالت اور شہود حاصل ہووے کہ
بسبب استغراق کے اس حالت مین ماسوائے اس مشہود کے اور معانی فراہل اور غافل ہووین
پس باعث عدم ادراک اور نسیان اور غفلت اور نوم کا نہووے بلکہ طریان ایک حالت عظیم کا
اوپر دل شریف نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اسکو بجز خداے عزوجل اور کوئی نہ پہچانے

فافہم اور بعض متصوفہ نے کہا ہے کہ یہ خواب در فراموشی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
ابتلاے الٰہی تھا اوپر اخذ تدبیر اور ترک تفویض کے کہ بلال کو اوپر نگاہبانی شب کے مقرر
کیا چاہیے تھا کہ حق تبارک و تعالیٰ پر چھوڑتے کہ خود محافظت اُسکی کرتا اور یہ اصل عظیم ہے
نزدیک اُس طائفہ کے کہ اُسکو اسقاط تدبیر اور ترک اختیار کہیں اور وقائع اس غزوہ سے
ایک وہ تھا کہ حرام کیا لحم حُمُر اہلیہ کو جیسا کہ حدیث میں آیا ہے چونکہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے
بجہت طوالت کے نہیں لکھا گیا اور منجملہ وقائع اس غزوہ سے تحریم اکل ثوم ہے اور صحیح وہ ہے
کہ اکل بصل اور ثوم حرام نہیں ورمکروہ ہے اکل اُسکا مساجد اور مجالس خیر میں کہ متاذی ہوتے ہیں
لوگ ساتھ اُسکے اور تحریم اکل ہر ذی ناب کی سباع سے اور تحریم بیع مغانم پیشتر از قسمت
اور نہی وطی سے پیشتر از استبرا اور نہی متعہ نسا سے کہ نکاح ہے تا مدت معین بھی وقائع اُسکے سے ہے
اور متعہ مباح تھا اول اسلام میں غزوہ خیبر تک پس حرام کیا گیا اس غزوہ میں بعد ازاں مباح
کیا گیا فتح مکہ میں کہ مراد یوم اوطاس ہے کہ بعد از فتح مکہ ہے اور وقائع اس غزوہ سے قصہ اُس
مرد کا ہے کہ قتال کیا جیسا کہ مجھو ر اجماعت مشرکین سے کسی ایک کو آخر اپنے تئیں آپ بشمشیر
ہلاک کیا اور وقائع سے ہے اگرچہ داخل غزوہ خیبر نہیں لیکن تابع اور متصل ساتھ اُسکے ہے
فتح فدک کہ نام ایک موضع کا ہے نزدیک خیبر کے اور بھی اسی سال میں عمرۃ القضا کہ صلح حدیبیہ
میں قرار پایا تھا واقع ہوا اور وقوع اُسکا ماہ ذیقعد سنہ سبع میں ہجرت سے تھا بعد ازاں
جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میمونہ بنت حارث کو آنحضرت کے لیے خواستگاری
کرے میمونہ نے اپنی مہم کو عباس بن عبدالمطلب کے تفویض کیا اسلیے کہ بہن اُسکی ام الفضل
گھر میں عباس رضی اللہ عنہ کے تھی پس عباسؓ نے حضرت کے ساتھ عقد اُسکا کیا اور آنحضرت
احرام میں تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ احرام سے نکلے تھے اور اس جگہ دو داستان ہیں کہ
روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ میں اس سال میں بعد از ذکر عمرۃ القضا کے بیان
کی ہیں اگرچہ ذکر اُسکا ذکر ارسال رسل اور مراسیل میں بجانب ملوک کہ سال ششم میں وقوع
پایا بہت مناسب تھا لیکن چو رعایت نہیں منظور اور معتبر پڑھی یہ دو قضیہ سال ہفتم میں
لکھے اول ارسال نامہ طرف جبلہ بن ایہم غسانی کے کہ بعد حارث بن ابی شمر غسانی بادشاہ
غسان تھا۔ دوم اسلام فروہ بن عمرو جذامی کہ قبل بادشاہ روم سے عامل تھا اوپر عمال کے
عرض بلقا سے وقوع پایا وقائع سال ہشتم اوائل سال ماہ صفر میں بقول جمہور اہل سیر کے
اسلام خالد بن ابو لید اور عمرو ابن العاص اور عثمان بن طلحہ کا اور خالد بن الولید
بن المغیرہ قرشی مخزومی اور عمرو بن العاص ابن وائل قرشی سہمی اور عثمان بن طلحہ عبدری حجبی کہ کلید کعبہ

اُسکے ہاتھ بھی مسلمان ہوا اور بعضون کے نزدیک اسلام اُنکا اواخر سنہ سبع مین واقع ہوا اور بعض نے سنہ خمس بھی کہا ہی اور اسی سال مین غالب بن عبد اللہ لیثی کو طرف بنی الملوح کے بھیجا تا موضع کدید سر و زن جدید مین پہونچے اور جو رات ہوئی اوپر سر اُس جماعت کے شبخون لیگئے اور بہت شتر اُنکے ہانک لائے اور بھی اسی سال مین غالب بن عبد اللہ کو جانب فدک بھیجا تا جماعۂ کفار وہان کے سے انتقام کھینچے اور بھی اسی سال مین اور سریون نے بھی وقوع پایا تا انتہی لسریۂ موتہ ہوا اور وہ نام ایک موضع کا ہی نزدیک بلقار کے کہ وہان سے بیت المقدس دو مرحلہ ہی اور ذکر اسکا ارسال نامہ مین بہ ہرقل گذرا ہی اور یہ سریہ منجملہ اور سریا کے مشہور ہی بصعوبت اور شدت محاربہ اور مقاتلہ کے اور بھی اسی سال مین سریہ عمرو بن العاص کا ارسال طرف ذات السلاسل کے تھا تسمیہ کیا گیا بذات السلاسل اُس جہت سے کہ مشرکون نے باندھا تھا اپنے تئین آپسمین بسلاسل تا نہ بھاگین اور بعض نے کہا اسی جہت سی کہ سلاسل نام ایک پانی کا ہی کہ یہ سریہ وہان واقع ہوا اور اسی وادی القری کے اوپر مسافت دس دن کی مدینہ سے اور وقوع اسکا جمادی الآخر سنہ ثمان مین تھا اور بعض نے سنہ سبع مین کہا ہی اور ساتھ اسی کے جزم کیا ہی ابن ابی خالد نے کتاب صحیح بخاری مین اور اسی سال مین ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتھ تین سو نفر کے مہاجرین و انصار سے جیسا کہ صحیحین و غیرہما مین آیا ہی اور بروایت نسائی مین بضع عشر زیادہ کیا امیر بنا کر طرف قبیلہ بنی جہینہ کے بھیجا اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اُس درمیان مین تھے اور مدینہ سے پانچ دن کی راہ ہی اور اس سریہ کو سریۃ الخبط اور سریہ سیف البحر بھی کہین اور خبط نام اُس برگ کا ہی کہ درخت سے جھاڑا ہوا اور وقوع اس سریہ کا رجب سنہ ثمان مین تھا اور شیخ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری مین قول بوقوع اُسکے سال ہشتم ناپسند کیا ہی پس صحیح وہ ہی کہ یہ سریہ سنہ ستہ مین ہووے پیش از قضیۂ حدیبیہ کے انتہی اور بھی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو اوپر ایک طائفہ کے امارت دی کہ بجانب اضم کہ اوپر تین برید کے مدینہ سے ہی بھیجا اور بھی اسی سال مین فتح مکہ زادہا اللہ تعظیماً و تشریفاً واقع ہوئی اور یہی فتح عظیم و مبین ہی کہ سورۂ کریمہ انا فتحنا لک فتحاً مبیناً ساتھ اُسکے ناطق اگرچہ جماعۂ مفسرین اوپر اُسکے ہین کہ مراد ساتھ اس فتح مبین کے فتح حدیبیہ ہی و حاصل جو ارادہ سفر مکہ معظمہ کا مصمم ہوا بعض صحابہ کو بھیجا تا قبائل عرب کو اسلم اور غفار اور جہینہ اور اشجع اور سلیم وغیرہم سے کہ داخل حوزۂ اسلام ہوے تھے خبر کرین اور جمع لاوین اور تہیہ اسباب حرب کرین پس باہر آئے آنحضرت دسوین ماہ رمضان روز چہارشنبہ بعد العصر سنہ ثمان مین ہجرت سے جیسا کہ واقدی نے کہا اور نزدیک احمد کے باسناد صحیح ابی سعید سے آیا ہی کہ کہا باہر آئے ہم عام الفتح

دوسری رمضان مین لیس ۸ ہجری جو واقدی نے کہا ضعیف ہی اور تعین اس تاریخ مین اور بھی اقوال آئے ہین
بارھوین سولھوین سترھوین اٹھارھوین انیسوین دو قول سابق اقرب بصحت ہین اور دوم صحیح تر ہی
واللہ اعلم وصل جو طواف سے فارغ ہوے مقام تطہیر بیت الحرام مین انجاس اصنام سے آگر ساحت
عزت اور حرمت اسکے کو پاک کیا اور ارباب سیر نے لکھا ہی کہ مشرکون نے تین سو ساٹھ بت اطراف و
نواحی خانہ کعبہ مین نصب کیے تھے جو وقت نماز پیشین آیا بلال کو فرمایا کہ اوپر بام کعبہ کے جاکر اذان کہے
اور یہ بھی ایک وقت شریف اور ایک نعمت عظیم ہی کہ دست ادراک اسکے دامان اجلال مین نہین پہونچتا
حقیقت عظمت اسوقت کی عرشیون سے پوچھنا چاہیے کہ یہ آواز وہان تک پہونچی ہوبلکہ وہانسے بھی
گذری ہو اور کلمات اذان کے بھی اسی مقام مین ہین جیسا کہ باب اذان مین گذرا وصل اور اگرچہ
حضرت نے امن دیا اہل مکہ کو اور منع کیا انکے قتل سے ولیکن ایک جماعت کو استثنا کیا اس حکم سے
اور ہدر کیا خون انکا اور حکم کیا مارو جہان پاؤ حل در حرم مین ولیکن بعد از حکم ساتھ ہدر دم اور قتل کے
بعضے انمیسے ساتھ توبہ اور رجوع اور ایمان کے مامون ہوے اور نجات پائی اور مجموع انکے مردون سے
گیارہ تن اور عورتون سے چھ اور درمیان مردون سے چار آدمی مقتول ہوے اور سات مامون
رہے اور عورات سے چار قتل ہوئین اور ایک مین اختلاف ہی اور دو مامون ہوئین انام سب
مردون اور عورتون کے ذکر کرین ہم تا حقیقت حال ظاہر ہووے اول انکا ابن خنطل ہی دوم
عبد اللہ بن ابی السرح کہ جو حکم تقبیل اسکے کیا گیا پاس عثمان بن عفان کے اور مختفی ہوا سوم
عکرمہ بن ابی جہل تھا چہارم صفوان بن امیہ کہ سرگروہ کفار قریش اور مہتر قوم اپنی کا تھا پنجم
حویرث بحاء مہملہ بلفظ تصغیر یعنی تقیید بنون وقاف بر لفظ تصغیر اور یہ شقی شاعر تھا اور ہجو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت کرتا تھا ششم مقیس بن صبابہ ہفتم حبار بن الاسود اس سے
بہت ایذا جناب مقدس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تھی ہشتم حارث بن طلاطلہ اور وہ
جملہ موذیان آنحضرت سے تھا نہم کعب بن زہیر کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو کرتا تھا
دہم وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ تھا یازدہم عبد اللہ بن الزبعری شعراے عرب سے تھا
اور رسول مقبول اور انکے یارون کی ہجو کرتا تھا۔ اور وہ عورتین کہ روز فتح مکہ حکم بقتل اور
ہدر دم انکے واقع ہوا چھ مین بعض انمیسے مامون ہوئین اور بعض مقتول اول ہند بنت عتبہ زن
ابوسفیان دوم اور سوم قریبہ بقاف ویا بصیغہ تصغیر اور فرتنا بفتح فا وسکون را و فتح تا رو
تون دو لونڈیان مغنیہ تھین ازان ابن خنطل سے کہ ہجو آنحضرت پڑھتی تھین یعنی مین لیس قریبہ
مقتول ہوئی اور فرتنا بھاگ گئی اور اسکے لیے حضرت سے امان چاہی چہارم اریتا مولاۃ ابن خنطل

مہملہ ۱۲ وسکون یا فتح نون و فتح دال ۱۲ [illegible] زہری ۱۲ اول وکسر طا ثانی ۱۲ طلا طلہ بضم طا ۱۲ موحدہ ۱۲ بفتح فا و ثشدید ۱۲ سہ حصار [illegible] موحدہ ۱۲ مہملہ ۱۲ مہملہ ۱۲ کتابہ ببس قاف و فتح زا (بکسر) وسکون ۱۲ بعض

اور وہ بھی اُسوقت ماری گئی پنجم سارہ مولاۃ بن المطلب اور بعض نے عمرو بن ہشام کہا ہی ششم ام سعد
لسے بھی مارا وصل سابقاً معلوم ہوا کہ خروج مدینہ سے روز چہار شنبہ تھا دسوین رمضان کی بعض
باختلاف کہ اُسمین ہی اور دخول مکہ اور فتح اُسکی بیسوین ماہ مذکور مین ہوئی اور سید عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بقیہ ماہ اور چھہ روز ماہ شوال سے مکہ مین توقف کیا اور قضا یا سے کہ ایام توقف
مکہ معظمہ مین واقع ہوے وہ تھا کہ ایک مرد نے آکر حضرت سے کہا کہ مین نے نذر کی تھی کہ جو خدا تعالے
فتح کرے مکہ کو اوپر رسول مقبول اپنے کے بیت المقدس مین جاکر نماز پڑھون مین - آپنے تین بار
فرمایا کہ یہین پڑھ اور وقایع سے کہ ان ایام مین وقوع پایا وہ ہی کہ خالد بن ولید کو ساتھ تیس سوار کے
موضع نخلہ مین خراب کرنے تبخانہ عزی کے لیے کہ نام ایک بت کا ہی بھیجا وصل اور وقایع سال
ہشتم سے غزوہ حنین ہی کہ نام ایک موضع کا ہی مکہ اور طائف مین اور نام ایک آب کا ہی کہ میان
اُسکے اور میان مکہ تین شب درمیان مین قریب طائف کے اور اُسکو غزوہ ہوازن بھی کہین
کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ساکن اُس زمین مین وصل آنحضرت نے جو طائف سے ارتحال فرمایا اور
جعرانہ مین تشریف لائے کہ غنائم حنین کو وہان جمع کیا تھا اور وہ چھہ ہزار بردہ اور چوبیس ہزار
شتر اور زیادہ چالیس ہزار سے غنم اور چار ہزار اوقیہ فضہ پس دست نوال بہذل اموال اوپر
وجوہ خلائق کے کھولا خصوصاً ساتھ مولفۃ القلوب کے کہ ہنوز نور ایمان نے انکے دلون مین
قوت نہ قبول کی تھی اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسمت غنائم سے فارغ ہوے
اور عزیمت رجوع نے بمدینہ مطہرہ تصمیم پایا شب چہار شنبہ کہ بارہ شب ماہ ذیقعد سے
باقی تھین موضع جعرانہ سے احرام عمرہ باندھا اور مکہ مین آئے اور ارکان بجالا کر مراجعت فرمائی
اور اسی سال مین چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سودہ بنت زمعہ کو کہ امہات المومنین سے
تھین طلاق دیوین اور ایک روایت مین ہی کہ طلاق دی بہر تقدیر سودہ نے کہا بخدا سوگند کہ
دوستی مرد کی میرے دل مین نہین رہی لیکن چاہتی ہون مین کہ فردائے قیامت مجھے زنان
حضرت مین حشر کرین اور مجھے یہ سعادت کافی ہے اور نوبت اپنی عائشہ صدیقہ کو بخشی تا یہ بھی
باعث محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووے انکی نسبت اور بھی اسی سال مین ماریہ
قبطیہ سے ایک پسر متولد ہوا اور نام اُسکا ابراہیم رکھا ولادت اُسکی سنہ ثمان مین اور وفات
سنہ عشر مین اور مدت عمر اُسکی سولہ مہینے اور ایک روایت مین اٹھارہ مہینے اور بعض کتب مین
ایک سال اور دس مہینے اور چھہ روز اور بھی اسی سال مین زینب دختر آنحضرت کہ منکوحہ ابوالعاص
بن الربیع تھین بروضہ رضوان پہونچین اور اُنسے دو فرزند رہے ایک پسر مسمی بہ علی کہ قریب بلوغ
پہونچا تھا اور ایک دختر مسماۃ بامامہ اور اسی سال مین اور بقولے سال ہفتم مین اتخاذ منبر نے

وقوع پایا یعنی مسجد آنحضرت مین ایک منبر طیار ہوا کہ اوپر اسکے خطبہ فرماتے تھے اور پہلے اس سے
نہ تھا اور وقائع اسی سال سے قضیۂ قدوم وفد عبد القیس بن قصی پدر قبیلہ ہے اسد بن حفار بن ربیعہ
وقائع سال نہم ماہ محرم سنہ نہم ہجرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمال تعین کیے
تا ان قبائل مین کہ مسلمان ہوئے ہین جاوین اور زکوٰۃ اموال انسے لیوین چنانچہ عیینہ بن حصین
فزاری کو ساتھ پچاس سوار کے مہاجرین اور انصار سے اوپر بنو تمیم کے بھیجا جو عیینہ مع ہمراہیون
اپنے کے دیار مخالفین مین پہونچا اکثرون کے گھر خالی پائے مردون کیسے دست بغارت دراز
کیا گیارہ مرد اور پندرہ عورتین اور ایک روایت مین گیارہ عورتین اور تیس لڑکون کو
بردہ لیکر مدینہ مین مراجعت کی اور اسی سال مین ولید بن عقبہ قرشی اموی کو کہ بھائی عثمان
بن عفان کا تھا اخذ صدقات کے لیے جانب بنی المصطلق کے بھیجا اور اسی سال مین قطبہ بن
عامر بن حدیدہ کو ہمراہ بیس مرد کے قبیلہ خثعم کی طرف بھیجا اور امر کیا ساتھ لوٹ لیے انکے
بعد ازان ضحاک بن سفیان بن عوف کلابی کو کہ شجاع تھا اور اوسکو برابر سو سوار عدکرتے تھے
بھیجا اور بھی اسی سال مین علقمہ بن مجزز مدلجی منسوب بن حجرۃ کو ربیع الآخر مین اور حاکم نے کہا
صفر مین امیر تین سو نفر کا قرار دیکر اوپر ایک جماعت کے حبشہ سے کہ نواحی جدہ مین آکر تھے
اور خرابی کرتے تھے بھیجا اور بھی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایلا کیا
ازواج اپنے سے اور ایک مہینہ نزدیک انکے نہ گئے اور ایلا لغت مین بمعنی سوگند ہے اور
نزدیک فقہا کے سوگند کھانا مرد کا ہے کہ ساتھ زن اپنی کے قربان اور اتصال نکرے مدت
چار مہینے کے اور وقائع عظیمہ سال نہم سے غزوہ تبوک ہے اور تبوک نام ایک موضع کا ہے
میان مدینہ اور شام کے اوپر چودہ مرحلہ کے مدینہ سے اور بعضون نے کہا ہے کہ نام ایک حصن کا ہے
اور قاموس مین نام زمین کا درمیان مدینہ اور شام کے اور بعض نے کہا کہ تبوک نام ایک چشمہ کا ہے
اُس زمین مین اور ایک اُن وقائع سے بھیجنا خالد بن ولید کا ہے بجانب اکیدر کہ حاکم
دومۃ الجندل کا تھا جاننا چاہیے کہ متخلف اس غزوہ کے قوم منافقین سے بہت تھے اور
معذور بعذر صحیح اور غیر صحیح بھی تھے پس وہ لوگ کہ بے عذر اور شک و ارتیاب کے اس غزوہ سے
متخلف ہوئے پانچ نفر اصحاب سے تھے ابوذر غفاری اور ابو خیثمہ سالمی اور کعب بن مالک
اور مرارۃ بن الربیع اور ہلال بن امیہ اور اس سال مین بعد از انصراف کے تبوک سے تتابع
وفود واقع ہوا اور وفود اور وفادت بمعنی دخول اور ورود کے آوے اور وفد ایک جماعت کو
اختیار کیجاوے بھیجنے کے لیے پاس عظما کے اور وافد واحد اسکا ہے مثل رکب اور راکب کے
اور بعض نے کہا کہ ابتداے وفود بعد از رجوع آنحضرت تھا جعرانہ سے کہ اواخر سنہ ہشتم مین ہے

اور اکثر اوپر آسکے ہین کہ بعد از رجوع کے غزوہ تبوک سے تھا اور صواب یہ ہی کہ وفد بعض سنوات سابقہ مین بھی آئی ہے ولیکن کثرت اور تتابع اور توالی سنہ تاسع مین واقع ہوئی اور جماعۂ کثیر نے علماء حدیث اور سیر نے وفود کو ضبط کیا ہی اور مجموع اُس چیز کا کہ ذکر کیا ہی زیادہ اوپر ساٹھ کے ہین ایک وفد بنی اسد بن خزیمہ تھا دس نفر اُس قوم سے آئے اور مسلمان ہوئے اور منت رکھی کہ سال قحط مین راہ دور و دراز قطع کرکے بطوع و رغبت بے آنکہ کوئی لشکر اوپر سر ہمارے کے آوے اسلام مین آئے ہین ہم اور دوسرے وفد فزارہ قریب بیس مرد کے آئے اور اظہار اسلام کیا انمین خارجہ بن حصن اور حر بن قیس بن حصین فزاری تھا اور یہ سب قوم عیینہ ہین اور وفد بنی مرہ تیرہ مرد آئے اور مسلمان ہوئے اور پیشوا انکا حارث بن عوف تھا اور وفد بنی البکار آئے اور بشرف اسلام مشرف ہوئے انمین معاویہ بن ثور بن عبادہ بن البکا ایک مرد تھا کہ سو برس کی عمر رکھتا تھا اور وفد کنانہ آئے اور مسلمان ہوئے اور پیشوا اُس وفد کا واثلہ بن الاسقع لیثی تھا اور وفد بنی بلال بن عامر تھا اور درمیان اُنکے زیاد بن عبد اللہ بن مالک اور عبد اللہ بن عوف بن احرم اور قبیصہ بن مخارق تھے زیاد گھر مین ام المومنین میمونہ کے گیا کہ خالہ اُسکی تھی اور وفد عامر بن صعصعہ آئے اور درمیان اُنکے عامر بن الطفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب اور اربد بن ربیعہ اور روایت مین قیس اور خالد بن جعفر اور حبان بن اسلم بن مالک اور یہ چند نفر رؤساے قوم اور شیاطین اُنکے ہین اور یہ عامر بن الطفیل وہی شقی ہی کہ ستر قرا کو بقتل پہونچایا اور بد بختیان کین جیسا کہ ذکر وقائع سال چہارم مین قصہ بیر معونہ مین گذرا اور وفد عبد القیس ہی اور ذکر وفد عبد القیس کا سال ہشتم مین تفصیل گذرا موافق اُسکے کہ روضۃ الاحباب مین ہی ذکر کیا گیا ہی اور وفد بلی تھا اور رویفع بن ثابت بلوی کہ آنحضرت کی خدمت مین رہتا تھا قوم اُنکی سے تھا کہا یا رسول اللہ یہ قوم میری ہین اور وفد تجیب بضم تا اوپر صیغۂ تبارع کے احباب سے اور تیرہ تن تھے کہ زکوۃ مواشی اور اموال کی لائے تھے اور حضرت نے انہین مرحبا کہا اور کہا کہ زکوۃ مال کو پھیر لیجاؤ اپنے دیار مین اور اوپر فقراء وہان کے قسمت کرو کہا ہم نہین لائے مگر وہ کہ ہمارے فقر آسے زیادہ ہی اور وفد دارم قبیلہ لخم سے اور وہ دس مرد تھے اور پیشوا انکا کہ ہانی بن حبیب نام رکھتا تھا آنحضرت کے لیے چند اسپ اور قباے زربفت اور ایک مشک خمر برسم ہدیہ لایا اور آنحضرت نے فرمایا کہ خمر کو حق تعالی نے حرام کیا ہی اور ایک وفد ہوازن وقت رجوع آنحضرت مین بجانب جعرانہ طائف سے آئے اور التماس سبی اور اموال اُنکے کا کہ مسلمانون کے ہاتھ پڑا تھا کیا پس التماس اُنکا درباب سبی قبول ہو پڑا اموال مین اور وفد ثقیف تھا بعد از قدوم کے تبوک سے اور اصل اُنکے قصہ کی وہ ہی کہ جب آنحضرت کاہے

طائف سے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جلایا ہمکو تیروں ثقیف نے دعا کر اوپر ثقیف کے اور وفد کندہ که نام ایک قبیلہ کا ہے یمن سے لقب ثور بن عفیر کا ہے پدر قبیلہ یمن کا اسواسطے که کفران نعمت پدر کیا اور ملحق کیا اپنے احوال کے ساتھ مشتق کنود سے ساتھ ضم کے بمعنی ناسپاسی کرنیکے اور وفد اشعریین اور اہل یمن مین ایسا ہی واقع ہوا ہے یہ ترجمہ اور صاحب کشیخ ابن حجر سے نقل کیا ہے که مراد بعض اہل یمن سے ہین غیر اشعریین کے اور وہ وفد حمیر ہے اور وفد ہمدان نام قبیلہ کا ہے یمن سے اور وفد مزینہ که نام ایک قبیلہ کا ہے اور وفد دوس ہے نام ایک قبیلہ کا کہ ابو ہریرہ وہین کے ہین اور وفد بہراء که نام قبیلہ کا ہے یمن سے تیرہ مرد تھے جو مدینہ مین آئے گئے اوپر دروازہ مقداد بن اسود کے پس مرحبا کہا انکو اور آگے لاتا کاسہ بزرگ حیس سے پس کھایا اُس سے تا سیر ہوے اور وفد عذرہ که نام ایک موضع کا ہے معروف شام مین اور اکثر اہل اُسکے بہ عشق مبتلا ہوتے ہین اور اُسی مین جان دیتے ہین اور وفد محارب ہے عرض کیا آنحضرت نے اوپر اُس قبیلے کے اسلام اور دعوت کیا انکو پس آئے اُنسے دس مرد اور مسلمان ہوئے اور پھرے طرف اہل بنی کے اور وفد ہے بہارا اوپر وزن غراب کے نام ایک قبیلہ کا ہے سال ہشتم مین وقت انصراف کے جعرانہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیس بن سعد بن عبادہ کو ساتھ چار سو آدمی کے انکی طرف بھیجا اور وفد غسان سنہ عشر مین تھا رمضان سے اور یہ تین نفر تھے اور وفد بنی سیس کہ کسی کو ملازمت آنحضرت مین بھیجا اور کہا یا رسول اللہ جماعۃ قرار ہمارے پاس آئے اور کہا که اسلام بے ہجرت مقبول نہین اور ہمارے پاس اموال و مواشی ہین اگر حکم ہو اُن سب کو بیچکر ہجرت کرین ہم پس فرمایا آنحضرت نے تقوی اختیار کرو جہان کہین رہو اور وفد ازد نام پدر قبیلہ کا ہے یمن سے اور انصار سب اُسکی اولاد ہین اور وفد بنی المستفق نام پدر قبیلہ کا ہے اور وفد بنی النخع ایک قبیلہ ہے یمن سے اور وفد خولان که نام قبیلہ کا ہے اور وہ دس نفر تھے کہا یا رسول اللہ ہم آپکے پاس آتے ہین اُس حال میں که ایمان بخدا اور تصدیق برسالت آپ کی رکھتے ہین ہم اور وفد محارب ہے اور یہ لفظ اوپر وزن سحاب کے نام پدر قبیلہ کا ہے قبائل مذحج سے تھا پندرہ مرد آئے اور بیچ سرائے رملہ بنت الحارث مین نزول کیا اور وفد عامد نام پدر قبیلہ کا ہے که نسبت کی جاتی ہے انکی طرف غامد کے اور وفد بجیلہ ہے جریر بن عبداللہ بجلی منسوب بہ بجیلہ ساتھ ایک سو پچاس مرد کے آیا اور وفد بنی حنیفہ تھا جو یہ لوگ مدینہ مین سرائے رملہ بنت الحارث مین باشارت حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اترنا کیا اور وفد فیروز دیلمی که خواہرزادہ نجاشی کا تھا اور ایمان لایا اور یہ فیروزہ ہے که جسنے اسود عنسی کو

له کندہ بکسر کاف و سکون نون
عله مزینہ بضم میم و فتح زا

کہ دعوی پیغمبری کیا تھا القتل پہونچایا اور اسی سال نہم مین عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق
کہ رئیس منافقون کا تھا اور آخر شوال مین بیمار ہوا اور مرض بدنی کو ساتھ مرض قلبی کے کہ لازم
حال منافقین کا ہو گیا اور ماہ ذیقعدہ مین مر گیا اور وقائع سال نہم سے موت نجاشی
حاکم حبشہ کی ہے مروی ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ کہا بروز فوت نجاشی کے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج ایک مرد صالح تمہارا بھائی اصحمہ مر گیا ہے اٹھو اور
اسکی نماز پڑھو اور آمرزش چاہو بھائی اپنے کے لیے اور بھی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ذیقعدہ مین اور ایک قوم کے نزدیک
ذیحجہ مین اور بعضے کہین کہ سلخ ذیقعدہ مین مجھکو بھیجا اور اسی سال مین بقول اکثر اہل سیر کے
قضیہ لعان واقع ہوا اور مشکوۃ مین دو حدیثین اسی باب مین لایا ہے ایک میان
عویمر بن الحارث عجلانی کے اور میان اسکی زوجہ کے کہ نام اسکا خولہ بنت قیس تھا تنبیہ
علما نے اختلاف کیا ہے حکم مین اس شخص کے کہ مارا ایک مرد کو کہ پایا ساتھ زن اپنی کے کہ
زنا کرتا ہے جمہور اوپر اسکے ہین کہ مارا جاوے اس شخص کو مگر وہ کہ چار گواہ گذرانے اوپر
زنا کے یا اقرار کرین وارث قتیل کے لیکن فیما بینہ وبین اللہ کچھ نہین اگر صادق ہووے
کذا قیل وقائع سال دہم وقائع اس سال کے وفود وغیرہ سے بہت ہین اور ہمنے وفود کو
ایک جا جمع کیا ہر سال مین کہ ہووے جیسا کہ گذرا اور غیر وفود یہان ذکر کرین ہم اور
ایک انمین سے بھیجنا خالد بن الولید کا ہے ساتھ جماعت کے طرف بنی الحارث بن کعب کے
اور انکو فرمایا کہ تین نوبت انکو دعوت باسلام کر اگر قبول کرین درمیان انکے قیام کر اور
تعلیم قرآن اور سنت انکے لیے عمل مین لا اور اگر قبول نہ کرین اسلام مقاتلہ کر اور
اسی سال مین ایک مکتوب بہ نصاری نجران کہ نام ایک موضع کا ہے یمن مین نام کیا گیا ساتھ
نجران کے بن زید بن سبا کے بھیجا اور انکو دعوت باسلام کی پس اس جماعت نے بعد از مشاورت بہ یکدیگر
چودہ مرد کو اپنی قوم سے اختیار کیا اور مدینہ مین آئے تا احوال رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
تحقیق کرین اور خبر انکو پہونچاوین ایسا ہی ہے روضۃ الاحباب مین۔ اور مواہب اللدنیہ مین کہا ہے
کہ وہ ساٹھ سوار تھے اور اسی سال مین باذان حاکم یمن نے وفات پائی اور جو خبر اسکے فوت کی
سمع شریف حضرت مین پہونچی اسکی مملکت کو قسمت فرمایا بعض اس سے اوپر پسر اسکے
شہر بن باذان کے اور بعض اس سے ساتھ ابو موسی اشعری کے اور ایک ناحیہ یعلی بن امیہ کو اور
تھوڑا معاذ بن جبل کو ارزانی رکھا اور بھی اسی سال مین پیش از حجۃ الوداع آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے ابا موسی اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو بجانب یمن بھیجا بعد ازان خالد بن الولید کو بھی

پیش از حجۃ الوداع سنہ عشر مین ربیع الاول یا ربیع الآخر یا جمادی الاولی مین طرف عبد المدان کے
کہ ایک قبیلہ ہی نجران مین بھیجا اور وہ ایمان لائے اور بعد ازان بھیجا علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہ کو بجانب یمن شہر رمضان سنہ عشر مین ساتھ تین سو سوار کے اور وقائع کلیہ عظیمہ سنہ عشر سے
حج کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی حجۃ الوداع کہ اُسکو حجۃ الاسلام بھی کہتے ہین اور بیان
کرتے ہین کہ وہ کیا مقام ہی کہ اسمین فرض کو نفل کے لیے ترک کرین کہتے ہین کہ وہ عرفات ہی کہ
اُسمین فرض کہ وقت عصر ہی بجہۃ نفل کہ دعا بعرفات ہی ترک اور بعد ازان مکہ جمع بین الصلوتین
عرفہ مین مجمع علیہ ہی امت مین وصل اور اثنائے طریق مراجعت مین جب بمنزل غدیر خم پہونچے کہ نواحی
جحفہ سے ہی میان مکہ اور مدینہ کے منھ طرف یارون کے کیا اور فرمایا کیا نہین جانتے ہم کہ مین
نزدیک تر اور دوست تر ہون ساتھ مومنون کے ذاتون انکی سے اور اُسوقت فرمایا خدا مولا میرا
اور مین مولا سب مومنون کا ہون بعد ازان حضرت علیؑ ابن ابی طالب کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا
خداوندا جسکا مین مولی ہون پس علی اسکا مولی ہی خداوندا دوست رکھ اُسکو کہ دوست رکھے
علیؑ کو اور دشمن رکھ اُسکو کہ دشمن رکھے علی کو اور ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہی کہ یاری دے
اُسکو کہ یاری دے علی کو اور چھوڑ اور یاری نہ دے اُسکو کہ چھوڑے اور نہ یاری دیوے علیؑ کو
اور پھیر حق طرف علی کے جسطرف کہ وہ پھرے اور اسی سال مین جریر بن عبد اللہ بجلی کو اوپر
ذی الکلاع بن تابور بن حبیب بن مالک بن حسان بن تبع کے کہ ایک ملوک طائف سے تھا
اور خلق اُسکو بجائے پرستش کرتی تھی اور مطیع اُسکی ہوئی تھی بھیجا اور ہنوز جریر نے اُسکے
پاس سے مراجعت نہ کی تھی کہ حضرت نے وفات پائی اور ذی الکلاع تا زمان عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے تھا اور مواہب لدنیہ مین مفہوم ہوتا ہی کہ اوپر ہاتھ جریر کے اسلام لایا اور
اسی سال مین ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور اسی دن
کسوف ہوا لوگون نے کہا کہ کسوف آفتاب بسبب حسرت انکے ہی وقائع سال یازدہم
ذکر مرض وفات وما یتعلق بہا لاتے ہین کہ جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع سے
مراجعت فرمائی بعض اشقیا اور جہال کو دعوی نبوت پیدا ہوا مسیلمہ بن ثمامہ اور اسود بن کعب
عنسی اور طلیحہ بن خویلد اسدی اور ایک عورت کہ نام اُسکا سجاح بنت الحارث بن سوید تمیمیہ تھا
آئی نے پر مسیلمہ کے کہ مشہور ترین ابن اشقیا کا تھا اور اُسے مسیلمہ کذاب بھی کہتے تھے اور وہ اپنے
تئین رحمن الیمامہ کہواتا تھا اور طلیحہ بن خویلد قبیلہ بنی اسد سے تھا کہ بعد از رحلت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے خروج کیا اور عروج پایا اور عیینہ بن حصین فزاری کہ ذکر اُسکا سابق غزوہ حنین
اور ہوازن مین گذرا ہی ہمراہ قبیلہ فزاری کے مرتد ہو کر انکار کیا تھا اور اُسکے ساتھ گرویدہ ہوگے

صلعم اور اسود عنسی منسوب بہ عنس بن مذحج اور عبہلہ نام اسکا ہے اور اسکو ذی الخمار بھی کہتے ہیں کہ خمار اوپر منہ اپنے کے ڈالتا تھا اور تمام قصہ اور شرح احوال اسکی اور بیان اسکے ملعون کا وہ ہے کہ بازان ابناے فارس سے کہ یمن میں گماشتہ کسری کا اور آخر میں توفیق اسلام پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوپر اسکے حکومت صنعاے یمن مقرر رکھی جب مرگیا حضرت نے اعمال اسکا قسمت کیا جیسا کہ ذکر اسکا گذرا فروہ بن مسیک نے کہ عامل رسول مقبول تھا اوپر قبیلہ مراد کے ایک مکتوب حضرت کو لکھا اور کیفیت واقع سے اعلام کیا حضرت نے معاذ بن جبل اور ابو موسی اشعری کو نامہ لکھا کہ متفق ہوکر جس طریق سے ہوسکے دفع شر اسود میں کوشش کرین اور دفع اوسکے فساد میں سعی کرین ایمان والے بہت سے ایک جگہ جمع ہوے اور مرزبانہ کو پیغام بھیجا اور مرزبانہ نے فیروز دیلمی کو کہ پسر عم مرزبانہ اور خواہرزادہ نجاشی تھا مقرر کیا انھون نے اسکو بقتل پہونچایا اور سجاح بنت الحارث بن سوید بھی بنی یربوع سے ایک زن تھی کہ بنی تغلب میں دعوی نبوت کیا اور قوم اسکی گرویدہ ہوئی اور زمان اور مکان اسکا ساتھ مسیلمہ کے نزدیک تھا اور آخر غزوات اور سرایات سریہ اسامہ بن زید بن حارثہ ہے کہ اسکو روز دوشنبہ بست و ششم ماہ صفر سنہ یازدہم میں ہجرت سے بجانب ابنی کہ دیار روم سے ہے اور مقتل اسکے باپ کا تھا سریہ مذکورہ میں امیر کیا کہ اوپر سر اس جماعت کے تاخت لاوے اور آتش انکے خانمان میں مارے اور جانے میں جلدی کرے اور جو ماہ ربیع الآخر آیا اسامہ نے بجانب ابنی توجہ کی اور انکے اہل پر ظفر پائی اور اکثر کو انھنے قتل کیا اور بعض اشجار اور منازل اور بساتین اور زراعات کو جلایا اور قاتل پدر اپنے کو بقتل لایا اور غنیمت بہت حاصل کی اور مراجعت کی اور مدت غیبت اس جیش کی چالیس دن تھی واقعہ ابتداے مرض حضرت تا رحلت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ حقتعالی نے ایک بندہ کو اپنے بندون سے مخیر کیا درمیان اسکے کہ دیوے اسکو زیب و زینت حیات دنیا اور درمیان اسکے کہ نزدیک اسکے ہے اجر اور ثواب آخرت سے پس اختیار کیا اس بندہ نے اس چیز کو کہ نزدیک پروردگار کے ہے اور رغبت نہ کی دنیا میں پس روئے ابوبکر ساتھ سننے اس خبر کے اور فرمایا حضرت نے کہ باقی نہ رہے مسجد میں کوئی دریچہ مگر دریچہ ابوبکر اور کہا ہے کہ اس کلام میں اشارہ ہے تقرر ابوبکر کے ساتھ خلافت کے اور یہ بات مرض موت میں فرمائی فوت کے پانچ شب پہلے اور آخر صفر سال مذکور میں مامور ہوے آنحضرت کہ اہل گورستان بقیع کے لیے استغفار کرین اور جیسا کہ زیارت بقیع اور استغفار کے لیے انکی مامور ہوے ایسا ہی زیارت شہداے احد اور دعا انکے لیے مامور ہوے اور ابتداے مرض آنحضرت کا خانہ میمونہ میں تھا انکی نوبت میں اور جو شدید ہوا مرض حضرت کا جمع ہوئین سب ازواج مطہرات حضرت کی اور حضرت نے فرمایا میں کل کہاں ہونگا اور مکرر فرمایا اس سخن کو اور مقصود آنحضرت یہ تھا کہ ایام

مرض مین عائشہ صدیقہ کے گھر مین ہووین اور ایک روایت مین ہو کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے
کہا کہ اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاق ہوگا کہ تردد فرماوین گھرون مین ہر ایک کے
ازواج سے پس سب راضی ہوئین کہ بخانہ عائشہ ہووین پس باہر آئے خانہ میمونہ سے دونون
ہاتھ اوپر دوش اہلبیت کے رکھکر چنانچہ پاے مبارک اوپر زمین کے کھینچتے تھے اور سر مقدس
ساتھ خرقہ کے باندھا تھا اٹھا کر گھر مین حضرت عائشہ کے لائے اور روایت عائشہ مین آیا ہو
کہ کہا نہ دیکھا مین نے کسیکو مرض اوسکا کہ صعب تر ہووے مرض پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اور منقول ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا آیا مین پاس آنحضرت کے اور قطیفہ اوپر اپنے
لپیٹا تھا پس پاتا تھا مین حرارت تپ کی بالاے قطیفہ سے اور تحمل نہ رکھتا تھا میرا ہاتھ کہ اوپر بدن
آنحضرت کے پہونچاؤن مین پس تعجب کیا مین نے فرمایا بلا کسی کی بلاے انبیا سے سخت تر نہین
لاجرم جیسی کہ بلا انکی مضاعف ہو اجر انکا بھی مضاعف لیکن جزع اور فزع بلا مین اور آہ و نالہ
امراض مین کیا حکم رکھے یہان سخن ہو جزع اور فزع کے معنی بے صبری اور بے طاقتی کے ہو اور
کراہت بلا اور فرار اوس سے حرام ہو بے خلاف اور آہ و نالہ کہ بقصد اظہار غربت اور شکستگی اور بیچارگی
کہ لازم حال بندگی کا ہو اور اضطراب بیقراری بھی کہ شدت مرض اوسکی صعوبت سے عارض ہووے
اور ہو اور داخل جزع اور فزع اور کراہت بلا اور شکایت مبلی سے نہین اور مروی ہو کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عرضون اپنے مین خدا تعالیٰ سے عافیت اور شفا چاہتے مگر مرض موت
مین دعا بشفا نفرمائی وصل منجملہ وقائع کہ ایام مرض مین ہوئی واقع مشہور کہ کتب صحاح مین
مذکور اور مسطور ہو وہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہین اشتداد مرض مین کہ اصحاب حجرہ
شریف مین مجتمع تھے فرمایا کہ دوات اور صحیفہ اور ایک روایت شانہ میرے پاس لاؤ تا تمہارے لیے
وصیت لکھون مین کہ بعد میرے ہرگز تخلف نکرو تم پس اصحاب نے اختلاف کیا بعضون نے کہا
جو فرمایا اسپر عمل کرو تا حضرت جو چاہین لکھین بعض نے کہا مناسب نہین کہ آنحضرت کو اس محل مین
مشغول بہ کتابت رکھین ہم کہ وقت انکا تنگ ہو اور عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی جانب مین تھے کہا
کہ درد و الم اوپر حضرت کے غالب ہو اور قرآن درمیان ہمارے ہو اور ہمکو کافی ہو یہانتک کہ اختلاف
پڑا اور اصوات بلند ہوئین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ
کہ منازعت اور رفع اصوات بحضور رسول خدا مناسب نہین باوجود اسکے تین وصیتین فرمائین
ایک یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے اخراج نہ کرین اور دوسرے یہ کہ جماعہ وفود کو کہ پاس تمہارے آوین
انکو جائز ہو اور صلہ دینی چاہیے جیسا کہ مین دیتا ہون اور تیسری وصیت راوی نے فراموش کی
یا اظہار اوسکے مین مصلحت نہ دیکھی کذا قال العلماء واللہ اعلم اور از انجملہ امر کرنا آنحضرت کا ہو ابی بکر صدیق کو

بادلائے نماز با مردم اور لائے ہین کہ آنحضرت نماز پڑہاتے تھے لوگون کو مدت مرض مین مگر تین دن
کہ حکم ہوا کہ ابو بکر پڑہاوین اور بعضون نے سترہ نمازین کہی ہین اور جوا ذان کہی گئی نماز عشا کیلیے
فرمایا امر کرو ابابکر کو کہ ادا کرین نماز ساتھ لوگون کے اور امامت کرین اُنکو اور روایت کی ہو ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے کہ کہا نماز نہین پڑھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے کسی کے امت اپنی سے
مگر خلف ابی بکر رضی اللہ عنہ کے اور ایکبار خلف عبد الرحمن بن عوف کے سفر مین ایک رکعت پوشیدہ
نرہے کہ تخصیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بامامت اور
مبالغہ کرنا اسمین دلیل ہی واضح اہل سنت اور جماعت کے واسطے اوپر تقدیم اسکے بخلاف کہ باوجود
صحابہ کے قریش سے اور حضور علی مرتضی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اُنکو تخصیص کی اور تقدیم
فرمائی پس اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہی کہ صدیق اکبر متعین اور متقدم تھے اوپر سائر صحابہ کے
اور معلوم کرنا چاہیے کہ بعضے لوگ منع کرتے ہین ادا کرنے نماز سے مقبرہ مین اور حدیث بھی اس باب
مین روایت کرتے ہین پس بعضے تنبیع روایت کرتے ہین مطلق نظر بظاہر حدیث اور بعضے کہتے ہین
کہ اگر خاک پاک ہووے ریم اور خون اور نجاسات سے کہ جدا ہووے اموات سے جائز ہی درمختار
اور بوسہ دینا قبر کو اور سجدہ کرنا اُسکو اور کلہ رکھنا حرام اور ممنوع ہی اور بوسہ دینے قبر والدین مین
روایت فقہی نقل کرتے ہین اور صحیح وہ ہی کہ جائز نہین اور ازانجملہ وہ ہی کہ آنحضرت کو ساٹھ دینار تھے
سبکو بفقرا قسمت کیا الا چھ یا سات اُس سے گھر مین باقی رہے تھے پس نہ گئے عالم سے تا انفاق
نہ کیا اُنکو اور ازانجملہ وصایا ہے آنحضرت شان انصار مین ہی وصل اور اُس چیز سے کہ واقع ہوئی
ایام مرض مین قریب بروز رحلت وہ ہی کہ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ کشف کیا آنحضرت
پردہ کو کہ اوپر در خانہ کے تھا پس نگاہ کی بجانب مردم کہ مسجد مین تھے نماز فجر مین اور ابو بکر نماز
پڑہاتے تھے پس تبسم فرمایا اور ابو بکر نے چاہا کہ جاوے اپنی سے بستر جاوین پس اشارہ بسوے
صحابہ فرمایا کہ اپنے اپنے حال پر قائم رہو اور تمام کرو نماز اپنی کو پس چھوڑ دیا پردہ اور وفات
پائی اُسی دن صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ازانجملہ وہ ہی کہ مروی ہی ابی ہریرہ سے کہ
جبرئیل آئے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض اُنکے مین کہ قبض کی گئی روح
مبارک اُنمین اور کہا خدا سے تعالی سلام بھیجتا ہی اور برتر ہے اور کہتا ہی کہ اپنے تئین کسطرح
پاتا ہی تو اور کیا حال رکھتا ہی تو کہا دردناک پاتا ہون اپنے تئین یا امین اللہ پس فاطمہ
رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میرے فرزندون کو میرے سامنے لاؤ پس فاطمہ زہرا حسن و حسین
علیہما التحیۃ والرضوان کو آگے حضرت کے لائین جگر گوشگان رسول مقبول نے جب اپنے جد امجد کو
اس حال مین دیکھا گریہ آغاز کیا اور ایسے روئے کہ انکے رونے سے جو کہ گھر مین تھے سب روئے

پس آنحضرت صلعم نے انکو پیار کیا اور دلاسا دیا اور درباب تعظیم و احترام اور محبت آنکی صحابہ اور تمام امت کو وصیت فرمائی اور لائے ہین کہ جو ملک الموت بصورت اعرابی آئے اور اذن چاہا فرمایا کہو تا آوین پس آئے اور کہا السلام علیک یا ایہا النبی پس فرمایا اے ملک الموت پیشتر آؤ اور جس کام کے لیے مامور ہوئے ہو عمل کرو پس ملک الموت نے روح اطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبض کیا اور باعلی علیین لیگئے اور بصحت پہونچا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی فاطمہ زہرا نے ندبہ اور زاری کی کہتے ہین کہ بعد گذرنے آنحضرت کے کسی نے فاطمہ کو خندان نہ دیکھا اور عائشہ صدیقہ بھی زاری کرتی تھین اور صحابہ بعد از فوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراسیمہ اور حیران ہوے اور عقول انکے مسلوب اور حواس عاطل ہوئے بعض کی زبان بند ہو گئی اور ہوش نطق نہ رہا حال عثمان بن عفان اسی قبیل سے تھا اور بعضے جاماندہ ہوے اور طاقت حرکت نہ رہی مثل علی مرتضی کے اور اثبت اور اشجع انکے ابوبکر تھے باوجود اسکے انصباب اشک تھا اور اوپر جاتا تھا آہ و نالہ انکا اور ساتھ اسکے استہلال کیا ہے اوپر شجاعت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور بعض لاغر و کاہیدہ ہو کر اس عالم سے گئے اور بعض نے دعا کی کہ خداوندا ہمکو نابینا کر کہ طاقت نظر کی اوپر شہر اور در کے نہ رکھین ہم پس اہل مدینہ اور اصحاب نے دل اوپر وفات حضرت کے رکھا اور استرجاع کیا اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون بعد ازان ابوبکر صدیق تعزیہ اور تسلیہ اہلبیت بجالائے اور کہا کار غسل اور تجہیز و تکفین تمسے تعلق رکھے ساتھ اسکے قیام کرو اور آپ ہمراہ اکابر مہاجرین اور اشراف انصار کے سقیفہ بنی ساعدہ مین واسطے قرار دینے امر خلافت کے کہ اہم مہام دین اور موجب انتظام والقیام مہام اسلام کا تھا مشغول ہوے اور تفصیل کلام اس مقام مین بہت ہے مجمل اسکا وہ کہ مہاجرین اور انصار مین خلاف پڑا اور کہا انصار نے ہم مین سے ایک امیر اور تم مین سے ایک امیر پس بحدیث الائمة من قریش ثابت ہوا کہ امامت حق قریش کا ہے اور جو تقدم اکثر رجحان ابوبکر صدیق کا اذہان و قلوب مین راسخ و ثابت ہوا خصوصاً ایام مرض مین انکی تقدیم سے نماز وغیرہ کے لیے قرار اوپر ابوبکر صدیق کے پایا اور اجماع اوپر انکے منعقد ہوا وصل بیان کیفیت غسل وغیرہ مین جو فرمایا تھا آنحضرت علیہ السلام نے ابتدائے مرض مین کہ غسل دیوے مجھکو مرد اہلبیت میری سے اور ابوبکر صدیق نے کہا کہ کار غسل و تجہیز و تکفین ساتھ انکے تعلق رکھے لاجرم اہلبیت اور علی اور عباس وغیرہ ساتھ اس کار کے مشغول ہوے اور کہا عباس نے تا دروازہ حجرہ بند کرین اور تکفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین جامہ سفید سحولی مین واقع ہوئی۔ اور سحولی یمن مین منسوب بسحول یعنی قصار اور یہ روایت اشہر اور اکثر ہے یا منسوب بسحول کہ نام قریہ کا ہے

مین سے اور بفہم سین بھی آیا ہے منسوب بسحول یعنی جامہ سفید اور نہین ہوتا مگر پنبہ سے اور نماز ادا کرنا اوپر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بجماعت نہ تھا ایک جماعت آتی تھی اور نماز پڑھتی تھی بے جماعت اور
باہر آتی تھی پس جماعت دوسری آتی تھی اور ادائے نماز کرتی تھی اول مرد آئے جب مرد فارغ ہوئے
نسا آئین بعد ازان صبیان جیسا کہ ترتیب صفوف جماعت مین مقرر ہے اور امامت نہین کی اوپر
جنازہ حضرتؐ کے کسی نے اور وفات شریف روز دوشنبہ تھی اور سہ شنبہ تمام روز سر مبارک رکھا رہا
بیت مین اور لوگون نے نماز پڑھی اور دفن کیے گئے چہارشنبہ کو اور دفن آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم مین بھی اختلاف واقع ہوا بعضون نے کہا کہ گھر مین جس جگہ مقبوض ہوے اور ایک
زمرہ نے کہا مسجد مین اور ایک فرقہ نے کہا بقیع مین اور اور ایک جماعت نے کہا کہ مین لیجانا چاہیے
اور بعض نے کہا قدس مین کہ قبور انبیاءؑ وہین ہین۔ ابوبکر صدیق نے کہا کہ سنا مین نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ دفن نہ کیا جاوے کوئی پیغمبر الا اسی جگہ کہ قبض کی گئی ہو روح
اسکی اور بنا کی گئی قبر شریف خشت خام سے اور بلند کی گئی زمین سے مقدار ایک شبر اور ایک روایت مین چار
انگشت بھی آیا ہے اور روایات مختلف آئی ہین کہ قبر شریف مسنم ہے یا مسطح بقول اکثر مسنم ہے اور جو امام حسن
مجتبیٰ نے ارتحال فرمایا عائشہؓ سے التماس کیا کہ یہ حجرہ تمہارا ہے اگر تجویز کرو امام حسن کو پہلوے جد انکے مین دفن
کرین حضرت عائشہ نے قبول کیا اور کہا بہتر مرحبا لیکن مروان اس زمانہ مین جانب معاویہ سے حاکم تھا
دفن انکے سے مانع آیا اس جگہ مین بعد ازان عائشہ صدیقہؓ نے عبد الرحمن بن عوف کو بھی چاہا تھا کہ وہان دفن
ہووین میسر نہوا اور ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نزول کرین عیسیٰ بن مریم
اور تزوج کرین اور پیدا ہووے انکی لیے اولاد اور مکث کرین بروے زمین پینتالیس برس پس وفات
پاوین اور دفن کیے جاوین میری قبر مین پس مبعوث ہون مین اور عیسیٰ بن مریم ایک قبر سے میان ابوبکر اور
عمرؓ کے اور مراد ساتھ قبر کے یہان مقبرہ ہے اور جبکہ دفن آنحضرتؐ سے فارغ ہوے صحابہ نے خاک حسرت اور ندامت اوپر
وقت اور حال اپنے کے ڈالی اور آتش فراق اس محبوب دوجہان مین جلتے تھے اور گریہ وزاری کرتے تھے خصوصاً فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا سب سے مصیبت زدہ تر اور بیکس تر اور نالان تر تھین اور دونو حسن اور حسین علیہما السلام مین نگاہ
کرتی تھین اور اوپر یتیمی اپنی اور نامرادی سب کے اور فرزندونکی روتی تھین اور اس جانب سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
اسی حجرہ مین کہ دار السرور بیت الوصال تھا مسکن الحزن ومقام الفراق ہوا بے خانمان ہوکر روز وشب گریان
تھین فرد رہ ندیدم چو برفت از نظرم صورت دوست ٭ ہمچو چشمی کہ چراغش ز مقابل بروید اور ہر کدام نے
اہل بیت کرام اور صحابہ عظام سے مراثی کہ وفات آنحضرت مین بسلک انتظام کھینچے ہین لکھنے انکے مین طوالت
کلام ہے وصل اور جملہ آیات سے کہ ظاہر ہوئین بعد از وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ کہ ایک
حمار نے کہ آنحضرتؐ کا ہے اسپر سوار ہوتے تھے چندان حزن کیا کہ اپنے تئین چاہ مین ڈالا اور ناقہ

آنحضرتؐ علف نہ کھاتی تھی اور پانی نہ پیتی تھی تا آنکہ مرگئی اور ظہور آن چیزون کا جو خبر دی تھی بعد از موت کہ ظاہر ہونگی بہت ہین خارج عدد وحد سے وصل جاننا چاہیے کہ حیات انبیاء صلوٰۃ اللہ وسلام علیہم اجمعین کی متفق علیہ ہے درمیان علماء ثلث کی اور کسیکو خلاف نہین اُسمین کا نلتر اور قوی تر وجود حیات شہدا اور مقتولین فی سبیل اللہ سے کہ معنوی اخروی ہے عنداللہ اور حیات انبیا حسی دنیاوی ہے اور احادیث اور آثار اُسمین واقع ہین بزا بر جال صحیح عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا خدا کے فرشتے ہین سیاح زمین مین پہونچاتے ہین مجھے اعمال تمھارے جو بہتر ہین شکر خدا کرتا ہون مین اوپر اُسکے اور وہ جو بد ہین استغفار کرتا ہون اُنکے لیے اور اُس چیز سے کہ دلالت رکھے اوپر وجود سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر مکرم مین واقعہ سلطان نورالدین شہید کا ہے ۵۵۷ھ مین درباب دیت آنحضرتؐ کے منام مین ایک شب مین تین بار اور خبر دینا اُسکو شر ونصرانی سے کہ نسبت بقبر شریف تصور نوعی خبث کیا تھا اور پہونچنا اُسکا بجمعیت ہزار شخص کے مدینہ طیبہ مین اور پانا اُن دو ملعونون کو اور احراق اُن دونون کو اور حفر خندق حوالی حجرہ شریفہ کے اور بھر دینا اُسکا برصاص وصل بیان ازواج مین پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عقد نکاح مین لائے خدیجہ بنت خویلد کو بعد ازان سودہ بنت زمعہ کو اور وہ حضرت پاس بڑھیا ہوگئین اور حال اُنکے طلاق دینے کا کہ حضرتؐ نے چاہا تھا سابقاً مذکور ہوا بعد ازان عائشہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر کو نکاح مین لائے مکہ مین ہجرت سے دو برس پہلے اور بقولی تین سال پیش از ہجرت ماہ شوال مین اور وہ اُسوقت شش سالہ تھین اور ہم بستر کیا اُنکو مدینہ مین ماہ شوال مین سال دوم ہجرت سے اور وہ بعمر نہ سالہ تھین اور جب آنحضرتؐ نے وفات پائی وہ ہژدہ سالہ تھین اور اُنھون نے وفات پائی مدینہ مین وسترھوین رمضان ۵۸ھ اٹھاون مین اور بقیع مین مدفون ہوئین اور سوائے اسکے بھی منقول ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی باکرہ کو بجز عائشہ صدیقہ تزوج نہین فرمایا اور کنیت عائشہ ام عبداللہ ہے اور بعد ازان حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نکاح مین لائے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو طلاق دی پس نازل ہوئے جبرئیل علیہ السلام اور کہا تمکو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ رجعت کرو کہ حفصہ بہت روزہ دار اور نماز گزار ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجعت فرمائی بجہت مہربانی اوپر عمر رضی اللہ عنہ کے واللہ اعلم اور نکاح مین لائے ام حبیبہ بنت ابی سفیان کو اور وہ اُسوقت حبشہ مین تھین مہر دیا اُنکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے نجاشی بادشاہ حبشہ نے چارسو دینار اور متولی امر نکاح اُنکی عثمانؓ بن عفان ہوئے اور بقول بعض خالد بن سعید بن العاص اور وفات پائی سال چہل وچہارم مین اور نکاح مین لائے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اور وفات پائی اُنھون نے سال ۶۱ھ مین اور وہ آخرین ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے وفات مین اور بقولے آخرین سب کی

میمونہ تھین اور نکاح مین لائے زینب بنت جحش کو اور وہ دختر عمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
تھین اولاً عقد نکاح زید بن الحارثہ مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئین بعدازان زید نے
طلاق دی اسوقت ازواج طاہرات مین داخل ہوئین اور وفات پائی مدینہ مین سال بستم مین اور وہ
اولین ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھین وفات مین اور پہلے وہی اٹھائی گئین اوپر نعش کے
اور مراد نعش سے وہ ہے کہ اوپر جنازہ کے چند چوب مضبوط لگی گئین بشکل گہوارہ تا باستر زیادہ ہووے اور
نکاح مین لائے جویریہ بنت حارث کو اور وہ غزوہ بنی مصطلق مین اسیر ہوکر آئین تھین کہ بیان اسکا
سابق غزوات مین مذکور ہوا اور وفات پائی سال پنجاہ و ششم مین اور نکاح مین لائے صفیہ رضی اللہ
عنہا کو اور وہ نسل حضرت ہارون علیہ السلام سے تھین اسیر ہوئین غزوہ خیبر مین پس آزاد کیا انکو اور
آزادی مہر انکا مقرر فرمایا وفات پائی سال پنجاہم مین اور نکاح مین لائے میمونہ کو اور وہ خالہ خالد بن الولید
اور عبداللہ بن عباس کی ہین وفات پائی اسی جگہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو نکاح مین لائے تھے
اور نام اس موضع کا سرف ہے سال پنجاہ و یکم مین اور بقولی سال شصت و ششم مین اور اوپر تقدیر اخیر کے
آخر ازواج مطہرات مین سے ہووین وفات مین اور یہ جماعہ مذکورہ وہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
انکی ہمراہ انتقال فرمایا تھا اور وہ بعد آنحضرت باقی رہی تھین سوا خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اور نکاح مین لائے زینب بنت
خزیمہ کو سال سیوم مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس زندہ رہین مگر تھوڑے دن دو یا تین مہینے بعدازان
وفات پائی اور سوے انکے بھی تھین کہ آنحضرت انکو نکاح مین لائے یا خطبہ کیا اور یہ امر پانجام نہ پہونچا ازانجملہ
فاطمہ بنت ضحاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو نکاح مین لائے جو آیہ تخییر نازل ہوئی مخیر کیا اس امر مین صحبت
آنحضرت مین رہے یا دنیا اختیار کرے اسنے دنیا کو اختیار کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو جدا کیا
بعدازان پشک شتر التقاط کرتی تھی اور کہتی تھی مین بدبخت ہون کہ اختیار کیا مین نے دنیا کو اور ازانجملہ
شراف خواہر دحیہ کلبی کہ تزویج چاہا اسکو اور دخول نفرمایا اور خولہ بنت ہذیل اور وہ وہی ہے کہ بخشا
اپنے نفس کو بآنحضرت یعنی بغیر مہر کے نکاح مین آئی اور بقولے بخشندہ اپنے نفس کی ام شریک تھی اور
اسماء جونیہ کہین جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ دست مبارک سے اسکو مس فرماوین کہا تجھسے
پناہ چاہتی ہون مین پس آنحضرت نے مفارقت فرمائی اور عمرہ بنت یزید اور ایک زن غفاری اور عالیہ
بنت ظبیان اور ان سبکو طلاق دی قبل از دخول اور بنت الصلت اور وہ مرگئی پہلے اسسے کہ آنحضرت
ساتھ اسکے نزدیک ہووین اور ایک زن اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا نزدیک ہونا
اسکے ساتھ فرمایا اپنا نفس مجھے دے کہا کوئی زن رئیسہ اپنے نفس کو ساتھ بازاری کے دیتی ہے پس
آنحضرت نے اسکو جدا کیا اور خطبہ فرمایا ایک زن کو انکے پدر نے کہا کہ وہ داغ سفید رکھتی تھی حالانکہ
اسکو کوئی علت نہ تھی جب رجوع کیا داغ سفید پایا اور خطبہ فرمایا ایک زن کو اسکے پدر سے اسنے

صفت بیان کی اور کہا زیادہ اُس سے وہ ہے کہ کبھی بیمار نہین ہوئی ہے فرمایا اُنکو نزدیک خدا کے کچھ خبر نہین ہوئی ہے پس ترک کیا اور تھا مہر ازواج آنحضرت پانسو درہم ہر زن کا اور یہ قول اصح اقوال ہے مگر صفیہ اور ام حبیبہ جیسا کہ گذرا فصل بیان اولاد مین ۔ اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ ایک قاسم ہے اور کنیت آنحضرت کی ساتھ نام اُنکی تھے اور عبداللہ کہ طیب اور طاہر دونون لقب اُنکی ہین اور باعتبار ایک قول کے طیب غیر طاہر کے تھا اور زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور سب دخترون مین چھوٹی حضرت فاطمہ تھین اور یہ سب پسر حضرت کے مرے تھے طفولیت مین پیش از اسلام اور دخترون نے وقت اسلام پایا اور مسلمان ہوئین اور یہ سب جماعت بطن خدیجہ سے تھین بعد ازان بطن ماریہ قبطیہ سے مدینہ مین ابراہیم پیدا ہوا اور طفل ہفتاد روزہ ہو کر گذر گیا اور بقولے سات مہینے کا اور بقولے ہژدہ ماہہ اور سب اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیات آنحضرت مین وفات پائی الا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کہ وفات اُنکی چھ مہینے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی پس زینب نکاح مین ابی العاص کے تھی پیدا ہوا اُس سے ایک لڑکا کہ نام اُسکا علی تھا کہ حالت صغر مین گذر گیا اور ایک دختر امامہ نام کہ جو جوان ہوئی امیرالمومنین علی اُسکو نکاح مین لائے بعد از فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور بعد علی مرتضی کے مغیرہ بن نوفل بن الحارث اپنے نکاح مین لایا اور اُس سے ایک فرزند متولد ہوا یحیی نام اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کہ نکاح امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ مین تھین متولد ہوئے اُنسے حسن اور حسین اور محسن اور رقیہ اور زینب اور ام کلثوم اور محسن صغر سن مین گذر گیا اور رقیہ بھی قبل از بلوغ اور زینب کو عبداللہ بن جعفر نکاح مین لائے پس پیدا ہوا ایک پسر علی نام اور نزدیک اُسکے مرا اور ام کلثوم سے نکاح کیا امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ نے پس ایک پسر زید نام پیدا ہوا اور بعد عمر رضی اللہ عنہ کے عون بن جعفر نے بزنی چاہا بعد اُنکے محمد بن جعفر نے اُنکے بعد عبداللہ بن جعفر نے اور رقیہ بنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے تھین پس متولد ہوا اُنسے ایک پسر عبداللہ نام کہ صغر سن مین گذر گیا اور رقیہ نے وفات پائی جبکہ زید بن الحارث بشارت فتح بدر کی مدینہ مین لایا پس حضرت عثمان بعد اُنکے نکاح مین لائے ام کلثوم کو اور وہ بھی عقد عثمان مین متوفی ہوئین ماہ شعبان سال نہم مین اور پیش از عثمان اور رقیہ عتبہ پاس اور ام عتیبہ پاس کہ دونون پسر ابولہب کے تھے ۔ فصل اسامی اعمام اور عمات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہین حارث اور قثم اور زبیر اور حمزہ اور عباس اور ابوطالب اور عبدالکعبہ اور حجل اور ضرار اور غیداق اور ابولہب اور صفیہ اور عاتکہ اور اروی اور ام حکیم اور برہ اور امیمہ اور اس جماعت سے تین شخص اسلام لائے حمزہ اور عباس اور صفیہ ۔ فصل اسامی موالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ زید بن الحارث اور پسر اُسکا اسامہ اور ثوبان اور ابوکبشہ اور وہ بدر مین حاضر تھا جس دن کہ عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے وفات پائی اور انسہ اور شقران بقولے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے وارث ہوئے تھے اپنے پدر سے اور بقولے اُسکو عبد الرحمن بن عوف سے
خرید کیا اور رباح و یسار اُسکو عرنیون نے مارا اور ابو رافع اُسکو عباس نے خدمت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین گذرانا تھا جسوقت کہ خبر اسلام عباس کی پہونچائی آنحضرت نے اُسکو آزاد فرمایا اور سلمی کو
نکاح مین دیا سلمی کو کہ مولاۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی پس اُس سے ایک پسر پیدا ہوا عبد اللہ نام کو منشی
دحی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا تھا اور ابو مویہبہ و فضالہ اور اُسنے شام مین وفات پائی اور رافع کہ
جماعۂ مذکور سے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کیا اور مدعم کہ اُسکو ابو رفاعہ جذامی نے گذرانا تھا اور وہ مارا
گیا غزوۂ وادی القریٰ مین اور کرکرہ اور اُسکو ہودہ بن علی یمامی نے پیشکش بھیجا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے اُسکو آزاد کیا اور زید جد ہلال بن یسار اور عبید اور طہمان اور مابور قبطی ہدیہ مقوقس سے اور
واقد یا ابو واقد اور ہشام اور ابو الضمیرہ وہ فئی سے تھا اور روز حنین اُسکو آزاد کیا اور ابو عسیب احمر نام اور
ابو عبید اور ابو سفینہ کہ پہلے غلام ام سلمہ کا تھا بعد ازان آزاد کیا اور شرط کی کہ جبتک زندہ رہے خدمت
آنحضرت کرے کہا اگر شرط نکرتے تو کبھی مفارقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کرتا مین اور ابو ہند
اور انجشہ کہ حدی کہتا تھا شترون کو اور ابو امامہ اور بعض اہل سیر نے زیادہ اس سے شمار کیے ہین
وصل جواری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلمی اور ام رافع اور رضوی اور امیمہ اور ام ضمیرہ
اور ماریہ اور شیرین اور ام ایمن کہ برکہ اُسکا نام تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی کنار
مین رکھا تھا - اور جبہ اسامی نبی قریظہ سے میمونہ بنت سعد اور عقرہ اور خویلہ وغیرہا وصل
اسامی خادمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انس بن مالک اور ہند اور اسماء دختران حارثہ اور
ربیعہ بن کعب اسلمی اور عبد اللہ بن مسعود اور عقبہ بن عامر اور بلال اور سعد اور ذو مخبر یا ذو مخمر کہ
برادر زادہ یا خواہر زادہ نجاشی کا تھا اور بکیر بن شراخ اللیثی اور ابو ذر غفاری وصل اسامی
نگاہبانون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن معاذ کہ روز بدر حراست کی اور ذکوان بن
عبد قیس اور محمد بن مسلمہ انصاری کہ روز احد دونون نے حراست کی اور زبیر نے روز خندق
اور عباد بن بشر اور سعد بن ابی وقاص اور ابی ایوب اور بلال وادی القریٰ مین اور
جسوقت یہ آیت نازل ہوئی واللہ یعصمک من الناس موقوف رکھا کہ کوئی نگاہبانی
نہ کرے وصل اسامی ایلچیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجانب بادشاہون
روزگار کے عمرو بن امیہ کو طرف نجاشی کے بھیجا اور نجاشی لقب بادشاہ حبشہ ہے اور نام اُسکا
اصحمہ تھا اور ترجمہ اصحمہ کا زبان عبری مین عطیہ ہے پس رکھا نامہ آنحضرت اپنی دونون آنکھون اُپر
اور اُترا تخت سے اور بیٹھا اوپر زمین کے اور اسلام لایا اور وفات پائی ایام حیات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سال نہم مین پس آنحضرت نے غائبانہ اوپر اُسکے نماز جنازہ ادا کی اور

وحیہ کلبی کو بجانب بادشاہ روم کے کہ نام اُسکا ہرقل تھا پس ثابت ہوئی نزدیک اُسکے نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ دلائل کے اور ارادۂ اسلام کیا مگر قوم اسکی نے اُسکے ساتھ موافقت نہ کی اور بخوف ازالہ سلطنت کے اسلام نہ لایا اور عبد اللہ بن حذافہ کو طرف کسریٰ بادشاہ فارس کے پس کسریٰ نے پارہ پارہ کیا نامۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حق تعالی پارہ پارہ کیجیو سلطنت اُسکی پس عنقریب مر گیا اور حاطب بن ابی حلفہ کو بجانب مقوقس کے بھیجا اور مقوقس لقب اُس بادشاہ کا ہے کہ مصر اور سکندریہ اُسکے تصرف مین ہوے پس نزدیک باسلام آیا اور ہدیہ بھیجا بخدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماریہ قبطیہ اور شیرین اور استر سفید کہ دُلدل نام تھا اور بقولی ہزار دینار اور بیس جامہ بھی اور عمرو بن العاص کو بجانب جیفر اور عبد اللہ پسران جلندا بادشاہان عمان کے پس دونون مسلمان ہوے اور مانع نہ آنے عمرو کو رعیت سے اخذ زکوۃ مین اور امضاے قضا مین پس عمرو اُنمین رہا تا آنکہ آنحضرتؐ نے وفات پائی اور سلیط بن عمرو کو طرف ہوذہ بن علی رئیس یمامہ کے پس اُسنے اکرام سلیط کیا اور خدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہہ بھیجا کہ کیا اچھی چیز ہے جسکی طرف تم دعوت کرتے ہو اور مین خطیب اور شاعر اپنی قوم کا ہون پس مجھے بعض تصرف امر خلافت مین دو پس آنحضرت نے قبول نفرمایا اور ہوذہ مسلمان نہوا اور شجاع بن وہب کو بجانب حارث غسانی بادشاہ بلقا کے کہ ایک شہر ہے شام سے پس رد کیا نامۂ آنحضرت کو اور کہا مین مع لشکر اس جہت کو روانہ ہوتا ہون بادشاہ روم نے اس ارادہ سے منع کیا اور مہاجر بن اُمیہ کو بجانب حارث حمیری کے یمن مین بھیجا اور علا بن حضرمی کو طرف منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کے پس مسلمان ہوا اور ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو بجانب یمن پس مسلمان ہوئی رعیت یمن کی اور اُنکے سب بادشاہ بغیر قتال کے

فصل اسامی نویسندگان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاے اربعہ اور عامر بن فہیرا اور عبد اللہ بن ارقم اور ابی بن کعب اور ثابت بن قیس بن شماس اور خالد بن سعید اور حنظلہ بن ربیع اور زید بن ثابت اور معاویہ اور شرجبیل بن حسنہ

فصل اسامی نجبا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی وہ لوگ کہ بزیادت عنایت مخصوص تھے۔ خلفاے اربعہ اور حمزہ اور جعفر اور ابو ذر اور مقداد اور سلمان اور حذیفہ اور عبد اللہ بن مسعود اور عمار اور بلال

فصل اسامی عشرۂ مبشرہ خلفاے اربعہ اور سعد بن ابی وقاص اور زبیر بن العوام اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ بن عبید اللہ اور عبیدہ بن الجراح اور سعد بن زید

فصل دواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افراس سے دس راس تھے اور اس جگہ اختلاف بھی ہے سکب اور راوی اُسکے بروز احد سوار تھے پیشانی اور قوائم اُسکے سفید تھے الا دست راست کہ ہمرنگ بدن تھا اور اُسکو فرس بھی مناسب

اور ہمواری بدن تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسابقت اوپر اُسکے فرماتے پس سبقت کرتے
اور خوشوقت ہوتے اور مرتجز وہی ہے کہ خزیمہ بن ثابت نے اُسکے حق مین گواہی دی اور لزاز
ہدایاے مقوقس سے اور لحیف ہدیہ ربیعہ اور ظرب ہدیہ فروہ جذامی اور ورد ہدیہ تمیم داری
اور ضرلیس - اور ملاوح اور سبحہ کہ اسکو تاجران یمن سے خریدا تھا اور سبقت کی اوپر اُسکے تین بار
پس دست مبارک اوپر منھ اُسکے کے پھیرا اور فرمایا انت الا بحر یعنی نہین تو مگر دریا - اور بحر آب
کشادہ گام اور تیز رو کو کہین اور استر سے تین راس دُلدُل ہدایاے مقوقس سے اور وہ اول
استر ہے کہ اسلام مین اوپر اُسکے سوار ہوے او فضہ قبول فرمایا اُسکو ابو بکر صدیق سے اور ایلیہ
ہدیہ بادشاہ ایلہ سے اور سرکار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک دراز گوش تھا کہ اُسکو
یعفور کہتے تھے اور منقول نہین کچھ جنس گاوے سرکار آنحضرت مین اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو بیس ناقہ شیر دار تھین غابہ مین اور وہ ایک موضع ہے قریب مدینہ کے اور
ہدیہ بھیجا طرف آنحضرت کے سعد بن عبادہ نے ناقہ شیر دار مواشی بن عقیل سے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ناقہ تھی قصوی نام کہ اوپر اُسکے ہجرت کی تھی اور جب
وحی نازل ہوئی کوئی چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متحمل نہوتی الا قصوی کہین
کہ عضبا اور جدعا بھی نام اُسکا ہے ایک بار ایکدن شتر اعرابی کے ساتھ دوڑا یا شتر نے سبقت
کی اور یہ امر اوپر مسلمانون کے شاق آیا آنحضرت نے فرمایا لازم ہے اوپر اللہ تعالی کے کہ کوئی چیز
امور دنیا سے غالب ہووے الا ایک وقت اُسکو مغلوب کرے اور سرکار آنحضرت مین سو
راس بز تھین اور ایک بز تھی کہ شیر نوشی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مخصوص
اور مہیا کی تھی اور ایک خروس تھا سفید رنگ وصل اسلحہ مین - اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پاس نو شمشیرین تھین ازانجملہ ذوالفقار کہ غنائم بدر مین اموال بنی الحجاج سے
ہاتھ آئی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا گویا اُسکی ایک طرف مین
شکست پڑی ہے اور تعبیر کی کہ مسلمانون کو ہزیمت رو دیوے اور وہ صورت روز احد محقق
ہوئی اور تین شمشیرین اموال بنی قینقاع سے ہاتھ مین لاتے تھے قلعی اور بتار اور حنیف اور
منجملہ سیوف ہے مخذم اور رسوب نہین اور ایک ور سیف اپنے پدر سے میراث پائی تھی اور عضب
کہ سعد بن عبادہ نے گذرانی تھی اور قضیب کہ وہ اول شمشیر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو
حمائل کیا اور پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار نیزے تھے نام ایک کا مثنی اور تین باقی بنی قینقاع سے
ہاتھ لئے تھے اور ایک نیم نیزہ تھا کہ اُٹھایا جاتا تھا روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عیدین مین
اور ایک چوبک سر کج تھی بقامت ایک دراع اور نیم عصا کہ اُسکو عرجون کہتے تھے اور ایک عصاے

باریک کہ اُسکو ممشوق کہتے تھے اور چار کمانین اور ایک ترکش اور ایک سپر کہ اوپر اُسکے صورت کرکس بنائی تھی بخدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برسم ہدیہ آئی تھی آنحضرت نے دونون ہاتھ اپنے اوپر اُسکے رکھے پس وہ صورت معدوم ہوئی انس رضی اللہ عنہ نے کہا نعل اور قبیعہ شمشیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیم سے تھا اور درمیان نعل و قبیعہ کے چند حلقہ سیم تھے اور قبیعہ ایک چیز ہے کہ نزدیک مقبض کے سیم وغیرہ سے بناوین اور نعل ایک چیز ہے کہ جانب باریک شمشیر کے سیم وغیرہ سے تیار کرین اور پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو زرہ تھین کہ اُنکو صلاح بنی قینقاع سے تصرف مین لائے تھے ایک سعدیہ اور دوسری فضہ اور ایک زرہ تھی کہ اُسکو ذات الفضول کہتے تھے پہنا اُسکو روز حنین مین اور کہین کہ نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زرہ حضرت داؤد علیہ السلام کی تھی کہ اُنھون نے روز قتل جالوت پہنی تھی۔ اور پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خود تھا کہ اُسکو ذوالسبوع کہتے تھے اور ایک کمربند تھا ادیم سے اور اُسمین تین حلقہ سیم سے اور لشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید تھا وصل اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی چھوڑے دو جامہ حبرہ اور حبرہ ایک نوع ہے چادر دون یمن سے اور ازار عمانی اور دو جامہ صحاری اور ایک قمیص صحاری اور ایک قمیص سحولی اور ایک جُبہ یمنیہ اور خمیصہ چادر علمدار اور ایک گلیم سفید اور چند کوفیہ خرد و غیر بلند تین یا چار اور ایک لحاف رنگین بورسا اور پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ظرف تھا چرم سے کہ اُسمین آئینہ اور شانہ عاج اور سرمہ دان اور مقراض اور مسواک رکھتے تھے اور فراش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چرم سے تھا اور حشو اُسکا بجائے پنبہ لیف خرما تھا اور ایک قدح تھا کہ تین جگہ سے بصفایح سیم مضبوط کیا تھا اور ایک پیالہ سنگ سے اور ایک آوند کلان صفیر سے کہ اُسمین حنا اور وسمہ کرتے تھے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکو سر پر رکھتے تھے جسوقت کہ سر مبارک مین اثر حرارت پاتے تھے اور پیالہ تھا شیشہ سے اور ایک آوند تھا مہیا واسطے غسل کے صفر سے اور پیالہ تھا کلان اور پیمانہ تھا پیمایش صدقہ فطر کے لیے کہ چہارم حصہ صاع کا تھا اور ایک انگشتری تھی سیم سے کہ نگین اُسکا بھی سیم سے تھا اوپر اُسکے کلمہ محمد رسول اللہ کندہ تھا اور بقولے نگین آہن سے تھا اور جلائے وصل نگینہ ساتھ حلقہ سیم مضبوط کیا تھا اور نجاشی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دو موزہ سادہ ہدیہ بھیجا تھا پس آنحضرت نے پہنا اُسکو اور پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک گلیم تھا سیاہ اور عمامہ کہ اُسکو سحاب کہتے تھے اور پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو جامہ تھے نماز جمعہ کے لیے سوائے اُن دو جامون کے کہ سائر ایام مین پہنتے تھے اور رومال تھا کہ روئے مبارک بعد وضو خشک فرماتے تھے وصل کمال صوری آنحضرت کہ شاہد ہے ساتھ تحقیق علو مکان اُنکے نزدیک خدا تعالی کے منقسم ہے اوپر تین قسم کے قسم اول ذاتی ہے ۱۲۱

اور قسم ثانی فعلی جیسا کہ نماز روزہ اور صدقہ اور مثال اُسکے قسم ثالث قولی قسم اول ذات شریف اور صورت جمیل اُنکی ہے اور تھی ذات شریف حضرت کی اجمل ذوات و اکمل و افضل اطہر و انور اور صورت شریف حسن و اجمل و اجلی دار کے صور کی اور علماء شکر اللہ سعیہم نے حلیہ شریف حضرت کا جو اُنکو پہونچا اور اُنکی فہم مین آیا ضبط اُسکو کیا اور صفحہ بیان پر لکھا اور مقصود اُس سے تصور جمال و مطالعہ کمال حضرت کا نصب العین کرنا اور ہر ساعت اُسکو ملحوظ رکھنا اور مشق اور مراقبہ اُس کام کا کرنا ہے اس حیثیت کے ساتھ کہ دائم وہ جمال جہان فزا نظر مین رہے اور مفارقت نہ کرے اور یہ اقرب طرق ہے واسطے حصول کمال قرب اور وصال کے اور اگر استطاعت اُسکی اور طریق اتصال دوام کے میسر نہو بارے وقت صلوۃ اور سلام مین کہ اقرب طرق ہے روشنی راہ کے لیے اور حضور درگاہ کے نگاہ رکھے واللہ ولی التوفیق اور قسم ثانی کہ فعلی ہے افعال زکیہ اور احوال مرضیہ حضرت کے مین کہ معلوم اور ماثور ہین اور صحف اور دفاتر اُس کے مملو اور مشحون اور کافی ہے اس باب مین وہ کہ کل عالم اور اعمال و حسنات اُنکی میزان حضرت مین ہین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاسیس فرمائین راہین ہدایت و ارشاد کی اور باہر لائے خلق کو ضلالت اور غوایت سے اور وضع فرمائے احکام سنت اور روش صلوۃ و صیام اور حلال و حرام کی وصل کیفیت تعلق مین بجناب معلی القاب اور عکوف اوپر باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاننا چاہیے کہ جو دوست رکھا حضرت کو حق تبارک و تعالی نے شفیع کیا قیامت مین اُنکو حق کے لیے کہ وہ لوازم قرب و عزت و محبت سے ہے اور عام کیا اُنکو شفاعت کے لیے اور نہین ہے کسی کو خلق سے عموم شفاعت بجز حضرت کے اور اسی جہت سے وعدہ کیا اُسکو ساتھ وسیلے کے کہ مقام محمود ہے اور حقیقت مین نہین معنی وسیلے کے مگر واسطہ وصول کا بمطلوب اور وہ شفاعت ہے اور جسنے جانا اور پہچانا اس مقصد کو بس لازم پکڑا تجلیل جناب اور وقوت طالب کو اور بتحقیق نہین جانتا اور پہچانتا طالب کسی چیز کو کہ لائق بحال اُسکے ہے مگر بواسطہ شیخ مرشد کے کہ راہ بتادے اُسکو یا بواسطہ جذب الٰہی کے کشف کرے وہ اوپر اُسکے اور اگر شیخ میسر نہ آوے تو لازم پکڑے اہل اللہ کو اور جملہ طریق اہل اللہ کی چار چیزین ہین - ایک فراغ قلب اور خالی ہونا اُسکا میل بماسوی اللہ سے دنیا اور آخرت مین اور دوم اقبال علی اللہ بکلیہ ساتھ عقد محبت کے منزہ علل سے بے فتور اور عدم التفات اور طلب عوض کے اور سوم دوام مخالفت نفس کی ہر چیز مین کہ طلب کرے اُن امور سے کہ متعلق ہین بمصالح اور اعظم مخالفات نفس کا ترک ماسوے اللہ ہے نظراً اور اعتقاداً اور علماً اور عملاً اور چہارم دوام ذکر خدا لحظ بجلال و جمال اُسکے خواہ ذکر لسانی ہووے یا ذکر قلبی یا ذکر روحی یا سری یا مجموع وصل نوع ثانی کہ تعلق معنوی ہے بجناب محمدی وہ بھی دو قسم ہے قسم اول دوام استحضار اُس صورت بدیع المثال کا اور اکثر ہے طالب کو کہ اچانک یا بیدار فائض الانوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منام مین مشرف

ہوا ہو پس استحضار کرے اُسی صورت کو کہ منام مین دیکھی ہے اور اگر ہرگز مشرف نہین ہوا صفات آنحضرت کو بعینہا یاد کرے اور درود بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور ہو وے جان کر مین گویا کہ حضرت اُسکے روبرو حاضر ہین حالت حیات مین اور دیکھتا ہی حضرت کو متادب با جلال و تعظیم و ہیبت و حیا اور اگر نہوسکے اُس سے یہ صورت بصفت مذکورہ پس اگر گا ہے بزیارت قبر شریف اور قبہ منیف کی مشرف ہوا ہو استحضار اُسکا کرے اپنے ذہن مین اور درود بھیجے گویا کہ ایستادہ ہی پاس قبر شریف کی با اجلال و تعظیم یہانتک کہ مشاہدہ کرے روحانیت حضرت کو ظاہر و باہر اور اگر بزیارت قبر شریف و روضۂ منیف بھی مستسعد نہین ہوا پس دائم صلوٰۃ و سلام بھیجے اوپر حضرت کی اور تصور کرے کہ وہ سُنتے ہین درود و سلام اُسکا پس لازم پکڑے اس طریق کو کہ اسمین ہے سعادت کبری اور مکانت زلفے واللہ الموفق و المعین اور قسم ثانی تعلق معنوی سے استحضار حقیقت کاملہ موصوفہ باوصاف کمال حضرت کا میان جمال و جلال کے اور تجلی باوصاف خدائے کبیر متعال کے مشرف بنور ذات الٰہی کے آباد و ازال مین محیط ساتھ کل کمال حقی و خلقی کے مستوجب ہر فضیلت وجود کو صورتًا اور معنًا حقیقتًا اور حکمًا غیبًا و شہادۃً ظاہرًا و باطنًا اور اگر نہوسکے کہ استحضار کرے ان سب کو البتہ جانے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم برزخ کلی ہین قائم حقائق وجود قدیم و حدیث مین اپس ہی ہین حقیقت ہر ایک کی جہتین سے ذاتًا و صفاتًا اسلیے کہ وہ مخلوق ہین نور ذات سی جامع اسماء و صفات و افعال و آثار اُسکے حکمًا و جنًا پس جسوقت معلوم ہوئین طالب کو اشیاء مرقومۃ الذکر آسان ہووے استحضار کمال محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جیسا کہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ تنبیہ حقیقت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایک ظہور ہے ہر عالم مین لائق بحال اُس عالم کے پس نہین ظہور اُسکا عالم اجسام مین مثل ظہور اُسکے عالم ارواح مین اسلیے کہ عالم اجسام مین تنگی ہے گنجائش نہین رکھتا اُس چیز کی کہ گنجائش رکھتا ہے عالم ارواح اور نہین ظہور حضرت کا عالم ارواح مین مانند ظہور آنکے عالم معنی مین اسلیے کہ عالم معنی الطف و اوسع ہے عالم ارواح سے اور نہین ظہور آنحضرت کا ارض مین مثل ظہور آنکے سما مین اور نہین ظہور آنکا سموات مین مانند ظہور آنکے یمین عرش سے اور نہین ظہور آنکا یمین عرش سے مثل ظہور آنکے عند اللہ فوق العرش کہ نہین وہان این اور نہ کیف پس ہر مقام مین اعلیٰ ہوتا ہے اور اکمل و اتم ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مقام انزل و اسفل سے اور ہر ظہور کو ایک جلالت اور ہیبت ہے بقدر محل کے یہانتک کہ منتہی ہوتا ہے اُس محل مین کہ استطاعت نہ رکھے کہ دیکھے اُسکو کوئی انبیا اور اولیا سے وصل ملازمت حضور آنحضرت شریف اور دوام مشاہدہ اُس صورت لطیف کا ساتھ معانی عزیزہ و منیفہ کے اگرچہ تصور اور خیال اور تفکر کے ہووے شمر علو کا اوپر جناب عزت کے اور موجب وصول کا بدرگاہ مرتبت اُسکی کے ہے اور یہ محبت اُسکی ہے کہ مصلی تعلق پکڑتی ہے خاطر اُسکی ساتھ جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس عاشق ہوتا ہے دل اُسکا اوپر صورت روحانیہ حضرت کی پس قریب

ہوتا ہی اُنسے پس ہوتا ہی نزدیک اُنکی اور ساتھ اُنکے اور جب کہ ہوا نتیجہ صلوٰۃ بزبان کا پس کیا ہوگا
نتیجہ صلوٰۃ بقلب وروح اور سر کا اور نہین صلوٰۃ مگر قرب و اجتماع اور اتصال و اقبال جیسا کہ
وارد ہوا ہی لغت مین اور جو نتیجہ عمل ظاہری کا کہ بھیجنا صلوٰۃ کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
یہ ہووے کہ قرب بمکان ہی جنت مین نتیجہ عمل باطن کا کیا ہوگا اور وہ قرب ہی مسعد صدق مین نزدیک
ملک مقتدر کے کہ وہان نہ این ہی اور نہ کیف فافہم **فصل چوتھی بیان خلافت خلفاء**
راشدین اور اہل بیت وغیرہ مین بیان اخبار خلافت خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ بعد رحلت حضرت ختم رسالت کے یہ حال ہوا کہ عمر بن الخطاب نے کہا کہ جو کوئی
یہ کہیگا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی ہین اُسکا سر اپنی شمشیر سے جدا کرونگا رسول خدا
مرے نہین بلکہ حق تعالے نے اُنکو رفع سما فرمایا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی وما
محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم یعنی محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تھے مگر ایک رسول اُسکے پہلے بھی رسول گذر چکے ہین پس اگر وہ
مرگیا یا مارا گیا تم لوگ اُلٹے پاؤن پھر جاؤگے دین سے سب لوگ حضرت ابو بکر صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوگئے خصوصاً سقیفہ بنی ساعدہ نے بہت جلدی کی بعد ازان
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اُنکی بیعت کرنے سے تمام
لوگون نے بیعت کی اور یہ حال ہوگیا کہ سب آدمی بیعت پر مستعد ہوگئے یہ بیعت درمیان
عشرہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری نبوی مین واقع ہوئی مگر بنی ہاشم اور زبیر اور عتبہ بن ابی لہب
اور خالد بن سعید بن العاص اور مقداد بن عمرو اور سلمان فارسی اور ابو ذر اور عمار بن یاسر
اور براء بن عازب اور ابی بن کعب اور یہ سب حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ
ہوگئے لیکن بیعت کرنا علی مرتضی کا ساتھ ابو بکر صدیق کے روایت قاضی جمال الدین
بن واصل مین آیا ہی اور بروایت زہری کے عائشہ صدیقہ سے خلاف اُسکے بیان
بارھوین اور تیرھوین سال ہجری کا تیرھوین سال ہجری مین جنگ یرموک بسبب
فتح ہونے شام کے واقع ہوئی تھی اُسوقت ہرقل درمیان حمص تھا جب اُسکو خبر پہونچی
کہ روم کا لشکر یرموک مین شکست کھا کر بھاگا تب اُسنے حمص سے کوچ کیا اور رومی لوگ
اُسکے مسلمانون کے درمیان مین گھر گئے اور جبکہ خالد بن الولید اور ابو عبیدہ کو جنگ یرموک
سے فراغت ہوگئی تب اُنھون نے بصرہ کا قصد کیا والی بصرہ نے بہت گروہ واسطے مقابلہ کے
جمع کیے پھر آدمیون نے صلح کرلی اور صلح اس بات پر ٹھہری کہ ہر راس پر ایک دینار اور ایک جریب
گیہون دیا کرین وفات خلیفہ اول واضح ہو کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سبب موت مین

اختلاف ہی کہتے ہین کہ یہودیون نی برنج مین ملاکر زہر کھلایا تھا اور کوئی کہتا ہے کہ کسی رفیق نے کسی چیز مین زہر ملاکر اُنکو اور حارث بن کلاہ کو دونون کو دیا تھا حارث نے کہا کہ ہمنے زہر آلودہ کھانا کھایا ہے ایک برس مین وہ زہر اثر کریگا چنانچہ بعد برس روز کے ایسا ہی اتفاق ہوا کہ دونون نے انتقال کیا۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک سرد روز مین غسل کیا بسبب اُس غسل کرنے کی بخار لاحق ہوا چنانچہ پندرہ روز تک بیمار رہے یہانتک کہ نماز کو بھی باہر نہ آتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی تھی کہ وہ نماز پڑھادیا کرین اور خلافت بھی اُنکے سپرد کی تھی بعد ازان شام کے وقت شب سہ شنبہ کو میان مغرب اور عشا کے ہفتہ آخرہ جمادی الآخر مین درمیان ۱۳ سنہ ہجری کے وفات پائی اس سے معلوم ہوا کہ کل مدت خلافت اُنکی دو برس تین مہینہ دس دن تھی اور عمر شریف ترسٹھ برس کی اور اُنکو بعد وفات کی اُنکی زوجہ اسماء بنت عمیس نے غسل دیا اور جس تابوت مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھائے گئے تھے۔ اُس تابوت مین خلیفہ اول رکھے گئے اور حضرت عمر نے اُنکی نماز جنازہ مسجد نبوی مین پڑھائی اور بعد حفر قبر کے سر اُنکا دونون مونڈھون پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کرکے دفن کیا حلیہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خوش قد سبک چہرہ اور معروق کوچہ تھے یعنی عروق اُنکے چہرہ کی نمودار رہتی تھین اور آنکھین غائر اور رنگ باہر کو اُٹھا ہوا اور پنارئے انگشتان پر بال تھے اور حنا اور وسمہ کا خضاب کیا کرتے تھے اور اُنکے فضائل مین بہت احادیث وارد ہین ایک اُنمین سے وہ کہ اخراج کیا ابن حصین نے۔ کہا نہین پیدا ہوا ذریت آدم مین بعد نبیئین و مرسلین کے افضل ابو بکر سے رضی اللہ عنہ

بیان خلافت خلیفۂ دوم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عزی سے لوگون نے اُس سال مین بیعت کی جس سال مین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فوت ہوے۔ پس بعد خلافت حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا اور لوگون کو سنایا کہ اے لوگو قسم ہے خدا کی کہ میرے نزدیک قوی تر ضعیف ہے وہ ہے جو اپنا حق پاوے اور ضعیف تر قوی سے وہ ہے کہ حق اُسکا لیا جاوے اور اول مین یہ احکام اصدار فرمائے کہ خالد بن ولید کو سرداری سے موقوف و معزول کیا اور ابو عبیدہ کو حبش اور شام کا سردار مقرر فرماکر روانہ کیا اور حضرت عمرؓ کا اول نام امیر المومنین رکھا گیا تھا اسلیے کہ حضرت ابو بکرؓ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتے تھے اُنکو کسی نے امیر المومنین نہین کہا یہ خطاب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جاری ہوا پس ابو عبیدہؓ بعد روانگی دمشق کے باب الجابیہ کی طرف اُترے اور خالدؓ جانب شرق باب توما پر اور عمرو بن العاص دوسری طرف اور شہر دمشق کا محاصرہ قریب ستر راتہ کے رہا آخر الامر خالد نے اپنی طرف سے بزور شمشیر فتح کیا اور باشندگان دمشق نے دوسری جانب سے باہر آکر

ابو عبیدہ رض سے صلح کرلی اور دروازہ وا کردیا۔ ابو عبیدہ رض انکو امن دیکر اندر گئے اور خالد رض سے درمیان شہر کے
ملاقات حاصل ہوئی۔ پھر ابو عبیدہ رض نے خبر فتح دمشق حضرت عمر رض کی تئین لکھ بھیجی واضح ہو کہ ملک عراق بھی
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین فتح ہوا بیان سنہ ۱۴ چودہ ہجری ماہ محرم سنہ ۱۴ چودہ ہجری مین خلیفہ
دوم نے تعمیر بصرہ کے لیے حکم دیا چنانچہ بنا اس شہر کے لیے اس سال مین نشان کیے گئے بقول بعض
پندرھوین سال مین حکم بنا بصرہ صادر ہوا تھا اور اسی سال مین قحافہ پدر خلیفہ اول نے وفات پائی عمر
انکی ستانوے برس کی تھی مگر بعد انتقال خلیفہ اول کے انکا انتقال ہوا بیان سنہ ۱۵ پندرہ ہجری سال پانزدہم
ہجری مین شہر حمص بعد حصار مدت طویلہ کے فتح ہوا اور بعد فتح دمشق کے مسلمانون کے ہاتھ آیا بعد فتح اسکے رہنے والون نے
صلح چاہی پھر ابو عبیدہ اور باشندگان شیزر مین صلح ہوگئی جیسے باشندگان حمات سے اور اسیطرح باشندگان معرہ سے
کہ زمانہ سابق مین اسکو معرۃ الحمص کہتے تھے صلح واقع ہوئی کہ اب مشہور معرۃ النعمان انصاری ہے پھر ابو عبیدہ رض نے
لاذقیہ کو فتح کیا بزور شمشیر بعد ازان جبلہ اور انطرطوس بعد ازان قنسرین جب قنسرین مین ابو عبیدہ اور خالد پہنچے
اسمین بہت رومی پوشیدہ تھے انسے خوب جنگ واقع ہوئی آخر الامر مسلمان فتحیاب ہوئے اور فیما بین اہالی اس شہر کے
صلح قرار پائی مثل صلح اہل حمص کے لیکن خالد اور ابو عبیدہ نے وہان کے سکان سے کہا کہ صلح منظور آخر الامر ہم
اس شہر کو ویران کرینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد ازان حلب و انطاکیہ و منبج اور دلوک و سرمین و تیرین و عزاز کو
فتح کیا اور اطراف شام پر غالب آئے پھر خالد نے عرش کو فتح کیا اور وہانکے رہنے والونکو جلاوطن کرکے تمام شہر انکو ویران کیا
اور قلعہ حدث کو فتح کیا اسی سال مین اور بعضے کہتے ہین سولھوان سال تھا اور ہرقل مایوس ہوکر ملک شام سے قسطنطنیہ کو
چلا گیا مگر تھوڑی دور جاکر پھر متوجہ بطرف شام ہوا پھر قیساریہ اور صبسطیہ کو فتح کیا اور اسی شہر مین حضرت یحیی ابن زکریا
علیہما السلام کی قبر ہے اور نابلس و رملہ اور یافا یہ سب بلاد فتح کیے اور بیت المقدس کا محاصرہ مدت دراز تک رہا
آخر کار سکان بیت المقدس نے ابو عبیدہ سے کہا کہ مثل اہل شام ہمسے صلح کرلو بشرطیکہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ ہمسے صلح کرین یہ حال ابو عبیدہ نے حضرت عمر کو لکھ بھیجا چنانچہ خلیفہ ثانی نے حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کو بجاے اپنے مدینہ منورہ مین چھوڑکر آپ تشریف لائے اور بیت المقدس کو فتح کیا اور اسی سال
مین حضرت عمر رض نے منشی اور دیوان مقرر کیے اور انعام اور بخشش مسلمانان کے لیے ٹھہرائی قبل ازین
کسیکو کچھ بجز مال غنیمت نہ ملتا تھا اور بعضے کہتے ہین یہ امر سنہ ۲۰ بیس ہجری مین مقرر ہوا اس تفصیل سے
حضرت عباس رضی اللہ عنہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے پچیس ہزار اور جسکو
قرابت قریبہ بجناب حضرت رسالت مآب تھی اسکے لیے زیادہ مقرر کی پس اہل بدر کے لیے پانچ ہزار اور
اصحاب حدیبیہ اور بیعت الرضوان تک چار ہزار اور ان بعد انکے تین ہزار اور اہل قادسیہ اور یرموک کو
ایک ہزار اور جو انکے پیچھے تھے انکو پانسو پھر تین سو پھر ڈھائی سو پھر ڈیڑھ سو اسی طرح تنخواہ انعامونکی
مقرر ہوئی بیان سنہ ۱۶ سولہ ہجری درمیان اس سال کے مسلمانون نے مداین مین داخل ہوکر

جسکو پایا قتل کیا اور مسیحاے کہ ایک محل سفید تھا اُسکا محاصرہ کیا اور سعد بن وقاص اُسمین فروکش ہوے
اور محل کسریٰ کو مسجد جامع بناکر نماز ین پڑھنی شروع کردین اور جسقدر کہ مال کہ قسم سیم وزر اور ظروف
اور لباس سے ہاتھ آیا اُسکو ضبط کیا کہ تفصیل اُسکی مین طوالت ہے اور اسی سال مین جبلہ بن ایہم عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ پاس بشان وشوکت وحشمت تمام داخل ہوا ازان بعد اسی سال مین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کو تشریف لے گئے اور جبلہ نے بھی حضرت کی ساتھ حج کیا اتفاقاً اثناے
طواف مین کہ جبلہ کررہا تھا کوئی شخص قوم فرازہ کا جبلہ کے ملبوس سے لگ کر نکلا جبلہ نے اُسکو ایک گھونسا
ناک پر ایسا مارا کہ ناک اُسکی بیٹھ گئی وہ عمر رضی اللہ عنہ پاس فریادی آیا حضرتؓ نے اُسکی طلبی فرماکر کہا
کہ فدیہ دے وگرنہ وہ بھی ایک گھونسا ایسا ہی مارے گا جبلہ نے کہا کہ بادشاہ اور بازاری برابر
نہین حضرت عمرؓ نے فرمایا اسلام نے دونون کو مستوی اور برابر کردیا جبلہ نے کہا مجھے یہ خیال تھا
کہ مسلمان ہونے سے میری عزت زیادہ ہوجاویگی زمانہ جاہلیت سی حضرت نے فرمایا اس خیال کو
دل سے دور کر جبلہ نے کہا مین نصارا ہوجاتا ہون حضرت نے فرمایا مین تیرا سر تن سے جدا
کردونگا جبلہ نے کہا آجکی رات مجھے مہلت ہو چنانچہ جب رات ہوئی جبلہ مع اپنی جاہ وحشم
شام مین چلا گیا اور وہان سے قسطنطنیہ مین اور وہان جاکر پانسو آدمی اُسکی قوم کے ہمراہ ہوگئے
اور تنصر اختیار کیا **بیان سنہ سترہ ہجری** کا درمیان اس سال کے شہر کوفہ مسلس در
مخطط ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ نے معتمر ہوکر بیس دن مکہ مین قیام کیا اور مسجد حرام کو وسیع کیا اور
جنھون نے آنسے بیعت نہ کی تھی اُنکے خانمان بیچکر اُسکی قیمت بیت المال مین داخل کی اور
ام کلثوم دختر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہ شکم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے تھین نکاح کیا اور
مغیرہ بن شعبہ کو حاکم بصرہ مقرر کیا اتفاقاً وہ ام جمیل دختر ارقم سے جو قبیلہ عامر بن صعصعہ کے
تھی چار شخصون نے دیکھا کہ جماع کررہا ہے یہ حال نکبت مآل اُسکا حضرت عمرؓ کو لکھ بھیجا کہ حضرت نے
اُسے عہدہ سے معزول فرماکر ابو موسیٰ اشعری کو والی بصرہ مقرر کیا ذکر سنہ اٹھارہ ہجری اور
اُس سال مین مسلمانون نے اہواز کو فتح کیا اور ہرمزان کہ اس ملک پر مستولی ہورہا تھا اور امرا کبار
فارس سے تھا بعد وقوع قصہ دراز کہ اُسکے لکھنے مین طوالت کلام ہوتی ہے مشرف باسلام ہوا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکے لیے دو ہزار دینار مقرر فرمائے اور اسی سنہ مین درمیان مدینہ منورہ اور
حجاز کے بڑا قحط واقع ہوا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباسؓ کو اپنی ہمراہ لیکر شہر کے باہر نماز استسقا
ادا کی اور برکت دعاے حضرت عباسؓ کے خوب بارش ہوئی اور اُسی سال مین ایک وبا کہ جسکو
طاعون عمواس کہتے ہین ملک شام مین ظاہر ہوئی چنانچہ اسی وبا مین ابو عبیدہؓ بن الجراح کہ جنکا نام عامر بن
عبید اللہ بن الجراح القہری ہے اور عشرۂ مبشرہ سے ہین فوت ہوے بعد ازان معاذ بن جبل انصاری

اور عمرو بن العاص الغرض کہ پندرہ ہزار آدمی اس وبا میں شہید ہوئے اور یہ ہوا و وبائی ایک مہینہ کامل رہی پھر بصرہ میں بھی یہ وبا پھیل گئی اور اسی سال میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملک شام کو تشریف لے گئے اور جو لوگ کہ وہاں مر گئے تھے انکی میراث تقسیم فرما کر ماہ ذیقعدہ میں مراجعت فرمائی ذکر سنہ انیس ۱۹ اور بیس ۲۰ ہجری درمیان اس سال کے مصر اور اسکندریہ اور برقہ عمرو بن العاص و زبیر بن العوام کے فتح ہوا اور سنہ بیس میں بلال بن رباح موذن رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فوت ہوئے اور باب صغیر کے نزدیک مدفون ہوئے ذکر سنہ اکیس ۲۱ ہجری اس سال میں جنگ نہاوند ہمراہ عجمیون کے واقع ہوئی کہ انکی ساتھ ڈیڑھ لاکھ آدمی تھا اور سپہ سالار انکا فیرزان بعد وقوع جنگہائے شدید و صعب کہ مسلمانون نے عجمیونکو شکست دی اور قتل کیا اور سپہ سالار بھاگ گیا اور اسی سال میں دینور اور ضمیرا اور ہمدان اور اصفہان فتح ہوئے اور اسی سال میں خالد بن الولید نے وفات پائی لیکن مدفون ہونے انکی میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک حمص اور بعض کے نزدیک مدینہ میں ذکر سنہ بائیس ۲۲ ہجری اس سال میں آذربایجان اور رے اور جرجان اور قزوین اور ریحان اور طبرستان یہ سب بلاد فتح ہوئے اور عمرو بن العاص شہر برقہ پر گئے وہانکی باشندون نے جزیہ دینے پر صلح کر کے پھر بجانب طرابلس جاکر انکا محاصرہ کیا اور بزور شمشیر فتح کیا اور احنون بن قیس نے اوپر ملک خراسان کے جنگ کی اور یزدجرد لڑا اور ہرات بزور شمشیر مسلمانون کے قبضہ میں آیا اسی سال میں ابی بن کعب بن قیس جو اولاد ملک بخار سے ہین اور کنیت انکی ابا منذر ہے فوت ہوئے یہ کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے تھے ذکر وفات خلیفہ دوم سنہ تئیس ۲۳ ہجری واضح ہو کہ درمیان اسی سال کے ابو لولو نے کہ جسکو فیروز بھی کہتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان نماز فجر پہلو میں زیر ناف خنجر مارا یہ واقعہ چھٹی تاریخ ماہ ذی الحجہ کو ہوا چنانچہ ہفتہ کے روز وفات پائی اور یکشنبہ کو مدفون ہوئے انھون نے کل دس برس اور چھ مہینے آٹھ دن خلافت کی قبر انکی پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہے بوقت وفات باب خلافت مین یہ ارشاد کر گئے تھے کہ حضرت علی مرتضیٰ اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم جسپر راضی ہون وہ امیر المومنین مقرر ہو چنانچہ حضرت علی نے عبد الرحمن بن عوف سے درباب خلافت کہا انھون نے انکار کیا حلیہ حضرت عمر رضی اللہ کا یہ ہے کہ دراز قد سفید رنگ مقدم راس پر بال نہ تھے عمر شریف پچپن ۵۵ سال اور بقول بعض ساٹھ اور بعض کے نزدیک تریسٹھ برس کی تھی اور فضیلت و زہد و انصاف اور شفقت مین مسلمانون پر تفوق رکھتے تھے اور فضائل انکی شمار سے خارج ہین ذکر سنہ چوبیس ۲۴ ہجری درمیان اس سال کے بعد از وفات عمر رضی اللہ عنہ اہل مشورت مثل علی مرتضیٰ اور حضرت عثمان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر

رضی اللہ عنہم جمع ہوئے اور بہت گفتگو اس باب مین تین روز تک رہی آخرش تنگ ہوکر یہ تجویز کی کہ جسکو عبدالرحمن خلیفہ مقرر کردین اُسکی اطاعت کرین یہ حال سُنکر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ حضرت عباس پاس تشریف لے گئے اور صلاح فرمائی اُنھون نے فرمایا کہ مین تمھارے مقدمہ مین دست انداز نہین ہوتا مین نے اول نہ کہا تھا کہ اس امر مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرلو کہ امر خلافت بعد وفات حضرت کی کس سے متعلق رہیگا تمنے انکار کیا۔ الغرض عبدالرحمن نے روبرو سب اہل شورہ کے اپنی خلافت سے دست بردار ہوکر علی مرتضی کو بلایا اور کہا اے علی خدا کے وعدہ اور عہد کو صادق جان کر اُسکی کتاب اور اُسکے حبیب کی سنت پر عمل کرنا اور دونون خلفا کے طریق پر چلنا علی علیہ السلام مرتضی نے جواب دیا کہ مجکو بھی امید ہے کہ حسب علم اور طاقت اپنی کے اقتدا و اقتفا کتاب و سنت کا کرونگا پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اُنسے بھی یہی کہا جو حضرت علی علیہ السلام مرتضی سے کہا تھا اور دست مبارک حضرت عثمان کا پکڑ کر کہا کہ اے خدا اے عالم الغیب تو دانا اور بینا ہے میرا گواہ رہنا کہ مین نے بار اپنا اوپر گردن عثمان رضی کے رکھدیا یہ کہکر بیعت کرلی اس امر سے حضرت مرتضی علی کو نسبت بہ عبدالرحمن کو نہ تکدر حاصل ہوا۔ یہ حال دیکھکر مقداد بن الاسود نے عبدالرحمن بن عوف سے کہا کہ تمنے دینے حق علی مرتضی مین مداہنہ کیا اُنھون نے جواب دیا کہ اے مقداد مین نے بہت سعی اور کوشش اس باب مین کی تمسے کیا کہون مقداد نے کہا مجھے بہت تعجب ہے قریش سے کہ اُنھون نے ایسے شخص کو منظور نہ کیا میرے نزدیک کوئی مردان سے بہتر علم اور عدل مین نہین ہے عبدالرحمن نے کہا ہے مقداد خدا سے ڈر مبادا تو کسی فتنہ مین گرفتار ہوجاوے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے اقارب و رشتہ دار ملکون پر مسلط کیے سوقت عبدالرحمن بن عوف سے لوگون نے کہا کہ یہ سب تمھارے کام ہین اُنھون نے کہا مجھے یہ معلوم اور خیال نہ تھا چنانچہ عبدالرحمن نے جدائی حضرت عثمان رضی مین انتقال کیا ذکر خلافت خلیفہ سوم صحیح ہے کہ بتاریخ تیسری محرم سنہ چوبیس ۲۴ ہجری مین حضرت عثمان رضی بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف سے لوگون نے بیعت کی اور بعد اخذ بیعت حضرت عثمان رضی منبر پر آئے اور خطبہ بلیغ ادا فرمایا بعد ازان منبر سے اترے اور وہ لوگ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین حاکم تھے اُنھین کو برس دن تک مقرر رکھا پھر مغیرہ بن شعبہ کو جو حاکم کوفہ تھا معزول کیا اور سعد بن ابی وقاص کو انکی جگہ مقرر کیا بعد چندے انکو معزول کیا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط جو بھائی مادر زاد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تھے حاکم کوفہ کیا ذکر سنہ پچیس ۲۵ ہجری اور اس سال مین ابوذر غفاری نے کہ صحابی تھے وفات پائی ذکر سنہ چھبیس ۲۶ ہجری اور اس سال مین حضرت عثمان رضی نے عمرو رضی بن العاص کو

مصر سے معزول کرکے انکی جگہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عامری کو مقرر کیا ذکر سنہ
ستائیس ۲۷ اور سنہ اٹھائیس ۲۸ ہجری اور اس سال مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے معاویہ نے اجازت
لڑنے کی سمندر مین حاصل کی تھی اسوقت معاویہ نے ایک لشکر جزیرہ قبرس کی طرف روانہ کیا
اور عبداللہ بن سعد بھی مصر سے وہان جا پہونچے دونون نے مجتمع ہوکر وہانکے باشندون سے جنگ
کی آخرالامر سات ہزار دینار سالانہ بطور جزیہ مقرر ہوگیا اور صلح قرار پائی ذکر سنہ انتیس ۲۹ ہجری درمیان
اس سال کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابو موسی اشعری کو حکومت بصرہ سے معزول کیا اور عبداللہ بن عامر کو
بجائے انکے نصب کیا پھر ولید بن عقبہ کو کوفہ سے معزول کیا کہ اسنے حالت سفر مین نماز فجر پڑھائی تھی ذکر سنہ
تیس ۳۰ ہجری اس سال مین عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ علوم ہوا کہ درباب قرآن مجید لوگون مین اختلاف
ہورہا ہے اہل عراق یہ کہتے ہین کہ ہمارا قرآن صحیح ہے بہ نسبت اہل شام کے کیونکہ ہمکو ابو موسی اشعری کے
قرآن سے نقل حاصل ہوئی ہے اور اہل شام یہ کہتے تھے کہ ہمارا قرآن بہت صحیح ہے کہ ہمکو مقداد بن اسود سے
پہونچا ہے اسیطرح اور اطراف مین بھی اختلاف واقع تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سب صحابہ رضی اللہ عنہم سے
مشورہ کیا آخرالامر یہ مقرر ہوا کہ جو قرآن کہ بخلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ لکھا گیا ہے اور بخانہ حفصہ رضی اللہ عنہا
موجود ہے وہان سے لیکر شہرت دیجیے اور جمیع نسخ قرآن شریف سوائے اسکے احراق کردیے جاوین چنانچہ
ایسا ہی عمل مین آیا اور اس کلام اللہ سے نقول لیکر اور اونٹ بھرواکر بلاد و امصار مین جا بجا روانہ کیے
اور کاتب یہ لوگ تھے زید بن ثابت عبداللہ بن زبیر اور سعد بن العاص عبدالرحمن بن الحارث بن
ہشام المخزومی ذکر سنہ اکتیس ۳۱ ہجری اس سال مین یزدجرد بن شہریار بن پرویز جو آخرین بادشاہان
ملک فارس کا تھا ہلاک ہوا اور اسکے سبب ہلاک مین اختلاف ہے اور اسی سال مین اہل خراسان نے بغاوت
اختیار کی اور ابو سفیان بن حرب بن امیہ نے اسی سال مین وفات پائی ذکر سنہ بتیس ۳۲ ہجری درمیان
اس سال کے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ صحابی جلیل القدر عظیم الشان قرار عشرہ مبشرہ مین سے تھے
وفات پائی ذکر سنہ تینتیس ۳۳ ہجری اس سال مین ایک گروہ کوفہ کے نے یہ کلام کرنے شروع کیے کہ
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اکثر اقارب سے اپنے ملکون کے عامل مقرر فرمائے ہین حالانکہ انکو لیاقت حکومت نہین ہے
چنانچہ یہ خبر سعید بن العاص والی کوفہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی انھون نے حکم کیا
کہ جو لوگ یہ بات کہتے ہین انکو معاویہ کے پاس ملک شام کی طرف روانہ کرو جب وہ معاویہ بن سفیان
کے پاس گئے انسے بہت سا مباحثہ کیا آخرش معاویہ نے انکو ڈرایا اور کہا کہ مبادا اسمین کوئی فتنہ
برپا ہوجاوے انھون نے دوڑکر ریش معاویہ ازراہ بے ادبی پکڑلی اسنے اس حال کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو
اطلاع دی عثمان نے لکھ بھیجا کہ ان سبکو سعید بن العاص کے پاس روانہ کرو ان لوگون نے وہان جاکر
بھی وہی کلام بیباکانہ شروع کیے اور اہل کوفہ بھی ان لوگونکے ہمراہ ہوگئے ذکر سنہ چونتیس ۳۴ ہجری

اس سال میں سعید بن العاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پاس آئے اور سب معاملہ کہ انکے ساتھ اہل کوفہ نے کیا تھا
بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری ہمارا سردار مقرر ہو اور میان اسی سال کے مقداد بن الاسود
فوت ہوا عمر اسکی ستر برس کی تھی ذکر وفات خلیفہ سوم سنہ پینتیس ۳۵ ہجری درمیان اس سال کے ایک جماعت
ملک مصر سے کہ جمعیت ہزار آدمی کی اور بقول بعضے سات سو کی اور بعضے پانسو بیان کرتے ہیں اور علی ہذا القیاس
ایک گروہ کوفہ سے اور ایک بصرہ سے آئے مصر والوں کی یہ خواہش تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسند نشین خلافت
ہوویں اور کوفی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اور بصرہ والے چاہتے تھے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ قرار دیویں یہ
خواہشین لیکر مدینہ مین داخل ہوئے جب کہ روز جمعہ ہوا اور حضرت عثمان رض نماز جمعہ کے لیے گھر سے باہر آئے اور نماز
جماعت ادا فرمائی بعد ادائے نماز منبر پر جاکر خطبہ پڑھا اور ان گروہوں سے جو اطراف سے آئے تھے مخاطب ہوکر ارشاد
کیا کہ اللہ جل شانہ جانتا ہے اور ساکنین مدینہ بھی واقف ہین کہ تمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نفرین
فرمائی ہے یہ سنتے ہی ان لوگوں نے حملہ کیا اور سب کو جوش آیا اور لوگوں پر سنگ باری شروع کی حضرت عثمان کو
لوگوں نے مسجد سے گھر پہونچایا اسلیے کہ انکو اسی ہنگامہ مین ایک پتھر لگ گیا تھا اور منبر سے کہ اسکے صدمے سے بیہوش ہوکر
گر پڑے تھے جب یہ معاملہ پیش آیا عثمان رضی اللہ عنہ نے زبانی کسی شخص کے انسے کہلا بھیجا کہ تم یہانسے چلے جاؤ
چنانچہ وہ چلے گئے اور باشندگان مدینہ سب اپنے اپنے گھرون مین ٹھیر رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چالیس
روز تک اور بقول بعض پچاس روز تک اپنے گھر مین محصور رہے۔ بعد ازان حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عثمان کے
پاس آئے اور یہ صلاح کی کہ لوگ یہ کہتے ہین کہ مروان کو عہدہ منشی گری سے موقوف کیجیے اور عبداللہ بن
ابی سرح کو مصر سے معزول کرو حضرت عثمان رض نے قبول کیا اور حضرت علی نے لوگون کو سمجھا کر ہٹا دیا اور وہ بات
رفت و گذشت ہو گئی اور محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر مقرر کیا اور محمد کے ساتھ ایک گروہ مہاجرین اور انصار کا کیا
یہ لوگ ہنوز اثنائے راہ مین تھے کہ ایک غلام ناقہ سوار چلا آتا دیکھا اور وہ انسے راہ مین ملا انھون نے پوچھا کہ کہان جاتا ہے
اسنے کہا کہ مصر کے حاکم پاس انھون نے کہا کہ مصر کا حاکم تو یہ ہے یعنی محمد بن ابی بکر اسنے جواب دیا کہ یہ نہین مین دوسرے
حاکم پاس جاتا ہون جو ابن سرح ہے یہ سنکر انھون نے اسکو پکڑ لیا اس پاس ایک نامہ نکلا کہ اس پر حضرت عثمان رض کی مہر تھی
اور یہ لکھا تھا کہ جسوقت محمد بن ابی بکر مع اپنے ہمراہیون کے تیرے پاس پہونچے اور کہے کہ تو معزول ہے قبول نہ کرنا
اور کسی حیلہ سے اسکو مار ڈالنا اور اس نامہ پر جو یہ ہمراہ لایا ہے کچھ عمل نہ کرنا پس یہ نامہ دیکھتے ہی محمد بن ابی بکر نے مع
مہاجرین اور انصار کے بجانب مدینہ مراجعت کی اور سب اصحاب رض کو جمع کیا اور نامہ دکھایا اور حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ سے اسکا حال پوچھا انھون نے کہا واقعی مہر تو میری ہی ثبت ہے اور خط بھی میرے کاتب کا ہے لیکن مین نے نہین لکھوایا
اور اس امر پر قسم کھائی اسوقت ان لوگون نے کہا کہ مروان کو ہمارے سپرد کرو عثمان رضی اللہ عنہ نے سپرد مروان مین انکار
فرمایا اس سبب سے دشمنی اور کینہ زیادہ ہوا اور سعی اور کوشش انکے قتل مین کرنے لگے حسن بن علی اور عبداللہ بن زبیر
اور طلحہ رضی اللہ عنہم نے کسیکو اندر جانے نہ دیا اور منع کیا تھی کہ حضرت امام حسن مجروح ہوئے آخرکار وہ لوگ دیوار پر

چڑھ گئے اور ہمسایہ کے گھر میں سے عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں جا کر انکو شہید کیا اُن میں محمد بن ابی بکر بھی شریک تھا
اور بوقت شہادت عثمان رضی اللہ عنہ روزہ دار تھے اور تلاوت قرآن میں مشغول تھے یہ واقعہ جانکاہ اٹھارویں ذیحجہ
۳۵ھ ہجری میں واقع ہوا۔ مدت خلافت بارہ برس بارہ روز کم اور عمر آنکی میں اختلاف ہے بعضے چھہتر برس اور بعضے
بیاسی اور بعضے نوے کہتے ہیں اور بعضے سوا اسکے اور کچھ بھی بیان کرتے ہیں اور جنازہ شریف بسبب ممانعت اُن لوگوں کے
تین روز تک دفن نہیں ہوا بعد ازاں علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ انکو دفن کرو حلیہ آنکا میانہ قد خوبصورت داغ چیچک کے
بڑے بڑے روے مبارک پر تھے اور گندم گون مقدم راس پر بال تھے اور ریش مبارک کترواتے تھے اور دو بیٹیوں حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تزویج فرمائی تھی اسلیے آنکو ذوالنورین کہتے ہیں اور کاتب انکا مروان بن الحکم
بن العاص پسر عم انکا تھا اور قاضی زید بن ثابت اور فضائل آنکے بہت ہیں انمیں سے ایک یہ کہ جیش العسرت کے لیے
بہت شتر مال کے دیے تھے اور جب مجاہدین غزوہ تبوک میں بہت گرسنہ تھے اُسوقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غلہ کثیر
موافق گذارہ لشکر کے خرید کر کر اور خچروں پر بار کر کے بھیجا تھا جب وہ سامان بخدمت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے پہونچا اُسوقت حضرت نے دست بدعا بلند فرما کر یہ دعا فرمائی کہ بار خدایا میں راضی اور خوشنود ہوں عثمانؓ سے
تو بھی راضی ہو اُن سے اور بسبب شہید ہونے حضرت عثمانؓ کے باب فتنہ اور فساد وا ہو گیا **ذکر خلافت خلیفہ چہارم**
واضح ہو کہ نام باپ ابو طالب پدر علی کرم اللہ وجہہ کا عبد مناف تھا اور یہ بیٹے عبد المطلب کے ہیں جو رسول مقبولؐ کے جد بزرگوار
تھے اور والدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہیں پس علی مرتضیٰؓ اماں کی طرف سے بھی ہاشمی ہیں اور
اپنے دادا کی طرف سے بھی جس روز کہ حضرت عثمانؓ مقتول ہوے اُسی روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لوگوں نے بیعت کر لی مگر
کیفیت بیعت میں اختلاف ہے بعضے یہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب جمع ہو کر ان میں طلحہ
اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس آئے اور استفسار کیا کہ اب کسکو خلیفہ مقرر کریں
جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا کہ مجھسے پوچھنے کی کچھ حاجت نہیں جسکو تم اختیار کرو میں بھی اُس سے
راضی ہوں سب نے عرض کی کہ ہم سوا آپکے کسیکو اختیار نہیں کرتے اس امر میں بہت سی تکرار رہی سب نے کہا
آپ ہمارے نزدیک احق اور اقدم ہیں اور طلحہ بن عبید اللہ نے اوّلاً جناب امیر المومنین سے بیعت کی مگر چونکہ ایک ہاتھ
طلحہ کا جنگ اُحد میں جاتا رہا تھا حبیب بن ذویب نے یہ حال دیکھکر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون یہ امر بیعت
تمام ہوتا نہیں معلوم ہوتا بعد ازاں زبیر نے بیعت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ اگر تم میری
بیعت سے راضی ہو فبہا والا میں تمسے بیعت پر راضی اور موجود ہوں دونوں نے کہا کہ نہیں ہم ہی
تمسے بیعت کرتے ہیں اور بعض روایات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعد از بیعت دونوں نے یہ اظہار کیا
کہ ہمنے تو بخوف جان اپنی کے بیعت کی تھی پھر دونوں بعد چار مہینے کے بیعت سے مکہ کو چلے گئے اور
سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر اور انصار نے بھی بیعت نہ اختیار کی۔ اور سعید بن زید۔ اور
عبد اللہ بن سلام۔ اور صہیب بن سنان اور اسامہ بن زید۔ اور قدامہ بن مظعون۔ اور مغیرہ بن شعبہ نے بھی

بیعت سے انکار کیا۔ اور حسان بن ثابت اور کعب بن مالک اور مسلمہ بن مخلد اور ابو سعید خدری۔ اور
نعمان بن بشیر اور محمد بن مسلمہ اور فضالہ بن عبید۔ اور کعب بن عجرہ۔ اور زید بن ثابت ان
لوگون نے بیعت قبول کی اور بوقت مقتول ہونے حضرت عثمان رضہ کے ابن عباس مکہ مین تشریف
رکھتے تھے پھر مدینہ مین تشریف لائے اور حضرت علی مرتضیٰ پاس جب گئے تو مغیرہ بن شعبہ کو اُنکے
پاس سے نکلتے دیکھا پوچھا کہ مغیرہ کیا کہتا تھا علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ پہلے تو اُسنے یہ مشورت دی تھی
کہ معاویہ وغیرہ عمال عثمانیہ کو بالفعل معزول کرنا مناسب نہین اپنی اپنی جگہ پر قائم رہین جبتک کہ
بیعت نہ کر لین اور امر خلافت مستقر اور مستحکم نہو جاوے مین نے اس بات سے انکار کیا تھا آج
آکر یہ کہا کہ جو آپکی راے عالی مین آوے وہ کیجئے میری بھی وہی راے ہے ابن عباس رضہ نے فرمایا
کہ پہلے تو آپکو اُسنے نصیحت کی بات کہی تھی اب دوسری دفعہ اُسکے خلاف بُری مصلحت دی
مجکو خوف ہے کہ مبادا اہل شام نہ پھر جاوین اور طلحہ اور زبیر کی طرف سے بھی مجھے اطمینان نہین میرے
نزدیک یہ صلاح ہے کہ معاویہ کو ابھی آپ موقوف اور معزول حکومت شام سے نہ فرمادین کیونکہ اگر
اُسنے آپکی بیعت قبول کر لی تو پھر ہر ایک کا معزول اور موقوف کر دینا کچھ کام نہین رکھتا علی مرتضیٰ
رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے خدا کی وہ بدون ذائقہ تلوار باز نہ آویگا اُسوقت حضرت ابن عباس رضہ نے
کہا کہ یا امیر المومنین آپ مرد شجاع ہین صاحب راے نہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے غصہ ہو کر کہا کہ
تمکو ان باتون سے کیا کام ابن عباس کہتے ہین اُسوقت مین نے یہ کہا کہ جو حضرت کو اچھا معلوم ہو
وہ کیجئے ہم تو تابع مرضی حضرت کے ہین اور مغیرہ مدینہ سے نکل کر مکہ مین چلے گئے ذکر سنہ
چھتیس ۳۶ ہجری درمیان اس سال کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی طرف سے عامل اور حاکم مقرر کرکے
اطراف اور بلاد کو روانہ فرمائے۔ اور عمال عثمانیہ کو معزول فرمایا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عمار بن
شہاب کو کہ مہاجرین سے تھے کوفہ کا عامل مقرر کیا اور عثمان بن حنیف انصاری کو بصرہ کا اور عبد اللہ
بن عباس کو ملک یمن کا صوبہ دار کیا قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو مصر پر متعین فرمایا اور
سہیل بن حنیف انصاری کو شام کا عامل معین فرما کر روانہ کیا جب یہ شخص بہ تبوک پہونچا
وہان اُسسے چند سوار عرب کے ملے اور پوچھا تو کون شخص ہے اُسنے کہا کہ امیر شام اُنھون نے کہا اگر تجھے
سواے حضرت عثمان رضہ کے کسی اور نے بھیجا ہے تو اُلٹا پھر جا اُسنے کہا کیا تم حال عثمان رضی اللہ عنہ سے
مطلع نہین ہو کہا کہ ہان ہم سُن چکے ہین سہیل یہ حال سُنکر اُلٹا پھر آیا اور قیس بن سعد والی مصر
ہو گیا اور عثمان بن حنیف جب بصرہ مین پہونچا ایک فرقہ نے اُسکی اطاعت منظور کی اور
دوسرے نے مخالفت اور عمارہ سے کوفہ کی راہ مین طلحہ بن خویلد الاسدی نے کہا اہل کوفہ اپنے امیر کے
خون کا بدلا لینا چاہتے ہین وہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین مراجعت کر آیا اور والی کوفہ اور

ابوموسیٰ

ابوموسی اشعری تھا اور عبداللہ جب یمن مین پہونچا وہان کا عامل یعنی بن منبہ تمام زر محصولہ و موجودہ لیکر بجانب
مکہ روانہ ہوا اور حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم سے جا ملا اور وہ سب زر انکے حوالہ کردیا بیان حضرت عائشہ
و طلحہ و زبیر کے جانے کا بجانب بصرہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ حضرت عثمانؓ نے شربت
شہادت چکھا یہ امر انپر دشوار گذرا اور طالب قصاص ہوئین اور طلحہ اور زبیر اور عبداللہ بن عامر اور ایک گروہ بنی
امیہ سے معاون اور معاضد عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ہوے اور ایک لشکر عظیم مجتمع ہوگیا بعد از مشاورت یہ قرار
پایا کہ بجانب بصرہ جاکر اپنا تسلط کرلینا چاہیے اور معاویہ ملک شام مین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے سمجھ لیگا اتفاقاً اسی
اثنا مین عبداللہ بن عمر بھی مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ مین وارد ہوئے لوگ انسے یہ طالب بیعت اپنی ہوے انھون نے
ابا کیا وہ سب جماعۃ صحابہ ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بصرہ کو روانہ ہوے اور یعلی بن منبہ نے عائشہ
صدیقہ کو ایک شتر کہ سو دینار کو خرید کیا تھا نذر گذرانا اور بقول بعضے اسی کا خریدا تھا اور اسکو عسکر کہتے تھے بیان جنگ جمل
جنگ جمل کا واضح ہو کہ درمیان اس جنگ کی ایک گروہ اہل کوفہ سے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوکے
اور ایک جماعت حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر کے اور نصف جمادی الاخر مین بمقام حزینہ مقابلہ واقع ہوا حضرت
علی نے زبیر کو کہلا بھیجا کہ مجھے تمسے کچھ کہنا ہے الغرض جسوقت زبیر مقابلہ مین آئے علیؓ مرتضی نے یاد دلایا کہ ایک روز
تم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم درمیان غنم کے گئے تھے اور پیغمبر خدا نے مجکو دیکھکر تبسم فرمایا تھا تمنے باعث
تبسم پوچھا حضرت نبیؐ نے ارشاد کیا کہ اے زبیر اسمین کچھ بات ضحک کی نہین تم علی سے محبت رکھنا اسوقت تمنے
کہا تھا مین انسے محبت رکھتا ہون انحضرتؐ نے فرمایا کہ نہین تم انسے مقابلہ کروگے تمنے کہا تھا یہ کب ہوسکتا ہے
زبیر یہ بات سنکر یہ بات کہنے لگے کہ قسم ہے مجکو اب مین تمسے ہرگز نہین لڑنے کا اسلیے کہ مجھے حدیث حضرت کی
یاد آگئی زبیر کے بیٹے نے کہا کہ در باب لڑنے کے حضرت علی سے جو تمنے قسم کھائی ہے اسکا کفارہ ادا کردو چنانچہ زبیر
رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام مکحول کو آزاد کیا جنگ کے لیے اور جانبین سے جنگ ہونے لگی اور حضرت عائشہ
اس شتر پر کہ جسکا عسکر نام تھا سوار تھین آخر الامر حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر کو شکست ہوئی اور
مروان بن الحکم نے طلحہ کے ایک ایسا تیر مارا کہ وہ شہید ہوے اور زبیر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ روانہ ہوے اور بہت سے
اس جنگ مین شہید ہوے اسوقت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس شتر کو ذبح کر ڈالو چنانچہ ایک
شخص نے اسے ایسا ضربہ مارا کہ وہ گر پڑا اور عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی ہودج مین تا الشب بیٹھی رہین آخر
محمد بن ابی بکر برادر عائشہ صدیقہ نے انکو بصرہ مین مکان عبداللہ بن خلف مین اتارا اور حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے تمام مقتولین اصحاب جمل کی لاشونکو ملاحظہ کیا اور نماز جنازہ پڑھکر انکو دفن کیا
اور زبیر جنگ جمل سے بارادہ مدینہ منورہ جاتے تھے جبکہ اوپر چشمہ بنی تمیم کے پہونچے وہان خنف بن قیس
بیٹھا تھا لوگون نے اس سے کہا کہ یہ زبیر آتے ہین خنف نے کہا کہ دونون لشکرون کو مقابلہ کرواکر آپ
چلے آئے عمر بن جرموز المجاشعی نے جب اس سے یہ کلام سنا وہان سے اٹھکر زبیر رضی اللہ عنہ کی متعاقب ہوا

یہانتک کہ وہ وادی سباع مین پہونچے وہان انکو سوتا پاکر اور سر مبارک انکا جسد مطہر سے کاٹکر حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین لے گیا حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مین نے سُنا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ قاتل زبیر جہنمی ہی۔ ازان بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم مدینے مین جاکر اپنے گھر مین بیٹھو چنانچہ وہ ماہ رجب اسی سال مین تشریف لے گئین اور بہت لوگون نے انکی مشایعت کی اور علی رضی اللہ عنہ نے سب مایحتاج انکے لیے مہیا کرکے حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ ایک منزل تک تم جاکر انکو پہونچا دو چنانچہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ معظمہ مین تشریف لے گئین اور اس سال کا حج ادا فرماکر مدینہ کو مراجعت کی اور منقول ہی کہ تعداد مقتولین جنگ جمل فریقین سے دس ہزار مرد تھے۔ بعد ازان حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عباس کو حاکم بصرہ مقرر کیا اور آپ کوفہ کو تشریف لے گئے اور وہان کا انتظام فرماکر پھر تمام عراق یمن و خراسان وغیرہ کا سوائے شام کے انتظام کیا اور جریر بن عبداللہ بجلی کو بطرف شام باین ارادہ روانہ کیا کہ معاویہ سے اقرار بیعت کروالی اور یہ کہے کہ جس بیعت مین سب مہاجرین و انصار داخل ہوچکے ہین تم بھی داخل ہو چنانچہ جریر معاویہ پاس گیا معاویہ نے بیعت کرنے مین تاخیر و درنگ کی اس اثنا مین عمر بن العاص فلسطین سے معاویہ پاس آیا اور دیکھا کہ سب اہل شام اوپر اخذ قصاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متفق ہین عمرو مذکور نے ان لوگون سے کہا کہ تم اوپر حق کے ہو اور معاویہ سے یہ مشورہ کیا کہ مین اور تم متفق ہوکر علی مرتضی سے جنگ کرین لیکن باین شرط کہ جب تمھاری فتح ہو تو مجکو حاکم مصر کرنا اُسنے منظور کیا چنانچہ اُسوقت مین جانب علی رضی اللہ عنہ کے قیس بن سعد بن عبادہ متولی مصر تھا ایک فرقہ عثمانیہ نے اُسکی اطاعت نہ اختیار کی تھی اور جدا ایک دیہ مین قریب مصر کے جسکو جزینا کہتے ہین جا رہے تھے اور قیس سے نہ ملے تھے اور قیس نے بھی بنابر مصلحت وقت کچھ اُنسے تعرض نہ کیا تھا ہر چند معاویہ نے بہت خطوط بھیجے اور چاہا کہ قیس مجھسے متفق ہوجاوے اُسنے قبول و منظور نہ کیا تب تنگ ہوکر قیس کی طرف سے ایک خط جعلی بناکر رو برو سبکے پڑھا اور آگاہ کیا کہ قیس مجھسے متفق ہی چنانچہ اسی واسطے اُن لوگون سے جو اُسکی فرمانبرداری سے خارج ہوکر جزینا مین جا رہے ہین کچھ تعرض نہین کیا اور نہ جنگ کی جب یہ خبر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو معلوم ہوئی قیس مذکور کو مصر سے معزول فرماکر بجائے اُسکے محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر مقرر کیا جب محمد بن ابی بکر مصر مین گئے اُسوقت قیس نے اُنکو یہ وصیت کی کہ اہل جزینا سے تم ہرگز متعرض نہونا انھون نے نہ مانا اور ایک قاصد کی زبانی اہل جزینا کو پیام بھیجا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت اختیار کرو ورنہ زمین مصر سے خارج ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم بیعت نہین کرتے ہمکو مہلت دو تا دیکھین کہ انجام کار کیا ہوتا ہی۔ محمد بن ابی بکر نے نہ مانا اور انکار کیا ذکر سنہ سینتیس ۳۷ ہجری واضح ہو کہ درمیان اس سنہ کے

جانبین کے لشکر صفین میں پڑے تھے اور تمام ماہ محرم گذر گیا کہ جنگ نہوئی اور خط و کتابت طرفین سے جاری رہے مگر کچھ قرار نہ پایا آخر الامر ابتدا ماہ صفر مین جنگ شروع ہوئی کہتے ہین کہ نوّے لڑائیان صفین مین واقع ہوئین اور ایک سو دس روز جانبین کا قیام اُسجگہ رہا اور شام کی طرف کے پینتالیس ۴۵ ہزار آدمی مارے گئے اور اہل عراق کے پچیس ۲۵ ہزار شہید ہوے کہ جنمین چھبیس ۲۶ آدمی جنگ بدر کے تھے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے اپنی یارون سے بتاکید الیدیہ فرمایا کہ جبتک طرف ثانی سبقت بجنگ نہ کرین تم ہرگز ابتدا بجنگ کرنا اور مفرور کو قتل نہ کرنا اور اُنکے امتعہ اور اموال سے مزاحم نہونا اور کسی کا ستر وا نہ کرنا۔ الغرض عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ حضرت علی کی جانب سے خوب لڑے باوجودیکہ عمر اُنکی نوے برس کی تھی اور ہاتھ مین رعشہ اور باواز بلند یہ کہتے تھے کہ ہم تمسے علی تاویل القرآن محاربہ کرتے ہین کہ باوجود ادعاے اسلام کے خلافت علی مرتضی سے اختلاف و انحراف کرتے ہو اور وقت شہادت تک جنگ سے دست بردار نہوے۔ اور ایک حدیث صحیح متفق علیہ مین وارد ہوا ہے کہ رسول خدا صلعم نے عمار کے حق مین ارشاد فرمایا تھا کہ تو ایک فرقۂ باغیہ سے حرب کریگا کہتے ہین کہ قاتل عمار ابو عادیہ ہے اُسنے ایک نیزہ مارا کہ اُسکے صدمہ سے زمین پر گرے ایک دوسرے شخص نے سر اُنکا تن سے کاٹ لیا اور دونون مخاصمت کرتے ہوے عمرو و معاویہ پاس آئے بطلب انعام معاویہ نے جواب مین کہا کہ تم دونون جہنمی ہو۔ اور عمرو نے کہا کہ مین اگر بیس برس پہلے اس سے مرجاتا تو خوب ہوتا پس جبکہ عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے اُسوقت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے بارہ ہزار مرد جرار سے لشکر معاویہ پر حملہ کیا کہ تمام صفوف لشکر طرف ثانی شکستہ ہوگئین اور باواز بلند معاویہ سے فرمایا کہ خونریزی خلق اللہ سے کچھ فائدہ مترتب نہین آؤ ہم تم باہم لڑلین عمرو نے معاویہ سے کہا کہ علی بات تو انصاف کی کہتے ہین کہا خاک انصاف ہے مین خوب جانتا ہون کہ جو کوئی اُنسے لڑا ہے وہ کبھی فتح مند نہین ہوا عمرو نے کہا پھر لڑائی چھوڑ دے بھی نہین بنتی اور بوقت جنگ معاملہ دگرگون معلوم ہوا اور علی مرتضی کی طرف کے مبارز غالب آئے اُسوقت کلام مجید نیزون پر رکھکر باواز بلند کہا کہ یہ کلام اللہ ہمارے تمہارے درمیان ہے اُسوقت اہل عراق نے علی مرتضی کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی کہ آپ قرآن کو نہین مانتے حضرت علی نے جواب مین ارشاد کیا کہ تم اپنی حق و صدق پر معاندین و مخالفین سے محاربہ کیے جاؤ کہ یہ لوگ دیندار نہین اور نہ صاحب قرآن ہین انکو خوب جانتا ہون تمہارے خدع اور فریب کے لیے قرآن نیزون پر بلند کیے ہین جب مسعود بن فدکی تمیمی اور زید بن حسین الطائی جو گروہ علی رضی اللہ عنہ مین موجود تھے اور اُنکا لقب خارجی مقرر ہوا انھون نے یہ بات کہی کہ یا علی قرآن کو ماننا اور مسلم رکھنا چاہیے جب قرآن درمیان آیا اُسوقت ابا اور انکار خوب نہین ورنہ ہم آپکو سپرد مخالفین کر دینگے حضرت علی نے جواب دیا کہ اگر تمھین میری اطاعت منظور ہے تو جنگ کرو اور اگر نہین منظور جو تمھاری راے مین آوے وہ بات کرو انھون نے کہا کہ حضرت کسی کو بھیجکر اشتر کو بلوا لیویں

چنانچہ ایسا ہی کیا لیکن اشتر نہ آیا اور کہا کہ یہ ساعت یہان سے حرکت و جنبش کی نہین ایس فرقہ باغیہ نے
کہا کہ تمنے اُسکو حکم جنگ دے رکھا ہی بلا کیون نہین لیتے حضرت علی رضی اللہ نے فرمایا تمھارے
روبرو بلا چکا تم سنتے تھے کہا پھر دوبارہ آدمی اُسکے بلانے کو بھیجیے نہین تو ہم آپکو معزول کر دینگے غرضکہ اشتر
حضرت پاس حاضر ہوا اور کہا کہ ان لوگون نے آپکو فریب دیا ہی اور سب فریب مین آگئے ہین چند مرو قرا نے
اُس جانب سے معاویہ سے دریافت کیا کس لیے تمنے قرآن اُٹھائے ہین کہا مین چاہتا ہون کہ ایک
ہماری طرف سے اور ایک تمھاری جانب سے حکم مقرر ہوے اور اُنسے یہ کہا جاوے کہ جو کتاب اللہ مین ہی
فریقین اوپر اُسکے عمل کرین اسوقت اشعب بن قیس اخرج الخوارج حاضر تھا اُسنے کہا ہم تو ابی موسی
اشعری سے راضی ہین حضرت علی رض نے فرمایا کہ میرے نزدیک صلاح نہین اُنھون نے کہا ہم تو انھین سے راضی
ہین آپنے فرمایا وہ مرد ثقہ نہین اگر ابن عباس ہو تو بہتر ہی اُن لوگون نے کہا ہم ایسا شخص چاہتے ہین کہ
نسبت اُسکو آپسے اور معاویہ سے برابر ہو حضرت علی نے فرمایا اشتر کو مقرر کرو اُسکو بھی نہ مانا غرض ناچار ہو کر علی مرتضی نے
انھین کا کہنا منظور کیا اور ابی موسی اشعری کو اپنی جانب سے حکم مقرر کیا اور عمرو بن العاص بن وائل معاویہ کی
طرف سے منصف قرار پایا یہ دونون حکم علی مرتضی پاس حاضر ہوے اور اقرارنامہ جانبین سے لکھنا قرار ٹھہرا کہ
عبارت اُسکی یہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ اقرارنامہ ہی جسکے اوپر فیصلہ کیا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے
اتنی سی عبارت جب تحریر مین آئی تھی کہ عمرو نے کہا یہ امیر تمھارے ہین ہمارے نہین خوف ہے کہ لفظ امیر المومنین
محو نہ کرو اشعب بن قیس نے کہا محو کرنا ضرور چاہیے چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اس لفظ کے
لکھنے کی کچھ ضرورت نہین اور فرمایا اللہ اکبر آجکے روز شریک ہوا مین سنت رسول مقبول مین اسلیے کہ جسوقت
میرے جنگ حدیبیہ مین انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اقرارنامہ لکھنا شروع محمد رسول اللہ مین نے
لکھا کفار نے کہا کہ آپ رسول اللہ نہین اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھیے اُسوقت انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مجھسے ارشاد فرمایا تھا کہ اسکو محو کر دو مین نے غرض کی کہ میری طاقت نہین اور مجھسے نہین ہو سکتا کہ
مین محو کر دون غرضکہ حضرت نے اپنی دست مبارک سے اسکو محو کر دیا اور مجھسے فرمایا کہ تجھے بھی ایسا ہی معاملہ درپیش
آویگا آخر الامر یہ اقرارنامہ تیرھوین تاریخ صفر ۳۷ ہجری کو قلمبند ہوا اور یہ وعدہ قرار پایا کہ علی مرتضی اور
معاویہ مقام دومۃ الجندل مین درمیان رمضان شریف کے ملاقات کرین اور اگر اس سال اتفاق نہو
تو سال آیندہ اذرح مین مجتمع ہون اسلیے علی مرتضی بجانب عراق تشریف لے گئے اور کوفہ مین آئے
اور اسی سال مین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حسب وعدہ ابوموسی اشعری کو چارسو آدمی کا سردار
مقرر کر کے روانہ کیا انمین عبد اللہ بن عباس بھی تھے اور حکم کیا کہ اُنکے پیچھے نماز پڑھنا اور معاویہ نے
عمرو بن العاص کو ہمراہ چارسو آدمی کے روانہ کیا متعاقب آپ بھی آگئے مقام اُذرح پر مل گیا اور
درباب خلافت بین الحکمین گفتگو ہوئی ابوموسی نے کہا کہ ہم دونون کی رائے اس بات پر متفق ہی

که جس امر مین بھلائی اس امت کی ہو وہ امر کرنا چاہیے کہ عمرو نے کہا راست ہے ذرا آگے بڑھ کر بیان کیجیے ابو موسیٰ نے
کہا کہ مین نے تو دونون کی بیعت سے خلع کیا اب تم لوگ جسکو پسند کرو اُسکو خلیفہ تجویز و مقرر کر لو یہ بات کہکر علیحدہ ہو گیا
عمرو حکم دوم نے ابو موسیٰ کی جگہ کھڑے ہو کر یہ بیان کیا کہ تمنے سُنا جو ابو موسیٰ نے کہا مین نے بھی اُسکے صاحب یعنی
علی مرتضیٰ کی خلافت سے تبرا کیا اور اپنی صاحب معاویہ کی خلافت سے کہ وہ مقرر کیا ہوا عثمانؓ کا اور اُنکی خون کا
طالب ہے راضی ہون کہ سب سے احق ہے اُنکی جگہ قائم مقام ہونے کا اُسوقت ابو موسیٰ نے خفا ہو کر اُسکے حق مین بد دعا
کی اور کہا کہ اے عمرو تو نے مجھسے فریب کیا تو گنہگار ہوا یہ کہکر وہ تو سوار ہو کر بطرف مکہ معظمہ روانہ ہوا اور عمرو مع اہل شام
بجانب معاویہ او سب خلافت معاویہ سے راضی اور خوش ہوئے اُسی روز سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے امر مین
ضعف آگیا اور معاویہ کو قوت و توانائی ہوئی اور خوارج نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت کا انکار کیا آپ نے
اُنسے اپنے حق کا دعویٰ کیا اُنھون نے نہ مانا۔ اور جو قاصد حضرت مرتضیٰ علی کا اُنکے پاس جاتا تھا اُسکا سر کاٹ ڈالتے تھے
اور یہ چار ہزار آدمی تھے ہر چند حضرت علی کرم اللہ وجہہ اُنکو وعظ اور پند فرماتے تھے اور جنگ جدل سے مانع آتے لیکن
سودمند نہوتا تھا آخر الامر علی مرتضیٰ نے بجانب کوفہ مراجعت کی اور لوگونکو اوپر جنگ معاویہ کے برانگیختہ کیا لیکن ہمت اُنکی
پست ہو گئی تھی سب نے کہا کہ بالفعل ہمسے بسبب کسل و ماندگی کے جنگ نا ممکن ہے جب آرام کر لینگے بعد تسکین اور
۳۸ اطمینان کے جنگ کرینگے اسواسطے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تشریف لیجانے کوفہ کی ضرورت ہوئی تھی ذکر سنہ اڑتیس
ہجری اس سال مین معاویہ نے عمرو بن العاص کے ہمراہ لشکر آمادہ کر کے اوپر مصر کے روانہ کیا اُسوقت محمد بن ابو بکر نے
حضرت علیؓ سے مدد طلب کی آپنے اُنکی اعانت کے لیے اشتر کو روانہ فرمایا جبکہ اشتر دریاے قلزم کے متصل پہونچا
کسی نے شہد مین زہر ملا کر اُسے کھلا دیا وہ مر گیا اور عمرو مصر کے قریب جا پہونچا اصحاب بن ابی بکر اُس سے
لڑے لیکن عمرو نے اُنکو شکست دی اور لوگ منتشر اور پراگندہ ہو گئے محمد بن ابی بکر بھاگ کر اوپر خرنبا کے
پہونچا تھا کہ اُسکو گرفتار کر لیا اور معاویہ بن خدیج پاس روانہ کر دیا اُسنے اُسکو قتل کر کے لاش اُسکی مردار زمین
پھکوا دی اور آگ سے جلا کر نیست و نابود کر دی اور عمرو مصر مین داخل ہوا تمام اہل مصر نے معاویہ سے بیعت کی
جب یہ خبر عائشہ صدیقہؓ کو پہونچی کہ بھائی میرا محمد بن ابی بکر اس طرح مقتول ہوا بہت جزع و فزع فرمائی اور بعد
ہر نماز کے معاویہ اور عمرو بن العاص کے لیے بد دعا شروع کی اور تمام اہل بیت اس دعاے بد مین شریک عائشہ صدیقہؓ
تھے اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسکے مقتول ہونے کا حال سُنا بہت رنجیدہ خاطر ہوئے پھر معاویہ نے
اپنا لشکر اوپر عاملین علیؓ کے واسطے غارت کے بھیجا چنانچہ نعمان بن بشیر انصاری کو بجانب عین التمر اور
سفیان بن عوف کو بجانب ہیت اور انبار اور مداین کے روانہ کیا اور عبد اللہ بن سعدہ انصاری کو
بسمت شام روانہ کیا۔ حضرت علیؓ نے بھی سوار بنا بر مقابلہ روانہ فرمائے نیم مین جنگ باہم واقع ہوئی
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر چند مواعظ بلیغہ ارباب حرب مقابلہ بالشکر معاویہ لوگون کو فرماتے تھے لیکن
کوئی متاثر نہوتا تھا ذکر سنہ اُنتالیس ۳۹ ہجری اس سال مین عبد اللہ بن عباس عامل بصرہ نے زیاد کو

بجانب ملک فارس روانہ کیا زیاد نے وہان جاکر خوب بندوبست کیا یہانتک کہ اہل فارس نے کہا کہ عہد نوشیروان سے آج تک ہمنے ایسا نظم ونسق نہین دیکھا ذکر سنہ چالیس ہجری درمیان اس سال کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ عراق مین تھے اور معاویہ شام مین اور ملک مصر بھی معاویہ کے تصرف مین تھا اور عبداللہ بن عباس جو علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے عامل یمن تھے وہ چلے آئے اور دو بیٹے صغیر السن انکے معاویہ نے گرفتار کرکے مروا ڈالے بیان شہادت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ وہان خبار جان گداز اور ناقلان آثار غم طراز یون لکھتے ہین کہ تین شخص نے اہل خوارج سے یعنی عبدالرحمن بن ملجم المرادی اور عمرو بن بکر التیمی الو برک بن عبداللہ التیمی کہ جسکو حجاج بھی کہتے ہین باہم مشاورہ کیا ابن ملجم نے کہا کہ مین تو مہم علی کو کافی ہون اور برک نے کہا کہ مین اوپر قتل معاویہ کے مستعد ہون اور عمرو ابن ابی بکر بولا کہ عمرو بن العاص سے مین سمجھ لونگا یہ عہد وپیمان باہم موثق ہو گیا عبدالرحمن بن ملجم نے دو آدمی اور ایک وردان قبیلہ تیم الرباب سے دوسرا شبیب بن الاشجع کو ہمراہ لیکر اوپر ارادہ قتل علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے تیار ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر کے لیے تشریف لائے تھے سبقت کرکے ایک ضرب شمشیر ماری طاق پر لگی وہ بھاگ گیا اور وردان بھی مفرور ہوا ابن ملجم نے پیشانی نورانی علی مرتضی رضی اللہ عنہ پر ایک ضرب لگائی لوگون نے اسکو گرفتار کر لیا اور حضرت علی پاس آئے آپنے امام حسنؑ اور امام حسین رضی اللہ عنہما طلب فرمایا اور تقوی اور پرہیزگاری کی وصیت فرمائی اور کلمہ توحید اوپر زبان مبارک کے جاری تھا کہ روح مطہر نے بجانب ملاء اعلی پرواز کیا انا للہ وانا الیہ راجعون حلیہ شریف گندم گون میانہ قد فراخ چشم کبیر البطن دراز ریش سینہ مبارک پر بہت بال تھے اور پیشانی کم خوبصورت کثیر التبسم بیان فضائل بروایت ابن سعد حضرت رضی اللہ عنہ سے آیا کہ فرمایا نہ نازل ہوئی کوئی آیہ مگر مجھے شان نزول اسکی اور مکان نزول اور شخص منزل علیہ معلوم تھا اسلیے کہ میرے رب نے مجھے بخشا تھا قلب فہمیدہ اور زبان گویا اور مروی ہے ابن سعد وغیرہ سے کہ روایت کی ابی الطفیل سے کہا فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھو مجھسے حال کتاب اللہ کا کہ نہین کوئی آیہ مگر بدرستی کہ مین پہچانتا ہون کہ رات مین نازل ہوئی یا دن مین یا صحرا مین یا جبل مین اور منجملہ کرامات انکی سے ایک یہ ہے کہ کچھ بات آپ نے ارشاد کی پس تکذیب کیا اس قول کو ایک مرد نے پس فرمایا کہ مین تیرے اوپر دعا کرتا ہون اگر ہے تو کاذب اسنے کہا بہتر دعا کرو پس دعا کی اوپر اسکے حتی کہ نہ حرکت کی وہانسے کہ جاتی رہی بینائی اسکی غرضکہ فضائل وکرامات انکی بہت ہین لبسبب طوالت کلام نہین لکھے گئے بیان خلافت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ واضح ہو کہ بوقت وفات علی مرتضی کے سب مسلمانون نے امام حسن رضی اللہ عنہ نے بیعت کی اور ابن عباس نے انکو لکھا کہ قوی اور مضبوط رہنا چاہیے اوپر جہاد دشمن کے اور قیس بن سعد بن عبادہ نصاری نے جب امام حسنؑ سے بیعت کی کہا کہ کشادہ کر وا اپنا ہاتھ جنگ مخالفین پر اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر تو امام ہمام نے جواب دیا کہ ہان کتاب اللہ اور سنت رسول پر کہ دونون ثابت ہین اور

ہر ایک جو آپ سے بیعت کرتا تھا یہ شرط و عہد فرماتے تھے کہ میرے مطیع و منقاد رہنا جسکو مین معاف کرون تم بھی
درگذر کرنا اور جس سے مین جنگ کرون تم بھی جنگ کرنا اس فرمانے سے سبکو شک پیدا ہوا کہ حضرت امام ارادۂ
جنگ رکھتے ہین ذکر سنہ اکتالیس ہجری اس سال مین امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے اور وہ آخر
خلفاے راشدین مہدیین کے ہین ساتھ نص اپنے جد شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متولی امر خلافت
ہوے بعد قتل پدر بزرگوار اپنے کے ساتھ مبایعت اہل کوفہ کے پس اقامت فرمایا خلافت کو چھہ مہینے
چند روز خلافت حق و امام عدل و صدق محقق خبر جد امجد صادق مصدوق اپنے کے کہ خلافت بیچ میرے بعد
تیس برس ہے الی آخر الحدیث اور یہ چھہ مہینے مکمل اور متمم اُن تیس برس کے تھے اور بعد انقضاے
ان چھہ مہینے کے چالیس ہزار آدمی لیکر بجانب معاویہ تشریف لیگئے اور معاویہ بھی متوجہ ہوا پس جس وقت
کہ تلاقی اور تقابل فئتین ہوا معلوم کیا امام حسنؑ نے کہ غلبہ احد الفئتین بدون قتال و جدال کثیر ناممکن
پس لکھا معاویہ کو کہ امر خلافت مفوض ہے انکی طرف بشرطیکہ خواہان نہو اہل مدینہ اور حجاز اور عراق سے
کوئی چیز جس طرح کہ تھا ایام خلافت علی رضی اللہ عنہ مین اور اسپر کہ ادا کرے انکے دیوان انکے پس
قبول کیا معاویہ نے جو امام حسنؑ نے چاہا تھا اور بھیجدیا کاغذ سفید اور کہا جو چاہو لکھ لو بعد ازان
امام حسن رضی اللہ عنہ نے بالاے منبر صعود فرمایا پس بعد حمد و ثنا کے ارشاد کیا کہ تم جانتے ہو کہ اللہ جل
ذکرہ و عز اسمہ نے ہدایت کی ساتھ جد امجد میرے کے اور نکالا تمکو ضلالت سے اور نجات دی تمکو جہالت سے
اور عزت دی تمکو بعد ذلت کے اور کثرت بعد قلت کے پھر فرمایا کہ معاویہ نے منازعت کی بیچ ساتھ
اس امر کہ وہ میرا حق تھا نہ اسکا پس بنظر صلاح امت اور قطع فتنہ مسالمہ اور مصالحہ کیا مین نے ساتھ
ساتھ معاویہ کے اور موقوف کی جنگ باوجودیکہ تم سب نے بیعت میرے ساتھ اس امر کی تھی کہ
جس سے مین صلح کرون تم بھی صلح کرو اور جس سے مین جنگ کرون تم بھی جنگ کرو پس میرے نزدیک
حقن دماء بہتر ہے شک دماء سے پس جو اس صلح سے ظاہر ہوا معجزہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق مین فرمایا تھا یہ میرا بیٹا سید ہے اور قریب ہے کہ صلح واقع ہو بسبب
اسکے درمیان جماعتین عظیمتین کے مسلمین سے رواہ البخاری بیان فضائل روایت کی ہے
شیخین نے براء سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالانکہ امام حسن رضی اللہ
عنہ دوش مبارک پر سوار تھے اور حضرت فرماتے تھے یا الٰہی مین اسکو دوست رکھتا ہون پس دوست
رکھ تو اسکو اور روایت کیا ابن عمر سے بخاری نے کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین
رضی اللہ عنہما دونون ریحان میرے ہین دنیا سے اور ترمذی انس سے روایت کرتا ہے کہ کہا
سوال کیے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کون اہل بیت حضرت سے آپکے نزدیک زیادہ
محبوب ہین فرمایا حسنؑ اور حسینؑ غرضکہ احادیث فضائل حسنین مین بہت وارد ہین لکھنا انکا طوالت ہے

بیان ماثر امام ہمام تھے حسن رضی اللہ عنہ سید حلیم کریم زاہد صاحب سکینہ اور وقار اور حشمت جواد اور ممدوح ایسا ہی کہا ہے ابو نعیم نے حلیہ مین اور روایت کیا ہے حاکم نے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا بدرستیکہ حج کیے امام حسن رضی اللہ عنہ نے پچیس ۲۵ حج پیادہ پا اور مراکب آپکے روبرو کھینچے جاتے تھے اور روایت ہے ابو نعیم سے کہ باہر آئے امام حسنؑ اپنے مال سے دو بار اور قسمت کیا مال اپنا اللہ تین بار یہانتک کہ ایک پاپوش دیتے تھے اور ایک رکھتے تھے اور ایک موزہ رکھتے تھے اور ایک دیتے تھے اور اتفاقاً ایک بار سنا حضرت نے کہ کوئی شخص خدائے عز و جل سے دس ہزار درم مانگ رہا تھا پس بھیجدیے وہ اُس پاس اور تھی جود و عطا امام حسن علیہ السلام کی ہر برس لاکھ درہم ایک سال ایسا اتفاق ہوا کہ معاویہ نے اُسکو روکا اور نہ بھیجا اس سبب سے امام مسموم کو اضافت شدید حاصل ہوئی چاہا کہ لکھکر اپنی طرف سے معاویہ کو یاد دہی فرماوین لیکن دست مبارک کو لکھنے سے روکا پس دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین کہ حضرت پوچھتے ہین اے حسن کیونکر ہے تو مین نے کہا بخیریت اے پدر بزرگوار اور شکوہ کیا مین نے نافرمان کا پس فرمایا کیا مانگی تو نے دولت تاکہ لکھے طرف مخلوق کے کہ مثل تیرے ہے اور یاد دلا دے اُسکو کہا مین نے تم یا رسول اللہ پس کیا کرون مین پس فرمایا کہ اللہم اقذف فی قلبی آخر دعا تک کہ صواعق محرقہ مین مرقوم ہے اور لکھنے تمام قصہ مین عبارت بڑھتی ہے اسلیے نہین لکھا بیان سبب وفات اور تھا سبب موت امام حسن علیہ السلام کا یہ کہ جعدہ بنت الاشعث بن قیس الکندی زوجہ حضرت پاس یزید نے زہر بھیجا کہ دیوے امام حسن کو اور اُسکو اپنے نکاح مین لاوے بعد اسکے اور وعدہ کیا اُسکے لیے دینا لاکھ درم کا پس زہر دیا اُسنے اور بیمار رہے حسنؑ چالیس دن پس وفات پائی بھیجا جعدہ نے طرف یزید کے پیام واسطے طلب لاکھ درم موعودہ کے پس ایفائے وعدہ کیا اور کہا مین ناراض تھا کہ تو حسنؑ پاس رہے کیونکر خوش آوے مجھے کہ اپنے پاس رکھون تجھے اور سنہ وفات امام حسن علیہ السلام مین اقوال ہین بعضے انچاس اور بعضے پچاس اور بعضے اکاون کہین لیکن اکثر او پر فانی کے ہین اور تھا سبب مرض آنحضرت اسہال کبدی اور پارہ پارہ ہونا امعا کا یعنی ہنگام اجابت دستون کے پارہ ہائے جگر اور روے بریدہ ہوکر نکلتے تھے پس ہرگاہ قریب ہوئی انکی وفات آئے امام حسین علیہ السلام اور کہا اے میرے بھائی کسنے تیرے ساتھ یہ حرکت کی کہا تم چاہتے ہو کہ اُسکو قتل کرو فرمایا ہان کہا قاتل میرا وہی ہے جسکا مین گمان رکھتا ہون لیکن اللہ تعالی شدید الانتقام ہے وہ کفایت کرتا ہے اور اگر جیسا میرا گمان ہے وہ نہین پس نہین چاہتا مین کہ میرے انتقام مین کوئی بے گناہ مارا جاوے بعد ازان کہا ہر آئینہ تحقیق پلایا گیا مجھے زہر کئی بار اور نہین پلایا گیا کبھی سخت تر اس سے اور بھی روایت کیا ہے کہ امام مسموم نے خواب مین دیکھا کہ گویا درمیان آنکھون میری کے قل ہو اللہ مکتوب ہے جو یہ خواب سامنے سعید بن المسیب کے بیان کیا کہا کہ زمان وفات جناب امام حسنؑ قریب پہونچا ہے پس جب وقت رحلت قریب آیا جناب امام حسین کو وصیت فرمائی کہ مین نے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے چاہا ہے کہ بعد مرگ مجھو اپنے گھر میں جگہ دیویں اور انحضرتؐ نے وعدہ کیا ہے پس
بعد میرے وفات کے جنازہ میرا آنحضرت کے روضہ رسول خدا کے لیجانا اور عائشہ صدیقہ سے بعد حصول اجازت کے
مجھے جوار حضرت جد امجد میرے کے دفن کرنا لیکن میں جانتا ہوں کہ بنی امیہ اس کام سے باز رکھینگے پس
اگر منازعہ کریں تو جنازہ میرا بقیع میں لیجانا اور دفن کرنا چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا اور تھی عمر شریف
آپکی چھیالیس برس اور چھ مہینے کوئی دن کم اور پیدائش پندرھویں شعبان سال سوم میں ہجرت کے
روایت صحیح اور نیز بعض کے نزدیک رمضان میں بیان شہادت امام حسین علیہ السلام و سبب شہادت
آپکی یہ وجہ ہے کہ جب اسکا دور ارشاد ہوا بعد معاویہ کے یزید پلید نے تسلط پایا اور ہلاکت معاویہ کی اور ماہ رجب سال ساٹھ میں
بیچ شہر دمشق میں اتفاق پڑا پس لکھا طرف آفاق کے بیعت لینے عقد بیعت کا انہیں سے
اور لکھا نامہ ولید بن عتبہ بن ابی سفیان کو کہ مدینہ میں تھا واسطے لینے بیعت کے امام حسین علیہ السلام
پس بھیجا اور انکار فرمایا بیعت سے اسلئے کہ یزید ظالم اور فاسق اور دائم الخمر تھا الغرض ولید بن عتبہ نے
حضرت امام حسین کو بلایا حضرت ساتھ جماعت غلاموں اور موالیوں اپنے کے تشریف لیگئے ولید کے پاس اور مروان بن حکم
ولید کے پاس بیٹھا تھا آپ پاس گئے وہ با تعظیم پیش آیا اور عرض مضمون نامہ یزید پلید کا کرکے خواہان بیعت
ہوا حضرت نے جواب میں ارشاد کیا کہ میں یزید کی بیعت نہیں کرونگا کہتے ہیں کہ مروان خبیث شرارت
اپنی سے باز نہ آیا اور ہاتھ خبث طینت سے نہ اٹھایا اور ولید سے کہا کہ اے امیر حسین کو بے اخذ بیعت
یہاں سے جانے نہ دے کہ بار دیگر اوپر اسکے قدرت نہ پاویگا تو حبس کر اور اس سے بیعت لے اور اگر بیعت سے
باز رہے حکم اسکے ہلاک کا دے تا خلیفہ تجھ سے راضی ہووے ولید نے کہا واے اوپر تیرے اے مروان مجھے اوپر
مار ڈالنے حسین کے ترغیب کرتا ہے تو اگر شرق سے غرب تک تمام مجھے بخشیں میں ہرگز قصد اسکے مار ڈالنے کا
نہ کرونگا مروان خاموش ہوا اور امام حسین علیہ السلام نے وہاں سے مراجعت بدولتخانہ فرمائی اور
بقصد روانگی مکہ معظمہ مشغول ہوئے اور چوتھی تاریخ شعبان میں داخل مکہ ہوئے اور وہاں اقامت
اختیار کی جو خبر خروج حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدینہ منورہ سے اور وصول مکہ معظمہ میں بلاد
امصار میں مشتہر ہوئی اور لوگوں نے اطراف و جوانب سے اوپر اس سانحہ کے وقوف پایا اہل کوفہ نے
باطاعت و انقیاد آنجناب کے متفق ہو کر بہت سے نامے علی السبیل التواتر و التعاقب اوپر طلب کی بھیجے
جسوقت قریب ایک سو پچاس ناموں کے ہر گروہ اور جماعت سے امام حسین علیہ السلام پاس آئے
اسوقت آپنے روانہ فرمایا اپنے پسر عم مسلم بن عقیل کو انکی طرف اور تاکید و ترغیب فرمائی انکو
اوپر نصرت اور حمایت مسلم کے پس ہر گاہ حضرت مسلم نے رخت اقامت بجانب کوفہ کھینچا جا نزد
مختار بن عبید میں اور بیعت کی حسینؑ کی انکے ہاتھ پر خلق بسیار نے زیادہ بارہ ہزار سے جب خبر نعمان بن بشیر
کو کہ حاکم کوفہ جانب یزید سے تھا اور صحابی پہونچی پس تہدید کی لوگوں کو اوپر اس کام کے اور مجرد تہدید پر مکتفی ہو کر

زیادہ مستعد اور مائل ہوا یہانتک کہ نوبت بارہ ہزار سے گذر کر اٹھارہ ہزار اور ایک روایت مین تیس ہزار اور ایک مین
چالیس ہزار تک پہونچی اور حال تغافل مین تھا دونو ترغیب امداد خفیہ اور پوشیدہ نعمان بن بشیر کا کہ مرد صحابی تھا سب پر
ظاہر ہویدا ہوا بعضے بدنہادون نے یزید کو حقیقت حال سے آگاہ کیا اور ساتھ سعایت و شکایت نعمان کے مشغول ہوئے
اور لکھا مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ بن ولید بن عقبہ نے طرف یزید کے اور آگاہ کیا امر مسلم او میل اہل کوفہ سے بجانب
انکی پس معزول کیا یزید نے نعمان کو اور حاکم کیا بجاے اسکے عبداللہ بن زیاد کو اور تھا وہ حاکم بصرہ پس سامان سفر کیا
عبیداللہ نے بصرہ سے طرف کوفہ کے اور داخل ہوا وقت شب سمت بیابان بلباس حجازیون کے اور توہم مین
ڈالا لوگونکو کہ حسینؑ ہین پس لوگ باستقبال پیش آئے تاریکی شب مین اور سلام کیا اور کہا مرحبا تجھکو اے پسر رسول خدا
آیا تو نیک آنا پس خاموش رہا ابن زیاد تا آنکہ داخل ہوا مکان نشست حاکم سے جب صبح ہوئی جمع کیا ابن زیاد نے لوگون کو
اور پڑھی اوپر انکے سند اپنی حکومت کی اور تہدید و تحذیر کی اہل کوفہ کو مخالفت یزید سے اور متفرق کیا جماعت مسلم کو
ساتھ قوت تدبیر کے اور پوشیدہ ہوے مسلم خانہ ہانی بن عروہ مین پس بھیجا ابن زیاد باعناد نے محمد بن اشعث کو
ساتھ ایک فوج کے طرف گھر ہانی بن عروہ کے پس لائے اسکو اور قید کیا اسے ابن زیاد نے اور محبوس کیا سب وسا
کوفہ کو اپنے پاس قصر مین اور پہونچی یہ خبر مسلم کو پس آواز دی خاصون اور رفیقون اپنون کو پس جمع ہوے
ہمراہ انکی چالیس ہزار آدمی اور احاطہ کر لیا قصر ابن زیاد کو پس امر کیا ابن زیاد نے سارے روساے کوفہ کو ساتھ
فہمائش عزیزون اور قریبون اپنے کے کہ باز رکھین انکو رفاقت مسلم سے پس سمجھایا اسیرون نے اپنے عزیزون کو اور
سب متفرق ہو گئے اور شام تک چالیس ہزار سے پانسو باقی رہے جب تاریکی شب پیدا ہوئی وہ پانسو بھی چلے گئے اور
باقی رہے حضرت مسلم تن تنہا پس آمد شد کرتے تھے راہ مین یہانتک کہ آئے گھر مین ایک عورت کے اور طلب کیا
اس سے پانی پس پلایا پانی مسلم کو اور داخل کیا اپنے گھر مین اور تھا بیٹا اس زن کا مولی یعنی غلام آزاد
کیا ہوا محمد بن اشعث کا پس گیا وہ اور خبر کی محمد کو اور خبر کی محمد نے عبیداللہ کو پس بھیجا ابن زیاد نے عمرو بن
حریث کوتوال اور محمد بن اشعث کو پس محاصرہ کیا ان دونون نے خانہ اس زن کا کہ نام اسکا طوعہ تھا اور
قصد گرفتاری حضرت مسلم کا مصمم کیا چونکہ حمیت شجاعت بنی ہاشم نے پنہان بیٹھنا گھر مین گوارہ نہ کیا
پس باہر آئے باشمشیر کہ جنگ کرتے تھے انکے ساتھ پس پیش آیا محمد بن اشعث ساتھ امان کے اور لایا
ابن زیاد مسلم کے پاس مسلم کو پس ابن زیاد نے انکو گردن مارا اور ڈالا تن مبارک انکا طرف لوگون کے
اور اوپر دار کے کھینچا ہانی کو اور تھا یہ واقعہ تیسری ذیحجہ سال شصتم مین ہجری سے اور مارا ابن زیاد
باعناد نے محمد اور ابراہیم دونون بیٹون مسلم کو اور سر مسلم اور سر ان دونون مظلومون کے اوپر
نیزہ کے رکھکر دربدر پھرایا **ذکر روانگی حضرت امام حسین علیہ السلام سمت کربلا و مبتلا**
شدن بکرب و بلا باب احوال حضرت اور روانگی انکی مکہ سے طرف کوفہ کے اور پہونچنا کربلا
مین اور مبتلا ہونا ساتھ کرب و بلا کے۔ اس سانحہ ہوش ربا پر گوش عبرت نیوش رکھنا چاہیے

کہ جس روز یعنی تیسری ذیحجہ کہ روز شہادت حضرت مسلم تھا روانہ ہوے امام حسین علیہ السلام سے
بجانب کوفہ اور بقول بعض روز ترویہ یعنی آٹھوین ذیحجہ کو اور سبب روانگی آنحضرت یہ تھا کہ مسلم بن
عقیل نے باصرار تمام التماس قدوم مین لکھا تھا اس لیے آنجناب نے تصمیم عزم روانگی کا مکہ سے
بکوفہ فرمایا اور جسوقت امام حسینؑ نے تہیہ سامان سفر فرمایا منع کیا اُنکو ابن عباس اور ابن عمر
اور جابر اور ابوسعید خدری اور ابو واقد لیثی نے پس ہر کے روکنے اُنکے سے اور فرمایا
مین نے سُنا ہی اپنے پدر بزرگوار سے اور اُنھون نے رسول مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے ہر آئینہ ایک گوسفند ہووے کہ کعبہ سبب اُسکے حلال ہووے پس نہون مین
وہ گوسپند اور جاننا چاہیے کہ مصداق حدیث مذکور کا عبداللہ بن زبیر تھے کہ انکو اندر مکہ کے
مارا اور یہ سفک دم باعث اوپر استحلال کعبہ کے ہوا ہرچند کہ یہ کشت وخون بجور وظلم واقع ہوا
لیکن جو منجر بہ ہتک حرمت کعبہ ہوا جناب سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا نے ساتھ کمال حزم واحتیاط
مراعات آداب کعبہ کے گوارا نہ کیا اور روانہ ہوے ساتھ جمعیت بیاسی تن کے اہل بیت اور
یارون اور غلامون اپنے کے پس سنی اثنا ے راہ مین یہ خبر قتل مسلم کی اور انتشار اُنکی جماعت کا
پس ارادہ بازگشت کیا لیکن فرزندان عقیل نے کہا کہ قسم بخدا ہم نہین پھرینگے تا انتقام لینے
باپ کا ان اشقیا سے نہ لیوینگے پس فرمایا سید الشہدا نے کہ بہتر ہی نہین حلاوت زندگی
مین بعد تمھارے ۔ بالجملہ جو پسران عقیل سنگ راہ مراجعت کے ہوے حضرت متوجہ بعراق
ہوے تا کہ وہ پہونچے اُس جگہ کہ دو منزل تھی کوفہ سے ۔ پس ملاقی ہوا با آنحضرت حر بن یزید ریاحی
کہ ہمراہ اُسکے ہزار سوار مسلح ہمراہیون ابن زیاد سے تھے ۔ پس کہا حر نے حسینؑ سے کہ ابن زیاد نے
مجھے بھیجا ہی تمھاری طرف اور حکم کیا ہی کہ جدا نہون مین تمسے تا آنکہ لیجاؤن تمھین اُسکے پاس
اور بخدا کہ مین اس امر سے کارہ ہون پس نہین مجھے ممکن بازگشت بکوفہ اور نہ راہ طرف
جدائی تمھاری کے پس حسینؑ نے حر کو کہا کہ مین نہین آیا اس شہر مین تا نہین پہونچے میرے
پاس نامے اہل کوفہ کے اور نہین آئے میرے نزدیک اُنکی جانب سے ایلچی اور تم اہل کوفہ سے
ہو اگر قائم اور ثابت رہو اپنی بیعت پر آؤن مین تمھارے شہر مین وگرنہ مراجعت کرون مین
پس کہا حر نے یا امام حسین بخدا سوگند کہ مجھے حال نامون اور ایلچیون بھیجنے کا معلوم نہین اور
نہین ممکن مجھے کہ بازگشت بکوفہ کرون مین اور نہین چھوڑنے کا حضرت کو تا وقتیکہ لیجاؤن آپکو
ابن زیاد پاس اور درازی کلام فیمابین واقع ہوئی قصہ کوتاہ جب حضرت امام حسینؑ نے مرضی
حر کی دریافت کی عنان عزیمت کوفہ سے معطوف فرمائی اور سایق قضا اور قاید قدر نے اُنکو
کشان کشان کربلا مین لا ڈالا واقعۂ کربلا یہ واقعہ لائق سُننے اور کارگزاری دیکھنے تقدیر کا ہی

جب حضرت امام حسینؑ راہ کوفہ سے پھرے اور متوجہ ہوے بسمت کربلا اور پہونچے وہان دوسری
تاریخ محرم سال شصت و یکم مین اور نام اُس مکان کے سے استفسار فرمایا کہا اس مکان کو کربلا کہتے
ہین پس فرمایا کہ یہ جگہ کرب و بلا ہی پس تمام قوم اور آنحضرت وہان فروکش ہوے اور اسباب و اثقال
اپنے وا کیے اور فرود آیا حر اور اُسکا لشکر مقابل حسینؑ کے زمین کربلا مین ترجمہ طبری مین مرقوم ہی
کہ جب امام حسینؑ کربلا مین پہونچے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ جماعہ کثیر کے
ملائکہ سے تشریف لائے اور حسینؑ کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ اے فرزند دلبند میرے جانتا ہون
کہ دشمن درپی قصد مارنے تیرے کے ہین اور در صدد قتل تیرے کے پڑے ہین پس یہ سب
میری شفاعت سے قیامت مین محروم ہین اور نزدیک ہی کہ خدا تعالی تجھے بدرجہ شہادت
پہونچا دیگا اور بہشت تیرے لیے آراستہ ہی اور مان باپ تیرے منتظر بیٹھے ہین پس جناب آنحضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دست مبارک اوپر سینہ امام حسینؑ کے رکھکر فرمایا اللہم اعط الحسین
صبرا و اجرا یعنی یا الٰہی عطا فرما حسینؑ کو صبر اور اجر پس حسینؑ خواب سے بیدار ہوے
اور اہل بیت اپنے سے یہ خواب بیان کیا سب رونے لگے اور آیہ کریمہ انا للہ وانا الیہ راجعون
اوپر زبان کے جاری کی القصہ جو خبر وصول امام مقبول جگرگوشہ بتول کی کوفہ مین بیچ
کربلا اوس ابن زیاد ملعون پہونچی اور وہ جو جور و تعدی اُسکے تا قدرت وقوع مین آیا اُسکو
سننا چاہیے کہ لکھا ابن زیاد نے نامہ بجانب امام حسینؑ واسطے طلب بیعت یزید کے پس ہرگاہ
پہونچا نامہ آگے امام حسینؑ کے پڑھا اُسکو اور پھینک دیا اور فرمایا قاصد نے کہ میرے پاس اس
نامہ کا جواب نہین ہی پس رجوع کی ایلچی نے بجانب ابن زیاد کے پس شدید ہوا غصہ اسکا اور
جمع کیا لوگون کو اور سامان لشکر درست کیا اور سردار لشکر عمر بن سعد کو تجویز گردانا اور تھا
ابن زیاد کہ حاکم کیا تھا ابن سعد کو اپنے خروج سے واسطے جنگ حسینؑ کے پس کہا ابن سعد کو
ابن زیاد نے کہ یا خروج کر جنگ حسینؑ کے لیے اور یا مسترد کر دے ہمکو سند ہماری کہ حکومت
رے اور اُسکے اضلاع کی تجھے ہمنے دی ہی اور اپنے گھر بیٹھ پس اختیار کی ابن سعد نے ولایت ری اور
بقول حکم ابن زیاد مشغول ہوا اور نکلا قتال امام حسینؑ کے لیے ساتھ لشکرون کے پس ہمیشہ
ابن زیاد تجہیز لشکر اور سامان ابن سعد کے لیے کرتا تھا تا آنکہ مجتمع اور فراہم ہوے نزدیک عمر ابن سعد
کے بائیس ہزار سوار و پیادہ سے اور اُترے اوپر کنارے آب فرات کے اور حائل ہوے حسینؑ
اور اُنکے اصحاب اور پانی کے درمیان مین اور تھے اکثر فوج مین بجنگ وہی لوگ کہ جنھون نے
نامہ لکھ کر طالب بیعت کے حضرت سے ہوے تھے کہتے ہین کہ جب لشکر ابن سعد آمادہ و مستعد
بجنگ امام حسینؑ کے ہوا حضرت بھی اپنے مقام سے متحرک ہوکر روبرو اُنکے کھڑے ہوے اور

انکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ دیکھو مین کون ہون تامل کرو کہ تمھین خونریزی اور ہتک حرمت میری کیونکر زیبا
یا نہین اور علی ہذا القیاس بہت فضائل اور مناقب اپنے بیان فرمائے اور حجت اوپر اعداء کے تمام فرمائی پس
جب لشکر ابن سعد نے پانی اوپر حضرت اور لشکریان حضرت کے بند کیا کار اوپر اہل بیت کے تنگ ہوا اور امام حسین
علیہ السلام نے ابن سعد کو لکھا کہ تین کام سے ایک کام اختیار کر یا مجھے بجانب مکہ جانے دے یا اجازت دے کہ مین رخصت
عزیمت اپنا ادھر کی طرف کھینچون اور وہان جا رہون یا مجھے یزید پاس بھیجدے اُسنے نہ مانا اور کام اوپر خیمہ
اور اہل بیت کے تنگ پکڑا اور ترجمہ معتبر سے منقول ہے کہ جسوقت اوپر امام حسینؑ کے یہ سختی گذری نصیحت اپنے
بھائی امام حسن علیہ السلام کی یاد کرتے تھے اور روتے تھے کہ وقت رخصت فرمایا تھا کہ اے حسینؑ بیوفایان کوفہ اور انکے
اعوان سے پرحذر رہنا اور انکے اقوال پر خروج نہ کرنا کہ موجب خفت اور پریشانی ہوویگا جب نوبت یہ تنگی پہونچی
پس مردمان ہمراہ کو بلایا اور جمع کیا اور کہا کہ جو اوپر تمھارے حق رفاقت تھا بجا لائے تم تھوڑے اور طرف ثانی
بہت ہین نے اپنی بیعت تمکو خارج کیا جس طرف چاہو روانہ ہو کہ مین اپنی جان سے ناامید ہوا سبنے عرض کی کہ
یہ کیسے ہوگا کہ تمکو دست اعدا مین مبتلا چھوڑکر اپنی جان سلامت لیجاوین ہم فردائے قیامت جد امجد تمھارے کے
سامنے کیا عذر کرینگے ہم سب اپنی جانین آگے تمھارے فدا کرینگے پس سب نے کمر ہمت چست باندھی اور ہاتھ اپنی حیات سے
دھویا اور سب منتظر شہادت بیٹھے کہ لشکر ابن سعد مقابلہ آکر آمادہ کارزار ہوا پس وجہ اتفاق پڑا اب اسکو سننا چاہیے
کہ جسوقت یقیناً جانا کہ البتہ جماعہ ابن سعد قتال کریگی - امر فرمایا اپنے اصحاب کو پس بنائی خندق گرداگرد لشکر
اور ایک جہت واسطے قتال کے رکھی اس اثنا مین لشکریان ابن سعد سوار ہوئے اور نرغہ کر لیا لشکر امام حسینؑ کو
اور جنگ شروع ہوئی پس جسوقت لشکریان ابن سعد نے جانا کہ ہمراہیوں امام حسینؑ نے دل بمرگ رکھا ہے
فرداً فرداً عہدہ جنگ انکی سے ہم برنہ آسکینگے تیر برسانے شروع کیے یہانتک کہ جو کوئی لشکریان حسینؑ سے
جنگ کے لیے جاتا زندہ نہ پھرتا اور کشتہ ہوتے تھے اہل بیت امام حسینؑ اور یاران انکے ایک پیچھے
ایک کے یہانتک کہ کشتہ ہوے زیادہ اوپر پچاس کے القصہ جب یہانتک حال پہونچا اسوقت امام حسینؑ نے
فریاد و استغاثہ کیا کہ آیا کوئی فریادرس ہے کہ ہماری فریادرسی کرے یا دافع کہ دفع کرے حرم محترم پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور واقع مین یہ استغاثہ فقط بنابر اتمام حجت تھا تا معلوم ہو کہ اس حال مین
کون شخص مدعیان اسلام سے شریک مصیبت امام انام ہوتا ہے کہ ناگاہ حُر بن یزید ریاحی کہ پہلے
ذکر اسکا گذر چکا ہے اوپر گھوڑے کے سوار ہوکر متوجہ بطرف امام حسینؑ کے ہوا اور کہا اے فرزند
رسولؐ مقبول اول مین خروج لایا اوپر تیرے اور اب تیرے گروہ مین ہون پس فرما مجھے تا ہون مین
کشتہ تیری مددگاری مین تا پاؤن مین فردائے قیامت شفاعت تیرے جد کی پس حملہ کیا اوپر
لشکر ابن سعد کے پس مقاتلہ کیا ساتھ اس قوم کے یہانتک کہ مارا گیا ساتھ اسکے بھائی اسکا اور دو بیٹے
اور ایک مولا اسکا بھی یعنی غلام آزاد کیا ہوا پس جو موالیان اور یاران حسین علیہ السلام ایک ایک نے

داد شجاعت میدان جنگ میں دیکر اپنی جانیں فدا سے تواسے فرزند رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اہلبیت مصطفے کر گئیں اور سوائے تن چند سے عزیزوں اور اقربا سے نہ رہے کہ جناب سید الشہدا نے
فرمایا کہ اب نوبت میری ہے اور چاہا کہ مصف قتال سے باہر آکر متوجہ بہ لشکر اعدا ہووین کہ سب برادر اور
برادر زادے اور تمام عزیزوں نے فریاد کی کہ جبتک ایک تن ہم میں سے جان قالب میں رکھے
ممکن نہیں کہ حضرت کو باہر جنگ روانہ ہونے دیویں پس جس وقت یہ بھی مرۃ بعد اخری بدرجہ شہادت
فائز ہوئے چار ناچار نوبت مقابلہ سید الشہدا علیہ السلام کی تن تنہا ساتھ لشکر اشقیا کے پہونچی پس
اشقیا اور بااقبال نے یہانتک کہ کشتہ ہوئے سب یار اور فرزند اور بھائی اور عمزاد سید الشہدا کے اور
باقی رہے آنحضرت علیہ السلام تن تنہا پس مبارزت فرمائی بنفس نفیس اُس حال میں شمشیر برہنہ تھی دست
مبارک میں پس بہت مقاتلہ کیا اور مارا ہر شخص کو کہ آتا تھا مقابلہ میں تا آنکہ جماعہ کثیر دست تیغ بیدریغ
حضرت سے داخل دوزخ میں پڑے اور تزلزل عجیب اور لغزش غریب نے لشکر مخالف میں راہ پائی
پس جب عرصہ مقاتلہ اوپر اعدا کے تنگ ہوا دور سے حملہ کیا اور حضرت کو باران سہام سے گھیر لیا جب
اُس سے بھی عقدہ کشائی نہوئی شمر ذی الجوشن علیہ اللعنہ نے اور حیلہ اُٹھایا اور آتش تدبیر تازہ کی کام
فریب میں ڈالی اور آگے آیا ساتھ لشکر اپنی کے پس حائل ہوا درمیان امام مظلوم رضی اللہ عنہ اور خیمہ
حرم محترم کے پس فریاد کی حسین علیہ السلام نے کہ وائے اوپر تمہارے اے گروہ شیطان قتال ساتھ
تمہارے میں کرتا ہوں پس کس لیے تم متعرض ہوتے ہو حرم محترم سے کہ وہ قتال نہیں کرتے پس کہا
شمر ملعون نے اپنے رفیقوں سے باز رہو عورتوں سے اور قصد کرو طرف حسین کے پس خود مع
اپنے یاروں کے متوجہ آنحضرت ہوا پس ایک جانب سے جماعہ شمر لعین اور دوسری جانب سے
فوج دوسری نے حملہ لاکر جناب سید الشہدا کو پس و پیش سے درمیان میں لے لیا اور اسقدر تیر
اور نیزے دونوں طرف سے اوپر سر وقت امام مظلوم کے برسائے کہ اُس یکتاز میدان وغا نے
جام تسلیم و رضا کا ہاتھ میں لیکر اور پشت اسپ سے جدا ہوکر اوپر زمین شہادت کے گر کے عنان
عزیمت کی حیات اس جہان سست بنیان سے یکسو کھینچکر رخت اقامت بفردوس اعلی کھینچا
اور ازبسکہ تن مبارک بکثرت جراحات سہام و رماح غربال ہو گیا تھا خولی بن یزید نے گھوڑے
سے اُترکر چاہا کہ بقطع سر مبارک مشغول ہووے کہ ہاتھ اُسکا کانپا اور شبل بن یزید برادر بزرگ
شبل بن یزید نے گھوڑے سے اُترکر سر مبارک کو تن سے جدا کیا اور آگے اپنے بھائی کے ڈالا
بعد ازان وہ جو ہاتھ لشکریان شمر اور ابن سعد ملعون سے اوپر بقیہ آل طہ ولیسین کے گذرا بیان
اُسکا وہ ہے کہ آئے اوپر حرم محترم کے اور اسیر کیا بارہ شخص کو نوجوان بنی ہاشم سے اور سب
عورتوں کو حکم کیا ابن سعد اور شمر نے ایک گروہ کو پس سوار ہوئے اپنے گھوڑوں پر اور

بھکارا یا تن نازنین حسینؑ کو اور روندا۔ اور بھیجا سر کو امام مظلوم کو ساتھ بشیر بن مالک اور خولی بن زید
کے طرف ابن زیاد کے اب اسامی شہدائے اہل بیت کے کہ ساتھ جناب سید الشہداء کے کربلا میں شہید ہوئے
سننا چاہیے اور سرشک غم دیدہ پرنم سے ماتم ان اخیار اہل عالم میں برسانا چاہیے پس شہید ہوئے
ساتھ سید الشہدا کے پانچ شخص انکے بھائیوں سے۔ عباس بن علی عثمان بن علی محمد بن علی عبداللہ
بن علی جعفر بن علی۔ اور تین پسران امام حسن علیہ السلام سے قاسم بن حسن عبداللہ بن حسن عمر
بن حسن۔ اور کہا گیا ابو بکر بن حسن اور شہادت پائی ہمراہ سید الشہدا کے دو بیٹوں انکے نے علی اکبر
پس ہر آئینہ مقاتلہ کیا بحضور پدر بزرگوار اپنے کے تا آنکہ شہید ہوئے معرکہ جنگ میں اور شہادت
پائی اور عبداللہ شہید ہوئے صغر سن میں ہونچا انکے حلق معصوم پر تیر ایک بدبخت کا بیچ کیتوں
فوج اعدا سے کنار پدر بزرگوار میں اور جان دی۔ اور شہید ہوئے ساتھ امام مظلوم کے محمد
اور عون دونوں بیٹے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے اور عبداللہ اور عبدالرحمن اولاد جعفر بن
عقیل بن ابی طالب کے پس یہ جماعت ہمراہ سید الشہدا کے سوا یا سترہ مرد اخیار اہل بیت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شہید ہوئے اور وقوع پایا روز عاشورا شہادت اُس شاہ شہیدان نے
سال اکسٹھ میں ہجرت سے اور تھا سن شریف حضرت کا اُس دن بقول صحیح چھپن سال اور پانچ مہینہ
اور پانچ دن القصہ جو سر مبارک سید الشہدا مع سر او شہیدان کربلا کے ساتھ اسیران اہل بیت
رسول خدا کے کوفہ میں پہونچا جو کچھ دست غدار و جور و بیداد ابن زیاد سے نسبت بہ خاندان
مصطفے گذرا شمہ اُس سے لکھا جاتا ہے کہ جس وقت اسیران اہل بیت رسالت اور بندیان خاندان
نبوت با سر سید الشہدا اور تمام شہدا کربلا سے داخل کوفہ ہوئے ابن زیاد ملعون نے قصر امارت
اپنی کو آراستہ کیا اور ساتھ ہیبت و وقار کے کوشک میں بیٹھکر دربار عام کیا جب وضیع و شریف
مردم کوفہ سے حاضر آئے سبایائے اہل بیت مصطفے اور ذکور و اناث ذریت رسول خدا کو با سر
مبارک سید الشہدا اپنے روبرو طلب کیا جب سر مبارک پیش نظر اُسکے آیا بار بار اُسکو
دیکھکر تبسم کرتا تھا اور ایک چوب کہ اُسکے ہاتھ میں تھی لب و دندان مبارک پر مارتا تھا
زید بن ارقم صحابی کہ صحابہ کبار سے اُس مجلس میں موجود تھے کہا کہ اے ابن زیاد اپنی
چوب کو دندان مبارک حسینؑ سے جدا کر اور آسیب مت مار بخدا سوگند کہ میں نے بارہا دیکھا ہے کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لب و دندان حسینؑ کو بوسہ دیتے تھے۔ بعد ازاں زید بن ارقم
ضبط گریہ نہو سکا خون آنکھوں سے رواں کیا ابن زیاد شقاوت نہاد نے جو گفتن زید بن ارقم کا سنا اور
حال اُسکے گریہ کا بچشم خود دیکھا کہا بخدا کہ جسنے تیری چشم کو پر آب کیا اگر تو پیر نہوتا اور سن خرافت پہونچتا
البتہ میں تجکو گردن مارتا پس زید بن ارقم نے کہا کہ اے ابن زیاد ایک اور حدیث بیان کرون میں کہ موجب

آزردگی اور غصہ تیرے کا ہووے سا بیت ہے۔ کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ حسنؑ کو
ران راست پر اور حسینؑ کو ران چپ پر بٹھا کر دست مبارک اوپر سر ان دونکے کے پھیر کر فرماتے تھے کہ بار خدایا
مین انکو اور مومنین صالحین کو تیرے سپرد کرتا ہون پس اے ابن زیاد درست کہو کہ ساتھ امانت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے کیا کرتا ہے اور کہا اے لوگو حق سبحانہ تعالی تمسے خوشنود نہو کہ ابن فاطمہ زہرا کو شہید کیا تمنے
اور ابن مرجانہ یعنی ابن زیاد کو اپنا امیر کیا اور کہتے ہین کہ سمرہ بن جندب صحابی کہ حاضرین مجلس سے تھا جب
فسر سنجیدران اور لب و دندان شاہ شہیدان کے ملاحظہ کی دست ضبط سے باہر آکر ساتھ یزید پلید کے مخاطب
ہو کر کہا کہ کاٹے اللہ تعالی تیرا ہاتھ کہ چوب اوپر لب و دندان حسین کے کہ بوسہ گاہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم تھے مارتا ہے تو یزید عنید غصہ ہوا اور کہا اے سمرہ اگر شرف صحبت تیری کا ساتھ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مانع نہوتا ابھی تجھے گردن مارتا سمرہ نے کہا سبحان اللہ کہ میرے حق مین ملاحظہ
صحبت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتا ہے تو اور ساتھ جگر گوشگان رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم اور فرزندان بتول رضی اللہ عنہا کے ایسا معاملہ کیا تو نے کہ کوئی کافر کسی مسلمان سے نہ کرے
یہ کہا اور اس مجلس سے کھڑے ہوے فائدہ جواز لعن بر یزید مرید حاصل کلام یہ کہ اس بات
مین شک نہین کہ یزید مرید آمر اور راضی اور مستبشر قتل امام حسین علیہ السلام سے تھا یہی ہے مذہب مختار
جمہور اہل سنت و جماعت کا چنانچہ کتب معتبرہ مثل مقتل الملتجا مرزا محمد بدخشی اور مناقب السادات
ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی اور شرح عقائد نسفی ملا سعد الدین تفتازانی اور
تکمیل الایمان شیخ عبد الحق محدث دہلوی وغیرہ مین اسفار معتبرہ سے باشواہد اور دلائل مذکور و
مسطور ہے چنانچہ اشار البریہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ رسالہ حسن العقیدہ مین حاشیہ کے اوپر
کلمہ علیہ ما یستحقہ کے تعلیق فرمایا ہے لکھتے ہین کہ علیہ ما یستحقہ کہنا یہ ہے لعنت سے اور کنایہ ابلغ ہے
تصریح سے بیان دفن سر مبارک دفن سر مبارک حضرت امام حسینؑ مین اختلاف ہے قول
محقق یہ ہے کہ سر مبارک کو مدینہ منورہ مین بمکان البقیع مدفون کیا چنانچہ قرطبی سے منقول ہے
کہ یزید کہ یزید نے سر مبارک کو امام حسین کے مدینہ منورہ مین بھیجا ہے اور اسکو کفن دیکر نزدیک
مزار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دفن کیا اور خلاصۃ الوفا مین مروی ہے کہ جسد مبارک سید الشہدا کا
کربلا مین ہے اور سر مبارک بقیع مین پہلوے حضرت امام حسن علیہ السلام مین اور وہ جو کہین کہ سر مطہر کو
کربلا مین دفن کیا ہے صحت نہ رکھے صحیح اور معتمد وہی قول اول ہے کہ سر مبارک مدینہ منورہ مین
مدفون بمکان البقیع ہے بیان روانگی اہل بیت رضی اللہ تعالی عنہ کے سوے مدینہ منورہ منقول ہے کہ جو یزید
علیہ ما یستحقہ نے اہل بیت رسول مقبول اور ذریت بتول کو روانہ بمدینہ منورہ کیا اور نعمان بن بشیر کو ساتھ
ایک جماعت کے سواروں سے مقرر کیا کہ انکو مدینہ مین پہونچاوے چنانچہ امام علی بن الحسینؑ سر سید الشہدا

مع اور سرہاے شہداکے دشت کربلا سے لیکر ہمراہ زنان و یتیمان اہلبیت کی روانہ مدینہ منورہ کی ہوئے اور یہ وانگی عاری حلیہ ذلت وخواری سے نہ تھی القصہ جو قافلہ اہلبیت نبوت دمشق سے عازم مدینہ ہوا نعمان بن بشیر کہ طرف یزید مرید سے متعین تھا توفیق سعادت ازلی ساتھ حسن خدمت کے راہ مین حضرت سیدالشہدا سے پیش آیا اور مراتب اطاعت و تعظیم و تکریم و اعزاز و احترام جیسا کہ چاہیے اپنی طرف سے بجالا کر مدینہ مطہرہ مین پہونچایا اور جس روز کہ خبر مرجعت اہلبیت رسالت کی مدینہ مین پہونچی اولاد مہاجر و انصار مع دیگر اہالی مدینہ صغار و کبار سے استقبال کے لیے دوڑے بمجرد دیکہ ذریت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جگر گوشہاے بتول کو مبتلا بمصیبت دیکھا ایسی ایک حالت غم و الم اور گریہ وزاری سے اوپر اُنکے گذری کہ خارج حیطہ شرح اور بیان سے ہے جو حالت کہ عارض حال ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہوئی وہ بیان نہین کیجاتی کہ فردا فردا زنان و یتیمان اہلبیت نبوت کو بکنار لگاتی تھین اور روتی تھین تا آنکہ ہمراہ ذریت بتول کے متوجہ روضہ مقدسہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو کر زار زار روتی تھین اور بر زبان حال یہ ابیات کہتی تھین ابیات یا رسول اللہ برآر از روضہ سر تا بنگری ✝ اہلبیت خویشتن را زار و غمناک و حزین ✝ در بلاے دشمنان دین گرفتار آمدہ ✝ کس مبادا در جہان یا رب گرفتار اینچنین ✝ پوشیدہ نہ رہے کہ بیان واقعہ کربلا اور مصایب اہلبیت مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کے کہ دل قلم اُسکی تحریر سے خون اور دیدہ دوات تقریر اُسکی سے جیحون ہے ایسی نہین کہ حیطہ احصا مین سماوین یا میزان استیفا مین تلین اور بھی تفصیل روایات خالی تفریط و افراط سے اور بیان واقعی عاری خلط و خلاط سے نہین اسلیے اوپر تحریر مجمل کے اکتفا کیا اور ہاتھ اور قلم کو اُسکی تفصیل سے کھینچا بیان اخبار اس واقعہ ہایلہ مین اخبار و آثار اس باب مین بہت وارد ہین انہین سے جو کہ مشہور و متواتر ہین نقل کیے جاتے ہین اُن سب سے وہ ہے جو روایت کی طبری نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ البتہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خبر دی ہے مجھے جبرئیل علیہ السلام نے بانیکہ فرزند میرا حسینؑ کشتہ ہووے بعد میرے زمین طف مین اور لائے میرے پاس یہ خاک پس آگاہ کیا مجکو کہ وہ مرقد اُنکا ہووے پوشیدہ نہ رہے کہ طف بالفتح والتشدید ایک موضع ہے قریب بکوفہ کہ بالفعل مشہور ہے بہ کربلا اور از انجملہ وہ ہے جو برلایا ابوداؤد و حاکم ام الفضل دختر حارث یعنی مادر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ہر آئینہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام پس خبر دی مجھے یہ کہ امت میری قریب ہے کہ مارے میرے بیٹے حسین کو اور دی خاک سُرخ زمین مقتل اُسکے سے مجکو اور برلایا اسحاق بن راہویہ اور بیہقی اور ابونعیم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ ہر آئینہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز پہلوے مبارک اپنے پر استراحت فرمایا پس بیدار ہوے

درحالیکہ اندوہگین تھے اور غمگین اور دست مبارک آنحضرت مین خاک سرخ تھی اُسکو زیرو بالا کرتے تھے
کہا مینے یہ کیا خاک ہے اے پیغمبر خدا فرمایا کہ خبر دی مجھے جبرئیل نے کہ تحقیق یہ فرزند یعنی حسین علیہ السلام کشتہ
ہووے زمین عراق مین اور یہ خاک اُس مقام کی ہے اور برلایا ابن عساکر محمد بن عمر بن حسین سے کہا کہ تھا
مین ہمراہ حسین علیہ السلام کے اوپر دو نہر دون کربلا کے کہ دو قطعہ فرات کے ہین پس نظر کی حسین
علیہ السلام نے طرف شمر ذی الجوشن کے پس فرمایا راست ارشاد کیا خدا اور رسول خدا نے اور فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا دیکھتا ہون طرف ایک سگ ابلق کے کہ مُنھ ڈالتا ہے خون مین
میرے اہل بیت کے اور تھا شمر لعین ابرص کہ جلد اُسکے بدن کی فے داغون سفید سے دو رنگی پیدا
کی تھی فی الواقع کہ یہ ملعون نسبت اورونکو زیادہ تر حریص خون اہل بیت تھا جیسا کہ مخبر صادق نے
اشارہ ساتھ اُسکے فرمایا اور اخراج کیا ابو نعیم نے اصبغ بن نباتہ سے کہا کہ آئے ہم ہمراہ رکاب حضرت علی
رضی اللہ عنہ اوپر موضع قبر حسین رضی اللہ عنہ کے پس فرمایا علی مرتضی نے کہ یہ جگہ سلانے اُنکی شترون
کی ہے اور موضع خیمہ گاہ اور مکان اراقہ اُنکی خون کا اور کتنی تو جوانون کا آل محمد سے کہ کشتہ ہوئینگے
اِس میدان مین کہ روویگے اوپر اُنکے آسمان و زمین برلایا حاکم اور بیہقی ام سلمہؓ سے کہا کہ دیکھا مینے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور حالانکہ سر و ریش مبارک آنحضرت کی خاک آلودہ تھی
پس کہا مینے کیا حال ہے اے پیغمبر خدا فرمایا کہ ابھی مقام قتل حسینؑ مین حاضر تھا مین اور اخراج کیا
بیہقی اور ابو نعیم نے بصرہ ازدیہ سے کہا کہ جسوقت شہید ہوے امام حسین علیہ السلام خون برسایا
آسمان نے پس صبح کی ہمنے باین حال کہ خم اور سبو ہمارے اور ہر ظرف کہ ہمارے پاس تھا پر خون تھا اور
برلایا ابو نعیم طریق سفیان سے جد اپنے سے کہا کہ حاضر ہوے دو مرد قتل امام حسینؑ کو پس ایک نین سے
دراز ہوا عضو تناسل اُسکا یہانتک کہ لپیٹتا تھا اُسکو اور کبھین کمر مین باندھتا تھا اور کبھین کہ گردن مین
مثل ریسمان پیچیدہ کرتا تھا اور دوسرا پس حال اُسکا یہانتک پہونچا کہ استقبال کرتا تھا پکھال پُر از آب کو
ساتھ دہن اپنے کے یہانتک کہ سارا پی جاتا تھا پانی اُسکا اور سیراب نہوتا تھا اور علی ہذا القیاس قاتلان بگیر
ساتھ عذاب و نکال کے مبتلا ہوکر داخل جہنم کے ہوے اور باقی آثار و علامات نوحہ جن ہے اُسکو سُنا چاہیے اور
اخراج کیا ابو نعیم نے حبیب بن ثابت سے کہا سُنا مینے ایک زن کو جنیون سے کہ روتی تھی اوپر حسینؑ کے
درحالیکہ کہتی تھی مسح کیا اور بوسہ دیا پیغمبر نے پیشانی اُسکی پس تھا واسطے اُسکے نور اور لمعان رُخسار دونون
اور پدر اور مادر اُسکے تھے عمدگان قریش سے اور تھا جد اُسکا بہترین جدہا ۔ یہ تھا نوحہ جنیہ کا اور پوشیدہ
نہ رہے کہ مراد اس مقام پر نوحہ سے رونا ساتھ یاد کرنے اوصاف حمیدہ اور خصال پسندیدہ حضرت
امام حسین علیہ السّلام کی ہے نہ نوحہ متعارفہ اور مرسومہ اہل بدعت اور معمول زمان جاہلیت کہ وہ
باتفاق علما حرام اور احادیث صحیح مین وعید شدید اوپر اُسکے وارد ہوئی ہے اور برلایا ابو نعیم

طریق عبد اللہ بن لہیعہ سے کہ محدث مشہور ہی ابی قنبل سے کہا کہ جسوقت شہید ہوئے امام حسین علیہ السلام قطع کیا سر مبارک آنکا اور بیٹھے منزل اول مین کہ پیتے تھے نبیذ کو پس نکلا اوپر انکے ایک قلم آہن سے پس لکھی ایک سطر خون سے کیا امید رکھتی ہین وہ گروہ کہ قتل کیا حسینؑ کو شفاعت انکے جد کی دن حساب کے اوپر ارباب بصیرت اور اصحاب معرفت کے پوشیدہ اور پنہان نہ رہا ہوگا یہ سب آثار غریبہ اور شواہد عجیبہ کہ بیان انکا گذرا براہین ساطع اور حجت قاطع ہین اوپر عظمت واقعہ کربلا اور شہادت سید الشہدا کے لیکن ایک امر عجیب تر اس سے تصور مین نہ اوے ساتھ گوش حق نیوش کے سنا چاہیے جیسا کہ ارشاد کیا جاتا ہی اور ختم کلام اوپر اسکے ہوتا ہی اور اخراج کیا ابن عساکر نے منہال بن عمر سے کہا کہ مین نے بخدا سوگند دیکھا سر امام حسینؑ کو جسوقت کہ اٹھایا تھا اوپر نیزہ کے اور مین دمشق مین تھا اور آگے سر مبارک کے ایک مرد پڑھتا تھا سورہ کہف تا آنکہ پہونچا اس آیت پر کہ معنی اسکے یہ ہین آیا سمجھا تو کہ اصحاب کہف اور رقیم اعجوبہ نشانیون قدرت ہماری سے تھی۔ گویا کیا حق تعالی نے سر مبارک کو ساتھ زبان تیز فصیح کے پس کہا عجیب تر اس سے کشتہ ہونا میرا اور اوپر نیزے کے اٹھایا جانا میرے سر کا خاتمہ بیان حال قاتلان خسران مآل مین اوپر انکے کہ جنھون نے تفحص کتب تواریخ کا کیا ہی پوشیدہ نہ رہا ہوگا کہ ہر شخص کہ مباشر قتل اور سہیم و شریک قاتلین اور راضی اور خوشنود بشہادت شاہ شہیدان ہوا قطع نظر عذاب نکال اخروی سے کہ مستحق اور سزاوار اسکا ہی اس دار ناپائدار مین ساتھ سزا اعمال اپنے کے پہونچا بعضے بہ قتل پہونچے اور بعضے نابینا ہوئے اور بعضے روسیاہ اور بعض کا اندک فرصت مین ملک دولت ہاتھ سے گیا اور بعضے تشنگی مین مر گئے اور بعض ساتھ اور عقوبات کے مبتلا ہوے۔ یہ ہی شمہ حال نکبت مآل عوام سے کہ حاضر معرکہ کربلا تھے۔ اب حال پر اختلال خواص کا مثل یزید عنید اور ابن زیاد منبع فساد اور ابن سعد اور شمر بد سیر اور نظائر انکے کا مجملاً سنا چاہیے کہ یزید علیہ ما یستحقہ نے جو قتل امام حسینؑ سے دل خوش کیا حق تعالی نے اس سر آمد اشقیا کو قطع نظر امراض جسمانی سے کہ ہر چند شاق تر ہو وین لیکن بلحاظ سزاے اعمال اسکے احتمال انکا سہل ہے ساتھ ارتکاب افعال شنیعہ کے مبتلا کیا کہ صورت عذاب الہی کی بے شائبہ تکلف ناصیہ حال اس بد مآل سے نمودار تھی اور منجملہ اسکے تخریب مدینہ منورہ ہی ہاتھ بیداد اسکے سے تین روز تک عوام و خواص سکنہ اس بلدہ طیبہ نے قتل اور غارت سے امان نہ پائی اور سات سو مرد صحابہؓ سے کشتہ ہوئے اور خانہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تاراج کیا اور تین روز تک نمازی مشرف بہ نماز مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نہ ہوئے اور سگ و گربہ اوپر منبر منیف کے مسجد شریف کے جگہ رکھتے تھے سواے اسکے اور اعمال قبیحہ کہ قلم اسکی تحریر سے گذرتا ہی یزید پلید نے مسجد نبوی مین کہ مورد جنود ملائکہ مقدسہ تھے ظہور مین لائے اور از انجملہ ہتک حرمت کعبہ معظمہ ہی

کہ سنگہائے شامیون سے صحن حرم پر ہو گیا اور ستون مسجد کے شکستہ اور لباس کعبہ کو سوختہ کر دیا
اور پردہ کہ اوپر دروازہ کعبہ کے کشیدہ تھا اُسکو ہمہ تن ورکا کیا یہانتک کہ چند روز خانہ کعبہ
بے لباس اور اہل بیت اللہ ایذا و ہراس مین رہے اور حلت اور اباحت منہیات شرعیہ مثل
زنا و لواطت اور شرب خمر اور نرد و شطرنج برادر با خواہر اور امثال اُسکے کہ دلیل صریح اور ثبات
کفر اور کافری اُسکی کے ہے جاری کی خود مصرعہ قال القصہ اس شور بخت نے تین سال اور سات مہینے
با ابتلا ایسے عقوبات کے بادشاہی کی اور چودھوین ربیع الاول کو مقام حمص مین کہ ایک شہر
بلاد شام سے ہے واصل جہنم ہوا اور سنین عمر اُسکے اٹھتیس کو پہونچے تھے کہ با طوق لعنت اور سلاسل
نکبت دنیا سے گیا معاویہ اُسکے بیٹے یزید کو کہ حیات یزید مین ولیعہد اور خلیفہ کیا تھا اور تخت
سلطنت کے بٹھایا پھر جبکہ معاویہ بادشاہ ہوا منبر پر گیا اور بعد حمد خدا کے جل و علا اور نعت
سید انبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے کہا کہ خلافت ایک مضبوط قید ہے اور خلفاے باصفا کا ذکر ہے کہ جب
معاویہ بن ابو سفیان نے ازراہ خلاف ساتھ علی مرتضیٰ کے کہ احق و الیق بخلافت تھے نزاع اور جدل
کیا بعد اُسکے میرا پدر کہ کسی طرح کی اہلیت اور استحقاق نہ رکھتا تھا اوپر تخت سلطنت کے بیٹھا اور استحکام
اپنی حکومت کے لیے امام حسین بن علی جیسے فرزند رسول مقبول کو قتل کیا جوان مرا اور نکال اُن
قطع حکومت چند روزہ ہمراہ اپنے لے گیا یہ کہکر زار زار رو دیا اور کہا کہ مین جانتا ہون کہ ہمارے ساتھ
امام حسین کے بہت برا تھا کہ میرے پدر نے کیا بازگشت اُسکی بسوے جہنم ہے مین اس خلافت مین
لذت نہین پاتا اولاد ابوسفیان سے جسکو چاہو امیر کرو مین عقد بیعت کرون مسلمانون سے یہ کہکر پایہ
آیا لیس منبر سے اترا اور بعد اسکے بیٹھا اور دروازہ اپنے گھر کا اوپر منھ خلائق کے بند کیا اور بعد ازان
بجوار رحمت حق کے ملا۔ اور ابن زیاد شقاوت بنیاد قتال مختار بن عبید ثقفی مین مارا گیا اور ابن سعد
اور شمر کو بھی مختار نے بعد تسلط اپنے کے اوپر کوفہ کے قتل کیا اور مفتاح النجا سے منقول ہے کہ دست
مختار مین ستر ہزار آدمیون شامت سے مقتول ہوئے اور یہ واقعہ روز عاشورہ سنہ ستر ہجری بعد از
چھ برس کے معرکہ کربلا کے اتفاق ہوا اور بروایت صحاح مروی ہے کہ جب سر ابن زیاد اور اُسکے
سردارون کا روبرو مختار کے حاضر کیا ناگاہ ایک سانپ آیا اور درمیان سرون کے جا کر سوراخ بینی
ابن زیاد مین گیا اور زمانے کے قرار پکڑ کر اُسکے منھ سے باہر آیا اور پھر اُسکی بینی مین جا کر غائب ہوا الغرض
ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر اور عمر بن الحجاج اور قیس بن اشعث کندی اور خولی بن یزید اور سنان
بن انس نخعی اور عبداللہ بن قیس اور حکم بن طفیل اور یزید بن مالک وغیرہ اعیان یزید کے ساتھ
عقوبتون کے مبتلا ہو کر کشتہ ہوئے اور اُن سب کے تن زیر سم اسپون کے چھوڑے اور گھوڑے اوپر
اُنکے دوڑائے یہانتک کہ عظام اُنکے ریزہ ہو کر ساتھ خاک کے برابر ہوئے اور پوشیدہ نہ رہے کہ

کہ کتب تواریخ مین خلاف ہی بعض مین ذکر قتل ابن سعد اور شمر وغیرہ کا پہلے قتل ابن زیاد سے ہی۔ اور
بعض مین اُسکے پیچھے اور کسی طرح ہو منتقم حقیقی نے سزاے اعمال قاتلون سید الشہدا کی مختار کے ہاتھ سے
اُنکی کنار مین رکھی اگرچہ شقاوت ازلی نے آخر کار اوپر ناصیہ اعتقاد مختار کے کیا تفصیل حال بدمآل اسکی
کتب تاریخ مین مسطور ہی پس جبکہ مختار اوپر کوفہ کے اور اطراف وجوانب اُسکے مسلط ہوا اور داعیہ اوپر
عبد اللہ ابن زبیر کے کیا پس عبد اللہ برادر زادہ مختار نے وقوف پاکر مصعب بن زبیر اپنے بھائی کو ساتھ
محاربہ مختار کے نامزد کیا جو مصعب بن زبیر بمحاربہ مختار روانہ ہوا درمیان مصعب اور مختار کے
طرح جدال وقتال واقع ہوئی اور فتح نصیب مصعب کے ہوئی اور مختار اس معرکہ مین مقتول ہوا
بمجرد یکہ مصعب بن زبیر نے اوپر کوفہ اور اُسکے نواحی کے استیلا پایا عبد الملک جنگ مصعب کے لیے
اُٹھا اور ہنگام قتال گرم کیا آخر الامر فتحیاب ہوا اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر
مقتول ہوے۔ اور ابن عمر لیثی سے منقول ہی کہ عبد الملک سے کہا کہ مین نے اولا سر مبارک امام حسین
علیہ السلام کا دار الامارۃ مین روبرو ابن زیاد کے دیکھا بعد ازان سر ابن زیاد کا آگے مختار کے اور
پس ازان سر مختار کا حضور مصعب مین من بعد سر مصعب کا تیری مجلس مین دیکھتا ہون اس
دار الامارۃ سے پناہ بدمکان ہی کہ بازگشت روس روسا اُس جگہ ہوئی ہی عبد الملک باصغاے اس
سخن کی مجلس سے اُٹھا اور کہا کہ بنا اس قصر کی نامبارک ہی منہدم کر دو پس جو عبد الملک نے
اوپر مصعب کے ظفر پائی اور کشتہ ہو مصعب کوفہ اور اُسکے نواحی تصرف مین عبد الملک کے آئے
چاہا کہ سپاہ کو واسطے قتل عبد اللہ بن زبیر کے مکہ مین بھیجے اول وہلہ مین کسی نے اجابت نہ کی
کہ حرم خدا مین کہ جدال وقتال اُسمین حرام ہی کیونکر محاربہ عمل مین آوے۔ ایک دن حجاج نے
آگے عبد الملک کے حاضر ہوکر کہا کہ مین نے کل رات خواب مین دیکھا کہ سر ابن زبیر کا اُسکے تن سے
کاٹا ہی مین نے عبد الملک نے جانا کہ حجاج راضی بعزیمت مکہ واسطے قتال ابن زبیر کے ہی پس اپنی
فوج کو باسے نام حجاج کے کرکے مکہ مین بھیجا حجاج کہ اصل اُسکی طائف سے ہی تھی جب وہان پہونچا
اور سپاہ جمع کی اور متوجہ بسمت کعبہ ہوا اور نائرہ قتال کو ساتھ ابن زبیر کے اشتعال مین لایا اور کمر
اوپر گستاخیون کے باندھ کر دامن محافظت آداب کعبہ کو یکسر ہاتھ اعتقاد سے چھوڑا تا وہ کہ تمامی
حرم محترم ساتھ خون کشتون کے رنگین ہوا اور عبد اللہ بن زبیر نے شربت شہادت چکھا بعد اسکے کہ
یہ مرحلہ بھی طی ہوا حکومت مروانیون نے شام اور عراق اور حجاز مین استقرار پکڑا اور ہزار ماہ تک دوام
استمرار پایا۔ اور وہ جو تفسیر سورۃ انا انزلنا مین بذیل کریمہ لیلۃ القدر خیر من الف شہر کے حضرت
امام حسین سے مروی ہی کہ مراد ہزار ماہ سے مدت سلطنت بنی امیہ ہی ظہور مین آیا یہ ہی روداد
وقائع کہ ترتیب حوالہ قلم اختصار رقم کے کیا۔ اور من بعد اسکے وجوہ جلوۂ شہود دیگر ابجوف

اطناب کلام اسکے بیان سے طول کھینچے مناسب جانی فصل پانچوین بیان خلفاے بنی امیہ در فضائل اہل بیت
اور احوال امام اعظم مین خلفاے بنی امیہ چودہ ہین اول انمین کا معاویہ بن ابی سفیان اور آخر خلیفہ
مروان الجعدی ان خلفانے کچھ اوپر نوے برس سلطنت کی تھی جسکے تخمینا ہزار مہینے ہوتے ہین اور
معاویہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بیعت معاویہ کی اسروز
ہوئی کہ جس روز جانبین کے حاکم جمع ہوئے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ بیعت المقدس مین بعد شہید ہونے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیکن بیعت نامہ اس روز مرقوم ہوا جس روز امام حسن علیہ السلام نے خلع
خلافت فرماکر سپرد معاویہ کی جبسے معاویہ ہمیشہ خلیفہ رہا بیان سنہ ۴۲ اور ۴۳ ہجری اس سال مین
عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن عمرو بن حصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی نے وفات
پائی یہ عمرو مذکور ایک ان تین مین کا ہے جو ہجو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا کرتے تھے اور دوسرا ابوسفیان
بن حرب اور عبد اللہ بن الزبعری تھے اور تین ہی شخص حضرت کی طرف سے مجیب تھے حسان بن ثابت اور
عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک بیان سنہ ۴۴ ہجری اس سال مین معاویہ نے زیاد بن سمیہ کو اپنے
کنبے مین ملا لیا تھا اسکا حال یہ ہے کہ سمیہ ایک کنیز تھی حارث بن کلاہ ثقفی کی اسنے ایک غلام رومی سے
اسکا نکاح کر دیا تھا اس غلام سے ایک فرزند پیدا ہوا پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ابوسفیان بھی ایام جاہلیت
مین بجانب طائف گئے تھے وہان جاکر ابو مریم کلال کے گھر مین اترے کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا اور بہ
حالت نشہ مین ابوسفیان کو خواہش عورت کی ہوئی ابی مریم نے کہا سمیہ موجود ہے پس ابوسفیان
نے اس سے صحبت کی اسکو حمل رہا اس حمل سے زیاد پیدا ہوا اور جس سال مین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی اسی سال مین وہ زیاد کو جنی تھی مگر جب زیاد جوان ہوا تو فصیح و بلیغ ہوا
اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے ایام خلافت مین اسکو حاکم فارس کر دیا تھا جس وقت حضرت امام حسن
نے خلع خلافت فرمایا ابن زیاد نے بیعت معاویہ اختیار نہ کی اور رک گیا معاویہ کو اندیشہ پیدا ہوا کہ
مبادا ابن زیاد میرا مقابلہ کرے جب یہ حال مغیرہ بن شعبہ نے دیکھا وہ معاویہ کے پاس گیا سنہ سینتالیس
ہجری مین معاویہ نے اسکے روبرو زیاد کا شکوہ کیا اور کہا کہ وہ فارس مین باغی ہو بیٹھا ہے اور
میری طاعت نہین قبول کرتا مغیرہ نے کہا مجھے آپ اجازت دیجیے مین اسکو جاکر فہمایش کرون
معاویہ نے حکم دیا اور ایک نامہ زیاد کو لکھا کہ ہمنے تجکو امان دی کچھ خوف نہ کر تا چنانچہ مغیرہ وہان
گیا چونکہ فیما بین مغیرہ اور ابن زیاد کے دوستی اور اتحاد کمال تھا اسکو اپنے ہمراہ معاویہ کے پاس
لاکر بیعت کروا دی پھر معاویہ نے لوگون کو جمع کیا اور ابو مریم شراب فروش کو بھی جسنے سمیہ کو
ابوسفیان پاس حاضر کیا تھا درمیان طائف کے شہادت کے لیے طلب کیا اسنے گواہی دی
کہ زیاد کا نسب ابوسفیان سے ثابت ہے بعد اس گواہی کے معاویہ نے زیاد کو اپنے نسب مین داخل کیا

۱/۱۱

یہ امر لوگون پر شاق اور دشوار گذرا اور سب کو برا معلوم ہوا خصوصًا بنی امیہ کو اسلیے کہ زیاد مسمیّہ کی اولاد
ایک غلام رومی سے تھا اب وہ امیہ عبد شمس کے نسب مین داخل ہوا پھر معاویہ نے زیاد کو حاکم بصرہ
کر دیا اور خراسان اور سیستان کو اسکی مضافات سے یہانتک کہ سند اور بحرین اور عمان یہ سب اسکے
متعلق ہو گئے بیان ۴۵ھ پینتالیس ہجری اس سال مین زیاد بصرہ کو گیا اور وہان جا کر خوب
انتظام اور انتساق کیا اور لوگونکو سزائین دین یہانتک کہ وہ سب ڈر گئے اور بعد فوت مغیرہ کے
اسکو حاکم کوفہ کر دیا چنانچہ زیاد وہان گیا اور سمرہ بن جندب کو اپنا خلیفہ کر کے بصرہ مین چھوڑ گیا یہ شخص بھی
زیاد کی خاصیت رکھتا تھا یعنی خونریزی اور قتل مین اسی کے مثل تھا اور عمال معاویہ حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سب کیا کرتے تھے اور حضرت علی کا نام نہ لیتے تھے بلکہ ابو تراب
کہا کرتے تھے اور فی الحقیقت حضرت علی کو یہ کنیت بہت پسند آتی تھی اور اسی سال مین عبد الرحمن
بن خالد بن ولید فوت ہوئے کہ اہل شام تمام انکی جانب میل رکھتے تھے معاویہ نے ایک نصرانی سے انکو
زہر دلوایا بیان ۴۶ھ چھیالیس اور ۴۷ھ سینتالیس ہجری اس سال قیس بن عاصم بن سنان
بن خالد فوت ہوئے یہ شخص نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس قاصد بنی تمیم ہو کر آئے تھے اور بشرف
اسلام مشرف ہوئے کہتے ہین کہ قیس بن عاصم باخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ متصف تھے
بیان ۴۸ھ اڑتالیس ہجری درمیان اس سال کے معاویہ نے لشکر کثیر اوپر قسطنطنیہ کے
ہمراہ سفیان بن عوف کے روانہ کیا انھون نے وہان جا کر بلاد روم اور قسطنطنیہ کو محاصرہ کیا چنانچہ
اس لشکر مین ابن عساکر اور عمرو بن زبیر اور ابو ایوب بھی شریک تھے یہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم ہمراہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ بدر اور احد اور ساتھ علی مرتضی کے جنگ صفین اور ماسوای اسکے اور
محارب مین شامل رہے ہین ۔ بیان ۴۹ھ انچاس اور ۵۰ھ پچاس ہجری اس سال مین بلدہ
قیروان موسس ہوا اور ۵۵ھ پچپن مین طیار ہو گیا حال اسکا یہ ہے کہ معاویہ نے عقبہ بن نافع کو
افریقیہ پر والی کیا یہ صحابی صلحا سے تھے جب افریقیہ پر گئے وہان کے باشندون کو قتل کیا اسلیے
کہ وہانکے مکان کا یہ دستور تھا کہ بعد مراجعت لشکر اسلام مرتد ہو جایا کرتے تھے اور اسی سال مین دحیہ کلبی
بن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ نے جو منسوب ہے طرف کلب بن وبرہ کے وفات پائی یہ صحابی جنگ بدر
مین حاضر نہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام اکثر بصورت دحیہ
میرے پاس آیا کرتے تھے بیان ۵۱ھ اکاون ہجری اسی سال مین سعید بن زید جو ایک صحابی
عشرہ مبشرہ مین سے ہین فوت ہوئے بیان ۵۲ھ باون اور ۵۳ھ ترپن ہجری اس سال مین
زید بن امیہ درمیان ماہ رمضان کے بسبب عارضہ خارش کے فوت ہوئے اور پیدایش انکی سنہ تین ہجری مین ہوئی
تھی بیان ۵۴ھ اور پچپن ۵۵ اور چھپن ۵۶ ہجری اس سال مین معاویہ مین سعد بن عثمان بن عفان کو حاکم

خراسان کیا انھون نے نہریون سمرقند اور صغد تک پہونچائی اور کفار کو شکست دیکر تاپہ تر تار کئے اور
انکو صلح کرکے فتح کیا۔ جو لوگ کہ ہمراہ انکے اس جنگ مین مقتول ہوے انمین سے قثم بن عباس ہین
یہ بھی متصل سمرقند مدفون ہوے اور انکے بھائی عبد اللہ بن عباس طائف مین شہید ہوے اور
فضل شام مین اور معبد افریقیہ مین اور اسی سال معویہ نے لوگون سے اخذ بیعت اپنے بیٹے یزید پلید
کے لیے ٹھہرائی اور اپنا ولیعہد کیا چنانچہ اہل شام اور اہل عراق نے بیعت کی مروان بن الحکم کہ
معاویہ کی طرفسے متوفی مدینہ منورہ کا تھا چاہا کہ یزید کی بیعت مدینہ والے بھی اختیار کرین حضرت
امام حسین علیہ السلام نے منظور نہ کی اور عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ
عنہم نے بھی بیعت یزید اختیار نہ کی ان لوگونکے انکار سے اور بھی باز رہے آخر الامر معاویہ ہزار سوار اپنے
لیکر حجاز مین آیا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس باب مین گفتگو رہی لیکن انجام کار اور دونے
بیعت یزید سوا اشخاص ممدوحۃ الذکر کے قبول کی لیکن معاویہ نے یزید سے یہ بات کہدی تھی
کہ عبد الرحمن سے ڈرتا رہنا اور ابن عمر ایک مرد پارسا ہی اور امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے پاس
قرابت رسول ہی انسے درگذر کرنا اور ابن زبیر اگر تیرے ہاتھ لگے اس سے ہرگز درگذر نہ کرنا بیان ۵۷ھ
ستاون اور ۵۸ اٹھاون ہجری درمیان اس سال کے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت
ابی بکر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور انکے بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر بھی اسی سال مین فوت ہوے
بیان ۵۹ھ انسٹھ ہجری اس سال مین سعید بن العاص بن امیہ نے رحلت کی اور تولد انکا
سال اول ہجری مین ہوا تھا اور انکے والد عاص نے بروز جنگ بدر ایک کافر کو قتل کیا تھا اور
اسی سال مین حطیہ نے کہ جسکا نام جرول بن مالک تھا وفات پائی وجہ تسمیہ انکی حطیہ بسبب
کوتاہی قد اسکے تھی اول یہ شخص مسلمان ہوا پھر مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا اور اسی سال مین
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فوت ہوے اور یہ ان اشخاص سے ہین جو دائم خدمت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم مین رہا کرتے تھے اور انسے احادیث کثیرہ مروی ہین اور انکی روایت کو صحیح جانتے ہین
بیان ۶۰ھ ساٹھ ہجری واضح ہو کہ درمیان اس سال کے ماہ رجب مین معاویہ ابن ابی سفیان نے وفات پائی
اور انیس سال تین مہینہ ستائیس دن خلافت کی اور عمر انکی چھہتر برس اور بقول بعضے ستر برس اور
بعضے کے نزدیک اور بھی روایت ہی ضحاک بن قیس نے انکی نماز جنازہ پڑھی کہ یزید بن معاویہ سو قسمت
وہان موجود نہ تھا حوارین مین کہ مضافات حمص سے ہی وہان تھا پس حال وفات سے اسکو آگاہ کیا
چنانچہ بعد دفن معاویہ کے اسنے آن کر قبر پر نماز پڑھی بیان احوال معاویہ انہو باپ ابی سفیان کے
ساتھ بروز فتح مسلمان ہوے تھے انسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کار کتابت لیا کرتے تھے۔ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین انکو عامل شام کا کر دیا چنانچہ چار برس انکی سامنے حاکم رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے

اپنی مدت خلافت میں بھی قائم رکھا چنانچہ بارہ برس انکی خلافت میں سرداری کرتے رہے اور چار برس تک
حضرت علی کرم اللہ وجہ سے محاربہ کرکے شام پر غالب آئے بہر تقدیر چالیس برس تک ملک شام کی سلطنت کی
خلق کا یہ حال تھا کہ حلیم اور بُردبار اور نیز فہم اور سیاست ملک خوب جانتے تھے اور حلم اور پر غصہ کے غالب تھا
اور سخاوت بھی بہت کرتے تھے اور اقربا سے سلوک بیان اخبار یزید واضح ہو کہ یزید بن معاویہ خلیفہ ثانی ہے
بنی امیہ سے اور ماہ رجب سنہ ساٹھ ہجری میں جب یزید خلیفہ ہو چکا اُسوقت اپنے عامل سے جو مدینہ میں
تھا یہ کہلا بھیجا کہ حسین ابن علی اور عبداللہ بن زبیر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے کہو کہ میری بیعت
منظور کریں ابن عمرؓ نے یہ جواب دیا کہ اگر اور لوگ یزید سے بیعت کر لینگے اُسوقت کیا مضائقہ میں بھی
موجود ہوں اور حضرت امام حسین اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما دونوں بجانب مکہ معظمہ روانہ ہوے اور
بیعت یزید منظور نہ کی سنہ اکسٹھ ۶۱ اور باسٹھ ۶۲ اور ترسٹھ ۶۳ ہجری اس سال میں سب اہل مدینہ نے متفق
ہو کر بیعت یزید کی چھوڑ دی اور اُسکے نائب عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکال دیا جب
یہ حال یزید کو معلوم ہوا مسلم بن عقبہ کو بالشکر روانہ بجانب مدینہ طیبہ کیا اور حکم دیا کہ بعد جب
مدینہ فتح ہو لشکر میں حکم دینا کہ تین روز تک قتل عام ہووے اور غارت اموال و امتاع رہے بعد ازان
اسطرح سے سب اقرار کر لینا کہ ہم غلام اور تابعدار یزید کے ہیں یہ اقرار لیکر اخذ بیعت کرنا اور بعد از
حصول فراغت سمت مکہ جانا چنانچہ مسلم مذکور دس ہزار سوار اہالی شام سے ہمراہ لیکر مدینہ منورہ پر چڑھ
گیا تمام مہاجرین و انصار مدینہ کے اُس سے لڑے اور فضل بن عباس بن ربیعہ بن الحرث بن عبد المطلب
شہید ہوے اور علی ہذا القیاس ایک جماعت شرف و انصار سے محاربہ خوب واقع ہوا آخر الامر
اہل مدینہ کو شکست ہوئی مسلم نے حسب الحکم یزید پلید کے تین روز تک قتل عام کیا اور دست غارت دراز
آور یہ جنگ ستائیسویں ذی الحجہ سنہ ترسٹھ کو واقع ہوئی غرضکہ مسلم نے باقی ماندگان مدینہ سے کہا
کہ اقرار کرو کہ ہم سب یزید کے تابعدار اور غلام ہیں پس جب یہان کی مہم سے انفراغ کلی حاصل ہوئی اُسوقت
بجانب مکہ روانہ ہوا یہان سنہ چونسٹھ ۶۴ ہجری کی اور چونکہ مسلم مذکور مریض تھا قبل از پہونچنے مکہ معظمہ کے
مر گیا اور اُسکے قائم مقام امیر لشکر حصین بن نمیر السکونی ہوا یہ واقعہ درمیان ماہ محرم سنہ مذکور کے
واقع ہوا غرضکہ حصین اوپر مکہ معظمہ کے گیا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو چالیس دن تک
محاصرہ کیا اور خانہ کعبہ سے بہت ہی بے ادبی کی جب حصین کو معلوم ہوا کہ یزید مر گیا اُسنے عبداللہ بن زبیر سے
کہا کہ میری راے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم اپنے مقتولین کے خون کا دعوی نکریں۔ اور اگر تم میرے پاس آؤ تو میں تمہاری
بیعت اختیار کروں اور بجانب شام روانہ ہوں عبداللہ بن زبیر نے انکار کیا اور حصین بسمت ملک شام روانہ ہوا مگر
بعد از روانگی حصین کے عبداللہ بن زبیر کو جو متفق ہوے پر ندامت حاصل ہوئی اور جو لوگ بنی امیہ کے باقی ماندہ مدینہ
میں رہگئے تھے وہ سب ہمراہ حصین کے بجانب ملک شام راہی ہوے بیان مرگ یزید پلید بن معاویہ واضح ہو کہ یزید

بن معاویہ درمیان ایک قریہ کے مضافات حمص سے چودھوین ربیع الاول سنہ چونسٹھ ۶۴ ہجری مین فوت ہوا عمر
اُسکی اُڑتیس برس کی تھی اور مدت خلافت تین برس چھ مہینے حلیہ اُسکا گندم رنگ سفید چشم منھ پر داغ چیچک کے
داڑھی خوبصورت دراز قد اخبار معاویہ بن یزید واضح ہو کہ معاویہ بن یزید بن معاویہ تیسرا خلیفہ خلفائے
بنی امیہ کا ہے جب یزید بن معاویہ فوت ہوا اُسوقت لوگون نے یزید کے بیٹے معاویہ کی بیعت اختیار کی
یہ شخص جوان اور دیندار تھا اُسکی خلافت کل تین مہینہ رہی اور بعضے کہتے ہین کہ چالیس روز بعد اسکے فوت
ہوا عمر اُسکی اکیس برس کی تھی اور اواخر ایام زندگانی مین اپنے اقربا سے کہا کہ مجھسے کار خلافت نہین ہوسکتا اور
نہ کوئی شخص مجھکو مثل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکو مین خلیفہ مقرر کرون اور نہ مثل اہل شوری
کوئی ہے اسلیے تم سبکو اختیار ہے جسکو پسند کرو خلیفہ کر لو یہ کہکر اپنے گھر مین چلا گیا اور تا وقت وفات باہر نہ آیا کہتے
ہین کہ اُسنے بوقت مرگ یہ وصیت کر دی تھی کہ ضحاک بن قیس تا قائم اور مقرر ہونے کسی خلیفہ کے لوگون کو
نماز پڑھایا کرے بیعت کرنا لوگونکا عبد اللہ بن زبیر سے جبکہ معاویہ بن یزید فوت ہوا اُسوقت لوگون نے
مکہ مین عبد اللہ بن زبیر سے بیعت کی اور مروان بن الحکم مدینہ مین تھا اُسنے قصد کیا کہ مکہ مین جا کر عبد اللہ بن زبیر
سے بیعت کرون لیکن پھر وہ ہمراہ اُنکے جو لوگ بنی اُمیہ مین سے ملک شام کو جاتے تھے چلا گیا کہتے ہین کہ ابن زبیر نے
اپنے عامل کو جو مدینہ منورہ مین تھا یہ لکھا کہ کوئی بنی اُمیہ مین سے وہان رہنے نہ پاوے اگر ابن زبیر ہمراہ حصین کے
ملک شام کو چلا جاتا اور بنی امیہ سے سازش کر لیتا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو خلافت مقرر ہو جاتی لیکن تقدیر سے کچھ
چارہ نہین ہوسکتا جسوقت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی مکہ مین بیعت ہو گئی۔ اور عبد اللہ بن زیاد
والی بصرہ ملک شام کو راہی ہوا اُسوقت تمام اہل بصرہ نے ابن زبیر سے بیعت کر لی اور عراق و حجاز اور
یمن کے لوگ سب مطیع ہو گئے اور ضحاک بن قیس نے بھی عبد اللہ بن زبیر سے مخفی بیعت کر لی تھی اور حمص
مین نعمان بن بشیر انصاری نے بھی بیعت کی قریب تھا کہ تمام امر خلافت طرف عبد اللہ بن زبیر کے راجع ہو جاوے
اسلیے کہ یہ بڑا زاہد اور پارسا اور شجاع تھا الا وہ لقص یہ بھی تھے ایک بخل اور دوسرے ضعیف الرائے بیان اخبار مروان
بن الحکم واضح ہو کہ بنی اُمیہ کا چہارم خلیفہ مروان بن الحکم ہے یہ مروان ایام خلافت ابن زبیر مین ملک شام مین
قائم ہوا اور تمام بنی اُمیہ اُسکے ہمراہ ہو گئے اور تمام ملک شام مین تسلط مروان بن الحکم کا ہو گیا اُسوقت مروان نے
بجانب مصر خروج کیا اور پیشتر از روانگی اپنی کے عمرو بن سعید بن عاص کو روانہ کیا اُسنے مصر مین داخل ہو کر
ابن زبیر کے عامل کو اخراج کیا اور باشندگان مصر سے مروان بن الحکم کی بیعت ٹھہرائی پھر بعد تنظیم و تنسیق
مصر کے مروان بجانب دمشق آیا اور تا اختتام سنہ ۶۴ ہجری کے مروان بالاستقلال ملک شام اور مصر کا خلیفہ رہا اور ابن زبیر
درمیان عراق اور حجاز اور یمن کے خلیفہ تھے اور اسی سال مین ابن زبیر نے کعبہ معظمہ کو از سر نو تعمیر کیا
بیان سنہ پینسٹھ ۶۵ ہجری وفات مروان سبب مرنے مروان بن الحکم کا یہ ہوا کہ اُسکی زوجہ ام خالد بن یزید
بن معاویہ نے گلا اُسکا گھونٹ ڈالا اور پکار رہی کہ ہائے میرا زوج مر گیا یہ واقعہ تیسری رمضان سنہ پینسٹھ ۶۵

مذکور مین ہوا اور اُسکو دمشق مین دفن کیا عمر اُسکی تریسٹھ برس اور مدت خلافت نو مہینے اور آٹھ روز شمہ از
احوال مروان اُسکے باپ کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخراج فرمایا تھا وہ بجانب طائف چلا گیا حتی کہ خلافت ابو بکر اور
عمر رضی اللہ عنہما تک وہین رہا مگر خلیفہ سوم عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسکو بلا لیا تھا اور یہ مروان وہی ہے جسنے طلحہ کو نصرت بہ جنگ
جمل مین شہید کیا تھا بیان اخبار عبد الملک واضح ہو کہ عبد الملک پانچوان خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا ہے تیسری رمضان
سنہ پینسٹھ ہجری مین لوگون نے اُس سے بیعت کی اور خلافت اُسکی ملک شام اور مصر مین مستقل ہو گئی خروج مختار ثقفی
سنہ چھیاسٹھ ہجری درمیان اس سال کے مختار نے شہر کوفہ سے بنا بر انتقام خون سید الشہدا کے خروج کیا اور ساتھ
اُسکے بہت لوگ شریک ہو گئے اور کوفہ پر غالب آیا اور جم غفیر نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم اور طلب انتقام خون امام ہمام پر بیعت کی اور مختار نے فقط قاتلین سید الشہدا سے محاربہ کیا اور کہا
کہ شمر ذی الجوشن کو میرے حوالہ کر دو یہانتک کہ اوپر اُسکے فتح پائی اور قتل کیا اور خولی الاصبحی کے گھر کو جسنے
سر مبارک امام حسین علیہ السلام کا جسد مطہر سے جدا کیا تھا محاصرہ کیا اور بعد قتل خولی اُسکے گھر کو جلا دیا اور
عمر بن ابی وقاص کو کہ جملہ مقاتلین سے تھا قتل کیا اور ابن عمر کو بھی اور دونون کے سر محمد بن حنفیہ پاس
کہ حجاز مین تھے بھیجدیے اور یہ واقعہ ماہ ذیحجہ سال مذکور مین گذرا تھا قتل عبید اللہ بن زیاد سنہ
سرسٹھ ہجری نبوی صلعم اس سال مین درمیان ماہ محرم کے مختار مذکور نے لشکر آمادہ کیا واسطے
جنگ عبید اللہ بن زیاد کے کہ اوپر موصل کے تسلط رکھتا تھا اور ابراہیم بن اشتر نخعی کو اُس لشکر کا سپہ سالار
مقرر کیا الغرض بوقت مقابلہ آپس مین خوب جنگ واقع ہوئی اور ابن زیاد کے لوگ بھاگ گئے اور
عبید اللہ بن زیاد ابراہیم بن اشتر کے ہاتھ سے اسی معرکہ مین بعد وقوع جنگ عظیم کے مقتول ہوا
ابراہیم نے اُسکا سر کاٹ کر ہمراہ اور سرون کے مختار پاس روانہ کر دیا اسطرح بر حق تعالی جل شانہ نے
انتقام امام ہمام کا بدست مختار اخذ کیا ہر چند کہ نیت مختار کی بخیر نہ تھی لیکن بہ ظاہر کار نیک
اُس سے ظہور مین آیا اور اسی سال مین ابن زبیر نے اپنے بھائی مصعب کو اوپر بصرہ کے حاکم مقرر کیا
مصعب نے مہلب بن ابی صفرہ کو خراسان سے طلب کیا وہ فوج اور مال کثیر ہمراہ لیکر مصعب
پاس آیا اور دونون متفق ہو کر کوفہ پر پہونچے اور مختار سے لڑے مختار کو بعد جنگ عظیم شکست حاصل
ہوئی اور کوفہ مین مختار کو محصور کیا ولیکن وہ حالت محاصرہ مین بھی خوب لڑا یہانتک کہ مقتول ہوا
اور اُسکے اعوان و انصار نے مکان خالی کر دیا مصعب نے سب کے سر یکقلم جدا کیے کہتے ہین کہ اس
جنگ مین سات ہزار آدمی مقتول ہوئے مختار ماہ رمضان مین شہید ہوا عمر اُسکی سرسٹھ برس اور
بقول بعض اکہتر اور بعض کے نزدیک اکہتر اور سوا اُسکے اور بھی منقول ہے اور ابو بحر ضحاک بن قیس
بن معاویہ بن حصین بن عبادہ نے کوفہ مین وفات پائی یہ شخص تابعین سے بڑے رتبہ کا گذرا ہے اور
یہی ضحاک بن قیس مشہور بہ احنف تھا اور ہمراہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے جنگ صفین مین

حاضر ہوا اور جنگ جمل مین جانبین سے کسی کے شریک نہین ہوا بیان سنہ اڑسٹھ[٦٨] ہجری اس سال
عبد اللہ بن عباسؓ طائف مین عازم ملک بقا ہوسے اور محمد بن حنفیہ طائف مین رہا کیے یہانتک
کہ حجاج بن یوسف مکہ مین آیا اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہجرت سے پیشتر تین[٣] برس پیدا
ہوسے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے لیے دعا فرمائی تھی کہ اے خدا اسکو علم دین کا
فقیہ کر چنانچہ ایسے ہی عالم عدیم المثال ہوسے ببرکت دعاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
اُنکو بسبب کثرت علم حبر کہا کرتے تھے بیان سنہ اُنہتر[٦٩] اور ستر اور اکہتر[٧١] ہجری وقتل مصعب[٧٠] واضح ہو
کہ درمیان سنہ اکہتر ہجری کے عبد الملک نے سامان جنگ مہیا کرکے بجانب عراق کوچ کیا اور ادھر سے
مصعب نے بھی سامان جنگ کرکے اُسکا مقابلہ کیا جانبین سے محاربہ شروع ہوا الا افسوس کہ اہل عراق نے
عبد الملک سے خفیہ سازش کرلی تھی مصعب کو چھوڑکر اُس سے جا ملے باوجود اسکے مصعب خوب لڑے
آخر الامر شہید ہوے مع اپنے فرزند دلبند کے عمر اُنکی چھتیس برس کی تھی ماہ جمادی الاول سنہ مذکور مین اور مصعب
اور عبد الملک سے قبل از خلافت مصعب دوستی تھی اور مصعب کی دو زوجہ تھین ایک سکینہ بنت الحسین اور
دوسری عائشہ بنت طلحہ ان دونون سے ایک مرتبہ نکاح کیا تھا القصہ بعد اس واقعہ کے عبد الملک
کوفہ مین گیا اور وہان کے باشندون نے اُس سے بیعت کی اور دونون عراق اُسکے زیر حکم ہوگئے بیان
سنہ بہتر[٧٢] ہجری اس سال مین عبد الملک مذکور نے حجاج بن یوسف ثقفی کو لشکر دیکر بجانب مکہ معظمہ
بارادۂ جنگ عبد اللہ بن زبیر کے روانہ کیا چنانچہ حجاج مذکور ماہ جمادی الثانی سنہ مذکور مین بسمت
مکہ شریف راہی ہوا اور طائف مین درمیان اُسکے اور اصحاب ابن زبیر کے جنگ واقع ہوئی اُسنے حملہ
اصحاب ابن زبیر پر حملہ کیا انجام کار ابن زبیر مکہ مین محصور ہوئے اور حجاج مذکور نے بیت الحرام پر گولے
مارے اور تمام سال محاصرہ رہا بیان قتل ابن زبیر سنہ تہتر[٧٣] ہجری اور حجاج بن یوسف ابن زبیر کا
محاصرہ کیے رہا مگر ابن زبیر نے اپنے تئین سپرد کردینے سے لڑنا بہتر اور مناسب جانا اور جمادی الآخر سنہ
مین شہید ہوے اور عمر اونکی تہتر برس کی تھی اور یہ اول فرزند ہین جو مہاجرین مین سے بعد ہجرت
متولد ہوے اور نو برس خلافت کی کہتے ہین کہ یہ شخص کثیر العبادت تھے کہ چالیس برس اپنی بدن سے
چادر نہ اُتاری تھی اور اسی سال مین بعد شہید ہونے ابن زبیر کے اہل حجاز اور یمن نے عبد الملک سے
بیعت کی اور سب نے اُسکی اطاعت منظور کی اور اسی سال عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما
فوت ہوسے یہ واقعہ تین مہینہ بعد شہید ہونے ابن زبیر کے وقوع مین آیا اور عمر اُنکی ستاسی برس
کی تھی بیان سنہ چوہتر ہجری اس سال مین حجاج نے کعبہ اللہ کو منہدم کرکے جسطرح پر کہ زمانہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا اُسی طور سے تعمیر کیا اور حجاج امیر حجاز مقرر ہوا بیان
سنہ پچھتر ہجری اس سال مین عبد الملک نے طرف حجاج کے ایک پروانہ درباب ولایت

عراق

عراق کے بھیجا کہ اسکا بھی تم انتظام کرو چنانچہ وہ مدینہ سے کوفہ کو گیا اور زمانہ حجاج میں ایک شخص مسمّی بہ شبیب خارجی پیدا ہوا اوسنے بہت لوگون کو اپنے ہمراہ جمع کرکے حجاج سے مقابلہ کیا بعد جنگ کثیر کے مآل کار جمعیت شبیب خارجی میں تفرقہ پڑا اور وہ گھوڑے سے گر کے ایک نہر میں ڈوب گیا اور علی ہذا القیاس اور بھی حجاج کے عبدالرحمن بن اشعث نے خروج کیا اور سپاہ حجاج کو شکست دیکر تقویت حاصل کی اور عبدالملک نے حجاج کو لشکر شام سے امداد اور کمک بھیجی یہانتک کہ عبدالرحمن کو شکست ہوئی اور سپاہ اسکی متفرق ہوگئی اور وہ ہزیمت پاکر بادشاہ ترک پاس چلا گیا حجاج نے ایک ایلچی واسطے طلب عبدالرحمن کے بادشاہ ترک پاس بھیجا اور کہہ دیا کہ اگر عبدالرحمن مذکور کے سپرد کر دینے میں کچھ تاخیر عمل میں آویگی تو مجھے فوراً علاج اوسکے وطن کا جان لینا بمجرد استماع اس سخن کے بادشاہ ترکستان نے عبدالرحمن کو مع اسکی چالیس آدمیون کے گرفتار کرکے حجاج پاس بھیجدیا مگر عبدالرحمن نے درمیان ایک منزل کے ایک مکان مرتفع سے اپنے تئین گراکر ہلاک کیا بیان سنہ چھہتر اور ستتر اور اٹھتر و اناسی و اسی و اکاسی ہجری اس سال میں مہلب بن ابی صفرۃ الازدی نے وفات پائی یہ شخص اسخی و اقوی مشہور تھے اور انکو حجاج نے والی خراسان کردیا تھا اور مہلب مذکور مرو الروذ میں کہ نام ایک جگہ کا ہے فوت ہوا اور یزید بن المہلب کو خلیفہ اپنا چھوڑا بوقت مرگ مہلب نے اپنی اولاد کو بلاکر ایک دستہ تیرون کا دیا اور کہا کہ تم ان تیرون کو مجتمع توڑ سکتے ہو انھون نے کہا کہ نہیں پھر پوچھا کہ ایک ایک توڑ سکتے ہو انھون نے جواب دیا کہ البتہ کہا کہ یہی حال تمھارا ہے یعنی اگر تم متفق رہوگے کوئی اوپر تمھارے غالب نہو سکیگا اور اگر متفق نہ رہوگے تو ہلاک ہوجاؤگے بیان سنہ بیاسی ہجری اور اس سال میں خالد بن یزید بن معاویہ نے بھی وفات پائی یہ شخص بنی امیہ میں بسخاوت و فصاحت اور عقلمندی مشہور تھا بیان سنہ تراسی ہجری اور اس سال میں حجاج نے ایک شہر کہ مسمّی بہ واسط آباد کیا بیان سنہ چوراسی اور پچاسی ہجری کا اور سنہ پچاسی میں عبدالعزیز بن مروان مصر میں فوت ہوا بیان سنہ چھیاسی ہجری کا درمیان ماہ شوال اسی سال کے عبدالملک بن مروان نے وفات پائی عمر اسکی ساٹھ برس کی تھی اور مدت خلافت اسکی تیرہ برس چار مہینے سات دن کم ہے اور اسکے منھ سے بدبو آیا کرتی تھی اور بسبب صفت بخل کے اسکو رشح الحجر بھی کہا کرتے تھے یہ شخص بڑا مضبوط اور عاقل اور فقیہ اور عالم دیندار تھا جب خلیفہ ہوا محبت دنیا نے سب بھلا دیا اور دینداری جاتی رہی اور بدل گیا اور ہی کچھ ہوگیا بیان خلافت ولید بن عبدالملک واضح ہو کہ یہ چھٹا خلیفہ بنی امیہ کا ہے بعد مرنے عبدالملک کے ولید سے لوگون نے بیعت کی نصف ماہ شوال سنہ ۸۶ ہجری میں بسبب ایفائے عہد کے کہ اسکے باپ سے ہوگیا تھا اور اسکو تعمیر مکانات کا بہت شوق تھا اور سب کام اسکے مستحکم اور مضبوط اور اسکے ایام خلافت میں اکثر بلاد و امصار مفتوح ہوئے ازانجملہ جزیرہ اندلس اور ماوراء النہر اور اُسی کے ایام خلافت میں خراسان اور

عراقین کا حجاج والی ہوا اور خط کتابت اطراف سے جاری ہوئی اور مسلمہ بن عبد الملک نے بلاد روم مین خط و کتابت جاری کرکے اسکو فتح کیا اور لوگونکو مقید اور محمد بن قاسم ثقفی نے بلاد ہند کو فتح کیا اور درمیان اسی سنہ مذکور کے ولید نے اپنے چچا کے بیٹے عمر بن العزیز کو والی مدینہ مقرر کرکے روانہ کیا وہ مدینہ مین جاکر اپنے دادا مروان کے مکان مین فروکش ہوا اور دس فقیہ مدینہ کے جمع کیے وہ لوگ یہ ہین عروہ بن الزبیر بن العوام اور عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود اور ابوبکر بن عبد الرحمن اور ابوبکر بن سلمان اور سلمان بن یسار اور قاسم بن محمد بن ابوبکر الصدیق اور سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ اور خارجہ بن یزید پس ان سبکو بلاکر عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ کوئی امر اور کسی بات کا فیصلہ بدون تمہاری رائے کے نہ کیا کرون اور جو تم کو میری طرف سے کسی امر مین ظلم اور جور معلوم ہووے مجکو شتاب جتا دیا کیجیے یہ رائے پسند کی **بیان سنہ ستاسی اور اٹھاسی ہجری** اس سال مین ولید نے عمر ابن عبد العزیز کو حکم دیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد اور گھر کو ڈھاکر ایک مسجد کلان سو گز کی مربع طیار کردے اور ان بیوت کی قیمت بیت المال مین سے وضع کر دینی چاہیے چنانچہ سب اہل مدینہ راضی ہوے اور معمار اور مزدور عمارت مسجد کے لیے ولید پاس حاضر ہوے اور عمر ابن عبد العزیز اس امر سے علیحدہ ہو گیا اور اس سال اٹھاسی ہجری مین ولید مذکور نے مسجد جامع دمشق کی تعمیر شروع کی اور اسکی تعمیر مین زر خطیر صرف کیا **بیان سنہ نواسی سے ترانوے تک** اس سال مین ولید نے عمر بن عبد العزیز کو مدینہ سے معزول کر دیا **بیان سنہ چورانوے ہجری** اس سال مین حجاج نے سعید بن جبیر کو قتل کیا اس سبب سے کہ سعید حجاج کی اطاعت چھوڑکر عبد الرحمن بن اشعث کا تابع ہوا وہ حجاج سے خائف ہوکر مکہ معظمہ مین مقیم ہوے چنانچہ حجاج نے ولید کو لکھ بھیجا کہ جو لوگ بھاگ کر مکہ مین جا رہے ہین انکو میرے پاس روانہ کردو چنانچہ ولید نے لکھ بھیجا اسکے اپنے عامل مکہ کو جو خالد بن عبد اللہ القسری تھا حکم صادر کیا کہ جن لوگون کو حجاج نے طلب کیا ہے جلد اس پاس روانہ کر دے اسنے لوگون کو اس پاس بھیجدیا حجاج نے سعید بن جبیر کا سر تن سے جدا کیا سعید بن جبیر بڑے عالم تھے تابعین مین اخذ علم عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے کیا تھا اور عدیل اپنا نہ رکھتے تھے اور اسی سال مین سعید بن المسیب جو تابعین مین فقہائے کبرائے سے شمار کیے جاتے تھے فوت ہوے اور بھی اسی سال مین اور بعضے کہتے ہین کہ سنہ پچانوے مین علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب جو معروف با امام زین العابدین ہین مدینہ طیبہ مین وفات پائی اور البقیع مین مدفون ہوے عمر شریف انکی اٹھاون برس کی تھی **بیان سنہ پچانوے ہجری** درمیان اس سال کے حجاج بن یوسف ثقفی والی عراقین اور خراسان فوت ہوا عمر اسکی چون برس کی تھی اور بیس برس تک حاکم عراق رہا کہتے ہین کہ حجاج صغیر العینین پست آواز فصیح الکلام تھا اور منقول ہے کہ مقتولین از دست حجاج ایک لاکھ بیس ہزار آدمی تھے **وفات ولید بن عبد الملک سنہ چھیانوے ہجری** واقع ہوا کہ ماہ جمادی الآخر سنہ مذکور مین ولید بن عبد الملک بن مروان فوت ہوا مدت خلافت ولید بن

عبدالملک نو برس سات مہینے تھی اور دمشق کے چھوٹے دروازہ کے باہر مدفون ہوا اور عمر بن عبدالعزیز اسکی چچا کی بیٹے نے اوسپر نماز پڑھی عمر اوسکی بیالیس برس چھ مہینے کی تھی ہمیشہ خلل نزلہ سے ناک سے پانی جاری رہتا تھا اور بیٹے اسکے چہار تھے اور ولید نے تعمیر مسجد دمشق کے لیے اکثر کاریگر بلاد روم اور تمام بلاد اسلام سے طلب کیے تھے اس مسجد کے پہلو مین ایک کنیسہ تھا اوسکو منہدم کرکے مسجد مین شامل کرلیا تھا اور باپ اوسکا عبدالملک بہت فصیح اللسان تھا اپنی بیٹے ولید کی لکنت زبان کی سبب کہا کرتا تھا کہ تو لائق حکومت ملک عرب نہین ہی بیان خلافت سلیمان بن عبدالملک ساتوان خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا ہی جب اسکا بھائی ولید مر گیا اوسوقت لوگون نے اوسکی بیعت خلافت جمادی الآخر سنہ ۹۶ ہجری مین اختیار کی اور سلیمان بوقت وفات ولید شہر رملہ مین تھا جب آسنے خبر وفات اپنے بھائی ولید کی پائی بعد سات دن کے وہ دمشق مین آیا اور اہل دمشق سے بخصائل پسندیدہ پیش آیا اور سبکے جور اور ظلم کو محو اور مرتفع کیا اور اپنے چچا کے بیٹے عمر بن عبدالعزیز کو وزیر اور مشیر اپنا مقرر کیا اور اسی سال مین مسلمہ بن عبدالملک نے بلاد روم پر غزا اور جہاد کیا۔ بیان سنہ ستانوے اور اٹھانوے ہجری درمیان اس سال کے سلیمان بن عبدالملک نے لشکر کیے واسطے جنگ قسطنطنیہ کے خروج کیا اور مسلمہ اہل قسطنطنیہ پر زور دیے پڑا رہا یہانتک کہ خبر آئی کہ سلیمان مرگیا اور اسی سال مین یزید بن مہلب بن ابی صفرہ والی خراسان نے کہ سلیمان بن عبدالملک کیطرف سے والی تھا جرجان اور طبرستان کو فتح کیا وفات سلیمان بن عبدالملک سنہ ننانوے ہجری اس سال مین درمیان ماہ صفر کے سلیمان بن عبدالملک نے وفات پائی دو برس آٹھ مہینے خلافت کی عمر اوسکی پینتالیس برس کی تھی گندم رنگ خوبصورت نیک سیرت مائل بنسوان بیان خلافت عمر بن عبدالعزیز واضح ہو کہ عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن عبدشمس بن عبدمناف یہ شخص آٹھوان خلیفہ خلفائے بنی امیہ سے ہی والدہ عمر بن عبدالعزیز کی ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی ہے اوسکی خلافت کے لیے سلیمان بن عبدالعزیز نے حالت مرض شدید مین وصیت کی تھی جب وہ مرگیا اوسوقت یہ ماہ صفر سنہ ۹۹ مین خلیفہ ہوا اور لوگون نے اوس سے بیعت کی بیان موقوف کرنے عمر کا سب علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کو واضح ہو کہ جمیع خلفائے بنی امیہ سب علی مرتضی تا ایام دولت سلیمان بن عبدالملک بالائے منابر کیا کرتے تھی جب عمر خلیفہ ہوا اوسنے یہ رسم بد موقوف کردی اور اپنی تمام نائبون کو جابجا لکھا کہ اس رسم بد سے باز آوین اور موقوف کردین چنانچہ بروز جمعہ خطبہ پڑھا اور آخر خطبہ کے یہ آیت پڑھی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون یعنی اللہ تعالی حکم کرتا ہی ساتھ انصاف کے اور احسان کے اور ساتھ دینے حق رشتہ دارون کے اور اہل حقوق کے اور منع کرتا ہی بیحیائی اور برے کام اور ظلم وستم سے نصیحت کرتا ہی کہ تم یاد رکھو۔ اوس روز سے سب علی مرتضی موقوف ہو گئی اور سب خطیبون نے اس آیت کا پڑھنا خطبہ مین مقرر کیا اور باعث صدور اس امر نیک اور کار خیر کے کثیر بن عبدالرحمن اخزائی نے اس خلیفہ کی مدح

کی ہے بیان سنہ ۱۰۱ ایک سو اور ایک ہجری اور وفات عمر بن عبد العزیز پوشیدہ
نہ رہے کہ درمیان سنہ ۱۰۱ ہجری کے عمر بن عبد العزیز پچیسوین تاریخ ماہ رجب دن جمعہ کے خامرہ مین فوت
ہوا اور دیر سمعان مین مدفون ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ دیر سمعان ہی مین انتقال ہوا اور وہین مدفون
قاضی جمال الدین بن واصل مولف تاریخ ابو الفدا یہ لکھتا ہے کہ ظاہر ایسا ہے نزدیک دیر سمعان
معروف بہ دیر نقیرہ ہے جو کہ مضافات معرۃ النعمان سے ہے قبر اُسکی وہان مشہور ہے اور اکثر ناقلین
بیان کرتے ہین کہ یہ شخص زہر دیا گیا تھا بسبب اس بات کے کہ بنی امیہ نے یہ خیال کیا کہ اگر یہ شخص
مدت دراز تک زندہ رہا تو ہمارے ہاتھ سے سلطنت بالکل گئی اسلیے کہ بعد اپنے جسکو لائق خلافت
جانیگا اُسکو ولیعہد مقرر کریگا اسواسطے لوگون نے اُسکو شربت مین زہر پلا دیا پیدایش اُسکی بموجب
ایک قول کے مصر ہی سنہ ۶۱ اکسٹھ مین خلافت کل دو برس پانچ مہینہ کی عمر اُسکی چالیس برس چند ماہ کی ہوئی
تھی سیرت نیک رکھتا تھا اور رابع خلفاے راشدین کا بیان خلافت یزید بن عبد الملک مخفی اور
محتجب نہ رہے کہ یزید بن عبد الملک بن مروان بن ابی الحکم بن ابی العاص بن اُمیہ بن عبد شمس
بن عبد مناف نوان خلیفہ خلفاے بنی اُمیہ سے ہے اور مان اُسکی عاتکہ بنت یزید بن معاویہ بن
ابی سفیان اور ایام خلافت یزید بن عبد الملک کے یزید بن مہلب بن ابی صفرہ نے خروج کیا
اُس سے بہت لوگ متفق ہوگئے تھے یزید نے اپنے بھائی مسلمہ کو واسطے جنگ کے روانہ کیا چنانچہ
اُسنے حرب کی اور یزید بن مہلب اور تمام اولاد مہلب بن ابی صفرہ ہلاک ہوئی یہ لوگ بہ کرم و
شجاعت مشہور ہین بیان سنہ ایک سو دو ۱۰۲ ہجری اس سال مین عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ
بن مسعود ایک فقیہ فقہاے سبعہ سے جو مدینہ مین تھے فوت ہوا - یہ عبید اللہ برادر زادہ عبد اللہ
بن مسعود صحابی کا ہے اور بیان فقہاے سبعہ علی سبیل الترتیب یون ہے اول عبید اللہ بڑا عالم علماے
تابعین سے ہے اور اُسنے بہت صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے ثانی عروہ بن الزبیر بن العوام بن خویلد القر
اور والدہ عروہ کی اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ ہے یہ فقیہ بھائی عبد اللہ بن زبیر کا ہے اور اُسنے
درمیان سنہ ۹۳ اور بقول بعض چورانوے مین وفات پائی پیدایش اُسکی سنہ بائیس ہجری مین ہوئی تھی
ثالث قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما ہین یہ فاضل اپنے زمانہ مین سب سے افضل تھے
رابع سعید بن المسیب قرشی یہ علم حدیث اور فقہ کے جامع ہے اور زاہد اور عابد دو برس خلافت عمر رضی اللہ
عنہ سے گذرے تھے کہ تولد اُنکا ہوا اور سنہ ۹۱ یا ترانوے یا چورانوے یا پچانوے ہجری مین علی اختلاف الروایات
وفات پائی خامس سلیمان بن یسار مولاے حضرت میمونہ زوجہ مطہرہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی ہین اور اکثر روایت ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے کرتے ہین انھون نے
سنہ ۱۰۷ ایک سو سات ہجری مین اور بعضے اور کچھ بھی بیان کرتے ہین وفات پائی عمر اُنکی تہتر برس کی تھی

سادس ابوبکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام بن المغیرۃ المخزومی القرشی ہین انکی کنیت اور نام ایک ہی یہ عالم سادات تابعین سے ہین مشہور بہ راہب قریش دادا انکا حارث بھائی ابوجہل بن ہشام کا تھا انھون نے سنہ [۹۴] ہجری مین وفات پائی اور خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پیدا ہوے تھے سابع خارجہ بن زید بن ثابت انصاری ہین باپ انکا زید بن ثابت اکابر صحابہ مین مشہور تھا جنکے حق مین رسول خدا نے ارشاد کیا تھا کہ زید علم فرائض خوب جانتا ہی خارجہ مذکور درمیان سنہ ننانوے [۹۹] ہجری مین اور بقول بعض سنہ سو ہجری مین فوت ہوے مدینہ منورہ مین بہر تقدیر زمانہ عثمان بن عفان ادراک کیا یہی سات خلیفہ فقہاے مدینہ کے مشہور ہین بیان وفات یزید سنہ ایکسو تین [۱۰۳] اور ایکسو چار [۱۰۴] اور ایکسو پانچ [۱۰۵] ہجری اس سال مین یعنی ایکسو پانچ مین پانچ پچیسوین شعبان کو یزید بن عبدالملک نے وفات پائی عمر اسکی چالیس برس کی تھی بعضے اور کچھ بھی بیان کرتے ہین اور چار برس ایک مہینہ خلافت کی اور اپنے بھائی ہشام کو اپنا ولیعہد کر دیا تھا پھر بوقت مرگ اپنے پسر ولید بن یزید بن عبدالملک کی وصیت کی تھی کہ بعد ہشام کے وہ خلیفہ ہوئے اور یزید کے گھر مین دو عورتین تھین کہ انپر فریفتہ اور مبتلا تھا ایک حبابہ اور دوسری سلامۃ القس چنانچہ بعد مرنے حبابہ کے ستر دن پیچھے مرگیا بیان خلافت ہشام بن عبدالملک واضح ہو کہ یہ دسوان خلیفہ خلفاے بنی امیّہ مین سے ہی عمر اسکی بوقت خلیفہ ہونے کے چونتیس برس کئی مہینہ کی تھی اور بوقت وفات یزید بن عبدالملک کے ہشام وہان موجود نہ تھا اسکے پاس قاصد گیا اور وہ وہانسے سوار ہو کر روانہ دمشق ہوا بیان سنہ ایکسو چھ [۱۰۶] سے ایکسو دس [۱۱۰] تک اس سال مین حسن بن الحسن البصری رحؒ نے وفات پائی تولد انکا ایام خلافت عمر رضی اللہ عنہ مین ہوا تھا اور یہ مشاہیر تابعین سے ہین اور انھین برسون مین محمد بن سیرین رحؒ نے بھی انتقال کیا اور سیرین رضؓ مکاتب انس بن مالک کے تھے بعد ادا کرنے بدل کتابت کے آزاد ہو گئے تھے اور محمد بن سیرین بہت صحابہ سے روایت رکھتا ہی از انجملہ ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر وغیرہ رضی اللہ عنہم سے اور نامور تابعین مین سے تھے فن تعبیر مین خوب دخل تھا بیان سنہ ایکسو گیارہ [۱۱۱] سے سنہ ایکسو سولہ [۱۱۶] ہجری تک درمیان انھین سنین کے امام محمد باقر بن زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم نے بعالم بقا انتقال فرمایا عمر شریف انکی بہتر سال وجہ تسمیہ انکا بہ باقر بسبب تبحر کے علوم مین تھا پیدائش انکی ۵۶ ہجری مین ہوئی جبکہ حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے اسوقت انکا سن شریف تین برس کا تھا وفات پائی انکی حمیمہ مین جو ایک شہر ہی واقع ہوئی اور بعد وفات جنازہ انکا وہان سے لیجا کر بقیع مین دفن کیا بیان سنہ ایکسو سترہ [۱۱۷] ہجری درمیان اس سال کے اور بقول بعض ایکسو بیس [۱۲۰] مین نافع مولی عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فوت ہو نافع مذکور اکابر تابعین سے گذرے ہین عبداللہ بن عمر اور ابا سعید الخدری سے بہت کچھ سنا ہی اور

نافع الزہری اور مالک بن انس سے روایتین کی ہین اہل حدیث بیان کرتے ہین کہ امام شافعی رح مالک بن انس سے روایت کرتے ہین اور وہ نافع سے اور نافع ابن عمر سے بیان سنہ ایکسو اٹھارہ اور ایکسو انیس ہجری اس سنین مین مسلمانون نے ترکستان کے ملکون مین جنگ کی اور فتحیاب ہوئے اور اموال کثیرہ غنیمت لائے اور اکثر ترکون کو قتل کیا اور سلطان ترک کو بھی مار ڈالا اس جنگ مین سپہ سالار مسلمانون کا اسد بن عبداللہ القشیری تھا بیان سنہ ایکسو بیس ہجری اس سال مین ابو سعید عبداللہ بن کثیر نے جو کہ ایک قاری قرا سبعہ سے تھا انتقال کیا بیان ایکسو اکیس ہجری اس سال مین مروان بن محمد بن مروان نے کہ جزیرۂ ارمینیہ پر حاکم تھا صاحب السریر کہ ہر سال ہزار راس بطور جزیہ ارسال کیا کرتا تھا اسمین توقف کیا اُسنے اُس سے محاربہ کیا اور اسی سال مین مسلمہ بن عبدالملک نے بلاد روم کے قلعات بزور شمشیر فتح کیے اور غنیمت بہت ہاتھ آئی اور انھین سنین مین نصر بن سیار نے اوپر بلاد ماوراء النہر کے جہاد کیا اور ترکستان کے بادشاہ کو قتل کیا اور مردمان فرغانہ کو وہان جاکر اسیر و گرفتار کیا اور اسی سال مین اور بموجب قول بعض سنہ ایکسو بائیس مین زید بن علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم نے اوپر اہل کوفہ کے خروج فرمایا اور دعوت بیعت کی چنانچہ اکثرون نے اُنسے بیعت کی اور ان ایام مین والی کوفہ ہشام کیطرف سے یوسف بن عمر والثقفی تھا اُسنے لشکر جمع کرکے حضرت زید سے جنگ کی اتفاقاً ایک تیر پیشانی نورانی پر زید کے تمام پہونچا ہر چند لوگون نے اُنکو دولتخانہ مین لیجاکر تیر کھینچا لیکن اُسی حال مین طائر روح اُنکا بروضۂ رضوان فوراً پرواز کرگیا جبکہ یوسف والی مصر کو یہ خبر پہونچی اسیوقت لاش مبارک منگوا کر اور سر تن مطہر سے جدا کرکے ہشام بن عبدالملک پاس بھیجدیا اور جسد اطہر کو بالاے دار کھینچا اور تا حیات ہشام وہ جسم عالی مقام اوپر دار کے رہا جب ہشام مرگیا اور ولید خلیفہ ہوا اُسنے حکم دیا کہ اس لاش کو احراق کردو اور ہنگام شہادت زید رض عمر شریف بیالیس برس کی تھی بیان سنہ ایکسو بائیس اس سال مین ایاس بن معاویہ بن قرہ المزنی نے کہ مشہور بفراست ذکا تھا اور ایام خلافت عمر بن عبدالعزیز مین قاضی بصرہ نے وفات پائی بیان سنہ ایکسو تیئیس اور سنہ ایکسو چوبیس ہجری انھین سنین مین اور بعضے کچھ اور بھی روایت کرتے ہین محمد بن مسلم بن عبداللہ بن شہاب القرشی نے وفات پائی عمر اُنکی تہتر برس کی تھی مشہور زہری منسوب بزہرہ بن کلاب یہ زہری تابعین مین بڑے عالم تھے دس صحابہ کرام کو دیکھا تھا اور زہری سے اکثر ائمہ نے مثل مالک اور سفیان ثوری وغیرہ کے روایت کی ہے عادت زہری کی ایک عادت یہ تھی کہ جب گھر مین بیٹھتے کتابونکو گرد اپنے رکھتے اور بمطالعۂ ہر کتاب مشغول ہوتے بیان سنہ ایکسو پچیس ہجری وفات ہشام اس سال مین ہشام بن عبدالملک چھٹی تاریخ ربیع الاول کو فوت ہوا ایام خلافت انیس برس نو مہینے کچھ اور بیماری اسکو درد گلو کی تھی عمر پچپن برس کی رصافہ مین مدفون ہوا۔ اسکے بعد کئی بیٹے چھوڑے از انجملہ ابو عبدالرحمٰن

کہ والی اندلس تھا جبکہ سلطنت بنی امیہ زائل ہوگئی تھی اور شہر رصافہ کہ ہشام نے از سر نو آباد کیا تھا اسلیے آب و ہوا وہان کی
بہت خوب تھی یہ شہر اسلیے اُسنے آباد کیا تھا کہ خلفائے بنی امیہ بخوف وبا صحرا مین بھاگ جایا کرتے تھے بیان خلافت
ولید بن یزید بن عبد الملک واضح ہو کہ یہ گیارھوان خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا ہے بعد وفات ہشام کے ششم ربیع الآخر ۱۲۵ھ کو روز
چہارشنبہ لوگون نے ولید سے بیعت کی لیکن ولید نے فسق و فجور آغاز کیا اور خراج اہل شام سے زیادہ طلب کیا اور
تاریخ ابن اثیر مین لکھا ہے کہ اسی سال مین قاسم بن ابی بزہ قاری نے وفات پائی بیان سنہ ایکسو چھبیس ہجری مقتول
شدن ولید بن یزید اس سال مین ولید بن یزید بن عبد الملک نے خالد بن عبد اللہ القسری کو یوسف
بن عمر کے حوالہ کیا کہ عامل اُسکی طرف سے اوپر عراق کے تھا اُسنے خالد کو بعذاب شدید قتل کیا اور ولید بھی اسی سال مین
مقتول ہوا حال اُسکا یہ ہے کہ اُسکو یزید بن ولید بن عبد الملک نے ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ مذکور مین بسبب کثرت عشق بازی
اور لہو و لعب اور شرب خمر اور بسبب صحبت فساق کے قتل کیا اور جانب ولید سے جو عبد الملک بن محمد بن حجاج عامل دمشق تھا
وہ وبا کے خوف سے ایک دیہہ مین کہ مشہور بقطن تھا فروکش ہوا اسلیے یزید بے خوف و خطر دمشق مین داخل ہوا مع اپنے
لشکر کے اور رعیت بھی اُسکی ہمراہ ہوگئی اُسنے دو سو سوار واسطے گرفتار کرنے عبد الملک عامل ولید کے بجانب قطن
روانہ کیے انھون نے اُسکو گرفتار کرلیا اور امان کا وعدہ کیا بعد ازان یزید نے لشکر ولید بن یزید بن عبد الملک کی
گرفتاری کے لیے طیار کر کے روانہ کیا اور سپہ سالار اس لشکر کا عبد العزیز بن الحجاج بن عبد الملک تھا جب یزید بن ولید نے
دمشق مین عروج پکڑا اُسوقت بعضے عبید ولید نے اُسکو خبر دی کہ ولید مقام اغدق مین جو مضافات عمان سے ہے قیام
رکھتا ہے پس ولید اپنے ہمراہیون کو لیکر سوار ہوا اور داد جوانمردی دی اور خوب لڑا مگر ہمراہی اُسکے سب بھاگ گئے
جب وہ تنہا رہگیا لاچار ایک مکان مین مخفی ہوکر دروازہ بند کر لیا پس لوگون نے اُسکا محاصرہ کیا اور اُسی
مکان مین اندر جا کر مار ڈالا اور سر کاٹ لائے اور یزید بن ولید پاس بھیجا یزید نے اپنے پدر ولید کا سر کٹا ہوا
جو دیکھا سجدۂ شکر بجالایا اور اس سر کو بالاے نیزہ رکھ کر تمام دمشق مین تشہیر کیا۔ یہ شخص اٹھائیسوین جمادی الآخر
سنہ ۱۲۶ مذکور مین مقتول ہوا اور اُسنے ایک برس تین مہینہ خلافت کی عمر اُسکی چالیس برس کی تھی اور بعضے
اور کچھ بھی بیان کرتے ہین ولید جوانان بنی امیہ مین ظرفا مین شمار کیا جاتا تھا مگر شرب خمر اور
لہو و لعب اور سماع غنا مین شب و روز منہمک تھا بیان خلافت یزید بن ولید معلوم ہو کہ بارھوان
خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا یہ ہے اٹھائیسوین جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ ہجری مین یزید الناقص متمکن مسند خلافت
ہوا اور وجہ تسمیہ اس یزید کا بناقص یہ تھا کہ عشر خراج مین جو ولید نے مقرر کیا تھا یزید نے اُسکو
ناقص اور کم کر دیا تھا اور جو خراج ہشام کے وقت مین معین و مقرر تھا وہی بدستور سابق رہنے دیا
اسلیے اُسکو یزید ناقص کہتے ہین جب ولید مقتول ہوا اور یزید مسند خلافت پہ قائم۔ اُسوقت اہل حمص نے
اُس سے بغی ہوکر اُسکے بھائی عباس کے گھر پر چڑھائی کی اور سب مال و متاع اُسکا غارت کیا اور اُسکے حرم کو بھی بطلبہ
تسلط لیگئے اور ارادہ کیا کہ یزید سے دمشق مین جاکر محاربہ کیجیے بمجرد استماع اس خبر کے یزید نے بھی ایک

لشکر آمادہ کرکے اُسکے مقابلہ کے لیے روانہ کیا اور مقابلہ فریقین کا ثنیۃ العقاب میں واقع ہوا اور جنگ شدید بعمل آئی مگر اہل حمص کو شکست ہوئی اور یزید اوپر اُنکے غالب آیا اور اُنسے اخذ بیعت کی بعد ازان اہل فلسطین نے اوپر عامل یزید ناقص کے تاخت لا کر فلسطین سے نکال دیا اور یزید بن سلیمان بن عبدالملک کو اپنا سردار گردانا اُسنے یزید ناقص کی لڑائی کے لیے سبکو فراہم کیا یزید کو جب یہ خبر پہونچی اُسنے ایک لشکر بسر کردگی سلیمان بن ہشام بن عبدالملک کے روانہ کیا اُسنے بہ حکمت عملی جمعیت مخالفین متفرق کر دی پس ازان سلیمان بن ہشام بجانب طبریہ گیا اور اہل طبریہ سے بیعت بنام یزید ناقص اخذ کی بعد ازان یزید نے یوسف بن عمرو کو عراق سے معزول کیا اور منصور بن جمہور کو وہان کا عامل مقرر کیا اور عراق اور خراسان کو فراہم کر دیا اس سبب سے نصر بن سیار خراسان مین باغی ہو گیا۔ پھر یزید بن ولید نے منصور بن جمہور کو عراق سے معزول کرکے اُسکی جگہ عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز کو مقرر کیا اور اسی ۱۲۶ھ مین مروان بن محمد یزید سے منحرف ہو گیا اور اسی سال مین یزید ناقص نے بیسوین ذی الحجہ کو ارتحال بعالم بقا کیا دمشق مین مدت خلافت پانچ مہینے بارہ روز عمر اُسکی تیس برس کی تھی اور بعضے کچھ اور بھی روایت کرتے ہین حلیہ اُسکا گندم رنگ طویل القامت خرد سر خوبصورت غرضکہ جب یزید بن ولید فوت ہوا بعد اُسکے اُسکا بھائی ابراہیم جو خلیفہ سیزدہم خلفاے بنی امیہ کا ہے مسند نشین خلافت ہوا مگر اسکی خلافت نے رونق و استقرار نہ پایا کبھی امیر تصور کیا جاتا تھا اور گاہے مثل رعایا اس طور پر چار مہینے گذارے اور بعضے کہتے ہین کہ ستر روز خلافت غیر مستقلہ کی بابت سنہ ایکسو ستائیس ہجری اور اسی سال مین عبدالرحمن بن القاسم بن محمد بن ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور اس سال مین مروان بن محمد بن مروان بن الحکم امیر جزیرہ نے شام کا قصد کیا تاکہ ابراہیم بن ولید کو خلافت سے معزول کرے جب وہ قنسرین مین پہونچا سب وہان کے باشندے اُس سے متفق ہو گئے جسوقت قریب حمص پہونچا وہان کے لوگون نے بھی اُسکی بیعت کی اور ہمراہ ہو گئے جب کہ مروان قریب بہ دمشق آ گیا اُسوقت ابراہیم نے بمقابلہ اُسکے ایک لشکر ہمراہ سلیمان بن ہشام بن عبدالملک کے روانہ کیا جمعیت ایک لاکھ بیس ہزار آدمی کے اور مروان بن محمد کے لشکر مین فقط اسی ہزار جوان تھے اول روز سے تا وقت عصر خوب جنگ رہی اور بہت آدمی جانبین کے کام آئے مگر لشکر ابراہیم کو شکست ہوئی اور سپہ سالار لشکر سلیمان بن ہشام بجانب دمشق بھاگ گیا اور ابراہیم سے جا ملا دونون نے متفق ہو کر دونون بیٹو ولید بن یزید کو جو قید مین تھے مار ڈالا۔ پھر ابراہیم وہان سے بھاگ کر روپوش ہو گیا اور سلیمان بن ہشام نے اوپر بیت المال کے تسلط پا کر خوب غارت کیا اور اپنے ہمراہیون اور سپاہ پر تقسیم کرکے دمشق سے باہر آیا بیان خلافت مروان بن محمد یہ خلیفہ چہاردہم سب سے پچھلا بنی امیہ کا ہے اور میان اسی سنہ ۱۲۷ ہجری کے

ابراہیم بن ولید اور سلیمان بن ہشام کو طلب کیا انھون نے مروان سے عرض کیا کہ اگر ہماری جان بخشتے تو ہم حاضر ہون چنانچہ انکو اذن دیا گیا اور حاضر ہوکر مروان سے بیعت کی اور اسی سال مین اہل حمص مروان سے باغی ہوگئے چنانچہ مروان حران سے حمص کو گیا اور بعد از جنگ بسیار شہر کو فتح کیا کہ اس اثنا مین خبر آئی کہ اہل غوطہ بھی سرکش ہوگئے ہین اور یزید بن خالد کو اپنا متولی کر لیا ہے اور اہل دمشق کو محصور اسلیے مروان نے دس ہزار سوار جرار لشکر کی ابو الورد اور عمر بن الصباح کے اس جانب روانہ کیے ان دونون نے دمشق مین جاکر باشندگان غوطہ پر حملہ کیا اور ظفر یاب ہوے اور مال بہت ہاتھ آیا اس بات کو کچھ عرصہ نہ گذرا تھا کہ اہل فلسطین جادۂ اطاعت سے منحرف ہوگئے اور سردار انکا ثابت بن نعیم مقرر ہوا جب مروان نے صورت حال اس نہج پر معلوم کی فوراً ابو الورد کو لکھا کہ بطرف فلسطین کے روانہ ہو چنانچہ اسنے اہل طبریہ کو شکست دیکر اوپر فلسطین کے حملہ کیا اور ثابت بن نعیم کو شکست دی یار اور معاون اسکے سب بھاگ گئے بعد ازان مروان قرقیسیا مین گیا اس جگہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک نے مروان سے بغاوت اختیار کی اور ستر ہزار آدمی اہل شام کے اور ایک لشکر قنسرین کا اپنے ہمراہ لیکر مستعد جنگ ہوا غرضکہ فیما بین جنگ عظیم واقع ہوئی اور سلیمان بن ہشام کو شکست ہوئی کہ تیس ہزار آدمی سے زیادہ اسکے لشکر کے مقتول اور باقی منفرور ہوئے پھر بقیۃ السیف نے مجتمع ہوکر دوبارہ مروان سے مقابلہ کیا اور شکست پائی پھر اہل حمص مروان سے باغی ہوگئے چنانچہ مدت دراز تک مروان انکا محاصرہ کیے رہا آخر کو امان چاہی اور سلیمان کی طرف سے جو حاکم تھا اسکو مروان کے سپرد کر دیا۔ اور اسی سال مین محمد بن واسع الازدی زاہد نے انتقال کیا اور عبد اللہ بن اسحق جو عبد الشمس کے اخیار سے تھا اور کنیت ابو بحر اور علم نحو اور لغت مین امام وقت تھا فوت ہوا کہتے ہین کہ یہ شخص فرزدق شاعر کو نسبت بخطا اور غلطی کرتا تھا اور اسکی ہجو لکھی تھی

بیان سنہ ایکسو اٹھائیس ہجری ۱۲۸ اس سال مین مروان بن محمد نے یزید بن ہبیرہ کو بجانب عراق واسطے مقابلہ خوارج کے روانہ کیا اور اسی سال مین عاصم بن ابی النجود کہ قراء سے تھے فوت ہوے

بیان سنہ ایکسو انتیس ہجری ۱۲۹ اس سال مین بنی العباس نے خراسان مین لوگونکو جمع کرنا شروع کیا اور ابراہیم نے ابو مسلم کو خراسان سے طلب کیا وہ اسکی طرف روانہ ہوا تھا کہ ابراہیم نے بدست ایک قاصد کے منع کر بھیجا کہ تو اپنے کام مین مشغول رہ مگر جو مال کہ تیرے پاس ہے ہمراہ مسمی قحطبہ کے ادھر روانہ کر دے اسنے جسقدر مال کہ اسکے پاس تھا بھیجدیا اور آپ خراسان مین چلا آیا اور مرو کے متصل جا اظہار دعوت بنی العباس کیا یعنی لوگون سے کہا کہ بنی العباس دعوی خلافت رکھتے ہین سب نے قبول کیا اور درمیان ابو مسلم اور نصر بن سیار امیر خراسان کے جو بنی امیہ کیطرف سے تھا اکثر مکاتیب جنکی بیان مین تطویل ہے جاری رہتے تھے اور اسی اثنا مین ابو مسلم نے بعض عمال نصر بن سیار کو جو بلاد خراسان پر حکومت رکھتے تھے قتل کیا اور مال و اسباب انکا لوٹ لیا اور ابو مسلم نے باشندگان خطونیہ جو کہ سواد کوفہ سے ہے وہان کا تھا

بیان سنہ ایکسو تیس ہجری اس سال مین ابو مسلم شہر مرو مین داخل ہوا اور نصر بن سیار مرو سے بھاگ گیا اور اسی سال مین اور بعضے

کہتے ہین کہ سنہ ۱۳۶ مین ربیعۃ الرای بن فروخ فقیہ ساکن مدینہ طیبہ فوت ہوے انھون نے اکثر صحابہ سے ملاقات کی ہے بیان سنہ ایکسو اکتیس ہجری اسی سال مین نصر بن سیار نے درمیان ساوہ و ری کے وفات پائی عمر اسکی پچاسی برس کی تھی اور اسی سال مین ابو حذیفہ واصل بن عطا الغزال فوت ہوا اسکی پیدائش سنہ ۸۰ اسی ہجری کی ہے اسنے حسن البصری رضی اللہ عنہ سے اخذ علم کیا تھا الا اس مسئلہ مین مخالف مذہب اپنے استاد کے تھا کہ اصحاب کبائر مسلمین سے نہ مسلمان ہین نہ کافر اسلیے وہ اور اسکے متبع مشہور بہ معتزلہ ہین واصل بن عطا قوم کا حلاح نہ تھا بلکہ سوت کاتنے والیون کو نوکر رکھتا تھا اور اسی سال مین مالک بن دینار جو ایک موالی اسامہ بن ثور القرشی سے فوت ہوا یہ شخص عالم و زاہد مشہور تھا بیان سنہ ایکسو بتیس ۱۳۲ ہجری اس سال مین قحطبہ بہت لشکر خراسان لیکر طالب یزید بن ہبیرہ امیر عراق کا ہوا یہ مروان پچھلے خلیفہ بنی امیہ کی طرف سے عراق کا عامل تھا بوقت مقابلہ یزید بن ہبیرہ کو شکست ہوئی اور قحطبہ گم ہو گیا بعضے کہتے ہین ڈوب گیا اور بعضے کہتے ہین وہ مقتول ہوا بعد اسکے بیٹا اسکا حسن بن قحطبہ قائم مقام اپنے پدر کا ہوا اور اسی سال مین ابو العباس السفاح کی بیعت ہوئی نام اسکا عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ہے یہ شخص درمیان ماہ ربیع الاول اور بقول بعض ربیع الآخر کوفہ مین خلیفہ ہوا اور اپنے بھائی عیسے بن موسی بن محمد کو بجانب حسن بن قحطبہ روانہ کیا اور یحیی بن جعفر بن تمام بن عباس کو پاس حمید بن قحطبہ بھائی حسن کے درمیان مدائن کے روانہ کیا اور چند ماہ ابو العباس السفاح نے لشکر مین قیام کرکے کوچ کیا اور شہر ہاشمیہ مین فروکش ہوا یہ شہر ہاشمیہ کوفہ مین ہے

بیان اخبار مروان و قتل شدن او واضح ہو کہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اخیر خلیفہ ہے خلفاے بنی امیہ کا اسکو مروان الجعدی کہا کرتے تھے وہ خراسان مین تھا وہان سے بارادہ گرفتاری ابو عون عبد الملک بن یزید الازدی کے جو کہ بنی العباس کی جانب سے شہرزور پر غالب تھا چلا جب مقام زاب پر پہونچا وہان فروکش ہو کر ایک خندق کندہ کروائی۔ ساتھ اسکے ایک لاکھ بیس ہزار جوان جنگی تھے اور دوسرے جانب سے ابو عون بھی شہرزور سے مع اپنی جمعیت کے بطرف زاب روانہ ہوا اور عقب اسکے ابو العباس السفاح بھی لشکر لے کر آیا اور اسکے ہمراہ چند سپہ سالار تھے ازانجملہ مسلمہ بن محمد بن عبداللہ الطائی اور چچا سفاح کا عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس تھا مروان نے ایک جسر بالاے زاب بنا کر طرف عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس کے عبور کیا اور عبداللہ بن علی بھی بجانب مروان متوجہ ہوا اور بجانب یمین ابو عون اور بجانب یسار ولید بن معاویہ بعد تقابل جانبین جنگ شروع ہوئی اور مروان کو بسبب دل برداشتگی اور کاہلی لشکر کے شکست ہوئی اور بھاگا حالت فرار مین اکثر آدمی غرق ہوے اور شکست مروان اوپر زاب کے ہفتہ کے روز گیارھوین جمادی الآخر سنہ ۱۳۲ ہجری مین ہوئی تھی بعد از شکست موصل مین آیا پھر وہان سے کوچ کر

حران مین اور مہینے وہان اس جگہ قیام کیا کہ اس اثنا مین لشکر سفاح آپہونچا مروان مع اسباب و اہل بیت اپنی کے بطرف حمص مفرور ہوا اور جب عبد اللہ بن علی حران مین داخل ہوا اسوقت مروان حمص سے بھاگ کر دمشق مین اور وہان سے فلسطین مین اور عبد اللہ بن علی نے دمشق فتح کیا اور وہانسے کوچ کرکے فلسطین مین آئے اور سب اصحاب مروان بھاگ گئے اور آنکھ مین ایک نیزہ لگا کہ اسکے صدمہ سے مرگیا ایک انار فروش نے باشندگان کوفہ سے اسکا سر کاٹ ڈالا مروان مذکور ستائیسوین تاریخ سنہ ۱۳۲ مذکور مین مقتول ہوا اور دونون بیٹے اسکے عبد اللہ اور عبید بجانب حبشہ بھاگ گئے اہل حبشہ انسے خوب لڑے چنانچہ عبد اللہ مقتول ہوا عور تین بیٹیان مروان کی صالح بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے روبرو حاضر کی گئین انکو باب مین حکم ہوا کہ انکو بجانب حران روانہ کردو عمر مروان کی باسٹھ برس کی تھی اور مدت خلافت اسکی پانچ برس نو مہینے پندرہ دن کنیت اسکی ابا عبد الملک ہے۔ مان اسکی ام ولد کرد یہ تھی حلیہ مروان سفید رنگ بزرگ چشم کلان سر در ریش انبوہ ربع سفید باقی سیاہ بیان مقتولین بنی امیہ واضح ہو کہ سلمان بن ہشام بن عبد الملک کو سفاح نے حکم دیا مگر سدیف شاعر نے چند شعر در باب قتل اسکے کی پڑھے وہ سنکر سفاح نے حکم دیا کہ سلمان کو مار ڈالو اور عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس پاس چند آدمی بنی امیہ مین سے قریب نوے مجتمع ہو کر ہمراہ انکے سفرہ پر کھانا کھانے کو حاضر ہوئے اسوقت شبل بن عبد اللہ غلام بنی ہاشم عبد اللہ عم سفاح کے پاس حاضر ہوا اور چند بیتین انکے باب قتل مین پڑھین عبد اللہ نے حکم دیا کہ ان سبکو مار ڈالو اور بنی امیہ کی قبرین اکھاڑ کر پھینک دو چنانچہ معاویہ بن ابی سفیان اور یزید بن معاویہ اور عبد الملک بن مروان اور ہشام بن عبد الملک کی قبرین اکھاڑ کر پھینک دین اور جسام انکے بعد سولی دینے کے جلادے اور جسکو اولاد بنی امیہ سے پایا قتل کیا غرضکہ کوئی خلفاے بنی امیہ سے باقی نہ رہا بجز چند اطفال شیر خوار کے یا جو کوئی اندلس کیطرف بھاگ گیا تھا اور اسیطرح سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس نے بصرہ مین ایک جماعت بنی امیہ کو قتل کیا اور لاشین انکی راہ مین دلوا دین کتون نے پھاڑ ڈالا اور جو کہ بنی امیہ سے رہ گیا تھا جب اسنے یہ حال دیکھا کسی جانب کو بھاگ گیا اور جبال مین روپوش ہو گیا وصل فضائل اہل بیت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین منقول ہے صواعق سے واضح ہو کہ اکثر آیات اور احادیث فضل اہل بیت مین وارد ہین کہ ان سبکے لکھنے مین طوالت کلام حاصل ہوتی ہے اسلیے چند آیات واحادیث انمین سے بجز تحریر لائی جاتی ہین اول آیات قرآنی اسے کہ شان اہلبیت مین نازل ہوئی ہین یہ ہے آیۃ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے خدا تعالی تا لیجاوے تم سے پلیدی اے اہلبیت پیغمبر اور پاک کرے تمکو حق پاک کرنے کا۔ اکثر مفسرین اسطرف گئے ہین کہ یہ آیۃ نازل ہوئی شان مین حضرت علی اور فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم کے اور بعض نے کہا ہے کہ ازواج کی شان مین ہے اسلیے

کہ بیعت مین سکنا رے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے ساتھ دلیل خطاب آیہ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن سے کہ انھین کی شان مین ہی اور اہلبیت نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جن لوگون پر صدقہ حرام ہی اور اس باب مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین بعض کو انہین صلاحیت ہی دلیل ثانی کی اور یہ منقول ابن کثیر سے ہی حدیث اول منجملہ احادیث فضائل ترمذی ہی بروایت احمد ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ یہ آیہ کسی شخص کی شان مین نازل ہوئی تھی مگر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مرتضی علی و فاطمہ زہرا اور حسین رضی اللہ عنہم کے اور ابن جریر نے مرفوعا باین لفظ روایت کی ہی کہ نزلت ہذا الایۃ فی خمسۃ فی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و فی علی و حسن و حسین و فاطمۃ اور طبرانی نے بھی روایت کی ہی اور روایت دیگر مین بعد از تطہیرا آگے یہ وارد ہوا ہی کہ فرمایا انا حرب لمن حاربہم و سلم لمن سالمہم و عدو لمن عاداہم یعنی مین لڑنے والا ہون جو انسے لڑے اور صلح کرنے والا ہون جو انسے صلح کرے اور دشمن ہون جو انسے دشمنی کرے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ بقیہ دختران اور اقارب اور ازواج اپنے کو ساتھ ان چار کے منضم کیا۔ آیہ دوسری آیات فضائل اہلبیت۔ آیہ ان اللہ وملائکتہ الی آخرہ دلیل اسپر رکھتی ہی کہ صلوٰۃ اوپر اہلبیت کے مامور بہ ہی اسلیے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو قائم مقام اپنی نفس کا کیا ہی جسوقت انکو تحت عبا لائے فرمایا اللہم انہم منی وانا منہم فاجعل صلواتک و رحمتک و رضوانک و مغفرتک علی و علیہم یعنی الٰہی یہ سب مجھ سے ہین اور مین انسے ہون پس کر صلوٰۃ اور رحمت اور مغفرت اور خوشنودی اپنی اوپر میرے اور اوپر انکے اور امام فخر الدین رازی کہتے ہین کہ اہلبیت رسول برابر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین پانچ چیز مین اول سلام مین کہ فرمایا السلام علیک ایہا النبی اور حق اہلبیت مین آیہ سلام علی الیاسین ثانی صلوٰۃ مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوپر اہلبیت آنحضرت کے تشہد مین ثالث طہارت مین رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین فرمایا طہ اور باب اہلبیت مین ویطہرکم تطہیرا۔ رابع تحریم صدقہ مین اوپر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خامس محبت مین قال اللہ تعالی فاتبعونی یحببکم اللہ وقل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی۔ آیہ چوتھی آیات فضائل اہلبیت سے آیہ وقفوہم انہم مسئولون ہی یعنی عقائد و اعمال انکے سے پوچھینگے۔ واسطے زیادتی توبیخ انکے کہ آیا حق موالات اور مواسات اور دوستی کا جیسا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی وصیت کی تھی بجالائے تاکہ اسکو ثواب کو پہونچین یا آنکہ اسکو ضائع کیا اور اسکی بجاآوری مین اہمال تا عقاب اور وبال اس اہمال کا انکی طرف عائد ہووے نقل ہی یزید بن ارقم سے پوچھا کہ اہلبیت حضرت رسالت کون ہین کہا اہلبیت وہ ہین کہ صدقہ اوپر انکے حرام ہی اور روایت کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہی کہ وہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بتحقیق چھوڑتا ہون مین درمیان تمہارے دو چیزین نفیس اگر انکے ساتھ تمسک کروگے ہرگز نہ
میرے کبھی گمراہ ہوگے ایک ایک ان دونون سے اعظم ہی دوسرے ایک کتاب اللہ کہ ایک حبل ممتد ہی زمین سے
آسمان تک - دوسری عترت اور میرے اہلبیت حکم انکا آپس سے تنگ اور جدا نہوگا اُسوقت تک کہ وارد ہوویں
میرے پاس اوپر حوض کوثر کے پس نظر کرون کہ میرے بعد تعظیم و تکریم انکی کس طور بجالائے تم اور ایک روایت مین آیا ہے
کہ فرمایا چھوڑتا ہون مین درمیان تمہارے کتاب اللہ اور اپنی سنت اور مراد سنت سے بوقت اطلاق شرع مین وہ احادیث ہین
کہ قرآن اُنکے ساتھ ناطق نہین ہوا اور امر اور نواہی سے قولاً اور فعلاً رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صدور پایا اگر
مطلق سنت مراد لیوین تو سنت مین کتاب اللہ ہے ذکر کتاب اللہ اُس سے مستغنی ہی اور حاصل کلام وہ کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترغیب فرمائی ہی اپنی اُمت کو کہ بقرآن اور سنت اُن لوگون کے کہ اعلم بسنت اور کتاب اللہ ہین یعنی
اہلبیت متمسک ہو اور مجموعہ ان احادیث سے بقا پایا انکا قیامت تک مستفاد ہوتا ہی اور روایت طبرانی اور ابی الشیخ مین آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حرمات خدا تعالی تین ہین جسنے کہ محافظت حرمات ثلثہ کی ختیار کی محافظت اپنے
دین و دنیا کی بجالایا اور جسنے کہ محافظت نہ کی محافظت امر اپنے کی بجا نہ لایا کہا مین نے وہ کیا ہین فرمایا حرمت اسلام
اور میری حرمت اور حرمت صلہ رحم میرے کی - اور ابن سعد نے روایت کی ہی کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اور میرے
اہلبیت جنت مین ایک درخت ہین اور شاخین اُس درخت کی دنیا مین ہین پس جو کوئی چاہے قرب آفریدگار اپنے کا
راہ خیر اور اطاعت ختیار کرے - آیہ پانچوین آیات فضائل اہلبیت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قول حقتعالی کا آیہ
واعتصموا بحبل اللہ جمیعا یعنی تم سب سے مہاجر اور نصار چنگل مارو ساتھ حبل اللہ کے کہ دین حقتعالی کا ہی یا عہد
اُسکا یا قرآن یا متابعت رسول انس و جان یا اہلبیت جیسا کہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین امام جعفر صادق رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہی آیہ چھٹی آیات فضائل اہلبیت سے ام یحسدون الناس علی ما اتیہم اللہ من فضلہ ہی یعنی
بلکہ حسد لیجاتے ہین وپر آن لوگونکے کہ دیا اُنکو اللہ نے اپنے فضل سے مراد یہ ناس اس آیہ مین اہلبیت ہین اور مراد
عطاء فضل سے نبوت اور کتاب اور نصرت اور اعزاز دین ہی آیہ ساتوین آیات فضائل اہلبیت سے آیہ وما کان
اللہ لیعذبہم وانت فیہم ہی یعنی نہین اللہ تعالی کہ عذاب کرے انکو یعنی قریش کو حال آنکہ تو نہین ہوا اور احادیث مین
وارد ہوا ہی جیسے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امان اہل غرض ہین اہلبیت آنحضرت بھی امان اہل مین ہین اور منجملہ احادیث
وہ ایک جماعت نے بسند قوی روایت کی ہین کہ نجوم امان اہل سما ہین اور میرے اہلبیت امان میری اُمت کی اور بھی ایک روایت
قوی مین وارد ہوا ہی کہ اہلبیت میری امان اہل ارض ہین جبکہ وہ ہلاک ہوئے پہونچے گا اہل ارض کو آیات جو کہ اُسکے ساتھ موعود ہین
اور طرق متعددہ سے کہ بعض اُنہین سے مقوی بعض ہین وارد ہوا ہی کہ مثل میرے اہلبیت کی درمیان تمہارے مثل کشتی
نوح کے ہی جو کہ اوپر اُسکے سوار ہوا نجات پائی اور جسنے اُس سے تخلف و انحراف کیا ہلاک ہوا یا ڈوبا اور بعض نے علما سے
کہا ہی احتمال رکھتا ہی کہ مراد اہلبیت سے کہ امان اہل مین کے ہین اُنکے علما ہون اسلیے کہ اُنکے علما ہادی راہ ہین مثل نجوم کے
جس زمانے مین کہ وہ معدوم اور مفقود ہووین جو علامات کہ موعود اہل غرض ہین ظاہر ہووین آیہ آٹھوین

فضائل اہلبیت سے آیۃ انی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحا ثم اھتدی کے ہے یعنی تحقیق میں البتہ بخشنے
والا ہوں اسکو جس نے کہ شرک سے توبہ کی اور ایمان لایا اور پرہیزگاری اور نیک کام کیے پھر راہ راست پائی آٹھویں آیات
فضائل اہلبیت سے آیۃ فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا و
نساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی جھگڑے اور مجادلہ اور خصومت
کرے تیرے ساتھ اے محمد در باب عیسیٰ پیچھے آنے اور حاصل ہونے اسکی علم سے تجھکو کہ وہ بندہ اور رسول ہے پس کہہ آؤ بلادین ہم
اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹونکو اور عورتین اپنی اور عورتین تمہاری کو اور اپنی نزدیکون اور تمہارے نزدیکون کو پھر مباہلہ کرین
ہم پس گردانین ہم لعنت خدا کی اوپر دروغ گویوں کے یعنی نفرین کرین ہم اوپر اہل کذب کے۔ تفسیر جامع البیان
میں لایا ہے مراد بانفسنا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں اسلیے کہ حضرت نے
علی مرتضی کو نفس اپنا پڑھا ہے اور مراد بابنائنا حسنین رضی اللہ عنہما ہیں اور مراد بہ نسائنا سے حضرت فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا پس یہانسے معلوم ہوا کہ اس آیت سے وہی مراد ہیں اور یہی معلوم ہوا کہ اولاد علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا
اور انکی ذریت فرزند پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ساتھ آنحضرت کے منسوب ہیں نسبت نامہ صحیحہ نافعہ دنیا اور
آخرت میں اور واسطے تتمیم فائدہ کے ایک حدیث بھی ذکر کرتے ہیں ہم بصحت پہونچا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم ایک وقت اوپر منبر کے کہتے فرمایا کیا ہے حال اس قوم کا جو کہتے ہیں کہ رحم اور قرابت آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے نفع نہیں بخشتی انکی قوم اور امت کو بروز قیامت سوگند بخدائے عز وجل تحقیق کہ رحم اور قرابت
میری متصل اور پیوند میرے ہیں دنیا و آخرت میں اے لوگون بدرستی کہ میں آگے تمہارے ہونگا در وہین
نویں آیہ دسویں آیات فضائل اہلبیت سے آیۃ ولسوف یعطیک ربک فترضی ہے یعنی عنقریب ہے
کہ بخشے آمرزیدگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتبہ شفاعت در بارہ گناہگارون امت کے
خوشنود ہووے تو یعنی یہانتک تیرے لیے بخشے کہ کہے تو بس راضی ہوا میں اور طبرانی نے علی رضی اللہ
سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا میں نے کہ فرمایا اول واردان حوض
میرے اہلبیت ہونگے اور جو کوئی محبت رکھتا ہو انسے میری امت سے اور حافظ ابو داؤد دمشقی نے روایت کی ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے فاطمہ سبب اپنے نام کا کہ فاطمہ رکھا میں نے جانتی ہے تو
اور علی نبی تجھ سے وجہ تسمیہ اسکی پوچھتا تھا پس فرمایا ان اللہ قد فطمہا وذریتہا عن النار یعنی بدرستی خدا تعالے
نے دور کیا ہے انکو اور انکی ذریت کو آتش دوزخ سے اور طبرانی نے بسند قوی کہ رجال اسکے ثقات ہیں روایت
کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ خدا تعالی تجھکو اور کسی کو تیری اولاد سے
عذاب نہ کریگا آیۃ گیارھویں آیات فضائل اہلبیت سے آیۃ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ
یعنی بدرستی جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے پس وہ لوگ بہترین خلائق ہیں اور دارقطنی نے
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جس سب میں کہ میری نوبت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے پاس تھے اُس ہنگام مین فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا میرے حجرہ مین آئین اور علی کرم اللہ وجہہ عقب انکے تھے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی تو ساتھ اپنے اصحاب کے بہشت مین داخل ہوگا۔ آیۃ بارھوین آیات فضائل البیت سے آیۃ وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا واتبعون ھذا صراط مستقیم یعنی اور بدرستی وہ البتہ علم ہو قیامت کا پس نہ شک کرو تم اُسمین اور پیروی کرو میری یہ ہو راہ سیدھی مقاتل بن سلیمان اور اُسکے اتباع نے مفسرین سے کہا ہو کہ آیت شان مہدی مین ہو جیسا کہ آویگا احادیث مصرعہ مین کہ وہ البیت نبوی سے ہوگا اور اُسوقت مین یہ آیہ دال ہے ساتھ برکت اور کثرت کے نسل فاطمہ رضی اللہ عنہا اور علی رضی اللہ عنہ مین اور دال ہو اوپر اُسکے کہ نسل اُنکی مفتاح باب حکمت اور معدن رحمت ہین۔ اور ایک روایت احمد اور ابوداؤد اور ترمذی سے وہ ہو کہ دنیا تمام اور آخر نہین ہوینگی جبتک کہ مالک دنیا نہو ایک مرد میرے البیت سے کہ اسم اُسکا موافق اسم میرے کے ہو زمین کو پر از عدل کرے جیسا کہ جور اور ظلم سے پر ہوئی ہو اور اُسکے زمانہ مین باران آسمان سے برسے اور زمین گیاہ اُگاوے اور کوئی چیز اپنی نفس مین نگاہ نہ رکھے اور یہ مرد درمیان اُنکے سات برس یا نو برس جیوے اسطرح کہ زندے تمنا وجود مردون کی کرین یعنی کہین کاشکے خویش اور اقربا ہمارے زندہ ہوتے تا مشاہدہ اس نعمت اور دولت کا کہ ہم رکھتے ہین کرتے۔ آیت تیرھوین آیات فضائل البیت سے آیۃ وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم ہو اخراج کیا ثعلبی نے تفسیر اس آیت مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا اُنھون نے اعراف ایک موضع بلند ہو صراط کے اوپر اُسکے عباس اور حمزہ اور علی بن ابی طالب اور جعفر ذوالجناحین ہونگے پہچانینگے اپنے محبون کو ساتھ سپید روئی کے اور دشمنون اپنون کو ساتھ سواد وجوہ کے۔ چودھوین آیہ آیات فضائل البیت سے آیۃ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی یعنی نہین طلب کرتا مین اوپر ابلاغ پیام الٰہی کے کوئی اجر مگر محبت اور مودت بیچ ذوی القربی کے بتیان مین ابن عباس سے منقول ہو کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے اکابر انصار نے خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آکر کہا کہ تم ہماری بہن کے بیٹے ہو اور راہ دین مین ہمکو ہدایت کرتے ہو اور اخراجات تمہارے بیت مین اور مداخل کم اگر فرماؤ قدرے مال کہ پیدا کیا ہو ہمنے بطیب اپنی نفس کے لاوین ہم تا خادم علیہ ضروریات مین خرچ فرماوین اسوقت یہ آیۃ نازل ہوئی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الخ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین مانگتا مین تمسے ساتھ پہونچانے پیغام الٰہی کے کچھ مزدوری الا المودۃ فی القربی مگر محبت اور دوستی میری خویش و اقربا کی آیۃ ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیھا حسنا یعنی جو کوئی کسب کرے نیکی زیادہ کرین ہم اُسکے لیے اسمین خوبی۔ یعنی دوچند کرین ہم ثواب اُس نیکی کا آیۃ ان اللہ غفور حلیم بدرستی کہ خدا تعالی بخشنے والا مزد بار ہو۔ تفسیر اس آیہ مین مروی ہو بروایت احمد اور طبرانی اور ابن ابی حاتم کے ابن عباس سے کہ جب یہ آیۃ نازل ہوئی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خویش و اقربا آپکے کہ دوستی اُنکی واجب ہو کون ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم فرمایا علی اور فاطمہ اور دونون بیٹے انکے غرضکہ یہ آیت متضمن ہی طلب محبت اہلبیت نبوت مین اور
وہ کہ یہ محبت کمال ایمان سے ہی پس لازم ہی کہ افتتاح اس مقصد کا ساتھ آیہ دوسری کے کرین اور ہم
بعد ازان وہ احادیث کہ اس باب مین وارد ہین ایراد کرین قال اللہ تعالی آیہ ان الذین امنوا وعملوا
الصلحت سیجعل لهم الرحمن ودا فرمایا اللہ تعالی نے بدرستی جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے عنقریب
ہووے کہ پیدا وے انکے لیے حقتعالی دوستی دل خلق مین یعنی محبت انکی دلون مین ڈالے بے اسباب
اور بے وسایط کے جیسا کہ صحیح مسلم مین آیا ہی رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت خدا تعالی
کسی بندے کو اپنے بندون مین سے دوست رکھے جبرئیل اسکو دوست رکھے اور منادی کرے آسمان مین
کہ خدا تعالی فلانے بندے کو دوست رکھتا ہی تم بھی دوست رکھو پس اہل آسمان اسکو دوست رکھین بعد ازان
وضع کرے محبت اسکی زمین مین تا اہل زمین اسکو دوست رکھین۔ دیلمی نے روایت کی ہی کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تادیب کرو اپنی اولاد کو اوپر تین خصلتون کے اول ساتھ دوستی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے۔ دوسرے ساتھ محبت اہل بیت پیغمبر کے تیسرے ساتھ قرأت قرآن کے نقل ہی کہ دختر ابولہب ہجرت
کرکے مدینہ منورہ مین آئی بعض لوگون نے اسکو کہا کہ یہ ہجرت تجکو کچھ فائدہ نہ دیوے اسلیے کہ تو دختر حطب نار ی
کی ہی اس دختر نے یہ حرف سمع مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پہونچایا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
غضبناک ہوے اور منبر پر جاکر فرمایا کیا ارادہ کیا اس قوم نے کہ مجکو ستاتے ہین درباب خویش واقربا میرے کے جانو اور
معلوم کرو کہ وہ شخص خویش واقربا میرے کو ستاوے گویا اسنے مجھے ستایا اور جسنے مجکو ستایا خدا کو ستایا اور روایت اس
حدیث کی ابی عاصم اور طبرانی اور ابن سندہ اور بیہقی نے بالفاظ متقاربہ کی ہی اور نام اس دختر کا ایک روایت مین درہ
وارد ہوا ہی اور ابو الشیخ اور دیلمی نے روایت کی ہی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی حق میری عترت کا
اور حق انصار اور عرب کا نہ جانے پس وہ ایک ان تین سے ہی۔ یا منافق اور یا ولد الزنا یا ایک مرد ہی کہ مان اسکی
غیر طہر مین ساتھ اسکے حاملہ ہوئی ہی اور الصحبت پہونچا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی چھ شخص ہین کہ انکو
لعنت کی ہی مین نے اور خدا تعالی نے بھی انکو لعنت کی ہی اور سب پیغمبرون نے اول جو کوئی کہ زیادتی کرے کتاب اللہ مین
کوئی چیز ثانی وہ کہ جھٹلاوے قضا وقدر کو رکھتا ہی ثالث وہ کہ تسلط حاصل کرکے کسی قوم پر جبر تا ذلیل کرے جسکو خدا نے
عزیز کیا ہی اور عزیز کرے جسکو خدا تعالی نے ذلیل کیا ہی رابع وہ جو کہ حلال جانے کہ حق تعالی نے
حرام کیا ہی خامس جو کوئی حلال جانے میری عترت سے وہ جو خدا تعالی نے حرام کیا ہی سادس جو کہ ترک
سنت میری کا کرے اور ایک روایت مین زیادہ کیا ہی سابع کہ احمد نے ابو دجانہ سے نقل کیا ہی سب
علمی اور سب اہلبیت اور علماے کرام نے تصریح کیا ہی سزاوار وہ ہی کہ اکرام ساکنان بلدہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کرین اگرچہ انسے کوئی بدعت یا مثل اسکے کوئی اور چیز صادر ہوئی ہو ساتھ رعایت حرمت
جوار شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بطریق اولی تعظیم وتکریم اور محبت جگر گوشگان رسول مقبول

اور توریت تینوں کی فرض او وجب ہے اور آیہ مذکورہ شارہ ہے اور پر ترغیب کے ساتھ صلہ اہل بیت کے اور انکے مسرور
کرنے کے ۔ دیلمی نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ میرے ساتھ
متوسل ہووے اور اسکو میرے نزدیک نعمت کہ بسبب اسکے روز قیامت میں اسکے لیے شفاعت کروں میں چاہیے کہ
ساتھ میرے اہلبیت کے متوصل ہووے اور انکو خوش رکھے اور عسکری نے انس سے روایت ہے کہ کہا ایک بار رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تھے اسی اثنا میں علی کرم اللہ وجہہ آئے اور سلام کیا اور کھڑے رہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم دجوہ اصحاب میں نظر فرماتے تھے تا دیکھیں کہ کون شخص صحابہ سے انکو جگہ دیتا ہے اسوقت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ
بجانب راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے اپنی جگہ سے اٹھے اور کہا یا ابا الحسن آؤ اور درمیان بیٹھو اسوقت
حضرت علی کرم اللہ وجہہ درمیان ابوبکر رضی اللہ عنہ و آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے اور آنحضرت خوش ہوے
اور مروی ہے کہ جب علی مرتضی اور ابوبکر رضی اللہ عنہما بعد از وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزیارت آنحضرت
آتے حضرت علی ابوبکر کو کہتے تم آگے ہوا ابوبکر کہتے تقدیم نہیں کرتا میں اوپر ایسے شخص کے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اسکے حق میں کہ فرمایا منزلت علی کرم اللہ وجہہ کی میرے نزدیک مثل منزلت میری کے ہے نزدیک
میرے پروردگار کے اور بخاری میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ جسوقت میں کہ قحط اور کم بارانی ہوتی تھی حضرت عباس رض
پاس دعای استسقا کے لیے آتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمیش از یں ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متوسل
ہوتے تھے ہم ایام قحط میں لیس بہ برکت دعاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقتعالی باران عطا فرماتا تھا اور اب عم پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ کرتے ہیں ہم اور امید عطاے باران تیری درگاہ سے رکھتے ہم بعد ازان حقتعالی
باران رحمت بے نہایت مرحمت فرماتا تھا اور مروی ہے بروایت ابن عبد اللہ کہ ہے ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ حضرت
عباس رضی اللہ عنہ گذرے اوپر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کے ایسی وقت کہ وہ سوار ہوں مگر یہ کہ فرود آتے تھے
جبتک کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ انکے سامنے سے گذرتے تھے بعد ازان سوار ہوتے اسلیے کہ مکروہ جانتے تھے اس امر کو
کہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیادہ پا ہوویں اور وہ سوار اور دارقطنی نے روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ علی کر
وجہہ سے سوال سائل کرتے تھے اور وہ جواب دیتے تھے اسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا پناہ اس سے کہ میں ز
درمیان قوم کے کہ ابو الحسن نہووین ہے مروی ہے کہ عبد اللہ بن حسن مثنی ابن حسن سبط زمانہ خلافت ا
عبد العزیز کے آئے جب عمر بن عبد العزیز نے انکو دیکھا مجلس اپنی برہم کرکے استقبال انکا کیا
اسکو ملامت کی عمر نے جواب میں کہا کہ ایک نے ثقات روات سے مجھے خبر دی
علیہ وآلہ وسلم سے خود سنا ہے میں نے کہ فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ فاطمہ زہرا ایک عضو
کرتا ہے اسکو اور میں جانتا ہوں کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اگر زندہ ہوتیں شاد و خرم
بجالایا میں اور خطیب نے روایت کی ہے کہ امام احمد حنبل پاس اگر کوئی
آتا اسکو آگے بٹھاتے اور آپ پیچھے اور امام اعظم تعظیم و توقیر

تعظیم و توقیر کے اور دوستی اور محبت اہلبیت کی مشہور اور معروف یہ تشیع ہوئے **وصل** بیان میں اسکی جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دے دی کہ میری اہلبیت کو تعاریف پہونچیگا امت میری سے قتل و رنا فرمانبرداری اور تحقیق کہ دشمن اس قوم ہماری کے نسبت ہمارے اور ہمارے اہلبیت کے بنی امیہ اور بنی مغیرہ اور بنی مخزوم ہیں او رحاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے **وصل مناقب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور انکے اصحاب میں منقول خزانۃ الروایات سے** فتادی سراجیہ میں لکھا ہے کہ امام ابی حنیفہ نعمان بن ثابت نے اور اک کیا ہے آخر عہد علی بن ابیطالب کا اٹھا لیگئے انکو باپ انکا حال انکہ ابو حنیفہ صغیر السن تھے پس دعا فرمائی انکے لیے حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ساتھ برکت کے ۔ ایسا ہی ذکر کیا ہے نجم الائمہ نسفی نے اور یہ قول صحیح ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے سماعت حدیث ساتھ صحابہ رضوان اللہ سے کی ہے بعض انمیں مذکور ہیں چنانچہ انسے انس بن مالک اور عبداللہ بن حسین الزبیری و عبداللہ بن ابی اوفی اور واثلہ بن الاصقع اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم ہیں اور بعض اناث مثل عائشہ بنت عجرد کے ۔ اور ابو حنیفہ نے اخذ کیا ہے علم اکثر مگر نسبت امام اعظم فقہ میں بجانب حماد بن سلیمان کے ہے اور حماد تلامذہ ابراہیم نخعی کے ہیں اور ابراہیم نخعی نے علم علقمہ اور اسود اور قاضی شریح سے کیا ہے اور ان سب نے حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور فتادی صوفیہ و رخجنیس اور مزید میں کہا ہے بقول صحیح کہ ابو حنیفہ تابعین سے اور سراجیہ میں خلف بن ایوب بلخی سے منقول ہے کہ کہا بدرستی اللہ تعالیٰ نے رکھا علم کو بعد اپنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں اور بعد صحابہ تابعین میں پھر انکے بعد امام اعظم اور انکے یاروں میں اس بات سے جو چاہے راضی ہووے اور جو چاہے غصہ ہو اور مضمرات میں کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ ہم پاتے ہیں توریت جسے حق تعالیٰ نے نازل کیا ہے اوپر موسیٰ کے بدرستی اللہ تعالیٰ کے لیے عنقریب ہے کہ ہووے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک نور کہ کنیت کیا جاوے ساتھ ابو حنیفہ کے اور حکایت کی ہے کہ محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم نے ملاقات کی ابو حنیفہ سے پس فرمایا اے ابو حنیفہ مجھے یہ بات بسماعت پہونچی ہے کہ تو سائل ... سے بقیاس اور ترک کرتا ہے بقیاس اور ترک کرتا ہے احادیث میرے جد امجد کی پس عرض کی ابو حنیفہ ... ل اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت سے تین مسائل پوچھتا ہوں مجھے جواب دیجیے ایک انمیں یہ ... در عظیم شان میں یا روزہ فرمایا نماز۔ کہا امام اعظم نے اگر ہوتا میرا قول ساتھ قیاس کے البتہ کہتا میں کہ ... قضا کرے نماز اور نہ قضا کرے روزہ ۔ لیکن کہتا ہوں میں اتباعاً للخبر قضا کرے حائض روزہ ... دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ منی انجس واقذر ہے یا بول فرمایا بول پس کہا ابو حنیفہ نے اگر ہوتا قول ... میں کہ غسل بالبول اقرب القیاس ہے لیکن کہتا ہوں ساتھ وجوب غسل کے بعد ... کے عملاً ساتھ آیہ اور خبر کے تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ عورت ضعیف و اعجز ہے یا مرد پس فرمایا ... ہے پس عرض کیا ابو حنیفہ نے اگر میرا قول بالقیاس ہوتا سوائے واسطے عورت ضعیفہ کے الیتی لیکن کہتا ہوں میں جیسا کہ

فرمایا حق تعالی نے مرد کے لیے مثل حصہ دو عورت کے ہر یہی ہی مذہب میرا کہ بیان کیا مین نے علی کتاب اللہ
اور احادیث نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ازان علی تعاویل الصحابہ پس از ان اوپر اجماع امت کی پھر اگر نہین پاتا
مین کوئی چیز اشیاء اربع سے کتا ہون مین ساتھ اجتہاد اور قیاس کے پس اکرام فرمایا محمد بن رضی اللہ عنہما نے
ابو حنیفہ کو اور لطف ومہربانی اور عذر چاہا اُس سے اور ترک کیا قول مخالفین اور معاندین کا اُسکے باب مین
روضہ مین لکھا ہی کہ سُنا مین نے ابالفضل کو کہ حکایت کرتے ہین حال ابو حنیفہؒ سے کہ وہ کرتے رات کے تین حصہ
ایک حصہ تدریس کے لیے اور ایک نماز کے لیے اور ایک نوم کے لیے اتفاقاً گذرے ایک دن کہ لڑکون مین
بازی کر رہے تھے پس بولا ایک اُنمین سے اے لڑکو ایک مرد یہی نہین سوتا تمام شب نماز پڑھتا ہی صبح تک
پس روئے امام اعظم اور کہا اے نفس ڈر اللہ سے کہ لوگ گمان کرتے ہین تجھسے جو چیز کہ نہین بیچ تیرے پھر نہ سوئے
بعد اُسکے کسی رات یہانتک کہ روایت کیا ہی کہ امام اعظم نے نماز فجر پڑھی ہی ساتھ وضو عشا کے چالیس برس تک
مغرب مین ہی کہ ولادت ابو حنیفہ کی ۸۰ اسی ہجری مین ہوئی ہے اور سراجیہ مین ہی وفات پائی
ابو حنیفہؒ نے کہ عمر اُنکی ستر برس کی تھی ۱۵۰ ایکسو پچاس ہجری النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین

خاتمۃ الطبع

حمد و نعت کے بعد دین داروں کو بشارت ہو اور خدا پرستون کو بشاشت کہ ان ایام میمنت التیام مین نسخہ
نادرۂ روزگار و شہرۂ ہر دیار و امصار یعنی جلد دوم **عجائب القصص** اردو ترجمہ قصص الانبیا مولفہ
عالم اجل فاضل اکمل حامی دین متین جناب مولوی محمد فخر الدین صاحب جسکی عبارت سلیس قدیم اردو زبان
اور مضامین بغایت نفیس جو دو جلدون مین احوال جناب حضرت خیر البشر آدم علیہ السلام و سائر انبیاء
اعظم سے جناب خاتم نبوت حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم تک اس طرح بیان ہو کہ ہر صفحہ مین
تجلی طور کا ایقان ہی ابتدائے حضرت آدم علیہ السلام سے تا حیات خاتم انبیائے کرام حال دیکھیے بیٹھے بیٹھے اعلی
اور افضل ترین آفرینش کی سیر کیجیے درحقیقت حضرت مترجم و مؤلف نے لعل بے بہا واسطے شائقان علی الخصوص
اہل اسلام کے احسان فرمایا ہی بنا بر ضیائے خاطر ارباب دین و قلوب مومنین صدف خفا سے نکالا ہی اکثر سے
تاجران اور علمار دوران اہل اسلام اس کتاب کی خواہش مین تھے کہ یہ مبسوط کتاب حلیہ طبع سے آراستہ ہو
چنانچہ اول طبع کے وقت ایک نسخہ ناقص و غلط دستیاب ہُوا چونکہ لائق طبع نہ تھا لہذا نسخہ دوسرا باعانت و
تحریک جناب نواب حکیم حاجی محمد احسن اللہ صاحب بہادر مرحوم و مغفور طبیب سلطانی در ئیس دہلی سے
بہنگام حیات ممدوح عنایت ہُوا اُسکے مقابلہ سے درست کیا گیا اور دو مرتبہ مطبع نامی منشی نول کشور صاحب سی آئی ای واقع
واقع لکھنؤ مین طبع ہُوا اور قدر دانی شائقین سی ہاتھون ہاتھ فروخت ہوگیا اب تیسری مرتبہ مطبع منشی نول کشور صاحب
سی- آئی- ای- کانپور مین کہ حقیقت مین بار اول ہی منصرم کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل انجینٹ مطبع کے

اہتمام بلیغ اور مساعی جمیلہ دیگر کارپردازان مطبع سے ماہ فروری ۱۸۹۱ء میں جامۂ طبع سے محلی ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک

تاریخ طبع از مورخ کامل جناب منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع

مصرع طبع گردید عاقل | خوش از نہایۂ فیض المکانے | رقم کرد بہر خرد سال طبعش | چہار رحمت افزا عجب ودستان ۱۳۰۸ھ

تاریخ طبع از ابو ناظم مولانا محمد حامد علی خان حامد طبع ہذا

کتب دین میں جو چھپی یہ کتاب | فیہ لاریب جس کو دیکھکے ہر اک نے کہا
صیقل طبع کتب مسلمانی ہے | دیکھ آئینہ کو اندر ہی کیا ہی جلا
| حرف منقوط میں حامد نے لکھا سال طبع

بیسکا
ہر مر ما

۱۳۰۸

اشتہار جواہر غیبی | ضرور ملاحظہ فرمائیے | تفریح الا[...] | یا

مطبع ہذا میں بفضلہ تعالیٰ جہاں اور کتابیں تصوف اور تہذیب اخلاق کی اردو فارسی عربی انواع انواع صنائع وبدائع کی موجود ہیں منجملہ انکے کتاب مستطاب جامع حقائق ومعارف حاوی اعمال وظائف مصدق فیہ لاریب الموسوم بہ جواہر غیبی جو تصوف میں ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے اور مدونات تہذیب اخلاق میں نایاب ہے مشتاقین معائنہ تجلیات یزدانی کیواسطے آئینہ خدانما ہے شائقین مشاہدۂ انوار سبحانی کے لیے اول درجہ کا ہادی رہنما ہے کلیم ہر طور سینا کے تشنہ کام خضر راہ رفاہ چشم بینا ذی عالم ایسی کتاب کم دیکھی ہوگی گوش سننے ایسی نایاب کم سنی ہوگی ان خوبیوں کے سوا اسمیں ایک بڑی خوبی اور زیادہ ہے کہ ہر قسم کی اشغال اوراد وظائف بوجہ حسن مولف علیہ الرحمۃ نے ارقام فرمائے ہیں کیا کیا طرق اذکار بتائے ہیں عبارت نہایت سلیس اعلیٰ درجہ کی ہے آئینہ کی طرح صاف وروشن آئینہ صافی ولاتی شفاف ہے الحق کہ تصوف میں یہ بڑی مبسوط کتاب ہے جو اپنی خوبیوں میں اپنا آپ ہی جواب ہے مولف اسکے قطب الاقطاب شمس الافراد عاشق اللہ حضرت سید مظفر علی شاہ رحمۃ اللہ ہیں سوائے مثل کتابی کے (۹۰۲) صفحہ پر کتاب ختم ہوتی ہے پیمانہ ورق کتاب ۹-۱۳ خریداروں کو بارسال زر قیمت بنگام طلب یا بذریعہ دیلو پی ایبل مطبع منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای لکھنؤ اور کانپور سے مل سکتی ہے قیمت کاغذ سفید گندہ کاغذ سفید جنانی ایک ہی قیمت سے محصول ڈاک علاوہ ہے

علے اوراد [...] یوں تو خدا کے فضل وکرم سے
[...]وال الانبیا [...] انواع انواع طرز کی کتابیں موجود
[...] کی مو[...] اسم بامسمیٰ کتاب ہے کتب سیر وتوا[ریخ]
[...]ین احوال [...] علماء رحمہم اللہ الیٰ یوم القیام و اسر
احوال حضر[...] الوف سیدنا حضرت آدم علی نبینا وعلیہ
زکریا ویحییٰ وعیسیٰ علیہم السلام بیان فرمایا ہے اور دوسری جلد میں اسکے آخر تک تتمہ احوال خاتم الانبیاء رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ علی آلہ واصحابہ البررۃ الاتقیاء لکھا ہے غرض سیر وتواریخ میں یہ ایک بہت بڑی جامع اور مبسوط کتاب ہے اسکی تعریف جسقدر لکھیے مختصر ہے اسکی خوبی اسکو دیکھنے پر منحصر ہے مضامین اسکے نفیس عبارت اسکی سلیس زبان اسکی قدیم اردو محاورات اسکی صاف ہیں مولف اسکے عالم نامی مقتداء العلماء زبدۃ العرفا حضرت مولانا ابو الحسن حسن مرحوم کا کوروی ہیں اسکی دونوں جلدیں کی تفصیل معہ تشریح پیمانہ اوراق حسب ذیل ہے پہلی جلد سوا اوراق فہرست تقریظ وغیرہ کے صفحہ (۲) سے صفحہ (۹۶۲) پر ختم ہے دوسری جلد سوا اوراق فہرست وغیرہ صفحہ (۲) سے صفحہ (۵۸۶) پر ختم ہے پیمانہ اوراق ۹-۱۳ خریداروں کو بارسال زر قیمت یا بذریعہ دیلو پی ایبل مطبع منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای واقع لکھنؤ وواقع کانپور سے مل سکتی ہے قیمت ہر دو جلد معہ محصول ڈاک علاوہ ہے